

البحامع المئت دالصّيجنح المختصر من المُعُودِ رَسُولِ اللّهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُكَنَنِهِ وَإِيّامِهِ

معجر بجاري

الإمام أفِرعَ الله مِعَدَّن السلمينل المُعَارى المُحَدِفي تَحَمَّاللهُ المُعَارِي المُحَدِفي تَحَمَّاللهُ المُعَارِي المُحَدِفِي تَحَمَّاللهُ المُعَارِي المُحَدِفِي تَحَمَّاللهُ المُعَارِي المُحَدِفِي تَحَمَّاللهُ اللهُ المُعَارِين المُحَدِفِي تَحَمَّاللهُ اللهُ المُعَارِين المُحَدِفِي تَحَمَّاللهُ اللهُ المُعَارِين المُحَدِفِي تَحَمَّاللهُ اللهُ اللهُ المُحَدِفِي تَحَمَّاللهُ اللهُ المُعَارِين المُحَدِفِي تَحَمَّاللهُ اللهُ المُحَدِفِي تَحَمَّاللهُ اللهُ اللهُ المُحَدِفِي تَحَمَّاللهُ اللهُ المُحَدِفِي اللهُ اللهُ اللهُ المُحَدِفِي اللهُ ا

ترجمه وتشريح

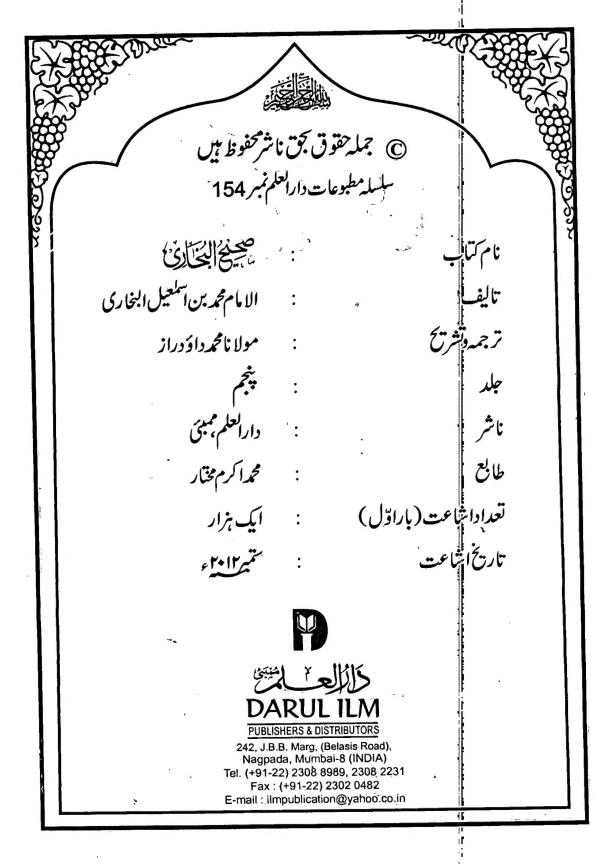
نظرثانی **ثیخ لِمرُثِ اُبُومُحَرِجًا ف**ظعبُدُلستّا *الح*اد

> مقدمه حَافظ زبَبِیعلیٰ کی

> > تخريج

نفيلةالثنغ احمزرهوة فنبلةالثيغ احمرعناية





ذر می*ت*

	i	T .	
صفحةبر	مضمون	سفحةبسر	مضمون
42	نبی کریم مثل فیزم کے حلیہ اور اخلاق فاصلہ کا بیان میں کریم مثل فیزم کے حلیہ اور اخلاق فاصلہ کا بیان	13	[كِتَابُ] الْمَنَاقِبِ
	نبی کریم مناهیم کی مخصص خلام میں سوتی تھیں کیکن دک عاقل ب	13	الله تعالى كاسوره حجرات مين ارشاد
52	مہیں ہوتا تھا میں مرابع اللہ میں میں میں اللہ می	16	حضرت محمد مَثَاثِينِ في كَرَابت
53	رسول الله مَنْ يَنْيُزُمُ مِسَ مِعْجِرُ ول يعنی نبوت کی نشانیوں کا بیانِ میں دور فرور میں میں مرد مجرور میں اور میں در سے تذ	17	قریش کی نضیلت کابیان
90	آيت يَغْرِ فُوْنَهُ كَمَا يَغْرِ فُوْنَ أَبْنَائَهُمْ كَآفْيِر	20	قرآن کاقریش کی زبان میں نازل ہونا
	مشر کین کا نبی اگرم مَنْاتِیْظُ سے کوئی نشائی جاہنا اور میں میں میں میں مدیدہ ہوتا ہے کہ		يمن دالوں كاحضرت اساعيل غائبيلا كي اولا دميں ہوبتا
91	آنخضرت مَنَّاتِينًا كالمعجزة شق القمر دكھا نا		جس شخص نے بھی جان ہو جھ کرا ہے باپ کے سوائسی ادر کوا ہا
98	[كِتَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ مُنْ اللَّهِيِّمُ اللَّهِيِّمُ اللَّهِيَّمُ إِلَّا	22	باپ بنایا تواس نے کفر کیا
98	نی کریم مثل فین کے محابیوں کی فضیلت کابیان	24	اسلم ،مزینه ،جبینه ،غفارادرا هجع قبیلوں کابیان
100	مہاجرین کے مناقب اور فضائل کا بیان	26	ایک قطانی آ دمی کا تذکره
	نبی کریم منافظیم کا حکم فرمانا کہ ابو بکر دلائفیڈ کے دروازے کو	26	جالمیت کی می اتیس کرنامنع ہے
102	حپھوڑ کرتمام وروازے بند کردو	28	قبيله خزاعه كابيان
4	نبی کریم منگاتیؤم کے بعد ابو بکر صدیق بٹاکٹنڈ کی ووسرے	29	ابوة رغفاري ذانتية كاسلام لانے كابيان
103	صحابه وني منظم پر فضیلت کابیان	29 ·	زمزم كاواقعه
	نبي كريم مَثَلَ يَنْظِم كابيفرمانا كداكر مين كسي كوجاني دوست بناتا	34	عرب قوم کی جہالت کا بیان
103	توابوبكر دلائفة كويناتا		جو شخص اسلام يا جالميت مين الى نسبت اي باب داداك
	حصرت ابوحفص عمر بن خطاب قرشی عدوی زلالفوز کی فضیلت	34	المرف کرے
117	کابیان		کسی قوم کا بھانجا یا آ زاد کیا ہوا غلام بھی اسی قوم میں داخل
	حضرت ابوعمر وعثمان بن عفان القرشی (اموی) رفانغید کے ا	36	ہوتا ہے
126	ا نضائل کابیان	36	حبشه کے لوگوں کا بیان
	حضرت عثمان دلالفنوئي ہے بیعت کا قصدادرآپ کی خلافت پر	37	جو خض یہ جا ہے کہ اس کے باپ دادا کوکوئی برانہ کے
130	صحابه من من الله الله الله الله الله الله الله الل	38	رسول الله منافيظ كے ناموں كابيان
	بسکار حضرت ابوالحن علی بن ابی طالب القرشی الهاشمی دلاتین کے میں کا ایک	39	آنخضرت منالينيكم كاخاتم النبيين هونا
137	فضائل کابیان شره دانشد کرفی سرین	40	نې اگرم مَنَّاتِیْزَم کې وفات کابیان
141	حضرت جعفر بن ابی طالب ہاشی رٹیافنڈ کی فضیلت کا بیان	40	نې کريم منالقينم کې کنيت کابيان
143	حضرت عباس بن عبدالمطلب وللنفنة كي فضيلت كابيان	42	مهرنبوت کابیان

صفحنمبر	مضمون	صفحيمبر	مضمون
176	ے زیادہ محبوب ہو	143	رسول کریم مٹافیز کے رشتہ داروں کے فضائل
177	انصارك تابعدارلوگول كى فضيلت كابيان	145	ز بیر بن عوام دلانینهٔ کے فضائل کا بیال
177	انصار کے گھر انوں کی فضیلت کابیان	148	حضرت طلحه بن عبيدالله وثالثونا كالذاكره
179	نى كريم مَنْ فَيْزُمُ كالصاركوايين بعد صبر كى تلقين كرنا	148	سعد بن ابی و قاص الز ہری دخالفیز بائے فضائل کا بیان
181	نی اگرم منافقیم کاانسارومہاجرین کے لیے دعاکر نا		نبی کریم منافقیز کے دامادوں کا بیان ابوالعاص بن رہیج بھی
182	آیت:وَیُوْیُوُوْنَ عَلَی اَنْفُسِهِمْ کَاتَفیر	150	ان بی میں ہے ہیں
	نی کریم ننگافین کا فرمان کہ انصار کے نیک لوگوں کی نیکیوں کو		رسول کریم مثالیق کے غلام حصر ﷺ زید بن حارثہ وہائٹی کے ا
183	قبول کرداوران کے غلط کاروں سے درگز رکرو	151	نضائل کابیان
185	سعد بن معاذ رہائنی کے فضائل کا بیان	153	مصرت اسامه بن زید رفایخها کابیال
186	اسید بن حفیراور عباد بن بشر زهنجیناه کی فضیلت کابیان	155	مصرت عبدالله بن عمر بن خطاب في في الكانيان
187	معاذ بن جبل رہائینڈ کے نضائل کابیان	156	عماراور حذيفه رئي فخناك فضائل كالبيان
187	سعد بن عباده وخلافتهٔ کی فضیلت کابیان	158	حضرت ابوعبيده بن جراح دلائفه ﷺ کے فضائل کابيان
188	ا بی بن کعب دلاتینهٔ کے فضائل کا بیان	158	حضرت مصعب بن عمير دفائفه كالمان
189	زيد بن ثابت ولي في كفضائل كابيان	158	حضرت حسن اورحسین خانفیا کے فضائل کا بیان سر
189	حضرت ابوطلحه وثافيذ كفضائل كابيان	161	ابو بكر جالفينُهُ كے مولی بلال بن رباح لها لين الله الله الله الله الله الله الله الل
190	عبدالله بن سلام و الشيئة ك فضا كل يان	162	عبدالله بنءباس والخنبنا كاذ كرخير
	حضرت خدیجه والفینا ، نی کریم منافینام کی شادی اوران کی	162	خالد بن وليد (النفوز كے فضائل كابيال
192	فضيلت كابيان	163	ابوحدیفه دلانتوژ کےمولی سالم دلانتوژ کے فضائل کابیان
195	جرير بن عبدالله بحل والنفوة كابيان	163	عبدالله بن مسعود والنفذ كي فضائل لكابيان
195	حذّ يف بن يمان عبسى والنُّعنُذ كابيان	165	حضرت معاويه بن ابوسفيان رخانفنا كابيان
196	مند بنت عتبه بن رسعيه ذالغبنا كابيان	166	حضرت فاطمه والغنيا كے فضائل كا إنان
197	حضرت زيد بن عمر و بن فيل كابيان	167	حضرت عائشه ذاتنه في فضيلت كالنان
199	قریش نے جو کعبہ کی مرمت کی تھی اس کابیان	171	انصار من أنتام كي نضيات كابيان
200	جاہلیت کے زمانے کابیان		نی کریم من الی فیم کار فیر مان کدا گرمیل نے مکہ ہے جمرت ندی
206	زمانه جابلیت کی قسامت کابیان	173	ہوتی تومین بھی انصار کا ایک آ دمی آبوتا نور میں بیونیز میں انساز کا ایک آ
210	نى كريم منَّ النَّيْظِ كى بعثت كاميان		نی کریم مَثَلَ فِیْزُم کا انصار اور مہاجر اللہ کے درمیان بھائی جارہ ا
	نی کریم ملاقیظم اور صحابہ کرام دنی انتخاب کے مکہ میں مشرکین کے ا	173	تائم كرنا
211	ہاتھوں جن مشکلات کا سامنا کیا سے مشکلات کا سامنا کیا	1	انسارے مجت رکھنے کا بیان
214.	جفنرت ابو بكرصد الق طالعية كاسلام قبول كرنے كابيان		انصارے نی کریم من النظم کا یفرمان کریم لوگ مجھے سب لوگوں

صفختمبر	مضمون	صفحتمبر	مضمون
285	كِتَابُ الْمَغَازِي	215	سعد بن ا بی وقاص دلالٹیئے کے اسلام قبول کرنے کا بیان
285	ئے ۔ غزوہ عشیرہ یاعسیرہ کا بیان	215	جنوں کابیان
286	روه میروی میروی میرون می میشین کوئی کابیان مقولینِ بدر کے متعلق نبی منافیظ کی پیشین کوئی کابیان	217	ابوذ ر دلانشنا کے اسلام قبول کرنے کا واقعہ
288	نورونېدر کابيان غزوه بدر کابيان	219	سعيد بن زيد دايشن كااسلام قبول كرنا
289	روبالمنطبية آيت إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ كَتْفير	219	عمر بن خطاب دلائشهٔ کے اسلام لانے کا واقعہ
291	یے ہے۔ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں کی تعداد	223	عاند کے میعث جانے کا بیان عاند کے میعث جانے کا بیان
	کفار قریش، شیبه، عتبه، ولیدادرابوجهل بن ہشام کے لیے	224	مىلمانوں كا حبشه كی طرف ججرت كرنے كابيان
292	ني كريم مَنْ لَيْنِيْمُ كابده عاكر نااوران كي ہلاكت كابيان	229	حبش کے بارشاہ نجاش کی وفات کا بیان ریس
293	(بدر کے دن)ابوجہل کاقتل ہونا	230	نبي كريم مَثَاثِينِم كِ خلاف مشركين كاعبدو پيان كرنا
302	بدر کاڑائی میں حاضر ہونے والوں کی فضیلت کابیان	231	ابوطالب کاواقعه
311	جنگ بدر میں فرشتوں کا شریک ہونا	232	بیت المقدس تک جانے کا قصہ
	ان اصحاب کرام فِی اُنتُمْ کے نام جنہوں نے جنگ بدر میں	233	المعراج كابيان
327	شرکت کی تھی	000	کہ میں نبی کریم منگائیونم کے پاس انصار کے وفود کا آنا اور ا
329	بنونضير کے بيبود يوں کے واقعہ کابيان	239	بیعت عقبه کابیان د. در در داندند نبر می مذالشنا سر مرادی هار س
336	کعب بن انثرف بہودی کے قل کا قصہ		حضرت عا رُشہ ذاہن ہے نبی کریم منافین کا نکاح کرنا اور آپ کا مدینہ میں تشریف لا نا اور حضرت عا رَشہ ذاہنی کی رضحتی کا
339	ابورا فغ عبدالله بن الي الحقيق يهودي تحق كاقصه	241	
344	غز دهُ احد کا بیان	241	ا بیان نبی کریم منگاتینم اور آپ کے صحابہ کرام رضائینیم کا مدینہ کی
	جبتم میں سے دو جماعتیں ایساارادہ کر بیٹھی تھیں کہ ہمت	243	ا بی رہا رہیرا اور آپ سے قابہ و ارواندم معدید ق اطرف بجرت کرنا
	بار دیں، حالانکہ اللہ دونوں کا مددگا رفضا اور ایمانداروں گوتو اللہ	268	بى كريم مَنَى فَيْنِمُ اورآپ كے صحابة كرام وَنِي مُنْتَمْمُ كامدينه مِن آنا
351	ہی پر بھروسہ رکھنا جا ہیے	274	جی کی ادائیگی کے بعد مہاجر کا مکد میں قیام کرنا کیسا ہے
357	آيت إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَكَيْفير	275	اسلامی تاریخ کب ہے شروع ہوئی؟
359	آيت إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلُونَ عَلَى كَ تَغْيِر		نِي كريم مَنْ النَّيْظِ كَ دعا كها كها الله! مير ك اصحاب رُيَالَيْظُ كَ
360	آيت ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّكَاتْفير	276	انجرت قائم ركھ
361	امسليط والنفنا كاتذكره		نی کریم منافیظ نے اسینے صحابہ کے درمیان کس طرح بھائی
362	حمزه بن عبدالمطلب والنفزا كي شبادت كابيان	278	حاره قائم كراياتها
365	غروة احد كے موقع پر نبي كريم مؤليد في كوجوز فم پنچ		جب نی کریم مُنَافِیْنَم مدیندتشریف لائے تو آپ کے پاس
367	وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور رسول کا تھم مانا ب	281	يبود يول كي آف كابيان
367	جن مسلمانوں نے غزوۂ احدیمی شہادت پائی ان کا بیان	283	سلمان فاری ڈاپٹیئز کے ایمان لانے کا واقعہ

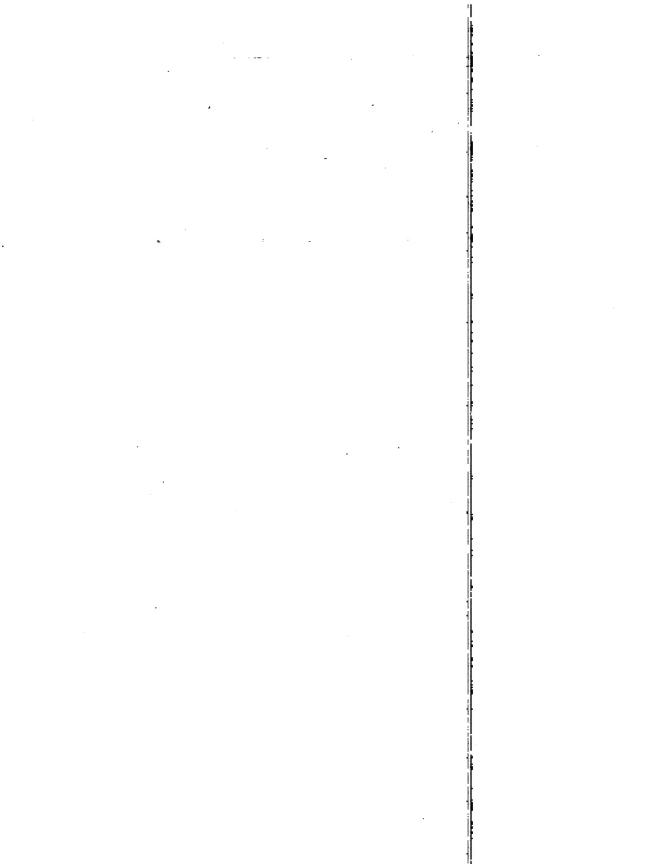
صفحنمبر	مضمون	صفحتمبر	مضمواني
496	ا جنگ خنین کابیان	370	ارشادنبوی منافیق کداحد بهاریم سے محبت رکھتا ہے
503	غز د هٔ اوطاس کابیان	371	غزوه أرجيع كابيان ا
504	غزوهٔ طا نَف کابیان جوشوال سنه ۸ هدمین موا	381	غزوۂ خندق کابیان جس کادوسرا یا مغز د ہاحزاب ہے
514	نجد کی طرف جولشکر آنخضرت مَالیّنیمٔ نے روانہ کیا تھا		غزوہُ احزاب سے نبی کریم مُثانیکم کا داپس لوٹنا اور ہنوقر بظہ
	نى كريم مَنَالِيَّةُ كا خالد بن وليدر والنَّنَةُ كو بني جذيب قبيل ك	392	پرچژ هانی کرناادران کامحاصره کرانا ا
515	الطرف بصيجنا	396	غز دوُذات الرقاع كابيان
	عبدالله بن حذافه مهمي والثنية اورعلقمه بن مجز زيد لجي زلاثية ك	:	غزوهٔ بنی المصطلق کابیان جوقبیا بنوخزامه سے ہوا تھااس کا
516	ایک لشکر میں روانگی جسے انصار کالشکر کہا جاتا تھا	402	دوسرانام غزوہ مریسیع بھی ہے
t	جية الوداع سے پہلے آنخضرت منافیظم كاابوموى اشعرى اور	403	غزوهٔ انمار کابیان
517	معاذبن جبل بُلِيَّنْهُ مُنا كويمن بمفيجنا	404	واقعدا فك كابيان
	جية الوداع سے پہلے على بن الى طالب اور خالد بن وليد والنفيا	416	غز د و کو حدیبه یکابیان
522	كويمن بهيجنا	432	قبائل عمكل ادرعرينه كاقصه
526	غزوة ذوالخلصه كابيان	434	ذات قرد کی لڑائی کابیان
529	غزوه ذات السلاسل كابيان	435	غز دو ٔ خیبر کابیان
529	جريه بن عبدالله بجلي والثنيَّة كاليمن كي طرف جانا	459	نى كريم مَنَّا يَعْظِمُ كا خيبروالوں رِنْحَطِيل دارمقرر فرمانا
531	غز دهٔ سیف البحر کابیان	460	خیبروالوں کے ساتھ نبی کریم منافظ کا معاملہ طے کرنا پر
533	ابوبكر والله كل كالوكول كے ساتھ سنہ 9 ھ ميں حج كرنا	·	ایک بکری کا گوشت جس میں نئ کریم مظافیظ کوخیبر میں زہر
534	بن تحمیم کے وفد کا بیان		ديا كميا تفا
536	وفدعبدالقيس كابيان	460	غزوهٔ زیدبن حارثه دلالفتو کابیان
540	وفد بنوصنیفداور ثمامه بن اثال کے واقعات کابیان	461	عمرهٔ تضا کابیان
543	اسووعنسى كاقصه	466	غزوهٔ موند کابیان جوسرز مین شام ایس سند ۸ هیس مواتها
545	نجران کے نصاریٰ کا قصہ		نی کریم منافق کا اسامه بن زید الفخانا کوحرقات کے مقابله
547	عمان اور بحرین کا قصه	470	ر بھیجا م
548	قبيله اشعرادرابل يمن كي آمد كابيان	472	غزده فتح مكه كابيان
552	قبيله دوس اوطقيل بن عمرودوى والنفؤة كابيان	474	غزوة فتح مكه كارمضان سند ۸ ه ميل هونا
553	قبیلہ طے کے دفداور عدی بن حاتم دلالفینا کا قصہ	477	فتح مکہ کے دن نبی کریم مثالثیم نے جینڈا کہاں گاڑاتھا؟
555	ججة الوداع كابيان	482	نی کریم مُن فیلیم کاشہری بالائی جا اب ہے مکہ میں داخل ہونا
565	غز دۇ تبوك كابيان،اس كاددىرانام غز دۇعسرت بھى ہے	483	فق مکہ کے دن قیام نبوی کا بیان فقی میں میں میں میں اور
568	کعب بن ما لک رشاختی که واقعهٔ کا بیان	487	فتح مكدك زمانديس ني كريم من التيكم كا مكديس قيام كرنا
			1

فهیت	₹ 7/5 🔛	(5)

صفحةبر	مضمون	صفحةبر	مضمون
595	نى كريم مَثَافِيْنِم كى وفات كابيان	577	ربتی سے نی اکرم من الله کا کرزنا
	نى كريم مَنْ فَيْنِمُ كا اسامه بن زيد وَلِقَفَهُنا كومِ صِ الموت ميس		سرى (شاواريان)ادر قيمر (شاوروم) كورسول الله مَنْ يَتْتَوْم
596	ا یک مهم پردواند کرنا	578	خطوطلكمنا
597	نی کریم منالیظم نے کل کتنے غزوے کیے ہیں؟	580	ں کریم مُٹاٹیزیم اور آپ کی وفات کابیان
		594	ر کریم مناشیم کا آخری کلمه جوزبانِ مبارک سے نکلا

.

.



خ﴿ 9/5﴾

115 خادم بخارى حضرت عثمان غنى ذلالتنية كم مرقد پر الله الله الله الله الله الله الله الل	جعلی شیخ سیدوں کے بارے میں پانچ طاقتور قبائل کا بیان عبداللہ بن الی منافق کے بارے کمیں بت پرتن کا آغاز کیے،
115 خادم بخارى حضرت عثمان غنى ذلالتنية كم مرقد پر الله الله الله الله الله الله الله الل	قریش اور خلافت اسلامی کابیان جع قرآن مجید پرایک تشریخ جعلی شیخ سیدوں کے بارے میں پانچ طاقتور قبائل کا بیان عبداللہ بن ابی منافق کے بارے کہ میں بت پرسی کا آغاز کیے،
123 الفظائحدث كي وضاحت 125 حضرت عمر ولي الني كابيان 24 126 حضرت عثمان عنى ولي الني كانسب نامه 27 136 شهادت عمر ولي الني كانسب نامه 28 137 حضرت على ولي الني كانسب نامه 28 137 حضرت على ولي الني كانسب نامه 29 141 حضرت على ولي الني كي نضائل پرايك بيان 39 141 قرابت نبوى پرايك شريك بيان 42	جعلی شیخ سیدوں کے بارے میں پانچ طاقتور قبائل کا بیان عبداللہ بن الی منافق کے بارے کمیں بت پرتن کا آغاز کیے،
125 حضرت عمر ولما النبي كابيان 24 الموجود اللهي كابيان 27 حضرت عثمان غنى ولا النبي كابيان 27 الموجود اللهي كانب نامه 27 الموجود النبي كانب نامه 28 أميان 28 أميان 28 أميان 29 أميان 29 أميان كانش كانش كانش كانش كانش كانش كانش كا	پانچ طاقتور قبائل کابیان عبدالله بن الی منافق کے بارے کمیں بت پرتی کا آغاز کیے،
126 حضرت عثمان عَنى ذلالغَيْرُ كانسب نامه 27 حضرت عثمان عَنى ذلالغَيْرُ كانسب نامه 28 الماء 28 الماء 28 الماء 33 الماء 39 حضرت على ذلا تُنْفِرُ كَانفُونُ كَانفُسُلُى لِذَا كَرُهُ اللهُ عَنْفُلُ لِللهِ اللهُ كَانْفُرُ كَانْفُونُ كَانفُونُ كَانفُسُلُ لِرَا لِيك بيان 39 دوافض كى تشرق مزيد 39 درافض كى تشرق مزيد 42 الماء 34 الماء	مکه میں بت پرتی کا آغاز کیے ہ
136 شہا دت ممر طالعتی کا تفصیلی تذکرہ 137 حضرت علی طالعتی کے نصائل پرا کیے بیان 141 روانض کی تشریح مزید 143 قرابت نبوی پرا کیے تشریحی بیان 42	مکه میں بت پرتی کا آغاز کیے ہ
29 حصرت علی کھائٹوں کے فضائل پرایک بیان 141 روافض کی تشریح مزید 143 قرابت نبوی پرایک تشریحی بیان	
29 حضرت علی دلی تینو کے فضائل پرایک بیان 29 المام اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ الل	
42 قرابت نبوی پرایک تشریخی بیان 42	تا ثيرات آب زمزم كابيان
	ختم نبوت كابيان
م الترخيف المالغ المالغ الموالغ الموال	مهر نبوت کی کیجه تفصیلات کابیان
ن 43 أن محضرت منافق عالم الغيب مبين شھے 43	حضرات حسنين كے فضائل كابيا
ے میں ایک تفریح 47 حضرت اسام بن زید و ایک بیان 47	حضرت اسامه بن زید کے بار۔
کے بارے میں 49 مدینہ میں حضرت بلال ڈائٹیڈ کی ایک اذان کا بیان 49 <u>کے بارے میں</u>	هیچه فسادی سر ماییدداریبودیوں
ں ہیں 52 بروں کی ایک فنوش کا بیان	ترواح كيآ محد ركعت سنت نبوأ
53 ایک رکعت وترکابیان	معراج جسمانی حق ہے
	امام حسن بصرى مينية كاايك
ب تقریره لیذیر 64 لفظ انصار کی تاریخی شختین 171	مولا ناوحيدالزمال تميية كا
76 جنگ بعاث کا بیان	مردود خارجيول برايك تبصره
ول باطل کی تر دید 82 حضرت امام بخاری میشانید مجتبد مطلق تھے 175	بعض منكرين حديث كايك
لفرہے	الله کے سواکسی کوغیب دان ماننا
نہیں تھے 87 انصاری برادری پرایک نوٹ	آ تخضرت مَنْ فَيْتُمْ بَهِي غيب داا
ارند تنے 94 الٹاتر جمہ 94	بزرگان اسلام تقلید جامد کے شا
	حضرت ابو ہریرہ دلالٹنڈ کے بار
	بدعت حسنہ اور سیئے کے بار
	صديق اكبرر رالغذو محتعلق جم
بوی مشهورشاعر حضرت لبید کاذ کرخیر 104 مشهورشاعر حضرت لبید کاذ کرخیر	خلافت صديقي برايك اشاره

		\ <i>x</i>		(
امضامين	£ 10 € 10	/5 EX	> 	المُن الم
صفحتبر	مضمون	صفحةبمر	٠	مضموا
271	حضرت عمر والثنية كي ايك خفكي كابيان	208		جھوٹی شم کھانے کا نتیجہ
272	ایک عبرتناک حدیث معة تشریح	210	نے کاوا تعہ	ایک بندراور بندریا کے رجم ہو
275	اسلاقی تاریخ پرایک تشریح	210		حضور مَالِيَّةُ كُلُّ كَانْبِ نَامِهِ
276	تاریخ پرابن جوزی کی تشریح	215	ت فأنه ميں	حضرت صديق اكبر ولانفؤايك
277	حضرت سعد بن الي وقاص كاايك واقعه	215		لفظ جن کی لغوی مختیق
281	يبود متعلق ايك ارشاد نبوى منافيظ	-216		جنات کاوجود برخق ہے
283	حضرت سلمان فارى ولالفيؤ كاقبول اسلام	219		شهادت مصرت عثان عن والفيئ
285	غزوات نبوی کا آغاز	1	ئۇ. مۇ	شهاوت حضرت عمر بن خطاب دانه
287	اميه كِيْلَ كَي پيشين كُونَى	222		ایک فراست فاروتی کابیان
288	مقام بدرك بجح حالات	222		حضرت عمر دلاتفة كامسلمان مونا
288	جنگ بدر کاذ کر قر آن میں	1		معجز وشق القمرك بارييس
290	جنگ بدر کیوں چیش آئی			نماز جنازه غائبانه کاثبوت
291	جنگ بدر میں نزول ملائکہ کا ذکر خیر	233		منجج معراج کی تفصیلات
291	جنگ بدر میں فریقتین کی تعداد	233	روایت کیاہے	جدیث معراج کو ۲۸ محاییوں نے است سی حجة میں
.293.	كفار قريش كى بلاكت كابيان	237		الفظ برات کی محقیق
293	مومن كا آخرى كامياب جهياركياب؟	238		بيت المعور كي تفريح
294	قاتلین ابوجبل کے اسائے گرامی			واقعه معراج پرشاه و لی الله کی تشریخ ا
295	جنگ بدريس بمبل كرف والول كابيان	239		بيعت عقبه كى تغصيلات
296	تفرت ابوذ رغفاري والغنيا كاذكر خير	240		بارہ انقیبوں کے اسائے گرای
300	ماع موتی پرایک بحث	241		سوامح حضرت عا نشصديقه ولافغا
302	بل بدعت کی تر دید	244	1	هجرت کی و نم احت اقعال
304	تفرية عمر والفيظ كالكسياس دائ			نسلت صديق پرايک بيان
304	يك جنگي اصول كابيان	254		مديث جرت كي تفسيلات
305	الكاحدين فكست كاسباب	1		حضرت اسماء والثخباك حالات
309	ن شهدائ اسلام كاذ كرخير		الات	حضرت عبدالله بن زبير را لاغناك م
309	طرت خبيب بن عدى رفائية كي شهادت كابيان			واقعه جرت ہے متعلق چندامور
311	رمیں فرشتوں کی مار بہجانی جاتی تھی			حضرت عمر دلانتينا كاايك قول مباركا
315				شداد بن اسود کاایک مرشیه
315	تيها شعار كاسناسانا جائز ہے	269		بنونجار کاایک ذکر خیر ا

صفحةبر	مضمون	صفحةبر	مضمون
398	فزوهٔ ذات الرقاع کی وجیتسمیه	317	حضرت على ملافشة كي اونشيول كاوا قعه
402	رسول كريم مَن الله يُح كالله برتوكل كابيان	317	تحبيرات جنازه پراجماع امت
403	عزل کے متعلق ایک حدیث	320	حالات حضرت قدامه بن مظعون والنفط
425	نماز وتر کوشفع بنانے کا بیان	321	بٹائی کی ایک خاص صورت جونا جائز ہے
433	کچھڈا اکوؤ ں کے ت ل کابیان		ذكر خير حضرت عباس بن عبدالمطلب «كالنيئة
434	تسامه کی ایک تفصیل کابیان	324	تو می او نج نیج کاتصورشیوه ابوجهل ہے
435	مسلمان کاڈ اکوؤں سے مقابلہ اور حضرت سلمہ بن اکوع دخاشنا	325	بدرى صحاب غير بدريول سے انفل بيں
440	حفزت منيه ذافتها كاذكر فير	326	حضرت جبير بن مطعم والنين كا قبول اسلام
443	نام نها دصوفیوں پرایک اشارہ	330	بنونضير كے ميبود
455	حضرت عمر دالنيه كل ايك دوراند لين كابيان	335	وارثت نبوی کے متعلق ایک تفصیلی بیان
458	حضرت صديق والنيؤك باته رحضرت على والفؤة كابيعت كرنا	336	احتر ام حضرت فاطمه ذاهبًا كم متعلق
	ایک یبودی عورت جس نے آتخضرت مالینظم کے لئے	338	کعب بن اشرف یہودی کے قل کا داقعہ
460	م کوشت میں زہر ڈالا	343	ابورافع يبودي كاقتل
460	جیش اسامه کابیان	343	قبائل اوس وخزرج کے باہمی رقابت کا بیان
461	حضرت عبدالله بن رواحہ (الفن کے چندا شعار	344	تفصيلات جنگ احد كابيان
466	ذ کرخیر <i>حصر</i> ت جعفرطیار دانشند ناله	346	حدیث والوں ہے ویشنی رکھناموجب بدیختی ہے
471	حضرت اسامه دلانتین کی ایک علطی کابیان	350	انصاركا پېلامجابد جوشېپيد ہوا
471	علاتے اسلام ہے ایک ضروری گزارش	350	مولا ناوحیدالزمال کی ایک تقریر دلیذیر
472	غزوؤ فتح مكه كےاسباب	352	حالات حضرت جابر خالتنيه
474	حفرت حاطب بن بلتعه والثن كاخط بنام مشركين مكه	354	حضرت سعد ولانفيائ کے لئے ایک دعائے نبوی
479	حالات حضرت ابوسفيان والثنية	355	منکرین حدیث کا استدلال غلط ہے
480	الفظ خيف كي تشريح	359	حضرت عثان طانفيا يربعض الزام كى ترويد
481	ابن خطل مر دود کابیان	365	حضرت حمزه ولباشيء كي شهادت كالغصيلي بيان
483	کعبٹریک کم تنجی قیامت تک کے لئے	381	جنگ احزاب کی تفصیلات
484	زادالمعادحافظا بن قیم کا کیک بیان	386	جنگ خندت کا آخری منظر
485	علوم اسلامی کی قدر حضرت فاروق اعظم وال تنویز کی نگاہ میں	389	عبدالله بن عمر ولطخنا كاؤ كرخير
485	مولا ناوحيدالزمال کي ايک تقر مرد لپذير	391	ایک مبارک تاریخی دعا
486	عالات حضرت عبدالله بن زبیراسدی قریشی دلی الفاقینا و در دنته ایران	393	بنوقر يظه پرچر هائي كاسباب
488	تفصيلات فتح مكة المكرّمه	393	اختلاف امت كاليك واقعه

امضامين	\$±5 ♦ € 12	/5 08	
صفخمبر	مضمون	صفحتمبر	مضمون
529	مفضول کی امامت افضل کے لئے جائز ہے	490	نابالغ كي امامت كابيان
533	سمندرکی مرده محیلی کا کھانا درست ہے	491	ایک اسلامی قانون کابیان
536	حضرات شيخين كے متعلق ایک غلط بیانی	492	ندا کرات احادیث نبوی مُلافظها قرون خیرمیں
539	گاؤں میں جمعہ کے متعلق ایک دیو بندی فتو کی	495	ا من مله پرعلامه ابن قیم کا تنجر و ا
539	اس بارے میں ایک مفصل مرکل بیان	495	جنگ خنین کی تفصیلات
541	حضرت ثمامه بن ا ثال كا ذكر خير	497	ا خلاق نبوی ہے ایک بیان کی از پر تفصیلات
541	قصةثمامه يرحافظ صاحب كاتبمره	502	جنگ خنین کی مزید تفصیلات
545.	قصه نجران پر حافظ صاحب كاتبسره	507	ایک بے ادب منوار کا بیان
547	حالات حضرت ابوعبيده عامر بن عبدالله فبرى قريشى	509	حضرت عبدالله بن زيد بن عاصم رفات كاذكر خير
552	حضرت ابو ہریرہ والنئز؛ قبیلہ بنودوس سے تھے	510	جفرت مشام بن عروه کابیان ا
553	طفیل بن عمرو ڈاٹٹنے کے لئے ایک دعائے نبوی کابیان	511	حفرت سليمان بن حرب كابيان الم
554	حفرت عدى بن حاتم والثنة كے بچھ حالات	516	حضرت خالد راتشن كاليك اجتبادي غلطي كابيان
568	واقعہ کعب بن مالک خودان کی زبان ہے	516	واقعه بالا برعلامه ابن قيم كاتبعره
577	مقام حجر كابيان		طلاف شرع کسی کی اطاعت جا آزنبیں ہے ۔
579	كسرى شاه ايران كي گستاخي اورمز ا كابيان	519	یمنی بزرگوں سے اظہار عقید ہے از مترجم
582	چوروصایائے میارکہ	525	مارے زبانے کے بعض شیاطیان کابیان
592	جمليه علي بعد الله المرافظية خطيه حفزت صديق اكبر والفية		مندوستان کے مسلم باوشاہوں کا ذکر خیر
	9017. 02.2 07 4.	528	ایک مدیث کی شرح فتح الباری کیس

[كِتُنَابُ]الْمَنَاقِبِ فضائل ومناقب كابيان

تشوج: حافظ صاحب بروائد فرماتے ہیں اکثر شنوں میں باب المناقب ہے کتاب کالفظ نہیں ہے اور ہی صحیح معلوم ہوتا ہے ہا لگ کتاب نہیں بلکہ اس کتاب الانبیاء میں واخل ہے۔ اس میں خاتم الانبیا کے حالات فدکور ہیں، جیسے پچھلے بابوں میں پچھلے پنج بروں کے حالات فدکور ہتے۔ پھر حافظ این جحر موشید فرماتے ہیں کہ امام بخاری بروشی ڈالنے کے اللہ بیا کوئم کرتے ہوئے جناب رسول کریم مُنافیق کمی زندگی پر روشی ڈالنے کے لئے بیابواب منعقد فرمائے جس میں ابتدا سے انتہا تک بہت سے کوائف کا تذکرہ ہوا ہے۔ مثلاً پہلے آپ کا نسب شریف ذکر میں آیا اور انساب سے متعلق امور کا ذکر کر بیان کیا گیا جمر فضائل صحابہ دی انتہا کا ذکر ہوا۔ پھر جمرت کی قبل کی زندگی کے دائش کا ذکر ہوا۔ پھر جمرت سے معلق امور کا دی کر تا یا۔ پھر فضائل صحابہ دی اسلام صحابہ بجرت جبشہ معراج اور دفو والا نصار، پھر مدینہ کے لئے بجرت کے واقعات فدکور ہوئے۔ پھر تر تیب سے مغازی کا ذکر آیا، پھر دفات نبوی منافیق کم کا ذکر ہوا۔

"فهذا آخر هذا الباب وهو من جملة تراجم الانبياء وختمها بخاتم الانبياء عَلَيُّهُمَّ-" (فتح الباري)

[بَابُ] قَوْل اللَّهِ تَعَالَى:

﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكُرِ وَأُنثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ وَجَعَلْنَاكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ﴿ وَالحجرات: ١٣] وَقَوْلُهُ: ﴿ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَ لُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ﴾ . وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ﴾ . والنساء:١ ومَا يُنْهَى عَنْ دَعْوَى الْجَاهِلِيَةِ. الشَّعُوْبُ:النَّسَبُ الْبَعِيْدُ، وَالْقَبَائِلُ دُوْنَ ذَلِكَ.

باب: الله تعالى كاسوره مجرات مين ارشاد:

"ا او او ای ای اور خاندان بنا دیا ہے تاکہ تم بطور رشتہ داری ایک دوسے والے ایک دوسے والے ایک دوسے کو پہچان سکو بہ جائی تاکہ تم بطور رشتہ داری ایک دوسرے کو پہچان سکو بہ جائی تم سب میں سے اللہ کے نزد یک معزز تروہ ہے جوزیادہ پر ہیز گار ہو' اور اللہ تعالی کا سور ہ نساء میں ارشاد' اور اللہ سے ڈرو جس کا نام لے کرتم ایک دوسرے سے مانگتے ہواور ناتا تو ڈ نے سے ڈرو۔ بشک اللہ تمہارے او پر گران ہے۔' اور جاہلیت کی طرح باپ دادوں پر فخرکر نامنع ہے،اس کا بیان شعوب شعب کی جمع ہے جس سے او پر کا خاندان مراد ہے اور قبیلہ اس سے اتر کر نے کے کالیعنی اس کی شاخ مراد ہے۔

تشوجے: پیطرانی نے نکالامجاہدے مثل انصارا یک شعب ہے یا قریش ایک شعب یار بعد یامضرا یک شعب ہے۔ ہرا یک میں گی ایک قبیلے ہیں جیسے قریش مصر کا ایک قبیلے ہیں جادر قبیلہ گوت کے معنی میں ہے۔ یہاں کی اکثر نومسلم قوموں میں گوت اور پال کی بھارتی قوت نظیم کے کچھ کچھ آتاراب تک موجود ہیں۔ شالی ہند کے علاقوں میں گوت اور پال کی اصطلاحات بہت نمایاں ہیں۔

٣٤٨٩ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الْكَاهِلِيُّ، (٣٨٩) جم عالد بن يزيد الكابل في بيان كيا، كهاجم سابو بكر بن

عیاش نے بیان کیا،ان سے ابوحصین (عِثان بن عاصم) نے ،ان سے سعید بن جبير نے اوران سے ابن عباس والله ان آيت ﴿ وَجَعَلْنَا كُمْ شُعُوبًا وَ فَانِلَ ﴾ كم معلق فرما يا كر شعوب برح تبيلون ك معنى مين إورقباك ہے کسی بڑے قبیلے کی شاخیس مراد ہیں۔

(٣٢٩٠) م مع محد بن بشار نے بیان کیا ، کہا ہم سے محکم بن بشار نے بیان کیا ، کہا ہم سے محکم بن سعید قطان نے بیان کیا ،ان سے عبیداللہ نے بیان کیا ،ان سے سعید بن الی سعید نے بیان کیا ،ان سے ان کے باپ نے اور ان سے حضرت ابو ہر رہ دلالٹن نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ بوچھا گیا ، یارسول اللہ! سب سے زیادہ شریف کون ہے؟ آ تخضرت مَاليَّيْمُ نے فرمايا: 'جوسب سے زيادہ پر بيزگار مو۔' صحابہ ٹٹائٹٹر نے عرض کیا کہ ہماراسوال اس کے بارے میں نہیں اس پرآپ نے فرمایا کہ ' پھر (نسب کی روسے) اللہ کے نبی پوسف الیا اسب سے بزياده شريف تھے۔''

(۱۳۴۹) م سے قیس بن حفص نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے بیان کیا ،ان سے کلیب بن وائل نے بیان کیا ، کہا کہ مجھ سے زینب بنت الىسلمد والنها في بيان كياجوني كريم منافية كى زير يرورش ره چكى تھیں۔کلیب نے بیان کیا کہ میں نے زینب سے بوجھا کہ کیا نبی كريم مَنَافِينِ كالعلق قبيله مصر بي تفا؟ انہوں نے كہا پھر كس قبيله سے تفا؟ یقیناً آنخضرت مُنْ اللَّهُ عُمْ مُعْرَى بن النضر بن كنانه كي اولا دميس سے تھے۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَلِّلِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ: ﴿ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبُا ۚ إِنَّ قَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ﴾ قَالَ: الشُّعُوْبُ:الْقَبَائِلُ الْعِلْظَامُ وَالْقَبَائِلُ: الْبُطُونُ. ٣٤٩٠ حَدَّثَنَا مُحَمَّلَةٌ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ أَعْبَيْدِاللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ أَبِي سَعِيْدٍ، أَغُنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: ((أَتَّقَاهُمُ)). قَالُوْ إِ: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ. قَالَ: ((فَيُوسُفُ نَبِي إللهِ)). [راجع: ٣٣٥٣]

قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكُوا، عَنْ أَبِي حَصِين،

٣٤٩١ حَدَّثَنَا قَيْلُلُ بْنُ حَفْص، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ إِقَالَ:حَدَّثَنَا كُلَّيْتُ بْنُ وَائِل، قَالَ: حَدَّثَتْنِي أَرِبِيْبَةُ النَّبِيُّ كُلُّكُامٌ زَيْنَبُ بنْتُ أَبِي سَلَمَةَ قُالَ: قُلْتُ لَهَا: أَرَأَيْتِ النَّبِيَّ مَكْ اللَّهُ أَكَانَ مِنْ مُضَرَّ؟ قَالَتْ: فَمِمَّنْ كَانَ إِلَّا مِنْ مُضَرَ؟ فَإِنْ بَنِي النَّصْرِ بْنِ كِنَانَةً. [طرفه في: ٣٤٩٢]

تشه و 🚾 : اورنضر بن كنانة ايك شاخ ہے مفركي كيونكه كنانه خزيمه كا بيٹا تھا اورخزيمه مدركه كا ادر مدركه الياس كا اورالياس مفركا بيٹا تھا اس طرح نبي كريم و كانسبي تعلق فأندان مصرے ثابت ہوا ۔حضرت زينب ذائفة ام المؤمنين حضرت امسلمہ ڈائفة ا كى ميٹی ہیں ۔ پدملک حبشہ میں پيدا ہو میں ۔ بطور رہیہ تی کریم منافینی کے لئے زیرتر بیت رہے کا شرف حاصل کیا۔ان کے خاوند کا نام عبداللہ بن زمعہ ہے۔

ا پنے زمانے کی ورتوں میں سب ہے زیادہ فقیہ ہیں۔ان سے ایک جماعت نے حدیث کی روایت کی ہے۔

٣٤٩٢ حَدَّثَنَا مُواللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ (٣٣٩٢) م عموى بن اساعيل في بيان كيا، ان عربدالواحدف، الْوَاحِدِ، قَالَ: حَدَّثَتًا كُلَيْب، قَالَ: حَدَّثَننِي كَها مُم عَكليب في بيان كيا اوران عدريب في كريم مَا يَعْفِم في ميرا رَبِيبَةُ النَّبِي مَكْ عَلَيْهُمْ وَأَلْطُنُهَا زَيْنَبَ قَالَتْ: نَهِي خيال بي كمان بي مراوزين بنت الى سلم ولي في المهول في بيان كيا کہ نبی کریم مَنَافِیْظِم نے دباء جنتم ،مُقیر اور مزدنت کے استعال مے منع فرمایا تھااور میں نے ان سے یو جھاتھا کہ آ پ مجھے بتائے کہ آتحضرت مَالَّةُ بِمُعَمَّ مَا

رَسُولُ اللَّهِ ﴿ فَاللَّهُمْ عَنَّ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتُمِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْمُزَفِّتِ. وَقُلْتُ لِلْهَا: أَخْبِرِيْنِي النَّبِيِّ مَلَا لِنَّا

تعلق كس قبيله ہے تھا؟ كيا واقعي آپ كاتعلق مضر ہے تھا؟ انہوں نے كہا كه پراورس سے موسکتا ہے یقینا آپ کاتعلق ای قبیلہ سے تھا۔ آپ نفر بن کنانہ کی اولا دمیں سے تھے۔

مِمَّنْ كَانَ؟ مِنْ مُضَرّ كَانَ؟ قَالَتْ: فَمِمَّنْ كَانَ إِلَّا مِنْ مُضَرَ؟ كَانَ مِنْ وَلَدِ النَّضْرِ بْن كِنَانَةَ. [راجع:٣٤٩١]

تشوج: ((دباء)) كدوك إنب، ((حنتم)) برلاكلي برتن ((نقير)) كرى كاكريدا بوابرتن اور ((مزفت) بروغي برتن ، بيجارول شراب كي برتن تے جس میں عرب شراب بنایا اور رکھا کرتے تھے۔ جب شراب کی ممانعت نازل ہوئی تو ان برتنوں کے استعال ہے بھی ان لوگوں کوروک دیا گیا۔

٣٤٩٣ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: أُخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عُمَارَةً، عَنْ أَبِيْ زُرْعَةً ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ مُلْكُلِّكُمْ قَالَ: ((تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوْا، وَتَجِدُونَ خَيْرَ النَّاسِ فِي هَذَا الشَّأْنِ أَشَلَّاهُمْ لَهُ كُرَاهِيَةً)). [طرفاه في: ٣٤٩٦، ٣٥٨٨] [مسلم:

(٣٢٩٣) مم عاساق بن ابراميم ني بيان كيا، كهام كوجري فخردى، انہیں عمارہ نے ، انہیں ابوزرعہ نے اوران سے ابو ہر رہ و النفظ نے بیان کیا كه نبى كريم مَنَا فَيْزُم نے فرمايا: "تم إنسانوں كوكان كى طرح يا وَك (بھلائي اور برائی میں) جولوگ جاہلیت کے زمانے میں بہتر اور اچھی صفات کے ما لک تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی بہتر اور اچھی صفات والے ہیں بشر طیکہ وہ دین کاعلم بھی حاصل کریں اور حکومت اور سر داری کے لائق اس کویا ؤ مع جو حکومت اورسر داری کو بہت نابسند کرتا ہو۔''

> ٣٤٩٤_ ((وَتَجِدُّوْنَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي هَوُ لَاءِ بِوَجْهٍ، وَيَأْتِي هَوُ لَاءِ بِوَجْهٍ)).

[طرفاه في: ۲۰۵۸، ۲۱۷۹] ٣٤٩٥ حَدَّثْنَا قُتَيْنَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَن الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيُّ مَا لِثَنَّكُمْ قَالَ: ((النَّاسُ تَبُعٌ لِقُرَيْشِ فِي هَذَا الشَّأْنِ، مُسْلِمُهُمْ تَبُعٌ

لِمُسْلِمِهِمْ، وَكَافِرُهُمْ تَبَعُ لِكَافِرِهِمُ)).

٣٤٩٦ ((وَالنَّاسُ مَعَادِنُ: خِيَارُهُمُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمُ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا ، تَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّ النَّاسِ كِرَاهِيَةً لِهَذَا الشَّأْنِ حَتَّى يَقَعَ فِيهِ)). [راجع: ٣٤٩٣]

(٣٣٩٣) (اورآ دميول يسسب سے برااس كوياؤ كے جودور دوفلا) ہو۔ان لوگوں میں ایک مند لے کرآئے ، دوسروں میں دوسرامند'

(٣٣٩٥) م سے قتید بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا ،ان سے ابوالزناد ،ان سے اعرج نے اوران سے ابو ہر برہ والله نے کہ نی کریم مُن ﷺ نے فرمایا: "اس (خلافت کے) معاملے میں اوگ قریش کے تابع ہیں۔عام سلمان قریش مسلمانوں کے تابع ہیں جس طرح ان کے عام کفار قریش کفار کے تابع رہتے چلے آئے ہیں۔''

(۳۳۹۲)" اورانسانوں کی مثال کان کی طرح ہے۔ جولوگ جاہلیت کے دور میں شریف تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی شریف ہیں جب کہ انہوں نے دین کی سجھ بھی حاصل کی ہوتم دیکھو گے کہ بہترین اور لائق وہی ثابت موں گے جوخلافت وامارت کے عہدے کو بہت زیادہ ناپیند کرتے رہے ہوں، یہاں تک کہ دواس میں گرفتار ہوجا ^{ئی}ں۔'' تشوجی: معلوم ہوااسلام میل شرافت کی بنیاد وی علوم اوران میں نقابت حاصل کرنا ہے جومسلمان عالم دین اور فقیہ ہوں وہی عنداللہ شریف ہیں۔ دیلی فقابت ہے کتاب وسنت آگی نقابت مراد ہے۔ رائے وقیاس کی نقابت بھش ابلیسی طریق کار ہے۔ اولا داآ دم کے لئے کتاب وسنت کے ہوتے ہوئے ابلیسی طریق کار کی ضروباً انہیں۔

باب :حضرت مُحمد مَثَالِثَيْنِكُمْ كَيْ قُرابت

بَابُ: [قُرْبَى مُجَمَّدُ مُلْكُمُ

٣٤٩٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدًا فَالَ: حَدَّثَنَا يَخيَى، قطان في بيان كيا، انهول في كها، م عي بن سعيد قالَ: حَدَّثَنَا شُغبَهُ، فَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمُلِكِ، قطان في بيان كيا، ان عصعبه في النه بن عبال ألكو المُودَّة في عن طاؤس، عن ابن عبال ألكو المُودَّة في النه والمؤسى والنه والمن والمؤلفة في النه والمؤسى والنه والمؤسى والمؤسن والمؤسن والمؤسن والمؤسن والمؤسن والمؤسى والمؤسى والمؤسى والمؤسن والمؤسن

[طرفه في: ٨ أ ٨] [ترمذي: ٣٢٥١]

تشوج: اس مدیث کی منالب ترجمه باب سے مشکل ہے۔ چونکہ اس مدیث میں رشتہ داری کا بیان ہے ادر رشتہ داری کا بیچانانب کے پیچائے پر موقوف ہے۔اس لئے امام بخاری مجینید نے اس باب میں میصدیث بیان کی ۔ (وحیدی)

تشوج: ربیداورمنز کراوگ بہت مالداراورزراعت پیشہ تھے۔الیےلوگوں کےدل بخت اور بےرحم ہوتے ہیں۔اس صدیث اوراس کے بعدوالی صدیث کی مطابقت ترجمہ بالک سے بیہ کہ اس صدیث میں ربیداورمنز کی برائی بیان کی تو دوسرے قبیلے والوں کی تعریف نکلی اور بعدوالی صدیث میں میں والوں اور بحریف کے اور بیتر جمہ باب ہے۔(وحیدی)

فرمان نبوی مَثَاثِیْتِمْ اللّٰمِ مطابق آینده زمانول میں مشرقی ممالک ہے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جوبھی فتنے اٹھے وہ تفصیل طلب ہیں جنہوں نے اپنے دور میں اسلام کوشدالیترین نقصانات پنجائے۔ (صدق رسول الله عظامیہ)

٣٤٩٩ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَا إِنَ ، قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ، (٣٣٩٩) بم سابواليمان في بيان كيا ، كها بم كوشعيب فخبروى ، ان

ے زہری نے بیان کیا، انہیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی اور ان سے
ابو ہریرہ دلالٹیڈ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم مظافیر کے سنا، آپ فرما
رہے تھے کہ' فخر اور تکبران چیخے اور شور مچانے والے اونٹ والوں میں ہے
اور بکری چرانے والوں میں زم دلی اور طامت ہوتی ہے اور ایمان تو یمن
میں ہے اور حکمت (حدیث) بھی یمنی ہے۔' ابوعبداللہ یعنی امام بخاری وَ اللہٰ اللہ عنی امام بخاری وَ اللہٰ اللہ عنی کا نام یمن اس لئے ہوا کہ یہ کعبہ کے دا کمیں جانب ہے اور
شام کوشام اس لئے کہتے ہیں کہ یہ کعبہ کے باکمیں جانب ہے'' المشامۃ''
باکمیں جانب کو کہتے ہیں۔ باکمیں ہاتھ کو ' الشوی' کہتے ہیں اور باکمیں جانب
کو ' الاشام' کہتے ہیں۔ باکمیں ہاتھ کو ' الشوی' کہتے ہیں اور باکمیں جانب

عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ طُلْكُمُّ أَيَّا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ طُلْكُمُّ إِيَّةُ فِلْ الْوَبَرِ، وَالشَّكِيْنَةُ فِي أَهْلِ الْفَنْمِ، وَالْمَحْكَمَةُ يَمَانِيَةً فِي أَهْلِ الْفَنْمِ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةً). قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللَّهِ: شُمِّيَتِ الْيَمَنَ لِآنَهَا عَنْ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللَّهِ: شُمِّيَتِ الْيَمَنَ لِآنَهَا عَنْ يَسَادِ الْكَعْبَةِ، وَالشَّامَ عَنْ يَسَادِ الْكَعْبَةِ، وَالشَّامَ عَنْ يَسَادِ الْكَعْبَةِ، وَالشَّامَ عَنْ يَسَادِ الْكَعْبَةِ، وَالشَّامَ عَنْ يَسَادِ الْكَعْبَةِ، وَالشَّامُ عَنْ يَسَادِ الْكَعْبَةِ، وَالشَّامَ عَنْ يَسَادِ الْكَعْبَةِ، وَالشَّامَ الْأَشْامُ عَنْ يَسَادِ الْكَعْبَةِ، وَالْشَامُ عَنْ يَسَادِ الْكَعْبَةِ، وَالْيَدُ الْيُسْرَى الشَّوْمَى، وَالْجَانِبُ الْأَيْسَارُ الْأَشَامُ الْأَشْامُ . [راجع: ٣٣٠١]

[مسلم: ۱۸۸]

تشوج: جیسے سورہ بلد میں ہے: ﴿ وَ الَّذِینَ کَفَرُو ا بِآلِینَا هُمْ اَصْحَابُ الْمَشْنَدَةِ ﴾ (١٠/ البلد: ١٩) یعنی جن لوگوں نے کفر کیا یہ بائیں جانب اوالے ہیں۔ جن کوبا کی ہاتھ میں نامہ اعمال ملے گا۔ دور آخر میں یمن میں استاذ الاسا تذہ حضرت علامه ام شوکانی مُتَّتَلَقَةٌ پیدا ہوئے جن کے ذریعہ سے فن صدیث کی وہ خدمات اللہ پاک نے انجام دلا کیں جورہتی دنیا تک یادگارزماندر ہیں گی۔ نیل الاوطار آپ کی مشہور ترین کتاب ہے جوشرح صدیث میں ایک عظیم درجہ رکھتی ہے۔ غفر الله له ۔

باب:قريش كى فضيلت كابيان

بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ

٠٠٥٠ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَان، أَخْبَرَنَا شُعَيْب، (٣٥٠٠) بم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کوشعیب نے خردی، ان

سے زہری نے بیان کیا کہ محمد بن جبیر بن مطعم بیان کرتے تھے کہ حضرت معاویہ رفاقی تک یہ بات بیٹی جب وہ قریش کی ایک جماعت میں تھے کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رفی ہی ہی حدیث بیان کرتے ہیں کہ عنقریب عبداللہ بن عمرو بن عاص رفی ہی ہی حدیث بیان کرتے ہیں کہ عنقریب (قرب قیامت میں) بی قحطان سے ایک حکمران الصفے گا۔ یہ بن کر حضرت معاویہ رفی ہی ہوگے۔ پھر آپ خطبہ دینے الصفے اور اللہ تعالی کی اس کی شان کے مطابق حمد و ثنا کے بعد فرمایا ، لوگو! مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض لوگ شان کے مطابق حمد و ثنا کے بعد فرمایا ، لوگو! مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض لوگ اللہ مثان کے مطابق حمد و ثنا کے بعد فرمایا ، لوگو! مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض لوگ اللہ مثان کے منقول ہیں۔ و کھو! تم میں سب سے جابل یہی لوگ ہیں۔ اللہ مثان ہے و نیال سے دوران کے خیالات سے بچتے رہوجن خیالات نے ان کو گمراہ کردیا ہے۔ میں نے نبی کریم مثان ہے ہے بہت کہ '' یہ ظافت قریش میں رہے گی اور جو بھی ان سے دشنی کرے گا اللہ تعالی اس کو سرگوں اوندھا کردے گا جب تک وہ (قریش) دین کوقائم کھیں گے۔''

إِنِن مُطْعِم يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَلَغُ مُعَاوِيةً وَهُوَ عِنْدَهُ فِي وَفْدِ مِنْ قُرَيْشِ أَأَنَّ عَبْدَاللَّهِ بِنَ عَمْرِو بِنِ الْعَاصِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَيَكُونُ مَلِكٌ مِنْ قَحْطَانَ، فَعَضِبُ مُعَاوِيةً، فَقَامَ فَاللَّهُ عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ :أَمَّا فَأَنْ يُعَدُا فَإِنَّهُ بَلَعَنِيْ أَنَّ رِجَالاً مُنْكُمْ يَتَحَدَّثُونَ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى أَنْ رَجَالاً مُنْكُمْ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ مَنْ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى وَجُهِهِ، مَا أَقَامُوا اللَّهُ عَلَى وَجُهِهٍ، مَا أَقَامُوا اللَّهُ عَلَى وَجُهْهِ، مَا أَقَامُوا اللَّهُ عَلَى وَجُهْهِ أَنْ أَنْ أَنْ أَنْهُ الْمَوْلَهُ الْمُوا الْمُوا الْمُوا الْمُوا الْمُوا الْهُ الْمُؤْلِقُوا الْمُوا الْمُوا الْمُوا الْمُوا الْمُوا الْمُؤْلِقُهُ الْمُؤْلِقُوا الْمُؤْلِقُوا الْمُوا الْمُؤْلِقُوا الْمُوا الْمُؤْلِقُوا الْمُؤْلُولُوا الْمُؤْلِقُوا الْم

عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ لَمُلْحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ

في: ٧١٣٩]

تشوج: قریش جب دین اورشریع کی کوچھوڑ دیں گےتوان میں سے خلافت بھی جاتی رہے گی۔ آپ نے جیسافر مایا تھاو بیاہی ہوا۔ مارٹی جیسو مرس تک خلافت بنوامہ اور بنواسی میں قائم رہی جو ترش تھے۔ دیں انہوں نیشر کوچہ یہ میان جھوڑ واتراں کی خلاف یہ جھوڑ

یا کی چھسو ہر س تک خاا فت بنوامیداور بنو کھیا ہیں ہوتر ایٹی تھے۔ جب انہوں نے شریعت پر چلنا چھوڑ دیا تو ان کی خلاف کے اس کے خلاف اور دوسرے لوگ بادشاہ بن گئے ۔ جب ہے آج کی چر قرایش کو خلاف اور مرداری نہیں ملی عبداللہ بن عمرو ڈلا ٹھنا نے جو حدیث روایت کی ہے وہ اس کے خلاف نہیں ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب ایک قبطانی عرب کایا دشاہ ہوگا۔ ابو ہریرہ ڈلا ٹھنڈ سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔ وی مخرص ہی اس فیل میں جب مرفوعیا مردی ہے کہ تکام میں اور پھران میں جلی جائے گی۔ اس کو احمد اور طیر انی نے نکالا ہے۔ قبطان یمن میں ایک مشہور فیلی مردی ہے کہ تو کو کھر بن جبیروالی حدیث کا علم نہ تھا، اس لئے انہیں شبہ ہوا اور ان سخت نفظوں میں اس پرنوٹس لیا مگران کا بینوٹس می کے دفعا کی کونکہ یہ حدیث کے جاور رسول اللہ منافی کے سے سندھی کے ساتھ ٹا بت ہے جبیدا کہ حضرت ابو ہریرہ ڈنا ٹھنڈ نے بھی اس کوروایت کیا ہے۔

سفیان نے کہاہم سے ابولعیم نے بیان کیا ، انہوں نے کہاہم سے سفیان نے بیان کیا اوران سے سعد بن ابراہیم نے (دوسری سند) یعقوب بن ابراہیم نے کہا کہ ہمارے والد نے ، نے کہا کہ ہمارے والد نے ، کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن ہر مز الاعرج نے بیان کیا اوران سے ابو ہر یہ دوران نے کہ نجھ سے عبدالرحمٰن بن ہر مز الاعرج نے بیان کیا اوران سے ابو ہر یہ وران گئے ہے کہ نج کر یم سکا ہی ہے نے فر مایا: '' قریش ، انصار ، جہینہ ، مزینہ ، اسلم ، اشجع اورغفار ان سے قبیلوں کے لوگ میرے فیرخواہ میں اور ان کا بھی اللہ اور

٨٠٠٥ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْم، قَالَ إَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ،
 عَنْ سَعْدٍ؛ ح: وَقَالَ يَعْقُونُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ:
 حَدَّثَنَا أَبِيْ، عَنْ أَيْهِ، قَالَ: حَدَّلِنِيْ عَبْدُالرَّحْمَن
 ابْنُ هُرْمُزَ الْأَعْرَجُ، عَنْ أَلْي هُرَيْرَةَ قَالَ:
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَى اللَّهِ مَلْ اللَّهِ مَلَى اللَّهِ مَلَى اللَّهِ مَلَى اللَّهِ مَلْ اللَّهِ مَلْ اللَّهِ مَلْ اللَّهِ مَلْ اللَّهِ مَلْ اللَّهِ مَلْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَلْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مَلْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَلْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مَلْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَلْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ اللَّهُ مَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ اللْحُلْمُ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ اللْمُنْ ال

مَوَ الِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى، دُوْنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ)). اس كرسول كسواكوكى حما يتى نبيس ب-'

[طرفه في: ١٢٥٣] [مسلم: ٦٤٣٩]

نوث: احادیث کی ترتیب میں نسخہ بندیہ کواور ترقیم میں اعجم المنہر س کو مذ نظر رکھا گیا ہے۔

تشویج: دوسری سند ندکوره سے بیرحد بیٹنہیں ملی البته سلم نے اس کوروایت کیا ہے بیقوب سے، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے صالح سے، انہوں نے اعرج ہے۔

(۱۰ ۵۹) مم سے ابوالولید نے بیان کیا ، کہا ہم سے عاصم بن محمد نے بیان کیا، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا اور انہوں نے ابن عمر ڈلائٹمانے کہ نبی كريم مَنَاتَيْنِ فِي فِي مايا '' به خلافت اس وقت تك قريش كے باتھوں ميں باتی رہے گی جب تک کدان میں دوآ دی بھی باتی رہیں۔' ٣٥٠١ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، عَن ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ مَا لَكُمْ قَالَ: ((لا يَوَّالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشِ، مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ)) .

[طرفه في: ٧١٤٠][مسلم: ٤٧٠٤]

تشوي: امام نووي مُعطية نے كہاہ كاس حديث صاف نكاتا بكه خلافت قريش سے خاص باور قيامت تك سواقريش ك غير قريش سے خلافت کی بیعت کرنا درست نہیں اور صحابہ رفحاً فیٹم کے زیانہ میں اس پراجماع ہو چکا ہے اور اگر کسی زیانہ میں قریش کے سوااور کسی قوم کا مختص باوشاہ بن جیضا ہواس نے قریتی خلیفہ سے اجازت کی ہے اوراس کا ٹائب بن کررہا ہے۔ (وحیدی)

(٣٥٠٢) مم سے يحيٰ بن بير نے بيان كيا ،كہام سےليث بن سعدنے بیان کیا،ان سے فقیل نے ،ان سے ابن شہاب نے ،ان سے ابن میتب نے اور ان سے جبیر بن مطعم نے بیان کیا کہ میں اور عثان بن عفان رہائٹن وونو ل ل كررسول الله مَلَا يُنْزُمُ ك ياس كة اورجم في عرض كيا يارسول الله! بومطلب کوتو آپ نے عطا فرمایا اور ہمیں (بنی امیدکو) نظر انداز کردیا حالانكدآ پ كے لئے ہم اوروہ ايك بى درجے كے بيں - نبى اكرم مَلَ اللَّهِ نے فرمایا''(پیچے ہے) مگر بنو ہاشم اور بنومطلب ایک ہی ہیں۔''

٣٥٠٢ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْل، عَن ابْن شِهَاب، عَن ابْن الْمُسَيَّبِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِم، قَالَ: مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ، إِلَى رَسُوْلِ اللَّهِ مَا لِنَكُمْ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِب وَتَرَكْتَنَا، وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ عَالِيُّكُمَّ: ((إِنَّمَا بَنُوْ هَاشِم وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ)). [راجع: ٣١٤٠] ٣٥٠٣ وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي أَبُو الأَسْوَدِ، مُحَمَّدٌ عَنْ عُرْوَةً بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: ذَهَبَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَعَ أَنَاسٍ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ إِلَى عَائِشَةَ، وَكَانَتْ أَرَقَّ شَيْءٍ لِقَرَابَتِهِمْ مِنْ رَسُول اللَّهِ مَالِلْكُ مَالِكُ مَالِكُ مَالِكُ مَا اللَّهُ مَالِكُ مَا اللَّهُ مَالِكُ مَا اللَّهُ مَالِكُ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّالِي مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ الللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ الللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ الللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّالِي اللَّالِمُ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ الللَّهُ مِنْ اللَّالِي ا

(۳۵۰۳)اورلیث نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوالاسود محمد نے بیان کیا اور ان ے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ عبداللہ بن زبیر ٹالفہٰ بن زہرہ کے چند لوگوں کے ساتھ حضرت عائشہ ڈائٹیٹا کے پاس گئے ۔حضرت عائشہ ڈائٹیٹا بی زہرہ کے ساتھ بہت اچھی طرح پیش آتی تھیں کیونکہ ان لوگوں کی رسول " الله منَّالَيْنَا مِ سے قرابت تھی۔

ا [طرفه فی:۲۰۷۳، ۲۷۲۳]

تشویج: بنوامیداور بنومطلب دونوں ایک ہی قبیلہ کی دوشاخیں ہیں۔ بی کریم مَن النظام کی والدہ ماجدہ آمنہ کا تعلق بی زہرہ سے ہے۔ آپ کا نسب نامہ

سيه-آمنه بنت دهب بن علم مناف بن زمره بن كلاب بن مرو

٣٥٠٥ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: الْجَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةً بْنِ الزُّبَيْرِ ، أَقَالَ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَحَبُّ الْبَشَرِ إِلَى إِجَائِشَةَ بَعْدَ النَّبِيِّ مَكْ الْمُ وَأَبِيْ بَكُرٍ، وَكَانَ أَبِرُ النَّاسِ بِهَا، وَكَانَتْ لَا تُمْسِكُ شَيْتًا مِمَّا لِجَّاءَ هَا مِنْ رِزْقِ اللَّهِ إِلَّا تَصَدَّقَتْ. فَقَالَ أَأْنُنُ الزُّبَيْرِ: يَنْبَغِي أَنْ يُؤْخَذَ عَلَى يَدَيْهَا. فَقَالَتْ: أَيُؤْخَذُ عَلَى يَدَيُّ؟ عَلَيَّ نَذْرٌ إِنْ كُلِّلْمُتُهُ فَاسْتَشْفَعَ إِلَيْهَا برجَالِ مِنْ قُرَيْشِ، وَيَأْجُوال رَسُوْلِ اللَّهُ مُلْكُمُ خَاصَّةً فَامْتَنَعَتْ، فَلَقَالَ لَهُ الزُّهْرِيُّونَ: أُخْوَالُ النَّبِيِّ مُكْلِيًّا مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الأَسْوَدِ بْن عَبْدِ يَغُلُّونَ وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةً، إِذَا اسْتَأْذَنَّا إِفَاقْتَحِمِ الْحِجَابَ. فَفَعَلَ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِعَشْلِ رِقَابٍ، فَأَعْتَقَتْهُم، ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تُعْتِقُهُمْ خُإِنِّي بَلَغَتْ أَرْبَعِيْنَ. وَقَالَتْ: وَدِدْتُ أَنِّي جَلِّكِتْ حِيْنَ حَلَفْتُ. عَمَلاً أَعْمَلُهُ فَأَفْرَغُ مِنْهُ إِرَاجِعَ: ٣٥٠٣]

بَابٌ:نَزَلَ الْقُرْآنُ إِلْكِسَانِ قُرَيْشِ

(٣٥٠٥) جم عرداللد بن يوسف في بيان كيا ،كما جم عدايث بن سعد نے، کہا کہ مجھ سے ابوالاسود نے، ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ نبی كريم مَاليَّيْمُ اورابوبكر والنُّنَةُ ك بعدعبدالله بن زبير وليَّتُهُمُا عا مَشه والنَّهُمُ كو سب سے زیادہ محبت تھی ۔حضرت عائشہ ڈیاٹیٹا کی عادت تھی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جورز ق بھی ان کوماتا وہ اسے صدقہ کردیا کرتی تھیں عبداللہ بن ز بیر ڈائٹٹا نے (کسی سے) کہا ام المؤمنین کواس سے روکنا جا ہے (جب حضرت عائشہ ولی کھا کوان کی بات مینجی) تو انہوں نے کہا، کیا اب میرے ہاتھوں کوردکا جائے گا۔اب اگر میں نے عبداللہ سے بات کی تو مجھ پرنذر واجب ہے۔عبداللہ بن زبیر والفؤا نے (حضرت عائشہ والفؤا كوراضي كرنے كے لئے) قريش كے چندلوكوں اور خاص طور سے رسول الله مَنْ اللَّهِ مَنْ اللَّهِ مَنْ اللَّهِ مَنْ اللَّهِ مَن کے نانہالی رشتہ داروں (بوزہرہ) کوان کی خدمت میں معانی کی سفارش کے لئے بھیجالیکن حضرت عاکثہ والٹینا پھر بھی نہ مانیں۔اس پر بنوز ہرہ نے جورسول الله مَا الله مَا الله مَا الله مَا الله مَا الله من السود بن عبد يغوث اورمسور بن مخرمه بھی تھے ،عبداللہ بن زبیر والٹیکا سے کہا کہ جب مم آن کی اجازت سے وہاں جامیٹھیں قرتم ایک بی دفعہ آن کریردہ میں گھس جاؤ۔ چنانچدانہوں نے ایسائی کیا۔ (جب حضرت عائشہ والنجا خوش ہوگئیں تو)انہوں نے ان کی خدمت میں دس غلام (آ زاد کرانے کے لئے بطور کفارہ فتم) بھیج اورام المونین نے انہیں آزاد کردیا۔ پھر آپ برابرغلام آزاد کرتی رہیں، یہاں تک کہ جا کیس غلام آزاد کردیتے پھرانہوں نے کہا کاش میں نے جس وقت قتم کھائی تھی (منت مانی تھی) تو میں کوئی خاص بیان کرویتی جس کوکر کے میں فارغ ہوجاتی۔

تشوجے: یعنی صاف یوں نذال نئی کہ ایک غلام آزاد کروں گی یا ہے مسکینوں کو کھانا کھلا وَں گی تو دل میں تر دونے رہتا حضرت عائشہ ڈگائٹٹٹٹٹ نے مہم منت مانی اور کوئی تنصیل بیان نبید آلی ،اس لئے احتیاطاً چالیس غلام آزاد کئے ۔اس بعض علانے دلیل لی ہے کہ مجبول نذر درست ہے مگر وواس میں ایک قسم کا کفارہ کافی سمجھتے ہیں ۔ آلی قسم کا کفارہ کافی سمجھتے ہیں ۔ آلی عبداللہ بن زبیر ڈگائٹٹٹا، حضرت عائشہ ڈگائٹٹا کی بوی بہن حضرت اساء بنت ابی بمر ڈگائٹٹا کے بیٹے ہیں لیکن ان کی تعلیم و تربیت بچین ہی سے ان کی سگی خالیہ حضرت عائشہ ڈگائٹٹا نے کی تھی۔

باب:قرآن كاقريش كى زبان ميں نازل مونا

قشوسے: یعنی قریش جوعر بی بادری طور پرجس محاورہ اور جس لب ولہدے ساتھ بولتے ہیں ای طرز پرقر آن شریف نازل ہوا۔ بیاس لئے بھی کہ خود رسول الله مَنَا لَيْنِمَ عربی قریش ہیں۔لہذا ضروری ہوا کہ رسول الله مَنَالِيَّنِمَ پرخودان کی بادری زبان میں کلام البی نازل کیا جائے تا کہ پہلے وہ خودا ہے بخو بی سمجھیں بھرساری و نیا کواحس طریق پرسمجھا سکیں۔ایہا ہی ہوا جیسا کہ حیات نبوی کوبطور شہادت پیش کیا جا سکتا ہے۔

> ٣٠٠٦ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنْسٍ، أَنَّ عُثْمَانَ، دَعَا زَيْدَ ابْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَاللَّهِ بْنَ الزَّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ الْخَارِثِ بْنِ هِشَامِ الْعَاصِ وَعَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ فَنَسَخُوْهَا فِي الْمَصَاحِفِ، وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلاثَةِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ، فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ، فَإِنْمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا ذَلِكَ. [طرفاه في: ٤٩٨٤، ٤٩٨٤]

(۳۵۰۲) ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا ، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے انس ڈالٹنڈ نے کہ حضرت عثان ڈالٹنڈ نے زید بن ثابت ، عبداللہ بن زیر ، سعد بن عاص اور عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام شئائی کا بایا (اوران کو قرآن مجید کی کتابت برمقر رفر مایا ۔ چنا نچان حضرات نے) قرآن مجید کوئی مصحفوں میں نقل فر مایا اور حضرت عثمان ڈالٹنڈ نے (ان چارول میں سے) تین قریش صحابہ شئائی اور حضرت عثمان ڈالٹنڈ نے (ان چارول میں سے) تین قریش صحابہ شئائی کے سے فر مایا تھا کہ جب آپ لوگوں کا زید بن ثابت ڈالٹنڈ سے (جو مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے) قرآن کے کسی مقام پر (اس کے کسی محاور سے میں) اختلاف ہوجائے تو اس کوقریش کے حاور سے کے مطابق لکھنا۔ کیونکہ قرآن مجید قریش کے عادرہ میں نازل ہوا ہے ۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

فضائل ومناقب كابيان

[ترمذي: ۲۹۰۴]

تشوج: ہوا یہ کہ قرآن حضرت ابو برصدیق را گنافی کی خلافت میں تمام صحابہ بڑی گنافی کے انفاق ہے جمع ہوچکا تھا، وہی قرآن حضرت عمر النافی کی خلافت میں تمام صحابہ بڑی گنافی کے باس تھا۔ حضرت عثمان بڑا گنافی کی وفات کے بعدام المؤمنین حضرت حصد بڑا گئیا کے پاس تھا۔ حضرت عثمان بڑا گئی نے وہی قرآن مصر، شام اور ایران وغیرہ ملکوں میں روانہ کردیں حضرت عثمان بڑا گئی کے جو جامع قرآن کے بیں وہ ای وجہ ہے کہ انہوں قرآن کی تقلیں صاف خطوں ہے کھوا کر میں کہ قرآن کے بیں وہ ای وجہ ہے کہ انہوں قرآن کی تقلیں صاف خطوں ہے کھوا کر میں روانہ کیس، یہیں کہ قرآن کے واب میں میں ہیں ہیں ہیں کہ قرآن کے وہ کہ میں جمع ہوا ہو گئی ہوں کہ میں میں بیں جمع ہوچکا تھا جو پھی تقرآن وہ کیا تھا جو کہ میں میں ہیں جمع ہوچکا تھا جو کہ میں تھا دو حضرت ابو برصدیق رفائق کی خلافت میں سب ایک جمع ہوچکا تھا جو کہو تھا تھا دو حضرت ابو برصدیق رفائق کی خلافت میں سب ایک جمع ہوچکا تھا جو کہو تھوں کے کہ وہ کا تھا جو کہوں کے کہ وہ کہا تھا وہ حضرت ابو کرصدیق رفائق کی خلافت میں سب ایک جمع ہوچکا تھا جو کہوں کے کہ وہا تھا وہ حضرت ابو کرصدیق رفائق کی خلافت میں سب کہوں کے کہوں کی کہوں کے کہ کہا تھا دو کہوں کے کہوں کے کہا تھا جو کہوں کے کہ وہوں کا تھا جو کہوں کی کھوں کے کہوں کی کہوں کی کہوں کی کھوں کی کھوں کی کھوں کے کہوں کی کھوں کے کہوں کے کہوں کو کہوں کی کھوں کے کہوں کی کھوں کے کہوں کی کھوں کی کھوں کے کہوں کی کھوں کے کہوں کی کھوں کو کھوں کی کھوں کے کہوں کی کھوں کے کہوں کے کہوں کی کھوں کے کہوں کی کھوں کو کھوں کی کھوں کے کہوں کو کھوں کے کہوں کو کھوں کے کھوں کے کھوں کے کہوں کو کھوں کے کہوں کو کھوں کے کہوں کو کھوں کو کھوں کے کہوں کو کھوں کو کھوں کی کھوں کی کھوں کو کھوں کے کہوں کو کھوں کو کھ

باب: يمن والول كا خضرت اساعيل عَالِيَّالِا كَ

اولا دميس ہونا

قبیله خزاعه کی شاخ بنواسلم بن افصی بن حارثه بن عمرو بن عامرا بل يمن ميں سے بس -

(۷۰۵) ہم سے مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے یکی نے بیان کیا، ان سے برزید بن الی عبید نے اور ان سے سلمہ بن اکوع ڈالٹی نے بیان کیا کہ نبی کریم مالٹی مالٹی قبیلہ اسلم کے صحابہ کی طرف سے گزرے جو بازار میں تیر

بَابُ نِسْبَةِ الْيَمَنِ إِسْمَاعِيْلَ عَلِيْكُالًا

مِنْهُمْ أَسْلَمُ بْنُ أَفْصَى بْنِ حَارِثَةَ بْنِ عَمْرِو ابْن عَامِرٍ مِنْ خُزَاعَةً.

٣٥٠٧ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ يَنْ يَحْيَى، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَى عَلَى قَوْمٍ مِنْ

اندازی کردے تھ تو آپ نے فرمایا " اے اولاد اساعیل! خوب تیراندازی کروکہ تمہارے بابا اساعیل علیہ ایک تیرانداز تھ اور آپ نے فرمایا میں فلال جماعت والوں فرمایا میں فلال جماعت والوں نے ہاتھ دوک لئے تو آپ نے دریافت فرمایا " کیابات ہوئی ؟" انہوں عرض کیا کہ جب آپ دوسرے فریق کے ساتھ ہوگئے تو پھر ہم کیسے تیر اندازی کریں؟ آنخضرت مُن اللہ فی فرمایا " تم تیراندازی جاری رکھو۔ میں تم سب کے ساتھ ہوں۔ "

تشوج: یہ تیراندازی کرنے اوالے باشندگان یمن سے تھے۔رسول کریم مَنَّ اللَّهِ نَمْ نَسب کے لیاظ سے آئیں حضرت اساعیل عَالِیَّا اِی کی طرف منسوب فرمایا۔ای سے باب کا مطلب فابت ہوا کہ اہل یمن اولا واساعیل عَالِیَّا ہیں۔اس حدیث کی روس آج کل بندوق کی نشانہ بازی اور وسرے جدید اسلحہ کا استعمال سیکھنا مسلمانوں کے لئے اسی بشارت میں واضل ہے۔ گریہ فساد اور غارت گری اور بغاوت کے لئے نہ ہو۔ ((ان الله لا یعب المفسدین)۔

باب:جس شخص نے بھی جان بوجھ کراپنے باپ کے سواکسی اورکوا پناباپ بنایا تواس نے کفر کیا

(۱۵۰۸) ہم سے ابو معمر نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا، کہا ہم ان سے حبداللہ بن بریدہ نے بیان کیا، کہا ہم سے یکیٰ بن یعمر نے بیان کیا، ان سے ابوالاسود دیلی نے بیان کیا اور ان کیا در کواپنا باپ سے ابواکسی اور کواپنا باپ سے دوس سے ملایا تو اس نے کفر کیا اور جس محف نے بھی ابنا نسب کسی ایسی قوم سے ملایا جس سے اس کاکوئی (نسبی) تعلق نہیں ہے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔''

بَابٌ: [لَيْسَ مِنْ أَرَجُلِ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلِمُهُ إِلَّا كَفَرَ] لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلِمُهُ إِلَّا كَفَرَ]

أَسْلَمَ، يَتَنَاضَلُوْنَ بِالسُّلْوِقِ، فَقَالَ: ((ارْمُوُا

بَنِي إِسْمَاعِيْلَ، فَإِنَّ أَبَالَكُمْ كَانَ رَامِيًّا، وَأَنَا

مَعَ بَنِي فُلَانِ)). لِأَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ، فَأَمْسَكُوا

بِأَيْدِيْهِمْ قَالَ: فَقَالَ: {(مَا لَهُمُ)). قَالُوا:

وَكَيْفَ نَرْمِيْ وَ أَنْتَ لَهُعَ بَنِيْ فُلَانٍ. قَالَ:

((ارْمُوْا وَأَنَّا مَعَكُمْ كُلُّكُمْ مُلكُّمُ مُلكُّمُ مَا . [راجع: ٢٨٩٩]

٣٥٠٨ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرِ إِلَّ قَالَ: قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَن عَبْدِاللَّهِ بْن الْحُسَيْنِ، عَن عَبْدِاللَّهِ بْن بُرَيْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَأْخِيَى بْنُ يَعْمَرَ، أَنَّ أَبِا الْأَسْوَدِ الدُّولِيَ، خَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِي مُلْكَامًا يَقُولُ: ((لَيْسَ مِنْ رَجُل سَمِعَ النَّبِي مُلْكَامًا يَقُولُ: ((لَيْسَ مِنْ رَجُل النَّهُ النَّهِ وَهُو إِنْعُلَمُهُ إِلَّا كَفَرَبِاللَّهُ وَمَن ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُو إِنْعُلَمُهُ إِلَّا كَفَرَبِاللَّهُ وَمَن ادَّعَى قُومًا لَيْسَ لَهُ فِيهِمْ نَسَبُ فَلْيَتَبَوّاً مَقْعَدَهُ مِن النَّار)).

[طرفه في: ٥ ٤٠٤][مسلم: ٢١٧]

تشويج: مرادو وفخص بجواليا كرنادرست سمج يايي بطور تغليظ كبيديا كفرس ناشكرى مرادب (والله اعلم)

٣٥٠٩ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ بْنُ عِبْدُالُواحِدِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ حَرِيْزٌ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُالُواحِدِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ النَّصْرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الأَسْقَع، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ الْكَابِّ ((إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ

الْفِرَاءِ أَنْ يَدَّعِي الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، أَوْ سواكس اوركوا پناباب كم ياجو چيزاس في خواب مين نبيس ديلهي ،اس ك يُرِيَ عَيْنَةُ مَا لَمْ تَوَ، أَوْ تَقَوَّلَ عَلَى رَسُولِ ويكف كا دعوى كرے - يارسول الله مَالَيْنَ كَلَ كرف ايس حديث منسوب كرے جوآپ نے نەفرمائى ہو۔' اللَّهِ مَا لَهُ مَا لَمُ يَقُلُ)).

تشوج: جمونا خواب بیان کرنا بیداری میں جموث بولنے سے برد وکر مناہ ہے۔ کیونکہ خواب نبوت کے حصول میں سے ایک حصہ ہے۔ جمونا خواب بیان کرنے والا کو یا اللہ پر بہتان لگا تا ہے۔ بہی حال جموٹی حدیث بیان کرنے والے کا ہے، جورسول اللہ سَالَيْظِيَم پرالزام لگا تا ہے۔ ایسانحض اگر تعجہ نہ کرے تو وہ زندہ دوزخی ہے۔ آج کل بہت ہے لوگ شخ ،سید، پھمان فرضی طور پر بن جاتے ہیں ان کواس ارشاد نبوی مَنْ النِّيْزَ برغور کرنا چاہیے کہ یہ کتنا بڑا

(۳۵۱۰) ہم سے مسدونے بیان کیا، کہا ہم سے جمادنے بیان کیا،ان سے ٣٥١٠ حَدَّثَنَا مُسَدَّد، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّاد، ابو حمزه نے بیان کیا ، کہا کہ میں نے عبداللہ بن عباس والفہا سے ساوہ کہتے تصى كقبيله عبدالقيس كاوفدرسول الله مَنَاتَيْنِكُم كى خدمت مين آيا اورعرض كيا: یارسول الله! ہمار اتعلق قبیلہ رہیدے ہے اور ہمارے ادر آپ کے درمیان (راست میں) کفارمضر کا قبیلہ پڑتا ہے۔اس لئے ہم آپ کی خدمت اقدس میں صرف حرمت محمهینوں میں ہی حاضر ہوسکتے ہیں۔مناسب موتا اگرآ بہمیں ایسے احکام بتلادیتے جن پرہم خود بھی مضبوطی سے قائم رہیں اور جولوگ ہمارے چیچے رہ گئے ہیں انہیں بھی بتادیں ۔ آ بخضرت مَالْتَیْزَمُ نے فر مایا: ' دمیں شہبیں چار چیزوں کا تھم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے روکتا موں ۔اول الله يرايمان لانے كا يعنى اس كى كوابى دينا كمالله تعالى كے سوا اور کوئی معبود نبیس اور نماز قائم کرنے کا اور زکو ۃ ادا کرنے کا اور اس بات کا کہ جو کچھ بھی تمہیں مال غنیمت ملے اس میں سے یا نچواں حصہ اللہ کو (لعنی امام وفت کے بیت المال کو)ادا کرواور میں تہمیں دباء جنتم ،نقیر اور مزفت

عَنْ أَبِي جَمْرَةً، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسِ يَقُوْلُ: قَدِمَ وَفُدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُوْلِ اللَّهِ مُثْلِثُهُمْ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ا إِنَّ هَذَا الْحَيُّ مِنْ رَبِيْعَةً قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ، فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِيْ كُلِّ شَهْرٍ حَرَامٍ، فَلَوْ أَمَرْتَنَا بِأَمْرٍ، نَأْخُذُهُ عَنْكَ، وَنُبَلِّغُهُ مَنْ وَرَاثَنَا. قَالَ: ((آمُرُكُمْ بِأَرْبَعِ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعَةٍ الْإِيْمَانِ بِاللَّهِ وَشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهُ إِلَّا اللَّهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيْنَاءِ الزَّكَاةِ، وَأَنْ تُؤَدُّوا إِلَى اللَّهِ خُمُسَ مَا غَيِمْتُمْ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالنَّقِيْرِ، وَالْمُزَفَّتِ)). [راجع: ٥٣]

تشویج: بیصدیث کتاب الایمان میں گزرچکی ہے۔اوراس کتاب الهناقب کےشروع میں اس حدیث کا پچھے حصہ اوراس کے الفاظ کے معانی و مطالب بھی آ کیے ہیں۔ باب کی مناسبت میہ ہے کہ آخر عرب کے لوگ یا تو رسید کی شاخ ہیں یامھنر کی اور بید دونوں حضرت اساعیل کی اولا دہیں۔ بعد میں يه جمله قبائل مسلمان ہو محنے تھے۔

(کےاستعال) ہے منع کرتا ہوں۔''

(۳۵۱۱) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا ، کہا ہم کوشعیب نے خروی ، انہیں ٣٥١١ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ز ہری نے ،ان سے سالم بن عبداللہ نے اوران سے عبداللہ بن عمر والفَّهُان نے شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بیان کیا کہ میں نے رسول الله مَاليَّيْمُ سے سناء آپ منبر پر فرمار ہے تھے: انْ عَبْداللَّه، أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: كِتَابُ الْمَنَاقِبِ الْمَنَاقِبِ الْمُنَاقِبِ الْمُنَاقِبِ الْمُنَاقِبِ الْمُنَاقِبِ الْمُنَاقِبِ كابيان

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ مَكْتُهُمُ الْقُولُ: وَهُوَ عَلَى "آگاه بوجادَ! اس طرف سے فساد پھوٹے گا۔ آپ نے مشرق کی طرف الْمِنْبَرِ: ((أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةُ هُنَا يُشِيْرُ إِلَى اشاره کركے يہ جمله فرمايا، جدهر سے شيطان كاسينگ طلوع بوتا ہے۔ " الْمَشُرِقِ۔ مِنْ حَيْثُ يَطُلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ)).

[راجع: ۲۱۰٤]

تشوج : شیطان طلوع آفآب الله وقت اپناسراس پر رکادیتا ہے تاکہ آفاب پرستوں کا سجدہ شیطان کے لئے ہوجائے ۔علیا نے لکھا ہے بیر حدیث اشارہ ہے ترکوں کے فساد کا جوچنگیز خال کے زمانے میں ہوا۔انہوں نے مسلمانوں کو بہت تباہ کیا، بغداد کولوٹا اور خلافت اسلامی کو برباد کردیا۔ (وحیدی)

بَابُ ذِكْرِ أَسْلَمَ وَغُفَارَ وَمُزَيْنَةَ بِابِ: الله ، مزينه ، جهينه ، غفاراور الشجع قبيلول كا وَجُهَيْنَةَ وَأَشْجَعَ اللهِ عَلَيْهِ إِلَى اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ الله

٣٥١٢ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَلِّم، قَالَ: حَدَّثَنَا (٣٥١٢) بم سے ابوقیم نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سفیان ، عن سغد بن البراعرة فی سے سعد بن ابراتیم نے ، ان سے عبدالرحمٰن بن بر مزاعرة نے اور ان سے عبدالرَّحْن بن مُرمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ابو بریره را الله عند الرَّحْمَن بن کریم مَالِیْتِمْ نے فرمایا: "قریش، انصار، قالَ: قَالَ النَّبِی مُلْکُمَةٌ (افریش اور الله موالور کی ان کا جمایتی نہیں۔ " وَمُوَیَّنَهُ وَالله وَعُفَارُ وَالله عَلَى الله مَا الله مُن الله مُن الله من الور کوئی ان کا جمایتی نہیں۔ "

مَوْلِّي دُوْنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ)). [راللَّهِ ع: ٣٥٠٤]

تشوج: یہاں بسلسلہ تذکرہ تبیلہ اپنے نے قریش کاذکر مقدم فرمایا۔اس سے بھی قریش کی برتری فابت ہوتی ہے۔

٣٥١٣ - حَدَّنَنَا مُحَمَّدُ بَنُ إِنْرِ هَيْمَ، عَنْ أَبِيْهِ، لِتقوب بن ابراتيم في بيان كيا، انهول في كها بم سے فقالَ: حَدَّنَنَا يَعْفُوبُ بَنُ إِنْرِ هَيْمَ، عَنْ أَبِيْهِ، لِتقوب بن ابراتيم في بيان كيا، ان سے ان كو الد في ان سے صالح عَنْ صَالِح، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِلْمَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ، فَعْ مَنْ اللَّهُ فَا أَنْ عَبْدَ اللَّهِ، وَعُصَيَّةُ اللَّهُ عَلَى الْمِنْبَرِ: الله مَنْ الله عَلَى الْمِنْبَرِ: الله مَنْ الله وَعُصَيَّةُ فَيْدِ الله وَالله وَاله وَالله و

قشوجے: قبیلہ غفاروالے عہد جاہلالے میں حاجیوں کا مال چراتے ، چوری کرتے۔ اسلام لانے کے بعداللہ تعالی نے ان کے گنا ہوں کومعاف کر ویا اور قبیلہ عصیہ والے وہ لوگ ہیں جنہوں النے نبی کریم مناطقی سے عہد کر کے غداری کی اور بڑ معونہ دالوں کوشہید کر دیا۔ شہد ابٹر معونہ کے حالات کسی دوسرے

مقام پرتفصیل سے مذکور ہو چکے ہیں۔

٣٥١٤_ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ النَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، الْوَهَّابِ النَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي مُكْثَمَّ قَالَ: ((أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ، وَغِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا)). [مسلم:

7737]

٣٥١٥ حَدَّثَنَا مَعْمَدُ بْنُ بَشَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عِنَ وَحَدَّثَنَا أَبْنُ وَحَدَّثَنَا أَبْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عَمْدِيٍّ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمْدِيٍّ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمْدِيًّ، وَمِنْ أَبِي بَكُرَةً، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِي مُلْكُمَّةً: ((أَرَأَيْتُمُ إِنْ عَنْ اللَّهِ عَنْ أَسَلَمٍ وَغِفَارُ حَيْرًا مِنْ يَنِي تَمِيمٍ وَ مِنْ بَنِي أَسَلَمٍ، وَمِنْ بَنِي عَبْدِاللَّهِ بَنِي تَمْدُواللَّهِ بَنِي عَلَيْ اللَّهِ بَنِي عَلَيْ اللَّهِ اللَّهِ عَنْ بَنِي عَلَيْ اللَّهِ اللَّهِ عَنْ بَنِي عَلَيْ اللَّهِ بَنِ عَطْفَانَ وَمِنْ بَنِي عَلَيْ إِنْ صَعْصَعَةً)). خَيْرُ مِنْ بَنِي أَسَدٍ، وَمِنْ بَنِي عَلَيْ لِنْ عَعْمَ عَلَيْ لَلْهِ عَنْ بَنِي عَلَيْ اللَّهِ عَنْ بَنِي عَلَيْ اللَّهِ بْنِ عَطْفَانَ وَمِنْ بَنِي أَسَدٍ، وَمِنْ بَنِي عَلَيْ بْنِي عَلَيْ لِي بْنِ عَطْفَانَ، وَمِنْ بَنِي أَسَدٍ، وَمِنْ بَنِي عَلِمِ بْنِ عَلَيْ فَي مَامِلُ اللّهِ بْنِ غَطْفَانَ، وَمِنْ بَنِي أَسَدٍ، وَمِنْ بَنِي عَلِمِ بْنِ عَلَيْ مَنْ بَنِي عَلَيْ وَمِنْ بَنِي عَلَيْ مَنْ بَنِي عَلَيْ وَمِنْ بَنِي عَلَيْ وَمِنْ بَنِي عَلَيْ وَمِنْ بَنِي عَلَيْ وَمِنْ بَنِي عَلَيْ مَنْ بَنِي عَلَيْ وَمِنْ بَنِي عَلَيْ وَالْ مَاهُ فَي وَمِنْ بَنِي عَلَيْ وَمِنْ بَنِي مَا مِنْ وَمِنْ بَنِي عَلَيْ وَمِنْ بَنِي عَلَيْ وَمِنْ بَنِي مَالِكُونَ وَمِنْ بَنِي مَالِي فَيْ مَالِكُونَ وَمِنْ بَالْكُونَ وَمِنْ بَنِي مِنْ مَالِكُوا وَمُنْ مِنْ مِنْ مِنْ مِنْ مِنْ مِنْ مَالِكُونُ وَمِنْ مِنْ مَالْمَ وَمِنْ بَنِي مَالِهُ وَمِنْ بَنِي مَالِهُ وَمِنْ مِنْ مَالِهُ وَمِنْ مِنْ مَالِهُ وَمِنْ مِنْ مَالِهُ وَمِنْ مِنْ مِنْ مَال

(۳۵۱۳) ہم سے محد بن سلام نے بیان کیا ، کہا ہم کو عبدالو ہاب ثقفی نے بیان کیا ، آئیس ابو ہریرہ دلائٹ نے اور ان بیان کیا ، آئیس ابو ہریرہ دلائٹ نے اور ان سے نبی کریم مظافی نے بیان کیا : ' قبیلہ اسلم کواللہ تعالی نے سلامت رکھااور قبیلہ غفار کی اللہ تعالی نے مغفرت فرمادی ''

(۳۵۱۵) ہم سے قبیصہ نے بیان کیا ، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا دوسری سند) امام بخاری رہائی نے کہا اور مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا ، کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے بیان کیا ، ان سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے بیان کیا ، ان سے عبدالملک بن عمیر نے ، ان سے عبدالرحمٰن بن افی بکرہ نے اور ان سے عبدالرحمٰن بن افی بکرہ نے اور ان سے مبدالرحمٰن بن افی بکرہ نے اور ان سے مزید اسلم اور غفار کے قبیلے بنی تمیم ، بنی اسد ، بنی عبداللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صحصحہ کے مقابلے میں بہتر ہیں ؟' ایک مخص (اقرع بن حالی) نے کہا کہ وہ تو تباہ و برباد ہوئے ۔ آنخضرت مال فی کم نے فرمایا :' ہاں سے چاروں قبیلے بنوتیم ، بنواسد ، بنوعبداللہ بن غطفان اور بنوعامر بن صحصحہ کے قبیلوں سے بہتر ہیں ۔'

[مسلم: ٦٤٤٤ ، ٦٤٤٨ ، ٣٩٥٢]

تشوج: جاہلیت کے زمانے میں جہید ، مزید ، اسلم اور غفار کے قبیلے بوتمیم ، ٹی اسد ، ٹی عبداللہ ، ٹی خطفان اور بی عامر بن صصعه وغیر وقبیلوں سے کم درجہ کے سمجھ جاتے تھے۔ پھر جب اسلام آیا تو انہوں نے اسے تبول کرنے میں پیش قدی کی ، اس لئے شرف نعنیلت میں بوتمیم وغیرہ قبائل سے بیاوگ بوج کئے۔

٣٥١٦ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُندَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ يَعْقُوْبَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمَنِ أَبِيْ يَعْقُوْبَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمَنِ ابْنَ أَبِيْ بَكْرَةً، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ الأَفْرَعَ بْنَ حَاسِ، قَالَ لِلنَّبِيِّ عَلَيْهِمَّ: إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ حَاسِ، قَالَ لِلنَّبِيِّ عَلَيْهَمَّ: إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ

(۳۵۱۱) مجھ سے محد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے خندر نے بیان کیا، ان
سے محد بن انی بعقوب نے بیان کیا، انہوں نے عبدالرحمٰن بن انی بکرہ سے
سا، انہوں نے اپنے والد سے کہ اقرع بن حابس دلائشہ نے تی کریم مالیہ کیا
سے عرض کیا کہ آپ سے ان لوگوں نے بیعت کی ہے کہ جو حاجیوں کا
سامان جرایا کرتے تے یعنی اسلم اور غفار اور مزینہ کے لوگ محمدا بی یعقوب

نے کہا کہ میں سمحتا ہوں عبدالرحمٰن نے جہینہ کا بھی ذکر کیا۔ شعبہ نے کہا کہ وَجُهَيْنَةَ ابْنُ `أَبِي إَلَيْعَفُوبَ شَكَّ قَالَ بيشك محد بن الى يعقوب كوبوا يني مَا يَعْفُو بَ فرمايا: "بتلاواسلم ،غفار ، مزينهاورمين مجمتا مول جهينه كومحى كهابيه جارون قبيلي بن تميم، بني عامراوراسد اور غطفان سے بہتر نہیں ہیں؟ کیا یہ (مؤخر الذکر) خراب اور برباد نہیں موے؟ ؟ ''اقرع نے کہا ہاں ، آپ نے فرمایا: ' دفتم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، بدان سے بہتر ہیں۔''

(۲۵۱۲) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہاہم سے حماد بن زیدنے بیان کیا،ان سے ابوب نے ،ان سے محر نے اوران سے ابو ہر رہ وہاللنؤ نے بیان کیا کہ نی کریم مَالیُّو اِن فرمایا: 'قبیله اسلم، غفارا ورمزیند اور جبینه کے کچھلوگ یا انہوں نے بیان کیا کہ مزینہ کے پچھلوگ یا (بیان کیا کہ) جبیبہ کے کچھاوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یا بیان کیا کہ قیامت کے دن قبیلہ اسد، تمیم، ہوازن اور غطفان سے بہتر ہوں گے۔''

باب: ایک قطانی آ دمی کا تذکره

(۲۵۱۷) ہم سے عبدالعزیز بن عبداللداویسی نے بیان کیا ، کہا کہ جھے سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا ،ان سے تور بن زیدنے ،ان سے ابوالغیف نے اور ان سے ابو ہریرہ دلالٹھ نے کہ نبی کریم مظافیظ نے فرمایا:" تامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کر قبیلہ قحطان میں ایک ایسا محض پیدا نہیں ہوگا جولوگوں پراپی لاٹھی کے زورے حکومت کرے گا۔''

تشوج: اس قطانی مخص کانا م مجمع مسلم کی روایت میں ججاہ نہ کور ہوا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ قطانی حضرت امام مبدی کے بعد نکلے گااوران ہی کے قدم بہ قدم چلے گاجیے کہ ابوقعیم نے فتن اللہ روایت کیا ہے۔ (وحیدی)

باب: جاہلیت کی می باتیں کرنامنع ہے

الْحَجِيْجِ مِنْ أَسْلَمَ وَإِنْهَارَ وَمُزَيْنَةَ ـوَأَحْسِبُهُ النَّبِيُّ مُشْكِلًا: ((أَرَأَيْتُ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةً وَأَحْسِبُهُ وَأَجْهَيْنَةً خَيْرًا مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَأَلْسِدٍ وَغَطْفَانَ، خَابُوْا وَخَسِرُوا)). قَالَ: نَعَمْ إِقَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ النَّهُمُ لَا حَيْرَ مِنْهُمْ)) [راجع: ٣٥١٥]

٣٥١٦مـ حَدَّثَنَا سُلَيْئَةًإِنْ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ غَلْنُ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: إِقَالَ: (أَسُلَمُ وَغِفَارُ وَشَيْءٌ مِنْ مُزَيْنَةً وَجُهَيْئَةً _ أَوْ قَالَ: شَيْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ مُزَيْنَةً خَيْرٌ لِعِنْدَاللَّهِ أَوْ قَالَ: يَوْمَ الْقِيَامَةِ. مِنْ أُسَدٍ وَتَمِيْمٍ وَهُوَازِنَ وَغُطُفَانَ)). [طرفه في: ٣٥٢٣][مسلم الم

بَابُ ذِكْرِ قَحْطَأَنَ

٣٥١٧ حَدَّثَنَا عَبْدُالْإِنْزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ لِبَنُ بِلَالِ، عَنْ ثَوْر ابْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْاكِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ مُثْلِثَكُمُ قَالَ: ((لَّإِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخُوُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْظُانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ)). [طرفه ني: ١٧ [٧] [مسلم: ٧٣٠٨]

بَابُ مَا يُنْهَى عَلْهُ مِنْ دَعُورَةِ الُجَاهِلِيَّةِ ♦ 27/5

٣٥١٨ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: أُخْبَرَنَا مَخْلَدُ ابْنُ يَزِيْدَ، قَالَ: أُخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أُخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ مَا اللَّهِيِّ مَا اللَّهِيِّ مَا اللَّهِيِّ مَعْهُ نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ حَتَّى كَثُرُوا، وَكَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلُ لَعَّابٌ فَكَسَعَ أَنْصَارِيًّا، فَغَضِبَ الْأَنْصَارِي غَضِبًا شَدِيْدًا، حَتَّى تَدَاعَوْا، وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا لَلْأَنْصَارِ. وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ. فَخَرَجَ النَّبِيُّ مُلْكُمُّ فَقَالَ: ((مَا بَالُ دَعُوَى أَهْل الْجَاهِلِيَّةِ؟)) ثُمَّ قَالَ: ((مَا شَأْنُهُمْ؟)) فَأُخْبِرَ بِكَسْعَةِ الْمُهَاجِرِيِّ الأَنْصَادِيَّ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ مُلْنَظَّةً: ((دَعُوْهَا فَإِنَّهَا خَبِيثَةٌ)). وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبِّي ابْنُ سَلُوْلَ: أَقَدْ تَدَاعَوْا عَلَيْنَا، لَثِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلِّ. فَقَالَ عُمَرُ: أَلَا نَقْتُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا الْخَبِيْثَ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ. فَقَالَ: النَّبِيُّ مُلْكُلُّمُ: ((لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّهُ كَانَ يَقَتُلُ أُصْحَابُهُ)). زَطَرِفَاهِ فَي: ٤٩٠٥،

(٣٥١٨) بم ع محد بن سلام نے بیان کیا، کہا ہم کو خلد بن برید نے خردی، کہا ہمیں ابن جر پیج نے خبر دی ، گہا کہ مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی اور انہوں نے جابر والنفی سے سا کہ ہم نبی کریم مَالیّیم کے ساتھ جہاد میں شریک تھے ۔مہاجرین بری تعداد میں آپ کے پاس جع ہوگئے ۔ وجہ ب ہوئی کرمہاجرین میں ایک صاحب تھے بڑے دل می کرنے والے، انہوں نے ایک انصاری کے سرین پرضرب لگائی ۔انصاری بہت یخت غصہ موا۔ اس نے اپنی برادری والوں کو مدد کے لئے پکار ااور نوبت یہاں تک پیچی کہ ان لوگوں نے بعنی انصاری نے کہا ،اے قبائل انصار! مدد کو پہنچو!اورمہا جر نے کہا ،اے مہاجرین!مدد کو پہنچو! پیغل من کرنبی کریم مُثَاثِیْزُمُ (خیمہ ہے) با ہرتشریف لائے اور فرمایا: ' کیا بات ہے؟ بہ جاہلیت کی پکارکیسی ہے؟'' آپ کے صورت حال دریافت کرنے پرمہا جرصحابی کے انصاری صحابی کو ماردینے کا واقعہ بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا: 'الی جاہلیت کی ناپاک باتیں چھوڑ دو۔ 'اورعبداللہ بن الی ابن سلول (منافق) نے کہا کہ یہ مہاجرین اب ہمارے خلاف اپنی قوم والوں کو دہائی دینے سگے۔ مدینہ پہنچ کرہم مجھ لیس گے ۔عزت دار ذلیل کو یقیناً نکال باہر کردے گا ۔حضرت عمر نے اجازت عاى يارسول الله! مم اس ناياك بليدعبدالله بن الى كولل كيول ندكره ين؟ ليكن آب نے فرمایا:''اييا نه مونا جاہئے كەلوگ كېيں كەمحمە (مَالْقَيْمُ) ايخ لوگوں کونل کردیا کرتے ہیں۔''

[£ 9 . V

تشويج: الوعبدالله بن ابى مردودمنافق تفاعر ظاہر ميل مسلمانوں ميں شريك رہتا ۔اس لئے آپ كويد خيال ہوا كداس كفل سے ظاہر مين لوگ جو اصل حقیقت سے وا تف نہیں ہیں یہ کہنے کیس مے کہ پیغیر صاحب اپنے ہی لوگوں کوٹل کررہے ہیں اور جب بیمشہور ہوجائے گاتو دوسر لے لوگ اسلام قبول كرنے ميں تال كريں مے _اسى منافق اوراس كے حواريوں سے متعلق قرآن پاك ميں سوره منافقون نازل ہوئى جس ميں اس مردودكا يول بھى منقول ہے کہ مدید پینے کو ترعزت والا ذکیل لوگوں (یعنی مکہ مے مہا جرمسلمانوں) کو نکال دے گا۔ اللہ تعالی نے خودای کو ہلاک کر کے جاہ کر دیا اورمسلمان بفضلہ تعالی فاتح مدین قرار یائے۔اس واقعہ سے بیمی ثابت ہوا کہ مسلحت اندیثی بھی برمسلمان کے لئے ضروری ہے۔اس لئے کہا کمیا ہے:

دوروغ مصلحت آميزبه ازراستي فتنه انگيز

١٥٥٨ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا (٣٥١٩) بم سے ثابت بن محمد نے بیان کیا ، کہا ہم سے سفیان توری نے سُفْيَانُ، عَنِ الْأَغْمَشِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بن بيان كيا،ان سے اعمش في،ان سے عبدالله بن مره في،ان سے مسروق مُرَّةً ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، إَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَن فَ اوران عبدالله بن مسعود والنَّفِيِّ في رَمِيم مَا اللَّهِ عَن عَبدالله عن الله النَّبِيِّ عَلَيْكُمْ أَن مُنْفِيّا أَنْ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ فَي زبير ع ، انهول في ابراهيم ع ، انهول في مروق سے اور انهوں إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ مَسْرُوقِ عَنْ عَنْ عَنْ عَنْ عَنْ فَي اللَّهِ، عَن فَ حضرت عبدالله والله والله النَّبِيِّ مَكْ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ مِنَّا مَنْ صَوَبَ مِين عَنْيِن بِ جو (نوحد كرتے ہوكے) اين رضار يعين ،كريان جاڑ الْحُدُود، وَشَقَ الْجُيولِك، وَدَعَا بِدَعْوى والحاورجالميت كَا يَكَارِيكارك.

الْجَاهِلِيَّةِ)). [راجع: ٩٤]١

تشويج: اگران كامول كودرسك جان كركرتا بووه واسلام سے خارج بورندي تغليظ كے طور پرفرمايا كدوه مسلمانوں كى روش پنبيل بـ بَابُ قِصَّةِ خُزَاعَةً

باب: قبيلة خزاعه كابيان

تشويج: خزاء عرب كاليك مظلور قبيله ہے۔ان كےنب ميں اختلاف ہے محراس پرانفاق ہے كدو وعمرو بن كحى كى اولا دہيں۔ان كا چياسلم تھا جوقبيله اسلم کا جداعلی ہے۔ ابن اسحاق کی روایت میں یوں ہے اس نے بتو س کونصب کیا۔ سائبہ چھوڑ وایا ، بحیرہ اور وصیلہ اور حام نکالا۔ کہتے ہیں کہ بیعمر و بن محی شام ك ملك مين حميا - وبال عظامت برستول سے ايك بت ما تك لايا اورا سے كعبد ميں لاكر كور اكيا ، اى كا نام مهيل تفااورا كي فخف اساف نامى نے نا کلمنامی ایک عورت سے خاص بھبریں زنا کیا۔اللہ تعالی نے ان کو پھر کردیا۔عمرو بن کمی نے ان کو لے کر کعبہ بیں کھڑا کردیا۔جولوگ کعبہ کا طواف كرتے وہ اساف كے بوت ميے شروع كرتے اور ناكلہ كے بوت برختم كرتے ، بعض كہتے ہيں ، ايك شيطان جن ابوثمامه نامي عمرو بن محي كارفيق تھا ، اس نے عمروین کی سے کہا کہ جدہ المیں جا ووہاں سے بت اٹھالا واورلوگوں سے کہو کہوہ ان کی ہوجا کیا کریں وہ جدہ گیا۔وہاں ان بتوں کو پایا جوحضرت اورلیس اورحضرت نوح ویتال کے اللہ مانے میں بوج جائے تھے یعنی و د اورسواع اور یغوث اور بعوق اور المران کو مکدا شالا یا ۔ لوگوں سے کہاان کی بوجا كرو-اس طرح عرب من بت التي جاري موتى الله كى ماراس بوقوف برآب مجى آنت مين برااور قيامت تك بزار بالوكون كوآنت مين بهنسايا ـ ا مرنی کریم مظافظ کو دات گرام گافرب میں ظهورنه کرتی تو حرب انجمی تک بت پرسی میں گرفتار رہتے۔ (وحیدی)

` اسلامی دور میں شروع کیلے اب تک جازمقدس بت پرتی ہے پاک رہا ہے۔ مگر پھروم قبل جازخصوصاً حرمین شریفین میں قبور بزرگان کی پرستش كاسلسهارى تعاوبال كے بہت اے معلم اوك حاجيوں كوزيارت كے بہانے سے مض اپنے مفاد كے لئے قبروں پر لے جاتے اور وہال نذرو نياز كا سلسله جاری ہوتا۔ الحمداللہ آج سع دی حکومت نے حربین شریفین کواس متم کی جمله شرکیہ خرافات اور بدعات سے پاک کر کے وہاں خالص تو حید کی بنیاد پر اسلام كواسخكام بخشام -اللهم ألده بنصرك العزيز آمين-

(۲۵۲۰) مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا ، انہوں نے کہا ہم سے ٣٥٢٠ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ إِنِّنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: کی بن آ دم نے بیان کیا ، کہا ہم کواسرائیل نے خبر دی ، انہیں ابو حسین نے ، حَدُّثُنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ اللَّهُ حَدَّثُنَا إِسْرَائِيلُ ، انہیں ابوصالے نے اور انہیں ابو ہریرہ والنفظ نے کہ نبی کریم مظافیظ نے فرمایا: عَنْ أَبِي حَصِيْنٍ، عَنْ أَبِيُّ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي " "عمرو بن لحى بن قمعه بن خندف قبيله خزاعه كاباپ تفالـ" هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ طَلِّحَامًا قَالَ: ((عَمْرُو بْنُ لُحَي بْنِ قُمْعَةَ بْنِ خِنْدِكَ أَبُو خُزَاعَةً)).

٣٥٢١ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَلْهُانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا (۳۵۲۱) مم سے ابوالیمان نے بیان کیا ، کہا ہم کوشعیب نے خردی ، ان شُعَيْب، عَنِ الزُّهْرِي إِلَّهُ سَمِعْتُ

سے زہری نے بیان کیا ، انہوں نے سعید بن میتب سے سنا ، انہوں نے

بیان کیا کہ بحیرہ وہ اونٹی جس کے دودھ کی ممانعت ہوتی تھی کیونکہ وہ بتول کے لئے وقف ہوتی تھی کیونکہ وہ بتول اسے لئے وقف ہوتی تھی ۔ اس لئے کوئی بھی فخض اس کا دودھ نہیں دوہتا تھا اور سائبہا ہے کہتے جس کووہ اپنے معبودوں کے لئے چھوڑ دیتے اوران پر کوئی بواری کرتا ۔ انہوں نے کہا کہ حضرت الو ہریرہ دو النہ نے کہا کہ حضرت الو ہریرہ دو النہ نے کہا کہ حضرت الو ہریرہ دو النہ نے کہا کہ جمروبن عامر خزای کودیکھا کہ جہنم میں وہ اپنی انٹریاں تھیدٹ رہا تھا اور یہی عمرودہ پہلا فخض ہے جس نے سائبہ کی رہم تکالی۔''

سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: الْبَحِيْرَةُ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيْتِ وَلَا يَحْلُبُهَا أَحَدُ مِنَ النَّاسِ، وَالسَّائِبَةُ الَّتِيْ كَانُوا يُسَيَّبُونَهَا لِالْهَتِهِمْ فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءً. قَالَ: وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ النَّيِّ عَلَيْهَا شَيْءً. قَالَ: وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ النَّيِ عَلَيْهَا شَيْءً. ((رَأَيْتُ عَمْرَو بُنَ عَامِ الْخُزَاعِيُّ يَجُونُ فُصْبَهُ فِي النَّوالِبَ). النَّوالِبَ).

[طرفه في: ٤٦٢٣]

تشویج: جائل مسلمانوں میں ایس بدر میں آج بھی مروج ہیں کہ اپنے نام نہاد پیروں اور مرشدوں کے نام پر جانور چھوڑ ویتے ہیں جیسے خواجہ کا بکرا۔ برے پیر کے نام کی دیگ ۔ پھران کے لئے ایسے ہی خاص رسوم مروج ہیں کہ ان کوفلا اَن کھاتے ۔ بیسب جہالت اور ضلالت کی ہاتیں ہیں۔اللہ پاک ایسے نام نہاد مسلمانوں کوئیک بجھ عطاکرے کہ وہ کفار کی اس تقلیدے ہاز آئٹیں۔

باب: ابوذر عفاری والنین کے اسلام لانے کا بیان باب: زمزم کا واقعہ

[بَابُ] قِصَّةِ إِسُلَامِ أَبِي ذَرِّ. بَابُ قِصَّةِ زَمْزَمَ

٣٥٢٢ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ قُتَيْبَةً قَالَ: حَدَّثَنَى مُثَنَّى أَبُوْ جُمْرَةً، ابْنُ سَعِيْدِ الْقَصِيْرُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوْ جَمْرَةً، قَالَ: عَدَّثَنِي أَبُوْ جَمْرَةً، قَالَ: قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسِ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِإِسْلاَمِ أَبِي ذَرِّ؟ قَالَ: قُلْنَا: بَلَى. قَالَ: قَالَ أَبُوْ ذَرِّ: كُنْتُ رَجُلاً مِنْ غِفَادٍ، فَبَلَغَنَا أَنَّ رَجُلاً قَدْ

كِتَابُ الْمَنَاتِبِ

نی ہیں (پہلے تو) میں نے این بھائی سے کہا کہ اس تحص کے یاس مکہ جا، ال سے گفتگو کر اور پھراس کے سارے حالات آ کر مجھے بتا۔ چنا نچے میرے بھائی خدمت نبوی مَالِینَظِم میں حاضر ہوئے اور آ مخضرت مَالینظِم، سے ملاقات کی اوروالیس آ گئے۔ میں نے یو چھا کدکیا خبرلائے؟ انہوں نے کہا، الله ك قتم إميس نے ایس شخص كود يكھا ہے جوا چھے كاموں كے لئے كہتا ہے اور برے کامول مے منع کرتا ہے۔ میں نے کہا کہ تمہاری باتوں سے میری تشفی نہیں ہوئی ۔اب میں نے توشے کا تھیلا اور چیمری اٹھائی اور مکه آگیا۔ وہاں میں کسی کو پیچانتانہیں تھااور آپ کے متعلق کسی سے یو چھتے ہوئے بھی دُرلگناتها مین (صرف) زمزم كا يانى بى ليا كرتاتها در مجدحرام مين تهرا موا تھا۔انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ علی رہائے میرے سامنے سے گزرے اوربو لے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس شہر میں مسافر ہیں۔انہوں نے بیان کیا کدمیں نے کہا تی ہاں۔ بیان کیا کہتو پھرمیرے گھر چلو۔ پھروہ مجھےاہے گرساتھ لے گئے۔ بیان کیا کہ میں آپ کے ساتھ ساتھ گیا۔ ندانہوں نے کوئی بات بوچھی اور نہ میں نے کچھ کہا ۔ صبح ہوئی تو میں مجدحرام میں آ گیا تا کہ آنخضرت مَالیّنظم کے بارے میں کسی سے بوچھوں لیکن آپ کے بارے میں کوئی بتانے والانہیں تھا۔ بیان کیا کہ پھر حضرت علی والٹنو میرے سامنے سے گزرے اور بولے کہ کیا ابھی تک آپ اپنے ٹھکانے کو نہیں یا سکے ہیں؟ بیان کیا، میں نے کہا کنہیں ۔انہوں نے کہا کہا جھا پھر میرے ساتھ آ ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر حضرت علی ڈائٹیڈ نے یو جھا، آپکامطلب کیاہے۔آپاس شہریس کیوں آئے ہیں؟ انہوں نے بیان کیا کدیس نے کہا،آپ اگر ظاہر ندکریں تویس آپ کوائے معاطے کے بارے میں بتاؤں ۔ انہوں نے کہا کہ میں ایبائی کروں گا۔ تب میں نے ان سے کہا، ہمیں معلوم ہواہے کہ یہال کوئی شخص پیدا ہوئے ہیں جونبوت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ میں نے پہلے اسے بھائی کوان سے بات کرنے کے لئے بھیجا تھالیکن جبوہ واپس ہوئے توانہوں نے مجھے کوئی شفی بخش اطلاعات نہیں دیں ۔اس لئے میں اس ارادہ سے آیا ہول کدان سے خود ملاقات كرول على وللتفؤُّ نے كہاكمآب نے اچھارات پاياكہ مجھ ہے ل كتے ، ميں

خَرَجَ بِمَكَّةً، يَزْعُمُ أَنَّهُ أَنِّي، فَقُلْتُ لِأَخِي: انطَلِقْ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ وَالْكُلُّمَهُ وَأَتِنِي بِخَبَرِهِ. فَانْطَلَقَ فَلَقِيَهُ ثُمَّ رَجَعًا فَقُلتُ: مَا عِنْدَكَ؟ فَقَالَ: وَاللَّهِ! لَقَدْ رَأَيْتُ إِرَجُلاً يَأْمُرُ بِالْخَيْرِ وَيَنْهَى عَنِ الشَّرِّ. فَقُلتُ اللَّهِ لَهُ: لَمْ تَشْفِنِي مِنَ الْخَبَرِ. فَأَخَذْتُ جِرَابًا أُوْعَصًا، ثُمَّ أَقْبَلْتُ إِلَى مَكَّةً فَجَعَلْتُ لا إِأْعُرِفُهُ، وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْأَلَ عَنْهُ، وَأَشْرَبُ مِلْنَ مَاءِ زَمْزَمَ وَأَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ. قَالَ: فَمَرَّ إِنِي عَلِيٌّ فَقَالَ: كَأَنَّ الرَّجُلَ غَرِيْبٌ. قَالَ: إَقَلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: فَانْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ. قَالْمُ: فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ لَا يَسْأَلُنِي عَنْ شَيْءٍ، وَلَا أَلْحُبرُهُ؛ فَلَمَّا أَصْبَحْيَثَ غَدَوْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ لِلْإَسْأَلَ عَنْهُ، وَلَيْشَ أَحَدٌ يُخْبِرُنِيْ عَنْهُ بِشَيْءٍ. قَالَ: فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ فَقَالَ: أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِّ يَعْرِفُ مَنْزِلَهُ بَغْدُ قَالَ: قُلْتُ: لَا ِ قَالَ: أَانْطَلِقْ مَعِيْ . قَالَ: فَقَالَ: مَا أَمْرُكَ وَمَا أَقْدَمُ اللَّهِ هَذِهِ الْبَلْدَةَ قَالَ: _ قُلْتُ لَهُ: إِنَّ كَتَمْتَ عَلِلِّي أَخْبَرْتُكَ. قَالَ: فَإِنِّي أَفْعَلُ. قَالَ: قُلْتُ لَهُ: بَلَغَنَا أَنَّهُ قَدْ خَرَجَ هَاهُنَا رَجُلٌ يَزْعُلْمُ أَنَّهُ نَبِيٍّ، فَأَرْسَلْتُ أَخِي لِيُكَلِّمَهُ فَرَجَعً وَلَمْ يَشْفِنِي مِنَ الْخَبَرِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَلْقَاهُ. فَقَالَ لَهُ: أَمَّا إِنَّكَ قَدْ رَشَدْتَ، هَذَا وَجُهِيْ إِلَيْهِ، فَاتَّبِعْنِيْ، أَذْخُلْ حَيْثُ أَدْخُلُ، فَإِلِّنِي أَنْ رَأَيْتُ أَحَدًا أَخَافُهُ عَلَيْكَ، قُمْتُ إِلَى ٱلْحَائِطِ، كَأَنَّى أَصْلِحُ نَعْلِيْ، وَامْضِ أَنْتَ، فَفَيْضَى وَمَضَيْتُ مَعَهُ، حَتَّى دَخَلَ وَدَّخَلْتُ مُلِّعُهُ عَلَى النَّبِيِّ مُلْكُمُّمُ

انہی کے پاس جار ہا ہوں۔آپ میرے پیچھے پیچھے چلیں، جہاں میں داخل ہوں آپ بھی داخل ہوجا کیں۔اگر بین کسی ایسے آ دمی کو دیکھوں گا جس ے آپ کے بارے میں مجھے خطرہ ہوگا تو میں کسی دیوار کے یاس کھڑا ہوجاؤں گا، گویا کہ میں اپنا جوتا ٹھیک کررہا ہوں ،اس وقت آپ آ گے بڑھ جائیں چنانچہوہ چلے اور میں بھی ان کے پیچیے ہولیا اور آخر میں وہ ایک مکان کے اندر کئے اور میں بھی ان کے ساتھ نبی کریم مَنَافِیْزِم کی خدمت بیں اندر داخل ہوگیا۔ میں نے آ تخضرت مَالْتَیْمُ سے عرض کیا کہ اسلام کے اصول وارکان مجھے تمجھا دیجئے ۔آپ نے میرے سامنےان کی وضاحت فرمانی اور میں مسلمان ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا:''اے ابوذ را اس معاملے کوابھی پوشیدہ رکھنا اوراپے شہرکو چلے جانا۔ پھر جب تمہیں ہمارےغلبہ کا حال معلوم ہوجائے تب یہاں دوبارہ آنا۔ 'میں نے عرض کیا اس ذات کی فتم جس نے آپ کوش کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں توان سب کے سامنے اسلام کے کلمہ کا اعلان کروں گا۔ چنانچہوہ مجدحرام میں آئے ۔قریش کے لوگ وہاں موجود تھے اور کہا، اے قریش کی جماعت! (سنو) میں گواہی ویتا مول كدالله كووكي معبودنبيس اورييس كوابى ويتا موب كدمحر مَا الله اس کے بندے اوراس کے رسول ہیں۔ قریشیوں نے کہا کہ اس بددین کی خبر لو۔ چنانچدوہ میری طرف لیکے اور مجھے اتنامارا کہ میں مرنے کے قریب ہو گیا۔ات میں حضرت عباس والفنز آ گئے اور جھے برگر کر مجھے ایے جسم ہے چھپالیااور قریشیوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا، ارے نادانو اِ قبیلہ غفار کے آدمی کوتل کرتے ہو۔غفار سے تو تمہاری تجارت بھی ہے اور تمہارے قافلے بھی اس طرف سے گزرتے ہیں۔اس پرانہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔ پھر جب دوسرى صبح بوئى تو چريس مجدحرام بس آيااورجو يجهيس في كل ريارا تفااى کو پھر د ہرایا ۔ قریشیوں نے پھر کہا ، پکڑواس بددین کو۔ جو کچھانہوں نے میرے ساتھ کل کیا تھا وہی آج بھی کیا۔ انفاق سے پھرعباس بن عبدالمطلب آ گئے اور مجھ برگر گئے مجھے آپے جسم سے انہوں نے چھپالیا اور جيا انہوں نے قريشيول سے كل كها تھا ويا ہى آج بھى كہا۔عبدالله بن عباس والغينان كباكه حضرت ابوذر وللفينة كاسلام قبول كرني كابتدااس

فَقُلْتُ لَهُ: أَعْرِضْ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ. فَعَرَضَهُ فَأَسْلَمْتُ مَكَانِيْ، فَقَالَ لِيْ: ((يَا أَبَا ذُرِّ! اكُتُمُ هَذَا الْأَمْرَ، وَارْجِعُ إِلَى بَلَدِكَ، فَإِذَا بَلَغَكَ ظُهُوْرُنَا فَأَقْبِلْ)). فَقُلْتُ: وَالَّذِي! بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ. فَجَاءَ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَقُرَيْشٌ فِيْهِ. فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشِ! إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. فَقَالُوْا: قُوْمُوْا إِلَى هَذَا الصَّابِيِّ. فَقَامُوْا فَضُرِبْتُ لِأُمُوْتَ فَأَدْرَكَنِي الْعَبَّاسُ، فَأَكَبُّ عَلَيَّ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: وَيْلَكُمْ تَقْتُلُونَ رَجُلاً مِنْ غِفَارٍ ، وَمَتْجَرُكُمْ وَمَمَرُّكُمْ عَلَى غِفَارٍ ؟ فَأَقْلَعُوا عَنِّي، فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحْتُ الْغَدَ رَجَعْتُ فَقُلْتُ: مِثْلَ مَا قُلْتُ بِالأَمْسِ، فَقَالُوْا: قُوْمُوْا إِلَى هَٰذَا الصَّابِيِ. فَصُنِعَ مِثْلُ مَا صُنِعَ بِالْأَمْسِ وَأَذْرَكَنِي الْعَبَّاسُ فَأَكَبُّ عَلَيَّ، وَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ بِالْأَمْسِ. قَالَ: فَكَانَ هَذَا أُوَّلَ إِسْلَامِ أُبِي ذُرُّ . إطرفه في: ٣٨٦١ إمسلم: ٦٣٦٢] طرح ہے ہو کی تھی۔

تشويج: قريش كوك إلى التجارت اورسوداكري ك لئ ملك شامكوجاياكرت تصاور استديس مكداور مدين ك درميان غفار ك قوم يزتى تقى -حضرت عباس واللفظ نے ان وار الراس کو مار ڈالو کے توساری غفاری قوم برہم ہوجائے گی اور ہماری سوداگری اور آ مدورفت میں خلل ہوجائے گا۔ (٣٥٢٢) مجھ سے عمرو بن عباس نے بیان کیا ، کہا ہم سے عبدالرحلٰ بن ٣٥٢٢مـ حَدَّثَنِيْ عَلْمِرُو بْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: مبدی نے ، کہا ہم سے مٹیٰ نے ، ان سے ابو جمرہ نے اور ان سے ابن حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ إِبْنِ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا عباس خلطفنان نے بیان کیا کہ جب ابوذر ر جاہنی کورسول الله سکا فیام کی نبوت الْمُثَنَّى عَنْ أَبِيْ جَمْزُأَةً عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ قَالَ: کے بارے میں معلوم ہوا تو انہوں نے اپنے بھائی انیس سے کہا کمہ جانے لَمَّا بَلَغَ أَبَا ذُرِّ مَنْعَتُ إِلنَّبِي مُعْتُكُمُ قَالَ لِأَخِيْهِ: کے لئے سواری تیار کراوراس شخص کے متعلق جو نبی ہونے کا مرعی ہے اور کہتا ا (ْكَبْ إِلَى هَذَا الْوَادِ إِيْ فَاعْلَمْ لِي عِلْمَ هَذَا ہے کداس کے پاس آسان سے خبرآتی ہے ، میرے لئے خبریں حاصل الرَّجْلِ الَّذِي يَزْعُمُ إِنَّهُ نَبِيٍّ يَأْتِيْهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ، وَاسْمَعْ إِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ اثْتِينَى . كرك لا _اس كى باتوں كوخود غور سے سنا اور پھرمير سے ياس آنا-ان ك بھائی وہاں سے حلے اور مکہ حاضر ہوکر آ مخضرت مَالَيْتِيْم کی باتیں خودسنین فَانْطَلَقَ الأَّخُ حَتَّى قَلْمِمُهُ وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَبِي ذَٰإِرُّ فَقَالَ لَهُ: رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ چرواپس ہو کرانہوں نے ابوذر طالنے کو بتایا کہ میں نے انہیں خودر یکھاہے، وہ اچتھے اخلاق کا لوگوں کو حکم کرتے ہیں اور میں نے ان سے جو کلام سناوہ بِمَكَارِمِ الأَخْلَاقِ ، وَكَلَامًا مَا هُوَ بِالشُّعْرِ. شعرنہیں ہے۔اس پرابوذر والنیوز نے کہا جس مقصد کے لئے میں نے تہمیں فَقَالَ: مَا شَفَيْتَنِي مِمًّا أَرَّدْتُ. فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَّ بھیجاتھا مجھے اس پر بوری طرح تشفی نہیں ہوئی ، آخر انہوں نے خود توشہ شَنَّةً لَهُ فِيْهَا مَاءٌ خَلِّتِي قَدِمَ مَكَّةً ، فَأَتَى باندها، یانی سے بحراایک پرانامشکیزہ ساتھ لیااور مکہ آئے مسجد الحرام میں الْمُسْجِدَ. فَالْتَمَسَ النَّبِيُّ مَلْكُمُ لَا يَعْرِفُهُ، حاضري دي اور يهال نبي كريم مَاليَّيْنِم كو تلاش كيا _ ابو ور رفاتَفْد وَكَرِهَ أَنْ يَسْأَلَ غُنْهُم ، حَتَّى أَدْرَكُهُ بَعْضُ آ بخضرت مَالَيْظِم كويبيات نهيس تصادركس سي آب كمتعلق يوچمنا اللَّيْلِ اضْطَجَعَ فَرَأَهُ عَلِيٌّ ، فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيْبٌ، فَلَمَّا رَآهُ تُلَّهِعُهُ ، فَلَمْ يَسْأَلُ وَاحِدٌ بھی مناسب نہیں سمجھا ، کچھ رات گزرگئی کہ وہ لیٹے ہوئے تھے ۔حضرت على والنفذ نے ان كواس حالت ميں ديكھا اور سجھ كئے كدكوئى مسافر ہے، مِنْهُمَا صَاحِبُهُ عَنْ إِنَّى حَتَّى أَصْبَحَ ، ثُمَّ علی ڈائٹنڈ نے ان سے کہا کہ آ ب میرے گھریر چل کر آ رام کیجئے ۔ ابو احْتَمَلَ قُرْبَتُهُ وَزَادَهُم إِلَى الْمَسْجِدِ، وَظَلَّ ذر ڈالٹنڈ ان کے پیچیے چیچے چلے گئے لیکن کسی نے ایک دوسرے کے بارے ذَلِكَ الْيَوْمَ ، وَلَا إِيَرَاهُ النَّبِيُّ عَلَيْكُمْ حَتَّى میں بات نہیں کی ۔ جب صبح ہوئی تو ابوذ ر جائٹۂ نے اپنامشکیزہ اور تو شدا تھایا أَمْسَىٰ فَعَادَ إِلَىٰ مَصْحَعِهِ ، فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ اورمجدالحرام میں آ گئے بیدن بھی یونہی گزر گیا اوروہ نبی کریم کونید کھے سکے۔ فَقَالَ: أَمَا نَالَ لِلزَّاجُلِ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَهُ؟ شام ہوئی تو سوئے کی تیاری کرنے لگے۔علی بٹائٹڈ پھروہاں سے گزرے فَأَقَامَهُ ، فَذَهَبَ بِهَٰ إِمْعَهُ ، لَا يَسْأَلُ وَاحْدٌ اور سمجھ کئے کہ ابھی اپنے ٹھ کانے جانے کاوفت اس خض پرنہیں آیا،وہ انہیں مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ اللَّهِ مِن حَتَّى إِذَا كَانَ وہاں سے پھراینے ساتھ لےآئے اورآج بھی کسی نے ایک دوسرے سے يَوْمُ الثَّالِثِ فَعَادَ غُلِّلَى مِثْلِ ذَلِكَ ، فَأَقَامَ

بات چیت نہیں کی ، تیسرا دن موا اور علی دالٹی نے ان کے ساتھ یہی کام کیا اوراینے ساتھ لے گئوان سے بوچھا کیاتم مجھے بتاسکتے ہوکہ یہاں آنے كاباعث كياب؟ ابوذر والنيئ نے كہا كه اگرتم مجھے سے پختہ وعدہ كراوكه ميرى راہ نمائی کرو گے تو میں تم کوسب کچھ بتا دوں گا علی ڈالٹیئا نے وعدہ کرلیا تو انہوں نے انہیں اپنے خیالات کی خبروی علی والٹنؤ نے فرمایا کہ بلاشہوہ حق پر ہیں اور اللہ کے سیچے رسول ہیں اچھا صبح کوتم میرے پیچھے ہیرے ساتھ چلنا۔اگر میں (راتے میں) کوئی الی بات دیکھوں جش ہے مجھے تہارے بارے میں کوئی خطرہ ہوتو میں کھڑا ہوجاؤں گا۔ (کسی دیوارکے قریب) گویا مجھے پیشاب کرنا ہے،اس وقت تم میراا تظار نہ کرنا اور جب میں پھر چلنے لگوں تو میرے چیچے آجانا تا کہ کوئی سجھ نہ سکے کہ بیدونوں ساتھ بیں اور اس طرح جس گھر میں ، میں داخل ہوں تم بھی داخل ہوجا نا۔انہوں نے ایسا ہی کیا اور پیچھے بیچھے چلے تاآ کدعلی والنوا کے ساتھ وہ نی كريم مَنْ اللَّهُ عَلَى خدمت ميں پہنچ گئے ،آپ كى ما تنسنس اور وہيں اسلام لے آئے۔ پھرنی اکرم مالی فیلے نے ان سے فرمایا: "اب اپنی قوم غفار میں واپس جاؤ اور انہیں میرا حال بتاؤتا آئکہ جب ہمارے غلبہ کاعلم تم کو موجائے (تو پھر ہمارے پاس آجانا)''ابوذر رہائفن نے عرض کیااس ذات ک فتم!جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں ان قریشیوں کے مجمع میں پکار كركلمة توحيد كا اعلان كرول كا - چنانچة المخضرت مَالْيَيْمَ ك يبال ب واپس وہ مجدحرام میں آئے اور بلندآ وازے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں حُدالله كسواكوكي معبودتين اوريه كهجمد مَثَاثِينِ الله كرسول بين - "بياضة بى سارا مجمع ثوث يرا ، اوراً تنا مارا كه زمين برلنا ديا _اتنے ميں عباس والله ي آ ك اورابودر والني كاويرابي كود الكرقريش عكماافسوس! كياتهيس معلوم نہیں کہ میخص قبیلہ غفار سے ہے اور شام جانے والے تمہارے تاجروں کا راستدادھر ہی سے پڑتا ہے۔اس طرح سے ان سے ان کو بیایا۔ چرابو فرر والنفظ دوسرے دن متجد الحرام میں آئے اور اپنے اسلام کا اظہار کیا۔ قوم بری طرح ان پرٹوٹ پڑی اور مارنے کیے ۔اس دن بھی عباس ان پراوندھے پڑ گئے۔

مَعَهُ ثُمَّ قَالَ: أَلَا تُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي أَقْدَمَك؟ قَالَ: إِنْ أَعْطَيْتَنِيْ عَهْدًا وَمِيْثَاقًا لَتُرْشِدَنَّنِيْ فَعَلْتُ. فَفَعَلَ، فَأَخْبَرَهُ، قَالَ: فَإِنَّهُ حَقٌّ، وَهُوَ رَسُولُ اللهِ مَالِئَكُمُ ، فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتَّبغنِي، فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَأَنِّي أَرِيْقُ الْمَاءَ، فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتَّبِغْنِيْ حَتَّى تَدْخُلَ مَدْحَلِي ، فَفَعَلَ ، فَانْطَلَقَ يَقْفُوهُ ، حَتَّى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ مُلْتُكُمًّا، وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ مُلْتُكُمُّ: ((ارْجِعُ إِلَى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمُ حَتَّى يَأْتِيكَ أَمْرِيُ)). قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِيْ بِيَدِهِ الأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظُهْرَانَيْهِمْ. فَخَرَجَ حَتَّى أَتَّى الْمَسْجِدَ ، فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَّهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ ٱللَّهِ ثُمَّ قَامَ الْقَوْمُ فَضُرَبُوهُ حَتَّى أَضْجَعْوْهُ. وَأَتَى الْعَبَّاسُ فَأَكَبُّ عَلَيْهِ قَالَ: وَيْلَكُمْ ، أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّهُ مِنْ غِفَادٍ ، وَأَنَّ طَرِيْقَ تِجَارِكُمْ إِلَى الشَّامِ؟ فَأَنْقَذَهُ مِنْهُمْ. ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِمِثْلِهَا فَضَرَبُوهُ وَثَارُواْ إِلَيْهِ ، فَأَكَبُّ الْعَبَّاسُ عَلَيْه. [مسلم: ٢٣٦٢]

باب عرب قوم کی جہالت کابیان

بَابُ جَهُلِ الْعَرَبِ

تشویج: اسلام نے پہلے اہل علی بہت ی جہالتوں میں جتلا تے ،اس کے اس دورکودور جابلیت سے تبیر کیا گیا ہے۔ یہاں اس باب کے دیل میں ان کی بھوالی ہی جہالتوں کا ذکر کیا کمیا ہے۔

٣٥٢٣ [حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَنْ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا (٣ حَمَّادٌ، عَنْ أَيُوْبَ، عَنْ أَمُوعَهُمْ عَنْ أَبِي كَيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ: ((أَسُلَمُ أُوعِفَارُ وَشَيْءٌ مِنْ جَهَيْنَةً أَوْ كَيْ مُزَيْنَةً وَجُهَيْنَةً أَوْ قَالَ: شَيْءٌ مِنْ جُهَيْنَةً أَوْ كَيْ مُزَيْنَةً حَيْرٌ عِنْدَاللَّهِ أَوْ قَالَ: يَوْمَ الْقِيّامَةِ لَيْ مَنْ أُسَلِمُ وَتَمِيْمٍ وَهُوَازِنَ وَإَعْطُفَانَ))].

(۳۵۲۳) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا ، کہا ہم سے حماد نے بیان کیا ، ان سے ابو ہر یرہ دلائٹو نے کیا ، ان سے ابو ہر یرہ دلائٹو نے بیان کیا کہ نبی کریم مُل ایڈو نے فرمایا: ' قبیلہ اسلم ، غفار اور مزینہ اور جہینہ کے پھولوگ یا انہوں نے بیان کیا کہ مزینہ کے پھولوگ یا (بیان کیا کہ) جہینہ کے پھولوگ یا انہوں نے بیان کیا کہ مزینہ کے پھولوگ یا دن قبیلہ اسد، کے پھولوگ اللہ تعالیٰ کے نزد یک یا بیان کیا کہ قیامت کے دن قبیلہ اسد، ممیم، ہوازن اور غطفان سے بہتر ہوں گے۔''

تشوجے: بعض ننوں میں یہ مدیا دربعدی کچھ مدیثیں باب تصدر مزم سے پہلے ندکور ہوئی ہیں اور وہی مجے معلوم ہوتا ہے کیونکہ ان صدیثوں کا تعلق اس قصہ سے پہلے ہی کی حدیثوں بلے ساتھ ہے۔

(٣٥٢٣) ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابوعوانہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابوعوانہ نے بیان کیا، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے حضرت عبدالله بن عیاس ڈائن نے کہ اگرتم کوعرب کی جبالت معلوم کرنا اچھا گئے تو سور و انعام میں ایک تومین آیوں کے بعدیہ آیتیں پڑھواد دیتا تھیں اولاد کونادانی سے مار ڈالا 'سے لے کر دہ اور گراہ ہیں، راہ پانے والے نہیں' تک۔

٣٥٢٤ حَدَّثَنَا أَبُو النَّعْمَانِ إِ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةً،
عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا سَرَّكِ أَنْ تَعْلَمَ جَهْلَ الْعَرَبِ فَاقْرَأْ مَا فَوْقَ النَّلَاثِيْنَ وَمِائَةٍ فِي سُوْرَةٍ الأَنْعَامِ: ﴿قَدْ خَصِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوا مَوْرَةٍ الأَنْعَامِ: ﴿قَدْ خَصِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوا ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِيْنَ ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿قَدْ

قشوسے: یعنی سور ہ انعام میں عراب کی ساری جہالتیں نہ کور ہیں ، ان میں سب سے بری جہالت یکھی کہ کم بخت اپنی بیٹیوں کو اپنے ہاتھوں سے آل کرتے ، بت پرتی اور راہز فی ان کا آرات دن کا شیوہ تھا عور تو ان پروہ تم وُ ھاتے کہ معاذ اللہ جانوروں کی طرح سجھتے ۔ بیسب بلائمیں اللہ پاک نے نبی کریم منافیظ کو بھی کر دور کرائمیں الجھن شخوں میں یوں ہے باب قصة زمزم و جھل العرب مگر اس باب میں زمزم کا قصد بالکل نہ کورنہیں ہے ، اس کے بی ہے جونے یہاں نقل کی گیا گیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ صدیث نمبر سے سے میں دوبارہ سے قبل (۱۹۳۴م) کے تحت گزر چکی ہے، شیخ نؤادوالے نسخ میں دوبارہ موجود ہے۔ بہد ہندوستانی شخوں میں آب باب کے تحت صرف ابوالعمان راوی کی صدیث موجود ہے۔

باب: جو تخص اسلام یا جاہلیت میں اپن نبست اپنے باپ دادا کی طرف کرے

بَابُ مَنِ انْتَسَبَ إِلَى آبَائِهِ فِي الْهِ فِي الْهِ اللهِ ا

تشويع: یعنی په بیان کرنا که بیل فلال کی اولا دمیں ہے ہوں اگر چدوہ آباء واجداد غیر مسلم ہی کیوں نہ ہوں گرابیا بیان کرنا جائز ہے۔ بیاسلام کی وہ

زبردست اخلاقی تعلیم ہے جس پرمسلمان فخر كر سكتے ہیں ۔ ہندوستان كى بيشتر قومين نومسلم ہیں ۔ وہ بھى اپنے غيرمسلم آباء واجداد كاذكركرين توشرعاس میں کوئی قباحت بیں ہے بشرطیکہ بیذ کرحدود شرعی کے اندر ہو۔

> وَقَالَ أَبُوْ عُمَرَ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ مُظْلِكُمْ: ((إِنَّ الْكُويُمُ بُنَ الْكُويُمِ بُنِ الْكُويْمِ بُنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيْمٌ خَلِيْلِ اللَّهِ)) [راجع:٣٣٨٢] وَقَالَ الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ مَا لَكُمَّ : ((أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِب)).

اورعبدالله بن عمر اور ابو مريره في ألفي في كما كدآ مخضرت مَا الله في فرمايا: " كريم بن كريم بن كريم بن تريم بوسف بن يعقوب بن اسحاق بن ابراجيم خليل الله مَيْنِيلًا منف '' اور براء بن عازب وظافيًّا نے كہاك نى كريم مَالْيْنِيمُ ن فرمایا "میس عبدالمطلب كابیرا مول "

تشويج: نى كريم مَا لَيْكِمُ نِهِ الْهِ آپ وعبدالمطلب كى طرف منسوب كياس بي باب كامطلب ابت موار

٣٥٢٥ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو ابْنُ مُرَّةً، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُيِّرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿ وَأَنْذِرُ عَشِيرَتُكَ الْأَفْرَبِيْنَ﴾ جَعَلَ النَّبِيُّ مَا لَكُمْ يُنَادِي: ((يَا بَنِي فِهُو، يَا بَنِي عَدِيُّ)) بِبُطُونِ قُرَيْشِ.

[راجع: ١٣٩٤]

٣٥٢٦ـ وَقَالَ لَنَا قَبِيْصَةُ ، حَدَّثَنَا بُسُفْيَانُ ، عَنْ حَبِيْبٍ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْن جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿ وَأُنْذِرُ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ﴾ جَعَلَ النَّبِيُّ مُؤْتَكًا

يَدْعُوهُم فَبَائِلَ قَبَائِلَ . [راجع: ١٣٩٤] ٣٥٢٧ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيِّ مُطْلِكُمُ قَالَ: ((يَا بَنِي عَبُدٍ مَنَافٍ! اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ، يَا بَنِي عَبُدِ الْمُطَّلِبِ اشْتَرُواْ أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ، يَا أَمَّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ إِيَا فَاطِمَةُ

(٣٥٢٥) ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا ، کہا ہم سے ہمارے والدنے بیان کیا، کہاہم سے اعمش نے ، کہاان سے عمروبن مرہ نے ،ان سے سعید بن جبيرنے اوران سے عبداللہ بن عباس والفؤان نے بيان كيا كہ جب (سورة شعراء کې) بيآيت اتر ی:''اپ پنجبر! اپنے قريبي رشته داروں کو ڈرا'' تو نى مَالَيْنَا نِهِ فِي مِنْ كِمُعْتَلْفِ قَبِيلُول كو بلايا: "اسے بنی فہرا اسے بنی عدی!" جوقریش کے خاندان تھے۔

(۲۵۲۱)(امام بخاری رئیست نے) کہا کہم سے قبیصہ نے بیان کیا آئیس سفیان نے خبردی ، انہیں حبیب بن ابی ثابت نے ، انہیں سعید بن جبیر نے اوران سے ابن عباس مُن الله الله بيان كيا كه جب سه آيت "اور آپاپ قربي رشته داروں كوڈرائے ''اترى تونى اكرم مَنَّاتَيْنِم نے الگ الگ قباك

ر ٣٥٢٧) جم سے ابوالیمان نے بیان کیا ، انہوں نے کہا ہم کوشعیب نے خردی ، کہا ہم کو ابوالزناد نے خروی ، انہیں اعرج نے اور ان سے ابو مرره والفين ن بيان كياكه ني كريم من الفيل في فرمايا: "اع عبد مناف کے بیٹو اُ اپنی جانوں کواللہ سے خریدلو (لیحن نیک کام کر کے انہیں اللہ تعالیٰ كے عذاب سے بحالو) اے عبدالمطلب كے بيثو! اپني جانوں كوالله تعالى سے خریدلو۔اے زبیر بن عوام کی والدہ!رسول الله مَالِيْنِظِم کی چھو پھی ،اے

بِنْتُ مُجَمَّدٍ! اشْتَرِيَا أَنْفُالْسَكُمَا مِنَ اللَّهِ، لاَ فاطمه بنت محداتم دونول این جانول کواللدے بیالو میں تمہارے لئے الله أَمْلِكُ لَكُمَّا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ سَلَانِي مِنْ مَالِي مَا ﴿ كَيْ بِارِكَاهُ مِينَ يَحِهِ اختيارَ نَهِي ركمتا يَمْ وونون ميرے مال ميں جتنا حامو

تشوج: باب کی مناسبت یہ اللے کہ نبی کریم مَن اللہ اس ان خاندانوں کوان کے پرانے آباء واجداد ہی کے ناموں سے پکارا،معلوم ہوا کہ الی نسبت عندالله معیوب میں ہے جیسے یہال کے بیشتر مسلمان این پرانے خاندانوں ہی کے نام سے اپنے کوموسوم کرتے ہیں۔ دوسری روایت میں ایوں ہے ا عائشہ! اے هفصه! اے امسلمہ! الله بن باشم! اپن اپن جانوں كودوزخ سے چيزاؤ معلوم جواكما كرايمان نه بوتو پيغبر عليه الله كى رشته دارى قيامت ميں کچھکام نہ آئے گی۔اس حدیث اےاس شرکیہ شفاعت کا بالکل رد ہوگیا جوبعض نام کے مسلمان انبیا اور اولیا کی نسبت بیاعقاور کھتے ہیں کہ جس کے دامن کوچاہیں مے پکڑ کرائی شفاعات کرائے بخشوالیں مے، بیعقیدہ سراسر باطل ہے۔

باب: نسى قوم كا بهانجايا آزادِ كيا هوا غلام بهي اس قوم میں داخل ہوتا ہے

(۲۵۲۸) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان كياءان عة دون ،ان صالس والنوز ني بيان كياكه في كريم مالينم ن انسارکوخاص طورے ایک مرتبہ بلایا، پھران سے پوچھا: "كياتم لوگون میں کوئی الیا مخص بھی رہتا ہے جس کا تعلق تبہارے قبیلے سے نہ ہو؟ 'انہوں فعرض كيا كمصرف مارا بها مجاايا ہے-آب فرمايا: ' بھا مجا بھى اى قوم میں داخل ہوتا ہے۔'

٣٥٢٨ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانًا إِنْ حَرْبٍ،حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَلْ أَنْسِ قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ مُثْلِثَكُمُ الْأَنْصَارَ خَاصَّلُهُ فَقَالَ: ((هَلُ فِيكُمُ أَحَدُ مِنْ غَيْرِكُمُ). قَالُوا: لَإِنَّ إِلَّا ابْنَ أَخْتِ لَنَا. فَقَالَ النَّبِيِّ مُلْتُكُمُّ: ((ابْنُ أَلْحِتِ الْقُوْمِ مِنْهُمُّ)):

بَابْ: ابْنُ أُخَتِ الْقَوْمِ وَمَوْلَى

شِئتمًا)). [راجع: ۲۷۵۳]

[راجع: ٣١٤] [مسلم: ٩٣]٤٤؛ ترمذي: ٩٩٠١؛

تشريج: انسار كاس ي كافياً منهان بن مقرن تفار امام احر ميني كى روايت بين اس كى صراحت بير ترجمه باب بين مولى كاذكر بيكن امام بخاری سیسی مولی (آ زاد کردہ علام) کی کوئی حدیث نیس لائے بعض نے کہاانہوں نے مولی کے باب میں کوئی حدیث اپن شرط برنیس پائی ہوگی۔ ، طافظ نے کہا بیج منہیں ہے کیونکہ اہام بخاری بیشانہ نے فرائض میں بیصدیث نکالی ہے کہ سی قوم کا مولی بھی ان بی میں واخل ہے اور ممکن ہے کہ امام بخاری بیشت نے اس حدیث کے دمرے طریق کی طرف اشارہ کیا ہوجس کو بندار نے ابو ہریرہ ڈلاٹٹٹنا سے نکالا ہے۔اس میں مولی اور حریف اور بھا نجے تتنول مذكورين تيسيرين بركم النفيان الحاصديث يدريل لي بكدجب عصيباور ذوي الفروض ندمول تو بعانجامامول كاوارث مؤكار

بَابُ قِصَّةِ الْحُبِّيشِ وَقُول باب صِشْه كَاوَكُون كابيان اوران سي بَي مَالِيَّيْكِم النَّبِيُّ صَالِينَا كُمُ إِنَّا بَيْنِي أَرُفِدَةً)) مِنْ اللَّهِي مَانَا: "أَ عِينَ ارفَده!"

٣٥٢٩ حَدَّثَنَا يَخِيَى إِبْنُ بُكُيْرٍ، حَدَّثِنَا آ (٣٥٢٩) بم سے يحیٰ بن بكير نے بيان كيا ، كها بم سے ليف نے بيان كيا ، اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنَّ أَبْنِ شِهَابٍ، عَنْ ان عُقيل نه،ان عابن شهاب نه،ان عروه نه اوران س عُرْوَةً ، عَنْ عَائِشَةً ، أَنَّ إَيَا بَكُر دَخَلَ عَلَيْهَا ` حَفْرَت عَاكِثَهُ فَالْتَجْبُا فِي كما الوَكمر وَالْتَخْبُان ك يهال تشريف التقاولان

(انساری کی) دولاکیاں دف بجا کرگار ہی تھیں۔ یہ فج کے ایام منی کا داقعہ ہے۔ نبی کریم مَلَّ الْفِیْرَا مِن کا مارک پر کپڑا ڈالے ہوئے لیٹے ہوئے تھے۔ حضرت ابو بکر والٹیڈانے نے انہیں ڈاٹنا تو نبی اکرم مَلَّ الْفِیْرَا نے اپنے چرو مبارک سے کپڑا ہٹا کر فرمایا: ' ابو بکر! انہیں چھوڑ دو۔ یہ عید کے دن ہیں۔' یہ مٹی میں تھہر نے کے دن ہیں۔' یہ مٹی میں تھہر نے کے دن تھے۔

وَعُنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامٍ مِنْى تُغَنَيَانِ وَتُمُنَّانِ وَتَضْرِبَانِ، وَالنَّبِي طُلْكُمُ مُتَغَشَّ بِثَوْبِهِ، فَاتَنَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ، فَكَشَفَ النَّبِي طُلْكُمُ عَنْ وَجْهِهِ، فَقَالَ: ((دَعُهُمَا يَا أَبَا بَكُرٍ، فَإِنَّهَا عَنْ وَجْهِهِ، فَقَالَ: ((دَعُهُمَا يَا أَبَا بَكُرٍ، فَإِنَّهَا عَنْ وَجْهِهِ، فَقَالَ: ((دَعُهُمَا يَا أَبَا بَكُرٍ، فَإِنَّهَا أَيَّامُ مِنْى ...

[راجع:٩٤٩]

٣٥٣٠ وَقَالَتْ عَائِشَةُ: رَأَيْتُ النَّبِي طَلَّهُمُّ يَسْتُرُنِيْ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ، وَهُمْ يَسْتُرُنِيْ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ، وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ فَقَالَ النَّبِيُّ مُثَلِّكُمُ ((دَعُهُمُ أَمْنًا يَنِيْ أَرُفِدَةً)). يَعْنِيْ مِنَ الْأَمْنِ: [راجع: ٤٥٤]

(٣٥٣٠) اور حضرت عائشہ فرائن انے بیان کیا کہ میں نے ویکھا کہ نی کریم مظافی کم میں نے ویکھا کہ نی کریم مظافی کم محکور دہ میں رکھے ہوئے ہیں اور میں حبشیوں کودیکے رہی تھی جونیزوں کا کھیل مجد میں کررہے تھے ۔ جھزت عمر طالفی نے آئییں ڈاٹا۔
لیکن نبی کریم مثل النظام نے فرمایا: '' آئییں چھوڑ دو۔ بی ارفدہ تم بے فکر ہوکر کہ ا

تشوج: یہ صدیث اس باب میں موصولا فد کورہے۔ ارفدہ جیشیوں کے جداعلیٰ کا نام تھا۔ کہتے ہیں جیثی جش بن کوش بن حام بن نوع کی اولا دمیں سے ہیں۔ ایک زمانہ میں بیسارے عرب پر غالب ہوگئے تتے اوران کے باوشاہ ابر ہدنے کعبہ کوگرادینا چاہا تھا۔ یہاں بیکھیل حیشیوں کا جنگل تعلیم اور مشق کے طور پر تھا۔ اس سے اس رقص کی اہا حت پُر دلیل میجے نہیں جو کھن لہو ولعب کے طور پر ہو۔ نبی کریم مظاہمی نے ان کو بنوار فدہ کہہ کر پکارا بہی مقصودیا۔ سے۔

ِ بَابُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ لَا يُسَبَّ نَشَدُهُ

٣٥٣١ حَدَّتَنَا عُثْمَانُ بِنُ أَبِي شَيْبَةً ، حَدَّتَنَا عَبْدَةً ، عَنْ عَائِشَةً عَبْدَةً ، عَنْ عَائِشَةً قَالَتِ: اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ النَّبِي عَلَيْكُمْ فِيْ هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ ، قَالَ: ((كَيْفَ بِنَسَيى)). فَقَالَ حَسَّانُ: لأَسُلَّ الشَّعَرَةُ مَسَّانُ: لأَسُلَّ الشَّعَرَةُ مِنَا الْعَجِيْنِ. وَعَنْ أَبِيْهِ قَالَ: ذَهَبْتُ أَسُلُّ الشَّعَرَةُ مِنَا الْعَجِيْنِ. وَعَنْ أَبِيْهِ قَالَ: ذَهَبْتُ أَسُلُّ الشَّعَرَةُ مَسَانَ عِنْدَ عَائِشَةً فَقَالَتْ: لا تَسُبُّهُ فَإِنَّهُ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةً فَقَالَتْ: لا تَسُبُّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهُ أَبُو كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَى اللَّهُ إِذَا رَمَتْ بِحَوَافِرِهَا الْهَيْثَمِ نَفَحَتِ الدَّابَةُ إِذَا رَمَتْ بِحَوَافِرِهَا الْهَيْثَمِ نَفَحَتِ الدَّابَةُ إِذَا رَمَتْ بِحَوَافِرِهَا

باب: جو تحص بیرچاہے کہاس کے باپ دادا کوکوئی برانہ کیے

(۳۵۳۱) ہم سے عثان بن ابی شیب نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدہ نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدہ نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدہ نے بیان کیا ان سے ہشام نے ، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ خوالیہ کیا بیان کیا کہ حسان بن ثابت رڈالیٹوئٹ نے نبی کریم مثل الیٹوئٹ سے مشرکین (قریش) کی ہجوکر نے کی اجازت جا بی تو آنحضرت مثل الیٹوئٹ نے عرض کیا کہ میں آپ کو ان ہی کے خاندان سے ہوں۔'اس پرحسان رڈالیٹوئٹ نے عرض کیا کہ میں آپ کو (شعر میں) اس طرح صاف نکال لے جاؤں گا جسے آئے میں سے بال نکال لیا جاتا ہے۔ اور (ہشام نے) اپنے والد سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا، حضرت عائشہ وہ نائش کے بہاں میں حسان رڈالیٹوئٹ کو برا کہنے لگا تو انہوں نے فرمایا ، انہیں برا نہ کہو، وہ نبی کریم مثل الیٹوئٹ کی طرف سے مدافعت کیا کرتے فرمایا ، انہیں برا نہ کہو، وہ نبی کریم مثل الیٹوئٹ کی طرف سے مدافعت کیا کرتے

وَنَفَحَهُ بِالسَّيْفِ إِذَا تَنَاوَأَهُ مِنْ بَعِيْدِ [طرفاه تصدابوالهيثم نے كهاكه نَفَحَتِ الدَّابة ال وقت كت بين جبكه وه الصلح كود اير ارساور نفحه بالسيف ال وقت كت بين جكما سودورس

ني: ١٤٥، ، ٦١٥٠] [مسلُّم: ٢٣٩٣]

تشويج: حضرت حسان والنفط الليك موقع يرببك مح سق _ يعن حضرت عائشه والفها يراتبام لكان والول ع جم نوا مو مح سع بعد من يهائب ہو مے مرکز کے دلول میں بیواقعہ یا دانا مرحضرت عاتشہ فائٹ نے خودان کی مدح کی اوران کوا چھے لفظوں سے یا دکیا جیسا کہ یہاں مذکور ہے۔مشر کین جو نی كريم منافظ كى برائيال كرتے المفرت حسان والفظ ان كا جواب ديت اور جواب بھى ايسا كمشركين كے داوں پر سانب لو ف لگ جا تا _حضرت حسان والفوز كے بہت سے قصا كدنعتيا كتابوں ميں منقول ہيں اوراكيد ديوان بھي آپ كے نام سے شاكع مو چكاہے جس ميں بہت سے قصا كد ذكور موئے ہیں۔ نی کریم مُنافِق کے مشرکین قرایش کی بلاضرورت جوکو پسندنبیں فرمایا، یہی باب کامقصود ہے۔

باہب: رسول الله مَالِينَّةِمُ كِناموں كابيان

بَابُ مَاجَاءً فِي أَشُّمَاءِ رَسُولِ

وَقَوْلِ اللَّهِ:﴿ مَا كَانَ مُحَبُّمُدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ﴾الآيَةَ وَقَوْلِهِ:﴿مُأْحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ أَشِدًّاءُ عَلَى الْكُوفَّارِ ﴾ [الفتح: ٢٩] سورة صف مين الله تعالى كاارشاد: ﴿ مِنْ بَعْدِى اسْمُهُ أَحْمَدُ ﴾ وَقَوْلِهِ: ﴿ وَمِنْ بَعُدِي اسْمُهُ أَجُّمُدُ ﴾ [الضف: ٦]

اورالله تعالی کا سورہ فتح میں ارشاد کہ 'محر (مَالْیَظِم) تم میں ہے کسی مرد کے باپنبیں ہیں' اوراللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ' محمر (مَالَّیْظِ) الله کے رسول ہیں اور جولوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار کے مقابلہ میں انتہائی سخت ہوتے ہیں''اور

تشويج: يد حضرت عيسى عَلَيْها كا ول ب كدمر بعد آن والدرول كانام احد موكار باب كامطلب يون ابت مواكديبان آيون من آب کے نام محداوراحمد ندکور ہوئے۔ (مُثَافِیْنَم) کفارے حربی کا فرجو یا ضابطه اسلام اور مسلمانوں کے استیصال کے لئے جارحان جملہ آ ور ہوں مراد ہیں کہ ایسے لوگول کے حلے کا مدافعانہ جواب و بنا اور تحق کے ساتھ فسادکومٹا کرامن قائم کرنا یہ سے محمد یوں کی خاص علامت ہے۔

(٣٥٣٢) م سابراميم بن منذرنے بيان كيا، كها كم محص سابراميم ان سے امام مالک نے ، ان سے ابن شہاب نے ، ان سے محد بن جیر بن مطعم نے اوران سے ان کے والد (جبیر بن مطعم مالفن) نے بیان کیا کہ رسول الله مَنْ الله عَلْمَ فَ فرمايا: "مير على في نام بين - بين محمد، احمد اور ماحى مول (یعنی منانے والا مول) کہ اللہ تعالی میرے ذریعے کفر کومنائے گا اور میں حاشر ہوں کہتمام انسانوں کا (قیامت کے دن) میرے بعد حشر ہوگا اور میں ' عاقب' ، مول بعنی خاتم انتہین مول ،میرے بعد کوئی نیا پیغمبر دنیا میں تبیں آئے۔''

٣٥٣٢ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْلُمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنِيْ مَعْنٌ ، عَنْ مَالِكِ ، عَن ابْن شِهَاب، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مِلْكُنَّا ﴿ إِلَّيْ خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ أَنَّا مُحَمَّدُ، وَأَحْمَدُ، وَأَنَّا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَإِنَّا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِيْ أَ وَأَنَا الْعَاقِبُ)). [طرفه في: ٤٨٩٦] [مسلم ال ٦١٠٥، ٦١٠٦؛

ترمذی: ۲۸٤٠ع

تشویج: اس حدیث ہے روز روہ اُن کا طرح واضح ہوا کہ آپ کے بعد کو کی بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ جمو ٹا د جال ہے۔

(۳۵۳۳) ہم سے علی بن عبداللہ دین نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سفیان بن عیینے نے بیان کیا ،ان سے ابوالزناد نے ،ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ والنفظ نے بیان کیا کہ رسول الله مظافیظ نے فرمایا: وحميس تعجب نبیس ہوتا کہ اللہ تعالی قریش کی گالیوں اور لعنت ملامت کو کس طرح دور کرتا ہے، مجھے وہ مذم کہد کر برا کہتے ،اس پرلعنت کرتے ہیں۔ حالا تکہ مِس تومحمه (مَالِينَامُ) هول - "

٣٥٣٣ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّنَادِ، عَنِ الأَغرَج، عَنْ أْبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مُلْكُمَّةً: ((أَلَا تَعْجَبُوْنَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللَّهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ؟ يَشْتِمُونَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُونَ مُذَمَّمًا

تشوي: حرب ككافروشنى سآب وهم مَنْ النَّيْمُ ندكتِ بلداس كن ضديس زم نام سآب و يكارت يعنى فدمت كياموا آب فرمايا كدوم ميرا نام بی نیس ہے۔جوندم ہوگا ای بران کی گالیاں پڑیں گی۔ حافظ میشنید نے کہا کہ نبی کریم منافیق کے اور بھی نام وارد ہیں جیسے رؤف،رجم ،شابد،بشر، نذير مبين، داع الى الله مراج منير، ندكر، رحت بنعت، بإدى، شهيد، امين، مزل، بدار متوكل، مختار مصطفى شفيع مشفع، صادق، مصدوق وغيره وغير وبعض نے کہا کہ بی کریم مان فیل کے نام بھی اساء الحسنی کی طرح نانوے تک پہنچتے ہیں، اگر مزید تلاش کئے جا کیں تو سوتک بلی سیس کے۔(منافیلم) مبارک نام محر (مَكَاتَّتُمُ) ك بارے ميں حافظ صاحب فرائے بين: "اى الذى حمد مرة بعد مرة اوالذى تكاملت فيه الخصال المحمودة قال عياض كان رسول الله عُنظام حمد قبل ان يكون محمدًا كما وقع في الوجود لان تسمية احمد وقعت في الكتب السالفة وتسميه محمد وقعت في القرآن العظيم وذالك انه حمد ربه قبل ان يحمده الناس وكذالك في الاخرة يحمد ربه فيشفعه فيحمده الناس وقد خص بسورة الحمد وبلواء الحمد وبالمقام المحمود وشرع له الحمد بعد الاكل والشرب وبعد الدعاء وبعد القدوم من السفر وسميت امته الحمادين فجمعت له معاني الحمد وانواعه (عُلْكُمُّ)."

(فتح الباري جلد٢ صفحه ٦٨٨)

مِلْبِ: ٱلْمُحْضَرَت مَالِيَّةُ عِلَمُ كَا خَاتُم النبيين هونا بَابُ خَاتَمِ النَّبِينُ مَالُكُمُ الْمُ

تشوي : في كريم مَن الين من الله تعالى في سلسله نبوت فتم فرماديا، اب قيامت تك كوكي اور نبي نبيس موسكنا خطلي موسكتا بي نديروزي، نه حقيقي موسكتاب، ندمازی۔آپ قیامت تک کے لئے آخری نبی ہیں جیسے سورج نکلنے کے بعد کسی جراغ کی ضرورت باقی نہیں رہتی ۔آپ ایسے کامل جمل نبی ہیں کہ اب ند کسی نی شریعت اور نے پینبر کی ضرورت ہے اور نداب قرآن کے بعد کسی نی کتاب کی ضرورت ہے۔ بدو عقیدہ ہے جس بر چودہ سو برس سے پوری امت کا اتفاق ہے محرصدافسوں کہاس ملک میں پنجاب میں مرزا قادیانی نے اس عقیدہ کے خلاف اپنی نبوت کا چہ جا کیا اوروی والبام کا مدعی ہوا اوروہ آیات واحادیث جن سے نبی کریم مُنافیظم کا خاتم انتمین مونا ثابت مونا ہان کی ایسی ایس دوراز کارناویلات فاسدہ کیس کہ فی الواقع وجل کاحق اوا کردیا۔علمائے اسلام بالخصوص ہمارےاستادمحتر م حضرت مولا تا ثناءاللہ امرتسری میشانیڈ نے ان کے دعویٰ نبوت کی تر دید میں بہت ہی فاصلانہ کتا ہیں لکھی ہیں۔ایسے مدعیان نبوت ان احادیث نبوی مَنَافِیْجُ کے مصداق ہیں جن میں آپ نے خبردی ہے کدمیری است میں پھھا ہے د جال لوگ پدا ہول سے جو نبوت کا دعوی کریں مے۔اللہ یا ک ہرمسلمان کوا بے محمراہ کن لوگوں کے خیالات فاسدہ سے محفوظ رکھے۔ أُمين

٣٥٣٤ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانِ ، حَدَّثَنَا سَلِيْمُ ﴿ (٣٥٣٣) بم سے محد بن سنان نے بیان کیا ، کہا ہم سے کیم نے بیان کیا ، ابْنُ حَيَّانَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ، عَنْ جَابِرِ فَتُم سے سعید بن میناء نے بیان کیا اور ان سے حضرت جابر بن عبدالله وَلِقَافُهُنا ابْن عَبْدِاللَّهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ مُنْ اللَّهِ (مَثَلِي ني مِيان كياكه بي كريم مَنْ النَّهُ في مايا ي اوردوسرا انبيا كامثال

الی ہے جیسے کی شخص نے کوئی گھر بنایا ،اسے خوب آ راستہ پیراستہ کرکے کھمل کردیا۔ صرف ایک این کی جگہ خالی چھوڑ دی ۔ لوگ اس گھر میں داخل ہوتے اور کہتے کاش بیا یک این کی جگہ خالی ندر ہتی تو کیسا اچھا کمل گھر ہوتا۔''

تشویج: میری نبوت نے اس کی کو پورا کرئے تعرنبوت کو پورا کردیا۔اب میرے بعد کوئی نی نبیس آئے گا۔

وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كُمَثَلِ رَجُلِ لِمَنْى دَارًا فَأَكُمَلَهَا

وَأَحْسَنَهَا، إِلَّا مَوْضِعَ لَبِئَّاتِهِ، فَجَعَلَ النَّاسُ

يَدُخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ، وَيَقُلِّوٰلُونَ:لَوْلَا مَوْضِعُ

اللَّيْنَةِ)). [مسلم: ٩٩٥٨ ، ٦٣ ٥١٥ ترمذي: ٢٨٦٢]

٣٥٣٥ حَدَّثَنَا فَتَنْبَةُ بْلُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا (۳۵۳۵) م سے قتیہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے اساعیل بن جعفر إِسْمَاعِيلُ بنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَجْبِدِاللَّهِ بن دِيْنَارٍ، نے بیان کیا ،ان سے عبداللہ بن دینار نے ان سے ابوصالح نے اوران سے ابو ہریرہ والنفو نے کرسول الله مالیوم نے فرمایا: "میری اور محص سے عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْ الْمُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مِنْ عَالَ: ﴿ (إِنَّ مَثَلِي أُومَثُلُ الْأَنْبِياءِ مِنْ پہلے کے تمام انبیا کی مثال ایس ہے جیسے ایک مخض نے ایک کھر بنایا ادراس میں ہرطرح کی زینت پیدا کی لیکن ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوٹ قَيْلِيْ كَمَثُلِ رَجُلِ بَنَى بَيْتًا إِفَاحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ، منى -ابتمام لوگ آتے ہیں اور مكان كوچاروں طرف سے كھوم كرد يكھتے إِلَّا مَوْضِعَ لَيْنَةٍ مِنْ زَاوِيَّةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ ہیں اور تعجب میں پڑجاتے ہیں کیکن ریھی کہتے جاتے ہیں کہ یہاں پرایک يَطُوْلُونَ بِهِ يَتَعَجَّوْنَ لَهُ ۚ وَيَقُوْلُونَ: هَادًّ ا ینٹ کیوں ندر کھی گئی؟ تو میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔'' وُضِعَتْ هَلِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ ۖ فَأَنَا اللَّبِنَةُ، وَأَنَا خَاتُمُ النَّبِينَ)). [مسلم: ١١]٥٩]

باب: نبي اكرم مَالِينَظِم كي وفات كابيان

(۳۵۳۱) ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا ، انہوں نے کہا ہم سے
لیف نے بیان کیا ، ان سے عقیل نے بیان کیا ، ان سے ابن شہاب نے ، ان
سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا اور ان سے عائشہ فالڈیا نے کہ نی کریم مَا الْفِیَا مِن نیسے مائٹہ فی ہی کہا کہ مجھ سے
نے تریسے سال کی عمر میں وفات پائی ۔ اور ابن شہاب نے کہا کہ مجھ سے
سعید بن میں بے اس طرح بیان کیا۔

[طرقه في: ٤٦٦ ع] [مسلم: ٢٩٣]

بَابُ وَفَاةِ النَّبِي مَالِيُّكُمُ

٣٥٣٦ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَيُوسُفَ، حَدَّثَنَا

اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ إَبْنِ شِهَابٍ، عَنْ

عُرُوَّةً بْنِ الزَّبَيْرِ، عَنْ عَائِبْيَةً أَنَّ النَّبِيِّ مَالِكُمْ إِ

تُوفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَأَلِمِتُيْنَ. وَقَالَ ابْنُ

شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِيْ سَعِيْلُا بْنَّ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ .

باب نبي كريم مَنَا عَيْمَ مِنَا كَيْمَ مِنَا كَيْنِ كَالِيان

تشوجی: نام کے علاوہ اپنے لئے گوئی بطور اشارہ کنایہ نام رکھے تو اس کوکنیت کہتے ہیں۔اشارے کنائے کے نام ہرتوم میں اور ہر زبان میں رکھے جاتے ہیں۔عرب میں ایسادستور تھا۔ نبی کریم مثالیظ کم مشہور کنیت ابوالقاسم ہے۔اکثر یکنیت اولا دکی نسبت سے رکھی جاتی ہے۔آپ کے بھی ایک فرزند کا نام قاسم بتلایا گیاہے جس کے ابوالقاسم کہلائے (مثالیظ کم)۔

٣٥٣٧ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُلْمُر، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، (٣٥٣٧) م فض بن عمر في بيان كياء كهامم سص عبد في بيان كياء

ان سے حمید نے اور ان سے حضرت انس دالی نے بیان کیا کہ نی كريم مَنْ اللَّهُ عَلَم بازار ميس من كدايك صاحب كي آواز آئي ، يا اباالقاسم! آب ان کی طرف متوجہ ہوئے (معلوم ہوا کہ انہوں نے کسی اورکو پکاراہے)اس پآپ نے فرمایا: "میرے نام پرنام رکھولیکن میری کنیت مت رکھو۔" (۳۵۳۸) ہم سے تحد بن کثر نے بیان کیا ، کہا ہم کوشعبہ نے خبر دی ، انہیں منصور نے ، انہیں سالم بن الی الجعد نے اور انہیں حضرت جابر واللی نے كه نبي كريم منافيظ نے فرمايا: "ميرے نام پر نام ركھا كروليكن ميرى كنيت

فضائل دمناقب كابيان

(۳۵۳۹) ہم سے علی بن عبداللد نے بیان کیا، انہوں نے کہاہم سے سفیان نے بیان کیا ، ان سے ابوب نے ، ان سے ابن سیرین نے بیان کیا اور انہوں نے ابو ہریرہ رہالتیا سے سنا،آپ نے بیان کیا کہ ابوالقاسم مَالَّ فَیْمِ نے فرمایا "میرےنام برنام رکھولیکن میری کنیت ندر کھا کرو۔"

النَّبِيُّ مُطْلِحًا ۚ قَالَ: ((سَمُّوا بِاسْمِي، وَلَا تَكْتَنُوْ المِكْنَيْتِي)). [راجع: ٣١١٤] ٣٥٣٩ حَدَّثَنَا عَلِيُّ إِنْ عَبْدِاللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُوبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبًا هُرَيْرَةً، يَقُولُ: قَالَ أَبُو

الْقَاسِمِ مَا لِنَامَ ((تَسَمُّوُا بِاسْمِي، وَلَا تَكْتَنُوْا

٣٥٤٠ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بِنُ إِبْرَاهِيْمَ، أَخْبَرَنَا

عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنْسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ مُلْكُمَّ

فِي السُّوْقِ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ.

فَالْتَفَتَ النَّبِيِّ مُؤْلِثًا مُ فَقَالَ: ((سَمُّوا بِالسَّمِيُّ،

٣٥٣٨ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ،أَخْبَرَنَا

شُعْبَةً، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمٍ، غَنْ جَابِرٍ عَنِ

وَلاَ تَكُتُّنُواْ بِكُنْيِتِيُّ)). [راجع: ٢١٢٠]

بِكُنْيَتِيِّ)). [راجع: ١١٠][مسلم: ٥٥٩٧ ابوداود:

٥٦٥ ١٤٤ ابن ماجه: ٢٧٣٥]

تشوج: عافظ مسليد نے كہابعض كنزد يك يه مطلقاً منع ب بعض نے كہا كه يرممانعت آپ كى زندگى تك تمي بعض نے كہا جمع كرمامنع ب يعنى محدابوالقاسم نام ركمنا قول ان كوزجع ب_

(۳۵۴۰) مجھے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا، کہا ہم کوففل بن موک نے خردی، انہیں معید بن عبدالرحل نے کہ میں نے سائب بن بزید واللہ کو چورانوے سال کی عمر میں دیکھا کہ خاصے توی وتوانا تنے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ میرے کا نوں اور آئکھوں سے جو بیر نفع حاصل کرر ہا ہوں وہ صرف رسول الله مَنْ اللَّهِمْ كى دعاكى بركت ہے۔ ميرى خاله مجھے ايك مرتبہ آپ کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا یارسول اللہ! میمرا بھانجا بیار ہے،آپاس کے لئے دعافر مادیں۔انبوں نے بیان کیا کہ پھرآپ نے

الْفَضْلُ بْنُ مُؤْسَى، عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ ، قَالَ: رَأَيْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيَّدَ ابْنَ أَرْبَعِ وَتِسْعِيْنَ جَلِدًا مُعْتَدِلًا فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ مَا مُتَّعْتُ بِهِ سَمْعِيْ وَيَصَرِيْ إِلَّا بِدُعَاءِ رَسُوْلِ اللَّهِ مَكْ اللَّهِ مَكْ اللَّهِ عَلَيْتِي ذَهَبَتْ بِيْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ ابْنَ أَخْتِيْ ميرے لئے دعا فرمائی۔ شَاكِ فَادْعُ اللَّهَ. قَالَ: فَدَعَا لِيْ. [راجع: ١٩٠]

تشويج: حضرت سائب بن يزيد والتو كى خالد نے نى كريم ماليكم كے سامنے بچكانا منبس ليا بلكه ((ابن احتى))كهد كريش كيا۔ تو ثابت مواكمه کناریک ایک صورت ریم ہے یہی اس علیحدہ باب کا مقصد ہے کہ کنیت باپ اور بدیا ہر دوطرح سے ستعمل ہے۔

باب: مهر نبوت کابیان (جوآپ کے دونوں کندھوں کے بیج میں تھی)

ا ١٩٥٤ حَدِّثَنَا مُحَمَّدُ بِنُ عُبَيْدِاللَّهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بِنُ عُبَيْدِاللَّهِ، حَدَّثَنَا مُحَاتِحٌ، عَنِ الْجُعَيْدِ، قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبُ إِلَى الْبِنَ يَزِيْدَ، قَالَ: ذَعَلَّتُ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ الِنَّ الْبَنِ يَزِيْدَ، قَالَ: ذَعَلَّتُ بِي رَسُولَ اللَّهِ الِنَّ الْبَنَ أُخْتِي، وَقَعَ فَمَسَّحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي الْبَرَكَةِ، وَتَوَصَّا فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوءِ وِ، ثُمَّ بِالْبَرَكَةِ، وَتَوَصَّا فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوءِ وِ، ثُمَّ بِالْبَرَكَةِ، وَتَوَصَّا فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوءِ وِ، ثُمَّ فَمَتُ خَلْفَ خَلْقَ إِلَى خَاتَم بَيْنَ فَمُنْ نَعْمَلِهُ فَالَ ابْنُ عُبَيْدِاللَّهِ: الْحُجْلَة قَالَ ابْنُ عُبَيْدِاللَّهِ: الْحُجْلَة مِنْ حُجُلِ الْفَرَسِ الَّذِي عَيْنَيْهِ. وَقَالَ إِبْنَ عُبَيْدِاللَّهِ: الْحُجْلَة مِنْ حُجُلِ الْفَرَسِ الَّذِي عَيْنَيْهِ. وَقَالَ إِبْنَ عَبْدِاللَّهِ: الصَّحِيْحُ الرَّاءُ وَقَالَ ابْنُ عَبْدِاللَّهِ: الصَّحِيْحُ الرَّاءُ وَقَالَ الزَّاءُ الرَّاءُ وَقَالَ الزَّاءُ وَمُنْ اللَّهِ: الصَّحِيْحُ الرَّاءُ قَالَ الزَّاءُ وَلَا الزَّاءُ وَقَالَ الْرَاءُ وَلَا اللَّهِ: الصَّحِيْحُ الرَّاءُ قَبْلَ الزَّاءُ وَلَا لَازًاءُ وَاللَّهِ: السَّحِيْحُ الرَّاءُ الرَّاءُ وَاللَّهِ: السَّحِيْحُ الرَّاءُ وَلَا الزَّاءُ وَلَا الزَّاءُ وَلَا الزَّادِ السَّعِيْحُ الرَّاءُ وَلَا الزَّاءُ وَلَا الرَّاءُ وَلَا الزَّادِ وَلَالَ الرَّاءُ وَقَالَ الزَّاءُ وَلَا الرَّاءُ وَلَا الرَّاءُ وَلَا الرَّاءُ وَلَا الرَّاءُ وَلَا لَالَّاءُ وَلَا الرَّاءُ وَلَا الرَّاءُ وَلَا الرَّاءُ وَلَوْءَ وَلَالَ الرَّاءُ وَلَالَهُ الرَّاءُ وَلَا الرَّاءُ وَلَا الرَّاءُ وَلَا الرَّاءُ وَلَا الْمَاءُ وَلَا الْمُعْلِيْدُ الْمُعْتِلِهُ اللَّهِ وَلَالَ الْمُعِنِّ الْمُعْلِقُ الْمُ الْوَلَالَةُ الْمُعْتِلَةُ اللَّهِ وَلَالَ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُ الْوَلَالَةُ الْمُعْتِلِهُ الْمُؤْلُونَ الْمُعْتَلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلِقُ الْمُعْلِقُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْل

(۳۵۳۱) ہم سے محمد بن عبیداللہ نے بیان کیا ، کہا ہم سے حاتم بن اساعیل نے بیان کیا اور انہوں نے سائب بن بیان کیا اور انہوں نے سائب بن بزید ڈالٹو کے سے ساکہ میری خالہ مجھے رسول اللہ منا ٹیٹو کی خدمت میں لے کرحاضر ہو کیں اور عرض کیا یارسول اللہ! بیریرا بھانجا بیار ہو گیا ہے۔ اس پر آئخضرت منا ٹیٹو کے نے میر سرسر پر دست مبارک پھیرا اور میر سے لئے برکت کی دعافر مائی۔ اس کے بعد آپ نے وضوکیا تو میں نے آپ کے وضو برکت کی دعافر مائی۔ اس کے بعد آپ نے وضوکیا تو میں نے آپ کے وضو کا پانی بیا ، پھر آپ کی پیٹے کی طرف جا کر کھڑا ہو گیا اور میں نے مہر نبوت کو آپ کے دونوں مونڈ حول کے درمیان دیکھا۔ محمد بن عبداللہ نے کہا کہ جملہ میں جو اس کی اس سفیدی کو کہتے ہیں جو اس کی دونوں آئکھوں کے درمیان دیکھا۔ میں بن مز ہ نے کہا مثل زو الجبلة حول آپ کی میں ہوتی ہے۔ ابراہیم بن مز ہ نے کہا کہ میں جہا کہ کہا کہ کے بیہ بے دونوں آئکھوں کے بچر میں بیا پھر زائے مجملہ پہلے پھرزائے مجملہ پہلے ہے۔

تشویج: عافظ صاحب کہتے ہیں کہ بیم ولادت کے وقت آپ کی پشت پر نہتی جیسے بعض نے گمان کیا ہے بلکش صدر کے بعد فرشتوں نے یہ علامت کردی تھی۔ مضمون ابور اور جالی اور حارث بن اسامہ نے اپنی مندوں میں اور ابوقیم نے دلائل المعر قبیل اور امام احمد اور جبی نے دوایت کیا علامت کردی تھی۔ مضمون ابور اور جبیل نے دوایت کیا ہے۔ ((منل ذر المحملة)) کا نفظ اکر شخوں میں حدیث میں ہے اور جبحہ بیت کہ بیعد یث میں ہے کو کور سے چھوٹا ہوتا ہے۔ زر بتعد یم زائے اس افظ کی تغییر کیوں بیان کرتے اور بعض نے بول ترجمہ کیا ہے جیسے تجلہ کا انڈ ااور تجلہ ایک پرندہ کا نام ہے جو کبوتر سے چھوٹا ہوتا ہے۔ زر بتعد یم زائے محملہ بات محملہ بنائے مجملہ بنائے مجملہ بنائے محملہ بنت شریح تھا۔ معلوم نہیں ہوا۔ ہاں ان کی ماں کا نام علہ بنت شریح تھا۔ بخاری بھائی معلوم نہیں ہوا۔ ہاں ان کی ماں کا نام علہ بنت شریح تھا۔

باب: نى كرىم مَا الله المراحلات فاصلىكابيان

(۳۵۲۲) ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا ، ان سے عمر بن سعید بن ابی حسین فی سے بیان کیا ، ان سے عقبہ بن حارث نے کہ حضرت ابو بکر ڈائٹڈ عصر کی نماز سے فارغ ہوکر معجد سے باہر نکا تو دیکھا کہ

٣٥٤٠ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاظِيمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ حُسَيْنِ، عَن ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةً، عَنْ عُفْبَةً بْنِ الْحَادِثِ، إِقَالَ: صَلَّى أَبُوْ بَكُرِ

بَابُ صِفَةِ النَّبِي مُلْكُمُ

الْعَصْرَ، ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِيْ فَرَأَى الْحَسَنَ

يَلْعَبُ مَعَ الصَّبْيَانِ، فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ

حفرت حسن بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں ۔حفرت صدیق والنظ نے ان کواینے کندھے پر بٹھالیا اور فرمایا میرے باہتم پر قربان جوان تم این جی

وَعَلِيْ يَضْحَكُ. [طرفه في: ١٥٥٠] دم تق (خُوْل الورم تق) -تشويج: حضرت حسن والتلق في كريم مَا لينيم كريم مَا لينيم كريم مَا لينيم كريم مَا لين من المرتب من المنافق كروايت من ب كرجناب حسين والتلفظ بهت مشابه عندان دونوں میں اختلاف جیس ہے۔ وجوہ مشابہت مختلف ہول مربعض نے کہا کہ حضرت حسن نصف اعلیٰ بدن میں مشابہ تھے اور حضرت حسین نصف اسفل میں فرض بیکددونوں شاہرادے نی کریم سالین کے پوری تصویر تھے۔اس مدیث سے رافضیوں کا بھی رد ہوا جو جناب ابو برصدین تالین کوئی کریم مظافیظ کا دشمن اورمخالف خیال کرتے ہیں کیونکہ میدتھہ آپ کی وفات کے بعد کا ہے ،کوئی بے دقوف بھی ایر ابیاں ہیں کرسکا۔ ابو بمرصدیق جب تك زنده رب ني كريم مَن الينيم اورآپ كي آل واولا و ك خيرخواه اورجال شاربن كررب - (رضى الله عنه وارضاه)-

(۳۵۳۳) م ساحدين يوس في بيان كياء كمام سازير في بيان كياء كهاجم سامعيل بن الى خالدنے بيان كيا اوران سے ابو جيف والفؤن نے بیان کیا کہ نبی کریم مَا اللہ کا میں نے ویکھا تھا۔ حضرت حسن واللہ میں آپ کی پوری شاہت موجود تھی۔

٣٥٤٣ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَالَ: رَأْيْتُ النَّبِيِّ مُلْتُكُمُّ وَكَانَ الْحَسَنُ يُشْبِهُهُ. [طرفه في: ٢٠٨٢] [مسلم: ٢٠٨١، ٢٠٨٢

ترمذي: ٢٨٢٦]

٣٥٤٤ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٌّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبًا جُحَيْفَةَ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ مُلْكُمًّا وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٌّ يُشْبِهُهُ قُلْتُ لِأَبِيْ جُحَيْفَةَ: صِفْهُ لِيْ. قَالَ: كَانَ أَبْيَضَ قَدْ شَمِطَ. وَأَمَرَ لَنَا النَّبِيُّ مَا اللَّهِيُّ مَا اللَّهِ مَا اللَّهُمَّ بِثَلَاثَ عَشْرَةً قَلُوصًا قَالَ: فَقُبِضَ النَّبِيُّ مَا لِكُلُّكُمُ قَبْلَ أَنْ نَقْبِضَهَا. [راجع: ٣٥٤٣]

٣٥٤٥_ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ رَجَآهِ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ وَهْبٍ أَبِيْ جُحَيْفَةَ السُّوَائِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ مُلْكُمَّا وَرَأَيْتُ بَيَاضًا مِنْ تَحْتِ شَفَتِهِ السُّفْلَى

(۳۵۳۳) مجھ سے عمروبن على فلاس في بيان كيا ،كما بم سے ابن فغيل في بیان کیا ، کہا ہم سے اساعیل بن ابی خالد نے بیان کیا ، کہا کہ میں نے ابو جید داللہ سے سنا، وہ بیان کرتے سے کہ میں نے نی کریم ماللی کو یکھا ہے،حسن بن علی دافی اس آپ کی شاہت بوری طرح موجود تھی۔اساعیل بن الى فالدن كبا، من في الوجيف والفؤ عصوض كياكة بي مالفيم ک مغت بیان کریں ۔انہوں نے کہا آپ سفیدر مگ کے تھے ، کچھ بال سفید ہو گئے اور آپ نے جمیں تیرہ اونٹیول کے دیئے جانے کا حکم دیا تھا، ليكن الجمي مم في ان اوسطيول كواسية قصد ين ميس ليا تماكم آب كي وفات

(۳۵۴۵) ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا ، کہا ہم سے اسرائیل نے بیان کیا ، ان سے ابواسحاق نے ، ان سے وہب نے ، ان سے ابو حیف سوائی دالٹی نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم مالٹی کا کود یکھا،آب کے تعلی ہونٹ مبارک کے بنچ تھوڑی کے مجھ (بال) سفید تھے۔

الْعَنْفَقَةَ. [مسلم: ٨٠٠ أو ابن ماجه: ٣٦٢٨]

تشريع: عنقه فورى اوركب زيري كدرميان كوكم بي-

٣٥٤٦ حَدَّثَنَا عِصَامُ إَنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَرِيْزُ ابْنُ عُنْمَانَ ، أَنَّهُ سَأَلَ عَلْدَاللَّهِ بْنَ بُسُر صَاحِبَ النَّبِي مُنْ كُمَّ قَالَ: أَرَأَيْتَ النَّبِيِّ مِنْكُمُ كَانَ شَيْخًا

قَالَ: كَانَ فِيْ عَنْفَقَتِهِ شَلْمُعَرَاتُ بِيْضٌ.

تشويج: ان جمله احاديث ألكوره ميس كسي ندكس وصف نوى كاذكر مواب اى لئة ان احاديث كواس باب كذيل ميس لاياممياب-

(۳۵۱۷) مے کی بن بکیرنے بیان کیا ، کہا کہ مجھے ایث نے بیان کیا ، ان سے خالد نے ، ان سے سعید بن ابی ہلال نے ، ان سے رسید بن عبدالحن نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک دلافظ سے سا ،آپ نے نی کریم مَالیّنیّم کاوصاف مبارکہ بیان کرتے ہوئے بتلایا کہ آپ درمیانہ قد تتے ، نه بہت لمب اور نه چھوٹے قد والے ، رنگ کھانا ہوا تھا (سرخ و سفید) نہ خالی سفید سے اور نہ بالکل گندم گوں ۔آپ کے بال نہ بالکل مڑے ہوئے سخت قتم کے تھے اور نہ سیدھے لئکے ہوئے ہی تھے۔ نزول وی کے وقت آپ کی عمر جالیس سال تھی۔ مکد میں آپ نے وس سال تک قیام فرمایا اوراس پورے عرصه پس آپ پر وی نازل ہوتی رہی اور مدیند میں بھی آپ کا قیام دس سال تک رہا۔ آپ کے سراور داڑھی میں بیس بال بھی سفیز ہیں ہوئے تھے۔ربید (راوی حدیث) نے بیان کیا کہ پھر میں نے آپ مَالیّی کا ایک بال دیکھا تو وہ سرخ تھا میں نے اس کے متعلق پوچھا تو جھے بتایا گیا کہ بینوشبولگاتے لگاتے سرخ ہوگیا ہے۔

(۳۵۳۲) مسعمام بن خالدنے بیان کیا، انہوں نے کہاہم سے حرید

بن عثان نے بیان کیا اور انہوں نے نبی کریم سَالیّٰیِّم کے صحالی عبدالله بن

بسر ر الشفاع يوجها ، كيارسول الله مَا الله عَلَيْ إلى الراس من المنافق على المهول في كما

كمآب كالمورى كے چندبال سفيد بوك تھ۔

٣٥٤٧ حَدَّثَنَا يَحْيَالُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللُّيْثُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أُسَعِيْدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِي غُلِدِالرَّحْمَن، سَمِعْتُ أَنْسَ بْنَ مَالِكِ، يَصِيُّ النَّبِيِّ مُكْلِكُمْ قَالَ: كَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ ۚ لِلَّهِ بِالطُّويْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ، أَزْهَرَ اللَّوْنِ لَيُّلْسَ بِأَبْيَضَ أُمْهَنَّ وَلَا آدَمَ، لَيْسَ بِجَعْدِ قَطَلْظٍ وَلَا سَبْطِ رَجِل، أَنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ أَإِلَّامِيْنَ، فَلَبِثَ بِمَكَّةً عَشْرَ سِنِيْنَ يُنْزَلُ عَلِيْهِ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ، وَقُبِضَ، وَلَيْسُلُ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءً إِقَالَ رَبِيعَةً: فَرَأَيْتُ شَعَرًا مِنْ شَعَرِهِ، فَإِذًّا هُوَ أَحْمَرُ فَسَأَلْتُ فَقِيْلَ: احْمَرَّ مِنَ الطُّيْلِ. [طرفاه في: ٣٥٤٨،

٥٩٠٠][مسلم: ٢٠٨٩ تراملاني: ٣٦٢٣]

تشويج: ني كريم مَنَا يُنْزُ برولي ك شروع مونے كے بعد تقريباً تين سال ايے كزرے جن ميں آپ بروى كاسلىله بند موكيا تعا، اس " فترت" كا ز مان کہتے ہیں۔رادی نے بھے اللہ اسالوں کو صدف کردیا ہے جن میں سلسلدوی کے شروع ہونے کے بعددی نہیں آئی تھی۔ آپ کی نبوت کے بعد قیام کمکی کل مت تیره سال ہے۔

(٣٥١٠٠) مم عداللد بن يوسف في بيان كيا ، انبول في كما مم كو ما لک بن انس نے خروی ، انہیں رہید بن الی عبد الرحل نے اور انہوں نے انس بن مالک والعُن سے سناء آب نے کہا کرسول الله مظافیظ نہ ٣٥٤٨ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ إِبْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنْسُ، عَنْ أَرْبِيْعَةً بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أُنْسِ بْلُ مَالِكِ أَنَّهُ سَمِعَهُ

بہت لیے تھے اور نہ چھوٹے قد کے ، نہ بالکل سفید تھے اور نہ گندی رنگ ے، نہ آپ کے بال بہت زیادہ تھنگریا کے بخت تضاور نہ بالکل سید ھے لٹکے ہوئے ۔اللہ تعالی نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں نبوت دی اور آب نے مکہ میں دس سال تک قیام کیا اور مدینہ میں دس سال تک قیام کیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی تو آپ کے سرا ورڈ اڑھی کے میں بال بھی سفید نہیں تھے۔

فضائل ومناقب كابيان

(٣٥٣٩) م سے ابوعبداللداحد بن سعيد نے بيان كيا، كما م سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا ، کہا ہم سے اہر اہیم بن اوسف نے بیان کیا ، ان سے ان كے والد نے ، ان سے ابواسحاق نے بيان كيا كه يس نے براء بن عازب والنفؤ سے سنا،آپ نے بیان کیا کدرسول الله مظافیر محسن و جمال میں بھی سب سے بڑھ کرتھے اور اخلاق میں بھی سب سے بہتر تھے۔آ پ کا قدنه بهت لمباتهااورنه جهونا (بلكه درميانه قدتها)_

(۳۵۵۰) ہم سے ابوقعم نے بیان کیا ، کہا ہم سے ہمام نے بیان کیا ، ان ے قادہ نے کہ میں نے اس والنیز سے بوجھا کیارسول الله مَا الْمَا اللهِ مَا اللهِ مَا اللهِ مَا اللهِ مَا اللهِ مَا خضاب بھی استعال فرمایا تھا انہوں نے کہا کہ آپ نے بھی خضاب نہیں لگایا صرف آپ کی دونوں کنیٹیوں پر (سرمیں) چند بال سفید تھے۔

تشريج: مرابورمة كى روايت مين جس كوحاكم اوراصخاب سن في نكالا ب، يد ب كراب كي بالول يرمبندى كا خضاب تعا-ابن عمر والتي الم روایت میں ہے کہ آپ زرد خضاب کرتے تھے اور احمال ہے کہ آپ نے مہندی بطریق خوشبولگائی موہ ای طرح زعفران بھی ۔ان لوگوں نے اس کو

(۳۵۵۱) ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براء بن عازب بھا اللہ ان کیا کہ رسول الله مَلَيْظِم درميان قد كے تھے۔آپ كاسيند بہت كشاده اور كھلا ہوا تھا۔آپ کے (سرکے)بال گانوں کی لوتک لٹکتے رہتے تھے۔ میں نے آنحضرت منافیظ کوایک مرتبہ سرخ جوڑے میں دیکھا۔ میں نے آپ سے بردھ کر حسین کسی کنبیں دیکھا۔ پوسف بن ابی اسحاق نے اپنے والد کے

يَقُولُ: كَانُ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ اللَّهِ مَنْ إِللَّهِ مِنْ إِللَّهِ مِنْ إِللَّهِ مِنْ إِللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللّ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ، وَلَا بِالأَبْيَضِ الْأَمْهَٰتِ، وَلَيْسَ بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ، بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبُّعِيْنَ سَنَةً، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ، وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ، وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ، وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةُ بَيْضَاءَ. [راجع: ٣٥٤٧] ٣٥٤٩ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ أَبُوْ عَبْدِاللَّهِ ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاق،

قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ

اللَّهِ مُثَّلِثُهُمْ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهَا وَأَحْسَنُهُمْ

خَلْقًا، لَيْسَ بِالطُّويْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ.

[مسلم: ٢٠٦٦]

٣٥٥٠ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةً، قَالَ: سَأَلْتُ أَنْسًا هَلْ خَضَبَ النَّبِيُّ مَا اللَّهُ قَالَ: لا، إِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ فِي صُدْعَيْهِ. [طرفاه في: ٥٨٩٤، ٥٨٩٥] [نسائي: ١٠١٥]

خضاب مجماريي حمال ب كدانس ذاتنك خضاب ندد يكها مور

٣٥٥١ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُغْبَةً، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْن عَازِب، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ مَا لِللَّهُ مَا بُوعًا، بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، لَهُ شَعَرٌ يَبْلُغُ شَخْمَةً أَذُنِيْهِ، رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ. وَقَالَ يُوسُفُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ

عَنْ أَبِيهِ إِلَى مَنْكِبَيْهِ إِلَى مَنْكِبَيْهِ إِلَى مَنْكِبَيْهِ إِلَى مَنْكِبِيه "بيان كيا (بجائ لفظ محمة أذنيه ك) يعنى الى منكبيه "بيان كيا (بجائ لفظ محمة أذنيه ك) يعنى المواد ١٩٠١] [مسلم: ١٤٤] إلى المواد ١٩٠١] [مسلم: ١٤٤] إلى المواد ١٩٠٠] إلى مواد المواد المو

٤٤٠٧١ ئىسانى: ٧٤٧٥

قشوج : بیسف کے طریق کوخود مولف نے ابھی نکالا محر مختر طور پر۔اس میں بالوں کاذکر نہیں ہے۔ بعض روایتوں میں آپ کے بال کانوں کی لوتک، بعض روایتوں میں کندھوں تک بعض روایتوں میں ان کے چ تک ذکور ہیں۔ان کا اختلاف یوں رفع ہوسکتا ہے کہ جس وقت آپ تیل ڈالتے ، تنگمی کرتے تو بال کندھوں تک آ بجائے ، خالی وقتوں میں کانوں تک یا دونوں کے چ میں رہے۔

٣٥٥٢ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيِّم، حَدَّثَنَا زُهَيْر، عَنْ (٣٥٥٢) بم سابوتيم نے بيان كيا، كها بم سے زبير نے بيان كيا، ان أَبِي إِسْحَاقَ هُوَ السَّلِيْعِيُّ قَالَ: سُئِلَ الْبَرَاءُ سے ابواسحاق نے بيان كيا كركى نے براء رُلَائِئُ سے بوچھا، كيا رسول أَكَابَ وَجْهُ النَّبِي مِلْكُمُ السَّيْفِ قَالَ: لَا بَلْ اللهُ مَا اللهُ اللهُ مَا اللهُ اللهُ اللهُ مَا اللهُ مَا اللهُ مَا اللهُ مَا اللهُ اللهُ مَا اللهُ اللهُ اللهُ مَا اللهُ مَا اللهُ مَا اللهُ الله

قشوجے: کول سے بیر مرفق نہیں کہ بالکل کول تھا بلکہ قدرے کولائی تھی۔ عرب میں بیسن میں داخل ہے، اس کے ساتھ آپ کے دخسار پھولے نہ تعے بلکہ صاف تنے جیسے دوسر کی روایت میں ہے۔ ڈاڑھی آپ کی کول اور تھنی ہوئی ، قریب تھی کہ بینے ڈھانپ لے، بال بہت سیاہ ، آٹھیں سرکمیں ، ان میں مرخ ڈورا تھا۔ الغرض آبلے حسن مجسم تنے۔ (مُنَا اِنْجُمُم)

> ٣٥٥٣ حَدَّثَنَا الْخُلِسَنُ بْنُ مَنْصُورِ أَبُو عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدِ الْأَغُورُ، بِالْمُصِّيْصَةِ، حَدَّثَنَا شُهْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ:

سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةً ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّهِ عَثَنَ أَبَا جُحَيْفَةً ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّهِ عَثْنَ أَنْ اللّهِ عَثْنَ أَنْ أَلَى الْبَشَاحَاءِ نَتَهَ ضَأَنْ صَلّى الظّهْرَ رَكْعَتَيْنَ ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنَ ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنَ ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْن ، وَالْعَرْقُ وَرَادَ فِيْهِ عَوْلُ

عَنْ أَيِيْهِ أَبِيْ جُحَيْظَةً قَالَ: كَانَ تَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْمَوْأَةُ، وَقَامُ النَّاسُ فَجَعَلُوا يَأْخُذُونَ يَدَيْهِ، قَالَ: يَدَيْهِ، قَلَى: يَدَيْهِ، قَلَى:

فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ، فَوَضَغُمُّهَا عَلَىٰ وَجْهِيْ، فَإِذَا

هِيَ أَبْرَدُ مِنَ النَّلِجِ ، وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ النَّمِينَ النَّلِجِ ، وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ النَّمِينَ النِّمِينَ النِّمِينَ مِنَ النِّمِينَ النَّهِ الْمِينَ الْمُنْسِلِقِ اللِّهِ الْمُعَلِّينِ الْمِينَ الْمُلْكِنِ الْمِينَ الْمُنْسِلِقِ اللْمُعِلَّ الْمُعْلِمِينَ النِّهِ الْمِينَ الْمُنْسِلِقِ اللِّهِ اللِّهِ الْمِينَ الْمُنْسِلِقِ اللِّهِينَ الْمُنْسِلِقِ اللِّهِ الْمِينَ الْمُنْسِلِقِ اللِمِينَ الْمُلِينِ الْمُنْسِلِقِ اللِّهِ الْمِينَا الْمُنْسِلِقِ الْمِينَ الْمِينَا الْمُنْسِلِقِ اللِّهِ الْمِينَا الْمُنْسِلِقِ الْمِينَا الْمُنْسِلِقِ اللْمِينَ الْمُنْسِلِقِ الْمُنْسِلِقِ الْمِينَا الْمِينَ الْمُنْسِلِينَ الْمُنْسِلِقِ الْمُنْسِلِينَ الْمُنْسِلِينَ الْمُنْسِلِقِ الْمُنْسِلِينَ الْمُنْسِلِينَ الْمُنْسِلِقِ الْمُلِينِ الْمُنْسِلِينَ الْمُنْسِلِينَ الْمُنْسِلِينِ اللْمُنْسِلِينَ الْمُنْسِلِينِ الْمُنْسِلِينَ الْمُنْسِلِينَ الْمُنْسِلِينَ الْمُنْسِلِينَ الْمُنْسِلِينَ الْمُنْسِلِينَ الْمُنْسِلِينِ الْمُلِمِينَ الْمُنْسِلِينَ الْمُنْسِلِينِ الْمُنْسِلِينَ الْمُنْسِلِينَ الْمُنْسِلِينَ الْمُنْسِلِينِ الْمُنْسِلِينِ الْمُنْسِلِينِ الْمُنْسِلِينِ الْمُنْسِلِينِ الْمُنْسِلِينِ الْمُنْسِلِينِ الْمُنْسِلِينِ الْمُنْسِلِينِ الْمُنْسِلِينِي الْمُنْسِلِينِ الْمُنْسِلِينِ الْمُنْسِلِينِ الْمُنْسِلِينِ الْمُنْسِلِينِ الْمُنْسِلِي

تشوج : ایک روایت میل ب، آپ نے ایک و ول پانی میں کلی کر کے وہ پانی کویں میں و ال دیا تو کنویں میں ہے مشک جیسی خوشبو آنے کی ام سلیم خاصیا نے آپ کا پیدنہ جمع کر کے رکھا، خوشبو میں ملایا تو وہ دوسری خوشبو سے زیادہ معطرتھا۔ ابو یعلی اور ہزار نے با ساوسیح کالاکر آپ جب مدینہ کے فضائل ومناقب كابيان

کسی رائے سے گزرتے تو وہ مبک جاتا۔ ایک غریب عورت کے پاس خوشبونتی ۔ آپ نے شیشی میں اپناتھوڑ اسابیداے دے دیا تواس سے سارے مدیندوالےمشک کی می خوشبوپاتے۔اس کے محر کانام بیت المطبین برحمیا تھا۔ (ابویعلی،طبرانی)

(۳۵۵۳) ہم سےعبدان نے بیان کیا، کہا ہم سےعبداللہ نے بیان کیا، کہا ٣٥٥٤ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ،

ہم کو بوٹس نے خبردی ،ان سے زہری نے بیان کیا ،کہا مجھ سے عبیداللہ بن أُخْبَرَنَا يُؤنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عبدالله نے بیان کیا اور ان سے عبدالله بن عباس ولا فینا نے بیان کیا کہ عُبَيْدُ اللَّهِ بِنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

رسول الله مَا الله م كَانَ النَّبِيِّ مُشْكُمُ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَأَجْوَدُ مَا جرئيل ماينيا كى ملا قات موتى تو آپكى سخاوت ادر بھى برھ جايا كرتى تھى ـ يَكُوْنُ فِي رَمَضَانَ، حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ،

جرئیل الینا رمضان کی ہردات میں آپ سے ملاقات کے لئے تشریف وَكَانَ جِبْرِيْلُ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ ،

لاتے اور آپ کے ساتھ قرآن مجید کا دور کرتے ۔ اس وقت رسول فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللَّهِ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهِ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مَلْ اللَّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّالِي مِنْ الللَّهُ مِنْ مِنْ الللَّهُ م بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ. [راجع: ٦]

ہوجاتے تھے۔

تشويج: نى كريم مَنْ يَعْمُ ك بشاراوصاف حسنيس س يهال آپكى صفت سخاوت كاذكر ب-اس مديث كواى لئے اس باب ح تحت الات -باب اور حدیث میں یہی مطابقت ہے۔

(٣٥٥٥) جم سے يحيٰ بن موىٰ نے بيان كيا ، كہا جم سے عبد الرزاق نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن جریج نے بیان کیا، کہا کہ مجھے ابن شہاب نے خر دی ، انہیں عروہ نے اور انہیں عائشہ ڈاٹھٹا نے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ سَالِیُوْمُ ان کے یہاں بہت ہی خوش خوش داخل ہوئے ،خوشی اورمسرت سے بیشانی كى كيري چك رى تھيں - پرآپ نے فرمايا: "عائشه! تم نے سانہيں مجززمد کی نے زید واسامہ کے صرف قدم دیکھ کرکیابات کی ؟ اس نے کہا كدايك كے پاؤں دوسرے كے پاؤں سے ملتے ہوئے نظرآ تے ہيں۔''

٣٥٥٥ حَدَّثَنَا يَخْيَى بْنُ مُوْسَى،حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ شْهَابٍ، عَنْ عُرْوَةً، عَنْ عَائِشَةً أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ مُخْتُكُمُ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيْرُ وَجْهِهِ، فَقَالَ: ((أَلَمُ تَسْمَعِيُ إِلَى مَا قَالَ الْمُدُلِجِيُّ لِزَيْدٍ وَأَسَامَةً ورَأَي أَقْدَامَهُمَا لِنَّ بَعْضَ هَذِهِ الْأَقْدَامِ مِنْ بَعْضٍ)). [اطراف في: ۱۳۷۳، ۲۷۷۰، ۱۷۷۴][مسلم: ۲۲۳۹]

تشويج: بوايقا كرزيد كور يصاور اسامدساه فام بعض منافق شبكرت سفك اسامدزيدك بينبين مين -ايك بارباب بين جاوراوره ہوئے سور ہے تھے كر پاؤں كھلے ہوئے تھے۔ مدلجی نے جوعرب كابرا قياف شناس تھا، پاؤں و كھ كركہايد پاؤں ايك دوسرے سے ملتے ہيں ياايك دوسرے میں سے ہیں۔امام شافعی مُنتید نے اس صدیث سے قیافد کو صحص سمجھ ہے۔ یہاں اس صدیث کے لانے سے بیٹا بت کرنامنظور ہے کہ آپ کی بیشانی میں لكيري تيس اس مديث مين آپ كى فرحت وسرت كاذكر بجوآپ كاخلاق فاصله متعلق ب-اى كے اس مديث كويبال لائے-

(٣٥٥١) م سے يكي بن بير نے بيان كيا، كهامم ساليف نے بيان كيا، ان سے عقیل نے ،ان سے ابن شہاب نے ،ان سے عبدالرحمٰن بن عبدالله بن كعب نے اوران ععبداللد بن كعب نے بيان كيا كميس فے كعب بن

٣٥٥٦ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكْيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيثُ، عَنْ عُقَيْل، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ

ابْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ كَعْبِ، أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ كَعْبِ،

ما لك راللين سي سنا-آپ غزوه توك مين اين پيچيده جان كاواقعه بيان کررہے تھے، انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں نے (توبہ قبول ہونے کے بعد) حاضر موكر رسول الله مَا الله عَلَيْ يَمْ كوسلام كيا توجيرة مبارك مسرت وخوشي سے چک رہا تھا۔ جب بھی حضور مُلَا اللہ اس بات پرمسرور ہوتے تو چرو مبارك چبك اٹھتا ،ايسامعلوم ہوتا جيسے جاند كائكرا ہواور آپ كی خوشی كوہم اس سے پہیان جاتے تھے۔

(٣٥٥٧) مم سے قتيم بن سعيد نے بيان کيا ، کہامم سے يعقوب بن عبدالرطن نے بیان کیا ،ان سے عمرو بن الی عمرونے ،ان سے سعید مقبری نے اوران سے حضرت ابو ہر رہ و ڈاکٹنڈ نے بیان کیا کہ رسول اللہ مَا اللّٰہِ عَلَیْم نے فرمایا: "میں (حضرت آ دم سے لے کر) برابر آ دمیوں کے بہتر قرنوں میں موتا آیا ہوں (بعنی شریف اور یا کیزہ نسلوں میں) یہاں تک کہ وہ قرن آیا جس میں میں پیدا ہوا۔''

مرزے ہیں۔آپ کا فیداد میں مفرت اہرا ہم عالیقا ہیں، محرصرت اساعیل عالیقا ہیں، جوابوالعرب ہیں۔اس کے بعدمر بوں کے جتنے سلسلے ہیں، ان سب میں آپ کا خاندال سب سے زیادہ شریف اورر فیع تھا۔ آپ کا تعلق اساعیل عَلیم اُلیم کی اولا دکی شاخ بنی کنانہ سے ، پھر تن ہاشم ے ہے۔ قرن کی مت عالی سال سال سے ایک ویس سال تک بتلائی کی ہے کہ یا یک قرن ہوتا ہے۔ (واللہ اعلم)۔

(۵۵۸) م سے کی بن بیرنے بیان کیا، کہام سے لیف نے بیان کیا، ان سے یوس نے ،ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، کہا مجھ کوعبید اللہ بن عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَن ابْن عَبَّاسِ أَنَّ عبدالله في خبر دى اور أنبين عبدالله بن عباس وللنَّهُ الذي كهرسول الله مَنَا ليَّيْمَ ا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مِنْ اللَّلَّمُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّالِمُ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ م الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونًا رَوُّوْسَهُمْ فَكَانَ أَهْلُ عادت في كدوه آكے كركے بال دوصوں ميں تقيم كر ليتے تھ (پيثاني یر براہیں رہے دیتے تھے) اور اہل کتاب (یبودونصاری) سر کے آگے کے بال پیثانی پر پڑار ہے دیتے تھے۔آنخضرت منافیظ ان معاملات میں جن كم معلق الله تعالى كاكوكى حكم آب كونه ملا موتا ، الل كماب كى موافقت پند فرماتے (اور حکم نازل ہونے کے بعد وجی برعمل کرتے تھے) پھر حضور مَا النَّيْمُ مِهِي سرمين ما تك نكالن لك _ لك_

قَالَ: سَمِعْتُ كَعْنَا إِنَّ مَالِكِ، يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلُّفَ عَنْ تَبُوالكَ، فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ مُسْكُمُ وَأَلْمُو يَبُرُقُ وَجُهُهُ مِنَ السُّرُوْرِ، وَكَانَ رَسُّلُولُ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ، حَلَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ، وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ مِنْهُ [راجع: ٢٧٥٧]

٣٥٥٧ حَدَّثَنَا قُتَّلِيْةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِالرَّ لَجْمَنِ، عَنْ عَمْرُو، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِي، عَلِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا لَىٰ: ((بُعَيْنُتُ مِنْ خَيْرِ قُرُون بَنِي آذَمَ قُرْنًا فَقَرْنًا، حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِي کنت منه)).

٣٥٥٨ حَدَّثَنَا يَحْيَى إِبْنُ بِكَيْرِ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسُ، عَنِ أَبْنِ شِهَابٍ،أَخْبَرَنِي الْكِتَّابِ يَسْدِلُونَ رُبُّ وْسَهُمْ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ أَلْقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرُ فِيْهِ بِشَيْءٍ ، ثُمَّ فَرَقَ رَسُولُ اللَّهِ مِلْكُمَّا رَأْسَهُ. [طرفاه في: ٤ \$ ٣٩، ٩١٧، ٥٩١٧]

[مسلم: ٢٢ ٠٦٠ آبوداود المداعة نسائي: ٢٥٢٥٠ ابن ماجه: ٣٦٣٢].

تشريج: ادر پياني براني ان جور ديا-شايد آپ وهم آيا بوا-

٣٥٥٩ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِيْ حَمْزَةً؛ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرِو قَالَ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ مِثْكُمُ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَكَانَ يَقُوْلُ: ((إِنَّ مِنُ خِيَارِكُمْ أَحْسَنكُمْ أَخُلَاقًا)). [اطرافه في: خِيَارِكُمْ أَحْسَنكُمْ أَخُلَاقًا)). [اطرافه في:

٣٥٦٠ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا خُيَّرَ رَسُولُ اللَّهِ طَلِّكُمُ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا، مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا، فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ طَلِّكُمُ لِنَفْسِهِ، إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ بِهَا. [اطرافه في: ٦١٢٦، ٦٧٨٦،

۲۸۵۳] [مسلم: ۵۱۰۳؛ ابوداود: ۵۸۷۵]

(۳۵۱۰) ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا ، کہا ہم کوانام مالک نے خبردی ، انہیں ابن شہاب نے ، انہیں عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ واللہ اللہ ماللہ کے انہیں کیا کہ رسول اللہ ماللہ کے جب بھی دو چیز وں میں سے کسی ایک کے افتیار کرنے کے لئے کہا گیا تو آپ نے ہمیشہ ای کو افتیار فرمایا جس میں آپ کوزیادہ آسانی معلوم ہوئی بشر طیکہ اس میں کوئی شائبہ بھی ہوتا تو آپ اس سے گناہ نہ ہو ۔ کیونکہ اگر اس میں گناہ کا کوئی شائبہ بھی ہوتا تو آپ اس سے سے زیادہ دورر سے اوررسول اللہ منا اللہ عنا اللہ عنا کہ کئی خات کے لئے بھی ضرور بدلا لیتے تھے۔

(۳۵۹۱) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد نے بیان کیا، ان سے ثابت نے اوران سے انس بن مالک رشانی نے نیان کیا کہ شاتو نے بیان کیا کہ شاتو نے کریم میانی نیا ہے تھے جھوا اور نہ میں نے رسول اللہ منا ا

٣٥٦١ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَس قَالَ: مَا مَسِسْتُ حَرِيْرًا وَلَا دِيْبَاجًا أَلْيَنَ مِنْ كَفَّ النَّبِيِّ عَلْقَامٌ، وَلَا شَيِمْتُ رِيْحًا قَطْ أَوْ عَرْفًا قَطْ أَطْيَبَ مِنْ رِيْح أَوْ عَرْفِ النَّبِيِّ عَلَيْكُمٌ.

[راجع: ۱۱٤۱

(٣٥٦٢) جم سے مسدد نے بیان کیا، انہوں نے کہا جم سے محیٰ نے بیان كيا،ان ع شعبه في ان ع قاده في ان ع عبدالله ابن الي عتبه في اوران سے ابوسعید خدری والفیونے نیان کیا کدرسول الله مَالَّ فَیْم بردونشین كنوارى لزكيول يے بھي زياده شرميلے تھے۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا ، کہا ہم سے یحی بن سعید قطان اور ابن مہدی دونون نے بیان کیا، کہا کہم سے شعبہ نے ای طرح بیان کیا (اس زیادتی کے ساتھ) کہ جب آپ کی ہات کو برا سجھتے تو آپ کے چہرے پر ال كااثر ظاهر موجاتا_

خبردی، انہیں اعمش نے ، انہیں ابوحازم نے اوران سے ابو ہر رہ وٹالنیئے نے بیان کیا کہ نی کریم مظافیظ نے بھی کسی کھانے میں عیب نبیں نکالا ،اگرآ پو

تشويج: بزارك روايت ميس المحكمة بكالبحي كمي فسرنبين ويكها (٣٥١٣) مجھ سے على بن جعد نے بيان كياء انہوں نے كہا كہ بم كوشعبد نے

٣٥٦٣. خَدَّثَنَا عَلِيٌّ بْلُّ الْجَعْدِ، أَخْبَرَنَا شِعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا أَغَابَ النَّبِّي مُلْكُمُ طَعَامًا قَطْ، إِنِ اشْتَهَاهُ أَيُّكُهُ، وَإِلَّا تَرَكَهُ. [طرقه في: ٥٤٠٩] [مسلم: ٥٣٨٠؛ ابوداود:

٣٥٦٢ حَدَّثَنَا مُسَدَّد، إَخَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ

شُعْبَةً ، عَنْ قَتَادَةً ، عَنْ إِعَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةً، عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْأُخَذْرِيُّ قَالَ: كَانَّ

النَّبِي مُشْكُمُ أَشَدُّ حَيَاءً مِنَ الْعَدْرَاءِ فِي

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّالًا، حَدَّثَنَا يَحْيَى،

وَابْنُ مَهْدِي قَالًا: حَدَّثَنَا أَشُعْبَةُ، مِثْلَهُ وَإِذَا

كَرِهَ شَيْئًا عُرِفَ فِي وَجْهِلٍ. [طرفاه: ٦١٠٢،

٩ (١٦) [منسلم: ٣٧٠ ١٤ ابن إما جه: ١٨٠ ٤]

٣٧٦٣؛ ترمذي: ٢٠٣١؛ إبن ماجه: ٣٢٥٩]_

تشريج ز اللدوالوں كى يمي شاك موتى ہے، برطاف اس كودنيا برست شكم برورلوگ كھانا كھانے بيضتے بين اورلقم لقمه ميں عيب جوئيال شروع كردية بين الله ياك برمسلمان كواسوه رسول مَنْ يَتَمَمُ بِمُل كَ تَوْ فِيق بَخْتُ (مِين

مرغوب ہوتا تو کھاتے ورنہ جھوڑ دیتے۔

٣٥٦٤ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بِنُ لِلْعِيْدِ، حَدَّثَنَا بَكُرُ ابْنُ مُضَرَّ، غَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَيْلِنَّاةً، غَنِ الْأَغْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ الْبَحْيْنَةَ الأَسْدِي، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ مُلْكُمُ إِذًا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حُتَّى نُرَّى إِبْطَيْهِ. قَالَا إِنْ قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ ، حَدَّثَنَا بَكُرٌ وَقَالَ: بَيَاضَ إِنْظُيْهِ. [دِاجَع: ٣٩] . تَكُ كُنَّا بِكُرِيغُون كِ سفيدى دَهَالَى ويَ تَقي ٣٥٦٥ حَدَّثَنَا عَبْدُالَأَعْلَى إِبْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا " يَزِيْدُ بِنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعْإِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةً،

أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولُ اللَّهِ مَلْكُمْ كَانَّ

لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَاءٍ هِ، إِلَّا فِي

(۳۵۱۴) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے بکر بن مفرنے بیان کیا ،ان سے جعفر بن رسید نے ،ان سے اعرج نے ،ان سے عبداللہ بن ما لک بن بحسینه اسدی والفئه نے بیان کیا که نی کریم مالینظم جب بعده کرتے تو دونوں ہاتھ پیٹ سے الگ رکھتے یہاں تک کہ آپ کی بغلیں ہم یوں دکھے لیتے ۔ ابن بکیر نے برے روایت کی اس میں بول ہے، یہاں

(٣٥٢٥) م عدالاعلى بن حناد في بيان كياء انهول في كهامم س يزيد بن زريع في بيان كيا، انهول في كها بم سيسعيد في بيان كيا، انهول نے قادہ سے ، انہوں نے انس بن مالک والنوز سے کہ رسول الله مظالم علم دعائے استیقاء کے سوااور کسی دعامیں (زیادہ او نیچے) ہاتھ نہیں اٹھاتے

[راجع: ١٠٣٥]

تھے۔اس دعامیں آپ اسٹے او نچ ہاتھ اٹھاتے کہ بغل مبارک کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔ حضرت ابوموی کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی مَا اللّٰیوَ لم نے دولوں باتھ اٹھائے اور میں نے آپ کی دولوں بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

تشوي: اس مديث كولان كاغرض يهال يه اكدآب كى بغليل بالكل سفيداور معاف تفيل _

ن بیان کیا، کہا ہم سے حسن بن صباح بزار نے بیان کیا، کہا ہم سے محمہ بن سابق نے بیان کیا، کہا ہم سے محمہ بن سابق نے بیان کیا، کہا کہ میں نے عون بن الی جیفہ سے سنا، وہ اپنے والد (ابو جیفہ ڈائٹیڈ) سے نقل کرتے تھے کہ میں سفر کے ارادہ سے نبی کریم شائٹیڈ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ابطح میں (محصب میں) خیمہ کے اندرتشر یف رکھتے تھے۔ کڑی دو پہر کا وقت تھا، میں (محصب میں) خیمہ کے اندرتشر یف رکھتے تھے۔ کڑی دو پہر کا وقت تھا، اور حضرت بلال ڈائٹیڈ نے اہر نکل کر نماز کے لئے اذان دی اور اندر آگئے اور حضرت بلال ڈائٹیڈ نے آ تخضرت مُنا اللہ فی نگا ہوا پانی نکالا تو لوگ اسے لینے کوٹوٹ پڑے۔ پھر حضرت بلال ڈائٹیڈ نے آیک نیزہ نکالا اور آت خضرت مُنا اللہ ہوا پانی نکالا اور آت خضرت مُنا اللہ ہوں کی چند اب بھی میری نظروں کے سامنے ہے۔ بلال ڈائٹیڈ نے (سترہ کے لئے) نیزہ گاڑ دیا۔ آپ نے نظم اور عصر کی دودور کعت قصر نماز پڑھائی ،گدھے اور عورتیں دیا۔ آپ کے سامنے سے گزرد ہی تھیں۔

ئىتى ـ ترجمه باباس سے نكاكم آپ كى پندليان نهايت خوبصورت اور چكدارتيس ـ

(۳۵۱۷) مجھ سے حسن بن صباح برار نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے دہرتی نے ، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ وہی تھا نے بیان کیا کہ نبی کر مے اس قدر مشہر مشہر کر باتیں کرتے کہ اگر کوئی شخص (آپ کے الفاظ) گن لینا جا ہتا تو گن سکتا تھا۔

(۳۵۱۸) اورلیٹ نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے بیان کیا،ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے حضرت عائشہ وہ آئے بیان کیا کہ ابوفلاں (حضرت ابو ہریرہ والٹنوز) پر مہیں تجب نہیں ہوا، وہ آئے اور میرے حجرہ کے ایک کونے میں بیٹھ کر رسول ٣٥٦٦ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَاحِ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلِ، مُحَمَّدُ بْنُ سَابِق، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَوْنَ بْنَ أَبِي جُحَيْفَة، ذَكَرَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَة، ذَكَرَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَة، ذَكَرَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَة، ذَكَرَ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: دُفِعْتُ إِلَى النَّبِيِّ عَنْ اللَّهِ عَنْ قَبْةِ كَانَ بِالْهَاجِرَةِ، فَخَرَجَ بِلَالًا فَنَادَى بِالطَّلَةِ، ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ فَضْلَ وَضُوْءِ رَسُولِ اللَّهِ عَنْ اللَّهِ عَلَيْهِ مَنْ اللَّهِ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ الْمَعْقَلُهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْمَعْ اللَّهُ عَلَى الْعَلَى الْمَعْلَى الْمُعْلَقُهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْعَلَى الْمَعْلَى اللَّهُ عَلَى الْعَلَى الْعَلَمْ وَكَوْ الْعَنْرَةَ ، ثُمَّ صَلَى وَيُعْلَى اللَّهُ عَلَى الْعَلَى الْعِلَى الْعَلَى اللَّهُ الْعَلَى الْعِ

الْإِسْتِسْقَاءِ، فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى

يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ. وَقَالَ أَبُو مُوسَى دَعَا

النَّبِيُّ مَا اللَّهِ وَرَفَعَ يَدِيْهِ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ

تشويج: برجى سره كطور برآپ كَآكُارُوكَاكُن في الْمَرَّالُ الْمَرَّالُ الْمَرَّالُ الْمَرَّالُ الْمَرَّالُ الْمَرَّالُ الْمَرَّالُ الْمَرَّالُ الْمَرْيِ ، عَنْ عُرْوَةَ ، حَدْثَنَا سُفْيَالُ ، عَنِ الزُّهْرِي ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِي صَلَّحَالًا كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيْنًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُ لِأَحْصَاهُ. [طرفه في: حَدِيْنًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُ لِأَحْصَاهُ. [طرفه في:

٨٦٥٢][مسلم:١٥٢٢]

٣٥٦٨ ـ وَقَالُ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بُنُ الزَّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: أَلَا يُغْجِبُكَ أَبَا فُلَانٍ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَانِبٍ حُجْرَتِيْ

الله مَنْ يَعْمِمُ كَا احاديث مجصان عن كي لين كرف لك من اس وقت نماز پڑھ رہی تھی ۔ پھروہ میری نمازختم ہونے سے پہلے ہی اٹھ کر چلے مجئے ۔ اگروہ مجھے ل جاتے تو میں ان کی خبر لیتی کدرسول الله مَالیُّمُ عِمْ تمہاری طرح یوں جلدی جلدی باتین نہیں کیا کرتے تھے۔

يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ الللَّهِ اللَّهِ الللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللللَّهِ اللَّهِ الللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ الللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللللَّهِ اللللللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ الللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ الللَّهِ الللَّهِ الللَّهِ الللَّهِ الللللَّهِ الللَّهِ الللَّهِ الللَّهِ الللللَّهِ الللللَّهِ اللَّهِ الللللَّهِ الللللَّهِ الللللَّهِ الللللللَّالِيلَّ الللَّلْمِ الللَّهِ الللَّهِ الللللَّهِ الللَّهِ الللللللَّا الللَّهِ ا ذَلِكَ وَكُنْتُ أُسَبِّحُ فَقَامُ ۚ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُيْحَتِيْ، وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَوْلَادُتُ عَلَيْهِ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ مُشْكُمُ لَمْ يَكُنُّ يَسُرُدُ الْحَدِيْثَ كَسَرْدِكُمْ . [راجع: ٥٦٧ه]] [مسلم: ٦٣٩٩؛

ابوداود: ٣٦٥٥]

تشويج: حفرت عائشه في في المحمد الوجريه والفي كا تيزياني اورعبلت لسانى يرا تكاركيا تعااوراشاره بيقاكه في كريم مَا الفيلم كالفتكوبهت آسته آ ہتہ ہوا کرتی تھی کہ سننے والا آپ کیا کے الفاظ کو گن سکتا تھا۔ کو یا ای طرح آ ہتہ آ ہتہ کلام کرنا اورقر آن وحدیث سنانا جا ہیے لیکن مجمع عام اورخطبہ میں ية يذمين لكائي جاسكتي كيونكم مح احاد إلى عنابت ب كرجب ني كريم مَاليَّيْمُ توحيد كابيان كرتے ياعذاب البي عدد راتے تو آپ كي آواز بہت بوھ اور" توجیه القول بما لا یرضی به القائل " میں دافل سے یعنی کی کے قول کی این تعبیر کرنا جوخود کہنے والے کے ذہن میں بھی نہو۔

باب: نبي كريم مَنَا عَيْمَ كَي آئكس ظاهر مين سوتي تقيير كيكن دل غافل نهيس موتاتها

اس کی روایت سعید بن میناونے جابر دالٹی سے کی ہے اور انہوں نے نی كريم مااشيخ سے۔

(٣٥١٩) جم سےعبداللہ بن مسلمد نے بیان کیا،ان سے امام مالک نے ،ان ے سعید مقبری نے ، ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحل نے اور انہوں نے عائشہ فالٹینا سے پوچھا کرمضان شریف میں رسول الله مَالْقِیْل کی نماز (تبجد یاتراوت کی کیا کیفیت ہوتی تھی؟ انہوں نے بیان کیا کہ آنخضرت مَثَاثِیْرُمُ رمضان مبارک یا دوسرے کسی بھی مہینے میں گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے (ان ہی کو تبجد کہویا تراوی کی پہلے آپ چار رکعت پڑھتے ، وہ رکعتیں کتنی لمبی ہوتی تھیں بکتنی اس میں خوبی ہوتی تھی اس کے بارے میں نہ پوچھو۔پھرآ پ چارر کعات پڑھتے۔ یہ چاروں بھی کتنی کمبی ہوتیں اوران میں كتنى خوني موتى اس كے متعلق نه يوچھو _ پھرآ پ تين ركعت وتر پڑھتے _ ميں فعرض كيا يارسول الله! آب وتريز صف سے يہلے كون سوجات بين؟ آپ نے فرمایا "آ تکھیں سوتی ہیں لیکن میراول بیدار مہتاہے۔"

وَلاَ يَنَامُ قُلْبُهُ رَوَاهُ سَعِيدُ بِنُ مِينَاءَ عَن جَابِرٍ عَنِ النَّبِي مُلْكِيًّا. [طرفه في: ١٨١٧]

بَابُ: كَانَ النَّبَيِّ مَالِكُامُ تَنَامُ عَيْنُهُ

٣٥٦٩_ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بَيْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكِ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَلَّالًا عَائِشَةً كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ عَلَى رَمَضَانَ فَقَالَتْ: مَا كَانَ يَزِيْدُ فِيْ إِرَمَضَانَ وَلَافِيْ غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةً رَكْعَةً، يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّني أَرْبَلُهُا فِلَا تُسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُظُّلِّي ثَلَاثًا فَقُلتُ: يَا رَبِسُوْلَ اللَّهِ! تَنَامُ قَبْلَ أَنَّا تُوْتِرَ قَالَ: ((تَنَامُ عَيْنِي وَلَا يَنَامُ قَلْبِي)). [راجع: ١١٤٧] قتنوج: رمضان شریف میں ای کی اور اور کے نام ہے موسوم کیا گیا اور غیر رمضان میں بیٹماز تبجد کے نام ہے مشہور ہوئی ان کوالگ الگ قرار وینا

صحی نہیں ہے۔ آپ رمضان ہویا غیر رمضان تراور کی اتبجد گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے جن میں آٹھ رکعات نقل نمازاور تین وتر شامل ہوتے تھے۔اس صاف اور صرح کریٹ کے ہوتے ہوئے آٹھ رکعات کوخلاف سنت کہنے والے لوگوں کو اللہ نیک مجھ عطافر مائے کہ وہ ایک ٹابت شدہ سنت کے مکرین کرفساد ہر پاکرنے سے بازر ہیں آٹین۔ باب اور صدیث میں مطابقت ظاہر ہے۔

(۳۵۷) ہم سے اساعیل بن ابی اولیس نے بیان کیا ، کہا کہ جھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے بیان کیا ، ان سے سلیمان بن بلال نے ، ان سے شریک بن عبداللہ بن الی نمر نے ، انہوں نے انس بن مالک ڈالٹنڈ سے ما ، وہ مجد حرام سے نبی کریم مثالی کی معراج کا واقعہ بیان کرد ہے تھے کہ رمعراج سے پہلے) تین فرشتے آئے ۔ یہ آپ پر وحی نازل ہونے سے بھی پہلے کا واقعہ ہیان کرد ہے تھے کہ اور جعفر بن ابی طالب کے درمیان) سور ہے تھے ۔ ایک فرشتے نے پوچھا، اور جعفر بن ابی طالب کے درمیان) سور ہے تھے ۔ ایک فرشتے نے پوچھا، وہ کون ہیں؟ (جن کو لے جانے کا تھم ہے) دوسر سے نے کہا کہ وہ درمیان والے ہیں ۔ وہی سب سے بہتر ہیں، تیسر سے نے کہا کہ پھر جوسب سے بہتر ہیں، تیسر سے نے کہا کہ پھر جوسب سے بہتر ہیں انہیں ساتھ لے چلو، اس رات صرف اتناہی واقعہ ہو کردہ گیا ۔ پھر آپ نے انہیں نہیں دیکھا کین فرشتے ایک اور رات ہیں آئے ۔ آپ دل کی نگاہ ہے دیکھیے تھا اور آپ کی آئے کھیں سوتی تھیں پر دل نہیں سوتا تھا اور قت بھی بیدار ہوتا ہے ۔ خرض کہ پھر جرئیل قائیلاً نے آپ کوا ہے ساتھ لیا ور آسان پر چڑھا لے گئے۔ وقت بھی بیدار ہوتا ہے ۔ خرض کہ پھر جرئیل قائیلاً نے آپ کوا ہے ساتھ لیا اور آسان پر چڑھا لے گئے۔

٣٥٧٠ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي أَحِيْ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي عَنْ سَرِيْكِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي نَمْ مَالِكِ، يُحَدِّثُنَا عَنْ لِيَلَةٍ، أَسْرِيَ بِالنَّبِيِ مُلْكَامً مِنْ مَسْجِدِ الْكُعْبَةِ عَنْ لَيْلَةٍ، أَسْرِيَ بِالنَّبِيِ مُلْكَامً مِنْ مَسْجِدِ الْكُعْبَةِ جَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَر قَبْلَ أَنْ يُوحَى إِلَيْهِ وَهُو نَائِمٌ هُو؟ جَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَر قَبْلَ أَنْ يُوحَى إِلَيْهِ وَهُو نَائِمٌ فَقَالَ أَوْلُهُمْ: أَيْهُمْ هُو؟ فَقَالَ أَوْلُهُمْ: أَيْهُمْ هُو؟ فَقَالَ أَوْلُهُمْ: فَيَالُهُ مُوكَانَتْ تِلْكَ، فَلَمْ يَرَهُمْ فَوَا خَدُولَ الْمُحْمَّ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَمُ قَلْبُهُ، خُدُولًا خَيْرَهُمْ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ مَنَى جَاوُولُ لَيْلَةً أُخْرَى، فِيمَا يَرَى قَلْبُهُ، وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ مَنَى جَاوُولُ لَيْلَةً أُخْرَى، فِيمَا يَرَى قَلْبُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ مَا عَرَجَ بِهِ إِلَى وَكَذَلِكُ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ مُنَى فَلَاهُ مُنْ عَرَجَ بِهِ إِلَى قُلْمُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الْكُنْ عَلَى الْكَانِي اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ مُنْ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَمَاءِ ([اطرافه في: ٤٩٦٤) ١١٥٠، ١٥٥] [مسلم: ٤٩٤]

تشوج: اس کے بعد وہی قصہ گزراجومعراج والی صدیث میں اوپرگزر چکا ہے۔ اس دوایت سے ان لوگوں نے ولیل لی ہے جو کہتے ہیں کہ معراج سوتے میں ہوا تھا۔ گریدروایت شاذ ہے ، صرف شریک نے بیدوایت کیا ہے کہ آ پ اس وقت سور ہے تھے۔ عبدالحق نے کہا کہ شریک کی روایت منفر دو جہول ہے اور اکثر اہل صدیث کا اس پر انقاق ہے کہ معراج بیداری میں ہوا تھا (وحیدی) ستر جم کہتا ہے کہ اس صدیث سے معراج جسمانی کا انگار ثابت کرنا ہے جہی ہے۔ روایت کے آخر میں صاف موجود ہے " شم عرج به الی السماء "یعنی جریل عالیہ الله کوجسمانی طور سے اسی ساتھ لے کر آن و آسان کی طرف چڑھے، ہاں اس واقعہ کا آغاز ایسے وقت میں ہوا کہ آپ مجدحرام میں سور ہے تھے۔ بہر طال معراج جسمانی حق ہے جس کے قرآن و صدیث میں بہت سے دلائل ہیں۔ اس کا انگار کرنا سورج کے دوجود کا انگار کرنا ہے جب کہ وہ نصف النہار میں چک راہو۔

باب: آنخضرت مَالَيْنَامُ كم مجزول يعنى نبوت كى

بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الْإِسْلَامِ

نشانيون كابيان

تشوج: مجزات نبوی مَنَّ النِّيْرَ کی بہت طویل فہرست ہے۔علانے اس عنوان پرستقل کتا ہیں کھی ہیں۔اس باب کے ذیل میں امام بخاری مُنْسَدُ بہت کا حادیث لائے ہیں اور ہرحدیث میں پچھنے کچھنے کا بیان ہے۔ پچھنے قادات ہیں اور پچھ پیشین گوئیاں ہیں جو بعد کے زمانوں میں

حرف بدحرف ٹھیک ٹابت ہوتی چلی آ زائی ہیں۔مقام رسالت کو بچھنے کے لئے اس باب کاغور دخوض کے ساتھ مطالعہ کرنا ضروری ہے۔

(٣٥٤١) جم سے ابوالولید نے بیان کیا ، کہا ہم سے سلم بن زررینے بیان کیا ، انہوں نے ابور جاء سے سنا کہ ہم سے عمران بن حصین رہائٹیؤنے بیان کیا کدوہ نی کریم مالینظ کے ساتھ ایک سفریس تھے، رات بحرسب لوگ چلتے رہے جب مج کاونت قریب ہواتو پڑاؤ کیا (چونکہ ہم تھے ہوئے تھے) اس کے سب لوگ اتن مہری نیندسو مئے کہ سورج پوری طرح نکل آیا۔سب ت يهل ابو بمرصديق والفيَّة جام ليكن آتخضرت مَا النَّامِ كو، جب آب سوتے ہوتے تو جگاتے نہیں تھے۔ بلکہ آپ خود ہی جا گتے ، پھر عمر والفیا بھی جاگ مجئے۔ آخرابو بمر والفیہ آپ کے سرمبارک کے قریب بیٹھ گئے اور بلند آوازے الله اکبر کہنے لگے۔اس سے آنخضرت مَنَّ الْفِيْزِم بھی جاگ کئے اور وہاں سے کوچ کا حکم دے دیا۔ (چر پھر فاصلے پرتشریف لائے) اور یہاں آپ ازے اور ہمیں صبح کی نماز پڑھائی ، ایک فخص ہم سے دور کونے میں بیٹارہا۔اس نے ہمارے ساتھ نمازنہیں پڑھی۔ نبی مَالْ اَلْتُمْ جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے اس سے فرمایا: "اے فلال! ہارے ساتھ نماز را سے سے مہیں کس چیز نے روکا؟" اس نے عرض کیا کہ مجھے عسل ک حاجت ہوگئی ہے۔ آنخضرت مَاللَّیْنِ نے اسے تھم دیا کہ پاک مٹی سے تیم کرلو (پھراس نے بھی تیم کے بعد) نماز پر بھی عمران ڈاٹٹنڈ کہتے ہیں کہ پھرآ تحضور مَلَّ اللَّهُ فَيْم في مجھے چندسواروں كساتھ آ م بھيج ديا۔ (تاكم بانی تلاش کریں کیونکہ) ہمیں سخت پیاس ملی ہوئی تھی۔اب ہم اس حالت میں چل رہے تھے کہ ہمیں ایک عورت ملی جودومشکوں کے درمیان (سواری ير) اپني يا وَكِ النكاع موع جار بي تقى جم في اس سے كماك يا في كمال ملتاہے؟اس نے جواب دیا کہ یہاں یانی نہیں ہے۔ہم نے اس سے بوچھا كتمهارے كرسے يانى كتنے فاصلے بكاس نے جواب ديا كرايك دن رات کا فاصلہ ہے۔ ہم نے اس سے کہا کہ اچھاتم رسول الله مَا الله مَا الله مَا الله مَا الله مَا الله مَا خدمت میں چلو ۔ وہ بولی رسول الله مَالَيْظِم کے کیامعنی میں ؟ عمران داللہ كت بين آخر بم اس ني مَالْيَكُم كى خدمت مين لائ اس نے آب سے فَمَسَحَ فِي الْعَزْلَاوَيْنِ؛ فَلْشُوبْنَا عِطَاشًا بھی وہی کہا جوہم سے کہہ چکی تھی۔ ہاں اتنا اور کہا کہ وہ بیتم بچوں کی ماں ہے

٣٥٧١ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الْحَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ زَرِيرٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ خُصَيْنِ، أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيُّ مُكْنَامًا فِي مَسِيْرٍ، فَأَدْلَجُوا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي وَجْهِ الصَّبْحِ عَرَّسُوا فَغَلَبْتُهُمْ أَغَيْنُهُمْ حَتَّى ازْتَفَعَّتِ الشَّمْسُ، فَكَانَ أُوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ مُمَّنَامِهِ أَبُو بَكُرٍ ، وَكَانَ لَا يُوْقَظُ رَسُولُ اللَّهِ مُرْفِئُكُمُ مِنْ مَنَامِهِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، فَاسْتَيْقَظَ إَعْمَرُ فَقَعَدَ أَبُوْ بَكْرِ عِنْدَ رَأْسِهِ فَجَعَلَ يُكَبِّرُ أُوْيَرْفَعُ صَوْتَهُ، حَتَّى اسْتَيْقَظَ النَّبِي مَكْ أَمَّا أَنَّزُلَ وَصَلَّى بِنَا الْغَدَاةَ، فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقُومِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((لِنَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَلِّي مَعَنَا؟)) إِمَّالَ: أَصَابَتْنِي جَنَابَةً، فَأَمْرُهُ أَنْ يَتَيَمَّمُ بِالصَّعِيدِ، ثُمَّ صَلَّى وُجَعَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ مَلِيُّكُمُّ إِلَيْ رَكُوبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا إِشْدِيدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيْرُ إِذَا نَحْنُ بِالْمَرَأَةِ الْبَادِلَةِ رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ، فَقُلْنَا لِهَا: أَيْنَ الْمَاءُ فَقَالَتْ: إِنَّهُ لَا مَاءَ. قُلْنَا: كُمْ بَيْنَ أَهْلِكُ وَبَيْنَ الْمَاءِ؟ فَالَتْ: يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ. فَقُلِنَا: انْطَلِقِي إِلَى رَسُوْلِ اللَّهِ مَا يُشَالُّكُ اللَّهِ ؟ فَكُمْ اللَّهِ اللَّهِ ؟ فَلَمْ نُمَلِّكُهَامِنْ أَمْرِهَا حَتَّى السَّقْبَلْنَا بِهَا النَّبِيِّ مُلْكُلًا، فَحَدَّثَتُهُ بِمِثْلِ الَّذِي حَدَّثَتَنَّا غَيْرَ أَنَّهَا حَدَّثَتُهُ أَنَّهَا مُؤْتِمَةً ، فَإَمْرَ بِمَزَادَتُيْهَا

أَرْبَعِيْنَ رَجُلاً حَتَّى رَوِيْنَا، فَمَلَأَنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ نَسْقِ بَعِيْرًا وَهِيَ تَكَادُ تَنِضُ مِنَ الْمِلاُّ ثُمَّ قَالَ: ((هَاتُواْ مَا عِنْدَكُمُ)). فَجُمِعَ لَهَا مِنَ الْكِسَرِ وَالتَّمْرِ، حَتَّى أَتَتْ أَهْلَهَا فَقَالَتْ: لَقَيْتُ أَسْحُرَ النَّاسِ، أَوْ هُوَ نَبِيٌّ كَمَا زَعَمُوْا، فَهَدَى اللَّهُ ذَاكَ الصُّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَأَسْلَمَتْ وَأُسْلَمُواْ. [راجع: ٣٤٤]

[مسلم: ١٥٦٣]

(اس لئے واجب الرحم ہے) آنخضرت مَاليَّنِمُ كِتَمم سے اس كے دونوں مشکیزوں کوا تارا گیا اور آپ نے ان کے دہانوں پردست مبارک چھرا۔ ہم چالیس پیاسے آ دمیوں نے اس میں سے خوب سیراب ہو کرپیا اوراپینے تمام مشكيز _اور بالثيال بھي محرليس صرف جم في اونوں كو پاني نبيس پلاياء اس کے باوجوداس کی مشکیس یانی سے اتن بھری موئی تھی کہ معلوم موتا تھا ابھی بہد پڑیں گی ۔ اس کے بعد آنخضرت مَالَّيْظِ نے فرمايا: "جو پچھ تمہارے یاس ہے (کھانے کی چیزوں میں سے ہو) میرے یاس لاؤ'' چنا کچے اس عورت کے سامنے کلڑے اور تھجوریں لا کر جمع کردیں گئیں۔ پھر جلدوه این قبلے میں آئی تواین آ دمیوں میں سے اس نے کہا کہ آج میں سب سے بڑے جادوگر سے ل کرآئی ہوں یا پھر جیسا کہ (اس کے ماننے والے)لوگ کہتے ہیں، وہ واقعی نبی ہے۔ آخر الله تعالیٰ نے اس کے قبیلے کو اسعورت کی وجدے ہدایت دی۔ وہ خودہمی اسلام لائی اور تمام قبیلے والوں نے بھی اسلام قبول کرلیا۔

تشويج: اس تصدك بيان مين اختلاف ب مي حصرت ابو برميره والنفؤ سهمردي ب كديدوا قعد خيرس نكلف ك بعد پيش آيا اورابوداؤد میں ابن مسعود دلائی سے مروی ہے کہ بیوا تعداس وقت ہوا جب رسول کریم مظافیح مدیبیے اور فے تھے اور مصنف عبد الرزاق میں ہے کہ بیتوک کے سفر کا واقعہ ہے اور ابودا ؤدمیں ایک روایت کی رو سے اس واقعہ کا تعلق غزوہ جیش الا مراء سے معلوم ہوتا ہے۔ ایک جماعت مؤرخین نے کہا ہے کہا اس ا میں نوعیت کا واقعہ مختلف اوقات میں پیش آیا ہے یہی ان روایات میں تطبیق ہے (توشی) یہاں آپ کی دعا سے پانی میں برکت ہوگئ _ یہی مجز و وجہ

> ٣٥٧٢ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أْبِيْ عَدِي، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةً، عَنْ أَنُس قَالَ: أَتِيَ النَّبِيُّ مَا لِنَّجَامُ بِإِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ ، فَتَوَضَّأَ الْقُوْمُ. قَالَ قَتَادَةُ: قُلتُ لِأَنْسٍ: كُمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَلَاثُمِائَةٍ، أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ، [راجع: ١٦٩]

[مسلم: 3380] .

(٣٥٢١) مجهد عمر بن بثار نے بيان كيا، كها بم سے ابن الى عدى نے بیان کیا،ان سے سعید بن الی عروب نے،ان سے قادہ نے اوران سے انس بن ما لك رفائعة في بيان كيا كرسول الله مَاليَّة عُم كي خدمت مي ايك برتن حاضر كيا عيا (ياني كا) آ تخضرت ملاية مان وقت (مدينه ك نزويك) مقام زوراء میں تشریف رکھتے متھے۔آپ نے اس برتن میں ہاتھ رکھا تواس میں سے یانی آ ب کی الکیول کے درمیان میں سے چھوشنے نگا اور اس یانی . سے بوری جماعت نے وضو کیا۔ قادہ نے کہا کہ میں نے انس واللہ اس یو چھا، آپ لوگ کتنی تعداد میں تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ تین سوہوں کے یا تین سو کے قریب ہوں تھے۔

٣٥٧٣ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةً، عَنْ (٣٥٤٣) بم ععبدالله بن مسلمه في بيان كيا، انهول في كها كه بم

مَالِكِ، عَنْ إِسْحَاقَ بَنَ عَبْدِاللّهِ بْنِ أَبِي - طَلْحَةَ، عَنْ أَنِسِ بْنِ مَالِكِ أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ بَيْ رَسُوْلَ اللّهِ طُكْمَ وَحَانَتُ صَلَاةُ الْعَصْرِ، اللّهِ طُكْمَ اللّهِ اللّهِ اللّهِ طُكْمَ اللّهُ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهُ اللّهِ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ الللللّهُ اللللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الل

آخِرِهِم. [داجع: ١٦٩]

٣٥٧٤ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّ خُمْنُ بْنُ مُبَارَكِ، حَدَّثَنَا حَدْمٌ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ، حَدَّثَنَا أَسُ بْنُ مَالِكِ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ، حَدَّثَنَا أَسُ بْنُ مَالِكِ قَالَ: خَرَجَ النَّيْ مُكْتُمَا فِي بَعْضِ مَخَارِجِهِ وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَضْحَابِهِ، فَانْطَلَقُوا يَسِيْرُونَ، فَاخْطَلَقُوا يَسِيْرُونَ، فَاخْطَلَقُ أَرْجُلٌ مِنَ الْقَوْم، مَاءً يَسِيْرُ فَأَخَذَهُ النَّبِي مُكْتُمَا فَعَوضًا فَوَمَا فَعَوضًو وَأَا). فَتَوضًا الْقَوْم، فَتَوضًا أَلْقَوْمُ الْعَرْضُ قَالَ: ((قُومُوا فَتَوضَّوُ وَأَا)). فَتَوضًا الْقَوْمُ حَتَى بَلَغُوا فِيمَا يُرِيدُونَ مِنَ الْوَضُوءِ، حَتَى بَلَغُوا فِيمَا يُرِيدُونَ مِنَ الْوَضُوءِ، وَكَانُوا سَبْعِيْنَ أَوْ نَحْوَهُ. أَراجِع ١٦٩٤]

٣٥٧٥ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْبُنَ مُنِيْر، سَمِعَ يَزِيْدَ، أَخْبَرَنَا حُمَيْد، أَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيْبَ الدَّادِ مِنَ الْمَسْجِدِ يَتَوَضَّأَ، وَأَبْقِي قَوْمٌ، فَأَتِي مِنَ الْمَسْجِدِ يَتَوَضَّأَ، وَأَبْقِي قَوْمٌ، فَأَتِي النَّبِي عَلَى الْمَسْطِ فِيْهِ النَّبِي عَلَى الْمَحْضَب مِنْ حِجَارَةٍ فِيْهِ مَاءً، فَوَضَعَ مَنْ حَجَارَةٍ فِيْهِ مَاءً، فَوَضَعَ مَنْ أَنْ يَبْسُط فِيْهِ فَوَضَعَ مَا فَي الْمِحْضَب، كَفَّهُ، فَضَمَّ أَصَابِعَهُ فَوضَعَهُ فِي الْمِحْضَب، كَفَّهُ، فَضَمَّ أَصَابِعَهُ فَوضَعَهُ فِي الْمِحْضَب،

ے امام مالک نے بیان کیا ، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن افی طلحہ نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک والتفیّر نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ مالی قیالی کیا تھا اور اوگ وضو کے پانی کو اللہ مالی قیالی کو عصا ،عصر کی نماز کا وقت ہوگیا تھا اور اوگ وضو کے پانی کو تلام کررہ ہے تھے لیکن پانی کا کہیں پیچ نہیں تھا ، پھر آنخضرت مالی تی کی خدمت میں (برتن کے اندر) وضو کا پانی لا یا گیا آ ب نے اپنا ہا تھا اس برتن میں رکھا اور لوگوں سے فرمایا کہ اس پانی سے وضو کریں ۔ میں نے دیکھا کہ بیانی آ پ کی افلیوں کے نیچ سے اُبل رہا تھا چنا نچ لوگوں نے وضو کیا اور برخض نے وضو کرایا۔

(۳۵۷۳) ہم سے عبدالرحمٰن بن مبارک نے بیان کیا ، انہوں نے کہا ہم سے حزم بن مبران نے بیان کیا ، انہوں نے کہا ہم سے حزم بن مبران نے بیان کیا ، انہوں نے کہا کہ ہم سے انس بن ما لک دلالٹوئنے نے بیان کیا کہ ہم سے انس بن ما لک دلالٹوئنے نے بیان کیا کہ ہم سے اور آپ کے ساتھ کچھ صحابہ کرام بھی تھے۔

ولتے چلتے نماز کا وقت ہوگیا تو وضو کے لئے کہیں پانی نہیں ملا ۔ آخر جماعت میں سے ایک صاحب الحے اور ایک بڑے سے بیالے میں تھوڑا ساپانی میں سے ایک صاحب الحے اور ایک بڑے سے بیالے میں تھوڑا ساپانی لے کر حاضر خدمت ہوئے ۔ نبی کریم منا ہوئے نے اسے لیا اور اس کے پانی سے وضو کیا۔ پھر آپ نے اپناہا تھ بیالے پر رکھا اور فر مایا کہ 'آ ووضو کرو۔'' پوری طرح کے ساتھ پوری طرح کے ساتھ بوری طرح کے کرلیا۔ہم تعداد میں ستریا اس کے نگ ہے۔ کرلیا۔ہم تعداد میں ستریا اس کے نگ ہے۔ کرلیا۔ہم تعداد میں ستریا اس کے نگ ہے۔

(۳۵۷۵) ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا ، انہوں یزید بن ہارون سے
کہا کہ مجھ کو حمید نے خبر دی اور ان سے انس بن ما لک دفائیڈ نے بیان کیا کہ
نماز کا ذقت ہو چکا تھا۔ مبحد نبوی سے جن کے کمر قریب تھے انہوں نے تو وضو
کرلیالیکن بہت سے لوگ ہاتی رہ گئے ۔ اس کے بعد نبی کریم مَثَالِیُّڈِمُ کی
خدمت میں پھر کی بنی ہوئی ایک گئن لائی گئی ، اس میں پانی تھا۔ آپ نے اپنا
ہاتھ اس پر رکھالیکن اس کا مند اتنا تھ کہ آپ اس کے اندر اپناہاتھ پھیلا کر
نہیں رکھتے تھے چنا نچہ آپ نے انگلیاں ملالیں اور لگن کے اندر ہاتھ کو ڈال

فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا . قُلْتُ: كَمْ ويا پر (اى پانى سے) جَتِن لوگ بِاتى ره مِن تصب نے وضوكيا ميں نے بوچھا کہ آپ حضرات کی تعداد کیاتھی؟انس ڈالٹیئونے نے بتایا کہ ای آ دی تھے۔ كَانُوْا؟ قَالَ: ثَمَانُوْنَ رَجُلاً. [راجع: ١٦٩] تشويج: يه جار مديثين حفرت انس والفيئ كي امام بخارى موسلة في بيان كي بين اور برايك من ايك عليحده واقعدكا ذكر ب-ابان من تع كرف اوراختلاف رفع کرنے کے لئے تکلف کی ضرورت نہیں ہے (وحیدی) جاروں احادیث میں آپ کے مجزو کا تذکرہ ہے۔ ای لئے اس باب کے ذیل ان کولا یا حمیا۔

(٣٥٤٦) ہم سے موی بن اساعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد العزیز بن مسلم نے بیان کیا،ان سے حمین نے بیان کیا،ان سے سالم بن افی الجعد نے اوران سے حضرت جابر داللہ نے بیان کیا کملے حدیبیے دن لوگوں

فضائل ومناقب كابيان

کو پیاس لگی ہوائی تھی کہ نبی کریم مَالِی اُلیا کے سامنے ایک چھاگل رکھا ہوا تھا آپ نے اس سے وضو کیا۔ات میں لوگ آپ کے باس آ گئے۔آپ نے فرمایا:" کیابات ہے؟" اوگوں نے کہا کہ جو پانی آپ کے سامنے ہے، اس پانی کے سوانہ تو ہمارے پاس وضو کے لئے کوئی دوسرایانی ہے اور نہ پینے

ك لئے _آ پ نے اپنا ہاتھ چھاگل میں ركھ دیا اور پانی آ پ كی الكليوں کے درمیان سے چشمے کی طرح پھوٹنے لگا اور ہم سب لوگوں نے اس پانی کو پیا بھی اور اس سے وضو بھی کیا۔ میں نے پوچھا آپ لوگ کتنی تعداد میں

تھے؟ کہا کہ اگر ہم ایک لا کھ بھی ہوتے وہ پانی کافی ہوتا۔ویسے ہماری تعداد

اس وقت يندره سوهي۔

[اطرافه في: ١٥٢،١٥٣، ١٥٤، ١٥٤، ٤٨٤٠ ٥٦٣٩] [مسلم: ٤٨١٧ ، ٤٨٨١٧ نسائي: ٧٧] تشويج: كيونك آپك الكليون سالله تعالى في چشم جارى كرديا، پعربانى كى كيا كى تقى دية پكام عجزه تعاد (مالينيم)

٣٥٧٧ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا

إِسْرَاثِيلُ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنِ ٱلْبَرَاءِ

قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَّيْبِيَةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً،

وَالْحُدَيْبِيَةُ بِثُرٌ فَنَزَحْنَاهَا حَتَّى لَمْ نَتُرُكُ فِيْهَا

٣٥٧٦ حَدَّثْنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَّا

عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِم، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ

سَالِم بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ

اللَّهِ قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَّيْبِيَّةِ،

وَالنَّبِيِّ مُكْتُكُمُ إِنِّنَ يَدَيْهِ رَكُوةٌ فَتَوَضَّأُ فَجَهَشَ

النَّاسُ نَحْوَهُ، قَالَ: ((مَا لَكُمْ؟)) قَالُوْا:

لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا

بَيْنَ يَدَيْكَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرَّكُوَةِ فَجَعَلَ

الْمَاءُ يَثُورُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ،

فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا. قُلتُ: كُمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ

كُنَّا مِاثَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِاثَةً.

(٣٥٧٤) م سے مالك بن اساعيل نے بيان كيا ، كما م سے اسرائيل

نے بیان کیا ، ان سے ابواسحاق نے ، ان سے براء بن عادب والفظ نے بیان کیا کو ملے حدیبیے کے دن ہم چودہ سوکی تعداد میں تھے ۔حدیبیالک کویں کا نام ہے ہم نے اس سے اتنا پانی کھینچا کہ اس میں ایک قطرہ بھی باتى ندر ما (جبرسول كريم مَا النظم كواس كى خرمعلوم موكى تو آب تشريف لائے) اور کنویں کے کنارے بیٹھ کر پانی کی دعا کی اور اس یانی سے جو گی

قَطْرَةً ، فَجَلَسَ النَّبِي مَكْ كُمَّ عَلَى شَفِيرِ الْبِثْرِ ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي الْبِثْرِ، فَمُكَثْنَا اوركلي كا يانى كنوس مين وال ديا _البحى تعورى دير يهى نهيس موكى تقى كدكنوال پھر یانی سے بھر کمیا ، ہم بھی اس سے خوب سیر ہوئے اور ہمارے اونٹ بھی

غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتَّى رَوِيْنَا وَرَوَتْ- أَوْ صَدَرَتْ رَكَابُنَا. [طرفاه في: ١٥٠، ١٥١، ١٤١٩]

سيراب موسية ، يا ياني في كرلوت في-

تشوی : رادی کوشک الله ((رویت ر کالبنا)) کهایا ((صدرت ر کالبنا)) منبوم بردوکاایک بی بے بیمی نی کریم مَنَّ الْفِيْم کامغِره تھا، ای لئے اس باب کوفیل اسے ذکر کیا گیا۔

(٣٥٧٨) م سع عبدالله بن يوسف في بيان كيا ، كمام كوما لك في خرر دی ، انہیں اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور انہوں نے انس بن ما لک ڈالٹیوئو سے سنا ، انہوں نے کہا کہ ابوطلحہ ڈالٹیوئوئے نے (میری والدہ) ام سلیم فران اسے کہا کہ میں نے رسول الله مناتیکم کی آوازسی تو آپ کی آواز میں بہت ضعف معلوم ہوا۔ میرا خیال ہے کہ آپ بہت بھو کے ہیں کیا تہادے یاس کھ کھانا ہے؟ انہوں نے کہاجی ہاں۔ چنانچ انہوں نے جوک چند روٹیاں نکالیں پھراین اوڑھنی نکالی اور اس میں روٹیوں کو لپیٹ کر میرے ہاتھ میں چھیا دیا اوراس اوڑھنی کا دوسرا حصہ میرے بدن پر باندھ دیا،اس کے بعدرسول الله مَاليَّمْ کی خدمت میں مجھے بھیجا۔ میں جب گیاتو آپ مجدیں تشریف فرماتھ،آپ کے ساتھ بہت سے صحابہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ میں آپ کے پاس کھڑا ہو کیا تو رسول الله منافیظ نے فرمایا: "كيا ابوطلحه نے متہيں بھيجا ہے؟" ميں نے عرض كيا جي ہاں ،آپ نے وريافت فرمايا: " كي كه كهانا و يركر؟" من في عرض كياجي بإن ، جوصحاب آپ كے ساتھاس دقت موجود تھے ،ان سب سے آپ نے فرمايا كە "چلو اللو-" أنخضرت مَا الله مَا تشريف لان بلك اور من آب كة عيد آح لیک رہاتھا اور ابوطلحہ طالفیٰ کے گھر پہنچ کرمیں نے انہیں خبر دی۔ ابوطلحہ والثین بولے، امسلیم احضور اکرم مَالِیْظِ تو بہت سے لوگوں کوساتھ لائے ہیں ادر ہارے پاس اتنا کھانا کہاں ہے کہ سب کو کھلایا جاسکے؟ امسلیم ڈاٹٹنا نے كها، الله اوراس كے رسول مَنْ اللهُ أَمْ زيادہ جانتے ہيں (ہم فكر كيوں كريں؟) خيرابوطلحرآ مح بروكرآ تخضرت مَالْيَهُم ت ملاب رسول الله مَالْيُمْم ك ساتھ وہ بھی چل رہے تھے (گھر پہنچ کر) آپ نے فرمایا: "امسلیم! ، تمہارے پاس جو پچھ ہو یہاں لاؤ۔ "ام سلیم نے وہی روثی لا کرآپ کے سامنے رکھ دی پھر آنخضرت مَلَافِيْزِ کے تھم سے روثيوں كا چورا كرديا ميا۔

امسلیم فالفیانے کی نجور کراس پر چھ تھی وال دیا اور اس طرح سالن

٣٥٧٨ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقًا بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِيْ طَلَحَةً، أَنَّهُ سَمِعَ أَنْهُلُ بْنَ مَالِكِ، يَقُولُ: قَالَ أَبُو طَلْحَةً لِأُمْ السَّلَيْمِ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوتَ رَسُولِ اللَّهِ مَا اللَّالِي مَا اللَّهِ مَا ال فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَاكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ: نَعَمْ. فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيْرٍ، ثُمَّ أُخرَجَتْ خِمَارًا لِهَا فَلَقَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ، ثُمَّ دَسَّتُهُ تَحْتَ يَدِي وَلَاثَنْنِي بِبَعْضِهِ، ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولُ اللَّهِ مَكْمُ قَالَ: فَذَمَبْتُ بِهِ، فَوَجَدْتُ أَرْسُولَ اللَّهِ مُلْكُمَّ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسِلُ، فَقَمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ طُلُحَةً؟)) فَقُلْتُ: نَعَلَمْ قَالَ: ((بِطَعَامِ؟)) فَقُلْتُ: نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ مَعَهُ: ((قُوْمُوْا)). فَانْطُلْقُوا وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ حَتَّى جِنْتُ أَبًّا طَلَحَةَ: فَأَخْبَرْتُهُ. فَقَالَ أَبُو طَلَحَةً: يَا أُمَّ شُلِلَيْمِ! قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ مَكْنَا مَا نُطعِمُهُمْ * وَلَيْسُلُّ عِنْدَنَا مَا نُطعِمُهُمْ * فَقَالَتِ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَانْطَلَقَ أَبُوْ طُلْحَةً حَتَّى لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ مَالِئُكُمُ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ مَا إِنَّهُ وَأَبُوا طَلَّحَةً مَعَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَكْنَهُمْ: ((هَلُقْنِي يَا أُمَّ سُلَيْمِ! مَا عِنْدَكِ)). فَأَتَتْ بِلَالِئًا الْخُبْزِ، فَأَمَّرَ بِهِ فضائل ومناقب كابيان كِتَابُ الْمَنَاتِبِ ♦ 59/5 رَسُولُ اللَّهِ مُنْكُمُ أَفُتُّ، وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمِ

عُكَّةً فَأَدَمَتُهُ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَشْكُمٌ فِيْهِ

مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ قَالَ؛ ((اللَّهُ

لِعَشَرَةٍ)). فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ((اللَّذَن لِعَشَرَةٍ)).

فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ

خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ((اثْلَانُ لِعَشَرَةِ)). فَأَذِنَ

لَهُمْ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَيِغُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ

قَالَ: ((اللَّذَنَّ لِعَشَرَةٍ)). فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ

وَشَبِعُوا، وَالْقُومُ سَبْعُونَ ـ أَوْ ثُمَانُونَ

مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةً، عَنْ

عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ ٱلآيَاتِ بَرَكَةً وَأَنْتُمْ

تَعُدُّونَهَا تَحُوٰيْفًا، كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ مُلْكُمُّ فِيْ سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ: ((اطْلُبُوا فَضْلَةً

مِنْ مَاءٍ)). فَجَاؤُوا بِإِنَاءِ فِيْهِ مَاءٌ قَلِيْلٌ،

فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، ثُمَّ قَالَ: ((حَيَّ عَلَى

الطُّهُوْرِ الْمُبَارَكِ، وَالْبُرَكَةُ مِنَ اللَّهِ)) فَلَقَدْ

رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ

اللَّهِ مَنْ عَلَّمُ اللَّهِ مَنْ اللَّهِ مَنْ اللَّهِ مَنْ اللَّهُ عَلَّمُ اللَّهُ اللَّا اللَّهُ اللَّهُ اللَّا الللَّهُ اللَّهُ اللَّا اللَّهُ اللَّا اللَّهُ اللّل

موگیا۔آپ نے اس کے بعداس پردعا کی جو بچھ بھی اللہ تعالی نے جاہا۔ پھر فرمایا: "دس آ دمیوں کو بلآلوء" انہوں نے ایسا بی کیا۔ان سب نے روثی پید جر کر کھائی اور جب بداوگ باہر محتے تو آپ نے فرمایا کہ" پھروس آ دميون كو بلالو_" چنانچيدان آ دميون كوبلايا كيا ، انهون في بيث بحركر

كمايا - جب بدلوك بابر مك تو آنخضرت مَالْ يُنْ فِي فرمايا كـ " بحروس اى آ دمیوں کواندر بلالو۔ انہوں نے ایساہی کیا ادر انہوں نے بھی پیٹ جرکھایا

- جب وه بابر مي تو آپ نے فرمايا: " پھردس آ دميوں كو عوت و عدود" اس مرح سب لوگوں نے پیٹ مجر كر كھانا كھايا۔ان لوگوں كى تعداد ستريا،

استحق

رَجُلاً. [راجع:٤٢٢] تشويج: آپ نے اس کھانے میں برکت کی دعافر مائی۔استے لوگوں کے کھالینے کے بعد بھی کھانا ج رہا۔ بی کریم مائی م ابوطی اورام سلیم مانا ج

كساتهان كم كمريس كمانا كهايا ورجون رباده بمسايون كوجيح ديا-٣٥٧٩ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنِّي، حَدَّثَنَا (٣٥٤٩) جھے محر بن تن في فيران كيا ،كما بم سے احمد ديرى فيران أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ، عَنْ

کیا، کہا ہم سے اسرائیل نے بیان کیا،ان سے منصور نے،ان سے ابراہم نے ،ان سے علقمہ نے اوران سے عبداللہ بن مسعود دلاللہ نے بیان کیا کہ مجرات كوبم توباعث بركت بجهة تقاورتم لوكان عدارت بورايك مرتبه ہم رسول الله ماليكم كے ساتھ ايك سفر ميں سے اور يانی تقريباختم موكيا- آخضرت مَاليَّيْمُ ن فرمايا "جو يحديمي ياني ج كياموات الاش كرو- " چنانچاوك ايك برتن من تعوز اساياني لائد - آب في اينا باتف برتن مين دال ديا اور فرمايا: "بركت والاياني لواور بركت توالله بي كى طرف

ے ہوتی ہے۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ مالیکم کی الکیوں کے درمیان سے یانی فوارے کی طرح بھوٹ رہا تھا اور ہم تو آ مخضرت مالیکم

کے زمانے میں کھاتے وقت کھانے کی بیج سنتے تھے۔

وَهُوَ يُؤْكُلُ. [ترمذي: ٣٦٣٣] تشويج: يدرسول الله مَنْ يَعْتِمُ كامعِره مقا كرمحابكرام مِن أَنْتُمُ النه كانول علمان وغيره من سيستيع كي آوازين ليت من ورد مرجيز الله ياك كي تبع بيان كرتى ب - جيما كفرمايا: ﴿ وَإِنْ مِّنْ شَيْءٍ إِنَّا يُسَيِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَكِنْ لَا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ﴾ (١١/ني اسرائيل،٣٣) "مرچيزالله ك تع يان كرتى بيكن تم ان كي يح كري خيس يات-" امام يملى مي الله في الله عن اكالا بكرة بفي في المال من اكالا بكرة بفي مات كروال من المول في آب ك

ہاتھ میں تبتے کی ان کی آ واز سائی دی پھر آپ نے ان کوابو کر رہائٹی کے ہاتھوں میں رکھ دیا۔ پھر عمر رہائٹی کے ہاتھ میں بھر عمان رہائٹی کے ہاتھ میں بہر ایک کے ہاتھ میں تبتے کی ان کی آ واز سائی دی پھر آن اور صحح احادیث سے تابت ہا اور لکڑی کا رونا بھی صحح حدیث اور کئر بوں کی تبیع صرف ایک کے ہاتھ میں تبتی کی مانظ نے کہا شق قر آن اور صحح احادیث سے جو مسلم رح تابت ہیں ای طرح آن پرایمان لا ناضروری ہے۔ حضرت عبداللہ مربی سے جو مسلم میں میں میں میں میں میں میں موق ہیں بین مسعود در اللہ کا مطلب یہ ہے کہ ہم برنشانی اور خرق عادت و تو نیٹ بیجھتے ہو، بیتہاری علطی ہے۔ اللہ کی بعض نشانیاں تنویف کی بھی ہو تاب نظامی ہے۔ اللہ کی بعض نشانیاں جو بینے میں برکت بینو عمایت فضل الٰہی ہے۔

٠٨٥٨ حَدَّثَنَا أَبُواْ نُعَنِم، حَدَّثَنَا زَكَرِيًا، (عَدَّثَنَيْ عَامِرٌ، حَدَّثَنَا رَكَرِيًا، (عَدَّثَنِيْ عَامِرٌ، حَدَّثَنِيْ جَابِرٌ أَنَّ أَبَاهُ، تُوفِي مُحَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَأَتَيْتُ النّبِي عَلَيْهُ فَقُلْتُ: إِنَّا مَا عَبُورِ مَنْ بَيْدِيْ إِلَّا مَا عَيْمُ مَعْ يَخْرِجُ سِنِيْنَ مَا مِي عَدْدِي مِنْ بَيْدِي إِلَّا مَا عَيْمُ فَكُورِجُ سِنِيْنَ مَا مِي عَلَيْهِ، فَانْطَلِقْ مَعِيْ لِكِي لَا يُفْجِشَ عَلَيْ كَا يُخْرِجُ سِنِيْنَ مَا مِي الْغُرَمَاءُ. فَمَشَى حَوْلً بَيْدَرٍ مِنْ بَيَادِرِ التَّمْرِ مِنْ الْغُرْمَاءُ. فَمَشَى حَوْلً بَيْدَرٍ مِنْ بَيَادِرِ التَّمْرِ مِنْ الْغُرْمَاءُ. فَمَا لَنْعُومُ اللّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ: قُرْ الْغُرَمَاءُ. فَمَا مُعْمَلُ مَا اللّهِ عُلَيْهِ فَقَالَ: قُرْ النّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ: قُرْ النّهُ مَا أَعْطَاهُمْ. [والنّهِ عَلَيْهُ مَا الّذِي لَهُمْ، وَبَقِي مَنْ مَا مُعْلَمُ مَا أَعْطَاهُمْ. [والنّهِ عَلَيْهِ مَا اللّهِ عَلَيْهِ مَا أَعْطَاهُمْ. [والنّهِ عَلَيْهِ مَا أَعْطَاهُمْ. [والنّهِ عَلَيْهُ مَا اللّهُ عَلَيْهُ مَا أَعْطَاهُمْ. [والنّه عَلَيْهُ مَا اللّهُ عَلَيْهُ مَا أَعْطَاهُمْ. [والنّه عَلَيْهُ مَا اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ مَا أَعْطَاهُمْ. [والنّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ مَا اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ مَا اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ مَا أَعْطَاهُمْ. [والنّهُ عَلَيْهُ مَا اللّهُ عَلَيْهُ مَا أَعْطَاهُمْ واللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ مَا أَعْمَاهُمْ وَالْمُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ مَا أَعْمَاهُ مَا أَعْمُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ مِلْكُولُ اللّهُ عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ مِنْ اللّهُ عَلَ

(۳۵۸۰) ہم سے ابوقیم نے بیان کیا، کہا ہم سے ذکر یانے بیان کیا، کہا کہ جھ سے عامر نے ، کہا کہ جھ سے جابر ڈالٹھ نے بیان کیا کہ ان کے والد
(عبداللہ بن عرو بن حرام ، جنگ احدیس) شہید ہوگئے سے اور وہ مقروش
سے میں رسول کریم مَالٹی کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ میرے والد اپ او پر قرض چھوڑ گئے ۔ ادھر میرے پاس سوا اس پیداوار کے جو مجودوں سے ہوگی اور پر نہیں ہے اور اس کی پیداوار سے تو برسوں میں قرض ادائیں ہوسکا ،اس لئے آپ میر ب ساتھ تھریف لائے (لیکن وہ قرض خواہ آپ کود کھ کرزیادہ مندنہ پھاڑیں۔ آپ تشریف لائے (لیکن وہ نہیں مانے) تو آپ مجود کے جو ڈھر کے ہوئے سے کہا ان میں سے نہیں مانے) تو آپ مجود کے جو ڈھر کے ہوئے سے کہا ان میں سے نہیں مانے) تو آپ مجود کے جو ڈھر کے ہوئے سے کہا ان میں سے نہیں مانے) تو آپ مجود کے خورین نکال کر انہیں دو۔' چنا نچہ سارا ایک کے جاروں طرف چلے اور وعا کی ای طرح دوسرے ڈھر کے بھی سے کھر آپ اس پر بیٹے گئے فرمایا :'' مجود میں دی تھیں آئی ہی ہے بھی گئیں۔

فضائل ومناقب كابيان

تشویج: آپی دعائے البارک سے مجوروں میں برکت ہوگئ باب اور مدیث میں یہی وجد مطابقت ہے۔ اس سے موتی بن اساعیل نے، سام سے موتی بن اساعیل نے،

(۳۵۸۱) ہم ہے موی بن اساعیل نے بیان کیا ، کہا ہم ہے معتمر نے بیان کیا ، ان ہے ال عوان نہدی کیا ، ان ہے ال کے والدسلیمان نے بیان کیا ، کہا ہم ہے ابوعثان نہدی نے بیان کیا ، اور ان سے عبدالرحل بن ابی بکر دی ہے ایک کیا کہ صفہ والے تیان کیا اور ان سے عبدالرحل بن ابی بکر دی ہے ایک مرتبہ فر مایا تھا:

د'جس کے گھر میں دوآ دمیوں کا کھانا ہوتو وہ ایک تیسر کو بھی ساتھ لیتا جائے اور جس کے گھر چار آ دمیوں کا کھانا ہو پانچواں آ دمی اپنے ساتھ لیتا جائے اور جس کے گھر چار آ دمیوں کا کھانا ہو پانچواں آ دمی اپنے ساتھ لیتا جائے یا چھٹے کو بھی 'یا آ پ نے ای طرح کچھٹر مایا (راوی کو پانچ اور چھیس جائے یا جس کے اور کھر میں میں تھا اور تک سے نے ساتھ دی اسے دی اور کھر میں میں تھا اور آ دخضرت مثل این سے ساتھ دی اصحاب کو لے گئے اور کھر میں میں تھا اور میرے مال باپ تھے ، ابوعثان نے کہا بچھکو یا ذبیس عبدالرحل نے یہی کہا ،

مُعْتَفِرٌ، عَنْ أَبِيْهِ، أَجُدَّنَنَا أَبُو عُنْمَانَ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُالرَّحْمَن بُنُّ أَبِي بِكُو أَنَّ أَصْحَابَ الصَّفَّةِ كَانُوا أَنَاسًا فَقَرَاءَ، وَأَنَّ النَّبِي مُكْتَكِمٌ فَالُ مَرَّةُ: ((مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ الْنَبِي مُكْتَكُمٌ فَالَ مَرَّةُ: ((مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ الْنَبُي مُكْتَكُمُ فَلَا مَرَّةً وَمَنَا كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ أَرْبَعَةٍ فَلَيُدُهُ مِنْ بَعَالِمِ، وَمَنَّ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ أَرْبَعَةٍ فَلَيُدُهُ مَنْ اللَّهُ مَنْ أَلَّ بِسَادِسٍ)). أَوْ كَمَا فَلْيَدُهُ مِنْ اللَّهُ وَانْطَلَقَ فَالَ، وَأَنْ وَأَبُو بَكُو ثَلَاثَةً وَانْطَلَقَ فَالَ: النَّبِي مُكْتَكُمٌ بِعَشَرَةٍ، وَأَبُو بَكُو ثَلَاثَةً ، قَالَ: فَهُو أَنَا وَأَبِي وَأُمِي أَوْلًا أَدْرِي هَلْ قَالَ: فَهُو أَنَا وَأَبِي وَأُمِي وَلًا أَدْرِي هَلْ قَالَ: فَهُو أَنَا وَأَبِي وَأُمِي وَلَمَيْ أَولًا أَدْرِي هَلْ قَالَ:

اورمیری عورت اور خادم جومیرے اور ابو بکر دالتی دونوں کے گھروں میں كام كرتا تفاليكن خود ابو بكر والفيزن نبي كريم مَثَاثِيَّةٌ كسيساته كلمانا كعايا اور

عشاء کی نمازتک وہاں تھبرے رہے (مہمانوں کو پہلے ہی بھیج چکے تھے)اس لئے انہیں اتنا تھہر نا پڑا کہ آنخضرت مَلَّا يَّنِمُ نے کھانا کھالیا۔ پھراللہ تعالیٰ کو

جتنا منظور تفااتنا حصدرات كاجب كزركيا تو آب كفروايس آئ ،ان كى بوی نے ان سے کہا، کیا بات ہوئی ،آپ کواپ مہمان یا فہیں رہے؟

انہوں نے پوچھا، کیامہمانوں کواب تک کھانانہیں کھلایا؟ بیوی نے کہا کہ مہانوں نے آپ کے آنے تک کھانے سے انکار کیا۔ان کے سامنے کھانا میش کیا گیا تھالیکن وہ نہیں مانے ،عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں تو جلدی سے

جیب گیا (کیونکه ابو بمرغصه ہو گئے تھے) آپ نے ڈانٹا ،اے پاجی !اور بہت برا بھلا کہا پھر (مہمانوں سے) کہا چلواب کھا دُاورخودتم کھالی کہ میں

تو مجى نه كها دُن كالمعبد الرحلُ ولا في الله الله عنه الله عنه الله عنه المحرج مع القمه

بھی (اس کھانے میں سے)اٹھاتے توجیے نیچے سے کھانا اور زیادہ ہوجاتا تفا (اتن اس میں برکت ہوئی)سب لوگوں نے شکم سیر ہو کھایا اور کھانا پہلے

ہے بھی زیادہ جی رہا۔ ابو بمر دالٹوئے نے جودیکھا تو کھانا جوں کا تو س تھایا پہلے سے بھی زیادہ۔اس پر انہوں نے اپنی بیوی سے کہا،اے بنی فراس کی بہن

(دیکھوتو یہ کیا معاملہ ہوا) انہوں نے کہا، پچھ بھی نہیں،میری آ تکھول کی محنڈک تی مماناتو پہلے ہے تین گنازیادہ معلوم ہوتا ہے۔ پھروہ کھانا ابو

كر والفيُّ نع بهي كهايا اور فرمايا كه به ميرانتم كهانا توشيطان كا اغوا تها- أيك لقمه کھا کراسے آپ آ مخضرت مَالَيْظِم کی خدمت میں لے محے وہاں وہ مج تك ركهار بالقاق سے ايك كافرقوم جس كالمم مسلمانوں سے معاہدہ تقااور

معاہدہ کی مدت ختم ہوچکی تھی،ان سے اور نے کے لئے فوج جمع کی گئے۔ پھر ہم

باره مكريال مو مح اور مرآ دى كساته كنة آدى تقع خدامعلوم مراتنا ضرور معلوم ہے کہ آپ نے ان نقیوں کو شکر والوں کے ساتھ بھیجا۔ حاصل سے کہ

فوج والول نے اس میں سے کھایا۔ یا عبد الرحمٰن نے کچھالیا ہی کہا۔

تشويج: حضرت صديق اكبر والفيوكا كاس بيوى كوام رومان كهاجا تاتها ام رومان فراس بن عنم بن ما لك بن كناند كى اولاد ميس يحميس عرب ك عاورہ میں جوکوئی کسی قبیلے سے ہوتا ہے اس کو اس کا بھائی گئتے ہیں۔اس حدیث میں بھی آپ مالائی کے ایک عظیم معجزہ کا ذکر ہے۔ یہی مطابقت باب ہے۔اس صدیث کے ذیل میں مولانا وحید الزمال میں اسلیم میں اور اور ہوگا کہ حضرت ابو بر دانشنانے شام کو کھانا نبی کریم منافیظ کے کھر کھالیا ہوگا مگر

بَكْرٍ، وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِي مُثْلِكُمْ ثُمَّ لَبِنَ حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتَّى تَعَشَّى رَسُولُ اللَّهِ مَلْكُمْ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضِّي مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ، قَالَتْ لَهُ

امْرَأْتِيْ وَخَارِمِيْ ، بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْنَ بَيْتِ أَبِي

امْرَأْتُهُ: مَا حَبِّسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ- أَوْ ضَيْفِكَ؟ ـ قَالَ: أَوَ [مَا] عَشَيْتِهِمْ؟ قَالَتْ: أَبُوا

حَتَّى تَجِيءً ، قَدْ عَرَضُوا عَلَيْهِمْ فَغَلَبُوهُمْ ، فَذَهَّبْتُ فَاخْتَبَأْتُ، فَقَالَ: يَا غُنْثُرُ. فَجَدَّعَ

وَسَبُّ وَقَالَ: كُلُوا وَقَالَ: لَا أَطْغَمُهُ أَبِدًا. قَالَ: وَأَيْمُ اللَّهِ ا مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنَ اللَّقْمَةِ إِلَّا رَبًا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا حَتَّى شَبِعُوا،

وَصَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلُ، فَنَظَرَ أَبُوْ بَكْرٍ فَإِذَا شَيْءٌ أَوْ أَكْثَرُ فَقَالَ لِامْرَأْتِهِ: يَا

أُخْتَ بَنِيْ فِرَاسٍ. قَالَتْ: لَا وَقُرَّةِ عَيْنِيْ لَهِيَ الآنَ أَكْثَرُ مِمَّا قَبْلُ بِثَلَاثِ مِرَادٍ. فَأَكَلُ

مِنْهَا أَبُوْ بَكُرٍ، وَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ الشَّيْطَانُ ـيَعْنِي يَمِيْنَهُ ـ ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً، ثُمَّ

حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ مُلْكُمٌّ فَأَصْبَحَتْ عِنْدُهُ. وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ، فَمَضَّى الأَجَلُ، فَتَعَرِّفْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلاً مَعٌ كُلُّ

رَجُل مِنْهُمْ أَنَاسٌ ـاللَّهُ أَعْلَمٌ كُمْ مَعٌ كُلُّ رَجُل، غَيْرَ أَنَّهُ بَعَثَ مَعَهُمْ قَالَ: أَكَلُوا

مِنْهَا أَجْمَعُوْنَ. أَوْ كَمَا قَالَ: [راجع: ٢٠٢]

بی کریم مثالی نے ندکھایا ہوگا عشاہ کے بعد آپ نے کھایا ہوگا۔اس حدیث کر جمد میں بہت اشکال ہاور ہوی مشکل ہے متی جتے ہیں ورند کرار کے فائدہ لازم آئی ہے اورم کن ہے راوی نے الفاظ میں فلطی کی ہو۔ چنانچہ سلم کی روایت میں ووسر سافظ تعشی کے بدل حتی نعس ہے لینی نبی کریم سافی ہے ۔ بعض راویوں نے فتفر قنا اثنا عشر رجاد بقل کیا ہے کریم سافی ہے ۔ بعض راویوں نے فتفر قنا اثنا عشر رجاد بقل کیا ہے جس کے مطابق یہاں ترجم کیا گیا اوربعض شوں میں ففر قنائینی ہاری بارہ آورم کئیں، ہر فکری ایک آوی کے تحت میں تھی ۔ بعض شوں میں یوں ہے کہ بارہ آورم کی مطابق میں اور کھی ہے ہوں کو سافی کے اور آورم کی کہا ہے کہ بارہ آورم کی مطابق ان کے بینی بنایا ۔ بعض میں ففر بنائی کی کرامت ان کی میں میں ان کے بینی برکام چرہ ہے کہ کو معلوم ہے اس حدیث شریف میں حضرت ابو بکر ڈاٹنٹ کی کرامت ندکور ہے مگر اولیا کے اللہ کی کرامت ان کے پینیم کام چرہ ہے کہونکہ پینیم ہی کی المعداری کی برکت سے ان کو یدورجہ ملاہ باس لئے باب کا مطلب حاصل ہوگیا۔ یہ صدیث اور پرگزر چکی ہے۔ (وحیدی)

٣٥٨٢ حَدَّثَنَا مُسَدًّا وَ، حَدَّثَنَا حَمَّاد، عَنْ (٢٥٨٢) بم عصدد في بيان كيا، كما بم عماد في بيان كيا، ان س عَبْدِالْعَزِيْزِ، عَنْ أَنْهِلِ، وَعَنْ يُؤنِّسَ، غَنْ عبدالعويز في اوران سے انس دالفئونے اور حیاد نے اس مدیث کو پوٹس ثَابِيْتُ ، عَنْ أَنَسِ قَالِكُ : أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ " عَ بِهِي رُوايت كيا ب - ان ع ثابت في أوران س انس وللنو في مَّخط عَلَى عَهْدِ رَبِيلُول اللَّهِ عَلَيْهُمْ فَبَيْنَمَا بيان كيا كرسول الله مَا يَيْمُ كراف مِن ايك سال قطر الآس وجدى نماز کے لئے خطبہ دے رہے تھے کدایک شخص نے کھڑے ہوکر کہا یارسول هُوَ يَخْطُبُ يَوْمُ جُلِّعَةِ إِذْ قَامَ رَجُلُ فَقَالَ: الله! محور على موك سے بلاك موسكة اور كريان بھى بلاك موسكي -آپ يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلَكُّتِ الْكُرَّاءُ، وَهَلَكُتِ الله تعالى سے دعا سيجي كه وه جم ير يانى برسائے ـ أن مخضرت ماليني إن الشَّاءُ، فَادْعُ اللَّهُ يَشْقِيْنَا، فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا ائيے ہاتھ المحائ اور دعاكى _حضرت الس والمحد في بيان كيا كماس وقت ـقَالَ أَنْسُ: وَإِنَّ اللَّهُمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِـ آ سان شف كي طرح (بالكل صاف) تقاات مي بواچلي ،اس نے ابركو فَهَاجَتْ رِيْحٌ أَنْشَأَلَتْ سَحَابًا ثُمَّ اجْتَمَعَ، ثُمَّ أُرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا، فَخَرَجْنَا الشایا پیراس ابر کے بہت سے مکرے جمع بو میے اور آسان نے کویا اسے د مانے کھول ویے۔ ہم جب مجدے نکاتو کھر پیٹی جیٹی یانی میں ووب نَحُوْضُ الْمَاءَ حَبَّى أَلَّيْنَا مَنَازِلَنَا ، قَلَمْ نَزُّلْ نُمْطَرُ إِلَى الْجُمْعَةِ الْأَخْرَى، فَقَامَ إِلَيْهِ عے تھے۔بارش بول ہی دوسرے جعہ تک برابر ہوتی رہی۔دوسرے جعہ کو ذَلِكَ الرَّجُلُ- أَوْ غُيْرُهُ لِعَقَالَ: يَا رَسُولَ وہی صاحب یا کوئی دوسرے پھر کھڑے ہوئے ادر عرض کیا اے اللہ کے رسول! مكانات كر مك ، وعا فرمايية كه الله تعالى بارش روك و . اللَّهِ! تَهَدَّمَتِ الْبُيُونِيُّ ، فَادْعُ اللَّهَ يَحْبِسُهُ : آ تخضرت مَا يَعْيَمُ مَكِرات اور فرماياً "أب الله! اب مارے جارول فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ: ((جُوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا)). طرف بارش برسا (جہال اِس كي ضرورت ہو) ہم پر نه برساء "انس جائنا فَنَظَرْتُ إِلَى السَّجَالِ تَصَدُّعَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ کہتے ہیں کہ میں نے جونظرا تھائی تو دیکھا کہ اس وقت ابر پھٹ کر مدینہ کے كَأُنَّهَا إِكْلِيْلٌ. [راجع ٢٣٢] اردگردتاج كي طرح بوگيانفا_

(۳۵۸۳) ہم سے محد بن تنی نے بیان کیا ، کہا ہم سے ابوعسان کی بن کثیر نے بیان کیا ، انہوں نے کہا ہم سے ابوحفص نے جن کا نام عمر بن علاء ہے اور جو ابوعر و بن علاء کے بھائی ہیں ، بیان کیا ، کہا کہ میں نے نافع سے سنا اور ٣٥٨٣ - حَدَّثَنَا مُحَلَّمَدُ بْنُ الْمُثَنِّي، أَخْبَرَنَا يُحْنَى بْنُ كَثِيْرِ أَبُوْ غَلِّمَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصِ - وَاسْمُهُ عُمَرُ بْنُ الْعِلْلَا أَجُوْ أَبِيْ عَمْرِو بْن

الْعَلَامِهِ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

كَانَ النَّبِيِّ مَكْنَاكُمْ يَخْطُبُ إِلَى جِدْعِ فَلَمَّا اتَّخِذَ

الْمِنْبُرُ تَحَوَّلَ إِلَيْهِ، فَحَنَّ الْجِلْعُ فَأَتَاهُ فَمُسَحَ

يَدَهُ عَلَيْهِ. وَقَالَ عَبْدُ الْحَمِيْدِ: أُخْبَرَنَا عُثْهَانُ

ابْنُ عُمَرَ، أُخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ نَافِع،

بِهَذَا. وَرَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ،

عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِي مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهُ مَا

انہوں نے عبداللہ بن عمر و النہ اسے کہ نبی کریم مثالی ایک کلای کا سہارا لے کر خطبہ ویا کرتے تھے ، پھر جب مغبر بن گیا تو آپ خطبہ کے لئے اس پر اس لکوی نے باریک آ واز سے رونا شروع کردیا ۔ آخر آپ اس کے قریب تشریف لائے اور اپنا ہاتھ اس پر پھیرا۔ اور عبد الحمید نے کہا کہ ہمیں عثان بن عمر نے خبر دی ، انہیں معاذ بن علاء نے خبر دی انہیں معاذ بن علاء نے خبر دی اور انہیں نافع نے اس صدیث کی اور اس کی روایت ابوعاصم نے کی ، ان سے ابو رقاد نے ، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر و النہ النہ النہ نے نبی کریم مثالی کے ۔

تشوج: حافظ ابن جر مسلة نے كہا كم معلوم بين يعبد الحميد نا مى رادى كون بن؟ مزى نے كہا كدييعبد بن حميد حافظ مشہور بين بمريس نے ان كى تغيير اور مسند دونوں بين بير حديث تلاش كي تو جھ كوئيس لى البتد دارى نے اس كو لكالا بعثان بن عمر سے آخر تك اى اساد سے - (دحيدى)

(۳۵۸۳) ہم سے ابوقیم نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالواحد بن ایمن نے بیان کیا، کہا کہ میں نے اپنے والعد سے سنا اور انہوں نے جابر بن عبداللہ سے کہ نی کریم منالی کیا ہم میں گئی ہم ہم کے دن خطبہ کے لئے ایک ورخت (کے سے) کے پاس کھڑے ہوئے ، یا (بیان کیا کہ) مجبور کے درخت کے پاس ۔ پھر ایک انصاری عورت نے یا کسی صحابی نے کہا، یارسول اللہ! کیوں نہ ہم آپ کے لئے ایک معبر تیار کو دیں؟ آپ نے فر مایا: 'اگر تمہارا جی چاہ تو کر وو۔' چنا نچا نہوں نے آپ کے لئے منبر تیار کر دیا۔ جب جعد کا دن ہوا تو رو۔' چنا نچا نہوں نے آپ کے لئے منبر تیار کر دیا۔ جب جعد کا دن ہوا تو آپ اس منبر پر تشریف سے گئے ۔ اس پر مجبور کے تنے سے نچ کی طرح رونے کی آ واز آنے گئی ۔ نی منالی نیا منبر سے اتر ہے اور اسے اپنے گلے کے سے لگالیا، جس طرح بچوں کو چپ کرنے کے لئے لوریاں و سے ہیں، آخضرت منالی نیا ہے نے کی اس طرح اسے چپ کرایا۔ پھر آپ نے فر مایا:

آ مخضرت منالی نیا ہے دور ہا تھا کہ وہ اللہ کے اس ذکر کو سنا کرتا تھا جو اس کے قریب ہوتا تھا۔'

(۳۵۸۵) ہم سے اساعیل نے بیان کیا ، کہا کہ جھ سے تیر سے بھائی نے بیان کیا ، ان سے بیکی بن سعید نے بیان کیا ، ان سے بیکی بن سعید نے بیان کیا ، انہیں حفص بن عبید اللہ بن انس بن ما لک نے خبر دی اور انہوں نے جابر بن عبد اللہ دی ہی سے سا ۔ انہوں نے بیان کیا کہ سجد نبوی کی حجبت کھجود کے شول پر بنائی گئی تھی ۔ نبی کریم مُنا اللہ اللہ علیہ کے لئے تشریف لاتے تو توں پر بنائی گئی تھی ۔ نبی کریم مُنا اللہ تھے توں پر بنائی گئی تھی ۔ نبی کریم مُنا اللہ تھے توں پر بنائی گئی تشریف لاتے تو

٣٥٨٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْم، حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ (الْهِنُ أَيْمَنَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِيْ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عِلْمَالِهُ أَنَّ النَّبِي طَلَّكُمُ كَانَ يَقُوْمُ يَوْمَ حَبْدِاللَّهِ أَنَّ النَّبِي طَلَّكُمُ كَانَ يَقُومُ يَوْمَ حَلَيْكُمُ كَانَ يَقُولُمُ يَوْمَ حَلَيْكُمُ كَانَ يَقُولُمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى شَجَرَةٍ أَوْ نَخْلَةٍ، فَقَالَتِ امْرَأَةً كَانَ الْجُمُعَةِ إِلَى شَخْلُولُ اللَّهِ الْآلَا اللَّهِ اللَّهُ اللللللْفُولُولُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللْمُو

٣٥٨٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ، حَدَّثَنِيْ أَخِيْ، غَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ، أَخْبَرَتِيْ حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنَ أَشْسِ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنَ أَشْسِ بْنَ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ يَقُوْلُ: كَانَ الْمَسْجِدُ مَسْقُوفًا عَلَى جُذُوْع

مِنْ نَخْلِ فَكَانَ النَّبِي الْفَلَمُ إِذَا خَطَبَ يَقُوْمُ آپان مِن سَايك تن ك پاس كر مربوجات كين جبآپ ك إلى جذع مِنْهَا، فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ، لَحَمْبر بناديا كياتو آپاس پرتشريف لائ - چربم فياس تن سے فكانَ عَلَيْهِ، فَسَمِعْنَا لِلَّذِلِكَ الْجِذْعِ صَوْتًا اللَّمْر رون كي آواز في بين بوت ولاوت اوْفُي كي آواز بوتي به كصوت العِشَادِ، خَتَى جَاءَ النَّبِي مَا فَيْ اللَّهُ آثَر جب بي مَا اللَّهُ في الله عَلَيْهُمَا فَسَرَعُنَا وَوَهِي مَا وَوَهُ فِي اللهِ عَلَيْهُمَا فَسَرَعُنَا وَوَهُ فَي اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُمَا فَسَلَمُ عَلَيْهُمَا فَسَرَعُنَا اللهُ اللهُ

٣٥٨٦ حَدَّثَنَا مُحَمَّدً إِنْ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ (٣٥٨١) م سے محر بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن الی عدی نے بیان کیا ،ان سے شعبہ نے ان سے اعمش نے ان سے ابو واکل نے بیان کیا أَبِيْ عَدِيٍّ ، ۚ عَنْ شُعْلِلَةً ، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ كەانبول نے كہا كەحفرت عمر دالتنزنے كہا كەتم ميں سے فتند كے بارہ ميں أَبِي وَاثِل قَالَ: قَالَ عُمَرُ: أَيْكُم يَحْفَظُ نی اکرم مَثَاثِیْنِم کی حدیث کس کوزیادہ یاد ہے، (دوسری سند) کہا جھے سے حَدِيْثَ النَّبِيُّ مُكُلِّكُمْ فِلْ الْفِتْنَةِ ؛ ح: وَحَدَّنْهَيْ بشربن خالدنے بیان کیا ، کہا ہم سے محد بن جعفر نے ، ان سے شعبہ نے ، ان بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَّأَ مُحَمَّدٌ، عَنْ شُعْبَةً، عَنْ سُلِّيمًانَ سَمِغَتُمْ أَبَّا وَاثِلْ يُحَدِّثُ عِنْ سے سلیمان نے ، انہوں نے ابو وائل سے سنا ، وہ حدیقہ والنی سے بیان حُدَّيْفَةً أَنَّ عُمَرَ بَنَ اللَّهَطَّابِ قَالَ: أَيُّكُمْ كرية تف كدعمر بن خطاب والتنون في حيما فتندك بارك مين رسول الله مَنْ الله مَنْ الله عَلَى مديث كس كوياد بي حذيف بوك كدم محصورياده ياد بيجس يَحْفَظُ قُولَ رَسُولِ اللَّهِ مِثْكُمُ فِي الْفِتْنَةِ؟ فَقَالَ خَذَيْفَةُ: أَنَا أَخُلِفُظُ كُمَا قَالَ، قَالَ: طرح رسول الله مَا لِيُنْتِمُ نِ فرمايا تعاعم و للنَّهُ في في كما يحربيان كرو_ (ماشاء الله) تم توبهت جرى مو-انبول في بيان كيا كرسول الله مَا اليُّمَ في مرايا: هَاتِ إِنَّكَ لَجَرِّيْءً اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ "انسان کی ایک آ زمائش (فتنه) تواس کے گھر مال اور پڑوس میں ہوتا ہے اللَّهِ مَا لِنَهُمُ : ((فِتْنَةُ الْمِرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ ۚ تُكُفِّرُهَا ۚ الصَّالِكَةُ ۗ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ جس كا كفاره ، نماز صدقه اورامر بالمعروف اورنبي عن المنكر جيسي نيكيال بن بِالْمَعْرُونِ وَالنَّهُى أَغِنِ الْمُنكِّرِ)) . قَالَ: جاتی ہیں۔"عمر ہالنیئے نے کہا کہ میں اس کے متعلق نہیں بو چھنا، بلکہ میری مراداس فتندے ہے جوسمندر کی طرح (شاخیں مارتا) ہوگا۔ انہوں نے کہا لَيْسَتْ هَٰذِهِ، وَلَكِنْ الَّتِي تَمُوْجُ كَمَوْج الْبَحْرِ. قَالَ: يَا أَمِيْرَ الْفُؤْمِنِيْنَ الْأَبْلُسُ عَلَيْكُ كماس فتنكاآب بركوني الزنبيس يزعكاآت كاوراس فتنك ورميان

مِنْهَا، إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا. قَالَ: يُفْتَحُ الْبَابُ أَوْ يُكْسَرُ ؟ قَالَ: لَا بَلْ يُكْسَرُ. قَالَ: ذَلِكَ أَحْرَى أَنْ لَا يُغْلَقَ. قُلْنَا: عَلِمَ عُمَرُ الْبَابَ قَالَ: نَعَمْ، كَمَا أَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَيْلَةً، إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيْطِ. فَهَبْنَا أَنْ نَسْأَلُهُ، وَأَمَرْنَا مَسْرُوْقًا، فَسَأَلَهُ فَقَالَ: مَن الْبَابُ؟ قَالَ: عُمَرُ. اراجع: ١٥٢٥

بند وروازہ ہے۔حضرت عمر نے پوچھا وہ وروازہ کھولا جائے گا یا تور ویا جائے ۔ انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ توڑویا جائے گا۔ حضرت عمرنے اس پر فر مایا کہ چرتو بند نہ ہوسکے گا۔ ہم نے حذیفہ ڈالٹنڈ سے بو چھا، کیا عمر والٹنڈ اس دروازے کے متعلق جانتے تھے؟ انہوں نے فر مایا کہ اس طرح جانتے تھے جیسے دن کے بعد رات کے آنے کو ہر خص جانتا ہے۔ میں نے ایسی حدیث بیان کی جو غلط نہیں تھی ہمیں حضرت حذیفہ ڈالٹنڈ سے (درواز ہے کے متعلق) پوچھتے ہوئے ڈرمعلوم ہوا۔ اس لئے ہم نے مسروق ہے کہا جب انہوں نے یو چھا کہ وہ دروازہ (سے مراد) کون صاحب مراد ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہوہ خودعمر طالقیّہ ہی ہیں۔

تشویج: یه صدیث مع شرح او پرگز رچی امام بخاری مینید اس باب مین اس کواس لئے لائے میں کہ نبی کریم منگا فیکم کا ایک معجزہ سال سے بید ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمر وٹائٹو؛ جب تک زندہ رہے کوئی فتنہ اور فساد مسلمانوں میں نہیں ہوا۔ان کی وفات کے بعد فتنوں کا درواز وکھل گیا تو آپ کی پٹر گوئی پوری ہوئی _زرکشی نے کہا کہ حدیفہ ڈائٹٹڈ اگراس دروازے کوحفزت عثمان بٹائٹڈ کی ذات کہتے تو درست ہوتا ان کی شبادت کے بعدفتوں کا درواز و کھل گیا۔ بلد (حضرت عثان رہائٹو کی مظلو مانہ شہاوت بھی فترگروں کے ہاتھوں ہوئی) راقم کہتا ہے کدیدزر شی کی خوش فہی ہے۔ فتوں کا درواز ہ تو حضرت عثمان بڑائٹنڈ کی حیات میں کھل گیا تھا پھروہ درواز ہ کیسے ہو کتے ہیں ۔ حذیفہ بڑائٹنڈ ایک جلیل الشان صحابی اور نبی کرمیم منافیڈیز کے محرم راز تھے۔انہوں نے جوامرقر اردیا،زرکٹی کواس پراعتراض کرنازیبانہیں بقا(وحیدی)ابل و مال کے فیتنے سے مراداللہ کی یاد ہے غافل ہونااور دل پرغفلت کا پردہ آنا ہے۔

> ٣٥٨٧ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَج، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ مُلْكُمَّ قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ، وَحَتَّى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ، صِغَارَ الْأَعْيُن، حُمْرً الْوُجُوْهِ، ذُلْفَ الْأَنُوْفِ كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطَرَّقَةُ)). [راجع: ٢٩٢٨]

> ٣٥٨٨_ ((وَتَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهَذَا الْأَمْرِ حَتَّى يَقَعَ فِيْهِ. وَالنَّاسُ مَعَادِنُ: خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ)). [راجع: ٣٤٩٣] ٣٥٨٩ ـ ((وَلَيُأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ زَمَانٌ لَأَنُ

(۳۵۸۷) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا ، کہا ہم کوشعیب نے خبروی ، کہا ہم سے ابوالزنادنے بیان کیا ،ان سے اعرج نے اوران سے ابو ہر رہ و اللہٰۃ نے بیان کیا کہ نبی کریم مَلَا فیظم نے فرمایا: '' قیامت اس وقت تک نہیں قائم موگی جب تک تم ایک ایسی قوم کے ساتھ جنگ ند کر لوجن کے جوتے بال کے ہوں اور جب تک تم ترکوں سے جنگ نہ کرلو،جن کی آ تکھیں چھوٹی ہوں گی ، چ_{برے سرخ} ہوں گے ، ناک چھوٹی اور چیٹی ہوگی ، چبرے ایسے ہوں گے جیسے تہ بہ تہ ڈھال ہوتی ہے۔''

(۳۵۸۸)''اورتم حکومت کے لئے سب سے زیادہ بہتر شخص اسے یا ؤ گے جوحکومت کرنے کو براجانے (یعنی اس منصب کوخود کے لئے ناپسند کرے) یہاں تک کہ وہ اس میں پھنس جائے ۔اوگوں کی مثال کان کی س ہے جو جاہلیت میں شریف تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی شریف ہیں۔'' (۳۵۸۹) "اورتم براك ايا دورجى آن والا كمتم ميس كوئى اي

يَرَانِينَ أَحَبُ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُكُونَ لَهُ مِثْلُ أَهْلِهِ سارے گرباراور مال ودولت سے بڑھ كر مجھكو و كي لينازياده پندكرے وَمَالِهِ)). [راجع: ٣٥٨٧]

تشریج: اس حدیث میں چار پیشین گوئیاں ہیں، جاروں پوری ہوئیں۔ نبی کریم مَنْ النَّیْمَ کے مبّان صحابہ رفنالنَّمَ اور تا بعین المُسَلِّمُ میں بلکہ ان کے بعد والےلوگوں میں بھی ہمارے زمائے کے بعض ایسے گزرے ہیں کہ مال اولا دسب کوآپ کے ایک دیدار پر تصدق (قربان) کردیں۔مال ودولت کیا چیز ے، جان ہزار جانیں آپ پر سے تھارت کرنا فخر اور سعادت داریں سجھتے رہے۔

٣٥٩٠ حَدَّثَنَا يَحْيَى، خَلِّتَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، (۳۵۹۰) ہم سے یکیٰ نے بیان کیا، کہاہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، لَخُنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ ان سے معمر نے اوران سے ہمام نے اوران سے ابو ہر ریرہ والفید نے بیان کیا النَّبِيُّ عُلْكُمُ أَمْ قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى كه ني كريم مَن الشِّيرَ في مايا " قيامت اس وقت تك قائم نه موكى جب تك تُقَاتِلُواْ خُوْزًا وَكُرْمَانَ مِنْ الْأَعَاجِمِ، حُمْرً کہتم ایرانیوں کے شہرخوز اور کر مان والوں سے جنگ نہ کرلوگے ۔ چبرے الْوُجُوهِ، فُطْسَ الْأَنُونِ، ضِغَارَ الْأَغْيُنِ، كَأَنَّ ان كىسرخ مول گے، ناك چىپى موگى ، آئىسى چھوٹى موں گى اور چېرے وُجُوْهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطَرَّقَةُ إِنِعَالُهُمُ الشَّعَرُ)). الیے ہوں مے جیسے نہ بہ ندڑ ھال ہوتی ہے اور ان کے جوتے بالوں والے تَابَعَهُ غَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّافِّي. [راجع:٢٩٢٨] مول گے۔" کی کے علاوہ اس حدیث کو اوروں نے بھی عبدالرزاق سے روایت کیا ہے۔

٣٥٩١ حَدَّثَنَا عَلِي بْنُ عَبْدِاللَّهِ، حَدَّثَنَا (۳۵۹۱) ہم سے علی بن عبدالله مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن سُفْيَانُ، قَالَ: قَالَ إِسْلِمَاعِيْلُ: أَخْبَرَنِي عیینے نے بیان کیا ، کہا کہ اساعیل نے بیان کیا کہ محصوقین نے خبر دی ، قَيْسٌ، قَالَ: أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْزُأَةً فَقَالَ: صَحِبْتُ انہوں نے کہا کہ ہم ابو ہررہ والنفي كى خدمت ميں حاضر ہوئے تو انہوں رَسُوْلَ اللَّهِ مُثْلِيُّكُمْ ثَلَاثَ لِلْمِنْيِنَ لَمْ أَكُنْ فِي نے کہا کہ میں رسول الله منافیق کی صحبت میں تمین سال رہا ہوں ، اپنی بوری سِنِيَّ أُحْرَصَ عَلَى أَنْ أَغِلِيَ الْحَدِيثَ مِنِّي عمر میں مجھے جدیث یاد کرنے کا اتنا شوق مجھی نہیں ہوا جتنا ان تین سالوں فِيْهِنَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ وَقَالَ أَهُكَذَا بِيَدِهِ: ((بَيْنَّ مين تفامين في تخضرت مَاليَّيْمُ كوفرمات سناء آپ في اين ما ته سي يون يَكِي السَّاعَةِ تُقَاتِلُونَ قُوْمُ إِلَّا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ. اشاره كرك فرمايا: "قيامت ك قريبتم لوگ (مسلمان) ايك الى قوم وَهُوَ هَذَا الْبَارِزُ)). وَقَالَ ٱللَّهْفَيَانُ مَرَّةً: وَهُمْ . سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں کے مول کے ۔"(مرادیمی ایرانی ہیں) أَهْلُ الْبَارِزِ. [راجع: ٢٩٢٨] [مسلم: ٢٣١٤] سفيان ف أيك مرتبه وهو هذا الباررك بجائ الفاظ وهم اهل البارز نقل کے (بعن امرانی، یا کردی یا دیلم والے لوگ مرادیں)۔

(٣٥٩٢) ہم سے ملیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے جرار بن حازم

نے بیان کیا مکہا میں نے حسن سے سناء انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے عمرو بن تغلب طلفي في بيان كياكميس في رسول الله مَا يَعْيَمُ سيسنا، آب في

٣٥٩٢ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بِنُ حُوْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِم، سَمِعْتُ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبُ ۚ قَالَ: شَمِعْتُ رَّسُولَ اللَّهِ طَلِيُّكُمْ يَقُولُ: ((إَبُّينَ يَدَي السَّاعَةِ فرمایا " قیامت کے قریبتم ایک ایس قوم سے جنگ کرد گے جو بالوں کا

جوتا پہنتے ہوں گے اور ایک الی قوم سے جنگ کرو گے جن کے منہ تہ بہ تہ ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔'' تُقَاتِلُوْنَ قُوْمًا يَنْتَعِلُوْنَ الشَّعَرَ، وَتُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ)).

[راجع: ۲۹۲۷]

٣٥٩٣ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ مُلْكُمُ الْيَهُوْدُ وَرَسُوْلَ اللَّهِ مُلْكُمُ الْيَهُوْدُ لَكَ مَسَلِمُ اللَّهُ وَلَا يَقُولُ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ الْمَدُودِيْ وَرَائِيْ فَاقْتُلُهُ). [راجع: مُسْلِمُ الْمَدُدِيْ وَرَائِيْ فَاقْتُلُهُ). [راجع: مُسْلِمُ الْمَدُد يَهُوْدِيْ وَرَائِيْ فَاقْتُلُهُ). [راجع:

(۳۵۹۳) ہم سے کم بن نافع نے بیان کیا، کہا ہم کوشعیب نے خردی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا ہم کوشعیب نے خردی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے سالم بن عبداللہ نے خردی کہ عبداللہ بن عمر واللہ مثالیۃ کیا ہے کہ اس کی دو گے اور اس میں ان پر غالب آ جاؤ گے، اس وقت یہ کیفیت ہوگی کہ (اگر کوئی یہودی جان بچانے کے لئے کسی پہاڑ میں بھی چھپ جائے گا تو) پھر بولے گا کہ اے مسلمان! یہ یہودی میری آ ٹر میں چھیا ہوا ہے، اے تی کردے۔''

تشوج : یاس دفت ہوگا جب عینی عالیِّط اتریں گے اور یہودی لوگ د جال کے نشکری ہوں گے۔حضرت عیسی عالیِّط باب لد کے پاس د جال کو ماریں گے اوراس کے نشکروالے جا بجامسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوں گے۔

(۳۵۹۴) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے عمرو نے، ان سے جابر بن عبد اللہ رہے گانا نے اور ان سے ابوسعید خدری رہی ہی تھی ہے گائی ہے گا کہ فوج میں کوئی ایسے بزرگ کہ جہاد کے لئے فوج ہم موگا، پوچھا جائے گا کہ فوج میں کوئی ایسے بزرگ بھی ہیں جنہیں رسول اللہ سکا پیٹے کی صحبت اٹھائی ہو؟ معلوم ہوگا کہ ہاں ہیں تو ان کے ذریعہ فتح کی دعا مائی جائے گی۔ پھرایک جہاد ہوگا اور پوچھا جائے گا، کیا فوج میں کوئی ایسے فتح سے بہر جنہوں نے رسول اللہ سکا پیٹے کے کسی صحابی گا، کیا فوج میں کوئی ایسے فتح سے بیں جنہوں نے رسول اللہ سکا پیٹے کے کسی صحابی کی صحبت اٹھائی ہو؟ معلوم ہوگا کہ ہاں ہیں تو ان کے ذریعے فتح کی دعا مائی جائے گی۔ پھران کی دعا مائی

جاسے ن- بران ن وہ ن برسے ن بیان کیا، کہا ہم کونفر نے خبر دی، کہا ہم کو اسرائیل نے خبر دی، کہا ہم کو اسرائیل نے خبر دی، انہیں مجل بن خلیفہ نے خبر دی، انہیں مجل بن خلیفہ نے خبر دی، انہیں مجل بن خلیفہ نے خبر دی، ان سے عدی بن حاتم را النظاف نے بیان کیا کہ میں نبی کریم منا النظاف کی مدمت میں جا ضرفها کہ ایک صاحب آئے اور آ بخضرت منا النظاف سے فقر ہ و فاقد کی شکایت کی ۔ پھر دوسر سے صاحب آئے اور راستوں کی بدامنی کی فاقد کی شکایت کی ۔ پھر دوسر سے صاحب آئے اور راستوں کی بدامنی کی شکایت کی ۔ اس بر آئخضرت منا النظافی نے فرمایا "عدی اتم نے مقام حجرہ شکایت کی ۔ اس بر آئخضرت منا النظاف نے فرمایا "عدی اتم نے مقام حجرہ

٣٥٩٤ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِبْدِ، حَدَّثَنَا شُفِيانُ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ جَابِر، عَنْ أَبِي سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرو، عَنْ جَابِر، عَنْ أَبِي سَعِيْدِ عَنِ النَّبِيِّ صُلِيَّاكُمُ قَالَ: ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانُ يَغُزُونَ، فَيُقَالُ لَهُمْ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولُ؟ فَيَقُولُونَ؟ نَعَمْ. فَيُفْتَحُ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ يَغُزُونَ فَيُقَالُ لَهُمْ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ يَغُزُونَ فَيُقَالُ لَهُمْ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولُ؟ فَيقُولُونَ؟ نَعَمْ. صَحِبَ الرَّسُولُ؟ فَيقُولُونَ : نَعَمْ. صَحِبَ الرَّسُولُ؟ فَيقُولُونَ : نَعَمْ. فَيُفُولُونَ : نَعَمْ.

٣٥٩٥ حَدِّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ، أَخْبَرَنَا سَعْدُ الطَّائِيُّ: النَّضُرُ، أَخْبَرَنَا سَعْدُ الطَّائِيُّ: أَخْبَرَنَا سَعْدُ الطَّائِيُّ: أَخْبَرَنَا سَعْدُ الطَّائِيُّ: أَخْبَرَنَا سَعْدُ الطَّائِيُّ، أَخْبَرَنَا سَعْدُ الطَّائِيُّ، أَخْبَرَنَا سَعْدُ الطَّائِيُّ، فَأَلَى: بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ مَلْكُمَّ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ، ثُمَّ جَاءَهُ آخَرُ، فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ، ثُمَّ جَاءَهُ آخَرُ، فَشَكَا إِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيْل. فَقَالَ: ((يَا عِدِيُّ هَلُ إِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيْل. فَقَالَ: ((يَا عِدِيُّ هَلُ

رَّأَيْتَ الْحِيْرَةَ؟)) قُلْتُ: لَلْمُ أَرَهَا وَقَدْ أُنْبِئْتُ عَنْهَا قَالَ: ((فَإِنْ طَالَتْ إِبِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَّنَّ الظُّعِينَةَ تُرْحَلُ مِنَ الْحِيْلُرَةِ، حَتَّى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ، لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلاَّ اللَّهَ)) قُلْتُ: فِيْمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي: فَأَيْنَ دُعُمُّارُ طَيَّ الَّذِيْنَ قَدْ سَعَّرُوا الْبِلَادَ: ((وَلَئِنُ إَظَالَتُ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوزُ كِسُرَى)) أَقُلْتُ: كِسْرَى بْن هُرْمُزَ؟ قَالَ: ((كِسُرَى أَبُنِ هُرْمُزَ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ، لَتَرَيَنَّ الْزَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْأَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبِ أَوْ فِضَّةٍ، إيَطُلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ، فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ إِلَيْهُ، وَلَيَلْقَيَنَّ اللَّهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ، وَلَلِّنِسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ. فَيَقُولُنَّ لَهُ: أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَيُبَلِّغَكَ؟ فَيَقُلِّالُ: بَلَى. فَيَقُولُ: أَلَمُ أُعْطِكَ مَالاً وَوَلَدًا وَأَفْضِلُ عَلَيْكَ؟ فَيَقُونُ نَبَلَى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلِلَّا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ، وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرَى إِلاَّ جَهَنَّمَ)). قَالَ عَدِيٌّ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ مَا لَكُمْ أَمْ يَقُولُ: ((أَتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقَّةِ تَمْرَةٍ، فَتَهُنَّ لَمُ يَجِدُ شِقَّ تُمْرَةٍ فَبَكُلِمَةٍ طَيِّبَةٍ)). قَالُ عَدِيٌّ: فَرَأَيْتُ الظُّعِيْنَةَ تَرْتَجِلُ مِنَ الْجِيُّلِوْةِ حَتَّى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ، لَا تَخَافُ إِلَّا اللَّهَ لَهُ تَعَالَى، وَكُنْتُ فِيْمَنِ افْتَتَحَ كُنُوْزَ كِسْرَى إَنَّنِ هُرْمُزٍّ، وَلَئِينَ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ لَتُرَوُنَ لَمَّا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ اللَّهُ أَ: ((يُخُورُ مِلْ الْحَكَفَةِ)). أَرْاجِعِ:

ويكهاب؟ " (جوكوفدك پاس ايكستى ب) ميس في عرض كيا كميس في ديكها تونبيس ، البته اس كا نام بيس نے سنا ہے۔ آنخضرت مَا يَّنْيَام نے فرمايا: ''اگرتمهاری زندگی کچهاور کمبی موئی توتم دیکھو گے کہ مودج میں ایک عورت ا کیلی حیرہ سے سفرکرے گی اور (مکہ بننج کر) کعبہ کا طواف کرے گی اور اللہ كيسواءات كى كابھى خوف نە بوگا- "مىس فى (جرت سے)اين ول میں کہا، پھر قبیلے طے کے ان ڈاکوؤں کا کیا ہوگا جنہوں نے شہروں کو تیاہ كرديا ، فسادى آگ سلگار كھى ہے ۔ آنخضرت مَنْ النَّيْمَ نے فرمايا: "اگرتم کچھاور دنوں تک زندہ رہے تو کسر کی کے خزانے (تم پر) تھولے جائیں گے۔''میں (حیرت میں) بول پڑا کسر کی بن ہرمز (ایران کا بادشاہ) آپ نے فرمایا:'' ہاں کسریٰ بن ہرمز!اورا گرتم کچھ دنوں تک اور زندہ رہے تو ہیہ ویکھو کے کدایک شخص ایے ہاتھ میں سونا جاندی مجرکر نکلے گا۔اے کس ایے آ دی کی تلاش ہوگی (جواس کی زکوۃ) قبول کرلے کین اسے کوئی ایسا آ دمی نہیں ملے گا جواسے قبول کرلے۔اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا جودن مقررہے اس وقت تم میں سے ہرکوئی اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ درمیان میں کوئی ترجمان نہ ہوگا (بلکہ پروردگار اس سے بلاواسطہ باتیں كرے كا) الله تعالى اس سے دريافت كرے كا -كياميس في تمهارے ياس رسول نہیں بھیج تھے جنہوں نے تم تک میراپیغام پہنچادیا ہو؟ وہ عرض کرے گا، بشك تون بيج تھے۔الله تعالى دريافت فرمائے كاكياميس نے مال اوراولاد تمہیں نہیں دی تھی؟ کیا میں نے ان کے ڈریعہ تمہیں فضیات نہیں دى تقى؟ وه جواب دے گا بے شك تونے ديا تھا۔ پھروه اپنى دائنى طرف دیکھے گاتو سواجہنم کےاسے اور کچھ نظرنہ آئے گا پھروہ بائیں طرف دیکھے گا نَة ادهر بھی جہنم کے سوااور کچھ نظر نہیں آئے گا۔ 'عدی ڈائٹڈ نے بیان کیا کہ میں نے رسول الله مَالَیْتُم سے سنا،آپ فرمارے تھے کہ''جہنم سے ڈرو، اگر چە مجورك ايك نكزے كے دربعه ہو۔ اگر كسى كو مجور كا ايك كرا بھى ميسر الله المحالية المحالي بیان کیا کہ میں نے ہودج میں بیٹھی ہوئی اک اکیلی عورت کوتو خوود کھ لیا کہ خروف حسفر کے لئے نکلی اور کا کہ اس نے تعبہ کا طواف کیا اوراہ

الله كے سوااوركسي (ڈاكو وغيره) كا (راستے ميں) خوف نہيں تھااور مجاہدين کی اس جماعت میں تو میں خود شریک تھا جس نے کسری بن ہرمز کے خزانے فتح کئے۔اوراگرتم لوگ بچھ دنوں اور زندہ رہے تو وہ بھی دیکھ لوگے جوآ تخضرت مَنَافِيْنِم نے فرمایا که' ایک شخص اپنے ہاتھ میں (زکوۃ کا سونا جاندی) مجرکر نکلے گا (لیکن اے لینے والا کوئی نہیں ملے گا)۔''

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ، حَدَّثَنَا أَبُو مجه عبدالله بن محد في بيان كيا، كهاجم سابوعاصم في بيان كيا، كهاجم كو سعدان بن بشرنے خردی ،ان سے ابو مجاہد نے بیان کیا ،ان سے حل بن خلیفہ نے بیان کیا اور انہوں نے عدی ڈاٹنٹ سے سنا کہ بیں نبی کریم مَا الْشِيْرَ کی خدمت میں حاضرتھا۔ پھریہی حدیث نقل کی جوادیر ندکور ہوئی۔

عَدِيًّا، كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ مَكْ لَكُمْ [راجع: ١٤١٣] تشریج: عمر بن عبدالعزیز میشید کے زمانے میں مال ودولت کی فراوانی کی پیش گوئی بھی پوری ہوئی کے مسلمانوں کواللہ نے بہت دولت مند بنا دیا تھا ك كوئى زكوة لينے والا ندتھا۔ حافظ نے كہا كەجىرە عرب كے ان بادشا ہوں كاپا يىخت تھا جواريان كے ماتحت تھے۔

(٣٥٩١) محص سعيد بن شرحبيل في بيان كيا، كما مم سيليث في بيان کیا ،ان سے زید بن حبیب نے ،ان سے ابوالخیر نے ،ان سے عقبہ بن عامر والنين نے كه نى كريم مَنَافِينَمُ أيك ون مدينت با مر فكا اور شهدات احد برنماز راھی جیےمیت پر راھے ہیں اس کے بعد آپ منبر برتشریف لائے اور فرمایا: 'میں (حوض کوثریر) تم سے پہلے پہنچوں گا اور قیامت کے دن تمہارے لئے میرسامان بنوں گا، میں تم پر گواہی دوں گااوراللہ کی قتم میں ا بيخ حوض كوثر كواس وقت بهى و مكيور ما مول _ مجصروئ زيين كخز انول ک منجیاں دی گئی میں اور قسم اللہ کی مجھے تمہارے بارے میں بیخوف نہیں کہتم شرک کرنے لگو گے، میں تو اس سے ڈرتا ہوں کہ کہیں دنیا داری میں پڑ کر

أَخَافُ مِنْ بَعْدِي أَنْ تُشْرِكُواً، وَلَكِنْ أَخَافُ ایک دوسرے سے رشک وحسد نہ کرنے لگو۔" أَنْ تَنَافَسُواْ فِيْهَا)). [راجع: ١٣٤٤] تشريج: آپ كى يەپش كوئى بالكل سى ئابت بوئى ،مسلمانو لكوبراعروج حاصل بوا محربية بس كے رشك اور حسد سے خراب بو كئے ـ تاريخ بتلاتى ہے کے مسلمانوں کوخودا پنوں ہی کے ہاتھوں جو تکالیف ہوئیں وہ اغیار کے ہاتھوں سے نہیں ہو مکیں مسلمانوں کے لئے اغیار کی ریشہ دوانیوں اور برے منصوبوں میں بھی بیشتر غدارمسلمانوں کا ہاتھ رہاہے۔

(٣٥٩٧) مم سے ابولغيم نے بيان كيا ،ان سے سفيان بن عيينہ نے بيان کیا،ان سے زہری نے ،ان سے عروہ بن زبیر نے اوران سے اسامہ بن زيد والفَيْنَان بيان كياكم بي كريم مَا لينيِّم إلى مرتبد مدين كالك بلند مله ير چر هے اور فرمايا: "جو کچھ ميس د مکھر باجول کيا تهجين بھي نظر آر باہے؟ ميں

٣٥٩٦ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ شُرَحْبِيْلَ، حَدَّثَنَا لَيْكَ، عَنْ يَزِيْدَ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةً بْنِ عَامِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ مُثِّلِكُمُّ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحْدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: ((إِنِّي فَرَطُكُمْ، وَأَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ، إِنِّي وَاللَّهِ! لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي قَدْ أَعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ، وَإِنِّي وَاللَّهِ! مَا

٣٥٩٧ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا إِبْنُ عُيَيْنَةً،

عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةً، عَنْ أُسَامَةً قَالَ:

أَشْرَفَ النَّبِيُّ طُلْكُمُ أَكْمَ أَطُمٍ مِنَ الْآطَامِ،

فَقَالَ: ((هَلُ تَرَوُنَ مَا أَرَى؟ إِنِّي أَرَى الْفِتَنَ

عَاصِمٍ، أَخْبَرَنَا سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ

مُجَاهدٍ، حَدَّثَنَا مُحِلَّ بْنُ خَلِيْفَةَ، سَمِعْتُ

كِتَابُ الْمَنَاتِبِ \$€ 70/5 فضائل ومناقب كابيان

تَقَعُ خِلَالَ بُيُوْتِكُمُ مَوَاقَعُ الْقَطْرِ)). [راجع: فتنول کود کیچەر بامول کەتمهارے گھروں میں وہ اس طرح گررہے ہیں جیسے بارش کی بوندیں گرا کرتی ہیں۔'' [1444

تشريج: حضرت عثان والفيُّذ كالممهاوت كے بعد جو نقنے برپا ہوئے ان پر بداشارہ ہے۔ان فتوں نے ایساسرا تھایا كه آج تك ان كے تباہ كن الرات باتی ہیں۔

٣٥٩٨ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ } أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ،

عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ أَعْرُوَّةُ بْنُ الزَّبَيْرِ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةً، حَدَّثَتُهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيْنَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ خُلِّاتُتُهَا عَنْ زَيْنَبُ بنتِ جَحْس، أَنَّ النَّبِي مُلْكُمٌّ دَخَلَ عَلَيْهَا

فَزَعًا يَقُولُ: (﴿لَا إِلَّهَ إِلَّا اللَّهُ ۗ وَيُلَّ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٌّ قَادِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيُومُ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُو ْجَ مِثْلُ هَذِهِ)). وَحَلَّتِي بِإِصْبَعِهِ وَبِالَّتِيْ تَلِيْهَا، فَقِالَتْ زَيْنَبُ: فَقُلْتُ اللَّهِ السُّولَ اللَّهِ ا

أَنْهُلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُونَ ۖ قَالَ: ((نَعَمُ، إِذًا كُثُرُ الْحَبَثُ)). [راجع: ٤٦ ٢٣]

٣٥٩٩- وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، خَلِّأَنَّتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةً، الْقَالَتِ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ مُؤْلِئًا ۚ فَقَالَ: ((سُبْحَانِيُّ اللَّهِ! مَاذَا أُنْوَلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ اللَّفِتَنِ؟))

ا [راجع: ١١٥]

٣٦٠٠ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، لَجُدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ الْمَاجِشُونِ، عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمَن بْنِ أَبِي صَعْصَعَةً ۚ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ

أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَٰ: قَالَ لِي إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ، وَتَتَّخِلُّهَا، فَأَصْلِحُهَا وَأَصْلِحْ رُعَامَهَا، فَإِنِّي سَلِّحِتُ النَّبِيَّ مَا لِكُمَّا

(۳۵۹۸) م سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہام کوشعیب نے خردی، انہیں زمرى نے وكها كه مجھ سے عروه بن زبير نے بيان كيا ، ان سے زينب بنت ابي سلمدنے بیان کیا ان سے ام حبیبہ بنت الی سفیان والفیکا نے بیان کیا کہ ہم كونينب بنت الى جحش والنائناك في كرايك دن بى كريم مثاليظ ان كر محمرتشریف لائے تو آپ بہت پریشان نظر آ رہے تھے اور بیفر مارہے تھے:''اللہ تعالیٰ کے سوااور کوئی معبوز نہیں ، عرب کے لئے تباہی اس شہرسے آئے گی جس کے واقع ہونے کا زمانہ قریب آگیا ہے، آج یا جوج ماجوج کی د بوار میں اتناشگاف پیدا ہو گیا ہے۔' اور آپ نے انگلیوں سے حلقہ بنا كراس كى وضاحت كى -ام المونين زينب ولاين أن نيان كيا كميس نے عرض کیایارسول اللہ! ہم میں نیک لوگ ہوں گے چھر بھی ہم ہلاک کردیتے جائيں؟ آتخضرت مَا الله الله في الله على الله عب خباشين بوھ جائيں گي (تواليا ہوگا)_"

(٣٥٩٩) اورز برى سےروايت ب،ان سے مند بنت الحارث في بيان كيا انبول نے كما كرحفرت اسلمه والنجا نے بيان كيا كه نى كريم مال فيام بيدار موے تو فرمايا: "سجان الله! كيے كيے خزانے اترے ميں (جو مسلمانوں کولیں گے)اور کیا کیا فتنے وفساداترے ہیں۔''

تشويج: جن مين مسلمان جتلا مول كي فتوحات اسلامي اور باجمي جمير عدر كے لئے آپ نے پيش كوئى فرمائى جورف برحف يورى موئى۔ (١٠٠٠) بم سے ابونعیم نے بیان کیا، کہا بم سے عبدالعزیز بن الی سلمہ بن ماجنون نے بیان کیا ، ان سے عبد الرحن بن ابی صعصعہ نے ، ان سے ان کے والد نے کہا ، ان سے حضرت ابوسعید خدری ڈالٹیئو نے بیان کیا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ مہیں بکریوں سے بہت محبت ہواورتم انہیں یا لتے ہوتو تم ان کی مگہداشت اچھی کیا کرو اور ان کی ناک کی صفائی کا بھی خیال رکھا كرو- كيونكه مين ني كريم مَثَاثَيْمَ سے سنا ، آپ مَثَاثَيْمُ ن فرمايا:

يَقُوْلُ: ((يَأْتِي عُلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُكُونُ الْغَنَمُ فِيْهِ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ، يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ أَوْ سَعَفَ الْجِبَالِ فِي مَوَاقِعِ الْقَطْرِ، يَقِرُّ بِدِيْنِهِ مِنَ الْفِتَنِ)). [راجع: ١٩]

٢٦٠١ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ الْأُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا الْبَرَاهِيْمُ، عَنْ صَالِح بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَاب، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّب، وَأَبِي سَلَمَةَ شِهَاب، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّب، وَأَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مُلْكَمَّةُ: ((سَتَكُونُ فِتَنَّ، الْقَاعِدُ رَسُولُ اللَّهِ مُلْكَمَّةُ: ((سَتَكُونُ فِتَنَّ، الْقَاعِدُ وَسُنُ اللَّهَاعِيْ، وَالْقَائِم، وَالْقَائِم، فِيهًا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيْ، الْمَاشِيْ، وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيْ، وَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأَ الْمَاشِيْ، وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيْ، وَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأَ أَوْمَنْ وَجَدَ مَلْجَأَ أَوْمَنْ وَجَدَ مَلْجَأَ أَوْمَنْ وَجَدَ مَلْجَأَ

٧٠٨٧] [مسلم: ٧٢٤٧]
٢٦٠٧ ـ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِيُ أَبُوْ
بَكْرِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ
عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ مُطِيْعِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ
نَوْفَل بْنِ مُعَاوِيَةً،، مِثْلَ حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةً
هَذَا، إِلَّا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، يَزِيْدُ: ((مِنَ الصَّلَاةِ
صَلَاةٌ مَنْ فَاتَتُهُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ)).

[مسلم: ٨٤ ٢٧]

٣٦٠٣ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَن زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَن النَّبِيِّ مُثْنَاكًا قَالَ: ((سَتَكُونُ أَثَرَةٌ وَأُمُوزٌ تُنْكِرُونَهَا)). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ((تُوَدُّونَ الْحَقَّ رَسُولَ اللَّهِ! فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ((تُوَدُّونَ الْحَقَّ

دو کوکوں پرایساز ماند آئے گا کہ مسلمان کا سب سے عمدہ مال اس کی بکریاں موں گی جنہیں لے کروہ پہاڑ کی چوٹیوں پر چڑھ جائے گایا (آپ نے سَعَفَ الجبال کے لفظ فرمائے)وہ بارش گرنے کی جگہ میں چلا جائے گا۔ اس طرح وہ اپنے وین کوفتوں سے بچانے کے لئے بھا گا پھرےگا۔''

(۱۰۲۰) ہم سے عبدالعزیز بن عبداللداویی نے بیان کیا۔انہوں نے کہا ہم سے ابراہیم نے بیان کیا، ان سے صالح بن کیسان نے بیان کیا، ان سے ابن المسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رُڈائٹو نے بیان کیا کہ رسول الله مَا اللهُ عَلَيْ اللهِ مَا اللهُ مَا اللهُ مَا اللهُ مَا اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَيْ اللهُ الل

(۳۲۰۲) اورابن شہاب سے روایت ہے، ان سے ابو بکر بن عبدالرحمان بن حارث نے بیان کیا ، ان سے عبدالرحمان بن مطبع بن اسود نے اور ان سے نوفل بن معاویہ نے ابو ہریرہ دالین کی ای حدیث کی طرح البتہ ابو بکر (راوی حدیث کی طرح البتہ ابو بکر (راوی حدیث) نے اس روایت میں اتنا اور زیادہ بیان کیا ''نمازوں میں ایک ایک کی نماز ہے کہ جس سے وہ چھوٹ جائے کو یا اس کا گھر بارسب برباد ہوگئے۔'' (اوروہ عمر کی نماز ہے)

(٣٦٠٣) ہم ہے جمہ بن کثیر نے بیان کیا ، کہا ہم کوسفیان نے خبر دی ، انہیں اعمش نے ، انہیں زید بن وہب نے اور انہیں عبدالله بن مسعود رڈائٹوئؤ نے کہ نبی کریم مَائٹیؤ کے نے فرمایا: 'میرے بعد تم پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں تم پر دوسروں کومقدم کیا جائے گا اور الی با تیں سامنے آئیں گی جن کوتم براسمجھو گے۔' لوگوں نے عرض کیا یارسول الله! اس وقت ہمیں جن کوتم براسمجھو گے۔' لوگوں نے عرض کیا یارسول الله! اس وقت ہمیں

كِتَابُ الْمَنَاقِبِ الْمَنَاقِبِ الْمَنَاقِبِ الْمَنَاقِبِ الْمَنَاقِبِ الْمَنَاقِبِ الْمَنَاقِبِ الْمَنَاقِب

الَّذِيْ عَلَيْكُمْ، وَتَسْأَلُونَ اللَّهُ الَّذِي لَكُمْ)).

[طرفه في: ٧٠٥٧][مسلم: ٥٧ ١٤٠ ترمذي: ٢١٩٠]

٣٦٠٤ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ إِنْ عَبْدِالرَّحِيْمِ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ، إِسْمَأْعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا أَبُوْ أَسَامَةً، حَدَّثَنَا شُعْبَةً، عَنْ أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةً، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً التَّيَّاحِ، عَنْ أَبِي دُرْعَةً إِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْكَ النَّاسَ هَذَا الْحَيَّ مِنْ قُرَيْشٍ). قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: هَذَا النَّحَيُ مِنْ قُرَيْشٍ). قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ((لَهُ لِلهُ النَّاسَ اعْتَزَلُوهُمْ)). وقَالَ مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةً عَنْ أَبِي التَيَّاحِ صَمِعْتُ أَبِي التَيَّاحِ سَمِعْتُ أَبِا زُرْعَةً . [طُرفاه في: ٣٦٠٥)

۸۰۰۷] [مسلم: ۲۳۷، ۱۹۲۲۷]

٣٦٠٥ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بَالَّ مُحَمَّدِ الْمَكِيْ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بَلْ سَعِيْدِ الْأَمْوِيْ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَمْرُوانَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ فَسَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ أَنْ سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ مُشَائِمٌ، يَقُولُ أَنْ ((هَلَاكُ أُمَّتِي عَلَى يَدُيُ عَلَى يَدُي عَلَى مَرُوانُ: يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرِيْشٍ) . فَقَالَ مَرْوانُ: غِلْمَةً. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنِّ شِيْتَ أَنْ أَسَمِّيهُمْ

بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ. [رالجع: ٣٦٠٤]

آپ کیا تھم فرماتے ہیں۔ آنخضرت مَنَا الله الله فرمایا: 'جوحقوق تم پر دوسرول کے واجب ہول انہیں اداکرتے رہنا اور اپنے حقوق الله ہی سے مانگنا۔' (یعنی صبر کرد اور اپنا حق لینے کے لئے خلیفہ اور حاکم وقت سے بغادت نہ کرنا)

فضائل ومناقب كابيان

ابرامیم نے بیان کیا، کہا ہم سے ابواسامہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابومعمراتها عمل بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابواسامہ نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ابوالتیاح نے ، ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ ڈگائٹ نے بیان کیا کہ نبی کریم مُثاثِیْن نے فرمایا: ''اس قبیلہ قریش کے بعض آ دمی لوگوں کو ہلاک و ہر باوکرویں گے۔' صحابہ نے عرض کیا، ایسے وقت کے لئے آ بہیں کیا تھم فرماتے ہیں؟ آ محصود بن غیلان نے نے فرمایا: ''کاش لوگ ان سے بس الگ ہی رہتے ۔' محمود بن غیلان نے بیان کیا کہ ہم سے ابو داؤد طیالی نے بیان کیا ، کہا ہم کوشعبہ نے خبر دی، بیان کیا کہ ہم سے ابو داؤد طیالی نے بیان کیا ، کہا ہم کوشعبہ نے خبر دی، انہیں ابوالتیاح نے ، انہوں نے ابوزر عہدے ۔۔

(۱۹۲۰۵) جھے سے احمد بن محمد کی نے بیان کیا، کہا ہم سے عمر و بن یکی بن سعیداموی نے بیان کیا، ان سے ان کے دادا نے بیان کیا کہ میں مروان بن حکم اور حضرت ابو ہریرہ رڈائٹوؤ کے ساتھ تھا، اس وقت میں نے ابو ہریرہ رڈائٹوؤ سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے پچوں کے سپچے رسول کریم مُنائٹوؤ ہے سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے پچوں کے سپچے رسول کریم مُنائٹوؤ ہے سے سنا ہانہوں نے کہا کہ میں ان کے جوان لڑکوں کے ہاتھ پر؟ اس پر ابو ہاتھوں پر ہوگی۔ 'مروان نے بوچھا، نوجوان لڑکوں کے ہاتھ پر؟ اس پر ابو ہریرہ دائٹوؤ نے کہا کہ اگرتم چا ہوتو میں ان کے نام بھی لے دوں کہ وہ بنو فلاں اور بنوفلاں ہوں گے۔

تشوج: حضرت ابو ہریرہ ڈائٹڈ کو نبی کریم مُٹائٹیڈ نے ان کے نام بھی بتلائے ہوں گے جب تو ابو ہریرہ ڈٹائٹڈ کہتے تھے کہ ۲۰ھ سے یااللہ! جھے کو بچائے رکھنا اور چھوکروں کی حکوم کے سے بچانا، بہی سال پزید کے باوشاہ ہونے کا ہے۔ اکثر نوجوان تج بات نے بیس گزرنے پاتے ،اس لئے بسا اوقات سیادت وقیادت میں وہ مخراب یعنی خرابیاں پیدا کرنے والے ٹابت ہوتے ہیں۔ یہی وجہے کہ اکثر رسولوں کو مقام رسالت چالیس سال کی عمر کے بعد بی دیا گیا ہے۔

(۳۲۰۲) ہم سے بچیٰ بن مویٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے ولید نے بیان کیا، کہا کہ جھے سے ابن جابر نے ، کہا کہ جھے سے بسر بن عبید الله حضری نے ، کہا

٣٦٠٦ حَدَّثَنَا يَحْيَى إِنْ مُوْسَى، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، حَدَّثَنِي إِنْ جَابِرِ اللهِ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ

كه مجھے سے ابوادريس خولانى نے بيان كيا، انہوں نے حذيف بن يمان را الله سے سنا ، وہ بیان کرنے تھے کہ دوسرے صحابہ کرام تورسول الله مَاللَّهُ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَاللَّهُ اللَّهِ مَا خیر کے متعلق سوال کیا کرتے تھے لیکن میں شرکے بارے میں بوچھتا تھا اس خوف ہے کہ نہیں میں ان میں نہ چینس جاؤں ۔ تو میں نے ایک مرتبہ رسول كريم مَن الله إلى عصوال كيا: يارسول الله! بهم جابليت اورشرك زمان مين تھے۔ پھراللہ تعالی نے ہمیں یہ خیروبرکت (اسلام کی)عطافر مائی ،اب کیا اس خیر کے بعد پھر شرکا کوئی زمانہ آئے گا؟ آنخضرت مَالَيْنَا نے فرمايا: " إن إن ميس في سوال كيا ، اوراس شرك بعد پھر خير كاكوئى زمانية عدًا؟ آپ نے فرمایا کہ''ہاں لیکن اس خیر پر سیجھ دھواں ہوگا۔'' میں نے عرض کیا وہ دھوال کیا ہوگا؟ آپ نے جواب دیا کہ''ایسے لوگ پیدا ہول گے جو میری سنت اور طریقے کے علاوہ دوسرے طریقے اختیار کریں گے ،ان میں کوئی بات اچھی ہوگی کوئی بری۔''میں نے سوال کیا ،کیا اس خیر کے بعد پھر شركاكوكى زماندآئ كا؟ آنخضرت مَنَافِينًا نے فرمایا " إل ،جنم ك درواز وں کی طرف بلانے والے پیدا ہوں گے، جوان کی بات قبول کرے گا ہے وہ جہنم میں جھونک دیں گے۔''میں نے عرض کیا یارسول اللہ!ان ك اوصاف بهي بيان فرما ديجي - آنخضرت مَثَاثِيَّةُ مِنْ فَرَمَايا: " وه لوگ ہماری ہی قوم و ندہب کے ہوں گے ، ہماری ہی زبان بولیس گے۔' میں نے عرض کیا: پھراگر میں ان لوگوں کا زمانہ پاؤں تومیرے لئے آپ کا حکم کیا ہے؟ آ مخضرت مَالْ اللَّهُ اللَّهِ فرمایا: "مسلمانوں کی جماعت اوران کے امام کے تابع رہنا۔''میں نے عرض کیا کہ اگرمسلمانوں کی کوئی جماعت نہ ہو اورندان کاکوئی امام ہو۔آپ نے فرمایا: " پھران تمام فرقوں سے اپنے کو الگ رکھنا ،اگرچہ کچھے اس کے لئے کسی درخت کی جڑچبانی پڑے ، یہال تک کہ تیری موت آجائے اور تواسی حالت پر ہو (تو یہ تیرے ق میں ان کی صحبت میں رہنے ہے بہتر ہوگا)۔''

عُبَيْدِاللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةً أَنْ يُدْرِكَنِيْ. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٌّ، فَجَاءَ نَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٌّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). قُلتُ: وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشُّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ: ((نَعَمْ، وَفِيْهِ دَخَنْ)). قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهُ قَالَ: ((قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِيْ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ)). قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهَ ا فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ أَلْخَيْرِ مِنْ شَرٌّ قَالَ: ((نَعَمْ دُعَاهٌ إِلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيْهَا)). قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! صِفْهُمْ لَنَا فَقَالَ: ((هُمُ مِنْ جِلْدَتِنَا، وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِأَلْسِنَتِنَا)) قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِيْ ذَلِكَ قَالَ: ((تَلُزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَإِمَامَهُمُ)). قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةً وَلَا إِمَامٌ قَالَ: ((فَاعْتَزِلُ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا، وَلَوْ أَنْ تَعُضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ)). [طرفاه في: ٣٦٠٧،

٣٦٠٧ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنِّى، حَدَّثَنَا يَخْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنِيْ يَخْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنِيْ قَيْسٌ، عَنْ حُدَيْفَة قَالَ: تَعَلَّمَ أَصْحَابِي

٧٠٨٤ [مسلم: ٤٧٨٤؛ ابن ماجه: ٣٩٧٩]

فضائل ومناقب كابيان

سے بھلائی کے حالات سیکھے اور میں نے برائی کے حالات وریافت کئے۔

الْخَيْرَ وَيَعَلَّمْتُ الشَّرَّا. [راجع: ٣٦٠٦] تشویج: حدیث میں آیلے لوگوں کا ذکر آیا ہے جوجدیث نبوی پرنہیں چلیں عے۔ان کی کوئی بات اچھی ہوگی کوئی بری۔اس پر حضرت مولانا وحید الزمال صاحب لکھتے ہیں: بیازمانہ گزرچکا مسلمان نیک کام کرتے سے ، نماز پڑھتے سے محراس کے ساتھ اتباع سنت کا خیال نہیں رکھتے تھے ، بہت ی بدعات میں گرفآر تھے اور سل سے بو صربات بدہ کمانہوں نے قرآن وصدیث کو پس پشت ڈال دیا تھا۔ وہ سیجھتے تھے اب قرآن اور صدیث کی حاجت نہیں رہی ،مجتدوں کے سب چھان ڈالا ہےاور جو ٹکالنا تھاوہ نکال لیا ہے۔قر آن مجھی ٹیجہ یاوہم میں بطور تبرک پڑھ لیتے ہتر اور کے میں قرآن کے الفاظان ليتے ، حدیث بھی بملی بطور تیرک پڑھ لیتے ، عمل کرنے کی نیت سے نہیں پڑھتے ، باتی ساری عمر ہدا ہداور شرح وقایداور کنز اور قد دری اور شرح مواہب ادرشرح عقائد میں الفسر کے ،ارے اللہ کے بلدو!ان سب کتابوں سے فائدہ؟ قر آن اور سیح بخاری اپنے بچوں کو بجھ کر پڑھاتے توید دونوں کتابیں تم کو کانی تھیں ۔ صدید بنا برامیں مجھاورلوگوں کی نشال دہی گی ہے جو بظاہرا سلام ہی کانام لیس مجھر باطن میں ووزخ کے واعی موں سے یعنی دل میں کیکے کافراور طحد ہوں ایکے ان سے وہ مغرب زوہ لوگ بھی مراوہ و سکتے ہیں جواسلام کا نام لینے کے باوجود مغربی تہذیب کے دلدادہ ہیں اور اسلام پرہلی اڑاتے ہیں۔اسلام کو دقیا نوسی ندہب اور قرآن کو وقیا نوسی کتاب کہتے ہیں۔ون راے مغربی تہذیب کی خوبیوں کے کمت گاتے رہے ہیں اور سر ے پیرتک انگریز بننے وفر سی ان ہی کی طرح کھاتے ہیں اور ان کی طرح کھڑے پیشاب کرتے ہیں۔الفرض تبذیب جدید کے بدولدادہ جنہوں نے اسلام کوقطعا چھوڑ دیا ہے پیچر بھی اسلام کانام لیتے ہیں میرسوفیصداس صدیث میں واردوعید شدید کے مصداق ہیں (شرح وحیدی) حدیث ہذامیں پیش موئی کا ایک خاص تعلق خواری ایسے جوحفرت علی ڈ^{الٹیز} کے خلاف بغاوت کا حجمنڈ ابلند کر کے کھڑے ہو گئے تھے اور جو بظاہر قر آن مجید کا نام کیتے اور نے بھی جو حفرت علی والفند کی جہت میں غلو کر کے غلط ترین عقائد میں مبتلا ہو گئے۔

٣٦٠٨ حَذَّثَنَا الْحَكِيمُ بْنُ نَافِع: حَدَّثَنَا (٣١٠٨) بم عظم بن نافع نے بيان كيا، كها بم عضعيب نے بيان كيا، شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ إِلَى أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ان سن مرى في بيان كيا ، كها مجھ ابوسلم في خردى اوران سے حضرت ابو

ابنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ إِلَيَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ مِريه وَ اللهُ عَلِي كَالِ كَياكُ وَلَ رَسُولُ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ عَدَّى عَلَى اللَّهِ مَا مَنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهِ مَا اللَّهُ مِنْ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِ

يَقْتَتِلَ فِئَنَان دَعُواهُمَا وَ إِحِدَةً)). [راجع: ٨٥] نه كرلين اوروونون كادعوي ايك موكا (كدوه حق يربين)" تشويج: وونول يدوى كريك كي كهم مسلمان بين اورجن برازت بن اگر چنس الامرين ايك جن بر بروگا اور دوسرا ناحق بريد پيشين كوئي آپ نے

اس الوائي كي فرمائي جومصرت على الورمصرت معاويه ولي الفيامين موئي وونون طرف واليمسلمان تتصاور حق پراؤن كادعوى كرتے تھے۔

اورخود حضرت على والنيئة السيم منقول ہے كہ انہوں نے حضرت معاویہ والنيئة اوران كے گروہ كے متعلق خود فرمایا كہ وہ ہمارے بھائى ہیں جنہوں نے ہم پر بغادت کی ، وہ کا فریا فات نہیں ہیں (وحیدی)ان واقعات میں آج کے نام نہادعلا کے لئے بھی سبق ہے جوذ راذ رای باتوں پر آپس میں تکفیرو تقسیق کے گولے چینے لگ جائے ہیں۔اس طرح امت کے شیراز ہے کومنتشر کرتے ہیں۔اللہ پاک ایسے مدعیان علم کونہم دفراست عطا کرے کہ وہ وقت کامزاج بچانیں اور شیراز و لمت و میننے کی کوشش کریں۔اگرابیاند کیا گیا تو دہ وقت آر ہاہے کہ امت کی جابی کے ساتھ ایسے نام نہادرا و نمایانِ امت بھی فنا کے گھاٹ اتار دیئے جائیں بھے اور ملت کی بربادی کا گناہ ان کے سروں پر ہوگا۔ آج ۲۲ شوال ۱۳۹۱ ھے کومجد اہل حدیث پر لال پور ہری ہر میں سیہ نوث حوالقلم كيا كيا-ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم - آمين-

٣٦٠٩ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ إِنْ مُحَمَّدِ، أَخْبَرَنَا (٣١٠٩) م عبدالله بن محدمندى في بيان كيا، كهام عبدالرزاق

عَبْدُالرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّام، عَنْ فَي بِيان كيا، كها بم كومعر في خردى، أنهيل هام في اورائهيل حضرت الو أبي هُرَيْرَةَ عَن النَّبِي مُلْكُمُّ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ بَرِيهُ اللَّهُ عَنْ كَرَيمُ مَثَالِيَّةٌ فَي النَّبِي مَلْكُمُّ قَالَ فَي النَّبِي مَلْكُمُ اللَّهُ عَنْ النَّبِي مَلْكُمُّ اللَّهُ عَنْ النَّبِي مَلْكُمُّ اللَّهُ عَنْ النَّبِي مِلْكُمُ اللَّهُ عَنْ النَّبِي مِلْكُمُ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ اللَ

[راجع: ٨٥] [مسّلم: ٧٣٤٣؛ ترمذي: ٢٢١٨]

تشویج: ان میں ہے اکثر پیدا ہو چکے ہیں جن کا ذکرتواریخ اسلام کے صفحات پرموجود ہے۔ایک صاحب ہندوستان میں بھی پیدا ہو چکے ہیں جنہوں نے نبوت درسالت کا دکوئی کر کے ایک خلق کیٹر کو گراہ کرڈالا تھا۔اللہم اھدھم۔ دو جماعتوں کا اشارہ جنگ صفین کی طرف ہے جودومسلم جماعتوں ہی کے درمیان ہوئی تھی جیسا کہ انجمی بیان ہوا ہے۔

٣٦١٠ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، (۱۱۰) م سے ابوالیمان نے بیان کیا ، کہا ہم کوشعیب نے خردی ، ان عَنِ الزَّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي أَبُوْ سَلَمَةً بْنُ سے زہری نے بیان کیا ، کہا محھ کو ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن نے خبر دی اور ان سے ابوسعید خدری والنون نے بیان کیا کہ ہم رسول الله مَالَيْقِ مَلْ خدمت میں عَبْدِالرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا شَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: موجود تے اور آپ (جنگ حنین کا مال غنیمت)تقسیم فرمار ہے تھے اسے میں بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولُ اللَّهِ مُشْكِمًا وَهُوَ بن تميم كاليصخص ذوالنويصر ه نامي آيا ادر كهنے لگا كه يارسول الله! انصاف يَقْسِمُ قَسْمًا أَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ ے کام لیجے ۔ یون کرآ مخضرت مُؤاثیاً نے فرمایا "افسوس! اگر میں ای رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍـ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ انساف ندكرون توونيايس يحركون انساف كرع كاراكريس ظالم بوجاؤل اعْدِلْ. فَقَالَ: ((وَيُلُكَ، وَمَنْ يَعُدِلُ إِذَا لَمُ تب تومیری بھی تباہی اور بربادی ہوجائے۔ "حضرت عمر داللین نے عرض کیا أَعُدِلُ؟ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَكُنُ حضور!اس کے بارے میں مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن ماردوں۔ أُعُدِلُ)). فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اثْذَنْ لِيْ آ تخضرت مَا يَقْتِمُ ن فرمايا "اسے چھوڑ دو،اس كے جوڑ كے كچھلوگ پيدا فِيْهِ، فَأَضْرِبَ عُنْقَهُ. فَقَالَ: ((دَعْهُ فَإِنَّ لَهُ ہوں گے کہتم اپنی نماز کوان کی نماز کے مقابلے میں (بظاہر)حقیر مجھو گے أَصْحَابًا، يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَالَاتَهُ مَعَ صَالَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَقُرُوْوْنَ الْقُرْآنَ لَا اورتم اپنے روزوں کوان کے روزوں کے مقابل ناچیسمجھو گے۔وہ قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن وہ ان کے حلق کے نیج نہیں اترے گا۔ بدلوگ، يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمُرُقُونَ مِنَ الذَّيْنِ كَمَا يَمُرُقُ دین سے اس طرح نکل جاکمیں مے جیسے زور دار تیر جانور سے پار ہوہا، السُّهُمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظُرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوْجَدُ ہے۔اس تیر کے پھل کواگر دیکھا جائے تو اس میں کوئی چیز (خون وغیرہ 🗴 فِيْهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظُرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوْجِدُ فِيْهِ نظرنہ آئے گی پھراس کے پٹھے کو اگر دیکھا جائے تو چھڑ میں اس کے پیش شَيْءُ، ثُمَّ يُنْظُرُ إِلَى نَضِيِّهِ. وَهُوَ قِدْحُهُ. فَلَا ك داخل مون كى جكد سے اوپر جولگايا جاتا ہے تو وہاں بھى سچھ ند ملے گا، يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءً، ثُمَّ يُنْظُرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلاَ

اس کے نظمی (نظمی تیر میں لگائی جانے والی لکڑی کو کہتے ہیں) کو دیکھا جائے تو وہاں بھی کچھ نشان نہیں ملے گا۔ای طرح اگر اس کے برکود یکھا جائے تو اس میں بھی کیجینیں ملے گا۔ حالانکہ گندگی اور خون سے وہ تیر گزرا ہے۔ان کی علامت ایک کالا شخص ہوگا۔اس کا ایک باز وعورت کے بیتان ک طرح (اٹھا ہوا) ہوگا یا گوشت کے لوتھڑ ہے کی طرح ہوگا اور حرکت کررہا ہوگا۔ بیلوگ مسلمانوں کے بہترین گروہ سے بغاوت کریں گے۔''حضرت ابوسعید والفن نے کہا کہ میں گوائی دیتا ہوں کہ میں نے بیرحدیث رسول الله مَنْ يَنْتِيْمُ ہے منی تھی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی بن ابی طالب نے ان سے جنگ کی تھی (لینی خوارج سے) اس وقت میں بھی حضرت علی ڈٹائٹنۂ کے ساتھ تھا اور انہوں نے اس شخص کو حلاش کرایا (جسے آنخضرت مَنَافِينِمُ نے اس گروہ کی علامت کے طور پر بتلایا گیا) آخروہ لایا گیا۔ میں نے اسے دیکھا تو اس کا بورا حلیہ بالکل آنخضرت مَا لَیْنِم کے بیان کئے ہوئے اوصاف کےمطابق تھا۔

آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسُوَّدُ إِنَّجُدَى عَضُدَيْدٍ مِثْلُ ثَدْي الْمَرْأَةِ، أَوْ مِثْلُ الْبَشْعَةِ تَدَرُدَرُ وَيَخُرُجُوْنَ عَلَى حِيْنِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ)). قَالَ أَبُو سَعِيْدٍ: فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ لَجُلَّا الْحَدِيْثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ مَثْنَاكُمُ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبِ قَاتَلُهُمْ وَأَنَّا مَعَهُ، إِفَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ، فَالْتُمِسَ فَأْتِي بِهِ حَتَّى إِنظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ مُلْكُمُ الَّذِي نَعَلُّهُ. [راجع: ٣٣٤٤] [مسلم: ۲٤٤٩، م ٢٤٤٥ ابن ماجه: ١٦٩]

يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ، قَلْدُ سَبَقَ الْفَرْتَ وَالدَّمَ،

تشوج: یعی جس طرح اللی تیر کمان سے نکلنے کے بعد شکارکو چھیدتا ہواگر رجانے برجمی بالکل صاف شفاف نظرِ آتا ہے حالا نکداس سے شکارزخی ہو كرخاك وخون ميں تزپ را اب - چونكد نهايت تيزي كے ساتھاس نے اپنا فاصلہ طے كيا ہے اس لئے خون وغير و كاكوئي اثر اس كركسي جھے ير د كھائي نہیں دیتا۔ای طرح وہ لوگ بھی دین ہے بہت دور ہوں گے لیکن بظاہر ہے دین کے اثر ات ان میں کہیں نظر نہ آئیں گے۔ بیسرود دخارجی تتے جو حضرت على والنيخ اورمسلمانو لل كے خلاف اٹھ كھڑے ہوئے تھے۔ ظاہريس اہل كوف كى طرح بڑے نمازى پر بيز كار، اوئى اونى بات برمسلمانو سكوكافر بناتا ان کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہم ،حضرت علی طائنی نے ان مردودوں کو مارا ، ان میں سے ایک بھی زندہ نہ چھوڑا۔معلوم ہوا کہ قرآن کو زبان سے رشا، مطالب ومعانی میں غورند کرنا کی خارجیوں کاشیوہ ہے اور آیات قرآنید کا بے کل استعال کرنا بھی بدترین حرکت ہے۔اللہ کی پناہ۔

٣٦١١ حَدَّثَنَا مُحَلِّمَدُ بنُ كَثِيْرٍ، أَخْبَرَنَا (٣١١١) بم ع محد بن كثير نے بيان كيا، كها بم كوسفيان نے خروى، أبيل سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَالِي، عَنْ خَيْهَمَةَ، عَنْ الممش في النبي ضيمه في ان صويد بن عفله في بيان كيا كه حضرت سُوَيْدِ بْن غَفَلَةَ ، قَالَ إِفَا حَدَّ ثُتُكُمْ على رُلْ النَّيْ الْحَدِيثِم عَلَى اللهِ مَا اللهُ مَا اللهِ مَا اللهُ مَا اللهِ مَا اللهِ مَا اللهُ اللهِ مَا اللهُ مَا الللهُ مَا اللهُ مَا اللهِ مَا اللهُ مَا الل عَنْ رَسُولِ اللَّهِ مَا لَكُمْ اللَّهُ مَنْ السَّمَاءِ بيان كرول توسيجهو كمير علية آسان كرجانا اس بهتر بكمين آ تخضرت مَنَا يَيْنِ إِي كُونَي حِموت باندهوں _البته جب میں ابن طرف سے کوئی بات تم ہے کہوں تو لڑائی تو تدبیراور فریب ہی کا نام ہے۔ (اس میں کوئی بات بنا کرکہوں توممکن ہے) دیکھومیں نے رسول الله مَثَافِیْزُم سے سنا، آپفرماتے تھے کہ'آ خرز ماندیں کچھلوگ ایسے پیدا ہوں گے جوچھوٹے چھوٹے دانتوں والے ، کم عقل اور بے وتوف ہوں گے۔ باتیں وہ کہیں

أَحَبُ إِلَيَّ مِن أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيْمَا بَيْنِي فَإِبَيْنَكُمْ، فَإِنَّ الْحَرْبَ خُدْعَةً، سَمِعْتُ رَبُّهُوْلَ اللَّهِ مُشْكَةً إِيقُولُ: ((يَأْتِيْ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قُوْمٌ حُدَثًاءُ الْأَسْنَان، سُفَهَاءُ الْأَحْلَام، يَقُلِأُلُونَ مِنْ خَيْرٍ قَوْلَ

كِتَابُ الْمَنَاقِبِ

______ گے جودنیا کی بہترین بات ہوگی الیکن اسلام سے اس طرح صاف نکل سکے موں کے جیسے تیرجانور کے پارنکل جاتا ہے۔ان کا ایمان ان کے حلق سے ینچنہیں اترےگا،تم انہیں جہاں بھی یا و تل کردو۔ کیونکہ ان کے تل ہے قاتل کو قیامت کے دن تواب ملے گا۔''

فضائل ومناقب كابيان

حَنَاجِرَهُمْ، فَأَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ، فَإِنَّ قَتْلُهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ).[طرفاه في: ۲۶۹۳، ۱۹۴۰ إرمسلم: ۲۶۹۳، ۲۶۹۳ ،

٣٦١٢ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنِّي، حَدَّثَنَا

الْبُرِيَّةِ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمُرُقُ

السُّهُمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَا يُجَاوِزُ إِيْمَانُهُمْ

٢٤٦٤؛ أبو داود: ٤٧٦٧؛ نسائي: ٢٤١٦]

تشويج: كبيس كرقر آن پرچلو،قر آن كي آيتي پرهيس كي،ان كامعني غلط كري كي،ان سے خارجي مردودمراد بيں ـ بيلوگ جب فكرت حضرت على وفات المترة من يرجلو - الله تعالى فرما تاب فراما المحكم إلّا لله في (١/١١ نعام ٥٥) تم في آوري كويسي علم مقرركيا باوراس منا پرمعاوبياورحضرت على ولافنها بردوكى تحفيركرت يت حصرت على ولافنون فرمايا كلمة حق اديد بها الباطل يعنى آيت قرآن توبرح بيم محرجومطلب انہوں نے سمجھا ہے وہ غلط ہے۔ جتنے مگراہ فرتے ہیں وہ سب ای دانست میں قرآن سے دیل لاتے ہیں مگران کی مگراہی اس سے کھل جاتی ہے کہ قرآن کی تغییراس طرح نبیس کرتے جو نبی کریم مَن الیّنیم اور صحابہ کرام جی اُنتی ہے ماثور ہے جن پرقر آن اتر اتھا اور جواہل زبان تھے۔ پیکل کے بیچے قر آن سمجھ گئے اور صحابہاور تابعین اور خود پیغیبر صاحب جن پر قرآن اترا تھا،انہوں نے نہیں سمجھا، یہ بھی کوئی بات ہے۔ آج کل کے اہل بدعت کا بھی یہی حال ہے جو آیات قرآنی سے اپ عقائد باطلہ کے اثبات کے لئے دلائل پیش کر کے آیات قرآنی کے معنی ومطالب من کر کے رکھ دیتے ہیں۔ (وحیدی)

(٣١١٢) مجمد عمر بن من في نيان كيا، كهاجم سے يكي بن سعيد نيان کیاءان سے اساعیل نے ،کہا ہم سے قیس نے بیان کیا ،ان سے حضرت خباب بن ارت و الله عن عن بيان كياكه بم في رسول الله من الله من الله عن الله عن الله عن الله عن الله کی ۔آپاس وقت اپنی ایک جاور پر میک دیئے کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ہم نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ ہمارے لئے مدد کیوں نہیں طلب فرماتے ، ہمارے لئے اللہ سے وعا کیوں نہیں مانگتے (ہم كافرول كى ايذا وى سے تنگ آ يك بين) آ مخضرت مَنَا يَنِمُ في فرمايا: ''(ایمان لانے کی سزامیں)تم ہے پہلی امتوں کے لوگوں کے لئے گڑھا کھودا جاتا اورانہیں اس میں ڈال دیا جاتا۔ پھران کے سر پر آرا رکھ کران کے دوککڑے کردیئے جاتے پھر بھی وہ اپنے دین سے نہ پھرتے ۔لوہے کے کنگھےان کے گوشت میں دھنسا کران کی ہڑیوں اور پھول پر پھیرے جاتے پھر بھی وہ اپنا ایمان نہ چھوڑتے ۔اللہ کی قتم کہ بیام (اسلام) بھی کمال کو پہنچے گا اور ایک زمانہ آئے کہ ایک سوار مقام صنعاء سے حضر موت تک سفرکرے گا (لیکن راستوں کے پرامن ہونے کی وجہ ہے)اے اللہ کے سوااور کسی کا ڈرنہیں ہوگا۔ یا صرف بھیٹر ہے کا خوف ہوگا کہ کہیں اس کی

يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ، عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتُ، قَالَ: شَكِّوْنَا إِلَى النَّبِيِّ مُالْنَاكُمُ أَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَغْيَة، فَقُلْنَا أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا؟ أَلَا تَدْعُو اللَّهَ لِنَا؟ قَالَ: ((كَانَ الرَّجُلُ فِيْمَنُ قَبْلُكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيْهَا، فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ، فَيُوْضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِإِثْنَيْن، وَمَا يَصُدُّهُ عَنْ دِيْنِهِ، وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ، مَا دُوْنَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ أَوْ عَصَبٍ، وَمَا يَضُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللَّهِ الْيَتِمَّنَّ هَذَا الْإَمْرَ حَتَّى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَصْرَمَوْتَ، لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ أَوِ الذُّنُبِّ عَلَى غَنَمِهِ، وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ)). [طرفاه في: ٣٨٥٢، ٣٩٤٣ [ابوداود: ٢٦٤٩]

بریوں کونہ کھا جائے لیکن تم لوگ جلدی کرتے ہو۔''

تشويج: مي كريم مَن الشيخ إلى يديش كوكى بهي الي وقت ير بورى مويكي باورآج سودى دوريس بهى جازيس جوامن وامان بوه بهي اس بيش كوكى كامصداق قرارديا جاسكا في الله تعالى اس حكومت كوقائم ودائم ركھ_ أسب

(٣١١٣) م على بن عبدالله في بيان كيا، كهام ساز مربن سعد في بیان کیا، کہاہم سے عبداللہ بن عون نے بیان کیا، انہیں موی بن انس نے خبر دی اور انہیں انس بن مالک والٹنڈ نے کہ نبی کریم مَثَاثِیْرُمْ کوایک دن ثابت بن قیس دانش نہیں ملے تو ایک صحابی نے کہا ، یارسول الله ! میں آپ کے رَجُلْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ. لَحُ ان كَيْ جَرِلاتا مول - چنانچدوه ان كي يهال آئة ويكا كرايخ كر میں سرجھائے بیٹے ہیں۔اس نے پوچھا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا کہ برا حال ہے۔ان کی عادت تھی کہ نبی کریم مثالیقیم کے سامنے آنخضرت مثالیقیم سے بھی او نچی آ داز میں بولا کرتے تھے۔انہوں نے کہاای لئے میراعمل غارت ہوگیا اور میں دوز خیوں میں ہوگیا ہوں ۔ وہ صحالی آنخضرت مَا اللّٰہُ مُمّ کی خدمت میں حاضر ہوئے اورآ پ کواطلاع دی کہ ثابت یوں کہر ہے ہیں ۔موی بن انس نے بیان کیا الیکن دوسری مرتبہ وہی صحابی ثابت و الفظ کے پاس ایک بوی خوشخری لے کرواپس ہوئے۔ آنخضرت مَالَيْظِم نے ان سے فرمایا تھا: " فابت کے باس جاؤاوراس سے کہو کہوہ اہل جہنم میں

فَقَالَ: ((اذْهَبْ إِلَيْهِ أَفْقُلُ لَهُ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِء وَلَكِنْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ)، [طرفه سے نہیں ہیں بلکہ وہ اہل جنت میں ہیں۔''

تشويج: البات بن قيل إن شاس الله مشهور صحابي مين - ني كريم من الين كم عليه على خارون مين سے تھے بعض افراد كى بلند آواز سے بات كرنے كى عادت يوتى بي الله والني كى الى بى عادت ملى بى عادت ملى مطابقت رجمه باب سے يوں بر جيسى مى كريم كالينيم نے اب والنيك كو بشارت دي وه كي مولى - عابيك يك يمام يس شهيد موكر درج شهادت كو پنچ ـ (رضى الله عنه وارضاه)

٣٦١٤ حَدَّثَنَا مُخُمَّدُ بنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا (٣٦١٣) بم مع يرب بثار نيان كياء كما بم عندر ني بيان كياء كما غُندَر، حَدَّثَنَا شُعْبَةً ، عَن أَبِي إِسْحَاق، جم صيعبن ان صابواساق فاورانهول في إسحاق، سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَلَازِب، قَالَ: قَرَأَ زَجُل سے سارانہوں نے بیان کیا کہ ایک صحابی (اسید بن حفیر والله ان ان (نماز الْكَهْفَ وَقِي الدَّارِ الدَّابَةُ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ مِين) سورة كهف كى تلاوت كى ، اس كر مين كور ابندها بواتها ، كور حف فَسَلَّمَ، فَإِذَا ضَبَابَةً أَوْ سَحَابَةً مَعْشِيَّتُهُ، الْحِمْلَا وُونَاشُروع كرويا - (اسيد في ادهر خيال ندكياس كوخدا كيردكيا) فَذَكَرَهُ لِلنَّبِي مُوْفِظُمُ فَقِيًّالَ: ((اقْرَأُ فُلَانُ، فَإِنَّهَا الله عَلَي بعد جب انبول في سلام يَعِيرا تو ويها كم بادل ع ايك كري السَّكِينَةُ نَزَلَتْ لِلْقُوآنْ، أَوْ تَنزَلَتُ لِلْقُرْآنَ). _ في ان كسارك مرساية كردكا ب-اس واقعدكا ذكرانهول في بي

أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ، أَخْبُرُنَا ابْنُ عَوْنِ، أَنْبَأَنِي مُوْسَى بْنُ أَنَسٍ، عُمِنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيُّ مُكْلُمُ افْتَقَدَ يُهْإِيتَ بْنَ قَيْسٍ، فَقَالَ فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ مُنكِّسًا رَأْسَهُ، فَقَالَ: مَا شَأَنُكَ؟ فَقُالَ: شَرٌّ، كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِي مَالِكُمُ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ. فَأَتَى الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا. قَالَ مُوسَى بْنُ أنس: فَرَجَعَ الْمَرَّةَ اللَّهِ خِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيمَةٍ ،

٣٦١٣ حَدَّثَنَا عَلِئًى بْنُ عَبْدِاللَّهِ، حَدَّثَنَا

في: ٤٨٤٦]

[طرفاه في: ٤٨٣٩، ٥٠١١. [مسلم: ١٨٥٧، ١٨٥٨؛ ترمذي: ١٨٨٥]

کریم مَثَاثِیْم سے کیا تو آپ نے فرمایا: '' قرآن پڑھتا ہی رہ کیونکہ بیسکینہ ہے جوقرآن کی وجہ سے نازل ہوئی یا (اس کے بجائے راوی نے) تنزلت للقرآن کے الفاظ کہے۔''

تشويج: بردوكامنهوم ايك بى ب_سكين كاشرى كاب النفيرين آئى ان شاء الله

(٣١١٥) م سے محد بن يوسف نے بيان كيا ،كما مم سے احد بن يزيد بن ابراہیم ابوالحن حرانی نے ، کہا ہم سے زمیر بن معاوید نے ، کہا ہم سے ابو اسحاق نے بیان کیا اور انہوں نے براء بن عازب بڑھ انتخارے سنا ، انہوں نے بیان کیا کہ ابو بکر والفیظ میرے والد کے پاس ان کے گھر آئے اور ان سے ایک پالان خریدا، پھرانہوں نے میرے والدے کہا کہا ہے بینے کے ذربعداسے میرے ساتھ بھیج دو۔حضرت براء ڈلائنۂ نے بیان کیا چنانچہ میں اس کجاوے کو اٹھا کرآپ کے ساتھ چلا اور میرے والداس کی قیت کے رویے پر کھوانے لگے۔میرے والدنے ان سے پوچھااے ابو بکر! مجھے وہ واقعه سنا وجب تم نے رسول الله مَالِيَّةِ لِم كَساته عارثور سے بجرت كي تقي تو آپ دونوں نے وہ وفت کیے گزاراتھا؟اس پرانہوں نے بیان کیا کہ جی ہاں رات محرتو ہم چلتے رہے اور دوسرے دن مج کو بھی الیکن جب دو پہر کا وقت بوااورراسته بالكل سنسان برا كميا كهوئي بهي آ دي كزرتا بواد كهائي نبيس ویتا تھا تو ہمیں ایک لمبی چٹان و کھائی دی ،اس کے سائے میں وھوپنہیں. متھی۔ہم وہاں اتر محتے اور میں نے خود نبی کریم مَالیّنیم کے لئے ایک جگد این ہاتھ سے فیک کردی اور ایک جاور وہاں بچھادی، چرمیں نے عرض کیا يارسول الله الآب يهال آرام فرمائيس ميل مكراني كرول كارآ مخضرت مَا لَيْنِام سو کے اور میں جارول طرف حالات دیکھنے کے لئے نکلا۔ اتفاق سے مجھے ایک چروابا ملا۔ وہ بھی اپنی بحربوں کے ربوڑ کواسی چٹان کے سائے میں لانا چاہتا تھا جس کے تلے میں نے وہاں پڑاؤ ڈالا ، وہی اس کا بھی ارادہ تھا ، میں نے اس سے بوچھا کو کس قبیلے سے ہے؟ اس نے بتایا کدمدید یا (رادی نے کہا کہ) مکہ کے فلال فخص سے ۔ میں نے اس سے بوجھا کہ تیری بریوں سے دود ول سکتا ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں۔ میں نے بوچھا، كياجار ع كَيْ تَوْ دود ه وكال سكتا بي؟ أس في كهاكم إل، چنانيده وايك

٣٦١٥ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفِ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ أَبُو الْحَسَن الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةً، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، يَقُولُ: جَاءَ أَبُوْ بَكْرٍ إِلَى أَبِيْ فِيْ مَنْزِلِهِ، فَاشْتَرَى مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ: ابْعَثِ ابْنَكَ يَحْمِلُهُ مَعِيْ. قَالَ: فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ، وَخَرَجَ أَبِي يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: يَا أَبَا بَكْرٍ جَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَاحِيْنَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ مَثْثُمُ ؟ قَالَ: نَعَمْ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا، وَمِنَ الْغَدِ حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ، وَخَلَا الطَّرِيْقُ لَا يَمُرُّ فِيْهِ أَحَدٌ، فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ، لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهَا الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهُ، وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ مُؤْلِثُهُمُ مَكَانًا بِيَدِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ، وَبَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً ، وَقُلْتُ: نَمْ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! وَأَنَا أَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ . فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ، فَإِذَا أَنَا بِرَاعِ مُقْبِلِ بِغَنَمِهِ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيْدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا فَقُلْتُ لَهُ: لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ؟ فَقَالَ: لِرَجُل مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ أَوْ مَكَّةَ. قُلْتُ: أَفِي غَنَمِكَ لَبَنِّ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: أَفْتَحْلُبُ؟ قَالَ: نَعَمُ. فَأَخَذَشَاةً . فَقُلْتُ: انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ

برى پر ك لا يا _ يس ن اس سے كهاك يمياغ فن كومى ، بال اور دوسرى گندگیوں سے صاف کر لے۔ ابواسحاق راوی نے کہا کہ میں نے براء بن عازب ڈاٹنٹنا کودیکھا کہ انہوں نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے پر مار کرتھن کو حمارنے کی صورت بیان کی ۔اس نے لکڑی کے ایک پیالے میں دودھ نکالا۔ میں نے نبی مُن اللہ اللہ کے لئے ایک برتن اینے ساتھ رکھ لیا تھا۔آپ اس سے یانی پیا کرتے تھے اور دضو بھی کر لیتے ۔ پھر میں نبی اکرم مُثَاثِیْجُا کے پاس آیا (آپ سورہے تھے) میں آپ کو جگانا پنڈنہیں کرتا تھالیکن بعد میں جب میں آیا تو آپ بیدار ہو چکے تھے، میں نے پہلے دودھ کے برتن مریانی بہایا اس کے نیج کا حصہ صنفرا ہوگیا تو میں نے عرض کیا اے اللہ كرسول! دوده في ليج _انهول في بيان كياكه بهرآ تخضرت مَاليَّيْم في وود هانوش فرمايا جس سے مجھے خوشی حاصل ہوئی ۔ پھرآ پ نے فرمایا: ''کيا ابھی کوچ کرنے کا وقت نہیں آیا؟ "میں نے عرض کیا کہ آ گیا ہے۔ انہوں ن كهاك جب سورج ذهل كياتوجم في كوچ كيا - بعديس سراقه بن مالك ہارا پیچا کرتا ہوا بہیں پہنا۔ میں نے کہاحضور!اب توبہمارے قریب ہی بَهْنِي كَيا ہے۔ آپ نے فرمایا: ' فقم نہ كرو ، الله جارے ساتھ ہے۔'' آپ نے پھراس کے لئے بددعا کی اور اس کا گھوڑ ااسے لئے ہوئے پیٹ تک زمین میں جنس گیا مراخیال ہے کدزمین بڑی سخت تھی، بیشک (راوی: حدیث)زیرکوتھا۔ سراقدنے کہا، میں سمحتا ہوں کہ آپلوگوں نے میرے لئے بددعا کی ہے، اگراب آپلوگ میرے لئے (اس مصیب سے نجات کی) دعا کردیں تو اللہ کی تئم میں آ بلوگوں کی تلاش میں آنے والے تمام لوگوں کو واپس لوٹا دوں گا۔ چنانچہ آنخضرت مَنَا اللَّهِ إِلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ وَهِ نجات یا گیا۔ پھرتو جو بھی اسے راستے میں ملتا اس سے وہ کہتا تھا کہ میں بہت تلاش کر چکا ہوں بقطعی طور پر وہ ادھر نہیں ہیں ۔اس طرح جو بھی مات اسے وہ واپس اینے ساتھ لیجاتا۔ ابو بکر مٹائٹیڈ نے کہا کہ اس نے ہمارے ساتھ جو دعدہ کیا تھااسے پورا کیا۔

التَّرَابِ وَالشَّعَرِ وَالْقَنَّالِي. قَالَ: فَرَأَيْتُ الْبَرَاءَ يَضْرِبُ إِخْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى يَنْفُضُ، فَحَلَبَ فِي قَعْمٍ كُلُّهُ مِنْ لَبَنٍ، وَمَعِيْ إِدَاوَةٌ حَمَّلُتُهَا لِلنَّبِيِّ مِنْهَا، يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ، فَأَتَيْتُ النَّبِيُّ مَا لَكُمَّا فَكُوهْتُ أَنْ أَوْقِظَهُ، فَأَوْافَقْتُهُ حِيْنَ اسْتَيْقَظَ، فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ غُلِلَى اللَّبَنِ خُتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ؛ فَقُلْتُ: اَشْرَبُ إِنَّا رَسُوْلَ اللَّهِ! قَالَ: فَشَرِبَ، حَتَّى رَضِيُّكُ ثُمَّ قَالَ: ((أَلَهُ يَأْنِ لِلرَّحِيْلِ)). قُلْتُ: بَلَيْ إِ قَالَ: فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ، وَاتَّبُّهُمَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ، فَقُلْتُ: أَتِيْنَا يَا رَسُولَ إِللَّهِ! فَقَالَ: ((لَا تَحُزَنُ، إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا)). فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ مَكَّنَاكُمْ فَارْتَطَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ إِلَى بَطْنِهَا لَمْ أَرَى فِي جَلَدٍ مِنَ الْأَرْضِ، شَكَّ زُهَيْرًا فَقَالَ: إِنِّي أَرَاكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوا اللَّهَ لِي، وَاللَّهِ لَكُمَا أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ. فَلَمْ إَعَا لَهُ النَّبِيُّ مَكْ فَعَمْ فَنَجَا فَجَعَلَ لَا يَلْقَى أَحَدُ إِلَّا قَالَ: قَدْ كَفَيْتُكُمْ مَا هُنَا. فَلَا يَلْقَى أَحَالُهُا إِلَّا رَدَّهُ. قَالَ: وَوَفَى كَنَّا. [راجع: ٢٤٣٩]

نشوج: واقعہ جرت میں اُنی کریم مَن اُنیکِم سے بہت معجزات کاظہور ہوا جن کی تفاصل مختلف روایتوں میں نقل ہوئی ہیں۔ یہاں بھی آپ کے پچھ معجزات کاذکر ہے جس سے آپ کی صداقت اور حقامیت پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ اہل بصیرت کے لئے آپ کے رسول برحق ہونے میں ایک ذرہ برابر بھی شک وشبر کرنے کی مخبار آنہیں اور ول کے آندھوں کے لئے ایسے ہزار نشانات بھی ناکافی ہیں۔ 81/5

٣٦١٦ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ
ابْنُ مُخْتَارٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَن ابْنُ مُخْتَارٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَن ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيِّ مُلْكُمُّ دَخَلَ عَلَى الْنَبِيِّ مِلْكُمُ وَكَانَ النَّبِيُ مُلْكُمُ إِذَا النَّبِيُ مُلْكُمُ إِذَا النَّبِيُ مُلْكُمُ إِذَا اللَّهُ وَكَانَ النَّبِيُ مُلْكُمُ إِذَا اللَّهُ وَكَانَ النَّبِي مُلْكُمُ إِذَا اللَّهُ وَكَانَ النَّبِي مُلْكُمُ إِذَا اللَّهُ وَكَانَ النَّبِي مُلْكُمُ اللَّهُ وَكَانَ النَّبِي مُلْكُمُ اللَّهُ وَلَا اللَّهِ اللَّهُ وَلَا اللَّهِ اللَّهُ وَلَا اللَّهِ اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَا اللَّهِ مُلْكُمُ اللَّهُ اللَّهُ وَلَا اللَّهِ مُلْكُمُ اللَّهُ وَلَا اللَّهِ مُلْكُمُ اللَّهُ وَلَى اللَّهُ وَلَى اللَّهُ وَلَا اللَّهِ مُلْكُمُ اللَّهُ اللَّهُ وَلَا اللَّهِ مُلْكُمُ اللَّهُ اللَّهُ وَلَا النَّبِي مُلْكُمُ اللَّهُ وَلَا اللَّهِ مُلْكُمُ اللَّهُ اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَى اللَّهُ اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَلَا اللَّهُ اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَا اللَّهُ اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَلَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَلَا اللَّهُ اللللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

الا ۱۹۱۳) ہم ہے معلیٰ بن اسد نے بیان کیا ، کہا ہم ہے عبدالعزیز بن مختار نے بیان کیا ، کہا ہم سے خالد نے بیان کیا ، ان سے عکر مد نے اور ان سے عبداللہ بن عباس فرائے ہا نے بیان کیا کہ نبی کریم مَالِی کُلِمَ آیک اعرافی کی عبداللہ بن عباس فرائے ہا نے بیان کیا کہ نبی کریم مَالِی کُلِمَ آیک اعرافی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے ۔ آپ جب بھی کسی مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تو فرماتے: ''کوئی حرج نہیں ، ان شاء اللہ یہ بخار گناہوں کو دھود ہے گا۔'' آپ نے اس اعرافی سے بھی بہی فرمایا کہ ''کوئی حرج نہیں ان شاء اللہ گناہوں کو دھود ہے گا۔'' اس نے اس پر کہا۔ آپ کہتے ہیں گناہوں کو دھود نے والا ہے۔ ہر گرنہیں بیتو نہایت شدید قسم کا بخار ہے یا (راوی نے) تحور کہا (دونوں کامفہوم ایک بی ہے) کہ بخارا کیک بخارا کے بخار ہے کور کے دونوں کارو کے کھوسٹ پر جوش مار رہا ہے ۔ جو قبر کی زیارت کرائے بغیر نہیں بوڑھے کھوسٹ پر جوش مار رہا ہے ۔ جو قبر کی زیارت کرائے بغیر نہیں

[اطرافه في: ٥٦٥٦، ٥٦٦٧، ٧٤٧٠] جيمور ڪگاء آنخضرت مَنَّ النَّيِّمُ نِهُ رَمَايا كُهُ 'اجِها تو پھر يول ہى ہوگا۔' تشويج: لينى تواس بيارى سے سرجائے گا۔امام بخارى بُرِيَّ الله نے اس صديث كولاكراس كے دوسر سے طريق كى طرف اشاره كيا جس كوطبرانى نے نكالاءاس ميں بيہ كدوسر سے روزوه سرگيا۔ جيسا آپ نے فرمايا تعاديباہى ہوا۔

(۳۱۱۷) ہم سے ابو معمر نے بیان کیا ، کہا ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا ، کہا ہم سے عبدالعزیز نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک ڈالٹوؤ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک ڈالٹوؤ نے بیان کیا کہا ہم کے مقاب ہوگیا تھا۔ اس نے سور اور آل عمران پڑھ کی تھی اور وہ نبی کریم مثالیقی کا منشی بن گیا کہ سور افرہ فرحض مرتد ہو کرعیسائی ہوگیا اور کہنے لگا کہ محمد (مثالیق کی کے لئے جو کچھ میں نے لکھ دیا ہے اس کے سوا اسے اور کچھ بھی معلوم نہیں ۔ پھر اللہ تعالیٰ کے تعم سے اس کی موت واقع ہوگی اور اس کے آدمیوں نے اسے ون کو یا جاس کی لاش قبر سے نکل کرزمین تعالیٰ کے تعم سے اس کی موت واقع ہوگی اور اس کے آدمیوں نے اسے ون کہا کہ یہ محمد (مثالیق می) اور اس کے کے او پر پڑی ہے ۔ چیسائی لوگوں نے کہا کہ یہ محمد (مثالیق می) اور اس کے ساتھیوں کا کام ہے ۔ چونکہ ان کا دین اس نے چھوڑ دیا تھا اس لئے انہوں نے اس کی قبر کھودی جو بہت زیادہ گہری تھی ۔ لیکن جب صبح ہوئی تو پھر لاش قبر انہوں نے کھودی جو بہت زیادہ گہری تھی ۔ لیکن جب صبح ہوئی تو پھر لاش باہر تھی ۔ اس مرتبہ بھی انہوں نے بھی کہا کہ یہ محمد (مثالیق می) اور ان کے باہر تھی ۔ اس مرتبہ بھی انہوں نے بھی کہا کہ یہ محمد (مثالیق می) اور ان کے ساتھیوں کا کام ہے چونکہ ان کا دین اس نے چھوڑ دیا تھا اس لئے اس کی قبر ساتھیوں کا کام ہے چونکہ ان کا دین اس نے چھوڑ دیا تھا اس لئے اس کی قبر ساتھیوں کا کام ہے چونکہ ان کا دین اس نے چھوڑ دیا تھا اس لئے اس کی قبر ساتھیوں کا کام ہے چونکہ ان کا دین اس نے چھوڑ دیا تھا اس لئے اس کی قبر ساتھیوں کا کام ہے چونکہ ان کا دین اس نے چھوڑ دیا تھا اس لئے اس کی قبر ساتھیوں کا کام ہے چونکہ ان کا دین اس نے چھوڑ دیا تھا اس لئے اس کی قبر ساتھیوں کا کام ہے چونکہ ان کا دین اس نے چھوڑ دیا تھا اس لئے اس کی قبر

٣٦١٧ حَدَّنَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ، عَنْ أَنْسَ قَالَ: كَانَ رَجُلْ نَصْرَانِيٍّ فَأَسْلَمَ وَقَرَأُ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ، فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ مُلْكُمُّ، فَعَادَ نَصْرَانِيًّا فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ مُلْكُمُّ، فَعَادَ نَصْرَانِيًّا فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ مُلْكُمُّ، فَعَادَ نَصْرَانِيًّا فَكَانَ يَقُولُ: مَا يَدْرِيْ مُحَمَّدٌ إِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ، فَأَمَاتَهُ اللَّهُ فَدَفَنُوهُ، فَأَصْبَحَ مَا كَتَبْتُ لَهُ، فَأَمَاتَهُ اللَّهُ فَدَفَنُوهُ، فَأَصْبَحَ مَلَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَضْحَابِهِ، لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا. فَأَلْقُوهُ فَحَفَرُوا لَهُ فَأَعْمَقُوا لَهُ فَي الأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا فَأَصْبَحَ وَقَدْ فَي الأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا فَأَصْبَحَ وَقَدْ فَي الأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَهُ فَي الأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا فَأَعْمَقُوا لَهُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ نَبِشُوا عَنْ صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ لَكُمْ مُوا لَهُ وَأَصْمَقُوا لَهُ فِي وَأَصْحَابِهِ نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ فَقَوْا لَهُ وَأَعْمَقُوا لَهُ فِي وَأَصْحَابِهِ نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ لَقَطْتُهُ الأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا، فَأَصْبَعَ لَفَطْتُهُ الأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا، فَأَصْبَعَ لَفَظْتُهُ لَمُ الْسَعَطَاعُوا، فَأَصْبَعَ لَفَطْتُهُ لَلْكُونَ مَا اسْتَطَاعُوا، فَأَصْبَعَ لَفَطْتُهُ الْأَرْضَ مَا اسْتَطَاعُوا، فَأَصْبَعَ لَفَطْتُهُ الْفَرْفُ مَنْ الْسَعَطَاعُوا، فَأَصْمَعُ لَقَوْمَ لَهُ الْمَنْفُولُ لَهُ الْمُؤْلُولُ لَقُولُ الْمُؤْلُولُ لَهُ الْمُعْتَلُولَهُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُقَالِقُولُ لَهُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُعْتَلِقُ الْمُؤْلِقُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُنْتُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُعْتَوا الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْ

کھود کر انہوں نے لاش باہر کھینک دی ہے۔ چر انہوں نے قبر کھودی اور جتنی گہری ان کے بس میں تقی کر کے اسے اس کے اندر ڈال دیا لیکن شبح ہوئی تو پھرلاش باہرتھی ۔اب انہیں یقین آیا کہ یہ کسی انسان کا کامنہیں ہے۔ (بلکہ بیمیت عذاب البی میں گرفتار ہے) چنانچدانہوں نے اسے يونبي (زمين پر) ڈال ديا۔

تشوج: بیاس کے ارتدادی الزاتھی اور تو بین رسالت کی کے زمین نے اس کے برترین لاشہ کو بھکم اللی باہر کھینک دیا۔ آج بھی گستاخان رسول کوالیک يى سراكي التي رئتي بين -لوكانوا يعلمون-

(٣١١٨) م سے يكيٰ بن بكير نے بيان كيا ،كہا م ساليف نے بيان كيا ان سے بوٹس نے ،ان سے ابن شہاب نے بیان کیا ،انہوں نے کہا کہ مجھے سعید بن میتب نے خبر دی کہ حضرت ابو ہریرہ رہائی نے کہا کہ نی كريم مَنَافِيْتِم نِه فرمايا: "جب كسرى (شاه ايران) بلاك موجائے گا تؤ پھر کوئی کسری پیدانہیں ہوگا اور جب قیصر (شاہ روم) ہلاک ہوجائے گا تو پھر کوئی قیصر پیدانہیں ہوگا اور اس ذات کی متم جس کے قبضہ میں محمد (مَالَّيْنِمُ) کی جان ہے تم ان کے خزانے اللہ کے راہتے میں ضرور خرج کروگے۔''

٣٦١٨_ حُدَّثَنَا يَحْيَلُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَلَٰلِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّالِ، عَنْ أَبِي هُرَيْزَةَ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَلْكُمَّ: ((إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلاَ كِسْرَى بَعْدُهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ وَ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِيُّ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزُهُمًا فِي سَبِيلًا اللَّهِ)). [راجع ٢٠٠٣] [مسلم: ۲۲۲۷]

٣٦١٩ حَدَّثَنَا قَبِيْضَةً إِحَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ

عَبْدِالْمُلِكِ بْنِ عُمَيْرِ ، أَغُنْ جَابِر بن سَمْرَةً ،

يَرْفَعُهُ قَالَ: ((إِذَا هَلَكُ الْكِسْرَى فَلَا كِسُرَى

راللهِ)). (راجع: ٣١٢١]

الأَرْضُ، فَعَلِمُوا أَنَّهُمْ لِيَسَ مِنَ النَّاسِ

فَأَلْقَوْهُ. [مسلم: ٧٠٤٠]!

تشويج: نبي كريم مَا لينظم في المحرف بحرف مح ابت مواجيها كمارخ شابد ب-ردايت من حضرت ابن شهاب سهم اومشهورتا بعي المام نہری مراد ہیں جوز ہرہ بن کلا بالی سل سے ہیں اورای کے ان کوز ہری کہا گیا ہے۔ان کی کنیت ابو براورنا مجمہ ہے۔عبدالله بن شہاب کے بیٹے ہیں۔ بعض مشرین حدیث تمنا عمادی جیسول نے ان کے زہرہ بن کلاب کی نسل سے ہونے کا اٹکار کیا ہے جوسر اسرغلط ہے، یدفی الواقع زہری ہیں۔ بڑے محدث اور فقیہ جلیل القدر تابعی ہیں علوم شریعت کے اہم ہیں ،ان کے شاگر دول میں بڑے بڑے ائمہ حدیث داخل ہیں۔حضرت عمر بن عبد العزیز رمین نے كهاكه من ايخ دورمين الله ين وركوكي عالمنهين باتامول ١٢٨٠ه بماه رمضان انتقال فرمايا- ويانية أمين

(٣١٦٩) جم سے قبیصہ نے بیان کیا ، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا ، ان ے عبد الملک بن عمير نے اور ان سے حضرت جاہر بن سمرہ رالنیا نے کہ نبی بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْظُو فَكَ قَيْضَرَ بَعْدَهُ لَهِ سَهِي بوگاورجب قيصر بلاك بواتو كوكي قيصر پرانبين بوگا- 'اورراوي _وَذَكَرَ وَقَالَ بِ لَتُنْفَقَنَّا كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيل في (پہلی حدیث كی طرح اس حدیث كوبھی بیان كيا اور) كها كه · آ مخضرت شَالِيَّيْمُ نِ فرمايا: "تم ان دونوں كِتْران الله كرات ميں

٣٦٢٠ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَهُمَّأَنِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، (٣٧٢٠) بم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کوشعیب نے خبر

ری، انہیں عبداللہ بن ابی حسین نے ، ان سے نافع بن جبیر نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبداللہ بن عباس ڈھا ہوں نے بیان کیا کہ نی کریم منا ہو آئے کے زمانے بیل کہ نی کریم منا ہو آئے کے زمانے بیل مسیلمہ کذاب مدینہ بیل آیا اور یہ کہنے لگا کہ اگر محمد (منا ہو آئے کے ''امر'' (لیمنی خلافت) کواپنے بعد مجھے سونپ دیں تو بیل ان کی اتباع کے لئے تیار ہوں ۔ مسیلمہ اپنے بہت سے مریدوں کوساتھ لے کرمدینہ آیا تھا۔ رسول اللہ منا ہو گئے اس کے پاس (اسے سمجھانے کے لئے) تشریف لے گئے ۔ آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شاس ڈھا ٹو تھا اور آپ کے ہاتھ میں مجھوری ایک چھڑی تھی ۔ آپ وہاں تھم کے جہاں مسیلمہ اپنے آ دمیوں کے ساتھ موجود تھا تو آپ نے اس سے فرمایا: ''اگر تو مجھ سے چھڑی بھی مان کی تو بیس مجھے نہیں و سے سکتا (خلافت تو بردی چیز ہے) اور پروردگار کی مرضی کوتو ٹال نہیں سکتا اگر تو اسلام سے پیٹے بھیر سے گا تو اللہ تھے کوتباہ کرد سے کا ۔ اور بین سکتا ہوں کہ تو جو مجھے (خواب میں) وکھایا گیا تھا۔'' گا۔ اور میں بھتا ہوں کہ تو وہی ہے جو مجھے (خواب میں) وکھایا گیا تھا۔''

(۳۹۲۱) (ابن عباس رُلِيَّ الْمَانِ نَهَا كَهَا كَهَ) جُصِح ابو ہریرہ رُلِیْتُوْ نے خبر دی کہ رسول اللہ مُلَاثِیْ نے فرمایا تھا: '' میں سویا ہوا تھا کہ میں نے (خواب میں) سونے کے دو کنگن اپنے ہاتھوں میں دیکھے۔ جمعے اس خواب سے بہت فکر ہوا، پھر خواب میں ہی وقی کے ذریعے جمعے بتلایا گیا کہ میں ان پر چھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے ، میں نے ماروں ۔ چنا نچہ جب میں نے پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے ، میں نے اس سے یہ تجیر لی کہ میرے بعد دوجھوٹے نبی ہوں گے۔'' پس ان میں سے ایک تو اسور عنسی ہے اور دوسرایمامہ کا مسیلمہ کذاب تھا۔

اللَّهِ مُلْنَكُمُ قَالَ: ((بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِيُ اللَّهِ مُلْنِهُمَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مُلْنَكُمُ وَأَيْتُ فِي اللَّهِ مِنْ ذَهَبٍ، فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا، فَنَفَخُتُهُمَا ، فَأَوْجِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنِ انْفُخُهُمَا، فَنَفَخُتُهُمَا فَنَفَخُتُهُمَا فَافَخُتُهُمَا مَلْكُوبِي الْمَنَامِ أَنِ انْفُخُهُمَا، فَنَفَخُتُهُمَا فَنَفَخُتُهُمَا فَافَخُتُهُمَا فَافَخُتُهُمَا مَلْكُوبُ مِنْ الْمَنَامِ أَنِ انْفُخُهُمَا، فَنَفَخُتُهُمَا فَافَخُتُهُمَا فَاقَارًا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخُرُجَانِ بَعْدِيُ)). فَطَارًا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخُرُجُانِ بَعْدِيُ)). فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِي وَالْآخُرُ مُسَيْلِمَةَ فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِي وَالْآخُر مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ. [اطرافه في: ٤٣٧٤] [راجع: الْكَذَّابَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ. [اطرافه في: ٤٣٧٤] [راجع: ٢٠٣٧]

تشوجے: اللہ نے دونوں کو ہلاک کردیا۔ای طرح نبی کریم مُثَاثِینِم نے جوفر مایا تھا وہ حرف برجرف مجھے ٹابت ہوا پیمی آپ کی نبوت کی دلیل ہے۔ یہاں پر بعض مجھے بخاری کا ترجمہ کرنے والوں نے یوں ترجمہ کیا ہے نبی کریم مُثَاثِینِم کے مانہ میں مسیلے کذاب پیدا ہوا تھا، بیتر جمہ صحیح نہیں ہے بلکہ اس کا ترجمہ دینہ میں آنا مراد ہے جیسا کہ آگے صاف فدکورہے۔

(۳۹۲۲) محص محمد بن علاء نے بیان کیا، کہا ہم سے جا دبن اسامدنے بیان کیا، ان سے ان کے داداابو

٣٦٢٢ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةً، عَنْ بُرَيْدِ بْن عَبْدِاللَّهِ بْن

بردہ نے اور ان سے ابوموی اشعری واللہ کے نے میں سمحتا ہوں (بیامام بخارى رَشِالله كاقول بكه) محمد بن علاء نے بول كہا كه نبي اكرم مَالله يَم نے فرمایا: 'میں نے خواب ویکھاتھا کہ میں مکہ سے ایک ایسی زمین کی طرف جرت كرر ہا ہول جہال محبور كے باغات ہيں۔اس پرميراذ بن اوحر كيا كه بيه مقام يمامه يا جمر موگا ليكن وه يثرب ، مدينه منوره بهاوراي خواب ميس میں نے دیکھا کہ میں نے تلوار ہلائی تو وہ چے میں سے ٹوٹ گئ ، یہاس مصيبت كي طرف اشاره قِفا جواحد كي لزائي مين مسلمانون كواشاني پژي تھي _ پھر میں نے دوسری مرتبہ اسے ہلایا تو وہ پہلے سے بھی اچھی صورت میں ہوگئ ۔ بداس واقعہ کی طرف اشارہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کو فتح دی اور مسلمان سب انتصر ہو گئے۔ میں نے ای خواب میں گائیں دیکھیں اور اللہ تعالی کا جو کام ہے وہ بہتر ہے۔ان گایوں سے ان مسلمانوں کی طرف اشاره تقاجوا حد کی لزائی میں شہید کئے سے تصاور خیر و بھلائی وہ تھی جوہمیں الله تعالى سے سچائى كابدله بدركى لاائى كے بعدعطا فرمايا تھا۔"

مُوسَى - أَرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ مَا لَكُمْ قَالَ: ((رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَهَاجِرُ مِنْ مُبْكَّةَ إِلَى أَرْضِ بِهَا يَخُلُ، فَلَٰهُ مَن وَهَلِي إِلَىٰ أَنَّهَا الْيَمَامُّةُ أُو الْهَجَرُّ، فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَأْثُرِبُ، وَرَأَيْتُ فِي رُوْيَايَ أَنِّي هَزَرْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ، فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤَلِّمِينَ يَوْمَ أُحُدٍ، ثُمَّ هَزَزْتُهُ بِأُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَّ مَا كَانَ، فَإِذَا هُوَ مًا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَالْجِيْمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ، وَرَأَيْتُ فِيْهَا بَقَرًا وَاللَّهُمْ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَإِذَا ٱلْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ، وَتُوَابِ الطُّلَّدُقِ الَّذِي آتَانَا اللَّهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدُرٍ)) .[اطران في: ٣٩٨٧، ٧٠٤١، ٧٠٣٥، ٤٠٨١] [مسلم:٩٣٤، ١٩٥٩، ابن ماجه: ٣٩٢١]

أَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ جَدُّهِ أَبِيْلًا بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيْ

٣٦٢٣ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمِ الْ حَدَّثَنَا زَكَرِيًّا، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَامِرِ الشَّعْلِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةً قَالَتْ: أَقْبَلَتْ أَفَاطِمَةُ تَمْشِي، كَأْنَّ مِشْيَتَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ مَكْنَكُمْ إِنَّالَ النَّبِيِّ مَكْنَكُمُ ا ((مَرْحَبًا بِابْنَتِيُّ)). ثُمَّ أَجْلَلْهُهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ أُسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا، فَبَكَتْ فَقُلْتُ: لَهَا لِمَ تَبْكِيْنَ؟ ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ: مَا رَأَيْكُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ جُزْدٍ، فَسَأَلْتُهَا غُمَّا قَالَ، فَقَالَتْ: مَاكُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ مَاكُنْتُ لِحَتَّى قَبِضَ النَّبِيُّ مَكْكُمٌ فَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ [اطرافه ٣٠٤٦ ، ٢ ٢٦٠ ا ابن مناجه: ١ ٢ ١٤٦ -

(٣٦٢٣) مم سے ابونعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے ذکریانے بیان کیا، ان سے فراس نے ،ان سے عامر نے ،ان سے مسروق نے اوران سے حضرت عائشہ والنجائ نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہ والنجا آئی میں ،ان کی حال میں بی كريم مَا النَّيْرُ كى حيال سے بوى مشابهت تھى ۔ آپ نے فرمايا: 'بيني آئ مرحبا!"اس کے بعد آپ نے انہیں اپنی واکیں طرف یا باکیں طرف بھا لیا، پھران کے کان میں آپ نے چیکے ہے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ روتی کیوں ہو؟ پھر دوبارہ آ مخضرت مَالَّيْظِ نے ان کے کان میں کچھ کہا تو وہ ہنس دیں۔میں نے ان سے کہا کہ آج عم ے فورا بعد ہی خوشی کی جو کیفیت میں نے آپ کے چہرے پردیکھی وہ پہلے مجھی نہیں دیکھی تھی۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ آنحضرت مَالْ فِیْم نے كيا فرمايا تقا؟ انهول في كهاجب تكرسول الله مَالَيْدَ لِمَ زنده بين مين آپ في: ٣٦٢٥، ٣٧١٥، ٤٤٣٣، ٦٢٨٥ إن مسلم - ي راز كوكسي رئيس كهول عمق يرنانيد ميس في آپ كي وفات كي بعد يوجيما_

سال انہوں نے بتایا کہ آپ نے میرے کان میں کہا تھا کہ "حضرت جرئیل ملیٹلا ہرسال قرآن مجید کا ایک دورکیا کرتے ہے لیکن اس سال انہوں نے دومر تبددورکیا ہے مجھے یقین ہے کہ اب میری موت قریب ہوگ۔" ہا اور میرے گھرانے میں سب سے پہلے مجھ سے آ ملنے والی تم ہوگ۔" میں (آپ کی اس فہریر) رونے گئی تو آپ نے فرمایا: '' تم اس پر راضی نہیں کہ جنت کی عورتوں کی سر دار بنوگی یا (آپ نے فرمایا کہ) مومنہ عورتوں کی۔' تو اس پر میں ہنری تھی۔

٢٦٦٤ فَقَالَتْ: أَسَرَّ إِلَيَّ: ((إِنَّ جِبُرِيْلُ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَإِنَّهُ عَارَضَنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَإِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلاَ أُرَّاهُ إِلاَّ حَضَرَ أَجَلِيْ، وَإِنَّكِ أُوّلُ أَهْلِ بَيْتِيْ لَحَاقًا بِيْ)). فَبَكَيْتُ فَقَالَ: ((أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِيْ سَيِّدَةً يِسَاءِ فَقَالَ: ((أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِيْ سَيِّدَةً يِسَاءِ أَهْلِ مِيْنِنَ مِ)). فَضَحِكْتُ لِذَلِكَ. [أطرافه في: ٣٦٢٦، ٣٦١٦، ٤٤٣٤، ٤٤٣٤،

۲۸۲۳] [راجع:۳۲۲۳]

تشوج: دوسری روایوں میں یوں ہے کہ پہلے آپ نے بیفر مایا کہ میری وفات نزدیک ہے تو حضرت فاطمہ وُلِیُّ اُوا نے آپیں پھر بیفر مایا کہتم سب سے پہلے مجھ سے ملوگی تو دہ ہننے کلیں ۔اس حدیث سے حضرت فاطمۃ الز ہرا اُلِیُّ اُلَّا کی بوی نصیلت ٹابت ہوتی ہے۔ فی الواقع آپ نبی کریم مُلَّا اُلِّیْ کا لخت جگر ،نورنظر میں اس لئے ہرنصیلت کی اولین حقد ار ہیں ۔

ا (٣١٢٥) ہم سے يحيٰ بن قزعد نے بيان كيا، كہا ہم سے ابراہيم بن سعد نے

بيان كيا ، ان سے ان كے والد نے ، ان سے عروہ نے اور ان سے حفرت

مَّ اللهُ وَلَيْ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ عَلَى كريم مَاللَّهُ اللهِ اللهُ ال

المجاری المجاری کی بہتی مرتبہ جب آنخضرت مالی کے بھی سے آستہ جب آنخضرت مالی کی اس مرض سے آستہ سے گفتگو کی تقالوں میں آپ نے فرمایا تھا کہ آپ کی اس مرض میں وفات ہوئی ، میں اس پررو میں وفات ہوئی ، میں اس پررو پڑی ۔ پھر دوبارہ آپ نے آستہ سے جھے سے جو بات کہی اس میں آپ نے فرمایا کہ آپ سے جاملوں نے فرمایا کہ آپ سے جاملوں گی ۔ میں اس پہلی آپ سے جاملوں گی ۔ میں اس پہلی آپ سے جاملوں گی ۔ میں اس پہلی تھی ۔

٣٦٢٥ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُرْوَةَ ، وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةً قَالَتْ: دَعَا النَّبِي عَلَيْهِ الْمَالَةُ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكُواهُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ ، فَسَارَّهَا النَّبِي عَلَيْهِ ، فَسَارَّهَا النَّيْ عُلِيْهِ ، فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ ، بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ، ثُمَّ دَعَاهَا ، فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ ، قَالَتْ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ . [راجع: ٣٦٢٣] قَالَتْ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ . [راجع: ٣٦٢٣]

٣٦٢٦ - فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُّ عَلَيْكُمُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِيْ فَأَخْبَرَئِيْ أَنِّي أَوْلُ أَهْل بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ. [راجع: ٢٦٢٤]

تشویج: جیسا آپ نے فربایا تھا دیبا ہی ہوا۔ وفات نبوی کے چو ماہ بعد حضرت فاطمہ بڑا ہی کا دصال ہو کیا اس مدیث سے حضرت فاطمہ بڑا ہی کا مناب کا تھا۔ بوی نضیات لگتی ہے۔

٣٦٢٧ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةً، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ،

(٣١٢٧) ہم سے محد بن عرص في بيان كيا ، كها ہم سے شعبہ في بيان كيا ، ان سے ابو بشر في ، ان سے سعيد بن جبير في دان سے عبدالله بن عباس ڈالٹھنانے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رٹائٹنڈ ابن عباس ڈلٹھنٹنا کو عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ غُلِّمَرُ بنُ الْخَطَّابِ ا بني ياس بتعات تھے۔اس پر عبد الرحمٰن بن عوف داللہ اللہ نے عمر داللہ ا يُدْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ شكايت كى كدان جيسے تو ہمارے الركي بھى بيں ليكن حضرت عمر واللين نے عَوْفِ: إِنَّ لَنَا أَبْنَاءٌ مِثْلَهُ. فَقَالَ: إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ جواب دیا کہ میمض ان کے علم کی وجہ سے ہے پھر حضرت عمر واللفظ نے تَعْلَمُ فَسَأَلَ عُمَرُ بِنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ الآيةِ: عبدالله بن عباس ولله الله عند الله و ﴿إِذَا جَآءَ نَصُرُ اللَّهِ وَالْفَتُهُ ﴾. فَقَالَ: أَجَلُ رَسُولِ اللَّهِ مُعْلَقُهُم أَعْلَمُهُ إِيَّاهُ. قَالَ: مَا أَعْلَمُ متعلق بوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ بدرسول الله مظافیظ کی وفات تھی جس کی خبراللہ تعالیٰ نے آپ کودی۔حضرت عمر ڈالٹیؤ نے فرمایا جوتم نے سمجھا ہے میں بھی وہی سمجھتا ہوں۔

تشریج: ترجمہ باب کی مطابقت فل ہرہے۔ کیونکہ نبی کریم مُلَا ﷺ کوجو بات بتلائی گئ تھی کہ آپ کی وفات قریب ہے وہ پوری ہوئی۔اللہ جب جا ہے سن بندے کو پھھ آ کے کی باتیں بتلا والم ہے کریٹے بیار انی نہیں ہے۔ اللہ تعالی کے سواکسی کو بھی غیب دان کہنا کفر ہے جیسا کے علائے احناف نے صراحت كساته كلها بعدال صرف الله بالما واولياسب الله علم كمحتاج بين بغير الله كربتلائد ومسجويهي بول نبيس سكتاب

(٣١٢٨) م سابولتيم ني بيان كيا، كهامم عدد الرحل بن سليمان بن حظلہ بن غسیل نے بیان کیا ،ان سے عکرمہ نے بیان کیا اوران سے عبداللہ بن عباس وللنفين في بيان كيا كه مرض الوقات ميس رسول الله مَلَاليَّيْظِ بابر تشريف لائے،آپايك عَلَىٰ كرے سے سرمبارك يريى باندھے ہوئے تھے۔آپمجدنبوی میں منبر رِتشریف فرما ہوئے پھرجیسے ہونی جا ہے اللہ تعالی کی حمد و ثناکی ، پھر فر مایا : 'اما بعد (آنے والے دور میں) دوسرے لوگوں کی تعداد بہت بڑھ جائے گی لیکن انصار کم ہوتے جا کیں اور ایک زمانہ آئے گا کہ دوسرول کے مقابلے میں ان کی تعداد اتنی کم ہو جائے گ جیے کھانے میں نمک ہوتا ہے۔ پس اگرتم میں سے کوئی شخص کہیں کا حاکم بے اورا پی حکومت کی وجہ ہے و مکسی کونقصان اور نفع بھی پہنچا سکتا ہوتو اسے حابي كانصارك نيكول (كينكيول) كوقبول كركاورجوبر يهولان

تشويج: آپ كومعلوم تھا كدانساللُّوفلانت نبيس ملے گي اس لئے ان كحق ميں نيك سلوك كرنے كى وصيت فرمائى _ باب سے اس مديث كى مطابقت ظاہر ہے۔

(٣١٢٩) مجھ سے عبداللہ بن محد مندی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے میکی بن آ دم نے بیان کیا ، انہوں نے کہا ہم سے حسین جعفی نے بیان کیا ،

ے درگز رکردیا کرے۔ 'نیہ نبی کریم مَالیّٰتِیْم کی آخری مجلس وعظاتھی۔

٣٦٢٨ حَدَّثَنَا أَبُو يُعَيْمٍ ، جَدَّإِثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابنُ سُلَيْمَانَ بن حَنظَلَة بن الْغَسِيل، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ ، عَن ابْن عَبَّاسِ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ مُلْكُمُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَّاتَ فِيهِ بِمِلْحَفَّةِ وَقَدْ عَصَّبَ رَأْسَهُ بِعِصَابَةً دَسْمَاءً، حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ النَّاسُلِ يَكُثُرُونَ وَيَقِلُّ الْأَنْصَارُ، حَتَّى يَكُونُوا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْح فِي الطُّعَامِ، فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيِّهِ قَوْمًا، وَيَنْفُعُ فِيهِ آخَرِينَ، فَلَيْقُبُلُ مِنْ مُحْسِنِهِمْ،

مِنْهًا إِلَّا مَا تَعْلَمُ. [اطرابًا في: ٤٢٩٤،

1847 . 2 . 74 . 2 . 2 . 2 . 2 . 2

٣٦٢٩ حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بِنَ الْمُحَمَّدِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، حَدَّثَنَا حُسَيْلُ الْجُعْفِي ، عَنْ

وَيَتَجَاوَزُ عَنْ مُسِينِهِمُ)). فَكُمَّانَ آخِرَ مَجْلِس

جَلَسَ بِهِ النَّبِيِّ مُلْكُمٍّ. [راجع ٩٢٧]

ان سے ابوموی نے ، ان سے امام خسن بھری نے اور ان سے حضرت ابو کرہ ڈلائن نے کہ نبی کریم مُلائن خسن ڈلائن کو ایک دن ساتھ لے کر باہر تشریف لائے اور منبر پران کو لے کرچڑھ گئے ۔ پھر فر مایا ''میرا بیہ بیٹا سید ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں ملاپ کرادےگا۔''

۔ کے بیٹی ہے ۔ آپ کی بیپیش کوئی پوری ہوئی۔ حضرت حسن بڑا تھیا کہ ہزاروں مسلمانوں کی جان نج گئی، حضرت امیر معاویہ بڑا تھیا سے انزا پندند کیا ۔ خلافت ان ہی کودے دی حالانکہ ستر ہزار آ دمیوں نے آپ کے ساتھ جان دینے پر بیعت کی تھی ، اس طرح سے نمی کریم سکا تیٹی کی میپیش کوئی صحیح ٹابت ہوئی اور یہاں پر یمی مقصد باب ہے۔

(۳۹۳۰) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے ایوب نے ، ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے حضرت انس بن مالک ڈاٹنٹ نے کہ نبی کریم مَنْ الْتَّنْ نَمْ نَا لَکُ ڈُلُٹُٹُو کُ کُٹُر بِہلے ہی صحابہ کوسنا دی تھی اس وقت اور زید بن حارثہ ڈلٹٹ کی شہادت کی خبر بہلے ہی صحابہ کوسنا دی تھی اس وقت آپ کی آئیکھوں سے آنسو جاری تھے۔

تشوج: آپ مَنَّ النَّیْمُ کارسول برق ہونا پایں طور پر ثابت ہوا کہ آپ نے وقی کے ذریعہ سے ایک دور دراز مقام پر ہونے والا واقعہ اطلاع آنے سے پہلے ہی بیان فرماد یا۔ صدق رسول الله ملائے کے آگرائل بدعت کے خیال کے مطابق آپ عالم الغیب ہوتے توسفر جہاد پر جانے سے پہلے ہی ان کوروک دیتے اور موت سے بچا لیے گر آپ غیب دان نہیں سے آیت مبارکہ: ﴿ وَلَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَکُنُوْتُ مِنَ الْمُحَیْوِ ﴾ (ے/الاعراف:۱۸۸) کا یمی مطلب ہے۔ وقی اللی سے خبر وینا بیاس دیگر ہاں کوغیب دانی سے جبیر کرنا ان لوگوں کا کام ہے جن کوفیم و فراست سے ایک ذرہ بھی نصیب نہیں ہوا ہے۔ کتب فقد میں صاف کھا ہوا ہے کہ جو نجی کریم مَنَّ النِّیْمُ کوغیب دال جان کر کی اس پر گواہ بنا کے تو اس کی بیچ کرت اسے گفر تک پہنچا دی ہے۔

(۳۹۳) ہم ہے عمرو بن عباس نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرزاق بن مہدی نے بیان کیا، ان سے محمد بن مہدی نے بیان کیا، ان سے محمد بن مہدی نے بیان کیا، ان سے محمد بن مئدر نے اوران سے جابر بن عبداللہ ڈاٹھ ہٹانے بیان کیا کہ (ان کی شادی کے موقع پر) نبی کریم مٹاٹیٹی ہے دریا نت فرمایا: ''کیا تمہارے پاس قالین ہیں، 'میں نے عرض کیا، ہمارے پاس قالین کہاں؟ (ہم غریب لوگ بیں) اس پر آنخضرت مٹاٹیٹی نے فرمایا: ''یا در کھوایک وقت آئے گا کہ تمہارے پاس عمدہ عمدہ قالین ہوں گے۔' اب جب میں اس سے (اپنی تمہارے پاس عمدہ عمدہ قالین ہوں گے۔' اب جب میں اس سے (اپنی بیوی سے) کہتا ہوں کہ اپنے قالین ہٹا لے تو وہ کہتی ہے کہ کیا جی کریم مٹاٹیٹی نے تم سے نہیں فرمایا تھا کہ' ایک وقت آئے گا جب تمہارے پاس قالین ہوں گے۔' بین وہیں رہنے دیتا ہوں (اور چپ پاس قالین ہوں گے۔' بین وہیں رہنے دیتا ہوں (اور چپ پاس قالین ہوں گے۔' چنانچہ میں انہیں وہیں رہنے دیتا ہوں (اور چپ

آبِي مُوْسَى، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: أَخْرَجَ النَّبِي مُكْنَةً ذَاتَ يَوْمِ الْحَسَنَ فَصَعِدَ بِهِ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: ((ابْنِيُ هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئْتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ)). [زاجع: ٢٧٠٤]

٣٦٣٠ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ خُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ خُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، قَنْ النَّبِيَّ مُلْكُمُّ الْمَا يَعَى جَعْفَرًا وَزَيْدًا قَبْلَ أَنْ يَجِيْءَ خَبَرُهُمَا وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ. [راجع: ١٢٤٦]

٣٦٣١ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاس، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيِّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُ مُلْكُمَّةً: ((هَلُ لَكُمْ مِنْ أَنْمَاطِ؟)) قُلْتُ: وَأَنَّى يَكُوْنُ لَكُمُ لِنَا الأَنْمَاطُ؟ قَالَ: ((أَمَّا إِنَّهُ سَيَكُوْنُ لَكُمُ الْأَنْمَاطُ)). فَأَنَا أَقُولُ لَهَا يَعْنِي امْرَأَتُهُ أَخْرِيْ لَكُمُ عَنْي امْرَأَتُهُ أَخْرِيْ عَنْي امْرَأَتُهُ أَخْرِيْ عَنْي أَنْمَاطُ)). فَأَذْعُهَا النَّبِي مُلْكُمُ ((إِنْهَا سَتَكُونُ لَكُمُ الْأَنْمَاطُ)). فَأَدْعُهَا.

[طِرفه في: ١٦١٥][مسلم: ٥٤٥٠؛ ترمذي: ٢٧٧٤]

ہوجا تاہوں)۔

قشوسے: اس روایت میں بی الم ملاقظ کی ایک پیش کوئی کا ذکر ہے جو حرف برحرف میچ فابت ہوئی ۔حضرت جابر بن عبداللہ فی منظمان نے خوداس معداقت کودیکھنا۔ بیعلامات نبوت میں سے ایک اہم علامت ہے۔ یہی صدیث اور باب میں وجہ مطابقت ہے۔

(١٣٢٣) م سے احمد بن اسحاق نے بیان کیا ، کہامم سے عبید الله بن موی نے بیان کیا، کہا ہم سے اسرائیل نے بیان کیا،ان سے ابواسحاق نے،ان سے عمرو بن میمون نے اوران سے حضرت عبدالله بن مسعود والليئونے بيان کیا کہ حضرت سعد بن معاذر اللہ عمرہ کی نیت سے (مکہ) آئے اور ابو مفوان امير بن خلف كے يهال اتر ، اميكھي شام جاتے ہوئے (تجارت وغیرہ کے لئے)جب مدینہ سے گزرتا تو حضرت سعد بن معاذر اللفی کے بہاں قیام کیا کرتا تھا۔امیدنے حضرت سعدر داشتہ ہے کہا، ابھی مشہرو، جب دو پہر کا وقت ہو جائے اور لوگ غافل ہو جا کیں (تب طواف کرنا کیونکہ مکہ کے مشرک مسلمانوں کے دشمن منے) سعد دالفی کہتے ہیں، چنانچہ میں نے جاکر طواف شروع کر دیا ،حضرت سعد دالفند ابھی طواف کرہی رہے تھے کہ ابو جہل آ میا اور کہنے لگا ، بیکعبہ کا طواف کون کرر ہا ہے؟ حضرت سعد واللہ بولے کہ میں سعد ہول ۔ ابوجہل بولائم کعبہ کاطواف خوب امن سے کررہے ہو حالانکہ محمد مظافیظ اور اس کے ساتھیوں کو پناہ دے رکھی ہے۔سعد دلالٹیڈ نے کہا ہاں ٹھیک ہے۔اس طرح دونوں میں بات بردھ کی ۔ پھر امیہ نے سعد دالنی سے کہا، ابوالحکم (ابوجہل) کے سامنے او فچی آ واز سے نہ بولو، وہ اس وادي (مكم) كاسردار ب_اس برسعد بالنيئز في كها: الله كالسم الرتم في مجھے بیت اللہ کے طواف سے روکا تو میں بھی تبہاری شام کی تجارت خاک میں ملا دوں گا (کیونکہ شام جانے کا صرف ایک ہی راستہ ہے جو مدینہ ہے جاتا ہے) بیان کیا کہ امیہ برابر سعد دلائٹ سے بھی کہتار ہا کہ اپنی آواز بلندنہ كرواورانبين (مقابله سے)روكتار ہا۔ آخر سعد دلالفؤ كواس برغمة حميا اورانہوں نے امیدے کہا۔ چل پرے مث میں نے حفرت محد مَالْفِيمْ سے تیرے متعلق سنا ہے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ تھے کو ابوجہل ہی قمل کرائے گا۔ اميان يوجها ، مجهي عد والنفؤ ني كها بال جهوكو-تب تواميد كمنه لكارالله ك قتم محمد (مُلَاثِينُ) جب كوئي بات كتب بين تو وه غلطنبين بهوتي كاروه ايني

٣٦٣٢ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بَأَنُ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ مُوْسَى، حَلَّمْ ثَنَا إِسْرَاثِيْلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِ إِلَّا بِنِ مَيْمُونِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ الْطَلَقَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ مُعْتَمِرًا ـ قَالَ: فَنَزُّلُ عَلَى أُمَيَّةَ بْن خَلَفٍ أَبِي صَفْوَانَ، وَكُمَّانَ أُمَّيَّةُ إِذَا انْطَلَقَ إِلَى الشَّأْمِ فَمَرَّ بِالْمَدِينَةِ إِنْزَلَ عَلَى سَعْدٍ، فَقَالَ أُمَّيَّةُ لِسَعْدِ: انْتَظِرْ أَجْتَى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ، وَغَفَلَ النَّاسُ انْطَلُّقْتُ فَطُفْتُ، فَبَيْنَا سَعْدٌ يَطُوْفُ إِذَا أَبُوْ جَهْلِ فَقَالَ: مَنْ هَذَا الَّذِي يَطُوفُ بِالكَعْبَةِ؟ فَقَالُ سَعْدٌ: أَنَا سَعْدٌ. نَقَالَ أَبُوْ جَهْل: تَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ آمِنًا، وَقَدْ آوَيْتُمْ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ؟ أَقْالَ نَعَمْ. فَتَلَاحَيَا بَيْنَهُمًا. فَقَالَ أُمَّيُّهُ لِسَعْدٍ إِلَّا تَرْفَعْ صَوْتَكَ عَلَى أَبِي الْحَكَمِ، فَإِنَّهُ مُلِّيدٌ أَهْلَ الْوَادِي. ثُمَّ قَالَ سَعْدٌ: وَاللَّهِ النِّن مُّنَعْتَنِي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ لَأَقْطَعَنَّ مَتْجَرَكًا بِالشَّأْمِ. قَالَ: فَجَعَلَ أُمَّيَّةُ يَقُولُ لِسَعْدِ: لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ. وَجَعَلَ يُمْسِكُهُ ، فَغَضِبَ إِسَعْدٌ فَقَالَ: دَعْنَا عَنْكَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ مُحَيِّذُا عَلَيْكُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ قَاتِلُكَ. قَالَ: إِيَّايَ؟ قَالَ: نَعْلُمْ. قَالَ: وَاللَّهِ! مَا يَكُذِبُ مُحَمَّدٌ إِذَا حَدَّثَ. فَزُجْعَ إِلَى امْرَأْتِهِ، فَقَالَ: أَمَا تَعْلَمِيْنَ مَا قَالَ إِلَى أَخِي الْيَثْرِبِي؟ قَالَتْ: وَمَا قَالَ؟ قَالَ زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدًا

يَزْعُمُ أَنّهُ قَاتِلِي. قَالَتْ: فَوَاللّهِ! مَا يَكُذِبُ مُحَمَّدٌ. قَالَ: فَلَمَّا خَرَجُوْ اللّهِ بَدْدٍ، وَجَاءَ الصَّرِيْخُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ:أَمَا ذَكُوْتَ مَا قَالَ لَكَ أَخُوْكَ الْيَثْرِبِيُ ؟ قَالَ: فَأَرَادَ أَنْ لَا يَخْرُجَ، فَقَالَ لَهُ أَبُوْ جَهْلِ: إِنَّكَ مِنْ أَشْرَافِ الْوَادِي، فَسَرْبِنَا يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ، فَسَارَ مَعَهُمْ فَقَتَلَهُ اللّهُ. [طرفه في: ٣٩٥٠]

بیوی کے پاس آیا اوراس سے کہا کہ تہمیں معلوم نہیں ، میرے یڑ پی بھائی
نے جھے کیابات بتائی ہے؟ اس نے پوچھا، انہوں نے کیا کہا؟ امیہ نے بتایا
کہ محر (منافیقیم) کہ چکے ہیں کہ ابوجہل جھے کوئل کرائے گا۔ وہ کہنے گی ، اللہ
کی تم محر (منافیقیم) غلط بات زبان سے نہیں نکا لتے ۔ پھر ایسا ہوا کہ اہل مکہ
بدر کی لڑائی کے لئے روانہ ہونے گئے اور امیہ کوبھی بلانے والا آیا تو امیہ
سے اس کی بیوی نے کہا ، تہمیں یا ونہیں رہا تہمارا بیڑ بی بھائی تہمیں کیا خبر
دے گیا تھا۔ بیان کیا کہ اس یا و دہائی پر امیہ نے چاہا کہ اس جنگ میں
شرکت نہ کرے لیکن ابوجہل نے کہا ، تم وادی مکہ کے رئیس ہو۔ اس لئے کم
از کم ایک یا دودن کے لئے ، ی تہمیں چلنا پڑے گا۔ اس طرح وہ ان کے
ساتھ جنگ میں شرکت کے لئے ای تکا اور اللہ تعالیٰ نے اس کوئل کرادیا۔
ساتھ جنگ میں شرکت کے لئے نکل اور اللہ تعالیٰ نے اس کوئل کرادیا۔

تشویج: یهیش کوئی پوری ہوئی۔امیہ جنگ بدر میں جانائیں جا ہتا تھا گر ابوجہل ذیردتی پکڑ کر لے کیا، آخر سلمانوں کے ہاتھوں مارا کیا۔ طلامات نبوت میں اس پیش کوئی کوجمی اہم مقام حاصل ہے پیش کوئی کی صدافت طاہر ہوکررہی حدیث کے لفظ ((الله قاتلك)) میں خمیر کا مرقع ابوجہل ہے کہ وہ جھے گوئل کرائے گا۔بعض متر جم حضرات نے ((الله)) کی ضمیر کا مرقع رسول کریم طافیق کوقر اردیا ہے لیکن روایت سے سیاق وسہاق اور مقام محل کے لحاظ سے ہما رائز جمہ بھی تھے ہے۔واللہ اعلم۔

٣٦٣٤ حَدَّنَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةً،
أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ أَبِيْهِ،
عَنْ مُوْسَى بْنِ عُفْبَةً، عَنْ سَالِع بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،
عَنْ عَبْدِاللَّهِ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ مَلْكُمْ أَلَّهُ مَالَٰذَ اللَّهِ مَلْكُمْ أَنَّ اللَّهِ مَلْكُمْ أَنَّ وَلَهُ اللَّهِ مَلْكُمْ أَنَّ عَبْدِ، فَقَامَ أَوْ ذَلُوبْهَنِ، وَفِي بَعْضِ (رَرَأَيْتُ النَّاسِ مَعْفُق، وَاللَّهُ يَغْفِو لَهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَر، فَالْمَ بَعُولِكُ لَهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَر، فَاسْتَحَالَتُ بِيدِهِ غَرْبًا، فَلَمْ أَرْ عَبْقَرِيًّا فِي فَاسَتَحَالَتُ بِيدِهِ غَرْبًا، فَلَمْ أَرْ عَبْقَرِيًّا فِي النَّاسِ يَعْطَنِ). فَاللَّهُ يَعْفِو لَهُ، فَمَ أَزَ عَبْقَرِيًّا فِي النَّاسِ يَعْطَنِ). وقال هَمَامٌ سَمِعْتُ أَبًا هُرَيْرَةً عَنِ النَّيْسُ مُطَلَّيًا فِي وَقَالَ هَمَامٌ سَمِعْتُ أَبًا هُرَيْرَةً عَنِ النَّبِي مُطْكُمْ (لَا مَنْ عَلَى النَّبِي مُطْكُمُ (لَا مَنْ عَلَى النَّبِي مُطْكُمُ (لَا مَنْ عَلَى النَّبِي مُطَلِّيًا). وقال هَمَامٌ سَمِعْتُ أَبًا هُرَيْرَةً عَنِ النَّبِي مُطْكُمْ (لَا مَنْ عَلَى النَّهِ مِنْ النَّبِي مُطَلِيًا). وقال هَمَامٌ سَمِعْتُ أَبًا هُرَيْرَةً عَنِ النَّي مِنْ النَّهِ مُنْ النَّهِ مِنْ النَّهِ مِنْ اللَّهِ مَنْ النَّهِ مِنْ النَّهُ وَلَا اللَّهُ مَامً مَا مُعَلَى أَبُو اللَّهُ مُنْ النَّهِ عَلَى النَّهِ مَنْ النَّهُ مَا أَوْ بَكُو ذَلُوبُهُ إِنْ إِلَى اللَّهُ اللَّهُ الْمُنْ مُنْ النَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

PATTJ

الوث: احاديث كاترتب يل نحد بنديكواورتر قيم بس معجم المعمر سكومة نظر ركها حمياب

قشوجے: اس صدیث کی تعلیم خطافت ہے، یعنی پہلے حضرت ابو بھر ولالفیئر کو خلافت ملے گی۔ وہ حکومت تو کریں مے کیکن عمر ولالفیئر کی کی توت وشوکت ان کو حاصل نہ ہوگی۔ عمر ولائیٹر کی خلافت میں سلمانوں کی شوکت وعظمت بہت بڑھ جائے گی ، آپ نے جییا خواب دیکھا تھا ویا ہی خلام ہوا۔ یہ بھی علامات نبوت میں سے ایک ہم نشان ہے جن کو دیکھا ور بھے کر بھی جو خص آپ کے رسول برخ ہونے کو نہ مانے اس سے بڑھ کر بدنھیب کوئی نہیں ہے۔ (مُنافِظ اِن)

٣٦٣٣ حَدَّثَنَا مُعْتَبِرٌ، قَالَ: أَسْمِعْتُ أَبِي، حَدَّثَنَا مُعْتَبِرٌ، قَالَ: أَسْمِعْتُ أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو عُنْمَانَ، قَالَ: أَنْفُتُ أَنَّ جِبْرِيْلَ أَتَى النَّبِي عُلِيّاً أَنْ جَبْرِيْلَ أَتَى النَّبِي عُلِيّاً أَنْ مُسْلَمَةً، فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ النَّبِي عُلِيّاً إِنَّا مُسَلَمَةً: ((مَنُ مُلَمَةً اللَّهِ مَلَمَةً: ((مَنُ مُلَمَةً اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَ

بَابُ قُول اللَّهِ تَعَالَى:

مِنْهُمْ لَيَكُتُمُونَ الْحَقَّ وَأَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴾.

﴿ يَعُرِفُونَهُ كُمَا يَعُرِفُونَ أَنْنَانَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا

سلیمان نے بیان کیا، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، ان سے ابوعثان نے بیان کیا، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، ان سے ابوعثان نے بیان کیا کہ جھے یہ بات معلوم کرائی گئی کہ حضرت جریکل علیمی ایک مرتبہ نی کریم مالیمی کے پاس آئے اور آپ سے با تیں کرتے رہے۔ اس وقت آنحضرت مالیمی کے پاس ام المومنین ام سلمہ ڈاٹھی بیٹی ہوئی محقی تو نی اکرم مالیمی ہوئی سلمہ ڈاٹھی سے مضرت جریکل علیمی چلی چلے می تو نی اکرم مالیمین نے ام سلمہ ڈاٹھی سے فرمایا: "معلوم ہے یہ کون صاحب تے?" یا ایسے ہی الفاظ اسلمہ ڈاٹھی سے فرمایا: "معلوم ہے یہ کون صاحب تے?" یا ایسے ہی الفاظ ارشاد فرمائے۔ ابوعثان نے بیان کیا کہا مسلمہ نے جواب دیا کہ بیدد جیہ کلی ڈاٹھی تھے۔ ام سلمہ نے بیان کیا اللہ کی تم میں سمجھ بیٹی تھی کہوہ دیہ کلی ڈاٹھی تھے۔ ام سلمہ نے بیان کیا اللہ کی تم میں سمجھ بیٹی تھی کہوہ دیہ حضرت جریکل علیمی اللہ کی خبر دے رہے تھے تو میں تھی کہوہ حضرت جریکل علیمی اللہ کی خبر دے رہے تھے تو میں تھی کہوہ دھرت جریکل علیمی اللہ کی خبر دے رہے تھے تو میں تھی کہوں ابوعثان سے بوچھا کہ آپ نے بیحدیث کی سے تی ؟ تو انہوں نے بتایا ابوعثان سے بوچھا کہ آپ نے بیحدیث کی سے تی ؟ تو انہوں نے بتایا ابوعثان سے بوچھا کہ آپ نے بیحدیث کی سے تی ؟ تو انہوں نے بتایا کہ اسامہ بن زید ڈاٹھی ناسے تی ہے۔

قشوج: حضرت جریل عالم الله الله می خدمت میں حضرت دحیکلی ڈاٹٹٹ کی صورت میں آنامشہور ہے۔اللہ تعالی نے فرشتوں کو پیطانت بخشی ہے کہ وہ جس صورت میں اللہ اس آسکتے ہیں۔اس صدیث سے نبی کریم مثل اللی تم کارسول برحق ہونا ٹابت ہوا۔

باب:الله تعالى كاسوره بقره مين بيارشاد:

''اہل کتاب اس رسول کو اس طرح بیجیان رہے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پیچانتے ہیں اور بے شک ان میں سے ایک فریق کے لوگ حق کو جانتے ہیں

[البقرة: ١٤٦] كيرجمي وه است چهيات بين "

تشوي: تورات وانجيل من أني كريم مَا يُعَيِّمُ كا وكر فير كل لفظول مي موجود تعاجي الل كتاب يرصة اورآب كورسول برق مان تقر كر خداد ند تعالى في الدين المتعالى في المراد المعالم بين المراد المعالم المراد المرا

٣٦٣٥ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ، أَخْبَرَنَا

مَالِكُ بْنُ أَنْسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ

عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ، جَاوُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ مِنْكُمُ فَلَاكُرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً

زَنْيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللَّهِ مَا لِلَّهِ مَا لَكُمْ أَنْ (هَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ؟)) فَقَالُوْا:

نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

سَلَامٍ: كَذَبْتُمْ، إِنَّ فِيْهَا الرَّجْمَ. فَأَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ

فَنَشَرُوْهَا ۚ فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةٍ الرَّجْمِ، فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا. فَقَالَ لَهُ

عَبْدُاللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: ارْفَعْ يَدَكَ. فَرَفَعَ يَدَهُ

فَإِذَا فِيْهَا آيَةُ الرَّجْمِ. فَقَالُوْا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ! فِيْهَا آيَةُ الرَّجْمِ. فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ

اللَّه اللَّهُ عَرُّجِمَا. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَجْنِي عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيْهَا الْحِجَارَةَ. [راجع:

١٣٢٩] [مسلم: ٨٣٤٨؛ ابوذاود: ٢٤٤٨؛

تشويج: حضرت عبدالله بن سلام يهود كے بهت بوے عالم تھے جن كو يهودى بوى عزت كى نگاہ سے د كھتے تھے مرمسلمان ہو كئے تو يمبودى ان كو برا

كنے لكے اسلام ميں ان كابر امقام ہے۔

بَابُ سُؤَالِ الْمُشْرِكِيْنَ أَنْ يُريَهُمُ النَّبِيُّ اللَّهُ آيَةً فَأَرَاهُمُ

انشِقَاقَ القَمَر

(٣١٣٥) جم سے عبداللہ بن يوسف في بيان كيا، كها بم كوامام مالك بن انس نے خبر دی ، انہیں نافع نے اور انہیں عبداللد بن عمر ولا انجابا نے کہ يہود ، رسول الله مَا يَعْيَمُ كَل خدمت من حاضر موسة اورآب كو بتايا كمان ك يهال ايك مرداورايك عورت نے زناكيا ہے ۔ آپ نے ان سے فرمايا: "رجم کے بارے میں تورات میں کیا تھم ہے؟" وہ بولے بیک ہم انہیں رسوا کریں اور انہیں کوڑے لگا کیں ۔اس پرعبداللہ بن سلام ڈالٹیڈے نے کہا کہتم لوگ جھوٹے ہوتورات میں رجم کا حکم موجود ہے۔ تورات لاؤ۔ پھر يہودي تورات لائے اوراسے کھولا ۔لیکن رحم سے متعلق جو آیت تھی اسے ایک یہودی نے اپنے ہاتھ سے چھیا لیا اور اس سے پہلے اور اس کے بعد کی عبارت پڑھنے لگا ۔حضرت عبداللہ بن سلام والٹینڈ نے کہا کہ ذرا اپنا ہاتھ تو اٹھانا جب اس نے ہاتھ اٹھایا تو وہاں آیت رجم موجود تھی ۔اب وہ سب كن كك كراع مرالله بن سلام في يح كها - ب شك تورات مي رجم کی آیت موجود ہے۔ چنانچہ آنخضرت مَالِی اُلِی کے محم سے ان دونوں کو رجم کیا گیا۔حضرت عبداللہ بن عمر واللہ اللہ انے بیان کیا کہ میں نے رجم کے وقت دیکھا، یہودی مرداس عورت پر جھکا پڑتا تھا،اس کو پھروں کی مارسے

بيجا تاتھا۔

باب: مشركين كانبي اكرم مَنَا لِيَنِمُ سے كوئى نشانى

حابهنااورآ مخضرت مئل لينفم كالمعجز وشق القمردكهانا

تشويج: يدكتابرامجزه ب كسى بغيركواليامجز فبيس ديا كيا-جمهورعلا كايمي قول بكش القرني كريم مظ اليكي برامجز وتعار كواس كاوقوع تيامت ك بهى نشانى تعار جيسے حق تعالى نے قرآن مجيد ميں فرمايا: ﴿ اقْتُرْبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَ الْقَمَرُ ﴾ (٥٠/ القر: ١) جن اوگول نے انشاق كامعى بيد ر کھا ہے یعنی قیامت میں جاند بھٹے گاباب کی احادیث سے ان کی تروید ہوتی ہے۔حضرت شاہ ولی اللہ میشانیہ نے کلھا ہے کہ کا فروں نے اللہ کی قدرت کی ایک نشانی ما نگی تھی جوغلاف عادت ہو چونکہ چاند کے پھٹے کا زمانہ آن پہنچا تھا اس لئے آپ نے بھی یہی نشانی دکھلائی۔ چونکہ آپ پہلے سے اس کی خبر وے بچے ہیں اس لئے اس کو مجزہ کہد سکتے ہیں۔ایک روایت میں ہے کہ جاند پھٹ کردو کھڑے ہوگیا ہاتی بحث ان شاءاللہ کتاب النفسير ميں آھے گی۔

كِتَابُ الْمَنَاقِبِ **♦**(92/5)**♦**

آج كل جائد رجانے والوال نے مشاہدہ كے بعد بتايا كرجا عركى سطح برايك جكه بہت طويل وميق ايك دراڑ ہے ، معترين تن كاكہنا ہے كديرو ہى دراڑ ہے

جوجو وثن القرك عكل من في عروا تع موكى ب-والله اعلم بالصواب

٣٦٣٦ حَدَّثَنَا صَدِّقَةُ بنُ الْفَصْلِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةً، عَنِ ابْنِ أَبِلَيْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ،

عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْن مَسْعُوْدٍ

قَالَ: انْشَقُّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيُّ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا شِفْتَيْن فَقَالَ النِّبِي عَلَيْكُمْ: ((اشْهَلُوا)). [اطراف

ني: ٣٨٧١، ٣٨٦٩، ٢٨٨٤، ٥٢٨٤] [مسلم:

١٧٠٧١ ، ١٧٠٧٣ ترمذي: ٢٢٨٥، ٢٨٢٨٦]

٣٦٣٧ حَدَّثَنَا عَبْدُ إِللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا

يُونُسُ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ اللهِ عَنْ قَتَادَةً، عَنْ أَنْسِ ابْنِ مَالِكِ. وَقَالَ لِنْ خَلِيْفَةُ ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ

ابْنُ زُرَيْعٍ، حَدِّثْنَا سَلِمِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةً، عَنْ أنَس أَنَّهُ حَدِّثُهُمْ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةً سَأَلُوا رَسُولَ

اللَّهِ عَلَيْكُمُ أَنْ يُرِيَهُمْ أَيَّةً ، فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ. [اطرافه في: ٨١٨٨، ٢٨٨٤، ٨٨٨٤]

[مسلم: ٧٠٧٦]

ا محمد جاناان كودكمايا_ ٣٦٣٨ حَدَّثَنِي خَلَفْكُ بْنُ خَالِدِ الْقُرَشِي،

حَدِّثْنَا بِكُرُ بْنُ مُضَرّ ، عَنْ جَعْفُر بْنِ رَبِيْعَة ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكِ ، إِعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ عُتْبَةً بْنِ مَسْعُوا ﴿، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ الْقَمَرَ، انْشَقّ فِي زَمَّانِ النبِي عَلَيْكُمْ. [طرفاه

في: ٢٨٧٠، ٢٦٨٤][السلم: ٧٩٠٠]

بناي انهول في مجرو كشق قرطلت كيا- چنا فيداللد تعالى في ان كويدد كملاويا-

كات

تشويع: ال باب ك فحت اللف احاديث بين جن من معزات نبوي منافظ سيمتعاق كوني ندكوني واقعمي ندسي بهلوس ندكورب_

(٣٢٣٢) م سے صدقہ بن فعل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کوسفیان بن عیینے نے خردی ، انہیں ابن الی جی نے ، انہیں مجاہدنے ، انہیں ابو معمر نے اوران سے حضرت عبداللہ بن مسعود داللہ نے بیان کیا کہ نی کریم مالی اللہ ك زمان مين جاندك محث كردوككر بوك متصادر المخضرت مالينكم ففرمایا تفان الوگواس برگواه رمنان

فضائل ومناقب كابيان

(٣٩٣٧) جھے سے عبداللہ بن محد مندی نے بیان کیا ، کہا ہم سے بولس بن يزيدنے بيان كيا ، كما مم سے شيبان نے بيان كيا ، ان سے قاده نے اوران سے حضرت الس بن ما لک طالعہ نے (دوسری سند) امام بخاری نے کہا اور جھے سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا ، کہا ہم سے برید بن زریع نے بیان کیا ، ان سے سعید نے بیان کیا ، ان سے قادہ نے اور ان سے الس بن ما لك والثنة في بيان كيا كمدوالون في رسول كريم مَا النظيم سے كها تعاكدانبين كوكي معجزه وكما كين توآب في شق قركام هجزه يعني ما ندكا

(٣١٣٨) مجھ سے خلف بن فالدقرش نے بیان کیا، کہا ہم سے بکر بن معز نے بیان کیا ان سے چعفر بن رہیدنے بیان کیا ان سے عراک بن مالک نے ، ان سے عبیداللہ بن عبدالله بن مسعود نے اور ان سے عبدالله بن عماس بھھنا نے کہ تی کریم مالھا کے زمانے میں جاند کے دو کورے

ne 23 - 55 -

قشوي : كفاركمة كاخيال تياكه بيعي محد من في الدوك ورد ورد بين برع ائبات دكملا سكة بين، آسان بران كاجادونه جل سكال ويال ك

مِنْهُمَا وَاحِدٌ حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ. [راجع: ٤٦٥]

وَطَرِفاه في: ٧٣٢١، ٥٩٤٧] [مسلم: ١٩٩١]

تھیں۔ پھر جب بید دنوں (رات میں، اپنے کھر کی طرف جانے کے لئے) جدا ہوئے تو وہ چیز دونوں کے ساتھ الگ الگ ہوگئ اور اس طرح وہ اپنے

گھروالوں کے پاس پہنٹے گئے۔ ششوجے: یرسول کریم مَن اللہ تعالی کے اللہ تعالی نے ان کوروشنی مرحت فر مائی عبدالرزاق کی روایت میں ہے کہ ان کی عصاح راغ کی طرح روشن ہوگی۔بعض فضلا نے اسلام نے بتلایا کہ ان کی الکلیاں روش ہوگی تھیں اختلاف دیکھنے والوں کی روئیت کا ہے۔ کسی نے سجھا کہ عصاح کے رہی ہے۔ کسی نے جانا کہ بیروشنی ان کی الکلیوں میں سے پھوٹ رہی ہے۔اس سے اولیائے اللہ کی کرامتوں کا برحق ہونا ہابت ہوا کمر جموثی کرامتوں کا گھڑ تا برترین جرم ہے۔جس کا ارتکاب آج کل کے اہل بدعت کرتے رہتے ہیں جو بہت سے افحو نیوں اور شرابیوں کی کرامتیں بنا کر ان کی قبروں کو درگا ہونا لیتے ہیں،

پھران کی پوجاپاٹ شروع کردیتے ہیں۔ مولاناروم میں نے بچ کہاہے: کار شیطان می کنند نامش ولی گرولی ای است لعنت برولی لین کنزلگ مل کہال ترین ماہ کامشوالی سرکر ترین یا سرکار ترمین براز کی گھندہ میں

لین کتنے لوگ ولی کہلاتے ہیں اور کام شیطانوں کے کرتے ہیں۔ایسے مکارآ دمیوں پراللہ کی لعنت ہے۔ ۱۔ جَدَّ ذَیَّا عَنْ اللَّهِ مِنْ أَنْ الْکَیْنَ مَیْنِ سِی (۳۷۴۰) جمعہ سرعیداللہ بین الوالاسود نر سان کیا مکہا ہم سر یجی نر

٣٦٤٠ حَدَّنَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ، (٣١٣٠) جُهد عبدالله بن ابوالامود نے بیان کیا ، کہا ہم سے یکی نے حَدَّنَنَا یَخیی، عَنْ إِسْمَاعِیْلَ، حَدَّنَنَا قَیْسٌ بیان کیا ، کہا ان سے اساعیل نے بیان کیا ، کہا ہم سے قیس نے بیان کیا کہ قال: سَمِعْتُ الْمُغِیْرَةَ بْنَ شُعْبَةً، عَنْ مِس فِ حَضِرت مَثِيره بن شعبہ وَالنَّنَا سے منا کہ ہی کریم مَالنَّیْمُ فِ فَرا اِللَّهُ فَرَا اِللَّهُ اِللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُعْرَاقًا مُعْمِلًا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُ

عان ، سوعت المعبيرة بن سعبه ، طن الماس مِن أُمَّتِي "سيرى امت كي كولوگ بميشه فالبريس كره يهال تك كه قيامت يا النبي مطالعة ما قال: ((لا يَزَالُ النَّاسُ مِنُ أُمَّتِي "سيرى امت كي كولوگ بميشه فالبريس كره يهال تك كه قيامت يا ظاهِرِيْنَ حَتَّى يَأْتِيهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ)). موت آئال وقت بحى وه فالب بى مول كر"

تشویج: اس مدیث سے المحدیث سراد میں۔ امام احمد بن منبل میشند فرمائے ہیں کداگراس سے الل مدیث مراد نہ ہوں تو میں نہیں مجھ سکتا کداور کون لوگ مراد ہو سکتے ہیں۔

٣٦٤١ حَدَّنَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّنَنَا الْوَلِيْدُ (٣٦٣) بم عصيدى فيهان كيا ، كها بم عوليد فيهان كيا ، كها كه جمع حَدَّنَنِي ابْنُ جَابِرٍ ، حَدَّنَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِي ، عيريد بن جابر في بيان كيا ، كها كه جمع عصر بن بانى فيان كيا اور أنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيةً ، يَقُولُ: سَمِعْتُ انهول في معاوية بن الى سفيان عيا ، انهول في معاوية بن الى معاوية بن الى معاوية بن الله بن معاوية بن الله الله بن الله بن

النَّبِيَّ مَا اللَّهِ مَنْ أَمَّدُ وَأَلُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَاتِمَةٌ رسول كريم مَا اللَّيْ المناهاء آپ فرمار بعظ كه ميرى امت الله بميشه بأَمُو اللَّهِ ، لاَ يَضُوَّهُمُ مَنْ حَلَلَهُمْ وَلاَ مَنْ حَالَقَهُمُ الكِرُوه اليا موجودر بكا جوالله تعالى كى شريعت يرقائم رب كا ، أنيل

ذیل کرنے کی کوشش کرنے والے اورای طرح آن کی مخالفت کرنے والے انہیں کوئی نقصان نہ پہنچاسکیں گے یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اوروہ اس حالت پر رہیں گے۔ "عیر بن ہائی نے بیان کیا کہ اس پر ہالک بن یخام نے کہا کہ معاذ بن جبل رہائٹ نے کہا تھا کہ ہمارے زمانے میں یہ لوگ شام میں ہیں۔ امیر معاویہ نے کہا کہ دیکھویہ مالک بن یخامریہاں موجود ہیں، جو کہدرہ ہیں کہ انہوں نے معاذر اللہ نئے سے سنا " یہ لوگ شام کے ملک میں بدرے ہیں کہ انہوں نے معاذر اللہ نئے سے سنا " یہ لوگ شام کے ملک میں بدرے ہیں کہ انہوں نے معاذر اللہ نئے ہے۔ ن

حَتَّى يَأْتِيَ أَمْوُ اللَّهِ وَهُلُمْ عَلَى ذَلِكَ)). قَالَ عُمَيْرُ الْبُنُ هَانِيءٍ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ: قَالَ مُعَاذُ: ((وَهُمْ بِالشَّلْمِ)). فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: هَذَا مَالِكَ يَزْعَمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا لِيَقُولُ: ((وَهُمْ بِالشَّلْمِ)). [راجع: ٧١] [مسلم: 608]

٣٦٤٢ حَدَّثَنَا عَلِلَى بْنُ عَبْدِاللَّهِ، حَدَّثَنَا (٣١٣٢) مم سے على بن عبدالله مدينى نے بيان كيا ، كہا مم كوسفيان بن سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا شَبِيُّكُ بِنُ غَرْقَدَةً، قَالَ: عیینہ نے خبر دی، کہاہم سے شبیب بن غرقدہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے فتیلہ کے لوگوں سے سناتھا ، وہ لوگ عروہ سے نقل کرتے تھے (جوابوالجعد سَمِعْتُ الْحَيَّ، يَتَّاْحَدَّنُونَ عَنْ عُرْوَةَ هُوَ کے بیٹے اور صحالی تھے) کہ نبی کریم مُؤاثِیْزُم نے انہیں ایک دینار دیا کہ وہ اس الْبَارِقِيْ أَنَّ النَّبِيِّ مِلْكُمْ أَعْطَاهُ دِيْنَارًا يَشْتَرِي. کی آیک بری خرید کر لے آئیں ۔ انہوں نے اس وینار سے دو بریاں لَهُ بِهِ شَاةً، فَاشْتَرَأَلِي لَهُ بِهِ شَاتَيْن، فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِيْنَارِ فَجُهْاءًهُ بِدِيْنَارٍ وَشَاةٍ، فَدَعَا خریدیں ، پھرایک بکری کوایک دینار میں چھ کر دینار بھی واپس کر دیا اور كرى بھى پيش كردى - آخضرت مَالينظم نے اس بران كي تجارت ميں لَهُ بِالْبَرَكَةِ فِي بَيْلِهِ، فَكَانَ لَو اشْتَرَى التَّرَابَ لَرَبِحَ فِيْهِ. قُالَ سُفْيَانُ: كَانَ الْحَسَنُ برکت کی دعا فرمائی ۔ پھرتوان کا پیھال ہوا کہا گرمٹی بھی خرید تے تواس میں انہیں نفع ہوجا تا۔سفیان نے کہا کہ حسن بن عمارہ نے جمیں بیرحدیث پہنچائی ابْنُ عُمَارَةً جَاءً نَا بِهَّذَا الْحَدِيْثِ عَنْهُ ، قَالَ: سَمِعَهُ شَبِيْتٌ مِنْ عُزُورَةً، فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ تھی شبیب بن غرقدہ سے ۔حسن بن عمارہ نے کہا کہ شبیب نے بہجدیث شَبِيْتِ: إِنِّي لَمْ أَنْلِلْمَعْهُ مِنْ عُرْوَةً، قَالَ: ۗ خودعروه ومسلم سے نعقی ۔ چنانچہ میں شبیب کی خدمت میں گیا تو انہوں سَمِعْتُ الْحَيِّ يُخْبِرُونَهُ عَنْهُ. [ابوداود: نے بتایا کہمیں نے بیرحدیث خود عروہ سے نہیں ٹی تھی ،البتہ میں نے اپنے قبیلہ کے وگوں کوان کے حوالے سے بیان کرتے ساتھا۔ ٢٣٨٤ ترمذي: ٨٥٨ ٢١٦

٣٦٤٣- وَلَكِنْ سَلِّمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ (٣٦٢٣) البُسْرِي وريري وريث فودين فروري المائية على عام

النَّبِيُّ مُلْكُنَّهُمْ يَقُولُ: ((الْخَيْرُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِي

الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). قَالَ: وَقَدْ رَأَيْتُ

فِي دَارِهِ سَبْعِيْنَ فَرَسًا. قَالَ سُفْيَانُ: يَشْتَرِي

٣٦٤٤_ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ

عُبَيْدِاللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ مَا لِنَامُ قَالَ: ((الْخَيْلُ مَعْقُونُهُ فِي

لَهُ شَاةً كَأَنَّهَا أُضْحِيَةً. [راجع: ٢٨٥٠]

بیان کرتے سے کہ میں نے نبی کریم مظافیۃ کم سے سنا، آپ نے فرمایا: ' فیراور بھلائی گھوڑوں کی بیشانی کے ساتھ قیامت تک کے لئے بندھی ہوئی ہے۔'
ھبیب نے کہا کہ میں نے حضرت عروہ میشانیہ کے گھر میں ستر گھوڑے دکھے۔سفیان نے کہا کہ عروہ نے حضورا کرم مظافیۃ کم کے لئے بکری خریدی مشی شایدوہ قربانی کے لئے ہوگ۔

کسما بدوہ حربان سے اور اس ہوا ہے کہ امام بخاری میں ہے۔ کوروہ کی کوئی صدیث مقصود ہے آگر گھوڑوں کی صدیث مقصود ہے تو وہ بے شک موصول ہے مگر اس کو باب سے مناسبت نہیں ہے اور آگر بکری والی صدیث مقصود ہے تو وہ باب کے موافق ہے کیونکہ اس میں نبی کریم مُنافیقیم کا ایک مجزہ بینی دعا کا قبول ہونا نہ کورہے مگروہ موصول نہیں ہے، ھیب کے قبیلے والے مجبول ہیں۔ جواب یہ ہے کہ قبیلے والے متعددا شخاص سے، وہ سب جموت بولیس، پینیس ہوسکا

تو حدیث موصول اور منجع ہوگی ۔ محور وں والی حدیث میں ایک پیش کوئی ہے جو حرف بحرف منجع ثابت ہور ہی ہے، یہ بھی اس طرح باب سے متعلق ہے کہ اس میں آپ مَنافِیْنِ کی صدافت کی دلیل موجود ہے۔

(۳۲۴۳) ہم سے مسدد نے بیان کیا ، انہوں نے کہا ہم سے بچی نے بیان کیا ، انہیں نافع نے خبر دی اور انہیں حضرت کیا ، انہیں نافع نے خبر دی اور انہیں حضرت

نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). [راجع: كَسَاتُه فِيرُوبِهِلَائَى قَيَامَت تَكَكَ لَتَ باندهوى كَلَ بَ-'' ٢٨٤٩] [مسلم: ٤٨٤٦؛ نسائي: ٣٥٧٥؛ ابن ماجه: ٢٧٨٧]

تشریج: اس میں بھی پیش کوئی ہے جو حرف برحرف سی ہے ہوار یہی ترجمہ باب ہے۔ آج جدید اسلحہ کی فراوانی کے باوجود بھی فوج میں مگوڑے کی انہت ہے۔

اہمت ہے۔ ٣٦٤٥ حَدَّنَا فَيْسُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّنَا (٣٦٢٥) ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا، کہا ہم سے فالد بن حارث خَدَالُ نُ اَلْحَادِ مِنْ حَدَّنَا شُعْنَهُ ، عَنْ أَمِد نَے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ابوالتیاح نے بیان کیا

خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةً، عَنْ أَبِي فَيَان كِيا، كَهابَم سَ شَعِد في بيان كيا، ان سے ابوالتيا ح في بيان كيا التيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنْسَ بْنَ مَالِكِ، عَنِ اور انهول في حضرت انس بن مالك وَ اللَّهُ عَنْ اللَّهِ عَنْ مَالِكِ، عَنِ اور انهول في حضرت انس بن مالك وَ اللَّهُ عَنْ اللَّهِ عَنْ مَالِكِ، عَنِ اور انهول في حضرت انس بن مالك وَ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَلَالِكُ اللَّهُ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَلْ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَلْمُ عَنْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلْمُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلْ اللَّهُ عَلْمُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ ع اللَّهُ عَلَيْ اللَّ

الُحَيْرُ)). [راجع: ٢٨٥١] تشريج: مراد مال غنيمت ہے جو گھوڑے پرسوارمجاہدین کوفتح کے نتیجہ میں حاصل ہوا کرتا تھا۔ آج بھی گھوڑا فوجی ضروریات کے لئے بوی اہمیت

نشرہے: مراد ہال ملیمت ہے جو هوڑے پر سوار مجاہدین توس ہے سیجہ میں جاتن ہوا ترنا ھا۔ای میں طور انو کی سرور یا سے رکھتا ہے۔

٣٦٤٦ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةً ، عَنْ (٣٦٣٧) بم سع بدالله بن مسلمة فنبى في بيان كيا ، ان سے امام مالک مالك ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِي صَالِح في ، ان سے زيد بن اسلم في ، ان سے ابوصالح سان في اور ان سے مالیگ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِی هُوْدُ اللهِ عَنْ اللّهِ عَنْ أَبِی هُوْدُ اللّهِ مَالِي اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَنْ اللّهِ عَنْ اللّهُ عَنْ اللّهُ عَنْ اللّهُ عَنْ اللّهُ عَنْ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَنْ اللّهُ عَنْ اللّهُ عَنْ اللّهُ عَنْ اللّهُ عَنْ اللّهُ عَنْ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ الللللْهُ الللّهُ اللللللّهُ الللللّهُ الللللللّهُ اللللللللّهُ الللللللللّهُ الللللللّهُ الللللللّهُ الللللللّهُ اللللّهُ الللللللللللّهُ الللللللللللّهُ الللللّهُ اللللللّهُ الللللللللّهُ الللللّهُ الللللللّهُ الللللللّهُ اللللللللللهُ الللللهُ اللللللهُ اللللللهُ الللللهُ اللللللّهُ اللللللّهُ اللللللللّهُ الللللللهُ اللللللهُ الللللّهُ الللللهُ اللللللهُ الللللهُ الللللهُ الللللهُ اللللللهُ الللللهُ الللللهُ الللللهُ اللللهُ اللللللهُ اللللللّهُ اللللهُ الللّهُ الللللّهُ الللهُ الللللهُ الللللهُ الللهُ اللللهُ الللّهُ اللللهُ الللللهُ اللللللهُ الللللهُ الللللهُ الللللهُ الللللللهُ الللللللهُ الللهُ الللللهُ الللللهُ اللللللللهُ الللهُ اللللللهُ اللللللهُ اللللللهُ الللهُ اللللللهُ

آ دمیوں کے لئے ہیں۔ایک کے النے تو وہ باعث ثواب ہیں اور ایک کے لئے وہ معاف یعنی مباح ہیں اور ایک کے لئے وہ دبال ہیں۔جس کا محور ا باعث تواب ہے بیرو چھن ہے جو جہاد کے لئے اسے پالے اور جراگاہ یا باغ میں اس کی رسی کوخوب دراز کردے تو وہ اپنے اس طول وعرض میں جو م کھے بھی جرتا ہے وہ سب اس کے مالک کے لئے نیکیاں بن جاتی ہیں اور اگر بھی وہ اپنی رسی تڑا کر دوچا رقدم دوڑ لے تو اس کی لید بھی یا لک کے لئے باعث ثواب بن جاتی ہے اور بھی اگروہ کی نہرے گزرتے ہوئے اس میں ے پانی پی لے آگرچہ مالک کے دل میں اسے پہلے سے پانی بلانے کا خیال بھی نہ تھا، پھر بھی گھوڑے کا پانی پینااس کے لئے تواب بن جاتا ہے۔ اور ایک وہ آ دی جو گھوڑے کولوگول کے سامنے اپنی حاجت پردہ پوشی اور سوال سے بچ رہنے کی غرض سے مالے اور اللہ تعالی کا جوت اس کی گردن اوراس کی بیشیس ہے اسے بھی وہ فراموش ندکرے توبیگھوڑ ااس کے لئے ایک طرح کا پردہ ہوتا ہے اور ایک فخص وہ ہے جو گھوڑے کوفخر اور دکھاوے اوراال اسلام کی دشنی میں پالے تو وہ اس سے لئے وبال جان ہے ''اور نبی كريم مَا النَّيْمُ سے كرهوں كے بارے ميں يو چھاكيا تو آپ نے فرمايا "اس جامع آیت کے سوامجھ پر گدھوں کے بارے میں کچھناز لنہیں ہوا کہ "جو تعنی ایک ذرہ کے برابر بھی نیکی کرے گا تواس کا بھی وہ بدلہ پائے گا اور جو ۔ مخص ایک ذرہ کے برابر بھی برائی کرے گا تووہ اس کا بھی بدلہ پائے گا۔''

سِتْرُ وَعَلَى رَجُلِ وِزُوًّا فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجُرٌّ، فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلًا اللَّهِ، فَأَطَالَ لَهَا فِي مَوْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا أَلْصَابَتْ فِي طِيَلِهَا مِنَ الْمَرَّج أَوِ الرَّوْضَةِ كَائِّتُ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَلَوُ أَنَّهَا فَطَعَتْ طِيَلَهَا، فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ، كَابَتْ أَرْوَاثُهُمْ حَسَنَاتٍ لَهُ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهُ وَشُوبَتْ، أَزَّلُمْ يُرِدُ أَنْ يَسْقِيَهَا، كَانَ ذَلِكَ لَهُ حَسَنَاتٍ ﴿ وَرَجُلُ رَبَطَهَا تَغَنَّيًّا وَسِتْرًا وَتَعَفَّفًا، لَمْ يَنْسَلِّ حَقَّ اللَّهِ فِي رَقَابِهَا وَظُهُورِهَا، فَهِيَ لَهُ كُلِلِكَ سِتُوْ . وَرَجُلُ رَبَطَهَا فَخُرًا وَرِيَّاءً، وَأَنْوِاءً لِإِنْهُلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ وِزْرٌ لَهُ)). وَسُتِلُ النَّبِيُّ مُكْلِكُمُ عَنَّ الْحُمُرِ فَقَالَ: ((مَا أُنْزِلُ عَلَى فِيْهَا إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ ﴿ فَمَنْ يَعْمَلُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَّهُ٥ وَمَنْ يَأْغُمَلُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ﴾)) [الزلزلة: ١٨٠٧ [راجع: ٢٣٣١]

تشويج: آج كدورين كمورو ول عجد لاريول اورثركول نے لى بجن كادنياكے برميدان ميں ضرورت يوتى بے بيتكى مواقع پر عكومتيں كتنى پلک لاریوں ادر ٹرکوں کو حاصل کی میں اور ایسا کرنا حکومتوں کے لئے ضروری ہوجا تا ہے۔ حدیث میں فرکورہ تین اشخاص کا اطلاق تفصیل بالا کے مطابق آج لاری وٹرک رکھنے الے مسلمان پر بھی ہوسکتا ہے کہ کتنی گاڑیاں بعض دفعہ بہترین کی مفاد کے لئے استعال میں آجاتی ہیں۔ان کے مالک ندكوره اجرواتواب ك متحق بول في الله عَضْلُ الله يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءً ﴾ (٥٤/ الحديد:٢١) محورُ وس كاتفعيلات آج بهي قائم بين -

(٣١٨٤) بم سعلى بن عبداللد في بيان كيا ، كما بم سي سفيان بن عيينه نے بیان کیا، کہا ہم سے ابوب ختیانی نے بیان کیا، ان سے محد بن سیرین أَنْسَ بْنَ مَالِكِ يَقُولُ: صَالِحٌ رَسُولُ اللَّهِ مَكُ اللَّهِ مَكُ اللَّهِ مَلْ اللَّهِ مِلْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِلْ اللَّهِ مِلْ اللَّهِ مِلْ اللَّهِ مِلْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِلْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِلْ اللَّهِ مِلْ اللَّهِ مِلْ اللَّهِ مِنْ اللَّلْمِنْ مِنْ اللَّهِ مِنْ الللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِن اللَّهِ م خَيْرَ بَكُرَةً وَقَدْ خَرَجُوا إِلْهَ سَاحِي، فَلَمَّا فيرين في سوريك بي بي الله الله وقت الي يهاوال كر (كھيتوں ميں كام كرنے كے لئے)جارے تھے كمانہوں نے آپ كو و يكهااوربيكت بوئ كه محد (مَا يَعْنِي) لشكر كراً محية ، وه قلعه كي طرف

٣٦٤٧ حَدَّثَنَا عَلِيُّ إِبْنُ عُبْدِاللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، إَغُنْ مُحَمَّدٍ، سَمِعْتُ رَأُوهُ قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَالْجُمِيسُ. وَأَحَالُوا إِلَى الْحِصْنِ يَسْعَوْنَ، قُرَّقُكُمُّ النَّبِيُّ مُكُلِّكُمُ يَدُيْهِ بھاگے۔ اس کے بعد نبی اکرم مَنْ اللّٰیَا نے اپنے ہاتھ اٹھا کرفر مایا: "الله اکبر خیبرتو برباد ہوا کہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں (جنگ کے لئے) اتر جاتے ہیں تو پھر ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہوجاتی ہے۔ "ابوعبدالله امام بخاری بین الله نے کہا کہ فَرَ فَعَ یَدَیْهِ الفاظ ان کوچھوڑ ہے جھے ڈر ہے کہ یہ الفاظ محفوظ نہ ہوں اگر اس میں فَرَ فَعَ یَدَیْهِ کے الفاظ ہیں تو پھر یہ روایت بہت ہی غریب ہے۔

وَقَالَ: ((اللَّهُ أَكْبَرُ، خَرِبَتُ خَيْبُرُ، إِنَّا إِذَا نَوْلُنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ)). قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللَّهِ: دَعْ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَإِنِّيْ أَخْشَى أَنْ لَا تَكُوْنَ مَحْفُوظًا وَإِنْ كَان فِيْهِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَإِنَّهُ غَرِيْبٌ جِدًّا.[راجع: ٣٧١]

تشوج: اس مدیث کی مناسبت باب سے بیہ ہے کہ آپ نے خیبر فتح ہونے سے پہلے ہی فرمادیا تھا کہ خیبر خراب ہوااور پھریمی ظہور میں آیا۔ بیہ جنگ خیبر کاواقعہ ہے جس کر تفسیلات اپنے موقع بریبان ہوں گی۔

خيركاداقد ع جَلَّنَا إِبْرَاهِ يُهُ بْنُ الْمُنْذِرِ ، حَدَّنَا ابْرَاهِ يُهُ بْنُ الْمُنْذِرِ ، حَدَّنَا ابْنُ أَبِي فِنْ الْمُنْذِرِ ، حَدَّنَا ابْنُ أَبِي فِنْ الْمُنْذِرِ ، حَدَّنَا ابْنُ أَبِي فِنْ أَبِي فَرَيْرَةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا الْمَقْبُرِيّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ الْبِي سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيْنًا كَثِيرًا وَسُوْلَ اللَّهِ الْبِي سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيْنًا كَثِيرًا فَأَنْسَاهُ . قَالَ: ((ابُسُطُ وِدَائِكَ)) . فَبَسَطْتُهُ فَعَرَفَ بِيدِهِ فِيْهِ ، ثُمَّ قَالَ: ((ضُمَّةُ)) . فَضَمَمْتُهُ ، فَعَرَفَ بَيدِهِ فِيْهِ ، ثُمَّ قَالَ: ((ضُمَّةُ)) . فَضَمَمْتُهُ ، فَمَا نَسِيْتُ حَدِيْنًا بَعْدُ . [راجع: ١١٨]

(٣١٢٨) مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا، کہا مجھ سے محمد بن اساعیل ابن الی فدیک نے بیان کیا، ان سے محمد بن عبد الرحمٰن ابن الی ذئب نے ، ان سے سعید مقبری نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ ڈالٹوئئ نے بیان کیا کہ میں نے عض کیایارسول اللہ! میں نے آپ سے بہت سی احادیث اب تک سی ہیں لیکن میں انہیں بھول جاتا ہوں آئے خضرت مَاللہ اللہ اللہ اپنی جول جاتا ہوں آئے خضرت مَاللہ اللہ اسلی میں انہیں بھول جاتا ہوں آئے خضرت مَاللہ اللہ اسلیم سی جا در پھیلا دی اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اس میں ایک لپ بھر کر ڈال دی اور فر مایا: '' اسے اپنے بدن سے لگالو۔'' چنا نچہ میں نے باکہ کے بعد بھی کوئی حدیث نہیں بھولا۔

تشوج: آپ کی دعا کی برکت سے حضرت ابو ہریرہ ڈگائٹو کا حافظ تیز ہوگیا۔ جا در میں آپ نے دعاؤں کے ساتھ برکت کو کویالپ جمرکرڈال دیا۔
اس جا درکو حضرت ابو ہریرہ ڈگاٹٹو نے اپنے سینے سے لگا کر برکتوں سے اپنے سینے کو معمور کرلیا اور پانچ ہزار سے بھی زائدا حادیث کے حافظ قرار پائے۔
تف ہے ان لوگوں پر جوابیے جلیل القدر حافظ الحدیث صحابی رسول اللہ مُلَّاثِیْتِم کو حدیث نہی میں ناتھی قرار دے کرخودا پی جمافت کا اظہار کرتے ہیں۔
ایسے علاوفتها کو اللہ کے عذاب سے ڈرنا جا ہے کہ ایک صحابی رسول کی تو ہین کی سزا میں گرفتار ہو کر کہیں وہ خسر الدنیا والاخرۃ کے مصداق نہ بن جا کیں۔
حضرت ابو ہریرہ ڈلٹوئو کا مقام روایت اور مقام درایت بہت اعلیٰ و ارفع ہے۔ وللتفصیل مقام آخر۔

علامات نبوت کاباب بیہاں ختم ہوا،اب امام بخاری موسید اصحاب رسول اللہ مٹالٹیٹی کے فضائل کابیان شروع فرمارہے ہیں۔جس قدرروایات نہ کور ہوئی ہیں سب میں کسی نہ کسی طرح سے علامت نبوت کا ثبوت نکلتا ہے۔اور یہی امام بخاری مُٹھٹلیٹ کا منشا ہے۔



[كِتَاكُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ مَاللَّهُ عَلَيْهُمْ]

باب: نبی کریم منافینیز کے صحابیوں کی فضیلت کا

(امام بخاری رُوسَتُ نے کہا کہ)جس سلمان نے بھی تبی آگرم مَا اللَّهِ کی صحبت الله أني يا آپ مَنْ اللَّهُ كَا ديدارات نفيب موا مووه آپ مَنْ اللَّهُ كَا صحالی ہے۔

تشويج: جمهورعلا كاليمي تول ب إلى جس نے نبي كريم مناليَّيْم كوايك بار بھي ديكھا ہووہ صحابي ہے بشرطيكه و مسلمان ہو بس نبي كريم مَناليَّيْمُ كوايك بار و کی لیناایسا شرف ہے کہ ساری عمر کا کمجاہدہ اس کے برابزئیں ہوسکتا بعض نے کہا کہ اولیائ اللہ جن صحابہ ٹی اُنتی کے مرتبہ کوئیں پنچ سکتے ان سے مرادوہ صحابہ ٹٹائٹٹا ہیں جوآپ کی محبت میں رہے اور آپ سے استفادہ کیا اور آپ کے ساتھ جہاد کیا ، مگریہ تول مرجوت ہے۔ ہمارے پیرومرشد محبوب سجانی حضرت سيد جيلاني مينية فرمات بيالي كروني ولي اوني صحابي كم تبد كونيس پنج سكتا_ (وحيدي)

٣٦٤٩ حَدَّثَنَا عَلِيَّ بنُ إَعَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا ، (٣٦٢٩) بم سعلى بن عبدالله دين ني بيان كيا، كها بم سي سفيان بن عیینہ نے بیان کیا،ان ہے عمرو بن دینار نے بیان کیا اور انہوں نے حضرت جابر بن عبدالله والفي الصار انهول في بيان كيا كم بم صحصرت ابوسعيد خدري والنفيز في بيان كيا كدرسول الله منافيز في فرمايا: "أيك زمانية عن كا کہ اہل اسلام کی جماعتیں جہاد کریں گی تو ان سے بوچھا جائے گا کہ کیا تمہارے ساتھ رسول اللہ منافیظ کے کوئی صحابی بھی ہیں؟ وہ کہیں گے کہ ہاں ہیں ۔ تب ان کی فتح ہوگی ۔ پھر ایک ایبا زمانہ آئے گا کہ مسلمانوں کی جماعتیں جہاد کریں گی اور اس موقع پریہ یو چھا جائے گا کہ کیا یہاں رسول الله مَا الله مَا الله عَلَيْهِ مَا مَع موجود مين؟ جواب ہوگا کہ ہاں ہیں اور ان کے ذریعہ فتح کی دعا ما تکی جائے گی۔اس کے بعدا مک زمانہ ایبا آئے گا کہ سلمانوں کی جماعتیں جہاد کریں گی اور

سُفْيَانُ عُنْ عَمْرُو قَالَ: لِلْمُمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيُّدٍ الْخُدْرِيُّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مُشْكَامٌ: ((يُأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغُزُو فِنَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلُ فِيْكُمُ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللَّهِ سَالَتُكِمْ فَيَقُولُونُونَ: نَعَمُ فَيُفُتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي عَلَى الْبَّاسِ زَمَانٌ فَيَغُزُو ۗ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلُ أَفِيْكُمُ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ مِنْ اللَّلَّالِمِي اللَّهِ مِنْ الللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ الللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّمْ اللَّهِ مِنْ ا لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَّإِنَّ فَيَغُرُّو فِنَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلُ فِيْكُمُ مَنُ صَاحَبَ مَنُ

بابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِي مَاللَّكُمُ

وَمَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ مَا اللَّهِيَّ مَا أَوْ إِزَّاهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

فَهُوَ مِنْ أَصْحَابِهِ.

فَیقُوْلُوْنَ: اس وقت سوال اٹھے گا کہ کیا یہاں کوئی بزرگ ایسے ہیں جورسول اللہ مَالَّةِ اَلَّمُ عَلَیْ اِللّٰہ کے صحابہ کے شاگردوں میں سے کسی بزرگ کی صحبت میں رہے ہوں؟ جواب ہوگا کہ ہاں ہیں تو ان کے ذریعہ فتح کی دعا ما تکی جائے گی پھران کی فتح ہوگی۔''

صَاحَبَ أَصُحَابَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ فَ نَعُمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ)). [راجع: ٢٨٩٧]

تشوجے: نبی کریم سَلَیْتِیْلِ نے ان تین زمانے والوں کی نصیلت بیان فرمائی گویاوہ خیرالقرون تھیرے۔ای لئے علانے بدعت کی تعریف بیقرار دی ہے کردین میں جوکام نیا نکالا جائے جس کا وجودان تین زمانوں میں نہ ہو۔الی ہر بدعت گمراہی ہے اور جن لوگوں نے بدعت کی تقلیم کی ہے حسنہ اور سدیر کی طرف،ان کی مراد بدعت سے بدعت لغوی ہے۔ ہمارے مرشد شیخ احمد مجد دسر ہندی بیشائید فرماتے ہیں کہ میں تو کسی بدعت میں سوائے ظلمت اور تاریکی کے مطلق نورنہیں یا تا۔(وحیدی)

(۳۱۵۰) مجھ سے اسحاق بن راہو یہ نے بیان کیا، کہا ہم سے نظر نے بیان کیا، کہا ہم کوشعبہ نے خبر دی ، انہیں ابو جمرہ نے کہا ہیں نے زہم بن معنرب سے سنا، کہا کہ ہیں نے حضرت عمران بن حصین ڈاٹٹیئے سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمران بن حصین ڈاٹٹیئے سے بہترین زمانہ میرا کہ رسول اللہ مثل ٹیٹیئے نے فرمایا ''میری امت کا سب سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے ۔ پھران لوگوں کا جواس زمانہ کے بعد آئیں گے ، پھران لوگوں کا جواس زمانہ کے بعد آئیں گے ، پھران لوگوں کا جواس زمانہ کے بعد آئیں گے ، پھران لوگوں کا جواس زمانہ کے بعد آئیں گے ، پیران لوگوں کا کا ۔ پھرا ہو کے بعد دوز مانوں کا ذکر کیا یا تین کا ۔ پھرا ہو نے فرمایا ''' تمہار بعد ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جو بغیر کہے گوائی دینے کے لئے تیار ہو جایا کر ہے گی اور ان میں خیانت اور چوری اتنی عام ہو جائے گی کہ ان پر کسی قسم کا بھروسہ باتی نہیں رہے گا ، اور نذرین مانیں انہیں پور انہیں کریں گے (حرام مال کھا کھا کر) ان پر منا پا عام ہو جائے گا۔''

٣٦٥٠ حَدَّنَنَا إِسْجَاقَ بْنُ رَاهَوَيْهِ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ جَمْرَةَ سَمِعْتُ رَهْدَمَ بْنَ مُضَرَّبٍ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ خَصَيْنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ مُلْكَةً : ((خَيْرُ خُصَيْنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ مُلْكَةً : ((خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ مُلْكَةً أَنَّ اللَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ اللَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ أَثُومَ اللَّذِيْنَ يَلُونَهُمْ ثُومًا لَيْنَ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَلُونَهُمْ أَنْ وَلَا يَشُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يَشُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يَشُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يَشُونَ وَيَظُهَرُ فِيهِمُ السَّمَنُ)). [راجع: ٢٦٥١]

تشوج: خیرالقرون کے بعد پیداہونے والے دنیاوارنام نباد مسلمانوں کے متعلق یہ پیش گوئی ہے جوا خلاق اورا عمال کے اعتبارے بدترین قتم کے لوگ ہوں گے ۔ جیسا کدارشاد ہوا ہے کہ جموٹ اور بدویانتی اور دنیاسازی ان کارات دن کامشغلہ ہوگا۔ اللهم لا تجعلنا منهم آمین۔

(۳۱۵۱) ہم سے محد بن کثیر نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان توری نے بیان کیا، ان سے مبیدہ بن قیس سلمانی کیا، ان سے مبیدہ بن قیس سلمانی نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود و الله الله نے کہ نبی کریم مثل الله الله نفر مایا:

"بہترین زمانہ میراز مانہ ہے۔ پھران لوگوں کا جواس زمانہ کے بعد آئیں گریم مران لوگوں کا جواس کے بعد آئیں گے۔ اس کے بعد ایک ایسی قوم پیدا ہوگی کہ گوائی دینے سے پہلے شم ان کی زبان پر آجایا کرے گی اور شم

وَالْعَهْدِ وَنَحْنُ صِغَارٌ.

قَالَ إِبْرَاهِيْمُ: وَكَانُوْا يَضْرِبُوْنَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ كَالْ صَلَّى اللَّهُ اللَّهُ الْمُ کیا کہ جب ہم چھوٹے تھے تو گواہی اور عبد (کے الفاظ زبان پر لانے) کی وجه سے ہمارے بوے بزرگ ہم کو مارا کرتے تھے۔

تشويج: مطلب يه ان كوخودا ي د ماغ پر اورا پي زبان پر قابو حاصل نه دوگا ، جموئي گواهي دينه اور جموڻي تسم كھانے ميں وه ايسے باك موں ككدفى الفورى بيرجزين ان كى زبانون برآجايا كرين كى بغورد يكهاجائة آج عام الل إسلام كاحال يمي ب- (الإ ماشاء الله)

باب:مهاجرین کے مناقب اور فضائل کابیان

حضرت ابو بكرصديق والتأثية يعنى عبدالله بن ابي قما فه يمي والتأثية بهي مهاجرين میں شامل ہیں اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ حشر) میں ان مہاجرین کا ذکر کیا: ''ان مفلس مہاجروں کابیر (خاص طور پر)حق ہے جوایئے گھروں اور اپنے مالول سے جدا کردیئے مجئے ہیں جواللہ کافضل اور رضا مندی چاہتے ہیں اور اللهاوراس كےرسول كى مدوكرنے كوآئے ہيں، يبى لوگ سے ہيں۔'' اورالله تعالى نے فرمایا: "اگرتم لوگ ان كى (يعنى رسول كى) مدونه كرو كے تو ان كى مدور خود الله كرچكا ب، آخر آيت إنَّ اللَّه مَعَنَا تك.

حفرت عائشه ، ابوسعيد خدري اورعبدالله بن عباس ويُأتَذُمُ كبت بيل كه حضرت ابو بكرصديق والله نني كريم مَالله الم كالميام كالماليم كالماليم الماليم ا عار اور میں رہے تھے۔

تشريج: وهمسلمان جو كفار كمه كے ستانے پر اپناوطن مكة شريف چھوڑ كرمدينه جا ہے يہي مسلمان مها جرين كہلاتے _ لفظ ہجرت اسلام كے لئے ترك وطن كرنے كوكها كيا ہے۔

(٣١٥٢) م ععبدالله بن رجاء نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالله بن رجاء نے بیان کیا ،ان سے ابواسحاق نے اور ان سے حضرت براء دلائٹن نے بیان کیا كه حضرت ابو بكر والتنفؤ نے (ان كے والد) حضرت عازب و التفؤ سے أيك پالان تیرہ درہم میں خریدا۔ پھرابو بكر والنيء في عازب والنيء اسكما كربراء (اپنے بیٹے) ہے کہو کہ وہ میرے یہ پالان اٹھا کر پہنچادیں اس پرجضرت عا زب دلانٹنڈ نے کہا یہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک آپ وہ واقعہ بیان نہ کریں کہ آپ اور رسول الله مَاللَيْمُ (مکدے جرت کرنے کے لئے) کس طرح نکلے تھے حالا تکہ مشرکین آپ دونوں کو تلاش بھی کررہے تھے۔انہوں نے کہا کہ کمہ سے نگلنے کے بعد ہم رات بھر چلتے رہے اور دن

بَابُ مَنَاقِبِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَفَصْلِهِمْ مِنْهُمْ أَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِيْ قُحَافَةَ التَّيْمِيُّ وَقُولِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿ لِلْفُقُواءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِينَ أَخْرِجُوا مِنْ دِيارِهِمْ وَأَمُوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضُلًّا مِّنَ اللَّهِ وَرِضُوانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أُولِيْكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ﴾ [الحشر: ٨] وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدُ نَصَرَهُ اللَّهُ ﴾ الآية

قَالَتْ عَانِشَةُ وَأَبُوْ سَعِيْدٍ وَابْنُ عُبَّاسٍ: وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ مَعَ النَّبِيِّ مَا اللَّهِ عَلَيْكُمْ فِي الْغَارِ.

٣٦٥٢ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا إسرَائِيلُ عَن أَبِي إسحَاقَ عَن الْبَرَاءِ قَالَ: اشْتَرَى أَبُوْ بَكْرٍ مِنْ غَازِبٍ رَحْلًا بِثَلَاثَةً عَشَرَ دِرْهَمًا، فَقَالَ أَبُو بَكُرٍ لِعَازِبٍ: مُو الْبَرَاءَ فَلْيَحْمِلْ إِلَيَّ رَحْلِيْ فَقَالَ عَازِبٌ: لَا حَتَّى تُحَدِّثَنَا كَيْفَ صَنَعْتَ أَنْتَ وَرَسُولُ اللَّهِ مِلْكَامَ حِيْنَ خَرَجْتُمَا مِنْ مَكَّةً وَالْمُشْرِكُوْنَ يَطْلُبُوْنَكُمْ قَالَ: ارْتَحَلْنَا مِنْ مَكَّةَ فَأَحْيَيْنَا أَوْ سَرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتَّى أَظْهَرْنَا وَقَامَ قَائِمُ

میں بھی سفر جاری رکھا لیکن جب دو پہر ہوگئ تو میں نے چاروں طرف نظر دوڑائی کہ کہیں کوئی سامی نظر آ جائے تو ہم اس میں پچھ آ رام کرسکیں ۔ آخر ایک چٹان دکھائی دی اور میں نے اس کے پاس پہنچ کردیکھا کہ سامیہ۔ پھر میں نے نبی کریم منافیظ کے لئے ایک فرش وہاں بچھا دیا اور عرض کیا کہ يارسول الله! آپ اب آرام فرمائي - چنانچه آپ ليك گئے - پھر ميں جاروں طرف دیکھتا ہوا نکا کہ کہیں لوگ ہماری تلاش میں نہ آئے ہوں۔ پهر مجه کو بکریوں کا ایک چروا ہا د کھائی دیا جواپنی بکریاں ہائلتا ہواای چٹان کی طرف آرہا تھا۔وہ بھی ہماری طرح سامیک تلاش میں تھا۔ میں نے بڑھ کر اس سے یو چھا کہ اڑ کے تو کس کا غلام ہے۔اس نے قریش کے ایک مخص کا نام لیا تو میں نے اسے پہان لیا۔ پھر میں نے اس سے بوچھا، کیا تمہاری بریوں میں دودھ ہے۔اس نے کہا جی ہاں۔ میں نے کہا، کیاتم دودوھدوہ سكتے ہو؟ اس نے كہاكم ہاں _ چنانچديس نے اس سے كہااوراس نے اپ ر یوڑ کی ایک بکری باندھ دی۔ پھرمیرے کہنے پراس نے اس کے تھن کے غبار کوجھاڑا۔ اب میں نے کہا کہ اپنا ہاتھ بھی جھاڑ لے۔اس نے یوں اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مارا اور میرے لئے تھوڑا سا دودھ دوہا۔ رسول الله مَنْ يَنْ عَلَيْم ك لئ الك برتن ميس في يبلي بى سے ساتھ لے ليا تھا اور اس کے منہ کو کیڑے ہے بند کر دیا تھا (اس میں ٹھنڈا یا نی تھا) پھر میں نے دودھ یروہ یانی (شنڈاکرنے کے لئے) ڈالاا تنا کہوہ پنچے تک شنڈا ہو گیا تواہے آب کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا آپ بھی بیدار ہو چکے تھے۔ میں نے عرض كيادوده في ليجير آپ نے اتنا پيا كه مجھے خوشی حاصل ہوگئ - پھر ميں فعرض کیا کداب کوچ کاوقت ہوگیا ہے یارسول اللہ! آب نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے چلوچنانچہ ہم آ گے بڑھے اور مکہ والے ہماری تلاش میں تھے لیکن سراقہ بن مالک بن بعشم کے سواہم کوکسی نے نہیں پایا۔وہ اپنے گھوڑے پر سوار تقاريس نے اسے و كھتے ہى كہاك يارسول الله! بمارا پيچياكرنے والا دشمن مارے قریب آپنجا ہے۔ آنخضرت مَالَّيْنِمُ نے فرمایا: " فكرندكرو، الله تعالى ماركساته ب-"

الظَّهِيْرَةِ فَرَمَيْتُ بِبَصَرِيْ هَلْ أَرَى مِنْ ظِلِّ فَآوِيْ إِلَيْهِ فَإِذَا صَخْرَةٌ أَتَيْتُهَا فَنَظَرْتُ بَقِيَّةً ظِلٌّ لَهَا فَسَوَّيْتُهُ ثُمَّ فَرَشْتُ لِلنَّبِيِّ مَا اللَّهِ فَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ لَهُ: اصْطَحِع يَا نَبِيَّ اللَّهِ! فَاصْطَجَعَ النَّبِي مَا لَكُمَّ أَنُمَّ انْطَلَقْتُ أَنْظُرُ مَا حَوْلِي هَلْ أَرَى مِنَ الطَّلَبِ أَحَدًا فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي غَنَمَ يَسُوْقُ غَنَّمَهُ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا الَّذِي أَرَدْنَا فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ: لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ! قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ سَمَّاهُ فَعَرَفْتُهُ فَقُلْتُ: هَلْ فِيْ غَنَمِكَ مِنْ لَبَنِ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: فَهَلْ أَنْتَ حَالِبٌ لِنَا؟ قَالَ نَعَمْ فَأُمَرْتُهُ فَاعْتَقَلَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنْ الْغُبَارِ ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ كَفَّيْهِ فَقَالَ هَكَذَا ضَرَبَ إِحْدَى كَفَّيْهِ بِالْأُخْرَى فَحَلَبَ لِيْ كُثْبَةً مِنْ لَبَن وَقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُوْلِ اللَّهِ مَكْنَاكُمْ إِدَاوَةً عَلَى فَمِهَا خِرْقَةً فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ مَا لَكُمُّ فَوَافَقْتُهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ فَقُلْتُ: اشْرَبْ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيْتُ ثُمَّ قُلْتُ قَدْ آنَ الرَّحِيْلُ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! قَالَ: بَلَى فَارْتَحَلْنَا وَالْقَوْمُ يَطْلُبُونَنَا فَلَمْ يُدْرِكْنَا أَحَدٌ مِنْهُمْ غَيْرُ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمِ عَلَى فَرَسٍ لَهُ فَقُلْتُ: هَذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: ((﴿ لَا تَحْزَنُ إِنَّ اللَّهَ مُغَنَّا ﴾)). [راجع: ٣٤٣٩]

قشوج: واقعة جرت حيات نبوى مَنْ الله الله الله واقعه بحس من آپ ك بهت معجزات كاظهور موايها المجي چند مجزات كابيان مواب

چنانچہ باب مہاجرین کے فضائل ہے متعلق ہے،اس لئے اس میں ہجرت کے ابتدائی واقعات کو بیان کیا گیا ہے۔ یہی باب اور حدیث کاتعلق ہے۔ (٣١٥٣) بم عد بن سنان في بيان كيا، كهابم عد بهام في بيان كيا، ان سے ثابت نے ، ان سے حضرت انس جان نے اور ان سے حضرت ابو بمر والنفذ نے بیان کیا کہ جب ہم غارثور میں چھے تصوتو میں نے رسول الله مَا الله مَا الله عَلَيْ الله الراهركين كسي آدى في اين قدمول برنظر والى تو وه ضرور بهم كود مكير لے گا۔اس برآ مخضرت مَاليَّيْظِ نے فرمايا: "اے ابو بمر!ان دو کا کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے جن کے ساتھ تیسر االلہ ہے۔''

باب: نبي كريم مَثَاثِينِمُ كاحكم فرمانا:

''حضرت ابو بكر (خالفن كے دروازے كوچھوڑ كر (مىجد نبوى كى طرف كے) تمام دروازے بند کردو۔' بیحدیث حضرت عبدالله بن عباس ول الفظائے نی كريم مَالْيَيْمُ سےروايت كى ہے۔

(٣١٥٣) مجھ سے عبداللہ بن محد نے بیان کیا، کہا ہم سے ابوعامر نے بیان کیا،ان سے ملیح بن سلیمان نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے سالم ابوالنظر نے بیان کیا،ان سے بسر بن سعید نے اوران سے حضرت ابوسعید ضدری واللیا نے بیان کیا کدرسول الله مَا الله عَلَيْدُ إلى في خطبه دیا اور فرمایا: "الله تعالى نے اسپے ایک بندے کودنیا میں اور جو کھواللہ کے پاس آخرت میں ہے ان دونوں میں سے کسی ایک کا اختیار دیا تو اس بندے نے اس کو اختیار کرلیا جواللہ کے پاس تھا۔''انہوں نے بیان کیا کہاس پر ابو بررونے گے۔ ابوسعید کہتے ہیں كرہم كوان كے رونے پر جيرت موئى كدرسول الله مَثَالَيْزُمُ توكسى بندے كے متعلق خبردے رہے ہیں جسے اختیار دیا گیا تھا۔ لیکن بات پیٹی کہ خودرسول الله مَنْ اللهِ مَنْ اللهِ مَن وه بندے تھے جنہیں اختیار دیا گیا تھا اور (واقعتاً) حضرت ابو كر والنياة بم ميسب سے زيادہ جانے والے تھے۔رسول الله مَاليَّةِ مِن ایک مرتبه فرمایا ''اپن صحبت اور مال کے ذریعہ مجھ پر ابو بکر ڈالفنز کا سب سے زیادہ احسان ہے اور اگر میں اینے رب کے سواکسی کو جانی دوست بنا سكتاتو ابوبكركوبناتا بكين اسلام كابعائي جإره ادراسلام كى محبت ان يعيكافي ہے، دیکھومسجد کی طرف تمام دروازے (جوسحابے گھروں کی طرف کھلتے

٣٦٥٣ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانِ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنْسِ عَنْ أَبِي بِكُر قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ مَا لَئَامًا وَأَنَّا فِي الْغَارِ: لَوْ أَنَّا أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا فَقَالَ: ((مَا ظُنَّكَ يَا أَبَا بَكُو بِالْنَيْنِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا)). [طرفاه في: ٣٩٢٢، ٣٦٣٤] [مسلم: ٦١٦٩؛ ترمذي: ٣٠٩٦]

بَابُ قُول النَّبِي مَالِينَا مَا

((سُدُّوا الْأَبُوَابَ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكُو)) قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ مُثْلِثَكُم اللَّهِ عَنَّالًا

٣٦٥٤ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ ، حَدَّثَنِيْ سَالِمٌ أَبُو النَّصْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللَّهِ مُثْلِثًا ﴾ النَّاسَ وَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ خَيَّرَ عَبُدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ ذَلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللَّهِ)) قَالَ: فَبَكَى أَبُوْ بِكُرٍ فَتَعَجَّبْنَا لِبُكَاثِهِ أَنْ يُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا عَنْ عَبْدِ خُيِّرَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمُ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرِ أَعْلَمَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا إِنَّا مِنْ أَمَّنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكُرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا غَيْرَ رَبِّيْ لَاتَّخَذُتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ لَا يَهُ فَيِّنَّ فِي الْمُسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكُو)).[راجع:٤٦٦]

تھے)سب بند کر دیئے جائیں صرف ابو بکر ڈاٹٹنا کا درواز ہ رہے دو۔''

تشويج: حديث اور باب مين مطابقت ظاهر ب كه نبي كريم مَنْ اليَّيْزِ في حضرت الويكر ولالتين كواكي متناز مقام عطافر مايا اورآج تك معجد نبوى مين سيد تاریخی جگہ محفوظ رکھی گئی ہے۔

باب: نی کریم مَالِیْنَا کے بعد ابو بکر صدیق والند؛ بَابُ فَضُلِ أَبِي بَكُرٍ بَعْدَ کی دوسرے صحابہ رہی انتظام پر فضیلت کا بیان

(٣١٥٥) بم عدالعزيز بن عبدالله في بيان كيا ، كما بم سيسلمان نے بیان کیا ، ان سے یحیٰ بن سعید نے ، ان سے نافع نے اور ان سے عبدالله بن عمر والنفي ان بيان كياكه نبي كريم مَوَالْيَوْم كور مانه مين جب مين صحابہ وی الفیز کے درمیان انتخاب کے لئے کہاجاتا توسب میں افضل اور بہتر بم ابو بكر كوقرار دية ، كرعمر بن خطاب رالنيد كو، كرحضرت عثمان بن عفان مالٹنز کو۔

تشويج: امام بخارى مُينانية نے ندہب جمہور كى طرف اشاره فرمايا ہے كه تمام صحابہ وَ فَالْفَيْمُ مِين حضرت ابو بمرصديق وَلَا فَيْ كُونْ فَسَالِت حاصل ہے - اكثر سلف کا یمی قول ہے اور خلف میں سے بھی اکثر نے یہی کہاہے ۔ بعض محققین ایسا بھی کہتے ہیں کہ خلفائے اربعہ کو باہم ایک دوسرے پرفضیات دینے میں کوئی نص قطعی نہیں ہے،الہٰداییہ چاروں ہی انصل ہیں بعض کہتے ہیں کہ تمام صحابہ میں سیرچاروں افضل ہیں اوران کی خلافت جس ترتیب کے ساتھ منعقد ہوئی ای ترتیب سے وہ حق اور سے جیں اور ان میں باہم فضیلت ای ترتیب سے کہی جاسکتی ہے۔ بہر حال جمہور کے ند مب کوترج حاصل ہے۔

باب: نبي كريم مَنَا لِيَّالِمُ كَابِيغُرِ مَانا كُهُ ' أَكُر مِين كسي كو جانی دوست بنا تا توابوبکر رٹالٹیئر کو بنا تا''

بهابوسعید دالثن سے مروی ہے۔

تشوجے: -اس باب کے ذیل میں بہت می روایات درج کی گئی ہیں جن سے کسی نہ کسی طرح سے حضرت سید ٹا ابو بحرصدیق ولی گئے ہے۔

(٣١٥٢) ہم سےمسلم بن ابراہیم نے بیان کیا ، انہوں نے کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا،ان سے ابوب نے بیان کیا،ان سے عکرمدنے بیان کیا اوران سے عبدالله بن عباس ولي في الله الله عبيان كياكه في كريم من الي في مايا: ''اگر میں اپنی امت کے سی فردکو اپنا جانی دوست بناسکتا تو ابو بکرکو بنا تاکیکن وہ میرے دینی بھائی اور میرے دوست ہیں۔''

(٣٢٥٧) ہم سے معلیٰ بن سعد اور موکیٰ نے بیان کیا ، کہا کہ ہم سے وہیب

٣٦٥٥ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَخْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِع عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللَّهِ مَا لِكُمْ فَنُخَيِّرُ أَبَّا بَكْرِ ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ. [راجع: ٣٦٩٧]

اس نکته توسمچه کرمندرجه ذیل روایات کامطالعه کرنا نهایت ضروری ہے۔ ٣٦٥٦_ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةً عَنِ ابْنِ

عَبَّاسِ عَنِ النَّبِيِّ مَالِئَكُمُ ۚ قَالَ: ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِدًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكُر وَلَكِنْ أَخِي وصاحِبِي)). [راجع: ٤٦٧]

٣٦٥٧ حَدَّثَنَا مُعَلِّى بْنُ أُسَدٍ وَمُوْسَى بْنُ

بَابُ قُولُ النَّبِي طَلَّكُمَّا: ((لَوُ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا))

قَالَهُ أَبُوْ سَعِيْدٍ.

النبى ماللكا

إِسْمَاعِيْلَ قَالًا: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُوْبَ وَقَالَ: ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُهُ خَلِيْلًا وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ)) . عاره كياكم بـ"

[راجع: ٢٧٤]

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ عَنْ أَيُوْبَ مِثْلَهُ.

٣٦٥٨ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، خَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ غَبْدِ اللَّهِ بْن أْبِيْ مُلَيْكَةً قَالَ: كَتَبَ أَهْلُ الْكُوْفَةِ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي الْجَدِّ فَقَالَ: أَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مُثْلِثُةًا: ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُهُ) أَنْزَلَهُ أَبَا يَغْنِي أَبَا بَكْرٍ.

ىَاتْ

٣٦٥٩_ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَا: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بَنِ جُبَيْرِ بَنِ مُطْعِمِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: أَتَتِ امْرَأَةُ النَّبِيُّ مُؤْلِكُمْ فَأُمَرَهَا أَنُ تِرْجِعَ إِلَيْهِ قَالَتْ: أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ كَأَنَّهَا تَقُوْلُ الْمَوْتَ قَالَ: ((إِنْ لَمْ تَجِدِينِنيْ فَأْتِي أَبًا بَكُوٍ)). [طرفاه في: ٧٢٧، ٧٣٦٠]

[مسلم: ۲۱۷۹، ۲۱۸۰ ترمذي: ۳۲۷۹]

تشوج: ال مديث سے بيكاتا م كرآ پ كوبذريدوى معلوم بوچكا تھا كرآ پ كے بعد مفرت ابوكر دائليد آپ كے خليفه بول مے طبرانى نے عصمه بن ما لک سے نکالا، ہم نے عرض کیا یارسول الله! آپ کے بعداہے مالوں کی زکو ق کس کودیں؟ آپ نے فرمایا ابو بحر ر پالٹنے کو دینا، اس کی سند ضعف ہے۔ ججم بن بل بن ابی خیشہ سے نکالا کہ آ پ سے ایک گنوار نے بیعت کی اور پوچھا کہ اگر آپ کی وفات ہوجائے تو میں کس کے پاس آؤں؟ فرمایا ابو بمر(ڈاٹنٹڈ) کے پاس۔اس نے کہاا گروہ بھی فوت ہوجا کیں تو پھر کس کے پاس؟ فرمایا عمر مٹاٹٹٹڈ کے پاس۔ان روایتوں سے شیعوں کاروہوتا ہے جو کہتے ہیں کہ بی کریم مَنَاتِیْتُم اپنے بعد علی ڈاٹٹٹ کوخلیفہ مقرر کر گئے تھے۔

نے بیان کیا ، ان سے ایوب نے (یہی روایت) کہ بی کریم مالی اللے فرمایا: "أگر مین کسی کو جانی دوست بناسکتا تو ابو بمرکوینا تالیکن اسلام کا بھائی

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا ، ان سے عبدالو ہاب نے ادران سے ایوب نے الیی ہی حدیث بیان کی۔

(٣١٥٨) مم سے سليمان بن حرب في بيان كيا، كها بم كوجماد بن زيد في خرری ، انہیں ابوب نے ، ان سے عبد الله بن ابی ملیکه نے بیان کیا کہ کوفہ والول في حضرت عبدالله بن زبير والله كالموادا (كي ميراث كي سليلي من) سوال لكها توآب في انبيل جواب ديا كدرسول الله مَاليَّيْم في فرمايا تفا: "اگراس امت میس کسی کومیس اپنا جانی دوست بنا سکتا تو ابو بمر طالفنه کو بناتا۔ ' (وہی) ابو بمر داللہ میر ماتے سے کہ داداباب کی طرح ہے (ایسی جب میت کا باپ زندہ نہ ہوتو باپ کا حصہ دادا کی طرف لوٹ جائے گا یعنی ا باپ کی جگه دا داوارث ہوگا)۔

بابي

(٣١٥٩) م سے حميدى اور محمد بن عبيدالله نے بيان كيا ،كہا كهم سے ابراہیم بن سعدنے بیان کیا،ان سے اُن کے والدنے،ان سے محد بن جبیر بن مطعم فے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ایک عورت نی كريم مَنَا يَعْظِم كَي خدمت مين آئي تو آپ نے ان سے فرمايا كر الحجر آنا۔ اس نے کہا، اگریس آؤں اور آپ کونہ پاؤں تو؟ گویا وہ وفات کی طرف اشارہ کررہی تھی۔ آپ نے فرمایا: "اگرتم مجھے نہ پاسکوتو ابو بکر مالٹنڈ کے پاس چلی آنا۔''

إِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُجَالِدٍ، حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ

عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ:

سَمِعْتُ عَمَّارًا يَقُوْلُ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ مَثْلُكُمْ

وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةُ أَعْبُدٍ وَامْرَأْتَانِ وَأَبُوْ

٣٦٦١ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّادٍ ، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ

ابْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ بُسْر

ابْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِذِ اللَّهِ أَبِي إِدْرِيسَ

عَنْ أَبِي الدُّرْدَاءِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ

النَّبِيِّ كُلُّكُمْ إِذْ أَقْبَلَ أَبُوْ بَكُرٍ آخِذًا بِطَرَفِ

((وَأَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرً)) فَسَلَّمَ وَقَالَ:

إِنِّي كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَيْءٌ

فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ ثُمَّ نَدِمْتُ فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَ لِي

(۳۱۱۰) ہم سے احمد بن افی طیب نے بیان کیا، کہا ہم سے اساعیل بن افی مجاہد نے بیان کیا، کہا ہم سے اساعیل بن افی مجاہد نے بیان کیا، ان سے ویرہ بن عبد الرحمٰن نے ، ان سے ہمام نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمار واللهٰ مثالیٰ کے میں نے رسول الله مثالیٰ کے کاس وقت دیکھا ہے جب بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول الله مثالیٰ کے کاس وقت دیکھا ہے جب آپ کے ساتھ (اسلام لانے والوں میں صرف) پانچے غلام، دوعورتوں اور ابو برصد بی من من من اورکوئی نہ تھا۔

بخر. [طرفه في: ٣٨٥٧] تشويج: غلام يه تقع بلال، زيد بن حارث، عامر بن فهيره، ابوفكيه اورعبيد بن زيد عبثى ، عورتين حضرت خديجه اورام اليمن تقيل ياسمية غرض آزادم دول ميں سب سے پہلے حضرت ابو بكر صديق فرائن ايمان لائے بچوں ميں حضرت على فرائن عورتوں ميں حضرت خديجه فرائن ا

فالد (۳۹۹۱) مجھ سے ہشام بن عمار نے بیان کیا، کہا ہم سے صدقہ بن خالد نے بیان کیا، ان سے بسر بن عبیداللہ نے بیان کیا، ان سے بسر بن عبیداللہ نے بیان کیا، ان سے بسر بن عبیداللہ بیان کیا کہ بین نی کریم منافیلی کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضر ت ابودرداء واللہ فی نی کریم منافیلی کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضر ت ابو بکر واللہ فی کہ اس کیا کہ بین نی کریم منافیلی کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضر ت ابو بکر واللہ فی اس کے بیٹرے کا کنارہ پیٹرے کو مایا ۔ ''معلوم ہوتا ہے تہ ہارے دوست کی سے لڑکر آئے ہیں۔'' پیر حضر ت ابو بکر صدیق ڈاٹھی نے حاضر ہوکر سلام کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے اور عمر بن خطاب دلائی نے حاضر ہوکر سلام کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے جلدی میں ان کو شخت لفظ کہد دیے لیکن بعد میں محضر نے کے بیان اس سے معافی چاہی، اب وہ مجھے معاف محمد نے درمیان نے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ آپ نے نے راہا وہ راہا ۔ حضرت عمر والفی کو بھی ندامت ہوئی اور میں۔ آپ نے نے میا ارشاد فرمایا۔ حضرت عمر والفی کو بھی ندامت ہوئی اور میں۔ آپ نے بیہ جملہ ارشاد فرمایا۔ حضرت عمر والفی کو بھی ندامت ہوئی اور میں جملہ ارشاد فرمایا۔ حضرت عمر والفی کو بھی ندامت ہوئی اور حضرت ابو بکر وائون کے گھر بہنچے اور یو چھا کیا ابو بکر گھر پر موجود ہیں؟ معلوم حضرت ابو بکر وائون کے گھر بہنچے اور یو چھا کیا ابو بکر گھر پر موجود ہیں؟ معلوم حضرت ابو بکر وائون کے گھر بہنچے اور یو چھا کیا ابو بکر گھر پر موجود ہیں؟ معلوم حضرت ابو بکر وائون کے گھر بہنچے اور یو چھا کیا ابو بکر گھر پر موجود ہیں؟ معلوم

فَأَبَى عَلَيَّ فَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ فَقَالَ: ((يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا يَكُوٍ)) ثَلَاثُنا ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ نَدِمَ فَأَتَى مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ فَسَأَلَ أَثَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ؟ قَالُوا: لَا. فَأَتَى النَّبِيُّ مُثْلِثُكُمُ فَجَعَلَ وَجُهُ النَّبِيِّ مُثَّلِثُكُمُ ا حضرت ابوبكر والنيئة كے كھر پہنچ اور يو چھا كيا ابوبكر كھر پرموجود ہيں؟ معلوم يَتَمَعَّرُ حَتَّى أَشْفَقَ أَبُوْ بَكْرٍ فَجَثَا عَلَى ہوا کہ بیں تو آ ب بھی نبی کریم منافیظم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَاللَّهِ أَنَا كُنْتُ کیا۔ آنخضرت مَالیْنِیم کا چبرۂ مبارک غصہ سے بدل گیا اور ابو بکر دلائٹنے ڈر أَظْلَمَ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيِّ عَلَيْكُمُ: ((إِنَّ اللَّهُ مجئے اور گھٹوں کے بل بیٹھ کرعرض کرنے گئے، یارسول اللہ: اللہ کی تعم زیادتی بَعَثَنِيْ إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ: كَذَّبْتُ وَقَالَ أَبُو بَكُرٍ: میری ہی طرف سے تھی۔ دومرتبہ یہ جملہ کہا۔اس کے بعد نبی اکرم مَلَّ الْفِيْزَا صَدَقَ وَوَاسَانِي بِنَفُسِهِ وَمَالِهِ فَهَلُ أَنْتُمُ نے فرمایا: "اللہ نے مجھے تہاری طرف نبی بنا کر بھیجا تھا۔اورتم لوگوں نے تَارِكُوْا لِي صَاحِبِيُ؟)) مَرَّتَيْن فَمَا أُوْذِيَ

يَعْدُهَا. [طرفه في: ٢٤٠٠]

مجھے کہا تھا کہ تم جھوٹ بولتے ہولیکن ابو بکر دالٹیؤنے کہا تھا کہ آپ سچ ہیں اور اپنی جان و مال کے ذریعدانہوں نے میری مددی تھی تو کیاتم لوگ میرے دوست کوستانا چھوڑتے ہو یانہیں؟ "آپ نے دو دفعہ یہی فر مایا۔ آ ب کے بیفر مانے کے بعد پھر ابو بمر مطالفی کوسی نے بیں ستایا۔

تشويج: ابويعلى دوايت مي بي كه جب عرد الفي رسول كريم من الفيل ك باس آئة آپ في منه جيرايا - دوسرى طرف س آئة وادهر سي بهي منه پھیرلیا، سامنے بیٹے تو ادھرہے بھی منہ پھیرلیا آخرانہوں نے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا ابو بکرنے تم سے معذرت کی اور تم نے قبول نہ کی۔ حافظ ا بن جر مواقعة فرمات بين كماس مديث سے ابو برصديق والعن كافنيات تمام مهاب برنكل حصرت على والفن نے فرمايا كمان كا خطاب صديق آسان ے اترا۔ اس حدیث سے شیعہ حفرات کوسبق لینا جا ہے۔ جب آپ حضرت عمر ملائٹنا پر حفرت ابو بمرصدیق براٹٹنا کے لئے اسے غصہ ہوئے حالانکہ پہلے زیادتی ابو کر دائتہ ہی کی تھی مگر جب انہوں نے معافی چاہی تو حضرت عمر دائٹی کوفورا معاف کرنا چاہیے تھا۔ پھر شیعہ حضرات کس مندسے بی كريم مُنَافِيْنِ كم يارغاركو برابعلا كہتے ہيں،ان لوگوں كواللہ ہے ڈرنا چاہيے۔ويكھا كميا ہے كہ حضرت شيخين پرتبرا كرنے والوں كابراحشر ہوا ہے۔ ٣٦٦٢ حَدَّثَنَا مُعَلِّي بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

(٣٢٢٢) ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا ، کہا ہم سے عبدالعزیز بن مخارنے بیان کیا ، کہا ہم سے خالد حذاء نے ، کہا ہم سے ابوعثان نے بیان کیا ، کہا کہ مجھ سے حضرت عمرو بن عاص بلاتھ نے بیان کیا کہ بی كريم مَثَاثِيْنَمُ نِهِ الْهِينِ غزوهُ ذات السلاسل كے لئے جيجا (عمرو دِثَاثِنَا نے بیان کیا کہ) پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوااور یو چھا کہ سب سے زیادہ محبت آپ کوئس سے ہے؟ آپ نے فرمایا: "عائشہ ولائٹا ہے۔" میں نے یو چھا اور مردول میں؟ فرمایا: "اس کے باپ (ابو بمر والفنة) ے۔ ' میں نے یو چھا، اس کے بعد؟ فرمایا کہ' عمر بن خطاب والفئة ے۔"اس طرح آپ نے کی آ دمیوں کے نام لئے۔

الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، حَدَّثْنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: أَنَّ النَّبِيُّ مَلْكُمُ الْمَعْنَهُ عَلَى جَيْش ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُ إِلَيْكَ؟ قَالَ: ((عَائِشَةُ)) فَقُلْتُ: مِنَ الرِّجَالَ؟ قَالَ: ((أَبُوْهَا)) قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ عُمَرُ بُنُ الْخَطَّابِ)) فَعَدَّ رِجَالًا. [طرفه في: ٤٣٥٨] [مسلم: ١٦١٧٧ ترمذي: ٢٣٨٨٥

(٣٦٦٣) جم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کوشعیب نے خردی ، ان سے زہری نے بیان کیا ، انہوں نے کہا کہ مجھے ابوسلمہ بن عبدالحن نے خبردی اوران سے حضرت ابو ہریرہ دلانٹیز نے بیان کیا کہ میں نے رسول الله مَالَيْلُم سے سنا آپ نے قرمایا:" ایک چرواہا اپی بحریاں چار ہا تھا کہ بھیٹر یا آ گیا اور رپوڑ سے ایک بحری اٹھا کر لے جانے لگا، چرواہے نے اس سے بکری چھڑانی جابی تو بھیٹریابول بڑا۔ورندوں والے دن میں اس کی رکھوالی کرنے والا کون ہوگا؟ جس دن میرے سوا اور کوئی

٣٦٦٣ حَدِّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةً بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: شَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ مَثْلُكُمٌ يَقُولُ: ((بَيْنَهُا زَاع فِي غَنَمِهِ عَدَا عَلَيْهِ الذُّنْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الدِّنْبُ فَقَالَ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبِي يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي؟ نى كريم الله كامحاب المله كالفيلات [كِتَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ مَالِكُمْ مَا وَبَيْنَمَا رَجُلُ يَسُونُ بَقَرَةً قَدُ حَمَلَ عَلَيْهَا

چے واہانہ ہوگا۔اس طرح ایک فحض بیل کواس پرسوار ہوکر لئے جار ہاتھا۔ بیل اس کی طرف متوجه بوکر کہنے لگا کہ میری پیدائش اس کے لئے نہیں ہوئی ہے، میں تو کیتی باڑی کے کاموں کے لئے پیدا کیا گیا ہوں۔' وہ مخص بول پڑا سجان الله! (جانوراورانسانوں کی طرح یا تیں کرے) می مَالَیْکُمْ نے فرمایا: "مين ان واقعات برايمان لاتا هول اور ابو بكر اورعمر بن خطاب ولافخهًا

میں نے اینے آپ کوایک کنویں پردیکھا جس پر ڈول تھا۔ اللہ تعالی نے جتنا

جاہا میں نے اس ڈول سے پانی کھینچا ، پھراسے ابن ابی قافہ (حضرت

ابو بر الله أن نائز كالياورانهول في ايك يادو دُول كيني وان كي كيني

میں کچھ کمزوری سی معلوم ہوئی ۔اللہ ان کی اس کمزوری کومعاف فرمائے۔

پھراس ڈول نے ایک بہت بڑے ڈول کی صورت اختیار کرلی اور اسے عمر

بن خطاب والنفؤ نے اینے ہاتھ میں لے لیا۔ میں نے ایسا شدزور پہلوان

آ دی نہیں و یکھا جو عمر رہالتیز کی طرح ڈول تھینچ سکتا۔انہوں نے اتنا پانی

مجھی ''

بِذَلِكَ وَأَبُو بَكُرٍ وَعُمَّرُ بُنُ الْخَطَّابِ)).

٣٦٦٤ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ

يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ

فَالْتَفَتَتُ إِلَيْهِ فَكُلَّمَتُهُ فَقَالَتُ: إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ

لِهَذَا وَلَكِنِّي خُلِقُتُ لِلْحَرْثِ)) قَالَ النَّاسُ:

سُبْحَانَ اللَّهِ! قَالَ النَّبِيُّ النُّكُمُّ: ((فَإِنِّي أُومِنُ

تشویج: ورندوں کے دن سے قیامت کا دن مراد ہے جب کہ خودگذر سے اپنی بحریوں کی رکھوالی چھوڑ دیں محسب کوایے نفس کی فکرلگ جائے گی۔ بيعديث او پرگزر چکي ہے۔اس ميں اتنااور زياده تھا كەابو بكراور عمر فاتنجناو ہاں موجود نہ تھے۔ امام بخاري محتاست نے اس حديث سے حضرت ابو بكر تكافئة کی نضیلت نکالی۔ آپ نے اپنے بعدان کا نام لیا، آپ کوان پر پورا مجروساتھااور آپ جاننے تھے کہ وہ دونوں اٹنے رائخ العقیدہ ہیں کہ میری بات کووہ _ مجمعی رنہیں کر سکتے ۔

(٣١٦٣) ہم سے عبدان نے بیان کیا، کہا ہم کوعبداللہ بن مبارک نے خبر دى، انبيس يوس نے ، ان سے زہرى نے بيان كيا ، كما مجھ كوابن المسيب نے

خبر دی اور انہوں نے حضرت ابو ہر مرہ دلالٹن سے سنا ، انہوں نے کہا کہ میں سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ مُلْطُكُمُّا نے رسول کریم مَن اللہ است سناء آپ نے فرمایا: "میں سور ہاتھا کہ خواب میں

يَقُولُ: ((بَيْنَمَا أَنَّا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيْبٍ

عَلَيْهَا دَلُو فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمُّ

أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةً فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوْبًا أَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِي ۚ نَزْعِهِ ضَغُفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ

ضَعْفَهُ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ الْحَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَوْعَ

عُمَرَ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنِ)). [اطرافه في: ۲۱۹۲، ۷۰۲۲، ۲۷۷۵] [مسلم: ۲۱۹۲]

نكالا كەلوگوں نے اپنے اونٹوں كوحض سے سيراب كرليا۔'' تشريج: يخلافت اسلامي كوسنجالنے يراشاره ب_جيسا كروفات نبوي مَنْ النَّيْرَ كر بعد حضرت صديق اكبر والنَّفَرُ نه دوارُ هائي سال سنجالا بعديس فاروتی دورشروع ہوا اور آپ نے خلافت کاحق اوا کرویا کہ فتو حات اسلامی کا سلاب دور دور تک پہنچ گیا اور خلافت کے ہر ہر شعبہ میں تر قیات کے درواز کے مل مے نے کریم منافیق کوخواب میں سیسارے حالات دکھلائے مے ۔

(٣١٧٥) م مع محد بن مقاتل في بيان كيا ، كها مم كوعبدالله بن مبارك ٣٦٦٥ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِل: أَخْبَرَنَا نے خبر دی ، کہا ہم کومویٰ بن عقبہ نے خبر دی ، آنہیں سالم بن عبد اللہ نے اور عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا مُؤْسَى بْنُ عُقْبَةً عَنْ سَالِم أن سے حضرت عبدالله بن عمر والفيئا نے بيان كميا كدرسول الله مَالْفِيْا في ابْن عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ

فرمایان جو خص اینا کیرا (یا جامه یا تنبیندوغیره) تکبراورغروری وجهسے زمین رر كھيئا چلية الله تعالى قيامت كرون اس كى ظرف نظر رحمت سے ديھے گا بھی نہیں۔ 'اس پر حضرت ابو بحر ڈالٹھنانے عرض کیا کہ میرے کیڑے کا آیک حصدلنگ جایا کرتا ہے۔البتہ اگر میں پوری طرح خیال رکھوں تو وہ نہیں لنگ سكے گا۔رسول الله مُناتِّنَةُ إِنْ فرمایا که' آپ تو آبیا تکبر کے خیال سے نہیں كرتے-" (اس لئے آپ آس جم بين داخل نہيں بيں) موىٰ نے كہا كه میں نے سالم سے پوچھا کیا حضرت عبداللد بن عرفی النظام نے اس حدیث میں بیفرمایا تھاجوا بی از ار کو کھیٹتے ہوئے چلے ۔ تو انہوں نے کہا کہ میں نے تو ان ہے یمی سنا کہ جوکوئی اپنا کیڑ الٹکائے۔

رَسُولُ اللَّهِ مُلْظَمَّةً: ((مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: إِنَّ أَحَدَ شِقِّي ثَوْبِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مُعْلَظُمُ: ((إِنَّكَ لَسْتَ تَصْنُعُ ذَلِكَ خُيلَاءً)) قَالَ مُوْسَى: فَقُلْتُ لِسَالِمٍ: أَذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ: مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ قَالَ: لَمْ أَسْمَعْهُ ذَكَرَ إِلَّا ثُوْبَهُ. [أطراقه في: ٧٨٣م، ٨٧٥، ٢٠٦٢] [ابوداود: ٥٧٨٥، نسائئ: ٥٣٥٠]

تشويج: معلوم مواكد انما الاعمال بالنيات ، أكركوني ائي ازار شخفي او في بحي ركھ اور مغرور موتواس كى تابى يقني ب_اگر بلاقصد اور بلانیت غرور کنگ جائے تو وہ اس وعید میں داخل نہ ہوگا۔ یہ ہر کپڑے کوشامل ہے۔ از ار ہویا پا جامہ یا کرنند کی آسٹین بہت بڑی بڑی رکھنا ،اگر غرور کی راہ ے ایسا کرے تو سخت گناہ اور حرام ہے۔ آج کے دور میں از راہ کبروغرور کوٹ پتلون اس طرح پہننے والے اس وعید میں واخل ہیں۔

٣٦٦٦ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَان، أَخْبَرَنَا شُعَيْت (٣١٢٦) بم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعیب نے بیان کیا ،ان سے زہری نے بیان کیا ، انہوں نے کہا کہ مجھے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے خبر دی اور ان سے حضرت ابو ہر رہ دی تفیق نے بیان كياكه مين في رسول كريم مَثَاثِيَّا اللهِ عنها آپ في قرماياً: "جس في الله كراسة ميس كن چيز كاليك جوڙاخرچ كيا (مثلاً دوروپي، دوكير، دو گھوڑے اللہ تعالیٰ کے رائے میں دیجے) تواہے جنت کے دروازوں سے بلايا جائے گا كما الله كے بندے! ادهرآ ، بيدرواز ، بہتر ہے كي جو محض نمازی ہوگا اسے نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا، جو تحض مجاہر ہوگا اسے جهاد کے دروازے سے بلایا جائے گا، جو مخص اہل صدقہ میں سے ہوگا اسے صدقد کے دروازہ سے بلایا جائے گا اور جو تخص روزہ دار ہوگا سے صیام اور ریان (سیرانی) کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ "حضرت ابو بکر وظافق نے عرض کیا جس مخض کوان تمام ہی دروازوں سے بلایا جائے گا پھرتو اسے کسی قتم كاخوف باتى نبيل رك كااور يوچها كيا كوئى مخص ايسابھي ہوگا جےان تمام دروازول في بلايا جاس يارسول الله! آب مَا يُعْيِمُ فَي فرمايا "لها اور مجصامید ہے کہم بھی انہیں میں سے ہو گے اے ابو بكر!"

عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أُخْبَرَنِيْ حُمَيْذُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ ابْن عَوْفِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةً قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ مُثْلِثُكُمُ يَقُولُ: ((مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيْلِ اللَّهِ دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ _ يَعْنِي الْجَنَّةَ _ يَا عَبْدَ اللَّهِ ا هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابٍ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيّ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِي مِنْ بَابِ الصِّيامِ بَابِ الرَّبَّانِ)) فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: مَا عَلَى هَذَا الَّذِيْ يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ وَقَالَ:هَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلُّهَا أَحَدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: ((نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكُرٍ !)) [راجع: ١٨٩٧]

\$€ 109/5

(٣١٧٧) مجه سے اساعیل بن عبداللد نے بیان کیا ، کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا ،ان سے ہشام بن عروہ نے ،ان سے عروہ بن زبیر نے اوران سے بی کریم مُؤلیّنظم کی زوجه مطهره حضرت عائشه والنفا في بيان كيا كدرسول الله مَنَا لِينَامُ كل جب وفات مولَى تو حضرت ابو بكر والفناء اس وقت مقام سنح میں تھے۔اساعیل نے کہالینی عوالی کے ایک گاؤں میں ۔آپ کی خبرس كرحضرت عمر والفيَّة الحدكريد كهنه لله كدالله كالله مَا الله مَا الله مَا الله مَا الله مَا الله کی وفات نہیں ہوئی ۔حضرت عائشہ فالٹینا نے کہا کہ حضرت عمر دلالٹنا کہا كرتے تھے: الله ك قتم إاس وقت ميرے ول ميں يهى خيال آتا تھا اور ميں کہتا تھا کہ اللہ آپ کو ضروراس بیاری سے اچھا کر کے اٹھائے گا اور آپ ان لوگوں کے ہاتھ اور یا ڈل کاٹ دیں گے (جو آپ کی موت کی باتیں کرتے ہیں)انے میں حضرت ابو بکر ڈالٹنڈ تشریف لے آئے اوراندر جا کرآ پ کیغش کے اوپر سے کپڑااٹھایا اور بوسد دیا اور کہا،میرے باپ اور مان آپ برفداہوں، آپ زندگی میں بھی پاکیزہ تصاوروفات کے بعد بھی اوراس ذات کی مم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، الله تعالی آب پردو مرتبہ موت برگز طاری نہیں کرے گا۔اس کے بعد آپ بابر آئے اور عمر والنفظ سے کہنے لگا وقتم کھانے والے! ذرا تامل کر پر حضرت ابو كر ولافئة نے گفتگوشروع كى تو حضرت عمر ولافئة خاموش بينھ كئے۔

نى كريم مَا يُعْمَرُ كِي اصحاب مُعَالِمُهُم كَ نَصْلِت

(٣٦٦٨) حفرت ابو بحر الخالفية نے پہلے اللہ کی حمد کی اور ثنا بیان کی ۔ پھر فرمایا: ''لوگو! دیکھوا گرکوئی محمد (مَنْ النَّیْمُ) کو پوجتا تھا (لیتن یہ جمتنا تھا کہ وہ آ دی نہیں ہیں، وہ بھی نہیں مریں گے) تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ حضرت محمد مَنَّ النَّیْمُ کی وفات ہو چکی ہے اور جو محف اللّٰہ کی پوجا کرتا تھا تو اللہ ہمیشہ زندہ ہے اسے موت بھی نہیں آئے گی (پھر ابو بکر ڈالٹی نے سورہ زمر کی یہ آیت پڑھی)'' اے پینمبر! تو بھی مرنے والا اور وہ بھی مریں گے' اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ'' محمد مَنَّ النِیْمُ صرف ایک رسول ہیں ۔ اس سے پہلے بھی اللہ تا ہوں گر رہا جائے تو تم اسلام سے پھر جاؤگے اور جو محف اپنی ایر ایوں کے بل پھر جائے تو وہ اللہ کو کئی نقصان نہیں پہنچا سے گا اور اللہ عنقریب شکر گر ار جندوں جائے تو وہ اللہ کو کئی نقصان نہیں پہنچا سے گا اور اللہ عنقریب شکر گر ار جندوں جائے تو وہ اللہ کو کئی نقصان نہیں پہنچا سے گا اور اللہ عنقریب شکر گر ار جندوں

٣٦٦٧ حَدَّنَيْ سُلَيْمَانُ بَنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامُ بَنِ اللَّهِ، (حَدَّنَيْ سُلَيْمَانُ بَنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامُ بَنِ الْحُرْوَةُ بَنُ الزَّبِيْ عَنْ الْحَلَيْمَ عَنْ الْحَرْوَةُ بَنُ الزَّبِيْرِ عَنْ الْعَرْوَةَ وَاللَّهِ عَلَيْكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ عَانِيَهُ وَاللَّهِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ اللَّهِ عَلَيْكُمْ اللَّهِ عَلَيْكُمْ اللَّهِ عَلَيْكُمْ اللَّهِ عَلَيْكُمْ اللَّهِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ اللَّهِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ اللَّهِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ اللَّهِ اللَّهُ الللللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللِ

٣٦٦٨ فَحَمِدَ اللَّهَ أَبُوْ بَكُرٍ وَأَثْنَى عَلَيْهِ (وَقَالَ: أَلَا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَإِنَّ مُحَمَّدًا فَإِنَّ مُحَمَّدًا فَإِنَّ مُحَمَّدًا فَإِنَّ مُحَمَّدًا فَإِنَّ اللَّهَ خَإِنَّ اللَّهَ حَيْ اللَّهَ عَلَى اللَّهَ عَلَيْ وَإِنَّهُمْ مَيْتُونَ ﴾ أَلَا يَمُوتُ وَقَالَ: ﴿ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلاَّ رَسُولٌ قَدْ نَ النَّمَ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَانِ مَاتَ أَوْ قُتِلَ الْقَلَبُ عَلَى الْقَلَبُ عَلَى الْقَلَبُ عَلَى الْقَلَبُ عَلَى الشَّاكِرِيْنَ ﴾ [الله عمران: ١٤٤] قالَ: فَنَشَجَ النَّاسُ يَبْكُونَ قَالَ: وَاجْتَمَعَتِ الْأَنْصَارُ النَّاسُ يَبْكُونَ قَالَ: وَاجْتَمَعَتِ الْأَنْصَارُ النَّاسُ يَبْكُونَ قَالَ: وَاجْتَمَعَتِ الْأَنْصَارُ الْنَاسُ يَبْكُونَ قَالَ: وَاجْتَمَعَتِ الْأَنْصَارُ الْمَارُ

كوبدلددي والا ب- "راوى نے بيان كيا كديين كراوك چوث چوث كررونے ككے _ راوى نے بيان كيا كمانصار سقيفه بني ساعدہ ميں سعد بن عبادہ دالٹنز کے پاس جمع ہو گئے اور کہنے لگے کہ ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیرتم (مہاجرین) میں ہے ہوگا۔ (دونوں مل کر حکومت کریں) پھر ابو بكر، عمر بن خطاب اور ابوعبيده بن جراح نوی انتخاب مي مينيے_ عمر والفيُّ نے گفتگو کرنی جاہی ليكن ابو بكر والفيُّ نے ان سے خاموش رہے کے لئے کہا۔ عمر وہالٹیز کہا کرتے تھے کہ اللہ کی قسم میں نے ایبا صرف اس وجدے کیا تھا کہ میں نے پہلے ہی سے ایک تقریر تیار کر لی تھی جو مجھے بہت پندآ ئی تھی، پھربھی مجھے ڈرتھا کہ ابو بحر رٹائٹٹ کی برابری اس ہے بھی نہیں ہو سكے گی ۔ آخر حضرت ابو بكر والفيز انتہائى بلاغت كے ساتھ بات شروع كى _ انہوں نے تقریر میں فرمایا کہ ہم (قریش) امراء ہیں اورتم (جماعت انصار) دزراء ہو۔اس پرحضرت حباب بن منذر رہائند ہو لے کہیں اللہ کی فتم ہم ایبانہیں ہونے دیں گے،ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیرتم میں سے ہوگا ۔حضرت الو بحر والنفظ نے فر مایا کہنیں ہم امراء ہیں تم وزراء ہو (وجہ بیہ ہے کہ) قریش کے لوگ سارے عرب میں شریف خاندان شار کئے جاتے ہیں اوران کا ملک (لینیٰ مکہ)عرب کے پیج میں ہےتو اہتم کواختیار ہے یا تو عمر سے بیعت کرلو یا ابوعبیدہ بن جراح سے ۔حضرت عمر موالٹیئو نے کہا نہیں ہم آپ سے ہی بیعت کریں گے، آپ ہمارے سردار ہیں، ہم میں سب سے بہتر ہیں اور رسول کریم مُنالینیم کنزد کی آ بہم سب سے زیادہ محبوب ہیں۔حضرت عمر دلالٹیؤ نے ان کا ہاتھ پکر لیا اور ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی پھرسب لوگوں نے بیعت کی ۔ائے میں کسی کی آ واز آئی کہ سعد بن عبادہ ڈالٹنڈ کوتم لوگوں نے مارڈ الا عمر ڈالٹنڈ نے کہا: انہیں اللہ نے مار

(٣١٦٩) اورعبدالله بن سالم في زبيري في الكيا كرعبدالرطن بن قاسم نے بیان کیا ، انہیں قاسم نے خبر دی اور ان سے عائشہ میں شائن نے بیان کیا کہ نی كريم مَنَّالَيْظِ كَى نظر (وفات سے پہلے)اٹھی اور آپ نے فرمایا:"اے الله! محصر فق اعلى مين (داخل كر) " " ب في ميه جمله تين مرتبه فرمايا اور

إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فِي سَقِيْفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَقَالُوا: مِنَّا أُمِيْرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيْرٌ فَذَهَبَ إِلَيْهِمْ أَبُو بَكُمْ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَذَهَبَ عُمَرُ يَتَكَلَّمُ فَأَسْكَتَهُ أَبُوْ بَكُمْ وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ: وَاللَّهِ! مَا أَرَدْتُ بِذَلِكَ إِلَّا أَنِّي قَدْ مَيَّأْتُ كَلَامًا قَدْ أَعْجَبَنِي خَصْيِتُ أَنْ لَا يَبْلُغَهُ أَبُوْ بِكُو ثُمَّ تَكَلَّمَ أَبُوْ بَكْرِ فَتَكَلَّمَ أَبْلَغَ النَّاسِ فَقَالَ فِي كَلَامِهِ: نَحْنُ الْأُمَرَاءُ وَأَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ فَقَالَ حُبَابُ ابْنُ الْمُنْذِرِ: لَا وَاللَّهِ! لَا نَفْعَلُ، مِنَّا أَمِيْرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيْرٌ فَقَالَ أَبُوْ بِكُرِ: لَا وَلَكِنَّا الْأَمَرَاءُ وَأَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ هُمْ أَوْسَطُ الْغَرَبِ دَارًا وَأَعْرَبُهُمْ أَحْسَابًا فَبَايِعُوا عُمَرَ أَوْ أَبَا عُبَيْدَةَ ابْنَ الْجَرَّاحِ فَقَالَ عُمَرُ: بَلْ نُبَايِعُكَ أَنْتَ فَأَنْتَ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُوْلِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ فَأَخَذَ عُمَرُ بِيَدِهِ فَبَايَعَهُ وَبَايَعَهُ النَّاسُ فَقَالَ قَائِلٌ: قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةً قَالَ عُمَرُ: قَتَلَهُ اللَّهُ [راجع: ١٢٤٢]

٣٦٦٩ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِم عَنِ الزُّبَيْدِي قَالَ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ أَنَّ عَانِشَةَ قَالَتْ: شَخَصَ بَصَرُ النَّبِّي مُنْكُمٌّ ثُمَّ قَالَ: ((فِي الرَّفِينِ الْأَعْلَى)) نى كريم كالله كامعاب الله كالمالك كالمعاب الله كالله كالمسلك [كِتَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيُّ مَالَكُمُ مُ ثَلَاثًا وَقَصَّ الْحَدِيْثَ قَالَتْ: فَمَا كَانَتْ مِنْ

خُطْبَتِهِمَا مِنْ خُطْبَةِ إِلَّا نَفَعَ اللَّهُ بِهَا لَقَدْ

خَوَّفَ عُمَرُ النَّاسَ وَإِنَّ فِيْهِمْ لَنِفَاقًا فَرَدَّهُمُ

٣٦٧٠ ثُمَّ لَقَدْ بَصَّرَ أَبُوْ بَكْرِ النَّاسَ الْهُدَى

لأبي: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِي مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهُ مَا اللَّهِ

أَبُو بَكْرٍ: قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ

وَخَشِيْتُ أَنْ يَقُولَ عُثْمَانُ قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ

اللهُ بِذَلِكَ. [راجع:١٢٤١]

پوری حدیث بیان کی ۔ عائشہ ولی نیا نے کہا کہ حضرت ابو بکر اور عمر ولی نیا دونوں ہی کے خطبوں سے تفع پہنچا۔حضرت عمر دالنظ نے لوگوں کو دھمکایا كيونكه ان ميں بعض منافقين بھي تھے۔اس لئے الله تعالى نے اس طرح

(غلط افوامیں پھیلانے سے)ان کوبازر کھا۔

(٣١٤٠) اور بعديس حفرت ابوبكر والفيئان جوحق اور بدايت كى بات مى وه لوگوں کو مجھا دی اوران کو ہتلا دیا جوان پرلازم تھا (یعنی اسلام پر قائم رہنا)

کیا، ان سے محر بن حنفیہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد (علی والله ے بوچھا کررسول الله مَالَيْنَا كُم كَ بعدسب سے افضل صحافى كون مين؟ انہوں نے بتلایا کہ ابو بر والنفار میں نے بوجھا پھر کون بیں؟ انہوں نے

بتلایا،اس کے بعد عمر دالنینو ہیں۔ مجھےاس کا ندیشہ ہوا کہ اب (پھر میں نے بوچھا کہاس کے بعد؟ تو) کہدویں مے کہ عثان ڈالٹی، اس لئے میں نے

قَالَ: مَا أَنَا إِلَّا رَجُلُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. خود کہا،اس کے بعد آ ب ہیں؟ بین کر بولے کہ میں تو صرف عام مسلمانوں [ابوذاود: ٣٤٢٩] کی جماعت کاایک شخص ہوں۔ تشويج: حضرت على دالنية كاس تول سان لوكول في دليل لى بجوحضرت الوكرميدين والنية كوني كريم مَا الفيام ك بعدسب سانسل كبيج

وَعَرَّفَهُمُ الْحَقُّ الَّذِي عَلَيْهِمْ وَخَرَجُوا بِهِ اور وہ بيآيت الماوت كرتے موتے بابرآئے " محد (مُلْ النَّيْمُ) أيك رسول يَتْلُوْنَ: ﴿ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدُ خَلَتُ مِنْ ہیں اور ان سے پہلے بھی رسول گزر بھے ہیں۔ "الشا کرین" تک۔ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ﴾ إِلَى ﴿الشَّاكِرِينَ ﴾.[داجع: ١٢٤٢] تشوج: حضرت الوبكر صديق والنيوز كالم عظيم خطبان امت كثيراز كومنتشر مونے سے بچاليا۔ انسارنے جودوامير مقرر كرنے كى تجويز چيش ک تنی وہ مجے نہتی ۔ایک میان میں دوکوارین ہیں رکھی جاسکتیں۔روایت میں حضرت سعد بن عبادہ دلائٹنڈ کے لئے حضرت عمر دلائٹنڈ کی بددعا ندکور ہے۔ وہی دوامیر مقرر کرنے کی تجویز لے کرآئے تھے۔خدانخواستداس پھل ہوتا تو بتیجہ بہت ہی براہوتا۔ کہتے کہ حضرت عبادہ ڈلاٹھٹاس کے بعد شام کے ملک و على المروبين آپ كانقال مواراس مديث ف نصب خليفه كاوجوب ثابت مواكونكه صحابرام في النظاف في كريم مَا النظام كي تجميز وتكفين رجعي اس کومقدم رکھا،سدافسوس کہ امت نے جلد ہی اس فرض کوفر اموش کردیا۔ پہلی خرابی یہ پیدا ہوئی کہ خلافت کی جگد ملوکیت آسٹی، پھرمسلمانوں نے قطار عالم میں قدم رکھاتو مختلف اقوام عالم سے ان کا سابقہ پڑاجن سے متاثر ہو کروہ اس فریضہ لمت کو مجول مے اور انتشار کا شکار ہو گئے ۔ آج تو دور ہی دوسرا ہے اگر چداب بھی مسلمانوں کی کافی حکومتیں و نیامیں قائم ہیں مجرخلافت راشدہ کی جھک سے اکثر محروم ہیں۔اللہ پاک اس دور پرفتن ہیں مسلمانوں کو باجمى اتفاق نصيب كرے كدوه متحده طور يرجع موكر طت اسلاميكي خدمت كركيس _ أرابين (۳۱۷۱) م سے محد بن كثير نے بيان كيا، كها بم كوسفيان تورى نے خبردى، ٣٦٧١ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ،أُخْبَرَنَا کہا ہم سے جامع بن ابی راشد نے بیان کیا ، کہا ہم سے ابویعلیٰ نے بیان سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: قُلْتُ

ہیں پھران کے بعد حضرت عمر والفیز کو جیسے جمہور اہل سنت کا قول ہے۔ عبد الرزاق محدث فرماتے ہیں کہ حضرت علی والفیز نے خود شخین کواپنے اوپر نضیات دی ہے لہذا میں بھی نضیات دیتا ہوں ورنہ بھی نضیلت نہ دیتا۔ دوسری روایت میں حضرت علی دانشنڈ سے منقول ہے کہ جوکوئی مجھ کو سیحین کے اوپر نصیلت دے میں اس کومفتری کی صداگاؤں گا۔اس سے ان سی حضرات کومبق لینا چاہیے جو حضرت علی نظافید کی تفضیل کے قائل ہیں جب کوخود حضرت علی خلافید ہی ان کومفتری قرارو سے دیں۔ علی خلافید ہی ان کومفتری قرارو سے دیں۔

٣٦٧٢ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدِ عَنْ مَالِكٍ (٣٩٢٢) جم سے قتيب بن سعيد نے بيان كيا، ان سے مالك نے ، ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے بیان کیا ،ان سے ان کے والد نے بیان کیا اور ان عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةً أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلٍ عص حصرت عائشہ ولائفنا نے بیان کیا کہ ایک سفر میں ہم رسول الله مَثَالَتُهُمُ كى اتھ چلے جب ہم مقام بيداء يا مقام ذات انجيش پر پنچ توميراايك ہار اللَّهِ مِثْلُكُامٌ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِيْ ٹوٹ کر گر گیا۔اس لئے حضور اکرم من النظم اس کی تلاش کے لئے وہاں تھہر فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ مُثْلِثًا مُ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ مے اور صحابہ بھی آپ کے ساتھ تھم رے کیکن نداس جگہ یانی تھا اور ندان کے النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ ساتھ یانی تھا۔لوگ حفرت ابو بر رہائی کے پاس آ کر کہنے لگے کہ آپ ملاحظ نہیں فرماتے ، عائشہ ڈالٹی انے کیا کیا جصورا کرم مٹالٹی کا کیمیں روک مَاءً فَأَتَى النَّاسُ أَبَا بَكْرِ فَقَالُوا: أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَانِشَةُ؟ أَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللَّهِ مَكْلَمُ لیا ہے۔اتنے محابر آپ کے ساتھ ہیں، نہ تو یہاں پانی اور نہ لوگ اپنے ساتھ (پانی) لئے ہوئے ہیں۔اس کے بعد حضرت ابو بکر دلالٹنؤا ندرآئے۔ وَبِالنَّاسِ مَعَّهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُوْ بَكُرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ مَاكُمُ رسول الله منافية أس وقت ا پنامر مبارك ميرى ران پرر كھے ہوئے سور ہے تھے۔وہ کہنے لگے بتہاری وجہ سے رسول الله مَالْيَيْمَ کوادرسب لوگوں کور کنا وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِيْ قَدْ نَامَ فَقَالَ: یرا۔ آب نہ یہال کہیں یانی ہے اور نہ لوگوں کے ساتھ یانی ہے۔ حضرت حَبَسْتِ رُسُولَ اللَّهِ مَلْكُمْ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوًّا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءً؟ قَالَتْ: فَعَاتَبَنِي عائشہ ڈلٹھنا نے بیان کیا کہ حضرت ابو بمر وٹاٹٹنٹ نے مجھ برغصہ کیا اور جو کچھ وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِيْ الله كومنظور تھا انہوں نے كہا اورائے ہاتھ سے ميرى كو كھ ميں كچو كے لگانے كَ مِين ضرور رَوْبِ الْحَتَى مُكرر سول الله مَنْ الْفِيْزِمُ كاسر مبارك ميري ران پر تفا۔ بِيَدِهِ فِيْ خَاصِرَتِيْ فَلَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ مَثْنَاكُمُ عَلَى فَخِذِي فَنَامَ رسول الله مَنْ الله عَلَيْدَ مُ سوت رہے۔ جب صح مولى تو يانى نہيں تعااوراسى موقع ير الله تعالى نے تیم كا حكم نازل فرمايا اورسب نے تیم كيا۔اس پراسيد بن رَسُولُ اللَّهِ مُشْكُمُ الْحَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزُلَ اللَّهُ آيَةَ التَّيَمُّم فَتَيَمَّمُوا فَقَالَ أُسَيْدُ حفیر والن نے کہا کہ اے آل ابو کر! بیتمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے۔ حضرت عائشہ زلی ہی ان کیا کہ پھرہم نے جب اس اونٹ کو اٹھایا جس ابْنُ الْحُضَيْرِ: مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِيْ بَكُرِ ا فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَ الَّذِي كُنْتُ پر میں سوار تھی تو ہارای کے نیچے ہمیں ملا_۔

عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ. [راجع: ٣٣٤]
تشويج: هم مونے والا ہار حضرت اساء ذائفہ کا تھا، اس لئے حضرت عائشہ ذائفہ کا وادر بھی زیادہ فکر ہوا، بعد میں اللہ تعالی نے اسے ملاویا۔ حضرت اسید بن حضر دفائفہ کے قول کا مطلب یہ ہے کہ حضرت ابو بکر دفائفہ کی اولادی وجہ سے مسلمانوں کو ہمیشہ نوا کدو برگات ملتے رہے ہیں۔ بیصدیث کتاب الیم میں بھی نہ کور ہوچکی ہے۔ یہاں پراس کے لانے سے بیغرض ہے کہ اس حدیث سے حضرت ابو بکر صدیق رفائفہ کے خاندان کی فضیلت ثابت ہوتی اسید میں میں بھی نہ کور ہوچکی ہے۔ یہاں پراس کے لانے سے بیغرض ہے کہ اس حدیث سے حضرت ابو بکر صدیق رفائفہ کے خاندان کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ اسید دفائفہ نے کہا۔ ((ماھی باول ہو کت کم یا آل ابی بکر))۔

F

(۳۱۷۳) ہم سے آ دم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ابن سے الممش نے بیان کیا، کہا ہیں نے ذکوان سے سنا اوران سے ابو سعید خدری والفی نے بیان کیا کہ نبی کریم مؤاٹی نے فرمایا: '' میر سے اصحاب کو برا بھلامت کہو۔ اگر کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر بھی سوتا (اللّٰذک راہ میں) خرچ کر لے تو ان کے ایک مدغلہ کے برابر بھی نہیں ہوسکتا اور نہ ان کے آ دھے مدکے برابر 'شعبہ کے ساتھ اس حدیث کو جریر، عبداللہ بن داؤد، ابومعا و بیاور محاضر نے بھی آعمش سے روایت کیا ہے۔

٣٦٧٣ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاس، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ ذَكُوانَ شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ ذَكُوانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ طَلَّهُ الْأَعْمَدُ ((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَلَوُ أَنَّ أَحَدَكُمُ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَنَّ أَحُدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ). تَابَعَهُ جَرِيْرٌ وَعَبْدُاللَّهِ ابْنُ دَاوُدَ وَأَبُو مُعَاوِيَةً وَمُحَاضِرٌ عَنِ اللَّعْمَشِ. [مسلم: ٢٤٨٧، ٢٤٨٨، ٢٤٨٩ ،

٤٦٥٨؛ ترمذي: ٣٨٦١؛ ابن ماجه: ١٦١]

قشوج: اس سے عام طور پر صحابہ کرام ڈکائٹی کی نصلیت تا بت ہوتی ہے بیدہ برزگان اسلام ہیں۔ جن کودیدار رسالت بناہ مُکائٹی کی نصیب ہوا۔ اس کے عنداللہ بڑی اہمیت ہے۔ جریر مُیٹائٹی کی روایت کواہام سلم مُیٹائٹی نے اور محاضر کی روایت کوابال لفتح نے اپنے فوائد میں اور عبداللہ بن داؤد کی روایت کواہام احمد مُریٹیٹی نے وصل کیا ہے۔ خدمت اسلام میں صحابہ کرام ڈکائٹی کی مالی قربانیوں کواس کے نصیلت ماصل ہے کہ انہوں نے ایسے دفت میں خرج کیا جب خت ضرورت تھی ، کافروں کا غلبہ تھا اور مسلمان بختاج سے مقصود مہاجرین اولین اور انصار کی مصل ہے کہ انہوں نے ایسے دفت میں خرج کیا جب خت ضرورت تھی ، کافروں کا غلبہ تھا اور مسلمان بختاج سے مقصود مہاجرین اولین اور انصار کی نصیلت کا بیان کرتا ہے۔ ان میں ابو کمرصدیت ڈٹائٹی بھی سے البلہ باب کی مطابقت صاصل ہوگئی۔ بیصدیت آپ نے اس وقت فرمائی جب خالد بن والیہ اور عبدالرحمٰن بن عوف طبح تھا ہوں کے خالد بن اور میں میں اور عبدالرحمٰن بن کو میں کے ان کو موجودہ فرض کر کے ان کی طرف خطاب کیا۔ مگر بیقول صحیح نہیں ہے کہا کہ بیخطاب ان لوگوں کی طرف خطاب کیا۔ مگر بیقول صحیح نہیں ہے کہا کہ بیخطاب ان لوگوں کی طرف خطاب کیا۔ مگر بیقول صحیح نہیں اور خالد دلائٹی خود صحابہ بڑکائٹی میں سے ہیں۔

٣٦٧٤ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِيْنِ أَبُو الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا عُنْ شَرِيْكِ بْنِ أَبِيْ نَمِر عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، أَخْبَرَنِيْ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِي، ابْنِ الْمُسَيِّبِ، أَخْبَرَنِيْ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِي، ابْنِ الْمُسْعِيدِ أَمَّا خَرَجَ فَقُلْتُ: لَأَلْزَمَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مُلْكَامًا وَلَأَكُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِي هَذَا رَسُولَ اللَّهِ مُلْكَامًا وَلَأَكُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِي هَذَا قَلَانُ فَحَرَجْتُ عَلَى قَلَانُ فَحَرَجْتُ عَلَى النَّبِي مُلْكَامًا فَخَرَجْتُ عَلَى إِنْ أَنْهَا لَوْمَ أَرِيْسِ فَقَالُوا: خَرَجَ وَوَجَّهَ هَا هُنَا فَخَرَجْتُ عَلَى إِنْ أَنْ النَّبِي مُلْكَامًا فَخَرَجْتُ عَلَى إِنْ أَنْ النَّبِي مُلْكَامًا فَخَرَجْتُ عَلَى إِنْ أَنْ النَّبِي مُلْكَامًا فَخَرَجْتُ عَلَى إِنْ أَنْ الْبَابِ وَبَابُهَا مِنْ جَرِيْدِ حَتَّى فَخَرَ اللَّهِ مَلْكُمَا أَوْلُولُ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مَلْكُمَا حَتَّى ذَخَلَ بِثُولَ اللَّهِ مُلْكَامًا عَنْ النَّبِي مَلْكُمَا أَوْلُولُ اللَّهُ مِلْكُمَا مَنْ جَرِيْدٍ حَتَّى فَتَوَضَّا فَقُمْتُ اللَّهُ مَلْكُمَالُ عَنْ اللَّهِ مَلْكُمَا أَنْ عَنْ النَّيْقِ اللَّهُ مَلْكُمَالُ اللَّهِ مَلْكُمَالًا عَنْ اللَّهُ مَلْكُمَا أَنْ عَنْ النَّهُ الْمُسْتُ عَلَى النَّهِ مَلْكُمُ اللَّهُ مَلْكُمَا أَنْ عَلَى اللَّهُ مَلْكُمُ اللَّهُ مُ اللَّهُ مَلْكُمُ اللَّهُ مَلْكُمُ اللَّهُ مَلْكُمُ اللَّهُ مَلَى اللَّهُ مَلْكُمُ اللَّهُ مَلْكُمُ اللَّهُ اللَّهُ مَلْكُمُ الْكُومُ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ الْمُعْلِي اللَّهُ الْمُلْكُمُ اللَّهُ مَلْكُمُ الْمُ اللَّهُ الْمُعْرَامُ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ الْمُعْلَى اللَّهُ الْمُعْلَى اللْمُ اللَّهُ الْمُعْلَى اللَّهُ الْمُعْلَى اللَّهُ الْمُؤْمِلُ اللَّهُ الْمُعْلَى اللَّهُ الْمُؤْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمِلُ اللَّهُ الْمُؤْمُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمِ اللَّهُ الْمُؤْمُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمُ اللَّهُ

اس الا الا الا الا الوا الحن محد بن مسكين نے بيان كيا ، كہا ہم سے يكيٰ بن حسان نے بيان كيا ، كہا ہم سے يكيٰ بن الى حسان نے بيان كيا ، ان سے شريك بن الى خر نے ، ان سے سعيد بن مسيت نے بيان كيا ، كہا بحق كو الوموىٰ اشعرى رفائين نظرى كا ماتھ نہ چھوڑ وں گا۔ انہوں نے بيان كيا كہ پھر وہ مبحد نبوى ميں جاضر ہوئے اور آ تحضرت منائين كے متعلق كيا كہ چھر وہ مبحد نبوى ميں جاضر ہوئے اور آ تحضرت منائين كے بيں اور آ بوجھا تو وہاں موجود لوگوں نے بتايا كہ حضور تو تشريف لے جا چكے بيں اور آ ب اس طرف تشريف لے گئے۔ چنانچ ميں آ ب كم متعلق بو چھتا ہوا آ ب اس طرف تشريف لے گئے۔ چنانچ ميں آ ب كم متعلق بو چھتا ہوا آ ب كے بيچھ بيچھ نكلا اور آخر ميں نے و يكھا كر آ ب (قبائے قريب) بر آ رئيں ميں واخل ہور ہے ہيں۔ ميں درواز ہے پر بيٹھ گيا اور اس كا ورواز ہوگھوركي شاخوں سے بنا ہوا تھا۔ جب آ پ قضائے حاجت كر چكے اور وضو

إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى بِئْرِ أَرِيْسٍ وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْضَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ: لَأَكُوْنَنَّ بَوَّابَ رَسُولِ اللَّهِ مَا لِنَّهُمُ الْيَوْمَ فَجَاءَ أَبُوْ بَكُمْ فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: أَبُوْ بَكُر فَقُلْتُ: عَلَى رِسْلِكَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ا هَذَا أَبُو بَكُرٍ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ: ((الْدَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) فَأَقْبَلْتُ حَتَّى قُلْتُ لِأَبِي بَكُر: ادْخُلْ وَرَسُولُ اللَّهِ مَكْلَمُ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ أَبُوْ بِكُرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَمِيْنِ رَسُولِ اللَّهِ مَا لِنَّهُمْ مَعَهُ فِي الْقُفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِثْرِ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهُمُ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ أَخِي يَتَوَضَّأُ وَيَلَحَقُنِي فَقُلْتُ: إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِفُلَانِ خَيْرًا ـ يُرِيْدُ أَخَاهُ ـ يَأْتِ بِهِ فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ: عَلَى رِسْلِكَ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللَّهِ مَثْلُكُمْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ: ((اتُّذُنُّ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) فَجِنْتُ فَقُلْتُ: ادْخُلْ وَيَشَّرُكَ رَّسُوْلُ اللَّهِ مِنْكُمُ ۚ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَيَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ مَا أَلَهُمْ فِي الْقُفِّ عَنْ يَسَارِهِ وَدَلِّي رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ ثُمَّ وَجَعْتُ فَجَلَسْتُ

بھی کرلیا تو میں آپ کے پاس گیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ بئر ارلیں (اس باغ کے کنویں) کی منڈریر بیٹے ہوئے ہیں، اپنی پنڈلیاں آپ نے کھول رکھی ہیں اور کنویں میں یا وال افکائے ہوئے ہیں۔ میں نے آپ کوسلام کیا اور پھر والین آ کر باغ کے دروازے پر بیٹ گیا۔ میں نے سوچا کہ آج رسول الله مَنْ يَعْيِمُ كا وربان رمول كا _ پھر حضرت ابوكر والنفي آ ئے اور دروازه کھولنا جا ہاتو میں نے بوچھا کہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ابو بر! میں نے کہا تھوڑی در تھر جائے ۔ پھر میں آ مخضرت مُل فیلم کی خدمت میں حاضر ہوااور عرض کیا: یارسول الله! ابو بکر دروازے پرموجود ہیں اور اندرآنے کی اجازت آپ سے جاہتے ہیں۔آ مخضرت مَالْيُمْ نے فرمایا " انبیس اجازت دے دواور جنت کی بشارت بھی۔ "میں درواز میرآیا اور حضرت ابو بمر والنفظ سے کہا کہ اندر تشریف لے جائے اور رسول كريم مَاليَّيْمِ فِي آپ وجنت كى بشارت دى ہے۔ حضرت ابو بكراندرداخل ہوے اورای کویں کی منڈریر رآ مخضرت مَالْ يُنْظِم كي دائن طرف بيش مح اوراي وونول يا وَل كنوي ميل لاكالئ ،جس طرح آنخضرت مَا اليَّيْمُ في لٹکائے ہوئے تھے اور اپنی پٹڈلیوں کو بھی کھول لیا تھا۔ پھر میں واپس آ کر ائی جگد پربیٹے گیا۔ میں آتے وقت اینے بھائی کووضوکرتا ہوا چھوڑ آیا تھا۔وہ مير _ ساتھ آنے والے تھے، ميں نے اسے دل ميس كما، كاش الله تعالى فلان کوخبردے دیتاءان کی مرادایے بھائی سے تھی اور انہیں یہاں پہنچادیتا۔ اتنے میں کی صاحب نے دروازہ پردستک دی میں نے پوچھا کون صاحب ہیں؟ کہا کہ عمر بن خطاب (واللغظ) میں نے کہا کہ تھوڑی در کے لئے تھہر جائے۔ چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر موااورسلام کے بعد عرض کیا کہ عمر بن خطاب (ملائفہ) دروازے پر کھڑے اندر آنے کی اجازت عائة بير -آپ نفرمايان انهيں اجازت دے دواور جنت كى بشارت بھی پہنچا دو۔' میں واپس آیا اور کہا کہ اندر تشریف لے جائے اور آپ کو رسول الله مَنَا لَيْهِم في جنت كى بشارت دى ہے ۔ وہ بھى داخل ہوت اور فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِفُلَانِ خَيْرًا يَأْتِ بِهِ ١٦ ب كساتهاى ميندُ بربائي طرف بين الله بفاك اورائ باؤل كنوي من فَجَاءَ إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابِ فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ الكالت يس يجردرواز يرد كريين كي الرسوچار باكمكاش الله تعالى

نى كريم ئالفاكم كاصحاب مُعَالِمَةُ كَ نَصْلِت

فلاں (آپ کے بھائی) کے ساتھ خیر جا ہتا اور انہیں یہاں پہنچادیتا۔ اسٹے میں ایک اورصاحب آئے اور دروازے پر دستک دی ، میں نے یو چھا، کون صاحب ہیں؟ بولے كەعثان بن عفان (والٹيئؤ) _ ميں نے كہا تھوڑى دير ك لئے رك جائے ، ميل آپ مالينيام ك ياس آيا اور آپ كوان كى اطلاع دی۔آپ نے فرمایا: ''انہیں اجازت دے دواور ایک مصیبت پر جوانہیں بہنچ گی جنت کی بشارت پہنچا دو۔'' میں دروازے پر آیا اوران سے کہا کہ اندرتشریف لے جائے حضوراکرم مَالیّنظم نے آپ کو جنت کی بشارت دی ہا کی مصیبت پر جوآپ کو پہنچ گی۔ وہ جب داخل ہوئے تو دیکھا چبوتر و يرجكنبيس اس لئة وه دوسرى طرف آنخضرت مَا النَّيْمَ كَ سامن بينه كة _ شریک نے بیان کیا کرسعید بن میٹب نے کہامیں نے اس سے ان کی

قبروں کی تاویل لی ہے(کہا*س طرح بنیں* گی)۔

وَجِثْتُ إِلَى النَّبِيِّ مُثْلِثًا مَا أَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ((اثْذَنْ لَهُ وَبَشِّرُهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ)) فَجِئْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ: ادْخُلْ وَبَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللَّهِ مَا لَكُمْ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيْبُكَ فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفُّ قَدْ مُلِيَ فَجَلَسَ وِجَاهَهُ مِنَ الشَّقِّ الآخرِ. قَالَ شَرِيْكُ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: فَأُوَّلْتُهَا قُبُورَهُمْ . [أطرافه في: ٣٦٩٣، ٥٩٢٣، ٢١٢٢، ٧٩٠٧] [مسلم: ١٢٢٤]

فَقَالَ: عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ: عَلَى رِسْلِكَ

تشویج: یسعید بن میتب کی کمال دانائی تقی حقیقت میں اینائی ہوا۔حضرت ابو بحراورحضرت عمر بنائم الله الله علی این وفن ہوئے اور حضرت عمان والنيك آپ كے سامنے بقيع غرفد ميں -سعيد كا مطلب بينين ہے كه ابو بحراور عرف النيك آپ كے داكيں باكيں وفن مول مے كيونكه ايمانيس ہ۔ حضرت ابو بر دالفند کی قبر می کریم مَالفیدم کے باکیں طرف ہاور حضرت عمر والفید کی قبر حضرت ابو بکر والفید کے باکیں طرف ہے۔ نی کریم مالفیدم کی ان مبارک نشانیوں کی بنا پرمتعلقہ جملہ حضرات صحابہ کرام ڈنائٹی کا جنتی ہونا یقینی اسر ہے۔ پھر بھی امت میں ایک ایسا گروہ موجود ہے جو حضرات شیخین کرام ٹھائٹا کی تو بین کرتا ہے۔اس گروہ سے اسلام کو جونقصان پنچاہے وہ تاریخ ماضی کے اوراق پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔حضرت عثان غنی ڈھائٹ کی بابت آپ نے ان کی شہادت کی طرف اشارہ فرمایا جواللہ کے ہاں مقدر تھی اوروہ وقت آیا کہ خود اسلام کے فرزندوں نے حضرت عثان رہائتے؛ جیسے جلیل القدر خلیفه راشد کے خلاف علم بغاوت بلند کیا ، آخر ان کوشہید کر کے دم لیا۔ ۳۹۰اھ کے جج کے موقع پر بقیع غرقد مدینہ میں جب حضرت عثان بذاتين كي قبر پرحاضر ہوا تو ديرتك ماضي كے تصورات ميں كھويا ہوا آپ كى جلالت وشان اورملت كے بعض لوگوں كى غدارى پرسوچتار ہا۔اللہ پاک ان جملہ بزرگوں کو ہماراسلام پہنچائے ،اور قیامت کے دن سب سے ملا قات نصیب کرے ۔ رُمین ، ندکورہ اریس مدینہ کے ایک مشہور ہاغ کا نام تھا۔ اس باغ کے تویں میں جی کریم مظافیظ کی انگوشی جوحضرت عثان ڈاٹٹٹ کی انگلی میں تھی ۔ گرگئ تھی جو تلاش کے باوجود نیل سکی۔ آج کل یہ کنوال مجد قبا ك ياس كهندركي شكل ميس ختك موجود ب_اس جكديد باغ واقع تفا_

(٣١٧٥) مجھ سے محد بن بشار نے بيان كيا ،كہا كه مجھ سے يحي بن سعيد قطان نے بیان کیا،ان سے سعید نے ان سے قادہ نے اوران سے حضرت انس بن ما لک و النفظ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم منافیظ ابو بکر ،عمر اور عثان یک شیم کو ساتھ لے کر احد پہاڑ پر چڑھے تو احد کانپ اٹھا۔ ٱلخَصْرِت مُنَاتِينًا نِ فرمايا ، احد إقرار پكر كه تجه پرايك نبي ايك صديق اور وَشَهِيْدَانِ)). [طرفاه في: ٣٦٨٦، ٣٦٩٩] - ووشهيد بي*ن*_

٣٦٧٥_ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَعِيْدِ عَنْ قَتَادَةً أَنَّ أَنْسَ بْنَ مَالِكِ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ مَالِكُمُ أَحَدًا وَأَبُوْ بَكُرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجِفَ بِهِمْ فَقَالَ: ((الْبُتُ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ

[ابوداود: ۱ ۲۵ ع؛ ترمذی: ۳۶۹۷]

تشوج: نی کریم مظافیظ کی میمجزان پیش کوئی تلی جواب وقت پر پوری ہوئی اور حضرت عمراور حضرت عثان ڈاٹھ بردونے جام شہاوت نوش فرمایا۔ مقصوداس سے حضرت ابو بمرصدیق وٹی ٹھٹ کی نضیلت بیان کرنا ہے۔ احد پہاڑکا کانپ اٹھنا برق ہے جورسول کریم مٹاٹیظ کے ایک مجزہ کے طور پرظہور میں آیا۔ اس سے میکھی ظاہر ہے کہ قدرت کی ہر ہر مخلوق اپنی حد کے اندر شعورز عمر گی رکھتی ہے تھے ہے: ﴿ وَإِنْ مِّنْ شَنْي عَ اِلَّا يُسَبِّحُ بِعَمْدِهِ ﴾ میں آیا۔ اس سے میکھی ظاہر ہے کہ قدرت کی ہر ہر مخلوق اپنی حد کے اندر شعورز عمر گی رکھتی ہے تھے ہے: ﴿ وَإِنْ مِّنْ شَنْي عَ اِلَّا يُسَبِّحُ بِعَمْدِهِ ﴾

٣٦٧٦ حَدَّثَنَا وَهُبُ بُنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا صَخْرٌ عَنْ حَدَّثَنَا وَهُبُ بُنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا صَخْرٌ عَنْ نَافِعِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بُنَ عُمْرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ مُنَّ عُمْرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ مُنْ عُمْرُ فَآخَذَ أَبُوْ بَكُرِ الدَّلُو مِنْهَا خَاءَ نِي أَبُو بَكُرِ وَعُمْرُ فَآخَذَ أَبُو بَكُرِ الدَّلُو الدَّلُو خَاءَ نِي أَبُو بَكُرِ وَعُمْرُ فَآخَذَ أَبُو بَكُرِ الدَّلُو فَنَوْ بَيْنِ وَفِي نَزُعِهِ ضَعْفُ فَانَزَعَ ذَنُوبُكُ أَوْ بَكُرٍ الدَّلُو الدَّلُو الدَّلُو بَنْ يَدِهِ فَرُبًا فَلَمْ أَرُ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ فَلَا مَنْ النَّاسِ يَقُرِي فَوِيّهُ فَوَيَّهُ فَنَزَعَ حَتَى غَبِهُ مَنْ النَّاسُ بِعَطَنِ). قَالَ وَهْبُ الْعَطَنُ مَنْ النَّاسُ بِعَطَنَ). قَالَ وَهْبُ الْعَطَنُ مَنْ النَّاسُ بِعَطَنَ). قَالَ وَهْبُ الْعَطَنُ مَنْ الْإِلِلُ يَقُولُ : حَتَّى رَوِيَتِ الْإِلِلُ مَنْ النَّاسُ بِعَلَى . قَالَ وَهْبُ الْعَطَنُ مَنْ النَّاسُ بِعَطَنِ). قَالَ وَهْبُ الْعَطَنُ مَنْ النَّاسُ بِعَطَنَ). قَالَ وَهْبُ الْعَطَنُ مَنْ الْإِلِلُ يَقُولُكُ : حَتَّى رَوِيَتِ الْإِلِلُ مَنْ النَّاسُ بِعَلَى أَنْ عَتَى رَوِيَتِ الْإِلِلُ مَنْ النَّاسُ بَعَلَى أَنْ حَتَّى رَوِيَتِ الْإِلِلُ مَنْ النَّاسُ بَعَلَى الْمَاسُ الْعَالُولُ الْمَالَاتِ مَتَى رَوِيَتِ الْإِلِلُ الْمَالَاتِ مَتَى رَويَتِ الْإِلْ الْمَالَاتِ الْمَالَاتُ عَتْ الْمَالَاتُ عَتْ الْمَالُولُ الْمَالَاتِ الْمَالَاتِ الْمَالَاتِ الْمَالَالَ عَلَى الْهَالِي الْمَالَاتِ الْمَالَالَةُ مَنْ اللَّالَاقُولُولُولُولُ الْهِ الْمَالَاتِ اللَّهُ الْمَالَاتِ الْمَالَالَةُ الْمُلْلُكُ الْهُ اللَّهُ الْمُؤْمِلُ اللَّهُ الْمُعْلَالُ مِنْ اللَّهُ الْمُولُ الْمُؤْمِلُ اللَّهُ الْمُؤْمِلُ اللَّهُ الْمَالَى الْمُعْلَى اللَّهُ الْمُؤْمِلُ اللَّهُ الْمُؤْمِلُ اللَّهُ الْمُؤْمِلُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمِلُ اللَّهُ الْمُؤْمِلُ اللَّهُ الْمُؤْمِلُ اللَّهُ الْمُؤْمِلُ اللَّهُ الْمُؤْمِلُ اللَّهُ الْمُؤْمِلُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمُ اللَّهُ الْمُؤْمِلُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمِلُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُو

(٣٦٧٦) جھے ہے ابوعبداللہ احمد بن سعید نے بیان کیا ، کہا ہم ہے وہب بن جریہ نے بیان کیا ، ان سے نافع نے اور ان بن جریہ نے بیان کیا ، ان سے نافع نے اور ان سے حفر سے بیان کیا کہ رسول اللہ مظافیۃ نے فرمایا:

د' میں آیک کویں پر (خواب میں) کھڑا اس سے پانی تھینچ رہا تھا کہ میر ہے پاس ابو بکر اور عرب بھی پہنچ گئے ۔ پھر ابو بکر ڈاٹٹوڈ نے ڈول لے لیا اور ایک یا دو دول تھینچ ۔ ان کے تھینچ میں ضعف تھا اور اللہ تعالی ان کی مغفرت کر ہے گا۔ پھر ابو بکر دلالٹوڈ نے نے دول ان کی مغفرت کر ہے گا۔ پھر ابو بکر دلالٹوڈ کے ہاتھ سے ڈول بحر رالٹوٹوئ نے لیا اور ان کے ہاتھ سے دول کی شکل میں ہوگیا ۔ میں نے کوئی میں جوگیا ۔ میں نے کوئی میت والا اور بہادر انسان نہیں دیکھا جو آئی حسن تدبیر اور مضبوط قوت کے ہمت والا اور بہادر انسان نہیں دیکھا جو آئی حسن تدبیر اور مضبوط قوت کے ساتھ کا م کرنے کا عادی ہو ۔ چنا نچے انہوں نے اتنا پانی تھینچا کہ لوگوں نے اونٹوں کو پانی پلانے کی جگہیں بھر لیں ۔ وہب نے بیان کیا کہ "العطن " اونٹوں کے بیضے کی جگہیں بھر لیں ۔ وہب نے بیان کیا کہ "العطن " ہوئے کہ دولتے ہیں ۔ اونٹوں کے بیضے کی جگہ کو کہتے ہیں ۔ عرب لوگ بولتے ہیں ۔ اونٹ سیر اب اونٹوں کے بیضے کی جگہ کو کہتے ہیں ۔ عرب لوگ بولتے ہیں ۔ اونٹ سیر اب اونٹوں کے بیضے کی جگہ کو کہتے ہیں ۔ عرب لوگ بولتے ہیں ۔ اونٹ سیر اب اونٹوں کے دول کی دولتے ہیں ۔ اونٹوں کی دولتے ہیں ۔ اونٹ سیر اب

تشوج: بیط بین پہلے بھی گزر پکی ہےاور حضرت صدیق بٹائٹوئو کی بینا تو انی کوئی عیب نہیں ہے جوان کے لیے خلقی تھی۔اس نا تو انی کے باوجود ڈول انہوں نے پہلے سنجالا ،اس سے حضرت عمر بڑائٹوئو پران کی فوقیت ٹابت ہوئی۔

٣٦٧٧ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ صَالِح حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ صَالِح حَدَّثَنَا عِيْدِ بْنِ عِيْسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةً عَنِ ابْنِ وَقِقْ فِي قَوْمٍ عَنِ ابْنِ عَبْسِ قَالَ: إِنِّيْ لَوَاقِفَ فِي قَوْمٍ فَلَا عَنْ اللَّهُ لِعُمْرٌ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَدْ وُضِعَ عَلَى سَرِيْرِهِ إِذَا رُجُلٌ مِنْ خَلْفِيْ قَدْ وَضَعَ عَلَى سَرِيْرِهِ إِذَا رُجُلٌ مِنْ خَلْفِيْ قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلَى مَنْ كِي يَقُولُ: يَوْحَمُكَ اللَّهُ إِنْ مَعْ صَاحِبَيْكَ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ

اورابو بمر ولالنوني آكساتھ دفن كرائے گاميں اكثر رسول الله مئل تي آم كويوں فرماتے سنا كرتا تھا: ' ميں اور ابو بمراور عمر نے ميں نے آور ابو بمراور عمر نے ميں نے آور ابو بمراور عمر كئے ۔'' اس لئے مجھے يہى اميد تھى كه الله تعالى آپ كوان ،ى دونوں بزرگوں كے ساتھ ركھے گا۔ ميں نے مؤكر ديكھا تووہ حضرت على ولائش تھے۔

لِأَنِّي كَثِيْرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللَّهِ عَلَيْمً اللَّهِ عَلَيْمً اللَّهِ عَلَيْمً اللَّهِ عَلَيْمُ وَعُمَرُ، وَفَعَلْتُ وَأَبُوْ بَكُو وَعُمَرُ، وَفَعَلْتُ وَأَبُوْ بَكُو وَعُمَرُ، وَانْطَلَقْتُ وَأَبُوْ بَكُو وَعُمَرُ) فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُوْ أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَهُمَا فَالْتَفَتُ فَإِذَا هُوَ عَلِيَّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

[طرفه في: ٣٦٨٥] [مسلم: ٦١٨٧، ٢١٨٨؛

ابن ماجه: ٩٨].

تشرى : سجان الله! بيجارون خليفه ايك دل اورايك جان تصاورايك دوسر عك خيرخواه اور ثناخوال تصاور جس نے بيگان كيا كه بيآ پس ميل ايك دوسرے ك خيرخواه اور ثناخوال تصاور بدخواه تصوه مردودخود بدباطن اور منافق ب-المدء بقيس على نفسه كامصدات ب- يج ب:

چه نسبت خاك رابه عالم پاك كجا عيسى كجا دجال ناپاك

حافظ نے کہا کہ حضرت ابو برصدیق وٹائٹو سل کا شکار ہوئے ، واقدی نے کہا کہ انہوں نے سردی میں عسل کیا تھا، پندرہ دن تک بخار ہوا۔ بعض نے کہا کہ یہودیوں نے ان کوز ہر دے دیا تھا۔ ۱۳ بماہ جمادی الاخری انہوں نے انتقال فرمایا ، ان کی خلافت دو برس تین ماہ اور چند دن رہی۔ تی کریم مَنافِیْظِ کی طرح ان کی عمریمی انتقال کے وقت تریسٹھ ۲۳ سال کی تھی۔ رضی الله عنه وارضاہ و حشونا الله فی حدامه۔

٣٦٧٨ عَدَّنَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْأُوْزَاعِيِّ عَنْ يَخْيَى بْنِ
حَدَّنَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْأُوْزَاعِيِّ عَنْ يَخْيَى بْنِ
أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُرْوَةً
ابْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُرْوَةً
ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو
عَنْ أَشَدُ مَا صَنَعَ الْمُشْرِكُوْنَ بِرَسُولِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مُعَيْطٍ جَاءَ إِلَى قَالَ: رَأَيْتُ عُقْبَةً بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ جَاءَ إِلَى عَنْقِهِ فَخَنَقَهُ بِهِ خَنْقًا شَدِيْدًا فَجَاءَ أَبُو بَكُرِ النَّيِّ مَنْ وَضَعَ رِدَاءَهُ فِي عُنْهِ فَعَلَى وَلَا تَقْتَلُونَ رَجُلًا أَنْ عَنْهُ فَقَالَ: ﴿ الْتَقْتَلُونَ رَجُلًا أَنْ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَ كُمْ بِالْبِيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَ كُمْ بِالْبَيْنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَ كُمْ بِالْبَيْنَاتِ مِنْ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَ كُمْ إِلْمُ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَ كُمْ إِلْمُقَالَ مَا مَنْ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَ كُمْ إِلَيْقِيْلُونَ وَكُمْ الْمُعْمِلِهُ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَ الْمُعْمَ اللَّهُ وَقَدْ الْمُعْمَاءَ الْمُعْمَى اللَّهُ وَقَدْ الْمُعْمِلُونَ وَلَا مُعْمَاءَ الْمُدْوِيَةُ وَقُولُ وَالْمُعْمِ الْمُعْمِ الْمُعْمَلِيْدُانِهُ وَقُولُ وَالْمُونَ وَلَا اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَلَا اللَّهُ وَقُدْ الْمُعْمُ الْمُعْلِيْلِيْلِيْنَانِ الْمُولِي وَلَا اللَّهُ وَالْمُوالِي الْمُعْلِقِي الْمُؤْلِقِيلُ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْلِقُولُ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ اللَّهُ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمُؤْمِ الْمِلْمُ الْمُؤْمِ ال

تشوج: ان جمله احاديث ك فل كرنے سے حضرت ابو برصديق والفيا كے مناقب بيان كرنامقصود ہے-

[بَابُ] مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الْحَطَّابِ

باب: حضرت الوحفص عمر بن خطاب قرشي عدوي والنيه

أَبِي حَفُصِ الْقُرَشِيِّ الْعَدَوِيِّ كى فضيلت كابيان

تشويج: حضرت عمر دالني كانب نامه بيرم عمر بن خطاب بن قيل بن عبدالعزى بن رباح بن عبدالله بن قرط بن زراح بن عدى بن كعب بن اوى بن غالب ۔ تو وہ کعب میں نبی کریم من فیل کے نسب سے مل جاتے ہیں ، ان کا لقب فاروق تھا جو نبی کریم من فیل کے دیا تھا، بعض نے کہا حضرت جبرائیل علیمیا بیلقب لے کرآئے تھے۔غرض عدالت اورعلم، سیاست مدن اورحسن تدبیراورا نظام مکی میں اینانظیز بیں رکھتے تھے۔ان کی میرت طیب پر دنیا کی پیشتر زبانوں میں مطول اور مختفر کافی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ان کے مناقب مے متعلق یہاں جر پچھے فدکورہے وہ ہشتے نبوندازخروارے ہے۔ ٣٦٧٩ حَدُّنُنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالِ، حَدَّثَنَا

(٣٦٤٩) ہم سے جاج بن منہال نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالعزیز بن ماجشون نے بیان کیا ، کہا ہم سے محمد بن منکدر نے بیان کیا اور ان سے عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ الْمَاجِشُوْن، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ حضرت جابر بن عبدالله والنه الله الله الله على كريم من النيام في مرايا: "مين (خواب مين) جنت مين داخل مواتو وبان مين في الوطلحد واللين كي بوی رمصاء کود مکھا اور میں نے قدموں کی آ وازسی تو میں نے بوچھا، ب كون صاحب بين؟ بتايا كميا كه يه بلال وكالنفؤ بين اور مين في ايكمل ديكها اس كسامن ايك ورت تقى ، يس نے يو چھايكس كامكل ہے؟ تو بتايا كريہ عمر بن خطاب داللفظ كا ہے - ميرے دل ميں آيا كه اندر داخل ہوكراہے دیکھول کیکن مجھے عمر کی غیرت یاد آئی (اوراس لئے اندر داخل نہیں ہوا)'' ال برحفرت عمر والنيئانے روتے ہوئے کہا ميرے مال باپ آپ برفدا

تشويع: ندكوره خاتون رميصاءنا مي حضرت انس خالفينا كي والدو بير - يرفظ رمص سے بے رمص آگھ کے ميل كو كہتے ہيں،ان كي آگھوں ميں ميل

(٣٧٨٠) م سے سعید بن الی مریم نے بیان کیا، کہا م کولیف نے خردی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے بیان کیا ،ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے سعید بن میںب نے خبر دی اور ان سے حضرت ابو ہر رہ و والنو نے بیان کیا كبهم رسول الله مَا ال " میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خواب میں جنت ویکھی ، میں نے ویکھا کہ ایک ورت ایک محل کے کنارے وضو کررہی ہے۔ میں نے بوچھا محل کس کا ہے؟ تو فرشتوں نے جواب دیا کہ عمر ڈالٹنا کا۔ پھر مجھے ان کی غیرت و حیت یاد آئی اور میں و میں سے لوٹ آیا۔ 'اس پر حضرت عمر اللفظ رود ہے اورعرض كيايارسول الله! كيايس آب يرجمي غيرت كرول كا؟

ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ مَا لِنَّا إِنَّ ((رَأَيْتُنِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ وَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْضَاءِ امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةً وَسَمِعْتُ خَشَفَةً فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: هَذَا بِلَالْ وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنَاءِ هِ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ : لِمَنْ مَلَا؟ فَقَالَ:لِعُمَرَ بُنِ الْخَطَّابِ. فَأَرَدُتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَذَكُرْتُ غَيْرَتَكَ)) فَقَالَ عُمَّرُ: بِأْبِيْ وَأَمِّيْ يَا رِّسُوْلَ اللَّهِ! أَعَلَيْكَ أَغَارُ؟ [طرفاه في: ٧٢٢، ٥٢٢٦] [مسلم: ٦٣٢١] رہتا تھا،اس لئے وہ اس لقب ہے مشہور تھیں۔ ٣٦٨٠ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

أُخْبَرَنِي سَعِيدُ بنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ

قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ مَكْ مُ إِذْ قَالَ:

((بَيْنَا أَنَا نَالِمٌ رَأَيْتَنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ

تَتَوَضَّأُ إِلَى جَالِبٍ قَصْرٍ فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا

الْقَصْرُ قَالُوا: لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ

مُدْبِرًا)) فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ: أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا

رَسُوْلَ اللَّهِ؟ [راجع: ٣٢٤٢]

(٣٦٨١) مجھے سے ابدِ جعفر محمد بن صلت كونى نے بيان كيا ، انہوں نے كہا ہم ے عبداللہ بن مبارک نے بیان کیا ،ان سے بونس نے ،ان سے زہری نے بیان کیا، کہا مجھ کو حزه نے خردی اور انہیں ان کے والد (عبد الله بن عمر ولی انگا) نے کرسول الله مَالَيْظِم نے فرمایا "میں نے خواب میں دودھ پیا، اتنا کہ میں دودھ کی تازگ دیکھنے لگا جومیرے ناخن یا ناخنوں پر بدرہی ہے۔ پھریس نے پیاله عمر دلائفیز کودے دیا۔ 'صحابہ مِثَاثَیْنَ نے بوجھایارسول!اسخواب كتبيركيا بآپ ماليلل نے فرمايا: "اس كى تعبير علم ہے۔"

(٣١٨٢) م سے محد بن عبداللہ بن نمير نے بيان كيا، كها بم سے محد بن بشر نے بیان کیا، کہا ہم سے عبیدائلد نے بیان کیا، کہا کہ محصے ابو کربن سالم نے بیان کیا،ان سے سالم نے اوران سے حضرت عبداللہ بن عمر والفجانانے كرنى كريم مَا يَيْنِ فِي فرمايا: "ميس فواب مين ويكها كديس ايك كوي ے ایک ڈول تھینچ رہا ہوں ،جس پر چرخ لکڑی کا لگا ہوا ہے۔ پھر حضرت ابو بر دانشن آئے اور انہوں نے بھی ایک یا دوڈ ول کھنچ مر کمزوری کے ساتھ اوراللدان کی مغفرت کرے ۔ پھر حضرت عمر دلائٹی آئے اوران کے ہاتھ میں وہ ڈول ایک بہت بڑے ڈول کی صورت اختیار کر گیا۔ میں نے ان جبیامفبوط اور باعظمت مخض نہیں دیکھاجواتی مضبوطی کے ساتھ کام کرسکتا ہو۔انہوں نے اتنا کھیٹیا کہ لوگ سیراب ہو سکتے اوراپیے اونٹوں کو پلا کران کے ٹھکا ٹوں پر لے مجئے ۔''ابن جبیر نے کہا کہ عبقری کامعنی عمدہ زرابی۔ یجیٰ بن زیاد فری نے کہا، زرابی ان بچھونوں کو کہتے ہیں جن کے حاشے باریک، عصلے ہوئے بہت کثرت سے ہوتے ہیں۔ اور عقری سردار کو بھی کہتے ہیں

[راجع: ٣٦٣٤] [مسلم: ٣٦٣٦]

تشويج: يرترجمهاس صورت ميس ب جب حديث ميس لفظ ((بكرة)) فتح با اور كانب بويعني وه كول لكزي جس سے وول لاكا ديتے بيس ، اگر ((بكرة)) سكون كاف موتوتر جمديول موكاء وودولجس سے جوان او فى كودود علاتے ين -

(حدیث میں عبقری) سے یہی مراد ہے۔

(٣١٨٣) بم سعبدالعزيز بنعبداللدف بيان كيا ، كما بم سابرابيم بن سعد نے بیان کیا، (دوسری سند) ہم سے علی بن عبدالله مدیق نے بیان کیا، کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا ،ان سے صالح نے ،ان سے ابن شہاب نے ، کہا مجھ کوعبد الحمید

٣٦٨١ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُوْ جَعْفَرٍ الْكُوْفِيُّ، جَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُؤنِّسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مِلْكُمُ قَالَ: ((بَيْنَا أَنَا نَاثِمْ شَرِبْتُ يَعْنِي اللَّهَنَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَى الرِّيِّ يَجْرِيُ فِي ظُفُرِي أَوْ فِي أَظْفَادِي لَهُمْ نَاوَلْتُ عُمَرَ) قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ قَالَ: ((الْعِلْمَ)). [راجع: ٨٢] ٣٦٨٢ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بِنُ عَبْدِ اللَّهِ بِن نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ سَالِمٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيُّ مَا لَكُمَّ قَالَ: ((أُرِيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَلْزِعُ بِلَدَّلْهِ بَكُرَةٍ عَلَى قَلِيْبٍ فَجَاءَ أَبُوْ بَكُرٍ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا أَوْ ذَنُوْبَيْنِ نَزُعًا ضَعِيْفًا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ جَاءً عُمَرُ بُنُّ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِيْ فَرِيَّهُ حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوْا بِعَطَنٍ)) قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ: الْعَبْقَرِيِّ: عِتَاقُ الزَّرَابِيِّ وَقَالَ يَحْيَى: الزَّرَابِيِّ:الطَّنَافِسُ لَهَا خَمْلٌ رَقِيْقٌ ﴿ مَبْثُونُكُهُ ﴾ [الغاشيه: ١٦] كَثِيْرَةً وَهُوَ سَيِّدُ الْقَوْمِ أَعْنِي الْعَبْقَرِيُّ.

٣٦٨٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدِء حَ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِاللَّهِ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ صَالِحِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

بن عبدار حن بن زید نے خبر دی ، انہیں محد بن سعد بن ائی وقاص نے خبر دی اوران سےان کے دالد (حضرت سعد بن ابی وقاص دلالٹیئز)نے بیان کیا کہ حضرت عمر دلالفن نے رسول الله منافیز مے اندر آنے کی اجازت جاہی۔ اس وقت آپ کے پاس قریش کی چندعورتیں (امہات المونین میں سے) بیٹی باتیں کررہی تھیں اور آپ کی آواز سے بھی بلند آواز کے ساتھ آپ سے نان ونفقہ میں زیادتی کی درخواست کررہی تھیں ، جول ہی حضرت عمر ماللند نے اجازت چاہی تو وہ تمام کھڑی ہوکر بردے کے چیچے جلدی سے بھاگ کھڑی ہوئیں ۔آخر رسول الله مظافیظم نے اجازت دی اور وہ واخل ہوئ تورمول الله مَا اللهُ عَلَيْمُ مُسكرار ہے تھے حضرت عمر واللهُ عَنْ نے عرض كيايار سول الله! الله تعالى آپ كو بميشه خوش ركھ_آپ نے فرمايا: "مجھے ان عورتوں برہنی آ رہی ہے جوابھی میرے پاس بیٹھی ہوئی تھیں لیکن تمہاری آ واز سنتے ہی سب پردے کے بیچھے بھاگ گئیں۔'' حضرت عمر اللیوٰ نے عرض کیا یارسول! ڈرنا تو انہیں آپ سے چاہم تھا۔ پھر انہوں نے (عورتوں سے) کہاا ہے اپنی جانوں کی دشمنوائم مجھ سے تو ڈرتی ہوادر سول الله مَنَا لِيَهِمْ سِنْهِينِ وْرِتْمِن عُورتُون نِي كَهَا كَهُ بِان ، آبِ تُعْمِك كَهِمْ بِين _ حضوراكرم مَاليَّيْظِ كِمقالِعِين آپ كبين زياده بخت جين -اس بررسول الله مَا يُنْكِمُ ن فرمايا: "ا ابن خطاب! اس ذات كي تم جس كم المحديد میری جان ہے،اگر بھی شیطان تم کوکسی راستے پر چاتا دیکھے لیتا تو اسے چھوڑ کروه کمی دوسرے رائے پرچل پڑتا۔''

أُخْبَرَنِي عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْن زَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَاصٍ، أُخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْحَطَّابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ مِلْكُمَّ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشِ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ َ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ مُشْكِئًا فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُولُ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا يُضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! فَقَالَ النَّبِيُّ مُشْكِمٌ: ((عَجِبْتُ مِنْ هَوُلَاءِ اللَّائِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ)) فَقَالَ عُمَرُ: فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبِّنَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنُّمَّ قَالَ عُمَرُ: يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّا أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللَّهِ مُلْكُلًّا؟ فَقُلْنَ: نَعَمْ أَنْتَ أَفَظُ . وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ كُلْكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مُشْكُمُةُ: ((إِيَّهِ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِيُ نَفْسِي بِيَدِهِ إِ مَا لَقِيكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجَّا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجُّكَ)). [راجع:

تشويج: آپ نے دعافر مائی تھی یا اللہ! اسلام کوعمریا پھر ابوجہل کے اسلام ےعزت عطا کر۔ اللہ نے حضرت عمر والنفؤ کے حق میں آپ کی دعا قبول فرمائی جن محصلمان ہوئے برسلمان کعبیں علانینماز پڑھے مگاور بلیج اسلام کے لئے راستہ کمل میا،ان کے اسلام لانے کاواقعہ شہورہے۔

> ٣٦٨٤ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَخْيَى عَنْ إِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: مَازِلْنَا أَعِزَّةُ مُنْدُ أُسْلَمَ عُمَرُ. [راجع:٣٨٦٣]

٣٦٨٥ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ،

(٣١٨٢) م ع محد بن فني في بيان كيا، كها مم س يكيل في بيان كيا، ان سے اساعیل نے بیان کیا ، کہا ہم سے قیس نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود والثنة نے كہا كەحفرت عمر والثنة كاسلام لانے كے بعد پر جميں بمیشهٔ عزت حاصل ر_ای _

(٣١٨٥) بم عبدان نے بيان كيا، كها بم كوعبدالله نے خبر دى، كها بم

ے عربن سعید نے بیان کیا،ان سے ابن الی ملیکہ نے اور انہوں نے ابن عباس بنانیکنا کو کہتے سا کہ جب عرفالغیا کو (شہادت کے بعد) ان کے بسر پررکھا گیا تو تمام لوگوں نے نعش مبارک کو گھیرلیا اوران کے لئے (رب ے) دعا اور مغفرت طلب کرنے لگے یغش ابھی اٹھائی نہیں گئی تھی ، میں بھی وہیں موجود تھا۔ای حالت میں اچا تک ایک صاحب نے میراشانہ پکڑ

لیا، میں نے دیکھا تو وہ علی ڈاٹنٹو تھے۔ پھر انہوں نے عمر ڈاٹٹٹو کے لئے دعائے رحمت کی اور (ان کی نعش کو مخاطب کرکے) کہا، آپ نے اپنے بعد

سى بھی خض کوئیں چھوڑا کہ جے دیکھ کر مجھے بیمنا ہوتی کہاس کے مل جیسا عمل كرتے ہوئے ميں الله سے جاملوں اور الله كى قتم جھے تو (يہلے سے)

یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کوآپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ ہی رکھے

گا_میرابیقین اس وجهد عضا که میں نے اکثر رسول الله مَالَّيْظِ کی زبان مبارک سے بیالفاظ سنے تھے کہ ' میں، ابو براور عرصے ۔ میں، ابو براور عمر

داخل ہوئے۔ میں ، ابو بحراور عمر ما ہرآئے۔''

(٣١٨٦) م سےمسدونے بيان كيا ،كما ممسے يزيد بن زرائع نے بيان كيا ، كها بم سے سعيد بن الى عروب نے بيان كيا (دومرى سند) امام بخاری و الله فرماتے میں اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا ،ان سے محر بن سوام

اور کمس بن منهال نے بیان کیا ،ان سے سعید نے بیان کیا ،ان سے قادہ نے اور ان سے حضرت انس بن مالک دانشنے نے بیان کیا کہ نی کرمم مالیکی

احد پہاڑ پر چڑھے تو آ ب کے ساتھ ابو بکر ، عمر اور عثان ٹفائش مجی تھے۔

يها الرزن لكاتو آ مخضرت مَا يَعْمِمُ في إلى عاس مارا اورفر مايا: ''احداِ گھېراره كەنچھ پرايك نى ،ايك صديق اوردوشېيدې تو بين-''

(٣١٨٧) بم سے يحلى بن سليمان نے بيان كيا ،كہا كه جھے سے عبداللد بن وہب نے بیان کیا ، کہا کہ مجھ سے عمر بن محد نے بیان کیا ،ان سے زید بن اسلم نے بیان کیا اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا ، انہوں نے کہا کہ عبدالله بن غر وللنه أن مجه سائے والدحضرت عمر ولا في كيمن حالات یو چھے ، جو میں نے انہیں بتا دیئے تو انہوں نے کہا، رسول اللہ مَلَ ﷺ کے

أُخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: وُضِعَ عُمَرُ عَلَى سَرِيْرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيْهِمْ فَلُمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَجُلُ آخِذُ مَنْكِبِي فَإِذَا عَلِيٌّ فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ وَقَالَ: مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ وَأَيْمُ اللَّهِ! إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَحَسِبْتُ أَنِّي كُنْتُ كَثِيرًا أَسْمَعُ النَّبِيِّ مَا اللَّهِ يَقُوْلُ: ((ذَهَبُتُ أَنَا وَأَبُوْ بَكُوٍ وَعُمَّرُ وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بُكُرٍ وَعُمَرًى). [راجع: ٣٦٧٧]

٣٦٨٦ حَدَّثَنَا مُسَدَّدً، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ غَرُوْبَةَ وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةً: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بِنُ سَوَاءٍ وَكَهْمَسُ بِنُ الْمِنْهَالِ قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةً عَنْ أَنْسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ مَا لِنَّاكُمُ أُحُدًا وَمَعَهُ أَبُوْ بَكُرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ فَقَالَ: ((الْبُتُ أُحُدُ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ

أَوْ صِدِّيقُ أَوْ شَهِيدٌ)). [راجع: ٣٦٧٥] تشريج: خلفا كي نضيات من ني كريم من الني خ بطور پيتكى فرمايا شهيدون سے مفرت عمراور مفرت عثان من النا الله الله مرادين

> ٣٦٨٧ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِيْ عُمَرُ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ

زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ عَنْ بَعْضِ شَأْنِهِ يَعْنِيْ عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ

[كِتَابُ فَضَائِلِ أَصْعَابِ النَّبِي عَلَيْهِ] ﴿ 122/5 ﴿ الْكِتَابُ فَضَائِلِ أَصْعَابِ اللَّهُ اللَّهُ كَا نَصْلِت

رَسُولِ اللَّهِ مَكْتُكُمُ مِنْ حِيْنَ قُبِضَ كَانَ أَجَدً بعد مِس نِ كَى يَحْصَ كودين مِس اتّى زياده كوشش كرنے والا اورا تنازياده كَيْ وَأَجْوَدَ حَتَّى انْتَهَى مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. نهيس ديكها اوريه ضائل حضرت عمر بن خطاب رِحْتم مو مُكت

تشوج : مرادیہ ہے کہ اپنے عہد خلافت میں حضرت عمر بن خطاب رہائٹنڈ بہت پڑے دلا ور، بہت بڑے تی اور اسلام کے ظیم ستون تھے۔منقبت کا جہال تک تعلق ہے حضرت ابو بکر رہائٹنڈ کامقام جملہ صحابہ سے اعلیٰ وار فع ہے۔

٣٦٨٨ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْب، حَدَّثَنَا ﴿ ٣١٨٨) بم سيسليمان بن حرب في بيان كياء كها بم سعماد بن زيد حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنْسٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ نے بیان کیا ان سے ثابت نے اور ان سے حضرت انس بن مالک دالشہ النَّبِيُّ مَا اللَّهُ عَن السَّاعَةِ، فَقَالَ: مَتَى فَي كُماكِ ماحب (دُوالْخُو يَصرُ وَيا ابومُوكُ) فِي رسول الله مَا يُؤْمِ س السَّاعَةُ؟ قَالَ: ((وَمَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا)) قَالَ: لا قيامت كي بارے من يوچها كدتيامت كب قائم موكى؟ اس برآ پ نے شَىءَ إِلَّا أَنِّي أُحِبُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مَا لِكُمْ فَقَالَ: فرمایا: "تم نے قیامت کے لئے تیاری کیا کی ہے؟" انہوں نے عرض کیا ((أَنْتُ مَعَ مَنْ أَخْبَبْتُ)) قَالَ أَنْسُ: فَمَا م مجمع میں ، سوااس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے عبت رکھتا ہوں۔ وَرْحْنَا بِشَيْءٍ فَرَحْنَا بِقُولِ النَّبِيِّ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ آ تخضرت مَا الله في فرماياً " محرمهارا حشر بهي البيس كي ساته موكاجن مَعَ مَنْ أَحْبَبْتِ)). قَالَ أَنسُ: فَأَنَا أُحِبُ سے تہیں مبت ہے۔ ' حضرت اس داللہ نے بیان کیا کہ میں بھی اتی خوثی كى بات سے بھى نہيں موئى جتنى آپ كى بدحديث من كرموئى كە" تمهارا النَّبِي مَثْنَكُمُ وَأَبَا بَكُرٍ وَعُمَرَ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْل حشرانبیں کے ساتھ ہوگا جن ہے تمہیں مجت ہے۔ "حضرت الس بطالمنا نے كباكه من بهى رسول الله مَا يُنظِم سي اور حفرت الوكر وعمر والعَبْن سي محبت أَعْمَالِهِمْ. [اطرافه في: ١١٦٧، ٦١٧١، ١٥٧٥] ر کھتا ہوں اور ان سے اپنی اس محبت کی وجد سے امید رکھتا ہوں کہ میرا حشرن [مسلم: ۱۷۱۳].

انہیں کے ساتھ ہوگا ،اگر چہ میں ان جیسے عمل نہ کرسکا۔ تشویج: حضرت انس ڈاٹٹو کے ساتھ متر جم وہا شرک ہمی یہی دعاہے۔

سعد ابراہیم بن سعد کی بن قزعہ نے بیان کیا ، کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا ، ان سے ان سے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ ڈالٹھ نے بیان کیا کدر سول اللہ مطالبہ نے فرمایا: "تم سے کہی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے ، اور اگر میری امت میں کوئی ایسا محف ہو وہ عمر ہیں۔ "زکریا بن زائدہ نے اپنی روایت میں سعد سے یہ بوطایا ہے کہ ان سے ابوسلمہ نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ دلالٹو کو سایا ہے کہ ان سے ابوسلمہ نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ دلالٹو کے کہ نی کریم مظالبے نے فرمایا: "تم سے پہلے بنی اسرائیل کی امتوں میں کے کہ نی نہیں ہوتے اور اس کے باوجود فرشت کے کہولوگ ایسے ہوا کرتے تھے کہ نی نہیں ہوتے اور اس کے باوجود فرشت کے کہولوگ ایسے ہوا کرتے تھے کہ نی نہیں موتے اور اس کے باوجود فرشت ان سے کلام کیا کرتے تھے اور اگر میری امت میں کوئی ایسا محف ہوسکتا ہے تو

٣٦٨٩ حَدَّثَنَا يَحْبَى بْنُ قَزَعَةً ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ سَعْدِ عَنْ أَبِي سَلَمَةً عَنْ أَبِي ابْنُ سَعْدِ عَنْ أَبِي عَنْ أَبِي سَلَمَةً عَنْ أَبِي مَكْ أَبِي سَلَمَةً عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً قَالَ: ((لَقَدُ كُانَ فِينَ الْكُمْ مِنَ الْأُمْمِ مُحَدَّدُونَ فَإِنْ يَكُ كُانَ فِينَ أَمْيَى أَحَدُ فَإِنَّهُ عُمَرُ)). [راجعْ ١٩٤٩] فِي أُمْيِي أَحَدُ فَإِنَّهُ عُمَرُ)). [راجعْ ١٩٤٩] فَي أُمْيِي أَحِدُ فَإِنَّهُ عُمَرُ)). إراجعْ عَنْ أَبِي زَائِدَةً عَنْ سَعْدِ عَنْ أَبِي زَائِدَةً عَنْ سَعْدِ عَنْ أَبِي رَائِدَةً عَنْ سَعْدِ عَنْ أَبِي شَلِكُمْ مِنْ بَنِي مُلْكُمْ مِنْ بَنِي (لَقَدُ كَانَ فِيمُنْ [كَانَ] فَلْكُمْ مِنْ بَنِي السَوَائِ فَي مِنْ بَنِي إِنْ يَكُونُوا إِنْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا

أَنْيِيَاءً فَإِنْ يَكُنُ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمّرُ) قَالَ ووحضرت عربين "ابن عباس والتَّالله ال يَكُنُ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمّرُ) قَالَ ووحضرت عربين "ابن عباس والتَّلله الله يكن في وَلا مُحدّدت ابْنُ عَبَّاسٍ: ((مِنْ نَبِيُّ وَلَا مُحَدَّثُونٍ)). [راجع:

تشويج: محدث وه جس پراللد کی طرف سے الہام ہواور حق اس کی زبان پرجاری ہوجائے یا فرشتے اس سے بات کریں یاوہ جس کی رائے بالکل میح ا بت ہو محدث و وہمی ہوسکتا ہے جومیا حب کشف ہو جیسے حضرت میسلی قالیدا کی امت میں جضرت او مناحواری گزرے ہیں جن کے مكاشفات مشہور میں۔ بقیبنا حضرت عمر دلائفٹ مجی ایسے بی لوگول میں سے ہیں۔روایت کے آخر میں ندکور ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس دلا فائلانا سورہ مج کی آیت بذاکو يوں پڑھتے سے ﴿ وَمَاۤ ٱرْسَلْنَا مِنْ قَلْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ وَلَا مُحَدَّثٍ ﴾ ـ

> ٣٦٩٠ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِيْ سَلَمَةً بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَن قَالًا: سَمِعْنَا أَبًّا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَلْكُمَّ: ((بَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدّا الذُّنْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهَا حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذُّنْبُ فَقَالَ لَهُ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُع لَيْسٌ لَهَا رَاعٍ غَيْرِيُ)) فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ! فَقَالَ النَّبِيُّ مُلْكُمٌّ إِنْ (فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ وَأَبُوهُ بَكُو وَعُمَرُ)) وَمَا نَمَّ أَبُوْ بِكُو وَعُمَرُ.

> > [راجع: ۲۳۲٤] [مسلم: ۲۱۸۶]

عمر والفي موجود بيس تقي تشويج: بيمديث او بركزر چى ب_اس مل كائے كائمى ذكر تفاراس بمى حفرات شيخين كى نضيلت ابت بوكى _

٣٦٩١ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي أَبُوْ آمَامَةً بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْحُدْرِي، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ مَكْ اللَّهِ مَلْكُمَّا يَقُولُ: ((بَيْنَا أَنَا نَائِمْ رَأَيْتُ النَّاسَ عُرِضُوا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ فَمِنْهَا مَا يَبُلُغُ النَّدُيّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُوْنَ ذَلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصُ اجْتَرَّهُ) قَالُوْا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا

(۳۲۹۰) م سےعبداللہ بن یوسف تیسی نے بیان کیا ، انہوں نے کہا ہم سے لید نے بیان کیا ، انہوں نے کہا ہم سے عقیل نے بیان کیا ، ان سے ابن شہاب نے ،ان سے سعید بن مستب اور ابوسلم بن عبد الرحمٰن نے بیان کیا کہ ہم نے حضرت ابو ہریرہ دلائٹ سے سنا ، وہ بیان کرتے تھے کدرسول الله مَا الله مَا الله عَلَى إلى الله عَلَى الله مَا الله نے اس کی ایک بکری پکڑل ۔ چرواہے نے اس کا پیچھا کیا اور بکری کواس سے چھڑالیا۔ پھر بھیڑیااس کی طرف متوجہ ہوکر بولا۔ درندوں کے دن اس کی حفاظت کرنے والاکون ہوگا ،جب میرے سوااس کا کوئی چرواہانہ ہوگا۔'' اس دانعه برايمان لايا اورابو بكر وعمر في الني المحي- والاتكه ومال ابو بكرو .

(٣١٩١) م سے یکی بن بکیر نے بیان کیا ، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا ، محمد وابوا مامہ بن مهل بن حنیف نے خردی اور ان سے حضرت ابوسعید خدری ڈالٹوئو نے بیان کیا کدیس نے رسول الله مالی الله مالی سے ستا، آب نے فرمایا: "میس نے خواب میں دیکھا کہ پچھلوگ میرے سامنے پیش کئے مجئے جو قیم سینے ہوئے تھے۔ان میں سے بعض کی قیص صرف سینے تک تھی اور بعض کی اس سے بھی چھوٹی اور میر بے سامنے عربیش کے محے تو وہ اتن بوی آیم بہنے موے منے کہ چلتے موے مسٹی تھی۔ معابدے عرض کیایار مول اللہ ا آپ

نى كريم تافير كامحاب يؤلون كانفيل

نے اس کی تعبیر کیالی ؟ حضور منالیظ نے نے فرمایا که "وین مراد ہے۔"

رَسُوْلَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((اللَّيْنُ)). [راجع: ٢٣] تشويج: معلوم موا كه حفزت عمر وللفيُّؤ كادين وايمان بهت توى تقاءاس سے ان كى نضيلت حضرت ابو بكرصديق ولفيُّؤ پر لازم نبيس آتى كيونكه اس صدیث میں ان کا ذکر تیں ہے۔

♦€ 124/5

٣٦٩٢ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ عَنْ ابن أبِي مُلَيْكَةً عَنِ الْمِسْوَرِ بن مَخْرَمَةً قَالَ: لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلُمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهُ يُجَزِّعُهُ يَا أُمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَا وَلَئِنْ كَانَ ذَاكَ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللَّهِ مُنْكُمُ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقْتَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ أَبَا بِكُر فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتُهُ ثُمَّ فَارَقْتُهُ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ صَحَبَتُهُمْ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتُهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتُهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُونَ قَالَ: أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُوْلِ اللَّهِ مَنْ عَنْ مِنَ اللَّهِ مَنَّ مِنَ اللَّهِ مَنَّ مِنَ اللَّهِ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذَاكَ مَنٌّ مِنَ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا تَرَى مِنْ جَزَعِيْ فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ وَأَجْلِ أَصْحَابِكَ وَاللَّهِ! لَوْ أَنَّ لِيْ طِلَاعَ الأَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ.

قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْن أَبِي مُلَيْكَةً عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بِهَذَا.

(٣١٩٢) بم عصلت بن محد نے بیان کیا ، کہا ہم سے اساعیل بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے الوب نے بیان کیا، ان سے ابن الی ملیک نے اور ان سے مسور بن مخزمد نے بیان کیا کہ جب حفزت عرزحی کردیے مکے تو آپ نے بوی بے چینی کا ظہار کیا۔اس موقع پر ابن عباس را اللہ ان نے آپ ت لی کے طور پر کہا کہ اے امیر المؤمنین! آپ اس درجہ تھبرا کیوں رہے میں -آب رسول الله مَالَيْظِم كم محبت ميں رہاورحضور مَالَيْظِم كم محبت كا پوراحق ادا کیا اور پھر جب آپ آنخضرت منگافیا ہے جدا ہوئے تو حضور مَالَيْظِم آب سے خوش اور راضی سے ۔اس کے بعد ابو بر راللفظ کی محبت اٹھائی اوران کی محبت کا بھی آپ نے پوراحق ادا کیا اور جب جدا ہوئے تو دہ بھی آ پ سے راضی اور خوش تھے۔ آخر میں مسلمانوں کی محبت آ ب کو حاصل رہی ،ان کی صحبت کا بھی آ ب نے پوراحق ادا کیا اور اگر آ ب ان سے جدا ہوئے تو اس میں کوئی شبہیں کہ انہیں بھی آپ اپنے سے خوش اورراضی بی چھوڑیں گے۔اس برعمر والنفید نے فرمایا، ابن عباس! تم نے جو ورسول الله مَاليَّيْظِم كم محبت كا اور آتخضرت مَاليَّيْظِم كى رضا وخوشى كا ذكركيا ہے تو یقنیاً بیصرف اللہ تعالیٰ کا ایک فضل اوراحسان ہے جواس نے مجھ پر کیا ہے۔اس طرح جوتم نے ابو بکر ڈاٹنٹ کی صحبت اوران کی خوشی کا ذکر کیا ہے تو يهمى الله تعالى كالمجمه يرضل واحسان تفاليكن جوهم راهث اور بريثاني مجهر بر تم طاری د کھےرہ ہوہ ہمہاری وجہ سے اور تمہارے ساتھیوں کی فکر کی وجہ سے ہے۔اوراللہ کی قتم اا گرمیرے یاس زمین جرسونا ہوتا تو اللہ تعالی کے عذاب کاسامناکرنے سے پہلے اس کافدیددے کراس سے نجات کی کوشش کرتا۔" حادین زیدنے بیان کیا ،ان سے ابوب نے بیان کیا ،ان سے ابن الی ملیکہ نے اوران سے ابن عباس فران نے کہ میں عمر والثنة کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر آخر تک یہی حدیث بیان کی۔

تشويج: ابن الى مليك كول كواساعيل في وصل كياء اس سندك بيان كرف سه يدغرض بكد ابن الى مليك في اورابن عباس والمناف كالم

درمیان بھی مسور کاذکرکیا ہے جیسے آگلی روایت میں ہے بھی نہیں کیا جیسے اس روایت میں ہے۔ شاید بید حدیث انہوں نے مسور کے واسطے سے بیان ٹہیں
کی ۔ یہاں حضرت عمر ڈائٹوئو کی ہے دوسر اسب بیان کیا۔ یعنی ایک تو تم لوگوں کی فکر ہے دوسرے اپنی نجات کی فکر سبحان اللہ! حضرت عمر ڈائٹوئو کا ایمان ۔ اتنی نیکیاں ہونے پراور نبی کریم سُڑائٹوئو کی قطعی بشارت رکھنے پرکہتم بہشتی ہواللہ کا ڈران کے دل میں اس قدرتھا۔ کیونکہ خداوند کریم کی ذات بے پروااور مستغنی ہے۔ جب حضرت عمر ڈائٹوئو کے سے عادل اور منصف اور حق پرست اور شبع شرع اور صحابی اور ضلیفة الرسول کواللہ کا اتنا ڈیم ہوتو وائے براحال ہمارا کہ سرسے بیرتک گنا ہوں میں گرفتار ہیں تو ہم کوکتنا ڈر ہونا چا ہے۔ (وحیدی)

٣٦٩٣ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنِيْ اَبُو أُسَامَة، حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنِيْ الْمُوعُثَمَا النَّهْدِيُ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ مُوسَى قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ مُوسَى قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ مُوسَى قَالَ النَّبِي مُوسَى قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ مُوسَى قَالَ النَّبِي مُوسَى النَّبِي مُوسَى النَّبِي مُوسَى اللَّهِ مُوسَى قَالَ اللَّهُ اللَا

النبِي مُلَكُمْ أُهُ فَحَمِدُ الله تَم استَقَتْحِ رَجَلَ فَقَالَ لِيْ: ((افْتُحُ لَهُ وَبَشِّرُهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى الْ فَقَالَ لِيْ: ((افْتُحُ لَهُ وَبَشِّرُهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى الْ بَلُوّى تُصِيبُهُ)) فَإِذَا عُثْمَانُ قَأَخُبَرْتُهُ بِمَا قَالَ: اللّهُ ثُمَّ قَالَ: اللّهُ فَالَمُسْتَعَانُ. [راجع: ٣٦٧٤] [مسلم: ٢٢١٢، اللهُ فَالَمُسْتَعَانُ. [راجع: ٣٧١] [مسلم: ٢٢١٢، اللهُ فَالَمَانُ قَالَ (٣٧١عَنِي النُنُ وَهُب، أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ ، حَدَّتَنِي وَ عَقِيل زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدِ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ أَبُو عَقِيل زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدِ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ فَيَا اللّهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِي مُلْكُمُ أَنَّ وَهُو آخِذُ بِيدِ عُمَرَ بْنِ الْحَطَّابِ. [طرفه في: وَهُو آخِذَ بِيدِ عُمَرَ بْنِ الْحَطَّابِ. [طرفه في: وَهُو آخِذً بِيدِ عُمَرَ بْنِ الْحَطَّابِ. [طرفه في: وَهُو آخِذً بِيدِ عُمَرَ بْنِ الْحَطَّابِ. [طرفه في: وَهُو آخِذَ بِيدِ عُمَرَ بْنِ الْحَطَّابِ. [طرفه في: ﴿ وَهُو آخِذَ بِيدِ عُمَرَ بْنِ الْحَطَّابِ. [طرفه في: ﴿ وَهُو آخِذَ بِيدِ عُمَرَ بْنِ الْحَطَّابِ. [طرفه في: ﴿ وَهُو آخِذَ بِيدِ عُمَرَ بْنِ الْحَطَّابِ. [طرفه في: ﴿ وَهُو آخِذَ بَيْهِ عَلَى اللّهُ اللّهِ بُنَ هِمَانِهُ اللّهُ عَلَمْ اللّهُ عَلَمْ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ ال

(٣١٩٣) ہم سے يوسف بن موى نے بيان كيا ،كہا ہم سے ابواسامدنے بیان کیا ، کہا کہ مجھ سے عثان بن غیاث نے بیان کیا ، کہا کہ مجھ سے ابوعثان نہدی نے بیان کیا اور ان سے ابوموکی اشعری دلائشہ نے بیان کیا کہ میں مدینہ کے ایک باغ (بر اریس) میں رسول الله مظافیر کم ساتھ تھا کہ ایک صاحب نے آ کردروازہ کھلوایا۔ نی اکرم مَالینی نے فرمایا: "ان کے لئے درواز ہ کھول دواور انہیں جنت کی بشارت سنادو۔'' میں نے درواز ہ کھولاتو حضرت ابو بمر والنفؤ متے۔ میں نے انہیں نبی کریم مالیٹی کے فرمانے کے مطابق جنت کی خوشخری سائی توانہوں نے اس پراللّٰدی حمد کی۔ پھرایک اور صاحب آئے اور دروازہ کھلوایا -حضور مَالَّيْزِ عن اس موقع برجھی يهي فرمایا: " درواز وان کے لئے کھول دواور انہیں جنت کی بشارت سادو۔ "میں نے دروازہ کھولاتو حضرت عمر والنفیا تنے ۔ انہیں بھی جب حضور مَالنفیا کے ارشاد کی اطلاع سنائی تو انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی ۔ پھرایک تیسرے اور صاحب نے دروازہ کھلوایا۔ ان کے لئے حضورا کرم مَالَّیْظِ نے فرمایا "' دروازه کھول دواورانہیں جنت کی بشارت سنا دوان مصائب اور آ ز مائشوں کے بعد جن سے انہیں (دنیا میں) واسطہ پڑے گا۔'' وہ حضرت عثمان بطالتُونُ متھے۔ جب میں نے ان کوحضور مَنْ اللَّهُ عَلَم کے ارشاد کی اطلاع دی تو آپ نے اللہ کی حدوثنا کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی مدد کرنے والا ہے۔ (٣١٩٣) مم سے بحلی بن سلیمان نے بیان کیا ، کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا، کہا کہ مجھے حیوہ بن شریح نے خبر دی ، کہا کہ مجھ سے ابو عقیل زہرہ بن معبد نے بیان کیا اور انہوں نے اینے واوا حضرت عبداللد بن بشام والنفوز سے سنا تھا ، انہوں نے بیان کیا کہ ہم ایک مرتبہ نی كريم مَنْ النَّيْمُ كِسَاتِه تحد آب إلى وقت مفرت عمر بن خطاب وللنُّفوز كا باتھائے ہاتھ میں لئے ہوئے تھے۔

تشويج: پورى مديث آ ك باب الايمان والنذور من ندكور موكى -اس سة پك بهت عنايت اور مجت عر دانيز برمعلوم موتى ب-

باب: حضرت ابو عمر و عثان بن عفان القرشی (اموی) طالعیٔ کے فضائل کا بیان

اور نی کریم مَثَّالِیَّمْ نے فرمایا تھا: ''جو مخص بر رومہ (ایک کنواں) کوخرید کر سب کے لئے عام کردے۔اس کے لئے جنت ہے۔'' تو حضرت عثان جائٹیئر نے اسے خرید کر عام کردیا تھا اور آ مخضرت مَثَّالِیُّمْ نے فرمایا تھا: '' جو مخص جیش عمرہ (غز وہ توک کے لئے کر سامان سے لیس کرے اس کے لئے جنت ہے۔' تو حضرت عثان جائٹیئر نے ایسا کیا تھا۔

[بَابُ]مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَبِي عَمْرِو الْقَرَشِيِّ

وَقَالَ النَّبِيُّ مُلِّئِكُمُ : ((مَنْ يَحْفِرُ بِئْرَ رُوْمَةً فَلَهُ الْجَنَّهُ)) فَحَفَرَهَا عُثْمَانٌ وَقَالَ: ((مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ)) فَجَهَّزَهُ عُثْمَانُ.

[رآجع:۲۷۷۸]

تشویج: خطرت عمان ڈائٹٹو کا نسب نامدیہ ہے : عمان بن عفان بن الی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف میں وہ نمی کریم منافیق کے نسب سے ل جائے ہیں۔ بعض نے کہا کہ ان کی کئیت ابوعبداللہ تقی عبداللہ ان کے صاحبز اوے عفرت رقیہ سے جو چھ برس کی عربیں ہوئیں ، نبی ہوگئے تھے۔ حصرت علی والٹو نے نے فرمایا عمان کو آسان والے ووالورین کہتے ہیں ۔ سوا ان کے کسی کے پاس پیفبر کی دو بیٹیاں جو نہیں ہوئیں ، نبی کریم منافیق ان کو بہت جا ہتے تھے۔ فرمایا گرمیرے پاس تیسری ہیں ہوتی تواس کو بھی میں تجھ سے بیاہ دیتا۔ در ضی الله عنه واد ضاہ۔

جیش عمرة والی مدیث کوخودامام بخاری و بیشانی نے کتاب المغازی میں وصل کیا ہے۔ حصرت عثبان دلائٹیؤ نے جنگ تبوک کے لئے ایک ہزار اشرفیاں لاکر نی کریم طافیؤ کم کودیس ڈال دی تقیس۔ آپ ان کو گنتے جاتے اور فرماتے جاتے اب عثبان دلائٹیؤ کو پچیڈنصان ہونے والانہیں وہ کیے ہی عمل کرے۔ اس جنگ میں انہوں نے • ۹۵ اونٹ اور پچاس گھوڑ ہے بھی دہیۓ تھے مدافسوں کہ ایسے بزرگ ترین صحابی کی شان میں آج پچھلوگ تنقیع کی مہم چلارہے بیں جوخودان کی اپنی تنقیع ہے۔

گرنه يند بروز شپرنه چشم 🖈 چشمه آفتاب راچه گِناه

(۳۹۹۵) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا ، کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا ، کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا ، ان سے ابوع ان نے اور ان سے حضرت ابوموی دلالتو نے کہ نبی کریم مثل ایک باغ (بحر ارلیس) کے اندر تشریف لے گئے اور مجھ سے فرمایا کہ در دازہ پر پہرہ دیتار ہوں ۔ پھر ایک صاحب آئے اور اجازت چاہی ۔ نبی کریم مثل ایک فرمایا: '' انہیں اجازت دے دواور جنت کی خوشخری مثاری کے فرمایا: '' انہیں اجازت دے ایک اور اجازت چاہی ۔ نبی کریم مثل ایک فروس کے اور اجازت ویا ہی ۔ نبی کریم مثل ایک فرمایا: '' انہیں کی جو شخری سادو۔' وہ حضرت عمر دلالتو ہے ۔ بھی اجازت دے دواور جنت کی خوشخری سادو۔' وہ حضرت عمر دلالتو ہے ۔ بھی اجازت دے دواور (دنیا میں) کھر تیسرے ایک اور صاحب آئے اور اجازت دے دواور (دنیا میں) کے خاموش ہوگئے پھر فرمایا: '' انہیں بھی اجازت دے دواور (دنیا میں)

٣٩٥٥ - حَدَّنَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّنَنَا مُوسَى أَنْ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّنَنَا مُوسَى أَنْ النَبِي مُلْكُمُ ذَخَلَ حَائِطًا وَأَمْرَنِي مُوسَى أَنَّ النَبِي مُلْكُمُ ذَخَلَ حَائِطًا وَأَمْرَنِي بِحِفْظِ بَابِ الْحَائِطِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ لَهُ وَيَشُرُهُ بِالْجَنَّةِ)) فَإِذَا أَبُو بَكُر ثُمَّ جَاءً آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ: ((اللَّذَنُ لَهُ وَيَشَرُهُ بِالْجَنَّةِ)) فَإِذَا عُمْرُ ثُمَّ جَاءً آخَرُ يَسْتَأْذِنُ لَهُ وَيَشَرُهُ بِالْجَنَّةِ)) فَإِذَا عُمْرُ ثُمَّ جَاءً آخَرُ يَسْتَأْذِنُ لَهُ وَيَشَرُهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلُوى سَتُصِيبُهُ)) فَإِذَا عُمْرُ مُنْ عَفَانُ بُنُ عَفَانَ .

فَهَاجَرْتَ الْهِجْرَتَيْنِ وَصَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ مِلْكُمْ أَلَّهُ

ایک آز مائش سے گزرنے کے بعد جنت کی بشارت بھی سنا دو۔'' وہ عثمان غنی دانشن سے۔

قَالَ حَمَّاذَ: وَحَدَّنَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ وَعَلِيُّ حَادِ بن سَلَمَ في بيان كيا، ہم سے عاصم احول اور على بن عَمَّم في بيان كيا، ابن الْحَكَم سَمِعَا أَبَا عُنْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ الْهُول في الْهُول في الْهُول في الْهُول في الْهُول في الْهُول في الله عَنْ الله عَنْ الله عَلَى الله عَنْ اله عَنْ الله عَنْ الله

تشوج: اس روایت کوظر انی نے نکالا الیکن جماد بن زیدسے نہ کہ جماد بن سلم سے ۔البتہ جماد بن سلم نے صرف علی بن تھم سے روایت کی ہے۔اس کو ابن ابی خیٹمہ نے تاریخ میں نکالا۔ آپ نے حضرت عثمان ڈائٹو کی شرم وحیا کا خیال کر کے گھٹنا ڈھا تک لیا تھا۔اگر وہستر ہوتا تو حضرت ابو بکر وعمر ڈائٹو کا خیال کر کے گھٹنا ڈھا تک لیا تھا۔اگر وہستر ہوتا تو حضرت ابو بکر وعمر ڈائٹو کا خیال کر کے گھٹنا ڈھا تک لیا تھا۔اگر وہستر ہوتا تو حضرت ابو بکر وعمر ڈائٹو کا خیال کر کے گھٹنا ڈھا تک لیا تھا۔اگر وہستر ہوتا تو حضرت ابو بکر وعمر ڈائٹو

(٣١٩٢) م سے احد بن هيب بن سعيد في بيان كيا ، كها كه مجه سے ٣٦٩٦ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبِ بْنِ سَعِيْدِ، میرے والدنے بیان کیا ،ان سے بوٹس نے کہ ابن شہاب نے بیان کیا ، کہا حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابِ مجھ کوعروہ نے خبر دی ، انہیں عبید اللہ بن عدی بن خیار نے خبر دی کہ مسور بن أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيِّ بْن مخرمه اورعبد الرحل بن اسود بن عبد يغوث في ان سے كما كمتم حضرت الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ عثان ڈالٹھنز سے ان کے بھائی ولید کے مقدمہ میں (جے حضرت عثمان دلائشنز الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُونَكَ قَالًا: نے کوفہ کا گورنر بنایا تھا) کیوں گفتگونہیں کرتے ۔لوگ اس سے بہت ناراض مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُكَلِّمَ عُثْمَانَ لِأَخِيْهِ الْوَلِيْدِ ہیں۔ چنانچہ میں حضرت عثان بالٹنؤ کے باس کیا اور جب وہ نماز کے لئے فَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيْهِ فَقَصَدْتُ لِعُثْمَانَ حَتَّى بابرتشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ مجھے آپ سے ایک ضرورت ہے خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ إِنَّ لِيْ إِلَيْكَ حَاجَةً اوروہ ہےآ پ کے ساتھ ایک خیرخوائی! اس پرعثمان دانٹین نے فرمایا ، بھلے وَهِيَ نَصِيْحَةً لَكَ قَالَ: يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ مِنْكَ آدى تم سے (ميں الله كى بناه جا بتا ہوں) امام بخارى رُوالله نے كہا ، ميں قَالَ: مَعْمَرٌ أَرَاهُ قَالَ: أَعُوْذُ بِاللَّهِ [مِنْكَ] سجھتا ہوں کہ معمر نے یوں روایت کیا ، میں بچھ سے اللہ کی پٹاہ جا ہتا ہوں۔ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: أَرَاهُ قَالَ: أَعُوذُبِاللَّهِ مِنْكَ میں واپس ان لوگوں کے پاس آ گیا۔ است میں حضرت عمان رفاقد کا فَانْصَرَفْتُ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِمْ إِذْ جَاءَ رَسُولُ قاصد مجھ كو بلانے كے لئے آيا ميں جب اس كے ساتھ حضرت عثان والثينة عُثْمَانَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ: مَا نَصِيْحَتُكَ؟ فَقُلْتُ: کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے دریا فت فرمایا کرتمہاری خیرخواہی کیا إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدُ اللَّهُ ۚ إِلْحَقَّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ بھی؟ میں نے عرض کیا الله سجانہ وتعالی نے محمد سَالیٰ کیا کوحق کے ساتھ بھیجا الْكِتَابَ وَكُنْتَ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ مَلْنَاكُمْ

ادران پر کتاب نازل کی آپ بھی ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے اللہ

اوراس کے رسول کی دعوت کو قبول کیا تھا۔ آپ نے دو ججرتیں کریں، حضور ا کرم مَلَّالَتُهُمَّ کی صحبت اٹھائی اور آپ کے طریقے اور سنت کودیکھالیکن بات یہ ہے کہ اوگ ولید کی بہت شکایتی کررے میں حضرت عثان والنظ نے اس پر يو چها بتم نے رسول الله مَاليَّيْزَم سے پچھسنا ہے؟ ميس نے عرض كيا كه نہیں الیکن رسول الله مالی فی احادیث ایک کنواری لڑکی تک کواس کے تمام پردوں کے باوجود پہنچ چکی ہیں تو مجھے کیوں نہ معلوم ہوتیں۔اس پر حضرت عثان نے فرمایا اما بعدا بے شک اللہ تعالی نے محمر مظافیظ کوتل کے ساتھ بھیجا اور میں اللہ اور اس کے رسول کی دعوت کو قبول کرنے والوں میں بى تقا حضورا كرم مَنْ الله يَمْ جس دعوت كول كر بصبح محمَّة تق ميس اس يريوري طور سے ایمان لایا اور جیسا کمتم نے کہا دو ہجرتیں بھی کیس ، میں حضور اكرم مَلَّا يُنْظِم كِي صحبت ميں بھى رہا ہوں اور آپ سے بيعت بھى كى ہے۔ الله ك قتم ميس في بهي آپ كي مم سيسرتاني نبيس كى اور ندآ پ كے ساتھ بھى کوئی دھوکا کیا، یہاں تک کہ اللہ تعالی نے آپ کووفات دی۔اس کے بغد ابو بكر يالنين كے ساتھ بھى ميرايبى معاملىر بارادر حضرت عمر رفائف كے ساتھ بھی یہی معاملدر ہاتو کیا جب کہ مجھے ان کا جائشین بنادیا گیا ہے تو مجھے وہ حقوق حاصل نہیں ہوں مے جوانہیں تھے؟ میں نے عرض کیا کہ کیوں نہیں، آپ نے فرمایا کہ پھران باتوں کے النے کیا جوازرہ جاتا ہے جوتم لوگوں ک طرف سے مجھے پہنچی رہتی ہیں لیکن تم نے جوولیدے حالات کا ذکر کیا ہے ان شاءاللہ ہم اس کی سر اجو واجبی ہے اس کو دیں گے۔ پھر حضرت عثان رفائلو نے حضرت علی ولائٹنڈ کو بلایا اوران سے فرمایا کہ ولید کوحد لگا کمیں۔ چنانچہ

وَرَأَيْتَ هَدْيَهُ وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي شَأْن الْوَلِيْدِ قَالَ: أَذْرَكْتَ رَسُوْلَ اللَّهِ مَثْكُمْ قُلْتُ: لَا وَلَكِنْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عِلْمِهِ مَا يَخْلُصُ إِلَى الْعَذْرَاءِ فِي سِتْرِهَا قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا عَلَيْكُمُ بِالْحَقِّ فَكُنْتُ مِمَّن اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَآمَنْتُ بِمَا بُعِثَ بِهِ وَهَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ كَمَّا قُلْتَ وَصَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ مَلْكُمْ مُ وَبَايَعْتُهُ فَوَاللَّهِ ! مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ أَبُو بِكُو مِثْلُهُ ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُهُ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ أَفَلَيْسَ لِيْ مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِي لَهُمْ قُلْتُ: بَلَى قَالَ: قَمَا هَذِهِ الأَجَادِيثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ أَمَّا مَا ذَكُرْتَ مِنْ شَأْنِ الْوَلِيْدِ فَسَنَأْخُذُ فِيْهِ بِالْحَقِّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا فَأُمْرَهُ أَنْ يَجْلِدُهُ فَجَلَدَهُ ثَمَانُونَ. [طرفاه. ني: ۲۷۸۳، ۲۹۲۷]

تشريج: وليدحضرت عنان والتنز كارضا كي بعالي تعابه واليرتها كرسعد بن إلى وقاص جوعشره مين تقي مفرت عنان والتنز في كوف كا حاكم مقرركيا تھا۔ان میں اور عبداللہ بن مسعود والنین میں کچھ تکرار ہوئی تو حضرت عثان والنین نے دلید کود ہاں کا حاکم مقرر کردیا اور سعد والنین کومعزول کردیا۔ولیدنے برى باعتداليال شروع كيس شراب خورى ظلم وزيادتى كى الوگ حفزت عثان داشت ساراض موت كرسعد جيسے جليل القدر صحابي كومعزول كرے حامم كن كوكياوليدكوجس كى كوكى نضيلت نيقى اور اس كاباب عقبه بن الى معبط ملعون تفاجس في بركم مَن النياع كالكامكوث اتفار آب برنماز مين اوجمرى والى تقى - خيراً كروليدكوكى براكام شكرتا توباب كاعمال سے بينے كوفوض فد تقى بحر بموجب الولد سولابيه وليد نے بھى ہاتھ يا وال بيت سے

انہوں نے ولیدکوای کوڑے مدے لگائے۔

٣٦٩٧- [حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَتْحَيَى، عَنُ ﴿ ٣٢٩٤) م صحمدون مان كياء انهول في كهام سے يكي فيان

کیا، ان سے سعید نے ، ان سے قادہ نے اور ان سے انس رٹائٹی نے بیان کیا کہ نی کریم مثل ٹی ٹی جب احد پہاڑ پر چڑ سے اور آ پ کے ساتھ ابو بکر، عمر اور عثان ڈی ٹی بھی متھ تو بہاڑ کا پنے لگا۔ آ پ نے اس پر فرمایا: ' احد تھم ر جا، میرا خیال ہے کہ حضور نے اسے اپنے پاؤل سے مارا بھی تھا کہ تجھ پر ایک نی، ایک صدیق اور دو شہید ہی تو ہیں۔''

(۳۱۹۸) مجھ ہے محمد بین جاتم بین بزیع نے بیان کیا ، کہا ہم سے شاذان نے بیان کیا ، کہا ہم سے شاذان نے بیان کیا ، ان سے میدالغزیز بین افی سلمہ ماجنون نے بیان کیا ، ان سے عبداللہ بن عمر رفی ان نے بیان کیا ، ان کیا کہ نی کریم مُلَّ اللّٰہ بُن کے مہد میں ہم ابو بحر دفی نے کریم مُلَّ اللّٰہ بُن کریم مُلَّ اللّٰہ بُن کریم مُلَّ اللّٰہ بُن کے مہد میں ہم ابو بحر دفی نے کہ رابر کسی کونہیں قرار دیتے تھے ، پھر عمر دفی ہے کہ مثان واللہ کو ۔ اس کے بعد حضور اکرم مثل الله بُن کو ۔ اس کے بعد حضور اکرم مثل الله بُن کے صحاب برہم کوئی بحث نہیں کرتے تھے اور کسی کوایک دوسر سے بوضیلت نہیں دیتے تھے ۔ اس حدیث کوعبداللہ بن صالح نے بھی عبدالعزیز سے دوایت کیا ہے ۔

(۳۱۹۹) ہم سے موئی بن اساعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو وانہ نے ،
کہا ہم سے عثان بن موہب نے بیان کیا کہ معر والوں میں سے ایک نامعلوم آ دمی آ یا اور ج بیت اللہ کیا ، پھر پھولوگوں کو بیٹے ہوئے دیکھا تو اس نے بوچھا کہ نے بوچھا کہ بیدور گئی ہیں۔اس نے بوچھا کہ ان میں ہزرگ کون ہیں؟ کس نے کہا یہ ریٹی ہیں۔اس نے بوچھا کہ ان میں ہزرگ کون ہیں آ پ سے ایک بات بوچھا جا ہتا ہوں۔امید ہے کہ آپ مجھے بتا کیں گے۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ عثان والٹوئو نے احدی لڑائی ہیں آ ب و معلوم ہے کہ عثان والٹوئو نے احدی لڑائی سے راہ فرارافتیار کی تھی ؟ ابن عمر والٹوئٹا نے فرمایا کہ ہاں ایسا ہوا تھا۔ پھر انہوں نے بوچھا کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے ہو جواب دیا کہ ہاں ایسا ہوا تھا۔اس نے بوچھا کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہے کہ وہ بیعت رضوان میں بھی شریک نہیں سے ۔جواب دیا کہ ہاں یہ بھی شریک نہیں سے کہ وہ بیعت رضوان میں بھی شریک نہیں سے ۔جواب دیا کہ ہاں یہ بھی شریک نہیں سے کہ وہ بیعت رضوان میں بھی شریک نہیں سے ۔جواب دیا کہ ہاں یہ بھی شریک آبان سے نکلا اللہ اکر! تو ابن عروی گائی نے کہا کہ سے فرار کے متعلق گوائی دیا ہوں کہ اللہ تعالی نے انہیں معان کا ۔احدی لڑائی ۔

سَعِيْدِ عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ: صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ أُحُدًا وَمَعَهُ أَبُوْ بَكُر وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَسُولُ اللَّهِ أُحُدًا وَمَعَهُ أَبُوْ بَكُر وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ فَقَالَ: ((اسْكُنْ أُحُدُ أَظُنَّهُ ضَرَبّهُ بِرِجْلِهِ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلاَّ نَيْ وَصِلْقَ وَشَهِيْدَانِ)):]

بِرِجْلِهِ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلاَّ نَيْ وَصِلْقَ وَشَهِيْدَانِ)):]
[راجع: ٣٦٧٥] [مسلم: ٢٦٢٧]

٣٦٩٨ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِم بْنِ بَزِيْعِ حَدَّثَنَا شَاذَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ النَّبِيِّ مَلْكَمَّ لَا مُعَدِلُ بِأَبِي بَكُر أَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَعْدِلُ بِأَبِي بَكُر أَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَعْدِلُ بِأَبِي بَكُر أَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَعْدِلُ بِأَبِي مَلْكَمَّ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ. تَتَهُمُ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْدِ.

[راجع: ٣٦٥٥] [ابوداود: ٤٦٢٧]

اللَّهِ مُثْلِثُكُمُ ۗ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهِ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّمُ وَسَهْمَهُ)) وَأَمَّا تَغَيِّبُهُ عَنْ بَيْعَةٍ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةً مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ مُشْتُكُمُ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا إِيدِهِ الْيُمْنَى: ((هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ)) فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ فَقَالَ: ((هَذِهِ لِعُثْمَانَ)) فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: اذْهَبْ بِهَا الْآنَ مَعَكَ.

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ مُلْكُمُّ أُحدًا وَمَعَهُ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ فَقَالَ: ((اسْكُنْ أَحُدُ أَظُنَّهُ ضَرَبَهُ بِرِجُلِهِ_ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيدًان)).

بدر کی اڑائی میں شریک نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کدان کے نکاح میں رسول الله مَنَا يُنْظِمُ كى صاحبزادى تحيس اوراس وقت وه يمارتحيس اورنبي اكرم مَنَا يُنْظِمُ نے فرمایا تھا کہ 'تمہیں (مریضہ کے پاس مھہرنے کا) اتنا ہی اجروثواب ملے گا جتنا اس شخص کوجو بدر کی لڑائی میں شریک ہوگا اورای کے مطابق مال غنیمت سے حصہ بھی ملےگا۔''اور بیعت رضوان میں شریک نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس موقع پر وادی مکہ میں کوئی شخص (مسلمانوں میں سے) عثان النفيُّ سے زیادہ عزت والا اور بااثر ہوتا تو حضورا كرم مَلَيْ يَيْمُ اس كوان كى جكدو بال بيجية _ يمى وجدمو أي تقى كدرسول الله مَا يُشْرِعُ في انبيل (قريش ہے باتیں کرنے کے لئے) مکہ بھیج دیا تھا اور جب بیعت رضوان مور ہی تھی توعثان والنين مكه جا حِك تقي السموقع بررسول الله مَنْ النَّهُ عَلَم في السِّهِ وابن ہاتھ کو اٹھا کر فرمایا تھا کہ' بیعثان کا ہاتھ ہے' اور پھراسے اپنے دوسرے ہاتھ رہاتھ رکو کرفر مایا تھا کہ' سے بعت عثمان کی طرف سے ہے۔'اس کے بعدابن عمر والنفيًّا نے سوال کرنے والے مخص سے فرمایا کہ جا، ان باتوں کو ہمیشہ یادر کھنا۔ ہم سے مسدو نے بیان کیا، کہا ہم سے کی نے بیان کیا، ان سے سعید نے ،ان سے قمادہ نے اوران سے انس جانٹیڈ نے بیان کیا کہ نبی عنان رُيُ أَنْدُمْ بَهِي مَصِقِو بِهِا أَكَانِينَ لِكَارِ آبِ في اس برفر مايا "احد مم جا! میراخیال ہے کہ حضور نے اسے اپنے پاؤں سے مارابھی تھا کہ جھ پرایک نى،ايك صديق اور دوشهيد بى توميل-'

باب: حضرت عثمان طلعه سے بیعت کا قصہ اور آ پ كى خلافت برصحابه رئى كَنْدُمُ كا اتفاق كرنا

اس باب میں امیر المؤمنین عمر بن خطاب طاقت کی شہاوت کا بیان (۳۷۰۰) ہم ہے موی بن اساعیل نے بیان کیا ، کہا ہم سے ابوعواندنے بیان کیا،ان سے صین نے،ان سے عمروبن میمون نے بیان کیا کہیں نے حضرت عمر بن خطاب ڈائٹو کوزخی ہونے سے چندون پہلے مدینہ میں دیکھا كهوه حذيفه بن يمان اورعثان بن حنيف تْكَانْتُمْ كَ ساتھو كھڑے تتے اور

بَابُ قِصَّةِ الْبَيْعَةِ وَالْإِتَّفَاقِ عَلَى عُثْمَانَ بُنِ عَقَّانَ

وَفِيْهِ مَقْتَلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. ٣٧٠٠ خَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، ِحَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةً عَنْ حُصَيْنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ لْمُيْمُونِ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَبْلَ أَنْ يُصَابَ بِأَيَّامِ بِالْمَدِيْنَةِ وَقَفَ عَلَى نى كريم ناللاك اصحاب دى كالله كانسيات

ان سے بیفر مارے تھے کہ (عراق کی اراضی کے لئے ،جس کا انظام فلافت کی جانب سے ان کے سپر دکیا گیاتھا) تم لوگوں نے کیا کیا ہے؟ کیا تم اوگوں کو بیا ندیشرتونہیں ہے کہتم نے زمین کا تنامحصول لگادیا ہے جس کی منجائش نہ ہو۔ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہم نے ان پرخراج کا اتناہی بار ڈالا ہے جے اداکرنے کی زمین میں طاقت ہے،اس میں کوئی زیادتی نہیں ک گئ ہے۔ عمر والنفظ نے فرمایا کہ دیکھو پھر سمجھ لوکہتم نے ایسی جمع تو نہیں لگائی ہے جوزمین کی طاقت سے باہر ہو۔راوی نے بیان کیا کہ ان دونوں نے کہا کدایمانہیں ہونے پائے گا۔اس کے بعد عمر مالٹنز نے فر مایا کداگر الله تعالى نے مجھے زندہ رکھا تو میں عراق کی بیوہ عورتوں کے لئے اتنا کردوں گا کہ پھرمیرے بعد کسی کی محتاج نہیں رہیں گی۔راوی عمرو بن میمون نے بیان کیا کہ ابھی اس گفتگو پر چوتھا دن ہی آیا تھا کہ عمر طالفنو زخی کر دیے كئے عمرو بن ميمون نے بيان كيا كرجس صبح كوآپ زخمي كئے گئے، ميں (فجر کی نماز کے انتظار میں) صف کے اندر کھڑا تھا اور میرے اور ان کے ورمیان عبدالله بن عباس ڈلائٹٹنا کے سوا اور کوئی نہیں تھا حضرت عمر کی عادت تھی کہ جب صف سے گزرتے تو فرماتے جاتے کہ مفیں سیدھی کرلواور جب و کھتے کہ صفوں میں کوئی خلل نہیں رہ گیا ہے تب آ گے (مصلی پر) برصت اور تكبير كت _ آپ (فجر كى نمازكى) يبلى ركعت مسعموماً سورة یوسف یا سور و کمل یا اتن ہی طویل کوئی سورت ریز سے یہاں تک کہ لوگ جمع ہوجاتے۔اس دن ابھی آپ نے تکبیر ہی کہی تھی کہ میں نے سنا ،آپ فرما رہے ہیں کہ مجھے تل کردیایا کتے نے کاٹ لیا۔ ابولولونے آپ کوزخی کردیا تھا۔اس کے بعدوہ بدبخت اپنا دو دھاری حنجر لئے دوڑنے لگا اور دائیس اور بائیں جدهر بھی پھرتا تو لوگوں کو زخمی کرتا جاتا۔ اس طرح اس نے تیرہ آ دمیول کوزخی کردیا ، جن میں سات حضرات نے شہادت یا کی مسلمانوں میں سے ایک صاحب (طان نامی)نے بیصورت حال دیکھی تو انہوں نے اس پراپی چاور ڈال دی۔اس بد بخت کو جب یقین ہوگیا کہ اب پکڑ لیا جائے گا تو اس نے خود اپنا بھی گلا کاٹ لیا۔ پھر عمر طالٹیؤ نے عبد الرحمٰن بن عوف ڈٹائٹنڈ کا ہاتھ پکڑ کر انہیں آ گے بڑھا دیا (عمرو بن میمون نے بیان کیا

حُذَيْفَةً بْنِ الْيَمَانِ وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: كَيْفَ فَعَلْتُمَا أَتَخَافَان أَنْ تَكُوْنَا قَدْ حَمَّلْتُمَا الأَرْضَ مَا لَا تُطِيْقُ قَالَا: حَمَّلْنَاهَا أَمْرًا هي لَهُ مُطِيْقَةً مَا فِيْهَا كَبِيْرُ فَضْلِ قَالَ: انْظُرَا أَنْ تَكُوْنَا حَمَّلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيْقُ قَالَ: قَالَا: لَا، فَقَالَ عُمَرُ: لَئِنْ سَلَّمَنِي اللَّهُ لَأَدَعَنَّ أَرَامِلَ أَهْلِ الْعِرَاقِ لَا يَحْتَجْنَ إِلَى رَجُل بَعْدِيْ أَبَدًا قَالَ: فَمَا أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا رَابِعَةً حَتَّى أُصِيْبَ قَالَ: إِنِّي لَقَائِمْ مِا بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ إِلَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ غَذَاةَ أُصِيْبَ وَكَانَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ قَالَ: اسْتَوُوْا حَتَّى إِذَا لَمْ يَرَ فِيْهِنَّ خَلَلًا تَقَدَّمَ فَكَبَّرَ وَرُبَّمَا قُرَأً سُوْرَةَ يُوْسُفَ أَوِ النَّحْلَ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلَى خَتَّى يَجْتَمِعَ النَّاسُ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ كَبَّرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَتَلَنِي أَوْ أَكَلَنِي الْكُلُبُ حِيْنَ طَعَنَهُ فَطَارَ الْعِلْجُ بِسِكِّين ذَاتِ طَرَفَيْنِ لَا يَمُرُّ عَلَى أَحَدٍ يَمِيْنًا وَلَا شِمَالًا إِلَّا طَعَنَهُ حَتَّى طَعَنَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا مَاتَ مِنْهُمْ سَبْعَةً فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ طَرَحَ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَلَمَّا ظَنَّ الْعِلْجُ أَنَّهُ مَأْخُودٌ نَحَرَ نَفْسَهُ وَتَنَاوَلَ عُمَرُ يَدَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَدَّمَهُ فَمَنْ يَلِيْ عُمَرَ فَقَدْ رَأَى الَّذِيْ أَرَى وَأَمَّا نَوَاحِي الْمَسْجِدِ فَإِنَّهُمْ لَا يَدْرُوْنَ غَيْرَ أَنَّهُمْ قَدْ فَقَدُوْا صَوْتَ عُمَرَ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: سُبْحَانَ اللَّهِ! سُبْحَانَ اللَّهِ! فَصَلَّى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ صَلَاةً خَفِيْفَةً فَلَمَّا

كه) جولوگ عمر والفيز ك قريب تصانبول ني بھي و وصورت حال ديمي جویں و کیور ہاتھالیکن جولوگ مجد کے کنارے پر تھے (پیچھے کی صفوں میں) تو انبيل كيه معلوم نبيل موسكا _ البته چونكه عمر والنفيُّ كي قرات (نمازيس) انہوں نے نہیں سی تو سجان اللہ! سجان الله! کہتے رہے ۔ آخر حضرت عبدالرحلٰ بنعوف مِثالِثَةُ نے لوگوں کو بہت ہلکی نماز پڑھائی ۔ پھر جب لوگ واپس ہونے لگے تو عمر والفئ نے فرمایا ، ابن عباس! دیکھو مجھے کس نے زخی کیا ہے؟ ابن عباس ڈاٹٹٹٹا نے تھوڑی دیر گھوم پھر کر دیکھا اور آ کر فر مایا کہ مغیرہ برالٹیز کے غلام (ابولولو) نے آپ کو زخی کیا ہے ۔عمر مالٹیز نے دریافت فرمایا ، وی جوکار یگر ہے؟ جواب دیا کہ جی ہاں ۔اس پرعمر داائنے نے فرمایا ، اللہ اسے برباد کرے میں نے تواسے اچھی بات کہی تھی (جس کا اس نے یہ بدلا دیا) الله تعالی کاشکر ہے کہ اس نے میری موت کسی ایسے شخص کے ہاتھوں نہیں مقدر کی جو اسلام کا مدعی ہو۔تم اور تمہارے والد (عباس والثين)اس كے بى خواہش مند تھے كہ عجى غلام مدينه ميں زيادہ سے زیادہ لائے جاکیں _ یول بھی ان کے پاس غلام بہت تھے _اس پراہن عباس فالنَّهُ الله عرض كيا ، اكرآب فرما كين توجم بهي كركزري ، مقصد به تقا كەاگرآپ چابىي توجم (مدينە ميں مقيم عجمى غلاموں كو)قتل كر ۋاليس _ عرضالن في فرمايا، بدانتهائي غلط فكرب فصوصاً جب كتمهاري زبان مين وہ گفتگو کرتے ہیں ہمہار ہے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے ہیں اور تمہاری طرح جج کرتے ہیں۔ پھر حضرت عمر دلالٹیڈ کوان کے گھر اٹھا کر لایا گیااورہم آپ کے ساتھ ساتھ آئے۔الیامعلوم ہوتا تھا جیسے لوگول پر بھی اس سے پہلے اتن بردی مصیبت آئی ہی نہیں تھی ۔ بعض تو یہ کہتے تھے کہ چھ نہیں ہوگا (اچھے ہو جائیں گے)اور بعض کہتے تھے کہ آپ کی زندگی خطرہ میں ہے۔اس کے بعد کھجور کا پانی لایا گیا اور آپ نے اسے پیا تو وہ آپ کے پیٹ سے باہرنکل آیا۔ پھر دودھ لایا گیا ،اے بھی جو نی آپ نے پیا، زخم کے رائے وہ بھی باہرنگل آیا۔ابلوگوں کو یقین ہوگیا کہ آپ کی شہادت یقین ہے۔ پھر ہم اندرآ گئے اورلوگ آپ کی تعریف بیان کرنے لگے۔اتنے میں ایک نوجوان اندرآیا اور کہنے لگایا امیر المؤمنین! آپ کو

انْصَرَفُوا قَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسِ! انْظُرْ مَنْ قَتَلَنِيْ فَجَالَ سَاعَةُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: غُلَامُ الْمُغِيْرَةِ قَالَ: الصَّنَعُ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: قَاتَلَهُ اللَّهُ لَقَدْ أُمَرْتُ بِهِ مَعْرُوفًا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ مِيْتَتِيْ بِيَدِ رَجُلِ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ قَدْ كُنْتَ أَنْتَ وَأَبُوكَ تُحِبَّانِ أَنْ تَكُثُرَ الْعُلُوجُ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَ الْعَبَّاسُ أَكْثَرَهُمْ رَقِيْقًا فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ فَعَلْتُ أَيْ إِنْ شِئْتَ قَتَلْنَا قَالَ: كَٰذَبْتَ بَعْدَ مَا تَكَلَّمُوا بِلِسَانِكُمْ وَصَلَّوْا قِبْلَتَكُمْ وَحَجُوا حَجَّكُمْ فَاحْتُمِلَ إِلَى بَيْتِهِ فَانْطَلَقْنَا مَعَهُ وَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ تُصِبْهُمْ مُصِيْبَةً قَبْلَ يَوْمَنِذٍ فَقَائِلٌ يَقُوْلُ: لَا بَأْسَ وَقَائِلٌ يَقُولُ: أَخَافُ عَلَيْهِ فَأْتِيَ بِنَبِيدٍ فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ ثُمَّ أُتِيَ بِلَبَنِ فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ فَعَرَفُوا أَنَّهُ مَيِّتٌ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَجَاءَ النَّاسُ فَجَعَلُوا يُثْنُونَ عَلَيْهِ وَجَاءَ رَجُلُ شَابٌ فَقَالَ: أَبْشِرْ يَا أَمِيْرَ الْمُوْمِنِيْنَ! بِبُشْرَى اللَّهِ لَكَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ مُشْكُمُ ۖ وَقَدَم فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ وُلَّيْتَ فَعَدَلْتَ ثُمَّ شَهَادَةٌ قَالَ: وَدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ كَفَافًا لَا عَلَيَّ وَلَا لِيْ فَلَمَّا أَذْبَرَ إِذَا إِزَارُهُ يَمَسُ ۚ ٱلأَرْضَ قَالَ: رُدُّوْا عَلَيَّ الْغُلَامَ قَالَ: يَا ابْنَ أُخِي! ارْفَعْ ثَوْبَكَ فَإِنَّهُ أَنْقَى لِثَوْبِكَ وَأَتْقَى لِرَبِّكَ يَا ْعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرًا انْظُرْ مَا عَلَيَّ مِنَ الدَّيْنِ فَحَسَبُوهُ فَوَجَدُوهُ سِتَّةً وَتُمَانِيْنَ أَلْفًا أَوْ نَحْوَهُ قَالَ: إِنْ وَفَى لَهُ مَالُ آلِ عُمَرَ فَأَدِّهِ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَإِلَّا

133/5

خوشخری ہواللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ نے رسول الله مَالَيْظِم کی محبت اٹھائی۔ابتدامیں اسلام لانے کاشرف حاصل کیا جوآپ وسعلوم ہے۔ پھر آپ خلیفہ بنائے گئے اور آپ نے بورے انصاف سے حکومت کی پھر شہادت پائی عمر ملائن نے فرمایا ، میں تواس پر بھی خوش تھا کدان باتوں کی وجه برابر برميرامعالمدختم موجاتا ، ندثواب موتا اور نه عذاب - جب وه نوجوان جانے لگا تواس کا تہبند (ازار) لٹک رہاتھا عمر طالغیز نے فرمایا اس الركوميرے ياس والى بلا لاؤ (جبوه آئے تو) آپ نے فرمايا، میرے بھتیج! بیان کپڑااوپراٹھائے رکھو کہاس سے تمہارا کپڑابھی زیادہ دنوں چلے گا اور تمہارے رب سے تقویٰ کا بھی باعث ہے۔اے عبداللہ بن عمرا دیکھو بھے مرکتنا قرض ہے؟ جب لوگوں نے آپ پر قرض کا شار کیا تو تقریباچسیای بزار نکلا عمر والنفظ نے اس پر فرمایا کداگر بیقرض آل عمر کے مال سے ادا ہو سکے تو انہی کے مال سے اس کوادا کرنا ، ورنہ پھر بنی عدی بن کعب سے کہنا ،اگران کے مال کے بعد بھی ادائیگی نہ ہو سکے تو قریش سے کہنا ،ان کے سواکسی سے امداد نہ طلب کرنا اور میری طرف سے اس قرض کو ادا کردینا۔ اچھااب ام المؤمنین حضرت عائشہ زالین کے یہاں جا داوران سے عرض کرو کہ عمر نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے۔امیر المؤمنين (ميرے نام كے ساتھ) نه كہنا ، كيونكه اب ميں مسلمانوں كا امير نہیں رہا ہوں ۔ تو ان ہے عرض کرنا کہ عمر بن خطاب نے آپ سے اپنے دونوں ساتھوں کے ساتھ وفن ہونے کی اجازت جابی ہے۔عبدالله بن عمر ٹالٹیٹنا نے (عائشہ ڈلٹیٹا کی خدمت میں حاضر ہو کر) سلام کیا اور اجازت لے کراندر داخل ہوئے ، دیکھا کہ آپ بیٹھی رور ہی ہیں ، پھرکہا کہ عمر بن خطاب والثني نے آپ کوسلام کہا ہے اور اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت جا ہی ہے۔ عائشہ ذالی ان کہا، میں نے اس جگه کوای لئے منتخب کررکھا تھالیکن آج میں انہیں اپنے پرتر جیح دوں گی۔ پر جب ابن عرر النافيا واليس آئة تو لوكول في بتايا كم عبداللد آكة تو عمر دلالنزن فرمایا كه مجها تفاؤا كي صاحب في سهاراد حرآب كواشايا آپ نے دریافت کیا! کیا خرلائے؟ کہا کہ جوآپ کی تمنیاتھی اے امیر

فَسَلْ فِي بَنِي عَدِيٌّ بْنِ كَعْبٍ فَإِنْ لَمْ تَفِ أَمْوَالُهُمْ فَسَلْ فِي قُرَيْشٍ وَلَا تَعْدُهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ فَأَدُّ عَنِّي هَذَا الْمَالَ انْطَلِقْ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقُلْ: يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ السَّلَامَ وَلَا تَقُلْ: أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فَإِنِّي لَسْتُ الْيَوْمَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ أَمِيْرًا وَقُلْ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَسَلَّمَ وَاسْتَأْذَنَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا فَوَجَدَهَا قَاعِدَةً تَبْكِي فَقَالَ: يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ السَّلَامَ وَيَسْتَأْذِنُ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَتْ: كُنْتُ أُرِيْدُهُ لِنَفْسِيْ وَلَأُوْثِرَنَّ بِهِ الْيَوْمَ عَلِي نَفْسِيْ فَلَمَّا أَقْبَلَ قِيْلَ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَدْ جَاءَ قَالَ: ارْفَعُونِيْ فَأَسْنَدَهُ رَجُلْ إِلَيْهِ فَقَالَ: مَا لَدَيْكَ قَالَ: الَّذِي تُحِبُّ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الْإِنْتُ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ فَإِذَا أَنَا قُبِضْتُ فَاحْمِلُوْنِيْ ثُمَّ سَلَّمْ فَقُلْ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَإِنْ أَذِنَتْ لِيْ فَأَدْخِلُونِيْ وَإِنْ رَدَّتْنِي رُدُّونِيْ إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَجَاءَ تْ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ حَفْصَةُ وَالنِّسَاءُ تَسِيْرُ مَعَهَا فَلَمَّا رَأَيْنَاهَا قُمْنَا فَوَلَجَتْ عَلَيْهِ فَبَكَتْ عِنْدَهُ سَاعَةُ وَاسْتَأْذُنَ الرِّجَالُ فَوَلَجَتْ دَاخِلًا لَهُمْ فَسَمِعْنَا بُكَائِهَا مِنَ الدَّاخِلِ فَقَالُوا: أَوْصِ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! اسْتَخْلِفْ قَالَ: مَا أَجِدُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَذَا الأَمْرِ مِنْ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ أَوْ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ تُوفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمَّى عَلِيًّا وَعُثْمَانَ

نى كريم مَا النَّا كِي اصحاب دَيْ النَّهُ كَي فَضِيلت المؤمنين! حضرت عمر وللفئة نے فر مایا الحمد ملله ،اس سے اہم چیز اب میرے لئے کوئی نہیں رہ گئ تھی لیکن جب میری وفات ہو چکے اور مجھے اٹھا کر (وفن كے لئے) لے چلوتو چرميرا سلام ان سے كہنا اور عرض كرنا كه عمر بن خطاب (الله في ن آپ سے اجازت جابی ہے۔ اگر وہ میرے لئے اجازت دے دیں تب تو وہاں ذن کرنا اور اگر اجازت نہ دیں تو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا۔اس کے بعدام المؤمنین حفصہ دی جہا آئمیں ان كے ساتھ كھے دوسرى خواتين بھى تھيں _ جب ہم نے انہيں ديكھا تو ہم اٹھ ك _ آ ب عمر وللفي ك قريب آئيس اور وبال تحوري وريك آنسو بهاتي رہیں۔ پھر جب مردول نے اندرآنے کی اجازت جابی تو وہ مکان کے اندرونی حصہ میں چلی گئیں اور ہم نے ان کے رونے کی آ واز سی پھرلوگوں نے عرض کیا امیر المؤمنین! خلافت کے لئے کوئی وصیت کرد بیجے، قر مایا کہ خلافت کا میں ان حضرات سے زیادہ اور کسی کو مستحق نہیں یا تا کہ رسول الله مَنْ عَيْمُ الله وفات تك جن سے راضى اور خوش سے پرآ ب نے على، عثان، زبير، طلحه، سعد اورعبد الرحمٰن بن عوف كا نام ليا اوربي بھى فرمايا كه عبدالله بن عمر کوبھی صرف مشورہ کی حد تک شریک رکھنالیکن خلافت سے انہیں کوئی سروکارنہیں رہے گا ، جیسے آپ نے ابن عمر والفی کی تسکین کے ُ لئے بیفر مایا ہو۔ پھرا گرخلافت سعد کوئل جائے تو وہ اس کے اہل ہیں اورا گر وه نه ہوسکیں تو جو شخص بھی خلیفہ ہو وہ اینے زمانہ خلافت میں ان کا تعاون حاصل کرتا رہے۔ کیونکہ میں نے ان کو (کوفدکی گورنری سے) نا اہلی یاکسی خیانت کی وجہ سےمعزول نہیں کیا ہے اور عمر واللفظ نے فرمایا میں اسنے بعد ہونے والے خلیفہ کومہا جرین اولین کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہوہ ان کے حقوق بیجانے اور ان کے احتر ام کو ملحوظ رکھے اور میں اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کو دصیت کرتا ہوں کہ وہ انصار کے ساتھ بہتر معاملہ کرے · جو دار الجرت اور دار الايمان (مدينه منوره) ميس (رسول الله مَنَالَيْمَ كَي . تشریف آوری سے پہلے سے)مقیم ہیں۔ (خلیفہ کوچاہئے) کہوہ ان کے نیکوں کونوازے اور ان کے برول کومعاف کردیا کرے اور میں ہونے والے خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ شہری آبادی کے ساتھ بھی اچھامعاملہ رکھے

وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةً وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَقَالَ: يَشْهَذُكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ كَهَيْئَةِ التَّعْزِيَةِ لَهُ فَإِنْ أَصَابَتِ الْإِمْرَةُ سَغْدًا فَهُوَ ذَاكَ وَإِلَّا فَلْيَسْتَعِنْ بِهِ أَيُّكُمْ مَا أُمِّرَ فَإِنِّي لَمْ أَعْزِلْهُ مِنْ عَجْزِ وَلَا خِيَانَةٍ وَقَالَ: أُوْصِي الْخَلِيْفَةَ مِنْ بَعْدِيْ بِالْمُهَاجِرِيْنَ الأَوَّلِيْنَ أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَيَنْحَفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ وَأُوصِيْهِ بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا الَّذِيْنَ تَبَوُّوا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ أَنْ يُقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَأَنْ يُعْفَى عَنْ مُسِينِهِمْ وَأُوْصِيْهِ بِأَهْلِ الْأَمْصَارِ خَيْرًا فَإِنَّهُمْ رِدْءُ الْإِسْلَامِ وَجُبَاةُ الْمَالِ وَغَيْظُ الْعَدُو وَأَنْ لَا يُؤْخَذَ مِنْهُمْ إِلَّا فَضْلُهُمْ عَنْ رِضَاهُمْ وَأُوْصِيْهِ بِالْأَعْرَابِ خَيْرًا فَإِنَّهُمْ أَصْلُ الْعَرَبِ وَمَادَّةُ الْإِسْلَامِ أَنْ يُؤْخَذِّ مِنْ حَوَاشِيْ أَمْوَالِهِمْ وَيُرَدُّ عَلَى فُقَرَاثِهِمْ وَأُوْصِيْهِ بِذِمَّةِ اللَّهِ وَذِمَّةٍ رَسُوْلِهِ مَا لِنَاكُمُ أَنْ يُوْفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَاثِهِمْ وَلَا يُكَلَّفُوا إِلَّا طَاقَتَهُمْ فَلَمَّا قُبِضَ خَرَجْنَا بِهِ فَانْطَلَقْنَا نَمْشِيْ فَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَتْ: أَدْخِلُوهُ فَأَدْخِلَ فَوُضِعَ هُنَالِكَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَلَمَّا فُرغَ مِنْ دَفْنِهِ اجْتَمَعَ هَؤُلَاءِ الرَّهْطُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ إِلَى ثَلَاثَةٍ مِنْكُمْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ: قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِيْ إِلَى عَلِي فَقَالَ طَلْحَةُ: قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عُثْمَانَ وَقَالَ سَعْدٌ: قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي

نى كريم نافق كاصحاب دئات كالفيركي فضيلت

کہ بیاوگ اسلام کی مدورجم کرنے کا ذریعہ اور (اسلام کے) وشمنوں کے لئے ایک مصیبت ہیں اور میکمان سے وہی وصول کیا جائے جوان کے پاس

فاضل ہواوران کی خوشی سے لیا جائے اور میں ہونے والے خلیفہ کو بدو یوں

کے ساتھ بھی اچھامعا ملہ کرنے کی وصیت کرتا ہوں کہ وہ اصل عرب ہیں اور اسلام کی جڑ ہیں اور بیکہ ان سے ان کا بچا کھچا مال وصول کیا جائے اور انہیں

اسلام في برين اوريد لدان سے ان 6 بي سي مان وصول ميا جاسے اور اين كوئا جوں ميں تقسيم كر ديا جائے اور ميں ہونے والے خليفہ كو الله اور اس

ے رسول کے عہد کی مگہداشت کی (جواسلامی حکومت کے تحت غیر مسلموں

ے رسوں مے عہد فی مہداست فی ر بواسل کی موست مے حت میر معون سے کیا ہے) وصیت کرتا ہوں کدان سے کئے محمد کو بورا کیا جائے ،ان

ک حفاظت کے لئے جنگ کی جائے اور ان کی حیثیت سے زیادہ ان پر بوجھ

نہ ڈالا جائے ۔ جب عمر ڈالٹین کی وفات ہوگئی تو ہم وہاں سے ان کو لے کر

(عائشہ خالفہٰ) کے حجرہ کی طرف آئے ۔عبداللہ بن عمر کی فی نے سلام کیا

اور عرض کیا کہ عمر بن خطاب رہائٹیؤ نے اجازت جابی ہے۔ام المؤمنین نے کہا آئیس بہیں دفن کیا جائے۔ چنانچہوہ و ہیں دفن ہوئے۔ پھر جب لوگ

دفن سے فارغ ہو چکے تو وہ جماعت (جن کے نام عمر دلالٹیز نے وفات سے

پہلے بتائے تھے) جمع ہوئی عبدالرحلن بن عوف نے کہا تہمیں اپنامعاملہ اپنے

ہی میں سے تین آ دمیوں کے سپر دکردینا چاہیے اس پرزبیر دالٹن نے کہا کہ

میں نے اپنامعامله علی والفیز کے سیر دکیا طلحہ والفیز نے کہا کہ میں اپنامعاملہ

عثان ڈالٹیئز کے سپر دکرتا ہوں۔اور سعدین ابی وقاص ڈالٹیئز نے کہا میں نے

ا پنا معاملہ عبد الرحمٰن بن عوف واللہ کے سپر دکیا۔اس کے بعد عبد الرحمٰن بن

عوف ڈالٹیئو نے (عثمان اور علی ڈالٹیٹنا کو مخاطب کرکے) کہا کہ آپ دونوں

حضرات میں سے جوبھی خلافت ہے اپنی برات طا ہر کرے ہم اس کوخلافت

دیں گے اور اللہ اس کا تگر ان و نگہبان ہوگا اور اسلام کے حقوق کی فرمہ داری اس پر لا زم ہوگی ، ہر مخص کوغور کرنا جا ہے کہ اس کے خیال میں کون افضل

ے، اس پریددونوں حضرات خاموش ہو گئو عبدالر من بن عوف نے کہا،

ہے، ان پریدردوں سرات موں ہوت و میدار می اس مداری میں ہوالتے ہیں۔خدا کو تم کہ

میں آپ حضرات میں سے ای کونتخب کروں گا جوسب میں افضل ہوگا۔ان

وونوں حضرات نے کہا کہ جی ہاں۔ پھرآپ نے ان دونوں میں سے ایک کا

إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَن بْنِ عَوْفِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَن: أَيْكُمَا تَبَرَّأُ مِنْ هَذَا الأَمْرِ فَنَجْعَلُهُ الرَّحْمَن: أَيْكُمَا تَبَرَّأُ مِنْ هَذَا الأَمْرِ فَنَجْعَلُهُ إِلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَالْإِسْلَامُ لَيَنْظُرَنَ أَفْضَلَهُمْ فِي نَفْسِهِ فَأْسُكِتَ الشَّيْخَانِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَن: أَفْتَجْعَلُونَهُ إِلَيَّ وَاللَّهُ عَلَيَّ أَنْ لَا الرَّحْمَن: أَفْضَلِكُمْ قَالَا: نَعَمْ فَأَخَذَ بِيدِ أَحَدِهِمَا اللَّهِ عَلَيْ أَنْ لَا فَقَالَ: لَكَ قَرَابَةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ فَاللَّهُ وَالْقَدَمُ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَاللَّهُ عَلَيْكُ لَيْنُ أَمَّرْتُكَ لَتَعْدِلَنَ وَلَئِنْ أَمَّرْتُ فَاللَّهُ عَلَيْكُ لَئِنْ أَمَّرْتُكَ لَتَعْدِلَنَ وَلَئِنْ أَمَّرْتُ فَاللَّهُ عَلَيْكَ لَئِنْ أَمَّرْتُكَ لَتَعْدِلَنَ وَلَئِنْ أَمَّرْتُ عَلَيْكَ فَلَمَا أَخَذَ الْمِيْنَاقَ قَالَ: وَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَلَمَا أَخَذَ الْمِيْنَاقَ قَالَ: الْفَيْ يَدُكَ يَا عُثْمَانُ ا فَبَايَعَهُ فَبَايَعَ لَهُ عَلِيً

وَوَلَّجَ أَهْلُ الدَّارِ فَبَايَعُوْهُ. [راجع: ١٣٩٢]

ہاتھ پکڑااور فرمایا کہ آپ کی قرابت رسول اللہ مثالی ہے ہاور ابتدا میں اسلام لانے کاشرف بھی ،جیسا کہ آپ کوخودہی موم ہے۔ پس اللہ آپ کا شرف بھی ،جیسا کہ آپ کوخودہی موم ہے۔ پس اللہ آپ کا گرمیں آپ کوخلیفہ بنا دوں تو کیا آپ عدل وانصاف سے کام لیس کے اور اگر عثمان بڑا تھی کوخلیفہ بنا دوں تو کیا آپ ان کے احکام کو سنیں کے اور ان کی اطاعت کریں گے؟ اس کے بعد دوسرے صاحب کو تنہائی میں لے گئے اور ان سے بھی یمی کہا اور جب ان سے وعدہ لے لیا تو فرمایا، اے عثمان! اپناہاتھ بڑھا سے چنا نچرانہوں نے ان سے بیعت کی اور علی بڑا تھی بڑھا ہے کہ اور سب نے علی بڑا تھی ان سے بیعت کی ۔ پھر اہل مدینہ آئے اور سب نے علی بڑا تھی۔

ے باپ کو نبی کریم من الیکی عبداللہ کے باپ سے زیادہ جا ہے تھے تو میں نے نبی کریم من الیکی کم مجت کواپی محبت برمقدم رکھا۔عبداللہ حضرت عمر واللفوظ کی ساری خلافت میں کی معاش اور کشرت اہل دعیال ہے پریشان ہی رہے گر ایک گاؤں کی تحصیلد اری یا حکومت ان کو نیدی ۔ آخر پریشان ہو کر صوبہ یمن کے حاکم کے پاس مکتے ۔ان سے اپن تکلیف کا حال بیان کیا۔انہوں نے بیان کیا کہتم جانتے ہوجیے تمہارے والد سخت آ دمی ہیں، میں بیت المال سے تو ا یک چید بھی تم کوئیں دے سکتا۔البتہ بچھرو پید مدیندرواند کرنا ہے۔تم ایسا کرواس کا کپڑ ایہاں خریدلوا در مدینہ پنج کرمال چھ کرامس رو پیا ہے والد کے پاس داخل كرد واور نفع تم لياوتو عبدالله نے اى كوغنيمت مجما - جب مدينه آئے حضرت عمر دالليك كوخبر پنجى تو فرمايا اممل اور نفع دونوں بيت المال مين واخل کرو۔ یہ مال تمہار ایا تمہارے باپ کا ندتھا۔صحابہ نے بہت سفارش کی کہ آخر بیاتن دورے آئے ہیں اور بیسہاپٹی حفاظت میں لائے ہیں ،ان کو پچھے اجرت ملنا چاہیے اور ہم سب راضی ہیں کہ آ دھا نفع دیا جائے۔اس پر حضرت عمر دلالٹنز نے کہا کہ خیر تہاری مرضی ، میں تو یونہی انصاف سمجھتا ہوں کہ کل نفع بیت المال میں داخل کر دیا جائے ۔افسوں صدافسوں جوشیعہ حضرت عمر دلالٹیز کو برا کہتے ہیں ۔اگر ذرااپنے گریبان میں مند والیس توسمجھ لیس کہ حضرت عر والشئ كى ايك ايك بات الى بجوان كى فضيلت اورعد الت اورح شاى كى كافى اوروش وليل ب- ومن لم يجعل الله له نورا فماله من نور (خلاصه وحيدي)

باب: حضرت ابوالحس على بن ابي طالب القرشي الهاشي والثين كفضائل كابيان

[بَابُ] مَنَاقِبِ عَلِي بُنِ أَبِي طَالِبٍ أَبِي الْحَسَنِ الْقُرَشِيِّ

وَقَالَ عُمَرُ: تُولِّنِي رَسُولُ اللَّهِ مَا لَيْكُمُ وَهُوَ مِينَ تُم عهون اورحضرت عمر والثين في حضرت على والني سيكم الدرسول الله مَا لِيُهِمُ اللهِ عَلَيْهِمُ اللهِ عَلَيْهُمُ اللهِ عَلَيْهُمُ اللهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ مِنْ اللهِ عَلَيْ

عَنْهُ رَاضٍ. [راجع:١٣٩٢]

تشويج: اميرالمؤمنين حفرت على بن الى طالب والتوزية عض فليفدرا شديي -آب كى كنيت ابوالحن اور ابوتراب ب-آ محد سال كي عمر مين اسلام قبول کیااورغزوہ تبوک کے سواتمام غزوات میں شریک ہوئے۔ یہ گندی رنگ والے، بڑی روش،خوبصورت آنکھوں ویلے تھے۔ طویل القامت نہ تھے۔ ڈ اڑھی بہت بھری ہوئی تھی۔ آخر میں سراورڈ اڑھی ہردو کے بال سفید ہو گئے تتے۔ حضرت عثان ڈٹاٹنڈ کی شہاد ہے دن جمعہ کو ۱۸ فدی الحجہ۳۵ ھ میں تاج خلافت ان کے سر پررکھا گیاادر ۱۸ رمضان ۴۰ ھائی جعہ کے دن عبدالرحمٰن بن مجممرادی نے آپ کے سر پرتلوار سے حملہ کیا جس کے تین دن بعد آپ کا انقال بوگيا ـ انا لله و انا اليه راجعون آپ كودنول صاحبزاوول عفرت حسن اور حضرت حسين اور حضرت عبداللد بن جعفر و كالنتي في آپ وطسل دیا۔ حسن دلائٹیئر نے نماز جنازہ پڑھائی صبح کے وقت آپ کو فن کیا گیا۔ آپ کی عمر ۱۳ سال کی تھی۔ مدت خلافت جا رسال ،نو ماہ اور پچھەدن ہے۔

عنوان باب میں حضرت علی طالشیّ کے متعلق حدیث ((انت منی و انا منك)) فدكور ہے ۔ لین تم مجھ سے اور س سے مول - نی كريم مَالليمُكم جب جنگ تبوک میں جانے لگے تو حصرت علی والٹنؤ کو مدینہ میں چھوڑ گئے ان کورنج ہوا ، کہنے لگے آپ مجھ کوعورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ کے جاتے ہں،اس دقت آپ نے بیحدیث فرمائی لیعنی جیسے حضرت مولی غائیلا کوه طور کوجاتے ہوئے حضرت ہارون غائیلا کواپنا جائشین کر مجے تھے،ایہ ای میں تم کواپنا قائم مقام کرے جاتا ہوں۔ اس سے بیمطلب ہیں ہے کہ میرے بعد متصل تم ہی میرے خلیفہ ہومے ، کیونکہ حضرت ہارون عالیما عضرت موی عاید کا ک حیات میں گزر گئے تھے۔ دوسری روایت میں اتنااورزیادہ ہے، صرف اتنافرق ہے کدمیرے بعد کوئی پیغیر ندموگا۔

٣٧٠١ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بنُ سَعِيدٍ ، حَدَّثَنَا عَبدُ (٣٤٠١) بم صحتيب بن سعيد في بيان كيا ، كها بم صعبدالعزيز في بيان

نى كريم الكالل كالمحاب الكلام كالمعاب الكلام كالمعاب الكلام كالمعاب المكلام كالمعاب المكلام كالمعاب المكلام كالمعاب المكلام كالمعاب المكلام كالمعاب المكلوم كالمعاب المكلوم كالمكلوم كا کیا، ان سے ابوحازم نے اور ان سے مہل بن سعد رہائیڈ نے بیان کیا کہ رسول الله مَنَا يَنْ إِمْ نَ جِنْكُ خِير كِموقع يربيان فرمايا كَوْل مِن الكاليه تھنھ کواسلامی علم دول گا جس کے ہاتھ پراللہ تعالی فنع عزایت فر مائے گا۔ رادی نے بیان کیا کہ رات کولوگ بیسوچتے رہے کہ دیکھے علم سے ماتا ہے۔

جب صبح ہوئی تو رسول الله مَا اللهِ مَا اللهُ مَا اللهِ مَا اللّهِ مَا اللهِ مَا اللّهِ مَا اللهِ مَا اللهِ مَا اللهِ مَا اللّهِ مَا الللّهِ مَا ال تنے) عاضر ہوئے ۔سب کوامیر تھی کہ علم انہیں ہی ملے گا لیکن حضور منا اللہ ا

نے دریافت فرمایا : "علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟" لوگوں نے بتایا کہان کی آئھوں میں درو ہے۔حضور مَنا اللّٰہُ اِنْ نے فرمایا: ' مجران کے یہاں کسی کو بھیج کر بلوالو۔ ' جب وہ آئے تو آنخضرت مَالیّٰیم نے ان کی آ نکھ میں اپنا

تھوک ڈالا اوران کے لئے دعا فر مائی۔اس سے انہیں ایسی شفاحاصل ہوئی جیے کوئی مرض پہلے تھا ہی نہیں۔ چنانچہ آپ نے علم انہیں کوعنایت فر مایا۔

حضرت على مثلاثين نے عرض كيا يارسول الله! ميں ان سے اتنا لڑوں گا كه وہ

ہارے جیسے ہو جائیں (یعنی مسلمان بن جائیں) آپ نے فرمایا: ' ابھی یول ہی چلتے رہو۔ جب ان کے میدان میں اتروتو پہلے انہیں اسلام کی

دعوت دواور انبيس بتاؤ كماللد كان پركياحقوق واجب بين الله كاقتم! اگرتمهارے ذریعہ اللہ تعالی ایک شخص کو بھی ہدایت دے دیتو وہ تمہارے

لے مرخ اونوں کی (دولت) سے بہتر ہے۔"

تشوج: می کریم منافقا کا مقصد بیتھا کہ جہال تک ممکن مولا ائی کی نوبت ندآنے پائے۔اسلام لا ائی کرنے کا حامی نہیں ہے۔اسلام امن جا بتا ہے۔اس کی جنگ صرف مدافعانہ ہے۔

(٣٤٠٢) م سے تنبه بن سعيد نے بيان كيا ،ان سے حاتم نے بيان كيا ، ان سے بزید بن افی عبیدنے بیان کیا،ان سے سلمہ بن اکوع والفوائ نے بیان کیا کہ حضرت علی ڈالٹٹیؤ غز وۂ خیبر کے موقع پر نبی کریم مَثَالْیْنِم کے ساتھ بوجہ

آ نکھ دکھنے کے نہیں آسکے تھے پھر انہوں نے سوچاحضور مَالَّیْنِمْ کے ساتھ

غزوہ میں شریک نہ ہوسکوں ! چنانچہ گھرے نکلے اور آپ کے لشکر سے جاملے۔ جب اس رات کی شام آئی جس کی صبح کواللہ تعالی نے فتح عنایت

فر ما كى تقى تورسول الله من الله عَلَيْهِ إلى خفر مايا: "كل مين أيك السي شخص كوعلم دون گا، یا (آپ نے یوں فرمایا کوکل) ایک ایسا شخص علم کو لے گاجس سے اللہ

الْعَزِيْزِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْل بْنِ سَعْدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مُشْكُمُ قَالَ: لَأَعْطِيَنَّ الرَّأَيْةَ غَدًا

رُجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ قَالَ: فَبَاتَ

النَّاسُ يَدُوْكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا

أَصْبَحَ النَّاسُ غَدُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَالِكُمُ

كُلُّهُمْ يَرْجُوْ أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ: ((أَيْنَ عَلِيٌّ بْنُ إِ أَبِي طَالِبٍ)) فَقَالُوا: يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ يَا رَسُولَ

اللَّهِ! قَالَ: ((فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأْتُونِيْ بِهِ)) فَلَمَّا

جَاءَ بَصَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنَّ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّأَيَّةَ فَقَالَ عَلِيٌّ:

يَا رَسُوْلَ اللَّهِا أَقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ: ((انْفُذُ عَلَى رِسُلِكَ حَتَّى تُنْزِلَ

بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرُهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقَّ اللَّهِ فِيهِ فَوَاللَّهِ الْأَنْ

يَهُدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ

يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ)). [راجع: ٢٩٤٢]

٣٧٠٢ حَدَّثَنَا تُتَيْبَةُ،حَدَّثَنَا حَاتِمْ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةً قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ مَكْنَاكُمْ فِي خَيْبَرَ وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ مُثْلِثُهُمْ؟ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ مُثْلِئُكُمُ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللَّهُ فِي صَبَاحِهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَثْلِثُكُمُ: ((لَأَعْطِيَنَّ

الرَّأْيَةَ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّأْيَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّهُ اللَّهُ

وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولُهُ يَفْتُحُ اللَّهُ عَلَيْهِ)) فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوْهُ فَقَالُوا: هَذَا عَلِيٌ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ مُلْكُمُّمُ

اوراس کے رسول منافین کو محبت ہے یا آپ نے بیفر مایا کہ جواللداوراس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ تعالی اس کے ہاتھ پر فتح عنایت فرمائے گا۔' اتفاق سے حضرت علی والفئة آ مے حالا تکبان کے آنے کی ہمیں امیز نبیں تھی لوگوں نے بتایا کہ یہ بیں علی والٹین استحضرت مالٹینا کے انہیں کو علم دے دیا اور اللہ تعالی نے ان کے ہاتھ پرخیبر فتح کرادیا۔

تشريج: حضرت على والنيز سي بعت خلافت اواكل ماه ذى الحبر المسيد مين مولى تمي جسي جمهور مسلمانول في تسليم كيا-

(٣٥٠٣) م عرالله بن مسلمه في بيان كيا ، كما مم عرالعزيز بن انی حازم نے بیان کیا ،ان سے ان سے والد نے کدایک مخص حصرت سہل بن سعد والنيز کے بہاں آیا اور کہا کہ بیفلاں شخص اس کا اشاراامبر مدینہ (مروان بن علم) كى طرف تقاء برسرمنبر حضرت على كوبرا بعلاكهتا ب-ابوحازم نے بیان کیا کہ حضرت مہل بن سعد والفیئو نے بوجھا کیا کہتا ہے،؟ اس نے بنایا که انبین ابوتراب کهتا ہے۔اس پر حضرت مهل بیشنے مگے اور فرمایا که خداك قتم إبينام توان كارسول الله مَاليَّيْظِم في ركما تقااور خود حضرت على ولا تَعْدُ کواس نام سے زیادہ اینے لئے اور کوئی نام پندنہیں تھا۔ بیس کرمیں نے اس مدیث کے جانے کے لئے حضرت مہل سے خواہش ظاہر کی اور عرض کیا اے ابوعباس! بدواقعہ کس طرح سے ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت علی والنوز حضرت فاطمه والغوا کے بہال آئے اور پھر باہر آ کرمسجد میں لیٹ رہے۔ پھر آنخضرت مَا النظم نے (فاطمہ دی النظمان) دریافت فرمایا بتہارے چاکے بیٹے کہاں ہیں ؟انہوں نے بتایا کمسجد میں ہیں۔آپ معجد میں تشریف لائے ، دیکھا توان کی جادر پیٹھ سے نیچ کر گئ ہے اوران کی كريراچى طرح سے خاك لگ چكى ہے۔آپ مى ان كى كر سے صاف فرمانے لگے اور بولے ، اٹھوا ابوتر اب اٹھو (دومر تبہ آپ نے فرمایا)۔

(٣٤٠٣) بم ع محر بن رافع نے بيان كيا، كہا بم سے حسين نے ،ان سے زائدہ نے ،ان سے ابوصین نے ،ان سے سعد بن عبیدہ فع بیان یا کہ ا کی شخص عبداللہ بن عمر والعنائا کی خدمت میں آیا اور حضرت عثمان والعنائد کے متعلق بو چھا۔ابن عمر والفہ ان نے ان مے محان کا ذکر کیا۔ پھر کہا کہ شاید ب باتیں تہیں بری لگی ہوں گی۔اس نے کہاجی ہاں ،حضرت ابن عمر رہا تھنانے

٣٧٠٣ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةً ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدِ فَقَالَ: هَذَا فُلَانٌ لِأَمِيْرِ الْمَدِيْنَةِ يَدْعُوْ عَلِيًّا عِنْدَ الْمِنْبَرِ قَالَ: فَيَقُولُ مَاذَا؟ قَالَ: يَقُولُ لَهُ: أَبُو تُرَابٍ فَضَحِكَ قَالَ: وَاللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ إِلَّا النَّبِيُّ مُثْلِكُمُ وَمَا كَانَ لَهُ اسْمٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْهُ فَاسْتَطْعَمْتُ الْحَدِيْثَ سَهْلًا وَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ! كَيْفَ ذَلِكَ قَالَ: دُخَلَ عَلِيٌّ عَلَى فَاطِمَةً ثُمَّ خَرَجَ فَاضْطَجَعَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ مُلْكُمٌّ: أَيْنَ ابْنُ عَمُّكِ ۚ قَالَتْ: فِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَوَجَدَ رِدَاءً أَهُ قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ وَخَلَصَ التَّرَابُ إِلَى ظَهْرِهِ فَجَعَلَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ فَيَقُولُ: ((الْجُلِسُ يَا أَبَّا تُرَابِ!)) مَرَّتَيْنِ. [راجع: ٤٤١]

٣٧٠٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِع، حَدَّثَنَا

حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ أَبِي حَصِيْنِ عَنْ

سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةً قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ

عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ عُثْمَانَ فَذَكَرَ عَنْ مَحَاسِنِ

عَمَلِهِ قَالَ: لَعَلَّ ذَاكَ يَسُونُكَ قَالَ: نَعَمْ قَالَ:

فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ. [راجع: ٢٩٧٥]

فَأَرْغَمَ اللَّهُ بِأَنْفِكَ ثُمَّ سَأَلَهُ عَنْ عَلِيٍّ فَذَكَرَ مَحَاسِنَ عَمَلِهِ قَالَ: هُوَ ذَاكَ بَيْتُهُ أُوسُطُ بُيُوْتِ النَّبِيِّ مَا لَكُمَّا ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّ ذَاكَ يَسُونُكَ قَالَ: أَجَلْ قَالَ: فَأَرْغَمَ اللَّهُ بِأَنْفِكَ انْطَلِقْ فَاجْهَدْ عَلَيَّ جَهْدَكَ. [راجع: ٣١٣٠]

کہاالله تیری ناک خاک آلود کرے پھراس نے حضرت علی داشتہ کے متعلق یو چھا ، انہوں نے ان کے بھی محاس ذکر کئے اور کہا کہ حضرت علی والنین کا گھرانہ نی کریم مَنالِثِیْم کے خاندان کا نہایت عمدہ گھرانہ ہے۔ پھر کہا کہ ثاید یہ باتیں بھی تمہیں بری تکی ہوں گی اس نے کہا کہ جی ہاں۔حضرت عبداللہ بن عمر وللفي الله تيرى ناك خاك آلود كرے، جا اور ميرا جو بگاڑنا ع ب بكا زلينا - يحكى ندكرنا _

تشويج: يوجيف والا تافع ناى خارجى تفاجو حضرت عمان اورحضرت على والنفه البردوكو براسجها تفاعبدالله بن عمر والنفه ف حضرت على والنفي كي خاعداني شرافت کا بھی ذکر کیا مگرخارجیوں نے سب کچھ بھلا کر حفرت علی ڈھائنڈ کے خلاف خروج کیااور صلالت وغوایت کا شکار ہوئے۔

(٧٤٠٥) م سے محد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غندر نے بیان کیا، کہا م سے شعبہ نے بیان کیا،ان سے حکم نے،انہوں نے ابن الی لیا سے سا، کہا ہم سے حضرت علی ڈالٹنؤ نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہ ڈلٹٹٹا نے (نبی كريم مَا لَيْنِمُ ہے) چى يىنے كى تكليف كى شكايت كى۔ اس كے بعد آ تخضرت مَالْقَيْمُ ك ياس كِه قيدى آئة حضرت فاطمه والنَّهُ آب ك پاس آئیں لیکن آپ موجودنہیں تھے،حضرت عائشہ والنفا سے ان کی ملاقات ہوسکی توان سے اس کے بارے میں انہوں نے بات کی جب حضور تشريف لائے تو حضرت عاكشہ ولين ان آپ كوحضرت فاطمہ ولين الله على آنے کی اطلاع دی۔ اس پر نبی اکرم منافیظم خود ہمارے گر تشریف لائے۔اس وقت ہم اپنے بستروں پرلیٹ چکے تھے۔ میں نے حایا کہ کھڑا موجا وَل ليكن آپ نے فرمايا: "يول بى ليٹے رہو۔"اس كے بعد آب م دونوں کے درمیان بیٹھ مگئے اور میں نے آپ کے قدموں کی شنڈک اپنے سينے ميں محسوس كى - پھرآپ نے فرامايا: "تم لوگوں نے مجھ سے جوطلب كيا ہے کیا میں تمہیں اس سے اچھی بات نہ بتاؤں۔ جبتم سونے کے لئے بستر يرليثوتو چونتيس مرتبه الله اكبر، تينتيس مرتبه سجان الله اورتينتيس مرتبه الحديلار والياكرو- عمل تمهار التيكسي خادم سے بہتر ہے۔

٥٠ ٣٧٠ حَدَّثُنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةً ، عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ ابْنَ أبِيْ لَيْلَى ، حَدَّثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِّمَةَ شَكَتْ مَا تَلْقَى مِنْ أَثُو الرَّحَى فَأَتَى النَّبِيَّ مُكْتُمُ السَّبِيِّ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ كُلُّكُمَّ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيءِ فَاطِمَةً فَجَاءَ النَّبِيُّ مُكْثُكُمٌ إِلَيْنَا وَقَدْ أُخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْتُ لِأَقُوْمَ فَقَالَ: ((عَلَى مَكَانِكُمَا)) فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَلَمَيْهِ عَلَى صَدْرِيْ وَقَالَ: ((أَلَا أُعَلَّمُكُمَّا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَانِي؟ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا تُكَبِّرًا أَرْبُعًا وَثَلَاثِيْنَ وَتُسَبِّحًا ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ)). [راجع: ١٦ ٣١]

تشوج: امام ابن تيميه ميشيه فرمات بيل كه جوفض سوت ونت اس حديث پرمل كرليا كري كاه واسينا اندرتكل محسوس نبيس كركا-

٣٧٠٦ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ بَشَّادٍ ، حَدَّثَنَا (٣٤٠٦) مجه على بن بثار في بيان كيا، كها بم سي غندر في بيان كيا، كها غُنْدَرٌ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ قَالَ: سَمِعْتُ مَم سِي شعبرن بيان كيا، إن سي سعد في انهول في ابراميم بن سعد

نى كريم الكل كامحاب الكلام كالمنافق كال [كِتَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ مَالِكُمْ إِلَّا

ے سنا ، ان ہے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم مَا اللّٰی نے حضرت على ذلائن سے فرمایا: ' کیاتم اس پرخوش نہیں ہوکہتم میرے لئے ایسے ہوجیسے

إِبْرَاهِيْمَ بْنَ سَعْدِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ مَلْكُامً لِعَلِيِّ: ((أَمَا تَرْضَى أَنُ تَكُوْنَ مِنِّي بِمُنْزِلَةٍ مویٰ علیۂ ایک لئے ہارون علیۂ اِستھے'' هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى)) . [طرفه في: ٤٤١٦]

لِلنَّاسِ جَمَاعَةٌ أَوْ أَمُوْتَ كَمَا مَاتَ أَصْحَابِيْ.

فَكَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يَرَى أَنَّ عَامَّةَ مَا يُرْوَى

[مسلم: ۲۲۲۱؛ ابن ماجه: ۱۱۵]

عَنْ عَلِيِّ الْكَذِبُ.

تشويج: يعن حضرت موى عاليتا اورحضرت بارون عاليتا كاجسانسي رشته بايماى ميرااورتمهاراب-

٣٧٠٧ حَدَّثَنَا عَلِينٌ بْنُ الْجَعْدِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ،عَنْ أَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ

عراق دالوں ہے کہا کہ جس طرح تم پہلے فیصلہ کیا کرتے تھے اب بھی کیا کرو عَبِيْدَةَ عَنْ عَلِمً قَالَ: اقْضُوْا كَمَا كُنْتُمْ كيونكه مين اختلاف كوبراجانتا بول -اسى ونت تك كرسب لوك جمع بوجا كيس يا تَقْضُونَ فَإِنِّي أَكْرَهُ الْإِخْتِلَافَ حَتَّى يَكُوْنَ

ابن سیرین مینید کہا کرتے تھے کہ عام لوگ (روانض) جو حضرت علی والشری سے روایات (شیخین کی مخالفت میں) بیان کرتے ہیں وہ قطعاً

تشريج: الفظرافضي رفض عشتق م محققين كت بي كمان شيعول كانام رافضي اس لتي مواكم "الانهم وفضوا زيد بن على بن الحسين بن على بن ابى طالب بعدم تبرينه من ابى بكر وعمر-" واقعه بيهواتها كم حضرت زيد بن على بن حسين كوفي تشريف لائ اورلوگول كوتبليغ كى-بہت سے لوگوں نے ان سے بیعت کی مگر ایک جماعت نے کہا کہ جب تک آپ ابو بکروعمر ڈگا ﷺ کو برا نہ کہیں گے ہم آپ سے بیعت نہ کریں گے۔ حضرت زید میکیلیے نے ان کی اس بات کو مانے سے انکار کردیا اور و وامر تن پر قائم رہے۔اس وقت اس جماعت نے مینعرہ بلند کیا نصن مو فضك ہم تم کوچھوڑتے ہیں۔اس ونت سے بیگروہ رانضی کے نام سے موسوم ہوا۔حضرت پیر جیلانی ویسلیج نے اس گروہ کی سخت ندمت کی ہے۔اس گروہ کے مقابلہ پرخارجی ہیں۔جنہوں نے حضرت علی دلاٹھئے پرخروج کیااورمنبر پران کی برائی شروع کی۔ ہردوفریق عمراہ ہیں۔اعتدال کاراستدالل سنت کا ہے جو مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبُتُمْ وَلَا تُسْفَلُونَ عَمَّا كَانُواْ يَعْمَلُونَ ﴾ (٢/الِترة ١٣٣٠)

روایت میں ندکورہ بزرگ عبیدہ دلالٹیءُ عراق کے قاضی تھے۔حضرت عمر دلالٹیءُ کا قول بیتھا کہام ولدگی تیج درست نہیں ہے۔حضرت علی دلالٹیءُ کا خیال تھا کہ ام ولد کی تیج درست ہے۔عبیدہ نے بیمرض کیا کہ ابو بمروعر ڈاٹٹٹھا کے زیانے سے قوجم ام ولد کی تیج کی ناجوازی کا فتو کی دیتے رہے ہیں۔اب آپ کا کیا تھم ہے۔اس ونت حضرت علی والنفیز نے بیفر مایا کداب بھی وہی فیصلہ کرو۔

> [بَابُ] مَنَاقِبِ جَعُفَرِ بُنِ أَبِي فضيلت كابيان طالب الهاشمي

وَقَالَ لَهُ ۚ النَّبِيُّ مَا لِلنَّاكِمُ : ((أَشْبَهْتَ خَلُقِي سے زیادہ مشابہ ہو۔'' وَّخُلُقِيُّ)). [طرفه في:٤٥٢١]

(۷-۷) ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا ، کہا ہم کوشعبہ نے خبر دی ، انہیں الوب نے ، انہیں ابن سیرین نے ، انہیں عبیدہ نے کہ حضرت علی ڈالٹیئا نے میں بھی اینے ساتھیوں (ابو بکر وعمر ڈاٹٹٹٹا) کی طرح دنیاہے چلا جاؤں۔

باب: حضرت جعفر بن إلى طالب باشى والنين كي

اوررسول الله مَنْ يَنْفِرُ فِي إن سي فرماياتها كه "مم صورت اورسيرت ميل مجه

تشوجے: حضرت جعفر دالٹیئ حضرت علی دلالٹیئا سے دس سال بوے تھے۔ان کا لقب ذوالجناحین ہے۔اسلام قبول کرتے ہوئے انہوں نے نبی كريم مَنْ النيال كي باكيل جانب كفرے موكر نماز اواكي تقى - نى كريم مَنْ النيام في خرمايا كه جيسے تم نے ميرے ساتھ ل كر نماز پڑھى ہے الله باك تم كو جنت میں دوباز وعطافر مائے گااورتم جنت میں اڑتے پھرو مے بھر اس سال جنگ موجہ ۸ ھیں جام شہادت نوش فرمایا _ان کی تچھاتی میں تلواروں اور نیزوں كنوے زخم پائے محتے تھے۔ (اللّٰهُ اللّٰهُ ا

٣٧٠٨ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بِكُو، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ دِيْنَارٍ أَبُوْ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِنْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ: أَكْثَرَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَإِنِّي كُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ مُلْكُمُّ بِشِبَعِ بَطْنِي حَيْنَ لَا آكُلُ الْخَمِيرَ وَلَا أَلْبَسُ الْحَبِيرَ وَلَا يَخْدُمُنِي فُلَانٌ وَلَا فُلَانَةً وَكُنْتُ أَلْصِقُ بَطْنِي بِالْحَصْبَاءِ مِنَّ الْجُوْعِ وَإِنْ كُنْتُ لَأَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الآيَةَ هِيَ مَعِيْ كَيْ يَنْقَلِبَ بِي فَيُطْعِمَنِي وَكَانَ أُخْيَرَ النَّاسِ لِلْمِسْكِيْنَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَكَانَ يَنْقَلِبُ بِنَا فَيُطْعِمُنَا مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ حَتَّى إِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ إِلَيْنَا الْعُكَّةَ الَّتِي لَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ فَنَشُقَّهَا فَنَلْعَقُ مَا فِيْهَا. [طرفه في:٣٢] * ٣٧٠٩ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا

يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِي

خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا

سَلَّمَ عَلَى ابن جَعْفَر قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ اقَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللَّهِ: يُقَالُ:

كُنْ فِيْ جَنَاحِيْ كُنْ فِيْ نَاحِيَتِيْ كُلُّ جَانِبَيْن

جَنَاجًانِ. [طرفه في: ٤٢٦٤]

(۲۷-۸) م سے احدین انی برنے بیان کیا، کہا ہم سے محدین ابراہیم بن دینارا بوعبدالله جمنی نے بیان کیا۔ان سے ابن ابی ذئب نے ،ان سے سعید مقبری نے اوران سے حضرت ابو ہر رہ وہالنی نے بیان کیا کہ لوگ کہتے ہیں كدابو مرمره والنفية بهت اجاديث بيان كرتا ہے - حالاتك بيب بحرنے ك بعدين رسول الله مَا لَيْهُمُ كم ساتھ ہروقت رہتا تھا، میں خمیری روثی نہ كھاتا اورنه عمده لباس بہنتا تھا (یعنی میر اوقت علم کے سواکسی دوسری چیز کے حاصل کرنے میں نہ جاتا) اور نہ میری خدمت کے لئے کوئی فلاں یا فلا نی تھی بلکہ میں بھوک فی شدت کی وجہ سے اپنے پیٹ سے پھر باندھ لیا کرتا۔ بعض وقت میں کسی کوکوئی آیت اس لئے پڑھ کر اس کا مطلب بوچھتا تھا کہوہ اینے گھرلے جا کر مجھے کھانا کھلا دے ، حالانکہ مجھے اس آیت کا مطلب معلوم ہوتا تھا ۔مسکینوں کے ساتھ سب سے بہتر سلوک کرنے والے حضرت جعفر بن ابی طالب رٹائٹۂ تھے۔ہمیں اپنے گھرلے جاتے اور جو پچھ بھی گھر میں موجود ہوتا وہ ہم کو کھلاتے بعض اوقات تو اپیا ہوتا کہ صرف شہر یا تھی کی کی ہی نکال کرلاتے اوراسے ہم پیاڑ کراس میں جو پھے ہوتا اسے ہی جائے لیتے۔

(٣٤٠٩) ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا ، انہول نے کہا ہم سے یزید بن ہارون نے بیان کیا ، انہوں نے کہا ہم کواساعیل بن ابی خالد نے بیان کیا ، انہیں شعبی نے خبر دی کہ جب حطرت عبداللہ بن عمر والفی معرت جعفر والفی ك صاحبزاد عكوسلام كرت تويون كهاكرت " اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْن ـ "اے دو پرول والے بزرگ کے صاحر ادے تم يرسلام مو-ابوعبدالله ام بخارى مُحتاطية في كما حديث ميس جو جناحين كالفظ

ہاں سےمراددو گوشے ہیں (دوکونے)۔

تشویج: ان کے والد حصرت جعفر بن ابی طالب بلائفۂ جنگ موجہ میں شہید ہوئے۔ نبی کریم مَا النَّائِمُ نے فرمایا میں نے ان کو جنت میں دیکھاان کے جسم پردوبازو لگے ہوئے ہیں۔وہفرشتوں کے ساتھ اڑتے پھرتے ہیں۔ای لئے ان کوجعفر طیار ڈالٹھڈ کہا گیا۔

[بَابُ] ذِكْرِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ بَابِ: حضرت عباس بن عبدالمطلب رَّالُّيْهُ كَلَّا اللهُ ا

تشوج: حضرت عباس فلانفؤ نبی کریم منافیؤ کے دو تین برس بوے تھا ورآپ کے حقیقی چیا تھے۔ کہتے ہیں کہ مدینہ میں ایک بار سخت قحط ہوا۔ کعب بن مالک میں نہاں میں کہ مدینہ میں ایک بار سخت قحط ہوا۔ کعب بن مالک میں نہاں میں کہ میں نہاں کے بنا کر سے اللہ تعالی بانی برسا تا ، حضرت عرفی نہیں ایک میں ایک اللہ تعالی بانی برسا تا ، حضرت عرفی نہیں کے بیاب کی طرح ہوتا ہے۔ پھران کے پاس می اوران کوساتھ کے کرمنبر پرآ کر دعا کی۔ اللہ نے خوب پانی برسایا۔ باوجوداس کے کہ حضرت عباس ڈالٹو کو کو تی فضیلت حاصل تھی محر حضرت عمر دلائٹو نے اہل شور کی لیمن اور کا میں مہاجر بین اولین شریک میں اوراض کو داخل نہیں کیا کیونکہ وہ فتح مکہ سلمان نہیں ہوئے تھے، اس کے بعد مسلمان ہوئے۔

ا بیان کیا ، ان سے ابوعبداللہ بن شی نے بیان کیا ، ان سے محمد بن عبداللہ انساری نے بیان کیا ، ان سے شمامہ بن عبداللہ بن شی نے بیان کیا ، ان سے شمامہ بن عبداللہ بن انس نے اور ان سے حضرت انس واللہ نے کہ حضرت عمر بن خطاب واللہ فی قط کے زمانے میں حضرت عباس بن عبدالمطلب واللہ کو کا تھے کہ اے اللہ ! پہلے ہم اپ نی منا اللہ ایس کی دعا کراتے اور کہتے کہ اے اللہ! پہلے ہم اپ نی منا لی دعا کراتے سے اور تو ہمیں سیرا بی عطا کرتا تھا اور ابہم اپ نی منا گھی دعا کرتا تھا اور ابہم اپ نی منا گھی کے دریعہ بارش کی دعا کرتے ہیں۔ اس لئے ہمیں سیرا بی عطا فرما۔ داوی نے بیان کیا کہ اس کے بعد خوب بارش ہوئی۔

٣٧١٠ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، أَخْبَرَنَا (مُحَمَّدُ ، أَخْبَرَنَا (مُحَمَّدُ ، أَخْبَرَنَا (مُحَمَّدُ ، بُنُ عَبْدِ أَبِي عَبْدُ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ ، حَدَّثَنِيْ - أَبِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنِّى عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ أَلْهِ بْنُ أَنْس أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَلَا إِذَا قَحُطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنُ عَبْدِ آكنانَ إِذَا قَحُطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنُ عَبْدِ آلَامُطَّلِبِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتُوسَّلُ إِلَيْكَ نَتُوسًلُ إِلَيْكَ نَتُوسًلُ إِلَيْكَ نَتُوسًلُ إِلَيْكَ نَتُوسًلُ إِلَيْكَ أَنْ فَتَسْقَوْنَا وَإِنَّا نَتَوسًلُ إِلَيْكَ بِعَمْ نَبِينَا الْمُسْقَوْنَ. [راجع: ١٠١٠]

تشوج: حضرت عباس دلائن رسول کریم منافظ کے محترم چا ہیں۔ عمر میں آپ سے دوسال بڑے تھے۔ان کی ماں نمر بنت قاسط وہ خاتون ہیں جنہوں نے سب سے پہلے خانہ کعبہ کوغلاف سے مزین کیا۔ حضرت عباس دلائن قریش کے بڑے سرداروں میں سے تھے۔ عبام موشقہ کابیان ہے کہ انہوں نے این موت کے وقت سرخلام آزاد کئے۔ بروز جمع ۱۲ جب میں معر ۸۸سال وفات یائی۔ (رضی اللہ عنه وارضاه)۔

تشوج: آپ کی والدہ ماجدہ حضرت خدیجے الکبری والی ہیں۔ رمضان اجری میں ان کا نکاح حضرت علی والی ہی ہوا۔ ذی المجبیس رخصتی عمل میں آئی۔ حضرت حسن وحسین والی ہی کے مطن مبارک سے پیرا ہوئے۔ ۲۸ سال کی عمر میں نبی کریم منافیظ کی وفات کے چیداہ بعد آپ نے انتقال فرمایا۔ (رضبی اللہ عنها وارضاها)۔

حافظ مُنظِنَة نے کہا کہ باب کا مطلب ای فقرہ قرابت ہے لکا ہے اور یہاں قرابت والوں سے عبدالمطلب کی اولا دمراد ہے۔مردہوں یا عورتیں جنہوں نے جی کریم مُنافظیم کو یکھایا آپ کی صحبت میں رہے جیسے حضرت علی بلانائظ اوران کی اولا د،حضرت حسن،حضرت علی محبت میں رہے جیسے حضرت علی بلانائظ کی اولا دعبداللہ اورعون اور محمد کہتے ہیں ایک بیٹا اور بھی حضرت فاطمہ، ان کی صاحبر ادی ام کلثوم جو حضرت عمر بٹائٹی کی ہوئی تھیں ۔حضرت جعفر اوران کی اولا دعبداللہ اور ان کی اولا دسلم بن عقیل، ام بانی، حضرت علی کی بہن ان کی اولا دے حزہ بن عبدالمطلب ان کی اولا دیسے معمدہ امامہ۔عہامی بن

عبدالمطلب،ان کے بیٹے نفشل،عبداللہ جعم،عبیداللہ،حارث،سعید،عبدالرحل،کشر،عون،تمامان کی بیٹیاںام حبیب،آمنہ،صفیہ،ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب ،ان کی اولا دجعفر نوفل ،ان کے بیٹے مغیرہ ،حارث عبدالمطلب کی بیٹیاں تقیلہ،امیمہ،اروی صفیہ، بیسب لوگ اوران کی اولا وقیامت تک نى كريم مَا يَيْنِمُ كَيْ قرابت والول مِن داخل ہيں۔ (وحيدي)

٢ ٢٧١٧ حَدَّثُنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَثَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكُر تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ مَكْكُمٌ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ تَطْلُبُ صَدَقَةً النَّبِيِّ مُلْكُمُّ الَّتِي بِالْمَدِيْنَةِ وَفَدَكِ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ. [راجع: ٣٠٩٢] [مسلم: ٥٨٠٤، ٨٥٤١] كلُّه ٤٤ ابو داود: ٨٦٩٧، ١٩٢٩، ٢٩٧٠

٣٧١٢ - فَقَالَ أَبُوْ بِكُرِ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ مِلْكُمْ قَالَ: لَا نُوْرَتُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةً إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ يَعْنِي مَالَ اللَّهِ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَزِيدُوا عَلَى الْمَأْكُل وَإِنِّي وَاللَّهِ!لَا أُغَيِّرُ شَيْنًا مِنْ صَدَّقَاتِ النَّبِيِّ مَوْلِنَاكُمُ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ مَالِئَكُمُ مُ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ فِيْهَا رَسُولُ اللَّهِ مَا لِنَاكُامٌ فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ ثُمَّ قَالَ: إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا أَبًا بَكُمْ! فَضِيْلَتَكَ وَذَكَرَ قَرَابَتَهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ مَا لِنَاكُمُ أَوْ حَقَّهُمْ فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكُو فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَّدِهِ الْقَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ مَلْكُمُ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَّابَتِيْ. [داجع: ٣٠٩٣]

٣٧١٣ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ،

حَدَّثَنَا خَالِدٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدٍ قَالَ:

سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي

بَكْرِ قَالَ: ارْقُبُوا مُحَمَّدًا فِي أَهْلِ بَيْتِهِ.

(ااسس) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا ، کہا ہم کوشعیب نے خبر دی ، ان سے زہری نے بیان کیا ، کہا ہم سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا اور ان سے حصرت عائشہ ولی کھنا نے کہ فاطمہ والٹیٹائے ابو بکر ڈالٹیٹ کے یہاں اپنا آ دمی بھیج کر نی کریم مَالیّنیم سے ملنے والی میراث کا مطالبہ کیا جو الله تعالیٰ نے ا پنے رسول مَالِيَّيْمُ كوفى كى صورت ميں دى تھى _ يعنى آپ كامطالبد مدينه ک اس جائیداد کے بارے میں تھا جس کی آ مدن سے نبی اکرم مال فیل مصارف خیریں خرچ کرتے تھے اور اس طرف فدک کی جائیدا واور خیبر کے خمس کا بھی مطالبہ کیا۔

(١٤١٢) حضرت الوكر والثينة نے كها كه حضور مَالَّيْنِ خود فرما كتے بيل كر ہماری میراث نہیں ہوتی۔ ہم (انبیا میلا) جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے اور یہ کہ آل محمد کے اخراجات اس مال میں سے پورے کئے جا کیں گرانبیں بید تنہیں ہوگا کہ کھانے کے علاوہ اور پچھ تصرف کریں اور میں ، خدا کا محضور کے صدیے جوآب کے زمانے میں ہوا کرتے تھان میں كوئى رد وبدل نبيس كرول كالبكه وبي نظام جارى ركھوں كا جيسے حضور سَالَيْنِيْمَ نے قائم فرمایا تھا۔ پھر حضرت علی ڈاٹٹیؤ حضرت ابو بکر ڈاٹٹیؤ کے پاس آئے اور کہنے گئے، اے ابو بکر رہالیں ہم آپ کی فضیلت ومرتبہ کا اقرار کرتے ہیں۔اس کے بعدانہوں نے حضور منالیظ سے اپن قرابت کا اورایے حق کا ذكركيا حضرت الوبكر والنفظ في فرمايا ،اس ذات كالتم جس كم التحديين ميرى جان برسول الله مَثَالِيَّا لَمُ كَاللهِ مَثَالِيَّة مِلْ كَالْرابت والول سے سلوك كرنا مجھاواين قرابت والول کے ساتھ سلوک کرنے سے زیادہ پندہ۔

(ساس) مجھےعبداللہ بن عبدالو ہاب نے خردی، کہاہم سے خالد نے بیان كيا، كما مم سے شعبد نے بيان كيا، ان سے واقد نے بيان كيا كميں نے ا ب والد سے سنا ۔ وہ حضرت ابن عمر ول الفہا سے بیان کرتے تھے، وہ الوكر وُلْالْعُنْ ع كدانبول في كها، آخضرت مَلْ النَّيْمُ كاخيال آپ كائل بیت میں رکھو۔

[طرفه في: ١ ٣٧٥]

تشويج: لينى ان محبت واحترام كيش آؤاوران كادهيان ركھو۔

٣٧١٤ـ خَدَّتَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارِ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَن الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ مَلْكُمَّا قَالَ: ((فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا أُغُضَّبِّنِيَّ)) . [راجع:٩٢٦] [مسلم: ٦٣٠٧،

۸ • ۱۳ ؛ ابو داو د: ۲ • ۷ ؛ ترمذی: ۳۸۶۷]

٣٧١٥ـ حَدَّثَنَا يَخْيَى بْنُ قَزَعَةَ،حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ غُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ مِلْكُمَّ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِيْ شَكْوَاهُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهًا فَسَارًهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ. [راجع: ٣٦٢٣]

بَيْتِهِ أَتْبَغُهُ فَضَحِكْتُ. [راجع: ٣٦٢٤]

٣٧١٦ فَقَالَتْ:سَارَّنِي النَّبِيُّ مَا لِكَامُ فَأَخْبَرَنِي إَنَّهُ يُقْبَضُ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَنِّي أَوَّلُ أَهْل

تشوج: جيها نبي كريم مَنَاتِيْجُ ن فرمايا تفاويها بي مواكه آپ كي وفات كتقريباً چهاه بعد حفرت فاطمة الزبرافي ثنبا كانتقال موكيا _ نبي كريم مَنَاتِيْجُمُ نے پی خبروی الٰبی کے ذریعہ سے دی تھی کیونکہ آپ عالم الغیب نہیں تھے۔ ہاں اللہ پاک کی طرف سے جومعلوم ہوجا تا وہ فر ماتے اور پھروہ حرف بہحرف پوراہوجا تا۔ عالم الغیب اس کو کہتے ہیں جوخو دبخو دبخیر کس کے بتلائے غیب کی خبریں پیش کرسکے۔ بیٹم غیب صرف الله تعالی کو حاصل ہے اور کوئی ہی وولی غیب دان نہیں ہیں۔قرآن پاک میں الله تعالیٰ نے اپنے رسول الله من الله علیہ کی زبانی اعلان کرادیا ہے کہ کہدو میں غیب جاننے والانہیں ہوں۔اگر آپ غيب دال هوت توجنگ احد كاعظيم حادثه پيش نه آتا-

باب زبیر بن عوام طالنی کے فضائل کابیان

حضرت ابن عباس ڈالٹنجئا نے کہا کہ وہ نبی کریم مٹالٹیٹی کے حواری تھے اور انہیں (حضرت عیسیٰ عَالِیْلا کے جوار بین کو)ان کے سفید کیڑوں کی وجہ ہے [بَابُ] مَنَاقِبِ الزُّابَيْرِ بُنِ الْعَوَّامِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ حَوَادِيُّ النَّبِيِّ مُثْلِثًا ۗ وَسُمِّيَ الْحَوَارِيُّونَ لِبَيَّاضِ ثِيَابِهِمْ.

(١٥١٥) م سے يحيٰ بن قزع نے بيان كيا، كہا ہم سے ابرا ميم بن سعد نے

بیان کیا،ان سےان کے والد نے ،ان سے عروہ نے اوران سے عا کشہ ڈاٹنٹا نے بیان کیا کہ بی کریم مَا اِینِ اِن منا اینی صاحبز ادی فاطمہ والنفیا کوایے اس مرض کے موقع پر بلایا جس میں آپ کی وفات ہو گی، پھر آ ہت ہے کوئی بات کہی تو دہ رونے لگیں پھر آنخضرت مَالْثَیْمُ نے انہیں بلایا اور آ ہتہ ہے کوئی بات کہی تو وہ ہننے لگیں ۔ عائشہ ڈاٹھٹا بیان کیا کہ پھر میں نے ان سے اس کے متعلق یو حیا۔

(٣٤١٨) م سابوالوليد في بيان كيا، كهام سابن عييد في بيان كيا،

ان سے عمرو بن دینار نے ، ان سے ابن الی ملیکہ نے ، ان سے مسور بن

مخرمه ولالنَّحَةُ ن كه رسول الله مَنَاتِينِمُ ف فرمايا "" فاطمه مير ب جسم كالكرا

ہے۔اس کئے جس نے اسے ناحق ناراض کیا،اس نے مجھے ناراض کیا۔"

(٣٤١٦) تو انهول نے بتایا کہ پہلے مجھ سے نبی مظافیظ نے آ ہتہ سے بیہ فرمایا تھا کہ حضور مَنا ﷺ فِنْ اپنی اسی بیاری میں وفات پا جائیں گے، میں اس پر رونے لگی ۔ پھر مجھ سے حضور مَنْ اللَّهِ فِي نَ آ سِته سے فرمایا که آپ کے اہل بت میں سب سے پہلے میں آپ سے جاماوں گی ۔اس پر میں ہنسی تھی ۔

کہتے ہیں (بعض لوگوں نے ان کورھو بی بتلایا ہے)۔

تشويج: آپ كىكنىت ابوعبداللەقرىتى ہے۔ان كى والدەحفرت صفيه فالغنا عبدالمطلب كى ميني اور نبى كريم مَلَاتِيْنَا كى كھوچھى ہيں _موله سال كى عمر میں اسلام لائے۔ ان کے چپانے دھوئیں میں ان کا دم گونٹ ویا تا کہ بیاسلام چھوڑ ویں ۔ گرید ثابت قدم رہے عشرہ میشرہ میں سے ہیں۔ جملہ غز دات میں شریک رہے۔ لیے قد اور گورے رنگ کے تھے۔ایک ظالم عمرو بن جرموز نامی نے بھرہ کی سرز مین پر ۲۲ھ میں بعمر چونسٹھ سال ان کوشہید کردیا۔وادی سیاع میں وُن ہوئے ، پھران کوبھر ہ میں منتقل کیا گیا۔ (والثینو)

> ٣٧١٧ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا عَلِيًّ ابْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ بْنِ عُرْوَةً، عَنْ أَبِيْهِ، أُخْبَرَنِيْ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ: أَصَابَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رُعَافٌ شَدِيْدٌ سَنَةَ الرَّعَافِ حَتَّى حَبَسَهُ عَنِ الْحَجِّ وَأَوْصَّى فَدَخَّلَ عَلَيْهِ رَجُلُ مِنْ قُرَيْشِ فَقَالَ: اسْتَخْلِفْ فَقَالَ: وَقَالُوْهُ؟: قَالَ: نَعَمْ قَالَ: وَمَنْ؟ فَسَكَتَ فَدَخَلَ عُلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ أُحْسِبُهُ الْحَارِثَ فَقَالَ: اسْتَخْلِفْ فَقَالَ عُثْمَانُ: وَقَالُوْهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ قَالَ: ۚ وَمَنْ هُوَ؟ قَالَ: فَسَكَتَ قَالَ: فَلَعَلَّهُمْ قَالُوْا: الزُّبَيْرُ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: أَمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنَّهُ لَخَيْرُهُمْ مَا عَلِمْتُ وَإِنْ كَانَ لَأَحَبُّهُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ مَالِئَكُامُ أَ [طرقه في: ٣٧١٨]

(١٧١٧) م سے فالد بن مخلد نے بيان كيا ، كہا م سے على بن مسبر نے ، ان سے ہشام بن عروہ نے ،ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ مجھے مروان بن حکم نے خبر دی کہ جس سال نکسیر پھوٹنے کی بیاری پھوٹ پڑی تھی اس سال عثان والنيئ كى اتى سخت ككسير چوفى كه آپ حج ك لئے بھى نہ جاسك اور (زندگی سے مایوس ہو کر) وصیت بھی کر دی ، پھران کی خدمت میں قریش کے ایک صاحب گئے اور کہا کہ آپ کسی کو اپنا خلیفہ بنا دیں۔ عثان طالني نے دریافت فرمایا، کیا بیسب کی خواہش ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔آپ نے بوچھا کہ کے بناؤں؟ اس پروہ خاموش ہوگئے ۔اس کے بعدایک دوسرے صاحب گئے ۔میراخیال ہے کہ وہ حارث تھے۔انہوں نے بھی یہی کہا کہ آپ کسی کوخلیفہ بنادیں۔آپ نے ان سے بھی یو چھا کیا میسب کی خواہش ہے؟ انہوں نے کہا، جی ہاں۔آپ نے بوچھا، لوگوں کی رائے کس کے لئے ہے،اس پر دہ بھی خاموش ہوگئے ۔تو آپ نے خود فرمایا، غالباز بیر کی طرف لوگوں کار جھان ہے؟ انہوں نے کہا تی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا ،اس ذات کی فتم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میرے علم کے مطابق بھی وہ ان میں سب سے بہتر ہیں اور بلا شبہ وہ رسول الله مَنْ اللهِ عَلَيْهِ كَلَ نظرول مين بهي ان مين سب سے زياده محبوب عقر

تشويع: يد حضرت عثان والتُنظ كى دائع ملى كدوه حضرت زبيركواسي بعد خليفه ما مزركردي ممرعام اللي مين بيه مقام حضرت على والتنظ كالم يخصوص تعاب اس لیے تقدیر کے تحت چوشے خلیفہ راشد حضرت علی دلائٹیۂ قرار پائے۔ای ترتیب کے ساتھ میرچاروں خلفائے راشدین کہلاتے ہیں اورای ترتیب سے ان سے ان سب کی خلافت برحق ہے۔

(۳۷۱۸) مجھے سے عبید بن اساعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے اسامہ نے بیان كيا،ان سے مشام نے ،انہيں ان كے والدنے خبردكى كم عمل فى مروان سے سنا کہ میں عثان واللہ کئے کی خدمت میں موجود تھا کہ اتنے میں ایک صاحب آئے اور کہا کہ کسی کوآ ب اپنا خلیفہ بناد یجئے ۔ آپ نے دریافت

٣٧١٨ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، أَخْبَرَنِنَيْ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ مَرْوَانَ يَقُولُ: كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اسْتَخْلِفْ قَالَ: وَقِيْلَ ذَاكَ؟ فرمایا، کیااس کی خواہش کی جارہی ہے؟ انہوں نے بتایا کہ تی ہاں! زبیر کی طرف لوگوں کا رجحان ہے۔ آپ نے اس پر فرمایا ٹھیک ہے۔ تم کو بھی معلوم ہے کہ وہ تم میں بہتر ہیں۔ آپ نے تین مرتبہ یہ بات و ہرائی۔ (۱۳۷۹) ہم سے مالک بن اساعیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبدالعزیز نے بیان کیا جو ابوسلمہ کے صاحبز ادے تھے، ان سے محمد نے بیان کیا، ان سے محمد نے بیان کیا، ان سے محمد بن منکدر نے بیان کیا اور ان سے حضرت جابر دالتہ تا اور ان سے حضرت جابر دالتہ تھے۔ ابی کے ابر دالتہ تا بیان کیا اور ان سے حضرت جابر دالتہ تا تھے۔

نے بیان کیا کہ نی کریم مثل الی اے فرمایا " ہرنی کے حواری ہوتے ہیں اور

٣٧١٩ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا عَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ هُوَ ابْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ الْكُمَّةُ: ((إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزَّبَيْرُ)).

قَالَ: نَعَمُ الزُّبَيْرُ قَالَ: أَمَا وَاللَّهِ! إِنَّكُمْ

لَتَعْلَمُوْنَ أَنَّهُ خَيْرُكُمْ ثَلَاثًا. [راجع: ٣٧١٧]

[راجع: ٢٨٤٦]

تشویج: حواری قرآن مجید میں حضرت عیلی عالی ایک فدائیوں کو کہا گیا ہے۔ یوں قو جملہ صحابہ کرام رش اُلیّن می کریم من اللّی ایک ندائی سے مگر بعض خصوصیات کی بنا پر آپ نے بیلقب حضرت زبیر اللّی کوعظافر مایا۔

میرے حواری زبیر بن عوام (ریالٹیز) ہیں۔''

(۳۷۲۱) ہم سے علی بن حفص نے بیان کیا ، کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے بیان کیا ، کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے خبر دی اور انہیں ان کے والدنے کہ جنگ رموک کے موقع پر نبی کریم مَا النَّیْظِ کے صحابہ نے حضرت زبیر بن

٣٧٢١ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ بْنُ حَفْصٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، غَنْ أَبِيْهِ أَنْ أَبِيْهِ أَنْ أَبِيْهِ أَنْ أَبِيْهِ أَنْ أَبِيْهِ أَنْ أَبِيْهِ إِلَّا أَبَيْرٍ يَوْمَ

الْيَرْمُوكِ، أَلَا تَشُدُّ فَنَشُدٌ مَعَكَ فَحَمَلَ

عَلَيْهِمْ فَضَرَبُوهُ ضَرْبَتَيْن عَلَى عَاتِقِهِ بَيْنَهُمَا

ضَرْبَةً ضُرِبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عُرْوَةُ: فَكُنْتُ

أَدْخِلُ أَصَابِعِيْ فِيْ تِلْكَ الضَّرَبَاتِ أَلْعَبُ

وَأَنَّا صَغِيرٌ. [طرفاه في: ٣٩٧٣، ٣٩٧٥]

عوام والنفظ سے كہا آ ب حمله كيون نبيل كرتے تاكم بم بھى آب كے ساتھ حمله کریں۔چٹانچانہوں نے ان (رومیوں) پرحمله کیا۔اس موقع برانہوں ئے (رومیوں نے) آپ کے دوکاری زخم شانے پرلگائے۔درمیان میں وہ زخم تفاجو بدر کے موقع پرآپ کولگا تفاعروہ نے کہا کہ (یہ زخم اینے گہرے یے کہ اچھے ہوجانے کے بعد) میں بحین میں ان زخموں کے اندر اپنی انگلیاں ڈال کرکھیلا کرتا تھا۔

باب حضرت طلحه بن عبيد الله طالعين كاتذكره

[بَابُ] ذِكْرِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ

اور حضرت عمر والثينة نے ان محمتعلق كها كه نبي كريم مَا الني ابني وفات تك وَقَالَ عُمَرُ: تُوُفِّيَ النَّبِي مُلْكُمُ أَوَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ. ان سے راضی تھے۔

تشوج: ان کی کنیت ابو محرقر کی ہے عشرہ بیس سے ہیں ۔غروہ احدیس انہوں نے نبی کریم مَالیّنی کے چرہ مبارک کی حفاظت کے لئے اپنے المصول كوبطورة هال پيش كرديا - القول بر٥ عزم آئے -انگليال من موكئيس كرني كريم مَا النيام كے چروانور كى حفاظت كے لئے ڈ فے رہے -حضرت طلحه رفات حسین چېره کندم گول بهت بالول والے تقے۔ جنگ جمل میں ہم ۱۳ سال شهید ہوئے۔(رضی الله عنه وارضاه)

اک کانسب بیرتھاطکحہ بن عبیداللہ بن عثمان بن کعب بن مرہ ۔ کعب میں نبی کریم مُثاثِیُم کے ساتھ مل جاتے ہیں ۔ جنگ جمل میں شریک ہوئے ۔ حضرت على رالتفوز نے باوجود بکہ طلحہان کے مخالف لشکر یعنی حضرت عائشہ ذاتھ ہا کے ساتھ شریک تھے، جب ان کی شہادت کی خبرسی تو اتناروئے کہ آپ کی ڈاڑھی تر ہوگئ ۔ مروان نے ان کو تیر سے شہید کیا۔ (وحیدی)

(٣٧٢٢٢٣) محصي محد بن الى مرمقدى في بيان كيا، ان عمعتم في، ٣٧٢٣، ٣٧٢٣ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ ان ہے ان کے والد نے وان سے ابوعثمان والٹینئے نے بیان کیا کہ بعض ان بَكُرِ الْمُقَدَّمِيْ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ چنگوں میں جن میں رسول الله مَا اللهُ عَلَيْهُمْ خود شريك موئے تھے (احد كى جنگ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ مُلْكُمٌّ إِنِي ا , بَعْضِ تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِيْ قَاتَلَ فِيْهِنَّ رَسُولُ میں) طلحہ اور سعد رہائے ہُا کے سوااور کوئی باتی نہیں رہا تھا۔ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا لَكُمُ اللَّهُ عَنْ حَدِيثُهُ مَا .

[طرفه في: ٢٠٦٠، ٦١ (٤٠٤) [مسلم: ٦٢٤٢] ٣٧٢٤ حَلَّثُنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمِ قَالَ: رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ الَّتِي وَقَى بِهَا النَّبِيِّ طُلِّكُمَّا قَدْ شَلَّتْ. [طرفه في: ٦٣ •٤][ابن ماجه: ١٢٨] . [بَايِبُ] مَنَاقِبِ سَعْدِ بُنِ أَبِيَ

سے خالد بن ابی خالد نے ، ان سے قیس بن ابی حازم نے کہ میں نے حصرت طلحه والنين كاوه ہاتھ ويكھاہے جس سے انہوں نے رسول الله مَا يَشْرَعُم کی (جنگ احدیس) حفاظت کی تھی کہوہ بالکل برکار ہو چکا تھا۔ باب: حضرت سعد بن ابي وقاص الزهري رطالقيه

(٣٧٢٣) مم سے مدونے بيان كيا، كها مم سے خالدنے بيان كيا، ان

کے فضائل کا بیان

وَقَاصِ الزُّهْرِي

بنوز ہرہ نبی کریم مَا اللَّظِيم کے مامول ہوتے تھے۔ان كا اصل نام سعد بن الى وَبَنُوْ زُهْرَٰةً أَخْوَالُ النَّبِيِّ مُلْكُنَّاكُمْ وَهُوَ سَعْدُ ابنُ مَالِكِ.

تشریج: پیشر مبشره میں ہے ہیں قریش زہری ہیں۔ستره سال کی عمر میں اسلام لائے۔اللہ تعالی کے راستے میں سب سے پہلے تیرا عدازی کرنے والے تھے۔ متباب الدعوات مشہور تھے۔ حضرت عثمان والفئز نے ان کوکوفہ کا کورز بنایا تھا۔ نبی کریم مَنَافِیْزُم نے "ارم فداك ابي وامي-" تيراندازي كروتم پرميرے ماں باپ فداہوں ،ان كے لئے فرمايا تھا۔ جمرستر سال ٥٥ هيں وفات پائى۔ مدينه ميں وفن كئے گئے۔ (رضى الله عنه وارضاه) ان کانسب نامہ یہ ہے سعد بن ابی وقاص بن وہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ ، یہ کلاب پر نبی کریم مُنافیظم سے مل جاتے ہیں اور ومیب حضرت آمنه نبی کریم منافقیم کی والده ماجده کے چھاتھ۔

(٣٧٢٥) محص محد بن تنى نے بيان كيا ،كہا م سےعبدالوہاب نے بيان کہا کہا کہ میں نے بچیٰ ہے سنا،کہا کہ میں نے سعید بن میتب سے سنا،کہا كه ميں نے حضرت سعد بن ابی وقاص ڈالٹینا سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ جنگ احد کے موقع پرمیرے لئے نبی کریم مثالین کا پنے والدین کوایک ساتھ جمع کرکے یوں فرمایا کہ''میرے ماں باہتم پرفداہوں۔''

٣٧٢٥_ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَخْيَى قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ: جَمَعَ لِي النَّبِيُّ مُلْكُمُّ أَبُويْهِ يَوْمَ أُحُدٍ. [أطرافه في: ٤٠٥٥، ٢٠٥٦، ٤٠٥٧] [مسلم: ٦٢٣٥، ٦٣٣٦؛ ترمذي: ٢٨٣٠،

٤٣٧٥٤ ابن ماجه: ١٣٠]

٣٧٢٦ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ وَأَنَا ثُلُثُ الْإِسْلَامِ. [طرفه في: ٣٧٢٧، ٣٨٥٨][ابن ماجه: ١٣٢]

٣٧٢٧ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةً ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِم بْن عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَاصِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصِ يَقُولُ: مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيْهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّام

(٣٧٢٦) م على بن ابراميم ني بيان كيا، كهامم على باشم بن باشم في بیان کیا ،ان سے عام بن سعد نے اوران سے ان کے والد (سعد بن الی وقاص والفيد)نے بیان کیا کہ مجھ خوب یاد ہے۔ میں نے ایک زمانے میں ملمانوں کا تیسراحصہ اپنے تنیس دیکھا۔ (امام بخاری مُشِنظِیم نے کہا اسلام ك تيسر ے مصے سے بيم اد ب كدرسول كريم مَن الله الله كا ساتھ صرف تين مىلمان تھےجن میں تیسرامسلمان میں تھا ﴾۔

(٣٤٢٧) جم عابراتيم بن موى نے بيان كيا، بم كوابن الى ذاكده نے خر دی، کہا ہم سے ہاشم بن ہاشم بن عتب بن انی وقاص نے بیان کیا، کہا کہ میں نے سعید بن میتب سے سنا ، کہا کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص سے سنا۔انہوں نے کہا کہ جس دن میں اسلام لایا،اسی دن دوسرے (سب سے پہلے اسلام میں داخل ہونے والے حضرات صحابہ) بھی اسلام میں داخل ہوئے ہیں اور میں سات دن تک اسی طور پر رہا کہ میں اسلام کا تیسرا فرو

وَإِنِّي لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ تَابَعَهُ أَبُوْ أُسَامَةً قَالَ:

تھا۔ ابن ابی زائدہ کے ساتھ اس حدیث کوابوا سامہ نے بھی روایت کیا۔

حَدَّثَنَا هَاشِم. [راجع: ٣٧٢٦] [ابن ماجه: ١٣٢] تشويج: ال پر بياعتراض مواب كدابو براور حضرت خديجه والتناهاور في آ دى سعد سے پہلے اسلام لائے تھے بعض نے كہا كه سعد نے اپ علم كى رو ہے کہا مگر سے نہیں۔ کیونکہ ابن عبدالبر میشید نے سعد سے نقل کیا کہ میں انیس برس کی عمر میں اسلام لایا، ابو بکر صدیق کے ہاتھ پر۔اس وقت میں ساتواں مسلمان تفايعض في كماسيح اس مديث كى يول ب: "مااسلم أحد في اليوم الذى اسلمت فية يا يعنى جس ون ميس مسلمان موااس ون كوكى مسلمان نہیں ہوا۔ حافظ نے کہا ابن مندہ نے کہا معرفت میں اس حدیث کو یوں ہی نقل کیا ہے اس صورت میں کوئی اشکال ندر ہےگا۔ (وحیدی)

(٣٤٢٨) ہم سے ہاشم نے بیان کیا، کہا ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا، ٣٧٢٨ ِـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ ، حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ: کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے بیان کیا ،ان سے اساعیل نے ،ان سے سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ: إِنِّي لَأُوَّلُ الْعَرَبِ فیس نے بیان کیا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص واللہ سے سنا ، وہ بیان رَمَى بِسَهْم فِيْ سَبِيْلِ اللَّهِ وَكُنَّا نَغْزُوْ مَعَ كرتے تھے كہ عرب ميں سب سے بہلے الله كراست ميں ، ميں نے تير النَّبِيُّ مُلْكُلُمُ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ اندازی کی تھی (ابتدائے اسلام میں) ہم نبی کریم مَنَافِیْظِ کے ساتھ اس حَتَّى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا يَضَعُ الْبَعِيْرُ أَوِ طرح غزوات میں شرکت کرتے تھے کہ ہارے ساتھ درخت کے پتوں الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ کے سواکھانے کے لئے بھی کچھ نہ ہوتا تھا۔اس نے ہمیں اوٹ بگریوں کی طرح اجابت ہوتی تھی ۔ یعنی ملی ہوئی نہیں ہوتی تھی لیکن اب بنی اسد کا یہ تُعَزِّرُنِيْ عَلَى الْإِسْلَامِ لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ حال ہے کہ اسلامی احکام پڑمل میں میرے اندرعیب نکالتے ہیں (چہنوش) عَمَلِيْ. وَكَانُوْا وَشَوْا بِهِ إِلَى عُمَرَ قَالُوْا: لَا اليا ہوتو ميں بالكل محروم اور بے نصيب ہى رہا اور مير ب سب كام برباد يُحْسِنُ يُصَلِّي .قَالَ أَبُوْعَبْدِ اللَّهِ: ثُلُثُ الْإِسْلَامِ يَقُوْلُ: وَأَنَا ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ مَعَ ہوگئے ۔ ہوا بیاتھا کہ بنی اسد نے حضرت عمر رٹائٹن سے سعد رٹائٹن کی چغلی کھائی تھی ، پیکہاتھا کہ وہ اچھی طرح نماز بھی نہیں بڑھتے ۔ النَّبِيُّ مَا اللَّهُ إِلَا مَا ١٤٥٣، ٥٤١٢] [مسلم: ٧٤٣٢، ٧٤٣٤؛ ترمذي: ٢٣٦٥، ٢٣٦٦؛ ابن

بَابُ ذِكْرِ أَصْهَارِ النَّبِيِّ اللَّهِيَّ مِنْهُمْ أَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيْعِ

٣٧٢٩ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، حَدَّثَنِيْ عَلِيٌّ بن حُسَيْنِ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةً قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ أَبِيْ جَهْلِ فَسَمِعَتْ بِذَلِكَ فَاطِمَةُ فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ مَا لِلَّهِ مَا لَكُمْ أَفَقَالَتْ: يَزْعُمُ قَوْمُكَ

باب: نبی کریم مَثَالِیَّتُمْ کے دامادوں کا بیان ابوالعاص بن رہیے بھی ان ہی میں سے ہیں

(٣٢٦) م سابواليمان نے بيان كيا ، كما ممكوشعيب نے خروى ، ان سے زہری نے بیان کیا ، کہا مجھ سے علی بن حسین نے بیان کیا اوران سے مسور بن مخرمہ ولٹنٹیڈ نے بیان کیا کہ علی ڈائٹیڈ نے ابوجہل کی لڑکی کو (جو مسلمان تھیں) پیغام نکاح دیا۔اس کی اطلاع جب حضرت فاطمہ ڈیائنٹا کو موئی تو وہ رسول الله مَاليَّيْنِ كے پاس آئيں اور عرض كيا كم آپ كى قوم كا ا كِتَابُ فَضَائِلِ أَصْعَابِ النَّبِي مَا لِنَا مِنْ النَّبِي مِلْ النَّبِي مِلْ النَّابِي النَّ

خیال ہے کہ آپ کوائی بیٹیوں کی خاطر (جب آئیس کوئی تکلیف دے) کسی
پخصنہیں آتا۔ اب دیکھے یعلی ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔
اس پر سول اللہ مکالٹیئر نے صحابہ کو خطاب فربایا۔ ہیں نے آپ کو خطبہ
پڑھتے سنا، آپ نے فرمایا: ''اما بعد! میں نے آبو العاص بن رہی سے
پڑھتے سنا، آپ نے فرمایا: ''اما بعد! میں نے آبو العاص بن رہی سے
رزینب ڈالٹیٹی کی، آپ کی سب سے بڑی صاجزادی کی) شادی کی تو
انہوں نے جو بات بھی کہی اس میں وہ سے اترے اور بلاشبہ فاطمہ بھی
سیرے (جسم کا) ایک گلڑا ہے اور مجھے یہ پسند نہیں کہ کوئی بھی اے تکلیف
سیرے (جسم کا) ایک گلڑا ہے اور مجھے یہ پسند نہیں کہ کوئی بھی اے تکلیف
دے ۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ مٹائٹیئر کی بیٹی اور اللہ تعالی کے ایک دشمن کی
بیٹی ایک مخص کے پاس جمع نہیں ہوستیں۔'' چنا نچیالی رفائٹیئر نے اس شادی کا
ارادہ ترک کر دیا مجمد بین عمر و بن صلحلہ نے ابن شہاب سے سیاضافہ کیا
ہے ۔ انہوں نے ملی بن حسین سے اور انہوں نے مسور والٹیٹیز سے بیان کیا کہ
میں نے نبی کریم مٹائٹیؤ سے سنان آپ نے بنی عبر شمس کے اپنے ایک واماد کا
ذکر کیا اور حقوق دامادی کی ادائیگی کی تعریف فرمائی ۔ پھر فرمایا کہ ''انہوں
نے مجھ سے جو بات بھی کہی تچی کہی اور جو وعدہ بھی کیا پورا کردکھایا۔''

أَنْكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهَذَا عَلِيٌ نَاكِحٌ مِنْتَ أَبِي جَهْلِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ مِنْكُمُ فَسَمِغُتُهُ حِيْنَ تَشَهَدَ يَقُولُ: ((أَمَّا بَعُدُا أَنْكُحْتُ أَبَا الْعَاصِ بُنَ الرَّبِيعِ فَحَدَّثَنِي وَصَدَقَنِي وَإِنَّ اللَّهِ مَلْكَةً وَمِنْتُ وَاللَّهِ اللَّهِ مِنْتُ وَاللَّهِ اللَّهِ مِنْتُ اللَّهِ عَلَى وَاللَّهِ اللَّهِ مِنْتُ اللَّهِ عَلَى وَاللَّهِ اللَّهِ مِنْتُ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ مِنْتُ اللَّهِ عَنْدَ وَجُلِ وَاحِدٍ)) فَتَرَكَ عَلِي عَدُو اللَّهِ عَنْدَ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَنْدَ اللَّهِ عَنْدَ اللَّهِ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَنْدَ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَنْدَ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَنْدَ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَنْدَ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَنْدَ اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللللَّهُ اللَ

[راجع:۹۲۲]

تشوج: حضرت ابوالعاص مقسم بن الرقع ہیں۔ نی کریم طَالِیْنِم کی صاحبز اوی حضرت زینب ان کے نکاح میں تھیں۔ بدر کے دن اسلام قبول کرکے مدید کی طرف ججرت کی۔ نی کریم طَالِیْنِم سے تی مجبت رکھتے تھے۔ بنگ بمامہ میں جام شہادت نوش فر مایا۔ ان کی نضیلت کے لئے بیکا ٹی ہے کہ خود نی کریم طَالِیْنِم نے ان کی وفاداری کی تعریف فرمائی۔ جب حضرت ابوالعاص ڈالٹٹئ کا بیال ہے تو پھر علی ڈالٹٹئ سے تجب ہے کہ وہ اپنا وعدہ کیوں پورانہ کریم سے اللہ الوالعاص ڈالٹٹئ نے حضرت نیب ڈالٹٹئ سے نکاح ہوتے وقت یہ شرط کر لی تھی کہ ان کر ہے جب نی کریم سے اللہ الوالعاص فرالٹٹئ نے حضرت نیب ڈالٹٹئ ہے۔ نکاح ہوتے وقت یہ تجو بیا ہو سے وقت وہ بھول گئے تھے۔ جب نی کریم سے اللہ الوالعاص نے پورا کیا۔ شاید حضرت علی دالٹٹئ ہے کہ کہ کہ حضرت علی دالٹٹئ ہو کے تھے۔ جب نی کریم سے ان آئے۔ بعض نے کہا کہ حضرت علی دالٹٹئ ہو کوئی شرط نہیں ہو گا تھی کہ ان کہ حضرت علی دالٹٹئ ہوں وہ نو ان ہو کوئی شرط نہیں ہو گا تھی کہا کہ حضرت علی دالٹٹئ ہوں وہ نو ان آئے ہے وہ پریٹان ہو کہ حضرت فاطمہ ڈالٹٹئ ہوں وہ نو ان کونقصان پہنچے۔ اس لئے آپ نے حضرت علی دالٹٹئ پرعمان آئے ہے نے دھرت علی دالٹئ پرعمان آئے ہے دھرت کا دوروں کا ان کی جان کی کا میں کرنگ تھیں۔ اس سے آئے آپ نے حضرت علی دالٹٹئ پرعمان کی جان کی جو ان کونقصان پہنچے۔ اس لئے آپ نے دھرت علی دائی تھی اس ان کی جان کی جان کی جان کی جان کی ان کی جان کی جو رہیاں ہو کہ کا ان کی جان کی جان کونقصان پہنچے۔ اس لئے آپ نے دھرت علی دائی تھی ان کی جان کی جو رہیاں ہوگی دوروں کا

باب: رسول کریم مَثَالَّانِیْم کے غلام حضرت زید بن حار ثنہ ڈالٹنی کے فضائل کا بیان

بَابُ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَوْلَى النَّبِيِّ مِلْلِيَّامُ

وَقَالَ الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِي مَا الْفَيْ مَا الْفَيْ مَالْفَيْمَ فَا الْفَيْمِ مَا اللَّهُ اللَّهُ عَنِ النَّبِي مَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَنِ النَّبِي مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَنِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّ

۔ ۔ تشویج: حضرت زید بن حارثہ کی کنیت ابواسامہ ہے۔ان کی والدوسعد کی بنت نظابہ ہیں جو بنی معن میں سے نفیس آٹھ سال کی عمر میں حضرت زید دلانٹن کوڈاکوڈل نے اغوا کرکے مکہ میں چارسو درہم میں چے ڈالا خریدنے والے حکیم بن حزام بن خویلد مٹانٹنز تھے جنہوں نے ان کوخرید کرایل پھوچھی حضرت خدیجة الكبري كودے دیا۔ نبي كريم مَثَاثِيْزُ ہے شادى كے بعد حضرت خدیجہ وَالْغَبُا نے ان كورسول الله مَثَاثِيْزُمُ كے لئے مبہر دیا۔ ابتدامیں ان کورسول الله مَا اِنْیَا مِنا منه بولا بینا بنالیا تھا اور ان کا تکاح اپنی آزاد کردہ لونڈی ام ایمن ڈانٹیز کے اس ك بعدنين بنت جش سے ان كا نكاح موا_آيت قرآن: ﴿ فَلَمَّا قَصْلَى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطُوًّا ﴾ (٣٣/الاحزاب:٣٤)، يس ان بى كانام مُدكور بـــ غزوه موته میں بعمر ۵۵سال ۸ جری میں امیر شکر کی حیثیت سے شہید کردیئے مکتے ا

(٣٤٣٠) ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا، کہا ہم سے سلیمان نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن دینار نے بیان کیا ، ان سے عبداللہ بن عمر ڈٹائٹٹنا نے بیان کیا کہ نبی کریم مٹائٹیٹا نے ایک فوج بھیجی اور اس کا امیر وَأُمَّرَ عَلَيْهِمْ أَسَامَةً بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ اسامه بن زيدكو بنايا - ان كوامير بنائ جان ربعض لوكول في اعتراض كيا النَّاسِ فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ مَنْ أَلَيْ (إِنْ تُونِي أَكُرُم مَا لَيْمُ فَ فَرِمانا : 'أَكُراآج تم اس كامير بنائ جانے پر اعراض کررہے ہوتواس سے پہلےاس کے باپ کے امیر بنائے جانے پر بھی تم نے اعتراض کیا تھا اور اللّٰہ کی قتم وہ (زید رہالٹیّۂ) امارت کے مسحق تھے اور مجھےسب سے زیادہ عزیز تھے۔اور پی(اسامہ ڈگائٹہ)ابان کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہیں۔''

٣٧٣٠ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللَّهِ بَنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَقَالَ: بَعَثَ النَّبِيِّ مُلْكُمُّ أَبْعُثًا تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدُ كُنتُمْ تَطْعُنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَأَيْمُ اللَّهِ! إِنْ كَانَ لَحَلِيْقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَىَّ وَإِنَّ هَذَا لَمِنُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ)). [أطرافه في: ٥٠٢٤، ٨٤٤٤، ٢٢٤٤، ٧٢٢٢، ١٨١٧]

تشوج: الشكر ني كريم مَنَّاثِيْزًا نے مرض الموت ميں تيار كيا تھا اور حكم فرمايا تھا كەفورا ہى رواند ہو جائے مگر بعد ميں جلدى آپ كى وفات ہوگئى لشكر مدیند کے قریب ہی سے واپس لوٹ آیا۔ پھر حضرت ابو بحر النفیز نے اپنی خلافت میں اس کو تیار کر کے روانہ کیا۔

٣٧٣١ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ،حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَغْدِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَى قَائِفٌ وَالنَّبِيُّ مُلْكُلُّمُ شَاهِدٌ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَزَيْدُ ابْنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضِ قَالَ: فَسُرَّ بِذَلِكَ النَّبِيُّ مُلْكُمًّا وَأَعْجَبَهُ فَأَخْبَرَ بِهِ عَاثِشَةً. [راجع: ٥٥٥٣] [مسلم: ٣٦١٩]

(٣٧٣) م سے يحلي بن قزعه نے بيان كيا، كها بم سے ابراہيم بن سعد نے بیان کیا،ان سےزہری نے،ان سے عروہ نے اوران سے حضرت عائشہ والتہ نے بیان کیا کہ ایک قیافہ شناس میرے یہاں آیا نبی کریم مثالیظم اس وقت و ہیں تشریف رکھتے تھے اور اسامہ بن زید اور زید بن حارثہ ڈلٹٹھُمَّا (ایک جا در میں) لیٹے ہوئے تھے (منداورجسم کاسارا حصد قدموں کے سواچھیا ہوا تھا) اس قیافہ شناس نے کہا کہ یہ یاؤں بعض بعض سے نکلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں (لیعنی پاپ بیٹے کے ہیں) قیافہ شناس نے پھر بتایا کہ حضور مَاللَّا اِللَّامِ اِس کے اس اندازہ پر بہت خوش ہوئے اور پھر آپ نے عائشہ ڈلٹنٹنا ہے بھی ہیہ داقعه بیان فرمایا ₋ .

تشوج: باب کی مطابقت اس طرح سے ہے کہ آپ کو حضرت زید ڈاٹھن سے بہت مجبت تھی۔ جب ہی تو قیافہ شناس کی اس بات ہے آپ خوش ہوئے۔ منافق بیطعند یا کرتے تھے کہ اسامہ کارنگ کالا ہے، وہ زید کے بیٹے نہیں ہیں۔

نى كريم الله كام المحاب المكارك كالماكة كالمناكة كالمناكة

باب :حضرت اسامه بن زيد والعنهما كابيان

بَابُ ذِكْرِ أَسَامَةَ بُنِ زَيْدٍ

تشويج: اسامه، زيد بن حارثة قضاع كے بيٹے ہيں۔ باپ اور بيٹے دونوں رسول الله مَا الله عَمَال الله مَا الله على محبوب تھے۔ ان كى والد وام ايمن ہيں۔ جن كى امود میں رسول کریم مَنَافِیْزُم کی پرورش ہوئی۔ یہ بی کریم مَنافِیْزُم کے والد ماجد حضرت عبداللہ کی لونڈی تھیںجن کو بعد میں نبی کریم مَنَافِیْزُم نے آزاد کردیا تھا۔ وفات نبوی کے وقت حضرت اسامہ ڈائٹنئے کی عمر میں سال کی تھی۔وادی القر کی میں بعد شہادت عثمان ڈائٹنئے ان کی وفات ہوئی۔(ر ضبی اللہ عنه وار ضاہ ک (٣٢٣١) مم سے تنبيه بن سعيد نے بيان كيا، كها مم سےليث بن سعدنے بیان کیا،ان سے زہری نے ،ان سے حروہ نے اوران سے حضرت عاکشہ دلاہما نے كةريش مخز ومي ورت كے معاطے كى وجدسے بہت رنجيدہ تھے۔انہوں نے بی فیصلہ آبس میں کیا کہ اسامہ بن زید ولی کھنا کے سوا، جورسول الله مَالَّيْنِيَّمْ کوانتہائی عزیز ہیں ، (اس عورت کی سفارش کے لئے)اورکون جرائت كرسكتا

٣٧٣٢ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا لَيْك، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأَنُ الْمَخْزُوْمِيَّةِ فَقَالُوا: مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُول اللَّهِ مَلْكُم اللَّهِ مَلْكُم اللَّهِ مِنْكُم اللَّهِ مِنْكُم اللَّهِ مِنْكُم اللَّهِ مِنْكُم اللَّهِ

(٣٧٣) (دوسرى سند) اورجم سے على نے بيان كيا ،كها جم سے سفيان نے بیان کیا ،انہوں نے کہامیں نے زہری سے مخز دمید کی حدیث پوچھی تووہ مجھ پر بہت عصد ہو گئے ۔ میں نے اس پرسفیان سے کہا تو پھر آ پ کسی اور ذربیدے اس حدیث کی روایت نہیں کرتے؟ انہوں نے بیان کیا کہ ایوب بن موی کی کھی ہوئی ایک کتاب میں ، میں نے بیصدیث دیکھی ۔وہ زہری سے روایت کرتے تھے، وہ عروہ سے، وہ حضرت عائشہ ولی اللہ اسے کہ بی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کر لی تھی ۔ قریش نے (اپنی مجلس میں) سوچا۔ کہ نبی کریم سکالینیم کی خدمت میں اس عورت کی سفارش کے لئے کون جا سكتا ب؟ كوئى اس كى جرأت نبيس كرسكتا - آخر حضرت اسامه بن زيد والله نے سفارش کی تو آنخضرت مَالِّیْمِ نے فرمایا: '' بنی اسرائیل میں بید ستور موگیا تھا کہ جب کوئی شریف آ دی چوری کرتا تواسے چھوڑ دیے اور اگر کوئی كمزور آ دى چورى كرتا تواس كا ہاتھ كانتے ۔اگر آئے فاطمہ (وَالْحَجُا) نے چوري کي ہوتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کا شا۔''

٣٧٣٣ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: ذَهَبْتُ أَسْأَلُ الزُّهْرِيُّ عَنْ حَدِيْثِ الْمَخْزُومِيَّةٍ فَصَاحَ بِيْ قُلْتُ لِسُفْيَانَ: فَلَمْ تَحْتَمِلُهُ عَنْ أُحَدٍ قَالَ: وَجَدْتُهُ فِى كِتَابِ كَانَ كَتَبَهُ أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنِ الزَّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ سَرَقَتْ فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيْهَا النَّبِيَّ مُلْكُامٌّ فَلَمْ يَجْتَرِى أَحَدٌ أَنْ يُكَلِّمَهُ فَكَلَّمَهُ أَسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ فَقَالَ: ((إِنَّ بَنِي إِسُرَائِيْلَ كَانَ إِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيُهِمُ الضَّعِيْفُ قَطَعُوْهُ وَلَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدُهَا)). [راجع:٢٦٤٨]

تشريج: حضرت اسامه والفئ كفيلت كے لئے يم كافى ب كه عام طور برقريش في ان كودر بارنبوى ميں سفارش كرنے كا الى بايا - (وَالْفَعْدُ) (٣٧٣٧) ہم سے حسن بن محد نے بیان کیا ، انہوں نے کہا ہم سے الوعباد یجیٰ بن عبادنے بیان کیا ، انہوں نے کہا ہم سے ماجشون نے بیان کیا ، انہیں عبدالله بن دینار نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر ڈاٹھ کا نے ایک دن ایک مجنص کو

٣٧٣٤ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَبَّادٍ يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا الْمَاجِشُوْنُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: نَظَرَ ابْنُ عُمَرَ

يَوْمًا وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَى رَجُلِ يَسْحَبُ ثِيَابَهُ فِي نَاحِيَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: انْظُرْ مَنْ هَذَا؟ لَيْتَ هَذَا عِنْدِي فَقَالَ لَهُ إِنْسَالُ: أَمَا تَعْرِفُ هَذَا يَهُ أَبًا عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ هَذَا مُحَمَّدُ ابْنُ أَسَامَةَ قَالَ: فَطَأْطَأُ ابْنُ عُمَرٌ رَأْسَهُ وَنَقَرَ بِيَدَيْهِ فِي الأَرْضِ ثُمَّ قَالَ: لَوْ رَآهُ رَسُولُ اللَّهِ مُلْكُمُّ لَأُحَيَّهُ.

٥٣٧٣٥ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، سَمِعْتُ أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْن زَيْدٍ حَدَّثَ عَن النَّبِي مَا اللَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ فَيَقُولُ: ((اللَّهُمَّ أَحِبَّهُمَا فَإِنِّي أُحِبُّهُمَا)). [طرفاه في:

73.7.7

٣٧٣٦ـ وَقَالَ نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِيْ مَوْلَى أَسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ أَيْمَنَ بْنِ أَمُّ أَيْمَنَ وَكَانَ أَيْمَنُ بْنُ أُمِّ أَيْمَنَ أَخَا أُسَامَةً لِأُمَّهِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَرَآهُ ابْنُ عُمَرَ لَمْ يُتِمَّ رُكُوْعَهُ وَلَا سُجُوْدَهُ فَقَالَ: أَعِدْ. [طرفه

٣٧٣٧ قَالَ أَبُوْ عَبْدِاللَّهِ وَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، حُدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مَسْلِمِ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نِّمِرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ مَوْلَى أَسَامَةً بْن زَيْدٍ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ إِذْ دَخَلَ الْحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنَ فَلَمْ يُتِمَّ رُكُوْعَهُ وَلَا سُجُوْدَهُ فَقَالَ: أَعِدْ فَلَمَّا وَلَى قَالَ لِي ابْنُ

مسجد میں دیکھا کہ اپنا کیڑاایک کونے میں پھیلا رہے تھے۔انہوں نے کہا دیکھوییکون صاحب ہیں، کاش! بیمیرے قریب ہوتے۔ایک مخص نے کہا ا ابوعبدالرحن إكيا آپ انهين نهيل پيچانة ؟ پيمحدين اسامه بين - ابن وینارنے بیان کیا کہ بیاسنتے ہی حضرت عبداللہ بن عمر واللہ ان اپناسر جھا لیااوراین باتھوں سے زمین کریدنے گئے، پھر بولے اگر رسول الله منافیظ انہیں دیکھتے تو یقینا آپ ان سے محبت فرماتے۔

(٣٤٣٥) م معمرى بن اساعيل في بيان كيا، كهامم معتمر في بيان کیا، کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا، کہا ہم سے ابوعثان نے بیان کیا اور ان سے حفرت اسامہ بن زید بھا تھانے بیان کیا کہ نی کریم مالیظم انہیں اور حضرت حسن والني كو يكر ليت اور فرمات: "ا الله! تو أنبيس ا پنامحبوب بنا كه ميں ان ہے محبت كرتا ہوں۔''

(۳۷۳۱) اور تعیم نے ابن المبارك سے بيان كيا ، انہيں معمر نے خبر دى ، انہیں زہری نے ،انہیں اسامہ بن زید ہالھنگا کے ایک مولی (حرملہ) نے خبر وی کہ جاج بن ایمن بن ام ایمن کوعبداللہ بن عمر مُلطَّ مُنا نے ویکھا کہ (نمازیس) انبول نے رکوع اور بجدہ پوری طرح نہیں ادا کیا۔ ایمن ابن ام ایمن، اسامہ داللین کے مال کی طرف سے بھائی تھے۔ (ایمن قبیلہ انصار كايك فرد تھ) توابن عمر والشئان في ان سے كہاكر فماز) دوباره ير صاور

(٣٤٣٧) ابوعبرالله (امام بخارى ميسليه)ني بيان كيا اور مجه سے سليمان بن عبد الرحن نے بیان کیا، کہا ہم سے ولیدنے بیان کیا، کہا ہم سے عبد اللہ بن نمرنے بیان کیا ،ان سے زہری نے ،ان سے اسامہ بن زید و اللہ اللہ مولا حرملہ نے بیان کیا کہ وہ عبداللہ بن عمر ڈٹالٹھٹا کی خدمت میں حاضر تھے كرجاج بن ايمن (مسجدك) اندرآئ ندانبول فيدكوع بورى طرح ادا کیا تھا اور نہ مجدہ ۔ابن عمر رفیا کیٹنانے ان سے فر مایا کہ نماز دوبارہ پڑھاو، پھر جب وہ جانے گگے تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ بیکون ہیں؟ میں نے نى كريم كالفاكر كالمعاب فالمقالي كالمعاب فالمقالي كالمعاب [كِتَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ مُلْكُمْ إِ

عرض کیا جاج بن ایمن ابن ام ایمن ہیں۔اس پر آپ نے کہا اگر انہیں عُمَرَ مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ: الْحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنَ بْنِ رسول الله مَالَيْنَ و كيمة توبهت عزيز ركعة - پهرآب في حضور مَالْفِيلُم ك أُمِّ أَيْمَنَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَوْ رَأَى هَذَا رَسُولُ اسامہ والنفظ اور ام ایمن والنفظ کی تمام اولاد سے محبت کا ذکر کیا۔ امام اللَّهِ مُلْكُنُّمُ لَأَحَبُّهُ فَذَكَرَ حُبَّهُ وَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّ بخاری مینید نے بیان کیا اور مجھ سے میرے بعض اساتذہ نے بیان کیا اور أَيْمَنَ. قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللَّهِ: وَزَادَنِي بَعْضُ ان سے سلیمان نے کہ ام ایمن ولی جہانے نبی کریم مثل فی کو کود میں لیا تھا۔ أَصْحَابِي عَنْ سُلَيْمَانَ وَكَانَتْ حَاضِنَةً

النَّبِيُّ مَا اللَّهُ إِلَيْهُم اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّ

الْبِثْرِ وَإِذَّا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَي الْبِثْرِ وَإِذَا فِيْهَا

تشویج: ایمن کے باپ یعنی ام ایمن کے پہلے فادند کا نام عبید بن عرص اللہ ایمن جنگ منین میں شہید ہو چکے تھے ان ہی ام ایمن واللہ انکا کے بیٹے حضرت اسامه دالثنوس _

باب: حضرت عبدالله بن عمر بن خطاب والته ما ك بَابُ مَنَاقِب عَبْدِاللَّهِ بُنِ عُمَرَ فضائل كابيان بن الخطاب

تشوج: علم اور زبدوتقوی میں یہ یکتائے روزگار تھے۔اپنی حیات طیبہ میں ایک ہزار سے بھی زائدغلاموں کوآ زادکرایا۔۳۲ھ میں جمر۸۴ یا۸۸ سال ان کی شہاوت ہوئی کجاج نے اپنے اندرونی کیند کی بنا پرز ہر میں بچھے ہوئے ایک ٹیزے سے شہید کرادیا۔ (رضی الله عنه وارضاه) ان کی كنيت ابوعبدالرحمٰن تقى ـ

(٣٧٣٨) م سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا ، کہا ہم سے عبد الرزاق نے ٣٧٣٨ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا بیان کیا، ان سے معمر نے، ان سے زہری نے، ان سے سالم نے اور ان عَيْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرِ عَنِ الزَّهْرِيِّ عَنْ ے عبداللہ بن عمر ولی کھیا نے بیان کیا کہ نبی کریم مَا لیٹیم جب موجود تھے تو سَالِم عَن ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِي جب بھی کوئی شخص کوئی خواب و یکھنا، حضور منا این کم اسے بیان کرتا، حَيَاةِ النَّبِي مَا اللَّهُمُ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى میرے دل میں بھی بیتمنا پیدا ہوگئ کہ میں بھی گوئی خواب دیکھوں اور حضور النَّبِيِّ مَا اللَّهِ مَا نَيْتُ أَنْ أَرَى رُوْيَا أَقُصُّهَا عَلَى ا کرم مَنَا ﷺ سے بیان کروں۔ میں ان دنوں کنوارا تھا اورنوعم بھی تھا ، میں النَّبِيِّ مُطْلِحًا ۗ وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا أَعْزَبَ آب كے زمانے ميں مسجد ميں سوياكرتا تھا تو ميں نے خواب ميں دوفرشتوں وَكُنْتُ أَنَّامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ مِلْكُمَّ ا کو و یکھا کہ مجھے پکڑ کر دوزخ کی طرف لے گئے ۔ میں نے دیکھا کہ وہ بل فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي دار کنویں کی طرح بیج در چیج تھی۔ کنویں ہی کی طرح اس کے بھی دو کنارے فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ

و کیھتے ہی کہنے لگا ، دوزخ سے میں الله کی پناہ مانگنا ہوں ، دوزخ سے میں نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ الله كى پناہ مانگا ہوں _اس كے بعد مجھ سے ايك دوسر فرشتے كى ملا قات مِنَ النَّارِ أَعُوْذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ ہوئی، اس نے مجھ سے کہا کہ خوف نہ کھا۔ میں نے اپنا بیخواب حضرت آخَرُ فَقَالَ لِيْ لَنْ تُرَاعَ ، [راجع: ٤٤٠] فَقَصَصْتُهَا حفصہ والغینا سے بیان کیا۔ عَلَى حَفْصَةً.

تھے اور اس کے اندر پچھا لیے لوگ تھے جنہیں میں پہچا نتا تھا ، میں اسے

نى كريم الكالل كاصحاب تعليق كى نضيلت

(٣٧٣٩) حفرت هصه نے حضور مَلْ تَقِيْزُمْ سے میرا خواب بیان کیا تو ني مَالَيْنَا مِنْ مَنْ مِلِياً وَ عبدالله بهت احِيها لركا بها الله من وه تبجد كي نماذیر ها کرتا۔' سالم نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ اس کے بعدرات میں بہت کم سویا کرتے تھے۔

(٣٢٠،١٠١) م سے يحلى بن سلمان نے بيان كيا، كما مم سے عبرالله بن وہب نے بیان کیا،ان سے بونس نے،ان سے زہری نے،ان سے سالم ن، ان سے عبداللہ بن عمر ولائن ان اپنی بہن حفصہ ولائن سے که رسول الله مَنَاتِينَا مُنْ فِي الله صفر ما ياتها: "عبد الله نيك آ وي ہے۔"

٣٧٣٩ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ مَا اللَّهِيِّ مَاللَّهُمْ فَقَالَ: ((نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّى

مِنَ اللَّيْلِ)) قَالَ سَالِمٌ: فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا. [راجع: ١١٢٢] ٣٧٤٠، ٣٧٤٠ حَدِّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ،

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزَّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرٌ عَنْ أُخْتِهِ حَفْصَةً أَنَّ النَّبِيِّ مُثْلِثُكُمُ قَالَ لَهَا: ((إِنَّ عَبُدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ)). [راجع: ٤٤٠، ١١٢٢]

بَابُ مَنَاقِبِ عَمَّارٍ وَحُدَيْفَةَ

باب: عمار اور حذیفه والنفهٔ ماکے فضائل کا بیان

تشوج: حضرت ممار بن ياسرعنى بين - بونخروم ك آزاد كرده اورحليف تفي ان كمفصل حالات يحي بيان مو ي بين - برنگ مفين مين حفرت على وللفيَّ كم ساتھ تھے۔ ٣٧ ھ ميں محر٩٣ سال وہيں شہيد ہوئے۔ (رضى الله عنه وارضاه)۔ حفرت حذيفه بن بمان وللفيُّ رسول الله مَثَاثِيْظُ کے خاص راز داروں میں ہیں ۔شہر مدائن میں ان کی وفات ہوئی ۔ان کی وفات کا واقعہ حضرت عثمان ڈاٹٹیئز کی شہادت کے چالیس رات بعده ٣٥ ه من پش آيا۔

٣٧٤٢ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا (٣٢٨٢) م س مالك بن اساعيل في بيان كيا ، كما بم س اسرائيل في إِسْرَاثِيْلُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ بیان کیا ان سے مغیرہ نے ،ان سے ابراہیم نے ،ان سے علقم نے بیان کیا عَلْقَمَةَ قَالَ: قَدِمْتُ الشَّأْمَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْن كمين جبشام آياتويس نے دوركعت نمازير هكربيدعاكى ، كدا الله! ثُمَّ قُلْتُ: اللَّهُمَّ يَسُّوْ لِيْ جَلِيسًا صَالِحًا مجھے کوئی نیک ساتھی عطا فر ما۔ پھر میں ایک قوم کے پاس آیا اوران کی مجلس فَأَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ فَإِذَا شَيْخٌ قَدْ میں بیٹھ گیا بھوڑی ہی در بعدایک بزرگ آئے اور میرے پاس بیٹھ گئے۔ میں نے یو چھامیکون بزرگ ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ بید حضرت ابودرداء والنفظ جَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِي قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ ہیں ۔اس یر میں نے عرض کیا کہ میں نے اللہ تعالی سے دعا کی تھی کہ کوئی قَالُوا: أَبُو الدِّرْدَاءِ فَقُلْتُ: إِنِّي دَعَوْتُ اللَّهَ نیک ساتھی مجھےعطا فرما۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مجھےعنایت فرمایا۔ انہوں أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَيَسَّرَكَ لِي قَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ: نے دریافت کیا جمہاراوطن کہاں ہے؟ میں نے عرض کیا کوفہ ہے۔انہوں أُولَيْسَ عِنْدَكُمْ ابْنُ أُمَّ عَبْدِ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ نے کہا کیا تمہارے یہاں ابن ام عبد، صاحب التعلین ، صاحب وسادہ ومطہرہ (بعنی عبداللہ بن مسعود واللہٰ)نہیں ہیں؟ کیا تمہارے یہاں وہ نہیں وَالْوِسَادَةِ وَالْمِطْهَرَةِ وَفِيْكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ جنہیں الله تعالی این نبی کی زبانی شیطان سے پناہ دے چکا ہے کہ وہ انہیں اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي عَلَى لِسَان نَبِيِّهِ مَلْكُمُ بھی غلط رائے پرنہیں لے جاسکتا۔(مرادعمار ڈاٹٹیڈ سے تھی) کیاتم میں وہ أُوَلَيْسَ فِيْكُمْ صَاحِبُ سِرِّ النَّبِيِّ مَا اللَّهِيِّ الَّذِي

نہیں ہیں جورسول الله مَا لَیْمُوْلُ کَ بَنائے ہوئے بہت سے بھیدوں کے حال ہیں جنہیں ان کے سواادرکوئی نہیں جانتا۔ (یعنی حضرت حذیفہ وَلَا لَمُوْلُ)
اس کے بعد انہوں نے دریافت فرمایا عبدالله وَلَا لَمُوْلُ آیت ﴿وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشَی ﴾ کی تلاوت کس طرح کرتے ہیں؟ میں نے انہیں پڑھ کرسائی کہ ﴿وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشَی وَاللَّیْلِ اِذَا یَخْشَی وَاللَّیْلِ اِنْ اِللَّیْلِ اِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّیْلِ اِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّیْلِ اِنْ مَالِی اللَّهُ مِنْ اللَّیْلِ اِنْ مَالِک ہے مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ اللَّیْلِ اِنْ مَالِک ہے مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ الللْلِمُ اللَّهُ اللللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللللْهُ اللَّهُ الللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللْهُ اللْمُ اللللْمُ ال

لَا يَعْلَمُ أَحَدَّ غَيْرُهُ ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ يَقْرَأُ عَبْدُ اللّهِ ﴿ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى ﴾ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ: ﴿ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى ﴾ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ: ﴿ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى ﴾ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى ٥ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى ٥ وَاللّهِا وَاللّهُ اللّهُ عَلَى وَاللّهِ اللّهُ عَلَى اللّهِ عَلَى اللّهِ عَلَى اللّهِ عَلَى اللّهِ اللّهِ اللّهِ عَلَى اللّهِ اللّهُ اللّهِ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللّهُ الللّهُ الللللّهُ الللّهُ الللللّهُ الللّهُ اللللللّهُ اللللللّهُ اللللللّهُ اللللللّهُ اللللللّهُ اللللللّهُ اللللللّهُ الللللّهُ اللللللّهُ اللللللّهُ اللللللّهُ اللللللّهُ الللللللّهُ

تشوج: مشہورروایت: ﴿وَمَا حَلَقَ الدَّكُو وَالْاَنْفَى ﴾ بى ہے۔كت بين كر پہلے بيآيت يوں اترى تى ، ﴿وَالدَّكِو وَالْاَنْفَى ﴾ پر ﴿وَمَا حَلَقَ ﴾ كار ﴿وَمَا حَلَقَ ﴾ كالفظاس ميں زياده مواليكن عبدالله بن معود اور ابودرداء وَاللَّهُ الله كاس كى خرنه مولَى وه پہلى قراءت بى پڑھتے رہے۔

(۳۲٬۳۳) م سلمان بن حرب نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا،ان سے مغیرہ نے بیان کیا،ان سے ابراہیم نے بیان کیا کہ علقمة شام ميں تشريف لے گئے اور معجد ميں جاكريد دعاكى ،اے الله! مجھے ا يك نيك ساتقى عطا فرما ، چنانچه آپ كوحضرت ابو درواء والفيئ كى صحبت نصیب ہوئی ۔حضرت ابودرداء دلائٹڈ نے دریافت کیا بتمہار اتعلق کہاں سے ہے؟ عرض كيا كدكوف ہے۔ چرانهوں نے كہا كياتم ميں و چخص نہيں ہيں جنہيں الله تعالى نے ايے نبي كى زبانى شيطان سے اينى پناه دى تھى۔ان كى مراد عمار والشيئ سے تھی۔ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں موجود ہیں۔ پھر انہوں نے کہا، كيا تهارے يہاں بى كريم مَا الله الله كراز دارنبيں بيں كرجنهيں ان كے سوااور كوئى نبيس جانتا_ (ان كى مرادحضرت ابوحذيفد يقلى)انبول في بيان كيا كديس في عرض كياجي بال موجود بين فيرانبول في كها كياتم مين آب مكالليظم کی مسواک اور تکیہ اٹھانے والے نہیں ہیں؟ میں نے عرض کیا موجود ہیں اس کے بعد انہوں نے دریافت کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود واللفظ آيت ﴿وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشَلَى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلَّى﴾ كَ قرأت كَ طرح كرتے تھے؟ ميں نے كہاكه وہ (وَمَا خَلَقَ كے حذف كے ساتھ) ﴿ وَالدُّكُو وَالْأَنْفَى ﴾ برها كرت تھے۔اس برانبوں نے كہا كديم ام والے ہمیشاس کوشش میں رہے کہ اس آیت کی تلاوت کوجس طرح میں نے

٣٧٤٣ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: ذَهَبَ عَلْقَمَةُ إِلَى الشَّأْمِ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَجَلَسَ إِلَى أَبِي الدُّرْدَاءِ فَقَالَ أَبُو الدُّرْدَاءِ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ ۚ قَالَ: ٱلَيْسَ فِيْكُمْ أَوْ مِنْكُمُ الَّذِيْ أَجَارَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَان نَبِيِّهِ مُلْكُكُمُ يَعْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِيْ عَمَّارًا قُلْتُ: بَلَى ا قَالَ: أَوَلَيْسَ فِيْكُمْ أَوْ مِنْكُمْ صَاحِبُ السَّرِّ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ يَعْنِي حُذَيْفَةً قَالَ: قُلْتُ: بَلَى! قَالَ: أَلَيْسَ فِيْكُمْ أَوْ مِنْكُمْ صَاحِبُ السُّوَاكِ أُوِالسُّوَادِ؟ قَالَ: بَلَى ا قَالَ: كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ ﴿ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَي وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى﴾ قُلتُ: ﴿وَالذَّكَرِ وَالْأَكْمِ وَالْأَنْمَى﴾ قَالَ: مَا زَالَ بِيْ هَوُلاءِ حَتَّى كَادُوْا يَسْتَنْزِلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ سَمِغْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ مَا اللَّهِيِّ مَا اللَّهِيِّ اللَّهِ اللَّهِ [راجع: [4747

بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي عُبَيْدَةَ بُن باب: حضرت ابوعبیدہ بن جراح مٹائٹیُ کے فضائل كابيان

تشویج: حضرت ابوعبیده عامر بن عبدالله بن جراح فهری قریشی ہیں۔عشرہ میں سے ہیں۔اس امت کے امین ان کالقب ہے۔حبشہ کی طرف دو مرتبہ بجرت کی غزوہ احدیث نی کریم مناتیم کے چیرہ مبارک میں فولا دی ٹوپ کی جودوکڑیاں تھس ٹی تھیں،جن کی وجہ سے نبی کریم سکالٹیم کم کے دودانت مجی شہید ہو مکتے ،ان کریوں کو چرو مبارک سے ان ہی بزرگ نے کھینچا تھا۔قد کے لیے خوبصورت چرہ والے ، ہلکی ڈاڑھی والے تھے۔عمواس کے طاعون میں ۱۸ دھیں بھر ۵۸ سال شہید ہوئے ۔ ٹماز جناز وحضرت معاذین جبل ڈاٹنٹ نے بردھائی تھی۔

٢٧٤٤ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ أَنْسُ بنُ مَالِكِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهُمْ قَالَ: ((إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةً بْنُ الْجَرَّاحِ)). [طرفاه في: ٤٣٨٢، جراح(طُانْتُهُ) بين-'

٥٥٧٧][مسلم: ٢٥٢٢].

. ٣٧٤٥، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيِّ مُلْتُكُمُّ لِأَهْلِ نَجْرَانَ: ((لَأَبْعَثَنَّ حَقَّ أَمِيْنِ)) فَأَشْرَفَ أَصْحَابُهُ فَبَعِثَ أَبَا عُبَيْدَةً. [أطرافه في: ٧٢٥٠، ٤٣٨١، ٧٢٥٤] [مسلم: ٦٢٥٤ ، ٦٢٥٥ ترميذي: ٣٧٩٦ ابن

(۲۷/ ۲۷۷) ہم سے عمر و بن علی نے بیان کیا ، کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے بیان الأُعْلَى، حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةً حَدَّثَنِيْ لَكِيا كَهَأَبُم سِي فالدنّ بيان كياءان سابوقلا به في بيان كيا اوران سے حصرت انس بن ما لك والله في بيان كيا كدرسول الله مَالله في في في فرمايا: "مرامت میں امین ہوتے ہیں اور اس امت کے امین ابو عبیدہ بن

(۳۷٬۲۵) م سے ملم بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا ،ان سے ابواسحاق نے ،ان سے صلہ نے اور ان سے حذیفہ وٹالٹیئز نے بیان کیا کہ نی کریم مَا این اللہ خان سے فرمایا: " میں تمبارے یہاں ايك امين كوجيجول كا جوحقيقي معنول مين امين موكاً-''بيهن كرتمام صحابه برام رِثْ كُنْتُمْ كُوشُوق بواليكن آپ نے حضرت ابوعبيده والتَّمَّةُ كُوجِيجا-

[بَابُ ذِكْرِ مُصْعَبِ بُنِ عُمَيْرٍ] باب : حفرت مصعب بن عمير والتفيُّ كابيان

تشوج: یقریشی عدوی بزرگ سحابہ وی اللہ میں سے ہیں۔اسلام سے پہلے بوے باکلین سے رہا کرتے تھے۔عمدہ ترین لباس زیب تن کیا کرتے۔ اسلام لانے کے بعدد نیا ہے بے نیاز ہو گئے ۔ نی کریم مَن النظم نے ان کو پہلے ہی سلع بنا کرمدید بھیج دیا تھا۔ جب وہاں اسلام کی اشاعت ہوگئی تو نبی كريم مَنْ النيال كا جازت سے انہوں نے مدینہ میں جعد قائم كرايا - جنگ احد ميں بعمر ٢٠٠ سال شهادت پائى - امام بخارى مُنظرة كوا بى شراكط كے مطابق کوئی حدیث اس باب کے تحت لانے کونہ کی ہوگی اس لئے خالی باب منعقد کر کے حضرت مصعب بن عمیر رفتائفڈ کے فضائل کی طرف اشارہ کر دیا کہ ان ك بهى نصائل مسلم بين جيها كدومرى احاديث موجود بين ...

[بَابُ] مَنَاقِبِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْن **باب**:حضرت حسن اورحسين والأنجم كفضائل كابيان

اور نافع بن جبیر نے حضرت ابو ہریرہ والنیوز سے بیان کیا کہ نی کریم مالیوزیم نے حضرت حسن والنیوز کو گلے سے لگایا۔

النَّبِيِّ مَا لَكُمَّ الْحَسَنَ. [راجع:٢١٢٢] في حضرت حسن الله المحمد على المسلكي الله المسلكي الله المسلكي ا

بِهِ بَيْنَ فِهُنتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ)).

وَقَالَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَانَقَ

''میرایه بیٹا سردار ہے اورامید ہے کہ اللہ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں سلے کرائے گا۔''

[راجع: ۲۷۰۶] جماعتول میں تر کرائے گا۔" تشویج: معرت حسن والٹیئ کے متعلق پیش کوئی حضرت امیر معاویہ والٹیئئے کے زمانے میں پوری ہوئی جب کہ حضرت حسن والٹیئ اور حضرت

معاویہ رفاظیٰ کی سلم سے جنگ کا ایک بزاخطرہ کل گیا۔اللہ والوں کی بہی نشانی ہوتی ہے کہ وہ خودنقصان برواشت کر لیتے ہیں مگر فتنہ نساز نہیں چا ہجے۔ ساتھ میں کا بہت کر ہے تاہم میں تاہیں موت کے اللہ کا کہ کے اللہ کر اللہ کا کہ کا اللہ کے اللہ کا اللہ کا اللہ کی کے اللہ کی کے اللہ کی کہ کے اللہ کی کہ کے اللہ کی کے اللہ کی کہ کے اللہ کی کے اللہ کی کے اللہ کی کے اللہ کی کہ کے کہ ک

٣٧٤٧ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ ﴿ ٣٢٣) مَ عصدد في بيان كيا، انهول في كهام عمعتم في بيان أبي، حَدَّثَنَا أَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةً بن زَيْدِ كيا، انهول في كها كميل في الإعمال مين الدين أبيان كيا كم م عن النّبي مَنْ اللّه كان يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ عَن العَمَان في بيان كيا اور ان سے اسامہ بن زيد وَلَا اُسُافَ كه ني

وَيَقُولُ: ((اللَّهُمَّا إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا) أَوْ كريم مَنْ اللَّيْمِ الْهِينِ اور حسن ولالنَّيْ كو پكر كريه دعا كرتے تھے: "اے الله! كَمَا قَالَ. [راجع: ٣٧٣]

كَمَا قَالَ. [راجع: ٣٧٣٥] بحصان سے محبت ہے تو جی ان سے مجبت رکھ۔ 'او كما قال ـ ٣٧٤٨ حَدَّنَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ (٣٧٨) مجھ سے محمد بن حمين بن ابراہيم نے بيان كيا، كہا كہ مجھ سے

۱۷۶۸ حدثنا محمد بن الحسين بن (۱۷۱۸) و الصحد من ال المال الما المال الما

حُسْنِهِ شَنْنًا فَقَالَ أَنَسَ: كَانَ أَشْبَهَهُمْ كَيْ كَهُمُ الْكَهِينِ فَ الى سے زیادہ خوبصورت چرہ نہیں ویکھا) الى پر برَسُولِ اللَّهِ مَا فَعَانَ مَخْضُوبًا بِالْوَسْمَةِ. حضرت السِ وَاللَّهُ عَلَيْ فَا كَمَا كَمَ حَضرت حسين وَاللَّمَ اللهُ مَا اللهُ اللهُ مَا اللهُ مَا اللهُ مَا اللهُ مَا اللهُ اللهُ مَا اللهُ اللهُ مَا اللهُ اللهُ مَا اللهُ اللهُ اللهُ مَا اللهُ مَا اللهُ اللهُ مَا الل

٣٧٤٩ حَدَّنَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالِ، حَدَّثَنَا (٣٤٣٩) م عَجَاج بن منهال ني بيان كيا، كهامم عصفعبد نيان

کیا، کہا کہ مجھے عدی نے خبر دی ، کہا کہ میں نے براء ڈلائٹر؛ سے سنا ، انہوں۔ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ مَالَّیْتِمُ کو دیکھا کہ حفزت حسن راتشنہ آپ كاندهمبارك پر تقاورآپ يۆرار بے تقے "اے اللہ! مجھے اس سے محبت ہے تو بھی اس سے محبت رکھ۔" (۵۰ سے عبدان نے بیان کیا ، کہا ہم کوعبداللہ نے خبر دی ، کہا کہ

مجھ عمر بن سعید بن انی حسین نے خردی ، انہیں ابن الی ملیک نے ، ان سے عقبہ بن حارث نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو بکر ڈگائیڈ کو دیکھا کہ آپ چفرت حسن بالنیز کواشائے ہوئے ہیں اور فرمارہے ہیں ممرے باپ ان پر فدا ہوں ۔ بی نبی کریم مَالیّنظ سے مشابہ ہیں علی سے نہیں اور حضرت علی والله: و ہیں مسکرار ہے تھے۔

(۳۷۵۱) مجھ سے محیٰ بن معین اور صدقہ نے بیان کیا ، کہا کہ میں محمد بن جعفرنے خردی ، انہیں شعبہ نے ، انہیں واقد بن محر نے ، انہیں ان کے والد نے اور ان سے حضرت ابن عمر ولی اللہ است بیان کیا کہ ابو بکر واللہ نے قرمایا كرنبي كريم مَا لَيْنِ (كَي خوشنوري) آپ كال بيت كے ساتھ (محبت و خدمت کے) ذریعہ تلاش کرو۔

(٣٤٥٢) جھے سے ابراہیم بن موک نے بیان کیا ، کہا ہم کوہشام بن بوسف ن خردی، انہیں معرنے ، انہیں زہری نے اور انہیں حضرت انس واللہ نے بیان کیا کہ حضرت حسن بن علی والفہا سے زیادہ اور کوئی شخص می کریم منالیظم سے زیادہ مشابہ ہیں تھا۔اور عبدالرزاق نے بیان کیا کہ ہمیں معمر نے خبر دی، آنہیں زہری نے اوران سے حضرت انس طافنہ نے۔

شُعْبَةُ ، أُخْبَرَنِيْ عَدِيٌّ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيِّ مُلْكُمُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٌّ عَلَى عَاتِقِهِ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبُّهُ)). [مسلم: ۲۲۵۷، ۲۲۵۹؛ ترمذي: ۳۷۸۲، ۳۷۸۳] ٣٧٥٠ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ، أُخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ حُسَيْنِ عَنِ ابْن أَبِي مُلَيْكَةً عَنْ عُقْبَةً بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا بَكُو وَحَمَلَ الْحَسَنَ وَهُوَ يَقُوْلُ:

وَعَلِي يَضْحُكَ. [راجع: ٣٥٤٢] ٣٧٥١ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَصَدَقَةُ قَالًا:أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةً عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ أَبُوْ بَكُرِ: ارْقُبُوا مُحَمَّدًا مُلْكُمَّمٌ فِي أَهْل بَيْتِهِ. [راجع: ٣٧١٣]

بِأْبِي شَبِيةٌ بِالنَّبِي طَلِّئُم لَيْسَ شَبِيةٌ بِعَلِيُّ

٣٧٥٢ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوْسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنْسِ قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهُ بِالنَّبِي مَالْكُمُ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أُخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي أَنْسٌ.

[ترمذی: ۳۷۷٦]

تشريج: عبدالرزاق كي روايت كوامام احداورعبد بن حميد في روايت كياب -اس سند كي بيان كرفي سے امام بخاري روايت كي ميغرض ب كه زبرى من الله كاساع حفرت انس والفي عابت موجائد

٣٧٥٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ بَشَّارِ ، حَدَّثَنَا غُنْدَرْ ، - (٣٢٥٣) بحص عجر بن بثار نے بیان کیا ، کہا ہم سے غنرونے بیان کیا ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ النصشعب فيان كياءان عام بن الى يعقوب في الهول في ابن عُمَرَ وَسَأَلَهُ عَنِ الْمُحْرِمِ قَالَ: شُعْبَةُ أَحْسِبُهُ مِحْمِكَ بارے يس يو چھاتھا، شعبد نے بيان كيا كميرے خيال مين بيد پوچھاتھا کہ اگر کوئی محض (احرام کی جالت میں) مکھی مارد نے واسے کیا کفارہ دینا پڑے گا؟ اس پرعبداللہ بن عمر ڈاٹٹٹٹٹا نے فرمایا ،عراق کے لوگ مکھی کے بارے میں سوال کرتے ہیں جب کہ یہی لوگ رسول اللہ مَنا ﷺ کے نواسے کوئل کر چکے ہیں، جن کے بارے میں حضور مَنا ﷺ نے فرمایا تھا: ''ہددونوں (نواسے حسن وسیس ڈاٹٹٹٹا) دنیا میں میرے دو چھول ہیں۔''

تشوجے: گلزار رسالت کے ان ہر دو پھولوں کے مناقب بیان کرنے کے لئے دفاتر کی ضرورت ہے۔احادیث ندکورہ سے ان کے مناقب کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔سئلہ پوچھنے والا ایک کو فی تھا جنہوں نے حضرت حسین ڈاٹٹوئو کوشہید کیا تھااسی دن سے بیمثال ہوگئیالکو فی لا یو فی لینی کوفیہ والے وفاد ارئیس ہوتے۔

بَابُ مَنَاقِبِ بِلَالِ بُنِ رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ

يَقْتُلُ الذَّبَابَ فَقَالَ: أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُونَ عَنِ

الذَّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللَّهِ مَكْلِكُمْ ۗ

وَقَالَ النَّبِيُّ مُؤْلِئًا ۚ: ((هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ

الدُّنْيَا)). [طرفه في: ٩٩٤] [ترمذي: ٣٧٧٠]

وَقَالَ النَّبِيُّ مُشْكِمَّةِ: ((سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَكَيَّ فِي الْجَنَّةِ)). [راجع:١١٤٩]

باب: حضرت ابو بکر ڈاٹٹنئ کے مولی حضرت بلال بن رباح ڈاٹٹنئ کے فضائل

اور نی کریم مَالِیْوَم نے فرمایا تھا: ' جنت میں اپنے آگے میں نے تمہارے قدموں کی چاپ نی تھی۔''

تشوجے: رسول کریم مَثَاثِیْمُ کے مشہور مؤ ذن میں جن کے حالات بڑی تفصیل چاہتے ہیں۔اسلام لانے پراہل مکہنے ان کو بہت ہی ستایا تھا۔خودامیہ بن خلف اپنے ہاتھ سے ان کو انتہائی اذبت دیتا تھا۔ اللہ کی شان کہ جنگ بدر میں پیلمون حضرت بلال مُثَاثِّمَةُ ہی کی تلوار سے داخل جہنم ہوا۔اصلاً میعبثی تھے ۲۰ ھیں دمشق میں ان کا انتقال ہوا۔ (رضی اللہ عنه وارضاه)

٣٧٥٤ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ الْبُنُ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ: أَبُوْ بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِيْ يَقُوْلُ: أَبُوْ بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِيْ يَكُولُ.

٥ ٣٧٥٥ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ، عَنْ قَيْسٍ أَنَّ بِلَالًا عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ، عَنْ قَيْسٍ أَنَّ بِلَالًا قَالَ لِأَبِيْ بَكْرٍ: إِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِيْ لِنَفْسِكَ فَأَمْسِكُنِيْ وَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِيْ لِلَّهِ فَدَعْنِيْ وَعَمَلَ اللَّهِ.

(۳۷۵۵) ہم سے ابن نمیر نے بیان کیا ، ان سے محمد بن عبید نے کہا ، ہم سے اسا عمل نے بیان کیا ، ان سے محمد بن عبید نے کہا ، ہم سے اساعیل نے بیان کیا اور ان سے قیس نے کہ حضرت بلال واللہ نے خریدا ہے تو پھر حضرت ابو بکر دائے تا ہم اللہ کے لیے خریدا ہے تو پھر مجھے آزاد کرد بجے اور اللہ کے لیے خریدا ہے تو پھر مجھے آزاد کرد بجے اور اللہ کے دائے دیجے۔

تشوج: ہوار تھا کہ بلال والنوئ سے نبی کریم منافی کی وفات کے بعد مبرنہ ہوسکا، ہروقت اذان میں آپ کا نام آتا، آپ کی یاد سے قبرشریف کود کھ کرزخم تازہ ہوتا۔ اس لئے بلال والنوئ مدینہ منورہ سے چلے گئے۔ چھ مبینے کے بعد آئے تو نبی کریم منافی کی کھی کوخواب میں دیکھا، فرماتے ہیں، بلال! کیاظلم ہوتے ۔ لوگوں نے حسن رفائق کے حضرت فاطمہ فائق کا پوچھا، معلوم ہوا کہ انقال پاکٹیں حضرت حسن اور حضرت حسین وٹائھ کا کو بلاکر محلے لگایا، خوب روئے ۔ لوگوں نے حسن رفائق کے کہا آپ کہوتو بلال اذان دیں گے ۔ انہوں نے فرمائش کی ، بلال رفائق اذان کے لئے کھڑے ہوئے جب اشہد ان محمد ارسول الله پر پہنچ تو روتے بہوش ہوکرگرے ، لوگ بھی رونے گئے ۔ نبی اکرم متا ہے گئے کی یادسے ایک ہرام مج کیا ۔ اللہم صل علیه وباد کے وسلم ۔ ہمارے پروومرشد شیخ احمد مجدد مراتے ہیں ، بلال بنائی حیثی سے ۔ اذان میں اشهد کے بدل اسهد کہتے شین کوسین کہتے مران کا اسهد ہم لوگوں کے بزار باراشهد پرفضیات رکھا تھا۔ وہ محب رسول متا ہے ہم کنا ہگارنا بکار، یا اللہ! بلال واللہ کا کو کے آمین یا رب العالمین ۔ (وحیدی)

بَابُ مَنَاقِبِ ابْنِ عَبَّاسٍ بالسِن عَبَّاسٍ بالسِن عبرالله بن عباس والتَّهُمُّا كاذ كرخير

تشویج: یہ جرت سے تین سال پہلے پیدا ہوئے تھے، بڑے عالم ہنسیر قرآن میں ماہر، علوم ظاہری اور باطنی میں بےنظیر تھے۔ ١٨ ه میں طائف میں انتقال ہوا محمد بن حنفید نے ان برنماز بڑھائی۔

(٣٧٥٦) ہم سے مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا، ان سے خالد نے ، ان سے عکر مدنے کہ ابن عباس ڈگائیٹا نے کہا مجھے نبی کریم مَثَلِّیْتِیْم نے سینے سے لگایا اور فر مایا: "اے اللہ! اسے حکمت کاعلم عطا فرما۔" ٣٧٥٦ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ضَمَّنِي النَّبِيُّ مُلْكُمُّ إِلَى صَدْرِهِ وَقَالَ: ((اللَّهُمَّ عَلَّمُهُ الْحِكْمَةَ)). [راجع: ٧٥] [ترمذي: ٣٨٢٤؟

ابن ماجه: ١٦٦]

حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرِ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَقَالَ: ((أَللَّهُمَّ عَلَّمُهُ الْكِتَابَ)) حَدَّثَنَا مُوْسَى، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ خَالِدٍ مِثْلَهُ. قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَالْحِكْمَةُ: الْإصَابَةُ فِيْ غَيْرِ النَّبُوَّةِ. [راجَّع: ٧٥]

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا، ہم سے عبد الوارث نے بیان کیا کہ آپ مُلَّ الْمِیْمِ اللہ اس کو کتاب کا علم عطافر ما۔"ہم سے مولی نے بیان کیا، ہم سے وہیب نے بیان کیا، کہ خالد سے اس کی مثل مروی ہے۔

تشویج: نی کریم مُلاَیْظِم کی دعا کی بر کت تھی کہ حضرت عبداللہ بن عباس ڈلائٹٹا علوم قرآن میں سب پر فوقیت لے گئے۔

بَابُ مَنَاقِبِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ بِالْكِيْدِ بِالْكِيْدِ فَالدِّبن وليد وَلَا يَنْ كَفْنَا كُلّ كابيان

تشوجے: بیبڑے بہادر تھان کانسب نامدرسول کریم منافیز کے ساتھ مرہ بن کعب میں ال جاتا ہے۔ چالیس سال ہے کچھزا کدعمر پا کرا او میں شہر حمص میں انقال ہوا۔

(۳۷۵۷) ہم سے احمد بن واقد نے بیان کیا ، کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا ، کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا ، ان سے حضرت بیان کیا ، ان سے حضرت الس بن مالک ڈالٹو نے کہ نبی کریم مُلٹو نے کم میں اطلاع کے جنیجے سے پہلے زید ، جعفر اور ابن رواحہ وی آئی کی شہادت کی خبر صحابہ کوسنا دی تھی ، آپ نے فرمایا: ''آب اسلامی علم کوزید و اللائے ہوئے ہیں اور وہ شہید کردیے

٣٧٥٧ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُوْبَ عَنْ خُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنْسِ أَنَّ النَّبِيَّ اللَّهِمَّ أَنْعَى زَيْدًا وَجَعْفَرُا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ: ((أَخَذَ الرَّأَيَةَ زَيْدٌ فَأُصِيْبَ ثُمَّ أَخَذَ

جَعْفُرٌ فَأُصِيْبَ ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةً فَأُصِيْبَ _وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَان_حَتَّى أَخَذَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللَّهِ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ)). [راجع: ١٢٤٦]

بَابٌ مَنَاقِبِ سَالِمٍ مَوْلَى أَبِيْ *ج*َذَيْفَةَ

٣٧٥٨ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْب:حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْق قَالَ: ذُكِرَ عَبْدُ اللَّهِ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ ابْن عَمْرُو فَقَالَ: ذَاكَ رَجُلٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ طَلَّكُمْ يَقُولُ: ((اسْتَقُرِوُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ_ فَبَدَأَ بِهِ_وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأَبِّيُّ بُنِ كُعْبٍ وَمُعَاذِ بُنِ جَبَلٍ)) قَالَ: لَا أَدْرِيْ بَدَأَ بِأَبَيِّ أَوْ بِمُعَاذِ بْنِ جَبَلِ. [اطرافه في: ٢٧٦٠، ٢٠٨٦، ٨٠٨٣، ٩٩٩٤] [مسلم:

تشويج: حضرت سالم ولأتفية اصل مين فارى تصاور حضرت حذيقه والنفية كى بوي كے غلام تھے، بوے فاصل اور قارى قرآن تھے۔

بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللَّهِ يْنِ مَسْعُوْدٍ

تشوج: یدی بزیل میں سے تھے۔ نبی کریم مَا النظام کے خادم خاص، سفراور حضر میں ہر جگہ آپ کی خدمت کرتے ، پسة قد اور نحیف تھے۔علم کے لحاظ سے بوے عالم زاہداورفقیہ تھے۔ ساٹھ سال سے زائد عمر یا کر ۲۲ ھیں انتقال کیا۔ (رضی اللہ عنه وارضاه)

٣٧٥٩_ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ،حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلِ قَالَ: سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرُو إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ مَثْنَاكُمْ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا

گئے۔اب جعفر ولائن نے الم اٹھالیا اور وہ بھی شہید کردیے گئے۔اب ابن رواحه رفی تنفیز نے علم اٹھالیا اور وہ بھی شہید کردیتے گئے۔'' حضورا کرم مَلَ تَلِیْمِ كي آ تكھوں سے آنسوجاري تھے پھر آپ مَا الله عَلَم في مايا: "اور آخراللدكي تلواروں میں سے ایک تلوار (حضرت خالد بن ولید م^{طانی}نز) نے علم اٹھالیا اوراللد تعالی نے ان کے ہاتھ پرمسلمانوں کو فتح عنایت فرمائی۔''

باب: حضرت ابوحذیفه طالنین کے مولی سالم طالنین کے فضائل کا بیان

(۳۷۵۸) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا ، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا ،ان سے عمروبن مره نے ،ان سے ابراہیم نے اوران سے مسروق انہوں نے کہا میں ان سے ہمیشہ محبت رکھوں گا کیونکہ میں نے رسول ابوحذیفہ کےمولی سالم ، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل (پڑکائٹنز) ہے۔'' بن كعب كاذ كركيايا معاذبن جبل مالنين كا

باب:عبدالله بن مسعود والله كاليان

(٣٤٥٩) جم دفص بن عمر في بيان كياء كهاجم سي شعبد في بيان كياء

ان سے سلیمان نے بیان کیا ، کہا میں نے ابوواکل سے سنا ، کہا کہ میں نے

مسروق سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ عبداللد بن عمرو و کا انتخال نے کہا کہ رسول

"لد مَنَا لَيْنِهُمْ كَي زبان مبارك بركوئي براكله نبيس آتا تھا اور نه آپ كي ذات

نے کہ عبداللہ بن عمرو و فالفینا کے بہال عبداللہ بن مسعود رفائفی کا ذکر ہوا ، تو كريم مَثَالِيَّا كُلُم كُويهِ فرمات سناہے كه ' چاراشخاص ہے قرآن سيكھو،عبدالله بن مسعود مِلْاللَّنْهُ ، آنحضرت مَلَّاللَّهُمَّا نِهِ ابتداعبدالله بن مسعود ہے ہی کی اور انہوں نے بیان کیا کہ مجھے بوری طرح یا نہیں کہ حضور مَنَا فَیْرُمُ نے پہلے ابی

سے میمکن تھا اور آپ نے فر مایا تھا کہ' تم میں سب سے زیادہ عزیز مجھےوہ شخص ہے جس کی عادات واخلاق سب سے عمدہ ہیں۔''

(۲۷ ۲۰) اور آپ نے فرمایا کہ' قرآن مجید چارآ دمیوں سے سیکھو،عبداللہ بن مسعود، ابوحذیفہ کے مولیٰ سالم، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل (مُثَاثَّمُ مُنَّا

(١٧١٦) مم سے مول نے بيان كيا، ان سے ابوعواند نے، ان سے مغيره نے ،ان سے ابراہیم نے ،ان سے علقدنے کہ میں شام پہنچا توسب سے پہلے میں نے دورکعت نماز پڑھی اور بیدعا کی: اے اللہ! مجھے کسی (نیک) ساتھی کی محبت سے فیض یابی کی تو فیق عطا فرما۔ چنانچہ میں نے ویکھا کہ ایک بزرگ آ رہے ہیں۔ جب وہ قریب آ گئے تو میں نے سوچا کہ شاید میری دعا قبول ہوگئ ہے۔انہوں نے دریافت فرمایا ،آپ کا وطن کہاں ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں کوفہ کا رہنے والا ہوں ، اس پر انہوں نے فرمایا، کیا تمہارے یہاں صاحب وسادہ ومطہرہ (عبداللہ بن مسعود طالعہ نہیں ہیں؟ کیاتہارے یہاں وہ صحافی نہیں ہیں جنہیں شیطان ہے (اللہ) کی پناہ مل چکی ہے۔ (یعنی عمار بن یاسر ڈاٹٹٹ) کیاتمہارے یہاں سربستہ رازوں کے جاننے والے (حذیفہ ڈالٹنز) نہیں ہیں کہ جنہیں ان کے سوااور كونى نهيس جانتا (پهردريافت فرمايا) ابن ام عبد (عبدالله بن مسعود راالفيز) آیت ﴿ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَلَى ﴾ كى قرأت كس طرح كرتے بيى؟ بيس نے عُرْضُ كَيَا كَهُ ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَلَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَاللَّكَوِ وَالْأُنْفِي ﴾ آپ نے فرمایا کہ مجھے بھی رسول الله مَالَيْنِ مُ نے خودا بی زبان مبارک سے ای طرح سکھایا تھا۔لیکن اب شام والے مجھے اس طرح قرأت كرنے ہے ہٹانا جاہتے ہیں۔

(۳۷۹۲) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ابواسحاق نے بان کے عبد الرحمٰن بن زید نے بیان کیا کہ ہم سے دوات سے دات سے حصاب میں نبی کریم مَا النیوَ اسے عادات و اخلاق اور طور بق میں سب سے زیادہ قریب کون سے صحابی تھے؟

وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ ((إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخُلَاقًا)). [راجع: ٥٥٥]

٣٧٦٠ وَقَالَ: ((اَسْتَقُرِوُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِيُ حُذَيْفَةَ وَأَبَى بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ)).

[راجع: ۲۷۵۸] ..

٣٧٦٢ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ شُعْبَةُ عَنْ رَجُلِ قَرِيْبِ ابْنِ يَزِيْدَ قَالَ: سَأَلْنَا حُذَيْفَةَ عَنْ رَجُلِ قَرِيْبِ السَّمْتِ وَالْهَذِي مِنَ النَّبِيِّ مُلْكُثَا حَتَّى نَأْخُذَ

تا کہ ہم ان ہے سیکھیں۔انہوں نے کہا کہ اخلاق ،طور دطریق اورسیرت و عادت میں ابن ام عبدے زیادہ آنحضرت مَثَاثِیْتُم سے قریب اور کسی کو میں نہیں سمجھتا۔ (ابن ام عبد سے مراد حضرت عبد الله بن مسعود دلائفو ہیں۔)

عَنْهُ قَالَ: مَا أَعْلَمُ أَحَدُا أَقْرَبَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا بِالنَّبِيِّ مُثْلِثًا مِنَ ابْنِ أُمَّ عَبْدٍ. [طرفه في: ۲۰۹۷] [مسلم: ۳۸۰۷]

تشويج: ابن امعبد عمراد حفرت عبداللد بن مسعود والفيك بي -

٣٧٦٣_ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاق، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ،حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيْدُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مُوْسَى الأَشْعَرِيُّ يَقُولُ: قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِيْ مِنَ الْيَمَن فَمَكُثْنَا حِيْنًا مَا نُرَى إِلَّا أَنَّ عَبْدُ اللَّهِ ابْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْل بَيْتِ النَّبِيِّ مَا اللَّهِيِّ مَا اللَّهِيِّ مَا اللَّهِيِّ مَا لِمَا نَرَى مِنْ دُخُوْلِهِ وَتُدُخُوْلِ أُمَّهِ عَلَى النَّبِيِّ مُثِّلِثُكُمُ . [طرفه في: ٤٣٨٤] [مسلم:

(٣٤٦٣) مجھ سے محر بن علاء نے بیان کیا ، کہا ہم سے ابراہیم بن بوسف بن الى اسحاق نے بيان كيا، كہاكہ مجھ سے مير بوالد نے بيان كيا، ان سے ابواسحاق نے، کہا کہ مجھ سے اسود بن بزیدنے بیان کیا ، کہا کہ میں نے حضرت ابوموی اشعری دانشتا سے سنا ، انہوں نے بیان کیا کہ میں اور میرے بھائی مین سے (مدینظیبر) حاضر ہو گئے اور ایک زمانے تک یہال قیام كيار بم اس بورے عرصه ميں مبي سجھتے رہے كه عبدالله بن مسعود والليء في كريم منافيًّا كم كھرانے ہى كے ايك فرد ہیں كيونكہ نبي اكرم منافيًّا كم كھر میں عبداللہ بن مسعود واللہ اور ان کی والدہ کا (بکشرت) آنا جانا ہم خود دیکھا کرتے تھے۔

۲۳۲۱ ، ۲۳۲۷ تر مذی: ۲۰۸۳]

باب :حضرت معاويه بن ابوسفيان والعُهُمَّا كابيان

[بَابُ] ذِكْرِ مُعَاوِيَةً تشوج: بروں کی تغزش: حضرت مولانا وحیدالزماں بھائیہ کی خدمات سنہری حرفوں سے لکھنے کے قابل ہیں مگر کوئی انسان بھول چوک سے معصوم نہیں ہے۔ صرف انبیا مینظام کی ذات ہے جن کی حفاظت اللہ پاک خود کرتا ہے۔ حضرت معاویہ اللفیٰ کے ذکر کے سلسلے میں مولا نا مرحوم کے قلم سے ایک نامناسب بيان نكل كياب-الفاظيه بين:

" مترجم كبتا ب، محابيت كا دب بم كواس سے مانع ہے كہ بم معاويد كے بارے ميں كچھ كہيں ۔ليكن كى بات بدہ كدان كے دل ميں نى كريم مَا لَيْنَا كُلِ عِيال بيت كى محبت نعمى مختصراً-"

دلوں کو جانبے والاصرف باری تعالیٰ ہے۔حضرت معاویہ والٹینؤ کے حق میں مرحوم کا میکھنا مناسب نہ تھا۔خود ہی صحابیت کے ادب کا اعتراف بھی ہے اورخود ہی ان کے خمیر پرحملہ بھی ، انا لله وانا اليه واجعون الله تعالی مرحوم کی اس لغزش کومعاف فرمائے اورحشر کے ميدان ميں سب کو آيت:﴿ وَنَوْعُنَا مَا فِي صُدُورٍ هِمْ مِنْ غِلٍّ ﴾ (١/ الاعراف:٣٣) كامصداق بنائے _ رئين به حضرت امير معاويد رفائقة حضرت ابوسفيان والفيحة کے بیٹے ہیں اور حضرت ابوسفیان رسول کریم مُناتیکم کے چیا تھے معر ۸۲ سال ۲۰ ھیں حضرت امیر معاویہ والٹیک نے شہر وشق میں وفات پائی۔ (رضى الله عنه وارضاه)-

(٣٧١٣) كبابم سيحسن بن بشرف بيان كياء ان سيعثان بن اسود نے اوران ہے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ حضرت معاویہ رفی تعنہ نے عشاء کے بعد وتر کی نما زصرف ایک رکعت پڑھی ۔ وہیں حضرت ابن عباس ڈکانھجُنا

٣٧٦٤_ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا الْمُعَافَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةً قَالَ: أَوْتَرَ مُعَاوِيَةً بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةِ وَعِنْدَهُ مَوْلَى لِابْنِ عَبَّاسِ فَأْتَى ابْنَ كمولى (كريب) بهي موجود تق ببوه حضرت ابن عباس لما ينها كي خدمت میں حاضر ہوئے تو (حضرت امیر معادیہ رٹائٹیئ کی ایک رکعت وتر کا ذكر كيا) اس ير انهول نے كها ، كوئى حرج نہيں ہے۔ انهوں نے رسول الله مَنْ النَّيْمُ كَيْ صحبت الله الله عَنْ بي

تشوجے: یقینان کے ماس نی کریم منافیظ کے قول وفعل ہے کوئی دلیل ہوگی۔

(244) ہم سے ابن ابی مریم نے بیان کیا ، کہا ہم سے نافع بن عرنے بیان کیا، کہا مجھ سے ابن الی ملیکہ نے بیان کیا کہ حفرت عبداللد بن عباس ڈائٹٹٹا سے کہا گیا کہ امیر المؤمنین حضرت معاویہ والٹیؤ کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں ۔ انہوں نے وتر کی نماز صرف ایک رکعت پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا کہوہ خود نقیبہ ہیں۔

(٢٢ ٢٢) مجھ سے عمرو بن عباس نے بیان کیا ، کہا ہم سے تحد بن جعفر نے

٣٧٦٥ـ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ ابْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةً قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لَكَ فِي أُمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُعَاوِيَّةَ فَإِنَّهُ مَا أُوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ؟ قَالَ: أَصَابَ إِنَّهُ فَقِيْهٌ. [راجع: ٣٧٦٤]

عَبَّاسِ فَقَالَ: دَعْهُ فَإِنَّهُ قَدْ صَحِبَ رَسُولَ

اللَّهِ مَا لِنَاكُمُ أَ. [طرفه في: ٢٥ ٣٧]

تشويج: ايك ركعت وترخودرسول الله مَنْ الليَّرِ إست السبب عالبًا الى حديث يرحفرت معاويه النَّنْ كاعمل تفار جماعت الل حديث كا آج بهي اکثرای صدیث پرممل ہے۔ یوں تو ۳۔۵۔ عدر کعات وتر بھی جائز ہیں مگر وتر آخری ایک رکعت ہی کانام ہے۔حضرت عبداللہ بن عباس ڈاٹٹٹٹا کے جواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ حضرت معاویہ رہائتی کوفقیہ جانتے تھے اور ان کے عمل شرع کو ججت گردانتے تھے۔اس سے بھی حضرت معاویہ رہائتی کی منقبت ٹابت ہوتی ہےاور یہی ترجمہ باب سے مطابقت ہے۔

٣٧٦٦ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ،حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاح، قَالَ: سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ عَنْ مُعَاوِيَةً قَالَ: إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلَاةً لَقَدْ صَحِبْنَا النَّبِيُّ مَا لَئُكُمٌ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيهِمَا وَلَقَدْ نَهَى عَنْهُمَا يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ابوالتیاح نے بیان کیا، انہوں نے حمران بن ابان سے سنا کہ معاویہ مٹاٹنٹونے کہاتم لوگ ایک خاص نماز پڑھتے ہو۔ہم لوگ نبی کریم مَثَاثِیْزُم کی صحبت میں رہے اورہم نے بھی آپ کواس وفت نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ بلکہ آپ نے تو اس سے منع فر مایا تھا۔حضرت معاویہ رہالٹن کی مرادعصر کے بعد دورکعت نماز ہے تھی۔ (جسے اس زمانے میں بعض لوگ پڑھتے تھے)۔

[راجع: ۸۷٥]

اور نبي كريم مَنْ النَّيْنِ كابيفر مان كه ' فاطمه جنت كي عورتو ب كي سر دار بين - '

[بَابُ] مَنَاقِب فَاطِمَةَ وَقَالَ النَّبِيُّ مُؤْلِئَكُمُ: ((فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ

تشريج: نبي كريم مَا كَانْتُوا كسب سے چھوٹی صاحب زادی اور آپ کونہایت عزیز تھیں۔ان کا نکاح حضرت علی طالعہ سے اس میں ہوا۔ حسن مسین طالعہ ا اور محسن تین لڑکے اور تین لڑکیاں زینب،ام کلثوم اور رقیہ ڈٹائنٹ پیدا ہوئیں۔ نی کریم مثلی نیم کی وفات کے چید مہینے یا آٹھ مہینے بعدان کا انقال ہوا۔ چوبیس، یا انتیس یاتمیں برس کی تمریائی علی اختلاف الاقوال ((منافقهٔ) (وحیدی)

٣٧٦٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ مُلْثَكَامٌ قَالَ: ((فَاطِمَةُ بَضُعَةٌ مِنِّي فَمَنُ أَغْضَبَهَا فَقَدُ أَغْضَبَهَا فَقَدُ أَغْضَبَنِيُ)). [راجع: ٩٣٦]

(٣٧٦٧) ہم سے ابوالولید نے بیان کیا ، کہا ہم سے ابن عید نے بیان کیا ، کہا ہم سے ابن عید نے بیان کیا ، ان سے عمر و بن وینار نے ، ان سے ابن الی ملیکہ نے اور ان سے مسور بن مخر مدولات نے کر سول الله مَثَالَةً فَمَ نَے فر مایا '' فاطمہ وَلَا تَعْمَا مِر بِ مِسَالًا اللهِ مَثَالَةً فَمَا اللهِ مَثَالَةً فَا مِر بِ مِسَالًا اللهِ مَثَالًا اللهِ مَثَالًا اللهِ مَعَاد اللهِ مَثَالًا اللهِ مَعَاد اللهِ مَثَالًا اللهِ مَثَالًا اللهِ مَثَالًا اللهِ مَثَالًا اللهِ مِعْمَا اللهِ مَثَالًا اللهِ مَعْمَا اللهِ مَنَالًا اللهِ مَثَالًا اللهِ مَعْمَا اللهِ مَنْ اللهِ مَنْ اللهِ مَنْ اللهُ مَنْ اللهِ مَنْ اللهُ مَنْ اللهِ مَنْ اللهِ مَنْ اللهِ مَنْ اللهِ مَنْ اللهُ مَاللهُ مَنْ اللهُ مِنْ اللهُ مَنْ اللهُ اللهُ مَنْ اللهُ مَنْ اللهُ مَنْ اللهُ مَاللّهُ مَنْ اللهُ مَنْ اللهُ مَنْ اللهُ مَنْ اللهُ مَنْ اللهُ مَاللّهُ مَا مُنْ اللّهُ مَنْ اللّهُ مَا مُنْ اللّهُ مَنْ اللّهُ مَا مُنْ اللّهُ مَا مُنْ اللّهُ مَا مُنْ اللّهُ مَا مُنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مَا مُنْ اللّهُ مِنْ الللّهُ مَا اللّهُ مَا الللّهُ مَا مُنْ الللّهُ مَا مُنْ اللّ

تشوج: اس مدیث کوامام بخاری میشد نیاب علامات النبوة مین دوسری سندے وصل کیا ہے۔ حافظ این جر میشد نی کھا ہے کہ بیصدیث قوی دلیل ہے اس بات پر کہ حضرت فاطمہ والنجانا بے زماندوالی اور اپنے بعدوالی سب عور توں سے افضل ہیں -

ہم سے یکی ہن قزعہ نے بیان کیا ، کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا ،
ان سے ان کے والد نے ، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ والنہ اس بیان کیا کہ نبی کریم مثل النہ اللہ کے اپنی صاحبرادی فاطمہ والنہ ا کواپ اس مرض کے موقع پر بلایا جس میں آپ کی وفات ہوئی ، پھر آ ہتہ سے کوئی بات کہی تو وہ رو نے لگیس پھر آ مخضرت مثل النہ اس کی تو وہ رو نے لگیس پھر آ مخضرت مثل النہ ان کیا کہ پھر میں با اور آ ہتہ سے کوئی بات کہی تو وہ ہنے لگیس ۔ عائشہ والنہ ان کیا کہ پھر میں نے ان سے اس کے متعلق بو چھا تو انہوں نے بتایا کہ پہلے مجھ سے نبی مثل النہ انہ نے آ ہتہ سے یہ را با تھا کہ حضور مثل النہ ابی اس بیاری میں وفات یا جا کمیں گے ، میں اس پر رو نے لگی ۔ پھر مجھ سے حضور مثل النہ کا ہے ۔ اس پر میں ہنی تھی۔ اہل بیت میں سب سے پہلے میں آپ سے جاملوں گی ۔ اس پر میں ہنی تھی۔ اہل بیت میں سب سے پہلے میں آپ سے جاملوں گی ۔ اس پر میں ہنی تھی۔

باب:حضرت عائشه والنفيا كي فضيلت كابيان

[بَابُ] فَضْلِ عَائِشَةَ

تشوج: ان کی کنیت ام عبدالله تقی حضرت صدیق اکبر واشخهٔ کی صاحبزادی میں اور رسول کریم مَثَاثِیْتِم کی خاص پیاری بیوی میں - بڑی ہی عالمہ، فاضلہ، مجبتہ واور نصبح البیان تھیں ۔خلافت معاویہ تک زندہ رہیں ۔ ۵۸ ججری میں وفات پائی ۔ رمضان المبارک کی ۲۷ تاریخ کو حضرت ابو ہریرہ والثُنَّهُ نے ان پرنماز جنازہ پڑھائی۔ (رضی الله عنها وار ضاها)

(۲۷ ۲۸) ہم سے یکی بن بکیر نے بیان کیا ، کہا ہم سے لیٹ نے بیان کیا ، ان سے بوسلمہ نے بیان کیا ، ان سے ابوسلمہ نے بیان کیا ، ان سے ابوسلمہ نے بیان کیا اور ان سے حضرت عائشہ فائٹہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ مَا الله مَا الله مَا الله عَلَيْ الله الله الله الله وبر کاته ، آپ وه چیز ملاحظ فرماتے ہیں جو جھ کونظر نہیں ورحمة الله وبر کاته ، آپ وه چیز ملاحظ فرماتے ہیں جو جھ کونظر نہیں

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةً ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:
دَعَا النَّبِيُّ مُ الْتُكُمُّ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكُواهُ
الَّذِي قُبِضَ فِيهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ
دَعَاهَا فَسَارَهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ: فَسَأَلْتُهَا
عَنْ ذَلِكَ. فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُ مُ اللَّهُ فَا فَخَبَرَنِي
قَنْ ذَلِكَ. فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُ مُ اللَّهُ فَا فَخَبَرَنِي
أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوفِقِي فِيهِ فَبَكَيْتُ
ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَنِّي أَوْلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ
فَضَحِكْتُ.

٣٧٦٨ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ: إِنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَلْكَةً إِنَّ عَائِشَةً قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَلْكَةً يَوْمًا: ((يَا عَائِشَ! هَذَا جِبُرِيْلُ يُقُرِئُكِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا أَرَى تُرِيْدُ رَسُولَ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا أَرَى تُرِيْدُ رَسُولَ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا أَرَى تُرِيْدُ رَسُولَ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا أَرَى تُرِيْدُ رَسُولَ

168/5

تی۔

اللَّهِ مُلْكُمُّ [راجع: ٣٢١٧]

تشويج: آپ كى مرادنى كريم مَالَيْنَامُ سے تھى۔

٣٧٦٩ حَدَّنَنَا آدَمُ، حَدَّنَنَا شُعْبَةُ ؛ حَ: وَحَدَّنَنَا شُعْبَةُ ؛ حَ: وَحَدَّنَنَا عَمْرُو، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ عَنْ أَبِي مُوْسَى الأَشْعَرِيُ مُوْلَى اللَّهِ مَلْكُمَّ (كَمُلَ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكُمُلُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكُمُلُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكُمُلُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَقَضْلُ الثَّرِيدِ عَلَى عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى

سَائِرِ الطَّعَامِ)). [راجع: ٣٤١١] • ٣٧٧ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنْسُ بْنَ مَالِكِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ مِنْكُمْ يَقُوْلُ: ((فَضْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ مِنْكُمْ يَقُوْلُ: ((فَضْلُ

عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَصْلِ الثَّوِيْدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ)) [طرفاه في:٥٤٦٨،٥٤١٩]

[مسلم: ٦٢٩٩، ٢٣٠٠٠ ترمذي: ٣٨٨٧؛ ابن

الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَحِيْدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ عِبِالْمِيدِ فِي الْمَاكِيدِ مِن بِثَارِ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَحِيْدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنِ عبدالْمِيدِ فِيان كيا، بم سا الْوَهَّابِ بْنُ مَحَمَّدِ أَنَّ عَاثِشَةَ اشْتَكَتْ فَجَاءً فَ كَهُ مَصْرَتُ عَالَثُهُ وَلَيْهُمُ بِهَالِهِ عَنْ الْقَالِيمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَاثِشَةَ اشْتَكَتْ فَجَاءً فَ كَهُ مَصْرَتُ عَالْتُهُ وَلَيْهُمُ بِهَالِهِ اللَّهُ مَا اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللهُ مَالِي اللهُ مَالِي اللهُ مَالِي اللهُ مَا اللهُ مُلْمُا اللهُ مَا اللهُ الله

٣٧٧٢ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ أَبَا

وَائِلِ قَالَ: لَمَّا بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارًا وَالْحَسَنَ

(۳۷۷) ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا، کہا کہ جھ سے محمد بن جعفر نے بیان کیا، کہا کہ جھ سے محمد بن جعفر نے بیان کیا، ان سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک رہائے ہوئے سنا ، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم مَالَّةً ہم سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''عاکشہ رہائے کی فضیلت عورتوں پرایی ہے جیسے ٹریدی فضیلت اور تمام کھانوں پر۔''

(۳۷۷) ہم سے محد بن بثار نے بیان کیا ، کہا ہم سے عبدالوہاب بن عبدالمجید نے بیان کیا ، ان سے قاسم بن محد عبدالمجید نے بیان کیا ، ان سے قاسم بن محد نے کہ حضرت ابن عباس ڈائٹ عیادت نے کہ حضرت عاکشہ ڈائٹ کیا ، ام المونین ! آپ تو سے جانے والے کے پاس جارہی ہیں لیعنی رسول اللہ مثالی تی اور ابو بحر دائٹ کے پاس ۔ (عالم برزخ جاری ہیں لیعنی رسول اللہ مثالی تی اور ابو بحر دائٹ کے پاس۔ (عالم برزخ میں اس سے ان اسم ابھی ک

(۳۷۷۲) ہم سے محد بن بشار نے بیان کیا ، کہا ہم سے غندر نے بیان کیا ، ان سے شعبہ نے بیان کیا ، ان سے حکم نے اور انہوں نے ابو واکل سے سنا ، انہوں نے بیان کیا کہ جب علی ڈالٹنڈ نے عمار اور حسن رٹیا ٹیکٹا کو کوفہ بھیجا تھا

إِلَى الْكُوْفَةِ لِبَسْتَنْفِرَهُمْ خَطَبَ عَمَّارٌ فَقَالَ:

إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّهَا زَوْجَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

وَلَكِنَّ اللَّهُ ابْتَلَاكُمْ لِتَتَّبِعُوهُ أَوْ إِيَّاهَا. [طرفاه

نی: ۷۱۰۱ (۷۱۰۰]

نى كريم تاكل كامحاب ناكل كانسيات كالمحاب ناكل كانسيات

تا کہ لوگوں کو اپنی مدد کے لئے تیار کریں تو عمار دلالٹو نے ان سے خطاب کرتے ہوئے فرایا تھا ، مجھے بھی خوب معلوم ہے کہ عائشہ ڈلاٹھ کا رسول الله مَالِیوَ کِم کَ وَجِم مطہرہ ہیں اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اکین الله تعالی تہیں آزمانا جا ہتا ہے کہ دیکھے تم علی دلالٹو کی پیروی کرتے ہو (جو تعالی تہیں آزمانا جا ہتا ہے کہ دیکھے تم علی دلالٹو کی پیروی کرتے ہو (جو

تعان میں ارماما عابرات کے کہ دیے برحق خلیفہ میں)یاعائشہ زبانیٹا کی۔

مِ ١٠٧٧٣ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا

أَبُوْ أَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةُ فَهَلَكَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ مُلْقَامً بَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا فَأَدْرَكَتْهُمُ الْصَّلَاةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ طَلَبِهَا فَأَدْرَكَتْهُمُ الْصَّلَاةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ

طَبِهِ اللَّهُ اللَّهُ النَّبِي مُشْكُمُ شَكُوا ذَلِكَ اللَّهِ فَنَزَلَتْ آتُوا النَّبِي مُشْكُمُ شَكُوا ذَلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آتَهُ النَّيْمُ مِ قَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللَّهُ خَيْرًا فَوَاللَّهِ! مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ

٣٧٧٤ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، حِدَّثَنَا

أَبُوْ أَسَامَةً عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ مُثْلِثُكُمُ لَمَّا كَانَ فِي مَرَضِهِ جَعَلَ يَدُوْرُ

فِي نِسَاثِهِ وَيَقُولُ: ((أَيْنَ أَنَا غَدًا أَيْنَ أَنَا

قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجَعَلَ لِلمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ بَرَكَةً. [داجع: ٣٣٤]

[مسلم: ۱۷ ۸؛ ابن ماجه: ۲۸ ۸]

اس میں برکت پیدافر مائی۔
(۳۷۷) جھے سے عبید بن اساعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابواسامہ نے
بیان کیا، ان سے بشام نے، ان سے ان کے والد نے کدرسول کریم مَنَّ اللَّهِمَ الله الله علی از واج مطہرات تُنَاتُكُنُ كی باری كی پابندی
فرماتے رہے البتہ بیدریافت فرماتے رہے کہ دکل جھے کس کے یہاں

(۳۷۷۳) ہم سے عبید بن اساعیل نے بہان کیا ، کہا ہم سے ابواسامہ نے بہان کیا ، کہا ہم سے ابواسامہ نے بہان کیا ، ان سے اس خواللہ فی کہا ہے کہ (نبی کریم مَا اللہ فی کہا ہے کہ اس کے ایک غروہ میں جانے کے لئے) آپ نے (اپٹی بہن) اساء فوائی اسے ایک بار عاریتا لے لیا تھا ، اتفاق سے وہ داستے میں کہیں کم ہوگیا حضور مَا اللہ کی اسے تلاش کرنے کے لئے چند صحابہ وی اللہ کا وقت ہوگیا تو ان حضرات نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی پھر جب نبی اکرم مَا اللہ کیا ، اس کے بعد تیم کی بغیر وضو کے نماز پڑھ لی پھر جب نبی اکرم مَا اللہ کیا ، اس کے بعد تیم کی ہوئے تو آپ سے صورت حال کے متعلق عرض کیا ، اس کے بعد تیم کی جوئے تو آپ سے صورت حال کے متعلق عرض کیا ، اس کے بعد تیم کی جزائے نیر واللہ کا کہا ، تمہیں اللہ تعالی ہے اس پر اسید بن حفیر واللہ کیا کہا ، تمہیں اللہ تعالی ہے اس بر اسید بن حفیر واللہ کیا ہم اسلمانوں کے لئے بھی جزائے نیروٹ کے سیمی نے نہا کہ سیمی کہا رہے کے بعد سے نکانے کی سیمی کہا رہے کے بعد اس کے بعد کے سیمی کی سیمی کی مسیمی کی مسلمانوں کے لئے بھی سیمی کی کی سیمی کی کی سیمی کی سیمی کی سیمی کی کیمی کی کی سیمی کی کی سیمی کی کیمی کی کی سیمی کی کی سیمی کی کی کیمی کی کی کیمی کی کی کیمی کی کی کیمی کی کیمی کی کی کیمی کیم

غَدًّا)) حِرْصًا عَلَى بَيْتِ عَائِشَةَ، قَالَتْ تَمْهِرَا ہے؟ كل ميرا قيام س كے يہاں ہوگا؟" كيونكه آپ حضرت عائشة وُلِيَّهُا في بارى كے خواہاں تھے حضرت عائشہ وُلِيَّهُا في بيان كيا كه عائشة وُلِيَّهُا في بيان كيا كه [راجع: ٨٩٠] عائشہ وُلِيَّهُا في بارى كے خواہاں تھے حضرت عائشہ وُلِيَّهُا في بيان كيا كه [مسلم: ٢٩٩٦]

تشوی : اب آپ نے یہ بوجمنا چھوڑ دیا کہ کل میں کہاں رہوں گا۔ حافظ نے سبی سے قتل کیا کہ ہمارے نزدیک پہلے حضرت فاطمہ انفنل ہیں پھر خدیجہ پھرعا کشہ ٹڑاٹٹٹنڈ ۔ امام ابن تیمیہ مُوہنٹی نے خدیجہ اور عاکشہ ٹڑاٹٹٹا میں تقت کیا ہے۔ امام ابن قیم مُوہنٹ نے کہا، اگر فضیلت سے مراد کثرت ثواب ہے تب تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ اگر علم مراد ہے تو حضرت عاکشہ ٹڑاٹٹٹا افضل ہیں۔ اگر خاندانی شراخت مراد ہے تو حضرت فاطمہ ڈڑاٹٹٹا افضل ہیں۔

(۳۷۵۵) ہم سے عبداللہ بن عبدالوہ ب نے بیان کیا ، کہا ہم سے حماد نے ، کہا ہم سے بشام نے ، انہوں نے اپ والد (عروه) سے ، انہوں نے کہا کہ کہا ہم سے بشام نے ، انہوں نے اپ والد (عروه) سے ، انہوں نے کہا کہ کہا ہی کہ کہا گئی ہاری کا انتظار کیا کرتے تھے ۔ حضرت عائشہ فی ہیں کہ میری سوئنیں سب انتظار کیا کرتے تھے ۔ حضرت عائشہ فی ہیں کہ میری سوئنیں سب اسلمہ فی ہی گئی ہاں گئیں اور ان سے کہا اللہ کی قتم الوگ جان ہوتی اس اسلمہ فی ہی حضرت عائشہ فی ہی ہی جس دن حضرت عائشہ فی ہی ہی ۔ اس اسلمہ فی ہی حضرت ما گئی ہے کہو کہ آپ لوگوں کو فرما دیں کہ میں جس بھی ہی ۔ اس اسلمہ فی ہی ہی ہی باری ہوائی گھر میں تھے بھی دیا کرو۔ ام بیوی کے پاس ہوں جس کی بھی باری ہوائی گھر میں تھے بھی دیا کرو۔ ام سلمہ فی ہی ہوا ہے ہوں نے دو بارہ عرض کیا جب بھی جواب نہوں نے دو بارہ عرض کیا جب بھی جواب نہوں نے دو بارہ عرض کیا جب بھی جواب نہوں دیا ۔ پھر تیسری بارعرض کیا تو آئے خضرت ما گئی ہی نے کہا تھی ہی ہو اب نہوں اسلمہ! عائشہ کے بارے میں بھی کونہ ستاؤ ۔ اللہ کی ہم بردی تازل نہیں ہوتی ہاں (عائشہ فی ہی بارک کامقام ہے ہے) ان کے کاف میں وتی تازل نہیں ہوتی ہاں (عائشہ فی ہی کامقام ہے ہے) ان کے کاف میں وتی تازل ہوتی ہے۔ '

٣٧٧٥ حَدَّثَنَا حَبَّدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَابِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبِيْ إِلَى أُمُّ سَلَمَةَ وَاللَّهِ! إِنَّ النَّاسَ سَلَمَةَ فَقُلْنَ: يَا أُمَّ سَلَمَةَ وَاللَّهِ! إِنَّ النَّاسَ سَلَمَةَ فَقُلْنِ: يَا أُمَّ سَلَمَةَ وَاللَّهِ! إِنَّ النَّاسَ اللَّهِ عَلَيْشَةً وَإِنَّا نُرِيدُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةُ فَمُرِيْ رَسُولَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةُ فَمُرِيْ رَسُولَ النَّيْ اللَّهِ عَلَيْشَةً فَمُرِيْ رَسُولَ النَّاسَ أَنْ يُهْدُوا إِلَيْهِ اللَّهِ عَلَيْمَا كَانَ أَوْ حَيْثُ مَا دَارَ قَالَتْ: فَأَعْرَضَ حَيْثُمَا كَانَ أَوْ حَيْثُ مَا دَارَ قَالَتْ: فَأَعْرَضَ دَلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ لِلنَّيِّ عَلَيْكُمْ قَالَتْ: فَأَعْرَضَ فَلِكَ أَمْ سَلَمَةَ لِلنَّيِّ مَا دَارَ قَالَتْ: فَأَعْرَضَ فَلِكَ أُمُ سَلَمَةَ لِلنَّيِّ مَا دَارَ قَالَتْ: فَأَعْرَضَ فَلِكَ أَمُّ سَلَمَةَ لِلنَّيِّ مَا دَارَ قَالَتْ: فَأَعْرَضَ عَنْ فَلَى فَلَالَ فَي فَلَمَا عَادَ إِلَيَّ فَكُونُ لَهُ ذَلَكُ فَا عَرْضَ عَنْ فَلَى النَّالِيَةِ ذَكُونُ لَ لَهُ فَقَالَ: (إِلَا أَمْ سَلَمَةً لِلاَ تُودِيْنِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ فَقَالَ: وَلَالَهِ! مَا نَوْلَ عَلَى الْوَحْي وَأَنَا فِي لِحَافِ الْمَاقِ مِنْكُنَّ غَيْوِهَا)). [راجع: ٢٥٧٤]

تشوی : حافظ نے کہااس سے عائشہ فڑا ٹھنا کی تضیلت حضرت خدیجہ فڑا ٹھنا کرلاز مہیں آتی بلکہ ان ہویوں پر تضیلت نگل ہے جو عائشہ فڑا ٹھنا کے زمانہ میں موجود تھیں اوران کے کپڑوں میں وہی تازل ہونے کی وجہ یمکن ہے کہ ان کے والد ما جد حضرت ابو بکر واٹھنٹو نبی کریم مثالی ہے خاص ساتھی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی صاحبز ادی کو بھی یہ برکت دی۔ یہ وجہ بھی ہوسکتی ہے کہ حضرت عائشہ فڑا ٹھنا نبی کریم مثالی ہے کہ کھران ہویوں نے حضرت فاطمہ فران ٹھنا کہ کپڑوں کو بہت صاف رکھتی ہوں کے حضرت فاطمہ فران ٹھنا کہ کہ کھران ہویوں نے حضرت فاطمہ فران ٹھنا کہ کپڑوں کو بہت صاف رکھتی ہوں گی ۔ الغرض ذالی فضل الله یکو تینیه من یکٹھنا سے مجت کر۔ انہوں نے کہا کہ اب میں اس بارے میں کوئی والی شدوں گی مطلانی اور کرمانی نے کہا کہ اب میں اس بارے میں کوئی والی شدوں گی مطلانی اور کرمانی نے کہا ہے کہا تھا وہ یہ گی گئتی کی روسے اس مقام پر بھی بخاری کا نصف اول پورا ہوجا تا ہے کو پاروں کے لحاظ سے پندر ہویں پارہ پر تصف اول پورا ہوجا تا ہے کو پاروں کے لحاظ سے پندر ہویں پارہ پر نصف اول پورا ہوجا تا ہے کو پاروں کے لحاظ سے پندر ہویں پارہ پر نصف اول پورا ہوجا تا ہے کو پاروں کے لحاظ سے پندر ہویں پارہ پر نصف اول پورا ہوجا تا ہے کہ پاروں کے لحاظ سے پندر ہویں پارہ پر ابوجا ہے۔

بَابُ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ

نى كريم تاللاك المحاب فالله كانسيات المحاب فالله كانسيات

باب: انصار شَيَّاتُهُمُ كَي فَضِيلت كابيان

﴿ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُ وَا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ الله فِي آن پاک مِن ارشادفر مايا: 'جولوگ بِهلے بى ايک گُر مِن (يعنی يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي مدينهِ مِن جَم كَا ايمان كوبى جماديا جومسلمان ان كے پاس جمرت كرك صُدُوْدِ هِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوْتُوا ﴾ [الحشر: ٩] جاتے ہيں ان سے مجت كرتے ہيں اور مهاجرين كو (مال غنيمت ميں سے)

. جو ہاتھ آئے اس سے ان کا دل نہیں کڑھتا بلکہ اور خوش ہوتے ہیں۔'' ان میں الحصہ میں از میں ان منی کا کہ تسب کا کامٹر نہ عکر امیں اللہ ان کلم کہ

الحمدللد آج ا ذی قعدہ ۱۳۹۱ ھے کومبحد المحدیث سورت اور مبحد المحدیث دریاؤیٹ پارہ نمبر ۱۵ کی تسوید کا کام شروع کررہا ہوں اللہ پاکٹلم کو لفزش سے بچائے اور فہم حدیث کے لئے دل ود ماغ میں روشی عطافر مائے مسجد الل حدیث دریاؤ میں فن حدیث وتغییر سے بیشتر کتب کا بہترین ذخیرہ محفوظ ہے۔ اللہ پاک ان بزرگوں کو تو اب عظیم بخشے جنہوں نے اس پاکیزہ ذخیرہ کو یہاں جمع فرمایا موجودہ اکا برجماعت دریاؤ کو بھی اللہ پاک جزائے خیردے جواس ذخیرہ کی حفاظت کما حقد فرماتے رہتے ہیں۔

"هو اسم اسلامي سمى به النبي علي الاوس والخزرج وحلفاء هم كما في حديث انس والاوس ينسبون الى اوس بن حارثة والخزرج ينسبون الي الخزرج بن حارثة وهما ابنا قيلة وهو اسم امهم وابوهم هو حارثة بن عمرو بن عامر الذي يجتمع اليه انساب الازدـ" (فتح الباري)

یعنی انساراسلامی نام ہےرسول اللہ منگائی ہے اوس اورخزرج اوران کے حلیف قبائل کا بینام رکھا جیسا کہ حدیث انس دلائی ہیں نہ کور ہے اوس قبیلہ اپنے دادااوس بن حارثہ کی طرف جنودونوں بھائی ایک عورت قبلہ نامی کے بیٹے ہیں ان کے باپ کا نام حارثہ بن عمروبن عامرہے جس پرقبیلہ ازد کی جملہ شاخوں کے نب نامے جاکر ال جاتے ہیں۔

(۱۳۷۷) ہم سے موئی بن اساعیل نے بیان کیا ، کہا ہم سے مہدی بن میمون نے ، کہا ہم سے فیلان بن جریر نے بیان کیا ، میں نے حضرت انس رٹائٹو سے پوچھا بتلا ہے (انصار) اپنا نام آپ لوگوں نے خودر کھایا تھا یا آپ لوگوں کا بینا م اللہ تعالی نے رکھا؟ انہوں نے کہانہیں بلکہ ہمارا بینا م اللہ تعالی نے رکھا انہوں نے کہانہیں بلکہ ہمارا بینا م اللہ تعالی نے رکھا ہے ۔ فیلان کی روایت ہے کہ ہم انس رٹائٹو کی فقد مت میں حاضر ہوتے تو آپ ہم سے انسار کی فضیلتیں اور غزوات میں ان کے میابدانہ واقعات بیان کیا کرتے پھر میری طرف یا قبیلہ از دے ایک شخص کی طرف متوجہ ہوکر کہتے ، تہاری قوم (انسار) نے فلاں دن فلال دن فلال دن، فلال

مَهْدِيَ بْنُ مَيْمُوْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنْسِ: أَرَأَيْتَ اسْمَ اللَّهُ؟ الْأَنْصَارِ كُنْتُمْ اللَّهُ؟ بَقَالَ: بَلْ سَمَّانَا اللَّهُ، كُنَّا نَدْخُلُ عَلَى أَنْسِ الْفَيْحَدُّثُنَا مَنَاقِبَ الأَنْصَارِ وَمَشَاهِدِهِمْ، فَيُحَدِّثُنَا مَنَاقِبَ الأَنْصَارِ وَمَشَاهِدِهِمْ، فَيُحَدِّثُنَا مَنَاقِبَ الأَنْصَارِ وَمَشَاهِدِهِمْ، فَيُعَوْلُ: وَيُقْوِلُ: فَيَقُولُ:

فَعَلَ قَوْمُكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا وَكَذَا. [طرفه

٣٧٧٦ حَدَّثَنَا مُؤْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا

في: ٣٨٤٤]

تشویج: تفصیل میں شک راوی کی طرف ہے ہے۔ان دوجلوں میں سے غیلان نے کونسا جملہ کہا تھا خودا پنانا م لیا تھایا بطور کناریہ قبیلہ از دے ایک شخص کا جملہ استعال کیا تھا در حقیقت دونوں سے مرادخودان کی اپنی ذات ہے وہی قبیلہ از دے ایک فرویتھے۔

فلال کام انجام دیئے۔

(٣٧٧٤) مجھ سے عبيد بن اساعيل نے بيان كيا، كہا بم سے ابواسامدنے ، ان سے بشام نے ،ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ و کا تھا نے بیان کیا کہ بعاث کی جنگ کو (جواسلام سے پہلے اوس وخزرج میں ہوئی تھی)اللدتعالی نے اپنے رسول الله مال فیل کے مفادیس بہلے ہی مقدم کررکھا تفاچنانچہ جب آپ مدیند میں تشریف لائے تو بہ قبائل آپس کی چھوٹ کا شکار تھے اوران کے سردار کچھ آل کئے جاچکے تھے، کچھ زخمی تھے۔تواللہ تعالیٰ نے اس جنگ کوآپ ہے پہلے اس لئے مقدم کیا تھا تا کہ وہ آپ کے . تشریف لاتے ہی مسلمان ہوجا ئیں۔

٣٧٧٧ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةً، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَاثِشَةً قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ بُعَاتَ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ مِنْكُمْ فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ مِنْكُمْ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَوُّهُمْ، وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ، وَجُرِجُوا، فَقَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ مُلْتُكُمَّ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ. [طرفاه في: ٣٩٣٠، ٣٩٣٠]

تشويع: بعاث يابغاث مدينه دوميل كے فاصلے پرايك مقام بولال انسار كے دوقبيوں اوس اور فزرج ميں بوى بخت الرائي موئى تقى اوس كے رئیس حفیر سے ،اسید کے دالدادر فزرج کے رئیس عمر و بن نعمان بیاضی ہے۔ بیدونوں اس میں مارے مجئے ہے۔ پہلے خزرج کو فتح ہوئی تھی مجرحفیر نے اوس والول كومضوط كيا تواوس كي فتح موكى بيرهاد شرنى كريم مظافية كم كوا تعد جرت كے جار پانچ سال پہلے موچكا تعا- نبى كريم مظافية كم كاتشريف آورى پر ية بأكل مسلمان مو مح اوراخوت اسلامى سے پہلے تمام واقعات كو بھول مح آيت كريمہ: ﴿ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ آخُواناً ﴾ (١٠٣) عران:١٠٣) على ای طرف اشاره ہے۔

(٣٧٤٨) م سابوالوليد في بيان كياء كهام سي شعبد في بيان كياءان سے ابوالتیاح نے ، انہوں نے حضرت انس بن مالک ڈاٹٹیؤ سے سنا ، انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن جب آنخضرت مَالَیْظُ نے قریش کو (غروه حنین کی) غنیمت کا سارا مال دے دیا تو بعض نو جوان انصار یوں نے کہا (الله كامم!) يوتو عيب بات إجابي مارى تلواروس عقريش كاخون فیک رہا ہے اور ہمارا حاصل کیا ہوا مال غنیمت صرف انہیں دیا جارہا ہے۔ اس کی خبر جب نبی مظافیظ کو ملی تو آب نے انصار کو بلایا ، انس را اللی نے کہا كرة تخضرت مَا النيم ن فرمايا "جوخر مجص لى ب كيا وه صحيح ب" الصار لوگ جھوٹ نہیں ہو لتے تھے انہوں نے عرض کردیا کہ آپ کھی اطلاع ملی ہے۔اس پر آنخضرت مَالِيَّ اِلْمَ نَعْمِ اِلْهِ اِنْ کیاتم اس نے فوش اور راضی نہیں ہو کہ جب سب لوگ غنیمت کا مال لے کرایئے گھروں کو داپس ہوں گے تو تم لوگ رسول الله مَالِيْنِيم كوساته لئے اپنے كھروں كو جاؤ كے؟ انصار جس نالے یا گھاٹی میں چلیں گے تو میں بھی اس نالے یا گھاٹی میں چلوں گا۔''

٣٧٧٨ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: قَالَتِ الأَنْصَارُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: _ وَأَعْطَى قُرَيْشًا . وَاللَّهِ إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْعَجَبُ، إِنَّ سُيُوفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَاءِ قُرَيْشٍ، وَغَنَائِمُنَا تُرَدُّ عَلَيْهِمْ. فَبَلَغَ النَّبِيِّ مَكُلُّكُم فَدَّعَا الْأَنْصَارَ فَقَالَ: ((مَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْكُمْ؟)) وَكَانُوْا لَا يَكْذِبُونَ. فَقَالُوا: هُوَ الَّذِي بَلَغَكَ. قَالَ: ((أُولَا تَرُضُونَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالْغُنَائِمِ إِلَى بُيُوثِهِمْ، وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ إِلَى بُيُونِكُمُ؟ لَوُ سَلَكُتِ الْأَنْصَارُ وَادِياً أَوْ شِعْبًا، لَسَلَكُتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبُهُمْ)). [راجع: ٣١٤٦] [مسلم: ۲۶۶۰]

تشوج: دوسری روایت میں ہے کہ انصار نے معذرت کی کہ چھانو جوان کم عقل لوگوں نے ایسی باتیں کہددی ہیں ۔ آ پ سَالیَّنِیْم کارشاد س کرانصار نے بالا تفاق کہا کہ ہم اس فضیلت پرسب خوش ہیں۔ نالہ یا کھائی کا مطلب یہ کہ سفر اور حصر ،موت اور زندگی میں ہرحال میں تمہارے ساتھ ہوں۔ کیا بیہ باب: نبي كريم مَالِقَيْتُمْ كان فرمان:

شرف انصار کوکافی نہیں ہے؟

بَابُ قُول النَّبِي مُاللُّكُمُّ :

(﴿ لَوُلَا الْهِجُوَةُ لَكُنْتُ مِنَ الْأَنْصَارِ) قَالَهُ ''اگر میں نے مکہ سے بجرت نہ کی ہوتی تو میں بھی انسار کا ایک آ دمی عَبْدُ اللّهِ بْنُ زَیْدِ عَنِ النّبِی مَا اللّٰهِ الله الله بن زید بن کعب نے نبی کریم مَا اللّٰهِ الله الله بن زید بن کعب نے نبی کریم مَا اللّٰهِ الله الله بن زید بن کعب نے نبی کریم مَا اللّٰهِ الله الله بن زید بن کعب نے نبی کریم مَا اللّٰهِ الله الله بن زید بن کعب نے نبی کریم مَا اللّٰهِ الله الله بن زید بن کعب نے نبی کریم مَا الله الله الله بن زید بن کو برا الله بن زید بن کاریم مَا الله الله الله الله الله بن زید بن کو برا الله بن زید بن کو برا الله بن کاریم مَا الله الله الله الله الله بن زید بن کاریم مَا الله الله الله بن کاریم مَا الله الله بن کاریم مَا الله بن کاریم مَا الله الله بن کاریم کاریم

في: ٢٣٣٠]

٣٧٧٩ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا (٣٤٤) مِحْ عَمْ مِن بثار نے بیان کیا، کہا ہم عندر نے بیان کیا، فُنْدُرْ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ہم عشعب نے بیان کیا، ان محمد بن زیاد نے، ان صحفرت ابو جریرہ دلائٹ فُنْ فُنْدُرْ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ہم سے شعب نے بیان کیا، ان سے حضرت ابو جریرہ دلائٹ فرایا: زیاد، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النّبِی مُلْکِمَ اللّهُ اللّهِ اللّهُ اللّهُ مِلْكُمُ أَنْ نَا لَنْ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهُ اللّ

زِيَادٍ، عَن أَبِي هُوَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ مُنْكُمُ أَوْ نَهُ كُمْ مُنَا يَّيْمُ نَهُ مِا اللهُ القاسم مَنَا يَنْكُمُ أَوْ نَهُ مُنَا اللهُ مَنَا اللهُ اللهُ عَن أَبِيل مَنْ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ ال

الْأَنْصَارِ، وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأَ مِنَ الْأَنْصَارِ)). فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: مَا ظَلَمَ بِأَبِيْ وَأُمِّي، أَوَوْهُ وَنَصَرُوهُ. أَوْ كَلِمَةً أُخْرَى.

والمي، اووه وتصروه. [طرفه في: ٧٢٤٤]

۔ تشویج: معلوم ہوا کہ انصار کا درجہ بہت بڑا ہے کہ رسول کریم مَنَّ اَنْتُوْم نے اس گروہ میں ہونے کی تمنا طا ہر فرمائی۔انصار کی عنداللہ قبولیت کا پیکھلا ہوا شہوت ہے کہ اسلام اور قرآن کے ساتھ ان کانام قیامت تک خبر کے ساتھ زندہ ہے۔ آج بھی انصاری بھائی جہاں بھی ہیں وینی خدمات میں بڑھ چڑھ کرچھ سال میں ہیں۔

بَابُ إِخَاءِ النَّبِيِّ مُلْكُمُّ بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ

٣٧٨٠ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بنُ عَبْدِاللَّهِ،

قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ،

عَنْ جَدُّهِ، قَالَ: لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ آخَى

رَسُولُ اللَّهِ طَلَّكُمُ أَيْنَ عَبْدِالرَّحْمَنِ وَسَعْدِ

باب: نبی کریم منالی کا انصار اور مہاجرین کے درمیان بھائی جارہ قائم کرنا

ابو ہریرہ واللفظ نے کہا آپ پر میرے مال باب قربان ہوں آپ نے حد

سے برھ کرکوئی بھی بات نہیں فرمائی آپ کوانسار نے اسے یہاں تھرایا اور

آپ کی مدد ک تھی یا حضرت ابو ہریرہ داللیء نے (اس کے ہم معنی) اور کوئی

قشوں : جب مہاجرین اپنے وطن مکہ کوچھوڑ کر مدینہ آئے تو بہت پریشان ہونے گئے۔ گھریار اموال وا قارب کے چھوٹے کاغم تھا۔ نمی کریم مَثَالِیْوْمُ نے اس موقعہ پر ڈیڑھ ڈیڑھ سوانصار اور مہاجرین میں بھائی چارہ قائم کرا دیا جس کی وجہ سے مہاجرین اور انساری دونوں آپس میں ایک دوسرے کوھیتی بھائی سے زیادہ تجھنے گئے یہی واقعہ موافات ہے جس کی نظیر تاریخ اقوام میں ملنی محال ہے۔

دوسراكلمه كبهاب

(۱۷۸۰) ہم سے اساعیل بن عبداللہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے، ان سے ان کے دادائے کہ جب مہاجرلوگ مدیدہ میں آئے تو رسول اللہ مَا اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ عَبدالرحمٰن بَن عوف اور سعد بن رہی کے درمیان بھائی جارہ کرادیا۔ سعد ڈاللّٰهُ نَے عبدالرحمٰن بن

ابْنِ الرَّبِيْعِ، فَقَالَ لِعَبْدِالرَّحْمَنِ: إِنِّي أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ مَالاً فَأَقْسِمُ مَالِيْ نِصْفَيْنِ، وَلِيْ الْأَنْصَارِ مَالاً فَأَقْسِمُ مَالِيْ نِصْفَيْنِ، وَلِيْ الْمَرَأَتَانِ، فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَسَمِّهَا لِيْ أَطُلَقْهَا، فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا. قَالَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، أَيْنَ شُوقَ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ، قَلَل مِنْ أَقِيلِ فَمَا انْقَلَبَ إِلَّا وَمَعَهُ فَصْلٌ مِنْ أَقِيلٍ فَمَا وَبِهِ فَمَا انْقَلَبَ إِلَّا وَمَعَهُ فَصْلٌ مِنْ أَقِيلٍ فَمَا وَبِهِ فَمَا انْقَلَبَ إِلَّا وَمَعَهُ فَصْلٌ مِنْ أَقِيلٍ وَمَا وَبِهِ فَمَا انْقَلَبَ إِلَّا وَمَعَهُ فَصْلٌ مِنْ أَقِيلٍ وَمَا وَبِهِ وَسَمْنِ، ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوّ، ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا وَبِهِ قَالَ النَّبِي مِلْكَمَ مُنْ فَقَ إِلَيْهَا)). قَالَ: ((كَمْ مُنْفَتَ إِلَيْهَا)). قَالَ: ((كَمْ مُنْوَاةٍ، شَكَ إِلَيْهَا)). قَالَ: نَوَاةً مِنْ ذَهْبِ. أَوْ وَزْنَ نَوَاةٍ، شَكَ إِبْرَاهِيْمُ. آراجع: ٢٠٤٤)

٣٨٨١ عَلَيْنَا ثَعَيْبَةُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ ابْنُ جَعْفَر ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنْسِ أَنَّهُ قَالَ: فَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُالرَّحْمَن بْنُ عَوْفِ ، وَآخَا رَسُولُ اللَّهِ مَلِيْنَا عَبْدُالرَّحْمَن بْنُ عَوْفِ ، وَآخَا رَسُولُ اللَّهِ مَلِيُّكُمُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّيْعِ ، وَكَانَ كَثِيْرَ الْمَالِ ، فَقَالَ سَعْدُ: قَدْ عَلِمَتِ الأَنْصَارُ أَنِي مِنْ أَكْثَرِهَا مَالاً ، سَأَقْسِمُ مَالِي الأَنْصَارُ أَنِي مِنْ أَكْثَرِهَا مَالاً ، سَأَقْسِمُ مَالِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ شَطْرِيْن ، وَلِي امْرَأْتَانِ ، فَانْظُر أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَأَطَلَقُهَا ، حَتَى إِذَا حَلَّتُ بَيْنِي وَبَيْنَك شَطْرِيْن ، وَلِي امْرَأْتَانِ ، فَانْظُر أَنْ اللَّهُ عَبْدُ الرَّحْمَن : بَارَكَ اللَّهُ تَرَوَّجْتَهَا . فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَن : بَارَكَ اللَّهُ لَكُ فِي أَهْلِكَ . فَلَمْ يَرْجِع يَوْمَئِذٍ حَتَى لَكُ فِي أَهْلِك . فَلَمْ يَرْجِع يَوْمَئِذٍ حَتَى لَكُ فِي أَهْلِك . فَلَمْ يَرْجِع يَوْمَئِذٍ حَتَى لَكُ فِي أَهْلِك . فَلَمْ يَرْجِع يَوْمَئِذٍ حَتَى اللَّهُ مَلْكُمْ لَكُ فَيْ مَنْ مُنْ وَأَقِط ، فَلَمْ يَلْبَثُ اللَّهُ مَلْكُمْ يَلْبَثُ اللَّه مَلْكُمْ أَلُكُ فَي عَلَى اللَّهُ مَلْكُمْ اللَّهُ مِنْ صُفْولُ اللَّه مِنْ صُفْولُ اللَّهُ مِنْ صُفْولُ اللَّهُ مِنْ مُنْ مُنْ اللَّهُ مَلْكُمْ اللَّهُ الْمُنْ الْمُنْ الْفُولُ اللَهُ مُنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ الْمُنْ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ مَنْ مُنْ مُنْ مُنْ مُنْ اللَّهُ الْمُنْ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ ال

عوف رفائی سے کہا کہ میں انصار میں سب سے زیادہ دولت مند ہوں اس لئے آپ میرا آ دھا مال لے لیں اور میری دو یہویاں ہیں، آپ انہیں دی کھے لیں جو آپ کو پہند ہواس کے متعلق مجھے بتا کیں میں اسے طلاق دے دول گا، عدت گزرنے کے بعد آپ اس سے نکاح کرلیں۔ اس پر عبد الرحمٰن بن عوف رفائی نے کہا اللہ تمہار سے اہل اور مال میں برکت عطا فر مائے ، تمہار اباز ارکدھر ہے؟ چنانچہ میں نے بنی قینقاع کا باز ارائہیں بتا دیا، جب وہاں باز ارکدھر ہے؟ چنانچہ میں نے بنی قینقاع کا باز ارائہیں بتا دیا، جب وہاں مرح یہ وزائے ہوں کے لوٹے تو ان کے ساتھ بچھ پنیر اور تھی تھا چروہ ای طرح یوزائے ہوں سے باز ارمیں چلے جاتے اور تجارت کرتے آخر ایک طرح یوزائے ہوں میں آئے تو ان کے ساتھ بچھ پنیر اور تھی تھا پھر وہ ای من خدمت نبوی میں آئے تو ان کے جسم پر (خوشبوکی) زردی کا نشان تھا کی اگرم مثل ٹیزئم نے فرمایا: ''میر کینا اوا کیا ہے؟'' مرم کیا ہے؟'' عرض کیا کہ کری ہے آ مخضرت مُل ٹینٹم نے فرمایا: ''مہر کینا اوا کیا ہے؟'' عرض کیا کہ سونے کی ایک تصلی کے پانچ درہم وزن برابر سونا اوا کیا ہے۔ بیشک ابراہیم راوی کو ہوا۔

کیا ان سے حمید نے اور ان سے انس بن ما لک دلائٹوئے نے کہ جب عبدالرحن کیا ان سے حمید نے اور ان سے انس بن ما لک دلائٹوئے نے کہ جب عبدالرحن بن عوف ڈلائٹوئو (مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئے تو) رسول کر یم مَثَائِیْوَئِم نے ان کے اور سعد بن رہج ڈلائٹوئو کے درمیان بھائی چارہ کرادیا ، حضرت سعد دلائٹوئو بہت دولت مند سے انہوں نے عبدالرحن بن عوف ڈلائٹوئو سے کہا، انصار کومعلوم ہے کہ میں ان میں سب سے ڈیاوہ مالدار ہوں اس لئے میں ان ان میں سب سے ڈیاوہ مالدار ہوں اس لئے میں اپنا آ دھا مال اپنے اور آپ کے درمیان بانث دینا چاہتا ہوں اور میرے گھر میں دو ہیویاں ہیں جو آپ کو پہند ہو میں اسے طلاق دے دول گا اس کی عدت گر رجانے پر آپ اس سے نکاح کرلیں عبدالرحمٰن بن عوف ڈلائٹوئو کیا میں برکت عطافر مائے ۔ (مجھ کو اپنا باز اردکھلا فیر آپ بال سے نکاح کرلیں عبدالرحمٰن بن عوف ڈلائٹوئوئوں کے کہا اللہ تمہارے اہل و مال میں برکت عطافر مائے ۔ (مجھ کو اپنا باز اردکھلا دو) چورہ و باز ارہے اس وقت تک واپس نہیں آئے جب تک پھی اور پنیر بطور نفع بچانہیں لیا ۔ تھوڑے ہی دنوں کے بعد جب رسول اللہ مَثَاثِیْمُ کی خدمت میں وہ عاضر ہوئے تو جسم پر زردی کا نشان تھا ۔ آئے خضرت مُنَاثِیْمُ کی خدمت میں وہ عاضر ہوئے تو جسم پر زردی کا نشان تھا ۔ آئے خضرت مُنَاثِیْمُ کی نشان تھا ۔ آئے خضرت مُنَاثِیْمُ کی نشان تھا ۔ آئی کو نشان تھا ۔ آئی خوات کو خوات کی کی خوات کی خ

الأَنْصَادِ. فَقَالَ: ((مَا سُفُتَ فِيهَا)). قَالَ: كُرلَى ج-آپ نے بوچھا: "مهركياديا ج؟" بولے ايك مُنْ كَلَى كراير وَذْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبِ، أَوْ نَوَاةً مِنْ ذَهَبِ، سونايا (يه كهاكه) سونے كى ايك مُنْ طَلى دى ہے۔ اس كے بعد آپ نے فرمايا: فَقَالَ: ((أَوْلِمُ وَلَوْ بِشَاقٍ)). [راجع: ٢٠٤٩] " "إچھااب وليم كرخواه ايك بكرى بى سے ہو۔"

٣٧٨٢ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدِ أَبُوْ هَمَّامِ ، (٣٧٨٢) بم سابوها مست بن محد في بيان كيا ، كها كه من في مغيره قال: سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: سنعبد الرَّضُ سنا ، كها بم سابو الزناد في بيان كيا ، ان ساعرت في قالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزَّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي اوران سابو بريه وَ اللَّهُ فَا لَا يَعْرَبُ اللهِ اللهِ عَنْ أَبِي الرَّانُ ساب الإجرية وَ اللهُ فَا اللهُ اللهِ عَنْ اللهُ فَوْلَ اللهُ اللهِ عَنْ أَبِي المَالُ اللهِ اللهِ عَنْ أَبِي اللهُ اللهُ عَنْ أَبِي اللهُ عَنْ أَبِي اللهُ عَنْ أَبِي اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ أَبِي اللهُ عَنْ أَبِي اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ أَبِي اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ أَبِي اللهُ عَنْ اللهُ عَلَى اللهُ عَنْ اللهُ عَلْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلْ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَلْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلْ اللهُ عَلْ اللهُ عَلْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلْ اللهُ اللهُ عَلْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى الله

اورجم ایسابی کریں گے۔ تشویج: یعنی اس میں مضا کقینیں باغ تمہارے ہی رہیں ہم ان میں محت کریں گئاس کی اجرت میں آ دھا کھل لے لیں مجے۔ نبی کریم مُنَّا اِلْمَا َ اِنْسَار اور مہاجرین میں باغوں کی تقتیم منظونییں فرمائی ، کیونکہ آپ کووجی الی سے معلوم ہو گیا تھا کہ آپندہ فتو حات بہت ہوں گی بہت می جائیدادیں مسلمانوں کے ہاتھ آئیں گی گھرانصار کی موروثی جائیداد کیوں تقتیم کرائی جائے۔ صندق دسول الله ملطح کا ۔

باب:انصارے محبت رکھنے کابیان

(۳۷۸۳) ہم سے جاج ہن منہال نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا مجھے عدی بن ثابت نے خبر دی ، کہا کہ میں نے حضرت براء را اللہ نظام سے سناوہ کہتے تھے کہ میں نے نبی کریم مثل اللہ خاص سنایا یوں بیان کیا کہ نبی کریم مثل اللہ خاص بیان کیا کہ نبی کریم مثل اللہ خاص سے سناوہ کہتے تھے کہ میں نے نبی کریم مثل ایک میت رکھے گا اور ان سے صرف منافق ہی بغض رکھے گا۔ پس جو شخص ان سے محبت رکھے اس سے اللہ تعالی بغض سے اللہ محبت رکھے گا اور جوان سے بغض رکھے گا اس سے اللہ تعالی بغض رکھے گا۔ '(معلوم ہوا کہ انصار کی محبت نشان ایمان ہے اور ان سے دشمنی رکھے گا۔' (معلوم ہوا کہ انصار کی محبت نشان ایمان ہے اور ان سے دشمنی رکھنا ہے ایمان لوگوں کا کام ہے)۔

بَابُ حُبِّ الْأَنصَارِ ٣٧٨٣ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالِ، حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عَدِيٌّ بْنُ ثَابِتِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ عُلَّكُمُّ أَوْ قَالَ: قَالَ النَّبِيِّ عَلَّكُمُّ: ((الْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنْ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ)). [مسلم: ٢٣٧؛ ترمذي: ٣٨٩٩؛ ابن ماجه: ٢٣٧] ٣٧٨٤ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: (٣٤٨٣) بَم عِ مسلم بن ابرابيم نے بيان كيا، كها بم عضعب نے بيان حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَن بْنِ عَبْدِ اللَّهِ كيا، ان ع عبد الرحل بن عبد الله بن جرن كها اور ان سے حضرت انس ابن جَبْر، عَنْ أَنْسِ بْنِ مَالِكِ عَنِ النَّبِي مَا لَكُ أَنْ اللهُ اللهُ

تشوج: انساراسلام کے اولین مددگار ہیں اس لحاظ ہے ان کا ہوا درجہ ہے ہی جوائسار سے مجت دیکھ گاس نے اسلام کی مجت سے نورایمان حاصل کرلیا اور جس نے ایسے بندگان البی سے بغض رکھا اس نے اسلام سے بغض رکھا اس لئے کہ ایسی بری خصلت نظاق کی علامت ہے۔

باب: انصارے نی کریم مَثَاثِیْنِم کا بیفر مانا که "تم لوگ مجھ سب لوگول سے زیادہ مجبوب ہو"

(۳۷۸۵) ہم سے ابو معمر نے بیان کیا ، انہوں نے کہا ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا اور ان سے حضرت انس بن نے بیان کیا اور ان سے حضرت انس بن مالک ڈالٹوئو نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ نبی کریم مَثَاثِیْوَمُ نے (انصار کی) عورتوں اور بچوں کو میرے گمان کے مطابق کسی شادی سے واپس آتے ہوئے اور فرمایا: "اللہ (گواہ ہے) تم لوگ محصرب سے زیادہ عزیز ہو۔" تین بارآپ نے ایسا بی فرمایا۔

(۳۷۸۱) ہم سے ایعقوب بن ابراہیم بن کثیر نے بیان کیا ، کہا ہم سے بہنر بن اسد نے بیان کیا ، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا ، کہا کہ مجھے ہشام بن زید نے خبر دی ، کہا کہ میں نے حضرت انس بن مالک دلی تی سے سنا، انہوں نے کہا کہ انصار کی ایک عورت نبی کریم مثالی کی خدمت میں حاضر ہوئیں ، ان کے ساتھ ایک ان کا بچ بھی تھا۔ رسول اللہ مثالی کی نے ان سے کلام کیا پھر فرمایا: 'اس ذات کی تم اجس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم لوگ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو۔' دوم رشہ آپ نے یہ جملہ فرمایا۔

بَابُ قُولِ النَّبِيِّ مُلْكَةُ الْلَّانُصَارِ: ((أَنْتُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ))

٣٧٨٥ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ، عَنْ أَنْسِ قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ مُكْلِكُمُ النَّسَاءَ وَالصَّبْيَانَ مُقْبِلِيْنَ قَالَ: مِنْ عُرُسٍ مُقْبِلِيْنَ قَالَ: ((اللَّهُمَّ أَنْتُمُ فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ أَنْتُمُ مِنْ اللَّهُمَّ أَنْتُمُ مِنْ أَحَبُ النَّاسِ إِلَىًّ)). قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَادٍ.

[طرفه في: ١٨٠٥]

٣٧٨٦ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنَ كِثْرِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ، قَالَ: شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنْسَ بْنَ مَالِكِ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهُمْ وَمَعَهَا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهُمْ وَمَعَهَا صَبِيًّ لَهَا، فَكَلَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهُمْ فَقَالَ: ((وَاللّذِي نَفْسِي بِيدِهِ! إِنَّكُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى)). ((وَاللّذِي نَفْسِي بِيدِهِ! إِنَّكُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى)). مَرَّتَيْنَ وَطُواهُ فَي: ٢٦٤٥، ٢٦٤٥] [مسلم:

P137, .7373

تشويج: المام نووي روي الخطية فرمات بين: هذه المراة اما محرم له كام سليم واختها واما المواد بالتخلوة انها سألته سؤالاً حفيًا بحضرة ناس ولم تكن خلوة مطلقة وهي الخلوة المنهي عنها ـ "(نووي) يه آپ سي خلوت بين بات كرنے وال عورت الي كان جس کے لئے آپ مرم تھے جیسے اسلیم یاس کی بہن یا خلوت سے مرادیہ ہے کہ اس نے لوگوں کی موجودگی میں آپ سے ایک بات نہایت آ مسلگی سے کی اور جس خلوت کی ممانعت ہے وہ مراز نہیں ہے مسلم کی روایت میں ((فعلابھا)) کالفظ ہے جس کی وجہ سے وضاحت کرنا ضروری ہوا۔

باب: انصار كتابعدارلوگول كى فضيلت كابيان

بَابٌ:أَتْبَاعُ الْأَنْصَارِ

تشريج: اس ان كحليف اورلوندى غلام بالى موالى مراديس

٣٧٨٧ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو، سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَتِ الأَنْصَارُ: يَا رَسُولَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَتِ الأَنْصَارُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ! لِكُلِّ نَبِيٍّ أَتْبَاعٌ، وَإِنَّا قَدِ اتَبَعْنَاكَ، فَادْعُ اللَّهِ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنْكَ. فَدَعَا بِهِ. فَنَمَيْتُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ أَبْبَاعَنَا مِنْكَ. فَدَعَا بِهِ. فَنَمَيْتُ ذَلِكَ إِلَى ابْنِ أَبِي لَيْلَى. قَالَ: قَدْ زَعَمَ ذَلِكَ ذَلِكَ إِلَى ابْنِ أَبِي لَيْلَى. قَالَ: قَدْ زَعَمَ ذَلِكَ زَيْد. [طرفه في: ٣٧٨٨]

(۳۵۸۷) ہم سے محد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غندر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عروبین مرہ نے ، انہوں نے ابو محزہ سے سنا اور انہوں نے زید بن ارقم دلائٹ سے کہ انصار نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم نبی کے تابعدار لوگ ہوتے ہیں اور ہم نے آپ کی تابعداری کی ہے۔ آپ اللہ سے دعا فر ما کمیں کہ اللہ ہمارے تابعداروں کو بھی آپ میں شریک کردے ۔ تو آئحضرت منافیظ نے اس کی دعا فر مائی ۔ پھر میں نے اس حدیث کا ذکر عبدالرحمٰن بن ابی لیا کے سامنے کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت زید بن ارقم دلائٹ نے بھی ہے صدیث بیان کی تھی۔

(۳۷۸۸) ہم سے آدم بن الی ایاس نے بیان کیا ، کہا ہم سے شعبہ نے ، کہا ہم سے عرو بن مرہ نے کہ میں نے انصار کے ایک آدمی الوحمزہ سے سنا کہ انصار نے عرض کیا ہم قوم کے تابعدار (اہالی موالی) ہوتے ہیں۔ ہم تو آپ کے تابعدار بنے آپ دعا فرمائی: ''اے اللہ! ان میں شریک کردے ۔ پس نبی کریم مثل اللہ تعالیٰ ہمار ہے تابعداروں کو بھی ہم میں شریک کردے ۔ پس نبی کریم مثل اللہ تعالیٰ ہا نہا کہ بھر میں نے تابعداروں کو بھی انہیں میں سے کردے ۔ ''عرو نے بیان کیا کہ پھر میں نے تابعداروں کو تعجب کے تابعداروں کو تعجب کے اس صدیث کا تذکرہ عبدالرحمٰن بن ابی لیل سے کیا تو انہوں نے (تعجب کے طوریر) کہا زید نے ایسا کہا؟ شعبہ نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ بیزید ۔ زید بن ارقم دائی ہو وغیرہ جسے ابن ابی لیل نے گمان کیا)۔

تشويج: حافظ نے كہاشعبه كا كمان سي بالوقعيم في متخرج مين اس كوعلى بن جعد كرين سن زيد بن ارقم ولائن التي الله عام

باب:انصار کے گھرانوں کی فضیلت کابیان

(۳۷۸۹) مجھ سے محد بن بشار نے بیان کیا ، کہا ہم سے غندر نے بیان کیا ، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا ، کہا کہ میں نے قادہ سے سنا ، ان سے حضرت انس بن مالک ڈائٹوئڈ نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابواسید بڑائٹوئڈ نے بیان بَابُ فَضُلِ دُوْرِ الْأَنْصَارِ

٣٧٨٩ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: صَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنْسِ بْنِ مَالِكِ، عَنْ سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنْسِ بْنِ مَالِكِ، عَنْ

· كياكه نبي كريم مَثَالِيْنِم نے فرمايا "نبونجار كا گھراندانصار ميں سے سب سے بہتر گھرانہ ہے، پھر بنوعبدالاهبل كا، پھر بنوحازث بن فزرج كا، پھر بنو ُساعده بن کعب بن خزرج اکبر کا ، جواوس کا بھائی تھا، (خزرج اکبراوراوس دونوں حارثہ کے بیٹے تھے) اور انصار کا ہر گھر اندعمرہ ہی ہے۔ "سعد بن عبادہ بڑاللی نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ نی کریم مَالینی نے انصار کے کی قبیلوں کوہم پر فضیلت دی ہے۔ان سے کسی نے کہا بچھ کوبھی تو بہت سے ے شعبہ نے بیان کیا،ان سے قما دہ نے بیان کیا میں نے حضرت انس واقتادی ہے سنا اور ان ہے ابواسید ہلائٹئو نے نبی کریم منگاٹیو کے سے یہی حدیث بیان کی ،اس روایت میں سعد کے باپ کا نام عبادہ ندکور ہے۔

أَبِيْ أُسَيْدٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيِّ مُلْتَكِيَّةِ: ((خَيْرُ دُوْر الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْجَزْرَجِ، ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدُةً، وَفِي كُلِّ دُورٍ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ)). فَقَالَ سَعْدٌ: مَا أَرَى النَّبِيُّ صَلْحَكُمُ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيْلَ: قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيْرِوَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، سَمِعْتُ أَنسًا: قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ النَّالِيِّ اللَّهِ بَهَذَا، وَقَالَ: سَعْدُ بْنُ عُبَادَةً. [اطرافه في: ٣٧٩٠، ۲۰۳٬۳۷۰۷ [مسلم: ۲۱۲۱؛ ترمذی: ۳۹۱۱]

تشويع: جنہوں نے بیکہاتھا کہ نبی کریم مَثَاثِیْزُم نے اوروں کوہم پرفضیلت دی۔ جب سعد بن عبارہ ڈٹائٹنڈ نے بیکہاتوان کے بیٹیج مہل نے ان سے کہا كتم ني كريم مَنْ يَنْظِم براعتراض كرت موءآب مَنْ يَنْظِمْ خوب جائة ميں ۔ (كون كس سے أفضل ہے)۔

بونجار قبیلٹرزرج سے ہیں۔ان کے داداتیم آللہ بن تعلیہ بن عمروخزرجی نے ایک آ دمی پر تملہ کر کے اسے کاٹ دیا تھا۔اس پران کالقب نجار ہوگیا۔(فتح الباری)

حافظ صاحب فرمات بين: "بنو النجار هم اخوال جد رسول الله كَتْكَالان والدة عبد المطلب منهم وعليهم نزل لما قدم المدينة فلهم مزية على غيرهم كان انس منهم فله مزيد عناية بحفظ فضائلهمـ" (فتح الباري جلد ٧ صفحه ١٤٦) ^{يي}مّي *تونجار بي* كريم مَنَ اليَّيْظِ ك مامول ہوتے ہيں اس كئے كرعبدالمطلب آپ كودادامحر مك والده بنونجاركى بيم تحسين اس كئے جناب رسول الله مَنْ اليَّظِ جب مديد تشریف لائے تو پہلے بنونجار ہی کےمہمان ہوئے ،اس لئے ان کے لئے مزید فضیلت ٹابت ہوئی ۔حضرت انس بٹائٹٹر بھی ای خاندان سے تھے۔اسی لئے ان پرعنایات نبوی زیادہ تھیں ۔اس دوایت میں یہاں کچھا جمال ہے جے مسلم کی روایت نے کھول دیا ہے جو یہ ہے:

"حدثنا يحيى بن يحيى التميمي انا المغيرة بن عبد الرحمن عن ابي الزناد قال شهد ابو سلمة لسمع ابا اسيد الانصاري يشهد ان رسول الله عليه قال خير دور الأنصار بنو النجار ثم بنو عبد الاشهل ثم بنو الحارث بن خزرج ثم بنو ساعدة وفي كل دور الأنصار خير قال ابو سلمة قال ابو اسيد اتهم انا على رسول الله عَلَي لله عَلَي الله ع ساعدة وبلغ ذالك سعد بن عبادة فوجد في نفسه وقال خلفنا فكنا اخر الاربع اسرجوا لي حماري اتي رسول الله كا فكلمه ابن أخيه سهل فقال اتذهب لترد على رسول الله علية إورسول الله علية اعلم اوليس حسبك ان تكون رابع اربع فرجع وقال: الله ورسوله اعلم وامر بحماره فحل عنهـ" (صحيح مسلم ج ٢ ص ٣٠٥)

فلاصہ یہ کہ جب حضرت سعد بن عبادہ نے بیسنا کہ رسول کریم مَلَاثِیْم نے ہمارے قبیلہ کا ذکر چوتھے درجے پرفر مایا ہے تو بیغصہ ہو کر آپ کی خدمت شریف میں اپنے گدھے پر سوار ہو کر جانے لگے مگران کے جیتیے ہل نے ان سے کہا کہ آپ رسول کریم مُناتینی کم فرمان کی تر دید کرنے جارہے ہیں حالانکدرسول کریم منکافیز کم بہت زیادہ جاننے والے ہیں ۔کیا آ پ کے شرف کے لئے یہ کانی نہیں کہ رسول کریم منکافیز کم نے چو تھے درجہ پر بطور شرف آ ب کے قبیلے کا نام لے کر ذکر فرمایا۔ جب کہ بہت ہے اور قبائل انصار کے لئے آ پ نے صرف اجمالاً ذکر خیر فرما دیا ہے یہ من کر حضرت سعد بن عباده والنفظ في الي حيال عد جوع كيا اور كبني الله بال ب شك الله ورسول مَنْ الله عن ما ين عبي ، فورا إلى سوارى عد بين كوا تاركر ركاديا-

٣٧٩٠ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَعْدُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ: أَخْبَرَنِيْ شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى النَّبِيَّ سَلَّكُمَّ يَقُولُ: ((خَيْرُ أَبُو أُسَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ سَلَّكُمَّ يَقُولُ: ((خَيْرُ الْأَنْصَارِ لَهُ الْأَنْمُ لَلَ وَبَنُو الْحَارِثِ وَبَنُو النَّحَارِثِ وَبَنُو النَّحَارِثِ وَبَنُو سَاعِدَةً)) .[راجع: ٣٧٨٩] [مسلم: ٦٤٢١،

۲٤۲۲؛ ترمذي: ۳۹۱۰

٣٧٩١ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَخْيَى، سُلَيْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَخْيَى، عَنْ عَنْ عَبْسِ بْنِ سَهْل، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ مُثْنَا أَنْ قَالَ: ((إِنَّ خَيْرَ دُوْرِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَارِ، ثُمَّ عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي النَّجَارِث، ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةً، وَفِي كُلِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرً)). فَلَحِقْنَا سَعْدَ بْنَ عُبَادَةً فَقَالَ الْأَنْصَارِ خَيْرً)). فَلَحِقْنَا سَعْدَ بْنَ عُبَادَةً فَقَالَ الْأَنْصَارِ فَجَعْلَنَا أَخِيْرًا فَأَدْرَكَ سَعْدَ النَّبِي مُثْنَا أَخِيْرًا فَقَالَ ((أُولَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ فَجُعِلَنَا آخِرًا. فَقَالَ: ((أُولَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ فَجُعِلَنَا آخِرًا. فَقَالَ: ((أُولَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ لَيْمَارِ)). [راجع: ١٤٨١]

(۳۷۹۰) ہم سے سعد بن حفص طلبی نے بیان کیا ، کہا ہم سے شیبان نے بیان کیا ، کہا ہم سے شیبان نے بیان کیا ، ان سے یکی نے کہ ابوسلمہ نے بیان کیا کہ مجھے حضرت ابو اسید والی نے نے خبر دی اور انہوں نے نبی کریم مثل الیون کے دورات سنا: "انصار میں سے سب سے بہتر بنو نصار میں سے سب سے بہتر بنو نجار، بنوعبدالا شہل ، بنوحارث اور بنوساعدہ کے گھر انے ہیں۔"

(۳۷۹) ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا ،کہا ہم سے سلیمان نے بیان کیا ،کہا ہم سے سلیمان نے بیان کیا ،کہا ہم سے عروبی کی نے بیان کیا ،ان سے عباس بن ہل نے اور ان سے ابو جمید ساعدی نے کہ نبی کریم مُؤَلِّیْنِم نے فرمایا: "انسار کا سب سے بہترین گھر انہ بنونجار کا گھر انہ ہے ، پھر عبدالا شہل کا ،پھر بنی حارث کا ،پھر بنی ساعدہ کا اور انسار کے تمام گھر انوں میں خیر ہے۔ "پھر ہماری ملا قات سعد بن عبادہ ڈالٹی سے ہوئی تو وہ ابو اسید ڈالٹی نے سے کہنے گئے ، ابو اسیدتم کو معلوم نہیں آئے ضرت مُؤَلِّی نے انسار کے بہترین گھر انوں کی تعریف کی اور ہمیں (بنو ساعدہ) کو سب سے اخیر میں رکھا آخر سعد بن عبادہ ڈالٹی آئے انسار کے سب سے اخیر میں رکھا آخر سعد بن عبادہ ڈالٹی آئے شام انسار کے سب سے بہترین خاندانوں کا بیان ہوا اور جم سب سے اخیر میں انسار کے سب سے اخیر میں کردیئے گئے ۔آئے خضرت مُؤَلِّی نہیں انسار کے سب سے اخیر میں کردیئے گئے ۔آئے خضرت مؤلِّی نام ان انسار کے سب سے اخیر میں کردیئے گئے ۔آئے خضرت مؤلِّی نام نام ان ہے ۔ "کیا تمہارے لئے یکا فی نہیں کردیئے گئے ۔آئے خضرت مؤلِّی نام نام نان ہے ۔ "کیا راخاندان بھی بہترین خاندان ہے ۔"

تشویج: آخر میں رہے تو کیا اور اول میں رہے تو کیا بہر حال تمہارا خاندان بھی بہترین خاندان ہے اس پرتم کوخوش ہونا جا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ اس بارے میں حضرت سعد بن عبادہ ڈگاٹنڈ نے نبی کریم منگاٹیڈیم سے عرض کرنا چاہا تھا مگر وہ اپنے بھیتیج کے کہنے پررک گئے اور اپنے خیال سے رجوع کرلیا ، یہاں نبی کریم منگاٹیڈیم سے مانااور اس خیال کا ظاہر کرنا ندکور ہے ہر دو میں تطبیق سے ہو کتی ہے کہ اس وقت وہ اس خیال سے رک گئے ہوں گے۔ بعد میں جب ملاقات ہوئی ہوگی تو آپ سے دریافت کرلیا ہوگا۔

باب: نى كريم مَالِينَ عَمْ كاانصارى فرمانا:

'' تم صبر سے کام لینا یہاں تک کہتم مجھ سے حوض پر ملاقات کرو۔'' یہ قول حضرت عبداللہ بن زید مٹائٹوئے نبی کریم مٹائٹوئی سے روایت کیا ہے۔ (۳۷۹۲) ہم سے محد بن بشارنے بیان کیا، کہا ہم سے غندرنے بیان کیا، کہا بَابُ قُوْلِ النَّبِيِّ عَالِمُ كَالْأَنْصَارِ:

((اصْبِرُوُا حَتَّى تَلُقُونِي عَلَى الْحَوْضِ)). قَالَهُ عَبْدُاللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ مُلْكُمُ

٣٧٩٢ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ:

ہم سے شعیب نے کہا کہ میں نے قادہ سے سنا، انہوں نے حفرت انس بن مالک رہائی ہے کہ ایک مالک رہائی ہے کہ ایک انساری صحابی نے عرض کیا یارسول! فلال شخص کی طرح مجھے بھی آپ حاکم بنا دیں ۔ آنخضرت مَنا ہی کے فرمایا: ''میر سے بعد (دنیاوی معاملات میں) تم پر دوسروں کو ترجے دی جائے گی اس لئے صبر سے کام لینا، یہاں تک کہ مجھے سے حوض پر آ ملو۔''

حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُغْبَةً، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةً، عَنْ أَنس بْنِ مَالِكِ، عَنْ أَسَى بْنِ مَالِكِ، عَنْ أَسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ؛ أَنَّ رَجُلاً، مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلُتَ فُلَانًا قَالَ: ((سَتَلْقُوْنَ بَعْدِي أَثْرَةً الشَّعْمَلُتَ فُلَانًا قَالَ: ((سَتَلْقُوْنَ بَعْدِي أَثْرَةً الشَّعْمَلُتَ فُلَانًا قَالَ: ((سَتَلْقُوْنَ بَعْدِي أَثْرَةً فَالَنَا فَالَ: ((سَتَلْقُوْنَ بَعْدِي)) الطرفه فَاضْيِرُواْ حَتَّى تَلْقُونِي عَلَى الْحَرْضِ)) الطرفه في: ١٧٠٥٧ [إمسلم: ٤٧٨٥ ، ٤٧٨١ ؛ ترمذي:

۲۱۸۹؛ نسائی: ۸۹۳۸

حافظ نے کہا کہ بیروش کرنے والے خوداسید بن حفیر ر النفیا تصاور جن کو حکومت ملی تھی وہ عمرو بن عاص ر النفیا تھے۔ تشویع: حافظ صاحبِ فرماتے ہیں:

"وهو من رواية صحابي عن صحابي زاد مسلم وقد رواه يحيى بن سعيد وهشام بن زيد عن انس بدون ذكر اسيد بن حضير لكن باختصار القصة التي ههنا وذكر كل منهما قصة اخرى غير هذه فحديث يحيى بن سعيد تقدم في الجزية وحديث هشام ياتي في المغازى ووقع لهذا الحديث قصة اخرى من وجه اخر فاخرج الشافعي من رواية محمد بن ابراهيم التيمي عن ابي اسيد بن حضير (طلب من النبي في الانتصار فامر لكل بيت بوسق من تمر وشطر من شعير فقال اسيد يارسول الله جزاك الله عنا خيرا فقال وانتم فجزاكم الله خيرا يا معشر الانصار وانكم لأعفة صبر وانكم ستلقون بعدى اثرة) الحديث "(فتح الباري جلد٧ صفحه ١٤٨)

یعن بیروایت صحابی (حضرت انس بڑائیڈ) کی صحابی (حضرت اسید بڑائیڈ) سے ہاور سلم نے زیادہ کیا کہ اس روایت کو بچی بن سعیداور ہشام بن زید نے انس بڑائیڈ سے روایت کیا ہاس بڑائیڈ کا ذکر نہیں ہے کیکن قصہ اختصار سے نہ کور ہے اور ان دونوں نے ایس کے سواد دسرا قصہ ذکر کیا ہے۔ یکی بن سعیدوالی حدیث باب الجزیہ میں نہ کورہ و چی ہاور ہشام کی حدیث مغازی میں آئے گی اور اس حدیث سے متعلق دو مرسے طریق سے ایک اور واقعہ ذکر ہوا ہے جے امام شافعی بھائی بیار ایم تھی کی روایت ابوا سید بن خفیر سے نیال کیا ہے کہ ابوا سید نے دوگھر انوں کے لئے انصار میں سے اور واقعہ ذکر ہوا ہے جے امام شافعی بھائی ہے کہ کہ منافع بھائی ہے ہم گھر اند کے لئے ایک وس مجھوراور کچی بطور امداد دینے کا تکم فر بایا۔ اس پر اسید بڑائیڈ نے آپ کا شکر بیا واکر تے ہوئے جزاک اللہ کہا۔ نبی کریم منافی بھائی ہے جواب میں فر مایا کہ ''اے انصار ہے! اللہ تم کو بھی جزائے خیر دے میرے بعد تم لوگ تحقیاں بھوسے اور دیکھو گے کہ دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائے گی ۔ پس اس وقت تم مبر سے کام لین، یباں تک کہ جمھے سے دش کو ٹر پر آگر کر ما قات کرو۔''

(۳۷۹۳) مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا ، کہا ہم سے غندر نے بیان کیا ،
کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا ، ان سے ہشام نے کہا کہ بیں نے حضرت
انس بن مالک وٹائٹ سے سنا ، انہوں نے کہا کہ نبی کریم مَثَائِیْنِ نے انصار
سے فرمایا: ''میرے بعدتم دیکھو گے کہتم پر دوسروں کوفوقیت دی جائے گی۔
پس تم صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے آ ملو اور میری تم سے ملا قات حوض پر
سے ، ''

٣٧٩٣ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَام، عُنْدَرٌ، قَالَ النَّبِيُّ عَلَىٰهُ مَسَلِّكُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُ عَلَيْكُمْ سَلَقُونُ بَعْدِي أَثْرُةً قَاضِرُوْا لِللَّانْصَارِ: ((إِنَّكُمْ سَلَقُونُ بَعْدِي أَثْرُةً قَاضِرُوْا حَتَّى تَلْقَوْنِي، وَمَوْعِدُكُمُ الْحَوْضُ)).

إراجع: ٣١٤٦]

(۳۷۹۳) ہم سے عبداللہ بن مجر نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان توری نے بیان کیا، ان سے یحیٰ بن سعید نے ، انہوں نے انس رٹائٹڈ سے سا۔ جب وہ انس رٹائٹڈ کے ساتھ خلیفہ ولید بن عبدالملک کے یہاں جانے کے لئے فکے فرمایا کہ نبی کریم مَا اللہ ہُم نے انسار کو بلایا تا کہ بحرین کا ملک بطور جا گیر انہیں عطا فرما دیں ۔ انسار نے کہا جب تک آب ہمارے بھائی مہاجرین کوبھی اسی جیسی جا گیرنہ عطا فرما نمیں ہم اسے قبول نہیں کریں گے۔ مہاجرین کوبھی اسی جیسی جا گیرنہ عطا فرما یہ کہ جو جب آج تم قبول نہیں کرتے ہوتو ہو گیرمیرے بعد بھی صبر کرتا یہاں تک کہ مجھ سے آ ملو، کیونکہ میرے بعد قریب ہی تہماری جن تلقی ہونے والی ہے۔'

باب: نبی کریم مَثَاتِیمَ مِمَ کا دعا کرنا که (ایالله!) انصاراورمها جرین پراپنا کرم فرما"

(۳۷۹۵) ہم سے آدم بن افی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابوایاس نے بیان کیا، ان سے حضرت انس بن ما لک رٹھ تھٹے نے بیان کیا کدرسول اللہ سکا تی ہے نے (خندق کھودتے وقت) فرمایا: ''حقیقی زندگی تو صرف آخرت کی زندگی ہے۔ پس اے اللہ! انصار اور مہاجرین پر اپنا کرم فرما۔'' اور قمادہ سے روایت ہاں سے حضرت انس رٹھ تھٹے نے بیان کیا اس میں یول ہے کیا نی کریم مثل تی ہے۔ سی طرح ، اور انہوں نے بیان کیا اس میں یول ہے کیا انسام کی مقلمت فرمادے۔''

(۳۷۹۲) ہم ہے آ دم بن الی ایاس نے بیان کیا ، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا ، ان سے حمید طویل نے ، انہوں نے حضرت انس بن مالک رٹائٹھ ہے سا ، آپ نے فرمایا کہ انصار غزوہ خندق کے موقعہ پر (خندق کھودتے ہوئے) یہ شعر پڑھتے تھے: ''ہم وہ ہیں جنہوں نے حضرت محمد (مُنَائِیمُ اِلْمَائِدُ الْمَائِدُ اِلْمَائِدُ اِلْمَائِلُونُ اِلْمَائِدُ اِلْمَائِدُ اِلْمَائِدُ اِلْمَائِدُ اِلْمَائِدُ اِلْمَائِلُونُ اِلْمَائِلُونَا اِلْمَائِمُ اِلْمَائِلُونَا اِلْمَائِلُونَا اِلْمَائِلُونَا اِلْمَائِلُونَا اِلْمَائِلُونَا اِلْمَائِلُونَا اِلْمَائِلُونَا اِلْمَائِلُونَا اِلْمَائِلُونَا اِلْمِائِلُونَا اِلْمَائِلُونَا الْمَائِلَةُ الْمَائِلُونَا الْمَائِلُونَا الْمَائِلُونَا الْمَائِلُونَا الْمَائِلُونَا الْمَائِلُونَا الْمَائِلُونَا الْمَائِلُل

بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ عَلَيْكَا ۚ : ((أَصُلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ))

٣٧٩٤ حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْن سَعِيْدٍ،

سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حِيْنَ خَرَجَ مَعَهُ إِلَى

الْوَلِيْدِ قَالَ: دَعَا النَّبِيَّ مَكْ الْأَنْصَارَ إِلَى أَنْ

يُقْطِعَ لَهُمُ الْبَحْرَيْنِ. فَقَالُوْا: لَا، إِلَّا أَنْ

تُقْطِعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مِثْلَهَا.

قَالَ: ((إِمَّا لَا، فَاصْبِرُوْا حَتَّى تُلْقَوْنِي، فَإِنَّهُ

سَيُصِيبُكُمْ أَثْرُهُ بَعْدِي)). [راجع: ٢٣٧٦]

٣٧٩٥ حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُغْبَهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُغْبَهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُغْبَهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ إِيَاسٍ، عَنْ أَنْسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ الللللْمُ اللللْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللْمُعْلَمُ اللْمُعْلِمُ اللْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللْمُعْلَمُ اللَّهُ اللْمُعُلِمُ اللْمُعْلَمُ اللْمُعْلَمُ اللَّهُ اللَّهُ ا

(لا عَيْشَ إِلاَّ عَيْشُ الْآخِرَهُ فَأُصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهُ)) وَعَنْ قَتَادَةً عَنْ أَنْس عَنِ النَّبِيِّ الْكَهَاجِرَهُ)) وَقَالَ: ((فَاغْفِرُ لِلْأَنْصَارِ)). [راجع:٢٨٣٤] [مسلم: ٣٨٥٧، ٢٧٤٤; ترمذي: ٣٨٥٧] [مسلم: ٣٧٩٦ حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْل، سَمِعْتُ أَنْسَ بْنَ مَالِكِ قَالَ: كَانَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُولُ:

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا

عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا أَبَدَا

((أَللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهُ فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهُ))

[راجع: ٢٨٣٤] [مسلم: ٢٧٦٤]

٣٧٩٧ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَيْدِاللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا [مُحَمَّدً] ابْنُ أَبِي حَازِم، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْل، قَالَ: جَاءَ نَا رَسُولُ اللَّهِ مَا لَكُمْ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ

((أَللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهُ فَاغْفِرُ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ))

[طرفه في: ٩٨ - ٤ ، ٦٤١٤][مسلم: ٢٧٢٤]

تشويج: يه جنگ احزاب كاواقعه بجس مسلمانول نے كفار عرب كالشكرول كى جوتغداد مين بهت تھے، اندرون شهر سے مدافعت كي تقي اورشېرك حفاظت کے لئے اطراف شہر میں خندت کھودی گئ تھی۔ای لئے اسے جنگ خندق بھی کہا گیاہے تفصیلی بیان آ گے آئے گا۔اس میں انصار اور مہاجرین کی فضیلت ہے اور یہی ترجمۃ الباب ہے۔

﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﴾. [الحشر:٩]

٣٧٩٨ حَدَّثَنَا مُسَدِّد، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ دَاوُدَ، عَنْ فَضَيْل بْن غَزْوَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا، أَتَى النَّبِيَّ مَا لَكُمَّ إِلَى نِسَائِهِ فَقُلْنَ: مَا مَعَنَا إِلَّا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّه مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ أَوْ يُضِيفُ هَذَا؟)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَنَا. فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى امْرَأْتِهِ، فَقَالَ: أَكْرِمِي ضَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ مُلْكُمُّ فَقَالَتْ: مَا عِنْدَنَا

سے جہاد پر بیعت کی ہے ۔ جب تک ہماری جان میں جان ہے" آ تخضرت مَالَيْنِمُ ن (جب يه ساتو) اس ك جواب من يول فرمايا: "اے اللہ! آخرت کی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی حقیقی زندگی نہیں ہے، پس انصاراورمها جرین برا پنافضل و کرم فرما''

(٣٤٩٤) م مع محد بن عبيدالله في بيان كيا، كهامم سابن حازم في بیان کیا ،ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت سہل والثناء نے بیان كياكه رسول الله مَاليَّيْظِ جارے پاس تشريف لائے تو ہم خندق كھودر ب تھادرائي كندهول يرمثي المحارب تھے۔اس وقت آب نے بيدعا فرمائي: ''اے اللہ! آخرت کی زندگی کے سوااورکوئی زندگی حقیقی زندگی نہیں _ پس انصاراورمهاجرين كي تومغفرت فرما-"

باب:اس آیت کی تفسیر میں:

''اوراپنےنفوں پروہ دوسروں کومقدم رکھتے ہیں ،اگر چہخود وہ فاقہ ہی میں مبتلا ہوں۔''

(٣٤٩٨) م سے مسدد نے بیان کیا ، کہا ہم سے عبداللہ بن داؤد نے بیان كيا،ان مضيل بن غزوان نے ،ان سے ابوحازم نے اوران سے حضرت ابو ہرمیہ داللہ نے کہ ایک صاحب (خود ابو ہریہ داللہ کا عمراد ہیں) رسول الله مَوْاليَّامِ كَل خدمت مين جوك حاضر موئ - آپ ن أنبيل ازواج مطبرات کے یہاں بھیجا۔ (تا کہان کو کھانا کھلا دیں) ازواج نے کہلا جھیجا كه مارك ياس يانى كسوااور كونبيس ب-اس يرسول الله منافية م في فرمایا: "ان کی کون مہمانی کرے گا؟" ایک انصاری بولے میں کروں گا۔ چنانچیوہ ان کواپنے گھرلے گئے اورائی ہیوی سے کہا کہ رسول اللہ مَنْ الْفِیْمْ کے

إِلَّا قُونُ صِنْيَانِ. فَقَالَ: هَيِّنْ طَعَامَكِ، وَأَصْبِحِيْ سِرَاجَكِ، وَنَوِّمِيْ صِبْيَانَكِ إِذَا أَرَادُوْا عَشَاءً. فَهَيَّأْتُ طَعَامَهَا وَأَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا، وَنَوَّمَتْ صِبْيَانَهَا، ثُمَّ قَامَتْ كَأَنَّهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا فَأَظْفَأَتْهُ، فَجَعَلَا يُرِيَانِهِ أَنَّهُمَا يَأْكُلَانِ، فَبَاتَا طَاوِيَيْن، فَلَمَّا أَصْبَحَ، غَدًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ مَثْثُكُمُ فَقَالَ: ((ضَحِكَ اللَّهُ اللَّيْلَةَ أَوْ عَجِبَ مِنْ فَعَالِكُمَا)) فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿ وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوْقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰذِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ} [الحشر: ٩] [طرفه في: ٤٨٨٩] [مسلم: ٥٣٥٩، ٥٣٦٠، ٥٣٦١؛ ترمذي: ٣٣٠٤]

مہمان کی خاطرتواضع کو، ہوی نے کہا کہ گھر میں بچوں کے کھانے کے سوااور کوئی چیز بھی نہیں ہے۔انہوں نے کہا کہ جو پچھ بھی ہے اسے نکال دواور چراغ جلالواور بچے اگر کھانا ما نگتے ہیں تو انہیں سلا دو۔ بیوی نے کھانا نکال دیا اور چراغ جلا دیااوراینے بچوں کو (بھوکا) سلا دیا۔ پھروہ ظاہرتو میکررہی تھیں جیسے جراغ درست کر رہی ہول لیکن انہوں نے اسے بجھا دیا۔اس کے بعد دونوں میاں ہوی مہمان پر ظاہر کرنے لگے کہ گویا وہ بھی ان کے ساتھ کھا رہے ہیں لیکن ان دونوں نے (اپنے بچوں سمیت رات) فاقہ سے گزار دی ، صبح کے وقت جب وہ صحابی آنحضرت مَاللَّيْظِ کی خدمت ميں آئے تو آپ نے فر مایا: "تم دونوں میاں بیوی کے نیک عمل پررات کواللہ تعالی ہنس یرا، یا (یفرمایا کهاسے) پندکیا۔ 'اس پرالله تعالی نے بدآیت نازل فرمائی: ''اور وہ (انصار) ترجیح دیتے ہیں اپنے نفسوں کے اوپر (دوسرے غریب صحابہ کو) اگر چہدہ خود بھی فاقہ ہی میں موں اور جواینی طبیعت کے بخل سے محفوظ رکھا گیا ، سوایسے ہی لوگ فلاح یانے والے ہیں۔''

تشوي: مجموع طور برانصار كي فضيلت ثابت وكل حديث اورباب ميس يمي مطابقت ب-

بَابُ قُول النَّبِي مَالِيُّكُمُّ:

((اقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِينِهِمُ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِينِهِم)).

٣٧٩٩ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُوْ عَلِيٍّ، قَالَ:حَدَّثَنَا شَاذَانُ، أَخُو عَبْدَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاج، عَنْ هِشَامٍ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنْسَ بْنَ مَالِكِ، يَقُولُ: مَرَّ أَبُوْ بَكُرٍ وَالْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُونَ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيْكُمْ؟ قَالُوا: ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ مُثْلِكُمَّ مِنَّا. فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ كُلُّكُمَّ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ قَالَ: فَخَرَجَ النَّبِيُّ مُلْكُمٌّ وَقَدْ عَصَّبَ عُلَى

باب: نبي كريم مَثَالِثَيْنِمُ كَافْرِمان:

''انصار کے نیک لوگوں کی نیکیوں کو قبول کرو اور ان کے غلط کاروں سے درگز رکرو۔''

(1999) مجے سے ابوعلی محمد بن میلی نے بیان کیا ،کہا ہم سے عبدان کے بھائی شاذان نے بیان کیا ، کہا مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا ، ہمیں شعبہ بن جاج فے خردی، آن سے ہشام بن زیدنے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس بن ما لک رہائشہ سے سنا ، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عباس ڈیلٹٹٹنا انصار کی ایک مجلس پر ہے گزرے ۔ دیکھا کہتمام اہل مجلس رو رہے ہیں۔ یوچھا آپ لوگ کیوں رورہے ہیں؟ مجلس والوں نے کہا کہ ابھی ہم رسول الله مَا الله (یہ نبی مَنَا اللَّهِ عَمْ مِن الوفات كاواقعه ہے) اس كے بعديہ نبی مَاللَّهُ عَلَم كَلَّ خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو داقعہ کی اطلاع دی۔ بیان کیا کہاس پر

رَأْسِهِ حَاشِيَةً بُرْدٍ هَالَ: فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدُهُ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((أُوْصِيْكُمْ بِالْأَنْصَارِ، فَإِنَّهُمْ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ، وَقَدْ قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ، وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ، فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِينِهِمْ)). [طرفه في: ٣٨٠١]

٣٨٠٠ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ، قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةً، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ مُشْغُمُمُ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةً، مُنْعَطِفًا بِهَا عَلَى مَنْكِبَيْهِ ، وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ . حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ! أَيُّهَا النَّاسُ، فَإِنَّ النَّاسَ يَكُنُرُونَ وَتَقِلُّ الْأَنْصَارُ، حَتَّى يَكُونُواْ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، فَمَنْ وَلِيَّ مِنْكُمْ أَمْرًا يَضُرُّ فِيهِ أَحَدًا أَوْ يَنْفَعُهُ، فَلْيَقْبُلُ مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَيَتَجَاوَزُ عَنْ مُسِينِهِمْ)). [راجع: ٩٢٧]

٣٨٠١ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنْسِ بْنِ مَالِكِ عَنِ النَّبِيِّ مُلْكُمَّ قَالَ: ((الْأَنْصَارُ كَوِشِيْ وَعَيْيَتِيْ، وَالنَّاسُ سَيَكُمُرُونَ وَيَقِلُّونَ، وَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِينِهِمْ)). [راجع: ٣٧٩٩]

[مسلم: ۲۹۴۰ ترمذی: ۳۹۰۷]

تھی۔راوی نے بیان کیا کہ پھر آ پ منبر پرتشریف لائے اوراس کے بعد پھر بھی منبر پرآپ تشریف ندلاسکے۔آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: دومیں منہیں انصارے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ وہ میرے جیم و جان ہیں انہوں نے اپن تمام ذمہ داریاں پوری کی ہیں لیکن اس کا بدلہ جو انہیں عابے تھا، وہ ملنا ابھی باقی ہے۔اس لئے تم لوگ بھی ان کے نیک لوگوں کی نیکیول کی فقد رکر ٹا اوران کے خطا کاروں سے درگز رکزتے رہنا۔''

(۲۸۰۰) ہم سے احمد بن یعقوب نے بیان کیا ، انہوں نے کہا ہم سے ابن غسل نے بیان کیا ، انہوں نے کہامیں نے عکرمہ سے سنا ، کہا کہ میں نے عبداللہ بن عباس ولی النا اسے سنا ، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم مالی النام بابرتشريف لائے آپ مَاليَّيْمُ اپنے دونوں شانوں پر جا دراوڑ ھے ہوئے تے ادر (سرمبارک پر) ایک سیاہ پی (بندهی ہوئی تھی) آپ منبر پر بیٹھ گئے اوراللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فر مایا: '' اما بعد! اے لوگو! دوسروں کی تو بہت کثرت ہوجائے گی لیکن انصار کم ہوجائیں گے اور وہ ایسے ہوجائیں مے جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے۔ بس تم میں سے جو خفس بھی کسی ایسے محكمه میں حاكم ہوجس كے ذريعيكى كونقصان دنفع پہنچا سكتا ہوتواسے انصار کے نیکوکاروں کی پذیرائی کرنی چاہیے۔اوران کے خطا کاروں ہے درگزر كرناحايي-"

(۳۸۰۱) ہم سے محد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غندر نے بیان کیا، کہا م سے شعبہ نے بیان کیا ، کہا کہ میں نے قادہ سے سنا اور انہوں نے حفرت انس بن ما لك والنين سے كه نبي كريم مَنْ اللَّيْمَ في فرمايا:"انصار میرےجسم وجان ہیں ۔ایک دورآئے گا کدوسرے لوگ تو بہت ہوجائیں گے بیکن انصار کم رہ جائیں گے۔اس لئے ان کے نیکو کاروں کی پذیرائی کیا كرنا،اورخطاكارول سےدرگزركياكرنا'

تشریج: یہاں تک امام بخاری مینید نے انصار کے نضائل بیان فرمائے اور آیات واحادیث کی روشنی میں واضح کرکے بتلایا کہ انصار کی محبت جزو ایمان ہے۔اسلام پران لوگوں کے بہت ہے احسانات ہیں۔ یہ وہ خوش نصیب مسلمان ہیں جن لوگوں نے رسول کریم منابیخ کی مدینہ میں میز بانی کا شرف حاصل کیااور یہ وہ لوگ ہیں کہ انہوں نے نبی کریم میں این کے عہد وفا با ندھا تھا! ہے پورا کردکھایا۔ پس ان کے لئے دعائے خبر کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ جولوگ انصاری کہلاتے ہیں جوعام طور پر کیڑا بنے کا بہترین کاروبار کرتے ہیں، جہاں تک ان کے نسب ناموں کا تعلق ہے، یہ فی الحقیقت انصار نبویہ ہی کے خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں، الحمد للذ آج بھی یہ حضرات نصرت اسلام ہیں بہت آگے آگے نظر آتے ہیں کشوالله سوادھم آمین اب آگے ان کے بعض افرادخصوص کے مناقب شروع ہوتے ہیں۔

بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بِاللهِ اللهِ اللهِ عَلَاللهُ عَلَا اللهُ اللهُ عَلَا اللهِ الله

تشوج: آپ ابوالعمان بن امر والقيس بن عبدالاهمل بن اورقبيله اوس كيآپ بوے سردار بين جيسے كه حضرت سعد بن عباده دلائي فزرج كے بوے ميں۔ بوے بيں۔

(۳۸۰۲) جھے ہے محر بن بشار نے بیان کیا، کہا جھے سے شعبہ نے بیان کیا،
ان سے ابواسحاق نے کہا کہ میں نے براء بن عازب رالٹیڈ سے سا، انہوں
نے بیان کیا کہ نبی کریم میالٹیڈ کم کے پاس ہدید میں ایک ریشی حلہ آیا تو
صحابہ اسے جھونے گے اور اس کی نرمی اور نزاکت پر تعجب کرنے گے۔
آپ نے اس پر فر مایا: دہ تہمیں اس کی نرمی پر تعجب ہے سعد بن معاذر اللہ تنافی نہ کے رومال (جنت میں) اس سے کہیں بہتر ہیں یا (آپ نے فر مایا کہ '
اس سے کہیں زیادہ نرم و نازک ہیں۔' اس حدیث کی روایت قیادہ اور
زہری نے بھی کی ہے ، انہوں نے انس ڈالٹی سے سا، انہوں نے نبی
کریم میالٹی کے سے روایت کیا ہے۔

(۳۸۰۳) جھے ہے جمہ بن متنی نے بیان کیا ، کہا ہم سے ابوعوانہ کے داما دفعنل بن مُساوِر نے بیان کیا ، کہا ہم سے اممش نے ، ان سے ابوسفیان نے اور ان بن مُساوِر نے بیان کیا کہ ہیں نے رسول اللہ مَنا الله عَنا الله

٣٨٠٢ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِيْ السَحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ: أَهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ شَعْبَةً أَنْ أَهْدِيَتُ لِلنَّبِيِّ مَقْوَلُ: أَهْدِيَتُ لِلنَّبِيِّ مَقْوَلُ: (أَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِينِهَا قَالَ: ((أَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِينِهَا قَالَ: ((أَتَعْجَبُونَ مِنْ لِينِهِا قَالَ: ((أَتَعْجَبُونَ مَنْ لِينِهِا قَالَ: ((أَتَعْجَبُونَ مَنْ لِينِهِا قَالَ: ((أَتَعْجَبُونَ مَنْ لِينِهِا قَالَ: ((أَتَعْجَبُونَ مَنْ لِينِهُا قَالَ: ((أَتَعْجَبُونَ مَنْ لِينِهِا قَالَ: ((أَتَعْجَبُونَ مَنْ لِينِهِا قَالَ: ((أَتَعْجَبُونَ مَنْ لِينِهُا قَالَ: ((أَتَعْجَبُونَ مَنْ لِينِهُا عَلَى النَّهُ عَلَى النَّهُ عَلَى النَّهُ عَلَى النَّهُ عَلَيْهُ الْمُنْ لِينَ لَهُ عَلَى النَّهُ عَلَى النَّهُ عَلَى النَّهُ عَلَى النَّهُ عَلَى الْعَلَى الْعُلَى الْعَلَى الْعُلَى الْعَلَى الْعَلَى

٣٨٠٣ حَدَّثَنَا الْمُضْلُ بْنُ مُسَاوِرٍ، خَتَنُ أَبِيْ عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُسَاوِرٍ، خَتَنُ أَبِيْ عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوعُوانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ سَمِعْتُ النَّبِي سُفْيَا أَبُو صَالِح يَقُولُ: ((اهْتَزَّ الْعُرُشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بَنِ مُعَادِ)). وَعَنِ النَّبِي مُشْهَا مِثْلَهُ. فَقَالَ رَجُلُ مَعَادٍ)). وَعَنِ النَّبِي مُشْهَا مِثْلَهُ. فَقَالَ رَجُلُ عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِي مُشْهَا مِثْلَهُ. فَقَالَ رَجُلُ فَقَالَ: ((اهْتَزَّ السَّرِيرُ)). لِجَابِرِ: فَإِنَّ الْبَرَاءَ يَقُولُ: ((اهْتَزَّ السَّرِيرُ)). فَقَالَ: ((اهْتَزَّ عَرْشُ سَمِعْتُ النَّبِي مُشْهَا فِي النَّبِي مُشْهَا فِي النَّبِي مُشْهَا فَي النَّبِي مُشْهَا فَي النَّبِي مُشْهَا فَي النَّبِي مُشْهَا اللَّهُ عَرْشُ اللَّوْمُ اللَّهُ الْبَرَاءَ عَلْمُ اللَّهُ الْمَالَةِ عَرْشُ اللَّهُ مُنْ لِمُؤْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَادٍ)).

تشریع: روایت بین اس عدادت اوروشنی کی طرف اشارہ ہے جوانصار کے دوقبیلوں ،اوی وخزرج کے درمیان زمانہ جاہلیت میں تھی لیکن اسلام کے بعداس کے ابڑا اس کے بحداس کے ابڑا اس کے بعداس کے ابڑا اس کے بعداس کے ابڑا اس کی جو بھی باتی نہیں رہ گئے بھے جھارت سعد بڑا تھی تھیا۔ اوس کے سردار سے اور حضرت براہ بڑا تھی کہ اس پر افی دشنی کی وجہ سے انہوں نے پوری طرح حدیث نہیں بیان کی ۔ بہر حال عمر ترشن اور سریر ہردو کے بلنے کے بارے میں صدیف آئی میں اور دونوں صورتوں کی محدثین نے بیتشریح کی ہے کہ اس میں حصرت سعد بن معاذ رہا تھی کی موت کو ایک حادث عظیم بتایا گیا ہے آپ کے مرتبہ کو گھٹانا کسی کے بھی شامنے نہیں ہے۔

٢٨٠٤ حَدَّنَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةً، قَالَ: حَدَّنَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ أَبِي أَمَامَةً بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفِ، عَنْ أَبِي أَمَامَةً بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفِ، عَنْ أَبِي سَعْدِ الْحُدْرِيِّ أَنَّ أَنَاسًا نَزَلُوْا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَادٍ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ، فَلَمَّا بَلَغَ قَرِيْبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ حِمَارٍ، فَلَمَّا بَلَغَ قَرِيْبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ النَّبِيُ مُلْكِمًا إِنَّ هَوُلَاءٍ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ)). النَّيِ مُكْمِلًا إِنَّ هَوُلَاءٍ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ)). قَالَ: ((حَكَمْتُ بِحُكْمِ الْمَلِكِ)). وَتَسْبَى ذَرَارِيَّهُمْ. قَالَ: ((حَكَمْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ)). [راجع: ٣٠٤٣] . وتَشْبَى ذَرَارِيَّهُمْ الْمَلِكِ)). [راجع: ٣٠٤٣]

(۳۸۰۳) ہم سے محد بن عراق نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا ان سے سعد بن ابراہیم نے ، ان سے ابوا مامہ بن ہمل بن حنیف نے اور ان سے معد بن ابراہیم نے ، ان سے ابوا مامہ بن ہمل بن حنیف نے اور قریظہ) نے سعد بن معاذ رفائے کے کوالٹ مان کر ہتھیارڈ ال دیے تو آئیس المانے کے لئے آ دی بھیجا گیا اور وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ جب اس جگہ کے قریب بہنچ جے (نبی کریم مَانَّیْنِمُ نے ایام جنگ میں) نماز پڑھنے کے لئے متحب کیا ہوا تھا تو نبی کریم مَانَّیْنِمُ نے ایام جنگ میں) نماز پڑھنے کے لئے متحب کیا ہوا تھا تو نبی کریم مَانَّیْنِمُ نے صحابہ نے فرمایا: ''اپنے سب کے لئے متحب کیا ہوا تھا تو نبی کریم مَانَّیْنَمُ نے ضحابہ نے روارکو لینے کے لیے سب ہم محفل کے بیا آپ سے بہتر محفل کے لیے یا (آپ نے بر دارکو لینے کے لیے مان کر ہتھیارڈ ال دیے ہیں۔'' حضرت سعد رفیائی نے کہا پھر میرا فیصلہ یہ کی مورتوں ، بچوں کو جنگی قیدی بنالیا جائے ۔ آ مخضرت مَانَّیْنُمُ نے فرمایا کہ فیصلہ کیا یا (آپ نے یہ فرمایا کہ فیصلہ کیا یہ فرمیا کہ کورتوں ، بچوں کو مطابق فیصلہ کیا یا (آپ نے یہ فیصلہ کیا یا (آپ نے یہ فیصلہ کیا یہ کورتوں کیا کہ کی مطابق فیصلہ کیا یہ کہ کورتوں کیا کہ کورتوں کیا کہ کیا کہ کیا کہ کا کے مطابق فیصلہ کیا یہ کیا کہ کورتوں کیا کہ کا کورتوں کیا کہ کیا کہ کورتوں کیا کہ کورتوں کیا کو کیا کہ کیا گورتوں کیا کہ کے مطابق فیصلہ کیا کہ کے کورتوں کیا کے مطابق فیصلہ کی مطابق فیصلہ کیا کہ کورتوں کیا کیا کہ کورتوں کیا کہ کورتوں کیا کہ کورتوں کیا کہ کورتوں کیا کہ ک

تشوجی: اس سے حضرت سعد بن معافر ولائٹن کی فضیلت ٹابت ہوئی۔ ان کا تعلق انسار سے تھا، بڑے دائشمند تھے، یہود بنو قریظ نے ان کو ٹالٹ سلیم کیا مگر بیاطمینان نہ دلایا کہ وہ اپنی جنگ جوفطرت کو بدل کرامن پہندی افتیار کریں گے اور فساد اور سازش کے قریب نہ جا کیں گے اور بغاوت سے باز رہیں گے، مسلمانوں کے ساتھ غداری نہیں کریں گے۔ ان حالات کا جائزہ لے کر حضرت سعد بن معافر ولٹائٹنڈ نے وہی فیصلہ دیا جو قیام امن کے لئے مناسب حال تھا، نی کریم مُناٹینے کے بھی ان کے فیصلے کی تحسین فرمائی۔

بَابٌ: مَنْقَبَةُ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ بلب: اسيد بن هنراور عباد بن بشر طَالِحُهُمُا كَ فَضيلت وَعَبَّادِ بْنِ بِشُو

تشوج : اسيد بن حفير بن ساك بن عيك الهملى خزر جى بيل جوجنگ احدين ني كريم مَن النظم كساته فابت قدم رب-٢٠ هين ان كانقال بوار ٥٠٠٠ حدَّدَ مَن عَلِي بن مسلم في بيان كيا ، كما بم سے حبان في بيان كيا ، ٢٨٠٥ حدِّدَ مَن عَلى بن مسلم في بيان كيا ، كما بم سے حبان في بيان كيا ،

کہا ہم سے ہمام نے بیان کیا ، انہیں قادہ نے خبر دی اور انہیں حضرت انس بٹائٹنؤ نے کہ نبی کریم مظافیق کی مجلس سے اٹھ کر دو صحابی ایک تاریک رات میں (اپنے گھر کی طرف) جانے لگے تو ایک غیبی نوران کے آگے آ کے چل رہا تھا، پھر جب وہ جدا ہوئے تو ان کے ساتھ ساتھ وہ نور بھی الگ الگ ہوگیا اور معمر نے ثابت سے بیان کیا اور ان سے حضرت انس بنالفیزنے کہ اسید بن حفیر طالفیز اور ایک دوسرے انصاری صحالی (کے ساتھ يدكرامت پيش آئي تھى)اور حماد نے بيان كيا أنہيں ثابت نے خبردى اور انہیں حضرت انس رالٹنو نے کہ اسید بن حفیر اور عباد بن بشر والٹھنا میہ دونوں نبی کریم مَا لَیْنِظِم کے پاس تھے۔ (پھر یہی حدیث بیان کی)

بَابُ مَنَاقِبِ مُعَاذِ بُنِ جَبَلِ

حَبَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ أَخْبَرَنَا

قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ أَنَّ رَجُلَيْنٍ، خَرَجَا مِنْ

عِنْدِ النَّبِيِّ مُلْكُلِّمُ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ ، وَإِذَا نُورٌ

بَيْنَ أَيْدِيْهِمَا حَتَّى تَفَرَّقَا، فَتَفَرَّقَ النُّوْرُ

مَعَهُمَا. وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنِّسٍ: أَنَّ

أْسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَرَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ. وَقَالَ

حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ أُسَيْدُ

ابْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ عِنْدَالنَّبِيِّ مَا لَكُمَّ النَّبِيِّ مَا لَكُمَّ اللَّهُ

باب:معاذبن جبل طالعية كفضائل كابيان

قشوج: يان سر بزرگون مين سے بين جوبيعت عقيد مين شريك بوئے تھے عبد نبوى مَثَاثِيْنِ مين عبدالله بن مسعود الله يك سان كا بھا كي جارہ قائم كيا

٣٨٠٦ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرُو قَالَ: سَبِمِعْتُ النَّبِيُّ مُكْتُكُمٌ يَقُولُ: ((اسْتَقُرِوُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُلَيْفَةً، وَأَبَيٌّ، وَمُعَاذ بُنِ

(۳۸۰۷) مجھ سے محد بن بشار نے بیان کیا ،انہوں نے کہا ہم سے غندر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا،ان سے عمرو نے ،ان سے ابراہیم نے ،ان سے مسروق نے اوران سے حضرت عبداللہ بن عمرو دلاللفؤنے بیان كياكه مين في تى كريم مَا لَيْهِمْ سے سنا آپ في فرمايا: "قرآن جار (حضرات صحابه)عبدالله بن مسعود ، ابوحذیفه کے غلام سالم ،الی بن کعب اورمعاذبن جبل رخي النيخ سے سيکھو۔''

جَبَلُ)). [راجع: ٣٧٥٨]

تشويج: ني كريم مَن الين لم كريم مَن الين المرين عبر الله عن المرين خصوص شاركي جات تصداس لي ني كريم مَن الين لم الاساتذه قرآن مجيد كي حيثيت سے نامر دفر مايا يہ جتنا برا شرف ہے اسے الل ايمان ،ى جان كے بيں -

باب:سعد بن عباده رطالتين كى فضيلت كابيان بَابٌ: مَنْقَبَةُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةً

و وَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلا صَالِحًا. حضرت عائشه وَلَيْ النَّهُ الدوه (واقعه فك س) يهلي بي مروصالح تقيد

تشريج: "ذكرت عائشة فيه ماداربين سعد بن عبادة واسيد بن حضير من المقالة فاشارت عائشة الى ان سعدا كان قبر تلك المقالة رجلا صالحا ولا يلزم منه ان يكون خرج من هذه الصفة "(فتح) يعنى حفرت عائش وللنها كايدة كرحفرت سعد بن عباده اوراسیدین حنیر ڈاٹنٹنا کے درمیان ایک باہمی مقالہ ہے متعلق ہے جس میں حضرت عائشہ ڈٹنٹٹا نے بیاشار وفرمایا ہے کہ اس قول یعنی حدیث الگ سے يهلے بيصالح آ دي شھاس سے بيلاز منہيں آتا كه بعد ميں دواس صفت سے محروم ہو مگئے۔

٣٨٠٧ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، (١٨٠٤) م سے اسحاق نے بيان كيا ، انہوں نے كہا م سے عبدالعمدنے حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، حَدَّثَنَا قَتَادَةً ، قَالَ: سَمِعْتُ بیان کیا ، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا ، کہم سے قادہ نے بیان أَنْسَ بْنَ مَالِكِ قَالَ أَبُوْ أُسَيْدِ: قَالَ رَسُولُ کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس بن مالک والفؤ سے سنا کہ اللَّهِ مِنْكُمَّةُ: ((خَيْرُ دُوْرِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ، حضرت ابواسيد وللفيَّذ ني بيان كيا كدرسول الله مَاليَّيِّمُ في فرمايا: "انصاركا ثُمَّ بَنُوْ عَبُدِالْأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بُنِ بہترین گھرانہ بونجار کا گھرانہ ہے، پھر بنوعبدالا شہل کا، پھر بنوعبدالحارث الْغَزْرَجِ، ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَةً وَفِي كُلِّ دُوْرٍ کا، پھر بنوساعدہ کا اور خیرانصار کے تمام گھرا ٹوں میں ہے۔'' حضرت سعد بن عبادہ نے کہااور دہ اسلام قبول کرنے میں بری قدامت رکھتے تھے کہ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ)). فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ ـُوَكَانَ ذَا قِدَم فِي الْإِسْلَامِـ أَرَى رَسُوْلٌ میرا خیال ہے ، آنخضرت مَالیّنِمُ نے ہم پر دوسروں کوفضیلت دے دی اللَّهِ مَوْ اللَّهِ مَوْ اللَّهِ عَلَيْنًا . قَالَ لَهُ: قَدْ ب-ان علياكم الخضرت مَا اللَّهِ عَلَيْم فَم كريمي توبهت ولوكول ير فضیلت دی ہے۔(اعتراض کی کیابات ہے)۔

فَضَّلَكُمْ عَلَى نَاسٍ كَثِيْرٍ. [راجع: ٣٧٨٩] تشویج: الثاتر جمہ: بڑے افسوں کے ساتھ قار کین کرام کی اطلاع کے لئے لکھ رہا ہوں کہ موجودہ تراجم بخاری شریف میں بہت زیادہ بے پردائی ے کام لیا جارہا ہے جومیح بخاری جیسی اہم کتاب کا ترجمہ کرنے والے کے مناسب نہیں ہے، یہاں حدیث کے آخری الفاظ یہ بین:" فقیل له قد فضلكم على ناس كثير "ان كاترجمه كتاب تنبيم البخارى ديوبندى ميل يول كيا كيا ج: "آپ سے كها كيا كه بى كريم مَا الينظم نے آپ بربہت سے قبائل کونسیلت دی ہے۔ "خودعلائے کرام ہی غور فر ماسکیں مے کہ بیتر جمہ کہاں تک صحیح ہے۔

بَابُ مَنَاقِبِ أَبَيِّ بُنِ كَعْبٍ

تشويعي: بيانصاري خزرجي بين جوبيعت عقبه مين شريك اور بدر مين بھي تھي، ١٩٠٠ هين ان كاوصال موا۔ (والشيئر)

٣٨٠٨ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةً، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، قَالَ: ذُكِرَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو فَقَالَ: ذَاكَ رَجِلِ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ مُلْكُمُّ يَقُولُ: ((خُنُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ. فَبَدَأَ بِهِ. وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُدَيْفَةَ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَأَبِّي بْنِ كَعْبِ)).

(۲۸۰۸) ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عروبن مرہ نے ،ان سے ابراہیم نے ،ان سے مسروق نے بیان کیا کہ عبدالله بن عمر فالفجل كمجلس من حضرت عبدالله بن مسعود والفياف كاذكرآيا تو انہوں نے کہا کہ اس وقت سے ان کی محبت میرے دل میں بہت بیٹھ گئ جب میں نے رسول کریم مُناتیظم کو بدفرمائے سا کہ قرآن حارآ دمیوں سے سیکھو " عبداللہ بن مسعود سے ، آنخضرت مُلَّالِيْظِم نے انہيں كے نام سے ابتداکی ، اور ابوحذیفہ کے غلام سالم سے ،معاذین جبل سے اور ابی بن کعب دی انداز ہے۔''

باب: ابی بن کعب طالعی کے فضائل کا بیان

اراجع: ۲۷۵۸]

٣٨٠٩ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَارٍ، قَالَ: (٣٨٠٩) مجھے محد بن بثار نے بیان کیا، کہا ہم سے غندر نے بیان کیا، کہا

حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ:سَمِعْتُ شُعْبَةً، سَمِعْتُ قَتَادَةً، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ مَا اللَّهُ أَمْلُ إِلَّهُ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقُوّاً عَلَيْكَ: ﴿ لَمُ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا ﴾)). [البينة: ١] قَالَ: وَسَمَّانِيم؟ قَالَ: ۪ ((نَعُمُ)) فَبَكَي. [اطرافه في: ٤٩٥٩، ٤٩٦٠، ٢٤٩٦] [مسلم: ١٨٦٥،

بَابُ مَنَاقِبِ زَيْدِ بُنِ ثَابِتٍ

٣٨١٠ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى،قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةً، عَنْ أُنسِ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ مُ اللَّهُمْ أَرْبَعَةً ، كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ: أُبِّي ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلِ، وَأَنَّهِ زَيْدٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ. قُلْتُ لِأَنْسٍ: مَنْ أَبُوْ زَيْدٍ؟ قَالَ: أَحَدُ عُمُوْمَتِيْ. [أطرافه في: ٣٩٩٦، ٣٠٠٨، ٥٠٠٤][مسلم:

۲۳٤٠ ترمذي: ۳۷۹٤]

تشويج: حضرت زيد بن ثابت ر الفين كاتب وى كم مهورين اور برا شرف بجوآب كوحاصل ب-

بَابٌ مَنَاقِبِ أَبِي طُلْحَةَ

تشوي: حضرت ابوطلحة زيد بن سبل بن اسود خافو انسارى خزرجى مين ام انس جافية كے خاوند ميں عالبًا ٣ ه مين ان كا انقال بوا۔

٣٨١١ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَر، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ، عَنْ أَنْسٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدِ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ مُلْتُكُمُّ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَي النَّبِيِّ مُلْكُمُّ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحَجَّفَةٍ لَهُ، وَكَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ رَجُلاً رَامِيًا شَدِيْدَ الْقِدِّ، يَكْسِرُ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنَ أَوْ ثَلَاثًا، وَكَانَ الرَّجْلُي يَمُرُّ مَعَهُ

كديين نے شعبہ سے سناء انہوں نے قادہ سے سنا اور ان سے حضرت انس بن مالک والنفظ نے بیان کیا کہ نبی کریم مالی ایم نے حضرت الی بن كعب وللنَّوْزُ بي فرمايا: "الله تعالى في مجهة حكم ديا ہے كه ميں تم كوسورة ﴿ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا ﴾ ساؤل - "حضرت الى بن كعب والنفط بول كياالله تعالى نے ميرا نام ليا ہے؟ آنخضرت مل فيكم نے فرمايا كد إن اس پر حضرت ابی بن کعب راتفیه فرط مسرت سے رونے لگے۔

باب: زیدبن ثابت ر الله: کے فضائل کا بیان۔

(٣٨١٠) مجمد سے محد بن بشار نے بیان کیا ، کہا ہم سے کیل نے بیان کیا ، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا ،ان سے قادہ نے اور ان سے حضرت انس بن ما لک اللفظ نے کہ بی کریم منافیظ کے زمانے میں جارة دی جن کاتعلق قبیلہ انسارے تھا قرآن مجید جمع کرنے والے تھے، الی بن کعب، معاذ بن جبل ابوزيداورزيد بن ثابت شائيم، ميس في يو چها، ابوزيدكون بير؟ انهول في فرمایا کهوه میرے ایک چھاہیں۔

باب حضرت ابوطلحه رهائنه کے فضائل کا بیان

(۳۸۱۱) ہم سے ابومعمر نے بیان کیا ، کہا ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا ، کہا ہم سے عبدالعزیز بن صهیب نے بیان کیا ، اور ان سے انس طالفتھ نے بیان کیا کہ احد کی لڑائی کے موقع پر جب محابہ ہی کریم مُلَاثِیمًا کے قریب ے ادھر ادھر چلنے لگے تو ابوطلحہ وہلائنے اس وقت اپنی ایک ڈھال سے ٱنخضرت مَنَا لِيَنِهِمُ كَي حَفَاظت كرر ہے تقے حضرت ابوطلحہ بڑے تیرا نداز تھے اورخوب مینی کر تیرچلایا کرتے تھے۔ چنانچداس دن دویا مین کمانیں انہوں نے توڑ دی تھیں ۔ اس وقت اگر کوئی مسلمان ترکش لئے ہوئے گزرتا تو

آنخضرت مَنَا لِيُنِمُ فرمات كُهُ 'أَس ك تيرابوطلحه كودك دو' ' نبي أكرم مَنَا لَيْنِمُ حالات معلوم کرنے کے لئے اچک کر دیکھنے لگتے تو ابوطلحہ رہائٹن عرض كرتے يانى الله! آپ پرميرے ماں باپ قربان موں ا چك كرملاحظه نه فرمائیں بہیں کوئی تیرآپ کونہ لگ جائے۔میراسینہ آنحضرت مَالَّیْمِ کے سیند کی ڈھال بنار ہااور میں نے عائشہ بنت ابی براورام سلیم را انوالحد کی بیوی) کود یکھا کہ اپناازارا تھائے ہوئے (غازیوں کی مددمیں)بدی تیزی کے ساتھ مشغول تھیں (اس خدمت میں ان کوانہاک واستغراق کی وجہ سے کپٹر وں تک کا ہوش ندتھا یہاں تک کہ) میں ان کی پنڈلیوں کے زیور دکھ سکتا تھا۔انتہائی جلدی کے ساتھ مشکیزے اپنی پیٹھوں پر لئے جاتی تھیں اور مسلمانوں کو پلا کرواپس آتی تھیں اور پھرانہیں بھر کر لے جاتیں اوران کا یانی مسلمانوں کو بلاتیں۔اور ابوطلحہ ڈاٹٹیؤ کے ہاتھ سے اس دن دویا تین مرتبہ لکوارچھوٹ کر گریڑی تھی۔

الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ: ((انْشُرْهَا لِأَبِي طُلُحَةً)). فَأَشْرَفَ النَّبِيُّ مَالِئَكُمُ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ، فَيَقُولُ أَبُوْ طَلْحَةً: يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِلَّهِيْ أَنْتَ وَأَمِّيْ، لَا تُشْرِفْ يُصِيبُكَ سَهُمَّ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ، نَحْرِي دُوْنَ نَحْرِكِ. وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةً بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأَمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ، أَرَى خَدَمَ سُوْقِهِمَا، تُنْقِزَان الْقِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا، تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ، ثُمَّ تَرْجِعَان فَتَمْلَآنِهَا، ثُمَّ تَجِيْنَانِ فَتُفْرِغَانِهِ فِيْ أَفْوَاهِ الْقَوْمِ، وَلَقَدْ وَقَعَ الشَّيْفُ مِنْ يَدِ أَبِي طَلَحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ، وَإِمَّا ثَلَاثًا. [راجع: ٢٨٨٠]

تشوي : يدمفرت ابوطلحه بالليم مشهورانسارى عامد بين جنبول في جنگ احد مين اس يامردى كي ساته نبي كريم مَثَاليَّةِ كي خدمت كاحق اداكيا بلكه قیامت تک کے لئے ان کی بیضدمت تاریخ اسلام میں فخرب یادر کھی جائے گی۔اس حدیث سے بیجی معلوم ہوا کہ جنگ و جہاد کے موقعہ پرمستورات کی خد مات بوی اہمیت رکھتی ہیں ، زخیوں کی مرہم پٹی کرنا اور کھانے پانی کے لئے مجاہدین کی خبر لینا بیخوا تین اسلام کے مجاہدانہ کارنا ہے اوراق تاریخ پر سنہری حرفوں سے لکھے جا کیں گے گرخوا تین اسلام پورے حجاب شرعی کے ساتھ بیضد مات انجام دیا کرتی تھیں ۔

باب:عبرالله بن سلام والني كفضائل كابيان

بَابٌ: مَنَاقِبُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ سَلَامٍ تشويج: يبوقيقاع ميس سے بين ،آل يوسف عاليكا سے ان كاتعلق ب_ جابليت مين ان كانام حسين تفار اسلام كے بعد ني كريم مَن اليكام في ان كا نام عبدالله بن سلام رفايفنو ركاديا يسهم حيس ان كانتقال موا_

(٣٨١٢) م سے عبداللہ بن يوسف نے بيان كيا، انہوں نے كہا كميس نے امام ما لک سے سنا، وہ عمر بن عبید اللہ کے مولی ابونضر سے بیان کرتے تھے، وہ عامر بن سعد بن الی وقاص نے اوران سے ان کے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص والنفو) نے بیان کیا کہ میں نے نی کریم مَالیفو سے عبداللہ بن سلام طالفنا کے سوااور کسی زمینی باسندے کے متعلق ینہیں سنا کہ ' وہ اہل جنت میں سے ہیں۔' بیان کیا کہ آیت ﴿وَشَهِدُ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي اِسْوَانِیْلَ ﴾ انہیں کے بارے میں نازل ہوئی تھی (راوی حدیث عبداللہ بن پوسف نے) بیان کیا کہ مجھے نہیں معلوم آیت کے نزول کے متعلق ما لک کا

٣٨١٢ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِاللَّهِ عَنْ عَامِرٍ بْنِ سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَاصٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيُّ مَا اللَّهُ إِلَّهُ وَلُ لِأَحَدِ يَمْشِيْ عَلَى الْأَرْضِ: إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بنِ سَلَامٍ قَالَ: وَفِيْهِ نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: ﴿ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ ﴾. الآية [الأحقاف:١٠]

نى كرىم ئالتائىك اصحاب دولك كي فضيله

قَالَ: لَا أَذْرِي قَالَ مَالِكَ: الآيَةَ أَوْ فِي قُولَ عِياصديث مِن العظر تقا-

الْحَدِيْثِ. [مسلم: ٦٣٨٠]

تشويج: حضرت عبدالله بن سلام مهور يبودي عالم تع جورسول كريم مَالتَيْخ ك مدينه من تشريف آوري برآب كي علامات نبوت وكيوكرمسلمان مو م الله عقر نبي كريم من الينظم نان كے لئے جنت كى بشارت پیش فرمائى اور آيت قرآنى: ﴿ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ مِنِنَى إِسْرَاءِ يْلَ ﴾ (٢٠/الاحاف:١٠) میں اللہ نے ان کاذ کرخیر فر مایا دوسری حدیث میں بھی ان کی منقبت موجود ہے۔

(٣٨١٣) مجھ سے عبداللہ بن محد نے بیان کیا ، کہا ہم سے از ہرسان نے بیان کیا ،ان سے ابوعوانہ نے ،ان سے محد نے اور ان سے قیس بن عباد نے بیان کیا کہ میں مجد نبوی میں بیٹا ہواتھا کہ ایک بزرگ مجدمیں داخل ہوئے جن کے چرے پرخشوع وخضوع کے آثار ظاہر تھے لوگوں نے کہا کہ بیر بزرگ جنتی لوگوں میں ہیں؟ پھرانہوں نے دورکعت نماز مختفر طریقہ پر پڑھی اور باہرنکل گئے ۔ میں بھی ان کے پیچھے ہولیا اور عرض کی کہ جب آ پ مجد میں داخل ہوئے تھے تو لوگوں نے کہا کہ یہ بزرگ جنت والوں میں سے بیں ۔اس پرانہوں نے کہا اللہ کی شم ایکی کے لئے الی بات زبان سے زکالنا مناسب نہیں ہے جے وہ نہ جانتا ہواور میں تہہیں بتاؤں گا كدايا كول إ - نى كريم مَا الله كالمائل عن من في ايك خواب و یکھا اور آنخضرت مَالیّنیم سے اسے بیان کیا۔ میں نے خواب بید یکھا تھا کہ جیسے میں ایک باغ میں مول ، پھر انہوں نے اس کی وسعت اور اس كسرره زارول كا ذكركياس باغ كے درميان ميں ايك او ب كا كھمبا ہے جس کا نچلا حصہ زمین میں ہے اور او پر کا آسان پر اور اس کی چوٹی پر ایک گھنادرخت ہے۔(العروة) مجھے کہا گیا کداس پر چڑھ جاؤیس نے کہا کہ مجھ میں تو اتن طاقت نہیں ہے اسے میں ایک خادم آیا اور پیھے سے میرے کپڑے اس نے اٹھائے تو میں چڑھ گیا اور جب میں اس کی چوٹی پر پہنچ گیا تو میں نے اس محضے درخت کو پکڑلیا۔ مجھ سے کہا گیا کہ اس درخت کو پوری مضبوطی کے ساتھ پکڑ لے۔ ابھی میں اسے اپنے ہاتھ سے پکڑے موئے تھا کہ میری نیند کھل گئی۔ بیخواب جب میں نے نبی منافیظم سے بیان کیاتو آپ نے فرمایا کہ 'جو باغ تم نے دیکھاہے، وہ تواسلام ہے اور اس میں ستون اسکام کا ستون ہے اور عروہ (گھنا درخت) عروۃ الوقی ہاں لئے تم سلام پرمرتے دم تک قائم رہو گے۔'' یہ بزرگ عبداللہ بن

٣٨١٣ حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُجَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِيْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ، فَدَخَلَ رَجُلْ عَلَى وَجْهِهِ أَثَرُ الْخُشُوعِ، فَقَالُوا: هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. فَصَلِّي رَكْعَتَيْن تَجَوَّزَ فِيْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ، وَتَبِعْتُهُ فَقُلتُ: إِنَّكَ حِيْنَ دَخَلتَ الْمَسْجِدَ قَالُوا: هَذَا رَجُلْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. قَالَ: وَاللَّهِ! مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُوْلَ: لَا يَعْلَمُ وَسَأْحَدَّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَأَيْتُ رُوْيَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ مَا اللَّهِ مَا اللَّهُ اللَّهُمَّ اللَّهُمَّ اللَّهُمَّ اللَّهُمَّ عَلَيْهِ، وَرَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ- ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا۔ وَسُطَهَا عَمُوٰذٌ مِنْ حَدِيْدٍ، أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ، فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيْلَ لَهُ: ارْقَهْ. قُلتُ: لَا أَسْتَطِيْعُ. قَأَتَانِيْ مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِيْ مِنْ خَلْفِيْ، فَرَقِيْتُ حَتَّى كُنْتُ فِيْ أَعْلَاٰهَا، فَأَخَذَّتُ بِالْعُرْوَةِ، فَقِيْلَ لِيْ: اسْتَمْسِكْ. فَاسْتَيْقَظْتُ وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي، فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ مَلْكُمٌّ قَالَ: ((تَلُكَ الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ، وَدَّلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ، وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقَى، فَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تُمُونُتَ)). وَذَاكَ الرَّجُلُ سلام ڈاٹٹنے تھے اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا ، ان سے معاذ نے بیان کیا ،

ان سے ابن عون نے بیان کیا، ان سے محد نے ،ان سے قیس بن عباد نے

بیان کیاعبداللد بن سلام بناتی سے انہوں نے منصف (خادم) کے بجائے

(۳۸۱۴) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے ،ان

سے سعید بن انی بردہ نے اوران سے ان کے والد نے کہ میں مدینہ منورہ

حاضر بواتويس فعبدالله بن سلام والنفظ سے ملاقات كى ، انہول نے كما:

آ وُتَهَهِيں مِيں ستواور تھجور کھلا وَل گااورتم ايك (باعظمت) مكان ميں داخل

ہوگے (کدرسول الله مَالَيْتِا مجمی اس میں تشریف لے گئے تھے) پھر آپ

نے فرمایا تہارا قیام ایک ایسے ملک میں ہے جہال سودی معاملات بہت

عام ہیں اگرتمہارا کسی مخص پر کوئی حق ہوا در پھروہ تمہیں ایک تنکے یا جو کے

ایک دانے یا ایک گھاس کے برابر بھی ہدیدد نے واسے قبول نہ کرنا کیونکہ وہ

مھی سود ہے ۔نظر ابو داؤر اور وہب نے (اپنی روایتوں میں) البیت

وصيف كالفظ ذكركماب

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ.

وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ بْنُ عُبَادِ، عَنِ ابْنُ سَلَامٍ، وَقَالَ: وَصِيْفٌ مَكَانَ مِنْصَفِ. [طرفاه في: ٧٠١٠، ٧٠١٤] [مسلم:

٣٨١٤ حَدَّثَنَا شُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةً ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةً ، عَنْ أَبِيْهِ، أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ سَلَامِ فَقَالَ: أَلَا تَجِيْءُ فَأَطْعِمَكَ سَوِيْقًا وَتَمْرُا، وَتَدْخُلَ فِي بَيْتٍ؟ ثُمَّ قَالَ: إِنَّكَ بأرْض الرِّبَا بِهَا فَاش، إِذًا كَانَ لَكَ عَلَى رَجُل حَتٌّ فَأَهْدَى إِلَيْكَ حِمْلَ تِبْن، أَفِي حِمْلَ شَعِيْرِ أَوْ حِمْلَ قَتُّ، فَلَا تَأْخُذُهُ، فَإِنَّهُ رِبًا. وَلَمْ يَذْكُرِ النَّضْرُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَوَهْبُ عَنْ شُعْبَةَ: الْبَيْتَ. [طرفه في: ٤٣٤٣]

بَابُ تَزْوِيْجِ النَّبِيِّ مَا لَكُمْ خَدِيْجَةً، وفضلها

(گھر) کا ذکر نہیں کیا۔ باب: حضرت خدیجه ظافیناً سے نبی کریم مَاَ اللّٰیمَ کی شادى اوران كى فضيلت كابيان

تشويج: حضرت خديجه وللفي المنت خويلد بن اسد بن عبدالعزى نبي كريم مَن اليَّيْمَ عن الحريم مال كي هي اورآب كي عمر ٢٥ مال كي تھی رسول الله مَثَالِیْجُم کے لئے ان سے اولا دہمی ہوئی ۔ جرت ہے، ۵ سال قبل ان کا انتقال ہوا۔ ٹی کریم مُثَالِیْجُم کوآپ کی جدائی ہے تخت رخج ہوا تھا_(خانفیا)

> ٣٨١٥ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَام بْن عُرْوَةً، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ جَعْفَر، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ مَا اللَّهُ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهُ مَا اللَّهِ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهِ مَا اللَّهُ مَلًا اللَّهُ مَا اللّهُ مَا اللَّهُ مِنْ الللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّمْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ الل حَدَّثَنِيْ صَدَقَةُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هشَام عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ جَعْفَر

(۳۸۱۵) مجھ سے محد نے بیان کیا، کہاہم کو خبر دی عبیدہ نے ، انہیں بشام بن عروہ نے ،ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن جعفر سے سنا ، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت علی والنیو سے سنا ، انہوں نے بیان کیا کمیں نے رسول الله مَناتَیْظِ سے سنا آب نے فرمایا (دوسری سند) اور مجھ سے صدقہ نے بیان کیا ، کہا ہم کوعبدہ نے خبردی ، انہیں ہشام نے ، ان ہےان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے عبداللّٰہ بن جعفر سے سنا،انہوں

عَنْ عَلِيَّ عَنِ النَّبِيِّ مُثْلِثَةً قَالَ: ((خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةً)). [راجع: ٣٤٣٢]

٣٨١٦ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، قَالَ: كَتَبَ إِلَى هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِلنَّبِيِّ مَا ثِشَةً مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةً ، هَلَكَتْ لَلنَّبِي مَا ثُنَّ أَنْ يَتَزَوَّجَنِيْ ، لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا ، قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِيْ ، لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا ، وَأُمْرَهُ اللَّهُ أَنْ يُبَشِّرُهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ ، وَأُمْرَهُ اللَّهُ أَنْ يُبَشِّرُهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ ، وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُهْدِيْ فِي خَلَائِلِهَا وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُهْدِيْ فِي خَلَائِلِهَا مِنْ المَّامُ مَنْ المَالِهُ فَي خَلَائِلِهَا مِنْ المَالَهُ مَا يَسَعُهُنَّ . [اطرافه في: ٣٨١٧ . ٢٠٨٤ . [المراف في: ٣٨١٧]

٣٨١٧ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ هِشَام بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةً قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةً، غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةً، مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللَّهِ مَلَيْكُمْ إِيَّاهَا. وَأَمْرَهُ رَبُّهُ أَوْ جِبْرِيْلُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتِ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَب. [راجع: ٣٨١٦]

٣٨١٨ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَن، ٣٨١٨ حَدَّثَنَا أَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ هِشَام، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدِ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ مُشْكِمً مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَة، وَمَا رَأَيْتُهَا، وَلَكِنْ عَرْتُ عَلَى خَدِيْجَة، وَمَا رَأَيْتُهَا، وَلَكِنْ كَانَ النَّهُ مُنْ عَلَيْهُمُ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا، وَرُبَّمَا ذَبَحَ

نے حضرت علی والفیز سے کہ نبی کریم مَالیّتِنَا نے فر مایا'' (اپنے زمانے میں) حضرت مریم عِیمَالاً سب سے افضل عورت تحسیں اور (اس امت میں) حضرت خدیجہ ولی میمالیہ سب سے افضل ہیں۔''

(۳۸۱۷) ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیٹ نے بیان کیا، کہا کہ ہشام نے میرے پاس اپنے والد (عروہ) سے لکھ کر بھیجا کہ حضرت عائشہ فراٹھ نے کہا نی کریم منافیہ نے کہا تھی جس میں میں خسوس غیرت محسوس نہیں کی جتنی حضرت خدیجہ فراٹھ نے کہ وفات یا چکی تھیں لیکن کرتی تھی ، وہ میرے نکاح سے پہلے ہی وفات یا چکی تھیں لیکن آنمی موقی کے کو کہا تھا کہ انہیں (جنت میں) موتی کے کل کی نوش خبری سنا دیں ، آنمیش کو تم دیا تھا کہ انہیں (جنت میں) موتی کے کل کی خوش خبری سنا دیں ، آنمیش کو الی خواتین کو اس میں سے اتنا میر یہ بھیجے جو ان کے لئے میل موجب رکھنے والی خواتین کو اس میں سے اتنا میر یہ بھیجے جو ان کے لئے میل موجب رکھنے والی خواتین کو اس میں سے اتنا میر یہ بھیجے جو ان کے لئے میل موجب رکھنے والی خواتین کو اس میں سے اتنا میر یہ بھیجے جو ان کے لئے کو کہ وہا تا۔

الان کیا، ان سے ہشام بن عود نے بیان کیا، کہا، ہم سے جمید بن عبدالرحمٰی نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عود فرد نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ فوق ہونا نے بیان کیا کہ حضرت خدیجہ واللہ نا کے معاطے میں جتنی فیرت میں محسوس کرتی تھی اتنی کی عودت کے معاطے میں نہیں کی کیونکہ در سول فیرت میں محسوس کرتی تھی اتنی کیا کرتے تھے ۔ انہوں نے بیان کیا کہ آخضرت میں انگاج ان کی وفات کے تین سال بعد ہوا تھا اور اللہ تعالی نے انہیں تھم دیا تھا یا جرئیل علیہ اللہ کے ذریعہ یہ پیغام پہنچایا تھا کہ آخضرت میں انگاج ان کی وفات کے تین سال بعد ہوا تھا اور اللہ آخض نے انہیں تھم دیا تھا یا جرئیل علیہ اللہ کے ذریعہ یہ پیغام پہنچایا تھا کہ آخضرت میں ہند تا ہوں ہیں جند یہاں کیا، کہا ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا، کہا ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا، کہا ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا، کہا ہم سے حضص نے بیان کیا، ان سے مشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ والان کیا، کہا ہم ہے ووں میں بھتی غیرت مجھے حضرت خدیجہ وہی ہیں کہا ہم ہو یوں میں بھتی غیرت مجھے حضرت خدیجہ وہی ہیں کیا کہ رسول کریم میں اتی تھی، حالا نکہ آئیں میں نے دیکھا بھی نہیں آتی تھی، حالا نکہ آئیں میں نے دیکھا بھی نہیں آتی تھی۔ حضرت فر بیا کرتے تھے اور اگر بھی تھا ۔ لیکن آخضرت میں ان کے وار اگر بھی تھا ۔ لیکن آخضرت میں ان کا ذکر بکثرت فر بایا کرتے تھے اور اگر بھی

کوئی بحری ذرج کرتے تو اس کے نکڑے کرے حضرت خدیجہ ڈھاٹھا کی ملنے۔ والیوں کو بھیجتے تھے میں نے اکثر حضور مَلَّ الْفِیْزِ سے کہا جیسے دنیا میں حضرت خدیجہ ولی کا اللہ اللہ کا کو ایک عورت ہے، ی نہیں!اس پر آپ فرماتے که 'ووالی تھیں ادرالی تھیں اوران سے میری ادلا دہے۔'' الشَّاةَ، ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً، ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيْجَةً، فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ: كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيْجَةُ. فَيَقُوْلُ: ((إِنَّهَا كَانَتُ وَكَانَتُ، وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدُّ)).

[راجع: ٣٨١٦] [مسلم: ٦٢٧٨؛ ترمذي: ٢٠١٧]

تشويج: اس معلوم ہوا كدرسول كريم مَنَافِينَا كى نگامول ميں حضرت ام المؤمنين خديجه وَاللَّهُ كا درجه بهت زياده تھا، في الواقع وه اسلام اور يغيم منافيظ كي اولين محسنتيس ان كاحسانات كابدلدان كوالله الى دين والاب - (رضى الله عنها وارضاها) أمين

٣٨١٩ حَدَّثَنَا مُسِدَّدٌ، قَالَ:حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي أُوْفَى بَشَّرَ النَّبِيِّ مُلْتَظَّمٌ خَدِيْجَةً؟ قَالَ: نَعَمْ بِينْ مِنْ قَصَب، لا صَخَبَ فِيْهِ وَلا نَصَب. [راجع: ١٧٩٢].

(٣٨١٩) جم سے مسدد نے بیان کیا، کہا جم سے یجیٰ نے بیان کیا، ان سے اساعیل نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن الی او فی ڈالٹیؤے یو چھا رسول الله مَا يُعْيِمُ في حضرت خديجه والنبي كوبشارت دي تفي ؟ انهول في فرمایا کہ ہاں، جنت میں موتوں کے ایک محل کی بشارت دی تھی، جہاں نہ کوئي شوروغل ہوگا اور نہ تھکن ہوگی۔

٠ ٣٨٢ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَازَةً، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتِي جِبْرِيْلُ النَّبِيُّ مَا لَيْكُامٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذِهِ خَدِيْجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيْهِ إِدَامٌ أَنْ طَعَامٌ أَنْ شَرَابٌ، فَإِذَا هِيَ أَتَنْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِن رَبِّهَا وَمِنْيٍ، وَبَشَّرُهَا بِبَيْتِ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لا صَخَبَ فِيْهِ وَلا نَصَبَ، [طرفه في:٧٤٩٧]

(۲۸۲۰) ہم سے قتید بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے محر بن فضیل نے بیان کیا ان سے عمارہ نے ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابو ہرمیرہ رہائند نے بیان کیا کہ جرئیل علینا رسول الله مَن الله عَلَيْظِ کے باس آئے اور کہایارسول سالن یا (فرمایا) کھانا (یا فرمایا) پینے کی چیز ہے۔ جب وہ آپ کے پاس آ کیں تو ان کے رب کی جانب سے انہیں سلام پہنچا نا اور میری طرف سے بھی!اورانہیں جنت میں موتوں کے ایک محل کی بشارت دے دیجئے گا۔ جہاں نەشورومنگامەموگااور نەنكلىف قىھكن موگ _

> [مسلم: ٦٢٧٣] ٣٨٢١- وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بِنُ خَلِيلٍ: أَخْبَرَنَا عَلِيْ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ: اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُويْلِدٍ أُخْتُ خَدِيْجَةَ عَلَى رَسُوْلِ اللَّهِ مَا لَكُمْ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيْجَةً فَارْتَاعَ لِذَلِكَ، فَقَالَ: ((اللَّهُمُّ هَالَةً)). قَالَتْ: فَغِرْتُ فَقُلِتُ: مَا تَذْكُرُ مَنْ عَجُوْزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ،

(۳۸۲۱) اوراساعیل بن قلیل نے بیان کیا ، انہیں علی بن مسمر نے خردی ، انہیں ہشام نے ، انہیں ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ واللغیاء نے بیان کیا کہ خد بجہ فالفہا کی بہن ہالہ بنت خویلد والفہانے ایک مرتبہ آنحضرت مَلَا يَيْمُ سے اندر آنے کی اجازت چای تو آپ کو حضرت خديج رُفَاتُهُا كَي إجازت لين كى ادايادة على ، آب چونك الحف اور فرمايا: "الله! يوتو باله بين " حفرت عائشه والنفال في كما كه محصواس يربوى غیرت آئی۔ میں نے کہا آ بقریش کی س بوڑھی کا ذکر کیا کرتے ہیں جس نى كريم نافيا كاصحاب فنالله كي فضيلت

حَمْرَاءِ الشُّدْقَيْنِ، هَلَكَتْ فِي الدُّهْرِا قَدْ، أَيْدَلَكَ اللَّهُ خَيْرًا مِنْهَا. [مسلم: ٦٢٨٢]

کے مسور وں پر بھی دانتوں کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے (صرف سرخی باتی رہ می تھی) اور جے مرے ہوئے بھی ایک زمانہ گزر چکا ہے۔ اللہ تعالی نے آپ کواس سے بہتر بیوی دے دی ہے۔

تشوج: منداحدی ایک روایت میں ہے کہ نی کریم مؤلی کے مائشہ واللہ اللہ اللہ اللہ است پراس قدر خفا ہوگئے کہ چبرہ مبارک غصہ سے سرخ ہو گیا اور فر مایا، اس سے بہتر کیا چیز مجھے لی ہے؟ حضرت عائشہ بالفہا کھڑی ہوگئیں اور اللہ کے حضور توب کی اور پھر بھی اس طرح کی مختلف نی کریم منافیز کا سامنے نہیں کی یورتوں کی پیفطرت ہے کہ وہ اپنی سوکن ہے ضرور رقابت رکھتی ہیں حضرت ہاجرہ وحضرت سارہ علیجا ہے حالات بھی اس پرشاہد ہیں پھر از واج مطہرات بھی بنات حواتھیں لہذا میکل تعجب نہیں ہے۔اللہ پاک ان کی کمزوریوں کومعاف کرنے والا ہے۔

باب: جرير بن عبدالله بحلي طالعين كابيان

بَابُ ذِكْرِ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ

(٣٨٢٢) بم ساساق واسطى نے بيان كيا، كها بم سے فالد نے بيان كيا، ان سے بیان نے کہ میں نے قیس سے سنا ، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت جربر بن عبدالله دلالفئز نے فرمایا ، جب سے میں اسلام لایا ہوں رسول الله مَا اللّٰهِ عَلَيْتِهُمْ نے مجھے (گھر کے اندر آنے سے) نہیں روکا (جب بھی میں نے اجازت چاہی)اور جب بھی آپ مجھے دیکھتے تومسکراتے۔

(٣٨٢٣) اورقيس سے روايت ہے كەحفرت جرير بن عبدالله رالنفؤ نے فرمایا زمانه جالمیت میں "ذو المخلصه" نامی ایک بت کره تھا اسے "الكعبة البمانية" إ "الكعبة الشامية" بهي كبتے تھے- رسول الله مَنْ يَعْتُمُ نِهِ مِحص عِن مايا: " ذي كالخلصة ك وجود س ميس جس اذيت میں مبتلا ہوں ۔ کیاتم مجھے اس سے نجات دلا سکتے ہو؟' انہوں نے بیان کیا كه پر قبيله احمس كے ذير صوسوارول كويس كرچلا، انہوں نے بيان كيا اور ہم نے بت کدہ کو ڈھا دیا اور جواس میں تھے ان کوفل کردیا۔ پھر ہم آ تخضرت مَاليَّيْم كي خدمت من حاضر موے اور آپ كوخردى تو آپ نے

[زاجع: ۲۰۲۰] تشويج: حصرت جرير بن عبدالله بحلي والني ابرت بن بوے بهادرانيان تصول ميں توحيد كاجذب تها كدر سول كريم مَن في في كم كن الكليسة نامى بت كدے وقبيل احمس كے دُيرُ ه موبواروں كے ساتھ مساركرويا۔ نې كريم مَلَيْنَا إلى ان حابدين كے لئے بہت بہت دعائے خيرو بركت فرمائى۔ يہ بت کدہ معاندین اسلام نے اپنامرکز بنار کھاتھا۔اس لئے اس کا ختم کرناضروری ہوا۔

باب: حذيفه بن يمان عبسي طالتُهُ كابيان

ہارے لئے اور قبیلہ احمس کے لئے وعافر مائی۔

٣٨٢٢ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ بَيَان، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ: مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ مُثَلِّكُمُ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، وَلَا رَآنِيْ إِلَّا ضَحِكَ. [راجع: ٣٠٣٥] ٣٨٢٣ وَعَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهُ: ذُو الْخَلَصَةِ، وَكَانَ يُقَالُ لَهُ: الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ، أُو الْكَعْبَةُ الشَّالْمِيَّةُ ، فَقَالَ لِيْ: رَسُولُ اللَّهِ مَلْكُمَّةُ: ((هَلُ أَنْتَ مُرِيْحِي مِنْ ذِي الْحَلَصَةِ)). قَالَ: فَنَفَرْتُ إِلَيْهِ فِي خَمْسِيْنَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ. قَالَ: فَكَسَرْنَا، وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ، فَأَتَيْنَاهُ، فَأَخْبَرْنَاهُ، فَدَعَا لَنَا وَلاَّحْمَسَ.

بَابُ ۚ ذِكُرِحُذَيْفَةَ بُنِ الْيَمَان

العبسي

٢٨٢٤ حَدَّثَنِيْ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ، قَالَ:
أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ، عَنْ هِشَامَ بْنَ
عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا
كَانَ يَوْمُ أُحُدِ هُنِمَ الْمُشْرِكُونَ هَزِيْمَةً بَيِّنَةً،
فَصَاحَ إِبْلِيْسُ أَيْ عِبَادَاللَّهِ أُخْرَاكُمْ، فَرَجَعَتْ
فَصَاحَ إِبْلِيْسُ أَيْ عِبَادَاللَّهِ أَخْرَاكُمْ، فَرَجَعَتْ
فَنَظَرَ حُدَيْفَةً، فَإِذَا هُو بِأَبِيهِ فَنَادَى: أَيْ عَبَادَاللَهِ أَبْنِهُ فَنَادَى: أَيْ عَبَادَاللَّهِ أَبْنِهِ فَنَادَى: أَيْ عَلَاللَهِ أَنْ اللَّهُ لَكُمْ، عَبَادَاللَّهِ أَبِي قَوَاللَّهِ أَلْ حُدَيْفَةٌ: غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ، عَبَادَاللَّهِ أَبِي قَوَاللَّهِ إِمَا رَالَتْ فِي حُدَيْفَةً مِنْهَا بَقِيَةً عَنْ اللَّهُ لَكُمْ، قَقَالَ خُدَيْفَةٌ: غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ، قَقَالَ خُدَيْفَةً: غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ، قَقَالَ خُدَيْفَةً: غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ، قَالَ أَبِي: فَوَاللَّهِ إِمَا رَالَتْ فِي حُدَيْفَةً مِنْهَا بَقِيَةً فَيْ حَدَيْقَةً مِنْهَا بَقِيَةً فَيْ اللَّهُ لَكُمْ، خَيْرِ حَتَّى لَقِي إِللَّهِ آلَالَهُ آرَاجِع: ٢٣٢٩٠

ن ، انہیں ہشام بن عروہ نے ، انہیں ان کے والد نے اور ان سے مارش ہشام بن عروہ نے ، انہیں ان کے والد نے اور ان سے مائشہ خالیہ نے بیان کیا کہ احد کی لڑائی میں جب مشرکین ہار چی تو ابلیس نے چلا کر کہا اے اللہ کے بندو! پیچے والوں کو (قتل کرو) چنا نچہ آگے کے مسلمان پیچے والوں پر پل پڑے اور انہیں قتل کرنا شروع کردیا۔ حذیفہ ڈائٹیئ جود یکھا تو ان کے والد (یمان ڈائٹیئ) بھی و ہیں موجود سے انہوں نے پکار کر جود یکھا تو ان کے والد (یمان ڈائٹیئ) بھی و ہیں موجود سے انہوں نے پکار کر کہا اے اللہ کے بندو! بیتو میرے والد ہیں میرے والد! عائشہ فرائٹیئا نے بیان کیا اللہ کی تم اس وقت تک لوگ وہاں سے نہیں ہے جب تک انہیں قتل نے نہرایا ۔ حذیفہ ڈائٹیئ نے صرف اتنا کہا اللہ تبہاری مغفرت کر ہے۔ (ہشام نے بیان کیا کہ) اللہ کی قتم ! حذیفہ ڈائٹیئ برابر بیکلہ دعا سے کہتے رہے (کہ نے بیان کیا کہ) اللہ کی قتم ! حذیفہ ڈائٹیئ برابر بیکلہ دعا سے کہتے رہے (کہ اللہ ان کے والد پرحملہ کرنے والوں کو بخشے جو کہ میں غلط خبی کی وجہ سے یہ اللہ ان کے والد پرحملہ کرنے والوں کو بخشے جو کہ میں غلط خبی کی وجہ سے یہ اللہ ان کے والد پرحملہ کرنے والوں کو بخشے جو کہ میں غلط خبی کی وجہ سے یہ درکت کر بیٹھے) یہ دعا وہ مرتے دم تک کرتے رہے۔

تشوج: اس سےان کے مبرواستقلال اورفہم وفراست کا پند چاتا ہے۔غلط فہی میں انسان کیا ہے کیا کر بیٹھتا ہے۔اس لئے اللہ کاارشاد ہے کہ ہرش * سنائی خبر کا یقین نہ کرلیا کروجب تک اس کی تحقیق نہ کرلو۔

بَابُ ذِي كُوْ هَنْدُ بِنْتِ عُتْبَةَ بُنِ

٣٨٨ آ- وقالَ عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ، أَخْبَرَنَا عَنْدُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ، أَنَّ عَائِشَنَةَ، قَالَتْ: عَائِشَنَةَ، قَالَتْ: يَد رَسُوْلَ اللَّهِ! مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الأَرْيضِ مِنْ أَهْلِ خِبَاءِ أَحَبُ إِلَى أَنْ يَدِلُوا مِنْ يَعِزُوا مِنْ اللَّهِ إِلَى أَنْ يَعِزُوا مِنْ أَهْلِ خِبَاءِ أَحَبُ إِلَى أَنْ يَعِزُوا مِنْ أَهْلِ خَبَاءِ أَحَبُ إِلَى أَنْ أَنْ يَعِزُوا مِنْ أَهْلِ خِبَاءِ أَحَبُ إِلَى أَنْ يَعِزُوا مِنْ اللَّهِ إِلَى أَنْ يَعِزُوا مِنْ إِلَى اللَّهِ إِلَى أَنْ أَنْ اللَّهِ إِلَى اللَّهِ إِلَى اللَّهِ إِلَى اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ الْمَالَى اللَّهُ اللَّهُ الْمِنْ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْلِقُ اللَّهُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ الْهُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ الْمُؤْلُ اللَّهُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ اللْمُؤْلُولُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ ا

باب: مند بنت عتب بن ربيد طالعه المايان

[كِتَابُ فَضَاثِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ عَلَيْكُمْ] ﴿ 197/5 ﴾ ني كريم تَالِيُّمْ كِ اصحاب ثنالَتُهُ كَ نُصْلِت

رَجُلٌ مِسَّيْكَ، فَهَلْ عَلَىَّ حَرَجٌ أَنْ أَطْعِمَ بَهِ بَيْنِ بِي اللَّهِ كَيَاسَ مِن كِيرِ حَنَ مِ أَكَر مِن ال يَل مِن اللَّهِ مِن اللَّهِ عَلَى عَرَجٌ أَنْ أَطْعِمَ بَهِ أَنْ أَطْعِمَ اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَ

میں میں ہے: حضرت مند فری ہیں اور مقیان رہا ہے گئے کی ہوی اور حضرت معاویہ رہا ہے گئے کہ والدہ جو فتح کمد کے بعد اسلام لائی ہیں۔ ابوسفیان رہا ہے اس اسلام لائی ہیں۔ ابوسفیان رہا ہے ہیں اسلام لائے تھے، بہت جری اور پختہ کارعورت تھی ان کے بارے میں بہت سے واقعات کتاب تو اریخ میں موجود ہیں جوان کی ثمان وعظمت رولیل ہیں۔
رولیل ہیں۔

باب حضرت زيد بن عمر و بن نفيل كابيان

بَابُ حَدِيْثِ -زَيْدِ بُنِ عَمْرِو بُن نُفَيْل

قشوں ہے: یہ بڑرگ صحابی عہد اسلام سے قبل ہی تو حید کے علمبر دار تھے۔ان کے واقعہ میں ان قبر پرستوں کے لئے عبرت ہے جو بکرا، مرغالی، مینا بزرگوں کے مزاروں کی جھینٹ کرتے ہیں۔حضرت مدار وسالار کے نام کے بکرے ذرج کرتے ہیں۔ان کوسو چنا چاہیے کدان کا یہ فعل اسلام سے س

قدريعيد - مداهم الله الى صراط مستقيم آمين-

٣٨٢٦ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

مُوْسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنَ عَبْدِاللَّهِ بْنَ عَمْرَ: أَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْكُمْ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلِ بَلْدَحٍ، قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلَ بَلْدَحٍ، قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلَمُ الْوَحْيُ فَقُدُّمَتْ إِلَى عَلَيْكُمْ الْوَحْيُ فَقُدُّمَتْ إِلَى

النَّبِيِّ مُثْنَائِمُ سُفْرَةً، فَأَبَى أَنُ يَأْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ زَیْدٌ: إِنِّیْ لَسْتُ آكُلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ عَلَی أَنْصَابِكُمْ، وَلَا آكُلُ إِلَّا مَا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ

عَلَيْهِ. وَأَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرُو كَانَ يَعِيْبُ عَلَى قُرَيْشٍ ذَبَائِحَهُمْ، وَيَقُولُ: الشَّاةُ خَلَقَهَا اللَّهُ، وَأَنْزَلَ لَهَا مِنَ السَّمَاءِ الْمَاءَ، وَأَنْبَتَ

لَهَا مِنَ الأَرْضِ، ثُمَّ تَلْبَحُوْنَهَا عَلَى غَيْرِ اسْمِ اللَّهِ؟ إِنْكَارًا لِذَلِكَ وَإِعْظَامًا لَهُ. [طرفه

ني: ۹۹۹ه]

نے بیان کیا،ان سے موئی نے بیان کیا،ان سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا اوران سے حضرت عبداللہ بن عمر اللہ اللہ کا جہ بی کریم ما گائی کے است ہوئی۔

بن عمر و بن فیل ڈالٹو سے روادی المدح کے شیمی علاقہ میں ملا تات ہوئی۔

یہ قصہ نزول وی سے پہلے کا ہے۔ پھر نی ما گائی کے سامنے ایک دسترخوان بچھایا گیا تو زید بن عمر و بن فیل نے کھانے سے انکارکردیا اور جن لوگوں نے دسترخوان بچھایا گیا تو زید بن عمر و بن فیل نے کھانے ہوں کے نام پر جوتم ذبیحہ کرتے ہو میں اسے نہیں کھا تا میں تو بس و بی ذبیحہ کھایا کرتا ہوں جس پرصرف اللہ کا میں اسے نہیں کھا تا میں تو بس و بی ذبیحہ کھایا کرتا ہوں جس پرصرف اللہ کا مام لیا گیا ہو۔ زید بن عمر و قریش پر ان کے ذبیحے کے بارے میں عب بیان نام لیا گیا ہو۔ زید بن عمر و قریش پر ان کے ذبیح کے بارے میں عب بیان کرتے اور کہتے تھے کہ بکری کو پیدا تو کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ، اسی نے اس کے لئے زمین سے گھاس کر لیے آسان سے پانی برسایا ہے، اسی نے اس کے لئے زمین سے گھاس کو ریز میں نے اس کے لئے زمین سے گھاس ہو۔ زید نے پیکلیات ان کے ان کاموں پر اعتر اض اور ان کے اس ممل کو بہت بوئی غلطی قرار دیتے ہوئے کہ تھے۔

(٣٨٢١) مجھ سے محمد بن الى بكر نے بيان كيا ، كہا بم كسفيل بن سليمان

عي المعالم موسى: حَدَّتَنِيْ سَالِمُ بْنُ (٣٨٢٧) موى في باك يا ان سے سالم بن عبدالله في بيان كيا اور مجھ

یقین ہے کہ انہوں نے بدابن عمر والنفائ سے بیان کیا تھا کہ زید بن عمرو بن نفیل شام گئے ۔ دین (خالص) کی تلاش میں نکلے ۔ وہاں وہ ایک یہودی عالم سے ملے تو انہوں نے ان کے دین کے بارے میں یو چھا اور کہامکن ہے میں تمہارادین اختیار کرلوں،اس کئے تم مجھے اپنے دین کے متعلق بناؤ۔ یہودی عالم نے کہا کہ ہمارے دین میں تم اس وقت تک داخل نہیں ہوسکتے جب تک تم الله کے غضب کے ایک حصہ کے لئے تیار نہ ہوجاؤ۔اس پر زید دالٹی نے کہا کہ واہ میں اللہ کے غضب ہی سے بھاگ کرآیا ہوں ، پھر خدا کے غضب کو میں اپنے اور جھی نہلوں گا اور نہ مجھ کو اسے اٹھانے کی طاقت ہے! کیاتم مجھے کسی اور دوسرے دین کا مچھ پت بتا سکتے ہو؟ اس عالم نے کہا میں نہیں جانتا (کوئی دین سچا ہوتو دین حنیف ہو) زید ڈالٹھڑا نے پوچھا دین ضیف کیا ہے؟ اس عالم نے کہا کہ ابراہیم مالیا کا دین جوند یبودی تصاورند نفرانی اوروه الله کے سواکسی کی عبادت نہیں کرتے تھے۔ زیدوہاں سے چلے آئے اور ایک تصرانی یا دری سے ملے۔ ان سے بھی اپنا خیال بیان کیااس نے بھی یہی کہا کہتم ہمارے دین میں آؤ مے تواللہ تعالی كالعنت ميس ساكي حصداو ك_زيد والنيئ في كما ميس الله كالعنت س ای بینے کے لئے تو بیسب کھ کررہا ہوں ۔اللہ کی اعنت اٹھانے کی جھے میں طافت نبیس اورند میس اس کاریفضب کسطرح اشاسکتا بون؟ کیاتم میرے لئے اس کے سواکوئی اور دین بتلا سکتے ہو۔ پادری نے کہا کہ میری نظر میں ہو توصرف ایک دین صنيف سچادين بزيدن يو چهادين صنيف كيا ب؟ كها كدوه دين ابراجيم مَالِينًا ب جونه بهودي تف اورندنصراني اورالله كسواوه مسی کی پوجانہیں کرتے تھے۔زیدنے جب دین ابراہیم مالیا کے بارے میں ان کی بیرائے می تو وہاں سے روانہ ہو گئے اور اس سرز مین سے باہر نکل كراييخ دونون ہاتھ أسمان كى طرف اٹھائے اور بيدعا كى ،ا سے اللہ! ميں گوابی دیتا ہوں کہ میں دین ابراہیم پر ہوں۔

(٣٨٢٨) اورليث بن سعد نے كہا كه مجھے بشام نے لكھا، اپنے والد (عروه بن زبير) سے اور انہوں نے کہا کہ ہم سے حضرت اساء بنت ابی بكر والفنا نے بیان کیا کہ میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو کعبہ سے اپنی پیٹے لگائے

عَبْدِاللَّهِ، وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا يُحُدِّثَ بِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ خَرَجَ إِلَى الشَّأْم، يَسْأَلُ عَنِ الدِّيْنِ وَيَتْبُعُهُ فَلَقِيَّ عَالِمًا مِنَ الْيَهُوْدِ، فَسَأَلَهُ عَنْ دِيْنِهِمْ، فَقَالَ: إِنِّي لَعَلِّي أَنْ أَدِيْنَ دِيْنَكُمْ، فَأَخْبِرْنِيْ. فَقَالَ: لَا تَكُوْنُ عَلَى دِيْنِنَا حَتَّى تَأْخُذَ بِنَصِيْبِكَ مِنْ غَضَب اللَّهِ. قَالَ زَيْدٌ: مَا أَفِرُّ إِلَّا مِنْ غَضَبٍ اللَّهِ، وَلَا أَحْمِلُ مِنْ غَضِبِ اللَّهِ شَيْئًا أَبُدًا، وَأَنَا أَسْتَطِيْعُهُ فَهَلْ تَدُلِّنِي عَلَى غَيْرِهِ قَالَ: مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ حَنِيْفًا. قَالَ زَيْدٌ: وَمَا الْحَنِيْفُ؟ قَالَ: دِيْنُ إِبْرَاهِيْمَ لَمْ يَكُنْ يَهُوْدِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَا يَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ. فَخَرَجَ زَيْدٌ فَلَقِيَ عَالِمًا مِنَ النَّصَارَى، فَذَكَرَ مِثْلَهُ، فَقَالَ: لَنْ تَكُونَ عَلَى دِيْنِنَا حَتَّى تَأْخُذَ بِنَصِيْبِكَ مِنْ لَعْنَةِ اللَّهِ. قَالَ: مَا أَفِرُّ إِلَّا مِنْ لَغْنَةِ اللَّهِ، وَلَا أَحْمِلُ مِنْ لَغْنَةِ اللَّهِ وَلَا مِنْ غَضَبِهِ شَيْئًا أَبَدًا، وَأَنَا أَسْتَطِيْعُ فَهَلْ تَدُلِّنِي عَلَى غَيْرِهِ؟ قَالَ: مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ حَنِيْفًا . قَالَ: وَمَا الْحَنِيْفُ؟ قَالَ: دِيْنُ إِبْرَاهِ مَ لَمْ يَكُنْ يَهُوْدِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّاوَلَا يَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ. فَلَمَّا رَأَى زَيْدٌ قَوْلَهُمْ فِيْ إِبْرَاهِيْمَ خَرَجَ، فَلَمَّا بَرَزَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ أَنِّي عَلَى دِيْنَ إِبْرَاهِيمَ. [راجع:٣٨٢٦]

٣٨٢٨ وَقَالَ اللَّيْثُ: كَتَبَ إِلَىَّ هِشَامٌ عَنْ أَيْهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلَ قَائِمًا مُسْنِدًا ہوئے کھڑے ہوکر بیسنا،اے قریش کے لوگو! خدا کی نتم میرے سوااورکوئی تمہارے بیاں دین ابراہیم پرنہیں ہے اور زید بیٹیوں کو زندہ نہیں گاڑتے تھے اورالیے حض سے جواپی بٹی کو مار ڈالنا چاہتا کہتے اس کی جان نہ لے اس کے تمام اخراجات کا ذمہ میں لیتا ہوں ۔ چنانچے لڑکی کواپنی پرورش میں رکھ لیتے جب وہ برکی ہوجاتی تواس کے باپ سے کہتے اب اگرتم عاموتو میں تمباری لاکی کوتمبارے حوالے کرسکتا ہوں اور اگرتمہاری مرضی ہوتو میں اس كسبكام بوركردول كا-

ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ يَقُولُ: يَا مَعَاشِرَ قُرَيْشٍ، وَاللَّهِ! مَا مِنْكُمْ عَلَى دِيْنِ إِبْرَاهِيْمَ غَيْرِي، وَكَانَ يُخْنِي الْمَوْوَوْدَةَ، يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا أْرَادَ أَنْ يَقْتُلَ ابْنَتَهُ: لَا تَقْتُلْهَا، أَنَا أَكْفِيكُهَا مَوْوْنَتَهَا. فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا تَرَعْرَعَتْ قَالَ لِأَبِيهَا: إِنْ شِئْتَ دَفَعْتُهَا إِلَيْكَ، وَإِنْ شِئْتَ كَفَيْتُكَ مُوْ وَنَتَهَا.

تشرج: بزاراورطبرانی نے یوںروایت کیا ہے کہ زیداورورقہ دونوں دین تی گاتاش میں شام کے ملک کو گئے ورقہ تو وہاں جا کرعیسائی ہو گیااور زید کو بیدوین پندنہیں آیا۔ پھروہ موصل میں آئے وہاں ایک پادری سے مطے جس نے دین نصر انی ان پرپیش کیالیکن زید نے نہ مانا۔اس روایت میں بیہے کہ سعید بن زیداور حصرت عمر خانفنزائے نبی کریم منافیز کے سے زید کا حال بو چھا آپ نے فرمایا اللہ نے اس کو بخش دیاا دراس پر رحم کیاا دروہ دین ابراہیم عَالِیْلاً پر فوت ہوا۔ زید کانسب نامدیہ ہے زید بن عمرو بن نفیل بن عبدالعزی بن رباح بن عبدالله الخ بیر بزرگ بعثت نبوی سے پہلے بی انقال کر گئے تھے ان کے صاحبزادے سعیدنای نے اسلام قبول کیا جوعشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔روایت میں شرکین مکہ کاانصاب پر ذبحہ کا ذکر آیا ہے۔وہ پھر مراد ہیں جو کعبہ کے مرو گلے ہوئے تھاوران پرمشرکین اپنے بتوں کے نام پرؤن کرتے تھے۔ نبی کریم مُناتینا کے دسترخوان پرعاضری دینے سے زیڈنے اس لتے اٹکار کیا کہ انہوں نے نبی کریم مُنافیظ کو بھی قریش کا ایک فرد مجھ کر گمان کرلیا کہ شاید دسترخوان پرتھانوں کا ذبیحہ پکایا گیا ہوا درہ ، غیراللہ کے نہ بوجہ جانور کا موشت نہیں کھایا کرتے تھے، جہاں تک حقیقت کاتعلق ہےرسول کریم مُنافِیّتِم پیدائش کے دن ہی ہے معصوم تھے اور یہ نامکن تھا کہ آپ نبوت سے پہلے قریش کے افعال شرکیہ میں شریک ہوتے ہوں ۔ البذازید کا گمان نبی کریم مَنْ النَّیْزِم کے بارے سیح ندتھا۔ فاکبی نے عامر بن ربیدے نکالا ، مجھ سے زید نے بیکہا کہ میں نے اپی قوم کے برخلاف اساعیل اور اہر اہیم علیہ اللہ کے دین کی پیروی کی ہاور میں اس پیفیر کا منتظر ہوں جو آل اساعیل میں پیدا ہوگالیکن امیدنہیں کہ میں اس کا زمانہ یا وک تکر میں اس پرائیان لایا اس کی تصدیق کرتا ہوں اس کے برحق پیفیر ہوئے کی گواہی دیتا ہوں اگر تو زندہ رہے اور اس رسول کو پائے تو میراسلام پہنچاد یجے۔عامر وہالنفا کہتے ہیں کہ جب میں مسلمان ہوا تو میں نے ان کا سلام نبی کریم منافیظم کو پہنچایا آپ نے جواب میں وعليه السلام فرمايا اور فرمايا ميں نے اس كوبہشت ميں كبر الكھيٹة ہوئے ديكھا ہے۔ زيد النفاذ نے عربوں ميں لڑ كيوں كى زندہ در كور كروينے كى رسم كى بھى مخالفت کی جبیا کروایت کے آخریس درج ہے۔

بَابُ بُنْيَانِ الْكَعْبَةِ

باب:قریش نے جوکعبہ کی مرمت کی تھی اس کابیان (٣٨٢٩) محص سے محد بن غيلان نے بيان كيا ،كما بم سے عبدالرزاق نے بیان،کہا کہ مجھےابن جرتج نے خبر دی ،کہا کہ مجھےعمرو بن دینارنے خبر دی ، انہوں نے حضرت جاہر بن عبداللہ والفخفا ہے سنا ، انہوں نے بیان کیا کہ جب کعبہ کی تغییر ہور ہی تھی تو نبی کریم مَثَاثِیْنَا اور حضرت عباس بٹائٹنڈ اس کے لتے پھر ڈھور ہے تھے حضرت عباس بٹانٹنڈ نے آنخضرت مَالْتَیْمُ سے کہاا پنا تہبندگردن پررکھلواس طرح پھرکی (خراش لگنے سے) پی جاؤگے آ پ

٣٨٢٩ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أُخْبَرَنِيْ عَمْرُو بِنُ دِيْنَارٍ، سَمِغَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ مُشْكُمُ ۗ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَان الْحِجَارَةَ، فَقَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ مَا لِنَّا إِذَا رَكَ عَلَى

رَقَبَتِكَ يَقِيْكَ مِنَ الْحِجَارَةِ، فَخَرَ إِلَى فَ جبالياكيا آپزين پرگر پڑے اور آپ كا نظر آسان پر گرائى جب الأُدْضِ، وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ ﴿ وَثِلْ مُواتَّوا آبِ فِي جِياسِ فَرَمَا يَا: "ميراتببندلاؤ " كيرانهول في آپ كا أُفَاقَ فَقَالَ: ((إِزَارِيُ إِزَارِيُ)). فَشَدَّ عَلَيْهِ تَهبنرخوب،مضبوط بانده ديا_

إِزَّارَهُ. [راجع: ٣٦٤] ٣٨٣٠ حَدَّثَنَا أَبُو النَّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، وَعُبَيْدِاللَّهِ بْنِ أَبِيْ يَزِيْدَ، قَالًا: لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ النَّبِي مُلْكُاكُمُ حُولَ الْبَيْتِ حَاثِط، كَانُوا يُصَلُّونَ حَوْلَ الْبَيْتِ، حَتَّى كَانَ عُمَرُ،

فَبَنِّي حَوْلَهُ حَائِطًا. قَالَ: عُبَيْدُ اللَّهِ: جَدْرُهُ

(٣٨٣٠) بم سابوالنعمان نے بیان کیا، کہا بم سے جماد بن زیدنے بیان کیا ، ان سے عمرو بن وینار اور عبیدالله بن الى زید نے بیان کیا كه ني كريم مَنَاتِينَا كَ زمان مِن بيت الله كردا حاطه كى ديوار نتهى لوگ كعيه ك كردنماز يرشصته يحرجب حضرت عمر اللفؤة كادورآ يا توانهون في اس کے گردد بوار بنوائی ۔عبیداللہ نے بیان کیا کہ بیدد بواریں بھی پہت تھیں ۔ عبدالله بن زبير والعُنمُان ان كوبلند كيا_

قَصِيْرٌ ، فَبَنَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ.. تشوج: حافظ نے کہا کعبہ شریف دس مرتب تعمیر کیا گیا ہے، پہلے فرشتوں نے بنایا، پھر آ دم عَالِيِّلا نے ، پھران کی اولا د نے ، پھر حضرت ابراہیم عَالِيّلاً نے، پھرعمالقہ نے، پھر جرہم نے، پھرقصی بن کلاب نے ، پھرقریش نے ، پھرعبداللہ بن زبیر نے ، پھر حجاج بن یوسف نے ،اب تک حجاج ہی کی بنا پر ہے۔ آج کی سعودی حکومت نے متجدالحرام کی توسیع وتعیر میں بیش بہا خدمات انجام دی ہیں۔اللہ پاک ان کی خدمات کو قبول فرمائے۔ رَمین

باب:جاہلیت کے زمانے کابیان

بَابُ أَيَّامِ الْجَاهِلِيَّةِ تشویج: یعنی وہ زمانہ جو نبی کریم مَثَاثِیْظِ کی پیدائش سے پہلے آپ کی نبوت تک گزرا ہے۔اورعہد جاہلیت اس زمانہ کوبھی کہتے ہیں جو آپ کے نبی ہونے سے پہلے گزراہے۔

٣٨٣١ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: جَدَّثَنَا يَحْيَى، (۳۸۳۱) ہم سے مسدد بن مسر مدنے میان کیا ، کہا ہم سے کچی بن سعید قَالَ هِشَامٌ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةً قَالَتْ: قطان نے بیان کیا کہ ہشام نے کہا جھے سے میرے والد نے بیان کیا اوران كَانَ عَاشُوْرَاءُ يَوْمٌ تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِي سے حضرت عائشہ وہا لیک نے بیان کیا کہ عاشورا کا روزہ قریش لوگ زمانہ جاہلیت میں رکھتے تھے اور نبی کریم مَالْتَیْمُ نے بھی اسے باتی رکھا تھا۔ جب الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ النَّبِيُّ مُلْكُلُمُ يَصُومُهُ، فَلَمَّا قَدِمُ الْمَدِيْنَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، ا فَلَمَّا آپ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے خود بھی اس دن روزہ رکھا اور صحابه وكأفذة كوبهى ركفن كاحكم دياليكن جب رمضان كاروزه ٢ هديس فرض بوا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ تواس کے بعد آپ نے تھم دیا کہ جس کا جی جاہے عاشورا کاروز در کھے اور جو

٣٨٣٢ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُّسٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

شَاءَ لَا يَصُومُهُ. [راجع: ١٥٩٢]

نه جاہےند کھے۔ (٣٨٣٢) م سيمسلم بن ابراجيم نے بيان كيا ،كها بم سے وہيب نے بیان کیا ، کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤس نے بیان کیا ، ان سے ان کے والد

قَالَ: كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنَ الْفُجُوْدِ فِي الْأَرْضِ، وَكَانُوْا يُسَمُّوْنَ الْمُحَرَّمَ صَفَرَ وَيَقُولُونَ: إِذَا بَرَأُ الدَّبَرْ، وَعَفَا الْأَثَرُ، حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَن اعْتَمَرْ. قَالَ: فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ مُشْكُمٌ ۖ وَأَصْحَابُهُ رَابِعَةً مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ مُلْكُمَّ أَنْ يَجْعَلُوْهَا عُمْرَةً. قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! أَيُّ الْحِلِّ قَالَ: ((الْحِلُّ كُلُّهُ)). [راجع: ١٠٨٥]

نے اور ان سے حضرت ابن عباس ولی این سے میان کیا کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ ج کے مہینوں میں عمرہ کرنا بہت بڑا گناہ خیال کرتے تھے۔وہ محرم کوصفر کہتے۔ان کے ہاں یہ شل تھی کہ اونٹ کی پیٹے کا زخم جب اچھا ہونے لگے اور (حاجیوں کے)نشانات قدم مٹ چکیں تواب عمرہ کرنے والوں کاعمرہ جائز ہوا۔ابن عباس رہا اللہ مال کے بیان کیا کہ پھررسول اللہ مظالی م استے اصحاب کے ساتھ ذی الحبری چوشی تاریخ کوجج کااحرام باندھے ہوئے (مکہ)تشریف لائة آپ نے صحابہ کو حکم دیا کہ اپنے عج کوعمرہ کر ڈالیں (طواف اور سعی ترکے احرام کھول دیں) صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! (اس عمرہ اور حج كدوران ميس) كياچيزين حلال مول كى؟ آپ في مايا: "تمام چيزين! جواحرام کی نہ ہونے کی حالت میں حلال تھیں وہ سب حلال ہوجا کیں گی۔'' (س٨٣٣) جم سے على بن عبدالله دين نے بيان كيا ،كہا جم سے سفيان بن عیینے نے ، کہا کہ عمروبن دیناربیان کیا کرتے تھے کہ ہم سے سعید بن میتب نے اپنے والدسے بیان کیا، انہوں نے سعید کے داداحزن سے بیان کیا کہ زمانہ جاہلیت میں ایک مرتبہ سلاب آیا کہ (مکمکی) دونوں بہاڑیوں کے درمیان مانی ہی مانی ہوگیا سفیان نے میان کیا کہ عمرو بن دینار میان کرتے تے کہاں مدیث کا ایک بہت بڑا تصریبے۔

٣٨٣٣ حَدَّثنا عَلِيٌّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: خَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ:كَانَ عَمْرٌو يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدَّهِ، قَالَ: جَاءَ سَيْلٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَسَا مَا بَيْنَ الْجَبَلَيْنِ. قَالَ سُفْيَانُ: وَيَقُولُ إِنَّ هَذَا لَحَدِيْتُ لَهُ شَأَنٌ.

تشريع: حافظ ابن جحر مينيليد نے كها، موكى بن عقبہ نے بيان كيا كه كعبد ميں سلاب اس بهاڑ كى طرف سے آيا كرتا تھا جو بلند جانب ميں واقع ہان كو ڈر ہوا کہیں پانی کعبے ندرنہ بھس جائے اس لئے انہوں نے عمارت کوخوب مضبوط کرنا جا ہااور پہلے جس نے کعبراو نیا کیااوراس میں سے پیجر کرایا وہ ولید بن مغیرہ تھا۔ پھر کعبے کے بننے کاوہ قصد نقل کیا جو نی کریم سُل النظام کی نبوت سے پہلے ہوااورا مام شافعی وشافق وشافق نے کتاب الام میں عبداللہ بن زہیر الکام میں سنقل كياجب وه كعبه بنار بي تنع - كعب في ان س كها خوب مضبوط بناؤ كيونكه بم كتابول مين بديات بين كرة خرز ماف من سلاب بهت آسي مے ۔ توقعے سے مرادیبی ہے کہ وہ اس سال ب کود کھ کرجس کے برابر بھی نہیں آیا تھا یہ بچھ گئے کہ آخرز مانے کے سال بول میں بیٹی پہلاسالاب ہے۔

(٣٨٣٣) بم سے ابوالعمان نے بیان كیا ، كہا بم سے ابوعواند نے بیان کیا،ان سے بیان ابوبشرنے اوران سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ ابوبكر والفيئ قبيله احمس كى ايك عورت سے ملے ان كانام زينب بنت مهاجرتھا ،آپ نے دیکھا کہ وہ بات ہی نہیں کرتیں۔ دریافت فرمایا کیا بات ہے ہے بات کیون ہیں کرتیں؟ لوگوں نے بتایا کھمل خاموثی کے ساتھ مج کرنے ک منت مانی ہے۔ ابو بحر واللغظ نے ان سے فرمایا کہ بات کرواس طرح مج كرنا تو جاليت كى رسم ہے، چنانچەاس فى بات كى اور يوچھا آ بوكون

٣٨٣٤ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةً، عَنْ بَيَانٍ أَبِيْ بِشْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِم، قَالَ: دَخَلَ أَبُو بَكُرٍ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ أَحْمَسَ يُقَالُ لَهَا: زَيْنَبُ، فَرَآهَا لَا تَكَلَّمُ، فَقَالَ: مَا لَهَا لَا تَكَلَّمُ؟ قَالُوا: حَجَّتْ مُصْمِنَةً. فَقَالَ لَهَا: تَكَلَّمِي، فَإِنَّ هَذَا لَا يَحِلُّ، هَذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ.

فَتَكَلَّمَتْ، فَقَلِلَهِ : مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: امْرُقٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ. قَالَتْ: أَيُّ الْمُهَاجِرِيْنَ؟ قَالَ: مِنْ قُرَيْشٍ. قَالَتْ: مِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ أَنْتَ؟ قَالَ: إِنَّكِ لَسَوُّولُ أَنَا أَبُو بَكُرٍ. قَالَتْ: مَا بَقَاؤُنَا عَلَى هَذَا الأَمْرِ الصَّالِحِ الَّذِي جَاءَ اللَّهُ بِهِ بَعْدَ الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ: بَقَاؤُكُمْ عَلَيْهِ مَا اسْتَقَامَتْ بِكُمْ أَيْمَتُكُمْ. قَالَتْ: وَمَا الْأَيْمَةُ؟ قَالَ: أَمَا كَانَ لِقَوْمِكِ رُوُّوسٌ وَأَشْرَاتُ يَأْمُرُونَهُمْ فَيُطِيْعُونَهُمْ؟ قَالَتْ: بَلَى. قَالَ: فَهُمْ أُولَئِكَ عَلَى النَّاسِ.

میں؟ حضرت ابو بر والفظ نے کہا کہ میں مہاجرین کا ایک آ دی مول -انہوں نے یوچھا کہ مہاجرین کے کس قبیلے سے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ قریش سے ، انہوں نے یو چھا قریش کے کس خاندان سے؟ حضرت ابو كرر النفظ نے اس پر فرماياتم بهت يو چھنے والى عورت مو، ميں ابو بكر و النفظ موں _اس کے بعدانہوں نے یو چھا جا ہلیت کے بعداللہ تعالیٰ نے جوہمیں یددین حق عطافرمایا ہے اس پرہم (مسلمان) کب تک قائم رہ سکیں ہے؟ آپ نے فرمایا اس پرتمہارا قیام اس وقت تک رہے گا جب تک تمہارے امام حاکم سید ھے رہیں گے ۔اس خاتون نے بوچھا امام سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا کیا تمہاری قوم میں سردار اور اشراف لوگ نہیں ہے جو اگر لوگوں کو کوئی تھم دیں تو وہ اس کی اطاعت کریں؟ اس نے کہا کہ کیوں نہیں ہیں۔ ابو بکر دالنیز نے کہا کہ امام سے یہی مراد ہیں۔

تشويع: اساعيلي كى روايت مين يول باس عورت نے كہا جم مين اور جمارى قوم مين جاہليت كے زمانے مين كروفساد جواتھا تو مين نے تعم كھائى تعى كدا كراللدن مجھ كواس سے بچادياتويس جب تك جج ندكراول كى كسى سے بات نہيں كرول كى دھفرت ابو بكرصديق واللفظ نے كہااسلام ان باتول كومظ ویتا ہے تم بات کرو۔ حافظ نے کہا حضرت ابو بحر دالنفوز کے اس قول سے بیڈ کلا کہ ایس غلطتم کا تو ڑ دینامستحب ہے۔ حدیث ابواسرائیل بھی ایس ہےجس نے پیدل چل کر ج کی منت مانی تھی نی کریم سوائی اس کا اس کوسواری پر چلنے کا تھم فر مایا اوراس منت کوتو ڑوادیا۔

٣٨٣٥ حَدَّثَنِيْ فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ: قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةً قَالَتْ: أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ لِبَعْضِ الْعَرَبِ، وَكَانَ لَهَا حِفْشٌ فِي الْمَسْجِدِ قَالَتْ: فَكَانَتْ تَأْتِيْنَا فَتَحَدَّثُ عِنْدَنَا فَإِذَا فَرَغَتْ مِنْ حَدِيْثِهَا قَالَتْ:

وَيَوْمُ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيْبِ رَبُّنَا أَلَا إِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِي فَلَمَّا أَكْثَرَتْ قَالَتْ لَهَا عَانِشَةُ: وَمَا يَوْمُ الْوِهَاحِ قَالَتْ: خَرَجَتْ جُوَيْرِيَةٌ لِبَعْضِ لَمْلِي، وَعَلَيْهَا وِشَاحٌ مِنْ أَدَمٍ فَسَقَطَ مِنْهَا، فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِ الْجُدَيَّا وَهِيَ تَحْسَبُهُ

(٣٨٣٥) جمح سے فروہ بن الی المغر اءنے بیان کیا، کہا ہم کوعلی بن مسمرنے خردی ، انہیں ہشام نے ، انہیں ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ والنفیان نے بیان کیا کہ ایک کالی عورت جو کسی عرب کی باندی تھیں ، اسلام لائیں اور معجد میں ان کے رہنے کے لئے ایک کو فری تھی ۔حضرت عائشہ بھانشانے بیان کیاوہ جارے بہاں آیا کرتی اور باتیں کیا کرتی تھیں، کیکن جب با توں سے فارغ ہوجا تیں تو وہ پیشعر پڑھتی'' اور ہاروالا دن بھی ہمارے رب کے عائب قدرت میں ہے ہے، کدای نے (بفضلہ) كفركے شہرے مجھے چھڑایا۔''اس نے جب کی مرتبہ پیشعر پڑھا توعا کشہ زمی خان اس سے دریافت کیا کہ ہاروالے دن کا قصد کیا ہے؟ اس نے بیان کیا کہ میرے مالکوں کے گھرانے کی ایک لڑکی (جوننی دلہن تھی) لال چرے کا ایک بار باند ھے ہوئے تھی۔ وہ بابرنگل توا تفاق سے وہ گر گیا۔ ایک چیل کی اس بِنظر برا ی اورو واسے گوشت ہجھ کرا تھا کر لے گی ۔لوگوں نے مجھے اس

لَحْمًا، فَأَخَذَتْ فَاتَّهُمُونِي بِهِ فَعَذَّبُونِي بِهِ حَتَّى بَلَغَ مِنْ أَمْرِيْ أَنَّهُمْ طَلَبُوا فِي قُبُلِيْ، فَبَيْنَا هُمْ حَوْلِيْ وَأَنَا فِي كَرْبِي إِذْ أَقْبَلَتِ الْحُدَيَّا حَتَّى وَازَتْ بِرُوْوسِنَا ثُمَّ أَلْقَتْهُ، فَأْخَذُوهُ فَقُلْتُ لَهُمْ: هَذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُونِي بِهِ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيْنَةً. [راجع: ٤٣٩]

کے لئے چوری کی تہت لگائی اور مجھے سزائیں دین شروع کیں۔ یہاں تک كه ميري شرمگاه كى بھى تلاشى لى - خيروه ابھى مير ، عيارول طرف جمع بى تے اور میں اپنی مصیبت میں متلاقتی کہ چیل آئی اور مازے سرول کے بالكل ادر ارت كى بهراس نے وہى بار ينچ كراديا لوكوں نے اسے اشا لیا تومیں نے ان سے کہااس کے لئے تم لوگ مجھے تہام لگار ہے تھے حالا مک میں ہے گناوتھی۔

نشوج: روایت میں لفظ((حفش)) ح کے مرہ کے ساتھ ہے جوچھوٹے تک گھر پر بولا جاتا ہے:" ووجہ دخولھا ہنا من جھة ما کان عليه اهل الجاهلية من الجفاء في الفعل والقول." (فتح جلد٧ صفحه ١٩١) ليني ال حديث كويها للاني تزمانه جالميت ك مظالم کادکھلا ناہے، جوالی جالمیت اپنی زبانوں اور اسے کاموں سے غریبوں پر دھایا کرتے تھے۔

(٣٨٣٢) م سةتيه بن سعيد ني بيان كيا، كهام ساساعيل بن جعفر نے بیان کیا ،ان سے عبداللہ بن وینار نے اوران سے عبداللہ بن عمر ولا لھڑا نے کہ نبی کریم مَالِی کُم نے فرمایا: ' ہاں! اگر کسی کوشم کھانی ہی ہوتو اللہ کے سوا اوركى كاتم نكفائ " قريش اين بايدادا كاتم كماياكرت تعداس تَحْلِفُ بِآبَائِهَا، فَقَالَ: ((لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ)). لَيْ آپ مَالْيُرَا فَرْمايا: "اين باپ واداك مَام كاتم ندكها ياكرو"

(٣٨٣٧) مجه سے يحيٰ بنسليمان تے بيان كيا ، كہا مجه سے عبدالله بن وہب نے بیان کیا کہ مجھے عمر و بن حارث نے خبر دی ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے بیان کیا کہ قاسم بن محمر (ان کے والد) جنازہ کے آگے جلا کرتے تھے اور جنازہ کود مکھ کر کھڑے نہیں ہوتے تھے،حضرت عائشہ ڈائٹٹا کے حوالے سے وہ بیان کرتے تھے کہ زمانہ جا ہلیت میں لوگ جنازہ کے لئے کھڑے ہوجایا کرتے تھے اوراے دیکھ کر کہتے تھے کہاے مرنے والے

جس طرح اپنی زندگی میں توایے گھروالوں کے ساتھ تھا اب ویبا ہی کسی

یرندے کے بھیس میں ہے۔

٣٨٣٦ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْن دِيْنَارٍ، عَنْ أَبْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِي عَلَيْكُمْ: قَالَ ((أَلَّا مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفُ إِلَّا بِاللَّهِ)). فَكَانَتْ قُرَيْشٌ [راجع: ٢٦٧٩] [مسلم: ٤٢٥٤]

٣٨٣٧ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلِّيمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو، أنَّ عَبْدَالرَّحْمَن بْنَ الْقَاسِم، حَدَّثُهُ أَنَّ الْقَاسِمَ كَانَ يَمْشِيُّ بَيْنَ يَدَي الْجَنَازَةِ وَلَا يَقُوْمُ لَهَا، وَيُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَإِنَّ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُومُونَ لَهَا، يَقُولُونَ إِذَا رَأُوْهَا: كُنْتِ فِي أَهْلِكِ مَا أَنْتِ. مَرَّتَيْن.

تشویج: یعن جابلیت والے جنم کے قائل تھےوہ کہتے تھے آ دمی کی روح مرتے ہی کسی پرندے کے بھیس میں چلی جاتی ہے اگر اچھا آ وی تھا تو اجھے پندے کی شکل لیتی ہے جیسے کہور وغیرہ اور اگر آ دمی برا تھا تو برے کی مثلاً الو، کوا، وغیرہ ۔ بعض نے یوں تر جمہ کیا ہے تو اپنے محمر والوں میں تو اچھا شریف آ وی تھا اب بتلا کس جنم میں ہے ۔ بعض نے ترجمہ یوں کیا ہے تو اپنے گھروالوں میں تھالیکن دوبارتو ان میں نہیں روسکتا یعنی حشر ہونے والانہیں ۔ جیسے مشركول كاعتقادها كهايك بى زندگى به دنيا كى زندگى اوروه آخرت كة تأكل نه يتخة " قوله كنت في اهلك ما انت مرتين اى يقولون ذالك مرتبن وما موصولة وبعض الصلة محذوف والتقدير انت في اهلك الذي كنت فيه اي الذي انت فيه الان كنت في الحياة مثله لانهُم كانو الا يومِنون بالبعث ولكن كانوا يعتَقدون الروح اذآ اخرجت تطير طيرا فان كان من اهل الخير كان روحه من صالح الطير والا بالعكس_" ظامم ضمون وبي بجواو پرگزر چكا ہے۔

(۳۸۳۸) جھے سے عمرہ بن عباس نے بیان کیا ، انہوں نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن نے بیان کیا ، انہوں نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن نے بیان کیا ، انہوں نے کہا ہم سے مقبال نے بیان کیا ، ان سے عمرہ بن میمون نے بیان کیا کہ حضرت عمر دائشن نے کہا جب تک دھوپ ڈبیر پہاڑی پرنہ جاتی قریش (جج میں) مردان نے سین لکا کرتے تھے۔ نی کریم مال نے ان کی مخالفت کی اور مورج نگلے سے پہلے آپ نے وہاں سے کوچ کیا۔

الشَّمْسُ. [راجع:١٦٨٤] ٣٨٣٩ حَدَّثَنِيْ إِسْجَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةً: حَدَّثُكُمْ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ، قُالَ: حَدَّثُنَا حُصَيْنٌ، عَنْ عِكْرِمَةً: ﴿وَكَأْسًا فِهَاقًا ﴾ [النباء: ٣٤] قَالَ: مَلاّى مُتَتَابِعَةً

٣٨٣٨ـ جَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

عَبْدُالرَّحْمَنِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي

إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونِ، قَالَ: قَالَ

عُمَرُ: إِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا لَا يُفِيْضُوْنَ مِنْ

جَمْع حَتَّى تَشْرُقَ الشَّمْسُ عَلَى ثَبِيْرٍ،

فَخَالَفَهُمُ النَّبِيُّ مُلْكُمُ إِنَّا فَأَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطُلُعَ

(۳۸۳۹) مجھے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا کہ میں نے ابواسامہ سے بوچھا کیاتم لوگوں سے بحیٰ بن مہلب نے بیصدیث بیان کی تھی کہان سے حصین نے بیان کیا ، ان سے عکرمہ نے (قرآن مجید کی آیت میں) ﴿ وَ كُنْسًا دِهَاقًا ﴾ کے متعلق قرمایا کہ (معنی ہیں) مجرا ہوا پیالہ جس کا مسلسل دور چلے۔

٣٨٤- قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: سَمِعْتُ
 أَبِيْ يَقُولُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ: اسْقِنَا كَأْسًا دِهَاقًا.

(۳۸۴۰) عرمہ نے بیان کیا اور حضرت عبداللہ بن عباس اللہ الله الله کا کہ میں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والدسے بیسنا، وہ کہتے سے کہ زمانہ جاہلیت میں (بید لفظ استعمال کرتے ہے) "إسقِنا كَأْسًا دِهَاقًا" يعنى ہم كو بحر پور جام شراب بلاتے رہو۔

٣٨٤١ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةً، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةً، عَنْ أَبِي سَلَمَةً، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِي مُثْلِثًا إِنَّ الْصَدَقُ كَلِمَةً لَبِيْدٍ: أَلَا كُلُّ شَيْءٍ كَلِمَةً لَبِيْدٍ: أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ. وَكَادَ أُمَيَّةُ بُنُ أَبِي الصَّلْتِ)). مَا خَلَا اللَّهُ بَاطِلٌ. وَكَادَ أُمَيَّةُ بُنُ أَبِي الصَّلْتِ)). وطرفاه في: ١١٤٧، ٢١٤٩] [مسلم: ٥٨٨٨،

(۳۸۳) ہم سے ابونعیم نے بیان کیا ، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا ، ان سے عبدالملک نے ، ان سے ابوسلمہ نے ، ان سے حضرت ابو ہریرہ ولائٹوئئ نے کہ نی کریم مُلِّ اللّٰئِیمُ نے فرمایا: 'سب سے سچی بات جوکوئی شاعر کہ سکتا تھاوہ لبید شاعر نے کہی" ہاں اللّٰہ کے سوا ہر چیز باطل ہے' اور امیہ بن الی صلت (جا بلیت کا ایک شاعر) مسلمان ہونے کے قریب تھا۔''

١٥٨٩٢ ترمذي: ٢٨٤٩ ابن ماجه: ٣٧٥٧]

تشوی : باطل سے یہال مراوفا ہوتا ہے یا بالفعل معدوم جیسے صوفیا کہتے ہیں کہ خارج میں سوائے خدا کے فی الحقیقت کی موجود ہیں ہے اور یہ جو وجود فظر آتا ہے بید وجود موجوم ہے جو ایک ندایک دن فانی ہے۔ سی مسلم میں شرید سے روایت ہے نبی کریم مُثل فی الم محصے امید بن صلت کے شعر سناؤ میں سنا ہوئے ہے۔ امید جا المیت کے زمانہ میں عبادت کیا کرتا میں سنا ہے تھے۔ امید جا المیت کے زمانہ میں عبادت کیا کرتا میں سنا ہے تھے۔ امید جا المیت کے زمانہ میں عبادت کیا کرتا

تهاء آخرت كا قائل تفايعض نے كهانصراني بوكيا تقااس كشعرول ميں اكثر تو حيد كےمضامين بي لبيدكا يوراشعربيہ:

الاكل شيء ما خلا الله باطل الله وكل نعيم لا محالة واثل جسكااردور جم شعر من مولانا وجيد الزمال ممينية في والكياب -

جو خدا کے ماسوا ہے وہ فنا ہو جائے گا ﴿ ایک ون جو دیش ہے مث جائے گا لبیدکا ذکر کرمانی میں ہے: "الشاعر الصحابی من فحول شعراء الجاهلية فاسلم ولم يقل شعراً بعدـ" يعنی لبيد جالميت كامانا ہوا شاعرتما جو بعد میں مسلمان ہوگیا پھراس نے شعرگوئی کو ہالکل چھوڑ دیا۔

(٣٨٣٢) م ساميل ني بيان كيا ،كما محمد سعمر عدائى ني بيان کیا،ان سے سلیمان نے،ان سے محی بن سعید نے،ان سے عبدالرحن بن قاسم نے ان سے قاسم بن محمد نے اوران سے عائشہ والنفیائے بیان کیا کہ حضرت ابو بكر وللفئز كاايك غلام تفاجور وزانه أنبيس يجه كما كى وياكرنا قفا اور حضرت ابو بمر والنفظ اسے اپی ضروریات میں استعال کیا کرتے تھے ایک دن وہ غلام کوئی چیز لا یا اور حضرت ابو بحر دلائٹ نے بھی اِس میں سے کھا آیا۔ بحرغلام نے کہا آپ کومعلوم ہے بیکتی کمائی سے ہے؟ آپ نے دریافت فرمایا کیسی سے ہے؟ اس نے کہامیں نے زمانہ جاہلیت میں ایک مخص کے لے کہانت کی تھی حالا کِلہ مجھے کہانت تہیں آتی تھی ، میں نے اسے صرف دھوكرديا تھاليكن اتفاق ہے وہ مجھ مل كيا اور اس نے اس كى اجرت ميں مجھ كويه چيز دي تھي ،آپ كھا بھي چكے ہيں ۔حضرت ابو بكر اللين نے يہ سنتے ہيں آپناہا تھ مندمیں ڈالا اور پیٹ کی تمام چیزیں نے کر کے نکال ڈالیں۔ (٣٨٨٣) م عدد في بيان كيا ، كما م سي يحي في بيان كيا ، ان ہے عبید اللہ نے کہا، مجھ کو نافع نے خبر دی اور ان سے عبد اللہ بن عمر ولائھ کا نے بيان كياكرز ماندجا بليت كوك "حبل الحبلة "ك قيت كي ادائكي ك وعده ير، اونك كا كوشت ادهار بيجا كرت تصعبداللد والني في بان كيا كه حبل الحبلة كامطلب يه ب كركوكي حالمداولين اينا يجد جن يجروه نوزائدہ بچہ (بڑھ کر) حاملہ ہو، نی کریم ملائظ نے اس طرح کی خرید وفروخت منوع قرارد بدي هي-

٣٨٤٢ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ أُخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ لِأَبِيْ بَكْرٍ غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ ٱلْخَرَاجَ، وَكَانَ أَبُوْ بَكُو يَأْكُلُ مِنْ خَرَاجِهِ، فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَأَكُلَ مِنْهُ أَبُو بَكُرٍ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ: أَتَدْرِيْ مَا هَذَا؟ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِإِنْسَانٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا أُحْسِنُ الْكِهَانَةَ، إِلَّا أَنِّي خَدَعْتُهُ، فَلَقِيَنْيَ فَأَعْطَانِيْ بِذَلِكَ، فَهَذَا الَّذِيْ أَكُلْتَ مِنْهُ. فَأَدْخَلَ أَبُو بَكُرِ يَدَهُ فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِي بَطْنِهِ. ٣٨٤٣ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عِ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ، أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، عَنِ ابْن عُمَرَ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُوْنَ لُحُوْمَ الْجَزُورِ إِلَى حَبَلِ الْحَبَلَةِ، قَالَ: وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ أَنْ تُنتَجَ النَّاقَةُ مَا فِي بَطْنِهَا ، ثُمَّ تَحْمِلَ الَّذِي نُتِجَتْ، فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ مُلْكُمُّ عَنْ ذَلِّكَ . [راجع: ٢١٤٣] [مسلم: ٣٨١٠

ابوداود: ۲۲۲۸۱]

٣٨٤٤ حَدَّثَنَا أَبُو النَّغِمَانِ، قَالَ: خَدَّثَنَا (٣٨٣٣) بم ب ابوالعمان نے بیان کیا ، انہوں نے کہا ہم ب مهدی مهدی ، قَالَ: حَدِّثَنَا خَيْلانُ بن جَرِيْدٍ كُنَّادِ نے بيان كيا بهول نے كہا كم غيلان بن جرير نے بيان كيا بم مهري م

ما لک والنظ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔وہ ہم سے انسار کے متعلق بیان فر مایا کرتے تھے اور مجھ سے فر ماتے کہ تمہاری قوم نے فلال موقع پر سے كارنامهانجام ويالفلال موقع يربيكارنامهانجام ويال نَأْتِي أَنْسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: فَيُحَدِّثُنَا عَن الأَنْصَارِ، وَكَانَ يَقُولُ لِيْ: فَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، وَفَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا. [راجع: ٣٧٧٦]

تشويج: ان جملهم ويات ميس كى نكى پهلوس زمان جالميت كوالات پروشى بردتى ب مجتدمطلق امام بخارى مُواللة چونكرعبد جالميت كابيان فرمارہے ہیں،ای لئے ان جملہ احادیث کو یہاں لائے۔ بیصالات بیشتر معاشی،اقتصادی، سیاسی،اخلاقی، ندہبی کوائف سے متعلق ہیں جن میں برے اوراج مع برحتم كحالات كالذكره مواب اسلام في عبد جالميت كى برائيول ومنايا اورجوخوبيال تحيس ان كوليا اس لئ كدوه جمله فوبيال حطرت ابراميم وحصرت اساعیل طبیالیم کی ہدایات سے ماخوذ تھیں۔اس لئے اسلام نے ان کو باقی رکھا، باقی امت اسلام کوان کے لئے رغبت ولائی ایساہی ایک قسامت کامعاملہ ہے جومبد جاہلیت میں مروج تھا اور اسلام نے اسے باتی رکھاوہ آ کے مذکور ہور ہاہے۔

[باب] الْقَسَامَةِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ﴿ بِالْبِ زَمَانَهُ الْمُتَاكَ قَامَتُ كَابِيانَ

تشويع: مسكى محلد يابسى ميس كى آدى مقول على كركسى مجى دريد باس كوقال كايد ندل سكوواس مورث ميس محلد كر يجاس آدميوب كا ا تخاب کرے ان سے تم لی جائے گی کدان کے محلہ والوں کا اس قل ہے کوئی تعلق نہیں ہے ، اس کو لفظ قسامہ سے تعبیر کیا حمیا ہے۔ مکہ شریف میں اسلام سي لل بحى بدرستورتها جيه اسلام في قائم ركها كمدوالي يوتم كعبرش يف كي باس لياكرت تني "قال في اللمعات القسامة هي اسم بمعنى القسم وقيل مصدر يقال اقسم يقتتم قشامة وقد يطلق على الجماعة الذين يقسمونُ وفي الشرع عبارة عن ايمان يقسم بها اولياء الدم على استحقاق دُم ُصاحبهمٌ أويقُسمُ بها اهل المحلة المتهمون على نفي القتل عنهمِ الخ وقالوا كانت القسامة في الجاهلية فاقرها رسول الله عناها على ما كانت في الجاهلية انتهى - "مختصراً-

الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَطَنَّ أَبُو الْهَيْثُم، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيْدَ الْمَدَنِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةً، عَن أَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ أَوَّلَ قِسَامَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَفِينَا بَنِيْ هَاشِم، كَانَ رَجُلُ مِنْ بَنِي هَاشِمِ اسْتَأْجَزُهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشِ مِنْ فَخِذٍ أُخْرَى، فَانْطَلَقَ مَعَهُ فِي إِبِلهِ، فَمَرَّ رَجُلٌ بِهِ مِنْ بَنِيْ هَاشِم قَدِ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهِ فَقَالَ: أَغِنْنِي بِعِقَالِ أَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِيْ، لَا تَنْفِرُ الْإِبْلُ. فَأَعْطَاهُ عِقَالًا، فَشَدَّ بِهِ عُرُورَةَ جُو القِهِ ، فَلَمَّا نَزَلُوا عُقلَت الْإِبِلُ إِلَّا يَغِيْرًا وَاجِدًا ، فَقَالَ الَّذِي اسْتَأْجُرُهُ:

٣٨٤٥ حَدَّثَنَا أَبُو مَغْمَر، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ (٣٨٣٥) بم سابومعمر في بيان كياء كها بم سع بدالوارث في بيان كياء كهاجم تقطن ابوابيم في كها، بم سابويزيد مدنى في ان عظرمه نے اوزان سے ابن عباس والفیکنا نے بیان کیا ، جاہلیت میں سب سے بہلا قسامہ جارے ہی قبیلہ بنی ہاشم میں ہواتھا ، بنو ہاشم کے ایک محص عمرو بن علقمہ کو قریش کے کسی دوسرے خاندان کے ایک شخص (خداش بن عبداللہ عامری) نے نوکری پر رکھا ، اب بد ہائمی نوکرائے صاحب کے ساتھ اس كاونت كرشام كاطرف جلاء وبالكهين اس نوكر كے ياس ايك دوسراہا شی مخض گزرا،اس کی بوری کا ہندھن ٹوٹ گیا تھا۔اس نے اپنے نوکر بھائی سے التجا کی میری مدو کر اونٹ باندھنے کی مجھے ایک رسی وے دے، میں اس سے اپناتھیلا با ندھوں اگر رسی نہ ہوگی تو وہ بھاگتھوڑ نے جائے گا۔ اس نے ایک ری اسے دے دی اور اس نے اپنی بوری کامنداس سے باندھ لیا (اور چلا گیا) پھر جب آبش نو کراورصاحب نے ایک منزل پریڑاؤ کیا تو

نى كريم كالله كاصحاب تعلق كي نضيات مام اونٹ باندھے گئے لیکن ایک اونٹ کھلا رہا۔ جس صاحب نے ہاشی کو نوکری پراپنے ساتھ رکھا تھا اس نے پوچھا سب اونٹ تو باندھے، بیاونٹ کیوں نہیں باندھا گیا کیا بات ہے؟ نوکر نے کہا اس کی ری موجود نہیں ہے۔ صاحب نے پوچھا کہاں گئی اس کی رسی؟ اور غصہ میں آ کرایک لکڑی اس پر پھینک ماری اس کی موت آن پیچی ۔ (اس کے مرنے سے پہلے) وہاں سے ایک یمنی مخص گزرر ہاتھا۔ ہاشی نوکرنے پوچھا کیا ج کے لئے ہر سال تم مکہ جاتے ہو؟ اس نے کہا ابھی تو ارادہ نہیں ہے لیکن میں بھی جاتا رہتا ہوں۔اس نوکر نے کہا جب بھی تم مکہ پہنچو کیا میرا ایک پیغام پہنچا دو گے؟ اس نے کہا ہاں پہنچا دول گا۔اس نوکرنے کہا کہ جب بھی تم جج کے لئے جاؤتو پکارناا حریش کےلوگو! جب وہ تہمارے ماس جمع ہوجائیں تو پکارنا اے بن ہاشم! جب وہتمہارے پاس آ جا کیں تو ان سے ابوطالب کا یو چھنا اور انہیں بتلانا کہ فلا گھنے نے مجھے ایک ری کے لئے قل کرویا۔ اس وصیت کے بعدوہ نو کرمر گیا، پھر جب اس کا صاحب مکہ آیا تو ابوطالب کے یہاں بھی گیا۔ جناب ابوطالب نے دریافت کیا مارے قبیلہ کے جس منحف کوتم این ساتھ نوکری کے لئے لے گئے متصاس کا کیا ہوا؟ اس نے کہا كه وه بيار موكميا تقاميل نے خدمت كرنے ميں كوئى كسرنبيس اٹھار كھى ليكن وہ مر گیا تو میں نے اسے دفن کردیا۔ ابوطالب نے کہا کہ اس کے لئے تمہاری طرف سے یہی ہونا جاہیے تھا۔ایک مت بعدوہی مینی فخص جے ہاشی نوکر نے پیغام پینجانے کی وصیت کی تھی ،موسم جج میں آیا اور آواز دی احقريش كولوكوالوكون في بتاياديا كديبان بمين قريش! أس في أواز وی اے بنی ہاشم لوگوں نے بتادیا کہ بن ہاشم یہ ہیں ۔ اس نے بوچھا ابو طالب كمال ميں؟ لوگول نے بتا ديا تواس نے كما كه فلال مخص نے مجھے ایک پیغام پہنچانے کے لئے کہا تھا کہ فلال شخص نے اسے ایک رس کی وجہ

مَا شَأْنُ هَذَا الْبَعِيْرِ لَمْ يُعْقَلْ مِنْ بَيْنِ الْإِبِل؟ قَالَ: لَيْسَ لَهُ عِقَالٌ. قَالَ: فَأَيْنَ عِقَالُهُ؟ قَالَ: فَحَذَفَهُ بِعَصًا كَانَ فِيْهَا أَجَلُهُ، فَمَرَّ بِهِ رَجُلَّ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ، فَقَالَ: أَتَشْهَدُ الْمَوْسِمَ؟ قَالَ: مَا أَشْهَدُ، وَرُبِّمَا شَهِدْتُهُ. قَالَ: هَلْ أَنْتَ مُبْلِغٌ عَنِّي رِسَالَةً مَرَّةً مِنَ الدَّهْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَكُنْتَ إِذَا أَنْتَ شَهِدْتَ الْمَوْسِمَ فَنَادِ: يَا آلَ قُرَيْشِ! فَإِذَا أَجَابُوْكَ، فَنَادِ يَا آلَ بَنِيْ هَاشِم! فَإِنْ أَجَابُوكَ فَسَلْ عَنْ أَبِيْ طَالِبٍ فَأَخْبِرُهُ أَنَّ فُلَانًا قَتَلَنِي فِي عِقَالٍ، وَمَاتَ الْمُسْتَأْجَرُ، فَلَمَّا قَدِمَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ أَمَّاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ: مَا فَعَلَ صَاحِبُنَا؟ قَالَ: مَرِضَ، فَأَخْسَنْتُ الْقِيَامَ عَلَيْهِ، فَوَلِيْتُ دَفْنَهُ. قَالَ: قَدْ كَانَ أَهْلُ ذَاكَ مِنْكَ. فَمَكُنَ حِينًا، ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي أَوْصَى إِلَيْهِ أَنْ يُبْلِغَ عَنْهُ وَافَى الْمَوْسِمَ فَقَالَ: يَا آلَ قُرَيْشِ! قَالُوا: هَذِهِ قُرَيْشٌ. قَالَ: يَا آلَ بَنِي هَاشِمٍ! قَالُوا: هَذِهِ بَنُوْ هَاشِمٍ، قَالَ: أَيْنَ أَبُوْ طَالِبٍ قَالُوْا: هَذَا أَبُوْ طَالِبٍ. قَالَ: أَمَرَنِيْ فُلَانٌ أَنْ أُبْلِغَكَ رِسَالَةً أَنَّ فُلَانًا قَتَلَهُ فِي عِقَالٍ. فَأَتَاهُ أَبُو طَالِب فَقَالَ: اخْتَرْ مِنَّا إِحْدَى ثَلَاثِ: إِنْ شِئْتَ أَنْ تُؤَدِّيَ مِانَةً مِنَ الْإِبِلِ، فَإِنَّكَ قَتَلْتَ صَاحِبَنَا، وَإِنْ شِثْتَ حَلَفَ خَمْسُوْنَ مِّنْ فل كرديا ہے۔اب جناب ابوظ الب اس صاحب كے يہال آئے او قَوْمِكَ أَنَّكَ لَمْ تَقْتُلُهُ، فَإِنْ أَبَيْتَ قَتَلْنَاكَ بِهِ كها كدان تين چيزول ميں ہے كوئى چيز پيند كرلوا كرتم چا موتو سواونث دين فَأْتَى قَوْمَهُ ، فَقَالُوا: نَحْلِفٌ. فَأَتَنَّهُ امْرَأَةٌ مِنْ میں دے دو کیونکہ تم نے ہمارے قبیلہ کے آ دمی کوتل کیا ہے اور اگر جا ہو۔ بَنِيْ هَاشِمٍ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلِ مِنْهُمْ قَدْ تمباری قوم کے بچاس آ وی اس کو تشم کھالیں کہتم نے اسے تل نہیں کہا وَلَّدَتْ لَهُ. فَقَالَتْ: يَا أَبَا ظَالِبٍ! أُحِبُّ أَنْ نى كريم تاللاك كامحاب دوللاك كانسيات

اگرتم اس پرتیار نہیں تو ہم تہمیں اس کے بدلے میں قبل کردیں گے۔وہ خص اپی قوم کے پاس آیا تووہ اس کے لئے تیار ہوگئے کہ ہم قتم کھالیں گے۔ پھر بنوہائم کی ایک عورت ابوطالب کے پاس آئی جواس قبیلہ کے ایک مخف سے بیای ہوئی تھی اوراپنے اس شو ہرسے اس کے بچہ بھی تھا۔اس نے کہا اے ابو طالب! آپ مهر بانی كري اور مير باب الركان يجاس آومول مين معاف کردیں اور جہال قسیس لی جاتی ہیں (یعنی رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان) اس سے وہاں قتم نہ لیں ۔حضرت ابوطالب نے اسے معاف كردياياس كے بعدان ميں كاايك ار وخص آيا اور كہاا سے ابوطالب! آپ نے سواونوں کی جگد بھاس آ دمیوں سے شم طلب کی ہے، اس طرح محض پردوادنٹ پڑتے ہیں۔ بدادنٹ میری طرف سے آپ تبول کرلیں اور مجھے اس مقام رقتم کے لئے مجور نہ کریں جہاں قتم لی جاتی ہے۔حضرت ابوطالب نے اسے بھی منظور کرلیا۔اس کے بعد بقیرار تالیس جوآ دی آئے اور انہوں نے قتم کھالی ، ابن عباس بڑھ ہانے کہااس ذاّت کی قتم! جس کے ہاتھ میں ميرى جان إجابهي اس واقعه كو بوراسال بهي نبيس كررا تفاكهان الرتاليس آ دمیوں میں سے ایک بھی ایسانہیں رہا جوآ تھے ہلاتا (سبمرے)۔

تُجِيْزَ ابْنِي هَذَا بِرَجُلٍ مِنَ الْخَمْسِيْنَ وَالْا تَصْبُرْ يَمِيْنَهُ حَيْثُ تُصْبَرُ الأَيْمَانُ. فَفَعَلَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ: يَا أَبَا طَالِبِ أَرَدْتَ خَمْسِيْنَ رَجُلًا أَنْ يَحْلِفُوا مَكَانَ مِائَةٍ مِنَ الْإِبِل، يُصِيْبُ كُلُّ رَجُلٍ بَعِيْرَانِ، هَذَانِ بَعِيْرَانِ فَاقْبَلْهُمَا عَنِّي وَلَا تَصْبُرْ يَمِينِي حَيْثُ تُصْبَرُ الْأَيْمَانُ فَقَبِلَهُمَا، وَجَاءَ ثَمَانِيَةً وَأَرْبَعُونَ فَحَلَفُوا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِا مَا حَالَ الْحَوْلُ وَمِنَ الثَّمَانِيَةِ وَأَرْبَعِيْنَ عَيْنَ تَطْرِفُ.

[نسائی: ۲۷۲۰]

تشوي: لين كوئى زنده ندر ما،سبمر مح جهوفى قتم كمان كى بيسزاان كولى اوروقهم كعبك باسم عاذ الله وومرى روايت ميس بكان سبك ز مین جائیداد حضرت طیب کولی جس کی مال کے کہنے ہے ابوطالب نے اس کوشم معاف کردی تھی ، گواین عباس ڈھائین اس وقت پیدا بھی نہیں ہوئے تھے مگر انہوں نے بیواقعمعترلوگوں سے ساجب ہی اس برقتم کھائی۔فاکبی نے ابن الی تیج کے طریق سے نکالا پیچیلوگوں نے خاند کعب یاس ایک قسامت میں جموثی قسمیں کھا کیں چرایک پہاڑے کے بلے جا کر شہرے ایک پھران پرگراجس سے دب کرسب مر کئے جموثی قسمیں گھانا پھر بعض اوگوں کا ان قسموں کے لئے قرآن پاک اورمساجد کواستعال کرنا بے حد خطرناک ہے ، کتنے لوگ آج بھی ایسے دیکھے گئے کہ انہوں نے بیر کت کی اور نتیجہ میں وہ تباہ دیر باد ہو مے البذاكس بعى مسلمان كوالي جموثي تتم كھانے سے قطعاً يربيز كرنالازم بـ

٣٨٤٦ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَّةً، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتَ: كَانَ يَوْمُ بُعَاثٍ يَوْمٌ قَدَّمَهُ اللَّهُ عَزُّوَجَلَّ لِرَسُولِهِ مِكْلًا: فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ مِنْ أَنَّهُمْ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَوُهُمْ، وَقُتُلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرَّحُوا ، قَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ ۗ فِي دُنُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامُ. [راجع: ٣٧٧٧]

(٣٨٣١) محف عبيد بن اساعيل في بيان كيا، كها بم سابوا سامد في بیان کیا ان سے بشام نے ان سے ان کے والد نے اوران سے حضرت ے) رسول الله مَالِينَا سے بہلے بریا کرادی تھی ،آ مخضرت مالینے جب مدينة شريف لائة تويهال الصارى جماعت ميس چوف بري موكى تقى -ان كيروار مارے جا بيك شف يا زخى مو بيك شفى الله تعالى في اس لا انى كواس كئے پہلے بر يا كيا تھا كه انصار اسلام ميں داخل ہوجا كيں۔

٣٨٤٧_ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرٌو، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، أَنَّ كُرَيْبًا، مَوْلَى ابْن عَبَّاسِ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: لَيْسَ السَّعْيُ بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَوْوَةِ سُنَّةً، إِنَّمَا كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَسْعَوْنَهَا وَيَقُوْلُوْنَ: لَا نُجِيْزُ الْبَطْحَاءَ إِلَّا شَدًّا.

(۳۸۴۷) اورعبدالله بن وبب نے بیان کیا ، انہیں عمرو نے خبر دی ، انہیں بکیر بن اچھ نے اور عبداللہ بن عباس زُلانُہُنا کے مولا کریب نے ان سے بیان کیا کرعبدالله بن عباس والفئنان بتایا صفا اور مروه کے درمیان نالے كاندرزور بدور ناسنت نبيس بيان جالميت كدور مي اوك تيزى کے ساتھ دوڑا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم تواس پھریلی جگہ ہے دوڑ ہی کر پارموں گے۔

تشوج: ((بعاث)) با کے پی کے ساتھ مدینہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے جہاں رسول کریم مَن الیّن کی جرت مدینہ سے پانچ سال پہلے اوس اور خزرج قباكل ميس خت الوائي موئي ملى جس مين ان كے بهت سے اشراف مارے كتے: "قال القسطلاني فان قلت السعى ركن من اركان الحج وهو طريقة رسول الله عُجُهُمُ وسنته فكيف قال ليس بسنة قلت المراد من السعى ههنا معناه اللغوي. "يهال على التوىمراد ہے سعی مسنونہ مراذبیں ہے۔

> ٣٨٤٨ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْجُعْفِيُّ، قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُطَرِّفٌ، سَمِعْتُ أَبَا السُّفَرِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! اسْمَعُوا مِنَّى مَا أَقُولُ لَكُمْ، وَأَسْمِعُونِيْ مَا تَقُولُونَ، وَلَا تَذْهَبُوا فَتَقُولُوا: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَلْيَطُفْ مِنْ وَرَاءِ الْحِجْرِ، وَلَا تَقُولُوا: الْحَطِيْمُ، فَإِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ يَحْلِفُ فَيُلقِي سَوْطَهُ أَوْ نَعْلَهُ أَوْ قُوسَهُ.

(٣٨٢٨) ہم سے عبداللہ بن محمد معفى نے بیان کیا ، انہوں نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا ، انہوں نے کہا ہم کومطرف نے خبردی ، کہا میں نے ابو السفر سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے عبداللہ بن عباس ولائٹہنا سے سنا انہوں نے کہاا ہے لوگوامیری باتیں سنو کہ میں تم سے بیان کرتا ہوں اور (جو سی تم تم نے سمجھا ہے) وہ مجھے ساؤ۔اییا نہ ہوکہ تم لوگ یہاں سے اٹھ کر (بغیر شمجهے) چلے جاؤاور پھر کہنے لگو کہ ابن عباس ڈاٹٹنٹا نے یوں کہااور ابن عباس وللخُون نے یوں کہا۔ جو خض بھی بیت اللہ کا طواف کرے تو وہ حلیم کے يجهي سے طواف كرے اور جركو حكيم نه كها كرويہ جا لميت كانام ہے اس وقت لوگوں میں جب کوئی کسی بات کی قتم کھاتا تو اپنا کوڑا ، جوتا یا کمان وہاں

تشويج: اس لئے اس کو طیم کہتے یعنی کھا جانے والا مضم کر جانے والا کیونکہ وہ ان کی اشیاء کو مضم کر جاتا ، وہاں پڑی پڑے وہ چیزیں گل مرم جاتیں یا کوئی ان کواٹھالے جاتا۔حضرت ابن عباس ڈی جنا نے حطیم کی اس مناسبت کے پیش نظرا سے حطیم کہنے سے منع کیا تھالیکن عام اہل اسلام بغیر کسی نگیر کے اساب بھی حطیم ہی کہتے چلے آ رہے ہیں اور بیکعب ہی کی زمین ہے جسے قریش نے سرمامی کی کی وجہ سے چھوڑ دیا تھا۔

٣٨٤٩_ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، (٣٨٣٩) م سي تعيم بن حماد في بيان كيا، كهام سيمشيم في بيان كيا، ان سے حصین نے ،ان سے عمرو بن میمون نے بیان کیا کہ میں نے زمانہ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، قَالَ: جاہلیت میں ایک بندریا دیکھی اس کے جاروں طرف بہت سے بندر جمع رَأَيْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قِرْدَةً اجْتَمَعَ عَلَيْهَا قِرَدَةٌ ہو گئے تھے،اس بندریانے زنا کرایا تھااس لئے سب بندوں نے ال کراسے قَدْ زَنَتْ ، فَرَجَمُوْهَا فَرَجَمْتُهَا مَعَهُمْ. رجم کیااوران کے ساتھ میں بھی پھر مارنے میں شریک ہوا۔

تشوج : پوری روایت اساعیل نے یوں نکائی عمر و بن میمون کہتے ہیں میں بین میں تھا اپنے لوگوں کی بحریوں میں ایک او نجی جگہ پر میں نے دیکھا کہ
ایک بندر بندریا کو لے کرآیا اور اس کا ہاتھ اپنے سرکے نیچے رکھ کرسوگیا است میں ایک چھوٹا بندر آیا اور بندریا کو اشارہ کیا اس نے آ ہتہ ہے اپنا ہاتھ بندر
کے سرکے نیچے سے تھنچ لیا اور چھوٹے بندر کے ساتھ چلی ٹن اس نے اس سے صحبت کی میں دیکھ رہاتھا پھر بندریا لوٹی اور آ ہتہ سے پھر اپنا ہاتھ پہلے بندر
کے سرکے بیچے ڈالنے گلی کیکن وہ جاگ اٹھا اور ایک جی ماری تو سب بندر جمع ہوگئے ۔ بیاس بندریا کی طرف اشارہ کرتا اور چیختا جاتا تھا۔ آخر وہ دوسر سے
بندر ادھرادھر مے اور اس چھوٹے بندرکو پکڑلائے ۔ بیں اسے بہچانتا تھا پھر انہوں نے ان کے لئے گڑھا کھودا اور دونوں کوسنگ ارکر ڈالاتو میں نے بیر جم کا
عمل جانوروں میں بھی دیکھا۔

٣٨٥- حَدَّثَنَا عَلِيً بْنُ عَبْدِاللَّهِ، سَمِعَ ابْنَ
 حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ، سَمِعَ ابْنَ
 عَبَّاسِ قَالَ: خِلَالَ مِنْ خِلَالِ الْجَاهِلِيَّةِ:
 الطَّعْنُ فِي الأَنْسَابِ وَالنِّيَاحَةُ، وَنَسِيَ
 النَّالِثَةَ، قَالَ سُفْيَانُ: وَيَقُولُونَ: إِنَّهَا الْإِسْتِسْقَاءُ
 بِالأَنْوَاءِ.

بَابُ مَبْعَثِ النَّبِيِّ مَالِكُمْ مُ

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِم بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَى بْنِ كِلَابِ ابْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُوَّي بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ ابْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ ابْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ إِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدُ بْنِ عَدْنَانً.

باب: نبي كريم مَالِينَظِم كي بعثت كابيان

آپ کا نام مبارک ہے محد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن من مبارک ہے محد بن کعب بن لوی بن غالب بن فهر بن ما لک بن المصل بن کو بن کا بن نظر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن المیاس بن مصر بن نزار بن معد بن عدنان ۔

تشوجے: بیب تک آپ نے اپنانب بیان فر مایا ہے، عدنان کے بعدروایتوں میں اختلاف ہام بخاری مین نے ناریخ میں آپ منافی کا نسب حضرت ابراہیم تک بیان فر مایا ہے۔

: (۳۸۵۱) ہم ہے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا ، کہا ہم سے نظر نے بیان کیا ، کہا ہم سے نظر نے بیان کیا ، کہا ہم سے نظر نے بیان کیا ، کہا ان سے حظرت ابن عباس ڈھا ہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ مَا اللهِ عَلَیْ اللهِ مَا اللهُ عَالَیْ اللهُ مَا اللهُ عَالَیْ اللهُ مَا اللهُ عَالَیْ اللهُ مَا اللهُ عَالَیْ اللهُ عَالَیْ اللهُ مَا اللهُ عَلَیْ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَیْ اللهُ ا

٣٨٥١ حَدَّثَنَا أَخْمَدُ بْنُ أَبِيْ رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ، عَنْ هِشَام، عَنْ عِحْرِمَةً، عَن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَنْزِلَ عَلَى رَسُوْلِ اللَّهِ كُلْكُمْ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِيْنَ، فَمَكَثَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً، ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِ جُرَةِ، فَهَا جَرَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَمَكَثَ بِهَا عَشْرَ سِنِيْنَ، ثُمَّ تُوُفِّي كُلُكُمْ [كِتَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ مَا لِنَكُمُ إِ

فنيك المحالية المحا

[اطرافه في: ٢٩٠٢، ٣٩٠٢، ٤٤٦٥، ٤٤٦٥ التحساب على عرشريف آپ كى تريش سال موتى جاور يري سيح ب

بَابُ ذِكْرِ مَا لَقِيَ النَّبِي مُاللَّكُمُ أَ وَأَصْحَابُهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَكَّةَ

٣٨٥٢ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَيَانُ، وَإِسْمَاعِيْلُ، قَالَا: سَمِعْنَا قَيْسًا، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ خَبَّابًا، يَقُوْلُ: أَتَيْتُ النَّبِيِّ مَا لَكُنَّا ۗ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَهُ، وَهُوَ

فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ، وَقَدْ لَقِيْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شِدَّةً فَقُلتُ: أَلَا تَدْعُو اللَّهَ لَنَا؟ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌ وَجْهُهُ فَقَالَ: ((لَقَدُ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمُ

لَيْمُشَطُ بِمِشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ عِظَامِهِ مِنْ لَحْمِ أَوْ عَصَبِ مَا يَصُرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِيْنِهِ، وَيُوْضَعُ الْمِنْشَارُ عَلَى مَفُرق رَأْسِهِ، فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ، مَا يَصُوِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِيْنِهِ، وَلَيْتِمَّنَّ اللَّهُ

هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءً إِلَى

حَضْرَمُونَ مَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ)). زَادَ بَيَانُ: وَالذُّنْبُ عَلَى غَنَّمِهِ. [راجع: ٣٦١٢]

باب: نبی کریم مَثَاثِیْتِمْ اور صحابہ کرام رُثِیُ لُنٹُمْ نے مکہ میں مشرکین کے ہاتھوں جن مشکلات کا سامنا کیا

(٣٨٥٢) م عميدى في بيان كيا، كهام عصفيان بن عيينف بيان کیا، کہا ہم سے بیان بن بشر اور اساعیل بن ابوخالد نے بیان کیا، کہا کہم نے قیس بن ابوحازم سے سناوہ بیان کرتے تھے کہ میں نے خباب بن ارت ہے سنا ، انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول الله مَالِیْنِ کی خدمت میں جاضر ہواتو آپ کعبے سائے تلے جا درمبارک پرفیک لگائے بیٹھے تھے۔ہم لوگ مشرکین سے انتہائی تکلیف اٹھار ہے تھے۔ میں نے عرض کیا یارسول الله! الله تعالى سے آپ دعا كيول نبيس فرماتے؟ اس پرآپ سيد ھے بيٹھ مكت _ چېرة مبارك غصه ميس سرخ جوكيا اور فرمايا: " تم سے پہلے ايے لوگ گزر چکے ہیں کہلوہے کی منگھیوں کوان کے گوشت اور پھوں سے گز ار کران کی ہڈیوں تک پہنچا دیا گیا اور بیمعالمہ بھی انہیں ان کے دین سے نہ پھیر

سکا کمی کے سریر آرار کھ کراس کے دوکلڑے کردیئے گئے اور پیجی انہیں ان کے دین سے نہ پھیرسکا ،اس دین اسلام کوتو اللہ تعالی خود ہی ایک دن تمام و کمال تک پہنچائے گا کہ ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک (تنہا)

جائے اور (راستے) میں اسے اللہ کے سوااور کسی کا خوف نہ ہوگا۔ 'بیان نے ایی روایت میں بیزیادہ کیا کہ'' سوائے بھیڑیے کے کہاس سے اپنی

كريول كے معاملہ ميں اسے ور موكاك

تشویج: حضرموت الى حرب ميں ايك ملك ہاس ميں اور صنعاء ميں پندره دن پيل چلنے والوں كارات ہے۔اس سے امن عام مراد ہے جو بعد میں سارے مما لک عرب میں اسلام کے غلب کے بعد ہوا اور آج سعودی عرب کے دور میں بیامن سارے ملک میں حاصل ہے اللہ پاک اس حکومت کو قائم دائم رکھے۔ رکبیں

(٣٨٥٣) م سيسليمان بن حرب في بيان كيا ، كها مم سي شعبه في بیان کیا ،ان سے ابواسحاق نے ،ان سے اسود نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود ڈالٹنے نے کہ نبی کریم مَالینے کم نے سورہ عجم ریدھی اور سجدہ کیا اس وقت آپ کے ساتھ تمام لوگوں نے سجدہ کیا صرف ایک شخص کو میں نے دیکھا کہ

٣٨٥٣ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَن

الأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: قَرَأُ النَّبِيِّ مَا اللَّهِ عَالَىٰ اللَّهِ مَا اللَّهُ النَّجْمَ، فَسَجَدَ فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ إِلَّا سَجَدَ، إِلَّا رَجُلٌ رَأَيْتُهُ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًا فَرَفَعَهُ اليِّ باته مِن اللَّ فَكُنَّر مان الْهَاكراس براينا سرر كاديا اور كَهَ لِكَاكه فَسَجَدَ عَلَيْهِ وَقَالَ: هَذَا يَكْفِينِي. فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ ميرے لئے بس اتنابى كافى ہے۔ ميس نے پھراسے ويكها كه تفركى حالت نیں وقتل کیا گیا۔

بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا بِاللَّهِ. [راجع: ١٠٦٧]

تشويع: میخص اميه بن خلف تھا۔اس حديث كى مطابقت ترجمہ باب سے مشكل ہے ، بعض نے كہا جب اميه بن خلف نے سجدہ تك ندكيا تو مسلمانوں کورنج گزرا کو یا ان کو تکلیف دی یمی ترجمہ باب ہے بعض نے کہامسلمانوں کو تکلیف یوں ہوئی کمشر کین کے بھی تجدے میں شریک ہونے سے وہ سے ستجھے کہ بیشترک مسلمان ہوگئے ہیں اور جومسلمان آن کی تکلیف دینے ہے جش کی نیت سے لکل بچکے تھے وہ واپس لوٹ آئے۔ بعد میں متعلوم ہوا کہ وہ مسلمان نہیں ہوئے ہیں تو دوبارہ وہ مسلمان جش کی جمرت کے لئے نکل گئے۔

> ٣٨٥٤ خَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: بَيُّنَا النَّبِيُّ مُلْكُمُّ سَاجِدٌ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشِ جَاءَ عُقْبَةُ بْنَّ أَبِي مُعَيْطٍ بِسَلَا جَزُوْرٍ، فَقَذَفَهُ عَلَى ظَهْرِ النَّبِيِّ مَا لِلنَّاكِمُ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ فَجَاءَ تُ فَأَطِمَةُ فَأَخَذَتُهُ مِنْ ظَهْرِهِ، وَدَعَتْ عَلَىٰ مَنْ صَنَّعَ فَقَالَ النَّبِيِّ مَا اللَّهُمَّ ((أَللَّهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأُ مِنْ قُرَيْشِ أَبَا جَهُلِ بْنَ هِشَامٍ، وَعُتِبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ، وَأَمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ . أَوْ أَبْنَى بْنَ خَلَفٍ)) ـ شُعْبَةُ الشَّاكُّ ـ فَرَأْيْتُهُمْ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ، فَأَلْقُوا فِيْ بِثْرِ غَيْرَ أُمِّيَّةَ أَوْ أَبَيِّ تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ، فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِيْرِ، [راجع: ٢٤٠]

(٣٨٥/٢) م سے محد بن بار نے بيان كيا، كها مم سے غندر نے بيان كيا، كها ہم سے شعبہ نے ،ان سے ابواسحاق نے ،ان سے عمروبن میمون نے اوران ے عبداللہ بن مسعود داللہ نے بیان کیا کہ نبی کریم مظافیظ (نماز برصت ہوئے) سجدہ کی حالت میں تھے، قریش کے پچھالوگ وہیں اردگردموجود تھے۔اتنے میں عقبہ بن افی معیط اونٹ کی اوجھڑی بچددان لایا اور حضور اكرم مَنْ اللَّهُ مَا كَي يَعْيُم مِارك يراس و الديا-اس كى وجه س آب ناس تنبیس اٹھایا پھر فاطمہ وللہ الم کئی اور گندگی کو پیشمبارک سے ہٹایا اورجس نے ایسا کیا تھااسے بدوعادی حضور مَا این ان کے حق میں بدوعا کی که 'اےاللہ! قریش! کی اس جماعت کو پکڑ لے ۔ابوجہل بن ہشام،عتبہ · بن ربعه،شبه بن رسید اورامید بن ظف یا (امیدے بجائے آپ نے بدوعاً) الی بن خلف (کے حق میں فرمائی)۔ "شعبہ راوی صدیث کو ان دونوں کے متعلق شك بركدامير بن خلف كهايا الى بن خلف كها عبداللد بن مسعود والشيئ نے کہا کہ پھر میں نے و یکھا کہ بدر کی لڑائی میں بیسب لوگ قل کردیئے گئے اورایک کنویں میں انہیں ڈال دیا گیا تھا سواامیدیا الی کے کداب کا ہرایک جوڑ الگ ہوگیا تھااس لئے کنویں میں نہیں ڈالا جاسکا۔

تشويج: جنگ بدرمين تمام كفار بلاك مو كئ اورجو كرانبول في كياس كى سزايا كى _

(٣٨٥٥) م عاقان بن الى شيب في بيان كيا ، كما م عدري في بيان کیا، ان سے منصور نے ، کہا مجھ سے سعید بن جبیر نے بیان کیا یا (منصور نے اس طرح بیان کیا کہ مجھ سے حکم نے بیان کیا ،ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ مجھ سے عبدالرحن بن ابزی رالٹیز نے کہا کہ حضرت ابن

٣٨٥٥ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، حَدَّثَهِيْ سَعِيْدُ ابْنُ جُبَيْرٍ، أَوْ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ، عَنْ سَعِيْدِ بن جُبَيْرٍ، قَالَ: أَمَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمَن

عباس بطالفين اسے ان دونوں آیتوں کے متعلق بوچھو کدان میں مطابقت کس طرح پيدا كى جائے ايك آيت ﴿ وَلَا تَفْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ ﴾ اور دوسرى آيت ﴿ وَمَنْ يَقْتُلُ مُوْمِنًا مُتَعَمِّدًا ﴾ ہے ابن عباس والله سے میں نے بوچھا تو انہوں نے بتلایا کہ جب سورة الفرقان کی آیت نازل ہوئی تر مشرکین مکہنے کہا ہم نے تو ان جانوں کا بھی خون کیا ہے جن کے تحلّ کو الله تعالیٰ نے حرام قرار دیا تھا ہم اللہ کے سوا دوسرے معبودوں کی عبادت بھی کرتے رہے ہیں اور بدکار یوں کا بھی ہم نے ارتکاب کیا ہے۔ اس پرالله تعالى نے آیت نازل فرمائی كه ﴿ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ ﴾ (وه لوگ اس تھم سے الگ ہیں جوتو بہ کرلیں اور ایمان لائیں) توبیہ آیت ان کے حق میں نہیں ہے لیکن سورۃ النساء کی آیت اس شخص کے باب میں ہے جو اسلام اورشرائع اسلام کے احکام جان کربھی کسی گونٹل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے، میں نے عبداللہ بن عباس رکھائٹٹنا کے اس ارشاد کا ذکر مجاہدے کیا تو انہوں نے کہا کہ وہ اوگ اس تھم سے الگ ہیں جوتوبہ کرلیں۔

ابْنُ أَبْزَى قَالَ: سُئِلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الآيَتَيْنِ، مَا أَمْرُهُمَا؟ ﴿وَلَا تَقْتُلُوا النَّفُسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ﴾ [الانعام:١٥١] ﴿وَمَنْ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا﴾ [النساء: ٩٣] فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسِ فَقَالَ: لَمَّا أُنْزِلَتِ الَّتِيْ فِي الْفُرْقَانِ قَالَ: مُشْرِكُوْ أَهْلِ مَكَّةَ: فَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللَّهُ، وَدَعَوْنَا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ، وَقَدْ أَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ﴾ [الفرقان: ٧٠] الآيَةَ فَهَذِهِ لِأُولَئِكَ وَأَمَّا الَّتِيْ فِي النِّسَاءِ الرَّجُلُ إِذَا عَرَفَ الْإِسْلَامَ وَشَرَائِعَهُ، ثُمَّ قَتَلَ ﴿فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ ﴾ فَذَكَرْتُهُ لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ: إِلَّا مَنْ نَدِمَ. [أطرافه في:٩٠٩٠، ٢٧٦٢، ٢٧٦٣، ٢٧٦٤، ٥٢٧٤، ٢٢٧٤] [مسلم: ٣٤٥٧، 3٤٥٧؛

ابوداود: ۲۷۳؛ نسائی: ۱۳ ۰ ۶ ، ۸۷۸]

تشوج: سوره فرقان کی آیت سے بیدنکاتا ہے کہ جوکوئی خون کرے چرتو بہ کرے اور نیک اعمال بجالائے تو الله اس کی تو بہو آبول کرے گا اور سوره نسام ک آیت میں بیہے کہ جو کوئی عمدا کسی مسلمان کوتل کرے تو اس کوضر در سزاملے گی ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اللہ کاغضب اورغصہ اس پر نازل ہوگا۔اس صورت میں وونوں آبیوں کے مضمون میں تخالف ہوا تو عبدالرحلٰ بن ابری ڈاٹٹیؤ نے یہی امر حضرت عبداللہ بن عباس ڈاٹٹی سے معلوم کرایا جو یہاں ندکور ہے، حضرت عبدالله بن عباس و الله فالم اللہ بیر تھا کہ سور و فرقان کی آیت ان لوگوں کے بارے میں ہے جو کفر کی حالت میں ناحق خون کریں پھر توبکریں اور مسلمان ہوجا کیں تو اسلام کی وجہ ہے کفر کے ناحق خون کا ان سے مواخذہ نہ ہوگا اور سورۃ النساء کی آیت اس شخص سے حق میں ہے جومسلمان جوکردوسرے مسلمان کوعمر أناحق مارڈ الے ایسے مخص کی سز اووزخ ہے اس کی تو بقبول نہ ہوگی تو وونوں آیتوں میں پچھتخالف نہ ہوا اور حدیث کی مطابقت ترجمه بآب سے یوں ہے کداس سے بید کلتا ہے کہ شرکوں نے مسلمانوں کوناحق مارا تھا،ان کوستایا تھا۔

> ٣٨٥٦ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، ۚ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَمْرو ابْنِ الْعَاصِ: أَخْبِرْنِيْ بِأَشَدُّ شَيْءٍ صَنَعَهُ

(٣٨٥٢) جم سے عياش بن وليدنے بيان كيا كه جم كو وليد بن مسلم نے بیان کیا، کہا مجھ سے اوز اعل نے بیان کیا، ان سے کی بن ابی کثر نے بیان کیا ،ان سے محد بن ابراہیم تیمی نے بیان کیا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص واللہ سے بوجھا مجھےمشرکین کے سب سے سخت ظلم کے متعلق بناؤ جومشر کین نے نبی کریم مَالیّنظِم کے ساتھ کیا تھا۔انہوں نے کہا کہ نبی کریم مَالیّٰیِّمُ حطیم میں نماز پڑھ رہے تھے

كه عقبه بن الى معيط آيا اور ظالم اپنا كيثر احضوراكرم مَا يَثْيَالِم كَكُرون مبارك میں پھنسا کرزور سے آپ کا گلا گھونٹنے لگا۔ استے میں حضرت ابو بکر صدیق ڈاٹٹ آ گئے اور انہوں نے اس بدبخت کا کندھا پار کرآ مخضرت ك ياس سے بناديا اور كبان كياتم لوگ أيك فض كوسرف اس لئے مار والنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرارب اللہ ہے۔ 'عیاش بن ولید کے ساتھ اس روایت کی متابعت ابن اسحاق نے کی (اور بیان کیا کہ) مجھ سے مجیلی بن عروہ نے بیان کیا اور ان سے عروہ نے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر و دالٹنؤ سے یو چھااورعبدہ نے بیان کیا ،ان سے ہشام نے ،ان سے ان کے والد نے کہ حضرت عمر و بن عاص داللین سے کہا گیا اور محمد بن عمر و نے بیان کیا ،ان سے ابوسلمہ نے ،اس میں بوں ہے کہ مجھ سے حضرت عمرو بن عاص رہالٹنگ نے بیان کیا۔

الْمُشْرِكُونَ بِالنَّبِيِّ مَكْلِكُمُ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ مَكْلِكُمُ يُصَلِّىٰ فِي حِجْرِ الْكَعْبَةِ إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِيْ مُعَيْطٍ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ فِيْ عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ خَنْقًا شَدِيْدًا، فَأَقْبَلَ أَبُوْ بَكْرٍ حَتَّى أَخَذَ بِمَنْكِبِهِ وَدَفَعَهُ عَنِ النَّبِي مَلْكُمُّ قَالَ: ﴿ أَتَقُتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّنَي اللَّهُ ﴾ الآيَةَ [الغافر: ٢٨] تَابَعَهُ ابْنُ بِشَحَاقَ، حَدَّثَنِيْ يَخْيَى بْنُ عُزْوَةً،عَنْ عُزْوَةً، قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرُو. وَقَالَ عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيْهِ قِيْلَ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ. وَقَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ عَمْرُو عَنْ أَبِي سَلَمَةً: حَدَّثَنِيْ عَمْرُو ابْنُ الْعَاصِ. [راجع: ٣٦٧٨]

تشويج: تول محربن عروكوامام بخارى ويهليل في العال العباديس وصل كيا ب - حافظ في كما ايك روايت من يول ب كمشركين في اي كريم مُالْفِيْظِ كواپياماراكمآپ بهوش موسكة تب حضرت ابوبكر (النفيّا كفرے موسة اور كہنے ملك كياتم اليفخف كومارے والتے موجوكہتا ہے كەميرا رب صرف اللدہ.

بَابُ إِسْلَامِ أَبِي بَكُرِ الصِّدِّيقِ

باب: حضرت ابو بكرصديق والثين كاسلام قبول كرنے كابيان

تشويج: آب كانام عبدالله والله والله عنان ابوقاف كے بينے بي ساتي پيت يران كانسب نامدرسول كريم مَن الله المان جاتا ہے۔ آپ كونتيق ہے بھی موسوم کیا گیا ہے۔ نی کریم مُؤاتی نے فرمایا تھا کہ بیناردوز خے سے قطعی طور پر آزاد ہو بھے ہیں۔ نی کریم مُؤاتی کے ساتھ ہرغزوہ میں ہرموقعہ پر شريك رے-آب دالله آفر عرس مهندى كا خضاب لكاتے تھے۔

> ٣٨٥٧ حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ حَمَّادِ الْآمُلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُجَالِدٍ، عَنْ بَيَّانِ، عَنْ وَيَرَةً، عَنْ هَمَّام بن الْحَارِثِ، قَالَ: قَالَ عَمَّارُ بنُ يَاسِر: رَأْيتُ رَسُولَ اللَّهِ كُلُّكُمْ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةُ أَغِبُدٍ وَامْرَأْتَانِ، وَأَبُوْ بَكْرٍ. [راجع: ٣٦٦٠]

(٣٨٥٧) مجھ عبدالله بن حمادة ملى في بيان كيا، كماكه مجھ سے يجي بن معین نے بیان کیا، کہا ہم سے اساعیل بن مجالد نے بیان کیا، ان سے بیان نے ،ان سے وبرہ نے اوران سے ہمام بن حارث نے بیان کیا کہ ممار بن یاسر ڈلاٹنٹو نے کہا میں نے رسول اللہ مٹاٹیٹیلم کواس حالت میں بھی دیکھا ہے جب آنخضرت مَا اللّٰ اللّٰ کے ساتھ یا نج غلام، دوعورتوں اور ابو بکر صدیق ڈاٹٹنٹے کے سوااور کوئی (مسلمان)نہیں تھا۔

تشويج: حضرت ابو برصديق والفئ واقدامحاب الفيل سے دوسال قبل مديس پيدا موسے اور جمادي الاخرى ١٣ هيں معر ١٣ سال انقال فرمايا۔

مت خلافت دوسال چار ماہ ہے۔ پائی غلام حضرت بلال ، حضرت زید حضرت عامراورابولکی اورعبید سے اوردوعورتیں حضرت خدیجہ اورحضرت ام ایمن یا سمیہ شخ آفتی حضرت ابو برکوصدیق دوالئے اس لئے کہا گیا کہ انہوں نے جاہلیت کے زمانے میں بھی نہ بھی جموب بولا نہ بھی بت پرتی گی ۔ قاضی ابو الحسین نے اپنی سند ہے روایت کیا ہے کہ ان کے باپ ابو قافد ایک روز ان کو بت خانے میں لے گئے اور کہنے گئے کہ بت کو بجدہ کرلو۔ وہ کہہ کر چلے گئے ۔ حضرت ابو بکر والٹون فرماتے ہیں کہ میں ایک بت کے پاس گیا اور اس سے میں نے کہا کہ میں بھوکا ہوں جھوکھ خان دے۔ اس نے پہلی جو اب نددیا۔ آخر میں نے ایک پھر اٹھایا اور کہا کہ اگر تو خدا ہے تو اپنی پھر میں نے کہا کہ میں نگا ہوں ، جھوکو کپڑ اپہنا دے۔ اس بت نے پھر بھی چھے جواب نددیا۔ آخر میں نے ایک پھر اٹھایا اور کہا کہ اگر تو خدا ہو اپنی تو اپنی کو میں ہوگیا۔ استے میں میرے باپ آگئے اور کہنے گئے بیٹا یہ کیا کرتے ہو؟ میں نے کہا جو پھر سے بچا۔ یہ کہر کر میں نے وہ پھر اٹھایا کہ اگر اور ان سے سارا حال بیان کیا۔ انہوں نے کہا میرے بیٹے سے بچومت بول اللہ تعالی نے کہا جو پھر سے جو سے بچا۔ یہ بیٹ میں تھا اور جھر کور دوونے لگا تو میں نے ایک ہا تف سے ساکہ اللہ کی بندی خوش ہو جا تھے کوایک آزادار کا طے میں کا م آسان میں صدیتی ہو وہ حود محضورت جمد منظین کیا کہا کہ میں کا م آسان میں صدیتی ہو وہ حد محضورت جمد منظین کیا میں صدیتی ہو وہ حد محضورت کی منظین کیا کہ میں کا م آسان میں صدیتی ہو وہ حد محضورت کی منظین کیا ما آسان میں صدیتی ہو وہ حد محضورت کھر منظین کی خوالی کو میں اور دیتی ہوگا۔

باب: حضرت سعد بن ابی وقاص رہائٹن کے اسلام قبول کرنے کا بیان

تشوج: حضرت سعد بن ابی وقاص و النافیز کی کنیت ابواسحاق ہے۔ والدابو وقاص کا نام مالم بن وہیب ہے ،عشر ہ بیشرہ سے ہیں۔ سترہ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ تمام غزوات میں نمی کریم مُثالِیْز کے ساتھ دے۔ برے ہی ستجاب الدعوات تھے۔ نمی کریم مُثالِیْز کے اس مقصد کے لئے ان کے حق میں خاص وعافر مائی تھی۔ تیراندازی میں بڑے ہی ماہر تھے۔ مقام عتیق میں جو مدینہ سے قریب تعاایب کھروفات پائی۔ جنازہ کولوگ کا ندھوں پر رکھ کر میں خاص وعافر مائی تھی۔ تیراندازی میں بڑے ہی مائی جوان دنوں مدینہ کے مائم تھے۔ بقیع غرقد میں ون ہوئے ، سال وفات ۵۵ھ ہے۔ (رضی مدینہ طیبہ لاکے اور ضاف کرمیں۔

اللہ عنہ وارضاہ) کرمیں۔

الله عله وارضاه اربه. ٣٨٥٨ حَدَّنِني إِسْحَاقُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ أَسَامَةَ، قَالَ: حَدَّنَنا هَاشِمٌ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ ابْنَ الْمُسَيَّب، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ، سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصِ يَقُولُ: مَا أَسْلَمَ أَحَدِ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيْهِ، وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لَنْلُثُ الْإِسْلَامِ. [راجع: ٢٧٢٦]

بَابُ إِسْلَامِ سَعْدٍ

(۳۸۵۸) مجھ سے اسحاق بن ابراہیم مروزی نے بیان کیا ، انہوں نے کہا ہم کوابواسامہ نے جردی ، انہوں نے کہا ہم کوابواسامہ نے جان کیا ، انہوں نے بیان کیا ، کہا کہ میں نے ابواسحاق سعد بن کہا کہ میں نے ابواسحاق سعد بن ابی وقاص دلائے ہوں سے بیان کیا کہ جس دن میں اسلام لا یا ہول دوسر نے لوگ بھی اسی دن اسلام لائے اور اسلام میں داخل ہونے والے تیسر ہے آدی کی حیثیت سے مجھ پرسات دن گزرے۔

تشوج : المعدّ في الله علم كى روس كهاورندان يد بهل معزت على منديج ، ابو بكراورزيد ثفاً في اسلام لا م على تضاور شايد بدلوگ سب ايك بى دن اسلام لات بول بيشروع دن يس اورسعد آخردن ش - (رضى الله عنهم وارضاه)

باب: جنول كابيان

اورالله نے سور و جن میں فرمایا: ''اے نبی! آپ کہدد یجئے میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے قرآن کو کان لگا کرسنا۔''

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿قُلُ أُوْحِيَ إِلَىَّ أَنَّهُ اوراللهُ. اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ﴾ [الجن: ١]

بَابُ ذِكْرِ الْجِنَّ

تشوي : الفظ جن - ﴿ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ ﴾ عصمت بيعن رات في جبان يراندهري يعيلاني - جن ايك ناري مخلوق ب جومادي آم محول

سے پوشیدہ ہے۔اس میں نیک ادر بد ہرتم کے ہوتے ہیں۔ بن آ دم کو ینظر نہیں آتے۔ای لیے لفظ جن سے موسوم ہوئے۔قر آن مجید میں سور ہ جن ای قوم کے نیک جنوں سے متعلق ہے جنہوں نے نبی کریم مظافیظ کی زبان مبارک سے قرآن شریف سنااوراسلام قبول کرلیا تھا۔ جنات انسانی شکل میں بھی ظاہر ہوسکتے ہیں۔

> ٣٨٥٩ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أَسَامَةً ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِشْعَرٌ ، عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَأَلْتُ مَسْرُوقًا مَنْ آذَنَ النَّبِيُّ مَا لِكُمَّا بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ. فَقَالَ: حَدَّثَنِيْ أُبُوكَ يَعْنِي عَبْدَاللَّهِ أَنَّهُ آذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةً. [مسلم: ١٠١١]

٣٨٦٠ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: خَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَخْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ جَدِّي، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ كَانَ يَحْمِلُ مَعَ النَّبِيِّ مُلْكُمُّ إِدَاوَةً لِوَضُوءِ و وَحَاجَتِهِ، فَبَيْنَمَا هُوَ يَتْبَعُهُ بِهَا فَقَالَ: ((مَنْ هَذَا؟)) فَقَالَ: أَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةً. فَقَالَ: ((ابْغِنِي أَحْجَارًا أَسْتَنْفِضُ بِهَا، وَلَا تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثَةٍ)). فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ أَحْمِلُهَا فِي طَرَفِ ثَوْبِيْ حَتَّى وَضَعْتُ إِلَى جَنْبِهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ، حَتَّى إِذَا فَرَغَ مَشَيْتُ، فَقُلْتُ: مَا بَالُ الْعَظْمِ وَالرَّوْثَةِ؟ قَالَ: ((هُمَا مِنْ طَعَام الْجِنُّ، وَإِنَّهُ أَتَانِيْ وَفُدُ جِنَّ نَصِيْبِيْنَ وَنِعْمَ الْجِنُّ، فَسَأَلُونِي الزَّادَ، فَدَعَوْتُ اللَّهَ لَهُمْ أَنْ لَا يَمُرُّواْ بِعَظْمِ وَلَا بِرَوْثَةٍ إِلَّا وَجَدُواْ عَلَيْهَا طَعَامًا)). [راجع: ١٥٥]

(٣٨٥٩) مجھ سے عبدالله بن سعيد نے بيان كيا ، كہا ہم سے الواسامد نے بیان کیا، کہا ہم سے مسعر نے بیان کیا، ان سے معن بن عبدالرحمٰن نے بیان كيا ، كہا كه ميں نے اين والد سے سنا ، انہوں نے بيان كيا كه ميں نے مسروق سے پوچھا کہ جس رات میں جنوں نے قرآن مجید ساتھا اس کی خبر نى كريم مَالِينَةُ كوكس نے دى تھى؟ مسروق نے كہا كد جھے سے تمبارے والد حفرت عبدالله بن مسعود والله الله على على الله المخضرت مَا الله الله كوجول كي خبرایک بول کے درخت نے دی تھی۔

(۳۸۷۰) ہم سے موی بن اساعیل نے بیان کیا، انہوں نے کہاہم سے عمرو بن کیلی بن سعیدنے بیان کیا ، انہوں نے کہا کہ مجھے میرے دادانے خردی اور انہیں ابو ہرریرہ واللہ اللہ علی کے وہ رسول اللہ منا ا ماجت كے لئے (پانى كا)اك برتن لئے ہوئے آپ كے پیچے بيھے چل رب تھے کہ حضور مَالِيُّنِمُ نے فرمايا: 'نيه کون صاحب بيں؟' بتايا که ابو ہریرہ والنفائد ہے۔آنخضرت مَالِقَيْم نے فرمایا: "استنج کے لئے چند پھر الاش كرلا ادر بال بدى ادرليد ندلا نائ كهريس بقر ل كرحاضر بوا يس انہیں اپنے کپڑے میں رکھے ہوئے تھااور لاکرآپ کے قریب اسے رکھ دیا اورومال سے والیس چلاآ یا۔آ ب جب قضائے حاجت سے فارغ مو محے تو میں پھرآ پ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی ہڈی اور گو بر میں کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس لئے کہوہ جنوں کی خوراک ہیں میرے پاس تصبیتن کے جنوں کا ایک دفد آیا تھا اور کیا ہی اچھے وہ جن تھے ۔ تو انہوں نے مجھ سے توشہ مانکا میں نے ان کے لئے اللہ سے بیدعا کی کہ جب بھی ہڈی یا گوبر بران کی نظر پڑے توان کے لئے اس چیز سے کھانا ملے۔"

تشویج: یعنی برقدرت الہی ہڈی اور گوہر پران کی اوران کے جانوروں کی خوراک پیدا ہو جائے ۔ کہتے ہیں نبی کریم مُنَافِیَّا آم کے پاس جنات کی بار حاضر ہوئے۔ایک باربطن نخلہ میں جہاں آپ قرآن پڑھ رہے تھے۔ بیسات جن تھے، دوسری بار قبون میں تیسری باربقیع میں ۔ان راتوں میں حضرت عبداللہ بن مسعود ولائن آپ کے ساتھ تھے۔آپ نے زمین پران کے بیٹھنے کے لئے لکیر تھینچ دی تھی۔ چوتھی بار مدینہ کے باہراس میں زبیر بن عوام والنفظ موجود تقے۔ پانچویں بارایک سفر میں جس میں بلال والنفظ بن حارث آپ کے ساتھ تھے۔ جنوں کا دجود قر آن وحدیث سے ثابت ہے جو لوگ جنات کا انکار کرتے ہیں وہ مسلمان کہلانے کے باد جود قر آن وحدیث کا انکار کرتے ہیں۔ایسے لوگوں کواپنے ایمان کی خیرمنانی چاہیے۔

باب: ابوذر والنيئ كاسلام قبول كرنے كاوا قعہ

(٣٨١١) مجھ سے عرو بن عاس نے بران کیا ، کہا ہم سے عبدالرحلن بن مبدی نے ، کہا ہم سے مٹنی نے ، ان سے ابو جمرہ نے اور ان سے ابن عباس والفيئاف بيان كياكه جب ابوذ رغفاري والنيء كورسول الله مَالْفَيْمُ كي نبوت کے بارے میں معلوم ہوا تو انہوں نے اپنے بھائی انیس سے کہا مکہ جانے کے لئے سواری تیار کراوراس شخص کے متعلق جونی ہونے کا مدی ہے اور کہتا ہے کہ اس کے پاس آسان سے خبر آتی ہے ، میرے لئے خبریں حاصل کرے لا۔اس کی باتوں کوخودغور سے سننا اور پھرمیرے پاس آنا۔ ان کے بھائی وہاں سے چلے اور مکہ حاضر ہوکر آ مخضرت مَالَيْنِمُ کی باتيں خودسنس چرواپس موکرانہوں نے ابوذر والٹوئ کو بتایا کہ میں نے انہیں خود دیکھاہے، وہ اچھے اخلاق کالوگوں کو تھم کرتے ہیں اور میں نے ان سے جو كلام سناوہ شعرنبیں ہے۔اس پر ابوذر رہا تھنانے کہا جس مقصد کے لئے میں نے تمہیں بھیجاتھا مجھےاس پر پوری طرح تشفی نہیں ہوئی ، آخرانہوں نے خود توشه باندها، پانی سے بحرا ہوا ایک پرانامشکیزہ ساتھ لیا اور مکہ آئے مجد الحرام میں حاضری دی اور بہاں نبی کریم مَالطَّیْنِم کوتلاش کیا۔ابوذر دالشند آ تخضرت مَا النظم كو بهيانة نهيس مع ادركس سرة ب كمتعلق بوجهنا بھی مناسب نہیں سمجھا ، کچھ رات گزرگی کہ وہ لیٹے ہوئے تھے ۔حضرت على والنيز نے ان كواس حالت ميں ديكھا اور سمجھ كئے كہ كوئى مسافر ہے ۔ على اللفظ نے ان سے كہا كرآب ميرے كر پر چل كرآ رام سيجة - ابو ذر دالنی ان کے پیچیے چینے چلے مے کیکن کسی نے ایک دوسرے کے بارے میں بات نہیں کی ۔ جب صبح ہوئی تو ابوذر والفئ نے اپنامشکیزہ اور تو شدا ٹھایا اورمبجد الحرام ميں آ مجئے ۔ بيدن بھي يونني گزر كيا اور وہ نبي كريم مَا النَّيْمَ كونه د مکھے سکے مشام ہوئی تو سونے کی تیاری کرنے لگے علی ڈاٹٹنئ^ے پھروہاں سے گزرے اور سمجھ گئے کہ ابھی اپنے ٹھکانے جانے کا وقت اس مخص پرنہیں آیا، وہ انہیں وہاں سے پھراپنے ساتھ لے آئے اور آج بھی کسی نے ایک

٣٨٦١_ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُنَتِّى، عَنْ أَبِيْ جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ قَالَ: لَمَّا بَلَغَ أَبًا ذَرُّ مَبْعَثُ النَّبِي مَثْكُمُ قَالَ لِأَخِيْهِ: ارْكَبْ إِلَى هَذَا الْوَادِي، فَاعْلَمْ لِي عِلْمَ هَٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ ، يَأْتِيْهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ، وَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ، ثُمَّ الْتِنِيْ. فَانْطَلَقَ الأَّخُ حَتَّى قَدِمَهُ وَسَمِعَ مِنْ قُوْلِهِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَبِي ذَرٍّ، فَقَالَ لَهُ: رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الأَخْلَاقِ، وَكَلَامًا مَا هُوَ بِالشُّعْرِ. فَقَالَ: مَا شَفَيْتَنِيْ مِمَّا أَرَدْتُ، فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهُ فِيْهَا مَاءٌ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةً، فَأْتَى الْمَسْجِدَ، فَالْتَمَسَ النَّبِيُّ وَلَا يَعْرِفُهُ، وَكُرِهَ أَنْ يَسْأَلُ عَنْهُ حَتَّى أَدْرَكُهُ بَعْضُ اللَّيْلَ، اضْطَجَعَ فَرَآهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيْتٍ. فَلَمَّا رَآهُ تَبِعَهُ، فَلَمْ يَسْأَلُ وَاحِدّ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَصْبَحَ، ثُمَّ اخْتَمَلَ قِرْبَتَهُ وَ زَادَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَظُلَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَاهُ النَّبِيُّ مَا لِلَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهُ فَعَادَ إِلَى مَضْجَعِهِ، فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ: أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَهُ؟ فَأَقَامَهُ، فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ لَا يَسْأَلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ، فَعَادَ عَلِيٌّ مِثْلَ ذَلِكَ، فَأَقَامَ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ: أَلَا

بَابُ إِسْلَامِ أَبِي ذَرِّ

[راجع: ٣٥٢٢]

تُحَدِّثُنِيْ مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ؟ قَالَ: إِنْ أَعْطَيْتَنِيْ عَهْدًا وَمِيثَاقًا لَتُرْشِدَنَّنِيْ فَعَلْتُ فَفَعَلَّ فَأَخْبَرَهُ. قَالَ: فَإِنَّهُ حَقٌّ وَهُوَ رَسُوْلُ اللَّهِ مَا لِنَكُمْ ﴾، فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتْبَعْنِي، فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ شَيْعًا أُخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَأَنِّي أُرِيْقُ الْمَاءَ، فَإِنْ مَضَيتُ فَاتْبَعْنِي حَتَّى تَدْخُلَ مَدْخَلِي فَفَعَلَ، فَانْطَلِقَ يَقْفُوهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى النَّبِيُّ مُكُّلًّا وَدُخَلَ مَعَهُ، فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ، وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِي عَلَيْكُمُ: ((ارْجِعُ إِلَى قُوْمِكَ، فَأَخْبِرُهُمْ حَتَّى يَأْتِيكَ أَمْرِيُ)). قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ الْأَصْرُخَنَّهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ، فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَنَاذَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ. ثُمَّ قَامَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوهُ حَتَّى أَصْجَعُوهُ، وَأَتَى الْعَبَّاسُ فَأُكَبُّ عَلَيْهِ قَالَ: وَيُلكُمْ الْكَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ وَأَنَّ طَرِيْقَ تُجَّارِكُمْ إِلَى الشَّأْمِ فَأَنْقَذَهُ مِنْهُمْ، ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِمِثْلِهَا، فَضَرَبُوهُ وَثَارُوا إِلَيْهِ، فَأَكَبُّ الْعَبَّاسُ عَلَيْهِ.

دوسرے سے بات چیت نہیں کی ، تیسرا دن جب موا اور علی طالعی نے ان کے ساتھ میں کام کیااور اپنے ساتھ لے محتے تو ان سے پوچھا کیاتم مجھے بتا سكتے ہوكديبال آنے كاباعث كيا ہے؟ ابوذر والليك نے كہا كماكرتم مجھے پخته دعده كرلوكه ميري راه نمائي كرد مے تو ميں تم كوسب كچھ بتا دوں گا۔ علی دلالفن نے وعدہ کرلیا تو انہوں نے انہیں اینے خیالات کی خبر دی ۔ علی رہالٹوئے نے فرمایا کہ بلاشبہ وہ حق پر ہیں اور اللہ کے سیچے رسول مُلاہیم ہیں ا چھا میں کوتم میرے پیچھے پیچھے میرے ساتھ چلنا۔ اگر میں (راستے میں) کوئی الی بات دیکھوں جس سے مجھے تمہارے بارے میں کوئی خطرہ ہوتو میں کھڑا ہو جاؤں گا۔ (کسی دیوار کے قریب) گویا مجھے پیشاب کرنا ہے، اس وقت تم میراانتظار نه کرنااور جب میں پھر چلنے لگوں تو میرے پیچیے آجانا تا كەكونى سمجھەنە سكے كەبيەد دنول ساتھ بىل ادراس طرح جس گھريىس، يىل داخل ہوں تم بھی داخل ہو جانا ۔ انہوں نے ایما بی کیا اور چھے چھے چلے تا آ كى على دالله كالنفط كے ساتھ وہ نبي كريم مَاللة كا كى خدمت مِن بَيْنَ كُل مَا آپ كى باتيسنس اوروبي اسلام لے آئے - پھرنى اكرم مَاليكم فيان سے فرمایا: ' اب اپنی قوم غفار میں واپس جاؤ اور انہیں میرا حال بتاؤ تا آ نکھ جب ہارے غلبہ کاعلم تم کو ہو جائے (تو پھر ہمارے پاس آ جانا)" ابوذر والنيز نے عرض كيا: اس ذات كى قتم إجس كے ہاتھ ميں ميرى جان ہے میں ان قریشیوں کے جمع میں پکار کر کلمہ تو حید کا اعلان کروں گا۔ چنانچہ آ تخضرت مَا الله الله عنهال سے والیس وہ مجدحرام میں آئے اور بلندآ واز سے کہا کہ " میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیاکہ محد مَاليَّيْمُ الله كرسول بين "بياغة بي سارا مجمع نوث يرد ااوراتنا ماراكه زمین پرلنادیا۔ات میں عباس داللی آگئے اور ابوذر دلاللی کے اویرایے کو وال كرقريش سے كہاافسوس! كياته بيس معلوم نہيں كه يدخص قبيله غفار سے ہے اور شام جانے والے تمہارے تا جروں کا راستہ ادھر ہی ہے پڑتا ہے۔ اس طرح سے ان سے ان کو بچایا۔ پھر ابوذ ر داللہ دوسرے دن مجد الحرام میں آئے اورائے اسلام کا اظہار کیا۔ قوم بری طرح ان پرٹوٹ پڑی اور مارنے گئے۔اس دن بھی عباس دالنیڈا ان پراوندھے پڑ گئے۔ تشوج: حطرت ابودر مفاری دانشهٔ بلند مرتبه تارک الدنیامهاجرین کرام میں سے ہیں ان کا نام جندب تھا کدشریف میں شروع اسلام لائے والوں میں ان کا پانچواں نمبر ہے پھریدا پی قوم میں چلے گئے سے اور مدت تک وہاں رہے غزوہ خندت کے موقع پر خدمت نبوی میں مدید طیبہ ماضر ہوئے ہے۔ اور پھر مقام ربذہ میں قیام کیا اور سے میں خلافت عمانی میں ان کا ربذہ ہی میں انتقال ہوا یہ ہی کریم مظاہری کی بعثت سے پہلے بھی عباوت کرتے ہے۔

[باب] إسلام سَعِيْدِ بن زَيْد باب سعيدبن زيد اللفظ كااسلام قبول كرنا

تشوج: بید مفرت عمر والفن کے چازاد بھائی اور بہنوئی تھے،ان کے والد زید جاہلیت کے زمانہ میں دین صنیف کے طالب اور ملت ایرا میں پر تھے، صرف اللہ کو بوجتے تھے شرک نہیں کرتے اور کعبہ کی طرف نماز پڑھتے تھے۔اس اعتقاد پران کا انتقال ہوا۔ان کا واقعہ پیچے گزرچکا ہے۔

(۳۸۲۲) ہم سے قتیہ بن سعید نے بیان کیا ، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا ، ان سے اساطیل نے ، ان سے قیس نے بیان کیا کہ بیس نے کوفہ کی مجد بین سعید بن زید بن عمر و بن فیل دالٹون سے سنا ، وہ کہ رہے ہے کہ ایک وقت تھا جب حضرت عمر دلائٹوئ نے اسلام لانے سے پہلے جھے اس وجہ سے با ندھ رکھا تھا کہ میں نے اسلام کیوں قبول کیا لیکن تم لوگوں نے حضرت عثان دلائٹوئ کے ساتھ جو پچھ کیا ہے اس کی وجہ سے اگرا حد پہاڑ بھی اپنی جگہ سے سرک جائے واسے ایسا کرنا ہی جا ہے۔

سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، فِيْ مَسْجِدِ الْكُوْفَةِ يَقُوْلُ: وَاللَّهِ الْقَدْ رَأَيْتُنِيْ وَإِنَّ عُمَرَ لَمُوْثِقِيْ عَلَى الْإِسْلَامِ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عُمَرُ، وَلَوْ أَنَّ أُحُدًا ارْفَضَ لِلَّذِيْ صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ . [طرفاه في: ٣٨٦٧،

٣٨٦٢_ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

7387

تشویج: سیدنا عثان فی ڈاٹنؤ کی شہادت تاریخ اسلام کا ایک بہت بڑا الدیہ ، حضرت سعید بن زید ڈاٹنؤ اس پرا ظہار تاسف کررہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ زمانہ کرنے کی وجہ ہے با عدود کھا تھا ۔ ایک زمانہ آئے ہے کہ خود مطال ان محتصرت میں اپنے ہاتھ رنگ رہے ہیں ، فی الواقع یہ حاد شراییا ہی ہے کہ اس پراحد پہاڑ کوائی جگھٹے ہے۔ حضرت عثان فی ڈاٹنؤ کے خوان ناحق میں اپنے ہاتھ رنگ رہے ہیں ، فی الواقع یہ حاد شراییا ہی ہے کہ اس پراحد پہاڑ کوائی جگھٹے جو مسلمانوں میں زیادہ تعداد الیہ لوگوں کی جونا م سلمان اور در پردہ منافق تھے جو مسلمانوں کا میراز و محتصر کرنا چاہج ہے۔ اس فرض سے بچھ بہائوں کا مہارا لے کر ان لوگوں نے علم بغادت بلند کیا۔ بچوسید ھے سادھ ورورے مسلمانوں کو بھی کہا کہا گہا ہے کہ سید میں دور ورے مسلمانوں کو بھی ہور ہا میکا کرا ہے ساتھ ملالیا۔ آخر ان لوگوں نے حضرت عثان ڈاٹنؤ کو شہید کر کے مسلمانوں میں فتوں کا ایک ایسا دروازہ کھول دیا جو آئی تعداد برائی کے ہوادن کی مقبول ہارگاہ تھوں ہور کے سید تعداد برائی کے ہور کے نواز کی مروست امید ہے۔ تنصیلات کے لئے دفاتر کی ضرورت ہے کرا تناضرور یا در کھنا چاہے کہ سیدنا عثان درگائؤ کا تعداد برائی کے ہوتے نواز کی سید بین زید بی کے خوائی ہور ہا کہا ہے اس کے خوائی ہور ہا کہا تھوں ہور کہا تا مرادر ہو گئی کہا تا موائی کی وجہ سے حضرت عمر در گائؤ کو کہا ہا ہا ہوں کہا کہا ہے ۔ ان بی کی وجہ سے حضرت عمر در گائؤ کو کہا ہا ہا ہوں کہا تا من کہا کہا ہے ۔ ان بی کی وجہ سے حضرت عمان خوائی کیا ہی اس کی کو کہا تھوں کہا کہا ہو کہاں کو بھوں کہاں کہا ہوں کو ان کہاں کہاں کہاں کو کہاں کہائوں کو بھوں کہاں کو بھوں کہاں کہائے کو کہائے کا مت کو بیان کو ان کہائے کہاں کو کہائی کہائے کو کہائے کہائے

باب: عربن خطاب طالفية كاسلام لان كاواقعه

بَابُ إِسْلَامٍ عُمْرَ بُنِ الْخَطَّابِ

(۳۸ ۱۳) مجھے سے محمد بن کثیر نے بیان کیا ،انہوں نے کہا ہم کوسفیان توری نے خردی ، انہیں اساعیل بن ابی خالدنے ، انہیں قیس بن ابی حازم نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود واللہ اللہ نے بیان کیا کہ حضرت عمر داللہ کا اسلام لانے کے بعد ہم لوگ ہمیشہ عزت سے رہے۔ ٣٨٦٣ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بِنُ كَثِيْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِم، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْن مَسْعُودٍ قَالَ: مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ. [راجع: ٣٦٨٤]

(٣٨٦٣) مم سے يحيىٰ بنسليمان في بيان كيا ،كہا بھ سےعبدالله بن وہب نے بیان کیا ، کہا کہ مجھ سے عمر بن محد نے بیان کیا ، کہا مجھ کومیرے دادا زیدین عبدالله بن عمرونے خردی ،ان سےان کے والدعبدالله بن عمر والح نے بیان کیا کہ حفرت عمر ولائن (اسلام لانے کے بعد قریش سے) ڈرے ہوئے گھر میں بیٹے ہوئے تھے کہ ابوعمر و عاص بن واکل مہی اندرآیا ، ایک دھاری دار چادراورریشی کرند پہنے ہوئے تھا وہ قبیلہ بنوسہم سے تھا جوز ماند جالميت مين مار حليف تح، عاص في حضرت عر المالفي على كما كيابات ب؟ عمر والثين في كها كرتمهارى قوم بنوسهم والي كيت بين الريين مسلمان ہوا تو وہ مجھ کو مار ڈالیس کے ۔عاص نے کہا جمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سكتا- جب عاص نے ميكلمه كهدديا تو عمر ولائند نے كہا كه پھر ميں بھى اينے كو امان میس مجمتا مول -اس کے بعد عاص باہر نکلانو دیکھا کہ میدان لوگوں ے جر گیا ہے۔ عاص نے پوچھا: کدھرکارخ ہے؟ لوگوں نے کہا: ہم ابن خطاب کی خر لینے جاتے ہیں جو بوین ہوگیا ہے۔ عاص نے کہا: اسے كوئى نقصان نېيىن پېنچاسكتا، پەسنىتە بى لوگ لوث مكئے۔

٣٨٦٤ حَدَّثَنَا يَخْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْب، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: فَأَخْبَرَنِيْ جَدِّيْ، زَيْدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ فِي الدَّارِ خَاتِفًا، إِذْ جَاءَهُ الْعَاصِ بْنُ وَائِل السَّهْمِيُّ أَبُوْ عَمْرُو، عَلَيْهِ حُلَّةُ حِبْرَةٍ، وَقَمِيْصُ مَكْفُوفَ بِحَرِيْرٍ، وَهُوَ مِنْ بَنِيْ سَهْمٍ، وَهُمْ حُلَفَاؤُنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ لَهُ: مَا بَالُكَ؟ قَالَ: زَعَمَ قَوْمُكَ أَنَّهُمْ سَيَقْتُلُونَيْ إِنْ أَسْلَمْتُ. قَالَ: لَا سَبِيْلَ إِلَيْكَ. بَعْدَ أَنْ قَالَهَا أَمِنْتُ، فَخُرَجَ الْعَاصِ، فَلَقِيَ النَّاسَ قَدْ سَالَ بِهِمُ الْوَادِيْ فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيْدُوْنَ؟ فَقَالُوْا: نُرِيْدُ هَذَا ابْنَ الْخَطَّابِ الَّذِي صَبَا . قَالَ: لَا سَبِيلَ إِلَيْهِ فَكُرَّ النَّاسُ. [طرفه في: ٣٨٦٥]

تشویج: حضرت عمر بن خطاب رہائتے کی کئیت ابوحفص ہے عدوی اور قریشی ہیں۔ نبوت کے پانچویں یا چھٹے سال اسلام لائے اوران کے اسلام قبول كرنے كى دن سے اسلام نماياں ہونا شروع ہوا۔ اى وجه ان كالقب فاروق ہوكيا۔ آپكورے رنگ كے تضمر في عالب تقى ، قد كے ليے تھے۔ تمام غزوات نبوی میں شریک ہوئے ۔حضرت صدیق اکبر ملافیز کے بعد دس سال چھ ماہ خلیفہ رہے ۔مغیرہ بن شعبہ ملافیز کے غلام ابولولو نے مدینہ میں ہدھ کے دن نماز فجر میں ٢٦ ذی الحجہ ٢٣ هو و خرے آپ پرحملہ کیا۔ آپ کم محرم الحرام ٢٥ هو کوچاردن بماررہ کرواصل بحق ہوئے۔ ٢٣ سال کی عمر پائی۔ نماز جنازه حضرت مسهیب روی نے پڑھائی اور حجرہ نبوی میں جگہ ملی دلائٹنڈ عمر دین عام بین وائل سہی قریشی ہیں۔ بقول بعض ۸<u>ھ</u>یمیں حضرت خالد بن وليد والعثان بن طلحه والنفط كالمن على ماته مسلمان موت -ان كوني كريم مَاليَّيْز في المائا عام بنا ديا تفا- وفات نبوي تك سيمان ك عاكم رب -حضرت عمر النفيُّ كي خلافت ميں ان بى كے ہاتھ پُرمصر فتح ہوا مصر بى ميں ٣٣ھ ميں بھر نوے سال وفات پائي - (رضى الله عنه وارضاه آمين) ٣٨٦٥ حَدَّثَنَا عَلِيَّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: (٣٨٦٥) بم على بن عبدالله مديني ني بيان كيا، كها بم سي سفيان بن عیینہ نے بیان کیا، کہا کہ میں نے عمروبن دینار سے سنا، انہوں نے بیان کیا

کہ عبداللہ بن عمر ڈالٹ نہنا نے کہا جب عمر راٹائٹ اسلام لائے تو لوگ ان کے گھر

کے قریب جمع ہو گئے اور کہنے لگے کہ عمر بے دین ہوگیا ہے، میں ان دنوں

بچر تھا اور اس وقت اپنے گھر کی حصت پر چڑھا ہوا تھا۔ اچا تک ایک شخص آیا
جوریشم کی قبا پہنے ہوئے تھا، اس شخص نے لوگوں سے کہا ٹھیک ہے عمر بے
دین ہوگیا لیکن سے مجمع کیسا ہے؟ دیکھو میں عمر کو پناہ دے چکا ہوں۔ ابن
عمر وہ گئے نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ اس کی سے بات سنتے ہی لوگ الگ

الگ ہوگئے۔ میں نے پوچھا سے کون صاحب ہے؟ عمر دوائٹون نے کہا کہ سے
عاص بن وائل ہیں۔

(٣٨٢١) مم سے يكي بن سليمان نے بيان كيا ،كما كم محص عبدالله بن وہب نے بیان کیا ، کہا کہ مجھ سے عمر و بن محمد بن زید نے بیان کیا ، ان سے سالم نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبداللہ بن عمر ڈوائٹھ کیا نے بیان کیا کہ جب بھی حفرت عمر والنظ نے کی چیز کے متعلق کہا کہ میراخیال ہے کہ بیاس طرح ہے تو وہ اس طرح ہوئی جیسا وہ اس کے متعلق اپنا خیال ظاہر کرتے تے۔ایک دن وہ بیٹے ہوئے تھے کہ ایک خوبصورت مخف دہاں سے گزرا۔ انہوں نے کہایا تو میرا گمان غلط ہے یا پیخض اپنے جاہلیت کے دین پراب بھی قائم ہے اور زبانہ جاہلیت میں اپنی قوم کا کابن رہا ہے ۔ اس مخف کو میرے پاس لاؤ۔ وہ خض بلایا گیاتو حضرت عمر دلائٹ نے اس کے سامنے بھی يهى بات دهرائي اس يراس نے كہاميں نے تو آج كے دن كاسامعالم بھى نہیں دیکھا جو کسی مسلمان کو پیش آیا ہو۔ عمر و کانٹوز نے کہالیکن میں تمہارے لئے ضروری قرار دیتا ہوں کہتم مجھے اس سلسلے میں بتاؤ۔ اس نے اقرار کیا کہ زمانه جابليت مين مين اپن قوم كاكابن تها -حضرت عرر التين في ايك كهاغيب كى جوخریں جوتمہاری جدیہ تمہارے پاس لاتی تھیں ،اس کی سب سے حرت انگیزکوئی بات سنا ک^{جخص} مٰرکورنے کہا کہ ایک دن میں بازار میں تھا کہ جنیہ میرے پاس آئی۔ میں نے دیکھا کہ وہ گھبرائی ہوئی ہے، پھراس نے کہا جنوں کے متعلق منہیں معلوم نہیں۔ جب سے انہیں آسانی خبروں سے روک دیا گیا ہے وہ کس درجہ ڈرے ہوئے ہیں ، مایوں ہورہے ہیں اور اونٹیوں حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَادِ: سَمِعْتُهُ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرُ: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ. الْجَتَمَعَ النَّاسُ عِنْدَ دَارِهِ وَقَالُواْ: صَبَا عُمَرُ. وَأَنَّا غُلَامٌ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِيْ، 'فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيْبَاجٍ فَقَالَ: قَدْ صَبَا عُمَرُ. عَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيْبَاجٍ فَقَالَ: قَدْ صَبَا عُمَرُ. فَمَا ذَاكَ فَأَنَا لَهُ جَارٌ. قَالَ: فَرَأَيْتُ النَّاسَ فَمَا ذَاكَ فَأَنَا لَهُ جَارٌ. قَالَ: فَرَأَيْتُ النَّاسَ تَصَدَّعُوا عَنْهُ فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: الْعَاصِ بْنُ وَائِلٍ. [راجع: ٢٨٦٤]

٣٨٦٦ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُمَرُ، أَنَّ سَالِمًا، حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَّرَ، قَالَ: مَا سَمِعْتُ عُمَرَ، لِشَيْءٍ قَطُّ يَقُوْلُ: إِنِّي لَأَظُنُّهُ كَذَا. إِلَّا كَانَ كَمَّا يَظُنُّ، بَيْنَمَا عُمَرُّ جَالِسٌ إِذْ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ جَمِيْلٌ فَقَالَ: لَقَدْ أُخْطَأً ظَنِّي، أَوْ إِنَّ هَذَا عَلَى دِينِهِ فِي الْجَاهِلَّةِ، أَوْ لَقَدْ كَانَ كَاهِنَهُمْ ، عَلَيَّ الرَّجُلَ ، فَدُعِيَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ، فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْم اَسْتُقْبِلَ بِهِ رَجُلٌ مُسْلِمٌ، قَالَ: فَإِنِّي أَعْزِمُ عَلَيْكَ إِلَّا مَا أَخْبَرْ تَنِيْ. قَالَ: كُنْتُ كَاهِنَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. قَالَ: فَمَا أَعْجَبُ مَا جَاءَ تْكَ بِهِ جِنْيَتُكَ؟ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا يَوْمًا فِي السُّوقِ إِذْ جَاءَ تْنِي أَعْرِفُ فِيْهَا الْفَزَعَ، فَقَالَتْ: أَلَمْ تَرَ الْجِنَّ وَإِبْلَاسَهَا وَيَأْسَهَا مِنْ بَعْدِ إِنْكَاسِهَا وَلُحُوْقَهَا بِالْقِلَاصِ وَأَخْلَاسِهَا؟ قَالَ عُمَرُ: صَدَقَ، بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ عِنْدَ آلِهَتِهِمْ إِذْ جَاءَ رَجُلْ بِعِجْلِ فَذَبَحَهُ، کے پالان کی کملیوں سے ل گئے ہیں۔ حضرت عمر دلائٹوڈ نے کہا کہ تم نے تک کہا۔ ایک مرتبہ میں بھی ان ونوں بتوں کے قریب سویا ہوا تھا۔ ایک شخص ایک بچھڑا الایا اور بت پراسے ذرج کردیا اس کے اندر سے اس قدر زور کی آواز نگلی کہ میں نے ایس شدید چیخ بھی نہیں سی تھی۔ اس نے کہا اے دشن! ایک بات بتلا تا ہوں جس سے مراد مل جائے ایک فصیح خوش بیان شخص یوں کہتا ہے لا الدالا اللہ یہ سفتے ہی تمام لوگ (جو وہاں موجود تھے) چونک کہتا ہے لا الدالا اللہ یہ خاتی ہیں تمام لوگ (جو وہاں موجود تھے) چونک کیا ہوتا ہے۔ پھر یہی آواز آئی ارے دشمن تھے کوایک بات بتلا تا ہوں جس سے مراد برآئے ایک فصیح شخص یوں کہ رہا ہے لا الدالا اللہ۔ اس وقت میں کے مراد برآئے ایک فصیح شخص یوں کہ رہا ہے لا الدالا اللہ۔ اس وقت میں کھڑا ہوا اور ابھی کچھ در نہیں گزری تھی کہ لوگ کہنے گئے یہ (حضرت محمد منافیق کم منافیق کم الدالا اللہ کے سے رسول ہیں۔

فَصَرَخَ بِهِ صَارِخٌ، لَمْ أَسْمَعْ صَارِخًا قَطَّ أَشَدٌ صَوْتًا مِنْهُ يَقُولُ: يَا جَلِيْحْ، أَمْرٌ نَجِيْحْ رَجُلٌ فَصِيْحْ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ. فَوَثَبَ الْقَوْمُ قُلْتُ: لَا أَبْرَحُ حَتَّى أَعْلَمَ مَا وَرَاءَ هَذَا ثُمَّ نَادَى: يَا جَلِيْحْ، أَمْرٌ نَجِيْحْ، رَجُلٌ فَصَيْحْ، يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. فَقُمْتُ فَمَا وَنَا فَصِيْحْ، يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. فَقُمْتُ فَمَا وَنَشِبْنَا أَنْ فِيْلَ: هَذَا نَبِي عَلَيْكُمْ.

قشوج : حضرت عمر دلان نے اپنے قیافداور فراست کی بنا پراس گزرنے والے ہے کہا کہ تو مسلمان ہے، یا کافر، یا کابن ہے۔ ابوعرونے کہا پیخض جا ہلیت کے زمانہ یں کہانت کیا کرتا تھا، حضرت عمر دلائٹوٹٹ ایک دن مزاح کے طور پراس سے فرمایا اے سواد! تیری کہانت اب کہاں گئ؟ اس پروہ غصے ہوا کہنے لگاعمر! ہم جس حال میں پہلے تھے یعنی جا ہلیت و کفر پروہ کہانت سے بدتر تھا اورتم جھے کوالی بات پر ملامت کرتے ہوجس سے میں تو بہ کر چکا ہوں اور جھے کوا مید ہے کہ اللہ نے اس کو بخش دیا ہوگا۔ (وحیدی)

اس سے حضرت عمر اللفظ كى كمال داناكى فابت ہوئى اور يكى اس مديث كويبال لانے كامقصد ب يكار نے والا كوئى فرشته تھاجونى كريم مظافيظ كے مبعوث ہونے كى بشارت و سے دہاتھا۔

(۳۸ ۱۷) مجھ سے جمر بن شی نے بیان کیا ، کہا ہم سے یکی نے بیان کیا ، کہا ہم سے یکی نے بیان کیا ، کہا ہم سے اساعیل نے بیان کیا ، کہا ہم سے قیس نے ، کہا کہ میں نے سعید بن زید دلی نی سے ساء انہوں نے مسلمانوں کو خطاب کر کے کہا ایک وقت تھا کہ عمر دلی نی بین کو اس لئے عمر دلی نی نی بین کو اس لئے باندھ رکھا تھا کہ ہم اسلام کیوں لائے ، اور آج تم نے جو کچھ حضرت عمان دلی نی کے ساتھ برتاؤ کیا ہے ، اگر اس پراحد پہاڑ بھی اپی جگہ سے سرک جائے تواسے ایسائی کرنا جا ہے۔

٣٨٦٧ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَخْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِشْمَاعِيْلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا قِيْسٌ، قَالَ: صَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ، خَدَّثَنَا قَيْسٌ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ، يَقُوْلُ لِلْقَوْمِ: لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ مُوْثِقِيْ عُمَرُ عَلَى الْإِشْلَامِ أَنَا وَأُخْتُهُ وَمَا أَسْلَمَ، وَلَوْ أَنَّ أَخُدًا انْقَضَ لِمَا صَنَعْتُمْ، بِعُثْمَانَ لَكَانَ أَخُدًا انْقَضَ لِمَا صَنَعْتُمْ، بِعُثْمَانَ لَكَانَ مَخْقُوْقًا أَنْ يَنْقَضَ لِمَا صَنَعْتُمْ، بِعُثْمَانَ لَكَانَ مَخْقُوْقًا أَنْ يَنْقَضَ لِمَا صَنَعْتُمْ، بِعُثْمَانَ لَكَانَ مَخْقُوْقًا أَنْ يَنْقَضَ لِمَا صَنَعْتُمْ، وَلا آئِيَةً

قشوج: حضرت سعید بن زید خاتی کی زبانی یهال بھی حضرت عمر التفیّر کا ذکر ہے، باب اور حدیث میں یہی مطابقت ہے۔حضرت سعید سیدنا حمّان غِی تُناتِیْن کی شہادت پراظبارافسوں کررہے ہیں اور تطارہ ہیں کہ بیحاد شاپیاز بردست ہے کہ اس کا اثر اگر احد پہاڑ بھی قبول کرے تو بجا ہے۔ انا لکہ وانا الیہ راجعون۔شہادت حضرت عمّان ڈائٹی واقعی بہت براحاد شہتے جس سے اسلام میں رخنہ شروع ہوا۔

حصرت عمر والشيئة كے سلام لائنے كا واقعہ: سيركى كتابوں ميں طول كے ساتھ ندكور بے خلاصہ يہ ب كدابوجہل نے يہ كہا كہ جوكوئى محمد سُؤيم كاسر

لا ع میں اس کوسواون انعام دوں گا عر رفائن کو ارائکا کر چے۔ راستے میں کسی نے کہا محمد منافیق کو بعد میں مارنا اپ بہنوئی سعید بن زید رفائن اور بہن سے تو ال او، وہ دونوں مسلمان ہو گئے ہیں۔ حضرت عر رفائن نے اپنی بہن کے گھر پہنے کر بہنوئی اور بہن دونوں کی مشکیں کمیں ، خوب مارا پیٹا اخرکونا دم ہوئے ، اپنی بہن سے کہنے گئے ذرا جھے کو وہ کلام تو ساؤ جوتم میاں ہوی میرے آنے کے وقت پڑھ رہ تھے۔ انہوں نے کہا کہ م بے وضو ہو، وضو کرو۔ حضرت عمر رفائن نے نو وہ کی بیات اسلام اللہ واشعد ان الا اللہ واشعد ان محمد اور سول اللہ " بھر نبی کریم منافی کے اس کا اثر یہ ہوا کہ ذبان سے میکلم پاک نکل پڑا" اشعد ان الا اللہ واشعد ان محمد اور سے کلم پڑھا سارے مسلمانوں نے خوشی سے بھیر کی۔ (وحیدی) حضرت عرفی اللہ واشان کیا ہے:

نمی دانی که سوز قراء ت تو دگرگوں کرد تقدیر عمررا

یعنی قرآن پاک کی قراءت کے سوز نے جوان کی بہن فاطمہ ڈٹاٹھٹا کے ٹن سے ظاہر ہور ہاتھا حضرت عمر ڈٹاٹٹٹ کی قسمت کو بدل ویا اور وہ اسلام قبول کرنے پرآ مادہ ہو مجے ۔افسوس آج وہ قرآن پاک ہے قراءت کرنے والے بکشرت موجود ہیں مگروہ سوزمفقو د ہے۔ حضرت عمر ڈٹاٹٹٹٹ کے بہنوئی کا نام سعید بن زید بن عمرو بن فغیل ہے، بیآپ کے چھاڑا و بھائی بھی تھے۔تفصیل پیچھے گزر چک ہے۔

بَابُ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ باب: چاندے پیٹ جانے کابیان

تشوج: شق القركابيان يهلي بهي كرر چكا بكريه في كريم من اليول كاليك بهت برامعجره تعاكو حضرت الس والفوز في يدوا تعدخوونيس و يكها، دوسرك معاني المعربي المعربي كالمرسل بالاتفاق مقبول ب-

(۳۸۲۸) بجھ سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا ، انہوں نے کہا ہم
سے بشر بن مفضل نے بیان کیا ، ان سے سعید بن الی عروب نے بیان کیا ، ان
سے قادہ نے اور ان سے انس بن ما لک ڈاٹھؤ نے بیان کیا کہ کفار مکہ نے
رسول کر یم مُنافیع ہے کئی نشانی کا مطالبہ کیا تو رسول اللہ مَنافیع نے جا ند
کے دو کر کے دکھا دیئے ۔ یہاں تک کہ انہوں نے حرا پہاڑ کو ان
دونوں کر وں کے وکھا دیئے ۔ یہاں تک کہ انہوں نے حرا پہاڑ کو ان

(۳۸۲۹) ہم سے عبدان نے بیان کیا ،ان سے ابو حزہ بن میمون نے ،ان سے الممش نے ان سے ابراہیم خنی نے ،ان سے ابو معمر نے اوران سے عبداللہ بن مسعود ولائن نے بیان کیا کہ جس وقت چاند کے دو کلوے ہوئے تو ہم نی کریم منا لائن نے بیان کیا کہ جس دقت چاند کے دو کلوے ہوئے تو ہم نی در کریم منا لائن کے ساتھ منی کے میدان میں موجود تھے۔ آپ نے فرمایا تھا: "لوگو! گواہ رہنا۔" اور چاند کا ایک مکلوا دوسر سے سے الگ ہو کر پہاڑ کی طرف چا گیا تھا اور ابواضی نے بیان کیا ،ان سے مسروق نے ،ان سے عبداللہ بن مسعود ولائن نے کہ شق قمر کا مجردہ مکہ میں بیش آیا تھا۔ ابراہیم خنی کے ساتھ اس کی متابعت محمد بن مسلم نے کی ہے،ان سے ابو تیجے نے بیان کیا،ان سے مجاہد کی متابعت محمد بن مسلم نے کی ہے،ان سے ابو تیجے نے بیان کیا،ان سے مجاہد

٣٨٦٨ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سِعْيدُ بْنُ أَيْ عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنسِ سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنسِ ابْنِ مَالِكِ: أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللَّهِ مَالِكِ: أَنْ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللَّهِ مَالِكِ مَا أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً ، فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا أَنْ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، مَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي عَمْر ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: انْشَقَ الْقَمَرُ مَعْ النَّبِي مَا اللَّهِ قَالَ: ((اشْهَلُواْ)). وَنَحْنُ مَعَ النَّبِي مَا النَّهِ مَا النَّهِ مَالَ اللَّهِ قَالَ: ((اشْهَلُواْ)).

وَذَهَبَتْ فِرْقَةً نَحْوَ الْجَبَلِ وَقَالَأَبُو الضُّحَى

عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ: انْشَقَّ بِمَكَّةً.

وَتَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْح

عَنْ مُجَاهِدِ عَنْ أَبِي مَعْمَرِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ.

نے،ان سے ابو عمر نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود را اللہ ا

(٣٨٧٠) مم سے عثان بن صالح نے بيان كيا ، انہوں نے كہا م سے بكر

بن مضرف میان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے جعفر بن رجید نے بیان کیا،

ان سے عراک بن مالک نے ،آن سے عبید الله بن عبد الله بن عتب بن مسعود

نے اوران سے عبداللہ بن عباس والنفي انے بیان کیا کہ نبی کریم منافیو کم

نى كريم كالفاكر المحالب، مَعَلَمْ كَ الْصَالِب، مَعَلَمْ كَ الْصَالِب، مَعَلَمْ كَ الْصَالِب اللهُ الله

[زاجع: ٣٦٣٦]

٣٨٧٠ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِح، قَالَ: حُدَّثَنَا بِكُرُ بِنُ مُضَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفُرُ ابْنُ رَبِيْعَةً ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكِ ، عَنْ عُبَيْكِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةً بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسِ: أَنَّ الْقَمَرَ، انْشَقَّ عَلَى

زَمَان رَسُول اللَّهِ مَلْكُمُ إِلَى إِرَاجِع: ٣٦٣٨]. [زاجع: ٣٦٣٨]

٣٨٧١ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِنِ ، حَدَّثَنَا أَبِي ، حَدَّثِنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ.

زمانے میں بلاشک وشبہ جاند بھٹ گیا تھا۔ (٣٨٤١) جم عربن حفص في بيان كيا ، كبا جم س مار عوالدف بیان کیا ، کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا ، کہا ہم سے ابراہیم تحقی نے بیان کیا ،

ان ہے ابومعمر نے اوران ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رکاٹھنؤ نے بیان کیا

[راجع: ٣٦٣٦] كه جاند بهث كياتها-

تشوي: اس سے ان لوگوں کاروبوتا ہے جو کہتے ہیں: ﴿ اِلْقُدُ بَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَ الْقَمَرُ ﴾ (٥٠/ القر: ١) ميں انشق معنول ميں ينشق كے ہ مینی چاند سے گااب ساعتراض کداگر چاند پھنا ہوتا تو اہل رصداور بیات اور دنیا کے مہندس اس واقعہ کوفق کرتے کیونکہ عجیب واقعہ تھا، واہی ہاس لئے كدية پيشناايك لحظ ك لئے تقامعلوم نيين كداور ملك والول كونظر محى آيايانبيں احمال بے كدو وسوتے ہوں يا اپنے كامول ميں مشغول ہوں اور بردى دليل اس واقعه کی محت کی میہ ہے کہ اگر چاندنہ پھٹا ہوتا تو جب قرآن میں بیائر ا﴿ انشق القمر ﴾ تو کا فراور پخافین اسلام سب تکذیب شروع کردیتے وہ تو حق باتوں میں قرآن کی خالفت کمپا کرتے تھے جہ جائیکہ ایک واقعہ نہ ہوا ہوتا اور قرآن میں اس کا ہوتا بیان کیا جاتا تو کس قدراعتراض اور تکذیب کی

قرآن مجیدادراحادیث میحدمیں چاند کے پیٹ جانے کا واقعہ صراحت کے ساتھ موجود ہے ایک مؤمن مسلمان کے لئے ان سے زیادہ اور کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے بوں تاریخ میں ایسے بھی مختلف ممالک کے لوگوں کا ذکر موجود ہے۔ جنہوں نے ایس کودیکھا اور وہ تحقیق حق کرنے پرمسلمان ہو گئے۔دوسرےمقام براس کی تفصیل آئے گی۔

بَابُ هِجُرَةِ الْحَبَشَةِ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ النَّبِيُّ مَا اللَّهِ مَا اللَّهُ عَالَكُمُ اللَّهُ اللَّهُ وَارَّ هِجْرَتِكُمُ ذَاتَ نَخُلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ)) فَهَاجَرَ ا مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ، وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ. [راجع: ٣٩٠٥] فِيْهِ عَنْ أَبِيْ مُوْسَى وَأَسْمَاءَ عَن النبي مَا النَّبِي مَا النَّهُ مَ

باب بمسلمانون كاحبشه كي طرف ججرت كرنيك كابيان

اور حضرت عائشہ ولی کہا نے بیان کیا کہ نبی کریم منافیظ نے فرمایا: مجھے تمہاری ہجرت کی جگہ (خواب میں) وکھائی گئی ہے، وہاں تھجوروں کے باغ بہت ہیں وہ جگہ دو پھر لیے میدانوں کے درمیان ہے۔' چنانچے جنہوں نے ہجرت کر لی تھی وہ مدینہ ہجرت کر کے چلنے گئے بلکہ جومسلمان حبشہ ہجرت كر كئے تھے وہ بھى مدينہ والى چلے آئے اس بارے ميں ابوموى اور اساء بنت میس کی روامات نبی کریم مَلَّاثِیْمُ ہے مروی ہیں۔

تشويج: جب ممر كافرون في مسلمانون كوب حدستانا شروع كيا اورمسلمانون مين مقابله كي طاقت نقى توني كريم مَا يَتْرَكُم في مسلمانون كوملك

حبث كی طرف جرت كرنے كى اجازت وے دى اور حكم ويا كم م اسلام كا غلبہ دونے تك و ہاں رہوبي جرت دو بار ہوئى پہلے مفرت عثان و كالفن نے اپنى بوى حفرت رقب فرائن كى اجازت و بار ہوئى بہلے مفرت عائن و كالفن كى مديث كوباب الهجرة بوى حفرت رقبير فرائن كولے كر جرت كى ران تينوں حديثوں كونووا مام بخارى بين الله بنا وصل كيا ہے مفرت عائش فرائن كا صديث كوباب الهجرة الى المدينة ميں اور ابوموكى والفن كى حديث كواسى باب ميں اور اساء فرائن كى حديث كوغروه تين ميں -

(٣٨٤٢) م ععبدالله بن محرجه على في بيان كيا ،كما مم سع مشام بن یوسف نے بیان کیا ، انہیں معمر نے خبر دی ، انہیں زہری نے کہا کہ ہم سے عرده بن زبیرنے بیان کیا، انہیں عبیداللہ بن عدی بن خیار نے خبر دی، انہیں مسور بن مخرِمه اورعبدار حلن بن اسود بن عبد يغوث نے كدان دونول نے عبیدالله بن عدی بن خیار ہے کہاتم اپنے ماموں (امیرالمومنین)عثان ڈالٹنڈ ے ان کے بھائی ولید بن عقبہ بن الی معیط کے باب میں گفتگو کول نہیں كرتے ، (ہواية ها كہ لوگوں نے اس پر بہت اعتر اض كيا تھا جوحفرت عثان نے ولید کے ساتھ کیا تھا) عبیداللہ نے بیان کیا جب حضرت عثان واللَّحْدُ نماز یڑھنے نکلے تو میں ان کے رائے میں کھڑا ہو گیا اور عرض کیا کہ مجھے آپ ے ایک ضرورت ہے،آپ کوایک خیرخوا ہاندمشورہ ویناہے۔اس پرانہوں نے کہا بھلے آ وی اہم سے تو میں خدا کی پناہ مانگنا ہوں۔ بیمن کرمیں وہاں سے واپس چلا آیا ۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں مسور بن مخزمہ اور ابن عبديغوث كى خدمت ميں حاضر موا اور عثان والفئ سے جو يجھ ميس ف كما تفا اورانهول في اس كاجواب مجه جوديا تفا، سب ميس في بيان كرديا_ان لوگوں نے كہائم نے اپناحق اداكرديا_ابھى ميں اس مجلس ميں بیشا تھا کہ عثال رہائن کا آدمی میرے یاس (بلانے کے لئے) آیا۔ان لوگوں نے مجھ سے کہاتہ ہیں اللہ تعالی نے امتحان میں ڈالا ہے۔آخر میں وہاں سے چلا اور حضرت عثان والفئة كى خدمت ميں حاضر موا-آ پ نے وریافت کیاتم ابھی جس خیرخوابی کا ذکر کررے تھوہ کیاتھی؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے کہااللہ گواہ ہے پھر میں نے کہا: اللہ تعالی نے محمد سَالیّٰتِیْمُ کومبعوث فرمایا اوران برایی کتاب نازل فرمائی ،آپ ان لوگول میں سے تنصے جنہوں نے رسول الله مَاليَّيْم کی دعوت پر لبيك كہا تھا ۔ آپ حضور مَاللَيْظِم پرايمان لائے دو جرتيں كيس (ايك حبشه كواوردوسرى مدينكو) آب رسول الله مَالَيْظِم كى صحبت سے فيض ياب بين اور آتخضرت مَالَيْظِم

٣٨٧٢ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْجُعْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ،قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبْيَرِ، أَنَّ عُبَيْدَاللَّهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ، أُخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةً وَعَبْدَ الرَّحْمَٰنِ بْنَ الأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ قَالًا لَهُ: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُكَلِّمَ خَالَكَ عُثْمَانَ فِيْ أَخِيْهِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةً وَكَانَ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيْمَا فَعَلَ بِهِ. قَالَ عُبَيْدُاللَّهِ: فَانْتَصَّبْتُ لِعُثْمَانَ حِيْنَ خَرَجٌ إِلَى الصَّلَاةِ فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً وَهِيَ نَصِيْحَةً. فَقَالَ: أَيُّهَا الْمَرْءُ، أَعُوْذُ بِاللَّهِ مِنْكَ، فَانْصَرَّفْتُ، فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلَاةَ جَّلَسْتُ إِلَى الْمِسْوَرِ وَإِلَى ابْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، فَحَدَّنْتُهُمَا بِالَّذِي قُلْتُ لِعُثْمَانَ، وَقَالَ لِيْ. فَقَالًا: قَدْ قَضَيْتَ الَّذِي كَانَ عَلَيْكَ. فَبَيْنَمَا أَنَا جِالِسٌ مَعَهُمَا، إِذْ جَاءَ نِيْ رَسُولُ عُثْمَانَ، فَقَالًا لِيْ: قَدِ ابْتَلَاكَ اللَّهُ. فَانْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا نَصِيْحَتُكَ الَّتِي ذَكَرْتَ آنِفًا؟ قَالَ: فَشَهِدْتُ ثُمَّ قُلْتُ: إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا وِأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، وَكُنْتَ مِمَّن اسْتَجَابَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ وَآمَنْتَ بِهِ، وَهَاجَرْتَ الْهِجْرَتَيْنِ الْأَوْلَيَيْنِ، وَصَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا أَيْتَ هَدْيَهُ، وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيْ شَأْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةً، فَحَتُّ عَلَيْكَ أَنْ

نى كريم كالفياك اصحاب فكالذار ك نضيلت ك طريقول كوديكها ہے - بات يہ ہے كه وليد بن عقبہ كے بارے ميں لوگوں میں اب بہت چرچا ہونے لگاہے۔اس لئے آپ کے لئے ضروری ہے کہاں پر (شراب نوشی کی) حدقائم کریں وعثان دالنے نے فرمایا میرے تجييج يامير ، بها نج إكياتم في بهي رسول الله مَا الله عَلَيْم كود يكها بي مين نے عرض کی کہنیں لیکن آنحضور منافیظم کے دین کی باتیں اس طرح میں نے حاصل کی تھیں جواکی کنواری لڑکی کوبھی اپنے پردے میں معلوم ہو چکی میں ۔ انہوں نے بیان کیا کہ بین کر پھرعثان دانٹیڈ نے بھی اللہ کو گواہ کرکے فرمایا بلاشبه الله تعالی نے محد منالیم کوئ کے ساتھ مبعوث کیا اور آپ پر این کتاب نازل کی تھی اور یہ بھی واقعہ ہے کہ میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول مُظَافِيم کی دعوت پر (ابتدائی میں)لبیک کہا تھا۔ آنخضرت مَالَيْنِيمُ جوشريعت لے كرآ ئے تھے ميں اس پرايمان لايا ورجيسا كمتم في كَهامين في دو ججرتين كيس، بين رسول الله منافيظ كم صحبت سے فیض یاب موااور آپ سے بیعت بھی کی ۔اللہ کی تم ا کہ میں نے آپ کی نا فرمانی نہیں کی اور نہ بھی خیانت کی آخر اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دى اور حضرت ابو بمر طالعن خليفه منتخب ہوئے ۔ الله كاتم اكم تيس نے ان كى بھی ہمی نا فرمائی نہیں کی اور نہان کے سی معاملہ میں کوئی خیات کی ۔ان كے بعد حضرت عمر والله فليفه موت ميں نے ان كى بھى بھى نافر مانى نہيں كى اورنہ بھی خیانت کی۔اس کے بعد میں خلیفہ ہوا۔ کیا اب میرائم لوگوں پروہی حتنبين ہے جوان كا مجھ رتھا؟ عبيدالله نعرض كيايقينا آپ كاحق ہے۔ پھرانہوں نے کہا پھران باتوں کی کیاحقیقت ہے جوتم لوگوں کی طرف ہے بی رہی ہیں؟ جہاں تک تم نے ولید بن عقبہ کے بارے میٹ ذکر کیا ہے تو ہم ان شاء اللہ اس معاملے میں اس کی گرفت حق کے ساتھ کریں گے۔ راوی نے بیان کیا کہ آخر (گواہی گزرنے کے بعد) ولید بن عقبہ کے ، حضرت على والثنة بي نے اس كوكوڑے مارے تصر اس مديث كو يونس · اور زہری کے بیٹیج نے بھی زہری ہے روایت کیا اس میں عثمان مثلاثیّا کا قول اس طرح میان کیا ، کیاتم لوگوں پرمیرادی حق نہیں ہے جوان لوگوں

تُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدِّ. فَقَالَ لِيْ: يَا ابْنَ أَخِيْ! أَدْرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ قَالَ: قُلْتُ: لَا، وَلَكِنْ قَدْ خَلَصَ إِلَىَّ مِنْ عِلْمِهِ مَا خَلَصَ إِلَى الْعَذْرَاءِ فِي سِتْرِهَا. فَقَالَ: فَتَشَهَّدَ عُثْمَانُ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَآمَنْتُ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ. وَهَاجُرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ الْأَوْلَيْنِ كَمَا قُلْتَ، وَصَحِبْتُ رَّسُولَ اللَّهِ مُسْكُمٌ وَبَايَعْتُهُ، وَّالِلَّهِا مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ اسْتَخْلَفَ اللَّهِ أَبًا بَكْرٍ فَوَاللَّهِ! مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ، ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ، فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ، حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ، أَفَلَيْسَ لِيْ عَلَيْكُمْ مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لِيْ عَلَيْهِمْ قَالَ: بَلَى. قَالَ: فَمَا هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي غَنْكُمْ فَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَأْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةً، فَسَنَأُخُذُ فِيْهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِالْخَتِّ قَالَ: فَجَلَدُ الْوَلِيْدَ أَرْبَعِيْنَ جَلْدَةً، وَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَجْلِدَهُ، وَكَانَ هُوَ يَجْلِدُهُ. ۚ وَقَالَ يُونُسُ وَابْنُ أَخِيْ الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَفَلَيْسُ لِيْ عَلَيْكُمْ مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ؟ [راجع:٩٦] کاتم پرتھا۔

دوسری روایت میں ای کوڑوں کا ذکر ہے بیاس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ جب ای کوڑے پڑے تو چالیس بطریق اولی پڑ گئے یا اس کوڑے کے دہرے ہوں گئے تو چالیس ماروں کے بس ای کوڑے ہو گئے۔ولید کی شراب نوشی کی شہادت دینے والے حران اور صعب تھے۔ یونس کی روایت کوخوو امام بخاری مُشِنَدُ نے منا قب عثمان ڈکا تھڑ میں وصل کیا ہے اور زہری کے بھتیج کی روایت کو این عبدالبر نے تمہید میں وصل کیا۔

سعید قطان نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے یکی بن سعید قطان نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا ، کہا ہم سے ہمارے والد (عروہ بن زبیر) نے بیان کیا اور ان سے عائشہ ڈی ٹھٹا نے بیان کیا اور ان سے عائشہ ڈی ٹھٹا نے بیان کیا کہا م حبیبہ اورام سلمہ ڈی ٹھٹا نے ایک گرجے کا ذکر کیا جے انہوں نے بیان کیا کہا م حبیبہ اورام سلمہ ڈی ٹھٹا نے ایک گرجے کا ذکر کیا جے انہوں نے مرث حبیث میں دیکھا تھا اس کے اندر تصویریں تھیں ۔ انہوں نے اس کا ذکر نبی صافح ہوتا اور اس کی وفات ہوجاتی تو اس کی قبر کووہ لوگ مجد بناتے اور پھر اس میں اس کی تصویریں رکھتے ۔ پیلوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں برترین محلوق ہوں گے۔''

٣٨٧٣ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْبَى، عَنْ هِشَام، قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبِي، عَنْ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَمَّ حَبِيْبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيْسَةً وَأَمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيْسَةً رَأَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ، فِيْهَا تَصَاوِيْر، فَذَكَرَتَا كَنِيْسَةً لِلنَّبِيِّ مُ الْعَبَيِّ فَقَالَ: ((إِنَّ أُولَئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ اللَّبِيِّ مُ النَّيِّ فَقَالَ: ((إِنَّ أُولَئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَتَوُا عَلَى قَبْرِهِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَتَوُا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، وَصَوَّرُوا فِيهِ تِيْكَ الصَّورَ، أُولِئِكَ مَسْجِدًا، وَصَوَّرُوا فِيهِ تِيْكَ الصَّورَ، أُولِئِكَ مَسْجِدًا، وَصَوَّرُوا فِيهِ تِيْكَ الصَّورَ، أُولِئِكَ شِرَارً الْحَيْلَةِ عِنْدَاللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) شَرَارً الْحَلَقِ عِنْدَاللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

تشویج: برحدیث باب الجائز میں گزر چی بهال امام بخاری بُوالیہ اس کواس کے لاے کداس میں حبشہ کی جرت کافر کے۔ ۲۸۷٤ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا (۳۸۷۳) ہم سے حبیدی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سفیان بن

عییندنے بیان کیا ، انہول نے کہا ہم سے اسحاق بن سعید سعیدی نے بیان کیا،ان سے ان کے والد سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے ،ان سے ام خالد ہنت خالد ڈاٹھنانے بیان کیا کہ میں جب حبشہ ہے آئی تو بہت کم عمر تھی۔ مجھے رسول اللہ مَا لَیْمَ اللہ مَا لَیْمَ اللہ مَا لَیْمَ اللہ اللہ مِلْ اور پھر آپ نے اس کی دھار یوں پر اپناہاتھ چھر کر فرمایا: 'سناہ سناہ۔' میدی نے بیان کیا کہ سناہ سناہ جبشی زبان کالفظ ہے یعنی اچھا اچھا۔

سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيْدٍ السَّعِيْدِيُّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ، قَالَتْ: قَدِمْتُ مِنْ أَزْضِ الْحَبَشَةِ وَأَنَّا جُوَيْرِيَةً، فَكَسَانِي رَسُولُ اللَّهِ مُلْكُمْ خَمِيْصَةً لَهَا أَعْلَامٌ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللَّهِ كُلُّكُمَّ يَمْسَحُ الْأَعْلَامَ بِيَدِهِ وَيَقُولُ: ((سَنَاهُ، سَنَاهُ)). قَالَ الْحُمَيْدِي: يَعْنِي حَسَنٌ حَسَنٌ. [راجع:

٣٨٧٥ حَدَّثَنَا يَحْيَي بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أُبُوْ عَوَانَةً، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةً ؛ عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: كُنَّا نُسَلَّمُ عَلَى النَّبِيِّ مُثْلِثُكُمُ ۚ وَهُوَ يُصَلِّيٰ فَيَرُدُ عَلَيْنَا، فَلَمَّا رَّجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدُّ عَلَيْنَا، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! إِنَّا كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا قَالَ: ((إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغُلًّا)). فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيْمَ: كَيْفَ تَصْنَعُ أَنْتَ قَالَ: أَرُدُّ فِيْ نَفْسِيْ. [راجع: ١١٩٩]

(٣٨٧٥) جم سے يحيٰ بن حماد نے بيان كيا ،كما جم سے ابوعواند نے بيان كياءان سے سليمان نے ،ان سے ابراہيم نے ،ان سے علقمه نے اوران ے عبداللہ نے بیان کیا کہ (ابتدائے اسلام میں) نبی کریم سَالَیْ اِلَّم مُمار پڑھتے ہوتے اور ہم آپ کوسلام کرتے تو آپ نماز ہی میں جواب عنایت فرماتے تھے۔لیکن جب ہم نجاشی کے ملک حبشہ سے والیس (مدینہ) آئے اورہم نے (نماز پڑھتے میں) آپ کوسلام کیا تو آپ نے جواب نہیں دیا۔ نماز کے بعد ہم نے عرض کیا، یارسول اللہ! ہم پہلے آپ کوسلام کرتے تھے تو آپنمازی میں جواب عنایت فرمایا کرتے تھے؟ آنخضرت مَالَيْظِ نے ال برفر مایا " المان نماز مین آدی كودوسرا شغل موتا ب_" سليمان اعمش نے بیان کیا کہیں نے اہراہیم کنی سے پوچھاا سےموقد پرآپ کیا کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں دل میں جواب دے دیتا ہوں۔

تشويج: يه صديث كتاب الصلوة ميس كرر چى باس باب ميس اسام بخارى و الله اس لئے لائے كماس ميس معزت ابن مسعود والله ك حبشہ سے لوشنے کا بیان ہے۔

(٣٨٧٦) مم سے محربن علاء نے بیان کیا، کہا ہم سے ابواسامہ نے بیان كيا، كهاجم سے بريد بن عبداللد في بيان كيا ، ان سے ابوبرده في اور ان سے ابوموی والنفظ نے بیان کیا کہ جنب ہمیں رسول الله سَالَيْظِ کی ہجرت مدینه کی اطلاع ملی تو ہم یمن میں تھے۔ پھر ہم کشتی پرسوار ہوئے کیکن اتفاق سے ہوانے جاری کشتی کارخ نجاثی کے ملک جش کی طرف کردیا۔ ہماری ملاقات وہاں جعفر بن ابی طالب والعن سے ہوئی (جو جرت کر کے وہاں

٣٨٧٦ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةً ، حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةً، عَنْ أَبِيْ مُوسَىٰ بَلَغَنَا مَيْخَرَجُ النَّبِيِّ مُثْلِثُكُمْ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَرَكِبْنَا سَفِيْنَةً فَأَلْقَتَنَا سَفِيْتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ، فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا، موجود تھے) ہم انہیں کے ساتھ وہال تھرے رہے، پھرمدینہ کارخ کیااور نى اكرم مَا يَتْنِيمُ سے اس وقت ملاقات موئى جب آپ خيبر فنح كر يك تھ، نبي كريم مَثَاثِیْمُ نے فر مایا:'' تم نے اے کشتی والو! دو جبحر تیں کی ہیں۔''

فَوَافَقْنَا النَّبِيُّ مُلْكُلُّمُ حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ مُلْكُمُ أَنْتُمُ لَا أَهُلَ السَّفِينَةِ هِجُرَتَانِ)). [راجع: ٣١٣٦]

تشويج: ايك كمد يبش كودوسري جش مدين كورمسلم كى روايت ميس بكرة پ في جيرك مال غنيمت ميس سان لوكول كوحسنيس ولاياتها جواس الزائي ميس شريك ند ت محر جارى تشى والول كوحفرت جعفر والله بن ابي طالب كرساته وحدولا ويا

بَابُ مَوْتِ النَّجَاشِيِّ

٣٨٧٧ـ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيْع، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيِّينَةً، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَايِرٍ قَالَ النَّبِيُّ مَاكُمُ إِحِيْنَ مَاتَ النَّجَاشِيُّ: ((مَاتَ الْيُوْمَ رَجُلٌ صَالَحْ، فَقُوْمُوْا فَصَلَّوْا عَلَى أَجِيكُمْ أَصْحَمَةً)). [راجع: ١٣١٧]

باب جبش کے بادشاہ نجاشی کی وفات کا بیان

(٣٨٧٤) جم سے ابور بيع سليمان بن داؤد نے بيان كيا، كہا جم سے سفيان بن عييندنے بيان كيا،ان سے ابن جرج نے ،ان سے عطاء بن الى رباح نے اور ان سے جابر ڈائٹی نے بیان کیا کہ جس دن نجاش (حبشہ کے بادشاه) كى وفات موكى تونى اكرم مَاليَّيْمُ في فرمايا: "آج ايك مردصالح اس دنیا سے چلا گیا ،اٹھواورا بے بھائی اصحمہ کی نماز جناز ہر چلو۔"

تشويج: معلوم ہوا كنجاشى مسلمان ہوكيا تھا۔ جيسا كدوسرى روايت ميں فدكور بحكرامام بخارى وكيشار اپن شرط پرندہونے كى وجد اس روايت كو يهال نہيں لائے اور يہ باب جو قائم كيا اور اس ميں جو حديث بيان كى اس سے بھى اس كا اسلام لا نا ثابت ہوا اس حديث سے جناز ہ غائبان برد هنا بھى فابت ہوا۔ جولوگ تماز جنازہ فائران سے انکاری ہیں ان کے پاس منع کی کوئی صریح صحیح حدیث موجود نہیں ہے۔ اصحمہ اس کالقب تھا اصل نام عطیہ تھا۔ (٣٨٧٨) جم سے عبدالاعلى بن حماد نے بيان كيا ، انہوں نے كہا جم سے يزيد بن زريع نے بيان كيا ، انہول نے كہا ہم سے سعيد بن افي عروب نے بیان کیا ، انہوں نے کہا ہم سے قادہ نے بیان کیا ، ان سے عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا اور ان سے جابر بن عبداللد انساری اللظ ان کے کہ نی كريم مَا لَيْنَا إِلَى نِهِ اللَّهِ عَلَى مَا زَيْرِهِ عَنْ اللَّهِ الرَّبْمِ صف بانده كرآبٍ

كے بیچيے كھڑ ہے ہوئے میں دوسرى يا تيسرى صف ميں تھا۔ (١٨٤٩) مجهد عداللد بن الى شيبد في بيان كيا، كهامم سيريد بن بارون في بیان کیا،ان سے کیم بن حیان نے ،کہا ہم سے سعید بن میناء نے بیان کیا،ان ے جابر بن عبداللد والنَّهُ ان كه نبي كريم مَاليَّتَةِ لَم في اصحمه نبحاثي كي نماز جنازه پريهي ادر چار مرتبهآب نے نماز میں تکبیر کہی۔ بزید بن ہارون کے ساتھ اس حدیث کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے بھی (سلیم بن حیان) ہے روایت کیا ہے۔

٣٨٧٨ حَدَّثَنَا عَبْدُالأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بِنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، أَنَّ عَطَاءً، حَدَّثَهُمْ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ مَلْكُمُّ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَصَفَّنَا وَرَاءَهُ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي أُوِ الثَّالِثِ. [راجع: ١٣١٧] ٣٨٧٩ حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ، عَنْ سَلِيْم بْنِ حَيَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، أَنَّ النَّبِيُّ مَلْكُمُ أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ، فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا. تَابَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ. [راجع:

زُهَيْرُ بْنُ حَرْب، قَالَ: (٣٨٨٠) م ع زمير بن حرب في بيان كيا ، كما مم ع يعقوب بن

ابراجيم في بيان كيا ، كها بم سے مارے والد (ابراجيم بن سعد) في بيان كياءان عصالح بن كيسان في وان سابن شهاب في بيان كياءان سے ابوسلمہ بن عبد الرحن اور سعید بن میتب نے بیان کیا اور انہیں حضرت ابو ہریرہ دلائٹیؤ نے خبر دی کر رسول الله منالینے نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی موت کی خبراس دن دے دی تھی جس دن ان کا انتقال ہوا تھا اور آپ نے فر مآیا تھا:''اپنے بھائی کی مغفرت کے لیے دعا کرو۔''

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، وَابْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مَلْكُمُ نَعَى لَهُمُ النَّجَاشِيُّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ، وَقَالَ: ((السُتَّغِفِرُوْا لِأَخِيْكُمُ)). [راجع: ١٢٤٥][مسلم: ٢٠٢١؛ نسائي: ١٨٧٨ ، ٢٠٤١] ٣٨٨١ وَعَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَالْتُكُمُّ صَفَّ بِهِم فِي الْمُصَلِّي، فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

(۳۸۸۱) اورصالح سے روایت ہے کہ ابن شہاب نے بیان کیا ،ان سے سعید بن میتب نے بیان کیا اور انہیں ابو ہریرہ والٹی نے خروی کہ بی كريم مَالِينَ إلى نهاز جنازه كے لئے)عيدگاه بيں صحابہ وَيَأْلَيْنُ كُوصُفَ بستہ کھڑا کیااوراس کی نماز جنازہ پڑھی آپ نے چار مرتبہ کبیر کہی تھی۔

[راجع: ١٢٤٥]

تشويع: أن جمله احاديث يس مى نكى مرح جرت مبشكا ذكر باى لئة امام بخارى مينية ان احاديث كويبال لائه -ان جمله احاديث س نعاثی کا جنازہ غائبانہ پڑھاجا مجمی ثابت ہوتا ہے آگر چیعض حصرات نے یہاں مختلف تا دیلیس کی ہیں محران میں کوئی وزن نہیں ہے پیچے وہی ہے جو ٹلا ہر روايات كمنقولدالفاظ سعايت موتاب-والله اعلم بالصواب

باب: نبی کریم منالفیزم کے خلاف مشرکین کا عہدو بَابٌ: تَقَاسُمُ الْمُشْرِكِيْنَ عَلَى يمان كرنا النبير منطقة

تشويج: ہوا يدكد جب قريش نے ديكھا كرآ ب كامحاب امن كى جكدينى ملك جش پنج كے اورادهر عر والله ي اسلام قبول كيا جارطرف اسلام مسلنے لگا تو عدادت وحسد کے جوش میں انہوں نے ایک اقرار نامہ تیار کیا جس کامضمون بیتھا کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے نکاح شادی خرید وفروخت کوئی معالمداس وقت تک ندكري جب تك وہ ني كريم مالين كو مارے والدندكروي _ بياقرار نامد كھ كركھ كے اندر انكايا _ايك مت ك بعد ني كريم مَن الينظ نے جو بن ہاشم كے ساتھ ايك عليحده كما أني ميسكونت ركھتے تھاور جہاں يربن ہاشم اور بن مطلب كوخت تكيفيس مورى تقيس ابوطالب ايے چیاہے فرمایا کہ اس اقرار نامہ کودیمک جاٹ می صرف اللہ کانام اس میں باتی ہے۔ ابوطالب نے قریش کے کفاروں سے کہا میرا بھتیجا یہ کہتا ہے کتم کیسے کے اندراس اقرار نامدکودیکھواگراس کابیان سے ہے تو ہم مرنے تک مھی اس کوحوالہ تیں کریں گے اوراگراس کابیان جبوٹ نکے تو ہم اس کوتہارے حوالہ كردي كے يتم مارويا زنده ركھوجوچا موكرو _ كافروں نے كعبە كھولا اوراس اقرار نامەكود يكھا تو واقعى سار بے حروف كوديمك جيات گئ صرف الله كانام باتى تھا۔اس وقت کیا کہنے گے ابوطالب تبارا بھتجا جادوگر ہے۔ کہتے ہیں جب ٹی کریم مَا الْيُرَا نے ابوطالب کو یہ قصہ سنایا تو انہوں نے بوجھاتم کو کہاں سے معلوم ہوا۔ کیاتم کواللہ نے خردی؟ آپ نے فرمایا، ہاں۔ (وحیدین)

عنبوی جمری میں بیاد شیفیش آیا تھا تین سال اتک بیزک موالات قائم رہا،اس کے بعد اللہ نے اپنے رسول کریم مَثَاثِیْ کواس سے نجات بخشی جس کی مخضر کیفیت او پر ندکور موئی ہے۔

٣٨٨٢ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بَنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مُلْكُلُّمُ حِينَ أَرَادَ حُنَيْنًا: ((مَنْزِلْنَا غَدًّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِخَيْفٍ بَنِي كِنَانَةَ، حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى

(٣٨٨٢) م عدرالعزيز بن عبداللداديس في بيان كياء انبول في كما مجھے سے ابراہیم بن سعدنے بیان کیا ، انہوں نے کہا کہ ہم سے ابن شہاب نے بیان کیا ،ان سے سلمہ بن عبد الرحلٰ نے اور اِن سے ابو ہر رہ دالغؤ نے بیان کیا کہ بی کریم مالین منے جب جنگ حنین کا قصد کیا تو فرمایا: "ان شاءاللہ کل ہمارا قیام خیف بنی کنانہ میں ہوگا جہال مشرکین نے کافر ہی رہنے کے كئے عہدہ پیان كيا تھا۔''

الْكُفُرِ)). [راجع: ١٥٨٩] [مسلم: ٣١٧٤]

تشوي : باب اور حديث مين مطابقت ظاهر ب كمشركين في خف بني كناندمين كفر بريختكي كاعهد كياتها جدالله في بعد مين باش بإش كراديا اوران ك سليس اسلام من داخل موكتي _

> بَابُ : قِصَّةُ أَبِي طَالِبِ **باب:** ابوطالب كاواقعه

تشويج: الياني كريم مُؤَاليَّيْمُ كِي عَقِيق في عَلَي عَد آب كو والد ماجدعبدالله كم عقيق بهائي تع يد جب تك زنده رب آپ كى بورى حمايت اور هاظت كرت رب مرقوى ياسدارى كى وجساسلام قبول كرنا نفيب نبيس موا-

٣٨٨٣ حَدَّثَنَا مُسَدَّد، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ ابنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ قَالَ لِلنَّبِيِّ مَا لَكُنَّتُمْ مَا أَغْنَيْتَ عَنْ عَمُّكَ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوْطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ. قَالَ: ((هُوَ فِي ضَحْصًاحٍ مِنْ نَارٍ، وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِن النَّارِ)). [طرفاه في: ۸۰۲۲، ۲۷۵۲][مسلم: ٥١٠، ١١٥، ۲۱٥] .

اللَّهُ. كَلِمَةٌ أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ)). فَقَالَ

٣٨٨٤_ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ:أُخْبَرُنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ أَبَا طَالِبٍ، لَمَّا حَضَرَٰتُهُ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيِّ مُلْكُنَّا وَعِنْدَهُ أَبُوْ جَهْلِ فَقَالَ: ((أَعَمَّ، قُلُ: لَا إِلَّهَ إِلَّا

(٣٨٨٣) م سے مسدد نے بيان كيا، كہا مم سے يحلٰ بن سعيد قطان نے بیان کیا،ان سے سفیان وری نے، کہا ہم سے عبدالملک بن عمیر نے،ان ے عبداللہ بن حارث نے بیان کیا ،ان سے عباس بن عبدالمطلب را علی نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی کریم مظافیظم سے یو چھا آپ اپنے چھا (ابو طالب) کے کیا کام آئے کہ وہ آپ کی حمایت کیا کرتے تھے اور آپ کے لے عصر ہوتے تھے؟ آپ نے فرمایا'' (ای دجہ سے) وہ صرف مخنوں تک جہنم میں ہیں اگر میں ان کی سفارش نہ کرتا تو وہ دوزخ کی تدمیں بالکل نیجے

(٣٨٨٣) بم مع محود بن غيلان في بيان كيا، كها بم سع عبد الرزاق في بیان کیا، انہیں معمر نے خروی ، انہیں زہری نے ، انہیں سعید بن میتب نے اور انہیں ان کے والد (میتب بن حزن رفائق)نے کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب ہوا تو نبی کریم مناتیظ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ اس وقت وہاں ابوجہل بھی بیشا ہوا تھا۔ نبی اکرم مَناتَیْنَم نے فرمایا " چیا! کلمہ لا الدالا اللہ ایک مرتبہ کہدوہ اللہ کی بارگاہ میں (آپ کی بخشش کے

أَبُوْ جَهُلِ وَعَبْدُ اللَّهِ بِنُ أَبِي أُمَّيَّةَ: يَا أَبَا طَالِبِ! تَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَلَمْ يَزَالَا يُكَلِّمَانِهِ حَتَّى قَالَ: آخِرَ شَيْءٍ كَلَّمَهُمْ بِهِ: عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. فَقَالَ النَّبِي مُلْكُمُّا: ((لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أَنَّهُ عَنْكَ)). فَنَزَلَتْ: ﴿ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُواْ أَنْ يَسْتَغْفِرُواْ لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُواْ أُولِيْ قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيْمِ ﴾ [التوبة: ١١٣] وَنَزَلَتْ: ﴿ إِنَّكَ لَا تَهُدِيْ مَنْ أَخْبَبُتَ ﴾. [القصص: ٥٦] [راجع: ١٣٦٠]

٣٨٨٥ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيُّ مُلْقَالًا وَذُكِزَ عِنْدَهُ عَمُّهُ فَقَالَ: ((لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُجْعَلُ فِيْ ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ، يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ، يَغْلِيْ مِنْهُ دِمَاغُهُ)). حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بِهَذَا، وَقَالَ: ((تَغُلِي مِنْهُ أُمُّ دِمَاغِهِ)). [طرفه في: ٢٥٦٤][مسلم: ٢٥٦٤]

بَابُ حَدِيْثِ الْإِسْرَاءِ

وَقُوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرًى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى ﴾. [الإسراء:١]

٣٨٨٦ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

لئے) ایک یمی دلیل میرے ہاتھ آجائے گی۔'اس پر ابوجہل اور عبداللہ بن انی امید نے کہا: اے ابوطالب! کیا عبدالمطلب کے دین سے تم پھرجاؤ گے! بیدونوں ان ہی پرزور دیتے رہے اور آخری کلمہ جوان کی زبان سے لكا، وہ يرتفاكم ميں عبد المطلب كے دين پر قائم ہوں _ پھر ہى اكرم مثل فيا نے فرمایا ''میں ان کے لئے اس وقت تک دعائے مغفرت کرتا رہوں گا جب تک مجھے اس سے منع نہ کردیا جائے گا۔'' چنانچہ (سورہ توبہ میں) میر آ بت نازل ہوئی " نبی کے لئے اور سلمانوں کے لئے مناسب نہیں ہے كمشركين كے لئے دعائے مغفرت كريں خواہ وہ ان كے ناطے والے ہى کیول نہ ہول جب کہ ان کے سامنے سے بات واضح ہوگئ کہ وہ دوزخی ہیں۔''اورسور ہ تقص میں بیآیت نازل ہوئی:'' بے شک جے آپ جا ہیں بدایت نہیں کرسکتے۔''

(٣٨٨٥) جم سے عبداللہ بن يوسف نے بيان كيا، كہا جم سے ليث بن سعد نے بیان کیا ، کہا ہم سے برید بن عبداللہ بن ہادنے ، ان سےعبداللہ بن خباب نے اور ان سے ابوسعید خدری والٹوئ نے کہ انہوں نے نبی كريم مَنْ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ مَا آبِ كَ مَجْلُ مِن آب ك جِهَا كاذكر مور باتفاتو آب نے فرمایا: "شاید قیامت کے دن انہیں میری شفاعت کام آجائے اور انہیں صرف فخوں تک جہنم میں رکھا جائے جس سے ان کا دماغ کھولے گا۔ "ہم ے ابراہیم بن حزہ نے بیان کیا ، کہا ہم سے ابن ابو حازم اور درا وردی نے بيان كيايزيد سے أى ندكوره حديث كى طرح ، البتداس روايت ميں ياجى ہے کہ' ابوطالب کے د ماغ کا بھیجااس سے کھولے گا۔''

باب بیت المقدس تک جانے کا قصہ

اورالله تعالیٰ نے سور وُ نبی اسرائیل میں فرمایا: '' پاک ذات ہے وہ جواپنے بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمُسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى بندے كوراتوں رات مجدحرام مے مجدات ملى تك ليكيا

(٣٨٨١) م سے يحيٰ بن بكير نے بيان كيا ،كہا م سےليف نے ،كه مجھ

نى كريم تاليم كالماكم [كِتَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيُّ مَالِكُمْ] سے کہا ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللد وَاللّٰهُ عَلَيْهُ اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِيْ ے سنا اور انہوں نے رسول الله مَاليَّةِ اللهِ سنا آپ نے فرمایا تھا کہ "جب أَبُوْ سَلَمَةً بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ ، سَمِعْتُ جَابِرَ قریش نے (معراج کے واقعہ کے سلسلے میں) مجھ کو حجٹلایا تو میں حظیم میں ابْنَ عَبْدِاللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللَّهِ مَثَّلَكُمْ يَقُولُ: كفر ابوكيا اورالله تعالى في مير بي لئ بيت المقدس كوروش كرديا اوريس ((لَمَّا كَلَّابَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ، فَجَلَّى نے اسے و کی کر قریش سے اس کے سے اور نشان بیان کرنا شروع اللَّهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنُ کردیئے۔" آيَاتِهِ وَأَنَّا أَنْظُرُ إِلَّيْهِ)). [طرفه في: ٤٧١٠]

[مسلم: ۲۸ ٤٤ ترمذي: ٣١٣٣]

بَابُ الْمِعْرَاجِ

تشويج: معراج كارات كوآپ ام إنى كريس تے معرورام سے حرم كاز مين مرادع آپ كامعراج كمد بيت المقدس تك توقعى ب-جو

قرآن پاک سے ثابت ہاں کامنکر قرآن کامنکر ہاور قرآن کامنکر کافر ہاور بیت المقدی سے آسانوں تک میچ حدیث سے ثابت ہاں کا مكر مراه اوربدی ہے۔ جافظ نے كہااكثر علائے سلف اورابل حدیث كار پول ہے كديد عراج جسم اور روح دونوں كے ساتھ بيداري ميں ہوا۔ يہي امريق ہے۔ پہنی کی روایت میں یوں ہے کہ آپ نے جب معراج کا قصہ بیان کیا تو کفار قریش نے انکار کیا اور ابو بکر دلائٹوئے کے پاس آئے انہوں نے آپ کی تصدیق کردی اس دن ہے اِن کالقب صدیق ہوگیا۔ ہزار نے ابن عباس اللہ اسے روایت کیا کہ بیت المقدس کی مجدلائی عنی اور عقبل کے کھر کے پاس ر کھ دی منی میں اس کو دیکھتا جاتا اوراس کی صفت بیان کرتا جاتا تھا بعض نے کہا کہ اسراء اورمعراج دونوں الگ الگ راتوں میں ہوئے ہیں کیونکہ امام بخامى مسلية نے مردوكوالگ الگ بابول ميں بيان كيا ہے مرخود امام بخارى مسلية نے كتاب الصلوة ميں بياب باندهاہے كه ليلة الاسراء مين نماز

كسطرح فرض موكى _معلوم مواكداسراءاورمفراج ايك اى رات ميس موس يي _

باب:معراح کابیان

تشویج: معراج عرب بعرب ہے جس کے معنی چڑھنے کے میں یہاں نی کریم مُنافیظ کا آسانوں کی طرف چڑھنا مراوہ، می مجزہ ۱۲ جب ۱۰ نبوی میں پیش آیا جب کداللہ پاک نے راتوں رات اپنے بندے کومجد حرام سے بیت المقدس اور بیت المقدس سے آسانول کی سیر کرائی جیسا کہ تفصیل کے ساتھ یہاں حدیث میں واقعات موجود ہیں مسجع یہی ہے کہ اسراء اورمعراج ہر دو حالت بیداری میں جسم ادر روح ہر دو کے ساتھ

ہوتے اور بیابیا اہم اورمستندوا قعد ہے جے ۲۸ محابیوں نے روایت کیا ہے اور نبی کریم مظافیر کم کامیدہ معجورہ ہے جوآپ کی سارے انبیا پرفوقیت ٹابت (٣٨٨٧) م سے مدب بن فالد نے بيان كيا ، انہوں نے كہا م سے مام ٣٨٨٧_ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

بن يحيى في بيان كيا،ان عقاده في بيان كيا،ان عالس بن ما لك راالله هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةً، عَنْ أَنس نے بیان کیا اور ان سے مالک بن صحصعہ رفائش نے بیان کیا ، کہ نی ابْنِ مَالِكِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةً: أَنَّ كريم مَاليَّيْمُ في ان سے شب معراج كا واقعه بيان كيا ، آب في فرمايا: نَبِيَّ اللَّهِ مَا لِنَّاكُمُ خَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةٍ أَسْرِيَ بِهِ '' میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا بعض دفعہ تبادہ نے حطیم کے بجائے حجر بیان کیا ((بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيْمِ وَرُبَّمَا قَالَ: فِي

كرميرك بإس ايك صاحب (جرئيل عَالِيًا) آئة اورميراسينه جاك كيا، الُحِجُورِ مُضْطَجعًا، إِذَا أَتَانِيُ آتٍ فَقَدَّدِ قَالَ: قادہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس ڈالٹیئے سے سنا ، وہ بیان کرتے تھے وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: فَشَقَّد مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى

234/5

کہ یہاں سے یہاں تک ۔' میں نے جارود سے سنا جومیرے قریب ہی بیشے تھے بوجھا کہ حضرت انس والفظ کی اس لفظ سے کیامرادھی؟ تو انہوں نے کہا کہ خلق سے ناف تک جاک کیا (قادہ نے بیان کیا کہ) میں نے حضرت الس سے سنا ، انہوں نے بیان کیا کر 'آ مخضرت مالیو کا کے سینے کے اوپر سے ناف تک جاک کیا ، پھر میرا دل نکالا اور ایک سونے کا طشت لا یا گیا جوایمان سے بھرا ہوا تھا ،اس سے میراول دھویا گیا اور پہلے کی طرح رکھ دیا گیا۔اس کے بعدایک جانور لایا گیا جو گھوڑے سے چھوٹا اور گرھے سے بڑا تھا اور سفید!'' جارود نے حضرت انس ڈالٹنز سے پوچھا ابوممزہ! کیاوہ براق تفا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔''اس کا ہرقدم اس کے منتبائے نظر پر براتا تعا (آ تخضرت مَا النَّالِمُ في الله على الله على الله الله على الدجريل مجھے لے کر چلے آسان دنیا پر مہنچ تو درواز و تعلوایا ، پوچھا گیا کون صاحب ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ جبرئیل (قایدًا) پوچھا کیا ادرآ پ کے ساتھ کون ب؟ آپ نے بتایا کہ محد (مَالَّالِيَّمُ) بوچھا گیا ، کیا انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں۔اس پرآ واز آئی انہیں خوش آ مدید! کیا بی مبارک آنے والے ہیں وہ ۔ اور درواز و کھول ویا۔ جب میں اندر میا تو میں نے وہاں آ دم علیتی کود یکھا، جبر تیل علیتی نے فرمایا ية پ كے جدامجد آدم بين ، أنبين سلام يجئے ، مين في ان كوسلام كيا اور انهول نے جواب دیااور فرمایا: خوش آمدید نیک بینے اور نیک بی اجرئیل عالیا ا اوپر چڑھے اور دوسرے آسان پرآئے وہاں بھی درواڑ و کھلوایا آواز آئی كون صاحب آئے ہيں؟ بتايا كه جرئيل (عاينا) پوچھا كيا آپ كے ساتھ اور كوكى صاحب بھى بين؟ كما محمد (مَنْ النَّيْمُ) يوچھا كيا كيا آ ب كوانبيس بلانے كے لئے بھيجا كيا تھا؟ انہوں نے جواب ديا كه بان، پھر آ واز آئى ، انہيں خوش آمدید- کیابی اعظے آئے والے ہیں وہ ۔ پھر در وازہ کھلا اور میں اندر آ حميا تو وہاں يجيٰ اورعيسيٰ عَلِيْهَا موجود تھے۔ بيدونوں خالہ زاد بھائي ہيں۔ جرئيل مَالِيلًا ن فرمايا يميسي اور يحي مَلْهِ إلى مِن الْهِين سلام سيجمّ من ن سلام کیااوران حضرات نے میرے سلام کا جواب دیااور فر مایا خوش آ مدید نیک نی اور نیک بھائی! یہاں سے جبرٹیل عالیہ مجھے تیسرے آسان کی

هَٰذِهِ)) فَقُلْتُ لِلْجَارُودِ وَهُوَ إِلَى جَنْبِيْ مَا يَغْنِي بِهِ؟ قَالَ: مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهِ إِلَى شِعْرَتِهِ، ((وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: مِنْ قَصِّهِ إِلَى شِعْرَتِهِ ـ كَاسْتَخْرَجَ لَلْبِي، ثُمَّ أَيْدُتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءَ ءَ إِيْمَانًا، فَغُسِلَ قَلْبِي ثُمَّ حُشِي، ثُمَّ أُعِيْدَ ثُمَّ أَتِيْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَقَوْقَ الْحِمَّارِ أَبْيَضَ)) فَقَالَ لَهُ الْجَارُوْدُ: هُوَ الْبُرَاقُ كِمَا أَبَا حَمْزَةَ؟ قَالَ أَنَسٌ: نَعَمْ: ((يَطَبعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرْفِهِ ۖ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ، فَانْطَلَقَ بِي جِبْرِيْلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحُ، فَقِيلَ: مَن هَذَا؟ قَالَ: جِبُريْلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ طَلِيحًا ۚ قِيْلَ: وَقَدُ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيْلَ مَرْحَبًا بِهِ، فَيَغْمَ الْمَجِيءُ جَاءً فَفَتَحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَإِذَا فِيهَا آدَمُ، فَقَالَ: هَذَا أَبُولُكَ آدَمُ فَسَلَّمُ عَلَيْهِ. فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْإِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّي الصَّالِحِ. ثُمَّ صَعِدَ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ النَّالِيَّةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ. قِيْلَ: وَمَنْ مَعَكَ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيْلُ: وَقَدْ أَرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيْلَ: مَرْحَبًّا بِهِ فَيِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءً. فَفَتَحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ، إِذَا يَحْبَى وَعِيْسَى، وَهُمَا ابْنَا الْخَالَةِ قَالَ: هَذَا يَخْيَى وَعِيْسَى فَسَلَّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدًا، ثُمَّ قَالًا: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ. ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ التَّالِثَةِ، الْمُاسْتَفْتُحَ قِيلًا: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلً: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيْلَ وَقَدْ أَرْسِلَ 235/5

طرف كرج صاوردرواز كالوايا يوجها كياكون صاحب آئ بين؟ جواب دیا کہ جرئیل ۔ پوچھا گیااور آپ کے ساتھ کون صاحب آئے ہیں؟ جواب دیا کہ محر (منافیظم) بوجھا گیا کیا آئیس لانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں۔اس پرآ واز آئی انہیں خوش آ مدید اکیا ہی اچھے آنے والے میں وہ ، دروازہ کھلا اور جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں يوسف مَالِيُلا موجود عصر جرئيل في فرمايا: يه يوسف بين أنبيل سلام سيحية -میں نے سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا اور فرمایا: خوش آ مدید نیك نبى اور نیک بھائی ا پھر جرئیل مائیل مجھے لے کراوپر چڑھے اور چوتھے آسان پر ينيح دروازه كعلوايا تو يوچها ممياكون صاحب بين؟ بتايا كه جرئيل! يوچها كيا اورآ پ کے ساتھ کون ہے؟ کہا کہ محمد (مَالْقَيْلُم) بوجھا کیا انہیں بلانے کے لئے آپ و بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں کہا کہ انہیں خوش آ مدید کیا ہی العصة تن والع بين وه! اب دروازه كلاجب مين وبال ادريس فالميا كي خدمت میں کہنیا تو جرئیل عالیہ فی فرمایا بدادریس عالیہ ہیں انہیں سلام سيجيح ، ميس نے انہيں سلام كيا اور انہوں نے جواب ديا اور فرمايا: خوش آمديد یاک بھائی اور نیک نبی۔ پھر مجھے لے کرپانچویں آسان پر آئے اور دروازہ كملوايا بوچها كياكون صاحب بين؟ جواب دياكه جرئيل، بوچها كياآپ ك ساته كون صاحب آئ بين؟ جواب ديا كمحمد من الني م الدي المحمد من الني الم انہیں بلانے کے لئے آپ و بھیجا کیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں اب آ واز آئی خوش آمديد كيابى الحصة في والع بين وه ، يهال جب مين بارون علينا کی خدمت میں حاضر موا تو جرئیل مالیا ف بتایا کہ آپ ہارون میں انہیں سلام سیجے، میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے جواب کے بعد فر مایا: خوش آمدیدنیک نی اورنیک بھائی! یہاں سے لے کر جھے آ مے برھ اور چھٹے آ سان پر پہنچ اور درواز ہ کھلوایا۔ پوچھا گیا کون صاحب آئے ہیں؟ بتایا کہ جرئيل _آپ كے ساتھ كوئى دوسرے صاحب بھى آئے ہيں؟ جواب ديا كم محر (مَلْ يَعْيَمُ) بِوجِها كيا كيا أنبيس بلائے كے لئے آپ كوبھيجا كيا تھا؟ جواب ویا کہ ہاں۔ چرکہا انہیں خوش آ مدید کیا بی اچھے آنے والے ہیں وہ۔ میں جب وہاں موی عالیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو جرئیل عالیہ ا نے فر مایا کہ

إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعُمْ. قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَيَعْمَ الْمَجِيُّءُ جَاءَ. فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يُوسُفُ. قَالَ: هَذَا يُوْسُفُ فَسَلَّمْ عَلَيْهِ . فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْآخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِح، ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةُ، فَاسْتَفْتَحُ، قِيْلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ. قِيْلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيْلَ: أُوَقَدُ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَيْعُمُ الْمَحِيْءُ جَاءً. فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِلَى إِذْرِيْسَ قَالَ: هَذَا إِدْرِيْسُ فَسَلَّمُ عَلَيْهِ . ْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدًا ۖ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ. ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، فِيْلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ. قِيْلَ: رَمَنْ مَعَكَ قَالَ: مُحَمَّدُ مُثَلِيعًا ﴿ قِيْلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيْلَ: مَوْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَحِيُّءُ جَاءً. فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُونُ قَالَ : هَذَا هَارُونُ فَسَلَّمُ عَلَيْهِ . فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًّا بِالْآخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ. ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ، فَاسْتَفْتَح، قِيلً: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ. قِيْلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيْلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعُمْ. قَالَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَيَعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءً، فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَإِذَا مُوْسَى قَالَ: هَذَا مُوْسَى فَسَلَّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدٌّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّي الصَّالِحِ. فَلَمَّا تَجَاوَزُتُ بَكَى، قِيْلَ لَهُ: مَا يُبْكِيْكَ ۗ؟ قَالَ:

يموى عَلَيْهِ بِي انبيس سلام يجيئ فيس في سلام كيا اور انهول في جواب ك بعد فرمایا خوش آبدید نیک نی اور نیک بھائی اجب میں آ مے برها تو وه رونے لگے، کی نے پوچھاآپ رو کیوں رہے ہیں؟ توانہوں نے فرمایا: میں اس پررور ہا ہوں کہ میلاکا میرے بعد نبی بنا کر جھیجا گیالیکن چنت میں اس، کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ ہوں گے۔ پھر جریکل عالیتا مجھے لے كرساتوي آسان كى طرف كے اور دروازہ كھلوايا _ يوچھا كياكون صاحب آئے ہیں؟ جواب دیا کہ جرئیل۔ پوچھا گیااور آپ کے ساتھ کون صاحب آئے ہیں؟ جواب دیا کہ محد (مَالْيَنْ عَلَى كِي جِما كيا كيا أنبيس بلانے ك لئے آپ كو بھيجا كيا تھا؟ جواب دياكہ إلى كماكرانبين خوش آ مديد ،كيا بى الحص آن والے بين وه ، من جب اندر كيا تو ابرائيم عَالِيْلِا تشريف رکھتے تھے۔ جبرئیل مالیا نے فرمایا کہ بیآ پ کے جدامجد ہیں ،انہیں سلام سیجئے ۔ آنخضرت مَا اللّٰ اللّٰ اللّٰ الله عن اللّٰ الله عن اللّٰ الله الله الله الله الله الله الله جواب ديا اور فرمايا: خوش آيديد نيك نبي اور نيك بيني إ پھرسدر ق المنتهيٰ كو میرے سامنے کردیا گیا میں نے دیکھا کہ اس کے پھل مقام حجر کے منکوں ک طرح (بڑے بڑے) تھے اور اس کے بے ہاتھیوں کے کان کی طرح تھے۔ جبرئیل مائیلان نے فرمایا کہ بیسدرہ انتہا ہے۔ وہاں میں نے جار نہریں دیکھیں دو باطنی اور دو ظاہری۔ میں نے پوچھااے جرئیل! یہ کیا ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ جو دو باطنی نہریں ہیں وہ جنت ہے تعلق رکھتی ہیں اور دوظا ہری نہریں نیل اور فرات ہیں۔ پھرمیرے سامنے بیت المعمور کولایا گیا ، وہاں میرے سامنے ایک گلاس میں شراب ایک میں دورھ اور ایک میں شہدلایا گیا۔ میں نے دودھ کا گلاس لے لیا تو جرئیل علیقیانے فرمایا یہی فطرت ہےاورآ پاس پر قائم ہیں اورآ پ کی امت بھی! پھر جھے پرروزانہ پچاس نمازیں فرض کی گئیں میں واپس ہواا ورموی عالیدا کے یاس سے گزراتو انہوں نے پوچھاکس چیز کا آپ کو حکم ہوا؟ میں نے کہا کہ روزانہ پچاس وقت کی نمازوں کا موی ملیط نے فرمایا لیکن آپ کی امت میں اتن طاقت نہیں ہے۔اس سے پہلے میرا برتا وَلوگوں سے پڑچکا ہے اور بنی اسرائیل کا مجھے تکنح تجربہ ہے۔اس لئے آپ اپنے رب کے حضور میں دوبارہ جائے

أَبْكِيْ لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِيْ، پَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مَنْ يَدُخُلُهَا مِنْ أُمَّتِنِي. ثُمَّ صَعِدَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ، قِيْلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ. قِيْلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيْلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمُ. قَالَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَيَعْمَ الْمَحِيْءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَإِذَا إِبْرَاهِيْمُ قَالَ: هَٰذَا أَبُوْكَ فَسَلَّمْ عَلَيْهِ. قَالَ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ السَّالَامَ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْإِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّي الصَّالِحِ. ثُمَّ رُفِعَتُ لِي سِدْرَةُ الْمُنتَهَى، فَإِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ، وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيلَةِ قَالَ: هَلِهِ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى، وَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ، وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ. فَقُلْتُ: مَا هَذَانِ؟ يَا جِبُرِيْلُ! قَالَ: أَمَّا الْبَاطِنَان، فَنَهُرَان فِي الْجَنَّةِ، وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ. ثُمَّ رُفْعَ لِيَ الْبَيْثُ الْمُعْمُورُ، ثُمَّ أُتِيْتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ، وَإِنَّاءٍ مِنْ لَكِنٍ وَإِنَّاءٍ مِنْ عَسَلٍ، فَأَخَذْتُ اللَّهُنَّ، فَقَالَ: هِيِّ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ. ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلَوَاتُ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ. فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلَى مُوْسَى، فَقَالَ: بَمَا أُمِرْتَ؟ قَالَ: أُمِرْتُ بِخَمْسِيْنَ صَلاَّةً كُلُّ يَوْمٍ. قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُسْتَطِيْعُ خَمْسِيْنَ صَلَاّةً كُلَّ يَوْمٍ، وَإِنِّي وَاللَّهِا قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلُكَ، وَعَالَجْتُ بَنِيْ إِسُوَائِيْلِ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، فَارْجِعُ إِلَى رَبُّكَ ۚ فَسَلُّهُ التَّخْفِيْفَ لِأُمَّتِكَ . فَرَجَعْتُ، فُوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوْسَي [كِتَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِي مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ مِنْ اللَّالِيلُونُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللّ

اورا پی امت پرتخفیف کے لئے عرض کیجئے۔ چنانچہ میں اللہ تعالی کے دربار میں حاضر ہوا اور تخفیف کے لئے عرض کی تو دس وقت کی نمازیں کم کردی محكيں۔ پھريس جب واپسي ميں مولى عَالِيَلِا كے ياس سے گزراتو انہوں نے پهرو بی سوال کیامیں دوبارہ بارگاہ رب تعالیٰ میں حاضر ہوا اور اس مرتبہ بھی دس وقت کی نمازیں کم ہوئیں ۔ پھریس مولیٰ علیٰظِا کے پاس سے گزرا تو انہوں نے وہی مطالبہ کیا میں نے اس مرتبہ بھی بارگاہ رب تعالی میں حاضر ہوکردس وقت کی نمازیں کم کرا کیں ۔موئ عَالِیَا کے پاس سے چھرگز رااور ال مرتبه بھی انہوں نے اپنی رائے کا اظہار کیا پھر بارگاہ البی میں حاضر ہوا تو مجھےدس دفت کی نماز وں کا حکم ہوا میں داپس ہونے لگا تو آپ نے پھروہی كهااب بارگاه اللي مين حاضر مواتوروز انه صرف پانچ ونت كې نمازون كاحكم باقی رہا۔موی علی الما کے پاس آیا تو آپ نے دریافت فرمایا اب کیا حکم ہوا؟ میں نے حضرت مولی علیہ کو بتایا کہروزانہ یا پنچ وقت کی نمازوں کا حکم ہوا ہے۔ فرمایا کہ آپ کی امت اس کی بھی طاقت نہیں رکھتی میرا برتاؤ آپ ے پہلے اوگوں کا ہو چکا ہے اور بن اسرائیل کا مجھے تلخ تجربہ ہے اپنے رب ك درباريس پرماضر موكر تخفيف كے لئے عرض سيجة _ آ مخضرت مالية علم نے فرمایا رب تعالی سے میں بہت سوال کر چکا اور اب مجھے شرم آتی ہے۔ اب میں بس اس پرراضی مول-آنخضرت مال النام نے فرمایا کہ پھر جب میں وہاں سے گزرنے لگا تو ندا آئی: میں نے اپنا فریضہ جاری کردیا اور اینے بندوں پر تخفیف کر چکا۔''

قَرَجُعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ: مِثْلُهُ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّى عَشُوا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلُهُ، فَرَجَعْتُ فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ عَلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ عَلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ عَلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ لِللَّهِ مُوسَى، فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ عَلَّ يَوْمٍ، وَإِنِّي لَا يَخْمُسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا يَخْمُسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ. قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا يَخْمُسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا يَخْمُسُ صَلَوَاتٍ كُلّ يَوْمٍ. قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا يَخْمُسُ صَلَوَاتٍ كُلّ يَوْمٍ. قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا يَخْمُسُ صَلَوَاتٍ كُلّ يَوْمٍ، وَإِنِّي قَدْ وَعَلَيْهُ مَا يَعْمُ وَعَلَيْكُ فَلَا يَوْمٍ، وَإِنِّي قَدْ السَّالِيلُ فَلَيْ السَّوْلِيلُ فَلَا اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْكُ وَعَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلْمُ اللّهُ عَلَى الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ ا

فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنَّى عَشُرًا،

تشوی : روایت میں لفظ براق ضمہ با کے ساتھ ہا اور برق سے شتق ہے جو بکل کے معنوں میں ہے وہ ایک فچر یا گھوڑ ہے کی شکل کا جانور ہے جو نی کریم مُنَالِیُّا کُلُ مُواری کے لئے لایا گیا تھا جس کی رفتار بکل سے بھی تیزشی ،ای لئے اسے براق کہا گیا۔ حضرت جریل عَلَیْتِلا کہلے آپ کو نہیت المقدس میں لے گئے و ربط البراق بالحلقة التی بربط بھا الانبیاء بباب المسجد (توشیخ) یعنی وہاں براق کواس مجد کے دروازے پراس طقہ سے باعد ها جس سے پہلے انبیا آئی سواڑیوں کو باعد ها کرتے تھے پھروہاں دورکھت نماز اوا کی اس کے بعد آسانوں کا سفرشروع ہوا۔

روایت میں حضرت موی غلیباً کے رونے کا ذکر ہے ، بیرونامحض اپن امت کے لئے رحمت کے طور پر تھا: " قال العلماء لم یکن بکاء موسی حسدا معاذ الله فان الحسد فی ذالك العالم منزوع من احاد المؤمنین فکیف بمن اصطفاه الله تعالی۔ "(توشیخ) بعن علمانے کہاان کابیرونامعاذ الله حسد کی بنا پہیں تھاعالم آخرت میں حسد کا مادہ تو جرمعمولی مؤمن کے دل ہے بھی دورکر دیاجائے گالبذا ہی کیمکن ہے کہ حضرت موی غلیباً جیسا برگزیدہ نبی حسد کرسکے حضرت موی غلیباً انے نبی کریم مثل الله کم کا مقطم کے طور پر تھا: "وقد کے مطرت موی غلیباً جیسا برگزیدہ نبی حسد کرسکے مصرت موی غلیباً ان طاقتور شدز درنوجوان مرد پر بھی کیاجا تا ہے اور یہاں بہی مراد ہے (لمعات)، یطلق العلام ویراد به الطری الشاب " بین میں افظ غلام کا اطلاق طاقتور شدز درنوجوان مرد پر بھی کیاجا تا ہے اور یہاں بہی مراد ہے (لمعات)،

حضرت يشخ طاعلى قارى برايلة فرماياكة "هذه التوتيب الذي وقع في هذه الحديث هو اصح الروايات وارجحها-"يعنى انبياك کرام کی ملاقات جس ترتیب کے ساتھ اس روایت میں فرکور جوئی ہے یہی زیادہ سجے ہے اوراس کوتر جے حاصل ہے۔ ترتیب کو کررشائقین حدیث یا دفرما لیں کہ پہلے آسان پر حفرت آ دم علیدا سے ملاقات ہوئی ، دوسرے آسان پر حفرت کی اورعیسی علیا ایا سے ملاقات ہوئی ، تیسرے پر حفرت بوسف عَالِينا سے ملا قات ہو کی ، جو تھے پرحضرت ادریس علیہ الا سے یا نجویں پرحضرت ہارون علیہ اس سے علے پرحضرت موئ علیہ اس ساتوی آسان پر حضرت ابرا ہیم عَالِيُلاِ سے شرف ملا قات حاصل ہوا۔

روایت میں لفظ سدرة النتهی مذکور مواہے لفظ ((صدرة)) ہیری کے درخت کو کہتے ہیں:"وسمیت بھا لان علم الملائکة ينتهي اليها ولم يتجاوزها احد الا رسول الله عُلِيُّة وحكى عن عبد الله بن مسعود انها سميت بذالك لكون ينتهي اليها ما يهبط من فوقها وما يصعد من تحتها." (مرقات) يعنى اس كاينام اس لئے مواكفر شتول كى معلومات اس پرختم موجاتى بين اوراس جگهے آ محكى كا حرزنيين موسكا بيشرف صرف سيدنا محدرسول الله من النيام كو عاصل مواكرة باس بيمى آسي كزر مي معزت عبدالله بن مسود واللين سيمروى ہے کہ اس کا بینام اس لئے رکھا گیا کہ اوپر سے بیچی آنے والی ادر بیچے سے اوپر جانے والی ہر چیزی انتہا یہاں فتم ہوجاتی ہے۔

روایت میں لفظ بیت المعور آیا ہے ؛ جو کعب مرمدے مقابل ساتوی آسان پرآسان والوں کا قبلہ ہے اورجیسی زمین پر کعب شریف کی حرمت ہے۔ایسے بی آسانوں پر بیت المعور کی حرمت ہے۔افظ فطرت سے مراداسلام اوراس پراستقامت ہے۔آپ ما المنظر کے سامنے نبرول کاذکر آیا

"وفي شرح مسلم قال ابن مقاتل الباطنان هو السلسبيل والكوثر والظاهر ان النيل والفرات يخر جان من إصلها ثم يسران حيث اراد الله تعالى ثم يخر جان من الارض ويسيرإن فيها وهذا لا يمنعه شرع ولا عقل وهو ظاهر الحديث فوجب المصير اليهـ" (مرقات) `

لینی دوباطنی نهروں سے مرادسلسیل اور کور ہیں اور دو ظاہری نهروں سے مراد ٹیل وفزات ہیں جواس کی جڑے تکلی بیس پیرانس تعالی جہاں جا ہتا ہے وہاں وہاں وہ چنیلتی ہیں پھروہ نیل وفرات زمین برطا ہر ہو کرچلتی ہیں۔ بینه عقل کے خلاف ہے نہ شرع کے اور حدیث کا ظاہر مفہوم بھی یہی ہے جس کو تشکیم کرنا ضروری ہے۔ نماز کے بارے میں نبی کریم مناتیج کم کی بیشورہ حضرت موٹی غالبیکا بار بار مراجعت تخفیف کے لیے تھی ۔اللہ یاک نے شروع میں پچاس وقت کی نمازوں کا تھم فرمایا ، محراس بار بار درخواست پراللہ نے رحم فر ما کرصرف یا نچے وقت کی نمازوں کورکھا محمرتواب کے لئے وہ پچاس کا تھم قائم ر ہااس گئے کدامت محمد پیکی خصوصیات میں ہے ہے کہ اس کوایک نیکی کرنے بردس نیکیوں کا ثواب ماتا ہے۔

واقعمعراج کے بہت سے اسرار و تھم ہیں جن کو ججة البندشاه ولى الله محدث وہلوى رُينالية نے اپنى مشہور كتاب ججة الله البالغه ميں برى تفصيل كے ساتھ بیان فرمایا ہے۔اہل علم کوان کا مطالعہ ضروری ہے اس مختصر میں اس تطویل کی مخبائش نہیں ہے۔اللہ پاک قیامت کے دن مجھ حقیر فقیرا زسر تا پا منامگارخادم مترجم کواور جمله قدردانان کلام حبیب پاک مَالتَیْزُم کواپ دیدارے مشرف فرماکراپ حبیب مُالتینِمُ کے لوائے حرکے بیجے جمع فرمائے۔ آمين يا رب العالمين-

٣٨٨٨ حَدَّثَنَا الْحُمِيْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو، عَنْ عِكْرِمَةً، عَن ابْن عَبَّاسِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿ وَمَا جَعَلْنَا الرُّورُيا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ ﴾ [الإسراء: ٦٠ قَالَ: هِيَ رُوْيَا عَيْنِ، أَرِيْهَا رَسُولُ اللَّهِ طُلِيَّةً ﴿ بى مراد ہے ۔ جورسول الله مَاليَّةُ عُم كواس معراج كَي رات مِيس د كھايا كيا تھا لَيْلَةَ أَسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ. قَالَ:

(۳۸۸۸) ہم سے میدی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عید نے بیان کیا، ان سے عمروبن دینار نے بیان کیا ، ان سے عکرمہ نے اور ان سے عبدالله بن عباس ولله في الله تعالى ك ارشاد: ﴿ وَمَا مُ جَعَلُنَا الرُّويّا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِيْنَةً لِّلْنَّاسِ ﴾ (اورجوروَيا بَمْ نْيَ پُودكهاياس سے مقصد صرف لوگوں کا امتحان تھا) فرمایا کہ اس میں رؤیا ہے آ نکھ سے دیکھنا

وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ قَالَ: هِيَ جَس مِن آبِ كوبيت المقدن تك لے جايا كيا تفا اور قرآن مجيد من جو شَجَرةُ الزَّقُومْ. وطوفاه في: ٦٦١٣، ٤٧١٦] دهجره ملعونه "كاذكرآيا ہے وہ تھو بركا درخت ہے۔

تشوجے: یدورخت دوزخ میں پیدا ہوگا اگر چدد نیا دی تھو ہر کے مانثہ ہوگا مگرز ہراور تکنی میں اس قدرخطرناک ہوگا جواہل دوزخ کے پیٹ اور آنتوں کو پھاڑ دےگا، گلے میں پھنس جائے گا۔اس کے پیتے اثر دھے سانپوں کے پھنوں کی طرح ہوں گے۔ یہی ملعون درخت ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے۔

باس: مکہ میں نبی کریم منافیاً کے پاس انصار کے

بَابُ وُفُوْدِ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ الْعَقَبَةِ الْعَقَبَةِ الْعَقَبَةِ

وفودكا آنااور بيعت عقبه كابيان (۳۸۸۹) مے یکی بن بکیرنے بیان کیا،انہوں نے کہا ہم سے لیث نے ٣٨٨٩ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بیان کیا،ان سے قیل نے بیان کیا،ان سے ابن شہاب نے (دوسری سند) اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْل، عَنِ ابْن شِهَابٍ، وَحَدَّثَنَا امام بخاری نے کہااور ہم سے احد بن صالح نے بیان کیا، کہا ہم سے عتب بن أَحْمَدُ بِنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَذَّنَنَا عَنْبَسَةُ، قَالَ: فالدنے بیان کیا، ہم سے بوٹس بن بزیدنے بیان کیا،ان سے ابن شہاب حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَن ابن شِهَاب، قَالَ: أَخْبَرَيْني نے بیان کیا کہ مجھےعبدالرحلٰ بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے خبردی اور عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكِ، انہیں عبداللہ بن کعب نے جب وہ نابینا ہو گئے تو وہ چلتے پھرتے وقت ان کو أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ كَعْبِ وَكَانَ قَائِدٌ كَعْبِ کیو کر لے چلتے تھے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک وٹائٹنا حِيْنَ عَمِيَ۔ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكِ سے سنا کہ وہ غزوہ تبوک میں شریک نہ ہونے کا طویل واقعہ بیان کرتے يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلُّفَ عَنِ النَّبِيِّ مُلْكُمُّ فِي تھے۔ابن بکیرنے اپنی روایت میں بیان کیا کہ حضرت کعب نے کہا کہ میں غَزْوَةٍ تَبُوْكَ. بِطُوْلِهِ، قَالَ ابْنُ بُكَيْرِ فِي نی کریم مظافیظ کے پاس عقبہ کی رات میں حاضر تھا جب ہم نے اسلام پر حَدِيْثِهِ: وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهُ مَلَكُمْ اللَّهُ مَلَكُمُ اللَّهُ مَلِكُمُ اللَّهُ قائم رہنے کا پخت عہد کیا تھا ، میرے زدیک (لیلة عقبد کی بیعت) بدر کی لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِيْنَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ، لزائی میں عاضری ہے بھی زیادہ پندیدہ ہے اگر چہلوگوں میں بدر کا چہ جا وَّمَا أُحِبُّ أَنَّ لِيْ بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ، أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا. [راجع: ٢٧٥٧] اس سے زیادہ ہے۔

تشوجے: جنگ بدراول جنگ ہے جومسلمانوں نے کافروں سے کی اس میں کافروں کے بڑے بڑے سردارلوگ قتل ہوئے۔لیلۃ العقبۃ کاذکراوپر ہوچکا ہے۔ بیدہ رات بھی جس میں انصار نے نبی کریم مظافیق کمی رفافت کا تطعی عہد کیا تھا اور آپ نے انصاد کے بارہ نقیب مقرر فرمائے تھے۔ یہ ایک تاریخی رات تھی جس میں قوت اسلام کی بنا قائم ہوئی اور نبی کریم مظافیق کودلی سکون حاصل ہواای لئے کعب ڈٹاٹھ نے اس میں شریک ہونا جنگ بدر میں شریک ہونے سے بھی بہتر سمجھا۔

حدیث میں عقبہ کا ذکر ہے۔عقبہ کھاٹی کو کہتے ہیں یہ کھاٹی مقام الحرااورمنی کے درمیان طول طویل پہاڑوں کے درمیان تقی اس جگہ مدینہ کے بارہ اشخاص نے ۱۲ نبوت میں دسول کریم منگا تینئے کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل کیا اور مسلمان ہوئے ، یہ بیعت عقبہ اولی کہلاتی ہے۔ان لوگوں کی تعلیم کے لئے نبی کریم منگا تینئے نے حضرت مصعب بن عمیر دلائٹنے کوان کے ساتھ مدینہ بھیج دیا تھا جو بڑے ہی امیر گھرانے کے لاڑلے بیٹے تھے۔ گھر اسلام قبول کرنے کے بعد انہوں نے دنیادی عیش و آ رام سب بھلا دیا ، مدینہ میں انہوں نے بڑی کامیا بی حاصل کی ۔ یہ وہاں اسعد بن زرارہ کے گھر

تظہرے تھے۔ا محکے سال ۱۳ نبوت میں ۳۷ مرداور دوعورتیں بیڑب ہے چل کر مکہ آئے ادرای کھاٹی میں ان کودربار رسالت میں شرف باریا لی حاصل ہوا۔ رسول الله مَنْ الله عنا الله عنا الله وعظ منور فرمایا اوران لوگول نے نبی کریم مَنالینم سے مدیندتشریف لانے کی درخواست کی ۔ آپ نے اس درخواست کو قبول فرمایا جسے من کریہ سب بے حد خوش ہوئے اور آپ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ برام بن معرور ڈکاٹھٹا پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے اس دات سب سے پہلے بیعت کی تھی ، یہی بیعت عقبہ ٹانیے کہلاتی ہے۔ان حضرات میں سے نبی کریم مُؤَاتِیْمُ نے بار واشخاص کونقیب مقرر فر مایاجس طرح حفرت عيسلي بن مريم عَيْنِهُمْ إلى اينے لئے بار ونقيب مقرر كئے تھے نبي كريم مُكَاتِيْزُم كے بار ونقيبوں كےاسائے مرامي يہ ہيں ؟

(۱) سعد بن زراره (۲) رافع بن مالک (۳) عباده بن صامت (۴) سعد بن ربیع (۵) منذر بن عمرو (۲) عبدالله بن رواحه (۷) براء بن معرور (٨) عمرو بن حرام (٩) سعد بن عباده ان سب كاتعلق قبيله خزرج سے تفا (١٠) اسيد بن تفيير (١١) سعد بن ضيثمه (١٢) ابوابقيم بن تبهان يه تينون قبیلہ اوس سے تھے۔ (میکٹٹم)

یاالله قیامت کےدن ان سب بزرگوں کے ساتھ ہم گنا ہگاروں کامھی حشر فرما۔ اُرس

٣٨٩٠ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: كَانَ عَمْرٌو يَقُوْلُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ، يَقُولُ: شَهِدَ بِي خَالَايَ الْعَقَبَةَ. قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: أُحَدُّهُمَا الْبَرَاءُ بِنُ مَعْرُورٍ. [طرفه في: ٣٨٩١] تشوي: جوسب انسارے بہلے مسلمان ہوئے اورسب سے بہلے آ مخضرت مَا النظارے بیعت کا۔

٣٨٩١ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى، قِالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَهُمْ، قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: أَنَا وَأَبِيْ، وَخَالِيْ، مِنْ أَصْحَابِ الْعَقَبَةِ. [راجع: ٣٨٩٠]

(٣٨٩٠) ہم سے على بن عبدالله مدين في بيان كيا ، كہا ہم سے سفيان بن عیینے نیان کیا، کہا کہ عمرو بن دینار کہا کرتے تھے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللد والله والمن سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میرے دو مامول مجھے بھی بعت عقبه میں ساتھ لے گئے تھے۔ابوعبداللدام بخاری مراللہ نے کہا کہ ابن عیبینہ نے بیان کیاان میں ہے ایک براء بن معرور ڈاکٹنز تھے۔

(۳۸۹) مجھ سے ابراہیم بن موی نے بیان کیا ، کہا ہم کو ہشام بن بوسف نے خبر دی ، انہیں ابن جریج نے خبر دی ، ان سے عطاء نے بیان کیا کہ حضرت جابر ملافئ نے کہا میں ، میرے والد اور میرے دو مامول نتیوں بیعت عقبہ کرنے والول میں شریک تھے۔

تشويج: قطل في نے كہا كہ جابر والنفي كى مال كانام نصيب تماان كے بھائى تعليداور عمروتھے۔ براء جابر والنفيز كے مايوں ند تھے كيكن ان كى مال ك عزیزوں میں سے تھے اور ار ب کے لوگ مال کے سب عزیزوں کو لفظ خال (ماموں) سے یا دکرتے ہیں۔

(٣٨٩٢) مجھے سے اسحاق بن منصور نے بيان كيا ، انہوں نے كہا جم كو یعقوب بن ابراہیم نے خرردی ، انہول نے کہا ہم سے مارے بھتیج ابن شہاب نے بیان کیا ،ان ہے ان کے چیانے بیان کیا اور انہوں نے کہا کہ ہمیں ابوادریس عائذ اللہ بن عبراللہ نے خبر دی کہ عبادہ بن صامت رہائٹیا ان صحابہ میں سے تھے جنہوں نے رسول اللہ مَالَّيْظِ کے ساتھ بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی اور عقبہ کی رات رسول الله مَا اللَّهُ عَلَيْهِمْ سے عہد کیا تھا ، انہوں نے بیان کیا کدرسول الله منافیر فرایا ،اس وقت آپ کے پاس صحاب کی

٣٨٩٢ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي إَبْنِ شِهَابٍ، عَيْنُ عَمِّهِ، قَالَ: أُخْبَرَنِيْ أَبُو إِذْرِيسَ، عَائِذُ اللَّهِ أَنَّ عُبَادَةً بِنَ الصَّامِتِ مِنَ الَّذِيْنَ شَهِدُوا بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ مَا لِكُمْ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا لِكُمْ اللّ وَمِنْ أَصْحَابِهِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مُنْ أَصْحُابِهِ: ایک جماعت تھی: ''آؤمجھ سے اس بات کا عہد کرو کہ اللہ کے ساتھ کی کو شریک نہ شریک نہ شرک نہ کروگے ، اپنی اولا دکوتل نہ شریک نہ شرک نہ کروگے ، اپنی اولا دکوتل نہ کروگے ، اپنی طرف سے گھڑ کر کسی پر تہمت نہ لگاؤگے ، اوراجھی باتوں میں میری نافر مانی نہ کروگے ، لیس جو شخص اینے اس عہد پر قائم رہے گا اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور جس شخص نے اس میں کمی کی اور اللہ تعالی نے اسے چھپا اللہ کے ذمہ ہے اور جس شخص نے اس میں کمی کی اور اللہ تعالی نے اسے چھپا رہے دیا تو اس کا معاملہ اللہ کے اختیار میں ہے ، چاہے تو اس پر مزادے اور چاہے معاف کردے۔' مصرت عبادہ دی اللہ کے نے بیان کیا چنا نچہ میں نے تو ہے معاف کردے۔' مصرت عبادہ دی گائٹن نے بیان کیا چنا نچہ میں نے آئے خضرت منا ہے تھے ہے اس امور پر بیعت کی۔

((تَعَالُواْ بَايِعُونِيْ عَلَى أَنْ لَا تُشُوِكُواْ بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلَا تَشُوقُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتَلُوا أَوْلَا تَقْتَلُوا وَلَا تَقْتَلُوا بَهُهَانِ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَوْلاَ دَكُمْ، وَلَا تَأْتُوا بِبُهْنَانِ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَلَا تَعْصُونِيْ فِي أَيْدِيكُمْ وَلَا تَعْصُونِيْ فِي مَعْرُوفِ، فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فِي اللَّهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ، إِنْ شَاءَ عَلَى اللَّهِ، إِنْ شَاءَ عَلَى اللَّهِ، وَإِنْ شَاءَ عَلَى اللَّهِ، إِنْ شَاءَ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ، إِنْ شَاءَ عَلَى اللَّهِ، وَإِنْ شَاءَ عَلَى اللَّهِ، إِنْ شَاءَ عَلَى اللَّهِ، إِنْ شَاءَ عَلَى اللَّهِ، وَإِنْ شَاءَ عَلَى اللَّهِ إِلَى اللَّهِ، إِنْ شَاءَ عَلَى اللَّهِ، وَإِنْ شَاءَ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى الللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّ

عَلَى ذَلِكَ. [راجع: ١٨]

٣٨٩٣ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْتُ، عَنْ (٣٨٩٣) م سے قتيب بن سعيد نے بيان كيا ،كما م سے ليف بن سعيد نے،ان سے يزيد بن الى حبيب نے،ان سے ابوالخيرمرثد بن عبداللدنے، يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنِ ان سے عبد الرحمٰن صنابحی نے اور ان سے عبادہ بن صامت والفئ نے بیان الصَّنَابِحِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ كيا ، مين ان نقيبول سے تقاجنهوں نے (عقبه كى رات مين) رسول قَالَ: إِنِّي مِنَ النَّقَبَاءِ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا رَسُوْلَ الله مَا يَتْنِظُ سے بیعت کی تھی ۔آپ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول الله مَا يَشْظِم اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا لَكُمْ اللَّهُ مَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ ہے اس کا عہد کیا تھا کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کوشر یک نہیں تھہرا کیں گے، بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلَا نَسْرِقَ، وَلَا نَزْنِيَ، وَلَا چوری نہیں کریں گے، زنانہیں کریں گے، کسی ایسے محص کو آنہیں کریں گے نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا جس کاقتل اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے ،لوٹ مارنہیں کریں گے اور نہ اللہ نَنْتَهِبَ، وَلَا نَعْصِيْ بِالْجَنَّةِ إِنْ فَعَلْنَا کی نافر مانی کریں گے جنت کے بدلے میں ،اگرہم اپنے اس عبد میں پورے ذَٰلِكَ ، فَإِنْ غَشِيْنَا مِنْ ذَٰلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ اترے لیکن اگرہم نے اس میں کچھ خلاف کیا تواس کا فیصلہ اللہ پر ہے۔ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ. [راجع: ١٨] [مسلم: ٤٤٦٤] بَابُ تَزُوِيُجِ النَّبِيِّ مَالِئَكُمْ عَائِشَةً باب: حضرت عائشہ رہی جہا سے نبی کریم مَثَالِثَیْمِ کا وَقُدُّوْمِهَا الْمَدِينَةَ وَبِنَاءِ هِ بِهَا نکاح کرنا اور آپ کا مدینه میں تشریف لانا اور

تشویج: حضرت عائشہ صدیقہ فی شخیا حضرت ابو بکرصدیق ولی شئی کی صاحبز ادی ہیں۔ ماں کا نام ام رومان بنت عامر بن مویر ہے، ہجرت سے تمن سال قبل ۱۰ نبوی میں نبی کریم منافیقی سے ان کاعقد ہوا۔ شوال ۲ھیں مدینہ طیبہ میں رفصتی ممل میں آئی ، وفات نبوی کے وقت ان کی عمر ۱۸ سال کی تھی ،

حضرت عائشه وللنفؤا كي خصتي كابيان

برى زبردست عالمه فاصلتھيں - ٥٨ هه يا ٥٧ مين ٤ ارمضان شب سرشنبر مين وفات پائي حضرت ابو هريره زلان نيخ نماز چنازه پر هائي اورشب مين بقيع غرقد میں وفن ہوئیں۔اسلامی تاریخ میں اس خاتون اعظم کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ (رضبی الله عنها وارضاها)

(۳۸۹۳) مجھ سے فروہ بن ابی المغر اءنے بیان کیا، کہا ہم سے علی بن مسہر نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے ،ان سے ان کے والد نے اور ان ے عائشہ ولی الفیان نے بیان کیا کہ نبی کریم ملا لیے مسرا نکاح جب مواتو میری عمر چھ سال کی تھی پھر ہم مدیند (جحرت کرکے) آئے اور بنی حارث بن خزرج کے یہاں قیام کیا۔ یہاں آ کر مجھے بخار کے معااوراس کی وجہ سے ميرے بال كرنے كے _ كرموند هول تك خوب بال مو كئے كرايك دن میری والدہ ام رومان والنجا آئیں ،اس وقت میں اپنی چند سہیلیوں کے ساتھ جھولا جھول رہی تھی ۔ انہوں نے مجھے پکارا تو میں حاضر ہوگئ ۔ مجھے بچھ معلوم ہیں تھا کہ میرے ساتھان کا کیا ارادہ ہے۔ آخرانہوں نے میرا ہاتھ کر کر گھرے دروازہ کے پاس کھڑا کر دیا اور میرا سانس چھولا جارہا تھا۔ تھوڑی دریمیں جب مجھے کچھ سکون ہوا تو انہوں نے تھوڑا سا پانی لے کر میرے منداورسر پر پھیرا۔ پھر گھر کے اندر مجھے لے گئیں۔ وہاں انصار کی چند عورتیں موجود تھیں ،جنہوں نے مجھے دیکھ کر دعا دی کہ خیر وبرکت اوراجھا نصیب لے کرآئی ہو،میری مال نے مجھے انہیں کے حوالہ کر دیا اور انہوں نے میری آ راکش کی۔اس کے بعدون چڑھے اچا تک رسول الله مَاليَّيْمُ میرے یاس تشریف لائے اور حضور مالی ایم نے خود مجھے سلام کیا میری عمر اس وفتت نوسال تھی۔

٣٨٩٤ حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَلِيٌّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ مَا اللَّهِ وَأَنَّا بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ، فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلْنَا فِيْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ، فَوُعِكُتُ فَمَرَّقَ شَعَرِيْ فَوَقًا جُمَيْمَةً ، فَأَتَّتَنِي أُمِّي أُمُّ رُومَانَ وَإِنِّي لَفِي أَرْجُوحَةٍ وَمَعِيْ صَوَاحِبُ لِيْ، فَصَرَّخَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا مَا أَدْرِيْ مَا تُرِيْدُ بِيْ فَأْخَذَتْ بِيَدِي حَتَّى أَوْقَفَتْنِي عَلَى بَابِ الدَّارِ، وَإِنِّي لَأَنْهِجُ، حَتَّى سَكَنَ بَعْضُ نَفَسِيْ، ثُمَّ أُخَذَتْ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَتْ بِهِ وَجْهِيْ وَرَأْسِيْ ثُمَّ أَدْخَلَتْنِي الِيَّارَ فَإِذَا نِسْوَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ: عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ ، وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ. فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِنَّ فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِي، فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ مُلْكُاتًا ضُحًى، فَأَسْلَمَتْنِيْ إِلَيْهِ، وَأَنَا يَوْمَثِلْهِ بِنْتُ تِسْع سِنِيْنَ. [أطرافه في: ٣٨٩٦، ٣٨٩٣، ٥ ١٣٣ عمراه، ۲۰۱۰، ۱۹۸۸، ۱۲۰۰ واین

ماجه ۲۱۸۷٦

تشویج: جازچونکه گرم ملک ہے اس لئے وہاں قدرتی طور پرلؤ کے اورلؤ کیاں بہت کم عمر میں بالغ ہوجاتی ہیں۔اس لئے حضرت عائشہ ڈی ٹھا کی رخصتی کے وقت صرف نوسال کی عمر تعجب خیز نیس ہے۔امام احمد مجمالیہ کی روایت میں یوں ہے کہ میں گھرے اندر گئی تو دیکھا کہ نبی کریم میں کی جاریا تی پر بیٹے ہوئے ہیں آ پ کے پاس انصار کے کی مرداور عورتیں ہیں ان عورتوں نے جھوکو نبی کریم مؤاٹیز کم کی وہیں بھلا دیا اور کہایار سول اللہ! یہ آپ کی یوی ہیں،الله مبارک کرے۔ پھروہ سب مکان سے چلی گئیں۔ بیلاپ شوال احسی ہوا۔

أَنَّ النَّبِّي مُسْتُكُم قَالَ لَهَا: ((أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ

٣٨٩٥ حَدَّثَنَا مُعَلَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، (٣٨٩٥) بم على بن اسيد نے بيان كيا، كها بم سے وہيب بن خالد عَنْ هِشَام بْنِ عُرْوَةً ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ عَائِشَة في بيان كياءان عيمشام بن عروه في اوران عائش والنافي في عن عَائِشَة كريم مَنَا ﷺ نے فر مايا: ''تم مجھے دومر تبہ خواب ميں دكھلائي گئي ہو۔ ميں نے

نى كريم الله كاصحاب المحالي كانسيات كالمحال كانسيات [كِتْنُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيُّ مَا اللَّهِمُ مَا اللَّهِمُ اللَّهُمُ اللَّهُ اللَّهُمُ اللّهُمُ اللَّهُمُ اللَّهُ اللَّهُمُ اللَّهُ اللَّهُمُ اللَّهُ اللَّهُمُ اللَّهُ اللَّهُمُ اللَّالِمُ اللَّهُمُ اللّهُمُ اللللَّهُمُ اللَّالِمُمُ اللَّهُمُمُ اللَّهُمُ اللَّهُمُ الل

د کھا کہتم ایک رسٹی کپڑے میں لپٹی ہوئی ہواور کہا جار ہاہے کہ بیآ پ کی بوی میں ،ان کا چرہ کھو لیے۔ میں نے چرہ کھول کرد یکھا تو تم تھیں، میں نے سوچا کہ اگر بیخواب اللہ کی جانب سے ہے تو وہ خوداس کو پورا فرمائے

(٣٨٩١) مجھ سے عبيد بن اساعيل في بيان كيا ، انہول في كہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا ، ان سے ہشام نے ، ان سے ان کے والد (عروہ بن زبیر) نے بیان کیا کہ خد بجہ والنظا کی وفات ہی کریم تالیقیم کی مدیدکو جرت سے تین سال پہلے ہوگئ تھی ۔ آ بخضرت مَالَّيْنَامُ نے آپ کی وفات كة تقريبا دوسال بعد عاكشه وللنبي است تكاح كياس وقت ان كى عمر جهسال تقى جب رحقتى موكى تؤوه نوسال كي تقيل _

باب: نبی کریم مَثَاتِیْنِم اورآپ کے اصحاب کرام شِیَاتِیْنِم كامدينه كي طرف ججرت كرنا

حفرت عبدالله بن زيداورابو بريره ولله كلك في كريم من اليوم سفل كياكه ''اگر ہجرت کی نضیلت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک آ دمی بن کر رہنا پند كرتا- "اورحضرت ابوموى والتوزين في كريم مَا اليوم على الرايت كيا: "مين نے خواب دیکھا کہ میں مکہ سے ایک ایس زمین کی طرف جرت کرکے جار ماہوں کہ جہاں تھجور کے باغات بکثرت ہیں ،میراذ بن اس سے بمامہ یا جمری طرف گیالیکن بیز مین شهر نیژب کی تھی۔''

(٣٨٩٧) مم سے (عبدالله بن زبير) حميدي في بيان كيا، كها مم سے سفیان بن عیدند نے بیان کیا،ان سے اعمش نے بیان کیا،کہا کہ میں نے ابو واکل شقیق بن سلمہ ہے سناء انہوں نے بیان کیا کہ ہم خباب بن ارت والثنظ كى عيادت كے لئے كئے تو انہوں نے كہاكه نبى كريم مَثَاثِيَّةُ كِيم ساتھ ہم نے صرف اللہ کی خوشنوری حاصل کرنے کے لئے جرت کی تھی ، اللہ تعالیٰ جمیں اس کا جروے گا۔ پھر ہمارے بہت سے ساتھی اس دنیا سے اٹھ گئے اورانہوں نے (دنیامیں) این اعمال کا پھل نہیں دیکھا۔ انہی میں مصعب

فَأَقُولُ: إِنْ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِاللَّهِ يُمْضِهِ)). [اطرافه في: ۲۰۱۲، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲) ٣٨٩٦ حَدَّثِنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أَسَامَةً، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: تُوفِّينُ خَدِيْجَةُ قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ مُثْلِكُمُّ إِلِّي الْمَدِيْنَةِ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ، فَلَبِثَ سَنَتَيْن أَوْ قَرِيْبًا مِنْ ذَلِكَ، وَنَكَحَ عَاثِشَةً وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ، ثُمَّ بَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ. [راجع: ٣٨٩٤] [مسلم: ٣٤٧٩]

مَرَّتَيْنِ، أَرَى أَنَّكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيْرٍ وَيَقُوْلُ:

هَٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَاكُشِفُ عَنْهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ

بَابُ هِجُرَةِ النَّبِيِّ مُثْلِثُكُمُ وَأَصْحَابِهِ إِلَى المَدِينَةِ

وَقَالَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ زَيْدٍ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ عَن النَّبِيِّ عَلَيْكُمَّا: ﴿(لَوْلَا الْهِجُرَةُ لَكُنْتُ امْرَأُ مِنَّ الْأَنْصَارِ)). وَقَالَ أَبُوْ مُوْسِى عَنِ النَّبِيِّ مَا لَكُمْ: ((رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَهَاجِرُ مِنْ مَكَّة إِلَى أَرْضِ بِهَا نَخُلُ ۚ فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيُمَامَةُ أَوْ هَجَرُ ، فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ)).

[راجع:٣٦٢٢]

٣٨٩٧ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَاثِل، يَقُولُ: عُدْنَا خَبَّابًا فَقَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ مُثْلِئًا مَّا نُرِيْدُ وَجْهَ اللَّهِ، فَوَقَعَ أُجْرُنَا عَلَى اللَّهِ، فَمِنَّا مَنْ مَضَى، لَمْ يَأْخُذُ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَتَرَكَ نَمِرَةً، فَكُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا

بن عمير والله عن جواحد كى لا ائى ميں شہيد كئے محتے جبكه انہوں نے صرف ایک دھاری دارچا درچھوڑی تھی۔ (کفن دیتے وقت)جب ہم ان کی جا در ے ان کاسر ڈھا تکتے تو یا وُں کھل جاتے اور یا وَں ڈھا تکتے تو سر کھل جا تا۔ رسول الله مَنْ يَنْتِمْ نِهِ مِينَ مُحْمَم ديا كهان كاسر في ها تك دين اورياؤن يرا ذخر گھاس ڈال دیں۔(تا کہ چھپ جائے)اور ہم میں ایسے بھی ہیں کہ (اس دنیامیں بھی)ان کے اعمال کامیوہ بیگ گیا، پس وہ اس کوچن رہے ہیں۔

بِهَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ مُشْكُمُ أَنْ نُعْطَى رَأْسُهُ، وَنَجْعَلَ عَلَى رَجْلَيْهِ شَيْئًا مِنْ إِذْخِرٍ. وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لِلهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا. [راجع: ١٢٧٦]

تشريح: مطلب يرب كبعض لوك وغنيمت اورونيا كامال واسباب ملغ سے بهل كرز ريك بين اوربعض زنده رب،ان كاميوه خوب بهلا پهولاليني دین کے ساتھ انہوں نے اسلای ترقی و کشادگی کا دور بھی دیکھا اور وہ آرام و راحت کی زندگی بھی پاگئے ۔ سی ہے ج ﴿إنّ مَعَ الْعُسْمِ يُسُوًا) (٩٣/الانشراح:٢) بِشَكِيِّلي كَ بعد آساني موتى بــ

(۳۸۹۸) مے مسدد بن مسر مدنے بیان کیا، کہام سے حماد بن زیدنے بیان کیا،ان سے کی بن سعیدانصاری نے،ان سے محد بن ابراہیم نے،ان عالقمه بن الى وقاص في بيان كيا كميس في عمر والنفية سيسنا ، انهول في بیان کیا کہ میں نے نبی کریم مالی الی سے سنا،آپ فرمارے سے " اعمال نيت پرموتوف ہيں ۔ پس جس كامقصد اجرت دنيا كمانا مووه اينے اس مقصد کو حاصل کر سکے گا یا مقصد ہجرت سے سی عورت سے شادی کرنا ہوتو وہ بھی اینے ای مقصد تک پہنچ سکے گا الکین جن کی ججرت کا مقصد اللہ اوراس کے رسول کی رضامندی ہوگی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے مجھی

٣٨٩٨ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ـهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بِن وَقَاصٍ، سَمِعْتُ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيُّ فَيُحَالِّهُ اللَّعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، فَمَنْ كَانَتُ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، فَهِجُورَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ)). [راجع:١]

تشویج: حدیث میں جرت کاذکرہابی لے یہاں لا کی گئیں۔

٣٨٩٩ حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةً، قَالَ: حَدَّثَنِيْ · أَبُوْ عَمْرِو ِ الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِيْ لْبَابَةً، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرَ الْمَكِّيِّ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَّ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ

الْفَتْح. [اطرافه في: ٩ َ ٢٠٤، ٤٣١٠، ٤٣١١]

تشري: يعن جرت كي وه فضيلت باتن نبيس ربى جو مك فتح بون يقل تقى بعض ني كهااس كامطلب يه يه كريم مَا النيام كالمرف جرت نبيس رای اس کا بیمطلب نہیں ہے کہ جرت کامشروع ہوتا جاتا رہا کیونکہ دار الکفرے دارالاسلام کی طرف جرت واجب ہے جب دین میں ظل

جائے گی۔''

(٣٨٩٩) مجھے سے اسحاق بن يزيد دمشقى نے بيان كياء انہوں نے كہا ہم سے یجی بن جمزه نے بیان کیا ،انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابوعمر واوز ای نے بیان کیا ، انہوں نے کہا کہ ہم سے عبدہ بن الى لبابد نے بیان کیا ، ان سے مجابد بن جرکی نے بیان کیا کرعبداللہ بن عمر فی ایک کہا کرتے تھے کہ فتح مکہ کے بعد(کمہ سے مدینہ کی طرف) جبحرت باقی نہیں رہی۔ یزنے کا ڈر ہو۔ یہ محم قیامت تک باقی ہے اور اساعیلی کی روایت میں ابن عمر فری انتخابات کی صراحت موجود ہے۔

حافظ نے کہا حضرت عائشہ ذائعی کا کول سے بدلکا ہے کہ جمرت اس ملک سے واجب ہے جہاں پر اللہ کی عبادت آزادی کے ساتھ نہ ہوسکے ور نہ وا جب نہیں ماور دی نے کہاا گرمسلمان دارالحرب میں اپنادین طاہر کرسکتا ہے تو اس کا حکم دارالاسلام کا ساہوگا اور دہاں تھہر نا بھرت کرنے سے افضل ہوگا كيونكدو بال ظہرنے سے بياميد بكدوسر اوك بھى اسلام ميں داخل ہوں۔ (وحيدى)

٣٩٠٠ وَحَدَّثَنِي الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ ، قَالَ: زُرْتُ عَائِشَةً مَعَ عُبَيْدِ ابْن عُمَيْرِ اللَّيْثِيِّ فَسَأَلْنَاهَا عَنِ الْهِجْرَةِ، فَقَالَتْ: لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ، كَانَ الْمُؤْمِنُونَ يَفِرُّ أَحَدُهُمْ بِدِيْنِهِ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُوْلِهِ مَخَافَةَ أَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ، وَالْيَوْمَ يَعْبُدُ رَبُّهُ حَيْثُ شَاءً، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ. [راجع:٣٠٨٠] ٣٩٠١ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمِّيرٍ، قَالَ هِشَامٌ: فَأَخْبَرَنِي أَبِي،

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَعْدًا، قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَى أَنْ أَجَاهِدَهُمْ فِيْكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُوْلَكَ وَأُخْرَجُوْهُ،

اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ. وَقَالَ أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ، أُخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوْا نَبِيَّكَ وَأَخْرَجُوْهُ مِنْ قُرَيْشٍ. [راجع: ٤٦٣]

(٣٩٠٠) مجھے امام اوزائی نے بیان کیاءان سے عطاء بن انی رباح نے بیان کیا کہ عبید بن عمیرلیٹی کے ساتھ میں حضرت عاکشہ والٹیکا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہم نے ان سے فتح مکہ کے بعد ہجرت کے متعلق یو خیا۔ انہوں نے کہا کہ ایک وقت تھا جب مسلمان اپنے وین کی حفاظت کے لئے الله تعالى اوراس كے رسول مَثَالَيْظِم كى طرف عبد كركة تا تھا،اس خطره كى وجہ سے کہ تہیں وہ فتنہ میں نہ ریڑ جائے لیکن اب اللہ تعالیٰ نے اسلام کوغالب كرديا باورآج (سرزيين عربيس) انسان جہال بھى جا ہا ہے بب ى عبادت كرسكتا ہے، البتہ جہاداور جہادكى نيت كا ثواب باتى ہے۔

(٣٩٠١) مجھے سے زكريابن يجي نے بيان كيا،كہا بم سےعبدالله بن نميرنے بیان کیا ، کہا کہ ہشام نے بیان کیا کہ انہیں ان کے والد نے خبر دی اور انہیں ے زیادہ مجھے اور کوئی چیز پسندیدہ نہیں کہ تیرے راستے میں ، میں اس قوم ے جہاد کروں جس نے تیرے رسول مال اللہ کم کا مکذیب کی اور انہیں (ان اوران کے درمیان لڑائی کاسلسلفتم کردیاہے۔اورابان بن زیدنے بیان كياءان سے مشام نے بيان كياءان سےان كے والدنے اور أنہيں حضرت عائشہ وہالٹینا نے خبر دی کہ (بیر لفظ سعد دالٹینا فرماتے تھے) من قوم کذبوا نبیك و اخرجوہ من قریش ^{یعنی جنہوں نے تیرے}

تشوج: حضرت سعد والنين كويه كمان مواكه جنك احزاب مين كفار قريش كى بورى طانت لك چكى باور آخريس وه بهاك فكي تواب قريش مين لڑنے کی طاقت نہیں رہی۔شایداب ہم میں اوران میں جنگ نہ ہو۔

(۲۹۰۲) ہم سےمطربن فضل نے بیان کیا، کہاہم سےروح نے بیان کیا،ان سے ہشام نے بیان کیا ،ان سے عکرمہ نے بیان کیا اوران سے عبداللہ بن عباس وللغنائ نے بیان کیا کہ نبی کریم منافیق کو جالیس سال کی عمر میں رسول

رسول مَنْ اللَّهِ عَمْ كُومِمْ للايا بابرنكال دياس عقريش ككافرمرادي -

٣٩٠٢ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ قَالَ: بُعِثَ رَسُوْلُ

بنایا گیا تھا۔ پھرآپ پر مکہ محرمہ میں تیرہ سال تک وی آتی رہی اس کے بعد آپ کو جمرت کا تھم ہوا اور آپ نے جمرت کی حالت میں دی سال گزارے، بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِيْنَ، وَمَاتَ وَهُوَ (مدينهُ مِن)جب آپ كا وفات موكَى تو آپ كا مرتر يسطي سال كاتلى _

(٣٩٠٣) مجھ سے مطرب فضل نے بیان کیا، کہا ہم سے روح بن عبادہ نے بیان کیا، کہا ہم سے زکر یا بن اسحاق نے بیان کیا، ان سے عمر و بن دینار نے اوران سے ابن عباس ر الفَّهُمَّان نے بیان کیا کہ رسول الله مَثَالَثِیْمَ نے نبوت کے بعد مکہ میں تیرہ سال قیام کیا اور جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر تر يسطه سال ڪھي۔

(٣٩٠٨) مم سے اساعیل بن عبداللہ نے بیان کیا ، کہا کہ مجھ سے مالک نے بیان کیا ، ان سے عمر بن عبیداللہ کے مولی ابوالنضر نے ، ان سے عبید لین ابن حنین نے اور ان سے ابوسعید خدری رہائٹ نے بیان کیا کہ رسول الله مَنَا لَيْهِمْ منبر يربينهُ ، كِعرفر مايا: "اين ايك نيك بندے كوالله تعالىٰ نے اختیار دیا کہ دنیا کی نعتوں میں سے جودہ جاہے اسے اپنے لئے پند کرلے یا جواللہ تعالیٰ کے یہاں ہے (آخرت میں)اسے پسند کر لے۔اس بندے نے اللہ تعالی کے ہاں ملنے والی چیز کو پسند کرلیا۔ "اس پر ابو بکر رظافین رونے لگے اور عرض کیا ہمارے ماں باب آب پر فدا ہوں۔ (ابوسعید والنيك كہتے ہیں) ہمیں ابو بکر طالعیٰ کے اس رونے پر جیرت ہوئی ، بعض لوگوں نے کہا ان بزرگوں کو دیکھیے حضور مَالیُّومُ تو ایک بندے کے متعلق خبر دے رہے ہیں جے اللہ تعالیٰ نے ونیا کی نعتیں اور جواللہ کے پاس ہے اس میں ہے کس کے پٹند کرنے کا اختیار دیا تھا اور یہ کہدرہے ہیں کہ ہمارے ماں باپ حضور يرفدا مول ليكن رسول الله مَا النَّامُ مَا إِنْ أَعْلَمُ عِن ان كوان دو چيزون من سايك كا اختیار دیا گیا اور ابو بکر دانشئ ہم میں سب سے زیادہ اس بات سے واقف من اور رسول الله مَن الله عَلَيْ الله مَن الله ما ين اله محبت ادر مال کے ذریعہ مجھ پراحسان ابو بکر کے ہیں۔اگر میں اپنی امت میں سے کی کواپناخلیل بنا سکتا تو ابو بمر دانشن کو بنا تا البت اسلامی رشته ان

اللَّهِ مُشْكُمُ لِأَرْبَعِيْنَ سَنَةً، فَمَكُثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةً سَنَةً يُوْحَى إِلَيْهِ، ثُمَّ أَمِرَ أَبْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ. [مسلم: ٣٦٢١]

٣٩٠٣ حَدَّثَنِي مَطَرُ بْنُ الْفَضْل، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةً، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَريًّا ابْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَكَثَ رَسُوْلُ اللَّهِ مَثْلُكُمْ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةً، وَتُولِّفِي وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِيتُينَ. [مسلم: ٩٦ ، ٢١ ، ترمذي: ٣٦٥٦]

٣٩٠٤ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِاللَّهِ عَنْ عُبَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ حُنَيْنِ- عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ مِثْنَاكُمُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ((إنَّ عَبْدًا خَيْرَهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءً، وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ)). فَبِكَى أَبُو بِكُرٍ وَقَالَ: فَدَيْنَاكَ بِآبَاثِنَا وَأُمُّهَاتِنَا. فَعَجِبْنَالَهُ، وَقَالَ النَّاسُ: انْظُرُوْا إِلَى هَذَا الشَّيْخ، يُخْبِرُ رَسُولُ اللَّهِ ﴿ اللَّهِ عَلَيْكُمْ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ وَهُوَ يَقُوْلُ: فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمُّهَاتِنَا. فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ مُلْكُمُّمُ هُوَ الْمُخَيَّرَ، وَكَانَ أَبُوْ بَكُرٍ هُوَ أَعْلَمَنَّا بِهِ. وَقَالَ رُّسُولُ اللَّهِ مُثْلِثًامُ: ((إِنَّ مِنْ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَى فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّحِدًا خَلِيْلًا مِنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذَّتُ أَبًا بَكُو إِلَّا خُلَّةً کے ساتھ کافی ہے ۔معجد میں کوئی دروازہ اب کھلا ہوا باقی نہ رکھا جائے سوائے ابو بکر دلائٹوئے کے گھر کی طرف کھلنے والے دروازے کے۔''

تحو تحق أبي بكني). [داجع: ٤٦٦] سوائے الو بحر را النفية كے هر كى طرف هلنے والے دروازے كے '' تشوج: بواية ها كر مسلمانوں نے جو مجد نبوى كے اردگر در ہے تھے اپ اپ گھروں ميں ايك ايك كھڑكى مجد كى طرف كھول كى تى تاكہ جلدى سے مجد كى طرف چلے جائيں يا جب چاہيں نبى كريم منظ ينظيم كى زيارت اپ گھرى سے كرليں آپ نے تھم ديا يہ كھڑكياں سب بندكردى جائيں، مرف ابو بكر صديق را النفية كى كھڑكى قائم رہے بعض نے بيرحديث معزت ابو بكر صديق را النفية كى خلافت اور انضليت مطلقہ كى دليل تھرائى ہے۔

(۳۹۰۵) ہم سے یکی بن بکیر نے بیان کیا ، کہا ہم سے لیث نے بیان کیا ، ان ع قیل نے کہ این شہاب نے بیان کیا ، انہیں عروہ بن زبیر نے خبردی اوران سے نی کریم مَثَالَيْظِم کی زوجه مطهره حضرت عائشه والنفیا في بيان كيا کہ جب میں نے ہوش سنجالاتو میں نے اپنے ماں باپ کودین اسلام ہی پر يايا اوركوئي دن اييانبيل گزرتا تھا جس ميں رسول كريم مناينينم مارے گھرضح وشام دونوں وقت تشریف ندلاتے ہوں، پھر جب (مکدیس)مسلمانوں کو ستایا جانے لگا تو حضرت ابو بحر رٹائٹنڈ حبشہ کی ہجرت کا ارادہ کر کے نکلے۔ جب آب مقام برك الغماد ير پنچ تو آپ كى ملاقات ابن الدغنه سے موكى جوتبیلہ قارہ کاسردارتھا۔اس نے پوچھاابوبکر! کہاں کاارادہ ہے؟ انہوں نے کہا کہ میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے اب میں نے ازادہ کرلیا ہے کہ ملک ملک کی سیاحت کروں (اور آزادی کے ساتھ)اسے رب کی عبادت کروں گا۔ ابن الدغنہ نے کہالیکن ابو بحراتم جیسے انسان کو آپنے وطن سے نہ خود نکلنا چاہے اور نداسے نکالا جانا چاہیے ۔تم مختاجوں کی مدد کرتے ہو، صلدرحی کرتے ہو، بے کسوں کا بوجھ اٹھاتے ہو،مہمان نوازی کرتے ہواور حق پر قائم رہنے کی وجہ سے کسی پرآنی والی مصیبتوں میں اس کی مدو کرتے ہو، میں متهمیں پناہ دیتا ہوں واپس چلواور اپنے شہر ہی میں اپنے رب کی عبادت کرو۔ چنانچیوہ واپس آ گئے اور ابن الدغنہ بھی آپ کے ساتھ واپس آیا۔ اس کے بعد ابن الدغن قریش کے تمام سرداروں کے بہال شام کے وقت كيا اورسب سے اس نے كہا كما بو بكر والله عيص محف كون خود فكلنا حاسب اور نهاسے نکالا جانا چاہیے کیاتم ایسے خص کو نکال دو کے جومخا جوں کی مدد کرتا ہے،صلد حمی کرتا ہے، بیکسوں کا بوجھ اٹھا تا ہے،مہمان نوازی کرتا ہے اور حق کی وجہ سے کسی پرآنے والی مصیبتوں میں اس کی مدد کرتا ہے؟ قریش

٣٩٠٥ حَدَّثَنَا يَخْيَى بْنُ بُكْيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْل، قَالَ ابْنُ شِهَابِ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ مُكْ اللَّهِيِّ قَالَتْ: لَمْ أَعْقِلْ أَبُوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ، وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِيْنَا فِيْهِ رَسُولُ اللَّهِ مُلْتُكُمُ طَرَفَي النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً ، فَلَمَّا الْتُلِيِّ الْمُسْلِمُونُ خَرَجَ أَبُوْ بَكْرٍ مُهَاجِرًا نَحْوَ أَرْضِ الْحَبُشَةِ، حَتَّى بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ أَبْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ. فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيْدُ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَخْرَجَنِيُ قَوْمِي، فَأُرِيْدُ أَنْ أَسِيْحَ فِي الأَرْضِ وَأَعْبُدَ رَبِّي. قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ: فَإِنَّ مِثْلَكَ يَا أَبَا بَكْر لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ ، إِنَّكَ تَكْسِبُ الْمُعْدِمَ ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِيْنُ عَلَى نَوَاثِبِ الْحَقِّ، فَأَنَا لَكَ جَارٌ، ارْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ. فَرَجَعَ وَارْتَحَلَ مَعَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ، فَطَافَ ابْنُ الدَّغِنَةِ عَشِيَّةً فِي أَشْرَافِ قُرَيْشٍ، فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّ أَبَا بَكُو لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ، أَتُخْرِجُوْنَ رَجُلاً يَكْسِبُ الْمُعْدِمَ، وَيَصِلُ الرَّحِمَ، وَيَحْمِلُ الْكَلِّ، وَيَقْرِي الضَّيْفَ، وَيُعِيْنُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَلَمْ تُكَذِّبُ قُرَيْشٌ

الْإِسْلَامِ، لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةُ إِلَّا

نے ابن الدغنه کی بناہ ہے ا نکارنہیں کیا صرف اتنا کہا کہ ابو بکر دلائٹو سے کہہ دو کہاہے رب کی عبادت اپنے گھر کے اندر ہی کیا کریں وہیں نماز پر بھیں اورجوجی چاہے وہیں پرهیں ،اپنی عبادات سے ہمیں تکلیف ندیہ جا کیں ، اس کا اظہار ندکریں کیونکہ ہمیں اس کا ڈر ہے کہ ہیں ہماری عورتیں اور بیجے اس فتنديس نه مبتلا موجائيس - بيرباتيس ابن الدغندن ابو بكر والثين ي بهي آ كركهه دي مجهدنول تك تو آ ب اس پر قائم رہاورائے گھر كے اندر ہى ا پن رب کی عبادت کرتے ، نه نماز برسرعام پڑھتے اور ندا ہے گھر کے سوا سن اورجگہ تلاوت قر آن کرتے تھے، کیکن پھرانہوں نے پچھ سوچا اوراپیخ گرے سامنے نماز پڑھنے کے لئے ایک جگہ بنائی جہاں آپ نے نماز برهنی شروع کی اور تلاوت قرآن بھی وہیں کرنے گئے، نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں مشرکین کی عورتوں اور بچوں کا مجمع ہونے لگا۔ وہ سب حیرت اور پسندیدگی ك ساته و كيهة رباكرتے تھے _حضرت ابو بكر والله؛ بوے زم دل انسان تھے۔ جب قرآن مجید کی تلاوت کرتے تو آنسوؤں کوروک نہ سکتے تھے۔ اس صورت حال ہے مشر کین قریش کے سردار گھبرا مجے اور انہوں نے ابن الدغنه كوبلا بهيجا، جب ابن الدغنه كميا توانهوں نے اس ہے كہا كہ ہم نے ابو كرك لئے تمہارى بناه اس شرط كے ساتھ تسليم كي تھى كدوه اپنے ربكى عبادت اینے گھر کے اندر کیا کریں لیکن انہوں نے شرط کے خلاف کیا ہے اوراپ گھرے سامنے نماز پڑھنے کے لئے ایک جگد بنا کر برسرعام نماز یڑھنے اور تلاوت قرآن کرنے لگے ہیں۔ ہمیں اس کا ڈرہے کہ کہیں ہماری عورتين ادربيجاس فتنه مين نه مبتلا هوجائين اس لئے تم انہيں روک دو،اگر انہیں بیشرط منظور ہوکہ اپنے رب کی عبادت صرف اپنے گھر کے اندر ہی کیا کریں تو وہ ایبا کر سکتے ہیں لیکن اگر وہ اظہار ہی کریں تو ان سے کہو کہ تمهاری پناه دے دیں، کیونکہ ہمیں یہ پسندنہیں کہ تمہاری دی ہوئی پناہ میں ہم دخل اندازی کریں لیکن ابو بکر کے اس اظہار کو بھی ہم برداشت نہیں کر سکتے ۔ حضرت عاکشہ والنجائانے بیان کیا کہ پھرابن الدغندابو بکر والنفائد کے یہاں آیا ادر کہا کہ جس شرط کے ساتھ میں نے آپ کے ساتھ عہد کیا تھا وہ آپ کو معلوم ہے، اب یا آپ اس شرط پر قائم رہے یا پھرمیر ے عہد کو واپس سیجئے

بِجِوَارِ ابْنِ الدَّغِنَةِ: وَقَالُوا لِابْنِ الدَّغِنَةِ: مُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، فَلْيُصَلِّ فِيْهَا وَلْيَقْرَأُ مَا شَاءَ، وَلَا يُؤْذِيْنَا بِذَلِكَ، وَلَا يَسْتَغْلِنْ بِهِ، فَإِنَّا نَخْشَى أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَ نَا وَأَبْنَاءَ نَا. فَقَالَ ذَلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِأَبِي بِكُرٍ، فَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ بِذَلِكَ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِصَلَاتِهِ، وَلَا يَقْرَأُ فِيْ غَيْرٍ دَارِهِ، ثُمَّ بَدَا لِأبِي بَكُر فَانِتنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَكَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ، فَيَتَقَذَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ وَأَبْنَاؤُهُمْ، وَهُمْ يَعْجَبُوْنَ مِنْهُ، وَيَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ، وَكَانَ أَبُوْ بَكْرِ رَجُلًا بَكَّاءً، لَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ إِذَا قَرَأً الْقُرْآنَ، وَأَفْزَعَ ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ، فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ. فَقَالُوا: إِنَّا كُنَّا أَجَرْنَا أَبَا بَكُر بِجِوَادِكَ، عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِيْ دَادِهِ، فَقَدْ جَاوَزَ ذَلِكَ، فَالْبَتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ، فَأَعْلَنَ بِالصَّلَاةِ وَالْقِرَاءَ ةِ فِيْهِ، وَإِنَّا قَدْ خَشِيْنَا أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَ نَا وَأَبْنَاءَ نَا فَانْهَهُ، فَإِنْ أَحَبُّ أَنْ يَفْتَصِرَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلَ، وَإِنْ أَبَى إِلَّا أَنْ يُعْلِنَ بِذَلِكَ فَسَلُهُ أَنْ يَرُدُّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ، فَإِنَّا قَدْ كَرِهْنَا أَنُ نُخْفِرَكَ، وَلَسْنَا مُقِرِّيْنَ لِأَبِي بَكْرٍ الْإسْتِعْلَانَ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَتَّى ابْنُ الدَّغِنَةِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَاقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ، فَإِمَّا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلَى ذَلِكَ، وَإِمَّا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيَّ ذِمَّتِي، فَإِنِّي لَا **♦**€ 249/5 **♦**

نى كريم كالفاكر كامعاب تكلفاكي فضيلت کونکہ یہ مجھے گوارانہیں کہ عرب کے کانوں تک یہ بات پہنچ کہ میں نے ا کی شخص کو پناہ دی تھی لیکن اس میں (قریش کی طرف سے) وظل اندازی کی تی ۔اس پر حضرت ابو بحر و النوز نے کہا میں تمہاری پناہ واپس کرتا ہوں اور این ربعز وجل کی بناه پر راضی اور خوش مول حضور اکرم ما این ان دنوں مکدیس تشریف رکھتے تھے۔آپ نےمسلمانوں سے فرمایا:" تمہاری ہجرت کی جگہ مجھے خواب میں دکھائی گئی ہے دہاں تھجور کے باغات ہیں اوروو پھر یلے میدانوں کے درمیان واقع ہے ۔ ' چنانچ جنہیں ہجرت کرنامی انہوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور جولوگ مرز مین حبشہ ہجرت کرکے چلے محے تھے وہ بھی مدینہ چلے آئے ، ابو بمر دالٹن نے بھی مدینہ جرت کی تیاری شروع کردی لیکن حضور منافیظم نے ان سے فرمایا " مجھے دنوں کے اس لے تو تف کرو۔ مجھتو تع ہے کہ جرت کی اجازت مجھے بھی ال جائے گی۔" ابو بر واللفظ نے عرض کیا کیا واقعی آپ کوسی اس کی توقع ہے، میرے باپ آپ پر فدا ہوں ۔حضور مالی ایم فرمایا نو ابل "ابو بحر دالھ نے حضور مَا النَّامِ كَل رفاقت سفر كے خيال سے اپنا ارادہ ملتوى كرديا اور دو اونٹیوں کوجوان کے پاس تھیں کیکر کے بیتے کھلا کر تیار کرنے گئے چارمینے تك _ابن شهاب في بيان كياءان عد عروه في كما تشر فاللفكاف في كما: ایک دن ہم ابو بر والنفظ کے گھر بیٹے ہوئے منے جری دو پر تھی کہ کی نے۔ ابو كر والله الله الله ما الله ما الله ما الله ما ير رومال والتصريف لا رب ہیں،حضور کامعمول ہارے یہاں اس وقت آنے کانبیں تھا۔ ابو بمر داللہ بولے :حضور مَاليَّيْمُ برميرے مال باپ فدامول دا يعيدوقت ميل آپ كى خاص وجہ سے ہی تشریف لائے ہوں مے ، انہوں نے بیان کیا کہ پھر حضور مَثَالِينَا تشريف لائے اور اندرآنے كى اجازت جابى ، ابو بكر والليد ني آپ وا جازت دي تو آپ اندر داخل موئے پھرني مَالَيْتُمُ في ان ان سے فرمایا: "اس وقت يهال سے تعور ي دير كے لئے سب كوا تھا دو-"ابو بكر والفند

نے عرض کیا یہاں اس وقت تو سب گھر کے ہی آ دمی ہیں ،میرے باپ

آب پر فدا ہوں ، یارسول اللہ! حضور مَالَّ اللّٰهِ إِنْ اللهِ عَلَيْمُ فِي اللّٰ كَ بِعِد فرمایا! " مجھے

اجرت کی اجازت دے دی گئی ہے۔ 'ابوبکر ڈاٹٹن نے عرض کی میرے

أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّي أُخْفِرْتُ فِي رَجُلِ عَقَدْتُ لَّهُ. فَقَالَ أَبُو بَكُرٍ: فَإِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جِوَارَكَ وَأَرْضَى بِجِوَارِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ. وَالنَّبِيِّ مُشْكِمٌ يَوْمَئِذِ بِمَكَّةَ، فَقَالَ النَّبِيِّ مُشْكِمٌ لِلْمُسْلِمِيْنَ: ((إِنِّي أُرِيْتُ دَارَ هِجْرَيْكُمْ ذَاتَ نَخُلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ. وَهُمَا الْحَرَّتَانِ)) فَهَاجَرَ قِبَلَ ۚ الْمَدِيْنَةِ، وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ، وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللَّهِ مَشْكُمٌ: ((عَلَى رِسُلِكَ، فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي)). فِقَالَ أَبُوْ بَكُرٍ وَهَلْ تَرْجُوْ ذَلِكَ بِأَبِي أَنْتَ؟ قَالَ: ((نَعَمُ)). فَحَبَسَ أَبُوْ بِكُو نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ مَا لِنَاكُمُ لِيَصْحَبَهُ، وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمْرِ وَهُوَ الْخَبَطُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: قَالَ عُرُوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَيْنَمَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْثِ أَبِي بَكْرٍ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِيْ بَكُو: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ مُشْكُمٌ مُتَقَنِّعًا. فِي سَاعَةِ لَمْ يَكُنْ يَأْتِيْنَا فِيْهَا ـ فَقَالَ أَبُوْ بَكُر: فِدَاءٌ لَهُ أَبِي وَأَمِّي، وَاللَّهِ! مَا جَاءَ بِهِ فِيْ هَٰذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ. قَالَتْ: فَجَاءَ رَسُولُ -اللَّهِ مِنْ اللَّهُ مَا شُتَّأَذُنَ ، فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ مَا اللَّهِي بِكُو: ((أَخُوجُ مَنْ عِنْدَكَ)). فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((فَإِنِّي قَدُ أُذِنَّ لِي فِي الْخُرُورِجِ)). فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: الصَّحَابَةُ بِأَبِيْ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَكْلَمًا:

250/5

باب آب برفدا مول يارسول اللد! كيا مجصر واقت سفر كاشرف حاصل موسك كا؟ حضور مَنَا يُنْزُمُ فِي فرمايا كن إن إن انهون في عرض كيايارسول الله! ميرے باب آپ پرفدا موں ان دونوں ميں سے ايك اونثى آپ لے ليحِدُ إرسول الله مَالِيُرُمُ فِي فرمايا: " ليكن قيمت سه." عائشه ولا فيا فيا في بیان کیا کہ پھرہم نے جلدی جلدی ان کے لئے تیاریاں شروع کردیں اور مچھاتوشدایک تھیلے میں رکھ دیا۔اساء بنت الی بکر والفُرُنانے ایے بیکے کے کرے تھیلے کا منداس سے باندھ دیا اورای وجہ سے ان کا نام ذات النطاق (یکے والی) پڑ گیا ۔ عائشہ و النفیا نے میان کیا کہ پھررسول الله مَا الله مَا الله اور ابو بمر ر النفي نے جبل تور کے عار میں پراؤ کیا اور تین راتیں وہیں گزاریں عبداللہ بن ابی بمر ڈٹاٹئٹا رات وہیں جا کرگزارا کرتے تھے ، پیر نوجوان بہت جھدار تھاور ذہین بے صدیتے سحر کے وقت وہاں سے نکل آتے اور مج سورے ہی مکہ بھنے جاتے جیسے وہیں رات گزری ہو۔ پھرجو پھر یہاں سنتے اورجس کے ذریعہان حضرات کے خلاف کارروا کی کے لئے کوئی تدبيركي جاتى تواسيمحفوظ ركهتة اورجب اندهيرا حجعاجاتا توأتمام اطلاعات يهال آكر پہنچاتے ۔ ابو بمر دالتن كے غلام عامر بن فير و والتن آپ مردو کے لئے قریب ہی دودھ دینے والی بکری چرایا کرتے تھے اور جب کھھ رات گزرجاتی تواسے غارمیں لاتے تھے۔آپ ای پررات گزارتے اس دودھ كوگرم لوہے كے ذريعة كرم كرلياجاتا تھا۔ صبح مندائد عير ب عي عامر بن فہیر ہ داشتہ غار سے نکل آتے تھے ان تین راتوں میں روزانہ کا ان کا یہی وستورتھا۔ ابو بکر والٹین نے بنی الدیل جو بنی عبد بن عدی کی شاخ تھی ، کے ایک فخص کوراستہ بتانے کے لئے اجرت پراپنے ساتھ رکھا تھا۔ پیخض راتون كابرا ما هرتها _ آل عاص بن وائل مهمى كايير حليف بهي تقااور كفار قريش کے دین پر قائم تھا۔ان بزرگوں نے اس پراعتاد کیا اور اپنے دونوں اونٹ اس کے حوالے کردیئے ۔قراریہ پایا تھا کہ تین راتیں گزار کر پیخف غار ثور میں ان سے ملاقات کرے۔ چنانچے تیسری رایت کی صبح کووہ وونوں اونٹ کے کر (آگیا) اب عامر بن فہیر ہ دلائنڈ اور پیراستہ بتانے والا ان حضرات كوساتھ كى كررواند ہوئے ساحل كے راہتے ہے ہوتے ہوئے۔

((نَعَمُ)). قَالَ أَبُوْ بَكُرٍ: فَخُذُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْحِدَى رَاحِلَتَيُّ هَاتَيْنِ. قَالَ رَسُولُ اللَّهُ كُلُّكُمَّةُ: ((بِالثَّمَنِ)). قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجَهَّزْنَا هُمَا أُحَتُّ الْجَهَازِ، وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ، فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةُ مِنْ يُطَاقِهَا فَرَبَطَتْ بِهِ عَلَى فَم الْجِرَابِ، فَبِذَلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النَّطَاق. قَالَتْ: ثُمَّ لَحِقَ رَسُولُ اللَّهِ مَا لِكُمْ وَأَبُو بَكُر بِغَارٍ فِي جَبَلِ ثُورٍ فَكَمَنَا فِيْهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، يَبِيْتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌ ثَقِفٌ لَقِنَّ ، فَيُدْلِجُ مِنْ عِنْدِهِمَا بِسَحَرِ، فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ، فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا يُكْتَادَان بِهِ إِلَّا وَعَاهُ، حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذَلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ، فَيَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ، فَيُرِيْحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ، فَيَبِيْتَانِ فِي رِسْلِ وَهُوَ لَبَنُ مِنْحَتِهِمَا وَرَضِيْفُهُمَا، حَتَّى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةً بِغَلَسٍ، يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ، وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللَّهِ مَا لِلَّهِ مَا أَبُوْ بَكُو رَجُلاً مِنْ بَنِي الدُّيْلِ، وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْن عَدِي هَادِيًا خِرَيْنُا. وَالْخِرَيْتُ الْمَاهِرُ بِالْهِذَايَةِ. قَدْ غَمَسَ حِلْفًا فِيْ آلِ الْعَاصِ ابْنِ وَاثِلِ السَّهْمِيِّ، وَهُوَ عَلَى دِيْنِ كُفَّارِ قُرَّيْشِ فَأُمِنَاهُ، فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَهِمَا، وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثُوْدٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ بِرَاحِلَتَيْهِمِا

صُبْحَ ثَلَاثٍ، وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيلُ فَأَخَذَ بِهِمْ طَرِيْقَ السَّوَاحِل. [راجع: ۲۷۱]

(٣٩٠٧) ابن شهاب نے بیان کیا اور مجھے عبدالرحمٰن بن مالک مدلجی نے ٣٩٠٦ـ قَالَ ابْنُ شِهَابِ: وَأَخْبَرَنِيْ عَبْدُ خردی، وہسراقہ بن مالک بن معشم کے بھیتے ہیں کمان کے والدنے انہیں الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكِ الْمُدْلِجِيُّ وَهُوَ ابْنُ خرری اور انہوں نے سراقہ بن معظم والفیز کوید کہتے سنا کہ ہمارے پاس أْخِيْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمِ أَنَّ أَبَاهُ، كفار قريش كے قاصد آئے اور يہ پيش كش كى كدرسول الله مَا اللَّهُ مَا اور ابو أَخْبَرَهُ أَنَّهُ، سَمِعَ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشُمٍ، يَقُولُ: بر واللفظ کو اگر کوئی مخص قتل کردے یا قید کر لائے تو اسے ہرایک کے جَاءَ نَا رُسُلُ كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَجْعَلُوْنَ فِي رَسُوْلِ بدلے میں ایک سواونٹ دیئے جائیں گے۔ میں اپنی قوم بنی مدلج کی ایک اللَّهِ مِثْنَاكُمُ وَأَبِي بَكُو دِيَةً كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا، مجلس میں بیشاہوا تھا کہان کا ایک آ دمی سامنے آیا اور ہارے قریب کھڑ آ لِمَنْ قَتَلَهُ أَوْ أَسَرَهُ، فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ فِي ہوگیا۔ہم ابھی بیٹے ہوئے تھے۔اس نے کہامراقہ!ساحل پریس امھی چند مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ قَوْمِيْ بَنِيْ مُذْلِجٍ أَقْبَلَ سائے دیچ کرآ رہا ہوں میرا خیال ہے کہ وہ محد اوران کے ساتھی ہی ہیں رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ جُلُوْسٌ، (مَالِيَّنِمُ) _مراقد وللفَّرِ في كما مِن مجه كياس كاخيال مجم بيكن مِن في فَقَالَ: يَا سُرَاقَةُ! إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ آنِفًا أَسُودَةُ اس سے کہا کہ وہ لوگ نہیں ہیں میں نے فلال فلال آ دمی کو دیکھا ہے بِالسَّاحِلِ أَرَاهَا مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ. قَالَ مارے سامنے سے ای طرف کئے ہیں ساس کے بعد میں مجلس میں تعوری سُرَاقَةُ: فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ هُمْ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّهُمْ در اور بیشا رہا اور پھر اٹھتے ہی گھر گیا اور اپن لونڈی سے کہا کہ میرے لَيْسُوا بِهِمْ، وَلِكِنَّكَ رَأَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا مھوڑے کو لے کر ٹیلے کے پیچھے چلی جائے اور دہیں میراا تظار کرے،اس انْطَلَقُوا بِأَعْيُنِنَا. ثُمَّ لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ سَاعَةً، ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلَتُ فَأَمَرْتُ جَارِيَتِيْ کے بعد میں نے اپنا نیزہ اٹھایا ،اور گھر کی پشت کی طرف سے باہرنکل آیا · میں نیزے کی نوک سے زمین پر کلیر مینچا ہوا چلا گیا ، اور اوپر کے جھے کو أَنُ تَخْرُجَ بِفَرَسِيْ وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ أَكَمَةٍ چھپائے ہوئے تھا۔ (سراقہ بیسب کھاس کئے کرر ہاتھا کہ کی کوجرنہ ہو فَتَحْسِسَهَا عَلَىَّ، وَأَخَذْتُ رُمْحِيْ، فَخَرَجْتُ ورندوہ بھی میرے انعام میں شریک ہوجائے گا) میں محورے کے پاس بِهِ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ، فَحَطَطْتُ بِزُجِّهِ الأَرْضَ، وَخَفَضْتُ عَالِيَهُ حَتَّى أَتَيْتُ فَرَسِيْ فَرُكِبْتُهَا، آ کراس پرسوارہوااورصارفاری کے ساتھاسے لے چلا جتنی جلدی کے ساتھ بھی میرے لئے ممکن تھا، آخر میں نے ان کو یابی لیا۔ اس وقت فَرَفَعْتُهَا تُقَرَّبُ بِي حَتَّى دَنَوْتُ مِنْهُمْ، گوڑے نے تھوکر کھائی اور مجھے زمین پر گرادیا ۔ کین میں کھڑا ہو کیا اور اپنا فَعَثَرَتْ بِي فَرَسِي، فَخَرَرْتُ عَنْهَا فَقُمْتُ، ہاتھ ترکش کی طرف بوھایاس میں سے تیرنکال کرمیں نے فال تکالی کہ آیا فَأَهْوَيْتُ يَدِي إِلَى كِنَانَتِي فَاسْتَخْرَجْتُ میں انہیں نقصان پہنچا سکتا ہوں یانہیں ۔ قال (اب بھی) وہ لگلی جسے میں مِنْهَا الْأَزْلَامَ، فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا أَضُرُّهُمْ أَمْ

پندنہیں کرتا تھا۔لیکن میں دو ہارہ اپنے گھوڑے پرسوار ہو گیا ادر تیروں کے فال کی پروانہیں کی۔ پھرمیرا گھوڑا مجھے تیزی کے ساتھ دوڑائے لیے جارہا تقا۔ آخر جب میں نے رسول الله مَالَيْتِيمُ كى قرأت مَى ، آنخضرت مَالَيْتِيمُ میری طرف کوئی توجه نبیں کررہے تھے لیکن ابو بکر ڈاٹٹٹؤ بار بارمڑ کرد کیھتے تھے اتومیرے کھوڑے کے آ کے کے دونوں یا کان زمین میں جنس محے جبوہ مخنوں تک دھنس کیا ،تو میں اس کے او پر کر پڑا اور اسے اٹھنے کے لئے ڈانٹا میں نے اسے اٹھانے کی کوشش کی لیکن وہ اپنے پاؤں زمین سے نہیں نکال سکا۔ بڑی مشکل سے جب اس نے پوری طرح کھڑے ہونے کی کوشش کی تواس کے آ مے کے یا وال سے منتشر ساخبار اٹھ کر دھوکیں کی طرح آسان کی طرف چڑھنے لگا۔ میں نے تیروں سے فال ٹکالیکین اس مرتبہ بھی وہی فال آئی جے میں پندنہیں کرتا تھا۔اس وقت میں نے آتخضرت مال الملے کو امان کے لئے بکارا ۔ میری آواز پروہ لوگ کھڑے ہو گئے اور میں این محورث پرسوار ہوکران کے پاس آیا۔ان تک برے ارادے کے ساتھ تنیخے ہے جس طرح مجھے روک دیا گیا تھاای طرح مجھے یقین ہوگیا تھا کہ رسول الله كى دعوت غالب آكركررب مى اس لئے ميس في حضور مَاللَيْكُم ے کہا کہ آپ کی قوم نے آپ کے مارنے کے لئے سواونوں کے انعام کا اعلان کیا ہے۔ چرمیں نے آپ کو قریش کے ارادوں کی اطلاع دی۔ میں ن ان حضرات کی خدمت میں پھے تو شداورسا مان پیش کیالیکن حضور مَالنَّیْمُ ا وفي است قبول نبيس فرمايا مجھ سے كى اور چيز كائمى مطالب نبيس كيا صرف اتنا کہا کہ ہمارے متعلق راز داری سے کام لینالیکن میں نے عرض کی کہ آپ ميرے لئے ايك امن كى تحرير لكھ ديجئے _حضور مَثَالَيْنَمُ نے عامر بن فہیر ہ داشتہ کو مکم دیا ادرانہوں نے چمڑے کے ایک رقعہ پرتحریرامن لکھودی۔ اس كے بعدرسول الله مَالِيُومُ آ مح بر معدابن شہاب نے بيان كيا اور انہیں عروہ بن زبیر نے خروی کرسول الله مَالَّيْظُم کی ملاقات زبیر واللَّيْدُ سے ہوئی جومسلمانوں کے ایک تجارتی قافلہ کے ساتھ شام سے واپس آرب تنے ۔زبیر داللنہ نے حضور منافیظ اور ابو بکر دلالنز کی خدمت میں

لَا؟ فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ، فَرَكِبْتُ فَرَسِي، وُّعَصِّيتُ الأَزْلَامَ، تُقَرِّبُ بِي حَتَّى إِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللَّهِ مِثْنَامًا وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ، وَأَبُوْ بَكْرٍ يُكْثِرُ الْإِلْتِفَاتَ سَاخَتْ يَدَا فَرَسِيْ فِي الأَرْضِ حَتَّى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْن، فَخَرَرْتُ عَنْهَا ثُمَّ زَجَرْتُهَا فَنَهَضَتْ، فَلَمْ تَكَذْ تُخْرِجُ يَدَيْهَا، فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً، إِذًا لِأَثَرِ يَدَيْهَا غُبَّارٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ مِثْلُ الدُّخَانِ، فَاسْتَقْسَمْتُ بِالأَزْلَامِ، فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ، فَنَادَيْتُهُمْ بِالْأَمَانِ فَوَقَفُوا، فَرَكِبْتُ فَرَسِيْ حَتَّى جِئْتُهُمْ، وَوَقَعَ فِيْ نَفْسِي حِيْنَ لَقِيْتُ مَا لَقِيْتُ مِنَ الْحَبْس عَنْهُمْ أَنْ سَيَظْهَرُ أَمْرُ رَسُوْلِ اللَّهِ عَلَيْهُمْ فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوا فِيْكَ الدِّيَّةَ. وَأَخْبَرْتُهُمْ أَخْبَارَ مَا يُرِيْدُ النَّاسُ بِهِمْ، وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمِ الزَّادَ وَالْمَتَاعَ، فَلَمْ يَرْزَآنِي وَلَمْ يَسْأَلَانِيْ إِلَّا أَنْ قَالَ: ((أُخْفِ عُنًّا)). فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِيْ كِتَابَ أَمْن، فَأُمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةً، فَكَتَبَ فِي رُقْعَةٍ مِنْ أَدَم، ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ كُلُّكُمَّ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ لَقِيَ الزُّبَيْرَ فِي رَكْبٍ مِنَ المُسْلِمِيْنَ كَانُوا تِجَارًا قَافِلِيْنَ مِنَ الشَّأْمِ، فَكَسَا الزُّبَيْرُ رَسُولَ اللَّهِ مُشْخُمٌ وَأَبَّآ بَكُر ثِيَابٌ بَيَاضٍ ، وَسَمِعَ الْمُسْلِمُونَ بِالْمَدِيْنَةِ بِمَخْرَجِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ مِنْ مَكَّةً ، فَكَانُوا

سفید بوشاک پیش کی ۔ ادھر مدینہ میں بھی مسلمانوں کوحضور مَنَافِیْنِم کی مکه ہے ہجرت کی اطلاع ہو چکی تھی اور بیلوگ روز انہ میں کومقام حرہ تک آتے

اورا تظار کرتے رہتے لیکن دو پہری گرمی کی وجہ سے (دو پہرکو) انہیں واپس

جانا پڑتا تھاا کی دن جب بہت طویل انتظار کے بعدسب لوگ واپس آ مکئے ادرائے گھر پہنچ گئے توایک یہودی اپنے ایک محل پر پچھ دیکھنے چڑ ھا۔اس

ن آخضرت مَا الله اورآب كماتهول كود يكهاسفيدسفيد علا آرب ہیں۔(یا تیزی سے جلدی جلدی آ رہے ہیں) جتنا آپ نزد یک ہورہے

تے اتی ہی دورے پانی کی طرح ریت کا چکنا کم ہوتا جاتا تھا۔ یہودی بے اختیار چلااٹھا کہ اے عرب کے لوگو! تمہارے یہ بزرگ سردار آ گئے جن کا متہیں انتظار تھا۔ مسلمان ہتھیار لے کردوڑ پڑے اور حضور مَثَاثَیْنَا کا مقام

حره پراستقبال کیا۔ آپ نے ان کے ساتھ داہنی طرف کا راستداختیار کیا اور بني عمر وبن عوف كے محلّه ميں قيام كيا۔ بدر بيج الاول كامبينداور پير كا دن تھا۔ ابو كر والنفظ اوكول سے ملنے كے لئے كمرے موكت اور رسول الله ماليفكم

خاموش بیشےرے انسار کے جن لوگوں نے رسول اللد مَالَيْتِمَ كواس سے بہلے نہیں ویکھا تھا وہ ابو بکر والٹین ہی کوسلام کررہے تھے لیکن جب حضور ا كرم مَنَا لَيْنَا بِرِ وهوب بِرْ نِ لَكِي تو حضرت ابو بكر ولالنَّهُ نِ ابني حادر سے

رسول الله مَنَافِيْنِ بِرسايه كيا -اس وقت سب لوكول في رسول الله مَنَافِيْنِم كو بہچان لیا۔حضور اکرم مَثَاثِیْمِ نے بنی عمرو بن عوف میں تقریبا دس راتوں تک

قیام کیااوروه مبجد (قبا) جس کی بنیا د تقویل پر قائم ہے وہ اسی دوران میں تعمیر مولی اور آپ نے اس میں نماز پڑھی پھر (جمعہ کے دن) آ مخضرت مَالَيْكُمُ ائی اوٹنی پرسوار ہوئے اور صحابہ بھی آپ کے ساتھ پیدل روانہ ہوئے۔ آخرآپ کی سواری مدینه منوره میں اس مقام پرآ کر بیشے گئی جہال اب مسجد

نبوی ہے۔اس مقام پر چندمسلمان ان دنوں نماز ادا کیا کرتے تھے۔ بیجگہ سبتیل اورسېل والغنو دوينتم بچول کی تقى اور تھجور كايبال كھليان لگتا تھا۔ يہ دونوں بچے ساعد بن زرارہ ڈالٹن کی پرورش میں تھے جب آپ کی اونٹی وبال بين على تورسول الله مَن الله عَلَيْهُم في مرايا " النشاء الله يمي مارك قيام ك حَتَّى يَرُدَّهُمْ حَرُّ الظَّهِيرَةِ، فَانْقَلَبُوا يَوْمًا بَعْدَ مَا أَطَالُوا انْتِظَارَهُمْ، فَلَمَّا أَوَوْا إِلَى بُيُوْتِهِمْ، أَوْفَى رَجُلٌ مِنْ يَهُوْدَ عَلَى أُطُمِ

مِنْ آطَامِهِمْ لِأَمْرِ يَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَبَصُرَ بِرَسُوْلِ اللَّهِ كُلُّكُمْ وَأَصْحَابِهِ مُبَيَّضِيْنَ يَزُولُ بِهِمُ السَّرَابُ، فَلَمْ يَمْلِكِ الْيَهُوْدِيُّ أَنْ قَالَ

بِأَعْلَى صَوْتِهِ:يَا مَعَاشِرَ الْعَرَبِ! هَذَا جَدُّكُمُ الَّذِيْ تَنْتَظِرُوْنَ . فَثَارَ الْمُسْلِمُوْنَ إِلَى السُّلَاح، فَتَلَقُّوا رَسُولَ اللَّهِ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ، فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ حَتَّى نَزَلَ بِهِمْ فِيْ

بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَذَلِكَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْأُوَّلِ، فَقَامَ أَبُوْ بَكْرٍ لِلنَّاسِ، وَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ مَكْنَامٌ صَامِتًا، فَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ لَمْ يَرَ رَسُوْلَ

اللَّهِ مُثُّلُكُمُ يُجِيءُ أَبَا بَكُم، حَتَّى أَصَابَتِ الشَّمْسُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ فَأَقْبَلَ أَبُوْ بَكْرٍ حَتَّى ظَلَّلَ عَلَيْهِ بِرِدَاءِهِ، فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ مُلْكُمُّ عِنْدَ ذَلِكَ، فَلَبِثَ رَسُولُ اللَّهِ مِثْنَاكُمُ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ عَشَرَةَ لَيْلَةُ وَأُسِّسَ الْمَسْجِدُ الَّذِي أُسِّسَ

ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتُهُ فَسَارَ يَمْشِي مَعَهُ النَّاسُ حَتَّى بَرَكَتْ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُولِ مَكْلُمُ بِالْمَدِيْنَةِ، وَهُوَ يُصَلِّيٰ فِيْهِ يَوْمَثِذٍ رِجَالً مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَكَانَ مِرْبَدًا لِلتَّمْرِ لِسُهَيْلِ

عَلَى التَّقْوَى، وَصَلَّى فِيْهِ رَسُولُ اللَّهِ مَالِئَكُمْ مَا

وَسَهْلِ غُلَامَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي حَجْرِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مُشْكُمٌ حِيْنَ بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ: ((هَذَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ الْمَنْزِلُ)). ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ مُشْخَةً الْغُلَامَيْنِ، فَسَاوَمَهُمَا بِ الْمِرْبَدِ لِيَتَّخِذَهُ مَسْجِدًا، فَقَالًا: لَا بَلْ نَهَبُهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهُمْ أَنْ يَقْبِلُهُ مِنْهُمَا هِبَةً حَتَّى ابْتَاعَهُ مِنْهُمَا ثُمَّ بَنَاهُ مَسْجِدًا، وَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ أَنْ مَعْهُمُ اللَّبِنَ فِي بُنْيَانِهِ ، وَيَقُوْلُ وَهُوَيَنْقُلُ اللَّهِنَ:

((هَذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْسُرُ هَذَا أَبُّو رَبُّنَا وَأَطْهَرُ)) وَيَقُولُ:

((اللَّهُمَّ إِنَّ الْأَجْرَ أَجْرُ الْآخِرَهُ فَارْحَمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهُ)) فَتَمَثَّلَ بِشِعْرِ رَجُلِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يُسَمَّ لِي. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَلَمْ يَبْلُغْنَا فِي الْأَحَادِيْثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ تَمَثَّلَ بِبَيْتِ شِعْرِ تَامُّ عَيْرِ هَذِهِ الأَبْيَاتِ.

جگہ ہوگی۔"اس کے بعد آپ نے دونوں میتم بچوں کو بلایا اوران سے اس حکد کا معاملہ کرنا چاہاتا کہ دہال مسجد تغیر کی جاسکے۔ دونوں بچوں نے کہا کہ نہیں یارسول اللہ! ہم یہ جگہ آپ کومفت دے دیں سے الیکن حضور مَلَّ الْفِیْرُمْ نے مفت طور پر قبول کرنے سے اٹکار کیا۔ زمین کی قیمت ادا کر کے لے لی اور و بیں معجد تعمیر کی۔اس کی تعمیر کے وقت خود حضور اکرم سالیا الم محابہ فِی اللّٰہ کے ساتھ اینوں کے وصونے میں شریک تنے۔ این اٹھاتے وقت آپ فرماتے جاتے تھے کہ 'یہ بوجھ خیبر کے بوجھ نہیں ہیں بلکہ اس کا اجروثواب الله كے يهال باقى رہنے والا سے اور اس ميس بہت طهارت اور یا کی ہے'' اور آنخضرت مَالیّنیم دعا فرماتے تھے:'' اے اللہ! اجراتو بس آخرت بی کا ہے پس ،تو انصار اورمہاجرین پراین رحمت ناز آل فرما۔ "اس طرح آپ نے ایک مسلمان شاعر کا شعر پر ھاجن کا نام مجھے معلوم نہیں ، ابن شہاب نے بیان کیا کہ احادیث سے ہمیں بیاب تک معلوم نہیں ہوا کہ رسول الله مَنْ يَعْفِظُ فِي اس شعر كسواكس بهي شاعر ك يور في شعر كوكسي موقعه يريزها بوبه

قشوج: واقعة جرت اجمال اورتفصيل كے ساتھ موقع بموقع كى جگه بيان مين آيا ہے۔ تاريخ اسلام مين اس كى بوى اہميت ہے، ٢٥ صفر١٣ انبوت بنخ شنبة المبرا٢٢ وى تاريخ تقى كدرسول كريم مَنَا فينم معزت الوبمرصدين والنيز كوساتھ لے كرشر مكدسے نكلے مكدسے جار _ يانج صل ك فاصل كوه ثور ب جس كى يخ حائى مرتور ب- آپ بصدمشقت بهار كاوپرجاكرايك غاريس قيام پذير موئ_

الممدلنده ۱۹۷ء کے جم مبارک کے موقعہ پر میں بھی اس غارتک جا کروہاں تھوڑی دیرتاری ججرت کو یاد کر چکا ہوں۔ بی اکرم متابیع کم کا تین دن وہاں قیام رہا چوتھی شب میں وہاں سے ہردو بزرگ عازم مدینہ ہوئے۔ عامر بن فہیر ہ رٹائٹنے اورعبداللہ بن اریقط کوبھی معاونین سفر کی حیثیت ہے ساتھ ك محت تنے مديندكى جانب كيم رئيج الاول روز دوشنبه استمبر ٦٢٢ عوروائلى موئى مدوالول نے آپ ہردوكى كرفتارى كے لئے چارول طرف جاسوس دور او سے تھے۔جن میں ایک سراقہ بن معشم بھی تھا جوا پی گھوڑی پر سوار سلح رائع سے بچھ آ کے بی کریم مَا النظام کر آ ہے کی بدد عاسے م محور ی سے پیرزمین میں دیشن مے اور سراقہ مجھ کمیا کہ ایک سے رسول پر حملہ آسان نہیں ہے، جس کے ساتھ اللہ کی مدد ہے۔ آخروہ امن کا طلب گار ہوا ۸رہے الاول سوموار ۱۳ نبوی مطابق ۲۳ متبر ۲۲۲ و آپ تبایل گئی گئے۔ جعرات تک یہاں تیام فرمایا اور اس دوران پیل معجد قبا ک مجی بنیاد رکمی ، اس جگہ شیر خدا حضرت علی الرتضی و النفر بھی یہاں گئی گئے ۔ ۱۲ رہے الاول احد مطابق ۲۷ متبر ۲۲۳ بروز جعد آپ قبات رواف ہوئے جعد کا وقت بنو سالم کے گھروں میں ہوگیا۔ یہاں آپ نے سوآ ومیوں کے ساتھ جعد پڑھا جو اسلام میں پہلا جعد تھا۔ اس کے بعد آپ بیٹرب کی جنو لی جانب سے شہر میں داخل ہوئے اور آج ہی سے شہر کانام مدین النبی سُل اللّٰی مُنا اللّٰی منا اللّٰ اللّٰ منا اللّٰی منا اللّٰی منا اللّٰی منا اللّٰی منا اللّٰی منا اللّٰ منا اللّٰی منا اللّٰی منا اللّٰی منا اللّٰی منا اللّٰی منا اللّٰ منا اللّٰی منا اللّٰ اللّٰ اللّٰ منا اللّٰی منا اللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰ منا اللّٰہ اللّٰ اللّٰم اللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰم ال

عامر بن فيره والنفظ جوآب مَا اليفظم ك ساته سفر من تها ، يدهنرت الويرصديق والنفظ كا غلام تعار حصرت اساء والعلف حضرت الوير والنفظ ك صاحبزادی ہیں انہوں نے توشدایک چمڑے کے تھلے میں رکھااور اس کا مند ہاندھنے کے لئے اپنے کمر بند کے دوکلڑے کردیے اور اس سے تھلے کا مند با ندهااس روز سے اس خاتون کالقب ذات النطاقين ہوگيا۔عبدالله بن اربقط راسته کا ماہر تھااور عاص بن واکل سہمی کے خاندان کا حليف تھا۔جس نے عربی قاعدہ کےمطابق ایک پیالد میں ہاتھ ڈبوکراس کےساتھ حلف کی تھی ،ایے پیالے میں کوئی رنگ یاخون بھراجا تا تھا۔سراقہ بن ہالک ڈاٹھٹا کہتے ہیں کہ میں نے پانے لئے اور فال کھولی کہ مجھ کو نبی کریم مُناکٹیم کا پیچیا کرنا جا ہیے مانہیں مگر فال میرے خلاف نکلی کہ میں ان کا مجھ نقصان نہ کرسکوں گا۔ عرب تیروں پر فال کھولا کرتے تھے۔ایک پر کام کرنا لکھتے دوسرے پر نہ کرنا لکھتے ، پھر تیرنکا لئے میں جونسا تیرنکلٹا اس کےمطابق عمل کرتے۔سراقہ ڈکاٹیڈ نے پرواندامن حاصل کر کے اپنے ترکش میں رکھ لیا تھا۔ روایت میں لفظ (ایزول بھم السواب)) کے الفاظ میں سراب وہ ریتی جودھوپ میں پانی کی طرح چیکتی ہے۔ حافظ نے کہابعض نے اس کا مطلب یوں کہا ہے کہ آئکھ میں ان کے آنے کی حرکت معلوم ہور ہی تھی لیکن نزویک آ چکے تھے۔ یہ یہودی کا ذکر ہے جس نے اپنے کل کے او بر سے مفریس آئے ہوئے نبی کریم مظافیظ کود کھے کراہل مدینہ کو بشارت دی تھی کہ تمہارے بزرگ سردارآ ینچے۔شروع میں مدینہ والے رسول کریم منافیق کو نہ پہچان سکے اس لئے حضرت ابو بکر ڈٹافٹٹ آپ پر کپٹرے کا سایہ کرکے کھڑے ہوگئے ابو بکر ڈٹافٹٹ بوڑ ھےسفیدریش تصاور بنی کریم منافیز کم مبارک ڈاڑھی سیاہتی ۔لہزالوگوں نے ابو بکر رہائٹیڈ ہی کو پیغیر سمجنا ابو بکر رہائٹیڈ کوجلدی سفیدی آ حمی تھی ور نہ عرمیں وہ نی کریم منافیظ سے دواڑ ھائی برس چھوٹے تھے۔ آخر حدیث میں ذکر ہے کہ مجد نبوی کی تغییر کے وقت آپ نے ایک رجز پڑھا جس میں خیبر ے بوجھ کاذکر بے خیبر سے لوگ مجورا تکوروغیرہ لا دکرلایا کرتے تھے نی کریم مظافیۃ کے فرمایا کہ خیبر کا بوجھ اس بوجھ کے مقابلہ پر جوسلمان تغیر محبوبوی کے لئے پھراورگارے کی شکل میں اٹھاد ہے تھے کھی بھی نہیں ہوہ و نیامیں کھاتی ڈالتے ہیں اور یہ بوجھ تو ایسا ہے جس کا تواب ہمیشہ قائم رہے گا۔جس مسلمان کاشعر نی کریم مَا اَنْتِیْمُ نے پڑھا تھاوہ عبداللہ بن رواحہ والنَّیْمُ تھا، حدیث جمرت کے بارے میں بید چندوضاحتی نوٹ ککھے میں ورنہ تغییلات بہت چھ ہیں۔

(۳۹۰۷) ہم سے عبداللد بن الى شيب نے بيان كيا ، كہا ہم سے ابواسامد نے بیان کیا ، کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا ،ان سے ان کے والداور فاطمه بنت منذرنے اوران ہے اساء ولائٹوٹانے کہ جب نبی کریم مُناشِیّع اور ابو بمر ڈالٹن مدینہ جمرت کرے جانے لگے تو میں نے آپ دونوں کے لئے ناشته تیار کیا۔ میں نے اینے والد (ابو بحر والنوز) سے کہا کہ میرے یک کے سوااور کوئی چیز اس وقت میرے پاس ایس نہیں جس سے میں اس ناشتہ کو باندھ دوں۔اس پر انہوں نے کہا کہ چھراس کے دو کر سے کرلو۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور اس وفت سے میرا نام ذات العطاقین (دو پیکوں والی)

ہوگیااورابن عماس ڈکٹھنا نے اساء کوذات العطاق کہا۔

٣٩٠٧ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةً ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةً، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيْهِ ۚ ۚ وَفَاطِمَةً ۚ ۚ عَنْ أَسْمَاءً: صَنَعْتُ سُفْرَةً لِلنَّبِيِّ مُكْلَمَّا وَأَبِي بَكْرٍ حِيْنَ أَرَادَ الْمَدِيْنَةَ، و فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا أَجِدُ شَيْنًا أَرْبُطُهُ إِلَّا نِطَاقِي. قَالَ: فَشُقِّيهِ . فَفَعَلْتُ ، فَسُمِّيْتُ ذَاتَ النَّطَاقَيْنِ. [وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسِ: أَسْمَاءُ ذَاتُ النُّطَاقِ] [راجع: ٢٩٧٩]

تشويج: ميحضرت ابوبمرصديق والثنية كي صاحبز ادى مين ان كوذات العطاقين كهاجا تائب كيونكه انهول نے جحرت كى رات ميں اپنے يكے كو ميما زكر دو ھے کئے تھے ایک حصہ میں توشددان باندھااورووسرے کومشکیزہ پر باندھ دیا تھا۔حضرت عائشہ ڈائٹیا سے دس سال بری تھیں ان ہی کے فرزند حضرت (رضى الله عنهاوارضاها آمين)

٣٩٠٨ حَدَّثَنَّا مُحَمَّدُ بِنُ بَشَّارٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْكُرْ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ: لَمَّا أَقْبَلَ النَّبِيُّ مَلْكُمَّا إِلَى الْمَدِيْنَةِ تَبِعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْن جُعْشُم، فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيِّ مُكْلِكُمٌ فَسَاخَتْ بِهِ فَرَسُهُ. قَالَ: ادْعُ اللَّهَ لِيْ وَلَا أَضُرُّكَ. فَدَعَا لَهُ. قَالَ: فَعَطِشَ رَسُولُ اللَّهِ طَلْحَامًا فَمَرَّ بِرَاعٍ، قَالَ أَبُو بَكْرِ الصَّدِّيقُ: فَأَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيْهِ كُثْبَةً مِنْ لَبَنِ، فَأَتَيْتُهُ فَشُوبَ حَتَّى رَضِيْتُ. [راجع: ٢٤٣٩]

(٣٩٠٨) ہم سے محد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غندر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا ، ان سے ابواسحاق نے ، کہا میں نے براء بن عازب رالنفذ سے سنا ، انہوں نے بیان کیا جب نبی کریم مَلَاثِیْمَ مدینہ کے لئے روانہ ہوئے تو سراقہ بن مالک بن معشم نے آ ب كا بيجها كيا نبي مَنْ اللَّهِ عَلَم نے اس کے لئے بددعا کی تو اس کا گھوڑ از مین میں جنس گیا ،اس نے عرض كى كەمىرے لئے الله سے دعا سيجة (كداس مصيبت سے نجات دے) میں آپ کا کوئی نقصان نہیں کروں گا، آپ نے اس کے لئے دعا کی۔ (اس كالكورُ از بين سے نكل آيا) رسول الله مَالْيَيْنِ كواكِ مرتبدرات من بياس معلوم ہوئی اتنے میں ایک چرواہا گزرا۔ ابو بکرصدیق ڈاٹٹٹ نے بیان کیا کہ پھرمیں نے ایک پیالہ لیااوراس میں (رپوڑ کی ایک بکری) کاتھوڑ اسادودھ دوما، وه دوده مین نے آپ کی خدمت میں لا کر پیش کیا جے آپ نے نوش فرمایا که مجھےخوشی حاصل ہوئی۔

تشوج: حضرت سراقد بن ما لک ڈکاٹٹ بڑے اونچے درجہ کے شاعر تھے اس موقعہ پر بھی انہوں نے ایک قصیدہ پیش کیا تھا ۲۴ ھیں ان کی وفات ہوئی۔

٣٩٠٩ حَدِّثَنِيْ زَكَرِيّا بْنُ يَخْيَى، عَنْ أَبِيهِ، أَسَامَةً، عَنْ هَشَام بْنِ عُرْوَةً، عَنْ أَبِيهِ، اللّهِ بْنِ الزَّبَيْرِ، قَالَتَ: فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ، فَأَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ، فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ، فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ، ثُمَّ الْمَدِيْنَةَ، فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ، فَوَلَدْتُهُ بِقَبَاءٍ، ثُمَّ اللّهِ النّبِي مُلْكُم فَوضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ، ثُمَّ اللّهِ النّبِي مُلْكُم فَوضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ، ثُمَّ اللّهِ مَنْ أَوْلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيْقُ رَسُولِ فَيَ اللّهِ مَنْ أَوْلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ. اللّهِ مَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ أَنْهَا هَاجَرَتْ بَابَعُهُ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدِ عَنْ عَلِي بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ أَسْمَاءَ أَنْهَا هَاجَرَتْ فَيْ الْإِسْلَامِ. اللّهِ مَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ أَنْهَا هَاجَرَتْ فَيْ الْإِسْلَامِ. اللّهِ مَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ أَنْهَا هَاجَرَتْ فَيْ الْإِسْلَامِ. إلَى النّبِي مَلْكُمُ وَهُو يَعْ خُبْلَى وَلَوْهِ وَلِلّهُ فِي الْإِسْلَامِ. إلَى النّبِي مَلْكُمُ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ أَنْهَا هَاجَرَتْ فَيْ الْإِسْلَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ أَنْهَا هَاجَرَتْ فَيْ الْإِسْلَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ أَنْهَا هَاجَرَتْ فَيْ الْإِسْلَامِ اللّهِ مَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ أَنْهَا هَاجَرَتْ فَيْ الْإِسْلَامِ اللّهِ عَنْ أَسْمَاءَ أَنْهَا هَاجَرَتْ فَيْ الْمِنْهُ فِي الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُ الْمُنْهُ وَيَا لَالْمِي مَا الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْهُ وَلِهُ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْهُ وَالْمُ اللّهُ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُلْوِي الْمُسْلَامِ اللّهُ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُاءَ أَنْهَا هَا مَا مُرَالًا اللّهُ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُولِ اللّهُ الْمُنْ الْمُاءَ الْمُولِ اللّهُ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُؤْلِقُولُ اللّهُ اللّهِ اللّهُ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْهُ الْمُؤْلِقُ الْمُنْ الْمُ

(٣٩٠٩) مجھ سے زکریا بن کی نے بیان کیا ،ان سے ابواسامہ نے بیان كيا، ان سے ہشام بن عروہ نے ، ان سے ان كے والد نے اور ان سے اساء وللنجيئا نے كەعبداللدىن زمير والنجئاان كے پيپ ميس تتھ، انبيس ونو ل جب حمل کی مت بھی بوری ہو چک تھی ، میں مدینہ کے لئے روانہ ہوئی یہاں پہنچ کرمیں نے قبامیں پڑاؤ کیا اور پہیں عبداللہ ولائٹنڈ پیدا ہوئے _ پھرمیں انہیں لے کررسول کریم مُناتیم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کی گود میں اسے رکھ دیا ۔ آنخضرت مَنافِیْزُم نے ایک مجورطلب فر مائی اوراسے چیا كرآپ نے عبداللہ والنیز كے مندمیں اسے ركھ دیا۔ چنانچ سب سے پہلے چیز جوعبداللد دلافن کے پیٹ میں داخل ہوئی وہ حضور اکرم مظافیظ کامبارک لعاب تھا۔اس کے بعد آپ نے ان کے لئے دعا فرمائی اور اللہ سے ان كے لئے بركت طلب كى عبدالله والله عن الله علي عبي جن كى پیدائش ہجرت کے بعد ہوئی۔ زکریا کے ساتھ اس روایت کی متابعت خالد بن مخلدنے کی ہے، ان سے علی بن مسہر نے بیان کیا، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے اساء وہی شائے کہ جب نبی کریم مَا اللّٰہُ مَا کی خدمت میں حاضر ہونے کو کلیں تھیں تو وہ حاملہ تھیں۔

تشوج: حفرت اساء ولی کی صفرت صدیق اکبر دلی کی ماجزاوی ہیں،جن کے طن سے حضرت عبداللہ بن زبیر دلی کی پیدا ہوئے جن کا تاریخ اسلام میں بہت برامقام ہے۔

(۳۹۱۰) ہم سے قتیبہ نے بیان کیا ؛ ان سے ابواسامہ نے ، ان سے ہشام بن عروہ نے اور ان سے عائشہ ڈاٹھٹا نے بیان کیا کہ سب سے پہلا بچہ جو اسلام میں (جحرت کے بعد) پیدا ہوا، عبداللہ بن زبیر ڈاٹٹٹٹا ہیں، انہیں لوگ نی کریم منا ٹیٹٹٹ کی خدمت میں لائے تو آنخضرت منا ٹیٹٹ نے ایک مجور لے کراسے چبایا پھراس کوان کے منہ میں ڈال دیا۔ اس لئے سب سے پہلی چیز جوان کے پیٹ میں گئی وہ نبی منا ٹیٹٹ کا لعاب مبارک تھا۔

هِشَام بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَوَّلُ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَتَوْا بِهِ النَّبِيَّ الْكُثَمَّ فَأَخَذَ النَّبِيُّ مُلِكُمَّ مَمْرَةً فَلَاكَهَا ثُمَّ أَدْخَلَهَا فِيْ فِيْهِ، فَأَوَّلُ مَا دَخَلَ بَطْنَهُ رِيْقُ النَّبِيِّ مُلْكُمَّا.

٣٩١٠ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ

تشوج: حضرت عبدالله بن زبیر و الفیا کی نضیات کے لئے یمی کافی ہے۔حضرت عبدالله بن زبیراسد قریش ہیں ، مدینہ میں مہاجرین میں بیسب

(٣٩١١) مجھ سے محد بن متنی نے بیان کیا ، کہا ہم سے عبدالصمد نے بیان کیا ، كما مجه سے ميرے باپ عبدالوارث نے بيان كيا ،ان سے عبدالعزيز بن صهیب نے بیان کیا اوران سے انس بن مالک واللی نے بیان کیا ، انہوں نے کہا کہ نبی کریم مَا اُنظِم جب مدین تشریف لائے تو ابو بمرصدیق والله آپ کی سواری پر بیچیے بیٹھے ہوئے تھے۔ابو بکر ڈاٹٹنڈ بوڑھے ہو گئے تھے اور ان کولوگ پہچانتے بھی تھے لیکن حضور اکرم مَنَا اللّٰهِمُ ابھی جوان معلوم ہوتے تے اور آپ کولوگ عام طور سے بہچانے بھی نہ تھے۔ بیان کیا کہ اگر راہے میں کوئی ملتا اور یو چھتا کہ اے ابو بھر! میتمہارے ساتھ کون صاحب ہیں؟ تو آپ جواب دیتے کہ یمیرے ہادی ہیں، مجھےراستہ بتاتے ہیں یو چھنے والا يه بحقا كه مدينه كاراسته بتلانے والا باور ابو بكر والنين كا مطلب اس كلام سے بیتھا کہ آپ دین وایمان کا راستہ بتلاتے ہیں۔ایک مرتبہ ابو بکر رہائشا چیچے مڑے تو ایک سوار نظر آیا جوان کے قریب آچکا تھا۔ انہوں نے کہا یارسول الله! بیسوارآ گیا اور اب مارے قریب بی سیجے والا ہے نی كريم مَنَاتِينَةٍ نِ بِهِي اسِهِ مرْكر ديكها اور دعا فرما كي كه "اسے الله! اسے گرا دے۔''چنانچے گھوڑی نے اسے گرادیا۔ پھر جب وہ ہنہناتی ہوئی اٹھی تو سوار (سراقه) نے کہا اے اللہ کے نبی! آپ جو چاہیں مجھے تھم دیں ۔حضور اكرم مَنَا يَنْ اللَّهُ فِي مِلْ اللَّهِ عَلَيْهِ مَلَّمُ الله اورد كيوسى كو بمارى طرف نه آنے

٣٩١١ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنْسُ ابْنُ مَالِكِ قَالَ: أَقْبَلَ نَبِيُّ اللَّهِ سُكُمْ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ مُرْدِثَ أَبَا بَكْرٍ، وَأَبُوْ بَكْرٍ شَيْخٌ يُعْرَفُ، وَنَبِيُّ اللَّهِ مُلْكُمٌّ شَابٌّ لَا يُعْرَفُ، قَالَ: فَيَلْقَى الرَّجُلُ أَبَّا بَكْرٍ فَيَقُولُ: يَا أَبَا بَكْرِ! مَنْ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْكَ؟ فَيَقُولُ: هَذَا الرَّجُلُ يَهْدِيْنِي الطَّرِيْقَ. قَالَ: فَيَحْسِبُ الْحَاسِبُ أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي بِالطَّرِيْقَ، وَإِنَّمَّا يَعْنِي سَبِيْلَ الْخَيْرِ، فَالْتَفَتَ أَبُو بَكُرٍ، فَإِذَا هُوَ بِفَارِسٍ قَدْ لَحِقَّهُمْ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! هَذَا فَارِسٌ قَدْ لَحِقَ بنَا. فَالْتَفَتَ نَبِيُّ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُمُّ اللَّهُمُّ اصْرَعْهُ)) . فَصَرَعَهُ الْفَرَسُ، ثُمَّ قَامَتْ تُحَمْحِمُ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ المُرْنِي بِمَ شِئْتَ. قَالَ: ((فَقِفْ مَكَانَكَ، لَا تَتُرُكَنَّ أَحَدًّا يَلْحَقُ

وینا۔ 'راوی نے بیان کیا کہ وہی شخص جو ضبح کو نبی منافیظِ کے خلاف تھا شام جب جوئی تو آپ کا وہ ہتھیا رتھا دشمن کوآپ سے رو کئے لگا۔اس کے بعد حضوراكرم مَنْ يَنْفِيْ (مدينة بني كر)حره حقريب الراء اورانصاركو بلاجيجار ا كابر انصار حضور مَنْ النَّيْمُ كى خدمت ميس حاضر بوت اور دونول كوسلام كيا اورعرض کیا آپ سوار ہو جائیں آپ کی حفاظت اور فرما نبرداری کی جائے كى ، چنانچ حضور مَلَى الله اورابو بمروالفير سوار بو كئ ادر بتصار بندانسار نے آپ دونوں کوحلقہ میں لے لیا۔اتنے میں مدینہ میں بھی سب کومعلوم ہوگیا كمضورتشريف لا كي بيسب لوگ آپ وديسے كے لئے بلندى برج م مجئة اور كہنے لگے كم اللہ كے نبى آ مجئة _اللہ كے نبى آ مجئة _رسول الله مَا اللهِ مَا اللهِ مَا اللهِ مَا اللهِ مَا مدیندی طرف چلنے رہاور (مدینہ پنج کر) ابوالوب ڈالٹنے کے گھرے پاس سواری سے اتر محلتے عبداللد بن سلام واللين (ايك يبودي عالم نے) اين گھر والوں سے حضور مَلَّ ﷺ کا ذکر سنا ، وہ اس وقت اپنے ایک تھجور کے باغ میں تھے ادر تھجور جمع کررہے تھے انہوں نے (سنتے ہی) بری جلدی کے ساتھ جو کچھ تھجور جمع کر چکے تھے۔ اسے رکھ دینا چاہالیکن جب آپ کی خدمت میں وہ حاضر ہوئے تو جمع شدہ تھجوریں ان کے ساتھ ہی تھیں انہوں نے نبی کریم مَالَیْظِم کی باتیں سنیں اور اپنے گھر واپس چلے آئے۔ حضور مَنَافِيْظِم نے فرمایا کہ ہمارے (نضیالی) اقارب میں کسی کا گھریبال ے زیادہ قریب ہے؟ ابوایوب نے عرض کیا کہ میرااے اللہ کے نبی ! میمرا گھرے اور بیاس کا دروازہ ہے۔ فرمایا ''(اچھاتو جاؤ) دو پہرکوآ رام کرنے ك جكد مارے ليے درست كرو بم دو پيركو و بيل آ رام كريں كے ـ "ابو ابوب طالنَّحَةُ نے عرض کیا پھر آپ دونوں تشریف لے چلیں ، اللہ مبارک كرے - ني مَالَيْظِمُ الجمي ان كي كُفريس داخل موت بى تھ كى عبدالله بن سلام بھی آ گئے اور کہا: میں گواہی ویتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور بیہ کہ آپ حق کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں۔ اور یبودی میرے متعلق اچھی طرح جانے ہیں کہ میں ان کا سر دار ہوں اور ان کے سر دار کا بیٹا ہوں اور ان میں سب سے زیادہ جانے والا ہول اور ان کے سب سے بڑے عالم کا بیٹا ہوں،اس لئے آپ اس سے پہلے کہ میرے اسلام لانے کا خیال انہیں

بِنَّا)). قَالَ: فَكَانَ أُوَّلَ النَّهَارِ جَاهِدًا عَلَى نَبِيُّ مُلْكُلًّا، وَكَانَ آخِرَ النَّهَارِ مَسْلَحَةً لَهُ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ مُلْكُمُ جَانِبَ الْحَرَّةِ، ثُمَّ بَعَثَ إِلَى الْأَنْصَارِ، فَجَاوُّوْا إِلَى نَبِيُّ اللَّهِ مِنْ اللَّهُ مَا مُوا عَلَيْهِمَا، وَقَالُوا ارْكَبَا آمِنَيْنِ مُطَاعَيْنِ. فَرَكِبَ نَبِيُّ اللَّهُ طَلِيْكُمْ ۖ وَأَبُوْ بَكْرٍ، وَحَقُّوا دُونَهُمَا بِالسِّلَاحِ، فَقِيلَ فِي الْمَدِيْنَةِ: جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ، جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ. فَأَشْرَفُوا يَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ، جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ. فَأَقْبَلَ يَسِيْرُ حَتَّى نَزَلَ جَانِبَ دَارِ أَبِي أَيُّوبَ، فَإِنَّهُ لَيُحَدِّثُ أَهْلَهُ، إِذْ سَمِعَ بِهِ عَبْدُاللَّهِ بْنُ سَلَامٍ وَهُوَ فِيْ نَخْلِ لِأَهْلِهِ يَخْتَرِفُ لَهُمْ، فَعَجِلَ أَنْ يَضَعَ الَّذِي يَخْتَرِفُ لَهُمْ فِيْهَا، فَجَاءَ وَهِيَ مَعَهُ، فَسَمِعَ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ مُلْكُمَّ أَنُمَّ رَجَعَ إِلَيْ أَهْلِهِ ، فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ مُشْخَةً: ((أَيُّ بِيُوْتِ أَهْلِنَا أَقْرَبُ)). فَقَالَ أَبُو أَيُوبَ: أَنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ اهَذِهِ دَارِي، وَهَذَا بَابِي. قَالَ: ((فَانْطَلِقُ فَهَيِّىءُ لَنَا مَقِيْلًا)). قَالَ: قُوْمَا عَلَى بَرَكَةِ اللَّهِ. فَلَمَّا جَاءَ نَهِيُّ اللَّهِ مُنْ اللَّهِ مِنْ مَا اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، وَأَنَّكَ جِئْتَ بِحَقٍّ، وَقَدْ عَلِمَتْ يَهُوْدُ أَنِّي سَيِّدُهُمْ وَابْنُ سَيِّدِهِمْ، وَأَعْلَمُهُمْ وَابْنُ أَعْلَمِهِمْ، فَادْعُهُمْ فَسَلْهُمْ عَنِّي قَبْلَ أَنْ يَعْلَمُوا أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ، فَإِنَّهُمْ إِنْ يَعْلَمُوا أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ قَالُوا فِيَّ مَا لَيْسَ فِيَّ. فَأَرْسَلَ نَبِيُّ اللَّهُ ۖ فَأَقْبَلُواْ فَلَاحَلُوا عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهُ مَا لَكُمَا

معلوم ہو، بلائے اوران سے میرے بارے میں دریا فت فرمائے ، کیونکہ أنهين أكرمعلوم موكيا كدمين اسلام لا چكامون تومير متعلق غلط باتين كهبني شروع كردي هے _ چنانچه آنخضرت مَالَّيْظُ نے انہيں بلا بھيجااور جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر جوتے تو آپ نے ان سے فرمایا: "اے يہوديو! افسوس تم پراللہ ہے ڈرو،اس ذات کی قتم! جس کے سواکوئی معبود نہیں ،تم لوگ خوب جانتے ہو کہ میں اللہ کا رسول برحق ہوں اور بیر بھی کہ میں تمہارے پاس حق لے كرآيا ہوں ، پھراب اسلام ميں داخل ہو جاؤ_' انہوں نے کہا کہ ہمیں معلوم نہیں ہے ، نبی کریم مَلَاثِیْم نے ان سے اور انہوں نے آتخضرت مَالِيَّا ہے اس طرح تين مرتبه كها - پھرآپ نے فرمایا: "اچھا عبدالله بن سلامتم میں كون صاحب ہیں؟" انہول نے كہا ہارے سروار اور ہارے سروار کے بیٹے ، ہم میں سب سے زیادہ جانبے والے اور ہمارے سب سے بڑے عالم کے بیٹے ۔ آپ نے فرمایا ''اگر وہ اسلام لے آئیں ۔ پھرتمہارا کیا خیال ہوگا۔" کہنے لگے اللہ ان کی حفاظت كرب، وه اسلام كول لان لك _ آب فرمايا: "ابن سلام! اب ان كسامنة جاور عبدالله بن سلام والنيئ المرة محت اوركهاات مروہ یہود! خداسے ڈرواس الله کی تئم! جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں جہیں خوب معلوم ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور سے کہ آپ حق کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں۔ یہودیوں نے کہاتم جھوٹے ہو۔ پھر رسول الله مَنَالِيَّةُ فِي إن سے باہر چلے جانے کے لئے فرمایا۔

((يَامَغُشَرَ الْيَهُوْدِ، وَيَلَكُمُ اتَّقُوا اللَّهَ، الَّذِي لَا إِلَّهَ إِلَّا هُوَ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ حَقًّا، وَٱنَّىٰ جِئْتُكُمْ بِحَقٌّ فَأَسْلِمُوا)). قَالُوا: مَا نَعْلَمُهُ. قَالُوْا لِلنَّبِيِّ مَلْكُمَّا قَالَهَا ثَلَاكَ مِرَارٍ. قَالَ: ((فَأَيُّ رَجُلٍ فِيْكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ)). قَالُوْا: ذَاكَ سَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا، وَأَعْلَمُنَا وَابْنُ أَعْلَمِنَا. قَالَ: ((أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ)). قَالُوْا: حَاشِي لِلَّهِ، مَا كَانَ لِيُسْلِمَ قَالَ: ((أَفُرَأَيْتُمْ إِنْ أَسُلَمَ)). قَالُوْا: حَاشَى لِلَّهِ، مَا كَانَ لِيُسْلِمَ. قَالَ: أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ قَالُوا: حَاشَي لِلَّهِ مَاكَانَ لِيُسْلِمَ قَالَ: ((يَا ابْنَ سَلَامٍ، اخْرُجْ عَلَيْهِمُ)). فَخَرَجٌ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ؛ اتَّقُوا اللَّهَ، فَوَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَّهَ إِلَّا هُوَا إِنَّكُمْ لَتَعْلِمُونَ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ، وَأَنَّهُ جَاءَ بِحَقٌّ . فَقَالُوْا: كَذَبْتَ. فَأَخْرَجَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ مَا لَكُهُ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ م

نوٹ: حضورا کرم مُٹائٹیٹر ابو بکر رٹائٹیؤ سے دوسال اور بچھ مہینے عمر میں بڑے تھے لیکن اس وقت تک آپ کے بال سیاہ تھے،اس لئے معلوم ہوتا تھا کہ آپ نوجوان میں ،لیکن ابو بکر رٹائٹیؤ کی ڈاڑھی کے بال کافی سفید ہو چکے تھے۔راوی نے اس کی تعبیر بیان کی ہے ابو بکر رٹائٹیؤ چونکہ تا جرتھے اور اکثر اطراف عرب کاسفر کرتے رہے تھے اس لئے لوگ آپ کو پہچائے تھے۔

قشوج: حدیث ندکور میں واقعہ ہجرت سے متعلق جندامور بیان کئے گئے ہیں ٹی کریم مَا اَلْیَامُ نے کامفر الھ نبوی روز بُنْ شنبہ مطابق ۱۳ متبر ۱۳ ھکتے المکر مدے دینہ منورہ کے لئے سفر شروع فر مایا کہ سے چند میل فاصلہ پر کوہ اُو رہے ابتدامیں آپ نے اپنے سفر میں قیام کے لئے ای پہاڑ کے ایک ماکو منتخب فر مایا جہاں تین راتوں تک آپ منظیر نا بی میں بہت نے تیام فر مایا۔ اس کے بعد بھر رہے اللہ ول روز دوشنبہ مطابق ۱۳ مجر ۱۳ میں آپ دینہ منورہ کے لئے روانہ ہوئے والت میں اور ناموافق حالات بیش آئے گر آپ بفضلہ تعالی ایک ہفتہ کے سفر کے بعد خیریت وعافیت کے ساتھ ۸ رہی الاول ۱۳ نبوی روز دوشنبہ مطابق ۲۲۳ میر ۱۳۲۲ میں آپ نبی میں بہتے گئے اور بڑھ شنبہ تک یہاں آرام فر مایا اس دوران میں آپ نے کہاں مجد کا دقت ہوگیا اور آپ نے یہاں سوران میں کہتے تھے کہ جمد کا دقت ہوگیا اور آپ نے یہاں سوران ہوگیا اور آپ نے یہاں سوران میں کہتے تھے کہ جمد کا دقت ہوگیا اور آپ نے یہاں سو

مسلمانوں کے ساتھ جعدادا کیا، جواسلام میں پہلا جعدتھا جعدے فارغ ہوکر آپ بیڑب کے جنوبی جانب سے شہر میں داخل ہوئے اور آج شہر بیڑب مدینة النبی مَنْ الْفِیْغُ کے نام سے موسوم ہوگیا۔

نی کریم منافیز کے یہود سے جو کھی فر مایادہ ال پیش کو تیوں کی بنا پر تھا جوتو رات میں موجود تھیں چنا نچید هقوق ہی کی کتاب باب درس میں کھا ہواتھا کراللہ جنوب سے اور وہ جوقد وس ہے کوہ فارال ہے آیا اس کی شوکٹ سے آسان جیپ گیا اور زمین اس کی حمد سے معمور ہوئی ، یہال مدیند کے واخلد پر بیاشارے ہیں۔ کتاب بسویا ۲۲ باب اا میں ہے کہ سلع کے باشندے ایک گیت گائیں گے بیگیت نبی کریم مَثَاثِیْن کی تشریف آوری پر گایا گیا۔ مدیندگانام بہلے انبیا کی کتابوں میں سلع ہے۔ جنگ خندق میں مسلمانوں نے جس جگد خندق کھودی تھی، وہاں ایک پہاڑی کا نام جبل سلع مدیندوالوں کی زبان پرعام مروج تفاران بی پیش کوئیوں کی بنا پرعبداللہ بن سلام والنفية نے اسلام قبول فرماليا۔ ترندي کی روايت كےمطابق عبدالله بن سلام والنفية نے رسول كريم مَاليَّيْمُ كاكلام باك آب كلفظول مين سناتها جس ك سنة بى وه اسلام كشيدائى بن مح -"يا ايها الناس افشوا السلام کھلا وَاورصلدرمی كرواوررات میں جب لوگ سوئے ہوئے ہوں اٹھ كرتبجد كى نماز پڑھو۔ان مملوں كے نتيجہ میں تم جنت میں سلامتی كے ساتھ داخل ہوجاؤ مے۔'' اوکین میز بان رسول کریم مَا ﷺ مضرت ابوابوب انصاری دلائٹیڈ بڑے ہی خوش نصیب ہیں جن کوسب سے پہلے بیشرف حاصل ہوا۔عمر میں رسول كريم من النيام سي حضرت ابوبكر والنفيظ دوسال جهوالي ستح مكران يربوها بإغالب آعميا تفار بالسفيد موسكة تتعدوه أكثر الجراف عرب ميس بسلسله تجارت سنربھی کیا کرتے متے،اس لئے لوگ ان سے زیادہ واقف متے۔ ابوالیب انساری ڈائٹٹٹا بنونجار میں سے متے۔ نبی کریم مظافیہ کم کے داداکی مال اس خاندان تے تھیں اس لئے بیقبیلہ آپ کا ننهال قرار پایا۔حضرت ابوابوب بلائٹن کا نام خالد بن زید بن کلیب انصاری ہے۔ آپ کی وفات ۵ ھیں قسطنطنیہ میں ہوئی اور بیاس دقت پر بدین معادیہ کے ساتھ تھے۔ جب کہ ان کے والد حضرت امیر معادیہ دلائٹنڈ قسطنطنیہ میں جہاد کرر ہے تھے تو ان کے ساتھ نکلے اور بیار ہو گئے۔ جب بیاری نے زور پکڑا تواپے ساتھیوں کو وصیت فر مائی کہ جب میراانقال ہوجائے تو میرے جنازے کواٹھالینا پھر جب تم تمن کے سامنے صف بستہ ہو جاؤتو مجھے اپنے قدموں کے پنچے فن کردینا۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ آپ کی قبر قسطنطنیہ کی چاردیواری کے قریب ہے جوآج تک مشہور ہے۔

٣٩١٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: كَانَ فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِيْنَ الْأُولِيْنَ أَرْبَعَةَ آلَافٍ فِي فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِيْنَ الْأُولِيْنَ أَرْبَعَةَ آلَافٍ فِي أَرْبَعَةٍ ، وَقَرضَ لِلْبُنِ عُمَرَ ثَلَاثَةَ آلَافٍ وَخَمْسَمِاتَةٍ فَقِيْلَ لَهُ: هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ، وَخَمْسَمِاتَةٍ فَقِيْلَ لَهُ: هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ، فَلَمَ مَنَ الْمُهَاجِرِيْنَ، فَلَمَ مَنْ الْمُهَاجِرِيْنَ، فَلَمَ مَنْ الْمُهَاجِرِيْنَ، فَلَمَ مَنْ الْمُهَاجِرِيْنَ، فَلَاثَةَ مِنْ أَرْبَعَةِ آلَافٍ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا هَاجَرَ بِهِ أَبُواهُ. يَقُولُ: لَيْسَ هُو كَمَنْ هَاجَرَ بِهِ أَبُواهُ. يَقُولُ: لَيْسَ هُو كَمَنْ هَاجَرَ بِهِ أَبُواهُ. يَقُولُ: لَيْسَ هُو كَمَنْ هَاجَرَ بِهُ أَبُواهُ. يَقُولُ: لَيْسَ هُو كَمَنْ هَاجَرَ بِهِ أَبُواهُ.

(۳۹۱۲) ہم سے ابراہیم بن مویٰ نے بیان کیا، کہا ہم کو ہشام نے خبر دی، انہیں ان سے ابن جری نے بیان کیا، کہا کہ جھے عبیداللہ بن عرف خبر دی، انہیں نافع نے یعنی ابن عرف کا نافع نے اور ان سے عمر بن خطاب روائٹو نے فرمایا آپ نے تم م مہاجرین اولین کا وظیفہ (اپنے عہد خلافت میں) چار چار ہزار چار چار اسطول میں مقرر کر دیا تھا، کیکن عبداللہ بن امر وائٹو کا فطیفہ چار فسطول میں ساڑھے تین ہزار تھا۔ اس پران سے بوچھا گیا کہ عبداللہ بن عمر وائٹو کہ اس مہاجرین میں سے ہیں۔ پھرآپ انہیں چار ہزار سے کم کیول دیتے ہو؟ تو حضرت عمر وائٹو نے کہا کہ انہیں ان کے والدین ہجرت کرکے یہاں لائے تھے۔ اس لئے وہ ان مہاجرین کے برابر نہیں ہو سے جنہوں نے خور ہجرت کی تھی۔

تشویج: مہاجرین اوّلین وہ صحابہ ٹڑائٹڈ جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہو، جنگ بدر میں شریک ہوئے۔اس سے حضرت عمر ڈلائٹڈ کا انصاف بھی ظاہر ہوتا ہے کہ خاص اینے بیٹے کا لحاظ کئے بغیر انصاف کو مذنظر رکھا۔ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرت عمر ڈلائٹڈ نے اسامہ بن زید ڈلائٹڈ کے لئے چار ہزارمقرر کیا تو صحابہ تفائق نے بوچھا کہ بھلا آپ نے عبداللہ والنفظ کومہاجرین ادلین سے تو کم رکھا گراسامہ والنفظ سے کیوں کم رکھا؟ اسامہ والنفظ تو عبداللہ سے برھ کر کسی جنگ میں شریک نہیں ہوئے ۔حضرت عمر والنفظ نے کہا ہاں مصبح ہے گراسامہ والنفظ کے باپ کو نبی کریم مثل نفظ کے عبداللہ والنفظ کے باپ سے زیادہ چاہتے تھے۔ آخر نبی کریم مثل نفظ کی مجت کومیری مجت پر پھی ترجیح ہونی چاہیے۔

(۳۹۱۳) ہم سے محد بن کثیر نے بیان کیا، کہا ہم کوسفیان نے خبر دی، انہیں اعمش نے ، انہیں ابو واکل شقیق بن سلمہ نے اور ان سے خباب واللہ عن اللہ ع

٣٩١٣ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ:
أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيْ وَاثِلِ،
عَنْ خَبَّابٍ، قَالَ: هَاجَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ
اللَّهِ مَلْكُنَّا اللَّهِ مَلْكُنَّا اللَّهِ مَلْكَالًا اللَّهِ مَلْكُنَّا اللَّهِ مَلْكُنَّا اللَّهِ مَلْكُنَّا اللَّهِ مَلْكُنَّا اللَّهِ مَلْكُنَّا اللَّهِ مَلْكُنَا اللَّهُ مَلْكُنَا اللَّهُ مَلْكُولُوا اللَّهُ مَلْكُولُ اللَّهِ مَلْكُنَا اللَّهِ مَلْكُنَا اللَّهُ مَلْكُولُ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ اللْهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ الْعَلَالِمُ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللْهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ الْعُلْمُ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللْهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللِيْمِ اللَّهُ مِنْ اللْهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللْهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللْهُ مِنْ اللْهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللْهُ مِنْ اللْهُ الْعَلَالُ اللْهُ مِنْ الْعَلَالُ اللَّهُ مِنْ اللْعُلْمُ اللَّهُ مِنْ اللْعُلْمُ اللَّهُ الْعُلْمُ اللَّهُ الْعُلْمُ اللْعُلِمُ الْعُلِمُ اللَّهُ الْعُلْمُ اللَّهُ الْعُلْمُ اللْعُلِمُ اللَّهُ الْعُلْمُ الْعُلِمُ اللْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعُلِمُ اللَّهُ الْعُلِمُ اللْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعُلِمُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ اللْعُلُولِيْعِلَا الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ الْعُ

اسعیدقطان نے بیان کیا، ان سے اعمش نے، انہوں نے شقیق بن سلمہ سے مسدو نے بیان کیا، کہا ان سے بیکی بن سلمہ سے خباب والنو نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ مثالی ہی ساتھ ہجرت کی تو ہمارا مقصد صرف اللہ کی رضاتھی اور اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا اجر بھی ضرور دے گا۔ پس ہم میں سے بعض تو پہلے ہی اس دنیا سے اٹھ گئے۔ اور یہاں اپنا کوئی بدلہ انہوں نے نہیں پایا۔ مصعب بن عمیر والنی بی ۔ اور ان انہیں میں سے ہیں۔ احد کی لڑائی میں انہوں نے شہادت پائی۔ اور ان کے کفن کیلئے ہمارے پاس ایک کمبل کے سوااور پھی ہیں تھا۔ اور وہ بھی ایسا کہ اگر اس سے ہم ان کا سر چھپاتے تو ان کے پاؤں کھل جاتے اور اگر کی اور اگر کے بیادی باتے تو سرکھال رہ جاتا۔ چنا نچہ حضور مثالی کے اور اگر پھیا ہے اور اگر کے بیادیا جائے اور پاؤں کو افر گھاس سے چھپادیا جائے ۔ اور ہم میں بعض پوئی دیا جائے اور بائی کو افر گھاس سے چھپادیا جائے ۔ اور ہم میں بعض کو خوب چن رہے ہیں۔

٣٩١٤ ح: وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدِّتُ سَفِيْقَ يَخْيَى، عَنِ الأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ شَقِيْقَ ابْنَ سَلَمَةً، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّابٌ، قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ مَكْمَ لَمْ نَبْتَغِيْ وَجْهَ اللَّهِ، مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ مَكْمَ اللَّهِ، فَمِنَّا مَنْ مَضَى وَجَهَ اللَّهِ، فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلُ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ مُضْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا بِهَا رَأْسَهُ عَمَيْرٍ، قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا بِهَا رَأْسَهُ فِيهِ، إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَيْنَا بِهَا رَأْسَهُ فِيهِ، إِلَّا نَمِرةً كُنَّا إِذَا غَطَيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ حَرَجَ رَأْسُهُ مَنْ مَنْ مَنْ رَبُلُهُ مَلْكُمُ أَنُ نُغَطِّي رَبُلُهُ مَلَى رَجُلَيْهِ إِذْ خِرًا، رَأْسَهُ بِهَا، وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ إِذْ خِرًا، وَمُنْ مَنْ أَيْنَا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُو يَهْدِبُهَا. وَرَاجِع: ١٢٧٦]

(۳۹۱۵) ہم سے یکی بن بشر نے بیان کیا ، کہا ہم سے روح نے بیان کیا ،
ان سے عوف نے بیان کیا ، ان سے معاویہ بن قرہ نے بیان کیا کہ جھ سے
ابو بردہ بن ابی موی اشعری نے بیان کیا ، انہوں نے بیان کیا کہ جھ سے
عبداللہ بن عمر وُلِی اُلٹی نے بیان کیا ۔ کیا تم کو معلوم ہے ، میرے والد
(عمر طالفی) نے تمہارے والد (ابوموی اشعری والٹی) کو کیا جواب دیا تھا۔
اے ابوموی ! کیا تم اس پر راضی ہو کہ رسول اللہ مُن اللّٰ کے ساتھ ہارا اسلام، آپ کے ساتھ ہارا جہاد، ہارے

٣٩١٥ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَرْحَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَرْحَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ مُعَاوِيَةً بْنِ قُرْقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِي، قَالَ: قَالَ لِيْ عَبْدُاللَّهِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدُرِي مَا قَالَ: قَالَ لِيْ عَبْدُاللَّهِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدُرِي مَا قَالَ: قَالَ لِيْ يِكْبِيكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا أَبِي قَالَ: قُلْتُ: لَا قَالَ: قَالَ: قُلْتُ: لَا قَالَ: قَالَ لِلْإِينَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا قَالَ: قُلْتُ: هَلْ يَشُولُ اللَّهِ مِثْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ مِثْنَا فَيْ اللَّهِ مِثْنَا فَيْ وَسُولِ اللَّهِ مِثْنَا أَيْ اللَّهِ مِثْنَا فَيْ وَسُولُ اللَّهِ مِثْنَا فَيْ وَسُولُ اللَّهِ مِثْنَا أَيْنَا فَيْ وَسُولُ اللَّهِ مِثْنَا فَيْسُولُ اللَّهِ مِثْنَا فَيْ وَسُولُ اللَّهِ مِثْنَا أَلِهُ مِثْنَا فَيْنَا وَمُونَا اللَّهُ مِثْنَا فَيْنَا أَوْنَا اللَّهُ مِثْنَا فَيْنَا فَيْ اللَّهُ مِثْنَا فَيْسُولُ اللَّهُ مِثْنَا فَيْنَا أَنِهُ اللَّهِ مِثْنَا فَيْنَا أَلَيْنَا فَيْنَا أَلَا لَهُ إِنْ فَيْنَالِهِ مِثْنَا فَيْنَا أَلَيْنَا فَيْنَا أَلَيْنَا فَيْنَا أَلِنَا فَيْنَا فَيْنَا فَيْنَا لَهُ لِلْنَا فَيَالِنَا فَيْنَا لَهُ لِيْنَا أَلِهُ مِنْ فَيْنَا أَلِنَا فَيْنَا أَنْ لِلْنَا فَيْنَا أَنْنَا فَيْنَا لَهُ فَالِنَا فَيْنَا فَيْنَا لَهُ فَالَالِهُ مِنْ فَيْنَا أَنْنَا فَيْنَا لَهُ مِنْ فَيْنَا أَنْنَا فَيْنَا أَنْنَا فَيْنَا لَاللَّهُ مِنْ فَيْنَا أَنَا أَنْ لَالْمُؤْلِقِيلَةً فَيْنَا أَنْنَا فَيْنَا أَنْنَا لَاللَّهُ مُنْ فَيْنَا أَنَا أَلْنَا فَيْنَا لَهُ فَالَ لَالْمُ فَيْنَا لَلْمُ فَيْنَا لَالْمُؤْلِقُولُ فَالْمُؤْلِقُولُ فَيْنَا لَهُ لِلْمُؤْلِقُولُ فَالْمُؤْلِقُولُ فَالْمُؤْلِقُولُ فَيْنَا لِمُؤْلِقُولُ فَلْمُؤْلِقُولُ فَالْمُؤْلِقُولُ فَالْمُؤْلِقُولُ فَالْمُؤْلِقُولُ فَالْمُؤْلِقُولُولُ فَالْمُؤْلِقُولُ فَالْمُؤْلِقُولُ فَالْمُؤْلِقُولُ فَالْمُو

وَهُجْرَتُنَا مَعَهُ، وَجَهَادُنَا مَعَهُ، وَعَمَلُنَا كُلُّهُ مَعَهُ، بَرَدَ لَنَا، وَأَنَّ كُلُّ عَمَلٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسِ فَقَالَ أَبِي: لَا وَاللَّهِ! قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُول اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا لَكُنَّا، وَصُمْنَا، وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيْرًا، وَأَسْلَمَ عَلَى أَيْدِيْنَا بَشَرٌ كَثِيْرٌ، وَإِنَّا لَنَرْجُوْ ذَلِكَ. فَقَالَ أَبِي لَكِنِّي أَنَا وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ! لَوَدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ بَرَدَ لَنَا، وَأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ. فَقُلْتُ: إِنَّ أَبَاكَ وَاللَّهِ! خَيْرٌ مِنْ أَبِي.

تمام عمل جوہم نے آپ کی زندگی میں کیے ہیں ان کے بدلہ میں ہم اسے ان اعمال سے نجات یا جا کمیں جوہم نے آپ کے بعد کیے ہیں گودہ نیک بھی ہوں پس برابری پرمعاملہ ختم ہوجائے۔اس پر آپ کے والدنے میرے والدے کہا الله کا تم ! میں اس پر راضی نہیں ہوں ہم نے رسول الله مَا الله مَا الله مَا الله مَا الله مَا الله کے بعد بھی جہاد کیا ، نمازیں پڑھیں ،روزے رکھے اور بہت سے اعمال خیر کیے اور ہمارے ہاتھ پرایک مخلوق نے اسلام قبول کیا، ہم تو اس کے ثواب کی بھی امیدر کھتے ہیں اس پرمیرے والدنے کہا خبر (ابھی تم بہی سمجھو) لیکن جہاں تک میراسوال ہے تواس ذات کی قتم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میری خواہش ہے کہ حضور اکرم مَلَّ اللّٰهِ کی زندگی میں کیے ہوئے ہارے اعمال محفوظ رہے ہوں اور جتنے اعمال ہم نے آپ کے بعد کیے ہیں ان سب سے اس کے بدلہ میں ہم نجات یا جا کیں اور برابری پرمعاملہ ختم ہو جائے ۔ ابو بردہ کہتے ہیں اس پر میں نے کہا: الله کی قتم! آپ کے والد (حضرت عمر طالفيٰ) مير ب والد (ابومویٰ طالفیٰ) سے بہتر تھے۔

تعضوج: حضرت عمر والنفيُّ كايتول كهذان كاثواب مطياور ندان كي وجه ب عذاب مويدآپ كي بيانتها خداترى اوراحتيا طقى ان كامطلب بيتها كه نی کریم مَنْ النین کی وفات کے بعد جواعمال خیر ہم نے کئے ہیں ان پر ہم کو پورا بھروسائبیں کہ دہ بارگاہ اللی میں قبول ہوئے یائبیں ہاری نیت ان میں غالص تقى يانبيں تو ہم اى كۇغىمت مجھتے ہيں كه نبى كريم سكائيل كي ساتھ جواعمال ہم نے كئے ہيں ان كاتو ثواب ہم كول جائے نجات كے لئے وہى اعمال کا فی ہیں اور آپ کے بعد جواعمال ہیں ان میں ہم کو کوئی مواخذہ نہ ہو تو اب نہ ہی ہے گئیمت ہے کہ عذاب نہ ہو۔ کیونکہ خوف کا مقام رجا کے مقام سے اعلی ہے مطلب یہ ہے کہ حضرت عمر ولائفیّا اس باب میں ابوموی ولائفیّا ہے افضل تھے ورنہ حضرت عمر ولائفیّا کی فضیلت مطلقہ ابوموی ولائفیّا پرتو بالا تفاق

حافظ نے کہا مجمی مفضول کو بھی ایک خاص مقدمہ میں فاضل پر افضلیت ہوتی ہے اور اس سے افضلیت مطلقہ لازم نہیں آتی اور حضرت عمر الثاثية کا پیفر مانا کسرنفس اور تواضع اور خوف البی سے تھاور ندان کا ایک ایک عمل اور ایک ایک عدل اور انصاف جمارے تمام عمرے نیک اعمال سے کہیں زیادہ ہے۔ حقیقت توبیہ ہے اگر کوئی منصف آ دمی کووہ کسی ندجب کا ہوحضرت عمر اللہ فی کی سوائح عمری پر نظر ڈالے تواس کو بلاشعہ بیمعلوم ہوجائے گا کہ مادر کیتی نے ایسافر زند بہت ہی کم جنا ہے۔ اور مسلمانوں میں تو نبی کریم مَلَ النَّيْمُ کی دفات کے بعد آج تک کوئی ایسامہ برنتظم، عادل بحق پرست، خداتر س رعیت پرورها کم پیدا بی نہیں ہوا۔ معلوم نہیں رافضیوں کی عقل کہاں تشریف لے کی ہے کہ وہ ایسے جو ہرنفیس کوجس کی ذات سے اسلام اور مسلمانوں کا شرف ہے مطعون كرتے ہيں ١١س كاخمياز ٥مرتے بى ال كومعلوم بوجائے گا۔ (وحيدى)

(٣٩١٢) مجھ سے محمد بن مباح نے خود بیان کیا یا ان سے سی اور نے تقل كركے بيان كيا، كہا ہم سے اساعيل بن عليه نے ، ان سے عاصم احول نے ، ان سے ابوعثان نے بیان کیا اور انہوں نے کہا کہ ابن عمر دلی مناسے میں نے

٣٩١٦ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ أَوْ بَلَغَنِي عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ ، سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ إِذَا قِيْلَ

سنا كه جب ان سے كہا جاتا كه تم نے اپنے والدسے پہلے ہجرت كى تو وہ غصہ ہوجایا کرتے تھے۔انہوں نے بیان کیا کہ میں عمر دلائنی کے ساتھ رسول الله مَا الله مَا الله مَا مَا مَدمت ميں حاضر جوا ،اس وقت آپ آرام فرمار ہے تھے اس کتے ہم گھروالیں آ گئے پھر عمر رالفنز نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا اور فرمایا كه جاكرد مكه آؤ حضور منافيظ أبھى بيدار موتے يانبيں چنانچه ميں آيا (آنخضرت مَا لِيَّنِظِ بيدار ہو چکے تھے) اس لئے اندر چلا گیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی پھر میں عمر والنیا کے پاس آیا اور آپ کوحضور اکرم سَالَتُیا ا کے بیدار ہونے کی خبر دی۔اس کے بعد ہم آپ کی خدمت میں دوڑتے ہوئے حاضر ہوئے عمر واللہ بھی اندر گئے اور آپ سے بیعت کی اور میں نے بھی (دوبارہ) بیعت کی۔

لَهُ: هَاجَرَ قَبْلَ أَبِيْهِ يَغْضِبُ، قَالَ: فَقَدِمْتُ أَنَا وَعُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ مِلْكُمُ ۚ فَوَجَدْنَاهُ فَاثِلاً فَرَجَعْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ، فَأَرْسَلَنِي عُمَرُ وَقَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ هَلِ اسْتَيْقَظَ؟ فَأَتَيْتُهُ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَبَايَغْتُهُ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى عُمَرَ، فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ، فَانْطَلَقْنَا إِلَيْهِ يُهَرُّوِلُ هَرُوَلَةً حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِ فَبَايَعَهُ ثُمَّ بَايَعْتُهُ. [طرفاه في: ٤١٨٦ ، ٤١٨٧]

تشریج: کو یا عبدالله بن عمر رُکافَتُنائے لوگوں کی اس غلط کوئی کا سبب بیان کردیا کہ اممل حقیقت بیتھی۔اس پربعض نے بیسمجھا کہ میں نے اپنے والد سے پہلے ہجرت کی ، یہ بالکل غلط ہے۔

٣٩١٧ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا (٣٩١٧) م ساحد بن عثان نے بیان کیا، کہا کدان سے شریح بن مسلم شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةً ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ نے بیان کیا ، ان سے ابراہیم بن بوسف نے ، ان سے ان کے والد بوسف يُوسُفَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، بن اسحاق نے ،ان سے ابواسحاق سبعی نے بیان کیا کہ میں نے براء بن قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ ، يُحَدِّثُ قَالَ: ابْتَاعَ أَبُوْ عازب راللغن سے حدیث سی، وہ بیان کرتے تھے کہ ابو بکر واللنظ نے بَكْرٍ مِنْ عَازِبٍ رَحْلًا فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ قَالَ: عازب شائش سے ایک پالان خریدااور میں ان کے ساتھ اٹھا کر پہنچانے لایا تھا ، انہوں نے بیان کیا کہ ابو بکر والنین سے عازب والنین نے رسول فَسَأَلَهُ عَاذِبٌ عَنْ مَسِيْرِ رَسُوْلِ اللَّهِ مَلْكُمْ ا الله مَا لَيْكُمْ كَ سفر جمرت كاحال بو چھاتو انہوں نے بیان كيا كم چونكه مارى قَالَ: أَخِذَ عَلَيْنَا بِالرَّصَدِ، فَخَرَجْنَا لَيْلاً، فَأَحْيَيْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ، مگرانی ہورہی تھی (یعنی کفار ہماری تاک میں تھے) اس کئے ہم (گھر ثُمَّ رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ ، فَأَتَيْنَاهَا وَلَهَا شَيْءٌ سے)رات کے دفت باہرا ئے اور پوری رات اور دن بھر بہت تیزی کے مِنْ ظِلُّ قَالَ: فَفَرَشْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ مِلْكُمَّ اللَّهِ مِلْكُمَّ اللَّهِ مِلْكُمَّ اللَّهِ ساتھ چلتے رہے، جب دو پہر ہوئی تو ہمیں ایک چٹان دکھائی دی۔ہم اس ك قريب پينچ تواس كى آ ژبيس تھوڑا ساسا پيھى موجود تھا، ابو بكر رفائينۇ نے فَرْوَةً مَعِيْ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ مَا اللَّهِيُّ النَّبِيُّ مَا اللَّهِيُّمُ فَانْطَلَقْتُ أَنْفُصُ مَا حَوْلَهُ، فَإِذَا أَنَا بِرَاعِ قَدْ بیان کیا کہ میں نے حضور اکرم مَثَاثِیْنَم کے لئے ایک چمڑا بچھادیا جومیرے أَقْبَلَ فِي غُنَيْمَةٍ يُرِيْدُ مِنَ الصَّخْرَةِ مِثْلَ ساتھ تھا آپ اس پرلیٹ گئے ، اور میں قرب و جوار کی گرد جھاڑنے لگا الَّذِي أَرَدْنَا فَسَأَلْتُهُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ؟ اتفاق سے ایک چرواہا نظر پڑا جواپی بکریوں کے تھوڑے سے رپوڑ کے فَقَالَ: أَنَا لِفُلَانِ. فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ فِي غَنَمِكَ ساتھ اس چٹان کی طرف آرہا تھا اس کا بھی مقصود اس چٹان سے وہی تھا

جس کے لئے ہم یہاں آئے تھے (یعنی سامید ماصل کرنا) میں نے اس سے

یو چھالڑ کے تو کس کا غلام ہے؟ اس نے بتایا کہ فلاں کا مول میں نے اس

ے بوچھا کیاتم اپن بحربول سے پچھدودھ تکال سکتے ہو،اس فے کہا کہ ہاں

چروہ این سے کہا کہ پہلے اس کا

تھن جھاڑ لو۔انہوں نے بیان کیا کہ پھرائ نے کچھ دورھ دوہا۔میرے

ساتھ یانی کاایک چھاگل تھا۔اس کےمند پر کیڑا بندھا ہوا تھا۔یہ پانی میں

نے حضور اکرم مَثَلَ ﷺ کے لئے ساتھ لے رکھا تھا۔ وہ پانی اس دودھ پراتنا

ڈالا کہ وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا تو میں اسے حضور مَلَّ الْنِیْمِ کی خدمت میں لے

كر حاضر ہوا اور عرض كيا دود ھ نوش فريا ہے يارسول الله! آپ نے اسے

نوش فرمایا جس سے مجھے بہت خوشی حاصل ہوئی۔اس کے بعدہم نے پھر

کوچ شروع کیااور ڈھونڈنے والےلوگ ہماری تلاش میں تھے۔

مِنْ لَبَن؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ لَهُ: هَلْ أَنْتَ فَقُلْتُ لَهُ: انْفُضِ الضَّرْعَ. قَالَ: فَحَلَبَ كُثْبَةً مِنْ لَبَنِ، وَمَعِيَ إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ عَلَيْهَا خِرْقَةٌ قَدْ رَوَّأْتُهَا لِرَسُولِ اللَّهِ مَلْكُمٌّ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَن حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ، ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيِّ مُلْكُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيِّ مُلْكُمَّ فَقُلْتُ: اشْرَبْ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! فَشَرِبَ رَسُوْلُ. اللَّهِ مُثْنَاكُمُ خَتَّى رَضِيْتُ، ثُمَّ ارْتَحَلْنَا وَالطَّلَبُ فِيْ إِثْرِنَا.[راجع: ٢٤٣٩]

حَالِبٌ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَأَخَذَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ

٣٩١٨ قَالَ الْبَرَاءُ: فَدَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ عَلَى أَهْلِهِ، فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةً، قَدْ أَصَابَتْهَا حُمَّى، فَرَأَيْتُ أَبَاهَا فَقَبَّلَ خَدُّهَا، وَقَالَ: كَيْفَ أَنْتِ يَا بُنيَّةُ؟

(٣٩١٨) براء نے بیان کیا کہ جب میں ابو بكر دلائن كئے ساتھ ان كے كھر میں داخل ہوا تھا تو آپ کی صاحبز ادی عائشہ ڈلیجٹا کیٹی ہوئی تھیں انہیں بخار آر ہاتھا میں نے ان کے والد کود یکھا کہ انہوں نے ان کے رخسار پر بوسدویا اوردر یافت کیا: بیٹی اطبیعت کیسی ہے؟

تشويج: حضرت سيدنا ابو بكرصديق والفؤة ك نضائل ومناقب مين يه بهت برى فضيلت هي كه سفر جرت مين آب نے رسول كريم منافية كافدا کاراندساتھ دیااور آپ کی ہرمکن خدمت انجام دی۔جس کے صلہ میں قیامت تک کے لئے آپ کو نبی کریم مَنَّ النَّیْرُم کا یار غار کہا گیا ہے ،حقیقت مید کہ آپ مَنْ اللَّهُ كُمِّ المِصاب ثِنَالْتُكُمُ بِراليي فوقيت حاصل بيجيسي جا ندكوآ سان كتمام ستارون پرحاصل ب_وه نامنها دمسلمان بزے ہی بد بخت ہیں جو ا پیے ہے ، پختہ مؤمن ،مسلمان صحابی رسول کو برا کہتے ہیں اور تبرا بازی ہے اپنی زبانوں کو گندی کرتے ہیں ۔ جب تک اس ونیا ہیں اسلام زند زیم حضرت صدیق اکبر طالفیز کا نام نامی اسلام کے ساتھ زندہ رہے گا۔اللہ نے آپ کی خدمات جلیلہ کا بیصلہ آپ دلائیز کو بخشا کو قیامت تک کے لئے آپ رسول کریم منافظیم کے پہلو میں گنبدخضرامیں آرام فرمارہ ہیں۔اللہ پاک ہماری طرف سے ان کی پاک روح پر بے شارسلام اور رحمتیں نازل فرمائے اور قیامت کے دن اپنے حبیب کے ساتھ آپ کے جملہ فدائیوں کی ملاقات نصیب کرے۔ آمین یارب العالمین۔

(٣٩١٩) بم سليمان بن عبدالرحن في بيان كيا، كما بم عيمر بن حمير في بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن الی عبلہ نے بیان کیا، ان سے عقبہ بن وساح نے بیان کیا اور ان سے نبی کریم مثل اللی کا کے خادم انس بن مالک واللی نے بیان كياكه جب حضوراكرم مَنَافِينِم (مدينه منوره) تشريفِ لائة توابو بكر ولالفيزك سوااورکوئی آپ کے اصحاب میں الیانہیں تھاجس کے بال سفید مورہے ہول، اس لئے آپ نے مہندی اوروسے کا خضاب استعمال کیا تھا۔

٣٩١٩ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ عَبْلَةَ، أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ وَسَّاجٍ، حَدَّثَهُ عَنْ أَنُسٍ، خَادِمِ النَّبِي مُلْكُمُ أَلَا: قَدِمَ النَّبِيُّ مُلْكُمٌّ وَلَيْسَ فِي أَصْحَابِهِ أَشْمَطُ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ، فَغَلَّفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

[طرفه في: ٢٩٢٠]

• ٣٩٢- وَقَالَ دُحَيْمٌ: حُدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ: جَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ عُبَيْدٍ، عَنْ عُقْبَةً بْنِ وَسَّاجٍ، حَدَّثَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ مَا لَكُمُّ الْمَدِيْنَةَ، فَكَانَ أَسَنَّ أَصْحَابِهِ أَبُوْ بَكْرٍ، فَغَلَّفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَم حَتَّى قَنَأً لَوْنُهَا. [راجع: ٣٩١٩] تشويج: عديث مين لفظ ((كتم)) بي تم مين اختلاف بي بعض نے كهاوم كو كہتے بين بعض نے كهاوه آس كى طرح ايك پة موتا ب اس كا

درخت بخت پھروں میں اگما ہے اس کی شاخیں باریک دھا گوں کی طرح لئکی ہوتی ہیں۔

٣٩٢١ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ، قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْب، عَنْ يُؤنُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةً ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ أَبَا بِكُو تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ كُلْبِ يُقَالُ لَهَا: أُمُّ بَكْرٍ، فَلَمَّا هَاجَرَ أَبُوْ بَكُم طَلَّقَهَا، فَتَزَوَّجَهَا ابْنُ عَمُّهَا، هَذَا الشَّاعِرُ الَّذِي قَالَ: هَذه الْقَصِيْدَةَ، رَثَى كُفَّارَ قُرَيْشِ:

> وَمَاذَا بِالْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ مِنَ الشُّيْزَى تُزَيِّنُ بِالسَّنَامِ وَمَاذَا بِالْقَلِيْبِ، قَلِيْبِ بَدْرٍ مِنَ الْقَيْنَاتِ وَالشَّرْبِ الْكِرَامُ تُحَيِّي بِالسَّلَامَةِ أَمُّ بَكُر وَهَلُ لِي بَعْدَ قُومِي مِنْ سَلَام يُحَدُّثُنَا الرَّسُولُ بِأَنْ سَنَحْيَا وَكَيْفَ حَيَاةُ أَصْدَاءِ وَهَامِ؟

(۳۹۲۰) اور دحیم نے بیان کیا ، ان سے ولید نے بیان کیا ، کہا ہم سے اوزاعی نے بیان کیا، کہا مجھ سے ابوعبید نے بیان کیا،ان سے عقبہ بن وساح نے انہوں نے کہا کہ مجھ سے انس بن مالک رالٹن نے بیان کیا کہ جب نبی كريم مَالِينَا لِم ينتشريف لائة وآپ كاصحاب مين سب سے زياد وعمر ابو بكر والليك كي مقى اس لئ انهول في مهندى اور وسمه كا خضاب استعال کیا۔اس سے آپ کے بالوں کارنگ خوب سرخ مائل بسیابی ہوگیا تھا۔

(٣٩٢١) مم سے اصبح بن فرج نے بیان کیا ، کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ بن زبیرنے ،ان سے عائشہ فٹائٹا نے کہ ابو بکر ٹٹائٹا نے قبیلہ بنوکلب کی ایک عورت ام بکرنای سے شادی کر لیکھی۔ پھر جب انہوں نے ہجرت کی تو اسے طلاق دے آئے۔اس عورت سے چھراس کے چیا زاد بھائی (ابو بر شداد بن اسود) نے شادی کر لی تھی ، میشخص شاعر تھا اور اسی نے بیمشہور مرثیہ کفار قریش کے بارے میں کہاتھا''مقام بدر کے کٹوؤں کومیں کیا کہوں کہ انہوں نے ہمیں درخت شیز کی کے بوے بوے پیالوں سے محروم کردیا جو بھی ادن کوکوہان کے گوشت سے بھی بہتر ہوا کرتے تھے، میں بدر کے كنودَ ل كوكيا كهول! انهول نے ہميں گانے والى لونڈيوں اورا چھے شرايوں ہے محروم کردیا،ام بکرتو مجھے سلامتی کی دعادیتی رہی لیکن میری قوم کی بربادی كے بعدميرے لئے سلامتى كہال ہے، بيرسول جميں دوبارہ زندگى كى خبريں بیان کرتا ہے۔ حالانکہ ہڑیاں اور کھو پڑیاں کیسے زندہ ہوں گی۔

جا ہلیت میں عرب کے لوگ میں مجھتے تھے کہ مرد ہے کی کھو پڑی سے روح نکل کر الو کے قالب میں جنم لیتی ہے اور دوستوں کوآ واز ویتی مجرتی ہے۔ تشويج: ابو برشداد بن اسود به حالت كفربدر كے مقتولين كفار مكه كا مرثيه كهدر باہے، جس كامطلب بيك و ولوگ بدر كئويں بيس مرے برات بيں جو لوگول کے سامنے اونٹ کے کو ہان کا گوشت جومر بول کے نزد کی نہایت لذیذ ہوتا ہے در فت شیزی کی لکڑی کے پیالوں میں بھر بھر رکھا کرتے تھے۔ شیزی ایک درخت جس کی لکڑی کے پیالے بناتے ہیں۔ یہاں مرادہ اوگ ہیں جوان پیالوں کا استعال کرتے ہیں یعنی بڑے امیر، سرمایہ دارلوگ، جو رات دن شراب خوری اور ناچ رنگ گانے بجانے والیوں کی صحبت میں رہا کرتے تھے۔ مرشد میں ندکورہ ام بکر، اس کی بیوی ہے جو پہلے حضرت صدر لی اکبر دانا نئٹو کے نکاح میں تھی ۔ آخری شعر کا مطلب یہ ہے کہ عرب کے لوگ جا ہمیت میں بچھتے تھے کہ مرنے کے بعد انسان کی روح الو ہے جم میں جہم ہیں الی بی اس کے اور الووں کو پکارتی چھرتی ہے شاعر کی مرادیہ ہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ انسانی قالب میں زندہ ہونے کے بارے میں پیغیمر کا کہنا غلط ہے، حشر نشر کے نہیں ہے اور روسیں الوین کر دوبارہ آدی کے قالب میں کیونکر آسکتی ہیں ، کافروں کا یہ قد می عقیدہ فاسدہ ہے جس کی تر دیدسے سارا قرآن مجید مجمرا ہوئے۔ اس مرشد کا منظوم ترجمہ مولا نا وحید الزماں مجھ نظوں میں ہے:

گڑھے میں بدر کے کیا ہے ارے اوسنے والے ہی پڑے ہیں اونٹ کے کوہان کے عمدہ پیالے گڑھے میں بدر کے کیا ہے ارے اوسنے والے ہی شرائی ہیں وہاں گانا بجانا سننے والے سلامت رہ جو کہتی ہے مجھے یہ ام بکری ہی کہاں ہے سلامت جب مرے سب قوم والے یہ پنجیر ہمیں کہتا ہے تم مرکر جیو گے ہیک کہیں الو بھی پھر انسان ہوئے آواز والے یہ پنجیر ہمیں کہتا ہے تم مرکر جیو گے ہیں۔

شاعر نہ کور کے بارے میں منقول ہے کہ وہ مسلمان ہوگیا تھا بعد میں مرتد ہوگیا۔لفظ ہامتخفیف میم کے ساتھ ہے عرب جاہلیت کا اعتقادتھا کہ مقتول جنگی کا قصاص نہ لیا جائے تو اس کی روح الو کے جسم میں جنم لے کراپئی قبر پرروزاند آ کر سیکہتی ہے کہ میرے قاتل کا خون مجھ کو پلاؤ جب اس کا قصاص لے لیا تو وہ اڑ جاتی ہے۔(قسطل نی)

الا المان سے ثابت نے ،ان سے انس ر ٹائٹیڈ نے اور ان سے ابو کر ر ٹائٹیڈ نے اور ان سے ابو کر ر ٹائٹیڈ نے بیان کیا ،ان سے ثابت نے ،ان سے انس ر ٹائٹیڈ نے اور ان سے ابو کر ر ٹائٹیڈ نے بیان کیا کہ میں نے بی کریم مٹائٹیڈ کے ساتھ غار میں تھا۔ میں نے جوسر اٹھایا تو قوم کے چندلوگوں کے قدم (باہر) نظر آئے ۔ میں نے کہا ،ا ہے اللہ کے نبی اگر ان میں سے کسی نے بھی نیچ جھک کرد کھی لیا تو وہ ہمیں ضرور د کھے لیا تو وہ ہمیں کہ د کھے لیا تو وہ ہمیں کہ د کھے لیا تی دو ہیں کہ جن کا تیسر اللہ ہے۔'

تشویج: جب الله کی سے ساتھ ہوتو اس کو کیاغم ہے ساری ونیا اس کا کچھٹیں بگا ڑعتی ۔ اللہ کے ساتھ ہونے سے اس کی نفرت وحفاظت مراو ہے جب کہ وہ اپنی ذات والاصفات سے عرش پرمستوی ہے رسول کریم مُثَاثِیْنِم نے جو پچھٹر مایا تھا ونیائے دکھیلیا کہ وہ کس طرح حرف بہ حرف میم علی است ہوا اور سارے کفار عرب ل کربھی اسلام اور پنج براسلام مُثَاثِیْنِم پر غالب ند آسکے۔ بچ ہے:

پھوکوں سے بیہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

(۳۹۲۳) ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا ، کہا ہم سے ولید بن مسلم رہشتی نے بیان کیا ، (دوسری سند) اور رہشتی نے بیان کیا ، (دوسری سند) اور محمد بن یوسف نے کہا کہ ہم سے امام اوزاعی نے بیان کیا ، کہا جھ سے زہری نے بیان کیا ، کہا کہ جھ سے ابو نے بیان کیا ، کہا کہ جھ سے ابو نے بیان کیا ، کہا کہ جھ سے ابو سعید خدری دلائے نے بیان کیا کہا کہ جھ سے ابو سعید خدری دلائے نے بیان کیا کہا کہ ایک ایک اعرابی نمی کریم مظالمین کی خدمت

٣٩٢٢ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ:
حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنْسٍ، عَنْ
أَبِيْ بَكْرٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ الْفَكَّمَ فِي الْغَارِ
فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ، فَإِذَا أَنَا بِأَقْدَامِ الْقَوْمِ،
فَقُلْتُ: يَا نَبِي إللَّهِ! لَوْ أَنَّ بَعْضَهُمْ طَأَطَأَ
بَصَرَهُ رَآنَا. قَالَ: ((اسْكُتْ يَا أَبَا بَكْرٍ! اثْنَانِ
اللَّهُ ثَالِئُهُمَا)). [راجع: ٣٦٥٣]

٣٩٢٣ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأُوزَاعِيُّ. وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا الأُوزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَطَاءً بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْشُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَعِيْدٍ عَطَاءً بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْشُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَعِيْدٍ

مين حاضر مواادرآب سے جرت كا حال يو چھنے لگا۔ آپ نے فر مايا: " تجھ پر افسوس! جرت تو بہت مشکل کام ہے تمہارے پاس کچھاونٹ بھی ہیں؟ انہوں نے کہاجی ہاں میں۔' فرمایا:''تم اس کی زکو ہ بھی ادا کرتے ہو۔'' انہوں نے عرض کیا جی ہاں ادا کرتا ہوں۔آپ نے فر مایا:'' اونٹیوں کا دودھ دومرے (مختاجوں) کوبھی دوہنے کے لئے دے دیا کرتے ہو؟''انہوں نے عرض کیا کہ ایسا بھی کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''انہیں گھاٹ پر لے جاکر (محتاجول کے لئے) دو ہے ہو؟" انہول نے عرض کیا ایسا بھی کرتا ہول ۔ اس برحضور مَنَا يُنْزُمُ ن فرمايا: " پھرچاہے تم سات سمندر پارعمل كرو ، الله تعالى تہارے كى عمل كابھى تواب كم نبيں كرے گا۔''

قَالَ: جَاءً أَعْرَابِيُّ إِلَى النَّبِيِّ مُلْكُنَّةٌ فَسَأَلَهُ عَن الْهِجْرَةِ فَقَالَ: ((وَيُحَكَ إِنَّ الْهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيْدٌ، فَهَلُ لَكَ مِنْ إِبِلٍ)). قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَهَلُ تُمْنَحُ مِنْهَا؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَتَحْلُبُهَا يَوْمٌ وُرُوْدِهَا؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَاعُمَلُ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ، فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْنًا)). [راجع:١٤٥٢]

تشوج: بیصدیث کتاب الز کو قامیں گزر چکی ہے اس میں ہجرت کا ذکر ہے یہی صدیث اور باب میں مطابقت ہے۔

بَابُ مَقْدَم النَّبِي مُلْكُمُ وَأَصْحَابِهِ المدينة

باب: نبی کریم مَثَلَ اللهُ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ مُ كامدينه مين أنا

تشوج: نبی کریم مَنْ ﷺ پیرے دن بارہ ربیج الاول یا آٹھویں رہیج الاول کو مدینہ منورہ میں تشریف لائے اورا کثر محابہ ٹٹکائٹیز آپ ہے پہلے مدینہ ميں آ ڪي تھے۔

٣٩٢٤ حَدَّنَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا (٣٩٢٣) فِم سے ابوالولید نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا شُعْبَةُ ، قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ ، سَمِعَ كَمْمِيل ابواسحاق في خبردي ، انبول في براء بن عازب والنفظ سے ساء الْبَرَاءَ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ اللهول في يول بيان كيا كرسب سے يبلے (پجرت كرك) بهارے يهال عُمَيْرٍ وَابْنُ أَمْ مَكْتُومٍ، ثُمَّ قَدِمَ عَلَيْنَا عَمَّارُ مصعب بن عميراور ابن ام مكتوم آئة بجرعمار بن ياسراور بلال المُنْفَيْر

ابْنُ يَاسِر وَبِلَالٌ. [اطرافه في: ٣٩٢٥، ٤٩٤١، - آ تے_

تشويج: رسول كريم مُنْ النَّيْزُ ن مصعب بن عمير والنَّيْدُ كوجرت كاحكم فرمايا اور مدينه مين معلم اورسلغ كامنصب ان يحواله كيار

(۳۹۲۵) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غندر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا،ان سے ابواسحاق نے بیان کیا اور انہوں نے براء بن عازب والتفية سے سنا ، انہوں نے بیان کیا کرسب سے پہلے ہمارے یہال مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم (نابینا) آئے ۔ یہ دونوں (مدینہ کے)مسلمانوں کو قرآن پڑھانا سکھاتے تھے۔اس کے بعد بلال،سعداور

٣٩٢٥ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ: أُوَّلُ مَّنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ، رَكَانُوْا يُقْرِؤُونَ النَّاسَ، فَقَدِمَ عمارین پاسر رشی کنیم آئے۔ پھر عمرین خطاب رہائٹی حضور اکرم مالینیم کے بیس صحاب کو ساتھ لے کرآ ہے اور نبی کریم مظافیظ (ابو بکر والفظ اور عامر بن فہیر ہ کوساتھ لے کر) تشریف لائے ، مدینہ کے لوگوں کو جتنی خوشی اور مسرت حضور اکرم منافیظ کی تشریف آوری سے بوئی میں نے بھی انہیں کسی بات پراس قدرخوش نہیں دیکھا۔لوبڈیاں بھی (خوثی میں) کہنے لگیں کہ رسول الله مَا اللهُ م میں مفصل کی دوسری کئ سورتوں کے ساتھ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاعْلَى ﴾ مجمى سيكه جكاتها-

بِلَالٌ وَسَعْدٌ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، ثُمَّ قَدِمَ عُمَّرُ بنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِيْنَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيُّ مُثِّلِثًا مُمَّ قَدِمَ النَّبِيِّ مُلْكُامًا، فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَرِحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ مُشْتُكُمٌ ، حَنَّى جَعَلَ الْإِمَاءُ يَقُولُونَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ مَا لِنَّا مَا تَدِمَ حَتَّى قَرَأْتُ: ﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبُّكَ الْأَعْلَى ﴾. [الأعلى: ١] فِي سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ. [راجع: ٣٩٢٤]

تشویج: حاكم كى روايت ميں انس دالفين سے بول ہے جب آپ مدينہ كريب پنچاتو بن نجار كيال دف كاتى بجاتى تكليں وہ كهر ہى تتى:

نحن جوار من بني نجار يا حبذا محمد من جار دوسرى روايت ميس يول بے كدانساركى لڑكيال گاتى بجاتى آپ كى تشريف آورى كې خوشى مين تكليى _وه كهرري تتيس:

طلع البدر علينا من ثنيات الوداع وجب الشكر علينا مادعا لله داع

نى كريم مَاليَّيْنَ في فرماياً:"ان الله يحبكن" يعنى تم جان لوكدالله تعالى تم عصبت كرتاب قسطل في في ان بيس صحاب كاسائ كرامي بهي پیش کئے ہیں جو ٹی کریم مُنافیظ سے پہلے جرت کر کے مدینہ پی چکے تھے۔مفصلات کی سورتیں وہ ہیں جوسورہ حجرات سے شروع ہوتی ہیں۔

٣٩٢٦ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: (٣٩٢٦) جم سے عبداللہ بن يوسف في بيان كيا، انہوں في كما جم كو ما لک نے خبر دی ، انہیں ہشام بن عروہ نے ، انہیں ان کے والدعروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ والنفائ نے بیان کیا کہ جب رسول الله مالانظم مدینہ تشريف لائة توابو براور بلال والفناك كو بخار چره آيا، مين ان كي خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا والدصاحب! آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ اوراہے بلال! آپ کیے ہو؟ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابو کر والنفظ کو جب بخار چِرْ ها توبیشعر پڑھنے لگے۔ " ہرخص اپنے گھر دالوں کے ساتھ مج کرتا ہادرموت توجوتی کے تھے سے بھی زیادہ قریب ہے 'اور بلال والنوز کے بخارمیں جو پھی خفیف ہوتی تو زورز ورسے روتے اور بیشعر پڑھے " کاش مجص معلوم موجاتا كرمهي مين ايك رات بهي دادي مكه مين گز ارسكون گاجب كه مير ارد كرد (خوشبودارگهاس) اذخراور جليل جول كى، اوركيا ايك دن بھی مجھے ایبامل سکے گاجب میں مقام مجنہ کے پانی پر جاؤں گا اور کیا شامہ

اوطفیل کی پہاڑیاں ایک نظر د کھے سکوں گا۔'عائشہ ذاتھ نا نے بیان کیا کہ پھر

میں حضور اکرم مَنَا اللَّهِ عَلَى خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کواس کی اطلاع

أُخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ هِشَامٍ بْنِ غُزْوَةً، عَنْ أَيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﴿ الْمَدِيْنَةَ وُعِكَ أَبُوْ بَكُمْ وَبِلَالٌ قَالَتْ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ: يَا أَبُهُ كَيْفَ تَجدُك؟ وَيَا بِلَالُ، كَيْفَ تَجِدُكِ؟ قَالَتْ: فَكَانَ أَبُوْ بِكُرِ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ: كُلُّ امْرِىءِ مُصَبَّحٌ فِيْ أَهْلِهِ.. وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَعَ عَنْهُ الْحُمَّى يَرْفَعُ عَقِيْرَتُهُ وَيَقُوْلُ :شِعْرٌ

أَلَا لَيْتَ شِغْرِيْ هَلْ أَبِيْتَنَّ لَيْلَةً بَوَادٍ وَحَوْلِيْ إِذْخِرٌ وَجَلِيْلُ؟ وَهَلْ أَرِدَنُ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ؟

وَهَلْ يَبْدُونُ لِيْ شَامَةٌ وَطَفِيْلُ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجِنْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ طَلَّكُمْ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ حَبُّبُ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبُّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، حُبًّا وَصَحَّحُهَا وَبَارِكُ لَّنَا فِي صَاعِهَا وَمُلَّدَّهَا، وَانْقُلُ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفِقِ)). [راجع: ١٨٨٩]

دى تو آپ نے دعاكى: "اے اللہ! مدينه كى محبت ہمارے دل ميں اتنى پيدا كرجتني مكه كيتهي بلكهاس ہے بھي زيادہ، يہاں كي آب وہوا كوصحت بخش بنا۔ ہمارے لئے یہال کے صاع اور در (اناج نامیے کے پیانے) میں برکت عنایت فرمااوریہاں کے بخارکومقام مجفه بین بھیج دے۔''

تشویج: مجفداب مصروالوں کا میقات ہے۔اس وقت وہاں بہودی رہا کرتے تھے۔امام قسطلانی نے کہا کداس مدیث سے بیڈکلا کہ کافروں کے لئے جواسلام ادرمسلمانوں کے ہروفت دریے آ زاررہتے ہوں ان کی ہلاکت کے لئے بدرعا کرنا جائز ہے، امن پیند کافروں کا یہاں ذکر نہیں ہے، مقام جف ا بی خراب آب و ہوا کے لئے اب بھی مشہور ہے جو یقینا نبی کریم مَلَ فینے کم کی بدوعا کا اثر ہے۔

حضرت مولا ناوحید الزمال نے ان شعروں کامنظوم ترجمہ یوں کیا ہے:

خیرت سے اپنے گھر میں مج کرتا ہے بشر 🌣 موت اس کی جوتی کے تیے سے ہزدیک تر کاش میں مکہ کی وادی میں رموں پھر ایک رات 🦙 سب طرف میرے آ گے ہوں وال جلیل اذ خرنبات کاش میں پھر دیکھوں شامہ کاش پھر دیکھوں میں طفیل 🌣 اور پول پانی مجنہ کے جو ہیں آب حیات شامداورطفیل مکسک پہاڑیوں کے نام ہیں۔رونے میں جوآ وازنکتی سےاسے عقیرہ کہتے ہیں۔

> ٣٩٢٧ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أُخْبَرَنَا مَعْمَزٌ، عَن الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ، أَخْبَرُهُ دَخَلِتُ عَلَى عُثْمَانَ. وَقَالَ بِشُرُ بْنُ شُعَيْبِ: حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، عَنِ الرَّهُرِيِّ، حَدَّثَنِيْ عُرُوَةً ابْنُ الزَّبِيْرِ، أَنَّ عُبَيْدَاللَّهِ بْنَ عَدِي بْن الْخِيَارِ، أُخْبَرَهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُا فَإِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدُ السَّيِّةُ بِالْحُقِّ: وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلرَّسُولُهِ ، وَآمَّنَ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ ، ثُمَّ اللَّهِ وَلرَّسُولُه ، وَآمَّنَ بمَا بُعِثَ بهِ مُحَمَّدٌ ، ثُمَّ هَاجَرْتُ هَجْرَتَيْنِ، وَبِلْتُ صِهْرَ رَسُول اللَّهِ طَلِيْعِينًا، وَبَايَعْتُهُ، فَوَاللَّهِ! مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غُشْشُتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ! تَابَعَهُ إِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ ، خُدَّتْنِي الزُّهْرِيُّ مثلَّهُ. [راجع: ٣٦٩٦]

(٣٩٢٧) مجھ سے عبداللہ بن محر مندي نے بيان كيا، كہا ہم سے ہشام بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کومعمر نے خبردی، انبیس زہری نے ، کہا مجھ سے عروه بن زبیرنے بیان کیا،انہیں عبیداللہ بن عدی نے خبر دی کہ میں عثان کی خدمت میں حاضر ہوا (دوسری سند) اور بشرین شعیب نے بیان کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا ،ان سے زہری نے ،کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیااور انہیں عبیداللہ بن عدی بن خیار نے خبروی کہ میں عثان واللّٰمُؤهُ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے حمد وشہادت بڑھنے کے بعد فرمایا: المابعد ا كوكى شك وشبنيس كه الله تعالى في محمد مَنَا يُعِيمُ كوحق كے ساتھ مبعوث کیا، میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اللہ اوراس کے رسول کی وعوت پر (آبتدا ہی میں) لبیک کہا اور میں ان تمام چیزوں پر ایمان لایا جنہیں لے کرمحد مَالیّیم مبعوث ہوئے تھے، پھر میں نے دو ہجرتیں کیں اور حضور اکرم مَا الله الله کی دامادی کا شرف مجھے حاصل ہوا اور حضور مَا الله الله علیہ میں نے بیعت کی اللہ کوشم! میں نے آپ کی شہمی نافر مانی کی اور نہمی آپ سے دھوکہ بازی کی ، یہاں کے کہ آپ کا انتقال ہوگیا۔ شعیب کے

₹271/5 **₹**

نے بیان کیا، ان سے امام مالک نے بیان کیا، کہا جھ سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا (دوسری سند) اور جھے یونس نے بیان کیا، کہا جھ کوعبیداللہ بن عبداللہ نے فردی، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، کہا جھ کوعبیداللہ بن عبداللہ نہ فردی اور انہیں ابن عباس فری ہونی نے خبر دی کہ عبدالرحمٰن بن عوف رڈالٹوئی منی منی اپنے خیمہ کی طرف والیس آ رہے تھے، یہ عر رڈالٹوئی کے آخری جج کا واقعہ ہوتا ان کی جھ سے ملاقات ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ (عمر رڈالٹوئی حاجیوں کو خطاب کرنے والے تھے اس لئے) میں نے عرض کیا کہ اے امیرالمؤمنین! موسم جج میں معمولی سوجھ بوجھ رکھنے والے سب طرح کے لوگ جمع ہوتے ہیں اور شور وغل بہت ہوتا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ آپ ایا اداوہ موقو ف کردیں اور مدینہ پہنچ کر (خطاب فرما کمیں) کیونکہ وہ ججرت اور سنت کا گھر ہے اور وہاں سمجھ دار معزز اور صاحب عقل لوگ رہتے ہیں۔ اس پر عمر رائٹوئی نے کہا کہ محمد ایس میں ہوں مدینہ پہنچتے ہی سب سے پہلی فرصت عمر رائٹوئی نے کہا کہ محمد کے لئے ضرور کھڑ اہوں گا۔

٣٩٢٨ حَدَّثَنَا يَخْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْب، حَدَّثَنَا مَالِكْ. وَأَخْبَرَنِي يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَاب، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، أَنَّ ابْنَ عَبْس، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفِ رَجْعَ إِلَى أَهْلِهِ وَهُو يَعِنَى، فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَر، فَوَجَدَنِي، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَن: فَقُلْتُ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِينَ الْمَوْمِنِينَ الْمَوْمِنَ وَلَيْسُنَةٍ ، وَتَخَلُّصَ الْأَهْلُ الْفِقْهِ وَالسُّنَةِ ، وَتَخْلُصَ لِأَهْلُ الْفِقْهِ وَالسُّنَةِ ، وَتَخْلُصَ لِأَهْلُ الْفِقْهِ وَأَلُو مَقَامِ أَقُومُهُ وَالْمَدِينَةَ ، قَالَ عُمَرُ: وَاللَّهُ مُنَ فِي أَوْلِ مَقَامٍ أَقُومُهُ وِالْمَدِينَةِ . وَلَا مُقَلْمُ أَوْمُهُ وَالْمَدِينَةِ . وَتَخُلُصُ لِأَهُومُ الْمَدِينَةِ . وَلَالْمَدِينَةِ . وَلَامِومَ أَقُومُهُ وَالْمَدِينَةِ . وَلَالْمَدِينَةِ . وَلَامُ الْمُومُ الْمُومُ الْمُومُ الْمُحْتَةِ . وَلَامُعُمْرَا فَوْمُهُ وَالْمَدِينَةِ . وَلَامُ عَمْرُ الْمُومُ الْمُعْلِقُومُ الْمُومُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ الْمُعْلِقُومُ اللّهُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ الْمُومُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمُلُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمُ اللَّهُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمِلُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمُ الْمُؤْمُولُ الْمُؤْمِلُ

۔ اس واقعہ کا پس منظر ہیہ ہے کہ کی ناوان نے منی میں میں موسم جم میں یہ کہا تھا کہ اگر عمر ولائٹیؤ مرجا کیں تو میں فلاں مخفس ہے بیعت کروں گا۔ ابو کر ولائٹیؤ ہے لوگوں نے بن سوچ سمجے بیعت کر لی تھی۔ بیات حضرت عمر ولائٹیؤ کئی جس پر حضرت عمر ولائٹیؤ کوغصہ آگیا اوراس مخفس کو جا کر سنبیہ کا خیال ہوا مگر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ولائٹیؤ نے بیصلاح دی کہ بیموسم جم ہے ہرشم کے وانا ونا وان لوگ یہاں جمع ہیں ، یہاں بیر مناسب نہ ہوگا مدینہ شریقے بہنچ کر آپ جو جا ہیں کریں۔حضرت عمر ولائٹیؤ نے حضرت عبدالرحمٰن ولائٹیؤ کا بیمشورہ قبول فرمالیا۔

(۳۹۲۹) ہم سے موئی بن اساعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن سعد
نے بیان کیا، انہیں ابن شہاب نے خبر دی، انہیں خارجہ بن زید بن ثابت
نے کہ (ان کی والدہ) ام علاء ولی پہنا ایک انصاری خاتون جنہوں نے نبی
کریم مَن اللّٰ اللّٰہ ہے بیعت کی تھی ، نے انہیں خبر دی کہ جب انصار نے
مہاجرین کی میز بانی کے لئے قرعہ والا تو عثان بن مظعون ان کے گھرانے
مہاجرین کی میز بانی کے لئے قرعہ والا تو عثان بن مظعون ان کے گھرانے
کے جھے میں آئے تھے ۔ ام علاء ولی پہنا نے بیان کیا کہ پھرعثان ولی النے نی مارے یہاں بیار پڑ گئے ۔ میں نے ان کی پوری طرح تیار داری کی لیکن وہ
مارے یہاں بیار پڑ گئے ۔ میں نے ان کی پوری طرح تیار داری کی لیکن وہ
نہ نے سے ۔ ہم نے انہیں ان کے کپڑوں میں لیسٹ ویا تھا۔ است میں نی

مَدِيْرَيْسُ فَا رَاپِ وَفِي اَنْ رَنْ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: مَدَّنَا أَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّنَا أَبْنُ حَدَّنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَاب، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتِ، شِهَاب، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِمْ بَايَعَتِ النَّبِيِّ مُلْعُونِ أَنَّ عُفْمَانَ بْنَ مَظْعُونِ النَّبِيِّ مُلْكُنِّ أَخْبَرَتُهُ أَنَّ عُفْمَانَ بْنَ مَظْعُونِ طَارَ لَهُمْ فِي السُّكُنَى حِيْنَ قَرَعَتِ الأَنْصَارُ عَلَى سُكُنَى الْمُهَاجِرِيْنَ، قَالَتْ أُمُّ الْعَلاءِ: قَلَى سُكُنَى الْمُهَاجِرِيْنَ، قَالَتْ أُمُّ الْعَلاءِ: قَاشَتَكَى عُثْمَانَ عِنْدَنَا، فَمَرَّضْتُهُ حَتَى قَلْشَكَى عُثْمَانَ بْنَ مَوْضَتُهُ حَتَى

كريم مَا النَّا اللَّهُ مِن تشريف لائة ومن في كها ابوسائب! (عثان والنَّفَة كي کنیت) تم پراللد کی رحمتیں ہوں ممری تمہارے متعلق کواہی ہے کہ اللہ تعالی نے مہیں اسے اکرام سے نوازا ہے۔ بین کرنی اکرم مَالْتُولُم نے فرمایا: "جمہیں یہ کیےمعلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے انہیں اینے اکرام سے نوازا ہے؟''میں نے عرض کیا مجھے تو اس سلسلے میں کچھ خبرنہیں ہے، میرے ماں باب آپ برفدا ہوں یا رسول اللہ الیکن اور کے نوازے گا؟ حضور مَلَا تُعْیَرُمْ نے فرمایا: ''اس میں تو واقعی کوئی شک وشبہیں کدایک یقینی امر (موت)ان کوآ چکی ہے، خدا ک قتم کہ میں بھی ان کے لئے اللہ تعالی سے خرخوای کی اميدر كهتا ہول كيكن ميں حالانكه الله كارسول ہوں تو خودا پيے متعلق نہيں جان سكنا كدمير بساته كيامعامله موكان أم علاء والنه كالنائد كي المراللدكي فتم!اس کے بعد میں اب سمی کے بارے میں اس کی یا کی ہیں کروں گی۔ انہوں نے بیان کیا کہاس واقعہ پر مجھے بروار نج ہوا۔ پھر میں سوگئ تؤمیس نے خواب میں دیکھا کہ عثمان بن مظعون کے لئے ایک بہتا ہواچشمہ ہے۔میں آب کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے اپنا خواب بیان کیا تو آپ نے فرمایا "سیان کاعمل تھا۔"

تُونِّي، وَجَعَلْنَاهُ فِيْ أَثْوَابِدٍ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ مُؤْلِثُهُمْ فَقُلْتُ: رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ أَبَّا السَّايْبِ، شَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ مُؤْلِثُهُ: ((وَمَا يُدُرِيْكِ أَنَّ اللَّهَ أَكُرَمَهُ؟)) قَالَتْ: قُلْتُ: لَا أَدْرِيْ بِأَبِي أَنْتَ وَأَمِّىٰ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! فَمَنْ؟ قَالَ: ((أَمَّا هُوَ فَقَدُ جَاءَهُ وَاللَّهِ الْيَقِيْنُ، وَاللَّهِ! إِنِّي لَأَرْجُوْ لَهُ الْحَيْرَ، وَمَا أَدْرِيُ وَاللَّهِ! وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا يُفْعَلُ بِهِ)). قَالَتْ: فَوَاللَّهِ! لَا أُزَكِّىٰ أَحِدًا بَعْدَهُ قَالَتْ: فَأَحْزَنَنِيْ ذَلِكَ نِمْتُ فَأَرِيْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنِ عَيْنًا تَجْرِي، فَجِثْتُ رَسُولَ اللَّهِ مِلْكُمْ فَأَخْبَرْتُهُ. فَقَالَ: ((ذَلِكَ عَمَلُهُ)). [راجع: ١٢٤٣]

تشويج: اليك روايت ميں يوں ہے ميں ينہيں جانبا كه عثال الله الله كا حال كيا ہونا ہے۔اس روايت پرتو كوكي اشكال نہيں _ليكن محفوظ بهي روايت ہے كه مين نيس جانتا كه ميراحال كيامونا ب- جيسے قرآن شريف ميں ہے: ﴿ وَمَآ أَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِنَى وَلَا بِكُمْ آ بت اور صديث اس زماندكى ب جب بير يت بيس الرئ فى: ﴿ لِيَمْفِولَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ﴾ (١٨٨/الفتي: ٢) اور آپ وقطعابيد نہیں ہتلایا گیاتھا کہ آپ سب اس کھے بچھلے لوگوں سے افضل ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ بیتو جیے عمد نہیں۔امس بیہ کہ حق تعالی کی بارگاہ مجب مستغنی بارگاہ ہے آ دمی کیسے ہی درجہ پر پہنچ جائے مگراس کے استغناا در کبریائی ہے بے ڈرنہیں ہوسکتا۔ وہ ایک ایساشہنشاہ ہے جو چاہے وہ کرڈ الے، رتی برابراس کو کسی کا اندیشنیں۔حضرت شخ شرف الدین کیجی منیری اپنے مکا تیب میں فرماتے ہیں وہ ایسامستغنی اور بے ٹروا ہے کہ اگر جاہے تو سب پیغیبروں اور نیک بندول کودم بھرمیں دوزخی بنادے اور سارے بدکار آور کفار کو بہشت میں لے جائے ،کوئی دمنہیں مارسکتا۔ آخر حدیث میں ذکر ہے کہ ان کا نیک عمل چشمہ کی صورت میں ان کے لئے طاہر ہوا۔ دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اندال صالحہ خوبصورت آ دی کی شکل میں اور برے عمل بدصورت آ دمی کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں، ہر دوحدیث برحق ہیں اور ان میں نیکوں اور بدوں کے مراحب اعمال کے مطابق کیفیات بیان کی گئی ہیں جو مذکور صورتوں میں سامنے آتی ہیں۔ باتی اصل حقیقت آخرت ہی میں ہرانسان پر منکشف ہوگی۔جواللہ اور رسول نے بتلا دیاس پرایمان لانا جاہے۔

(۳۹۳۰) ہم سے عبیداللہ بن سعید نے بیان کیا ، کہا ہم سے ابواس امدنے بیان کیا ، ان سے ہشام نے ، ان سے ان کے والد نے ، ان سے عائشہ ڈٹائٹھانے بیان کیا کہ بعاث کی لڑائی کو (انصار کے قبائل اوس وخررج

٣٩٣٠ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَّا أَبُو أَسَامَةً، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةً قَالَتْ ﴿ كَانَ يَوْمُ بُعَاثٍ ـ يَوْمُا

قَدَّمَهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لِرَسُولِهِ مَثْثَكُمٌ ، فَقَدِمَ

رَسُولُ اللَّهِ مُشْخَامًا الْمَدِيْنَةَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ.

وَقُتِلَتْ سَرَاتُهُمْ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ.

[راجع: ٣٧٧٧]

ك درميان) الله تعالى في رسول الله مَنْ الله عَلَيْدَ عَلَى مدين مِن آف سے يملے بی برباد کرادیا تھا چنانچہ جب آپ مدینہ میں تشریف لائے تو انسار میں پھوٹ پڑی ہوئی تھی اور ان کے سردار قتل ہو چکے تھے اس میں اللہ کی بیہ حكمت معلوم ہوتی ہے كہانصاراسلام قبول كرليں۔

تشويج: كيونكه غريب لوگره مح مرداراورامير مارے جا بھي تھا گرييسب زنده ہوتے تو شايدغرور كى وجدے سلمان ند ہوتے اور دوسرول كوبھى اسلام سے روکتے۔ بعاث ایک جگہ کا نام تھاجہاں بیاڑ ائی ہوئی۔

(٣٩٣١) مجھ سے محد بن متى نے بيان كيا، كها بم سے غندر فے بيان كيا، ان سے شعبہ نے بیان کیا ،ان سے ہشام نے ،ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ ولائفیا نے کہ ابو بمرصدیق ولائفیان کے یہاں آئے تو نبی کریم مالیٹیام بھی وہیں تشریف رکھتے تھے عیدالفطریا عیدالاضخیٰ کا دن تھا ، دولڑ کیاں یوم بعاث کے بارے میں وہ اشعار پڑھ رہی تھیں جوانصار نیب طور فخر بعاث ك دن يره عقد ابو بمر والفؤ ن كمايه شيطاني كان باج! (رسول الله مَنْ الله عَلَيْهِ عَلَى عَلَى الله عَلَيْهِ عَلَى ومرتب انبول في ميه جمله و برايا ، ليكن نبي ا كرم مَنَا لِيَنِيْمُ نِهِ فرماياً "الوبكر! أنبيس حِيورُ دو_ مِرقوم كى عيد موتى ہے ادر مارى عيدآج كايدن ہے۔"

٣٩٣١ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنِيْ غُنْدَرْ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَام، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، دَخَلَ عَلَيْهَا وَالنَّبِيِّ مُثَّلِّكُم عِنْدَهَا يَوْمَ فِطْرِ أَوْ أَضْحَى، وَعِنْدَهَا قَيْنَتَانِ تُغَنِّيانِ بِمَا تَعَازَفَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاتَ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مِزْمَارُ الشَّيْطَان مَرَّتَيْنِ. فَقَالَ النَّبِيُّ مُلْكُلًّا: ((دَعُهُمَا يَا أَبَا بَكُرِ! إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا، وَإِنَّ عِيْدَنَا هَذَا الْيُوْمُ)).

تشلیج: اس حدیث کی مناسبت باب سے مشکل ہے، اس میں ججرت کاذکر نہیں ہے گر شاید امام بخاری وَیُشانید نے اس کواگلی حدیث کی مناسبت سے ذكركيا جس مين جنگ بعاث كا ذكر م _ (وحيدى) قسطل في مين ب "و مطابقة هذا الحديث للترجمة قال العيني و النقل من حيث انه مطابق للحديث السابق في ذكر يوم بعاث والمطابق للمطابق مطابق قال ولم اراحدا ذكر له مطابقة كذا قال فليتأمل-" خلاصدوبی ہے جوندکورہوا۔

> ٣٩٣٢ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ؛ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ: أُخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِيْ يُحَدِّثُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّيَّاحِ، يَزِيْدُ بْنُ حُمَيْدِ الضَّبَعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَنسُ بْنُ مَالِكِ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ طَلْكُمُ الْمَدِيْنَةَ ، نَزَلَ فِيْ عُلُوِ الْمَدِيْنَةِ فِيْ حَيِّ يَقَالُ لَهُمْ: بَنُوْ عَمْرُو بْنِ عَوْفِ. قَالَ: فَأَقَامَ فِيْهِمْ أَرْبَعَ

(٣٩٣٢) جم نے مدد نے بیان کیا ، کہا ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا (دوسری سند) اور ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا ، کہا ہم کوعبدالصمد نے خردی ، کہا کہ میں نے اینے والدعبدالوارث سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے ابوالتیاح یزید بن حمید صبی نے بیان کیا ، کہا کہ مجھ سے الس بن ما لک مِثَاثِنُهُ نے بیان کیا ،انہوں نے کہا کہ جب نبی کریم مَثَاثِیْئِلِ مدینہ تشریف لائے تو مدینہ کے بلند جانب قبا کے ایک محلّم میں آپ نے (سب سے پہلے) قیام کیا جے بنی عمرو بنی عوف کامحلّہ کہا جاتا تھا۔ راوی نے بیان کیا كر حضور مَنْ اللَّهُ إِلَى خِوده رات قيام كيا پررا بي نے قبيله بني النجار كے

عَشَرَةَ لَيْلَةً ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى مَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ. قَالَ: فَجَاوُواْ مُتَقَلِّدِيْنَ سُيُوفَهُمْ، قَالَ: وَكَأْنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ كُلُّكُمُّ عَلَى رَاحِلَتِهِ، وَأَبُوْ بَكْرٍ رِدْفُهُ، وَمَلَأَ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُوبَ، قَالَ: فَكَانَ يُصَلِّىٰ حَيْثُ أَدْرَكَتُهُ الصَّلَاةُ، وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، قَالَ: ثُمَّ إِنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ، فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ، فَجَاوُوا فَقَالَ: ((يَا بَنِي النِّجَّارِ، ثَامِنُونِيْ حَائِطَكُمْ هَذَا)). فَقَالُوا: لا ، وَاللَّهِ! لِا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ. قَالَ: فَكَانَ فِيْهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ كَانَتْ فِيْهِ قُبُورُ الْمُشْرِكِيْنَ، وَكَانَتْ فِيْهِ خِرَبٌ، وَكَانَ فِيْهِ نَخْلٌ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ إِلَّهُ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنْبِشَتْ، وَبِالْخِرَبِ فَسُوِّيَتْ، وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ، قَالَ: فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ قَالَ: وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً. قَالَ: جَعَلُوا يَنْقُلُونَ ذَاكَ الصَّخْرِ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ، وَرَسُولُ اللَّهِ مَا لَكُمْ مَعَهُمْ يَقُولُونَ:

اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الآخِرَهُ فَانْصُرِ الأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِزَّهُ.

[راجع:٤٢٧]

لوگوں کو بلا بھیجا۔ انہوں نے بیان کیا کہ انصار بنی النجار آپ کی خدمت میں تلواریں اٹکائے ہوئے حاضر ہوئے۔راوی نے بیان کیا گویااس وقت بھی وہ منظرمیری نظروں کے سامنے ہے کہ رسول الله مَا اَیْنِ ابْی سواری پرسوار ہیں۔ ابو بمرصدیق رفائفیا اس سواری پر آپ کے پیھیے سوار ہیں اور بنی النجار كانصارآ پ كے جاروں طرف حلقه بنائے ہوئے سكے پيدل حلے جارہے ہیں۔آخرآ پابوالوب انصاری کے گھرے قریب اتر گئے۔راوی نے بيان كيا كه البحى تك جهال بهى نماز كاونت موجاتا ومين آپنماز پڑھ ليتے تے۔ بریوں کے ربوز جہاں رات کو باندھے جاتے وہاں بھی نماز پڑھ کی جاتی تھی۔ بیان کیا کہ پھر حضور مَالَّیْظِ نے معجد کی تعمیر کا تھم فر مایا۔ آپ نے اس کے لئے قبیلہ بنی النجار کے لوگول کو بلا بھیجا۔ وہ حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا:"اے بنوالنجار!ایناس باغ کی قمت طے کرلوء "انہوں نے عرض كيانبين الله كاتم إنهم اس كى قيت الله كے سوااوركى سے نبيس لے سكتے۔ رادی نے بیان کیا کہاس باغ میں وہ چیزیں تھیں جومیں تم سے بیان کروں گا۔اس میں مشرکین کی قبرین تھیں ، کچھاس میں کھنڈر تھا اور مجبوروں کے چنددرخت بھی تھے۔آ مخضرت مَاليَّيْمُ كِحَكم سےمشركين كى قبري اكھاڑ دی گئیں ، جہاں کھنڈر تھا اسے برابر کیا گیا اور کھجوروں کے درخت کاٹ دیئے گئے نداوی نے بیان کیا کہ مجورے تے متجدے قبلد کی طرف ایک قطار میں بطور دیوار رکھ دیئے گئے اور درواز ہمیں (چوکھٹ کی جگہ) چھرر کھ ویئے۔انس ڈالٹیئے نے بیان کیا کہ صحابہ جب پھر ڈھور ہے تھے تو شعر ر معت جاتے تھے آنخضرت مَاليَّنظِم بھی ان کے ساتھ خود پھر ڈھوتے اور صابے جواب میں بیشعر روصت : "اے اللہ! آخرت بی کی خیر، خیر ہے پس توانصاراورمهاجرین کی مددفر ما''

تشویج: اس حدیث کر جمد میں مولانا وحید الزمال موسید نے الفاظ "ویصلی فی مر آبض الغنم-" کا ترجمہ چھوڑ دیا ہے عالبًا مرحوم کا بیہ ہو ہے۔اس حدیث میں بھی ہجرت کا ذکر ہے، یہی باب سے وجہ مناسبت ہے۔

باب: جج کی ادائیگی کے بعدمہاجر کا مکہ میں قیام کرنا کیاہے

بَابُ إِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعُدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ

تشوی: حافظ نے کہاباب کامطلب یہ کہ جس نے فتح کمدے پہلے جرت کی اس کو کمد میں پھرر ہنا حرام تھا۔ مگر جج یا عمرے کے لئے وہاں تشہر سکتا تھا، اس کے بعد تین دن سے زیادہ مخبرنا درست نہ تھا۔اب جولوگ دوسرے مقام سے بہسبب فتنے وغیرہ کے ہجرت کریں تو اللہ کے واسطےانہوں نے کسی ملک کوچھوڑ اہوتو پھروہاں لوٹنا درست نہیں اگر کسی فتنے کی وجہ سے چھوڑ اہوا دراس فتنہ کا ڈرندر ہاہوتو پھروہاں لوٹنا اور رہنا درست ہے۔ (وحیدی)

(۲۹۳۳) مجھے ابراہیم بن حزہ نے بیان کیا، کہاہم سے حاتم بن اساعیل نے بیان کیا ، ان سے عبدالرحلٰ بن حیدز ہری نے بیان کیا ، انہوں نے خلیفه عمر بن عبدالعزیز سے سنا ، وہ نمر کندی کے بھانجے سائب بن یز بدسے دریافت کررے تھے کہ تم نے مکہ بیس (مہاجر کے) مظہرنے کے مسئلہ میں کیا سناہے؟ انہوں نے بیان کیا میں نے علاء بن حضرمی والٹیئے سے سنا۔وہ بیان کرتے تھے رسول اللہ مالینظم نے فرمایا: "مہاجر کو (ج میں) طواف وداع کے بعد تین دن مفہرنے کی اجازت ہے۔''

٣٩٣٣ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةً، قَالَ: حَدَّثَنَا جَاتِم، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرٌ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ، يَسْأَلُ السَّائِبَ ابْنَ أَخْتِ النَّمِرِ مَا سَمِعْتَ فِيْ سُكْنَى مَكَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَا الْكَارَ (الْكَارَكُ لِلْمُهَاجِرِ بَعْدَ الصَّدَرِ)). [مسلم: ٣٢٩٧، ٣٢٩٩؛

نسانی: ۱٤٥٣، ١٤٥٤؛ ابن ماجه: ١٠٧٣]

تشويج: مهاجر سے مرادوہ مسلمان ہیں جو کمہ سے مدینہ چلے مجئے تھے۔ تج پرآنے کے لئے فتح کمہ سے ان کے لئے یہ وقتی تھم تھا کہوہ تج کے بعد مکہ شریف میں تین روز قیام کر کے مدینہ واپس ہوجا کیں۔فتح کمدے بعدیہ سوال ختم ہوگیا، تفصیل کے لئے فتح الباری دیکھتے۔

بَابُ [التَّارِيْخِ مِنْ أَيْنَ أَرَّخُوا باب: اسلامی تاریخ کب سے شروع ہوئی؟ التَّارِيْخَ].

تشيُّوني: "في التوشيح قال بعضهم مناسبة جعل التاريخ قبل الهجرة ان القضايا التي كان يمكن منها اربعة مولده ومبعثه وهجرته ووفاته فلم يؤرخ من الاولين لان كلامنهما لا يخلو عن نزاع في تعيين سنته ولا من الوفاة لما يوقع من الاسف عليه فالحصر في الهجرة وجعل اول السنة محرم دون ربيع لانه منصرف الناس من الحج انتهى_" يخي يقول بعض تاريخ بجرت کے لئے چاراہم معاملات مدنظر ہو سکتے تھے آپ کی پیدائش اور آپ کی بعثت اور ہجرت اور وفات ابتدا کی دو چیزوں میں تاریخ کے تعین میں اختلاف ممکن تھا،اس لئے ان کوچھوڑ دیا گیا۔وفات کواس لئے نہیں لیا کہاس ہے ہمیشہ آپ کی وفات پر تاسف ظاہر ہوتا۔ پس واقعہ ہجرت ہے تاریخ کالعین مناسب ہوا ہجرت کا سندمحرم میں مقرر کیا گیا تھا ای لئے محرم اس کا پہلامہینہ قرار پایا۔خلافت فاروقی کے <u>عاص</u>یس یہ تاریخ کا مسئلہ سامنے آیا جس پر ا كابر صحابه وكألفتان في جرت ساس كومقرر كرف كامشوره دياجس پرسب كالقاق موكيا - اكابر صحابه تفافقان في تست كريمه: ﴿ لَمَسْ جِدْ أَيْسَ عَلَى التَّقُواى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ ﴾ (٩/ التوبة :١٠٨) ع جرت كى تاريخ نكالى كديمي وه دن بين جن مين اسلام كى ترقى كادورشروع بوااورامن ع مسلمانون كو تبليغ اسلام كاموقع ملااورمجدقباكى بنيادر كلى كى من اول يوم ساسلامى تاريخ كااول دن كم محرم سنجرى قرار پايا ـ

(۳۹۳۳) ہم سے عبداللہ بن سلم تعنی نے بیان کیا ، کہا ہم سے عبدالعزیز ٣٩٣٤ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةً ، قَالَ: بن ابوحازم نے بیان کیا،ان سے ان کے والدسلمہ بن وینار نے ،ان سے حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ سَهْل بْن سبل بن سعدساعدی والنفو نے بیان کیا کہ تاریخ کا شار نبی کریم من النوام کی سَعْدٍ، قَالَ: مَا عَدُّوْا مِنْ مَبْعَثِ النَّبِيِّ عَلْكُمُّ

وَلَا مِنْ وَفَاتِهِ، مَا عَدُّوا إِلَّا مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِيْنَةَ. نبوت كسال سے موااور نه آپ كی وفات كسال سے بلكه اس كاشار مدينه كی جرت كسال سے موا

تشون : ابن جوزی نے کہاجب دنیا میں آبادی زیادہ ہوگئ تو حضرت آ دم علینیا کے دقت سے تاریخ کا شار ہونے لگا اب آدم سے لے کرطوفان نوح سے سے کرطوفان نوح سے حضرت ایرا ہیم علینیا کے آگ میں ڈالے جانے تک دوسری اوراس دقت سے حضرت ہوسف علینیا تک تیسری۔ قبال سے حضرت موئ علینیا تک چوشی وہال سے حضرت موئ علینیا تک چوشی اوران سے حضرت ماؤی علینیا تک چوشی اوروہال سے حضرت موئ علینیا تک جس میں ہوگئ تھی اوروہال سے حضرت عیسی علینیا تک میں ہوگئ تھی ہوگئی کی جمرت سے شروع ہوتی ہے گو جمرت رہے الاول میں ہوگئی تھی مرسال کا آغاز محرم سے رکھا۔ یہودی بیت المقدس کی ویرانی سے اور نساری حضرت میں علینیا کے اٹھ جانے سے تاریخ کا حساب کرتے ہیں۔

(۳۹۲۵) ہم سے مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن ذریع نے بیان
کیا، کہا ہم سے معمر نے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے عروہ نے اور
ان سے حضرت عائشہ ڈگا ٹھٹا نے بیان کیا کہ (پہلے) نماز صرف دور کعت
فرض ہوئی تھی چرنی کریم مُلا ٹیٹی نے ہجرت کی تو وہ فرض رکعات چار
رکعات ہوگئی۔ البتہ سفر کی حالت میں نماز اپنی حالت میں باتی رکھی گئی۔
اس دوایت کی متابعت عبدالرزاق نے معمر سے کی ہے۔

تشويج: روايت يس جرت كاذكر باب يرى وجمنا سبت ب

بَابُ قُولِ النَّبِيِّ مَاللَّكَامَ :

((اللَّهُمَّ أَمْضَ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ)) وَمَرْثِيَتِهِ لِمَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ.

٣٩٣٥ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ

زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ

عُرْوَةً، عَنْ عَائِشَةً قَالَتْ: فُرِضَتِ الصَّلَاةُ

رَكْعَتَيْن، ثُمُّ هَاجَرَ النَّبِيُّ مَثَّلِكُمُ فَفُرِضَتْ

أَرْبَعًا، وَتُرِكَتْ صَلَاةُ السَّفَرِ عَلَى الأَوْلَى.

تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ. [راجع: ٣٥٠]

٣٩٣٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِر بْنِ سَعْدِ ابْنِ مَالِكِ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِر بْنِ سَعْدِ ابْنِ مَالِكِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: عَادَنِي النَّبِي مُلْكُمُّ ابْنِ مَالِكِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: عَادَنِي النَّبِي مُلْكُمُّ مِنْ عَرَضِ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! بَلَغَ عَلَى الْمَوْتِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى، وَأَنَا ذُوْ مَالٍ وَلَا يَرِثُنِيْ إِلَّا ابْنَةً لِيْ وَاجِدَةً، أَفَأَتُصَدَّقُ بِشُطْرِهِ يَرِثُنِيْ إِلَّا ابْنَةً لِيْ وَاجِدَةً، أَفَأَتُصَدَّقُ بِشَطْرِهِ مَالِيْ؟ قَالَ: ((النَّلُثُ يَا سَعْدُ! وَالنَّلُثُ كَثِيْرٌ، إِنَّكَ أَنْ مَالِ وَلَا تَذَوَ هُوَ اللَّهُ عَلَا اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَلَا اللَّهُ الْمَوْتِ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللَّهُ الْمَوْتِ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ ا

باب: نبي كريم مَنْ النَّهُ مِنْ كي دعا:

''اے اللہ! میرے اصحاب ٹی اُلٹی کی جمرت قائم رکھ۔'' اور جومہا جر مکہ میں انتقال کر گئے ، ان کے لئے آپ کا اظہار دنج کرنا۔

سند الراہم ہم ہے کی بن قرعہ نے بیان کیا ، کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا ، کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا ، ان سے عامر بن سعد بن مالک نے اور ان سے ان کے والد سعد بن ابی وقاص رفیاتی نے بیان کیا کہ نی کریم سکی تیاتی کیا ۔ ہی کریم سکی تیاتی کیا کہ ہی کریم سکی تیاتی کیا ہے۔ اس محجة الوداع والد سعد بن ابی وقاص رفیاتی کی کے لئے تشریف لائے ۔ اس مرض میں میر سے بیخ کی کوئی امید نہیں رہی تھی ۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مرض کی شدت آپ خود ملاحظہ فر مار ہے ہیں ، میر سے پاس مال بہت ہے اور صرف میری ایک لڑکی وارث ہے تو کیا میں اپنے دو تہائی مال کا صدقہ کردوں؟ آخضرت منی تیاتی وارس کے نہیں ۔ ''میں نے عرض کیا پھر آدھے کا کردو، یہی بہت ہاگی کا کردو، یہی بہت ہاگر آدھے کا کردو، یہی بہت ہاگر اور بی والد کو مال دار چھوڑ کر جائے تو بیاس سے بہتر ہے کہ انہیں عتاق تو اپنی اولاد کو مال دار چھوڑ کر جائے تو بیاس سے بہتر ہے کہ انہیں عتاق تو اپنی اولاد کو مال دار چھوڑ کر جائے تو بیاس سے بہتر ہے کہ انہیں عتاق

چھوڑے اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔'' احمد بن یونس نے بیان کیا ،ان سے ابراہیم بن سعد نے کہ ' تم اپنی اولا دکوچھوڑ کر جو پچھ بھی خرچ کرو گے اوراس سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی مقصود ہوگی تو اللہ تعالیٰ تمهیں اس کا تواب دے گا، الله تمهیں اس لقمہ پر بھی تواب دے گا جوتم اپنی بوی کے مندمیں ڈالو۔' میں نے بوچھا: یارسول اللہ! کیا میں اپنے ساتھیوں ہے چیچے مکہ میں رہ جاؤں گا۔ آنخضرت مُلَّاثِیْنِ نے فرمایا: ''تم پیچھے نہیں رہو سے اورتم جوبھی عمل کرو کے اور اس سے مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا مندی ہوگی تو تمہارامر تبداس کی وجہ سے بلند ہوتارہے گا اور شایدتم ابھی بہت دنوں تک زندہ رہو گے تم ہے بہت ہے لوگوں (مسلمانوں) کونفع پہنچے گا اور بهتوں کو (غیرمسلموں کو) نقصان ہوگا۔اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت پوری کردے اور انہیں الٹے پاؤں واپس نہ کر (شمہوہ ہجرت کوچھوڑ کراپنے گھروں گوواپس آ جا کمیں)''البنة سعد بن خولہ نقصان میں پڑ گئے۔رسول الله مَا الله عَلَيْمُ اس كا افسوس كرتے تھے كيونكه وه (جرت كے بعد) چرمكه ميں ہی انتقال کر میا تھا۔اوراحد بن بینس اورموی بن اساعیل نے اس حدیث کو ابراہیم بن سعد ہے روایت کیااس میں (اپنی اولا د'' ذریت'' کوچھوڑو کے بجائے)'' تم اینے دارتوں کوچھوڑ و''بیالفاظ مرد**ی ہ**یں۔

يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ). قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ: ((أَنْ تَلَوَ دُرِّيَّتَكَ، وَلَسُتَ بِنَافِقِ نَفْقَةً تَبَيْعِي بِهَا وَجُهَ اللَّهِ إِلَّا آجَرَكَ اللَّهُ بِهَا، حَتَّى اللَّقُمَةَ تَجْعَلُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ)). بُهَا، حَتَّى اللَّقُمَةَ تَجْعَلُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ)). قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أُخَلَفُ بَعْدَ أَصْحَابِيْ؟ قَالَ: ((إِنَّكَ لَنْ تُحَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا عَمَلًا تَبَيْعِيْ بِهِ وَجُهَ اللَّهِ إِلاَّ ازْدَدْت بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً، وَلَعَلَّكَ تُحَلَّفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقُواهُ، وَيُضَرَّ بِهِ وَبُعَةً وَرِفْعَةً، بِكَ آخَرُونَ، أَللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجُرَتَهُمْ، وَلَا تَرُدُقُمُ عَلَى أَعْقَابِهِمْ)) لَكِن الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةً يَرْثِيْ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ اللَّهُ الْمُؤْلِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةً يَرْثِيْ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ اللَّهِ الْمُؤْلِسُ مَعْدُ بْنُ خَوْلَةً يَرْثِيْ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ اللَّهُ الْمُؤْلِسُهُ الْمُولُ اللَّهِ اللَّهِ الْكَائِسُ وَمُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيْمَ: ((أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ)). ومُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيْمَ: ((أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ)).

تشوج: جن الوداع میں حضرت سعد بن ابی وقاص رفائنو بیار ہوگا اور بیاری شدت پکڑ کی تو انہوں نے نبی کریم منافیقیم سے زعدگ سے ماہیں ہوکر این ترکہ کے بارے میں سائل معلوم کیے نبی کریم منافیقیم نے ان کوسائل سجھائے اور ساتھ ہی تسی دلائی کہ ابھی تم عرصہ تک زندہ رہو گے اور ایسانی ہوا کہ حضرت سعد دلائنیز بعد میں چالیں سال زندہ رہ براق فی کیا اور بہت سے لوگ ان کے باتھ پر سلمان ہوئے ،ان کے بہت سے لڑے بھی پیدا ہوئے ۔ حدیث پر فور کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام مسلمانوں کو تنگ دست مفلس قلاش بننے کی بجائے ٹیادہ سے زیادہ حلال طور پر کما کر دولت مند بنے کی تعلیم دیتا ہے اور بر ور وغیت ولاتا ہے کہ اسپام مسلمانوں کو تنگ دست مفلس قلاش بننے کی بجائے ٹیادہ سے زیادہ حلال طور پر کما کر دولت مند کے نقلیم دیتا ہے اور بر ور وغیت ولاتا ہے کہ اسپام مسلمانوں کو تنگ دی کی حالت میں چھوڑ کر انقال نشر میں بینی پہلے سے ہی محنت و مشقت کر سے خوالی کا مقابلہ کر میں سے مور ایسی ترق کر میں کہ مر نے کے بعد ان کی اولا و تنگ دی بیتا بھی منہ ہور محدث فرماتے ہیں:" لا خیر فی من لا یوبلہ جمع الممال من حلہ یکف به وجهہ عن الناس ویصل به رحمه ویش کوئی خوبی ہیں ہے جو طال طریق سے مال جمع نہ کرے جس کے ذریعہ لوگوں سے اپنی آبرو کی مخاطت کرے اور منافی خوبی ہیں ہے جو طال طریق سے مال جمع نہ کرے جس کے ذریعہ لوگوں سے اپنی آبرو کی مخاطت کرے اور منافی خوبی ہیں ہے جو طال طریق سے مال جمع نہ کا تول ہے:" کانوا یو ون السمعة عونا علی الدین۔" بردگان وین خوش حالی کو دین کے یہ دگار خیال کرتے ہے امام سمجی میں ان اور کرتی ہے جا بتا ہے کہ ہر مسلمان مال دار ہوجو سالا نہ نیادہ سے زان دیں موسی کا ہتھار ہے۔ (ازمنہائ القاصد میں ہوں) قرآن مجمع کیا جائے یا انسان کو اسلام اور ایکان سے عافل کروے تو آبیا مال اگر حرام طریق سے جسے تھے کہا جائے یا انسان کو اسلام اور ایکان سے عافل کروے تو آبیا مال انگر کرام طریق سے جسے تھے کہا جائے یا انسان کو اسلام اور ایکان سے عافل کروے تو آبیا مال انگر کرام طریق سے جسے تھا کہا کو اسلام اور ایکان سے عافل کروے تو آبیا مال انگر حرام طریق سے جسے تھا کہا کہا دیادہ وی دور کو تا داک کرے۔ ان مال انگر حرام طریق سے جسے کہا جائے یا انسان کو اسلام اور ایکان سے عافل کروے تو آبیا مال انگر حوالے کو تائی کی مصل کو میں کو کو تائی کی میں کو تو انسان کو اسلام کی دور کو تائی کی کو تائی

لعنت ٢-وفقنا الله لما يجب ويرضى - أرس

بَابٌ: كَيْفَ آخَى النَّبِيُّ مُلْكَةً أَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ

وَقَالَ عَلِّدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفِ: آخَى النَّبِيُّ مَكْ الْمَدِيْنَةَ. بَيْنِي وَبِيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ. وَقَالَ أَبُوْ جُحَدِٰفَةَ: آخَى النَّبِيُّ مَكْنَا الْمَدِيْنَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ.

باب: نی کریم مَنَّالِیُمُ نے اپنے صحابہ کے درمیان کس طرح بھائی جارہ قائم کرایا تھا

ادرعبدالرحمٰن بن عوف وظائفتُ نے فرمایا کہ جب ہم مدیدہ بجرت کرے آئے تو نبی مظاففتُ نے میرے اور سعد بن رہیج انساری وٹائٹٹ کے درمیان بھائی چارہ کرایا تھا۔ ابو جحیفہ (وجب بن عبدالله وٹائٹٹ) نے کہا نبی مظافیاً نے سلمان فاری اور ابودرداء کے درمیان بھائی چارہ کرایا تھا۔

تشوج : کتے ہیں بھائی بھائی بنانا و دہار ہوا تھا ایک ہار مکہ میں مہاجرین میں اس دفعہ ابو بکر بھرکو، اور حز ہ ،زید بن حارثہ کو اور حنیان عبدالرحمٰن بن عوف کو اور زبیر ، ابن مسعود کو اور عبیدہ ، بلال کو اور مصعب بن عمیر ، سعد بن ابی وقاص اور ابوعبید ہ ، سالم مولی ابی حذیفہ کو اور سعید بن زید ، طلحہ ڈیکٹٹٹر کو آپ نے بھائی بھائی بنا دیا تھا۔ حضرت علی دانشنز ہیکا ہے کرنے آپ تے تو آپ نے ان کو اپنا بھائی بنایا دوسری بار مدید میں ہوا مہاجرین اور انصار میں ۔ (دحیدی)

ابتدایش موّا خات ترکہ میں میراث تک پینی گئی گئی لینے مند ہوئے بھائیوں کومرنے والے بھائی کے ترکہ میں حصد یا جانے لگا تھا مگر واقعہ بدر کے بعد آیة کریمہ: ﴿ وَأُولُوا الْأَرْ حَامٍ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضِ ﴾ (٣٣/الاحزاب: ٢) نازل ہوئی جس سے ترکہ میں حصہ صرف حقیقی وارثوں کے لئے مخصوص ہوگیا۔ مدینہ میں موّا خات ہجرت کے پانچ ماہ بعد کرائی گئی ہی۔

٣٩٣٧ - حَدَّنَا مُحَمَّدُ بَنُ يُوسُف، قَالَ: حَدَّنَنَا (٣٩٣٧) بم عَيْمِ الْمُونِينَةَ فَآخَى عَيْمِ الْمُلِينَةَ فَآخَى كياكه جبعدالرطن عَبْدالرَّحْمَن بْنُ عَوْفِ الْمَدِيْنَةَ فَآخَى كياكه جبعبالرطن النَّبِي طَلِيبًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَالْكُالِمُ اللهُ كَالَ كَالِمُ اللهُ عَلْمُ اللهُ لَكَ كَمَاكُ اللهُ اللهُ اللهُ لَكَ كَمَالَ اللهُ اللهُ اللهُ لَكَ كَمَالَ اللهُ اللهُ اللهُ لَكَ كَمَالَ اللهُ اللهُ

بَابُ

تشورج: اس مدیث سے انصار کا یثار اورمها جرین کی خود داری روز روش کی طرح ظاہر ہے کدوہ کیسے پختہ کارمسلمان تھے۔اس مدیث سے تجارت کی مجمی ترغیب فابرب الله باك على كوفصوصا توفيق دے كدوواس برغوركرك الب مستقبل كافكركري - أنسو

سايب

(٣٩٣٨) محص حاربن عرفي بيان كيا، كهاجم سے بشربن مفضل في ٣٩٣٨ـ حَدَّثَنِيْ حَامِدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ بِشْرِ ان سے حمید طویل نے بیان کیا اور ان سے انس طالعی نے کہ جب عبداللہ ابْنِ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدً، قَالَ: حَدَّثَنَا بن سلام والشيئ كورسول الله مَاللينيم كمدينة ن كي خبر بوكي تووه آب سے أَنْسٌ، أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ سَلَامٍ، بَلَغَهُ مَقْدَمُ النَّبِيِّ مُلْكُكُمُ چندسوال کرنے کے لئے آئے۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ سے تین الْمَدِيْنَةَ، فَأَتَاهُ يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ، فَقَالَ: چیزوں کے متعلق پوچھوں گاجنہیں نبی کے سوااور کوئی نہیں جانتا۔ قیامت إِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ كسب سے بہلى نشانى كيا ہوگى؟ الل جنت كى ضيافتسب سے بہلےكس مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟ وَمَا أَوَّلُ طَعَامِ کھانے سے کی جائے گی؟ اور کیابات ہے کہ بچیمھی باپ پر ہوجا تا ہے اور يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ؟ وَمَا بَالُ الْوَلَدِ يَنْزِعُ إِلَى مجھی ماں بر؟ حضور مَنْ النَّیْمُ نے فرمایا: ' جواب ابھی مجھے جرئیل نے آ کر أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ؟ قَالَ: ((أَخْبَرَنِي بِهِ جِبْرِيلُ بتایا ہے۔ "عبدالله بن سلام نے کہا کہ سد ملاکله میں یہود یوں کے دہمن آنِفًا)). قَالَ ابْنُ سَلَامٍ: ذَاكَ عَدُوٌّ الْيَهُوْدِ مِنَ ہیں۔ آپ نے فرمایا:'' قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جوانسانوں کو الْمَلَائِكَةِ. قَالَ: ((أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی ۔جس کھانے سے سب سے فَنَارٌ تَحْشُرُهُمْ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ، يهله الل جنت كي ضيافت موكى وه محصلي كي كليم كابزها موالكرا موكا (جونهايت وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ، فَزِيَادَةُ لذیذ اورزود مضم موتاب) اور بچه باپ کی صورت پراس وتت جاتا ہے كَبِدِ الْحُوْتِ، وَأَمَّا الْوَلَدُ ۚ فَإِذَا سَبَقَ مَاءُ جب ورت کے پانی پر مرد کا پانی غالب آجائے اور جب مرد کے یانی پر الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ، وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ عورت كاياني غالب آجائے تو بچه مال پرجاتا ہے۔ "عبداللد بن سلام راللفظ الْمَرْأَةِ مَاءَ الرَّجُلِ نَزَعَتِ الْوَلَدَ)). قَالَ: نے کہا: میں گوائی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبور نہیں اور گواہی دیتا أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ . مول كرآب الله كرسول بين - كرانهون في عرض كيا: يارسول الله! غَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اللَّهِ أَنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٍّ ، يبودي برے بہتان لگانے والے لوگ بين ،اس لئے آپ اس سے بہلے فَسَلَهُمْ عَنِّي قَبْلَ أَنْ يَعْلَمُوا بِإِسْلَامِي، كدمير _اسلام ك بار _ مين أنبيل كي معلوم بوءان سے مير معلق فَجَاءَ تِ الْيَهُودُ فَقَالَ النَّبِيُّ مَكْكُمٌ: ((أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُاللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فِيْكُمْ)). قَالُوا: خَيْرُنَّا دریافت فرماکیں ۔ چنانچہ چند یہودی آئے تو آپ نے ان سے فرمایا: " تنهاری قوم میں عبداللہ بن سلام کون ہیں؟ " وہ کہنے گگے کہ ہم میں سب وَابْنُ خَيْرِنَا وَأَفْضَلُنَا وَابْنُ أَفْضَلِنَا. فَقَالَ النَّبِيُّ مَكْ لَكُمَّ : ((أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ب بہتر اورسب سے بہتر کے بیٹے ہیں، ہم میںسب سے افضل اورسب ے افضل کے بیٹے ۔آپ نے فرمایا:'' تہمارا کیا خیال ہے اگر وہ اسلام سَلَامِ)). قَالُوْا: أَعَاذَهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ. فَأَعَادَ

عَلَيْهِمْ، فَقَالُوا مِثْلَ ذَلِكَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ عَبْدُاللَّهِ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّاللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ . قَالُوْا: شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا. وَتَنَقَّصُوهُ. قَالَ: هَذَا كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! [راجع: ٣٣٢٩]

لے آئیں؟''وہ کہنے گے اس سے اللہ تعالی انہیں اپنی پناہ میں رکھے۔ حضور مَنَافِيْظُ فِي فِي دوبارہ ان سے يہي سوال كيا اور انہوں نے يہي جواب دیا۔اس کے بعدعبداللد بن سلام طالفن باہر آئے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں كەاللەكے سواكوئى معبودنېيى اور يەمجمە (مَنَّالَتْيَمُ)اللەكے رسول بى _اب دە کہے گئے یہ تو ہم میں سب سے بدتر آ دی ہیں اورسب سے بدتر باپ کابیٹا ہے ۔ فورا ہی برائی شروع کردی عبداللہ بن سلام ڈالٹی نے عرض کیا يارسول الله! اس كالمجھے ڈرتھا۔

تشویج: کدیبودی جب میرے اسلام کا حال میں محتو پہلے ہی ہے براکہیں محتو آب نے بن لیا،ان کی بے ایمانی معلوم ہوگئی پہلے و تعریف کی جب اپنے مطلب کے خلاف ہوا تو برائی کرنے لگے۔ بے ایمانوں کا یہی شیوہ ہے جوفض ان کے مشرب کے خلاف ہودہ کتنا بھی عالم فاضل صاحب ہنراچھافخص ہولیکن اس کی برائی کرتے ہیں۔اب تو ہرجگہ بیآ نت پھیل گئی ہے کہ اگر کوئی عالم فاضل فخص علائے سوء کا ایک مسئلہ میں اختلاف کرے تو بس اس کے بارے فضائل اور کمالات کواکی طرف ڈال کراس کے دشمن بن جاتے ہیں جواد بارو تنزل کی نشانی ہے۔اکثر فقہی متعصب علامجھی اس مرض يس كرفآري -الاماشاء الله-

> ٣٩٣٩، ٣٩٤٠ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو، سَمِعَ أَبَّا الْمِنْهَالِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مُطْعِمٍ، قَالَ: بَاعَ شَرِيْكَ لِي دَرَاهِمَ فِي السُّوقِ نَسِيْتَةً فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللَّهِ! أَيصْلُحُ هَذَا؟ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ! وَاللَّهِ لَقَدْ بِغُتُهَا فِي السُّوْقِ فَمَا عَابَهُ أَحَدٌ، فَسَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ مُلْتُكُمُّ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ هَذَا الْبَيْعَ، فَقَالَ: ((مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ، وَمَا كَانَ نَسِينَةً فَلَا يَصْلُحُ)).

وَالْقَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَسَلْهُ فَإِنَّهُ كَانَ أَعْظَمَنَا تِجَارَةً، فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَقَالَ مِثْلَهُ. [راجع: ٢٠٦٠،٢٠٦٠] وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: فَقَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ مُكْلِكُمُ الْمَدِيْنَةَ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ ، وَقَالَ: نَسِيْنَةً إِلَى الْمُوْسِمِ أُوِ الْحَجِّ.

(۳۹۳۹،۴۰۰) ہم سے علی بن عبداللہ بن مدینی نے بیان کیا ، کہا ہم سے سفیان بن عیبینے نے بیان کیا ، ان سے عمرو بن دینار نے ، انہوں نے ابو منهال (عبدالرحلن بن مطعم) ہے سا عبدالرحلن بن مطعم نے بیان کیا کہ میرے ایک ساتھی نے بازار میں چند درہم ادھار فروخت کیے ہیں، میں ن اس سے کہا سمان اللہ! کیا بیجائز ہے؟ انہوں نے کہا سمان اللہ ! اللبكى فتم كەمىں نے بازار میں اسے بچا توكسى نے بھى قابل اعتراض نہیں سمجھا۔ میں نے براء بن عازب واللہ اللہ اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بیان كيانى كريم مَا لِيَامُ جب (جرت كرك مدينه) تشريف لائ توجم اس طرح خريد وفروخت كياكرت تص حضور مَا يَتْنِيمُ نِ فرمايا ' خريد وفروخت كى اس صورت ميں اگر معاملہ دست بدست (نفذ) ہوتو كوئي مضا يقتنبين کیکن اگرادھار پرمعاملہ کیا تو پھریہ صورت جائز نہیں۔''اور زیدین ارقم ہے بھی مل کراس کے متعلق ہو چھالوتو انہوں نے بھی یہی کہا کہ سفیان نے ایک مرتبه اول بیان کیا که بی کریم مظافیظ جب مارے یہاں مدین تشریف لائے تو ہم (اس طرح کی) خرید و فروخت کیا کرتے تھے اور بیان کیا کہ ادهارموسم تک کے لئے یا (بول بیان کیا کہ) جج تک کے لیے۔ تشویج: یدیج جائز نبیں ہے کوئکہ تع صرف میں تقابض ای مجلس میں ضروری ہے، جیسے کہ کتاب البوع میں گزر چکا ہے، آخر حدیث میں راوی کو شك بے كموسم كالفظ كہايا ج كا،مطابقت باب اس سے نكالى كەنى كريم مَثَا الْفِيْ مدينة تشريف لائے -

> بَابُ إِنَّيَانِ الْيَهُوْدِ النَّبِيِّ النَّبِيِّ النَّبِيِّ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ

﴿هَادُوا﴾ [البقرة: ٦٢] صَارُوا يَهُوْدُا وَأَمَّا قَوْلُهُ: ﴿هُدُنّا﴾ [الاعراف: ١٥٦] تُبْنَا. هَائِدٌ

٣٩٤١ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَّةً، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً، عَنِ النَّبِيِّ مُثْلِثُهُمْ قَالَ: ((لَوْ آمَنَ بِي عَشَرَةٌ مِنَ الْبِيهُوْدِ لْآمَنَ بِي الْيَهُودُدُ)). [مسلم: ٥٠٠٨]

الم تين توتمام يبودمسلمان موجاتے " تشويج: مطلب يه ي كمير عديدين آنے كے بعد اگر دس يبودى بعى مسلمان بوجاتے تو دوسرے تمام يبودى بعى ان كى ديكھاديكھى مسلمان ہو جاتے۔ ہوا یہ کہ جب آپ مدین تشریف لائے تو صرف عبداللہ بن سلام بڑائٹی مسلمان ہوئے باتی دوسرے سردار یہود کے جیسے ابو یاسراور هی بن اخطب اور کعب بن اشرف، رافع بن الی الحقیق، بی نضیر میں ہے اور عبداللہ بن صنیف اور قاص اور رفاعہ، بنی تعیقاع میں سے زبیر اور کعب اور شومل بی قر بظه میں سے بیسب خالف رہے۔ کہتے ہیں ابو یاس آپ کے پاس آ یا اور اپن قوم کے پاس جاکران کو سمجھایا، بیسسے پیفیرون پیفیر ہیں جن کا ہم انتظار کرتے تھے۔ان کا کہنا مان لولیکن اس کے بھائی نے مخالفت کی اور تو م کے لوگوں نے بھائی کی مخالفت کی وجہ سے ابو یاسر کا کہنا نہ سنا اور میمون بن یامین ان بیود یوں میں ہے مسلمان ہوگیا۔اس کا بھی حال عبداللہ بن سلام دائنٹو کا ساگز را۔ پہلے تو یہود یوں نے بڑی تعریف کی جب معلوم ہوا کیمسلمان ہو میاتو گلےاس کی برائی کرنے۔(دحیدی)

> ٣٩٤٢ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ أَوْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِاللَّهِ الْغُدَانِيِّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَسَامَةً، أَخْبَرَنَا أَبُوْ عُمَيْسٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوْسَى قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ مُلْتُكُمُّ الْمَدِيْنَةَ وَإِذَا أَنَاسٌ مِنَ الْيَهُوْدِ يُعَظِّمُوْنَ عَاشُوْرَاءَ وَيَصُوْمُوْنَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ مُلْكُامًا: ((نَحْنُ أَحَقُّ بِصَوْمِهِ)).

(٣٩٣٢) محص احد يامحر بن عبيدالله غداني في بيان كيا، كهاجم سعماد بن اسامه نے بیان کیا کہ انہیں ابوعمیس نے خبردی ، انہیں قیس بن مسلم نے، انہیں طارق بن شہاب نے اوران سے ابوموی اشعری والنے نے بیان كياجب ني كريم مَا الله المريد تشريف لائة توآب في ويكها كم يبودى عاشوراء کے دن کی تعظیم کرتے ہیں اور اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ نبی اكرم مَنَا يَنْفِيمُ نِه فرمايا : " بهم اس دن روزه ركھنے كے زياده حق وار بيں -" چنانچيآ پ نے اس دن كےروزے كا حكم ديا۔

باب: جب نبي كريم مَالِنَيْنِم مدينة تشريف لائة تو

سورہ بقرہ میں لفظ ﴿ هَادُوا ﴾ كے معنى بيں كه يبودى موت اور سوره

امراف میں ﴿ هُدُنا ﴾ تُبنا كم عنى ميں ہے (ہم نے توب كى) اى سے

(۳۹۴۱) ہم ہے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا ، کہا ہم سے قرہ بن خالد نے

بیان کیا ،ان سے محد بن سیرین نے اور ان سے ابو ہریرہ داللہ نے کہ نی

كريم مَن الليام من في المان من ميودي (احبار وعلا) محمد برايمان ك

آپ کے پاس میودیوں کے آنے کابیان

هَائِدٌ كَمِعنى تائب يعنى توبدكرنے والا-

فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ. [راجع: ٢٠٠٥] تشويج: اس مديث من ني كريم من النيام كل مدينه من تشريف آورى كاذكر ب-باب كامطلب اى سے نكلا - بعد ميں رسول كريم من النيام في ما يجو مسلمان عاشورا کاروزہ رکھاہے چاہیے کہ یہودیوں کی مخالفت کے لئے اس میں نویں یا گیار ہویں تاریخ کے دن یعنی ایک روز واور بھی رکھ لیس۔اب

بدروز ور کھناسنت ہے۔

٣٩٤٣ حَدَّثَنَا زِيَادُ بِنُ أَيُوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أُخْبَرَنَا أَبُوْ بِشْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ مَا لِنَّا عَمْ الْمَدِيْنَةَ وَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ، فَسُيْلُوا عَنْ ذَلِكَ، فَقَالُوا: هَذَا هُوَ الْيَوْمُ الَّذِي أَظْفَرَ اللَّهُ فِيْهِ مُوْسَى وَبَنِيْ إِسْرَائِيْلَ عَلَى فِرْعَوْنَ، وَنَحْنُ نَصُوْمُهُ تَعْظِيْمًا لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مُلْكُمَّ إِنْ ((نَحْنُ أُولَى بِمُوسَى مِنكُمُ)). ثُمَّ أَمَرَ بِصَوْمِهِ. [راجع: ٢٠٠٤] ٣٩٤٤ حَدِّثْنَا عَبْدَانُ، قَالَ: حَدِّثْنَا عَنْدُاللَّه، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةً، عَنْ عَبْدِاللَّهِ ابن عَبَّاسِ أَنَّ النَّبِيِّ مَلْكُلُّمُ كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَهُ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُوُّوسَهُم، وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يُسْدِلُونَ رُوُّوسَهُمْ، -وَكَانَ النَّبِيُّ مَا لِنَّكُمُ الْمُحِبُّ مُوَّافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَّا

لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ، ثُمَّ فَرَقَ النَّبِيِّ مَا لِنَّكُمُ

(۳۹۴۳) ہم سے زیاد بن ابوب نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے مشیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے مشیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو بشر جعفر نے بیان کیا، ان سے سعید بن جبیر نے اوران سے ابن عباس ڈاٹٹہ نانے بیان کیا کہ جب نی کریم مثالی کے اس میں مثالی کے دن روز ہدین تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ یہودی عاشوراء کے دن روز ہدین ترکھتے ہیں۔ اس کے متعلق ان سے بوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ بیدوہ دن ہے جس میں اللہ تعالی نے مولی قائی آا اور بنی اسرائیل کوفرعون پر فتح عنایت ہے جس میں اللہ تعالی نے مولی قائی آا اور بنی اسرائیل کوفرعون پر فتح عنایت فرمائی تھی چنا نچراس دن کی تعظیم میں روز ہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ مثالی کے فرمایا: ''ہم مولی قائی ہے تمہاری بنسبت زیادہ قریب ہیں۔' اور آپ نے اس دن رادز ہ رکھنے کا تھی دیا۔

سعبدالله بن الماس مع عبدالله بن المهول نے کہا ہم سے عبدالله بن مبارک نے بیان کیا ، انہوں نے کہا ہم سے عبدالله بن مبارک نے بیان کیا ، انہوں نے کہا کہ ہم سے یونس نے ، ان سے زہری نے بیان کیا ، کہا مجھ کوعبیدالله بن عبدالله بن عتب نے ان سے عبدالله بن عبال الله بن کریم مَالَّةُ الله میں الله بیشانی پر لئکا دیت تھے اور اہل کتاب بھی اپنے سروں کے بال پیشانی پر لئکا کے دہتے دیتے تھے ۔ جن امور میں بی کریم مَالَّةُ اللهُ کو (وقی کے زریعہ) کوئی علم بیس ہوتا تھا آپ ان میں اہل کتاب کی موافقت پند ذریعہ) کوئی علم بیس ہوتا تھا آپ ان میں اہل کتاب کی موافقت پند

ر أَسَهُ. [راجع: ٥٥٨] تشوى : شايد بعد من آپ كواس كافتكم آخميا موگا- پيشاني پر بال افكانا آپ نے چھوڑ ديا اب بينصار كا كاطريق روهميا ہے مسلمانوں كے لئے لازم بے كەمرف البيخ رسول كريم مَكَافِيْظِم كاطور طريق چال چلن افتيار كريں اور دومروں كى غلط رسموں كو ہرگز افتيار نذكريں۔

تشريج: عيد انبول في كريم من النظم كينوت كالكاركياراس مديث كي مناسبة باب مشكل بيدين في كها كل مديث بس الل كتاب كا

ذكرب،اس مناسب سے حضرت ابن عباس والفخا كا اثر بيان كرويا۔

یہود یوں کی جس بری خصلت کا یہاں ذکر ہوا، یہی سب عام صلمانوں میں بھی پیدا ہو چی ہے کہ بعض آیتوں پڑھل کرتے ہیں اور مملا بعض کو جیلاتے ہیں بعض سنتوں پڑھل کرتے ہیں بعض کی خالفت کرتے ہیں عام طور پر مسلمانوں کا یہی حال ہے نبی کریم مثل ہے ہی خرما دیا تھا کہ میری امت بھی یہود یوں کے قدم بہقدم مطل کی، وہی حالت آج ہورہی ہے۔ رحم الله علینا۔

بَابُ إِسُلامٍ سَلْمَانَ الْفَارِسِيّ

٣٩٤٦ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيْقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ أَبِيْ؛ حِ: وَحَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، أَنَّهُ تَدَاوَلَهُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ رَبِّ إِلَى رَبِّ.

٣٩٤٧ حَلَّثُنَا مُحَمَّدُ بَنُ يُوسُفَ، الْبَيْكَنْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَوْفِ، عَنْ أَبِيْ غُثْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَلْمَانَ يَقُولُ: أَنَا مِنْ رَامَ هُرْمُزَ.

٣٩٤٨ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكِ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَخْبَرَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عَاصِمِ الأَحْوَلِ، عَنْ أَبِيْ عَوْانَةَ، عَنْ عَاصِمِ الأَحْوَلِ، عَنْ أَبِيْ غَيْمَانَ، قَالَ: فَتْرَةٌ بَيْنَ عِيْسَى وَمُحَمَّدِمُ اللَّهُ السِتُمانَةِ سَنَةٍ.

باب: سلمان فارس والنيئة كايمان لان كاواقعه (۳۹۳۲) محصص بن عمر بن شقيق في بيان كيا، كها بم المحمم في بيان كيا كها بم المحمم في بيان كيا كه مرب والدسليمان بن طرخان في بيان كيا (دوسرى سند) اور بم سے ابوعثان نهدى في بيان كيا، كها من في سناسلمان فارى دائمة

ے کہ ان کو پچھا و پردس آ دمیوں کے ہاتھوں بیچا اورخریدا گیا۔
(۳۹۴۷) ہم سے محربن یوسف بیکندی نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن عید نہ نے بیان کیا، ان سے عوف اعرائی نے، ان سے ابوعثان نہدی نے بیان کیا، کہا میں نے سلمان فارس والٹی سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں رام ہرمز

(فارس میں ایک مقام ہے) کارہے والا ہوں۔

(۳۹۲۸) مجھ سے حسن بن مدرک نے بیان کیا، کہا ہم سے یکی بن حماد نے بیان کیا، کہا ہم سے یکی بن حماد نے بیان کیا، کہا ہم کو ابوعوانہ نے خبر دی، انہیں عاصم احول نے، انہیں ابوعثان نہدی نے اور ان سے سلمان فارسی دالٹن نے بیان کیا، عیسی علیہ اور محمد مثالث نے کازمانہ (یعنی جس میں کوئی پیفیرنیس آیا) جمد مثالث نے مرمیان میں فتر ت کازمانہ (یعنی جس میں کوئی پیفیرنیس آیا) جے سو برس کا گزراہے۔

تشور : حضرت سلمان فاری رفافی کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ان کوخودرسول کریم سکا فینے نے آزاد کرایا تھا۔ فارس کے شہر ہر مزرام کے دہنے والے سے ، دین حق کی طلب میں انہوں نے ترک وطن کیا اور پہلے عیسائی ہوئے۔ان کی کتابوں کا مطالعہ کیا پھر قوم عرب نے ان کو گرفتا دکر کے یہود ہوں کے ہاتھوں نچ ڈالا یہاں تک کہ بید ید میں بہتی گئے اور پہلی ہی صحبت میں دولت ایمان سے مالا مال ہو گئے پھر انہوں نے اپنے یہودی مالک سے ماما تبت کرلی جس کی قم نبی کریم مظافی نے اوافر مائی۔ دین آنے تک بیدن جگر فالم بنا کرفروخت کئے گئے تھے۔ نبی کریم مظافی ہم ان سے بہت خوش تھے۔ آپ کرلی جس کی قرمایا کہ سلمان جمارے الل بیت سے بیں، جنت اوں کے قدموں کی منتظر ہے۔اڑھائی سوسال کی عرطویل پائی۔اسپٹے ہاتھ سے روزی کماتے۔ اور صدا کی کو ان کی کاریم کاریم کاریم کی کرائی کی انتظام ہوا۔ (درصد قد خیرات بھی کرتے۔ 20 ہے میں شہر مدائن میں ان کا انتظام ہوا۔ (درصد قد خیرات بھی کرتے۔ 20 ہے میں شہر مدائن میں ان کا انتظام ہوا۔ (درصد الله عنه وادرضاہ) آئیں

حضرت سلمان فارسی والٹینؤ کے مزید حالات:

آپ علاقہ اصنبان کے ایک دیبات کے ایک دیباتی کسان کے اکلوتے فرزند تھے۔ باپ دفور مجت میں اؤکیوں کی طرح کھر ہی میں بندر کھتا تھا۔ آتش کدوکی دیکھ بھال پر دھی ۔ مجوسیت کے بڑے پختہ کار پجاری سے یکا کیک پختہ کار عیسانگ بن گئے۔ اس طرح کہ ایک دوزا تفا قاکھیت کو گئے ، اثنائے راہ میں عیسائیوں کونماز پڑھتے دیکھ کراس طرزعبادت پر والہانہ فریفتہ ہوگئے۔ باب نے مقید کر دیا تکرآپ کی طرح بھاگ کرعیسائیوں کے . = -

ت بر

كِتَابُ الْمُعَازِيُ غزوات كابيان غزوات كابيان

قشوج: اے اللہ! خاص تیرے ہی پاک نام کی برکت ہے میں اس (بخاری شریف کے پارہ ۱۷) کوشر وع کرتا ہوں تو نبایت ہی بخشش کرنے والا مہر بان ہے۔ پس تواپے فضل سے اس پارے کو بھی خیریت کے ساتھ پورا کرنے والا ہے۔ یا اللہ! بدوعا قبول کرلے۔ آمِین

بَابُ غَزْوَةِ الْعُشَيْرَةِ أَوِ الْعُسَيْرَةِ بِاللهِ عَزْوهُ عَشِيره يَا عَلَيْهِ كَابِيان

وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقُ: أَوَّلُ مَا غَزَا النَّبِيِّ مَكْ النَّبِيِّ مَكْ اللَّهِ مِلْ اللَّهِ المَا كَنَ الكَالِمُ المَا كَنْ اللَّهُ الْمُعَلَّمِ اللَّهُ وَمَقَامُ الوَاعِ الْمُا الْمُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ وَمَعَامُ الوَاعِ الْمُعَلِّمُ وَمَعَامُ الوَاعِ الْمُعَلِّمُ وَمَعَلَمُ الْمُعَلِّمُ وَمُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ وَمُعَلِّمُ وَمُعَلِّمُ وَمُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ وَمُعَلِّمُ وَمُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ وَمُعَلِّمُ وَمُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ وَمُعَلِّمُ وَمُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ وَمُعَلِّمُ وَمُعَلِّمُ وَمُعَلِّمُ وَمُعَلِّمُ وَمُعَلِّمُ وَمُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ وَمُعَلِّمُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُعَلِّمُ وَمُعَلِمُ الْمُعَلِّمُ الْمُعَلِمُ وَمُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ اللَّهُ وَمُعَلِّمُ اللَّهُ وَمُعَلِمُ اللَّهُ وَمُعَلِّمُ اللَّهُ اللَّهُ وَمُعَلِّمُ اللَّهُ وَمُعَلِّمُ اللَّهُ اللَّهُ وَمُعَلِّمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَمُعَلِّمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَمُعَلِمُ اللَّهُ وَمُعَلِّمُ اللَّهُ اللَّ

قشوج: غزدواس جہادکو کہتے ہیں جس میں نی کریم مُنالیّۃ کہا ہی ذات سے خود تشریف لے گئے ہوں اور سریدہ جس میں آپ سلیۃ کہ خود تشریف نمیں لے گئے۔ جیفہ سے مدیدی جانب ایک گائں ابواء ہواور بواطینوع کے قریب ایک پہاڑی مقام کانام ہے۔ عثیرہ بھی ایک مقام ہے یا ایک قبیلہ کانام ہے۔ ان متنوں جہادوں میں نی کریم مُنالیّۃ کہ بدر کی جنگ سے پہلے تشریف لے گئے تھے۔ کہتے ہیں ابواء میں مسلمانوں اور کافروں میں جنگ ہوئی۔ سعد بن ابی وقاص والله کی اور میں اللہ کی راہ میں مارا گیا۔ بیتیوں جہاد ہجرت سے ایک سال بعد کے گئے۔ لفظ مغازی یہاں پر میں ابی وقاص واللہ کی تعداد ۲۱ بیان کی بیل غز ایغز و کامصدر ہے یا ظرف ہے۔ "لکن کونه مصدر استعین ھھنا۔" (قسطلانی) بعض راویوں نے غز وات نبوی کی تعداد ۲۱ بیان کی ہیں جوثے فرز وات کو می شال کیا ہے۔

(۳۹۲۹) جھے سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا، کہا ہم سے وہب نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے ابواسحاق نے کہ میں ایک دفعہز ید بن ارقم دلی نظر کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا۔ ان سے بوچھا گیا تھا کہ نی کریم مائی نظر کے نہاد انہیں۔ میں نے بوچھا: آپ حضور مائی نظر کے ساتھ کننے غزوات میں شریک رہے؟ تو انہوں نے کہا کہ سترہ میں بے بوچھا آپ مائی نظر کے ساتھ کو جھا آپ مائی نظر کے ساتھ کہا کہ سترہ میں بیل غزوہ کون ساتھا؟ کہا کہ عمیرہ یاعشیرہ کے بھر میں نے اس کاذکر قادہ سے کیا تو انہوں نے کہا کہ کہا کہ عمیرہ یاعشیرہ ہے شین معجمہ سے ہی بیل فظر سے کیا تو انہوں نے کہا کہ دستے کیا فظر عشیرہ ہے۔ شین معجمہ سے ہی بیل فظر سے ہے۔

٣٩٤٩ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِيْ السَّحَاقَ: كُنْتُ إِلَى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، إِلَى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، فَقَيْلُ لَهُ: كُمْ غَزَوْتَ أَنْتَ فَقَيْلُ لَهُ: كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ فَالَّ: تِسْعَ عَشْرَةً. قِيْلَ: كُمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ؟ قَالَ: سَبْعَ عَشْرَةً. قُلْتُ: فَأَيُّهُمْ كَانَتُ مَعَهُ؟ قَالَ: الْعُشَيْرة أُوالْعُسَيْرة أَد فَذَكَرْتُ لِقَتَادَةً فَقَالَ: الْعُشَيْرة أُوالْعُسَيْرة أَد فَذَكَرْتُ لِقَتَادَةً فَقَالَ: الْعُشَيْرة أُد [طرفاه في : ٤٤٠٤، المحدد ٢٠٣٥، ٢٥٩٥، المحدد ٢٩٣٥، المحدد المح

ترمذي: ١٦٧٦]

كِتَابُ الْمَغَاذِي

منسوج: نبي كريم مَن يَعْفِظُ كفار قريش كايك قافله كي خرس كرتشريف لي من تصفيرة افله تونيس ملا بان جنگ بدراس كي نتيج مين وقوع مين آئي _

باب: مقولین بدر کے متعلق نبی مَالِیَّیْظِم کی پیشین گوئی کابیان اللہ

بَابُ ذِكْرِ النَّبِيِّ عَلَيْكُمُ مَنْ يُقْتَلُ سَكُه

قشوج : اس باب مسلم نے جوروایت کی ہے وہ زیادہ مناسب ہے کہ نی کریم منالیق کے جنگ شروع ہونے سے پہلے معزت عرف النفوا کو ہتلا دیا تھا کہ اس جگہ فلاں کافر مارا جائے گا اور اس جگہ فلاں ۔ معزت عرف للنفوا کتے ہیں کہ آپ نے جو جومقام ہر ہر کافر کے لیے ہتلائے تھے وہ کافران ہی جانے ہوں کہ اس کے معزت میں جو پیشین کوئی ہے وہ جنگ بدر سے بہت پہلے کی ہے۔

(۳۹۵۰) مجھ سے احد بن عثان نے بیان کیا، کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے ،ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرو بن میمون نے بیان کیا، انہوں نے عبداللہ بن مسعود واللہ سے سا، وہ سعد بن معاذ واللہ سے بیان كرتے تنے، انہوں نے كہا كدوہ اميد بن خلف كے (جابليت كے زماند سے) دوست تصاور جب بھی امید مدینہ سے گزرتا تو ان کے بہاں قیام حرتا تھا۔ای طرح سعد واللہ جب مکہ سے گزرتے تو امیہ کے یہاں قیام كرت - جب نى كريم مَا لَيْنَا لم مدينه جرت كرك تشريف لائ توايك مرتبه سعد رفاقد محمرہ کے ارادے سے گئے اور امیہ کے پاس قیام کیا۔ انہوں نے امیہ سے کہا کہ میرے لئے کوئی تنہائی کا وقت بتاؤ تا کہ میں بیت الله كاطواف كرول _ چنانچ اميرانبين دوپېر كے وقت ساتھ لے كر نكا _ان ے ابوجہل کی ملاقات ہوئی۔اس نے بوچھا: ابوصفوان! بیتمہارے ساتھ کون ہیں؟ امیدنے بتایا کدیسعد بن معافر ہیں۔ ابوجہل نے کہا: میں تہمیں مکہ میں امن کے ساتھ طواف کرتا ہوانہ دیکھوں تم لوگوں نے بے دینوں کو بناه دے رکھی ہے اور اس خیال میں ہو کہتم لوگ ان کی مدد کرو کے ۔ اللہ کی فتم!اگراس وقت تم، ابوصفوان اميه كے ساتھ نه ہوتے تو اپنے گھر سلامتی ے نہیں جاسکتے تھے۔اس پر سعد رہائٹن نے کہا،اس وقت ان کی آواز بلند ہو كن تقى كدالله كالمرة حتم في مجهطواف سے روكاتو ميں بھى مديندى طرف سے تمہارا راستہ بند کردوں گا اور بیتمہارے لیے بہت م شکلات کا باعث بن جائ گا۔امیر کہے لگا: سعد! ابوالکم (ابوجہل) کے سامنے بلند آ واز سے نہ بولو۔ بیروادی کا سردار ہے۔سعد ڈائٹنٹو نے کہا: امیہ!اس طرح

• ٣٩٥ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةً ، قَالَ: حَيِّدَتَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مَيْمُونِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، أَنَّهُ قَالَ: كَانَ صَدِيْقًا لِأُمَّيَّةَ بْنِ خَلَفٍ، وَكَانَ أُمَّيَّةُ إِذَا مَرَّ بِالْمَدِينَةِ نَزَلَ عَلَىٰ سَعْدٍ، وَكَانَ سُّغُدٌ إِذَا مَرَّ بِمَكَّةَ نَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ مَلْكُمُ الْمَدِيْنَةَ انْطَلَقَ سَّعُلَّا مُعْتَمِرًا، فَنَزَلَ عِلَى أُمِّيَّةً بِمَكَّةً، فَقَالَ لِأُمَيَّةَ انْظُرْ لِيْ سَاعَةَ خَلُوَةٍ لَعَلَّىٰ أَنْ أَطُوْفَ بِالْبَيْتِ. فَخَرَجَ بِهِ قَرِيْبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَلَقِيَهُمَا أَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ: يَا أَبَا صَفْوَانَ، مَنْ هَذَا مَعَكَ؟ فَقَالَ: هَذَا سَعْدٌ. فَقَالَ لَهُ أَبُوْ جَهْلِ: أَلَا أَرَاكَ تَطُوْفُ بِمَكَّةَ آمِنًا، وَقَدْ أُوَيْتُمُ الصَّبَاةَ، وَزَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ تَنْصُرُونَهُمْ وَتُعِينُونَهُمْ؟ أَمَا وَاللَّهِ! لَوْ لَا أَنَّكَ مَعَ أَبِي صَفْوَانَ مَا رَجَعْتَ إِلَى أَهْلِكَ سَالِمًا. فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ وَرَفَعَ صَوْتَهُ عَلَيْهِ: أَمَا وَاللَّهِ! لَئِنْ مَنَعْتَنِيْ هَذَا لَأَمْنَعَنَّكَ مَا هُوَ أَشَدُّ عَلَيْكَ مِنْهُ طَرِيْقَكَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ. فَقَالَ لَهُ أُمِّيَّةُ: لَا

غزوات كابيان

ك كفتكونه كرو _ الله كي فتم كه مين رسول الله مَنْ الله عَلَيْ الله عَلَيْ الله عَلَيْ الله عَلَيْ الله عَلَيْ ك باتعول سے مارا جائے گا۔اميدنے يو جھا: كيا كمديس مجھے لل كرين عے؟ انہوں نے کہا کہ اس کا مجھے کم نہیں۔ امید بین کر بہت تھبرایا اور جب این گر لوٹا تو (اپنی بیوی سے) کہا: ام صفوان! دیکھانہیں، سعدمیرے متعلق کیا کہدہے ہیں؟اس نے پوچھا کیا کہدہے ہیں؟امیدنے کہا کدوہ یہ بتارہے تھے کہ محمد مَنا اللہ اللہ نے انہیں خردی ہے کہ کسی نہ کسی دن وہ مجھے تل كردي م ي من نے يو چھا: كيا مك ميں مجھ قل كريں مع ؟ توانہوں نے كها: اس كى مجھے خرنبيں _اميہ كہنے لگا: الله كانتم! اب مكه سے باہر ييس بھى نہیں جاؤں گا۔ پھر بدر کی لڑائی کے موقع پر جب ابوجہل نے قریش سے ار ائی کی تیاری کے لئے کہااور کہا کہ اپنے قافلہ کی مدو کوچلوتو امیہ نے لڑائی میں شرکت بیند نہیں کی الیکن ابوجہل اس کے پاس آیا اور کہنے لگا: ابو صفوان! تم دادی کے سردار ہو۔ جب لوگ دیکھیں مے کہتم ہی لڑائی میں نہیں نکلتے ہوتو دوسر لوگ بھی نہیں نکلیں گے۔ ابوجہل یوں ہی برابراس کو معجنا تار ہا۔ آخر مجبور ہو کرامیے نے کہاجب نہیں مانتا تو خداک قتم (اس لڑائی کے لئے) میں ایسا تیز رفتار اونٹ خریدوں گا جس کا ثانی مکہ میں نہ ہو۔ پھر امیے نے (اپنی بیوی سے) کہا: ام صفوان! میراسامان تیار کردے۔اس نے كها: الوصفوان! ابني يثرني بهائى كى بات بهول محية؟ اميه بولا: من بهولا نہیں ہوں۔ان کے ساتھ صرف تھوڑی دورتک جاؤں گا۔ جب امیہ نکلاتو

تَرْفَعْ صَوْتَكَ يَا سَعْدُ! عَلَى أَبِي الْحَكَم سَيِّدِ أَهْلِ الْوَادِيْ. فَقَالَ سَعْدٌ: دَعْنَا عَنْكَ يَا أُمَّيَّةُ ا فَوَاللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ مَلْكُمَّا يَقُوْلُ: ((إِنَّهُمْ قَاتِلُوْكَ)). قَالَ: بِمَكَّةَ؟ قَالَ: لَا أَذْرِيْ. فَفَرْعَ لِذَلِكَ أُمِّيَّةُ فَزَعًا شَدِيْدًا، فَلَمَّا رَجَعَ أُمِّيَّةُ إِلَى أَهْلِهِ قَالَ: يَا أُمَّ صَفْوَانَ ، أَلَمْ تَرَيْ مَا قَالَ لِيْ سَعْدٌ ؟ قَالَتْ: وَمَا قَالَ لَكَ؟ قَالَ: زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدُا أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ قَاتِلِيَّ، فَقُلْتُ لَهُ: بِمَكَّةَ؟ قَالَ: لَا أَدْرِيْ. فَقَالَ: أُمَّيَّةُ وَاللَّهِ! لَا أَخْرُجُ مِنْ مَكَّةً، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ اسْتَنْفَرَ أَبُوْ جَهْلِ النَّاسَ قَالَ: أَدْرِكُوْا عِيْرَكُمْ. فَكَرِهَ أُمَّيَّةُ أَنْ يَخْرُجَ، فَأَتَاهُ أَبُوْ جَهْلَ فَقَالَ: يَا أَبَا صَفْوَانَ، إِنَّكَ مَتَّى مَا يَرَاكُ النَّاسُ قَدْ تَخَلَّفْتَ وَأَنْتَ سَيِّدُ أَهْلِ الْوَادِي تَخَلَّفُوا مَعَكَ، فَلَمْ يَزَلْ بِهِ أَبُوْ جَهْلِ حَتَّى قَالَ: أُمَّا إِذْ غَلَبْتَنِيْ، فَوَاللَّهِ! لَأَشْتَرِيَّنَّ أَجْوَدَ بَعِيْر بِمَكَّةَ ثُمَّ قَالَ أُمَّيَّةُ: يَا أُمَّ صَفْوَانَا جَهِّزِيْنِيْ. راستہ میں جس منزل پر بھی گھہرنا ہوتا ، بیا پنااونٹ (اپنے پاس ہی) باند ھے فَقَالَتْ لَهُ: يَا أَبَا صَفْوَانَ! وَقَدْ نَسِيْتَ مَا رکھتا۔وہ برابرایسے ہی احتیاط کرتار ہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسے قل کرا قَالَ لَكَ أَخُوْكَ الْيَثْرِبِيُّ؟ قَالَ: لَا، مَا أَرِيْدُ

أَنْ أَجُوْزَ مَعَهُمْ إِلَّا قَرِيْبًا. فَلَمَّا خَرَجَ أُمَّيَّةُ

أَخَذَ لَا يَنْزِلُ مَنْزِلًا إِلَّا عَقَلَ بَعِيْرَهُ، فَلَمْ يَزَلْ بِذَلِكَ حَتَّى قَتَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِبَدْرٍ.

[راجع: ٣٦٣٢]

تشوج: ترجمہ باب اس سے نکاتا ہے کہ نی کریم طافی اسے امیہ کے مارے جانے سے پہلے ہی اس کے قبل کی خبروے دی تھی۔ کر مانی نے الفاظ ((انهم فاتلوك)) كى تغييرىيكى بىكە ابوجېل اوراس كے ساتھى تھے كوئل كرائميں مے۔اميكواس وجدے تعجب مواكدا بوجېل توميرا دوست بوه مجھكو كو كرقل كرائے كا۔اس صورت من قبل كرانے كامطلب يد بےكدوہ تير فيل كاسب بے كا۔ايا بى جوا۔اميد بدركي لا الى ميں جانے پر راضى شاما۔ لیکن ابوجہل زبردی اس کو پکڑ کر لے گیا۔امیہ جانتا تھا کہ حضرت مجمد (مُثَاثِيمٌ) جو بات کہددیں وہ ہوکررہے گی۔اگر چداس نے واپس بھا گئے کے لئے تیز رفاراونٹ ہمراولیا محروہ اونٹ کچھکام نہ آیا اورامیہ می جنگ بدر میں قبل ہوا۔ خود حضرت بلال دلائٹوئٹ نے اسے قبل کیا جے کسی زمانہ میں بیجت سے سخت تکلیف دیا کرتا تھا۔ حضرت سعد دلائٹوئٹ نے ابوجہل کواس سے ذرایا کہ مکہ کے لوگ شام کی تجارت کے لئے براستہ مدینہ جایا کرتے تھے اوران کی سخبارت کا دارو مدارشام ہی کی تجارت کر تھا۔ بعض شاہ تین نے ((انہم قاتلوك)) سے مسلمان مراد لئے ہیں اور کر مانی کے قول کوان کا وہم قرار دیا ہے۔ (قسطل نی) بہر حال حضرت سعد رفائٹوئٹ نے جو بچھ کہا تھا اللہ نے اسے بورا کیا اورامیہ جنگ بدر میں قبل ہوا۔

بَابٌ:قِصَّةُ غَزُوَةِ بَدُرٍ بِالبِ:غُرُوهُ بِدركابيان

الْخِيَارِ يَوْمَ بَدْرٍ. وَقَوْلُهُ تَعَالَى ﴿ وَإِذْ يَعِدُكُمُ

اللَّهُ إِخْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ ﴾ الآية .

تشويج: مدينات كهميل كفاصلى بربدرا ى ايك كاول تفاجوبدربن كلدبن نفر بن كناندك امسة إوتفايابدرايك كنوس كانام تفاراه مس رمضان میں مسلمانوں اور کا فروں کی یہاں مشہور جنگ بدر ہوئی جس کا پچھ ذکریہاں ہور ہاہے۔ کارمضان بروز جعہ جنگ ہوئی جس میں کفارقریش کے متر ا کابر مارے كے اورات بى قدموت ـ اس جنك نے كفاركى كمرتو ژوى اوروعده اللي ﴿ وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى مَصْرِهِمْ لَقَدِيثٌ ﴾ (٢٢/ الح ٣٩) صحح عابت موا۔ وَقُولُ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿ وَلَقَدُ نَصَرَ كُمُ اللَّهُ بِبَدْرِ اورالله تعالى كافرمانا: "اوريقينا الله تعالى في تهاري مدكى بدريس جس وَأَنْتُمْ أَذِلَّةً فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۞ إِذَّ وقت کہتم کمزور تھے۔تو تم اللہ ہے ڈرتے رہوتا کہتم شکر گزار بن جاؤ۔ تَقُولُ لِلْمُزْمِنِيْنَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُبِمِدَّكُمْ اے نبی اوہ وقت یاد سیجے، جبآپ ایمان والوں سے کہدر ہے تھے، کیاب رَبُّكُمْ بِثَلَاقَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنْزَلِيْنَ٥ تمہارے لئے کافی نہیں کہ تمہارا پروردگار تمہاری مدد کے لئے تمن برار فرشتے اتار دے، کیول نہیں، بشرطیکہتم صبر کرواور اللہ سے ڈرتے رہواور بَلَى إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فَوْرِهِمْ اگروہ تم یرفورا آپڑیں تو تہارا پروردگارتہاری مددیا نج ہزارنشان کیے ہوئے هَذَا يُمُدِدُكُمُ رَبُّكُمُ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ فرشتول سے کرے گااور بیتواللہ نے اس لیے کیا کہتم خوش ہوجاؤاور تہمیں الْمُلَائِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ٥ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إلَّا بُشْرَى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهِ وَمَا النَّصْرُ اس سے اطمینان حاصل ہو جائے۔ ورنہ فتح تو بس اللہ غالب اور حکمت إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ 0 لِيَقْطَعَ والے ہی کی طرف سے ہوئی ہے اور یہ نفرت اس غرض سے تھی تا کہ کافروں کے ایک گروہ کو ہلاک کردے یا انہیں ایسا مغلوب کردے کہوہ طَرَفًا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا أَوْ يَكْبِنَّهُمْ فَيَنْقَلِبُوا · نأ كام موكروا پس لوث جائيس_'' خَاتِبيْنَ﴾ . [آل عمران: ١٢٣، ١٢٧] وَقَالَ وَحْشِيٍّ: قَتَلَ حَمْزَةُ طُعَيْمَةَ بْنَ عَدِيِّ بْن

وحثی را النونون نے کہا حمزہ دلی نیونون نے طعیمہ بن عدی بن خیار کو بدر کی لڑائی میں قتل کیا تھا اور اللہ تعالیٰ کا فریان (سور ہوانفال میں)''اور وہ وقت یا دکرو کہ جب اللہ تعالیٰ تم سے وعدہ کررہاتھا، دو جماعتوں میں سے ایک کے لیے کہ وہ تمہارے ہاتھ آجائے گی''آ خزتک۔

[الأنفال: ٧]

تشویج: آیات فرکورہ میں جنگ بدر کی کچھ تفصیلات فرکورہ ہوئی ہیں۔ای لئے امام بخاری بُرینیٹی نے ان کو یہاں نقل کیا ہے۔اللہ تعالی نے بہت سے حقائق ان آیات میں ذکر کے ہیں جوائل اسلام کے لئے ہرزمانہ میں شعل راہ بنتے رہے ہیں۔عنوان میں حضرت امیر حمزہ و ڈائٹیڈ کا ذکر خیر ہے جنہوں نے اس جنگ میں صحیح ہے ہے کہ عدی بن نوفل بن عبد مناف کو آل کیا تھا۔ کہتے ہیں کہ جیر بن مطعم نے جوطعیمہ کا بھتیجا تھا اپنے غلام وحق سے کہا اگر تو حزہ (ڈائٹیڈ) کو مارڈ الے تو میں تھے کو آزاد کر دوں گا۔عنوان میں فرکورہے کہ حضرت امیر حمزہ وہٹائٹیڈ کو ماتھ سے طعیمہ مارا گیا جس کے بدلے کے لئے وحقی کے ہاتھ سے طعیمہ مارا گیا جس کے بدلے کے لئے وحقی کو مقرر کیا گیا۔ یہی وحقی ہے جس نے جنگ احدیث حضرت امیر حمزہ وہٹائٹیڈ کو شہید کیا۔

٣٩٥١ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْل، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ كَعْبِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبِ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكِ يَقُولُ: لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ مُلْتُنْكُمُ إِنَّ غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةٍ تَبُوْكَ، غَيْرَ أَنَّىٰ تَخَلَّفْتُ عَنْ غَزْوَةِ بَدْرٍ، وَلَمْ يُعَاتَبُ أَحَدٌ تَخَلُّفَ عَنْهَا، إِنَّمَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللَّهِ مُشْكِئًا يُرِيْدُ عِيْرَ قُرَيْشٍ، حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيْعَادٍ. [راجع: ٢٧٥٧]

(٣٩٥١) مجھ سے یکی بن بیرنے بیان کیا،انہوں نے کہاہم سےلیف نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے عقیل نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عبد الرحلٰ بن عبد الله بن كعب نے ، ان سے عبد الله بن كعب نے بيان كياء انہوں نے كہا كميس نے كعب بن مالك والله الله الله الله سنا، انہوں نے بیان کیا کررسول الله مَاليَّيْمَ نے جَتنے غروے کیے، میں غروه تبوک کے سوا اور سب میں حاضر رہا۔البتہ غزوۂ بدر میں شریک نہ ہوسکا تھا کیکن جولوگ اس غزوے میں شریک نہ ہوسکے تھے،ان میں سے کسی پراللہ نے عما بنہیں کیا۔ کیونکہ رسول الله مَاليَّيْظِم قريش کے قافلے كو تلاش كرنے ك لئے فكل تھے۔ (الانے كى نيت سے نہيں گئے تھے) كر الله نے نا گہانی مسلمانوں کوان کے دشمنوں سے بھڑادیا۔

تشویج: ہر چند حفرت کعب رٹائٹ جنگ بدر میں بھی شریک نہیں ہوئے تھ گر چونکہ بدر میں نبی کریم منافیح کا قصد جنگ کا نہ تھا اس لئے سب لوگوں پرآپ نے نکلنا واجب نہیں رکھا برخلاف جنگ تبوک کے۔اس میں سب مسلمانوں کے ساتھ جانے کا تھم تھا جولوگ نہیں مکتے ان پراس لئے

بَابُ قُول اللَّهِ تَعَالَى:

﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمُ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِيْنَ0 وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إلاَّ بُشُرَى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ ۚ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمُ ٥ إِذْ يُغَشِّيكُمُ النَّعَاسَ أَمَنَةً مِنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ وَيُذْهِبَ عَنْكُمُ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَى فُلُوْبِكُمُ وَيُعَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ٥ إَذْ يُوْحِي زَبُّكَ إِلَى الْمَلَاثِكَةِ أَنَّيْ مَعَكُمْ فَتَبَّتُوا الَّذِيْنَ آمَنُوْا سَأَلُقِي فِي قُلُوبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضُوِبُواْ فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضُوبُواْ مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانِ٥َ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُوا اللَّهَ وَرَسُولُهُ وَمَنْ

باب: اورالله تعالى كافرمان

''اوراس وقت کویا د کرو جبتم اینے پرور دگارے فریا د کررہے تھے، پھراس نے تہاری فریادی لی۔ اور فرمایا کہ تہمیں لگا تارا کی ہزار فرشتوں سے مدد دول گا اوراس نے بیاس اس لیے کیا کہ مہیں بشارت ہواور تا کہ تمہارے دلول کواس سے اطمینان حاصل ہو جائے۔ورنہ فٹح تو بس اللہ ہی کے پاس سے ہے۔ بےشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔ اور وہ وقت بھی یاد کروجب اللہ نے اپنی طرف سے چین دینے کوئم پر نیند کو بھیج دیا تھا اور آسان سے تمہارے لئے یانی اتار رہاتھا کہ اس کے ذریعے سے تہمیں یاک کردے اور تم سے شیطانی وسوسہ کو دفع کردے اور تا کہ تمہارے دلوں کو مضبوط کردے اوراس کے باعث تمہارے قدم جمادے، (اوراس وقت کو یاد کرو) جب تیرا پروردگار وحی کرر ما تھا فرشتوں کی طرف کے میں تمہارے ساتھ موں۔ سوایمان لانے والوں کو جہائے رکھومیں ابھی کا فروں کے دلوں میں رعب ڈالے دیتا ہوں، سوتم کا فروں کی گردنوں پر مارو اور ان کے جوڑوں پر

يُشَاقِقِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴾. [الأنفال: ٩ ، ١٣]

اور جوکوئی اللداوراس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے، سواللہ تعالی سخت سزا ويينے والا ہے۔

(٣٩٥٢) م سے ابولیم نے بیان کیا، کہا مم سے اسرائیل بن بولس نے بیان کیا،ان سے مخارق بن عبداللہ بحل نے ،ان سے طارق بن شہاب نے ، انہوں نے ابن مسعود والنفؤ سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے مقداد بن اسود والفيئ سے ایک الی بات سی که اگروه بات میری زبان سے ادا موجاتی تو میرے لیے کسی بھی چیز کے مقابلے میں زیادہ عزیز ہوتی، وہ می

ضرب لگا و بیاس لیے کرانہوں نے اللہ اوراس سے رسول کی مخالفت کی ہے

كريم مَاليَّيْظِم كى خدمت مين حاضر ہوئے ،حضور مَاليَّيْظِم اس وفت مشركين ر بددعا كررب تعين انبول في عرض كى ، يارسول الله! بهم و فنيس كبيل ك

جوحضرت موی کی قوم نے کہا تھا کہ ' جاؤتم اور تمہارا رب ان سے جنگ كرو-' بلكه ہم آپ كے دائيں بائيں آ محے اور پیچيے ہوكراڑيں مے ميں

نے دیکھا کہ بی کریم منافیظم کا چبرہ مبارک چیکنے لگا اور آپ خبش ہو گئے۔

تشويج: بواية ماكه بدرك دن ني كريم مَا يُقِيِّم قريش كايك قافل كخرس كرمديد ينا فك تقدوبان قافلة فكل كيافوج يالانكف كن جس میں خود کفار مکہ جارح کی حیثیت سے تیار موکر آئے تھے۔اس نازک مرحلہ پررسول کریم مظافیظ نے جملہ سے جنگ کے متعلق نظر بیمعلوم فرمایا۔اس وتت جمله مهاجرین وانصارنے آپ وسلی دی اوراین آبادگی کا ظهار کیا۔انصار نے تو یہاں تک کہددیا کہ آپ اگر برک الغماد نامی دور دراز جگہ تک ہم کو

جنگ کے لئے لیے جائیں گے تو بھی ہم آپ کے ساتھ چلنے اور جان ومال سے لڑنے کو حاضر ہیں۔اس برآپ بے حدمسر ور ہوئے۔ (مُؤَلِّيْمًا) (٣٩٥٣) مجھ ے محر بن عبداللہ بن حوشب نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالوہاب نے بیان کیا،ان سے خالد نے،ان سے عکرمہ نے،ان سے

ابن عباس والتنفينان كه نبي كريم مَن الينظم في بدر كي الرائي كم موقع برفر ماياتها: ''اےاللہ! میں تیرنے عہد اور وعدہ کا واسطہ دیتا ہوں ،اگر تو چاہے (کہ بیہ

کافر غالب ہوں تو مسلمانوں کے ختم ہو جانے کے بعد) تیری عبادت نہ

موگى ـ "اس برابو بكر والنفية في حضور مَاليَّيْنِم كا ماته تعاهم ليا اورعرض كيا: بس كيجيح، يارسول الله! اس كے بعد حضور مَاليَّيْمُ اپنے خيمے سے باہر تشريف

لا ئو آپ كى زبان مبارك يربي آيت تقى: "جلد بى كفاركى جماعت كومار

ہوگی اور پیپٹیے پھیر کر بھاگ ٹکلیں گے۔''

٣٩٥٢ حَدَّثْنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثْنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مُخَارِقٍ، عَنْ طَارِقِ بْن شِهَابٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، يَقُوْلُ: شَهِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ مَشْهَدًا، لِأَنْ أَكُوْنَ صَاحِبَهُ أَحَبُ إِلَى مِمَّا عُدِلَ بِهِ، أَتَى النَّبِيُّ مُلْئِئًا ۚ وَهُوَ يَدْعُوْ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ: لَا نَقُولُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسَى: ﴿ اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلًا ﴾ [المائدة: ٣٤] وَلَكِنَّا نُقَاتِلُ عَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ. قَرَأَيْتُ النَّبِيَّ مَا لَكُمْ

أَشْرَقَ وَجْهُهُ وَسَرَّهُ. [انظر:٤٦٠٩]

٣٩٥٣ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ

حَوْشَب، قَالَ: خَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةً، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ مُؤْلِثَةً مَا يَوْمَ بَدْرٍ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ

تُعْبَدُ)). فَأَخَذَ أَبُوْ بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ: حَسْبُكَ.

فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ: ﴿ سَيُهُزَمُ الْجَمْعُ وَيُولُّونَ

الدُّبُورَ ﴾. والقمر: ٤٥ [[راجع: ٢٩١٥]

تشوج: الله پاک نے جودعدہ فرمایا تھاوہ حرف برحرف محیح ثابت ہوا۔ بدر کے دن اللہ تعالی نے پہلی ہارا یک ہزار فرشتوں سے مددنازل کی۔ پھر برحا کرتین ہزار کردیئے پھر پانچ ہزار فرشتوں سے مدفر مالی۔ای لئے آیت کریمہ: ﴿ إِنَّهُ مُعِدَّ کُمْ بِالُفْ ِ مِّنَ الْمَلْنِدَگَةِ ﴾ (٨/ الانفال:٩) سورہ آل عمران کی آیت کے خلاف نبیں ہے جس میں یانچ ہزار کا ذکر ہے۔

بايب

٣٩٥٤ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَنَّ إِبْنَ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عَبْدُالْكَرِيْمِ، أَنَّهُ سَمِعَ مِقْسَمًا، مَوْلَى عَبْدِاللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: ﴿لاَ يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ [النساء: ٩٥] عَنْ بَدْرٍ، وَالْخَارِجُونَ إِلَى بَدْرٍ. [طرفه في: ٩٥] عَنْ بَدْرٍ،

بَابُ عِدَّةِ أَصْحَابِ بَدُرٍ

٣٩٥٥ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ الْبَرَاءِ، قَالَ: عَنْ الْبَرَاءِ، قَالَ: اسْتُصْغِرْتُ آنَا وَابْنُ عُمَرَ. [طرفه في:٣٩٥٦]

٣٩٥٦ ح: وَحَدَّثَنِيْ مَحْمُودٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ، عَنْ شُعْبَةً، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: اسْتُصْغِرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَر يَوْمَ بَدْرٍ نَيَّفًا عَلَى بَدْرٍ، وَكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ يَوْمَ بَدْرٍ نَيَّفًا عَلَى سِتَيْنَ، وَالْأَنْصَارُ نَيْفٌ وَأَرْبَعُوْنَ وَمِاتَتَانِ سِتَيْنَ، وَالْأَنْصَارُ نَيْفٌ وَأَرْبَعُوْنَ وَمِاتَتَانِ سِتَيْنَ، وَالْأَنْصَارُ نَيْفٌ وَأَرْبَعُوْنَ وَمِاتَتَانِ

(۳۹۵۳) جھے سے ابراہیم بن موی نے بیان کیا، کہا ہم کوہشام نے خبردی، انہوں نے انہیں ابن جرت نے خبر دی، انہوں نے عبداللہ بن حارث کے مولی مقسم سے سنا، وہ ابن عباس وہ انہوں سے بیان کرتے سے انہوں نے بیان کیا کہ (سورہ نساء کی اس آ یت سے)''جہاد میں شرکت کرنے والے اور اس میں شریک نہ ہونے والے برابرنہیں ہو میں شرکت کرنے والے اور اس میں شریک نہ ہونے والے برابرنہیں ہو سکتے۔'' وہ لوگ مراد ہیں جو بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے اور جواس میں شریک نہیں ہوئے۔ اور جواس میں شریک نہیں ہوئے۔

باب: جنگ بدر میں شریک ہونے والوں کی تعداد

(۳۹۵۵) ہم ہے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ابواسیاق نے بیان کیا، ان سے ابواسیاق نے بیان کیا کرائی گئی کور نابالغ "قرار دے کہ (بدر کی لڑائی کے موقع پر) جھے اور ابن عمر ڈی ٹی کا تھا۔

(۳۹۵۲) (دوسری سند) اہام بخاری فرماتے ہیں اور مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا، ان سے شعبہ فیلان نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے اوران سے براء دلالٹوڈ نے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی میں مجھے اور عبداللہ بن عمر ڈلاٹٹوئٹ کو نابالغ قرار دے دیا گیا تھا اوراس لڑائی میں مہاجرین کی تعدادسا ٹھ سے بچھ زیادہ تھی اورانشا کر دسوچا لیس سے بچھ زیادہ تھے۔کل مسلمان تین سودس اور تین سوانیس کے درمیان تھے۔

تشوجی: جنگ میں مجرتی کے لئے صرف بالغ جوان لئے جاتے تھے۔حضرت براءاورعبداللہ بن عمر شکائیڈی کم ٹی کی وجہ سے بھرتی میں نہیں لئے گئے۔ ان کی عمریں ۱۳سے ۱۳ سالوں کی تھیں ۔ جنگ بدر میں کفار کی تعداد ایک ہزار یا سات سو پیاس تھی اور ان کے پاس ہتھیار بھی کافی تھے پھر بھی اللہ نے مسلمانوں کو فتح سین عطافر مائی۔طالوت اس ائیل کا ایک باوشاہ تھا جس کی فوج میں حضرت داؤد غالیہ بھی شامل تھے،مقابلہ جالوت نامی کافر سے تھا جس کا لٹیکر بہت بڑا تھا، بھر اللہ نے طالوت کو فتح عنایت فرمائی۔

(۳۹۵۷) ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا، کہا ہم سے زہیر بن معاویہ

٣٩٥٧ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

نے بیان کیا، کہا ہم سے ابواسحاق نے بیان کیا، کہا کہ میں نے براء واللظ ے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ حفرت محمد مثالیقیم کے صحابہ وی اُفیم نے جو بدر میں شریک تھے مجھ سے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی میں ان کی تعداداتی ہی تھی جنتنی طالوت مَالِیکا کے ان اصحاب کی تھی جنہوں نے ان کے ساتھ نہر فلطين كوياركيا تفاقريا تين سودس براء والتفظف في كبابنيس الله كالمما طالوت ماليلا كے ساتھ نبرفلسطين كوصرف وہي لوگ ياركر سكے تھے جومؤمن

زُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ: حَدَّثَنِيْ أَصْحَابُ مُحَمَّدِ مُشْكُمٌ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا أَنَّهُمْ كَانُوْا عِدَّةَ أَصْحَابِ طَالُوْتَ الَّذِيْنَ جَازُوْا مَعَهُ النَّهْرُّ ، بِضْعَةَ عَشَرْ وَثَلَاثُمِانَةٍ . قَالَ الْبَرَّاءُ: لَا وَاللَّهِ! مَا جَاوَزُ مَعَهُ النَّهْرَ إِلَّا مُؤْمِنٌ.

[طرفاه في: ٣٩٥٨، ٣٩٥٩] -

تشوج: بايان سبنهركا بانى بصرى سے بى بى كربيك كلا كاكر مت بار كيك تھے۔

٣٩٥٨_ حَدَّثَنَا عَبْدُالِلَهِ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَاتِيْلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاق، عَن الْبَرَاءِ، قَالَ: كُنَّا أَصْحَابَ مُحَمَّدِ مَلْكُمُّ نَتَحَدُّثُ أَنَّ عِدَّةَ أَصْحَابِ بَدْرِ عَلَى عِدَّةٍ أُصْحَابِ طَالُوْتَ الَّذِيْنَ جَاوَزُوْا مَعَهُ النَّهْرَ، وَلَمْ يُجَاوِزْ مَغَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ، بِضْعَةَ · عَشَرَ وَثَلَاثَمِائَةٍ. [راجع: ٣٩٥٧] ـــ

٣٩٥٩ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ؛ حِ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ ، قَالَ: أُخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَصْحَابَ بَدْرِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ، بِعِدَّةِ أَصْحَابٍ طَالُوْتَ الَّذِيْنَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهْرَ ، وَمَا جَاوَزَ مَعَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ. [راجع: ٣٩٥٧] [ابن ماجه: ٢٨٢٨]

بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ عَلَى كُفَّار قُرَيْشِ: شَيْبَةَ وَعُتْبَةَ وَالْوَلِيْدِ وَأَبِي جَهُلِ بُنِ هِشَامٍ وَهَلَا كِهِمُ

(٣٩٥٨) م ععبدالله بن رجاء في بيان كيا، كهام عامراتيل في بیان کیا، ان سے ابواسحاق نے ، انہوں نے براء والفیئ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم اصحاب محمد منافیز آپس میں بیٹفتگو کرتے تھے کہ اصحاب بدر کی تعداد بھی آئی ہی تھی جتنی اصحاب طالوت کی ، جنہوں نے آپ کے ساتھ نہر فلسطین یارکی تھی اور ان کے ساتھ نہر کو یار کرنے والے صرف مؤمن ہی تھے لینی تین سودس سے کچھاویر آ دی۔

(١٩٥٩) مجر عبداللدين الى شيبك بيان كيا، كهام سي يحلى بن سعيد قطان نے بیان کیا،ان سے سفیان توری نے،ان سے ابواسحاق نے اور آن ے براء والفی نے (دوسری سند)اورہم سے محد بن کثیرنے بیان کیا، انہیں سفیان نے خروی، انہیں ابواساق نے اور ان سے براء بن عازب واللہ نے بیان کیا کہ ہم آپس میں بیٹفتگو کیا کرتے تھے کہ جنگ بدر میں اصحاب بدر کی تعداد بھی کچھاد پرتین سودی تھی ،جتنی ان اصحاب طالوت کی تعدادتھی جنہوں نے ان کے ساتھ نہر فلسطین یار کی تھی اور اسے یار کرنے والے صرف ایمان دار بی هی _

باب: كفارقريش، شيبه، عتبه، وليداور ابوجهل بن ہشام کے لیے نبی کریم مَنَا لَیْنَا کُم کا بددعا کرنا اوران کی ہلاکت کابیان تشوجے: یہوہ بدبخت لوگ ہیں جنہوں نے نبی کریم مظافیۃ کم کوستانے میں کوئی کمرنہیں چھوڑی تھی۔ایک دن جب آپ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے، ان لوگوں نے آپ کی کمرمبارک پراونٹ کی اوجھڑی لا کرڈال دی تھی۔ان حالات سے مجبور ہوکررسول کریم مظافیۃ کے ان کے حق میں بددعا فرمائی۔ جس کا متیجہ بدر کے دن طاہر ہوگیا۔ جملہ کفار ہلاک ہوگئے۔اس سے بحالت مجبوری دشمنوں کے لئے بددعا کرنے کا جواز ثابت ہوا۔مؤمن ہاللہ کا یہ آخری ہتھیار ہے جے واقعثا استعمال کرنے پراس کا وارخالی نہیں جاتا۔اس لئے کہا گیاہے کہ

کوئی انداز و کرسکتا ہے اس کے زور بازوکا تکاه مردمومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

(۳۹۹۰) جھے سے عمر و بن خالد حرائی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے بیان کیا، ان سے عمر و بن معاویہ نے بیان کیا، ان سے عمر و بن میمون نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رفیائیڈ نے بیان کیا کہ نی کر یم مالیڈ نے نے بیان کیا کہ نی کر یم مالیڈ نے نے کعبہ کی طرف منہ کرکے کفار قریش کے چندلوگوں: شیبہ بن ربیعہ، عتبہ ولید بن عتبہ اور ابوجہل بن ہشام کے حق میں بدوعا کی میدان مقی، میں اس کے لیے اللہ کوگواہ بناتا ہوں کہ میں نے (بدر کے میدان میں) ان کی لاشیں پڑی ہوئی پائیں۔سورج نے ان کی لاشوں کو بد بودار کر دیا تھا۔اس دن بہت شدیدگری تھی۔

٣٩٦٠ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَنْمُونِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اسْتَقْبَلَ النَّبِيُ مُكُلِّكُمُ الْكَعْبَةَ فَدَعَا عَلَى نَفْرِ مِنْ قُرَيْش، عَلَى شَيْبَة بْنِ رَبِيْعَة وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَة ، وَعُتْبَة بْنِ رَبِيْعَة وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَة ، وَعُتْبَة بْنِ رَبِيْعَة وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَة ، وَأَبْهُ مُ السَّمْسُ، وَلَا يَعْبَهُ السَّمْسُ، وَكَانَ يَوْمًا حَارًا. [راجع: ٤٤٠]

تشوجے: یہاسی دن کا واقعہ ہے جس دن ان ظالموں نے نبی کریم مظافیظ کی کمر مبارک پر بحالت نماز اونٹ کی اوجھڑی لاکرڈ ال دی تھی اورخوش ہو ہو کر ہنس رے تھے۔اللہ تعالیٰ نے جلد ہی ان کے مظالم کا بدلہ ان کو دے دیا۔

باب: (بدر کے دن) آبوجہل کا قل ہونا

ابواسامہ ہے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا، کہا ہم سے ابواسامہ نے بیان کیا، کہا ہم کوقیس بن ابوطانہ مے بیان کیا، کہا ہم کوقیس بن ابوطانہ نے بیان کیا، کہا ہم کوقیس بن ابوطانہ نے جردی اور انہیں عبداللہ بن مسعود ولائٹ نے کہ بدری لڑائی میں وہ ابوجہل کے قریب سے گزرے، ابھی اس میں تھوڑی ہی جان باقی تھی، اس نے ان سے کہا: مجھ سے بڑا کوئی اور محص ہے جس کوتم نے مارا ہے؟

اس نے ان سے کہا: مجھ سے بڑا کوئی اور محص ہے جس کوتم نے مارا ہے؟

کہا ہم سے سلیمان تیمی نے بیان کیا، ان سے انس بڑاٹ نے نہا کہ نمی کریم مُل اللہ اللہ بھی سے عروبین خالد نے بیان کیا، کہا ہم سے عروبین خالد نے بیان کیا، کہا ہم سے ترہیر بن معاویہ نے بیان کیا، ان سے عمروبین خالد نے بیان کیا، کہا ہم سے ترہیر بن معاویہ نے بیان کیا، ان سے سلیمان تیمی نے اور ان سے انس بن مالک ڈائٹ نے کہ نمی کریم مُل اللہ اللہ سے سلیمان تیمی نے اور ان سے انس بن مالک ڈائٹ نے کہ نمی کریم مُل اللہ تا کہا تھی کریم مُل اللہ اللہ سے سلیمان تیمی نے اور ان سے انس بن مالک ڈائٹ نے کہ نمی کریم مُل اللہ تا کہا تھی سے سلیمان تیمی نے اور ان سے انس بن مالک ڈائٹ نے کہ نمی کریم مُل اللہ اللہ سے سلیمان تیمی نے اور ان سے انس بن مالک ڈائٹ نے کہا کہ نمی کریم مُل اللہ سے سلیمان تیمی نے اور ان سے انس بن مالک ڈائٹ نے کہا کہ نمی کریم مُل اللہ تا کہا تھی سے سلیمان تیمی نے اور ان سے انس بن مالک ڈائٹ نے کہا کہ نمی کریم مُل اللہ تا کہا تھی کہا تھی کریم مُل اللہ تا کہا تھی کریم مُل اللہ تا کہا تھی کے کہا کہا تھی کریم مُل کے کہا کہا تھی کہا تھی کریم مُل کے کہا کہا تھی کریم مُل کے کہا کہا تھی کہا کہا تھی کہا تھی کی کریم مُل کے کہا کہا تھی کہا کہا تھی کہا تھی کہا تھی کہا تھی کہا تھی کو کہا تھی کہا تھی کہا تھی کریم می کے کہا تھی کہا تھی کہا تھی کہا تھی کی کریم مُل کے کہا تھی کی کریم مُل کے کہا تھی کی کریم مُل کے کہا تھی کی کریم می کی کریم می کریم کے کہا تھی کہا تھی کے کہا تھی کی کریم کی کریم کی کریم کی کریم کی کریم کے کہا تھی کریم کے کہا تھی کی کریم کی کریم کی کریم کی کریم کے کہا تھی کی کریم کی کریم

بَابُ قَتْلِ أَبِي جَهْلٍ

٣٩٦١ حَدَّثَنَا أَبْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا قَيْسٌ ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ أَنَّهُ أَتَى أَبَا جَهْلِ وَبِهِ رَمَقٌ يَوْمَ بَدْرٍ ، فَقَالَ أَبُوْ جَهْلٍ: هَلْ أَعْمَدُ مِنْ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ ؟

٣٩٦٢ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهُرِّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِي، أَنَّ أَنسًا، حَدَّثَهُمْ قَالَ النَّبِيُ طُلْطَاً اللَّهِيَ عَمْرُو ابْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ النَّبِي عَنْ سُلَيْمَانَ النَّبِي عَنْ سُلَيْمَانَ النَّبِي عَنْ شُلَيْمَانَ النَّبِي عَنْ اللَّهَامَانَ النَّبِي عَنْ اللَّهَامَانَ قَالَ النَّبِي عَنْ اللَّهَامَانَ (هَنْ النَّبِي عَنْ اللَّهَامَانَ النَّبِي عَنْ اللَّهَامَانَ النَّبِي عَنْ اللَّهَامَةِ ((هَنْ النَّبِي عَنْ اللَّهَامَةِ ((هَنْ النَّيْمِ عَنْ اللَّهَامَةُ ((هَنْ اللَّهُ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُعْلَمُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُلْمُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُلْعُلُولُ الْمُلْعُلُولُولُ الْمُلْعُلِمُ الْمُلْعُلِمُ الْمُلْعُلِمُ الْمُلْعُ

يَنْظُرُ مَا صَنَّعَ أَبُوْ جَهْلٍ؟)) فَاتْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ، فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ خَتَّى بَرَدَ قَالَ: آنْتَ أَبُوْجَهُلِ؟ قَالَ: فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ. قَالَ: وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ رَجُل قَتَلَهُ قَوْمُهُ؟ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: أَنْتَ أَبَّا

جَهْلِ؟ [طرفاه في: ٣٩٦٣، ٢٠٢٠] المسلم: ٢٦٦٢ ، ٢٦٦٤]

انہوں نے یہ پوچھا، کیا تو ہی ابوجہل ہے۔ (٣٩٦٣) مجھ سے محد بن متنی نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن ابی عدی نے بیان کیا،ان سےسلیمان میمی نے اوران سےانس بن مالک دالین نے کہ می كريم مَالَيْنَ في في بدرى لزائى كدن فرمايا: "كون د كيوكرة ع كاكدابوجهل كاكيا موا؟ "ابن مسعود والله معلوم كرنے محية تو ديكھا كەعفراء كودونوب لڑکوں نے اسے قل کردیا تھا اور اس کاجسم ٹھنڈ اپڑا ہے۔ انہوں نے اس کی داڑھی پکر کرکہا: تو ہی ابوجہل ہے؟ اس نے کہا: کیا اس سے بھی برا کوئی آ دی ہے جے آج اس کی قوم نے قل کر ڈالا ہے، یااس نے ہوں کہا کہ تم لوگوں نے اسے قل کرڈ الا ہے؟

ففرمایا "كوئى ب جومعلوم كرے كما بوجهل كاكيا حشر بوا؟ "ابن مسعود والفية

حقیقت حال معلوم کرنے آئے تو دیکھا کہ عفراء کے بیٹوں (معاذ اور

معوذ رفی این اے اسے تل کر دیا ہے اور اس کاجسم معند ایرا ہے۔ انہوں نے

دریافت کیا: کیا تو ہی ابوجہل ہے؟ انس دانٹھ نے بیان کیا کہ پھرابن

مسعود رالفیز نے اس کی واڑھی پکڑلی، ابوجہل نے کہا: کیا اس سے بھی بروا

كوئى آدى ب جيم في آج قل كروالا بي؟ ياس في يدكها كدكياس

ہے بھی براکوئی آ دی ہے جے اس کی قوم نے قل کر ڈالا ہے؟ احمد بن بوٹس

نے (اپی روایت میں) أُنتَ أَباجَهل كالفاظ بيان كے بير يعنى

٣٩٦٣ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنِّي، قَالَ: حَدَّثَنَا إِنْ أَبِي عَدِي، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَنْسَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ كُلُّكُمُّ يَوْمُ بَدْرٍ ((مَنْ يَنْظُرُ مَا فَعَلَ أَبُوْ جَهْلِ)). فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ، فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّىٰ بَرَدَ، فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ قَالَ: أَنْتَ أَبُوْ جَهْلِ؟ قَالَ: وَهَلْ فَوْقَ رَجُلِ قَتَلَهُ قَوْمُهُ ـ أَوْ قَالَ: قَتَلْتُمُو هُ؟

تشويج: سليمان يمي ك دوسرى روايت يس يول ب- وه كيخ لكاء كاش! مجهوكسانون في مدمارا موتا - ان سانصاركوم اوليا - ان كوذ كيل مجار ایک روایت کے مطابق معرت عبداللہ بن مسعود والفئواس کا سرکاٹ کرلائے تو نبی کریم مالفی م نے اللہ کا شکراوا کرتے ہوئے فرمایا کہ اس امت کا فرعون مارا حميا حصرت عبدالله بن مسعود والتفي في اس مردود العلم باتعول مله بين سخت تكليف المائي تعي رايك روايت كمطابق جب عبدالله بن مسعود دلالله نے اس کی گردن پر پاکال رکھا تو مردود کہنے لگا۔ارے ذکیل بحریاں چرانے والے اتو بڑے بخت متام پر چڑھ گیا۔ پھرانہوں نے اس کا سركاث ليابه

ابْنُ مَالِكِ، نَحْوَهُ. [داجع: ٣٩٦٦] آگے صديث بيان كي -

كَتَبْتُ عَنْ يُوسُفَ بْنِ الْمَاجِشُونِ، عَنْ صَالِح

حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُعِاذُ بْنُ بِجُهِ ابْنُ فَي جُهِ اللهُ الْمُنَانِ كِياء كها بم كومعاذ بن معاد فردى، كها بم س مُعَاذِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَنْسُ سليمان في بيان كيا اورانبيس السي بن ما لك والنو في فروى -اسى طرح

٣٩٦٤ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ بْنُ عَيْدِاللَّهِ، قَالَ: (٣٩٦٣) بم سعلى بن عبداللَّه في بإن كيا، انبول في كما كمين في بوسف بن ماجنون سے بیحدیث المحی ، انہول نے صالح بن ابراہیم سے

ابْنِ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدُّهِ، فِيْ بَدْرٍ. يَعْنِيْ حَدِيْثَ ابْنَى عَفْرًاءَ.[راجع: ٣١٤١]

بیان کیا، انہوں نے اپنے والد ہے، انہوں نے صالح کے دادا (عبدالرحمٰن بن عوف رکالٹیوُ) ہے، بدر کے بارے میں عفراء کے دونوں بیٹوں کی حدیث مراد لیتے تھے۔

تشوی : ہوا یہ کہ بدر کے دن کا فروں کی طرف سے بیتین فیض میدان میں لکھے تھا ور کہنے گئے اے محر انہم سے لڑنے کے لئے لوگوں کو میم جوادھر سے انسار مقابلہ کو گئے تو کہنے تو کئے ہیں۔ اس وقت نی افسار مقابلہ کو گئے تو کہنے گئے ہم تم سے لڑنا نہیں چا جے ۔ ہم تو اپنے برادری والوں سے بعنی قریش والوں سے مقابلہ کریم مُنا اللہ نیم مایا ، اسے تمزہ! اٹھو، اسے بلی اٹھوا سے مبیدہ! اٹھو۔ حضرت تمزہ شیبہ کے مقابلہ پر اور علی ولید کے مقابلہ پر کھڑے ہوئے ۔ جمزہ نے شیبہ کے مقابلہ پر اور علی ولید کے مقابلہ پر کھڑے ہوئے ۔ جمزہ نے شیبہ کو مثابلہ کے اور علی وار کو ایک دوسرے پروار کرد ہے تھے کہ معفرت علی ڈائٹوئٹ نے جاکر عتبہ کو ختم کیا اور عبیدہ کو اٹھالائے۔

(۳۹۲۱) ہم سے قبیصہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان اوری نے بیان کیا،
ان سے ابوہا ہم نے ،ان سے ابو کیلا نے ،ان سے قیس بن عباد نے اور ان
سے ابو ذر دلی فوٹ نے بیان کیا (سورہ کج کی) آیت کریمہ (هلدان خصمان اختصموا فی رہیمہ (پر دوفریق ہیں جنہوں نے اللہ کے بارے میں مقابلہ کیا) قریش کے چھ محصوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی (تین مسلمانوں کی طرف کے یعنی علی ،جزہ اور عبیدہ بن حادث اللہ کا افراد کیا تاہدہ عتبہ بن ربید اور ولید بن عتبہ کفار کی طرف کے یعنی شیبہ بن ربید اور ولید بن عتبہ کفار کی طرف کے یعنی شیبہ بن ربید، عتبہ بن ربید اور ولید بن عتبہ کو کارگر کی کو کیا کیا کہ کو کیا کہ کو کیا کیا کہ کو کیا کہ کیا کہ کیا کہ کیا کہ کو کیا کہ کیا کہ کیا کہ کو کیا کہ کی کیا کہ کی کر کیا کہ کی کیا کہ کیا

٣٩٦٦ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ قَيْسِ عَنْ أَبِيْ مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ ابْنِ عُبَادٍ، عَنْ قَيْسِ ابْنِ عُبَادٍ، عَنْ أَبِيْ مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ ابْنِ عُبَادٍ، عَنْ أَبِيْ ذَرِّ قَالَ: نَزَلَتْ ﴿ هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ ﴾ [الحج: ١٩] فِيْ سِتَّةٍ مِنْ قُرَيْشِ عَلِيٍّ وَحَمْزَةً وَعُبَيْدَةً ابْنِ الْحَارِثِ وَشَيْبَةً بْنِ رَبِيْعَةً وَعُبَيْدَةً بْنِ رَبِيْعَةً وَعُبَيْدَةً رَبِيْعَةً وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةً بْنِ رَبِيْعَةً وَعُبَيْدَةً بْنِ رَبِيْعَةً وَالْولِيْدِ بْنِ عُتْبَةً بْنِ رَبِيْعَةً وَالْولِيْدِ بْنِ عُتْبَةً (اطرافه في: ٣٩٦٨) رَبِيْعَةً وَالْولِيْدِ بْنِ عُتْبَةً (اطرافه في: ٣٩٦٨) ابن

تشويج: بدريس كفاراورمسلمانول كايمقابله واتعاجس مسلمان كامياب رب، جيدا كريبا كرر حكاب

٣٩٦٧ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الصَّوَّافُ، بن يعقوب في بيان كيا، ان ابرا بيم صواف في بيان كيا، ام سے يوسف حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْفُوبَ - كَانَ يَنْزِلُ فِي بن يعقوب في بيان كيا، ان كانى ضُبَيْعَه كي يہاں آنا جانا تھا اور وہ بن بيني فَهُ رَوْلَى لِبَنِيْ سَدُوسَ - قَالَ: سروى كَ عَلام تھے - كہا ہم سے سليمان يمى في بيان كيا، ان سے ابوكبلو حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيْ، عَنْ أَبِيْ مِجْلَزٍ، في اور ان سے قيس بن عباد في بيان كيا كه على والتَّيْرُ في كها: يه آبيت عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: فِيْنَا مارے بى بارے مِن نازل مولَى تَى ﴿ هَذَانِ حَصْمَانِ الْحَتَصَمُوا فِي نَزَلَ مَنْ أَنِي حَصْمَانِ الْحَتَصَمُوا وَيُ

فِي رَبِّهِم ﴾. [راجع: ٣٩٦٥]

قشوجے: تا دونے کہا کہ اس آیت سے الل کتاب اور اہل اسلام مراد ہیں۔ جبکہ وہ دولوں اپنے اپنے لئے الوہیت کے مدمی ہوئے ہجا ہدنے کہا کہ مؤسن اور کا فرمراد ہیں۔ بقول علامہ ابن جربر، آیت سب کوشائل ہے، جو بھی کفرواسلام کا مقابلہ ہونتیجہ بہی ہے جو آ گے بیت میں زکورہے: ﴿ فَالَّلِدِ يُنَ حَفُولُوا الْقِطِقَتِ لَهُمْ نِيَابٌ مِّنْ نَّادٍ ﴾ (١٠/ الحج: ١٩) یعنی کافرول کودوزخ کے کپڑے پہنائے جائیں گے اور ان کے سروں پردوزخ کا گرم کھولتا ہوا یائی ڈالا جائے گا۔

مَ ٣٩٦٨ عَدْ نَنِيْ يَحْيَى بْنُ جَعْفَر، قَالَ: (٣٩٦٨) مِحْ سے يكي بن جعفر نے بيان كيا، كہا بم كوركيج نے خردى، انہيں أُخْبَرَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي هَاشِم، سفيان نے، انہيں ابوہاشم نے، انہيں ابوكلو نے، انہيں انس بن عباد نے اور عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، سَمِعْتُ انہوں نے ابودر والتَّوَّ سے سنا، وہ قميد بيان كرتے تھے كہية بت (جواو پر أَبُن مِحْدَدُ يَقْسِمُ لَنَزَلَ هَوُ لَاءِ الْإِيَاتُ فِيْ هَوُ لَاءِ الْإِيَاتُ فِيْ هَوُلَاءِ الرَّيْنِ جِهَ وَمِيوں كے بارے مِن، بدركى لااتى كے موقع پرنازل الرَّهْ طِ السَّتَةِ يَوْمَ بَدْرٍ نَحْوَهُ وَ اداجع: ٣٩٦٦] موئي تھى ہوئى تھى ہے كي طرح داوى نے اسے بھى بيان كيا۔

تشوی : ان روایات میں حضرت ابوذر والنظار اوی کا نام بار بارآیا ہے۔ یہ شہور صحافی حضرت ابوذر غفاری والنظام میں جندب اور لقب سے السلام ہے۔ قبیلہ غفار سے ہیں۔ یہ عبد جا ہلیت ہی میں مؤحد سے۔ اسلام لانے والوں میں ان کا پانچواں نمبر ہے نبی کریم مُنافِظِم کی خبر لینے کے لئے الاسلام ہے۔ قبیلہ غفار سے ہیں۔ یہ عبد جا ہلیت ہی میں مؤحد سے اسلام لانے والوں میں باریا بی ہوئی ۔ تفصیل سے ان کے حالات میں ہی بیان کئے جانے میں بہتا مور بدون کا انتقال ہوا، جہال یہ تنہار ہا کرتے ہے۔ جانے ہیں اسام میں بہقام ربدون کا انتقال ہوا، جہال یہ تنہار ہا کرتے ہے۔

ہوتے ہیں۔ان ہی میں آپ کو کفنا وَں گا۔ حضرت ابو ذر روالفئز نے خوش ہو کر فر مایا کہ ہاں تم ہی مجھ کوان ہی کپٹروں میں کفن پہنا نااس وصیت کے بعدان ک روح پاک عالم بالاکو پر داز کرمنی اس جماعت محابہ ای کنٹی نے ان کو کفنایا دفنایا کفن اس انصاری نوجوان نے پہنایا اور جناز وکی قماز حضرت عمیداللہ بن معود والفيَّائ نيرٌ هائي - پھرسب نے مل كراس محراكے ايك كوشه ميں ان كوسپر دخاك كرديا۔ (وَالْفِيُّة) (متدرك ها كم/١٩٥٠)

(٣٩٦٩) م سے يعقوب بن ابراميم نے بيان كيا، كہا مم سے مشيم فے بیان کیا، کہا ہم کو ابو ہاشم نے خبر دی، انہیں ابو مجلز نے ، انہیں قیس نے ، انہوں نے کہا کہ میں نے ابو ذر طالعہ سے سنا، وہ قسمید کہتے تھے کہ بیآیت ﴿ لَمَذَانِ خَصْمًانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِم ﴾ ان كي بار عيل اترى جو بدر کی لڑائی میں مقابلے کے لیے فکلے تھے یعنی حزہ علی اور عبیدہ بن حارث الله الله مسلمانوں کی طرف سے اور عتب، شیبہ رسیعہ کے بیٹے اور ولید بن عتبه کا فرول کی طرف ہے۔

خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ ﴾ [الحج: ١٩] نَزَلَتْ فِي الْذِيْنَ بَرَزُوْا يَوْمَ بَدْرٍ: حَمْزَةَ وَعَلِيٍّ وَعُبَيْدَةً بْنِ الْحَارِثِ وَعُتْبَةً وَشَيْبَةً ابْنَىٰ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةً. [راجع: ٣٩٦٦] و ٣٩٧ حَدَّثَنِي أَخْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ أَبُو عَبْدِاللَّهِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: سَأَلَ رَجُلُ الْبَرَاءَ وَأَنَا أَسْمَعُ، أَشَهِدَ عَلِيٌّ بَدْرًا؟ قَالَ: بَارَزَ وَظَاهَرَ حَقًّا.

٣٩٦٩_ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ،

عَنْ أَبِيْ مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِغْتُ

أَبَا ذَرٌّ ، يُقْسِمُ قَسَمًا: إِنَّ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿ هَذَانِ

(۳۹۷۰) محص ابوعبداللداحد بن سعيد ني بيان كيا، كها مم ساسحات بن منصورسلولی نے بیان کیا، ہم سے ابرامیم بن بوسف نے بیان کیا،ان سے ان کے باپ یوسف بن اسحاق نے اور ان سے ان کے دادا ابواسحاق سبعی نے کہ ایک مخص نے براء والنفؤ سے بوجھا اور میں من رہا تھا : کیا على والنفية بدرى جنك ميس شريك تنهي؟ انهول نے كهاكه بال! انهول نے تو مبارزت کی تھی اور غالب رہے تھے۔ (او پر تلے وہ دوزر ہیں پہنے ہو عے

تشويج: المخص كوحضرت على والفيد كى كم سنى كى وجد سے بيكمان بوا بوكاكم شايدوه جنگ بدريس ندشريك بوت بول - براء والتفيد في ان كاغلط كمان رفع کردیا کیڑائی میں نکلنا کیا مقاتلہ کے لئے میدان میں نکلے اورولید بن عتبہ توقل کیا۔مبارزت بیخی میدان جنگ میں نکل کر کے وثمن کوللکار نا۔جن ۔لوگوں نے حضرت علی دانشۂ پرخروج کیا تھاوہ ان کے متم تم کے عیب تلاش کرتے رہتے تھے جن کی کوئی حقیقت نتھی۔ براہ دلانٹوئو نے جو جواب دیا ہے کویا مخالفین کے منہ برطمانچہ ہے۔

(٣٩٤١) ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اولی نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے بوسف بن ماحون نے بیان کیا، ان سے صالح بن ابراہیم بن عبدالرحلي بن وف نے ،ان سے ان کے دالد ابراہیم نے ،ان کے داداعبدالرحن بن عوف والنفي سے، انہوں نے بیان کیا کہ امیہ بن خلف سے (ججرت کے بعد)میراعبدنامہ ہوگیا تھا۔ پھر بدر کی لڑائی کے موقع پرانہوں نے اس کے

٣٩٧١ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي يُوْسُفُ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ، عَنْ صَالِح بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جُدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: كَاتَبْتُ أُمَيَّةً بْنَ خَلَفٍ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ

ہَدْدٍ، فَذَكَرَ قَتْلَهُ وَقَتْلَ ابْنِهِ، فَقَالَ بِلَالْ: لَا اوراس كے بينے (على) كُلّ كاذكركيا، بلال نے (جباسے وكيولياتو) نَجُوْتُ إِنْ نَجَا أُمَيَّةُ، [راجع: ٢٣٠١] كها كما كرآج امياق كلاتو ميں آخرت ميں عذاب سے جَيْمَبي سكوں گا۔ تشويج: (عهدنامه بيقا) كماميكه مي عبدالرحن والتي كي جائيداد محفوظ ركھے۔ اس كوض عبدالرحن اميكي جائيدادكي مدينه ميں حفاظت كريں كے۔ جنگ بدر ميں اميكو بچانے كے لئے عبدالرحن ان كاوپر كر پڑے متے كرمسلمانوں نے تلوادوں سے اسے چھلنى بناديا۔

(۳۹۲۲) ہم سے عبدان بن عثان نے بیان کیا، کہا کہ جھے میرے والد نے خبردی، انہیں شعبہ نے ، انہیں ابواسحاق نے ، انہیں اسود نے اور انہیں عبداللہ بن مسعود ڈالٹوڈ نے کہ نبی کریم مظافیۃ نے (ایک مرتبہ کہ میں) سورہ جم کی تلاوت کی اور بحدہ تل کر عبال وجنے لوگ وہاں موجود تھے۔ سب بحدہ میں کر گئے۔ سواایک بوڑھے کے کہاس نے تھیلی میں مٹی لے کراپی پیشانی پراسے لگالیا اور کہنے لگا کہ میرے لیے بس اتنابی کافی ہے۔ عبداللہ دلالٹوڈ نے کہا کہ پھر میں نے اسے دیکھا کہ میرے والت میں وہ تی ہوا۔

تشويج: يعني أميه بن طف جے جنگ بدر مين خود حضرت بلال والفظ على في است باتعول سے فل كيا تما۔

نے بیان کیا ان سے معرفی نے فہروی ، کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے بیان کیا ان سے معرف ان سے ہشام نے بان سے معرف نے بیان کیا کہ زبیر دلاللہ کے جہم پر تلوار کے تین (حمرے) زخموں کے نشانات سے ایک ان کی ان کے مونڈ سے پر تھا (اورا تناحم ہرا تھا کہ) میں بچپن میں اپنی انگلیاں ان میں داخل کردیا کرتا تھا۔ عردہ نے بیان کیا کہ ان میں سے دوز خم انگلیاں ان میں داخل کردیا کرتا تھا۔ عردہ نے بیان کیا کہ ان میں ہے دوز خم ان کو بدر کی لڑائی میں آئے شے اورا کہ جنگ برموک میں ۔عردہ نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن زبیر ڈوائی کا کور جانع ظالم کے ہاتھوں سے) شہید کیا کہ جب عبداللہ بن زبیر ڈوائی کا کہ جب عبداللہ بن مروان نے کہا : اے عردہ اکمی زبیر ڈوائی کیا کہ اس کی کوئی نشائی بتاؤ؟ میں نے کہا کہ ہاں ، پہچا تنا ہوں ۔ اس نے پوچھا: اس کی کوئی نشائی بتاؤ؟ میں نے کہا کہ بدر کی لڑائی کے موقع پراس کی دھار کا ایک حصد ٹوٹ گیا تھا، جوابھی تک اس میں باتی ہے عبدالملک نے کہا کہ آئی ان کیا تھا ہوں کہا کہ کہا کہ کہا در تی کہا۔ (پھراس نے نابغہ شاعر کا یہ معرع پڑھا) '' فوجوں کے ساتھ انہ نے کہا۔ (پھراس نے نابغہ شاعر کا یہ معرع پڑھا) '' فوجوں کے ساتھ لڑتے لڑتے ان کی تلواروں کی دھاریں گی جگہ سے ٹوٹ گئی ہیں'' پھر عبدالملک نے دہ تلوار عردہ کو والیس کردی۔ ہشام نے بیان کیا کہ ہمارا اندازہ تھا کہاس تلوار کی قبت دس بڑار درہ ہم تھی ۔ وہ تلوار ہمارے آئی عرب کی جہارا اندازہ تھا کہاس تلوار کی قبت دس بڑار درہ ہم تھی ۔ وہ تلوار ہمارے آئی عرب نے بیان کیا کہ ہمارا

٣٩٧٢ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةً، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ عَنِ النَّبِي عَلَيْكُمْ أَنَّهُ قَرَأً: ﴿ وَالنَّجْمِ ﴾ فَسَجَدَ بِهَا، وَسَجَدَ مَنْ مَعَهُ، غَيْرَأَنَ شَيْخًا أَخَذَ كَفًا مِنْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ فَقَالَ: يَكُفِينِيْ هَذَا. قَالَ عَبْدُاللَّهِ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا. [راجع: ١٠٦٧]

٣٩٧٣ - أَخْبَرَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّنَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُف، عَنْ مَعْمَر، عَنْ هِشَام، عَنْ عُرْوَة، قَالَ: كَانَ فِي الزَّبَيْرِ هِشَام، عَنْ عُرْوَة، قَالَ: كَانَ فِي الزَّبَيْرِ فَلَاثُ ضَرَبَاتٍ بِالسَّيْقِ، إِخْدَاهُنَّ فِي عَاتِقِهِ، قَالَ: إِنْ كُنْتُ لَأَذْخِلُ أَصَابِعِيْ عَاتِقِهِ، قَالَ: إِنْ كُنْتُ لَأَذْخِلُ أَصَابِعِيْ فَيْهَا. قَالَ: فِنْ كُنْتُ لَأَذْخِلُ أَصَابِعِيْ فِيْهَا. قَالَ: فَرُوتَهُ: وَقَالَ لِيْ عَبْدُ يَوْمَ الْمَدِ، وَوَاجِدَةً يَوْمَ الْمَرْمُوكِ. قَالَ عُرْوَةً: وَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّهِ بْنُ يَوْمَ الْمَدِنِ بْنُ مُرُوانَ حِيْنَ قُتِلَ عَبْدُاللّهِ بْنُ اللّهِ اللّهِ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهِ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ

بِهِنَ فُلُولٌ مِنْ قِرَاعِ الْكَتَائِبِ ثُمَّ رَدَّهُ عَلَى عُرُوَةً. قَالَ هِشَامٌ: فَأَقَمْنَاهُ بَيْنَنَا ثَلَاثَةَ آلَافِ، وَأَخَذَهُ بَعْضُنَا، وَلَوَدِدْتُ أَنَىٰ كُنْتُ أُخَذْتُهُ. [راجع: ٢٧٢١] (عثان بن عروہ) نے قیت دے کرلے کی تھی۔میری بڑی آ رزوتھی کہ کاش!وہ تلوارمیرے جھے میں آتی۔

تشوج: رموک ملک شام میں ایک گاؤں کا نام تھا۔ دہاں حضرت عمر دخاتین کی خلافت میں ۱۵ دمیں مسلمانوں اور عیسائیوں میں جنگ ہو کی تھی۔ مسلمانوں کے سردار ابوعبیدہ بن جراخ دخاتین تھے اور عیسائیوں کا سردار باہان تھا۔ اس جنگ میں ستر ہزار نصرانی مارے مسلم چالیس ہزار قید ہوئے۔ مسلمان بھی چار ہزار شہید ہوئے۔ اس جنگ میں ایک سویدری صحابی دختائین شریک تھے۔ (فتح الباری)

(۳۹۷۳) ہم سے فروہ بن ابی المغر اونے بیان کیا، ان سے علی بن مسہر نے، ان سے اللہ کو الدعروہ نے بیان کیا کہ زیر دولئے گئے کہا کہ (میرے والد) عروہ کی تلوار پر چاندی کا کام تھا۔ ہشام نے کہا کہ (میرے والد) عروہ کی تلوار پر چاندی کا کام تھا۔

ن بیان کیا، انہیں ہشام بن عروہ نے بیان کیا، کہا ہم سے عبداللہ بن مہارک نے بیان کیا، انہیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، انہیں ان کے والد نے کہ رسول کریم مالین کے صحابہ وفائد ہے نے دبیر دلائن سے برموک کی جگ میں کہا آپ جملہ کرتے ۔ انہوں نے کہا کہ اگر میں نے ان پر زور کا حملہ کردیا تو پھرتم لوگ بیچے رہ جاؤ کے ۔ سب بولے کہ ہم ایمانییں کریں گے ۔ چنا نچے زبیر دلائٹ نے دشمن (روی فوج) پر حملہ کیا اور ان کی صفوں کو چیرتے ہوئے آگے نگل گئے ۔ اس وقت ان کے ماتھ کو کی اس وقت ان کے کموٹ کی لگام پکڑی اور مونڈ ھے پر دو ساتھ کو کی ایک بھی (مسلمان) نہیں رہا۔ پھر (مسلمان فوج کی طرف) کاری زخم لگائے، جوزم بدر کی لڑائی کے موقع پر ان کو لگا تھا وہ ان دونوں کاری زخم لگائے، جوزم بدر کی لڑائی کے موقع پر ان کو لگا تھا وہ ان دونوں کر خبول سے درمیان میں پڑھیا تھا۔ عروہ بن زبیر مؤلگا کرتا تھا۔ عروہ نے بیان کیا کہ جب میں کہ برموک کی لڑائی کے موقع پر عبداللہ بن زبیر مؤلگا کہ بھی ان کے ساتھ کہ برموک کی لڑائی کے موقع پر عبداللہ بن زبیر مؤلگا بھی ان کے ساتھ کے ، اس وقت ان کی عرکل دس سال کی تھی۔ اس لیے ان کو ایک گھوڑ سے پر عبداللہ بن ذبیر مؤلگا کہ بھی ان کے ساتھ کے ، اس وقت ان کی عرکل دس سال کی تھی۔ اس لیے ان کو ایک گھوڑ سے پر عبداللہ بن ذبیر مؤلگا بھی ان کے ساتھ کو رائی صاحب کی مفاظت میں دے دیا تھا۔

(٣٩٤٦) مجھ سے عبداللہ بن محد فے بیان کیا، کہاانہوں نے روح بن عبادہ سے سا، کہا ہم سے سعید بن الی عروبہ نے بیان کیا، ان سے قادہ نے بیان کیا کہ بدر کیا گئے نے بیان کیا کہ بدر

٣٩٧٤ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيْهِ، كَانَ سَيْفُ الزُّبَيْرِ مُحَلَّى بِفِضَّةٍ. قَالَ هِشَامٌ: وَكَانَ سَيْفُ عُرْوَةَ مُحَلَّى بِفِضَةٍ.

٣٩٧٥ حَدِّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَيْهِ: أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهُمْ قَالُوا لِلْهِ عَلَيْهُمْ قَالُوا لِلْهِ عَلَيْهُمْ مَعْكَ؟ لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ: أَلَا تَشُدُّ فَنَشُدٌ مَعَكَ؟ لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ: أَلَا تَشُدُّ فَنَشُدٌ مَعَكَ؟ فَقَالُوا: لَا فَقَالُ: إِنِّي إِنْ شَدَدْتُ كَذَبْتُمْ. فَقَالُوا: لَا فَقَالُ: لَا نَشُدُ مَعَلَ مَقْوَفَهُمْ، فَقَالُ: وَمُعَلَ عَلَيْهِمْ حَتَى شَقَ صُفُوفَهُمْ، فَخَاوَزَهُمْ وَمَا مَعَهُ أَحَد، ثُمَّ رَجَعَ مُقْبِلاً، فَخُورَهُمْ وَمَا مَعُهُ أَحَد، ثُمَّ رَجَعَ مُقْبِلاً، فَأَخَدُوا بِلِجَامِهِ، فَضُربُهُ ضُربَهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عُرْوَةُ: عُرْبَهُ ضُربَهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عُرُوةُ: عُرْبَةُ ضُربَهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عُرُوةُ: عُلَى مَعْهُ عَبُدُاللّٰهِ بْنُ الزّبَيْرِ يَوْمَنِذٍ وَهُو الشَّرَبَاتِ أَلْعَبُ وَأَنَا صَغِيْرٌ. قَالَ عُرُوتُهُ وَكُانَ مَعَهُ عَبُدُاللّٰهِ بْنُ الزّبَيْرِ يَوْمَنِذٍ وَهُو ابْنُ عَشْرِ سِينِيْنَ، فَحَمَلَهُ عَلَى فَرَسٍ وَكَانَ مَعَهُ عَبُدُاللّٰهِ بْنُ الزّبَيْرِ يَوْمَنِذٍ وَهُو ابْنُ عَشْرِ سِينِيْنَ، فَحَمَلَهُ عَلَى فَرَسٍ وَكَانَ مَعَهُ عَبُدُاللّٰهِ بْنُ الزّبَيْرِ يَوْمَنِذٍ وَهُو ابْنُ عَشْرٍ سِينِيْنَ، فَحَمَلَهُ عَلَى فَرَسٍ وَكَانَ مَعَهُ عَبُدُاللّٰهِ بْنُ الزّبَيْرِ يَوْمَنِذٍ وَهُو وَكُالَ بِهِ رَجُلاً. [راجع: ٢٧٢١]

٣٩٧٦ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، سَمِعَ رَوْحَ بْنَ جُبَادَةً، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةً، عَنْ قَتَادَةً، قَالَ: ذَكَرَ لَنَا أَنسُ بْنُ

کی اوائی میں رسول الله مَاليَّيْمُ كے تھم سے قريش كے چوبيس مقتول سردار بدر کے ایک بہت ہی اندھیرے اور گندے کنویں میں پھینک دیج گئے۔ عادت مبار کہ تھی کہ جب رحمن پر غالب ہوتے تو میدان جنگ میں تین دن تك قيام فرمات_ جنگ بدرك فاتمه كے تيسرے دن آپ كے حكم سے آپ کی سواری پر کجادہ باندھا گیا اور آپ روانہ ہوئے۔ آپ کے اصحاب بھی آپ کے ساتھ تھے۔ صحابہ وی الذہ نے کہا: غالبًا آپ کسی ضرورت کے ليتشريف لے جارہ ہيں۔ آخرآب اس كويں كے كنارے آكر کھڑے ہو گئے اور کفار قریش کے مقتولین سرواروں کے نام ان کے باپ كنام كساته ليكرآب أنيس وازوية ككي: "اعفلال بن فلال! اے فلاں بن فلاں! کیا آج تمہارے لیے سے بات بہتر نہیں تھی کہتم نے ونیا میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی ؟ بے شک ہم سے ہمارے رب نے جو وعدہ کیا تھا وہ ہمیں پوری طرح حاصل ہو گیا۔ تو کیا تمہارے رب کاتبهارے متعلق جو دعدہ (عذاب کا) تھا وہ بھی تمہیں پوری طرح مل كيا؟ "ابوطلحه والنفوظ في بيان كياكماس برعمر والنفوظ بول يزعد يارسول الله! آپ ان لاشوں سے کیوں خطاب فرمارہے ہیں؟ جن میں کوئی جان نہیں ہے۔ رسول الله مَنَا يُنظِم نے فرمايا: "اس ذات كى فتم! جس كے ہاتھ ميں ميرى جان ہے، جو پچھ يس كهدر با مول تم لوگ ان سے زياده اسے نبيس س رہے ہو۔' قادہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالی نے انہیں زندہ کردیا تھا (اس وقت) تا كه حضور سكالينم انبيل اين بات سنا ديل ان كي توجع، ذلت، نام ِ ادي اور حسرت وندامت كے ليے۔

مَالِكِ عَنْ أَبِي طَلَحَةً، أَنَّ نَبِي اللَّهِ عَلَيْكُمْ أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَرْبَعَةِ وَعِشْرِيْنَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيْدِ قُرَيْشِ فَقُذِفُوا فِي طَوِيٍّ مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيْثٍ مُخْبِثٍ، وَكَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمِ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرِ الْيَوْمَ الثَّالِثَ، أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا، ثُمَّ مَشَى وَاتَّبَعَهُ أَصْحَابُهُ وَقَالُوْا: مًا نُرَى يَنْطَلِقُ إِلَّا لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، حَتَّى قَامَ عَلَى شَفَةِ الرَّكِيِّ، فَجَعَلَ يُنَادِيْهِمْ بِأَسْمَاثِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ: ((يَا فُلَانُ بُنَ فُلَانِ، وَيَا فُلَانُ بُنَ فُلَانِ! أَيَسُوُّكُمْ أَنَّكُمْ أَطَعْتُمُ اللَّهَ وَرَسُولُهُ؟ فَإِنَّا فَلَدُّ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا، فَهَلُ وَجَدُتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا)). قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! مَا تُكَلُّمُ مِنْ أَحْسَادِ لَا أَرْوَاحَ لَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ طَلَّكُمُ: ((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمُ). قَالَ قَتَادَةُ: أَحْيَاهُمُ اللَّهُ حَتَّى أَسْمَعَهُمْ قُولَهُ تَوْبِيْخًا وَتَصْغِيرًا وَيَقْمَةً وَحَسْرَةً وَنَدَمًا. [راجع: ٣٠٦٥]

تشویج: جولوگ اس واقعہ سے ماع موتی ٹابت کرتے ہیں وہ سراس ملطی پر ہیں۔ کیونکہ پیسانارسول کریم مَلَاثِیْمُ کاایک معجز وتھا۔

دوسرى آيت مي صاف موجود ب: ﴿ وَمَا آنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُورِ ﴾ (٢٥/ فاطر ٢٢٠) يعنى تم قبروالول كوسانے سے قاصر مورم نے کے بعد جملہ تعلقات دنیاوی ٹوٹنے کے ساتھ دنیاوی زندگی کے لواز مات بھی ختم ہوجاتے ہیں۔سنا بھی ای میں شامل ہے۔اگر مردے سنتے ہوں تو ان پر مردگی کا تھم لگانا ہی غلط تھم تا ہے۔ بہر حال عقل وفق سے وہی سیجے اور حق ہے کہ مرنے کے بعد انسان کے جملہ حواس دنیاوی ختم ہوجاتے ہیں۔ نیک مردول کواللد تعالی عالم برزخ میں کچھنادے یہ بالکل علیحدہ چیز ہے۔اس سے ساع موتی کاکوئی تعلق نہیں ہے۔

٣٩٧٧ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفيانُ، (٣٩٤٤) بم عميدي في بيان كيا، كها بم سے سفيان بن عيين في

تشوج: نعت سے مراداسلام اور رسول کریم من الینظم کی ذات گرای اقد سے قریش نے اس نعت کی قدر ندگی جس کا نتیجہ تباہی اور ہلا کت کی شکل میں ہوا۔ مدیندوالوں نے اللہ کی اس نعت کی قدر کی۔ دونوں جہان کی عزت و آبرو سے سرفراز ہوئے۔ (رضی الله عند و رضوا عند)

(۳۹۷۸) مجھ سے عبید بن اساعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابواسامہ نے

بیان کیا، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ عاکشہ رفی ہوئا ہوئا کے

کے سامنے کسی نے اس کا ذکر کیا کہ ابن عمر فوا ہوئا نی کریم مائی ہوئا کے حوالہ

سے بیان کرتے ہیں کہ' میت کو قبر میں اس کے گھر والوں کے اس پر دونے

سے بھی عذاب ہوتا ہے۔' اس پر عاکشہ وہی ہوئا نے کہا کہ حضور مائی ہوئا نے تو

یفر مایا تھا:' عذاب میت پراس کی برعملیوں اور گنا ہوں کی وجہ سے ہوتا ہے

اوراس کے گھر والے ہیں کہ اب بھی اس کی جدائی میں روتے رہتے ہیں۔'

٣٩٧٨ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةً، عَنْ هِشَام، عَنْ أَبِيهِ، فَالَ: فَكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَفِعَ إِلَى قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَفِعَ إِلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ إِلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ إِلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ إِلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ الْمَيْتَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ) . فَقَالَتْ: إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ اللَّهَ لَيُعَذَّبُ بِخَطِينَتِهِ وَذَنْهِ، وَإِنَّ اللَّهِ عَلَيْهِ اللَّهَ لَيُعَذَّبُ بِخَطِينَتِهِ وَذَنْهِ، وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبُكُونَ عَلَيْهِ الْآنَ). [راجع: ١٢٨٨]

(۳۹۷۹) آپ نے کہا کہ اس کی مثال بالکل الی ہی ہے جیسے رسول اللہ مثالی آئیں اللہ مثالی ہی ہے جیسے رسول اللہ مثالی ہی ہے جیسے رسول اللہ مثالی ہی ہے جیسے رسول اللہ مثالی ہیں مشرکین کی الشیس دال دی گئیں تھیں ،ان کے بارے میں فرمایا تھا کہ ''جو پچھ میں کہدر ہا ہوں ،

دال دی سی سی ان لے بارے یک حرمانے کا مقصد بیتھا کہ 'اب انہیں

یداسے ن رہے ہیں۔' تو آپ کے فرمانے کا مقصد بیتھا کہ' اب انہیں
معلوم ہوگیا ہوگا کہ ان سے میں جو کچھ کہدرہا تھا وہ حق تھا۔' پھرانہوں نے
اس آیت کی طاوت کی :'' آپ مردول کونہیں سنا سکتے۔''' اور جولوگ
قبروں میں دفن ہو پچے ہیں انہیں آپ اپنی بات نہیں سنا سکتے۔' عاکشہ رفاقہ ا

ڪِيِي.

(۳۹۸۰،۸۱) مجھ سے عثمان نے بیان کیا، ہم سے عبدہ نے بیان کیا، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر ولی فیٹا نے بیان کیا کہ نبی کریم مثل فیٹی نے نبدر کے کنویں پر کھڑے ہو کر فر مایا '' کیا جو پچھ

ومسلم: ٢١٥٣؛ نسائي: ١٨٥٤]

٣٩٧٩ قَالَتْ: وَذَاكَ مِثْلُ قَوْلِهِ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَى الْقَلِيْبِ وَفِيْهِ قَتْلَى بَدْدٍ اللَّهِ عَلَى الْقَلِيْبِ وَفِيْهِ قَتْلَى بَدْدٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالَ: ((إِنَّهُمُ الْآنَ لَيُسْمَعُونَ مَا أَقُولُ)). وَإِنَّمَا قَالَ: ((إِنَّهُمُ الْآنَ لَيُعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقَّ)). ثُمَّ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقَّ)). ثُمَّ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقَّ)). ثُمَّ فَيَ الْمُوتَى الْمَوْتَى الْمَالَ: ١٨٠ (إِنَّكَ لَا بُسْمِعُ الْمُوتَى الْقَبُورِ النَّمَل: ١٨٠ (وَمَا أَنْتُ بِمُسْمِعِ مَنْ فِي الْقَبُورِ الْ إِنْكَ الْإِنْمَا اللَّهِ الْمُؤْتِي الْقَبُورِ الْإِنْمَا اللَّهُ الْمُولَى اللَّهُ ا

'٣٩٨٠، ٣٩٨٠ حَدَّثَنِيْ عُنْمَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: وَقَفَ النَّبِيُ مُشَامًا عَلَى قَلِيْبٍ بَدْرٍ فَقَالَ: تہمارے رب نے تہمارے لیے وعدہ کر رکھا تھا، اسے تم نے سچا پالیا؟" پھر
آپ نے فرمایا: ' جو پچھ میں کہدر ہا ہوں بیاب بھی اسے سن رہے ہیں۔''
اس حدیث کا ذکر جب عائشہ ڈاٹٹی سے کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ نبی مناباتی کم اسے سے کہا تھے بھر میں نے ان سے کہا تھے بدفر مایا تھا: '' انہوں نے اب جان لیا ہوگا کہ جو پچھ میں نے ان سے کہا تھا وہ حق تھا۔'' اس کے بعد انہوں نے آیت:'' بے شک آپ ان مردوں کو نہیں سنا سے تے۔''پوری پڑھی۔

((هَلُ وَجَدُنُهُ مَا وَعَدَ رَبَّكُمْ حَقَّا؟)) ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّهُمُ الْآنَ يَسْمَعُوْنَ مَا أَقُولُ لَهُمْ)). فَذُكِرَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ: إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ مُلْكُمَّةَ ((إِنَّهُمُ الآنَ لَيُعْلَمُونَ أَنَّ الَّذِي كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ هُوَ الْحَقُّ)). ثُمَّ قَرَأَتْ: ((إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى)) [النعل: ٨٠] حَتَّى قَرَأَتِ الْآيَةَ. [راجع: ١٣٧٠،

۱۳۷۱][مسلم: ۱۵۴؛ نسانی: ۲۰۷۵]

تشوج : قرآنی آیت صریح دلیل ہے کہ آپ مردول کوئیں سناستے۔ یکی حق ہے۔ مقتولین بدرکوسنا ناوتی طور پرخصوصیات رسالت میں سے تھا۔ اس پردومبرے مردول کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ ہاں اللہ تعالی جب چاہے اور جس قدر چاہے مردول کوسنا سکتا ہے جیسا کہ قبرس ان میں "السلام علیکم اھل اللہ بار۔ "حدیث کی مسنون دعا سے طاہر ہے۔ باتی اہل بدعت کا بیر خیال کہوہ جب بھی مدفون ہاباؤں کی قبریں پوجنے جا کمیں وہ ہاباان کی فریاد سنتے اور حاجات پوری کرتے ہیں ، سراسر باطل اور کافرانہ ومشر کا نہ خیال ہے جس کی شرعا کوئی اصل نہیں ہے۔ حصرت ابن عباس ڈی انتخاا اور حقرت عاکشہ ڈی انتخاا ہردو کے خیالات پر مزید تفصیل کے لئے فتح الباری کا مطالعہ کیا جائے۔

بَابُ فَضُلِ مَنْ شَهِدَ بَدُرًا

باب: بدر کی لڑائی میں حاضر ہونے والوں کی

فضیلت کا بیان (۳۹۸۲) مجھ سرعیداللہ

نے بیان کیا، ہم سے ابواسحاق نے بیان کیا، کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے بیان کیا، کہا ہم سے معاویہ بن عمرو میں نے بیان کیا، ان سے حمید نے بیان کیا کہ میں نے انس رٹائٹی ہے سا، انہوں نے بیان کیا کہ حارثہ بن سراقہ انساری رٹائٹی جو ابھی نوعمرائے تھے، بدر کے دن شہید ہوگئے تھے (پانی پینے کے لیے حوض پر آئے تھے کہ ایک تیر نے شہید کردیا) پھران کی والدہ (ربیع بنت نفر، انس رٹائٹی کی پھوپھی) رسول اللہ مٹائٹی میں خدمت میں حاضر ہوئیں اورعرض کیا: یارسول اللہ! آپ کومعلوم ہے کہ جھے حارثہ سے حاضر ہوئیں اورعرض کیا: یارسول اللہ! آپ کومعلوم ہے کہ جھے حارثہ سے کتنا بیارتھا، اگروہ اب جنت میں ہوتو میں اس پرصبر کروں گی اور اللہ تعالیٰ حیث بیں کہ میں صال میں ہوں۔ حضور شائٹی کے ایک خدمت میں بیں کہ میں کس حال میں ہوں۔ حضور شائٹی کے ایک جنت ہے؟ بہت ی جنتیں ہیں اور کیا دیوانی ہور بی ہو، کیا وہاں کوئی ایک جنت ہے؟ بہت ی جنتیں ہیں اور کتیا دیوانی ہور بی ہوں کے ایک جنت ہے؟ بہت ی جنتیں ہیں اور کتیا دیا دوس میں ہے۔ "

٣٩٨٢ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ السَّحَاق، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: أُصِيْبَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ عُلَامٌ، فَجَاءَتْ أُمَّهُ إِلَى النَّبِيِّ مُكْتَامً فَقَالَتْ: يَا وَشُولُ اللَّهِ! قَدْ عَرَفْتَ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّي، وَإِنْ يَكُ فِي الْجَنَّةِ أَصْبِرُ وَأَحْتَسِبْ، وَإِنْ وَهُو يَكُنُ اللَّخْرَى ثَرَى، مَا أَصْنَعُ؟ فَقَالَ: يَا لَكُ الأُخْرَى ثَرَى، مَا أَصْنَعُ؟ فَقَالَ: وَلِنْ اللَّهُ فِي الْجَنَّةِ أَصْبِرُ وَأَحْتَسِبْ، وَإِنْ اللَّهُ فِي جَنَّةٍ الْفِرْدُوسِ، وَإِنَّهُ فِي جَنَّةِ الْفِرْدُوسِ). ((وَيُحَلِقُ هَيَ؟ إِنَّهَا وَالْمَانُ كَثِيْرَةٌ، وَإِنَّهُ فِي جَنَّةٍ الْفِرْدُوسِ)). [راجع: ٢٨٠٩]

تشويج: حديث سے بدر ميں شريك مونے والوں كى فضيلت ثابت موئى كهوه سب جنتى ہيں۔ يالله كاقطعى فيصله ہے۔ بيرحارثه بن مراقه بن حارث

بن عدى انصارى بن عدى بن جاريس وارشك باب سراقه محالي رسول مَثَايَّتُهُم جَكَ حَيْن مِن شهيد موت من در المُثَمَّةُ

(٣٩٨٣) محص اساق بن ابرائيم في بيان كيا، كما بميل عبدالله بن ادریس نے خبر دی ، کہا کہ میں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے سنا ، انہوں نے سعد بن عبيدہ سے، انہوں نے ابوعبدالرحلٰ سلمی سے کملی والله نے کہا: مجھے، ابومر شد اور زبیر طافئنا کورسول الله مَاليَّيْمَ نے ايک مهم پر بعيجا- ہم سب شہوار تھے۔حضور منالیکم نے فرمایا ''تم لوگ سیدھے چلے جاؤ۔ جب روضه خاخ پر پہنچوتو وہاں تہہیں مشرکین کی ایک عورت ملے گی، وہ ایک خط لیے ہوئے ہے جسے حاطب بن الی ہاتعہ مالٹن نے مشرکین کے نام بھیجا ہے۔' چنانچ حضور مَالُ فَيْمُ نے جس جگه کا پعد دیا تھا ہم نے وہی اس عورت کوایک اون پرجاتے ہوئے پالیا۔ ہم نے اس سے کہا کہ خط لا۔ وہ کہنے کی کہ میرے پاس تو کوئی خطانیں ہے۔ہم نے اس کے اوٹ کو بٹھا کراس کی تلاشی لی تو واقعی ہمیں بھی کوئی خطنہیں ملا لیکن ہم نے کہا کہ رسول الله مَنَا فَيْنِهُم كَى بات بهي غلطنهيس موسكتى - خط نكال ورند بهم تحقي زكاكرديس مے۔ جب اس نے ہارا پیخت رویہ دیکھا تو ازار باندھنے کی جگہ کی طرف ا پنا ہاتھ لے گئے۔وہ ایک جا در میں لیٹی ہوئی تھی اور اس نے خط نکال کرہم کو دے دیا۔ ہم اسے لے کررسول الله مَنْ الله عَنْ عَدمت میں عاضر ہوئے۔ عر ر النيئ نے كہا كماس نے (يعنى حاطب بن الى بلتعد نے) الله اوراس كے رسول مَنْ النَّيْم اورمسلمانوں سے دعا كيا ہے۔حضور مَنَا لَيْمَ مِحصا جازت دي تا كمين اس كى كردن ماردول كيكن نبى مَاليَّيْمَ في ان سے دريافت فرمايا: " تم نے بیکام کیوں کیا؟" حاطب والنی بولے: الله کی شم ایدوجہ مر گرنہیں تھی کہاللہ اور اس کے رسول پرمیرا ایمان باتی نہیں رہاتھا۔میرا مقصد تو صرف اتناتھا كەقرىش پراس طرح ميراا يك احسان ہوجائے اوراس كى دجہ سے وہ (مکہ میں باقی رہ جانے والے) میرے اہل وعیال کی حفاظت کریں۔آپ کے اصحاب میں جتنے بھی حضرات (مہاجرین) ہیں ان سب كاقبيليه وبال موجود ہے اور اللہ ان كے ذريعے ان كے اہل و مال كى حفاظت كرتا ہے۔ نبى اكرم مَنَا لَيْنِ إِنْ فرمايا ''انہوں نے سچى بات بتادى ہے اور تم لوگوں کو جا ہے کہ ان کے متعلق اچھی بات ہی کہو۔' عمر والنیز نے چرعرض

٣٩٨٣ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: أَخْبُرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيْسَ، قَالَ: سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةً، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُولُ اللَّهِ مَكْ الْمُ مَوْثَدٍ وَالْزُبَيْرَ وَكُلُّنَا فَارِسٌ قَالَ: ((الْطَلِقُوْا حَتَّى تَأْتُواْ رَوْضَةَ خَاخٍ، فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، مَعَهَا كِتَابٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِيْ بَلْتَعَةً إِلَى الْمُشْرِكِيْنَ)). فَأَذْرَكْنَاهَا تَسِيْرُ عَلَى بَعِيْرٍ لَهَا حَيْثُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ كُلُّكُمْ: فَقُلْنَا: الْكِتَابَ, فَقَالَتْ: مَا مَعَنَا كِتَابْ فَأَنَخْنَاهَا فَالْتَمَسْنَا فَلَمْ نَرَ كِتَابًا، فَقُلْنَا: مَا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ مِنْكُمْ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُجَرِّدَنَّكِ. فَلَمَّا رَأْتِ الْجِدَّ أَهْوَتْ إِلَى حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتُهُ، فَانْطَلَقْنَا بِهَا إِلَى رَسُوْلِ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِيْنَ، فَدَعْنِيْ فَلِأَضْرِبْ عُنْقَهُ. فَقَالَ النَّبِي مَا اللَّهُمُ : ((مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟)) قَالَ حَاطِبٌ: وَاللَّهِ! مَا بِيْ أَنْ لَا أَكُوْنَ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ أَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ لِيْ عِنْدَ الْقَوْمِ يَدّ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهَا عَنْ أَهْلِيْ وَمَالِيْ، وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ إِلَّا لَهُ هُنَاكَ مِنْ عَشِيْرَتِهِ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ مَثْكُمُ ((صَدَق، وَلا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا)). فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّهُ قَدْ خَانَ

کیا: اس محض نے اللہ اس کے رسول اور مسلمانوں سے دعا کیا ہے۔ آپ مجھے اجازت دیجے کہ میں اس کی گردن کو ماردوں حضور مٹائی کے ان سے فرمایا: '' اللہ سے فرمایا: '' کیا یہ بدر والوں میں سے نہیں ہے؟ ' آپ نے فرمایا: '' اللہ تعالی اہل بدر کے حالات کو پہلے ہی سے جانتا تھا اور وہ خود فرما پر کا ہے کہ تم جو چاہو کرو، تہ ہیں جنت ضرور لے گی (یا آپ نے یہ فرمایا کہ) میں نے چاہو کرو، تہ ہیں جنت ضرور لے گی (یا آپ نے یہ فرمایا کہ) میں نے تہاری مغفرت کردی ہے۔ ' یہ ن کرعمر داللہ کی آئی موں میں آنو آگئے اور عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول کوزیادہ علم ہے۔

اللَّهَ وَرَسُوْلَهُ وَالْمُؤْمِنِيْنَ، فَدَعْنِي لِأَضْرِبَ عُنُقَهُ. فَقَالَ: ((أَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدُرٍ؟ فَقَالَ: اعْمَلُوْا ((لَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدُرٍ؟ فَقَالَ: اعْمَلُوْا مَّا شِنْتُمْ فَقَدُ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ، أَوْ فَقَدُ عَفَرْتُ لَكُمْ)). فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ: اللَّهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. [راجع: ٢٠٠٧] [مسلم:

تشویع: حضرت عمر دلانشی کی رائے مکی قانون اور سیاست پر بنی تھی کہ جو تحص ملک وملت کے ساتھ بے وفائی کر کے جنگی راز دہمن کو پہنچاہے وہ قابل موت بحرم ہے مگر حضرت حاطب ڈلائٹیڈ کے متعلق نمی کریم مُثاثِینِ کے ان کی سیح نیت جان کراوران کے بدری ہونے کی بناپر حضرت عمر دلائٹوڈ کی ان کے متعلق رائے سے اتفاق نہیں فرمایا بلکہ ان کی اس لغزش کومعائے فرمادیا۔

باب

٣٩٨٤ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْجُعْفِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْغَسِيلِ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ أَبِيْ أَبِيْ أَسِيْدٍ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ أَبِيْ أَسِيْدٍ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ أَسِيْدٍ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَقْدُمُ فَارْمُوهُمْ اللَّهِ مَقْدُمُ اللَّهُ مُلَادٍ (إِذَا أَكْثُوكُمْ قَارُمُوهُمْ وَاسْتَبْقُوا نَبْلُكُمْ). [راجع: ٢٩٠٠]

يَاتُ

(۱۳۹۸۴) مجھے سے عبداللہ بن محمد معلی نے بیان کیا، کہا ہم سے ابواحد زبیری نے بیان کیا، کہا ہم سے ابواحد زبیری نے بیان کیا، ان سے حزہ بن الی اسید اور زبیر بن منذر بن الی اسید نے اور ان سے ابواسید (مالک بن ربیعہ دلالٹیڈ) نے بیان کیا کہ رسول اللہ مَالٹیڈیم نے جنگ بدر کے موقع پر ہمیں ہدایت فرمائی تھی کہ ' جب کفار تمہارے قریب آ جا کمی تو ان پر تیر چلانا اور (جب تک وہ دورر بیں) اینے تیروں کو بچائے رکھنا۔'

تشوی : لینی جلدی جلدی سب تیرنہ چلا دو کر کلیس یا نہ کلیس بہ تیروں کا ضائع کرنا ہوگا۔لائق جزل ایسے ہی ہوتے ہیں جواپی فوج کا سامان جنگ بہت مجت علاط طریقہ پرخری کرائے ہیں۔ نبی کریم مکا تی اس بارے میں بھی بہت بڑے تو می کمانڈر اور ماہر ننون حربیہ تھے۔ ((اکٹو ھم))کا معنی اس حدیث میں راوی نے بیرکیا ہے کہ بہت ہے آ کے ہیں لیمن عمل میں آئیس بعض نے کہا کشب کے معنی لغت میں نزد یک ہونے کے آئے ہیں لیمن جوساری جب تیروں کو تحفوظ رکھنا تا کہ وہ وقت پر کام آئیس، ان کو بیکا رضائع نہ کرنا۔ آج بھی جنگی اصول بی ہے جوساری و نیامیں مسلم ہے۔

٣٩٨٥ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْم، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّبَيْرِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْغَسِيْل، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أَسَيْدٍ، وَالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِيْ أَسَيْدٍ، عَنْ

(۳۹۸۵) مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا، کہا ہم سے ابواحد زبیری نے بیان کیا، کہا ہم سے ابواحد زبیری نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن غسیل نے ،ان سے حزہ بن ابی اسید اور منذر بن ابی اسید شاہد شاہد نے بیان کیا کہ جنگ بدر میں رسول اللہ مَا ا

آ جائیں یعن حملہ وہجوم کریں (اسٹے کہتمہارے نشانے کی زدمیں آ جائیں) تو پھران پر تیر برسانے شروع کرنااور (جب تک وہ تم سے قریب نہ ہوں) اینے تیر کومخفوظ رکھنا۔''

(۳۹۸۲) مجھ سے مروبن خالد نے بیان کیا، کہا ہم سے زہیر نے بیان کیا، کہا ہم سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براء بن عازب والفؤ سے سنا، وہ بیان کررہے تھے کہ نی کریم منا ہوئی نے احد کی لڑائی میں تیرا ندازوں پرعبداللہ بن جیر دلائی کوسر دار مقرر کیا تھا۔اس لڑائی میں ہمار سستر آ دمی شہید ہوئے تھے۔ نبی کریم منا ہوئی اور آپ کے صحابیوں سے بدر کی لڑائی میں ایک سوچا لیس مشرکین کونقصان پہنچا تھا۔ستر ان میں سے قبل کردیے میں ایک سوچا لیس مشرکین کونقصان پہنچا تھا۔ستر ان میں سے قبل کردیے گئے اور ستر قیدی بنا کرلائے گئے۔اس پر ابوسفیان نے کہا کہ آج کا دن بدر کے دن کا بدلہ ہے اور لڑائی کی مثال ڈول کی ہے۔

قَارُمُوهُمْ، وَاسْتَبْقُواْ نَبْلَكُمْ). [راجع: ٢٩٠٠] ٣٩٨٦ عَدَّثَنَا رُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا رُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ، قَالَ: جَعَلَ النَّبِيُ مُثْنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ، قَالَ: جَعَلَ النَّبِيُ مُثْنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ، النَّبِيُ مُثْنَا أَبُو إِسْحَاقَ، النَّبِيُ مُثْنَا أَبُو مَا يَوْمَ أُحُدِ عَبْدَ اللَّهِ النَّبِيُ مُثْنَا مَا مُنْ مَا وَمَا اللَّهِ اللَّهِ النَّهِ مُثْنَا مَا مُنْ مَا اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ الللَّهُ اللَّه

أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَالِيُّكُمُ أَيُومَ

بَدْرِ: ((إِذَا أَكْتُبُو كُمْ _ يَعْنِي أَكَثَرُو كُمْ_

تشوجے: جنگ احدیں نبی کریم مَنَائِیْمَ نے عبداللہ بن جیر ڈائٹیُو کو پیاس تیراندازوں کے ساتھ احدیہاڑ کے ایک ناکے پراس شرط کے ساتھ مقرر فرمایا کہ ہم ہاریں یاجیتیں ہمارے علم کے بغیر بینا کہ ہرگزنہ چھوڑنا۔شروع میں جب مسلمانوں کو فتح ہونے لگی تو عبداللہ بن جیر رڈٹائٹیؤ کے ساتھیوں نے وہ ناکہ چھوڑ دیا جس کا نتیجہ جنگ احد کی شکست کی صورت میں سامنے آیا۔

٣٩٨٧ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ، عَنْ جَدِّهِ أَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ أَبَوْ مُوسَى، أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ مَلْكُمَّا بُرْدَةَ، عَنْ النَّبِيِّ مَلْكُمَّا فَاللَّهُ بِهِ مِنَ النَّبِيِّ مَلْكُمَّا فَاللَّهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ قَالَ: ((وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ بَعُدُ، وَثَوَابُ الصِّدُقِ الَّذِي آتَانَا اللَّهُ بَعُدَ بَعُدُ، وَثَوَابُ الصِّدُقِ الَّذِي آتَانَا اللَّهُ بَعُدَ يَوْمٍ بَدُرٍ)). [راجع: ٣٦٢٢]

(۳۹۸۷) مجھ سے محمد بن علاء نے بیان کیا، کہا ہم سے ابواسامہ نے بیان کیا، ان سے برید نے ، ان سے ان کے داداابو بردہ نے اوران سے ابوموی اشعری ڈاٹٹوئٹ نے ، میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے نبی کریم مُاٹٹوئٹم سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: '' خیر د بھلائی وہ ہے جواللہ تعالیٰ نے ہمیں احد کی لڑائی کے بعد عطافر مائی اور خلوص عمل کا تواب وہ ہے جواللہ نے ہمیں بدر کی لڑائی کے بعد عطافر مائی۔''

تشوجے: حادثہ احد کے بعد بھی مسلمانوں کے حوصلوں میں فرق نہیں آیا اوروہ دوبارہ خیر و بھلائی کے مالک بن گئے ۔اللہ نے بعد میں ان کوفتو حات سے نواز ااور بدر میں اللہ نے جو فتح عنایت کی وہ ان کے خلوص عمل کا ثمرہ تھا۔مسلمان بہر حال خیر و برکت کا مالک ہوتا ہے اور غازی وشہید ہر دو خطاب اس کے لئے صدع توں کامقام رکھتے ہیں۔

(۳۹۸۸) مجھ سے بعقوب نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے
بیان کیا، ان سے آن کے والد نے ، ان کے داداسے کہ عبدالرحلٰ بن عوف
نے کہا، بدر کی لڑائی کے موقع پر میں صف میں کھڑا ہوا تھا۔ میں نے مڑکر

٣٩٨٨ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ، قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ جَدَّهِ، وَالَ حَدْهِ، إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيْدٍ، عَنْ جَدَّهِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: إِنِّي لَفِي

دیکھاتو میری دا ہنی اور با کیں طرف دونو جوان کھڑے تھے۔ ابھی میں ان
کے متعلق کوئی فیصلہ بھی نہ کر پایا تھا کہ ایک نے جھے چیکے ہے پوچھا تا کہ
اس کا ساتھی سنے نہ پائے: چچا! جھے ابوجہل کودکھا دو۔ میں نے کہا: جھیجے! تم
اے دیکھ کرکیا کرو گے؟ اس نے کہا: میں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے بیع ہد کیا
ہے اگر میں نے اسے دیکھ لیا تو یا اسے قبل کرکے رہوں گایا پھر خودا پئی جان
دے دوں گا۔ دوسر نوجوان نے بھی اپنے ساتھی سے چھپاتے ہوئے
محمصے یہی بات پوچھی۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت ان دونوں نوجوانوں
کے درمیان میں کھڑے ہوکہ جھے بہت خوشی ہوئی۔ میں نے اشارے سے
انہیں ابوجہل کودکھا دیا۔ جے درکیھتے ہی وہ دونوں بازی طرح اس پر جھیئے
سے انہیں ابوجہل کودکھا دیا۔ جے درکیھتے ہی وہ دونوں بازی طرح اس پر جھیئے
اور فورانی اسے مارگرایا، بید دئوں عفراء کے بیٹے تھے۔

الصَّفُ يَوْمَ بَدْرٍ إِذِ الْنَفَتُ، فَإِذَا عَنْ يَمِيْنِي وَعَنْ يَسَادِي فَتَيَانِ حَدِيْثَا السِّنِّ، فَكَأْنَيْ لَمْ آمَنْ بِمَكَانِهِمَا، إِذْ قَالَ لِي أَحَدُهُمَا سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ: يَا عَمَّ أَرِنِي أَبَا جَهْلِ. فَقُلْتُ: يَا ابْنَ أَخِيْ! وَمَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: عَاهَدْتُ اللَّهَ إِنْ رَأَيْتُهُ أَنْ أَقْتَلَهُ أَوْ أَمُوْتَ عَاهَدْتُ اللَّهَ إِنْ رَأَيْتُهُ أَنْ أَقْتَلَهُ أَوْ أَمُوْتَ عَاهَدْتُ اللَّهَ إِنْ رَأَيْتُهُ أَنْ أَقْتَلَهُ أَوْ أَمُوْتَ دُونَهُ. فَقَالَ لِي الآخَرُ سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ مَثَلَهُ قَالَ: فَمَا سَرَّيْي أَنِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ مَثَالًا عَلَيْهِ مَثَلَهُ مَا الْمَا الْمَا الْمَا السَّقَرَيْنِ حَتَّى ضَرَبَاهُ، وَهُمَا ابْنَا عَلَيْهِ مِقْلَ الصَقْرَيْنِ حَتَّى ضَرَبَاهُ، وَهُمَا ابْنَا عَلَيْهِ مِقْلَ الصَقْرَيْنِ حَتَّى ضَرَبَاهُ، وَهُمَا ابْنَا عَلَيْهِ مِقْرَاءً. [راجع: ٣١٤١]

تشوجے: بعض روایتوں میں ہے کہ بیدونوں معاذبن عفراءاور معوذبن عفراء بن جموح وُلِيَّ اُلْبَائِتے معاذ اور معوذ کی والدہ کانام عفراء تھاان کے باپ کانام حارث بن رفاعہ تھا۔ان لڑکوں نے پہلے ہی بیعبد کیا تھا کہ ابوجہل ہمارے رسول کریم مَثَّالِیَّتِم کو گالیاں دیتا ہے،ہم اس کوٹم کر کے ہی رہیں گے۔ اللہ نے ان کاعزم پوراکرد کھایا۔وہ ابوجہل کو معلوم کر کے اس پرا یہے لیکے جیسے شکرہ پرندہ چڑیا پر لیکتا ہے۔

٣٩٨٩ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِیْمُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابِ، قَالَ: أَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ أَسِیْدِ بْنِ جَارِیَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ أَسِیْدِ بْنِ جَارِیَةَ الثَّقَفِیُ، حَلِیْفُ بَنِیْ ذُهْرَةً وَکَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِیْ هُرَیْرَةً عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةً قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ مِنْفَعَمَّ عَشَرَةً عَیْنًا، وَأَمَّرَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ مِنْفَعَمَّ عَشَرَةً عَیْنًا، وَأَمَّرَ عَلَیْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتِ الْأَنْصَادِی، جَدَّ عَلَیْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتِ الْأَنْصَادِی، حَتَّی إِذَا كَانُوا عَالَهُمْ بِنْ عُمْرَ بْنِ الْخَطَّابِ، حَتَّی إِذَا كَانُوا عَالِهَا فَعَمْ وَا لَهُمْ بِالْهَدَّةِ بَیْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةً ذُکِرُوا لِحَیِّ مِنْ عِلْهُمْ لِنَّ لِحُیانَ، فَنَقُرُوا لَهُمْ مِنْ لِنَوْلُوهُ مِنْ مِائَةِ رَجُلِ رَامٍ، فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ فَلَمَّا لَتَمْرَ فِیْ مَنْزِلِ نَزَلُوهُ حَدَّوا اَثَارَهُمْ فَقَالَ: تَمْرُ يَثُولِ، فَالْمَالَةُ مُ التَّمْرَ فِیْ مَنْزِلٍ نَزَلُوهُ وَقَالَ لَهُمْ فَالَّالَهُمْ التَّمْرَ فِیْ مَنْزِلٍ نَزَلُوهُ وَقَالَ: تَمْرُ يَثُولِ، فَاتَبَعُوا آثَارَهُمْ، فَلَمَّالَ تَمْرُ يَثُولِ، فَلَمَّالِ بَعْنَ آلَارَهُمْ، فَلَمَّالَ تَمْرُ يَثُولِ، فَالْتَهُمْ التَّمْرَ فِیْ مَنْزِلٍ نَزَلُوهُ فَالَانَ تَمْرُ يَثُولِ مَنْ مِائَةً مِنْ الْمُعْمُ التَّمْرَ فِیْ مَنْزِلٍ نَزَلُوهُ وَقَالَ: تَمْرُ يَثُولِ، فَاللَّهُمْ التَّمْرَ فِیْ مَنْزِلٍ نَرَلُوهُ وَلَا لَهُمْ التَّهُ فَا آلَادُهُمْ وَالْمَالَةُ مَالِهُ الْمَالَةُ مَالْمَالَةُ مَا الْتَعْرَاقُ الْمُالِيَةُ مَالِهُ الْمَالَةُ مَا الْتَلْمُ وَالْمُالِهُمْ التَّمْ وَالْمَالُولُ الْمَالَةُ الْمُعْمُ السَّالِيَالِهُ الْمَالَةُ الْمَالَةُ الْمُعْمَالِهُ الْمُلْولُ الْمَالَةُ مُولُولًا الْمُعْلَى الْمَالَةُ مُولُولًا لَكُمُ الْمُولُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُعْمَلُولُ الْمُعْمَلُ الْمُؤْلُولُ الْمُعْمُ السَّوْلُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمِلْمُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُولُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْمُؤْلُولُ الْم

سے موی بن اساعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے موی بن اساعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم نے بیان کیا، انہیں ابس شہاب نے خردی، کہا کہ جھے عمر بن اسید بن جاریہ تقفی نے خبردی جو بنی زہرہ کے حلیف شے اور ابو ہریہ دلائیڈ کے شاگردوں میں شامل سے کہ ابو ہریہ دلائیڈ نے کہا نبی کریم مُلاٹیڈ کو بنایا جو عاصم بن عمر بن ان کا امیر عاصم بن ثابت انساری دلائیڈ کو بنایا جو عاصم بن عمر بن خطاب دلائیڈ کے نانا ہوتے ہیں۔ جب بیلوگ عسفان اور مکہ کے درمیان مقام ہدہ پر پنچے تو بی بذیل کے ایک قبیلہ کوان کے آنے کی اطلاع مل گئی۔ مقام ہدہ پر پنچے تو بی بذیل کے ایک قبیلہ کوان کے آنے کی اطلاع مل گئی۔ اس قبیلہ کا نام بی لیویان تھا۔ اس کے سوتیرا نداز ان صحاب ڈوائیڈ کی تلاش میں نظے اور ان کے نشان قدم کے انداز سے پر چلنے گئے۔ آخر اس جگہ پڑئی میں نظے اور ان کے نشان قدم کے انداز سے پر چلنے گئے۔ آخر اس جگہ پڑئی سے بیر بر درید نے کہا کہ بید میٹر ب (مدید) کی مجبور کی گھلیاں) ہیں۔ اب پھروہ ان کے نشان قدم کے انداز سے پر چلنے اور ان کے نشان قدم کے انداز سے بی خورہ کھائی تھی۔ انہوں نے کہا کہ بید میٹر ب (مدید) کی مجبور کی گھلیاں) ہیں۔ اب پھروہ ان کے نشان قدم کے انداز سے پر چلنے اور ان کے نشان قدم کے انداز سے پر چلنے گئے۔ جب عاصم بن ثابت دلی تھی اور ان کے ساتھیوں نے انداز سے پر چلنے گئے۔ جب عاصم بن ثابت دلی تی کے قبال کے قبالہ والوں نے نان کے آنے کو معلوم کر لیا تو ایک (محفوظ) جگہ پناہ کی قبیلہ والوں نے ان کان کے آئے کو معلوم کر لیا تو ایک (محفوظ) جگہ پناہ کی قبیلہ والوں نے ان کے آئے کو معلوم کر لیا تو ایک (محفوظ) جگہ پناہ کی قبیلہ والوں نے کان کے آئے کو معلوم کر لیا تو ایک (محفوظ) جگہ پناہ کی قبیلہ والوں نے

انہیں اپنے گیرے میں لے لیا اور کہا کہ نیچاتر آؤاور ہاری پناہ خود قبول کرلوتو تم ہے ہم وعدہ کرتے ہیں کہ تمہارے کسی آ دمی کو بھی ہم قتل نہیں كريس كيد عاصم بن ثابت والنفظ في كهامسلمانو! ميس كسي كافركي بناه ميس نہیں اتر سکتا۔ پھرانہوں نے دعا کی: اے اللہ! ہمارے حالات کی خبرایے نبی مناشیم کوکردے۔آخر قبیلہ والوں نے مسلمانوں پر تیراندازی کی اور عاصم والنَّذُ وشہيد كرديا۔ بعد ميں ان كے وعدول بر مين صحاب وف النَّمُ الرّ آئے۔ بید حفرات حفرت خبیب ، زید بن دشنه اورایک تیسر سے صحالی ٹی کھنگاڑ تے - قبیلہ والوں نے جب ان تیوں سحابوں ٹٹائٹ بر قابو یالیا تو ان کی کمان ہے تانت نکال کراس ہے انہیں باندھ دیا۔ تیسر مے صحابی ڈالٹیؤ نے کہا، بیتمہاری پہلی وغا بازی ہے، میں تمبارے ساتھ بھی نہیں جا سکتا۔ میرے لیے تو انہیں کی زندگی نمونہ ہے۔ آپ کا اشارہ ان صحابہ ڈی اُٹھٹم کی طرف تھا جوابھی شہید کئے جا چکے تھے کفار نے انہیں تھیٹنا شروع کیا اور زبردئ کی کیکن وہ کسی طرح ان کے ساتھ جانے پر تیار نہ ہوئے۔ (تو انہوں نے ان کو بھی شہید کردیا) اور ضبیب ر النی اور زید بن دشنہ والنی و ساتھ لے گئے اور (مکہ میں لے جاکر) انہیں چے دیا۔ یہ بدر کی لڑ ائی کے بعد کا واقعہ ہے۔حارث بن عامر بن نوفل کےلڑکوں نے خبیب رہالٹیؤ کو خریدلیا۔انہوں ہی نے بدر کی الرائی میں حارث بن عامر کوتل کیا تھا۔ کچھ دنوں تک تو وہ ان کے یہاں قیدرہے، آخرانہوں نے ان کے تل کا ارادہ کیا۔ انہی دنوں جارث کی کسی لڑکی ہے انہوں نے موئے زیریا ف صاف كرنے كے ليے اسر ه مانگا۔ اس نے دے دیا۔ اس وقت اس كا ایک چھوٹا سابچہان کے پاس (کھیلتا ہوا) اس عورت کی بے خبری میں چلا گیا۔ پھر جب وہ ان کی طرف آئی تو دیکھا کہ بچہ ان کی ران پر بیٹھا ہوا ہے اور استرہ ان کے ہاتھ میں ہے۔انہوں نے بیان کیا کہ بیدد کھتے ہی وہ اس درجہ گھبرا گئی کہ خبیب وہائٹنڈ نے اس کی گھبراہٹ کو دیکھ لیا اور بولے ، کیاتمہیں اس کا خوف ہے کہ میں اس نیچے کوقل کر دوں گا؟ یقین رکھو کہ میں ایسا ہر گزنہیں کر سكتا- ان خاتون نے بيان كيا: الله كى قتم! ميں نے بھى كوئى قيدى خبیب والنفظ سے بہترنہیں دیکھا۔اللہ کی شم! میں نے ایک دن انگور کے ایک

حَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَجُوا إِلَى مَوْضِع، فَأَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ، فَقَالُوا لَهُمْ: انْزِلُوا فَأَعْطُوا بِأَيْدِيْكُمْ وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيْنَاقُ أَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ أَحَدًا. فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتِ: أَيُّهَا الْقَوْمُ، أَمَّا أَنَا فَلَا أَنْزِلُ فِيْ ذِمَّةِ كَافِرٍ. ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيُّكَ. فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ، فَقَتَلُوْا عَاصِمًا، وَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ عَلَى الْعَهْدِ وَالْمِيْثَاق، مِنْهُمْ خُبَيْبٌ وَزَيْدُ بْنُ الدَّثِنَةِ، وَرَجُلَّ آخَرُ، فَلَمَّا اسْتَمْكُنُوا مِنْهُمْ أَطْلَقُوا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَرَبَطُوْهُمْ بِهَا. قَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ: هَذَا أُوَّلُ الْغَدْرِ، وَاللَّهِ! لَا أَصْحَبُكُمْ، إِنَّ لِيْ بِهَوُ لَاءِ أُسْوَةً . يُرِيْدُ الْقَتْلَى، فَجَرَّرُوْهُ وعَالَجُوْهُ، فَأَبَى أَنْ يَصْحَبَهُم، فَانْطُلِقَ بِخْبَيْبٍ وَزَيْدِ بْنِ الدَّئِنَةِ حَتَّى بَاعُوْهُمَا بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، فَابْتَاعَ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ ابْنِ نَوْفَلِ خُبَيْبًا، وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ، فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا حَتَّى أَجْمَعُوا قَتْلَهُ، فَاسْتَعَارَ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ مُوْسَى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتُهُ، فَدَرَجَ بُنَيٌّ لَهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ حَتَّى أَتَاهُ، فَوَجَدَتْهُ مُجْلِسَهُ عَلَى فَخِذِهِ وَالْمُوْسَى بِيَدِهِ قَالَتْ: فَفَرْغَتُ فَزْعَةً غَرَفَهَا خُبَيْتٌ فَقَالَ: أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتَلَهُ؟ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَلِكَ قَالَتْ: وَاللَّهِ! مَا رَأَيْتُ أَسِيْرًا فَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ، وَاللَّهِ! لَقَدْ وَجَدْتُهُ يَوْمًا يَأْكُلُ قِطْفًا مِنْ عِنَبِ فِيْ يَدِهِ،

خوشہ سے انگور کھاتے دیکھا جوان کے ہاتھ میں تھا حالائکہ وہ لوہے کی زنجيروں ميں جکڑے ہوئے تھے اور مکہ ميں اس وقت کوئی کھل بھی نہيں تھا۔ وہ بیان کرتی تھیں کہوہ تو اللہ کی طرف ہے بھیجی ہوئی روزی تھی جواس نے خبیب ڈالٹن کے لیے بھیجی تھی ۔ پھر بنو حارثہ انہیں قل کرنے کے لیے حرم سے باہر لے جانے لگے تو خبیب رہائٹ نے ان سے کہا کہ مجھے دور کعت نماز یر صنے کی اجازت دے دو۔ انہوں نے اس کی اجازت دی تو انہوں نے دو ركعت نماز برهى اور فرمايا: الله كي قتم ! اگرتهبين بيرخيال نه ہونے لگنا كه مين پریشانی کی وجہ سے (دریتک نماز پڑھ رہا ہوں) تو اور زیادہ دریتک پڑھتا۔ پھرانہوں نے دعاکی: اے اللہ! ان میں سے ہرایک کوالگ الگ ہلاک کر اورايك كوبهي باقى نه چهور اورىياشعار پر هے "جب ميں اسلام برقل كيا جار ما موں تو مجھے کوئی پروانہیں کہ اللہ کی راہ میں مجھے کس پہلو پر پچھاڑ اجائے گا اور یرتو صرف الله کی رضا حاصل کرنے کے لیے ہے۔ اگروہ حیا ہے گا تو میرے جم کے ایک ایک جوڑ پر تو اب عطافر مائے گا۔ 'اس کے بعد ابوسروع عقبہ بن حارث ان کی طرف بر حااور انہیں شہید کر دیا۔ خبیب رفاقت نے اپ قتل حندے ہرائ ملمان کے لیے جے قید کر کے تل کیاجائے (قتل ہے پہلے رور کعت) نماز کی سنت قائم کی ہے۔ ادھر جس دن ان صحابہ ڈیائنٹر پر مصیبت آئی تھی حضور منافیق نے اپنے صحابہ ٹٹائٹتم کواس دن اس کی خبر دے دی تھی قریش کے پچھلوگوں کو جب معلوم ہوا کہ عاصم بن ٹابت رہا تھے شہید کردیئے گئے ہیں تو ان کے پاس اپنے آ دمی بھیج تا کہان کےجمم کا کوئی حصدالائیں جس سے انہیں بیجانا جاسکے۔ کیوں کمانہوں نے ہی (بدر میں)ان کے ایک سردار (عقبہ بن الب معیط) کوتل کیا تھالیکن اللہ تعالی نے ان کی لاش پر بادل کی طرح مجر وں کی ایک فوج بھیج دی اور انہوں نے آ پ کی ااش کو کفار قریش کے آ ومیوں سے بچالیا اور وہ ان کے جسم کا کوئی

حصہ بھی نہ کاٹ سکے اور کعب بن مالک ڈکائٹ نے بیان کیا کہ میرے سامنے

لوگوں نے مرارہ بن رہیع عمری ڈائٹنڈ اور بلال بن امیدواقفی ڈائٹنڈ کا ذکر کیا۔

(جوغزوہ تبوک میں نہیں جاسکے تھے) کہوہ صالح صحابیوں میں ہے ہیں

اور بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے۔

وَإِنَّهُ لَمُوْتَقَ بِالْحَدِيْدِ، وَمَا بِمَكَّةً مِنْ ثَمَرَةٍ وَكَانَتْ تَقُولُ: إِنَّهُ لَرِزْقٌ رَزَقَهُ اللَّهُ خُبَيْبًا، فَكَانَتْ تَقُولُ: إِنَّهُ لَرِزْقٌ رَزَقَهُ اللَّهُ خُبَيْبًا، فَلَمَّا خَرَجُوْا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ: دَعُونِيْ أُصَلِّيْ الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ: دَعُونِيْ أُصَلِّيْ رَكْعَتَيْن، فَقَالَ: رَكْعَتَيْن، فَقَالَ: وَلَا تَرْكِع رَكْعَتَيْن، فَقَالَ: وَاللَّهِ لَوْلَا أَنْ تَحْسِبُوْا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ لَوْدُتُ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا، وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ أَحْدُا، ثُمَّ وَالْدَدُا، وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ أَحَدُا. ثُمَّ قَالَ: لَنَمْ مَا يَعْ مِنْهُمْ أَحَدُا، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ أَخْصِهِمْ عَدَدًا، وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ أَحَدُا. ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ أَنْ مَنْهُمْ أَحَدُا، ثُمَّ اللَّهُ مَا يَعْهُمْ أَحَدُا، وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ أَحَدُا. ثُمَّ الْمَنْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ مَا يَعْهُمْ أَحَدُا. ثُمَّ اللَّهُ اللْمُوالَّةُ الل

فَلَسْتُ أَبَالِيْ حِيْنَ أَقْتَلُ مُسْلِمًا عَلَى أَيِّ جَنْبِ كَانَ فِي اللَّهِ مَصْرَعِيْ وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ يَشَأُ يُبَارِكُ عَلَى أُوصَالِ شِلُو مُمَزَّع ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ أَبُوْ سِرْوَعَةَ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ، فَقَيَلُهُ وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا الصَّلَاةَ، وَأَخْبَرَ أَصْحَابَهُ يَوْمَ أَصِيْبُوا وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشِ إِلَى عَاصِم ابْنِ ثَابِتِ حِيْنَ حُدِّثُوا أَنَّهُ قُتِلَ أَنْ يُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِنْهُ يُعْرَفُ، وَكَانَ قَتَلَ رَجُلاً عَظِيْمًا مِنْ عُظَمَاثِهم، فَبَعَثَ اللَّهُ لِعَاصِم مِثْلَ م الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ، فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ، فَلَمْ يَقْدِرُوا أَنْ يَقْطَعُوا مِنْهُ شَيْئًا. وَقَالَ كَعْبُ ابْنُ مَالِكِ: ذَكَرُوا مُرَارَةَ بْنَ الرَّبِيعِ الْعَمْرِيَّ وَهِلَالَ بْنَ أُمِّيَّةَ الْوَاقِفِيَّ، رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا. [راجع: ٣٠٤٥]

تشہوسے: اس طویل حدیث میں جن دس آ دمیوں کا ذکر ہے، ان میں سات کے نام یہ ہیں۔ مرشد غنوی، خالد بن بگیر، خبیب بن عدی، زید بن وہند، عبد الله بن طارق، معتب بن عبید نخالت ان کے امیر عاصم بن نابت والتنون تھے۔ باتی تینوں کے نام ند کورنبیں ہیں۔ راستے میں کفار بولیمیان ان کے پیچھے لگ گئے۔ آخران کو پالیا اور ان میں سے سر دار سمیت سات سلمانو ل کو ان کا فروں نے شہید کردیا اور پیھلے دد کو مکہ میں لے جا کر غلام بنا کرفرو فت کردیا خبیب بن عدی، زید بن دفید اور عبد الله بن طارق نخالت از است عیں حضرت عبد الله کو می شہید کردیا اور پیھلے دد کو مکہ میں لے جا کر غلام بنا کرفرو فت کردیا درید بن دھید ڈالٹیز کو مفوان بن امیہ نے خریدا اور حضرت خبیب رفالتیز کو حارث بن عام کے بیٹوں نے حضیب بنالتیز نے بدر کے دن حارث مذکور کو آتر کر ایا وہ میں اور محمد بنالتیز کو خوارث بن عام کے بیٹوں نے حضرت میں بیالت کو النے کا فیصلہ کر کیا تھا۔ اب اس کے بیٹوں نے میٹ کو گزار کر ان کو شہید کر ڈالٹیز کو خور میں اللہ تعالیا کو میں اللہ تعالیا کو بیٹ کو کھیل کو خرید لیا اور حرمت کے مہیئے کو گزار کر ان کو شہید کر ڈالٹیز کو کھیل کو کہیں اللہ تعالیا کو میں اور کو کو کسیل کو کھیل کا تو اسطے صفائی شخرائی علیہ بنا کہیں جیسے حضرت مربع کا تیا تا کو کھیل کو تو اسطے صفائی سخرائی عاصل کرنے سے لئے معرب خوالت کے ان کو کھیل کا تو اسطے صفائی سخرائی عاصل کرنے کے لئے معرب میں اس استرہ سے اس استرہ سے اس کو خور کو کہا تا کو کو کھیل کو تو اسطے صفائی سخرائی کو تو کو کھروں ہوا کہ شاید خور ہور کو سے اس کو کھیلے لگا تو اس مورت کے مسلمان سے ایسائی تا تو ہوں میں لایا گیا تو انہوں نے بیا شعار پڑھے جن کا یہاں ذکر موجود ہے۔ حضرت مولانا و حید الزیال میں اس مورت کے اسطے میا کہاں ذکر موجود ہے۔ حضرت مولانا و حید الزیال میں اس مولان کو ان میں ان کا گور میں لایا گیا تو انہوں نے بیا شعار پڑھے جن کا یہاں ذکر موجود ہے۔ حضرت مولانا و حید الزیال میں ہو سے کو کھروں کی میں لایا گیا تو انہوں نے بیا شعار پڑھے جن کا یہاں ذکر موجود ہے۔ حضرت مولانا و حید الزیال میں ہو سے کو کھروں کی میں لایا گیا تو انہوں نے بیا شعال کیا کہ کو کھروں کو کھروں کی میں لایا گیا تو انہوں نے بیا شعال کو کو کھروں کو

جب مسلمان ہو کے دنیا سے چلوں ہے بھے کو کیا غم کون سی کروٹ گروں میرا مرنا ہے خدا کی ذات میں ہلا وہ اگر جاہے نہ ہوں گا میں زبوں میں جو فکوے کوڑوں پر وہ برکت دے فزوں میں جو فکوے کوڑوں پر وہ برکت دے فزوں

بیمق نے روایت کی ہے کہ خبیب رفائفٹو نے مرتے وقت دعا کی تھی کہ یا اللہ! ہمارے حال کی خبرای حبیب مظافیق کو پہنچا دے۔اس وقت حضرت جرائیل، نبی کریم مظافیق کی خدمت میں آئے اور سارے حالات کی خبر ؤردی دی۔ روایت کے آخر میں دوبدری صحابیوں رفائفٹو کا ذکر ہے جس سے دمیاطی کار قربوا۔ جس نے ان ہردو کے بدری ہونے کا افکار کیا ہے۔اثبات نفی پر مقدم ہے۔ یہ ضمون ایک حدیث کا نکو اے جے امام بخاری رئیوائٹ نفی پر مقدم ہے۔ یہ ضمون ایک حدیث کا نکو اے جے امام بخاری رئیوائٹ نفی پر مقدم ہے۔ یہ ضمون ایک حدیث کا نکو اے جے امام بخاری رئیوائٹ نفی پر مقدم ہے۔ یہ خور کیا ہے۔

وَ تَرَكَ الْحُمُعَةَ.

تشریح: اس حدیث کو بیان کرنے سے بہال غرض یہ ہے کہ سعید بن زید رفائق بدر والوں میں تھے۔ گویہ جنگ میں شریک ند تھے۔ کیونکہ نبی

کریم مکافیز کے نے ان کواور طلحہ رفائق کو محکمہ چاسوی سر دکر دیا تھا۔ ان کی واپسی سے پہلے ہی لڑائی شروع ہوگئ۔ جب بیاوٹ کرآئے تو نبی کریم مکافیز کے عہادی بردی ہوئے۔ بید حضرت عمر رفائق کے عمر زاد بھائی اور ان کے بہنوئی بھی شھے۔ حضرت نے عہادی مرفق کی اس حصہ لگایا ، اس وجہ سے یہ بی بدری ہوئے۔ بید حضرت عمر رفائق کے عمر زاد بھائی اور ان کے بہنوئی بھی شھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رفائق کی ان کے جمعہ کی نماز کو بھی مجور ا

(mag) اورلیث بن سعد نے بیان کیا کہ مجھ سے یوس نے بیان کیا،ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عبید الله بن عبد الله بن عتب نے بیان کیا کہان کے والد نے عمر بن عبداللہ بن ارقم زہری کولکھا کہتم سبیعہ بنت حارث اسلمیہ رہی جا کا اور ان سے ان کے واقعہ کے متعلق پوچھو كه جب انہول نے حضور مَثَاثِيْرُ سے مسله پوچھا تھا تو آپ نے ان كوكيا جواب دیا تھا؟ چنانچانہوں نے میرے والدکواس کے جواب میں لکھا کہ سبیعہ بنت حارث ڈاٹٹٹا نے انہیں خبر دی ہے کہ وہ سعد بن خولہ ڈاٹٹٹٹا کے نکاح میں تھیں ۔ان کاتعلق بنی عامر بن لؤی سے تھا اور وہ بدر کی جنگ میں شرکت کرنے والول میں تھے۔ پھر ججۃ الوداع کے موقع پران کی وفات ہوگئ تھی اوراس وقت وہ حمل نے تھیں ۔ سعد بن خولہ ری النیکا کی وفات کے کچھہی دن بعدان کے یہاں بچہ پیدا ہوا نفاس کے دن جب وہ گزار چکیں تو نکاح کا پیغام بھیجے والوں کے لیے انہوں نے اچھے کیرے پہنے۔اس وقت بنوعبدالدار کے ایک صحافی ابوالسنابل بن بعلک والٹین ان کے یہاں کئے اوران سے کہا، میراخیال ہے کہتم نے نکاح کا پیغام بھیجنے والوں کے ليے بيزينت كى ہے۔كيا نكاح كرنے كاخيال ہے؟كين الله كي تم!جب تک (حضرت سعد راانین کی وفات پر) چارمیننے اور دس دن نیگز رجا کیں تم نکاح کے قابل نہیں ہوسکتیں۔سیعہ وہانٹیانے بیان کیا کہ جب ابوالسنا بل نے مجھ سے یہ بات کی تو میں نے شام ہوتے ہی کیڑے پہنے اور آ تخضرت مَا اللَّهُ كَى خدمت مين حاضر جوكراس كے بارے ميں ميں نے آب سے مسلم معلوم کیا۔حضور ملافیظم نے مجھ سے فر مایا کہ میں بچہ پیدا ہونے کے بعد عدت سے نکل چکی ہول اور اگر میں چاہوں تو نکاح کرسکتی ہوں۔اس روایت کی متابعت اصبع نے ابن وہب سے کی ہے۔ یوس کے واسطه سے۔ اورلیث نے کہا کہ مجھ سے یوس نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے، (انہوں نے بیان کیا کہ) ہم نے ان سے پوچھاتو انہوں نے بیان کیا کہ جھے بنوعامر بن لؤی کے غلام محمد بن عبد الرحمٰن بن ثواب نے خبر دی گرچمہ بن ایاس بن بکیرنے انہیں خبردی اور ان کے والد آیاس بدر کی اثر ائی میں شرکک تھے۔

٣٩٩١ـ وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنَ عُتْبَةً، أَنَّ أَبَاهُ، كَتَبَ إِلَى عُمَرَ ابْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ، يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ، عَلَى سُبَيْعَةً بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ، فَيَسْأَلَهَا عَنْ حَدِيثِهَا وَعَنْ مَا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ مُلْتُكُمُّ حِيْنَ اسْتَفْتَتُهُ، فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الأَرْقَمِ إِلَى عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةً بِنْتَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةً. وَهُوَ مِنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيِّ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا -فَتُوفِّي عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ، فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ ، فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بِعْكَكِ ـ رَجُلّ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ ـ فَقَالَ لَهَا: مَا لِيْ أَرَاكِ تَجَمَّلْتِ لِلْخُطَّابِ؟ تُرَجِّيْنَ النِّكَاحَ؟ وَإِنَّكِ وَاللَّهِ! مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ. قَالَتْ سُبَيْعَةُ: فَلَمَّا قَالَ لِيْ ذَلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حِيْنَ أَمْسَيْتُ، وَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ مُطْلِكُمْ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ، فَأَفْتَانِيْ بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِيْنَ وَضَعْتُ حَمْلِيْ، وَأَمْرَنِيْ بِالتَّزَوُّجِ إِنْ بَدَا لِيْ. تَابَعَهُ : أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهُبِ عَنْ يُؤنِّسَ وَقَالَ · اللَّيْثُ: حَذَّثَنِي يُؤنسُ، غَنِ ابْنِ شِهَابٍ: وَسَأَلْنَاهُ، فَقَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَن بْن ثُوْبَانَ، مَوْلَى بَنِي عَامِرِ بْن

لُوَيِّ: أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ، وَكَالَ أَبُوْهُ شَهِدَ بَدْرًا أَخْبَرَهُ. [طرفه في: ٥٣١٩] [مسلم: ٣٧٢٢؛ ابوداود: ٢٣٠٦؛ نسائي: ٨٥٦٨، ٣٥١٩، ٣٥١٩؛ ابن ماجه: ٢٠٢٨]

٣٩٩٢ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ:

أُخْبَرَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ

مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ

وَكَانَ أَبُوٰهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيْلُ

إِلَى النَّبِيِّ مُثَّلِّعُهُمْ فَقَالَ: مَا تَعُدُّونَ أَهْلَ بَدْرِ

فِيْكُمْ؟ قَالَ: ((مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ)). أَوْ

كَلِمَةً نَحْوَهَا ـ قَالَ: وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا

تشویج: اس مدیث کاباب سے تعلق بیہ ہے کہ اس میں سعد بن خولہ را اتفاظ کا بدری ہونا ندکور ہے۔لیث بن سعد کے اثر کوامام بخاری و اللہ نے اپنی تاریخ میں بور یطور پر بیان کیا ہے۔ یہاں اتنی ہی سند پر اکتفاکیا ، کیونکہ یہاں اتناہی بیان مقصود ہے کہ ایاس را اتفاظ بدری تھے۔اس صدیث سے بیمی خلاج بہوا کہ حاملہ مورت وضع حمل کے بعد جا ہے تو نکاح کر سکتی ہے۔

بَابُ شُهُوْدِ الْمَلائِكَةِ بَدُرًا باب: جنگ بدر میں فرشتوں کا شریک ہونا

(۳۹۹۲) مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا، ہم کو جریر نے خبر دی،
انہیں کی بن سعید انصاری نے ، انہیں معاذ بن رفاعہ بن رافع زرتی نے
اپنے والد (رفاعہ بن رافع) سے، جو بدر کی لڑائی میں شریک ہونے والول
میں تھے، انہوں نے بیان کیا کہ جرئیل نبی کریم مثالیقیم کی خدمت میں
آئے اور آپ سے پوچھا کہ بدر کی لڑائی میں شریک ہونے والوں کا آپ
کے یہاں درجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''مسلمانوں میں سب سے افضل''
یا جہنور مثالیقیم نے اس طرح کا کوئی کلمہ ارشاد فرمایا۔ جرئیل عالیقیم اے کہا جو
فرشتے بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھان کا بھی درجہ بھی ہے۔

مِنَ الْمَلَائِكَةِ. اطرفه في: ٣٩٩٤]

قبر شيخ بدر كى لرا كى يلى بتوك سيخان كا بعى درجه يهى ہے۔

قشور جي: اگر چه فرشتے اور جنگوں ميں بھى اترے تھ مگر بدر ميں فرشتوں نے لڑائى كى _ يہتى نے روايت كى ہے كہ فرشتوں كى مار يجانى جاتى تقى۔

گردن پر چوٹ اور پوروں پرآ گ كا ساواغ _ اسحاق كى سند ميں ہے جبير بن مطعم برنائيز سے كہ بدر كے دن ميں نے كافروں كى شكست سے پہلے آسان
سے كالى كالى چيو نيماں اتر تى ديكھيں ۔ يہ فرشتے تھے جن كے اتر نے كے بعد كافروں كو شكست ہوئى ۔ ايك روايت ميں ہے كہ ايك مسلمان بدر كے دن
ايك كافركو مار نے جار ہا تھا استے ميں آسان سے ايك كوڑے كى آ واز تن ۔ كوئى كہدر ہا تھا اے جزوم! آگے بڑھ، پھروہ كافرمر كرگر پڑا۔

سے مادنے بیان کیا، ان سے کی نے ، ان سے معاذبن رفاعہ بن رافع نے رفاعہ رفای فیان کیا، کہا ہم سے مادنے بیان کیا، ان سے کی نے ، ان سے معاذبن رفاعہ بن رافع فی فی نی بعث عقبہ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے اور (ان کے والدرافع والی فی بعث عقبہ میں شریک ہوئے تھے اور (ان کے والدرافع والی کہا کرتے تھے کہ بعث عقبہ کے برابر بدر کی شرکت سے مجھے زیادہ خوشی نہیں ہے۔ بیان کیا کہ جرئیل عالیہ نے نبی کریم مائی فی کی سے اس باب میں پوچھاتھا۔

کہ جرئیل عالیہ نے نبی کریم مائی فی کی سے اس باب میں پوچھاتھا۔

(۳۹۹۳) ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا، ہم کو یزید بن ہارون نے

٣٩٩٣ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِع، وَكَانَ رِفَاعَةُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ، وَكَانَ رَافِعٌ مِنْ أَهْلِ الْعَقَبَةِ، وَكَانَ يَقُولُ لِابْنِهِ: مَا يَسُرُّنِيْ أَنَّيْ شَهِدْتُ بَدْرًا بِالْعَقَبَةِ قَالَ: سَأَلَ جِبْرِيْلُ النَّبِيِّ مَا يَسُوَّئَمُ . بِهَذَا.

٣٩٩٤ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْدٍ، أَخْبَرَنَا

خبر دی، کہا ہم کو بچی بن سعید انصاری نے خبر دی اور انہوں نے معاذین رفاعہ سے سنا کہ ایک فرشتے نے نبی کریم مَلَّ النِیْمَ کم سے پوچھا۔ اور یجی بن سعیدانصاری سے روایت ہے کہ بزید بن ہاد نے انہیں خبر دی کہ جس دن معاذ بن رفاعہ نے ان سے میدیث بیان کی تھی تو وہ بھی ان کے ساتھ تھے۔ یزیدنے بیان کیا کہ معاذ نے کہا تھا کہ یو چھنے والے جریل عَالِيّلاً

يَزِيْدُ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى، سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ رِفَاعَةً، أَنَّ مَلَكًا، سَأَلَ النَّبِيَّ اللَّهِيِّ عَلَيْكُمْ . وَعَنْ يَحْيَى، أَنَّ يَزِيْدَ بْنَ الْهَادِ أُخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَهُ يَوْمَ حَدَّثَهُ مُعَادُّ هَذَا الْحَدِيْثَ، فَقَالَ يَزِيْدُ: قَالَ مُعَادُّ: إِنَّ السَّائِلَ هُوَ جِبْرِيْلُ.

[راجع: ٣٩٩٢]

تشریج: لینی بدروالوں کوجیسا کہ اوپر گزرا ہے حضرت رافع رالٹی بیت عقبہ میں شریک ہونا بدر میں شریک ہونے سے افضل جانتے تھے۔ کیونکہ بيعت عقب بى كرىم مَنَاتِيْظِم كى كاميا في اورجرت كاباعث بنى تواسلام كى بنياد بهي تقهرى_

(٣٩٩٥) مجھ سے ابراہیم بن موی نے بیان کیا، کہا ہم کوعبدالو ہاب تقفی أَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَاب، حَدَّثَنَا خَالِد، عَنْ فِحْروى، كهاجم سے خالد صداء نے بیان كیا، ان سے عكرمه نے اور ان عِحْرِمَةَ ، عَن ابْنِ عَبَّاسِ أَنَّ النَّبِيَّ مِنْ النَّبِيَّ مِنْ إِلَيْ مِنْ اللَّهِ مَا اللَّهُ مَا اللّ يَوْمٌ بَدْرِ: ((هَذَا جِبُرِيْلُ آخِذُ بِوَأْسِ فَرَسِهِ " " يه بي جريُل، الي عُورْك كاسر تفاع بوع اور بتهيار لكائ

٣٩٩٥ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى، قَالَ: عَلَيْهِ أَذَاةُ الْحَرْبِ)). [طرفه في: ٤٠٤١]

جن کواللہ تعالی نے مسلمانوں کی مدد کے لئے اور بھی بہت سے فرشتوں کے ساتھ میدان جنگ میں بھیجا ہے۔

تشريج: سعيدين منصور كي روايت ين بي كم حضرت جرائيل ،سرخ كورت برسوار تعداس كي پيشاني كي بال كند هي بوت تعدابن اسحاق نے ابوواقد کیتی ہے نگالا کہ بین بدر کے دِن ایک کا فرکو ماڑنے چا گر پہنچے ہے پہلے ہی اس کا سرخود بخو دتن سے جدا ہوکر کر پڑا۔ ابھی میری تلواراس کے قریب پنجی بھی نہمی ہے تا گالا کہ بدر کے دن ایک بخت آندھی چلی چردوسری مرتبدایک بخت آندھی چلی پہلی آندھی حضرت جرائیل کی آرتھی۔ دوسری حضرت میکائیل کی آمد رچھی۔ اگر چداللہ کا ایک ہی فرشتہ دنیا کے سارے کا فروں کو مارنے سے لئے کافی تھا مگر پروردگارکو یہ منظور ہوا کہ فرشتوں کو بطور سپاہیوں کے بھیجے اوز ان سے عادت اور قوت بشری کے موافق کام لے۔

٣٩٩٦ حَدَّثَنِي خَلِيْفَةٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِاللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدَ، عَنْ قَتَادَةً، عَنْ أَنْسِ قَالَ: مَاتَ أَبُوْ زَيْدٍ وَلَمْ يَتُرُكُ عَقِبًا، وَكَانَ بُدْرِيًّا. [راجع: ٣٨١٠] ٣٩٩٧ حَدَّثَنَا عَبْدُ ٱللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ، قَالِكَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَن الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ آبْنِ خَبَّابٍ،

ىَاتْ

(۳۹۹۲) مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا، کہا ہم سے محد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا،ان سے سعید نے بیان کیا،ان سے قادہ نے اوران سے انس بن ما لك والنفيظ في بيان كيا كما ابوزيد والنفيظ وفات يا محية اور انهول في كوكي اولا دنبیں چھوڑی، وہ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے۔

(m994) جم سے عبداللد بن اوسف تنیسی نے بیان کیا، کہا ہم سے لیف بن سعدنے بیان کیا،کہا کہ مجھ سے بیلی بن سعیدانصاری نے بیان کیا،ان سے قاسم بن محدن ، أن سے عبدالله بن خباب والفيد نے كدابوسعيد بن مالك گوشت کھانے کی ممانعت کی گئی تھی۔

خدری النیز سفرے واپس آئے تو ان کے گھر والے قربانی کا گوشت ان

کے سامنے لائے۔انہوں نے کہا کہ میں اسے اس وفت تک نہیں کھاؤں گا

جب تک اس کا تھم نەمعلوم کرلوں۔ چنانچدوه اپنی والده کی طرف سے اپنے

ایک بھائی کے پاس معلوم کرنے کے لیے گئے۔ وہ بدر کی الزائی میں شریک

ہونے والوں میں سے تھے لینی قنادہ بن نعمان رٹی نیے۔ انہوں نے بتایا کہ

بعد میں وہ تھممنسوخ کردیا گیا تھا جس میں تین دن سے زیادہ قربانی کا

أَنَّ أَبَا سَعِيْدِ بْنَ مَالِكِ الْخُدْرِيَّ قَدِمَ مِنْ سَفَر، فَقَدَّمَ إِلَيْهِ أَهْلُهُ لَحْمًا مِنْ لُحُوْمِ الْأَضَّاحِيْ فَقَالَ: مَا أَنَا بِآكِلِهِ حَتَّى أَسْأَلَ، فَانْطَلَقَ إِلَى أَخِيْهِ لِأُمَّهِ ـوكَانَ بَدْرِيَّا ـ قَتَادَةَ ابْنِ النَّعْمَانِ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ حَدَثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ نَقْضٌ لِمَا كَانُوا يُنْهَوْنَ عَنْهُ مِنْ أَكُل لُحُوْمِ الأَضْحَى بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ. [طرفه في:

٨٥٥٥][نسائي: ٤٤٤٠، ٣٩٤٤]

تشریج: روایت مین حفرت قاده رات کا و کرے جو بدری تھے۔باب اور حدیث میں یہی مناسبت ہے۔

٣٩٩٨ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةً، عَنْ هِشَامٍ بْنِ عُرْوَةً، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ الزُّبَيْرُ: لَقِيْتُ يَوْمَ بَدْرٍ عُبَيْدَةً بْنَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ مُدَجَّجٌ لَا يُرَى مِنْهُ إِلَّا عَيْنَاهُ، وَهُوَ يُكْنَى أَبُوْ ذَاتِ الْكَرِشِ، فَقَالَ: أَنَا أَبُوْ ذَاتِ الْكَرِشِ. فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ بِالْعَنَزَةِ، فَطَعَنْتُهُ فِيْ عَيْنِهِ فَمَاتَ. قَالَ هِشَامٌ: فَأُخْبِرْتُ أَنَّ الزُّبَيْرَ قَالَ: لَقَدْ وَضَعْتُ رِجْلِيْ عَلَيْهِ ثُمَّ تَمَطَّأْتُ فَكَانَ الْجُهْدُ أَنْ نَزَعْتُهَا وَقَدِ انْثَنَى طَرَفَاهَا. قَالَ عُرْوَةُ: فَسَأَلَهُ إِيَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَالْعَامُ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ مَا اللَّهُ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهُ مَا اللَّهِ مَا اللَّهُ مَا اللَّهِ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهِ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَا اللّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّالَّةُ مِنْ اللَّهُ مِلْمُنْ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ ا طَلَبَهَا أَبُو بَكُر فَأَعْطَاهُ، فَلَمَّا قُبِضَ أَبُو بَكُر سَأَلَهَا إِيَّاهُ عُمَرُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا، فَلَمَّا قُبضَ عُمَرُ أَخَلَهَا، ثُمَّ طَلَبَهَا عُثْمَانُ مِنْهُ قَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا، فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ وَقَعَتْ عِنْدَ آل عَلِيٍّ، فَطَلَبَهَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، فَكَانَتْ عِنْدَهُ حَتَّى قُتِلَ.

(٣٩٩٨) محص عبيد بن اساعيل في بيان كيا، كما مم سابواسامدف بیان کیا،ان سے ہشام بن عروہ نے،ان سےان کے والدنے بیان کیااور ان سے زیر والٹو نے بیان کیا کہ بدر کی الوائی میں میری شر معیر عبیدہ بن سعید بن عاص سے ہوگئی ،اس کا ساراجہم لوہے میں غرق تھا اور صرف آ تکھ د کھائی دے رہی تھی۔ اس کی کنیت ابوذات الکرش تھی۔ کہنے لگا کہ میں ابو ذات الكرش مول _ ميں نے چھوٹے برجھے سے اس برحملہ كيا اوراس كى آ کھے ہی کونشانہ بنایا۔ چنانچداس زخم سے وہ مرگیا۔ بشام نے بیان کیا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ زبیر ڈالٹھنڈ نے کہا، پھر میں نے اپنا یا وَں اس کے اوپر ر کھ کر پوراز ور لگایا اور بوی دشواری سے وہ برچھااس کی آ کھسے تکال سکا۔ اس کے دونوں کنارے مڑ گئے تھے۔عروہ نے بیان کیا کہ پھر رسول الله مَنَا يُعْيِمُ ن زير ولا تُعْيَرُ كا وه برجها طلب فرمايا توانبول ن وه بيش كر دیا۔ جب رسول الله مَاللَّيْظِم کی وفات ہوگئ تو انہوں نے اسے واپس ملے لیا۔ پھر ابو بکر والفن نے طلب کیا تو انہوں نے انہیں بھی دے دیا۔ ابو بر راللفظ کی وفات کے بعد عمر واللفظ نے طلب کیا۔ انہوں نے انہیں بھی دے دیات عرض لفظ کی وفات کے بعد انہوں نے اسے لیا۔ پھم عثمان طالنيئ نے طلب كيا تو انہوں نے انہيں بھى دے ديا۔عثان طالنيئ كى - شہادت سے بعد وہ برچھاعلی والفید کے یاس چلا گیا اوران کے بعدان کی اولا و کے پاس اور اس کے بعد عبداللہ بن زبیر ولطفی اے اسے فے لیا اور

ان کے پاس ہی وہ رہا، یہاں تک کدان کوشہید کردیا گیا۔

تشويج: باب كامطلب اس الكاكر حضرت زبير والنفوف بدرك دن كابيدا تعديان كيا معلوم مواوه بدري تق

(١٩٩٩) م سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کوشعیب نے خردی، انہیں ز ہری نے کہا کہ مجھے ابوا در ایس عائذ اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی اور انہیں عبادہ بن صامت ر النفو نے، وہ بدر کی افرائی میں شریک ہوئے تھے کہ رسول اللهُ مَنْ لَيْنَا لِمُ لِي عَلَى مِنْ اللهِ مِنْ اللهِ مِنْ اللهِ مِنْ اللهِ مِنْ اللهِ مِنْ اللهِ م

٣٩٩٩ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ إِدْرِيْسَ، عَائِذُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ: أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مُشْكِمٌ قَالَ: ((بَايِعُونِيُ)). [راجع: ١٨]

تشويج: حديث من ايك بدري صحالي حفرت عياده والنفية كاذكر بـ حديث اورباب من يجي مناسبت بـ

٠٠٠ ٤ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْل، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أُخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبْيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ مُلْكُمُّ أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةً وَكَانَ مِمَّنْ شَهَدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ مَا لِلَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّمَا، وَأَنْكَحَهُ بِنْتَ أَخِيْهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيْدِ بْن عُتْبَةً- وَهُوَ مَوْلَى لِاهْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ- كَمَا تَبَنَّى رَسُولُ اللَّهِ مُلْكُامً زَيْدًا، وَكَانَ مَنْ تَبَنِّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ، وَوَرِثَ مِنْ مِيْرَاتِهِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿ أَدْعُوهُمُ لِآبَائِهِمْ ﴾ فَجَاءَتْ سَهْلَةُ النَّبِيَّ مَا اللَّهُمُ الْفَكُمُ ، فَذَكَرَ الْيَحِدِيْثَ. [الأحراب: ٥] [طرفه في: ٨٨٠]

(٠٠٠٠) م سے محیل بن بمیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا،ان سے عقیل نے،انہیں ابن شہاب زہری نے خبر دی، انہیں عروہ بن زبيرني، انبيس نبي كريم مَا اليُنظِم كي زوجه مظهره عائشه ولانفها في كما ابو حذیفہ والفید جورسول الله مَالینیم کے ساتھ بدر کی الرائی میں شریک ہونے والول میں تھے، نے سالم ر اللہٰ کو اپنا منہ بولا بیٹا بنایا تھا اور اپنی جیجی ہند بنت وليد بن عتبه سے شادى كرادى تقى -سالم والفئ ايك انصارى خاتون بِ علام تق ، جیسے بی کریم مالی فیل نے زید بن حارث دالین کوا پنامند بولا بیا بناليا تفا - جالميت ميس بيدستور تفاكه أكركو في شخص كسى كوا بنامنه بولا بيثا بناليتا تو لوگ اسی کی طرف اسے منسوب کر کے پکارتے اور منہ بولا بیٹا اس کی میراث کا بھی دارث ہوتا۔ یہاں تک کہ الله تعالیٰ نے بیآیت نازل کی کہ ''انہیں ان کے بایوں کی طرف منسوب کرکے یکارو۔'' توسہلہ وہی ہی گا، نبی مَالَّیْتِمُ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ پھرتفصیل سے راوی نے حدیث بیان کی۔

تشوي: امام بخارى م الله يه يورى حديث قل ميس كى الوداؤديس مزيديون ب كرسمله والفيا في كمايارسول الله المم والفيا كو بيشك طرح سجعة تقداس برده نيقيا اب آپ كيافرمات بين؟ آپ فرمايا، ايها كرتوسالم النفيز كودوده پلادے اس في في باردوده پلايا، پر سالم ر المنظون ان کارضاعی بیناسمجها میار حضرت عاکشر والفونا کاعل اس مدیث پرتها۔ ندکوره ولید بن عنت جنگ بدر میں حضرت علی والفون کے باتھوں سے مارا میا تھا۔ ابوط یفد صحابی والفی اس کے بھائی تھے۔ جنہوں نے اسلام قبول کرلیا تھا اور بیمہا جرین اولین میں سے ہیں۔

١ ٠٠٠ كـ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشُرُ بْنُ (٢٠٠١) مِم على بن عبرالله مدينى في بيان كيا، كهامم ب بشر بن مُفطّل الْمُفَضَّل ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بنُ ذَكُوانَ ، في بيان كياءكها بم سے فالد بن ذكوان في ، ان سے ركتے بعت معو ذي الله على ال

نے بیان کیا کہ جس رات میری شادی ہوئی تھی نبی کریم مظافیۃ اس کی شیخ کو میرے بہاں تشریف لائے اور میرے بستر پر بیٹھے، جیسے اب تم یہاں میرے پاس بیٹھے، ہوئے ہو۔ چند بچیاں دف بجاری تھیں اوروہ اشعار پڑھ ربی تھیں جن بیں ان کے ان خاندان والوں کا ذکر تھا جو بدر کی لڑائی میں شہید ہوگئے تھے، انہی میں ایک لڑکی نے بیمصرع بھی پڑھا کہ'' ہم میں نبی مظافیۃ ہیں جوکل ہونے والی بات کو جانتے ہیں۔''نبی اکرم مثل ایک فرمایا:'' بینہ پڑھو بلکہ جو پہلے پڑھ رہی تھیں وہی پڑھؤ۔''

النَّبِيْ مُكُلِّكُمُ عَدَاةً بُنِيَ عَلَيْ، فَجَلَسَ عَلَى. فِرَاشِيْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّيْ، وَجُوَيْرِيَاتُ يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ، يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِهِنَّ يَوْمَ بَدْرٍ حَتَّى قَالَتْ جَارِيَةً: وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ. فَقَالَ النَّبِيُ مُسِّئَكُمَّ: ((لَا تَقُولِيُ هَكَذَا، وَقُولِيْ مَا كُنْتِ تَقُولِيْنَ)). [طرفه في:

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ

١٤٧٥] [ابوداود: ٩٢٢ ٤؛ ابن ماجه: ١٨٩٧]

تشوی : اس شعرے نی کریم منافیظ کا عالم الغیب ہونا ظاہر ہور ہاتھا حالانکہ عالم الغیب صرف ایک اللہ تعالیٰ ہی ہے ای لئے نی کریم منافیظ نے اس شعرے گانے سے منع فرما دیا جولوگ نی کریم منافیظ کو عالم الغیب جانتے ہیں وہ سراسر جھوٹے ہیں۔ بیمیت نہیں بلکہ آپ منافیظ سے عدادت رکھنا ہے کہ آپ کی حدیث کو جٹلایا جائے ۔ قرآن کو جٹلایا جائے۔ حدیث ہیں شہدائے بدر کاذکر ہے۔ باب اور حدیث میں یہی مناسبت ہے۔ حدیث میں شہدائے بدر کاذکر ہے۔ باب اور حدیث میں یہی مناسبت ہے۔ حدیث میں شہدائے بدر کاذکر ہے۔ باب اور حدیث میں یہی مناسبت ہے۔ حدیث میں شہدائے سے نعتیہ اشعار کا ساتا بھی جائز قابت ہوا بشرطیکہ ان میں مبالغہ نہ ہو۔

> ٢٠٠٢ - حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَر، عَنِ الزَّهْرِيِّ؛ حِ: وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَخِيْ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ عَتِيْقِ، عَنِ ابْنِ شِهَاب، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُبْدِاللَّهِ بْنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ أَبُو طَلْحَةً صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ مِلْكَامَ أَنَّهُ قَالَ: قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ مِلْكَامً أَنَّهُ قَالَ: ((لَا تَدُخُلُ الْمَلائِكَةُ بَيْنًا فِيْهِ كُلُبُ وَلَا رَوْاحُ.

روس نے بیان کیا، کہا ہم کو ہشام بن مولی رازی نے بیان کیا، کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے جردی، انہیں معمر بن راشد نے، انہیں زہری نے (دوسری سند) اور ہم سے اساعیل بن ابی اولیس نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی عبد الحمید نے بیان کیا، ان سے سلیمان بن بلال نے، ان سے محمہ بن ابی عبد الله بن عبد بن مسعود نے اور ان سے حضرت ابن عباس ڈھائے نے بیان کیا کہ بمصر رسول الله مؤلید کے اور ان سے حضرت ابن عباس ڈھائے کے بیان کیا کہ محصر رسول الله مؤلید کے ساتھ بدر کی لڑائی میں شریک سے کو دو شیخ اس گھر میں نہیں آتے جس میں تصویر یا کہا ہو۔' ان کی مراد جاندار کی تصویر سے تھی ۔

[راجع: ٣٢٢٥]

تشویج: مرادید کر رحت کے فرشتے ایسے گھر میں نہیں آتے بلکہ وہ گھر عمّاب البی کا مرکز بن جاتا ہے۔ ابوطلحہ رٹائٹو کا مدری ہیں جواس صدیث کے راوی ہیں۔ باب اور حدیث میں یہی مناسبت ہے۔

٢٠٠٣ عَدَّنَنَا عَبْدَانُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ (٢٠٠٣) ہم سے عبدان نے بیان کیا ، کہا ہم کوعبداللہ بن مبارک نے خبر الله بن مبارک نے خبر الله بن مند کا مام بخاری رُوسَلَة نے اللّهِ ، أَخْبَرَنَا يُونُسُون بن بن يزيد نے خبروی (دوسری سند) امام بخاری رُوسَلَة نے اللّهِ ، أَخْبَرَنَا يُونُسُون بن بن بن يزيد نے خبروی (دوسری سند) امام بخاری رُوسَلَة نے

صَالِح، قَالَ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ ابْنُ حُسَيْنٍ: أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرُهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيْبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرِ، وَكَانَ النَّبِي مُلْكُمَّ أَعْطَانِي مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ الْخُمُسِ يَوْمَثِذِ، فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَيْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ النَّبِيِّ مُشْخَمًا وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاعًا فِي بَنِي قَيْنُقَاعَ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِيْ فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَبِيْعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِينَ فَنَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيْمَةٍ عُرْسِي، فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ، وَشَارِفَايَ مُنَاخَتَانَ إِلَى جَنْبٍ حُجْرَةٍ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، حَتَّى جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَإِذَا أَنَا بشَارِفَيَّ قَدْ أُجِبَّتْ أَسْنِمَتُهَا، وَبُقِرَتْ خَوَاْصِرُهُمُمَّا، وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا، فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِيْنَ رَأَيْتُ الْمَنْظَرَ، قُلْتُ مَنْ فَعَلَ هَذَا؟ قَالُوا: فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ، فِي شَرْبِ مِنَ الْأَنْصَارِ، عِنْدَهُ قَيْنَةً وَأَصْحَابُهُ فَقَالُوا فِي غِنَائِهَا:

أَلا يَا حَمْزَ لِلشَّرُفِ النَّوى فَوَثَبَ حَمْزَةُ إِلَى السَّيْفِ، فَأَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا، وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا، وَأَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا. قَالَ عَلَيْ: فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى النَّبِيِّ مَثْنَامُ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةً، فَعَرَفَ النَّبِيِّ مَثْنَامُ الَّذِي لَقِيْتُ فَقَالَ: ((مَا لَكَ؟))

كماجم كواحد بن صالح فخردى،ان سے عتب بن خالد في بيان كياء كماجم ے یوس نے بیان کیا،ان سے زہری نے،انہیں علی بن حسین نے خردی، انہیں حسین بن علی ڈاٹھئا نے خبر دی اور ان سے علی ڈاٹھئے نے بیان کیا کہ جنگ بدر کی فنیمت میں سے مجھے ایک اور اونٹی ملی تھی اور اس جنگ کی فنیمت میں سے اللہ تعالی نے رسول اللہ مَلَ اللّٰهِ مَلَى اللّٰهِ مَلْ اللّٰهِ مَلَى اللّٰهِ مَلْ اللّٰهِ مَلْ اللّٰهِ مَلَى اللّٰهِ مَلْ اللّٰهِ مَلْ اللّٰهِ مَلْ اللّٰهِ مَلْ اللّٰهِ مِنْ اللّٰهِ مَلْ اللّٰهِ مَلْ اللّٰهِ مَلْ اللّٰهِ مَلْ اللّٰهِ مَلْ اللّٰهِ مَلّٰ اللّٰهِ مَلْ اللّٰهِ مِنْ اللّٰهِ مِنْ اللّٰهِ مِلْ اللّٰهِ مِلْ اللّٰهِ مِنْ اللّٰهِ مِنْ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ مِنْ اللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ اللّ تھا۔اس میں سے بھی حضور مَالَیٰتِام نے مجھے ایک اونٹی عنایت فر ما کی تھی۔ پھر میرااراده ہوا کہ نی اکرم مَالیّنیم کی صاحبزادی فاطمہ ڈیا تھا کی رحصتی کرا لاؤں۔اس لیے بی تنیقاع کے ایک سارے بات چیت کی کہوہ میرے ساتھ چلے اور ہم اذخر گھاس لائیں۔ میرا ارادہ تھا کہ میں اس گھاس کو ساروں کے ہاتھ ج دول گا اوراس کی قیت ولیمہ کی دعوت میں لگا وَل گا۔ میں ابھی اپی اونٹی کے لیے یالان، ٹوکرے اور رسیاں جمع کر رہا تھا۔ اونٹنیاں ایک انصاری صحابی کے حجرہ کے قریب بیٹھی ہوئی تھیں۔ میں جن انتظامات میں تھاجب وہ پورے ہوگئے تو (اونٹیوں کو لینے آیا) وہاں دیکھا كدان كے كو ہان كى نے كاث ديتے ہيں اوركوكھ چير كرا ندر سے كيجي تكال لى ہے۔ بیمالت دیکھ کرمیں اینے آنسوؤں کو ندروک سکا۔ میں نے بوچھاء بیہ كس نے كيا ہے؟ لوگوں نے بتايا كه حزه بن عبد المطلب واللفظ نے اور وہ ابھی اسی جراہ میں انصار کے ساتھ شراب نوشی کی ایک مجلس میں موجود ہیں۔ ان کے پاس ایک گائے والی ہے اور ان کے دوست احباب ہیں۔گانے والى فى كات موع جب سيمصرع يرها " بان، احتمره! سيعده اور فرب اونتنیاں ہیں۔'' تو حمزہ رٹائٹئے نے کود کراپئی تلوارتھا می اوران دونوں اونٹنوں کے کو ہان کاٹ ڈالے اوران کی کو کھ چیر کراندر سے کیجی ٹکال لی علی ڈائٹنے نے بیان کیا کہ چھر میں وہاں سے نبی کریم مَنَا اللّٰئِظُم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ زيدبن حارثه والثنائجي حضور مَاليَّنِظِم كى خدمت مِين موجود تق حضور مَاليَّنِظِمَ ف مير عم كويميكي بي جان ليا اور فرمايا: "كيابات بيش آئى؟" مين بولا: يارسول الله! آج جيسي تكليف كى بات بهي بيش نبيس آئي تقى حزه وظافؤ في میری دونوں اونٹنیوں کو پکڑ کے ان کے کو ہان کاٹ ڈالے اور ان کی کو کھ چیر ڈالی ہے وہ میبیں ایک گھر میں شراب کی مجلس جمائے بیٹھے ہیں۔ بی مثل فیزام

ف این عادرمبارک منگوائی اوراسے اور حکرآ پتشریف لے چلے، میں اورزید بن حارثہ را الله میں ساتھ ساتھ مولیے۔آپ نے اس مر پہنچ کر جهال حزه وللفئة موجود تصاجازت جابى اجازت ملنه يرحزه والنفؤن في جو کچھ کیا تھااس پرانہیں تنبیہ فرمائی۔ حزہ دلائٹۂ شراب کے نشے میں مست تھے اوران کی آئکھیں سرخ تھیں۔انہوں نے نبی مَالَقَیْمُ کی طرف نظر اٹھائی، پھر ذرااوراو پراٹھائی اور آپ کے گھٹنوں پر دیکھنے لگے، پھراور نظراٹھائی اور آپ کے چرہ یرد کھنے لگے۔ پھر کہنے لگے، تم سب میرے باپ کے غلام ہو۔حضور مَاٰ اللّٰهُ عَلَم سمجھ گئے کہ وہ اس وقت بے ہوش ہیں،اس لیے آپ فوراً الٹے یاؤں اس گھرہے باہرنکل آئے ،ہم بھی آپ کے ساتھ تھے۔

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْم ، عَدَا حَمْزَةُ عَلَى نَاقَتَي، فَأَجَبُّ أَسْنِمَتُهُمَا، وَبَقَرَ خَوَاصِٰرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِيْ بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ، فَدَعَا النَّبِيُّ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ مُنْ مُنْ مُنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ مِنْ اللَّهُ مِنْ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّالِمُ مِنْ اللَّالِي مُنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ م ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي، وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةً، حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيْهِ حَمْزَةُ، فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَأَذِنَ لَهُ، فَطَفِقَ النَّبِيُّ مُكْتُمُ يَلُوْمُ حَمْزَةَ فِيْمَا فَعَلَ، فَإِذَا حَمْزَةُ ثَمِلٌ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ، فَنَظَرَ حَمْزَةُ إِلَى النَّبِي مُ اللَّهِ مُ اللَّهِ مُ اللَّهُمُ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ، فَنَظَرَ إِلَى رُكْبَتِهِ، ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ، فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ: وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيْدٌ لِأَبِيْ؟ فَعَرَفَ النَّبِيَّ مُلْكُلًّا أَنَّهُ ثَمِلٌ ، فَنَكَصَ رَسُولُ اللَّهِ مَا اللَّهِ عَلَي عَقِيبَهِ الْقَهْقُرَى، فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ. [راجع:

سَهْل بْنِ حُنَيْفِ فَقَالَ: إِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا.

تشوج: اس وقت تک شراب کی حرمت نازل نہیں ہوئی تھی ۔ حضرت امیر حمز و دلائٹن نے حالت مدہوثی میں بیکام کردیا اور جو بچھ کہا نشے کی حالت میں کہا۔دوسری روایت میں ہے کہ جز و دالی تو کا نشراتر نے کے بعد نی کریم مالین کے نے اونٹیول کی قیت حضرت علی ڈالیٹ کودلوادی تھی۔روایت میں حضرت على والنفؤ كوبدركا حصد ملنے كا ذكر ب- باب اور حديث ميں يكى وجد مناسبت ب-

٤٠٠٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا (٢٠٠٨) مجهد عدين عباد نے بيان كيا، كما كم بم كوسفيان بن عينيد فرخر ابْنُ عُينْنَةً ، قَالَ: أَنْفَذَهُ لَنَا ابْنُ الأَصْبَهَانِيِّ وي،كها كديروايت ميس عبدالرطن بن عبدالله اصباني في كالمراجع دى، انبول سَمِعَهُ مِنِ ابْنِ مَعْقِلِ: أَنَّ عَلِيًّا كَبَّرَ عَلَى فَعْدِاللَّهُ بن معقل سنا كيلي والنَّهُ في سنا معقل: أنَّ عَلِيًّا كَبَّرَ عَلَى عَبِداللَّهُ بن معقل سنا كيلي والنَّهُ في منازب ریکبیری کہیں اور کہا کہ وہدر کی اڑائی میں شریک تھے۔

تشوج: تکبیری توسب ہی کے جنازوں پر کہی جاتی ہیں ، مرحضرت علی دانشنے نے ان سے جنازے پرزیادہ تمبیری کہیں یعنی پانچ یا چھ جیسا کہدوسری رواجوں میں ہے۔ گویا حضرت علی والشور نے زیادہ تھیریں کہنے کی وجہ بیان کی کہوہ بدری تھے۔ان کو خاص ورجہ حاصل تھا۔ اگر چہ جنازے پر۲۰۵، ع تك تجبيري كى جاتى بي مرنى كريم تأفيل كا ترى على جاركبيرون كاب الله النان بارا جاع است ب

٥٠٠٥ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ﴿ (٢٠٠٥) م عابواليمان ني بيان كيا، كما بم كوشعيب ني جردى، ان عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بنُ عَبْدِاللَّهِ، عَرْبرى نِ بيان كيا، أنبيل سالم بن عبدالله ف خردى، انهول ف

عبدالله بن عمر والفيئنا سے سنا اور انہوں نے عمر بن خطاب والفیئا سے بیان کیا كه جب هصه بنت عمر رُكِافَتُهُمُا كِيثُو مِرْحَيْسِ بن حذا فيه مجي رُكِالنَّمُورُ كَي وفات موكى ، وه رسول الله مَنْ اللهُ مَنْ اللهُ مَنْ اللهُ مَنْ اللهُ مِنْ اللهُ مِن إنهون نے شرکت کی تھی اور مدینہ میں ان کی وفات ہوگئی تھی۔ عمر والنٹیؤ نے بیان کیا كميرى ملا قات عثمان بن عفان رالفئة سے ہوئى تو ميں فے ان سے حفصہ كا ذكركيا اوركها كماكرآب جابي تواس كانكاح مين آب سے كردول انہوں نے کہا کہ میں وجوں گا۔اس لیے میں چند دنوں کے لیے تھر گیا، پھرانہوں نے کہا کہ میری رائے بیہوئی ہے کہ ابھی میں نکاح نہ کروں عمر والنفؤ نے کہا کہ پھرمیری ملاقات ابو بکر رہائٹؤ سے ہوئی اوران سے بھی میں نے یہی کہا کہا گرآپ چاہیں تو میں آپ کا نکاح هضه بنت عمرے کردوں۔ ابو بكر والنُّونُهُ خاموش ہو گئے اور كوئى جواب نہيں ديا۔ ان كا يہ طريقة عمل عثان النيئ سے بھی زيادہ ميرے ليے باعث تكليف موا يحھ دنوں ميں ن اورتو قف كياتو ني كريم مَنَا اللهُ عَمْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ الله المعالم نے ان کا تکاح حضور مَالَّیْنِ سے کردیا۔ اس کے بعد ابو بر والن کی ملاقات مجھے سے ہوئی تو انہوں نے کہا، شاید آپ کومیرے اس طرزعمل سے تکلیف ہوئی ہوگی کے جب آپ کی مجھ سے ملاقات ہوئی اور آپ نے عصد وللفيئ كمتعلق مجمد بات كى توميس نے كوئى جواب نبيس ويا ميس نے کہا کہ ہال تکلیف ہوئی تھی۔انہوں نے بتایا کہ آپ کی بات کا میں نے صرف اس ليكوئى جوابنيس دياتها كدرسول الله مَاليَّيْمُ في جمع س) عفصه وللنجا كاذكركيا تقا (مجھ سےمشورہ ليا تھا كه كيا ميں اس سے نكاح كرلول) اورمين رسول الله مَا ليَيْنِ كاراز فاش نبيس كرسكتا تقا_ا كرهف والنبي المراد سے نکاح کاارادہ چھوڑ دیتے تو بے شک میں ان سے نکاح کر لیتا۔

(۲۰۰۲) ہم سے مسلم بن ابراہیم قصاب نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عدی بن ابراہیم قصاب نے بیان کیا، ان سے عدی بن ابان نے، ان سے عبداللہ بن یزید انساری خاتی ہے سا کہ نی انہوں نے ابوم سعود بدری (عقبہ بن عمرو انساری خاتی ہے سا کہ نی کریم مثالی ہے اسلامی کا اپنے بال بچوں پر خرج کرنا بھی باعث تواب ہے۔"

أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بِنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ ٱلْخُطَّابِ حِيْنَ تَأَيَّمَتْ خَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ خُذَافَةَ السَّهْمِي - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا تُوُفِّيَ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ عُمَرُ: فَلَقِيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةً فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةً بِنْتَ عُمَرَ. قَالَ: سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي. فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ، فَقَالَ: قَدْ بَدَا لِيْ أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِيْ هَذَا. قَالَ عُمَرُ: فَلَقِيْتُ أَبَا بِكُو فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةً بِنْتَ عُمْرَ. فَصَمَتَ أُبُوبِكُم، فِلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا، فَكُنْتُ عَلَيْهِ أُوْجَدَ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ، فَلَبثْتُ لَيَالِي، ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ مَثْلُثُمُ أَنَّكُحْتُهَا إِيَّاهُ، فَلَقِيَنِي أَبُو بِكُر فَقَالَ: لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَىَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةً فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنَّ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيْمَا عَرَضْتَ إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مَشْكُمُ قَدْ ذَكَرَهَا، فَلَمْ أَكُنْ لأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِمَا لِلَّهُمَ وَلَوْ تَرَكَّهَا لَقَبِلْتُهَا . [أطرافه في: ٢٦١٥، ٥١٢٩، ٥١٤٥][نسائي: ٢٤٨، ٢٥٩٩] ٢ • • ٤ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَدِيٌّ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ يَزِيْدَ، سَمِعَ أَبَا مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ مُلْكُنَّا ۚ قَالَ: ((نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ صَدَقَّهُ)). [داجع:٥٥] غزوات كابيان

تشويج: روايت مين حفرت ابومسعود بدرى والتنوي كاذكر ب- مديث اورباب مين يهى مطابقت ب-

٧٠٠٤ - حَدِّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ،
عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ،
يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ فِيْ إِمَارَتِهِ: أَخْرَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شَعْبَةَ الْعَصْرَ - وَهُو أَمِيْرُ الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَمْرِ و الْمُخْفَةَ بْنُ عَمْرِ و الْكُوْفَةِ - فَدَخَلَ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرِ و الْكُوْفَةِ - فَدَخَلَ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرِ و الْكُوفَةِ - فَدَخَلَ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرِ و الْكُوفَةِ - فَدَخَلَ أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرِ و فَقَالَ: لَقَدْ عَلِمْتَ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَصَلَّى فَقَالَ: لَقَدْ عَلِمْتَ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَصَلَّى فَصَلَّى وَسُولُ اللّهِ طَلْحُهُمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فَصَلَّى رَسُولُ اللّهِ طَلْحُهُمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فَصَلَّى رَسُولُ اللّهِ طَلْحُهُمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فَصَلَّى رَسُولُ اللّهِ طَلْحُهُمُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فَصَلَّى رَسُولُ اللّهِ طَلْحُهُمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فَصَلَّى مَسْعُودٍ يُحَدِّدُ عَنْ أَبِيْهِ. [راجع: ٢٥٥] أَبِيْ مَسْعُودٍ يُحَدِّدُ عَنْ أَبِيْهِ. [راجع: ٢٥٥]

[اطرافه في: ۱۸۷۸، ۱۸۷۰؛ ابوداود: ۱۳۹۷؛ [مسلم: ۱۸۷۸، ۱۸۸۰؛ ابوداود: ۱۳۹۷؛ ترمذي: ۲۸۸۱؛ ابن ماجه: ۱۳۲۸، ۱۳۲۹]

٩ · ٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، أَخْبَرَنِي ، اللَّيْثُ ، عَنْ الرَّبِيْعِ ، أَنَّ عِثْبَانَ بْنَ مَالِكِ ، مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيْعِ ، أَنَّ عِثْبَانَ بْنَ مَالِكِ ،

رود من انہوں نے عروہ بن زبیر سے سنا کہ امیر المؤمنین عربی زہری نے، انہوں نے عروہ بن زبیر سے سنا کہ امیر المؤمنین عربی عبدالعزیز رہے انہوں نے عروہ بن زبیر سے سنا کہ امیر المؤمنین عربی عبدالعزیز رہے انہوں نے انہوں نے ان کے عہد خلافت میں بیر حدیث بیان کی کہ مغیرہ بن شعبہ رہائی ڈب کوفہ کے امیر سے، توانہوں نے ایک دن عمر و نماز میں دیر کی۔ اس پر زید بن حسن کے نانا ابو مسعود عقبہ بن عمرو انساری ڈائیڈ ان کے یہاں گئے۔وہ بدر کی الزائی میں شریک ہونے والے صحابہ ڈوائیڈ میں سے تھے اور کہا آپ کو معلوم ہے کہ جرئیل (نماز کا طریقہ بنانے کے لیے) آئے اور آپ نے نماز پڑھی اور رسول اللہ مؤائیڈ کے ان بنانے کے لیے کا نور آپ نے نماز پڑھی اور رسول اللہ مؤائیڈ کے ان میں مرح کے چھے نماز پڑھی، پانچوں وقت کی نمازیں۔ پھر فر مایا کہ اسی طرح جھے کم ملاہے۔ بشرین افی مسعود بھی بی حدیث اپنوال کرتے تھے۔

(۱۰۰۸) ہم سے موی بن اساعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابوعوانہ نے بیان کیا، ان سے ابدالرحمٰن بیان کیا، ان سے المسعود بدری رفائقۂ بن یر یدختی نے ، ان سے ابدالرحمٰن بن یر یدختی نے ، ان سے المسعود بدری رفائقۂ نے بیان کیا کہ رسول اللہ مَا اللّٰهِ مَا اللّٰهِ عَلَیْہُ اللّٰہِ مَا یا ''سورہ بقرہ کی دوآ بیتی (امن الرسول سے آخر تک) ایسی ہیں کہ جوشخص رات میں انہیں پڑھ لے وہ اس کے لیے کافی ہو جاتی ہیں۔''عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ پھر میں نے خود ابو مسعود دو الله کا طواف کررہے تھے، مسعود دو الله کا طواف کررہے تھے، مسعود دو اس حدیث کے متعلق بوچھا تو انہوں نے بیصدیث مجھ سے بیان کی۔

(۲۰۰۹) ہم سے یکی بن بگیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیٹ بن سعد نے بیان کیا، ان سے قتل نے ، ان سے ابن شہاب نے ، انہیں محمود بن رہے نے خبر دی کہ عقبان بن مالک ڈاٹنٹ جو نبی کریم مَالیاتی کے صحابی تھے اور وہ بدر

میں شریک ہوئے تھے اور انصار مین سے تھے، رسول اللہ مَا اللّٰهِ مَا اللّٰمِي مِنْ مَا اللّٰهِ مِنْ اللّٰهِ مِنْ اللّٰمِنْ اللّٰمِنْ اللّٰهِ مَا اللّٰمِنْ اللّٰمِن اللّٰمِنْ اللّٰمِينَا اللّٰمِنْ اللّٰمِينَ مِنْ اللّٰمِنْ اللّٰمُ

وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ مِنْ اللَّهِ مِثَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الأَنْصَادِ أَنَّهُ أَتَى رَسُوْلَ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ

[راجع: ١٢٤].

٤٠١٠ ع. ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ ابْنُ شِهَابِ: عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ ابْنُ شِهَابِ: ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّيد وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيْثِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكِ، فَصَدَّقَهُ. [راجع: ٤٢٤]

(۱۰۱۰) (دوسری سند) ہم سے احمد نے بیان کیا جو صالح کے بیٹے ہیں، کہا ہم سے عنب ہیں فالد نے بیان کیا اور ہم سے عنب بن خالد نے بیان کیا اور ان سے این بن بن پرید نے بیان کیا اور ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھر میں نے تھیں بن محمد انصاری سے جو بن سالم کے شریف لوگوں میں سے تھے، محمد بن رہے کی حدیث کے متعلق پوچھا جس کی روایت انہوں نے عتبان بن مالک ڈائٹ سے کی تھی تو انہوں نے بھی اس کی تصدیق کی۔

تشوجے: پوری حدیث کتاب الصلوة میں گزرچکی ہے یہاں اس کا ایک ٹکڑا امام بخاری پیٹائٹیا اس لئے لائے کہ متبان بن مالک ٹاکٹیئز کا بدری ہوتا ثابت ہو۔

مُعَيْبٌ، عَنِ الزَّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا (۱۱ هم) ہم سے ابوالیمان نے به شُعَیْبٌ، عَنِ الزَّهْرِیِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِیْ سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے عَبْدُ اللَّهِ بُنُ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ، وَکَانَ مِنْ أَکْبَرِ قَبِلِه بْنُ عَدَى کے سب لوگوں می بیٹی عَدِیِّ وَکَانَ أَبُوهُ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ ربید اللَّهُ بْرِیْس نِی کریم مَالِیْتُولِ مَا النّبِی مَالِیْتُمُ أَنَّ عُمَرَ اسْتَعْمَلَ قُدَامَةً بْنَ کیا کہ) عمر اللَّهُ نَا عُمَر اسْتَعْمَلَ قُدَامَةً بْنَ کیا کہ) عمر اللَّهُ نَا عُمَر اسْتَعْمَلَ قُدَامَةً بْنَ کیا کہ) عمر اللَّهُ نَا عُمَر وَحَفْصَةً .

اور ضعه اللَّهُ بُن عُمَرَ وَحَفْصَةً .

اور ضعه اللَّهُ بُن عُمَرَ وَحَفْصَةً .

(۱۱۰۷) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہمیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا ہمیں شعیب نے خبر دی، وہ قبیلہ بنی عدی نے بیان کیا، کہا کہ مجھے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے خبر دی، وہ قبیلہ بنی عدی کے سب لوگوں میں بڑے تھے اور ان کے والد عامر بن ربیعہ وہائٹ پدر ہیں نبی کریم منافیق کے ساتھ شریک تھے۔ (انہوں نے بیان کیا کہ) عمر وہائٹ نے قدامہ بن مظعون وہائٹ کو بحرین کا عامل بنایا تھا، اور قدامہ وہائٹ ہی بدر کے معرکے میں شریک تھے اور وہ عبداللہ بن عمر وہائٹ کے اور وہ عبداللہ بن عمر کے میں شریک سے اور وہ عبداللہ بن عمر وہائٹ کے اور وہ عبداللہ بن عمر وہائٹ کے اور وہ عبداللہ بن عمر کے میں شریک سے اور وہ عبداللہ بن عمر کے میں شریک کے اور وہ عبداللہ بن عمر کے میں شریک کے اور وہ عبداللہ بن عمر کے میں شریک کے اور وہ عبداللہ بن عمر کے میں شریک کے اور وہ عبداللہ بن عمر کے میں شریک کے اور وہ کے اور وہ کی کے اور وہ کی کے اور وہ کی کے اور وہ کے اور وہ کی کے اور وہ کے

تشوی : عبداللدین عام بن رسید گونی عدی میں سے نہ تھے گران کے حلیف تھاس کئے ان کو بی عدی کہددیا ۔ بعض شخوں میں بی عدی کے بدل بی عام بن رسید۔ جوصالی مشہور ہیں۔ان کے سب بیٹوں میں عبداللہ بڑے تھے۔ کہتے ہیں کہ تیہ نبی کریم مثل فیڈی کے عہدمبارک میں پیدا ہو چکے تھے۔ عجل نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ حدیث میں بدری بزرگوں کا ذکر ہے یہی باب سے وجہ مناسبت ہے۔

حضرت قدامہ بن مظعون وٹائٹوئا جوروایت میں ذکور ہیں عہد فاروتی میں بحرین کے حاکم تھے، گر بعد میں حضرت عمر وٹائٹوئا نے ان کو معزول فرما کر حضرت عثان بن الجا العاص وٹائٹوئا کو بحرین کا عامل بناویا تھا۔حضرت قدامہ وٹائٹوئا کی بیشکایت آپ نے بی تھی کہ وہ نشہ آ ورچیز استعال کرتے ہیں۔
میہ جرم ثابت ہونے پر حضرت عمر وٹائٹوئا نے ان پر حدقائم کی اور ان کو معزول کر دیا۔ بھر ایسا اتفاق ہوا کہ سفر تج ہیں حضرت قدامہ عمر وٹائٹوئا کے ساتھ ہوا کہ شب میسوکر جگت میں المحصاور فرمایا کہ فورا میرے پاس قدامہ وٹائٹوئا سے ایس خواب میں ابھی ایک آنے والا آبا اور کہ میں کہ ان کے مالک قدامہ وٹائٹوئا سے ملح سفائی کر لی اور وہ اسلامی بھائی ہوائی ہیں۔ چنا نچہ حضرت عمر وٹائٹوئا نے ان سے ملح سفائی کر لی اور وہ بہلی خلاص دل سے نکال دی۔ (قسطلانی)

٤٠١٢ ، ١٣ ، ٤٠١٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ (٢٠١٢،١٣) بم عدد الله بن محد بن اساء نے بیان کیا، کہا بم سے جورید

بن اساء نے بیان کیا، ان سے امام مالک روشاللہ نے ، ان سے زہری نے أبين ساكم بن عبدالله نے خبر دى، بيان كيا كه راقع بن خد يج زالفيَّؤ نے عبدالله بن عمر والعُجُنا كوخبر دى كدان كے دو چياؤل (ظهيراورمظهررافع بن عدی بن زیدانساری کے بیٹوں) جنہوں نے بدر کی لڑائی میں شرکت کی مھی، نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ مَثَاثِیْزِ ہے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع کیا تھا۔ میں نے سالم سے کہالیکن آپ تو کرایہ پردیتے ہو۔ انہوں نے کہا ہاں رافع نے آینے او پرزیادتی کی تھی۔

ابْنِ أَسْمَاءَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ مَالِكِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ، أَخْبَرَهُ ْقَالَ: أَخْبَرَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجِ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ: أَنَّ عَمَّيْهِـ وَكَانَا شَهِدَا بَدْرًاـ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ مُنْكُمُ لَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِع. قُلْتُ لِسَالِمِ: فَتُكْرِيْهَا أَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّ رَافِعًا أَكْثَرَ عَلَى نَفْسِهِ. [راجع: ٢٣٣٩]

تشویج: کدانہوں نے زمین کومطلق کرایہ پر دینامنع سمجھا۔ حالانکہ نبی کریم مَثَاثِیْزُ نے جس سے منع فرمایا تھا، وہ زمین ہی کی پیدادار پر کرایہ کو ویث سے لین مخصوص قطعہ کی بٹائی ہے منع فر مایا تھا۔ لیکن نقذی تھراؤے آپ نے منع نہیں فر مایا وہ درست ہے۔ اس کی بحث کتاب المهز ارعه میں گزر چکی ہے۔حدیث میں بدری صحابیوں کا ذکر ہے۔علامة سطلانی میسید کھتے ہیں:

"وكانوا يكرون الارض بما ينبت فيها على الاربعاء وهو النهر الصغير اوشىء ليستثنيه صاحب الارض من المزارع لاجله فنهى رسول الله عن الله الله عن الجهل-" (قسطلاني)

لیتی اہل عرب زمین کو بایں طور کرایہ پر دیتے کہ نالیوں کے پاس والی زراعت کا یا خاص خاص قطعات ارضی کواپنے لئے خاص کر لیتے اس کو رسول کریم مَالنَّیْظِ نِے منع فرمایا۔

٤٠١٤ حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيِّ، قَالَ: کود یکھاہے۔وہ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے۔ رَأَيْتُ رِفَاعَةً بْنَ رَافِعِ الْأَنْصَارِيُّ، وَكَانَ شهدَ بَدْرًا.

(۱۴۰ م) ہم سے آ دم بن الی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے حصین بن عبدالرحل نے ، انہوں نے عبداللہ بن شداد بن ھادلیثی سے سنا،انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رفاعہ بن رافع انصاری وٹائٹنئہ

تشویج: یهایک حدیث کائلزاہے جس کوا ہاعیل نے بورا نکالا ہے۔اس میں بوں ہے کہ رفاعہ نے نماز شروع کرتے وقت اللہ اکبر کہادوس سے طریق میں یوں ہاللہ اکبر کبیرا کہا۔امام بخاری مینید نے پوری حدیث اس لئے بیان نہیں کی کددہ اس باب سے غیر تعلق ہے۔دوسرے موقوف ہے۔ (۲۰۱۵) ہم سے عبدان نے بیان کیا، کہا ہم کوعبداللہ بن مبارک مروزی نے خبر دی، کہا ہم کو معمر اور پوئس دونوں نے خبر دی، انہیں زہری نے ، انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی، انہیں مسور بن مخر مہ طالفنہ نے خبر دی کہ عمرو بن عوف بالنفذ جو بن عامر بن او ی کے حلیف تھے اور بدر کی الزائی میں نبی كريم مَنْ اللَّهُ مِنْ اللّلِي مُنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ نے ابوعبیدہ بن جراح ڈاٹٹنڈ کو بحرین وہاں کا جزبیدلانے کے لیے بھیجا۔

حضور مَنَّاتَةً عِنْمَ نِے بحرین والوں ہے صلح کی تھی اوران برعلاء بن حضرمی طالبَیْهُ

٤٠١٥ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَيُؤنِّسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ ابْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيْفٌ لِبَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيِّ، وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ مَا لَكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مَا لِكُمْ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةً بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ

كوامير بنايا تھا، چھر ابوعبيدہ وللفئة بحرين سے مال ايك الا كھ درجم لے كر آ ئے۔ جنب انصار کو ابوعبیدہ والفیئے کے آنے کی خبر ہوئی تو انہوں نے فجر کی مَا أنى مَنْ اللَّيْمَ كِي ساته روهي حضور مَنْ اللَّهَمَ جب نمازے فارغ موے تو تمام انصار آب كے سامنے آئے _رسول الله مَاليَّيْ أَنْهِين و كيورمسكرائے اور فر مایا: "میراخیال ہے کہ مہیں بداطلاع مل کی ہے کہ ابوعبیدہ ڈالٹیو مال نے فر مایا: ' پھر تمہیں خوش خبری ہواور جس ہے تمہیں خوشی ہوگی اس کی امید رکھو۔اللدی قتم ا مجھے تمہارے متعلق عتاجی سے ڈرنبیں لگتا، مجھے تو اس کا خوف ہے کہ دنیاتم پر بھی اس طرح کشادہ کردی جائے گی جس طرح تم سے بہلوں پر کشادہ کی گئی تھی، پھر پہلوں کی طرح اس کے لیے تم آ پس میں . رشک کرد کے اور جس طرح وہ ہلاک ہو گئے تھے تہہیں بھی یہ چیز ہلاک کر کے رہے گی۔''

يَأْتِيْ بِجِزْيَتِهَا، وَكَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ مَكْنَاكُمْ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ ابْنَ الْحَضْرَمِيِّ، فَقَدِمَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُوْمِ أَبِي عُبَيْدَةً، فَوَافَوْا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ مَا لَكُمْ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوا لَهُ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ مُثِّنَاكُمُ حِينَ رَآهُمْ ثُمَّ قَالَ: ((أَظُنَّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةً قَدِمَ بِشَيْءٍ؟)) قَالُوا: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((فَأَبْشِرُوا وَأَمَّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ، فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ، وَلَكِنِّي أَخْشَى أَنْ تَبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتُ عَلَى مَنْ قَبْلَكُم، فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا إَتَنَافَسُوْهَا، وَتُهْلِكُكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ)).

[راجع:۸۵۸۳]

تشويع: يحديث باب الجزية بين كرريكى ب_ يهال صرف يبتانا بكد حضرت عمرو بن عوف والني صالى بدري ته-

(١١٧) م سے ابونعمان محد بن فضل نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر بن حارم ٤٠١٦ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا نے بیان کیا، ان سے نافع نے کہ عبداللہ بن عمر ﴿ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بارڈ الاکرتے تھے۔

(١٤- ٢٠) كيكن جب ابولبابه بشير بن عبد المنذ رو النفيُّة في جو بدر كي لزائي مين شريك تح، ان سے بيان كيا كه نبى كريم مَثَاليَّةُ خَمَ مِين نكلنے والے سانپ کے مارنے سے منع فرمایا تھا توانہوں نے بھی اسے مار نا چھوڑ دیا تھا۔

تشريح: کھريلوسانيوں کي بعض قسميں بضرر موتى ہيں فرمان نبوى مَالْتَيْرَ ہے وہى سانپ مراد ہيں ابولباب بدرى صحابى والتَّيْرُ كا وَكرمتصود ہے۔ (٨٠١٨) مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا، کہا ہم سے محد بن ولئے نے بیان کیا،ان سے موک بن عقبہ نے کہ ہم سے ابن شہاب نے بیان کیا اور ان ہے انس بن مالک ڈائٹئے نے بیان کیا کہ انصار کے چندلوگوں نے رسول الله مَا يُنْفِظُم سے اجازت جائی اور عرض کیا کہ آپ ہمیں اجازت عطا فرمائين تو مم اپنے بھانج عباس واللين كا فديه معاف كردي ليكن .

كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهَا. [راجع: ٣٢٩٧] ٤٠١٧ حَتَّى حَدَّثَهُ أَبُوْ لُبَابَةَ الْبَدْرِيُّ، أَنَّ النَّبِيُّ مُلْكُلُّمُ نَهَى عَنْ قَتْل جِنَّانِ الْبُيُوْتِ، فَأَمْسَكَ عَنْهَا. [راجع: ٣٢٩٨]

٤٠١٨ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، غَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةً ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنَا أَنْسُ بْنُ مَالِكِ، أَنَّ رِجَالًا، مِنَ الأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوْا رَسُولَ اللَّهِ مُشْخَةً فَقَالُوا: اثْذَنْ لَنَا فَلْنَتُرُكُ لِابْنِ أُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهُ. قَالَ: ((وَاللَّهِ! لَا حَضُور مَثَالَيَّةِ مَ فَرَمَايا: "الله كاتم! ان كفريه سے ايك ورہم بھى نه تذرون مِنهُ دِرْهِمًا)). [داجع: ٢٥٣٧]

(١٩٠١٩) جم سے ابوعاصم نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن جریج نے ،ان سے ر بری نے ،ان سے عطاء بن یزیدلیثی نے ،ان سے عبیدالله بن عدی نے اوران سے مقداد بن اسود رہائٹیئے۔ (دوسریٰ سند) امام بخاری عیشائلہ نے کہا اور مجھے سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا، کہا ہم سے بعقوب بن ابراہیم بن سعدنے، ان سے ابن شہاب کے بھتیج (محمد بن عبداللہ) نے، ایے چھا (محمد بن مسلم بن شہاب) سے بیان کیا ،انہیں عطاء بن پزیدلیثی نے خبر دی ، انهيس عبيدالله بن عدى بن خيار ن خبر دى اورانهيس مقداد بن عمر وكندى والنوع نے، وہ بنی زہرہ کے حلیف تھے اور بدر کی لڑائی میں رسول الله مَاللَيْمَ کے ساتھ تھے۔انہوں نے خردی کہانہوں نے رسول الله مَاليَّيْمَ سےعرض كيا اگر کسی موقع پرمیری کسی کافر سے نکر ہوجائے اور ہم دونوں ایک دوسرے کو قتل کرنے کی کوشش میں لگ جائیں اور وہ میرے ایک ہاتھ پرتلوار مار کر اسے کاف ڈالے، پھروہ جھے سے بھاگ کرایک درخت کی پناہ لے کر کہنے كك مي الله يرايمان لے آيا " تو كيايار سول الله اس كاس اقرار كے بعد پھر بھی میں انے قل کردوں؟ حضور مَا ﷺ نے فرمایا:'' پھرتم اسے قل نہ كرنا- "انہوں نے عرض كيا يارسول الله! وه يہلے ميراا يك ہاتھ بھي كاٹ چكا ہے؟ اور بیا قرارمیرے ہاتھ کا شخ کے بعد کیا ہے؟ آپ نے پھر بھی یہی

٤٠١٩ خَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِم، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَّاءِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بن عَدِيٍّ، عَنِ الْمِقْدَادِ بن الأَسْوَدِ ؛ح: وَحَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَّا ابْنُ أُخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمَّهِ، أُخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ، ثُمَّ الْجُنْدَعِيُّ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ عَمْرُو الْكِنْدِيُّــ وَكَانَ حَلِيْفًا لِبَنِيْ زُهْرَةً، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ مُلْكُمًّا لِأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُول اللَّهِ عَلَيْكُمْ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيْتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا، فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا، ثُمَّ لَاذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ: أَسْلَمْتُ لِلَّهِ. أَأَقْتُلُهُ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ!

فرمایا: "استقل نه کر، کیوں که اگر تونے استقل کر ڈالا تو استقل کرنے سے پہلے جو تنہارا مقام تھا اب اس کا وہ مقام ہوگا اور تنہارا مقام وہ ہوگا جو اس کا مقام اس وقت تھا جب اس نے اس کلمہ کا اقرار نہیں کیا تھا۔" 3377]

تشوج: اس كِتَلَ كرنے سے بہلے تو جيے سلمان معصوم مرحوم تھا ہے ہى اسلام كاكلمہ بڑھنے سے وہ مسلمان معصوم مرحوم ہوگيا، پہلے اس كامار ڈالنا درست تھاا ہے ہى اس كے قصاص بيس تيرامار ڈالنادرست ہوجائے گا۔

نیان کیا، کہا ہم سے بیعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن علیہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن علیہ نے بیان کیا، کہا ہم سے الس دالٹونٹ نے بیان کیا، کہا ہم سے الس دالٹونٹ نے بیان کیا، کہا ہم سے الس دالٹونٹ نے بیان کیا کہ رسول اللہ مثالی ہے اللہ بین مسعود دالٹونٹ اس کے لیے روانہ ہوئے اور دیکھا کہ عفراء کے دونوں بیٹوں نے اسے آل کر دیا ہے اور اس کی الشری ہوئے اور اس کی الشری ہونے والی ہے۔ انہوں نے بوچھا ہم ہی ہو؟ ابن علیہ نے بیان کیا کہ الشری ہونے والی ہے۔ انہوں نے بوچھا ہم ہی ہو؟ ابن علیہ نے بیان کیا کہ ابن مسعود دالٹونٹ نے بیان کیا اور ان سے انس دالٹونٹ نے بیان کیا کہ ابن مسعود دالٹونٹ نے بوچھا تھا کہ تو بی ابوجہل ہے؟ اس پر اس نے جواب دیا جمھ سے بھی بڑا کوئی ہوگا جمیم نے آئی قتل کر دیا ہو؟ (کیا اس سے جمھی بڑا کوئی ہوگا کہا کہ ابوجہل نے بیان کیا کہ ابوجہل نے کہا، کاش! ایک کہا کہ یاس نے بوں کہا جمھے مار اہوتا۔

حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّة، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ النَّيْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ النَّيْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُنُ عُلَيَّة، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ: قَالَ رَسُولُ النَّيْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ النَّيْمَانُ عَلَيْهِ النَّهُ الْمُنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو اللَّهِ النَّيْمَانُ ابْنُ عَلْمَة وَدِ، فَوَجَدَهُ قَدْ جَهُلِ)). فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ: آنْتَ أَبَا جَهُلِ النَّ الْنَتَ أَبَا جَهْلِ قَالَ: آنْتَ أَبَا جَهْلِ قَالَ: وَهَلْ عَلَيْهَا أَنْسُ. قَالَ ابْنُ عُلَيَّةً: قَالَ سُلَيْمَانُ: هَكَذَا فَوْقَ رَجُلِ قَتَلْتُمُوهُ قَالَ سُلَيْمَانُ أَوْقَالَ: قَالَ اللهُ عَنْمُ أَنْ أَوْقَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ أَوْقَالَ: قَالَ اللهُ عَنْمُ أَنْ أَوْقَالَ: قَالَ اللهُ عَنْمُ أَوْقَالَ: قَالَ اللهُ عَنْمُ أَنْ أَوْ مَخْلَزٍ: قَالَ أَبُو مِخْلَزٍ: قَالَ أَبُو مَخْلَزٍ: قَالَ أَبُو مَخْلَزٍ: قَالَ أَبُو مِخْلَزٍ: قَالَ أَبُو مِخْلَزٍ: قَالَ أَبُو مَخْلَزٍ قَالَ أَبُو مِخْلَزٍ: قَالَ أَبُو مِخْلَزٍ قَالَ أَبُو مَخْلُو غَيْرُ أَكَادٍ قَتَلَنِيْ. [راجع: ٢٩٦٢]

تشوج: اسمردودکویدرخ ہوا کہ دینہ کے کاشکاروں کے ہاتھ ہے کیوں مارا گیا؟ کاش! کسی رئیس کے ہاتھ ہے مارا جاتا۔ یہ تو می او پنج نج کا تصور ابوجہل کے دیاغ میں آخرونت تک سایار ہاجومسلمان آج الی تو می او پنج نیج کے تصورات میں گرفتار میں ان کوسو چناچا ہے کہ وہ ابوجہل کی خوت بد میں گرفتار میں ۔اسلام ایسے ہی غلط تصورات کوشتم کرنے آیا محرصداف موں کہ خودمسلمان بھی ایسے غلط تصورات میں گرفتار ہوگئے۔ ((اسحار)) کا ترجمہ مولا تا وحید الزمان میں ایسے نے افغا کینے ہے کیا ہے۔ گویا ابوجہل نے کاشٹکاروں کو لفظ کمینے سے یاد کیا۔

عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ: لَمَّا تُوفِّيَ النَّبِيُ عُلَّاكًا قُلْتُ لِأَبِيْ بَكْرِ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخُوانِنَا مِنَ الأَنْصَارِ. فَلَقِينَا مِنْهُمْ رَجُلَانِ صَالِحَانِ شَهِدَا بَدْرًا. فَحَدَّثْتُ عُرْوَةً بْنَ الزُّبَيْرِ وَقَالَ: هُمَا عُويْمُ بْنُ سَاعِدَةً، وَمَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ. [راجع: ٢٤٦٢]

٢٠ ٤٠ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْل، عَنْ إِسْمَاعِيْل، عَنْ قَيْس: كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّيْنَ خَمْسَةَ آلافٍ خَمْسَةَ آلافٍ. وَقَالَ عُمَرُ: لَأَفْضَلَنَّهُمْ عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ.

سے کہ جب نبی گریم مَنَّ الْفَیْزِم کی وفات ہوگئ تو میں نے ابو بکر رٹی تھؤ سے کہا آپ ہمیں ساتھ لے کر ہمارے انصاری بھائیوں کے یہاں چلیں، چر ہماری ملاقات دو نیک ترین انصاری صحابیوں سے ہوئی جنہوں نے بدر کی لڑائی میں شرکت کی تقی عبیداللہ نے کہا، چرمیں نے اس حدیث کا تذکرہ عروہ بن زبیر سے کیا تو انہوں نے بتایا کہ وہ دونوں صحابی عویم بن ساعدہ اور معن بن عدی والی میں شرحت کے انہوں ہے۔

(۲۰۲۲) ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا، انہوں نے محمد بن فضیل سے سنا، انہوں نے محمد بن فضیل سے سنا، انہوں نے اساعیل بن ابی خالد سے، انہوں نے قیس بن ابی حازم سے کہ بدری صحابہ کا (سالانہ) وظیفہ پانچ پانچ ہزار تھا۔ عمر شکائنڈ نے فر مایا کہ میں انہیں (بدری صحابہ ڈٹ اُڈٹٹر کو) ان صحابیوں پر فضیلت دوں گا جوان کے بعد انمان لائے۔

تشوجے: معلوم ہوابدری صحابہ غیر بدری ہے افضل ہیں۔حضرت عمر الخالفیٰ نے مہاجرین کے لئے سال میں دس ہزاراورانصار کے لئے سال میں آٹھ ہے ہزاراورازواج مطہرات کے لئے سال میں ۲۴ ہزار مقرر کئے تھے میچے اسلامی خلافت راشدہ کی برکت تھی اوران کے بیت المال کا بسیح ترین مصرف تھا۔ صدافسوس کہ یہ برکات عروج اسلام کے ساتھ خاص ہوکررہ گئیں۔ آج دور تنزل میں بیسب خواب وخیال کی باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ پچھاسلامی تنظیمیں بیت المال کانام لے کرکھڑی ہوتی ہیں۔ بینظیمیں اگر میچے طور پر قائم ہوں بہر حال اچھی ہیں مگروہ بات کہاں مولوی مدن کی ہ

(۳۰۲۳) بھے سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا، کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے ، انہیں محمد بن جبیر نے ، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم مناطقیم سے میں نے سنا، آپ مغرب کی نماز میں سورہ والطّور کی تلاوت کر رہے تھے، یہ پہلا موقع تھا جب میرے دل میں ایمان نے قرار پکڑا۔

اوراسی سند سے زہری سے مروی ہے، ان سے محمد بن جبیر بن مطعم نے اوران سے ان کے دالد (جبیر بن مطعم فی الٹیڈ) نے کہ نبی کریم مُلٹیڈ کے نے بدر کے قید یوں کے متعلق فر مایا تھا: اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتے اوران پلید قید یوں کے لیے سفارش کرتے تو میں انہیں ان کے کہنے سے چھوڑ و با۔

(۲۰۲۳) اورلیٹ نے بیلی بن سعیدانصاری سے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے سعید بن میتب نے بیان کیا کہ پہلا فساد جب بر پا ہوا لینی

2. حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرْ، عَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرْ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: الْخَبَرْنَا مَعْمَرْ، عَنْ أَبِيْهِ، الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيِّ مُكْنَا لَمَ يَقُرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ، وَذَلِكَ أَوْلَ مَا وَقَرَ الْإِيْمَانُ فِي الْمُعْرِبِ بِالطُّوْرِ، وَذَلِكَ أَوْلَ مَا وَقَرَ الْإِيْمَانُ فِي قَلْبِيْ. [راجع: ٧٦٥] وَعَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِم، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِم، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّيْبِي مُكْنَا أَمْ وَقَرَ الْإِيْمَانُ فِي الْمَعْمِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّيْبِي مُكْنَا أَنَّ فَي اللَّهُ عَلَى مَنْ الْبِيهِ: أَنَّ النَّبِي مُكْنَا أَنْ عَدِي حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي بَدْر: ((لَوْ كَانَ الْمُطَعِمُ بُنُ عَدِي حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي بُونِ عَلِي هَوُلَاءِ النَّنَا لَيْ فَي هَوُلَاءِ النَّنَا كُنَا مَنْ كَتَمْ لَيْ هَوْلًاءِ النَّنَا عَنْ الْبَرْقُ مَا لَهُ إِلَيْمِ الْمُعْمِ، عَنْ الْبِيهِ قَوْلًاءِ النَّانَى لَتَرَكُنُهُمْ لَهُ إِلَى الْمُعْمِ، وَمُنْ الْرَافِعَ مَنْ الْمُعْمِ مُ الْمُومِ مُ الْمُعْمِ مُ الْمُؤْمِلِي مُلْكَانِ الْمُعْمِ مُ الْمُنْ عَلِي مُنْ عَلِي حَيِّا مُنْ عَلَيْكَ الْمُعْمِ مُ الْمُعْلِقِي مُ لَكَانَا الْمُعْمِ مُ الْمُعْمِ مُ الْمُعْمِى الْمُعْمِى الْمُعْمِ مُ الْمُعْمِ مُ الْمُعْمِ مُ الْمُعْمِ مُ الْمُعْمِ مُنْ عَلِي عَلَيْ عُلِي الْمُعْمِ مُ الْمُعْمِ مُ الْمُعْمِ الْمُعْمِ مُلْكُومُ الْمُعْمِ مُلْكُومُ الْمُعْمِ مُ الْمُعْمِ مُنْ الْمُعْمِ الْمُعْمِ مُلْمُ الْمُعْمِ مُلْكُومُ الْمُعْمِ الْمُعْمِ مُنْ الْمُعْمِ الْم

٤٠٢٤ ـ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى ، عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ: وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الأُوْلَى ـ يَعْنِيْ

غزوات کابیان ا عثان رفائنی کی شہادت کا تو اس نے اصحاب بدر میں سے کسی کو باتی نہیں چھوڑا، چر جب دوسرافساد ہر پاہوالین حرہ کا، تو اس نے اصحاب حدید بیمیں سے کسی کو باتی نہیں چھوڑا، پھر تیسرافساد ہر پاہوا تو وہ اس وقت تک نہیں گیا جب تک لوگوں میں پچھ بھی خوبی یاعقل باتی تھی۔

مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ تُنْقِ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ أَحْدَا، ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ يَعْنِي الْحَرَّقَ أَحَدًا ثُمَّ فَلَمْ تُنْقِ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَنِيَّةِ أَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الثَّالِثَةُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَلِلنَّاسِ طَبَاخْ.

2. حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عُمَرَ النَّمَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عُمَرَ النَّمَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَرْوَةَ بْنَ الزَّبَيْرِ، وَسَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّب، وَعَلَقَمَةَ بْنَ وَقَاصٍ، وَعُبَيْدَاللَّهِ الْمُسَيَّب، وَعَلَقَمَةَ بْنَ وَقَاصٍ، وَعُبَيْدَاللَّهِ الْمُسَيَّب، وَعَلَقَمَةَ بْنَ وَقَاصٍ، وَعُبَيْدَاللَّهِ الْمُسَيِّب، وَعَلَقَمَة بْنَ وَقَاصٍ، وَعُبَيْدَاللَّهِ النِّي مَلْكُمْ النِّي مَلْكُمْ أَنُ عَلْمَ اللَّهِ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ وَوْجِ النَّي مَلْكُمْ أَلُونِهِ النَّهِ مِنْ الْحَدِيْثِ فَالنَّذِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيْثِ فَالَّذِي قَالَتْ: تَعِسُ مِسْطَح فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَح فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ: تَعِسُ مِسْطَح فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَح فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ: تَعِسُ مِسْطَح فَعَ مَرْتُ أُمُّ مِسْطَح فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَح فَعَ مَرْتُ أُمُّ مِسْطَح فَعَ مَرْتُ أُمُّ مِسْطَح فَي مِرْطِهَا فَقَالَتْ: تَعِسُ مِسْطَح فَعَمْرَتْ أُمُّ مِسْطَح فَي مِرْطِهَا فَقَالَتْ: تَعِسُ مِسْطَح فَي مِرْطِهَا فَقَالَتْ: تَعْسُ مِسْطَح فَي مِرْطِهَا فَقَالَتْ: تَعْسُ مِسْطَح فَي مِرْطِهَا فَقَالَتْ: تَعْسُ مِسْطَح فَي مَرْطِهَا فَقَالِثْ: تَعْسُ مِسْطَح فَي مُرْطِهَا فَقَالَتْ: تَعْسُ مِسْطَح فَي مِرْطِهَا فَقَالَتْ: تَعْسُ مِسْطَح فَي مُرْطِهَا فَقَالَتْ: تَعْسُ مِسْطَح فَي مُرْطِهَا فَقَالَتْ: تَعْسُ مِسْطَح فَي مُرْطِهَا فَقَالَتْ اللَّهُ الْمُعَلِقُونَ الْمُعَلِقُونَ الْمُعَلِقُونَ الْمُعَلِقُونَ الْمُعِيْفُونَ الْمُعَلِقُونَ الْمُعَلِقُونَ الْمُعَلِقُونَ الْمُعَلِقُونَ الْمُعَلِقُونَ الْمُعَلِقُونَ الْمُعَلِقُونَ الْمُعَلِقُونَ الْمُعْمَلُونَ الْمُعَلِقُ الْمُعْلِقُونَ الْمُعَلِقُ الْمُعِلَقُونَ الْمُعْتِلُونَ الْمُعْلِقُونَ الْمُعْتَلُونَ الْمُعْتِلُونَ الْمُعَلِقُ الْمُعَلِقُونَ الْمُعْتِلُونَ الْمُعْتَلُونَ الْمُعْلِقُونَ الْمُعْتَعِلَقُونَ الْمُعْتِلُونَ الْمُعْلَقُونَ الْمُعْتِلُونَ الْمُعْتَلِقُونَ الْمُعْتَلُونَ الْمُعْتَلُونُ الْمُعْتِلُونَ الْمُعْتِلُونَ الْمُعْتَلُونَ الْمُعْتُلُونَ الْمُعْتَ

(۲۰۲۵) ہم سے تجابی بن منہال نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبداللہ بن عرفیری نے بیان کیا، کہا کہ عبداللہ بن عرفیری نے بیان کیا، کہا ہم سے یونس بن یزید نے بیان کیا، کہا کہ میں نے عروہ بن زیر ،سعید بن میتب، علقہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ سے نبی کریم مَالیّٰیُوم کی زوجہ مظہرہ حضرت عائشہ وَلِیْ ہُنا کی تہمت کے متعلق سنا، ان میں سے ہرا یک نے جھے سے اس واقعہ کا کوئی حصہ بیان کیا۔ عائشہ وَلِیْ ہُنا نے بیان کیا تھا کہ میں اور سے اس واقعہ کا کوئی حصہ بیان کیا۔ عائشہ وَلِیْ ہُنا ایْنی عادر میں الجھ کر ام مسطح باہر قضائے حاجت کو جارہی تھی کہا مسطح باہر قضائے حاجت کو جارہی تھی کہا مسطح کا برا ہو۔ میں نے کہا: آپ کی سے بھسل پڑیں۔ اس پران کی زبان سے نکلا، مسطح کا برا ہو۔ میں نے کہا: آپ کی سے بھی بات نہیں کہی۔ ایک ایسے خض کو آپ برا کہتی ہیں جو بدر میں نے رہے کہا تہ ہے کہا دیا ہے خض کو آپ برا کہتی ہیں جو بدر میں شریک ہو چکا ہے۔ پھرانہوں نے تہمت کا واقعہ بیان کیا۔

تشوج: مطع دانشیا جنگ بدر میں شریک تصاس سے ترجمہ باب نکلاحضرت عائشہ دانشیا پرمنافقین نے جوتہت لگائی تھی اس کی طرف اشارہ ہے۔ (۴۰۲۲) ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن فیلے بن سلیمان نے بیان کیا،ان سے موکی بن عقبہ نے اوران سے ابن شہاب نے بیان کیا۔ بدرسول الله منا الله علی کے غزوات کا بیان تھا۔ چرانہوں نے بیان کیا کہ جب (بدر کے) کفار مقتولین کنویں میں ڈالے جانے گئے تو رسول كريم مَنَا اللهُ إِنْ عَلَيْهِ مِنْ كِيامٌ فِي اللهِ حِن كَالِمْ سِي مِهارك رب نے وعدہ کیا تھا؟''موکیٰ نے بیان کیا،ان سے نافع نے اوران سے عبداللدين عمر والنفي أف كداس يرحضوراكرم مَنَا يَنْ الله عَلَيْ الله عَنْ الله الله عَنْ الله الله عند الله الم عرض كيا يارسول الله! آپ ايسالوگوں كوآ واز دے رہے ہيں جومر يكے مين؟ رسول الله مَنَا لِيُوْمَ فَ فرمايا: "جو كهمين في أن سيكها باسع خودتم نے بھی ان سے زیادہ بہتر طریق پڑئیں سنا ہوگا۔' ابوعبداللد (حضرت امام بخاری رئیسالیہ) نے کہا کہ قریش (صحابہ نکائینم) کے جتنے لوگ بدر میں شریک ہوئے تھے اور جن کا حصہ بھی (اس غنیمت میں) لگا تھا،ان کی تعداد ا کیاس تھی۔ عروہ بن زبیر بیان کرتے تھے کہ زبیر ولائٹنڈ نے کہا: میں نے (ان مہاجرین کے جصے) تقتیم کیے تھے اوران کی تعداد سوتھی اور زیادہ بہتر علم الله تعالی کوہی ہے۔

٤٠٢٦ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةً ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ: هَذِهِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ الْحَدِيثَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مُسْتُكُمُّ أَوَهُوَ يُلْقِيْهِمْ: ((هَلُ وَجَدْتُمُ مَا وَعَدَكُمُ رَبُّكُمُ حَقًّا)). قَالَ مُوْسَى: قَالَ نَافِعٌ: قَالَ عَبْدُاللَّهِ: قَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تُنَادِي نَاسًا أَمْوَاتًا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَشْكُمٌ: ((مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمُ). فَجَمِيْعُ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنْ قُرَيْشٍ مِمَّنْ ضُرِبَ لَهُ بِسَهْمِهِ أَحَدٌ وَثَمَانُوْنَ رَجُلًا، وَكَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: قَالَ الزُّبَيْرُ: قُسِمَتْ سُهْمَانُهُمْ فَكَانُوْا مِانَةً ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ. [راجع: ١٣٧٠]

- ٢٧ - ٤ - حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَر، عَنْ هِشَام بْن عُرْوَةً، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: ضُرِبَتْ يَوْمَ بَدْرٍ لِلْمُهَاجِرِيْنَ بِمِائَةِ سَهْمٍ.

بَابُ تَسْمِيْةِ مَنْ سُمِّي مِنْ

فِي الْجَامِعِ [الَّذِي وَضَعَهُ أَبُوْ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى خُرُونِ الْمُحْجَمِ:] النَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ الْهَاشِمِيُّ مُلْكُلُّمْ، إِيَاسُ بْنُ الْبُكَيْرِ، بِلَالَ بْنُ رَبَاحِ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ

(۴۰۲۷) ہم سے ابراہیم بن مویٰ نے بیان کیا، کہا ہم کو شام نے خروی، انہیں معمر نے ، انہیں ہشام بن عروہ نے ، انہیں ان کے والد نے اور ان ے زبیر ڈالٹٹ نے بیان کیا کہ بدر کے دن مہاجرین کے سوجھے لگائے مکے

باب: ان اصحاب كرام في النيم ك نام جنهول في جنگ بدر میں شرکت کی تھی

اورجنہیں ابوعبداللہ (امام بخاری مینیہ)نے بتر تبیب حروف مبھی اپنی اس جامع کتاب (صحیح بخاری) میں ذکر کرتے ہوئے تر تیب دیا ہے۔ (۱) النبي محمد بن عبدالله ماشي مَثَلَقْظِيمُ (۲) اياس بن بكير طِالنَّهُ (۳) ابو بكر صديق قرشي والنيئ ك غلام بلال بن رباح والنيئة (٣) حمزه بن عبدالمطلب

ہاشی دلائنۂ (۵) قریش کے حلیف حاطب بن الی ہلتعہ ولائٹۂ (۲)ابوحذیفہ بن عتبه بن ربیعة قرش ولائفن (۷) حارثه بن ربیج انصاری ولائفن انهول نے بدر کی جنگ میں شہادت یا ئی تھی۔ان کو حارثہ بن سراقہ بھی کہتے ہیں۔ یہ جنگ بدر کے میدان میں صرف تماشائی کی حیثیت سے آئے تھے (کم عمری کی وجہ سے، کیکن بدر کے میدان میں ہی ان کوایک تیر کفار کی طرف سے آ كر لكا اور اى سے انہوں نے شہادت يائى) (٨) خبيب بن عدى انصاری والنَّفَهُ (٩) خنیس بن حذافه سهی والنُّفهُ (١٠) رفاعه بن رافع انصاري والفنة (١١) رفاعه بن عبدالمنذر ابوليا به انصاري والفية (١٢) زبيرينَ عوام قرشي را الله عن الله عن الله الوطلحة انصاري والنفيُّه (١١٧) الوزيد انصاری والنفذ (۱۵) سعد بن مالک زهری والنفظ (۱۲) سعد بن خوله قرشى رئالفيُّهُ (١٤) سعيد بن زيد بن عمره بن تفيل قرشي رثالثيُّهُ (١٨) سبل بن حنیف انصاری و النفائه (۱۹) ظهیر بن رافع انصاری و النفه (۲۰) اور ان کے بِهِ الْيُ عبدالله بن عثان رِثالِغَةُ (٢١) ابو بكرصد بين قرشي وْلاَيْمَةُ (٢٢) عبدالله بن مسعود بذلي والنفوة (٢٣) عتب بن مسعود بذلي والنفوة (٢٣) عبدالرحمان بن عوف زمرى رفالفيك (٢٥) عبيده بن حارث فرشي وفالفيك (٢٦) عباده بن صامت انصاري دلافنيُّهُ (٢٥) عمر بن خطاب عدوي دلافنيُّهُ (٢٨) عثمان بن عفان قرشی و الفيد ان كورسول الله مَاليَّيْمَ في ايني صاحبز ادى (جوان كے كھر میں تھیں) کی تمارداری کے لیے مدیندمنورہ ہی میں چھوڑا تھالیکن بدر کی غنيمت مين آپ كالبھى حصه لكاياتھا (٢٩) على بن ابي طالب ہاشى والنيئة (۳۰) بنی عامر بن لؤی کے حلیف عمرو بن عوف رٹائٹنڈ (۳۱) عقبہ بن عمرو انصاری والنه و ۳۲) عامر بن ربیه عنزی والنیو (۳۳) عاصم بن ثابت انصاری ولائنی (۳۴) عویم بن ساعده انصاری ولائنی (۳۵) عتبان بن ما لك انصاري دانشيُّهُ (٣٦) قد امه بن مظعون ريانشيُّهُ (٣٧) قاده بن نعمان انصاری وللنفؤ (۳۸) معاذ بن عمرو بن جموح وللنفؤ (۳۹) معوذ بن عفراء وللنَّخَذُ (۴٠) اور ان کے بھائی معاذ رائٹنڈ (۴۱) مالک بن رہید ابو اسيد انصاري دلانتيهٔ (۴۲) مراره بن رتيج انصاري دلانتيهٔ (۴۳) معن بن عدى انصاري والنينة (٢٨٧) مسطح بن اثاثه بن عباد بن مطلب بن عبد

الْقُرَشِيِّ، حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ، حَاطِبُ بْنُ أَبِيْ بَلْتَعَةَ حَلِيْفٌ لِقُرَيْشٍ، أَبُوْ حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ الْقُرَشِيُّ، حَارِثَةُ ابْنُ الرَّبِيْعِ الْأَنْصَارِيَّ۔ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ فِي النَّظَّارَةِ خُبَيْبُ ابْنُ عَدِيِّ الْأَنْصَادِيُّ، خُنَيْسُ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ، رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ الْأَنْصَارِيُّ، رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَبُوْ لُبَآبَةً الْأَنْصَارِيُّ، زُبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيِّ، زَيْدُ بْنِ سَهْلِ أَبُوْ طَلْحَةَ الْأَنْصَارِي، أَبُوْ زَيْدِ الْأَنْصَارِيُّ ، سَعْدُ بْنُ مَالِكِ الزُّهْرِيُّ، سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ، سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْقُرَشِيُّ، سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ، ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعِ الْأَنْصَارِيُّ وَأَخُوْهُ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُثْمَانَ، أَبُو بَكْرِ الصِّدِّيقُ الْقُرَشِيِّ، عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيُّ، [عُتْبَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْهُذَالِيِّ] عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ، عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ، عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ الْأَنْصَادِي، عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيِّ، عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ خَلَّفَهُ النَّبِيُّ مَا لِكُمَّ عَلَى ابْنَتِهِ وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبِ الْهَاشِمِيِّ، عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِيْفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيِّ، عُقْبَةُ بْنُ عَمْرِو الْأَنْصَادِيِّ، عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ الْعَنَزِيِّ، عَاصِمُ بْنُ ثَابِتِ الْأَنْصَارِيُّ، عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الأَنْصَارِيُّ، عِتْبَانُ بْنُ مَالِكِ الْأَنْصَارِيُّ، قُدَامَةُ بَنُ مَظْعُوْنِ،

مناف دلائنيُّهُ (۴۵)مقداد بن عمر وكندى دلائنيُّهُ بني زهره كے حليف (۴۶)اور ہلآل بن اميدانصاري دلائنيُّهُ -

قَتَادَةُ بْنُ النَّعْمَانِ الأَنْصَارِيُّ، مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ، مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَأَخُوهُ، مَالِكُ بْنُ رَبِيْعَةَ أَبُوْ أُسَيْدِ الأَنْصَارِيُّ، مُوارَةُ ابْنُ الرَّبِيْعِ الأَنْصَارِيُّ، مَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ الأَنْصَادِي، مِسْطَحُ بْنُ أَثَاثَةَ بْنِ عَبَادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ، مِقْدَادُ بْنُ عَمْرِو الْكِنْدِيُّ حَلِيْفُ بَنِيْ زُهْرَةً، هِلَالُ بْنُ أَمَيَّة الْأَنْصَارِيُ.

تشوجے: اسباب کا مطلب یہ ہے کہ اوپر کے باب میں یاس کتاب میں اور کسی مقام پرجن جن صحابہ کو بدری کہا گیا ہے ان کے ناموں کی فہرست بہ تر تیب حروف بھی اس باب میں فہرست سے بدری صحابوں فٹی اُلڈ کے نام اس فہرست میں نہیں ہیں نہ یہ فرض ہے کہ اس کتاب میں جن جن بدری صحابہ ٹٹی اُلڈ کے نام اس فہرست میں نہیں ہیں اور اس کتاب میں آن بدری صحابہ ٹٹی اُلڈ کا نام فہرست ہیں اور اس کتاب میں آن ہے کہ وہ بھی بدری سے روایت ہیں گیس بیصراحت نہیں آئی ہے کہ وہ بھی بدری کا نام فہرست میں نہیں کریم مُنا اُلڈ کیا کہ کا ممبارک توسب سے پہلے بلار عایت حروف بھی لکھ دیا ہے۔ باتی نام برتر تیب حروف بھی فرور ہیں ۔ بعض شخوں میں نہی کریم مُنا اُلڈ کیا کہ مبارک کے ساتھ خلفائے اربعہ کے نام بھی شروع میں فہکور ہوئے ہیں۔

نبی کریم مَنَا اَنْ اَسِب اسب ۱۳۹ وی ندگور ہیں۔ حافظ ابوالفتے نے قریش میں سے ۱۹ اور فزرج کے قبیلے کے ۱۹۵ اور اوس قبیلے کے ۲۰ کل ۱۳۹۳ ورموں کے نام کلھے ہیں۔ امام بخاری مُراسَّد نے ترتیب حروف بھم سے نبی کریم مَناالْتِیکُرُ اور خلفائے راشدین کے اسائے گرامی ان کے شرف مراتب کے لحاظ سے لکھ دیے ہیں بعد میں حروف ہجا کی ترتیب شروع فرمائی ہے۔ جزاہ الله خیرا فی الا خرة مبارک ہیں وہ ایمان والے جواس مراتب کے لحاظ سے لکھ دیے ہیں بعد میں حروف ہجا کی ترتیب شروع فرمائی ہے۔ جزاہ الله خیرا فی الا خرة مبارک ہیں وہ ایمان والے جواس پاکیزہ کتا ہم بدریوں میں نہیں ہے اور سے جناری کے اکبر دوسرے شخوں میں بھی نہیں ہے اور سے جوشاید ہوکا تب ہے۔

باب: بونضيرك يهوديون كواقعهكابيان

اوررسول الله مَنَّالَيْمَ کا دومسلمانوں کی دیت کے سلسلے میں ان کے پاس جانا اور آنخضرت مَنَّالَیْم کا دومسلمانوں کی دیت کے سلسلے میں ان کے وہ وہ سے اور آنخضرت مَنَّالِیْم کے ساتھ ان کا دغا بازی کرتا۔ زہری نے عروہ سے بہلے ہوا میان کیا کہ غزوہ بنونضیر، غزوہ بدر کے چھے مہینے بعد اور غزوہ اصلات کی ارشاد: '' الله ہی وہ ہے جس نے تکالا ان لوگوں کو جو کا فر ہوئے اہل کتاب سے ان کے گھروں سے اور بیر (جزیرہ عرب سے) الب بوئے اہل کتاب سے ان کے گھروں سے اور بیر (جزیرہ عرب سے) الب کی پہلی جلا وطنی ہے۔'' ابن اسحاق کی تحقیق میں بیغزوہ ،غزوہ بخروہ کا خردہ واقعا۔

بَابُ حَدِيْثِ بَنِي النَّضِيْرِ

وَمَخْرَج رَسُوْلِ اللَّهِ مُكْنَاكُمْ إِلَيْهِمْ فِي ذِيَةِ الرَّجُلَيْنِ، وَمَا أَرَادُوْا مِنَ الْغَدْرِ بِرَسُوْلِ اللَّهِ مُكْنَاتُ عَنْ عُزْوَةً: كَانَتْ اللَّهِ مُكْنَاتُ عَنْ عُزْوَةً: كَانَتْ عَلَى رَأْسِ سِتَّةِ أَشْهُر مِنْ وَقْعَةِ بَدْرِ قَبْلَ أُحُدِ. وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿ هُوَ اللّّذِي أَخُرَجَ اللَّذِينَ كَفَرُوْا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ اللَّذِينَ كَفَرُوْا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِلْوَلِي الْحَشْرِ ﴾ وَجَعَلَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ بَعْدَ بِثْر مَعُوْنَةً وَأَحُدٍ.

یہود کا پہلاا خراج عرب سے شام کے ملک میں ہوا، پھرعہد فاروتی میں دوسراا خراج خیبر سے شام کے ملک کو ہوا۔بعض نے کہادوسرے اخراج سے قیامت کا حشر مراد ہے۔بیآیت بنی نضیر کے یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی۔

این کیا، کہا ہم سے اسحاق بن نفر نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا، کہا ہم کوائن جرت نے نے خبر دی، انہیں موی بن عقبہ نے ، انہیں بافع نے اور ان سے ابن عمر والٹی ہا نے بیان کیا کہ بنونضیر اور بنو قریظہ نے بی کریم مائی ہے ہے ۔ (معاہدہ تو ٹر کر) او ائی مول لی۔ اس لیے آپ نے قبیلہ بنونسیر کو جلا وطن کر دیا لیکن قبلہ بنو قریظہ کو جلا وطن نہیں کیا اور اس طرح ان پر احسان فر مایا۔ پھر بنو قریظہ نے بھی جنگ مول لی۔ اس لیے آپ نے ان احسان فر مایا۔ پھر بنو قریظہ نے بھی جنگ مول لی۔ اس لیے آپ نے ان کے مردول کو تل کروا دیا اور ان کی عورتوں، بچوں اور مال کو مسلمانوں میں تقسیم کردیا۔ صرف بعض بن قریظہ اس سے الگ قر اردیے گئے تھے کیونکہ وہ تقسیم کردیا۔ صرف بعض بن قریظہ اس سے الگ قر اردیے گئے تھے کونکہ وہ حضور مائی ہی بناہ میں آگئے تھے۔ اس لیے آپ نے نہیں بناہ دی اور انہوں نے اسلام قبول کرلیا تھا۔ جنوبی تا کو بھی جوعبداللہ بن سلام والتی کا میہود یوں کو جلا وطن کر دیا تھا۔ بنو قبیقاع کو بھی جوعبداللہ بن سلام والتی کو اور مدینہ کے تمام میہود یوں کو جلا وطن کر دیا تھا۔ بنو قبیقاع کو بھی جوعبداللہ بن سلام والتی کو اور مدینہ کے تمام میہود یوں کو اور مدینہ کے تمام میہود یوں کوا۔

تشوی : یبودایی غدار بے وفاقوم کانام ہے جس نے خودایے ہی نبیوں اور رسولوں کے ساتھ بیشتر مواقع پر بے وفائی کی ہے۔ آج کے یبودی جو امرائیلی حکومت قائم کر کے ارض فلسطین پر غاصبانہ قبضہ کئے بیٹھے ہیں اپنی فطری غداری و بے وفائی کی زندہ مثال ہیں۔ای مصلحت کے تحت اللہ تعالیٰ نے ارض تجاز کواس غدارقوم سے خالی کرادیا۔

(۴۰۲۹) مجھ سے حسن بن مدرک نے بیان کیا، کہا ہم سے یحیٰ بن حماد نے بیان کیا، کہا ہم سے یحیٰ بن حماد نے بیان کیا، کہا ہم کوابوعوانہ نے خبر دی، انہیں ابوبشر نے ، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس ڈائٹیئا کے سامنے کہا: ''سور ہُ حشر''

٤٠٢٩ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكِ، قَالَ:
 حَلَّثَنَا يَخْيَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: أُخْبَرَنَا أَبُوْ عَوَانَةً،
 عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ:

قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: سُوْرَةُ الْحَشْرِ. قَالَ: قُلْ: سُوْرَةُ النَّضِيْرِ. تَابَعَهُ هُشَيْمٌ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ. [اطرافه في: ٤٦٤٥، ٤٨٨٨، ٤٨٨٦]

٤٠٣٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنْسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ مُعْلَيَا النَّخَلَاتِ حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةً وَالنَّضِيْرَ، فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ. [راجع: ٢٦٣٠]

٤٠٣١ حَدِّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِع، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: حَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ مُثَنَّ اللَّهِ مُثَنَّ اللَّهِ مُثَنَّ اللَّهِ مُثَنَّ اللَّهِ مُثَنَّ الْمُؤْلِقَةُ أَوْ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُويْرَةُ فَنَزَلَتْ: ﴿ مَا قَطَعْتُمُ مِنْ لِينَةٍ أَوْ اللَّهِ الْبُويْرَةُ فَيَاذُنِ اللَّهِ ﴾. تَرَكُتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا قَيْإِذُنِ اللَّهِ ﴾. [الحشر: ٥] [راجع: ٢٣٢٦] [مسلم: ٤٥٥٧]

ماجه: ۲۸٤٤]

٤٠٣٢ ـ حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ، قَالَ: أُخْبَرَنَا حَبَّانُ، قَالَ: أُخْبَرَنَا حَبَّانُ، قَالَ: أُخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءً، عَنْ نَافِع، عَنْ نَافِع، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيِّ مُلْكُلِمً حَرَّقَ نَخْلَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيِّ مُلْكُلِمً حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ قَالَ: وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ بْنُ

ابوداود: ٢٦١٥؛ ترمذي: ٢٥٥٢، ٣٣٠٢؛ ابن

وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِيْ لُؤَيِّ حَرِيْقٌ بِالْبُويْرَةِ مُسْتَطِيْرُ مُسْتَطِيْرُ مُسْتَطِيْرُ فَالْحَارِثِ:
قَالَ: فَأَجَابَهُ أَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ:

وَ فَجَابِهِ اللَّهُ ذَلِكَ مِنْ صَنِيْعٍ وَكَامَ اللَّهِ ذَلِكَ مِنْ صَنِيْعٍ وَحَرَّقَ فِيْ نَوَاحِيْهَا السَّعِيْرُ

تو انہوں نے کہا کہ اسے "سورہ نظیر" کہو (کیونکہ بیسورت بونظیر کے بارے میں نازل ہوئی ہے) اس روایت کی متابعت مشیم نے ابوبشر سے کی ہے۔

(۳۰ مس) ہم سے عبداللہ بن الى الاسود نے بیان کیا ،ان سے معمر نے بیان کیا ،ان سے معمر نے بیان کیا ،ان سے ان کے والد نے ، انہوں نے انس بن ما لک دلاللہ سے سا، انہوں نے بیان کیا کہ انساری صحابہ نبی کریم مثالی کی کے کھور کے درخت مخصوص رکھتے تھے (تا کہ اس کا پھل آپ کی خدمت میں بھیج دیا جائے) لیکن جب اللہ تعالی نے بنو قریظہ اور بنونضیر پر فتح عطا فر مائی تو حضور مُن لیڈیم ان کے پھل واپس فر مادیا کرتے تھے۔

(۳۰۳) ہم سے آدم نے بیان کیا، کہا ہم سے لیٹ نے بیان کیا، ان سے نافع نے اوران سے ابن عمر والی کہا تھا کہا کہ بی کریم مَل الی کیا ان سے کا فعردوں کے باغات جلوا دیئے تھے اور ان کے درختوں کو کوادیا تھا۔ یہ باغات مقام بورہ میں تھے اس پر بی آیت نازل ہوئی: ''جو درخت تم نے کا ند دیئے ہیں یا جنہیں تم نے چھوڑ دیا ہے کہ وہ اپنی جڑوں پر کھڑے رہے تو بیاللہ کے کھم سے ہوا ہے۔''

(۳۰۳۲) ہم سے اسحاق نے بیان کیا، کہا ہم کو حبان نے خبر دی، انہیں جو رہے ہیں ہم سے اسحاق نے بیان کیا، کہا ہم کو حبان عمر دلا انہا نے کہ نی جو رہے مالی کے اس کے کہا کہ حسان مرکز انٹون نے کہا کہ حسان بن ثابت والٹوئونے نے اس کے متعلق بیشعر کہا تھا۔

بن ثابت والٹوئونے نے اس کے متعلق بیشعر کہا تھا۔

ترجمہ ''بنولؤی (قریش) کے سرداروں نے بڑی آسانی کے ساتھ برداشت کرلیا۔مقام بویرہ میں اس آگ کو جو پھیل رہی تھی۔'' بیان کیا کہ پھراس کا جواب ابوسفیان بن حارث نے ان اشعار میں دیا

بیان کیا کہ چراس کا جواب ابوسفیان بن حارث نے ان اشعار میں دیا "
د خدا کرے کہ مدینہ میں ہمیشہ بول ہی آگ تن رہاوراس کے اطراف میں بول ہی معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں اس

سے کون اس مقام بوریہ سے دور ہے گا اور شہیں معلوم ہو جائے گا کہ س کی سَتَعْلَمُ مِنْهَا بِنُزْهِ وَتَعْلَمُ أَيِّ أَرْضَيْنَا تَضِيْرُ زمین کونقصان پہنچتا ہے۔''

[راجع: ٢٣٢٦]

تشويج: ((بويرة)) بى نفيرك باغ كوكت مع جومديند ك قريب واقع تفال بن لؤى قريش كوكول كوكت بين ان مين اور بى نفير من عهدو پیان تماحضرت حسان بھائنے کامطلب قریش کی جوکرنا ہے کہ ان کے دوستوں کے باغ جلتے رہے اور و قریش ان کی پچھدونہ کرسکے۔جوابی اشعاریس ابوسفیان نے مسلمانوں کو بددعا دی۔ بعنی خدا کرے تمہارے شہر ہیں ہمیشہ چاروں طرف آگ جلتی رہے۔ ابوسفیان کی بددعا سردود ہوگئ اور الحمد منتد مدیند منوره آج بھی جنت کی فضار کھتا ہے۔مولا ناوحیدالز ماں نے ان اشعار کااردوتر جمہ یوں منظوم کیا ہے۔ حضرت حسان رفائغنے کے شعر کا ترجمہ:

> بنی اوی کے شریفوں یہ ہوگیا آسال کی ہو آگ ہورہ بیں سب طرف پرال ابوسفیان بن حارث کے اشعار کاتر جمہ:

خدا کرے کہ ہمیشہ رہے وہاں ہے حال مدینہ کے حاروں طرف رہے آتش سوزاں ب جان لو کے تم اب عقریب کون ہم میں رہے گا بچا کس کا ملک اٹھائے گا نقصان

بيابوسفيان نےمسلمانوں کواوران کےشہرمدیندکوبددعادی تھی جومر دودہوگئی۔

٤٠٣٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَان، قَالَ: أَخْبَرَنَا (٣٠٣٣) م سابواليمان ني بيان كيا، كما بم كوشعيب في جردى، ان مِ شُعَیْت، عَن الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أُخْبَرَنِی سے زہری نے بیان کیا، انہیں مالک بن اوس بن صدفان نصیری نے خبردی مَالِكُ بنُ أُوسِ بن حَدَثَانَ النَّصَيْرِيُّ: أَنَّ كمعمر بن خطاب اللَّيْءَ في انهيل بلايا تفا- (وه ابهي امير المؤمنين كي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ دَعَاهُ إِذْ جَاءَهُ حَاجِبُهُ ضدمت مين موجود تفي كدامير المؤمنين كے چوكيداريفاءآئ اورعرض يَرْفَأُ قَالَ: هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ ، وَعَبْدِ كيا كمعثان بن عفان ،عبدالرحن بن عوف، زبير بن عوام اور سعد بن الي الرَّحْمَن، وَالزَّبَيْرِ وَسَعْدِ يَسْتَأْذِنُوْنَ؟ قَالَ: وقاص رُثَاثَيْمُ اندرآنا عاجة بين ركيا آپ كى طرف سے أنبيس اجازت نَعَمْ، فَأَدْخِلْهُمْ. فَلَبِثَ قَلِيْلاً، ثُمَّ جَاءً ہے؟ امير الموثين نے فرمايا كه بال، انہيں اندر بلالو تھوڑى در بعد ريفاء فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي عَبَّاسٍ وَعَلِيٌّ يَسْتَأْذِنَان؟ ﴿ وَحِرْآتَ اورعُ كِياعِباس اورعلى وَاللَّهُ الجمي اجازت جابت بين كيا أنهين قَالَ: نَعَمْ. فَلَمَّا وَخَلَا، قَالَ عَبَّاسٌ: يَا أَمِيْرَ آنِي كَ اجازت ج؟ آپ نے فرمایا كه بال، جب يكى دونوں بزرگ اندرتشريف لے آئے تو عباس والليظ نے كہا: امير المونين! ميرا اور ان (علی دلانتیز) کا فیصله کرد یجئے۔ وہ دونوں اس جائیداد کے بارے میں جھگڑ رہے تھے جواللہ تعالی نے اپنے رسول مَاللينام کو مال بنونضير سے فے كے طور پر دی تھی۔اس موقع برعلی اورعباس نے ایک دوسرے کو سخت ست کہا

الْمُؤْمِنِيْنَا اقْضِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ هَذَا، وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِي الَّذِي أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مَا لَكُمُ مِنْ بَنِي النَّضِيْرِ، فَاسْتَبَّ عَلِيٌّ وَعَبَّاسٌ، فَقَالَ الرَّهْطُ: يَا أَمِيْرَ

اور ایک دوسرے پر تقید کی تو حاضرین بولے: امیر المونین! آپ ان دونوں بزرگوں کا فیصلہ کردیں تا کہ دونوں میں جھکڑا نہ رہے۔عمر داللہ نے کہا: جلدی نہ سیجئے۔ میں آپ لوگوں سے اس اللہ کا واسطہ دے کر ہو چھتا ہوں جس کے علم سے آسان وزمین قائم ہیں، کیا آپ کومعلوم ہے کہرسول كريم مَثَاثِيَّةً إِنْ فرماياتِها: "جم انبياكي وراثت تقسيم بين بوتي جو يجه جم چهوژ جائيں وه صدقه موتاہے۔'اوراس سے حضور مَالْقَيْم کی مرادخودا پی ذات سير على ؟ حاضرين بول : جي مان إحضور مَثَالِيَّةِ أَمْ في ميفر مايا تعا- پهرعمر، عباس اورعلی کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے کہا، میں آپ دونوں سے اللہ كاواسطدد يكر يو چھتا مول - كياآ پكوبھى معلوم سے كمآ مخضرت مال فيكم نے بیصدیث ارش دفر مائی تھی؟ ان دونوں بزرگوں نے بھی جواب ہاں میں دیا۔اس کے بعد عمر دالنی نے کہا: پھریس آپ لوگوں سے اس معاملے پر مُعْتَكُوكُمَ الله مَنْ الله سِجانه وتعالى في اين رسول الله مَنْ اللهِ عَلَيْدِيمُ كواس مال فے میں سے (جو بنونضیر سے ملاتھا) آپ کوخاص طور پرعطا فر ما دیا تھا۔اللہ تعالی نے اس کے متعلق فر مایا ہے کہ ' بنونسیر کے مالوں سے جواللہ نے اپنے رسول کو دیا ہے تو تم نے اس کے لیے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے۔'' (یعنی جنگ نہیں کی)اللہ تعالی کاارشاد'' قدیر'' تک ۔توبیہ مال خاص رسول الله کے لیے تھالیکن اللہ کی قتم کہ حضور مَلَا فَیْزُمُ نے تہمیں نظر انداز کر کے اپنے ليےاسے مخصوص نہيں فرمايا تھاندتم پرائي ذات كوتر جيح دي تھي - پہلے اس مال میں سے تہمیں دیا اور تم میں اس کی تقسیم کی اور آخراس فے میں سے بیہ جائیداد پچ گئی۔ آپ اپنی ازواج مطہرات کا سالا نہ خرجے بھی اس میں سے نکالتے تھے اور جو کچھ اس میں سے باتی بچنا اسے آپ الله تعالی کے مصارف میں خرچ کیا کرتے تھے۔حضور مَالْ اللّٰ فِی زندگی میں میہ جائيداد انهي مصارف ميں خرچ کی۔ پھر جب آپ کی وفات ہوگئی تو ابوبكر والنفذ نے كہا كه مجھے آنخضرت مَالَيْظِم كا خليفه بنا ديا كيا-اس كيے انہوں نے اسے اپنے قبضہ میں لے لیا اور انہیں مصارف میں خرج کرتے رہے جس میں آنخضرت مالینظ خرج کیا کرتے تھے اور آپ لوگ مہیں موجود تھے۔اس کے بعد عمر والشیء علی اور عباس والفیجا کی طرف متوجه ہوئے

الْمُؤْمِنِيْنَا اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَّ الآخَرِ. فَقَالَ عُمَرُ: اتَّنِدُوْا، أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِيْ بِإِذْنِهِ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالأَرْضُ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مَثْنَا عَالَ: ((لَا نُوْرَثُ، مَا تَرَكُنَا صَدَقَةً)) . يُرِيْدُ بِذَلِكَ نَفْسَهُ. قَالُوْا: قَدْ قَالَ ذَلِكَ. فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَلِيٌّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كُلُّهُمْ قَدْ قَالَ: ذَلِكَ؟ قَالًا: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هَذَا الأَمْرِ، إِنَّ اللَّهَ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ فِي هَذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿ وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفُتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿ قَلِمِينٌ ﴾ [الحشر: ٨] فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُوْلِ اللَّهِ مُلْكُمُّ ا ثُمَّ وَاللَّهِ! مَا احْتَازَهَا دُوْنَكُمْ، وَلَا اسْتَأْثَرَهَا عَلَيْكُمْ، لَقَدْ أَعْطَاكُمُوْهَا وَقَسَمَهَا فِيْكُمْ، حَتَّى بَقِيَ هَذَا الْمَالُ مِنْهَا، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ مِلْكُمْ اللَّهِ مُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللَّهِ، فَعَمِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ مَلْكُمُ حَيَاتَهُ، ثُمَّ تُوفِّيَ النَّبِيُّ مَلْكُمُ أَنُوفِّيَ النَّبِيُّ مَلْكُمُ فَقَالَ أَبُوْ بَكُرِ: فَأَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللَّهِ مَلْكُمُ فَقَبَضَهُ أَبُوْ بَكْرٍ، فَعَمِلَ فِيْهِ بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ مَا لَئَتُمْ وَأَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ. وَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٌّ وَعَبَّاسٍ وَقَالَ: تَذْكُرَانِ أَنَّ أَبَا بَكُرٍ فِيْهِ كَمَا تَقُوْلَان، وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ فِيْهِ لَصَادِقَ

اور فرمایا: آپ لوگوں کومعلوم ہے کہ ابو بکر را النین نے بھی وہی طریقہ اختیار کیا،جیسا که آپلوگول کوبھی اس کا افرار ہے اوراللہ کی تم کہوہ اپنے اس طرزعمل میں سیے بخلص صحیح راہتے پراورحق کی پیروی کرنے والے بتھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ابو بکر ڈالٹنوئز کو بھی اٹھالیا، اس لیے میں نے کہا کہ مجھے رسول کریم مَلَافِیْزُم اور ابو بکر ڈالٹنز کا خلیفہ بنایا گیا ہے۔ چنا نچہ میں اس جائدادیرانی خلافت کے دو سالوں سے قابض ہوں اور اسے انہی مصارف میں صرف کرتا ہوں جس میں آنخضرت مثالینی اور ابو بکر دلالٹن نے کیا تھا اور اللہ تعالی جانتا ہے کہ میں بھی اپنے طرزعمل میں سچا مخلص سیح راستے پر اور حق کی بیروی کرنے والا ہوں۔ پھر آپ دونوں میرے پاس آ ئے ہیں۔ آپ دونوں ایک ہی ہیں اور آپ کا معاملہ بھی ایک ہے۔ پھر آ پمیرے پاس آئے۔آپ کی مرادعباس ٹالٹن سے شی تو میں نے آپ دونوں کے سامنے یہ بات صاف کہددی تھی کدرسول کریم فرما گئے تھے کہ " ہماراتر کتفشیم نہیں ہوتا۔ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔" پھر جب وہ جائیدادبطورا تظام میں آپ دونوں کودے دوں تو میں نے آپ سے کہا كداكرة ب جابي تومين مه جائيدادة پكود يسكنا مون ليكن شرط ميه کہ اللہ تعالی کے سامنے کیے ہوئے عہد کی تمام ذمہ داریوں کوآپ پورا كرين -آب لوكول كومعلوم بيك آنخضرت مَاليَّيْمُ اورابو بكر والثين في اور خود میں نے جب سے میں خلیفہ بنا ہوں ، اس جائیداد کے معاملہ میں کس طرزعمل كواختياركيا مواب -اگريشرطآب كومنظورنه موتو پحرمجه سےاس ك بارك مين آ پاوگ بات ندكرين - آ پاوگون في اس يركها كه ميك ہے۔آپ ای شرط پروہ جائیداد ہارے حوالے کردیں۔ چنانچہ میں نے اسے آپ لوگوں کے حوالے کر دیا۔ کیا آپ حضرات اس کے سواکوئی اور فيصله السليلي مين مجھ سے كروانا جاہتے ہيں؟ اس الله كي تم اجس كے حكم سے آسان وزمین قائم ہیں، قیامت تک میں اس کے سواکوئی اور فیصلنہیں كرسكتا-اگرآپلوگ (شرط كےمطابق اس كے انظام سے) عاجز ہيں تو وه جائيداد مجھے واپس كرويں _ ميں خوداس كا انتظام كروں گا_

(۲۰۳۸) زبری نے بیان کیا کہ پھر میں نے اس حدیث کا تذکرہ عروہ بن

فَقَبَضْتُهُ سَنَتَيْنِ مِنْ إِمَارَتِي أَعْمَلُ فِيهِ بِمَا عَمِلَ فِيْهِ رَسُولُ اللَّهِ مُلْكُمُ وَأَبُو بَكُر، وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي فِيْهِ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَانِعٌ لِلْحَقِّ، ثُمَّ جِئْتُمَانِي كِلَاكُمَا وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا جُمِيعٌ، فَجِنْتَنِي. يَغْنِي عَبَّاسًا لِهُ مُلْكُ لَكُمَا: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ مُلْكُمًّا قَالَ: ((لَا نُوْرَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ)). فَلَمَّا بَدَا لِي أَنْ أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمَا قُلْتُ: إِنْ شِنْتُمَا دَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللَّهِ وَمِيْثَاقَهُ لَتَعْمَلَانِ فِيْهِ بِمَا عَمِلَ فِيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﴿ فَاللَّهِ مُنْدُ اللَّهِ مُنْدُ وُلِيْتُ، وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِيْ، فَقُلْتُمَا: ادْفَعْهُ إِلَيْنَا بِذَلِكَ. فَدَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا، أَفَتَلْتُمِسَان مِنَّى قَضَاءً غَيْرً ذَلِكَ فَوَاللَّهِ الَّذِيْ بِإِذْنِهِ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالأَرْضُ! لَا أَقْضِيْ فِيهِ بِقَضَاءٍ غَيْرٍ ذَلِكَ حَتَّى تَقُوْمَ السَّاعَةُ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهُ، فَادْفَعَا إِلَى فَأَنَّا أَكْفِيكُمَاهُ. [راجع: FY4 . 2

بَارُّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بِكُر

فَقُلْتُ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ مَكْنَاكُمْ وَأَبِي بَكْرٍ.

٤٠٣٤ عَـ قَالَ: فَحَدَّثْتُ هَذَا الْجَدِيْثَ، عُرْوَةَ

\$€ (335/5)

زبیرے کیا توانہوں نے کہا کہ مالک بن اوس نے بیروایت تم سے سیج بیان ی ہے۔ میں نے نبی کریم مظافیظم کی پاک بیوی عائشہ وہانٹھا سے ساہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ حضور منافیظم کی ازواج مطہرات نے عثمان رفاقد کو ابو برصدیق والفنز کے پاس بھیجا اور ان سے درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ نے جوفے اینے رسول الله مَاللَّيْمُ كودى تھى اس ميں سے ان كے حصاديے جائمیں کیکن میں نے انہیں روکا اور ان سے کہاتم اللہ سے نہیں ڈرتی کیا ۔ نى مَالَيْنَا ن خودنبين فرمايا تها كه "مهاراتر كتقسيم نبيس موتا؟ بم جو يجه چهور جاكين وه صدقه بوتا ب-حضور مَاليكم كا اشاره اس ارشاد مين خوداين ذات كى طرف تفار البنة آل محد (مَنَافِينِم) كواس جائيداد ميس سے تازندگي (ان کی ضروریات کے لیے) ملتا رہے گا۔' جب میں نے ازواج مطهرات نُكَافِينُ كويه حديث سنائي توانهول نے بھي اپنا خيال بدل ديا عروه نے کہا کہ یہی وہ صدقہ ہے جس کا انتظام پہلے علی دلائشۂ کے ہاتھ میں تھا۔ على والنيز نے عباس والنيز كواس كاحكام ميں شريك نبيس كيا تھا بلكه خود اس كا انتظام كرتے تھے (اور جس طرح آنحضور مَالَّيْظُمُ الوبكر اور عمر وَكُالْمُهُمَّا نے اسے خرج کیا تھا، ای طرح انہیں مصارف میں وہ بھی خرچ کرتے تھے) اس کے بعد وہ صدقہ حسن بن علی والفہ کا تنظام میں آ میا تھا۔ پھر حسین بن على والتفيّنا كانظام ميس ربا _ پرجناب على بن حسين اورحسن بن حسن ك انظام میں آگیا تھااور بیت ہے کدبیرسول الله منافیظ کا صدقہ تھا۔

ابْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: صَدَّقَ مَالِكُ بْنُ أُوسٍ، أَنَا سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ مُثْلِثُكُمُ تَقُوْلُ: أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ۖ كُلُّكُمُّ عُثْمَانَ إِلَى أَبِيْ بِكُو يَسْأَلْنَهُ ثُمُنَهُنَّ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُوْلِهِ طُلْطُهُمْ، فَكُنْتُ أَنَا أَرُدُّهُنَّ، فَقُلْتُ لَهُنَّ: أَلَا تَتَّقِيْنَ اللَّهَ؟ أَلَمْ تَعْلَمْنَ أَنَّ النَّبِيِّ مَلْكُمَّ كَانَ يَقُولُ: ((لَا نِنُورَثُ، مَا تَرَكُنَا صَدَقَةٌ _يُرِيْدُ بِذَلِكَ نَفْسَهُ_ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا الْمَالِ)). فَانْتَهَى أَزْوَاجُ النَّبِيِّ مَكْنَكُمُّ إِلَى مَا أَخْبَرَتْهُنَّ. قَالَ: فَكَانَتْ هَذِهِ الصَّدَقَةُ بِيَدِ عَلِيٍّ، مَنَعَهَا عَلِيٌّ عَبَّاسًا فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا، ثُمَّ كَانَ بِيَدِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، ثُمَّ بِيَدِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، ثُمَّ بِيَدِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنِ وَحَسَنِ بْنِ حَسَنٍ، كِلَيْهِمَا كَانَا يَتَدَاوَلَانِهَا، ثُمَّ بِيَدِ زَيْدِ بْنِ حَسَنِ، وَهِيَ صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللَّهِ طَلَّكَامًا حَقًّا. [انظر: ٦٧٢٧، ٦٧٣٠]

٢٠٣٥ ٤ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى، قَالَ:

أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، قَالَ: أُخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَن

الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةً، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ فَاطِمَةً

وَالْعَبَّاسَ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيْرَاثَهُمَا،

، أَرْضَهُ مِنْ فَدَكِ، وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ. [راجع:

كِتَابُ الْمَغَاذِي

تشویج: اس صدیث سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت ابو بکر دانٹوں کی رحضرت عمر دانٹوں نے ورافت نبوی کے بارے میں فرمان نبوی پر پورے طور پھل کیا کہا سے تعتبے نہیں ہونے دیا۔ جن مصارف میں نبی کریم مُنانٹیونا نے اسے صرف فرمایا پی حضرات بھی ان بی مصارف میں اسے صرف فرماتے دہے۔ حضرت علی دانٹوں کو بھی اس بارے میں اختلاف نہ تھا۔ اگر پھھ اختلاف بھی تھا تو صرف اس بارے میں کہ اس صدقہ کی گرانی کون کرے؟ اس کا متولی کون ہو؟ اس بارے میں حضرت عمر دلیانٹوں نے تفصیل سے ان حضرات کو معاملہ سمجھا کراس ترکہ کوان کے حوالے کردیا۔ (درضی الله عنہم و درضوا عنه)

(۳۵ مر) ہم سے ابراہیم بن مویٰ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے ، انہیں عروہ نے اور انہیں عائشہ ڈوائٹیٹا نے کہ فاطمہ ڈاٹٹیٹا اور عباس ڈوائٹیٹا ابو بحر صدیق ڈاٹٹیٹا کے پاس آئے اور رسول مالٹہ مٹاٹٹیٹے کی زمین جوفدک میں تھی اور جو خیبر میں آپ کو حصہ ملاتھا، اس

الله على يوم في رين بولدك ير ميں سے اپنے ور ثه كامطالبه كيا۔

[7 . 97

ازيرے۔

تشوجے: حضرت صدیق اکبر ڈلائٹو نے ایک طرف فرمان رسول اللہ مَا اُلاَیْم کا احرّ ام باتی رکھا تو دومری طرف حضرات اہل بیت کے بارے میں صاف صاف ان کا احرّ ام بان کی خدمت ، ان کے ساتھ حسن برتا وَ مجھ کوخود اپنے عزیزوں کے ساتھ حسن برتا وَ مجھ کوخود اپنے عزیزوں کے ساتھ حسن برتا وَ مجھ کوخود اپنے عزیزوں کے ساتھ حسن برتا و محل کے ساتھ حسن سے مان کا امران کا اہم ترین مقصد تھا اور تا حیات آپ نے اس کو علی جامہ پہنایا اور اس حال میں دنیا ہے رخصت موسل میں مناق میں میں جمع کرے گا اور سب ﴿ وَ مَنْ عَنْ اَ فِي صُدُورِ مِنْ مِنْ عَنْ عَنْ عَنْ اِللهِ ﴾ (کا الاعران ۲۳۰) کے مصداق ہوں مے۔

بَابُ قَتُلِ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ بِالْبِا نَعِبِ بِن الْأَشْرَفِ يَهِودَى كُلَّ كَا قَصِه

تشوج : اس رِ تفسیل نوث مقدمة ابخاری پاره ۱۲ میل گزر چکاہے۔ پخترید کر مید براسر مایددار یہودی تھا۔ نی کریم مَثَاثِیْنَ اور سلمانوں کی جو کیا کرتا اور قریش کے کفار کو سلمانوں کے خلاف ابھارتا۔ اس کی شرارتوں کا خاتمہ کرنے کے لئے مجبوراً ماہ ربیج الاول سند ہے میں بیقدم اٹھایا گیا ﴿فَقُطِعَ مَالِهُ مُلِقُومٌ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا الْوَالْحَمْدُ لِلّٰہِ دَبِّ الْعَلَمِیْنَ ﴾ (7/ الانعام: ٤٥)

٣٧٠ ٤ - حَدَّثَنَا عَلِي بْنُ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلْي بْنُ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلْي بْنُ عَبْدِاللَّهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولُكُهُ). فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةً فَقَالَ: يَا رَسُولُ اللَّهِ! أَتَّحِبُ أَنُ أَقْتُلُهُ؟ قَالَ: ((فَكُمُ)). وَشُولُ اللَّهِ! فَأَذُنُ لِي أَنْ أَقُولَ شَيْئًا. قَالَ: ((قُلُ)). فَأَذُنُ لِي أَنْ أَقُولَ شَيْئًا. قَالَ: ((قُلُ)). فَأَنّاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةً فَقَالَ: إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ فَدْ مَنَّانًا، فَأَنَّا مَدُقَةً ، وَإِنَّهُ قَدْ عَنَّانًا، وَاللَّهِ! لَتَمَلَّنُهُ فَلَا نُحِبُ وَاللَّهِ! لَتَمَلَّنُهُ: قَالَ: وَأَلْ فَلا نُحِبُ وَاللَّهِ! لَتَمَلَّنُهُ: قَالَ: وَأَلْ فَلا نُحِبُ وَاللَّهِ! لَتَمَلَّنُهُ: قَالَ: إِنَّا قَدِ التَبْعَنَاهُ فَلَا نُحِبُ وَاللَّهِ! لَتَمَلَّنُهُ: قَالَ: إِنَّا قَدِ اتَبْعَنَاهُ فَلَا نُحِبُ

نے بیان کیا، ان سے عمروبن دینار نے بیان کیا کہ ہم سے مفیان بن عید نے بیان کیا کہ ہم سے مفیان بن عید نے بیان کیا کہ ہیں نے جابر بن عبداللہ انصاری ڈالٹی سے عمروبن دینار نے بیان کیا کہ ہیں نے جابر بن عبداللہ انصاری ڈالٹی سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ رسول کریم مالٹی سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ رسول کریم مالٹی سے سنا رہا ہے۔' اس پر حمد بن مسلمہ انصاری ڈالٹی کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آ ب اجازت دیں گے کہ بین اسے قبل کرآؤں؟ آپ محصے کو یا نیار سول اللہ! کیا آ ب اجازت دیں گے کہ بین اسے قبل کرآؤں؟ آپ مجھے اجازت عنایت فرمایا: 'ہاں مجھ کو یہ پند ہے۔' انہوں نے عض کیا: پھرآ پ مجھے اجازت عنایت فرمایا: 'ہاں مجھ کو یہ پند ہے۔' انہوں نے عض کیا: پھرآ پ مجھے اجازت دے دی۔ اب محمد بن مسلمہ ڈالٹی کھب بن اشرف کے پاس اجازت دے دی۔ اب محمد بن مسلمہ ڈالٹی کھب بن اشرف کے پاس اجازت دے دی۔ اب محمد بن مسلمہ ڈالٹی کھب بن اشرف کے پاس اجازت دے دی۔ اب محمد بن مسلمہ ڈالٹی کھب بن اشرف کے پاس اجازت دے دی۔ اب محمد بن مسلمہ تھکا مارا ہے۔ اس لیے میں تم سے صدقہ مانگار ہتا ہے اور اس نے ہمیں تھکا مارا ہے۔ اس لیے میں تم

أَنْ نَدَعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَى شَيْءٍ يَصِيرُ قَرض لِيخ آياهول-اس پركعب نے كها: ابھى آ مير ويكها، الله كاتم إبالكل شَأْنُهُ ، وَقَدْ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسُقّاء أَوْ التّاجاوك محدين مسلم والتُّونُ ن كها، جونكه بم في على اجان كى اتباع وَسْقَيْنِ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو غَيْرَ مَرَّةٍ، فَلَمْ . كران ج-اس ليجبتك يدفيل جائ كران كانجام كيا موتاب، يَذْكُو وَسْفًا أَوْ وَسْفَيْن فَقُلْتُ لَهُ فِيهِ وَسْفًا البيس جِهورُ نا بجي مناسب نبيس مين تم سے ايك وس يا (راوى نے بيان كيا أَوْ وَسْقَيْنِ؟ فَقَالَ: أُرَى فِينِهِ وَسْقًا أَوْ كَهَ) دِووَسَ عَلِهِ قَرِضَ لِينَ آيَا مِول اوربهم سي عمرو بن دينار في يعديث وَسْقَيْنِ فَقَالَ: نَعَمْ، ازْهَنُوْنِي قَالُوا: أَيَّ كُل دفع بان كالكن ايك وس ياددوس غلكاكوكى وكرنيس كيا ميس ف شَنيْءِ تُرِيْدُ؟ قَالَ: ارْهَنُونِيْ نِسَائكُمْ قَالُوا: ال عَهَا كرحديث مين ايك وسِن يا دووين كابھي ذكر بي انبول نے كہا كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَانَنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعُرَّبِ؟ ي كميرا خيال بي كه صديث من ايك يا وووق كا وكرا يا بي كعب أن قَالَ: فَازْهَنُونِيْ أَبْنَا فَكُمْ . قَالُوا: كَيْفَ اشْرَف في كها: بال ميرے ياس بحد روي ركه دو انبول في يوجها الروى نَرْهَنُكَ أَبْنَائَنَا فَيُسَبُّ أَحَدُهُمْ، فَقَالُ: رُهِنَ عَيْنَ مُ كياجٍ بِهُو؟ الله في كها: الني ورتول كور كادو انهول في كها كمم بِوَسْتَى أَوْ وَسْقَيْنِ؟ هَذَا عَازٌ عَلَيْنَا، وَلَكِنَّا عرب ك بهت خوبصورت مردبو- بم تمهار ع إس ا يَي عورتين كس طرح نَرْهَنْكَ اللَّافْمَةَ قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي السِّلَاحَ - عُروى رَكَ سَكَةَ بِينَ -اسْ فَهُما: يُراسِعْ بِولَ وَكُروى رَكَ دو - انبول فَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيدُ، فَجَاءَهُ لَيْلاً وَمَعَهُ أَبُو فِي إِلَى الم بَوِل كوس طرح كروى ركه سكت بين كل أنبيس اى بركاليال دى نَائِلَةً وَهُوَ أَخُو كَعْبِ مِنَ الرَّضَاعَةِ، جاكي كَي كداكِ يا دووس غله يراس ربن ركوديا كيا تها، يتوبري ب فَدَعَاهُمْ إِلَى الْحِصْنِ ، فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ عَرِقَ مولى البتهم تمهارے پاس الني الم "كروى ركه سكتے بيں۔ سفیان نے کہا کہ مراداس ہے ہتھیار تھے۔ محمد بن مسلمہ والنظر نے اس سے دوبارہ ملنے کا وعترہ کیا اور رات کے وقت اس کے یہاں آئے۔ان کے ساتھ ابونا کلیجی موجود تھے وہ کعب بن اشرف کے رضاعی بھائی تھے۔ پھر اس کے قلعہ کے پاس جا کرانہوں نے آ واز دی۔وہ باہر آنے نگا تواس کی یوی نے کہاای وقت (اتی رات کئے) کہاں باہر جارہے ہو؟ اس نے کہا: وه تو محد بن مسلمه اور ميرا بهائي ابونا كله ب-عمرو كيسوا (دوسر رادي) نے بیان کیا کہ اس کی بوی شاس سے کہاتھا کہ جھے توبیآ وازالی گئی ہے قِيْلَ لِسُفْيَانَ: سَمَّاهُمْ عَمْرُو؟ قَالَ: سَمَّى جِيهاس فَيَانَ لِسُفْيَانَ: سَمَّاهُمْ عَمْرُو؟ قَالَ: سَمَّى جِيهاس في وَن فِيك رَمِامُون كعب في جواب ديا كمير عالى محربن مسلمه اورمير بررضاعي بهمائي ابونا كله بين بشريف كوأكررات مين بهي نيزه فَقَالَ: إِذَا مَاجَاءً وَقَالَ غَيْرُ عَمْرِ و أَبُو عَبْسِ إِزى ك ليه بلاياجات تووه نكل برتام دراوى في بال كياك جب محمد بن سلماندر گئے توان کے ساتھ دوآ دی اور تھے۔سفیان سے بوچھا گیا کہ

لَهُ امْرَأْتُهُ: أَيْنَ تَخْرُجُ هَذِهِ السَّاعَةَ؟ فَقَالَ: إِنَّهَا هُوَ مُحَمَّدُ بِنُ مَسْلَمَةً ، وَأَخِيْ أَبُو نَائِلَةً ـ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرُو: قَالَتْ: أَسْيَمَعُ صَوْبًا كَأَنَّهُ يَقْطُونُ مِنْهُ الدُّمُ. قَالَ: إِنَّمَا هُوَّ أَخِي مُحَمَّدُ ابْنُ مَسْلَمَةً وَرَضِيْعِي أَبُو نَائِلَةً لِأَ الْكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ إِلَى طَعْنَةِ بِلَيْلِ لَأَجَابَ قَالَ: وَيُلَاخِلُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةً مَعَهُ بِرَجُلَيْنِ. بَعْضَهُمْ قَالَ عُمْرُو؟ آجَاءَ مُعَهُ بِرَجُلَيْن ابْنُ جَبْرٍ، وَالْحَارِثُ بْنُ أَوْسٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرُ قَالَ عَمْرٌون وَجَاءَ مَعَهُ بِرَجُلَيْن قَقَالَ: كياعموبن دينارن إن كام بهي لي تف؟ انهول في تايا كبعض كا

نام لیا تھا۔عمرونے بیان کیا کہوہ آئے تو ان کے ساتھ دوآ دی اور تھے اور عمروبن دینار کےسوا(راوی نے)ابوعبس بن جبر ، حارث بن اوس اورعیاد بن بشرنام بتائے تھے۔عمرو نے بیان کیا کہ وہ اینے ساتھ دوآ دمیوں کو لائے تھے اور انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ کہ جب کعب آئے تو میں اس کے (سرك) بال ہاتھ میں لے لول كا اور اسے سوتھ لكول كا۔ جب تہمیں الدازہ ہوجائے کہ میں نے اس کا سر پوری طرح اینے قبضہ میں لے لیا ہے تو پھرتم تیار ہوجانا اور ائے تل کرڈ الناعمرو نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ پھر ایں اس کا سرسونھوں گا۔ آخر کعب جا در لیٹے ہوئے باہر آیا۔اس کےجسم سے خوشبو پھوٹی برق تھی ۔ محد بن سلمہ والٹن نے کہا: آج سے زیادہ عمرہ خوشبومیں نے مجھی نہیں سوتھی تھی عمرو کے سوا (دوسرے راوی) نے بیان کیا کہ کعب اس پر بولا: میرے پاس عرب کی وہ عورت ہے جو ہروفت عطر میں ہی رہتی ہےاور حسن و جمال میں بھی اس کی کوئی نظیر نہیں عمرونے بیان كيا كه محد بن مسلمه والفية في اس سه كها: كيا تمهار بركوسو تكفيف كي مجه اجازت ہے؟ اس نے كہا سونگھ كتے ہو۔ رادى نے بيان كيا كم محد بن مسلمہ ڈلافن نے اس کا سرشونگھا اور ان کے بعد ان کے ساتھیوں نے بھی سونگھا۔ پھرانہوں نے کہا: کیا دوبارہ سونگھنے کی اجازت ہے؟ اس نے اس مرتبہ بھی اجازت دے دی۔ پھر جب محد بن مسلمہ رفائد نے اسے بوری طرح اینے قابومیں کرلیا توایئے ساتھیوں کواشارہ کیا کہ تیار ہوجا کہ چنا نچہ انہوں نے اسے تل کر دیا اور حضور مَا اللَّهُ کم خدمت میں حاضر ہوکراس کی اطلاع دی_

تشوجے: کعب بن اشرف کا کام تمام کرنے والے گروہ کے سردار حضرت مجمد بن مسلمہ والفین سے۔ انہوں نے نبی کریم منافین سے وعدہ تو کرلیا مگر کئی دن تک منظر ہے۔ پہرا اور ناکلہ کے پاس آئے جو کعب کارضا کی بھائی تھا اور عباد بن بشر اور حارث بن اوس۔ ابوعس بن جر (ٹرڈ اُنڈ آز) کو بھی مشورہ میں شریک کیا اور میسب سل کر نبی کریم منافیق کے پاس آئے اور عرض کیا کہ ہم کواجازت و بھے کہ ہم جومناسب سبحیں کعب ہے ولی با تیں کریں۔ آپ نے ان کو بطور مسلمت اجازت مرحمت فرمائی اور رات کے وقت جب بیلوگ مدینہ سے چلے تو نبی کریم منافیق میں تھے تک ان کے ساتھ آئے۔ چاندنی رات تھی۔ آپ نے فرمایا ، جا داللہ تم ہماری مدد کرے۔

کعب بن اشرف مدینه کا بہت بڑا متعصب میہودی تھا اور بڑا مال دار آ دمی تھا۔اسلام سے اسے خت نفرت اور عداوت تھی۔قریش کومسلمانوں کے مقابلہ کے لئے ابھارتا رہتا تھا اور ہمیشہ اس ثوہ میں لگارہتا تھا کہ کسی نہ کسی طرح دھو کے سے نبی کریم مظافیظ دعوت کا ذکر ہے جس میں اس طالم نے اس غرض فاسد کے تحت نبی کریم مظافیظ کو مدعو کیا تھا گر حضرت جرائیل علیٹیلا نے اس کی نہت بدسے نبی کریم منافیق کو آگاہ کر دیا اور آپ بال بال پچ گئے۔اس کی ان جملہ حرکات بدکود بکھ کرنبی کریم منافیق نے اس کوختم کرنے کے لئے صحابہ کے سامنے اپنا خیال ظاہر فر مایا جس پر حضرت محمد بن سلمہ کا ماموں بھی ہوتا تھا۔ مگر اسلام اور پیغیمر علیقیا کہ خیال ظاہر فر مایا جس بے منتوں کا دروازہ بند ہوکر امن قائم ہوگیا اور کا رشتہ دنیا دی سب رشتوں کا دروازہ بند ہوکر امن قائم ہوگیا اور بہت سے لوگ جنگ کی صورت پیش آنے اور تل ہونے سے فی محکے۔ حافظ صاحب فر ماتے ہیں:

"روى ابو داود و الترمذى من طريق الزهرى عن عبد الرحمن بن عبد الله بن كعب بن مالك عن ابيه ان كعب بن الاشرف كان شاعرا يهجو رسول الله على الله ويحرض عليه كفار قريش وكان النبى المدينة واهلها اخلاط فاراد رسول الله على الله الله الله الله والمسلمين الله الله الله الله والمسلمين بالصبر فلما ابنى كعب ان ينزع عن اذاه امر رسول الله على الله على

خلاصہ یہ کہ تعب بن اشرف شاعر بھی تھا جو شعروں میں رسول اللہ مَنْ اللَّهِ عَلَيْمُ کَلَ بِحِوَرَتا اور قریش کو آپ کے اوپر جملہ کرنے کی ترغیب دلاتا۔ نبی کریم مَنْ اللّٰهُ بِحَالَیْ اللّٰہِ اللّٰمِ اللّٰہِ اللّٰہِ اللّٰہِ اللّٰہِ اللّٰہِ اللّٰمِ اللّٰمِ اللّٰہِ اللّٰہِ اللّٰہِ اللّٰمِ اللّٰمِ

بَابُ قَتْلِ أَبِي رَافِعٍ عَبْدِاللَّهِ ابْنِ أَبِي الْحُقَيْقِ

وَيُقَالُ سَلَّامُ بْنُ أَبِي الْحُقَيْقِ كَانَ بِخَيْبَرَ، وَيُقَالُ فِيْ حِضْنِ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ. وَقَالَ الزَّهْرِيُّ: هُوَ بَعْدَ كَعْبِ بْنِ الأَشْرَفِ.

2. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُنُ أَبِي زَائِدَةً، يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُنُ أَبِي زَائِدَةً، عَنْ أَبِيْ إِسْجَاقَ، عَنِ الْبَرَّاءِ بْنِ عَنْ أَبِيْ إِسْجَاقَ، عَنِ الْبَرَّاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللَّهِ عَلْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيْكِ إِلَى أَبِيْ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ. [راجع: ٢٠٢٢] بَيْتَهُ لَيْلاً وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ. [راجع: ٢٠٢٢] بَيْتَهُ لَيْلاً وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ. [راجع: ٢٠٢٢] عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيْكِ بَيْتَهُ لَيْلاً وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ. [راجع: ٢٠٢٢] عَنْ يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عُنْ إِسْرَائِيْلَ، عَنْ إِسْرَائِيْلَ، عَنْ إِسْرَائِيْلَ، عَنْ

باب: ابورافع عبدالله بن ابي الحقيق يهودي كتل كاقصه

کہتے ہیں اس کا نام سلام بن الی احقیق تھا۔ یہ جیبر میں رہتا تھا۔ بعضوں نے کہا الورافع، کہا الیہ قلعہ میں جو حجاز کے ملک میں واقع تھا۔ زہری نے کہا الورافع، کعب بن اشرف کے بعد قل ہوا۔ (رمضان ۲ ھ میں)

(٢٠٣٨) جھے سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے یجی بن آ دم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے یجی بن آ دم نے بیان کیا، ان سے بی بن ابی زائدہ نے بیان کیا، ان سے براء در کریا بن ابی زائدہ میں ان سے ابواسحاق سبعی نے بیان کیا، ان سے براء بن عازب رہی ہی نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ درسول اللہ میں اللہ بن عتیک دات آ دمیوں کو ابورافع کے پاس بھیجا۔ (منجملہ ان کے)عبداللہ بن عتیک دات کواس کے گھر میں گھے، وہ سور ہاتھا چنا نچاسے تل کردیا۔

(۴۰ ۳۹) ہم سے بوسف بن مویٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے عبیداللہ بن مویٰ نے بیان کیا، ان سے اسرائیل نے ، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براء

أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ بِين عازب وللهُ اللهُ عَلَيْكُ لَهِ مَا اللهُ اللهُ مَا اللهُ مَا اللهُ مَا اللهُ مَا الللهُ مَا اللهُ اللهُ مَا اللهُ مِنْ اللهُ مَا اللهُ اللهُ مَا اللهُ اللهُ اللهُ مَا اللهُ مَ - قتل) کے لیے چند انصاری صحابہ ڈی انڈی کو جھیجا اور عبد اللہ بن علیک دی میں مِنَ الْأَنْصَادِ، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَاللَّهِ بْنَ مُ كوان كاامير بنايا مي الإرافع صوراكم مَا يَعْلِم كوايد آديا كرنا تقااور آپ من كالك قلعه تقااور وي الربا تقام الجازين اس كالك قلعه تقااور وبين وه رما كرتا وَيُعِينُ عَلَيْهِ، وَكَانَ فِي حِصْنِ لَهُ بِأَرْضِ فَا جب ال عَالَم الله عَلَيْهِ، وَكَانَ فِي حِصْنِ لَهُ بِأَرْضِ فَا اوراولُ اپ مولی کے کر (اپ گھروں کو) واپس ہو چکے تھے۔عبداللہ بن علیک والنظ نے اپ ساتھوں سے کہاتم لوگ بہیں طہرے رہو میں (اس عَبْدُاللَّهِ لِأَصْحَابِهِ: اجْلِسُوا مَكَانَكُمْ، قلعه بي) جار بابول اور دربان بركوني تدبير كرول كايتا كمين اندوجاني فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ، -وَمُتَلَطِّفٌ لِلْبَوَّابِ، لَعَلِّي مِي كامياب موجاول بنانچدوه (قلعه كياس) آئ اوروروازے أَنْ أَذْخُلَ. فَأَقْبَلَ حَتَّى دَنَا مِنَ الْبَابِ ثُمَّ - عَرْيب بَنْ كرانهون فردواي كيرون من اس طرح جمالياجي - كوئى قضائے جاجت كرر ما ہو۔ قلعہ كے تمام آ دى اندر داخل ہو چكے تھے۔ النَّاسُ، فَهَتَفُ بِهِ الْبَوَّابُ يَا عَبْدُ اللَّهِ أَ إِنَّ ورَبان فَي وارْدِي: أَاللَّذَكِ بند إلكُرا ندراً ناك والمعالم عالم من كُنْتَ بَوِيدُ أَنْ تَذْخُلَ فَاذْخُل، فَإِنِّي أُدِيدُ ، اب دروازه بندكردول كار (عَبدالله بن عليك والله على عليه على عليه على الله على ال اندر چلا گیااور چیپ کراس کی کارروائی دیجے لگا۔ جب سب لوگ اندر آ جمع تواس نے دروازہ بند کیا اور تنجوں کا مچھا ایک کھونٹی پر لئے اور انہوں نے بیان کیا کہ اب میں ان تنجوں کی طرف برد صااور آنہیں لے لیا، چرمیں نے قلعدگادروازه کھول لیا۔ابورافع کے پاس رات کےوقت داستا نیس بیان کی جار بی تھیں اور وہ اپنے خاص بالا خائے میں تھا۔ جب داستان کواس کے يهال سے الحد كر يلے محة ويس اس كرے كي طرف ير صن لكا۔ اس عرصه میں، میں جتنے دروازے اس تک پہنچنے کے کیے کھولتا تھا آئیں اندر سے بند كرتاجاتا تقار ميرامطلب بيقاكه أكر قلعه والول كومير في متعلق علم بهي مو جائے تو اس وقت تک بیرگوگ میرے پاس نیچنج تنگیں جب تک میں اسے قل ندر لول - آخر من اس ك قريب كي كيا- اس وقت وه أيك تاريك كمرے ميں آپنے بال بچوں كے ساتھ (سور ہا) تھا جھے كھھانداز و نہيں ہو سكاكدوه كمال بع-اس ليع يس في آوازدى: يالبارافع؟ وه بولاكون ہے؟ اب میں نے آواز کی طرف بوھ کر تکوار کی ایک ضرب لگائی۔اس وتت ميراول وهك وهك كرر ما تفات يبي وجد بوكي كميس اس كأكام تمام

اللَّهِ مُلْكُمُّ إِلَى أَنِي رَافِعِ الْيَهُوْدِي رِجَالًا عَتِيْكِ، وَكَانَ أَبُوْ رَافِعِ يُؤْذِيْ رَسُوْلَ اللَّهِ مَلِيُّكُمَّ آ الْجِجَازِ، فَلَمَّا دَنُوْا مِنْهُ، وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمِينُ، وَرَاحَ النَّاسُ بِسَرْجِهِمْ قَالَ: تَقَنَّعٌ بِثَوْبِهِ كَأَنَّهُ يَقْضِي حَاجَةً ، وَقَدْ ذَخَلَ أَنْ أُغْلِقَ الْبَابُ. فَلَدَّخُلْتُ فِكَمَنْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ النَّاسُ أَغْلَقَ الْبَابَ، ثُمَّ عَلَّقَ الْأَغَالِيْقَ عَلَى وَدُّ قَالَ: فَقُمُّتُ إِلَى الأَقَالِيْدِ، فَأَخَذْتُهَا فَفَتَحْثُ الْبَابَ، وَكَانَ أَبُوْ رَافِعٍ يُسْمَرُ عِنْدَهُ، وَكَانٌ فِي عَلَالِيُّ لَهُ، فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْهُ أَهْلٌ سَمَرِهِ صَعِدْتُ إَلَيْهِ، فَجَعَلْتُ كُلَّمَا فَتَخَّتُ بَابًا أُغْلَقْتُ عَلَيَّ مِنْ دَاخِلٍ، قُلْتُ: إِنِ الْقَوْمُ لَوْنَذِرُوْا بِيْ لَمْ يَخْلُصُواْ إِلَيِّي حَتَّى أَقْتُلَهُ. فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ، فَإِذًا هُوَ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَسُطَ عِيَالِهِ، لَا أَدْرِي أَيْنَ أَهُوَ مِنَ الْبَيْتِ قُلْتُ: أَبِّإِ رَافِعٍ قَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَأَهْوَيْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ، فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ، وَأَنَّا دُهِشٌّ فَمَا أُغَنِّيتُ شَيْئًا، وَصَاحَ فَخَرَجْتُ

مِنَ الْبَيْتِ، فَأَمْكُكُ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ دَخَلَتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: مَا هَذَا الصَّوْتُ؟ يَا أَبَا زَافِع فَقَالَ: لِأُمُّكَ الْمَرْيُلُ، إِنَّ رَجُلًا فِي الْبَيْتِ ضَرَبَنِيْ قَبْلُ بِالسَّيْفِ، قَالَ: فَأَصْرِبُهُ ضَوْبَةً أَثْخَنْتُهُ ۚ وَلَمْ أَقْتُلُهُ، ثُمَّ وَضَعْتُ ضَبِيْبَ السُّيْفِ فِي بَطْنِهِ خَتَّى أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ، فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ، فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ بَابًا بَابًا حَتَّى النَّهَيْثِ-إِلَى دَرَجَةٍ لَهُ، فَوَضَعْتُ رِجْلِيْ وَأَنَّا أَزًى أَنِّي قَلِهِ انْتَهَيْتُ إِلَى الأَرْضِ فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةِ مُقْمِرَةٍ، فَانْكَسَرَتْ سَاقِيْ، فَعَصَّبْتُهَا بِعِمَامَةٍ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتَّى جَلَسْتُ عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ: لَا أَخْرُجُ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَعْلَمَ أَقْتَلْتُهُ } فَلَمَّا صَاحَ الدِّيْكُ قَامَ النَّاعِيْ عَلَى السُّورِ فَقَالَ: أَنْغَى أَبُا رَافِعٍ تَاجِرَ أَهْلِ الْجِجَائِ. غَانْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَقُلْتُ: النَّجَاءَ، فَقَدْ قَتَلَ اللَّهُ أَبَّا رَافِعٍ . فَانْتَهَيْتُ إِلَى أَشْتَكِهَا قَطْ ﴿ [رِاجع: ٣٠٢٢]

نہیں کرسکا۔وہ چیخا تو میں کمرے سے باہرنگل آیااور تھوڑی دیر تک باہر ہی مفہرار ہا۔ پھر دوبارہ اندر گیا اور میں نے آ واز بدل کر پوچھا، ابورافع! سے آ وازکیسی تھی؟ وہ بولاتر می ماں غارت ہو۔ابھی ابھی مجھ پرکسی نے تلوار سے حملہ کیا ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر (آ واز کی طرف بڑھ کر) میں نے تلوار کی ایک ضرب اور لگائی ۔ انہوں نے بیان کیا کداگر چدمیں اسے زخی تو بہت کر چکا تھالیکن وہ ابھی مرانہیں تھا۔اس لیے میں نے تلواراس کے پیٹ پرر کھ کر د ہائی جواس کی پیٹھ تک پہنچ گئی۔ مجھے اب یقین ہو گیا کہ میں اسے قبل كرچكابول - چنانچه ميس في درواز ايك ايك كر كي كو لخي شروع كے _ آخر من ايك زين پر پہنچا۔ من سيمجها كرزمن تك پہنچ دكا مول (ليكن البحي من بهنيانه تفا)اس ليے ميں نے اس پر يا وَل ركھ ديا اور ينج كر بڑا۔ جاندنی دات تھی اس طرح گر بڑنے سے میری پنڈلی ٹوٹ گئے۔ میں نے اسے عمامہ سے باندھ لیا اور آ کر دروازے پر بیٹھ گیا۔ میں منے بدارادہ كرليا تھا كەيبال سے اس دنت تكنبيں جاؤں گا جب تك بيرندمعلوم كرلوں كه آيا ميں اسے قل كر چكا مول يانبيں؟ جب مرغ نے آواز دى تو اسی وقت قلیدی فصیل برایک بکارنے والے نے کھڑے ہو کر بکارا کہ الل حجاز کے تاجر ابورافع کی موت کا اعلان کرتا ہوں۔ میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ چلنے کی جلدی کرو۔اللہ تعالیٰ نے ابورافع کوتل کرا النَّبِيُّ مَكْ أَمَّةُ فَعَالَ: ((ابْسُطُ رِجُلَكِ)). . ويا چنانچ من ني كريم مَا النَّبِيُّ كي خدمت من حاضر موااور آپواس كي فَبَسَطْتُ رِجْلِي، فَمَسَجَهَا، فَكَأَنَّهَا لَمْ الطلاع دَى - آنخفرت مَالِيُّكُمْ نَ فِرمايا: " إينا باوَل كِعيلات مِس نَ پاؤں پھیلایا تو آپ نے اس پراپنا دست مبارک پھیرا اور پاؤل اتنا اچھا موگیا جیسے بھی اس میں مجھ کو کوئی تکلیف موئی ہی نتھی۔

و (۴۰،۴۰) ہم سے احمد بن عثان نے بیان کیا، کہا ہم سے شریح بن مسلمدنے بیان کیا، ان سے ابراہیم بن یوسف نے بیان کیا، ان سے ان کے والد یوسف بن اسحاق نے ،ان سے ابواسحاق نے کہ میں نے براء بن عازب والفیز سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم مَثَالِیَّامُ نے عبداللہ بن علیک اور عِبدالله بن عتبه كو چند صحابه و الله كالله كالتحد الورافع (عرفل) كے ليے بھیجا۔ بدلوگ روانہ ہوئے۔ جب اس کے قلعہ کے نزد کی پنچے تو عبداللہ

و ٤٠٤ - حَدَّثَنَا أَخْمَدُ بْنُ عُثْمِانَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِثْرَيْحْ مُو ابْنُ مَسْلَمَةً قَالَ: جَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ ابْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ مِنْ عَبِيلٍ إِلَى أَبِي رَافِعِ عَبْدَاللَّهِ بِنَ عَبِيلٍ وَعَيْدَاللَّهِ بِنَ عُتْبَةً فِي نَاسٍ مَعَهُم،

بن عتیک والنی نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہتم لوگ یہیں ظہر جاؤ پہلے میں چاتا ہوں، دیکھوں صورت حال کیا ہے۔عبداللد بن عِلیک واللہ نے بیان کیا کہ (قلعہ کے قریب پہنچ کر) میں اندر جانے کے لیے تدابیر کرنے لگا۔ اتفاق سے قلعہ کا ایک گدھا گم تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ اس گدھے کو تلاش كرنے كے ليے قلعہ والے روشی لے كر باہر نكلے بيان كيا كہ ميں ڈرا كہ كہيں مجھكوئى بہيان ندلے-اس ليے ميں نے اپناسر ڈھك لياء جيے كوئى قضائے حاجت کررہا ہے۔اس کے بعد دربان نے آواز دی کہاس سے سلے کہ میں دروازہ بند کرلوں جے قلعہ کے اندر داخل ہونا ہے وہ جلدی آ جائے۔ میں نے (موقع غنیمت سمجھا اور) اندر داخل ہوگیا اور قلعہ کے دروازے کے پاس بی جہاں گدھے باندھے جاتے تھے وہیں چھپ گیا۔ قلعہ والوں نے ابورافع کے ساتھ کھانا کھایا اور پھراسے قصے سناتے رہے۔ آخر پچھرات گئے وہ سب قبلعہ کے اندر ہی اپنے اپنے گھروں میں واپس آ گئے۔اب سناٹا چھا چکا تھا اور کہیں کوئی حرکت نہیں ہوتی تھی تو ہیں اس طویلہ سے باہر نکاا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے پہلے ہی دیکھ لیا تھا کہ دربان نے منجی ایک طاق میں رکھی ہے۔ میں نے پہلے تنجی ایے بضر میں لے لی اور پھرسب سے پہلے قلعہ کا دروازہ کھولا۔ بیان کیا کہ میں نے بیسو بیا تھا کہ اگر قلعہ والوں کو میراعلم ہوگیا تو میں بڑی آ سانی کے ساتھ ہماگ سكول گا۔اس كے بعد بيں نے ان كے كروں كے درواز كے كھولنے شروع کیے اور انہیں اندرسے بند کرتا جاتا تھا۔اب میں زینوں سے ابور افع کے بالا - خانے تک پہنچ چکا تھا۔اس کے کمرہ میں اندھیرا تھا۔اس کا چراغ گل کردیا گیا تھا۔ میں پنہیں اندازہ کرپایا کہ ابورافع کہاں ہے۔اس لیے میں نے آواز دی ایا ابارافع! اس پروه بولا که کون ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ پھر آواز کی طرف میں بڑھا اور میں نے تلوارے اس پر حملہ کیا۔ وہ چلانے لگا کیکن بدواراو چھاپڑا تھا۔انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں اس کے قریب پہنیا كويا مين اس كى مددكوآيا مول مين في آواز بذل كريو جها: ابورافع كيا بات پیش آئی ہے؟ اس نے کہا تیری ماں غارت ہو، ابھی کوئی مخص میرے مرے میں آ گیا اور تلوار سے مجھ پر حملہ کیا ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ

فَانْطَلَقُوا حَتَّى دَّنُوا مِنَ الْحِصْنِ، فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَتِيْكِ: امْكُثُوا أَنْتُمْ حَتَّى أَنْطَلِقَ أَنَّا فَأَنْظُرَ. قَالَ: فَتَلَطَّفْتُ أَنْ أَذْجُلَ الْحِصْنَ، فَفَقَدُوا حِمَارًا لَهُمْ قَالَ: فَجَرَجُوا بِقَبَسِ يَطْلُبُوْنَهُ. قَالَ: خَشِيْتُ أَنْ أَعْرَفَ قَالَ: فَغَطَّيْتُ رَأْسِي كَأَنِّي أَقْضِي حَاجَةً، ثُمَّ نَادَى صَاحِبُ الْبَابِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ فَلْيَدْ خُولْ قَبْلَ أَنْ أَغْلِقَهُ. فَدَخَلْتُ ثُمَّ اخْتَبَأْتُ فِيْ مَرْبِطِ حِمَارٍ عِنْدَ بَابِ الْحِصْنِ، فَتَعَشُّوا عِنْدَ أَبِي رَافِع وَتَحَدَّثُوا حَتَّى ذَهَبَتْ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى بُيُوتِهِمْ، فَلَمَّا هَدَأْتِ الْأَصْوَاتُ وَلَا أَسْمَعُ حَرَكَةً خَرَجْتُ. قَالَ: وَرَأَيْتُ صَاحِبَ الْبَابِ خَيْتٌ وَضَعَ مِفْتَاحَ الْحِصْنِ، فِي كُوَّةٍ فَأَخَذْتُهُ فَفَتَحْتُ بِهِ بَابَ الْحِصْنِ. قَالَ: قُلْتُ: إِنْ نَذِرَ بِي الْقَوْمُ انْطَلَقْتُ عَلَى مَهَلٍ، ثُمَّ عَمَدْتُ إِلَى أَبْوَابِ بُيُوْتِهِمْ، فَغَلَّقْتُهَا عَلَيْهِمْ مِنْ ظَاهِرٍ، ثُمَّ صَعِدْتُ إِلَى أَبِي رَافِعٍ فِي سُلَّمٍ، فَإِذَا الْبَيْتُ مُظْلِمٌ قَدْ طَفِي سِرَّاجُهُ، فَلَمْ أَدْرِ أَيْنَ الرَّجُلُ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا رَافِعْ. قَالَ: مَنْ هَذَّا؟ قَالَ: فَعَمَدْتُ نَحْوَالصَّوْتِ فَأَضْرِبُهُ، وَصَاحَ فَلَمْ تُغْنِ شَيْئًا. قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ كَأَنِّي أُغِيْثُهُ فَقُلْتُ: مَا لَكَ آيَا أَبَا رَافِع وَغَيَّزُتُ صَوْتِي: فَقَالَ: أَلا أُعجِبُكُ ؟ لِأُمِّكَ الْوَيْلُ، ذَخُلَ عَلَيٌّ رُجُلٌ فَضَرَّبَنِي بِالسَّيْفِ. قَالَ: فَعَمَدُتُ لَهُ أَيْضًا فَأَضْرِبُهُ أُخْرَى فَلَمْ تُغْن شَيْئًا، فَصَاحَ وَقَاْمَ أَهْلُهُمْ -قَالُ اللَّهُمْ جِئْتُ

اس مرتبه پھر میں نے اس کی آواز کی طرف بوھ کردوبارہ حملہ کیا۔اس حملہ میں بھی وہ قتل نہ ہوسکا۔ پھروہ چلانے لگا اور اس کی بیوی بھی اٹھے گئ (اور چلانے لگی) انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں بظاہر مددگار بن کر پہنچا اور میں نے اپنی آ واز بدل لی۔اس وقت وہ چت لیٹا ہوا تھا۔ میں نے اپنی تلواراس كے پيٹ پرركھ كرزور سے اسے دبايا۔ آخر جب ميں نے ہدى او شے ك آ وازسن لي توميس و بال سے نكلاء بہت كھبرايا ہوا۔اب زينه پرآ چكا تھا۔ميں اترنا جا ہتا تھا کہ نیچ کر پڑا۔جس سے میرا پاؤں ٹوٹ گیا۔ میں نے اس پر یٹی باندھی اورلنگڑ اتے ہوئے اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا۔ میں نے ان ے کہا کہتم لوگ جاؤ اوررسول الله منالید الله منالید الله منالید الله منالید میں تو یہاں ے اس وقت تک نہیں ہوں گا جب تک اس کی موت کا اعلان نہ س لول۔ چنانچینے کے وقت موت کا اعلان کرنے والا (قلعہ کی نصیل پر) چڑھا اور اعلان کیا کہ ابورافع کی موت واقع ہوگئ ہے۔انہوں نے بیان کیا پھرمیں علنے کے لیے اٹھا، مجھ (کامیابی کی خوشی میں) کوئی تکلیف معلوم نہیں ہوتی تھی۔اس سے سیلے کہ میرے ساتھی حضورا کرم مثالیظ کی خدمت میں پنچیں، من في اين ساتعيول كوياليا أن مخضرت مَا يَيْنِمُ كُونُو تُخرى سَالَى -

وَغَيَّرْتُ صَوْبِيْ كَهَيْنَةِ الْمُغِيْثِ، وَإِذَا هُوَ مُسْتَلَقِ عَلَى ظَهْرِهِ، فَأَضَعُ السَّيْفَ فِي بَطْنِهِ ثُمَّ أَنْكَفِئُ عَلَيْهِ حَتَّى سَمِغْتُ صَوْتَ الْعَظْمِ، ثُمَّ خَرَجْتُ دَهِشًا حَتَّى أَتَيْتُ الْعَظْمِ، ثُمَّ أَرِيْدُ أَنْزِلُ، فَأَسْقُطُ مِنْهُ فَانْخَلَعَتْ السَّلَّمَ أُرِيْدُ أَنْزِلُ، فَأَسْقُطُ مِنْهُ فَانْخَلَعَتْ السَّلَّمَ أُرِيْدُ أَنْزِلُ، فَأَسْقُطُ مِنْهُ فَانْخَلَعَتْ السَّلَّمَ أُرِيْدُ أَنْزِلُ، فَأَسْقُطُ مِنْهُ فَانْخَلَعَتْ إِنْ فَعُصَّبْتُهَا، ثُمَّ أَتَيْتُ أَصْحَابِي اللَّهِ مَلِيْكُمَ فَلَتُ انْطَلِقُوا فَبَشُرُوا رَسُولَ اللَّهِ مَلِيْكُمَ فَلَمَّا كَانَ فِي وَجْهِ الصَّبْحِ صَعِدَ النَّاعِيَةَ ، فَلَمَّا كَانَ فِي وَجْهِ الصَّبْحِ صَعِدَ النَّاعِيةَ ، فَلَمَّا كَانَ فِي وَجْهِ الصَّبْحِ صَعِدَ النَّاعِيةَ فَقَالَ: أَنْعَى أَبًا رَافِع. قَالَ: فَقُمْتُ النَّاعِيةُ فَقَالَ: أَنْعَى أَبًا رَافِع. قَالَ: فَقُمْتُ النَّاعِيةُ فَقَالَ: قَلْمَتُ أَنْ فَقُدْرَكُتُ أَصْحَابِيْ قَبْلُ أَنْ فَقُمْتُ أَنْ فِي وَجْهِ الصَّبْحِ مَعِدَ النَّاعِيةُ فَقَالَ: أَنْعَى أَبُو رَكْتُ أَصْحَابِيْ قَبْلُ أَنْ فَلَمَا كُانَ فَقَمْتُ أَنْ فَلَانَ فَقُدُمْ أَنْ فَلَكَ إِلَى اللَّهِ مِنْ فَلَكُ اللَّهُ مَلْكُمْ أَنْهُ وَمُ اللَّهُ مَنْهُمُ اللَّهُ اللَّهُ مَلْكُمُ اللَّهُ اللَّهُ مَلْكُمُ اللَّهُ اللَّهُ مَلْكُولُكُمْ فَاللَّهُ اللَّهُ اللّهُ اللّهُ

بَابُ غَزُورَةِ أُحُدِ

چلانے کی عبداللہ بن ملیک دلائٹو کہتے ہیں کہ میں نے اس پر کلوارا ٹھائی لیکن فورا بھے کوفر مان نبوی منافق کا اور میں نے اسے نہیں مارا۔ آگے حضرت عبداللہ بن ملیک دلائٹو کی ہٹری سرک جانے کا ذکر ہے۔ اگلی روایت میں پنڈلی ٹوٹ جانے کا ذکر ہے۔ اور اس میں جوڑ کھل جانے کا ، دونوں با توں میں اختلاف نہیں ہے کیونکہ اختال ہے کہ پنڈلی کی ہٹری ٹوٹ گئی ہواور جوڑ بھی کمی جگہ سے کھل کمیا ہو۔

باب:غزوهٔ احد کابیان

وَقُولِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿ وَإِذْ عَدُوتَ مِنْ أَهْلِكَ اورسورهُ آل عمران من الله تعالى كافرمان "اوروه وقت ياد يجيح، جب آپ مِيْرَى الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ فَيَ اللَّهُ مِنْ كُواتِ كُمُرول كِ باس سے تكلي مسلمانوں كوارائى كے ليے مناسب عَلِيمٌ ﴾ [آكِ عِمران: ١٢١] وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِيْرُهُ : ﴿ مُعَانُونَ بِرِ لَهِ جَاتَ بِوَئِ ادرالله بِرُ استفوال بِهِ وَالابِ "إور ﴿ وَلَا تَهِنُواْ وَلَا تَحْزَلُواْ وَأَنْتُمُ الْأَعْلُونَ إِنْ _ الكَاسورت من الله عزوجل كافرمان" اور بهت نه بارواورغم ندكرو، سهي كُنتُمْ مُوْمِنِيْنَ 9 إِنْ يَمْسَسُكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَبِسَ عَالب رَبُوكِ إِرْتُمْ مؤمنِ بُوك الرَّتْهِيس كوبي زخم يَنْ جائ توان الْقُومَ قَرْحٌ مِنْكُمُ وَيَلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ لُوكُولِ كَبِي الله ي زَمْ يَنْ حِكا إدر بم ان دنول كي بير يعير تولوكول ك النَّاسِ وَلِيَعْكُمُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّحِدُ مِنكُمُ درميان كرت بى رجع بين ، تاكرالله ايمان لاف والول كوچان لياورتم شُهَدَآءَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُ الطَّالِمِينَ ٥ وَلِيمَحْصَ مِين سَ يَحِيثُ بِيرِبنائِ اورالله تعالى ظالمول كودوست نبيس ركفتا اورتا كمالله الله اللين آمنوا ويمعنى الكافرين ٥ أم ايمان والول كوميل كيل صاف كرد وأوركافرول كومناد _ كياتم حَسِنْتُم أَنْ تَذْخُلُوا الْجَنَّةُ وَلَيَّا يَغَلَم اللَّهُ. إِلَى كَمان مِن بوكه جنت مِن داخل بوجاؤك، حالانكه ابحى الله نع مين اللَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْ كُمْ وَيَعْلَمُ الصَّابِرِينَ ٥٠ صال لوكول ونبيل جانا جنهول نے جہادكيا اور نصر كرنے والول كوجاناتم وَلَقَدْ كُنتُمْ تَمَنُّونَ الْمُوتِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَلْقُوهُ توموت كي تمناكرر بي تصاب يهلي كماس كسامخ آ وسواس كو فَقَدُ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ﴾ [ال عمران يرابتم في خوب كلي الكيول سد كهان اورالله يعالى كافرمان اوريقينا وَعُدَهُ إِذْ تَحُسُونَهُمْ اللَّهُ مَا تَسْتَأْصِلُونَهُمْ قَتْلاً: رَجْ تَصْ يَهَالَ تَكَ كَرَجَبُمْ خُودِي مُزور يرا مِن الرام إلى مِن جَمَارِ فَ ﴿ إِإِذْنِهِ حَتَّى إِذَا قَشِلْتُمْ وَتَنَازَعُتُمْ فِي الْأَمْرِ ﴿ لَكَ بَمْ رسول كَ بارك يَس اورتم فَ نافر مانى كى بتداس كَ مَاللَّاتَ وَعَصَيْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا أَرَاكُمْ مَا تُعِيُّونَ مِنكُمْ وَكَاوِياتِها جَوَيُهُ كُمْ عَالِي تَصَاوِر مَنْ يُويْدُ الدُّنيَا وَمِنكُمْ مَنْ يُويِدُ الآخِرَةُ ثُمَّ لِعَلَى مِن إلى سَعَ جوآخرت عابَ شَع مِ الله في ا صُّرَفِكُمْ عَنْهُمْ لِيَنْتِلِيكُمْ وَلَقَدُ عَفَا عَنْكُمْ . يجيروياتا كتبارى بورى زمائش كرياورالله في معدوراً ركاورالله وَاللَّهُ ذُوهُ لَصْل عَلَى الْمُؤْمِنينَ ﴾ ﴿ وَلَا تَحْسَبَنَّ ﴿ آيمان لائے والوں كِينَ مِن يَوْافْض والا بَ '' (اور آيت)'' اور جَو الَّذِينَ قُعِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمُواتًا ﴾. الآبَة ﴿ لُوك الله كاراة مِنْ مارے كُنَّ مِن أَبِين مِرَكز مرده مت خيال كرو؟ آخِر

تَشْعُونِي: اللَّهُ مِنْ مَلَكُ اللَّهُ مَلَ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنَا اللَّهُ مِنْ أَلَّ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّلَّ مِنْ اللَّهُ مِن

كريم منافيظ كالشكرايك بزارمردول يرمشمل تفاجس ميس سے تين سومنافق واپس لوث محك تھے۔مشركين كالشكر تين بزار تعاربول الله منافيظ في پچاپ سپاہیوں کا ایک دستہ حصرت عبداللہ بن جبیر دلائیں کی ہتحق میں احد کی ایک گھاٹی کی حفاظت پرمقرر فریایا ٹھا اور تا کید کی تھی کہ ہماراحکم آئے بغیر مرکز بیگھاٹی نہ چوڑیں۔ ماری جیت ہویا ہارتم لوگ يہيں جے رہو۔ جبشروع ميں مسلمانوں کو فتح ہونے لکی تو ان تشکر يوں ميں سے اکثر نے فتح ہو جانے کے خیال ہے درہ خالی چھوڑ دیا جس ہے مشرکین نے بلیث کرمسلمانوں کی پشت سے ان پرحملہ کیااورمسلمانوں کو وہ نقصان عظیم پہنچا جوتار یخ میں مشہور ہے۔ احادیث ذیل میں جنگ احد ہے معلق کو اکف بیان کے محتے ہیں۔ حافظ صاحب فرماتے ہیں:

"وقال العلماء وكان في قصة احد وما اصيب به المسلمون فيها من الفوائد والحكم الربانية اشياء عظيمة منها تُعَرَيفُ المسلمين سوء عَاقبة المعصية وَشُوم ارتكاب النهي لما وَقع من تَرك الزَّمَاة مُوقِفَهم الذي امرَّهم الرسول ان لا يبرحوا منة ومنها ان عادة الرسول أن تبتلي وتكون لها العاقبة كما تقدم في قصة هرقل أمع ابي سفيان والحكمة في ذلك انهم إلى انتصروًا قائمًا دخل في المؤمنين من ليس منهم ولم يتميز الصادق من غيره ولودانكسروا دائمًا لم يحصل المقصود من البعثة فاقتضيت الحكمة الجمع بين الامرين لتمييز الصادق من الكاذب وذلك ان نقاق المنافقين كان مخفيا غن المسلمين فلما جرت هذه القصة وإظهر اهل النفاق ما اظهروه من الفعل والقول نجاد التلويج تُصِريحا وعرف المسلمون ان لهم عدواً في دورهم فاستعدوا لهم وتحرزوا منهم الخ-" (فتح البازي جلد إ صفحه ٤٤٠)

لعنى على في بها ب كداعد ك واقعد من بهت ف فواكداور بهت ي عسيل بين جواجميت ك لحاظ بيدى عظمت ركمتي بين ان مين اليابيد كەسلىآنوں كومعصيت اورمنهيات كارتكاب كانتيجە بدېتلا دياجائ تاكه آينده ده ايباندكرين - پچه تيرانداز دل كورسول الله ماينيو نے ايك كھائى پر مقرر فرماً كرسخت تأكيد فرمائي تقى كديماري جيت بويا بإرجماراً علم آستے بغيرتم اس تھائي سے مت بنا بھرائم ہوں نے نافر مانی كی اور مسلمانوں كی اول مرحله پر فتح د کھے کروہ اموال غنیمت لوٹے کے خیال سے کھاٹی کو چھوڑ کرمیدان میں آھئے۔اس نافر مانی کا جوٹمیاز ہ سارے مسلمانوں کو بھکتنا پڑاوہ معلوم ہے اللہ نے بال دیا کہ نافر مانی اور معصیت کے ارتکاب کا بھیج ایسا ہی ہوتا ہے اور ان حکمتوں میں سے ایک حکمت بیجی ہے کہ الله کی طرف سے مقرر ہے کہ وسولوں کوآ زنایاجا تا ہے اور آ خرا مجلی ان بی کی فتح ہوتی ہے جیسا کہ ہرقل اور ابوسفیان کے قصد مین گزر چکا ہے۔ اگر ہیشے رسولوں کے لئے مدو ہی ہوتی رہے تو مؤمنوں میں غیرمؤمن بھی داخل ہو سکتے ہیں اور صادق اور کا ذب لوگوں میں تمیز اٹھ کے ہے اور اگر وہ ہمیشہ ہارتے ہی رہیں تو بعث کا مقصود فوت ہوجاتا ہے کہل حکمت الی کا نقاضاً فتح و بھلت ہر وو کے درمیان ہوا تا کہ صادق اور کاؤب میں فرق ہوتا رہے ۔ منافقین کا نفاق پہلے مسلمانوں رمخی تفارایں امتحان نے ان کوظا ہر کر دیا اور انہوں نے اپنے قول دھل سے تھلے طور پر آپنے نفاق کو ظاہر کر دیا۔ تب مسلمانوں پر ظاہر ہو گیا کہ ران کے گھروں ہی میں ان کے وشن چھے ہوئے بین جن سے پر بیز کرنالازم ہے۔ آج کل بھی ایسے نام نہا دمسیلمان موجود ہیں جونماز وروز و کرتے ہیں مروت آنے پراسلام اورمسلمانوں کے ساتھ غداری کرتے رہتے ہیں۔ایے لوگوں سے ہروت چو کنار ہنا ضروری ہے۔ نفاق بہت ہی برامرض ہے جس كى ندمت قرآن مجيدين كئ جكه برون وردارلفظول ميں ہوئى ہاوران كے لئے دوزخ كاسب سے ينچے والاحصه "ويل" سزاكے لئے جويز مهونا بتلايا بيد برسلمان كويانيون وقت بيدعا برص حاجية اللهم أعُونُه بِكَ مِنَ النَّفَاقِ، وَالشُّفَاقِ وَسُوءُ الأخْلَاقِ يَالسُّا اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ ے اورآ لی کی چھوٹ سے اور پر ے اخلاق سے تری بناہ جا ہا ہوں۔ آمین باری العالمین۔

١٤٠٤ - جَدَّثَنَا إِنْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى وَقَالَ: أَخْبَرَ فَإِلَى السِّيم) بم سابراهيم بن موى في بيان كيا بيم وعبدالوماب فخبردى و عَبْدُ إِنْوَهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدً، عَنْ إنهول في كهابم سے فالدنے بيان كيا، إن سے عرمدنے ميان كيا اوران عِخْرِمَةً ، عَنْ ابْن عَبَّاس قَالَ: قَالَ النَّبِي مِكْ مَلْ النَّبِي مِنْ الله بن عباس ولي الله الله عن المد أَيْوَمَ أُجُدِدَ ((هَذَا جِبُرِيْلُ آجِدُ بِرَأْسِ فَرَسِهِ كِمُوقِع رِفِرِايا" بيجريكل عَالِيلا بين، بتهار بند الن محور على لكام

فاع بوئ

خردی، کہا ہم سے محمد بن عبدالرجیم نے بیان کیا، کہا ہم کوزکر یا بن عدی نے خبر دی، انہیں جوہ نے ، انہیں برید بن حبر دی، انہیں ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر والنون نے بیان کیا کہ رسول اللہ منافی ہے آ تھ سال بعد یعنی آتھویں برس میں غزوہ احد کیا کہ رسول اللہ منافی ہے آتھ سال بعد یعنی آتھویں برس میں غزوہ احد کے شہداء پر نماز جنازہ اواکی، جیسے آپ زندوں اور مردوں سب سے رخصت ہوں ہوں ۔ اس کے بعد آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا :

دنمیں تم سے آگے آگے ہوں، میں تم پر گواہ رہوں گا اور مجھ سے (قیامت کے دن) تنہاری ملا قات حوض (کوش) پر ہوگی ۔ اس وقت بھی میں اپنی اس کے دن) تنہاری ملا قات حوض (کوش) پر ہوگی ۔ اس وقت بھی میں اپنی اس کوئی خطرہ نہیں ہے کہ تم شرک کروگے، ہاں میں تنہار سے بار سے میں دنیا کوئی خطرہ نہیں ہے کہ تم شرک کروگے، ہاں میں تنہار سے بار سے میں دنیا سے ڈرتا ہوں کہ تم کہیں و نیا کے لیے آپ بس میں مقابلہ نہ کرنے لگو۔ ' عقبہ بن عامر دولائن کے بیان کیا کہ میر سے لیے رسول اللہ منافی کے گا یہ آخری

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ مَكُلُّكُمُ اللَّهِ مَكُلُّكُمُ الراجع: ١٣٤٤] ديدارتهاجو جھ كونصيب ہوا۔
مشويع: احدى لاائى سوشوال كے مبيغ ميں ہوئي اور ااھ ماہ رہ الاول ميں آپ كى وفات ہوئى۔ اس لئے راوى كايہ كہنا كہ آئھ يرس بعد صحيح نہيں ہو سكا مطلب ہے ہے كہ آ شويں برس جيسا كہ ہم نے ترجہ ميں فلا ہر كرويا ہے زندوں كارخصت كرنا تو فلا ہر ہے كونكہ يہ واقعہ آپ كے حيات طيب كے آخرى سال كا ہے اور مردوں كا وواع اس كامعنى يوں كررہے ہيں كہ اب بدن كے ساتھ ان كی زیارت نہ ہو سكے گی۔ جيسے دنيا ميں ہواكرتی تھی جافظ صاحب نے كہا گونی كريم مظافيظ وفات كے بعد بھی زندہ ہيں كي وہ اخروى زندگی ہے جو دنياوى زندگی سے مشابہت نہيں رکھتی روايت ميں حوض كوثر پر مارف منافيظ كا كون كرہے۔ وہاں ہم سب مسلمان آپ سے شرف ملاقات حاصل كريں گے۔ مسلمانو الكوشش كروكہ تيا مت كون ہم اپنے والوں سونے مثال من وحدیث پھيلا ؤ۔ جولوگ حدیث تریف اور صدیث والوں سے بیغم مثالی اللہ عمر مندہ وہ موس كوثر پر رسول كريم مثاليظ كي كي ما تات حاصل كريں گے۔ اللہ تعالی ہم سب کوش کوثر پر ہمارے رسول مثالیظ كی ما قات میں درکھتے ہيں نہ معلوم وہ حوض كوثر پر رسول كريم مثاليظ كي كي ما مند کھلائيں گی ۔ اللہ تعالی ہم سب کوش كوثر پر ہمارے رسول مثالیظ كی ما قات میں دھون كوثر پر مول کریم مثالیظ كی کی ما مند کھلائيں گے۔ اللہ تعالی ہم سب کوش كوثر پر ہمارے رسول کریم مثالی ہم سب کوش كوش كوثر پر ہمارے رسول مثالیظ كی کہ من کی دو جمہ کی الم تات

(۲۰۲۳) ہم سے عبیداللہ بن مولی نے بیان کیا، ان سے اسرائیل نے
بیان کیا، ان سے ابن اسحاق (عمر و بن عبیداللہ سبعی) نے اور ان سے
براء دلائٹو نے بیان کیا کہ جنگ احد کے موقع پر جب مشرکین سے مقابلہ
کے لیے ہم پنچے تو آنخضرت مُلْ اللّٰهِ اُلْ نے تیرانداز وں کا ایک وستہ عبداللہ بن
جبیر دلائٹو کی ماختی میں (پہاڑ پر) مقرر فر مایا تھا اور انہیں یہ تھم دیا تھا کہ ''تم
الیے جگہ سے نہ ہنا، اس وقت ہمی جبتم لوگ و کیلا کہ ہم ان پر غالب آ

عَلَيْهِ أَذَاةُ الْحَرْبِ)>. [راجع: ٣٩٩٥]

١٤٠٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا (نَكِرِيًا بْنُ عَدِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ حَيْوَةً، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي الْمُبَارَكِ، عَنْ خُفْبَةً بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: مَعْنَ عُفْبَةً بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ مَلْكُمَّ مُنْ عُفْبَةً بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ مَلْكُمَّ مَنْ عُفْبَةً بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ مَلْكُمَّ مَنْ عُفْبَةً بْنِ قَتْلَى أُحُدِ بَعْدَ ثَمَانِي سِنِينَ، كَالْمُودُعِ فَتَلَى أُحُدِ بَعْدَ ثَمَانِي سِنِينَ، كَالْمُودُعِ لِلْأَخْيَاءِ وَالأَمْوَاتِ، ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: (لِإِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَرَطْ، وَأَنَّى عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ، وَإِنِّي لَلْسُتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ، وَإِنِّي لَسُتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنُ لَيْ لَسُتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ اللَّذِيكُ أَنْ تَشْرِكُوا، وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ اللَّذِيكُ أَنْ تَشْرِكُوا، وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ اللَّذِيكَ أَنْ تَشْرِكُوا، وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ اللَّذِيكَ أَنْ تَشْرَونُوا اللَّهِ مَلْكُمْ أَنْ اللَّهُ اللَّذِيكَ أَنْ اللَّهُ اللَّذِيكَ أَنْ اللَّهُ اللَّذِيكَ أَنْ اللَّهُ اللَّذِي اللَّهُ الل

نَّهِيبِ فَرَائِ رَأْمِنَ اللَّهِ بْنُ مُوْسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاق، عَنِ الْبَرَاءِ إِسْرَائِيلَ، عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ: لَقِينَا الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَئِذِ، فَأَجْلَسَ قَالَ: لَقِينَا الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَئِذٍ، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ النَّبِيُّ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللَّهِ وَقَالَ: ((لَا تَبْرَجُوا، إِنْ رَأَيْتُمُونُهُمْ عَبْدَ اللَّهِ وَقَالَ: ((لَا تَبْرَجُوا، إِنْ رَأَيْتُمُونُهُمْ عَبْدَ اللَّهِ وَقَالَ: (لَا تَبْرَجُوا وَإِنْ رَأَيْتُمُونُهُمْ عَلَمْ تَبْرَجُوا وَإِنْ رَأَيْتُمُونُهُمْ

مے پھر بھی یہاں سے نہ ہٹنا اور اس وقت بھی جب تک د مکھ لو کہ وہ ہم پر غالب آ گئے ، تو تم لوگ جاری مدد کے لیے نہ آنا۔'' پھر جب ہادی الم جمیر کفارے ہوئی تو ان میں بھگدڑ کچ گئے۔ میں نے دیکھا کہان کی عورتیں بہاڑیوں پر بردی تیزی کے ساتھ بھا گی جا رہی تھیں، پٹرلیوں سے اویر كير الحائة وي ،جس سان كي بازيب دكمانى و عدي تها عبدالله بن جبیر طالفی کے (تیرانداز) ساتھی کہنے لگے کے نیمت غنیمت۔ اس پرعبداللد والفيئ نے ان سے كہا كه مجھے نى كريم مالينيم نے تاكيدى تقى كرايى جكه سے نه بنا (اس لية تم لوگ مال غنيمت لوفي نه جا وكيكن ان کے ساتھیوں نے ان کا حکم مانے سے انکار کردیا۔ان کی اس حکم عدولی کے نتیج میں مسلمانو کو ہار ہوئی اورسترمسلمان شہید ہو گئے۔اس کے بعد ابو سفیان نے پہاڑی پر سے آواز دی، کیا تمہارے ساتھ محمد (مَا اَیْنِیْم) موجود بين؟ حضور مَاليَّيْمُ ن فرمايا: و كوئى جواب ندد ، عرانهول ن يوجها كمتمهار عساتها بن الى قافىموجود بي ؟حضور مَا النَّيْمُ في اس عجواب میں بھی ممانعت فرمادی ۔ انہوں نے بوچھا، کیا تمہارے ساتھ ابن خطاب موجود ہیں؟ اس کے بعدوہ کہنے لگے کہ بیسب قتل کردیئے گئے۔اگرزندہ موتة توجواب دية _اس يرعمر والله بإقابو موسكة اور فرمايا: الله كريمن توجھوٹا ہے۔خدانے ابھی انہیں مجہیں ذلیل کرنے کے لیے باتی رکھا ہے۔ ابوسفیان نے کہا جبل (ایک بت) بلندر سے حضور منافی کم ایم ایک اس كا جواب دو ـ " صحابه ولالفيُّ ن عرض كيا كم مم كيا جواب دي ؟ آ ب ن فرمایا: دو کہو، الله سب سے بلند ہے اور بزرگ و برتر ہے۔ ' ابوسفیان نے کہا ہمارے پاس عزی (بت) ہاور تمہارے پاس کوئی عزی نہیں ۔آپ نے فرمایا: "اس کا جواب دو۔ "صحابہ فٹاکٹٹٹ نے عرض کیا: کیا جواب دیں؟ آب نے فرمایا : " کہواللہ ہمارا حامی اور مددگار ہے اور تمہارا کوئی جامی نہیں ''ابوسفیان نے کہا، آج کا دن بدر کے دن کا بدلہ ہاورلاائی کی مثال ڈول کی ہوتی ہے۔ (مجھی ہمارے ہاتھ میں اور مھی تمہارے ہاتھ میں) تم آئیے مقولین میں کچھلاشوں کا شلہ کیا ہوا یا دُھے، میں نے اس کا - تحكم نبيل ديا تعاليكن مجھے برانبيس معلوم موا

ظَهَرُوا عَلَيْنَا فَلَا تُعِينُونَا)). فَلَمَّا لَقِينَا هَرَبُوا حَتَّى رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ فِي الْجَبَلِ، رَفَعْنَ عَنْ سُوْقِهِنَّ قَدْ بَدْتْ خَلَاخِلُهُنَّ، فَأَخَذُوا يَقُولُونَ: الْغَنِيْمَةَ الْغَنِيْمَةَ . فَقَالَ عَبْدُاللَّهِ: عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ مَا لَكُمَّ أَنْ لَا تَبْرَحُوا. فَأَبُوا، فَلَمَّا أَبُوا صُرِفَ وُجُوْهُهُمْ، فَأُصِيْبَ سَبْعِيْنَ قَتِيْلًا، وَأَشْرَفَ أَبُوْ شُفْيَانَ فَقَالَ: أَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: ((لَا تُجِيبُوهُ)). فَقَالَ: أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ أَبِيْ قُحَافَةً؟ قَالَ: ((لَا تُجِيبُوهُ)). فَقَالَ: أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ؟ فَقَالَ: إِنَّ هَؤُلَاءِ قُتِلُوا، فَلَوْ كَانُوْا أَحْيَاءً لَأَجَابُوا فَلَمْ يَمْلِكْ عُمَرُ نَفْسَهُ فَقَالَ: كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللَّهِ! أَبْقَى اللَّهُ لَكَ مَا يُخْزِيْكَ. قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ: أَعْلُ هُبَلْ. فَقَالَ النَّبِيُّ مُلْكُمُّ: ((أَجِيْبُوهُ)). قَالُوا: مَا نَقُولُ؟ قَالَ: ﴿ (قُولُوا اللَّهُ أَعْلَى وَأَجَلُّ)). قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ: لَنَا الْعُزَّى وَلَا عُزَّى لَكُمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ مُلْكُمُّ: ((أَجِيبُوهُ)). قَالُوا: مَا نَقُولُ؟ قَالَّ: ((قُوْلُوا اللَّهُ مَوْلَانًا وَلَا مَوْلَى لَكُمْ)). قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ: يَوْمٌ بِيَوْمٍ بَدْرٍ، وَالْحَرْبُ سِجَالٌ، وَتَجِدُونَ مُثْلَةً لَمْ آمُرْ وَلَمْ

تَسُوْنِيْ. [راجع: ٣٠٣٩]

تشويع: بعد من حفرت ابوسفيان والطبئين حارث بن عبد المطلب مسلمان موسئة تضاورًا بي أس زير كي يرنادم تنه مجر اسلام يهل سر كنامون كا

کفارہ بن جاتا ہے۔

٤٠٤٤ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بِنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرُو، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

اصْطَبَحَ الْخَمْرَ يَوْمَ أُحُدٍ نَاسٌ ثُمَّ قُتِلُوا شُهَدَاءً. [راجع: ٢٨١٥]

تشويج: بعديس شراب برام موكى ، چركى محى محالى في شراب كومنيس لكايا بلك شراب كريرتول كويمي تور دالا تقايد

٤٠٤٥ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ ، قَالَ: جَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ ، أَخِبَرَنَا شُعْبَةً ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ أَبِيْهِ، إِبْرَاهِيمَ: أَنَّ عَبْدَالرَّحْمَن بْنَ عَوْفٍ،

أَتِيَ بِطُعَامٍ، وَكَانَ صَائِمًا فَقَالَ: قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُجِيْرٍ، وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي، كُفَّنَ

إِنِي بُرْدَةِ، إِنْ غُطِّي رَأْسُنَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ، وَإِنْ غُطِّيَ رِجْلاً م بَدًا رَأْسُهُ. وَأُرَّاهُ قَالَ:

وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْلٌ مِنْيُ ، ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ ، أَوْ قَالَ: أَعْطِينًا مِنَ

الدُّنْيَا مَا أَعْطِيْنَا، وَقَدْ خَشِيْنَا أَنْ تَكُونَ

حَسَنَاتُنَا عُجُّلَتْ لَنَا. ثُمَّ جَعَلَ يُبْكِي حَتَّى

أَتُوكَ الطُّعَامَ. [راجع: ١٧٧٤] - ي

بوا- مدافسول كرشراسلام احديس شهيد بوكيا- (داند)

٤٠٤٦ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بِنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانَ، عَنْ عَمْرُو، سَبِعٌ جَابِرَ بْنَ

عَبْدِاللَّهِ ۚ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِي عَلَيْهُ يَوْمٌ أُحُدِ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَيْنَ أَنَا؟ قَالَ: ((فِي

الْجَنَّةِ)) ۚ فَأَلْقَى تُمَرَّاتِ ۚ فِي يُدِّوِي ثُمَّ قَاتَلَۥ

(۲۰۲۳) مجھ سے عبداللہ بن محمد نے خردی، کہاہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے عمرونے اوران سے جابر دالفت نے بیان کیا کہ حض صحابہ وی النہ نے غزده احدي من كوشراب يي (جوابهي حرام نبيس موني تقي) اور پيرشهادت كي موت نفيب ہو گی۔

(۲۰۲۵) ہم سے عبدان نے بیان کیا، کہا ہم سے عبداللہ نے بیان کیا، کہا ہم کوشعبہ نے خردی، انہیں سعد بن ابراہیم نے، ان سے ان کے والد ابراميم نے كـ (ان كے والد) عبدالرحن بن عوف والله كے پاس كها الايا

كيا-ان كاروزه تفا-انهول نے كما: مصعب بن عمير دائلن (احدى جنگ میں) شہید کردیئے گئے ،وہ جھے نے افضل اور بہتر تھے لیکن انہیں جس جا در

كاكفن ديا ميا (وه اتن چيو أي تقي كه) اگر اس سے ان كاسر چيايا جاتا تو باؤل كل جاتااوراكر ياؤل جهاياجاتاتوسركل جاتاتها ميراخيال ي

انہوں نے کہا اور حز و دفائلہ مھی (اس جنگ مین) شہید کیے گئے۔وہ محص

ے بہتر اور افضل تھے پھر جیسا کہتم دیکھ رہے ہو، ہمارے لیے و نیا میں كشادكى دى كئى، يا انبول نے بيكها كه پرجيسا كرتم ديكھتے موجمهيں دنيادى

گئى بميں تواس كا در ہے كہيں يمي ماري نيكيوں كابدلدنہ موجواى دنيا

مس بمیں دیا جارہا ہے۔ اس کے بعد آپ اتارو سے کے کھانا نے کھا سکے۔

تشويج: عبدالحن بن وف بالفياعش وبشروين سے تے مرجى انہوں نے حضرت مصعب بن عمير الفيد كوكمرنسى كے لئے اپنے سے بہتر متایا۔

مععب بن عمير الكافية ووقريش توجوان سے جو جرت سے بہلے ہی مدیند میں بطور ملغ كاكام كررہے تھے۔ جن كى كوششوں سے مدیند میں اسلام كوفروغ

(۲۹ ۲۲) ہم سے عبداللہ بن محرصندی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینے بیان کیا،ان سے عمرو بن دینارنے ،انہوں نے جابر بن عبداللہ

انصاری والن سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ایک سحانی نے نی حَرْيَمُ مَا اللهِ اللهِ عَنْ وهُ احد كموقع ير يوجها: يارسول الله! اكر مين قل

كردياً كيا تو كمال جاؤل كا احضوراكرم مَا يَعْيَمُ فِي مَا يَا " جنت مِل "

حَتَّى قُتِلَ. [مسلم: ٤٩١٣ نسائي: ٢١٥٤ سائي المهول ن مجور بينك دي جوان كي باته مين هي اورار في لكي يهال تك

اورکوئی چیزان کے پاس نہیں تھی۔ (اور وہی ان کا کفن بن) جب ہم اس

ےان کاسر چھیاتے تو یا وں کھل جاتے اور پاؤں چھیاتے تو سر کھل جاتا۔

نى اكرم مَا النَّيْزَ نِهِ فرمايا "مرج درسم جهادواور باؤل پراذخر كماس دال

دو' يا حضور نے بيدالفاظ فرمائ شے كه أَلقُوا عَلَى رِجْلِهِ مِنَ

الإذْخِرِ بَجَاكَ إِجْعَلُوا عَلَى رِجْلِهِ الإِذْخِرِ كـ ايربم من

بعض وہ تھےجنہیں ان کے اس عمل کا بدلہ (ای دنیامیں) مل رہاہے اور وہ

، ١٠ . كشهد مو محتا-

نے بیان کیا،ان سے اعمش نے بیان کیا،ان سے شقیق بن مسلمدنے اور

ان سے خباب بن ارت را اللہ اللہ علی کیا کہ ہم نے رسول الله ما اللہ ما اللہ علی اللہ ما اللہ ما اللہ ما اللہ ما اتھ جرت کی می مارامتصد صرف الله کی رضائقی۔اس کا تواب الله کے

ذے قالے پھر ہم میں سے بعض لوگ تو وہ تھے جو گزر کے اور کوئی اجرانہوں

نے اس دنیا میں نہیں دیکھا، انہیں میں سےمصعب بن عمیر دالتہ مجمی تھے۔ احد کی از ائی میں انہوں نے شہادت یا لی تھی۔ ایک دھاری دار جا در کے سوا

اس سے فائدہ اٹھارتے ہیں۔ (٢٠٢٨) م سے حسان بن حسان نے بیان کیا، کہا ہم سے محد بن طلحہ نے

بان کیا، کہا ہم سے مید طویل نے بال کیا اور ان سے انس مالفہ نے کہان کے چا (انس بن نظر)بدر کی اوائی میں شریک نہ ہو سکے تھے، پھر انہوں نے کہا کہ میں نی کریم ملاقیم کے ساتھ پہلی ہی اوائی میں غیر حاضر رہا۔اگر نی مالین کے ساتھ اللہ تعالی نے مجھے کی اوراؤائی میں شرکت کاموقع دیا تو الله ديكيے كاكه ميں كتنى بے جگرى سے ازتا موں - پھر غزوة احد كے موقع بر

مسلمانوں کی جاعت میں افراتفری پیدا ہوگئی تو انہوں نے کہا: اے اللہ! ملااوں نے آج جو کچھ کیا میں تیرے حضور میں اس کے لیے معدرت

خواہ ہوں اورمشرکین نے جو کچھ کیا میں تیرے حضور میں اس سے ابنی بیزاری ظاہر کرتا ہوں۔ گھر دہ اپی تکوار کے کرآ مے پوھے رائے

مس سعد بن معاذ والمنظر سے ما قات مولی تو انہوں نے ابن سے کہا: سعد!

اللَّهُ مَعَ النَّبِيُّ كُلِّكُمُ لَيَرَيَّنَّ اللَّهُ مَا أُجِدُّ . فَلَقِيَ يَوْمَ أَحُدِ، فَهُزِمَ إِلنَّاسُ فَقَالَ: اللَّهُمَّ

إِنِّي أَغِتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ ـيَغِنِي

الْمُشْرِكُوْنَ. فَتَقَدَّمَ بِسَيْفِهِ فَلَقِيَ سَعْدَ بْنَ

مُعَاذَ فَقَالَ: أَيْنَ يَا سَعْدُ؟ إِنِّي أَجِدُ رِيْحَ

٤٠٤٧ عَدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ﴿ ٢٥ ٢٩) بم صاحد بن يوس في بيان كيا، كما بم صادبير بن معاويد زُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيْقٍ،

> عَنْ خَبَّابِ قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ أَبْتَغِي وَجْهُ اللَّهِ، فَوَجَبَ أَجْرُنَا

عَلَى اللَّهِ، وَمِنَّا مَنْ مَضَّى أَوْ ذَهَبَ لَمْ -

يَأْكُلُ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، كَانَ مِنْهُم مُضْعَبُ ابْنُ عُمَّيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحْدٍ، لَمْ يَتْرُكُ إِلَّا

نَمِرَةً، كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ

رِجْلِاهُ، وَإِذَا غُطِّيَ بِهَا رِجْلَاهُ خَرَجَ

رَأْسُهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ خُلِكُمُ : ((غَطُوا بِهَا

رَأْسَهُ، وَاجْعَلُوا عَلَى رِجُلِهِ الْإِذْ حِرَدًا وَ قَالَ:

أَلْقُوا عَلَى رِجُلِهِ مِنَ الْإِذْجِرِ)). وَمِنَّا مَنْ قَدْ

أَيْنَعَتْ لَهُ ثُمَرَتُهُ فَهُلَ يَهْدِبُهَا. [راجع: ١٢٧٠]

٤٨ • ٤ ـ أَخْبَرَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بِنْ طَلْحَةً ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمِّيدٌ ، عَنْ

أَنْسٍ: أَنَّ عَمَّهُ غَابَ عَنْ بَدْرٍ فَقَالَ: غِبْتُ

عَنْ أُوَّلِ قِتَالِ النَّبِيِّ مُلْكُلًّا، لَئِنْ أَشْهَدَنِي

الْمُسْلِمِينَ۔ وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ

الْجَنَّةِ دُوْنَ أُحُدٍ. فَمَضَى فَقُتِلَ، فَمَا عُرِفَ

کہاں جارہے ہو؟ میں تو احد پہاڑی کے دامن میں جنت کی خوشبوسونگھ رہا ہوں۔ اس کے بعد وہ آ گے بڑھے اور شہید کردیئے گئے۔ ان کی لاش پیچانی نہیں جارہی تھی۔ آخر ان کی بہن نے ایک تل یا ان کی انگلیوں کے پیچانی نہیں جان کی لاش کو پیچانا۔ ان کواسی (۸۰)سے زائد زخم بھالے ، تلوار اور تیروں کے لگے تھے۔

حَتَّى عَرَفَتُهُ أُخْتُهُ بِشَامَةٍ أَوْ بِبَنَانِهِ، فِيْهِ بِضْعٌ وَثَمَانُوْنَ مِنْ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ وَرَمْيَةٍ بِسَيْهُمِ [راجع: ٢٨٠٥]

اس حدیث کے ذیل حضرت مولا نا وحید الزمال مجینات کی ایک اور تقریر درج کی جاتی ہے جو توجہ سے پڑھنے کے لاکن ہے فرماتے ہیں:
مسلمانو اجمارے باپ دادانے ایس ایس بہادریاں کر کے خون بہا کر اسلام کو دنیا میں پھیلایا تھا اور اتنا بڑا وسیع ملک عاصل کیا تھا جس کی عدمغرب میں
مسلمانو اجمار سیعنی ہسیانیہ تک اور مشرق میں چین برہا تک اور شال میں روس تک اور جنوب میں ولایات روم وایران وتو زان و ہندوستان وعرب وشام
ومصروا فریقته ان کے زیم میس میں میں جاری عیاشی اور بے دیٹی نے اب بینوبت پہنچائی ہے کہ حاص عرب کے سواحل اور بلاد بھی کافروں کے قبضے میں
امر میں اب جنتا کر وہ میں اب جنتا کر ہماری عیالے اس کو بنالوخواب غفلت سے بیدار بوتو قرآن وحدیث کو مضبوط تھا مو۔ و ما علینا الا
البلاغ۔ (وحدیدی)

(۴۰ ۲۹) ہم سے موی بن اساعیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، انہیں خارجہ ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، انہیں خارجہ بن زید بن ثابت رڈائٹی سے ساءوہ بیان کرتے تھے کہ جب ہم قرآن مجید کو لکھنے لگے تو مجھے سورہ احزاب کی بیان کرتے سے کہ جب ہم قرآن مجید کو لکھنے لگے تو مجھے سورہ احزاب کی ایک آیت (اکھی ہوئی) نہیں ملی ۔ میں نے رسول اللہ مَائٹی کے اس کی تلاش کی تو وہ آیت تلاوت کرتے بار ہاسا تھا۔ پھر جب ہم نے اس کی تلاش کی تو وہ آیت

2.٤٩ - تَحَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَاب، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَاب، قَالَ: أُخْبَرَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَقُولُ: فَقَدْتُ ثَابِتٍ يَقُولُ: فَقَدْتُ آلَهُ مِنَ الأَخْزَاب حِيْنَ تَسَخْنَا الْمُصْحَفَ وَنُولَ اللَّهِ مَلْكَامًا اللَّهُ مَلْكُولًا اللَّهِ مَلْكُولًا اللَّهُ مَلْكُولًا اللَّهُ مَلْكُولًا اللَّهِ مَلْكُولًا اللَّهُ مِلْكُولًا اللَّهُ مَلْكُولًا اللَّهُ مَلْكُولًا اللَّهُ مَلْكُولًا اللَّهُ مِلْكُولًا اللَّهُ مِلْكُولًا اللَّهِ مَلْكُولًا اللَّهُ مَلْكُولًا اللَّهُ مِلْكُولًا اللَّهُ مَلْكُولًا اللَّهُ مِلْكُولًا اللَّهُ مَلْكُولًا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَلْكُولًا اللَّهُ مِلْكُولًا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ أَلَا اللَّهُ مِنْ أَلَا اللَّهُ مِنْ أَلَا الللَّهُ مِنْ أَلْكُولًا اللَّهُ مِنْ أَلَا اللَّهُ مِنْ أَلَا اللَّهُ مِنْ أَلَا اللَّهُ مِنْ أَلُولًا اللْكُولُ اللَّهُ مِنْ أَلَا لَا اللَّهُ مِنْ أَلَا اللَّهُ مِنْ أَلُولًا ال

غزوات كابيان

خزیمہ بن ثابت انصاری ولائن کے پاس ہمیں ملی (آیت بیقی) ﴿ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَاعَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضَى نَحْبَةُ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَتَعْظِل ﴾ پريم نے اس آيت کواس کي سورت مي قرآن مجيد ميں ملاديا۔

ابْنِ ثَابِتِ الأَنْصَارِيِّ: ﴿ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنُ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ ﴾ [الاحزاب: ٢٣] فَأَلْحَقْنَاهَا فِي شُوْرَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ.

يَقْرَأُ بِهَا، فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ

[راجع: ۲۸۰۷]

تشريج: اس آيت كاتر جمديب مسلمانوں ميں بعض مروتوا يے بيں كه انہوں نے اللہ سے جوتول وقر اركيا تھاوہ سي كرد كھايا۔اب ان ميں بعض تواپنا کام پورا کر چکے،شہید ہو گئے (جیسے تمزہ اورمصعب ڈگائٹا) اوربعش انظار کررہے ہیں (جیسے عثان اورطلحہ ڈگائٹٹنا وغیرہ)اس روایت کا بیرمطلب نہیں ہے کہ یہ آیت صرف خزیمہ والنظ کے کہنے برقر آن میں شریک کردی گی بلکہ یہ آیت صحابہ کو یا دھی اور نبی کریم مظافیق سے بار ہاس چکے بیٹے مگر بھولے سے مصحف میں نہیں کامی می تھی۔ جب خزیمہ والنبیائے یا س کسی ہوئی ملی تواس کوشر یک کردیا۔

(٥٥٠م) م سے ابوالولید نے بیان کیا، کہا م سے شعبہ نے بیان کیا، ان ٠٥٠٠ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سے عدی بن ابت نے ، میں نے عبداللہ بن برید سے سنا، وہ زید بن شُعْبَةُ، عَنْ عَدِي بْن ثَابِتٍ، سَمِعْتُ ثابت والنفظ سے بیان کرتے تھے کہ انہوں نے بیان کیا، جب نی عَبْدَاللَّهِ بْنَ يَزِيْدَ، ، يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْن كريم مَنَا لِيَنِيمُ عُزُوهُ احد كے ليے فكے تو كھے لوگ جوآپ كے ساتھ تھے۔ قَالَ: لَمَّا خَرَجَ النَّبِيِّ مَا اللَّهِ عَلَيْكُمُ إِلَى أُحُدِ، (منافقين، بهانه بناكر) والس لوف كية - پيرصحابه في الن والس رَجَعَ نَاسٌ مِمَّنْ خَرَجَ مَعَهُ، وَكَانَ ہونے والے منافقین کے بارے میں دورا کیں ہوگئ تھیں۔ ایک جماعت تو أَصْحَابُ النَّبِيِّ مِلْكُمُ أَ فِرْقَتَيْنِ: فِرْقَةً تَقُولُ: کہتی تھی ہمیں پہلے ان سے جنگ کرنی جا ہے اور دوسری جماعت کہتی تھی کہ نُقَاتِلُهُمْ. وَفِرْقَةً تَقُولُ: لَا نُقَاتِلُهُمْ. فَنَزَلَتْ: ان سے ہمیں جنگ ندكرنى چاہياس پرآيت نازل موكى " پستمهيں كيا ﴿ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِنَتَيْنِ وَاللَّهُ ہوگیا ہے کہ منافقین کے بارے میں تہاری دو جماعتیں ہوگئی ہیں، حالا تک أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا﴾ وَقَالَ: (﴿إِنَّهُا طَيْبَةٌ الله تعالى نے ان كے بداعمال كى وجه سے انہيں كفر كى طرف لوٹا ديا ہے۔" تَنْفِي اللَّاثُونِ كَمَا تَنْفِي النَّارُ عَبَّكَ

دور کردیتا ہے جیسے آگ کی بھٹی جاندی کے میل کچیل کودور کردیتی ہے۔'' تشريج: آيت ذكور وعبدالله بن الى اوراس كے ساتھوں كے بارے ميں نازل ہوئى بعض نے كہاية يت اس وقت اترى جب بى كريم مُنَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهِ منبر پر فرمایا تھا کہ بیبدلداس مخص ہے کون لیتا ہے جس نے میری بیوی (حضرت عائشہ ڈاٹھٹا) کوبدنام کرکے مجھے ایذا دی ہے۔

باب: دوجبتم میں سے دو جماعتیں ایبا ارادہ کر بيني تقيل كه بمت باردي، حالانكه الله دونول كامدد گارتھا اور ایمانداروں کوتو اللہ ہی پر بھروسهٔ رکھنا

اورحضور مَا النَّا عُنْ مَا عَلَى اللَّهِ اللَّهِ مَا اللَّهِ اللّ

بَابٌ: ﴿إِذْ هَمَّتُ طَائِفَتَانَ مِنكُمُ أَنْ تَفُشَلًا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتُو تَكُلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴾

الْفِضّةِ)). [راجع: ١٨٨٤]

[الأعمران: ١٢٢]

تشويج: سدوجماعتين بوسلماور بوجارشتے جولو مئ كااراده كررے تق مرالليك ان كوفات قدم ركھا۔ آيات مين ان كابيان ہے۔

(١٥٠٥) مم سے حمد بن يوسف نے بيان كيا، كها بم سے ابن عيد نے بيان ١ ٥٠٥ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بِنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا

ابْنِ عُيَيْنَةً، عَنْ عَمْرِو، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: کیا،ان سے عمرونے،ان سے جابر طالفی نے بیان کیا کہ بیآ یت ہارے

نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِيْنَا: ﴿ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَان بارے میں تازل مولی تھی: ﴿ إِذْ هَمَّتْ عُلْانِفَتَان مِنْكُمْ أَنْ تَفْسَلا ﴾

مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلًا﴾ بَنِي سَلِمَةَ وَبَنِي خَارِثَةَ، لین بی حارشاور بن سلمے بارے میں مری پیٹوا بیش نہیں ہے کہ یہ آ بت

وَمَا أَحِبُ أَنْهَا لِمَ تَنْزِلْ ، وَاللَّهُ يَقُولُ ؛ ﴿ وَاللَّهُ يَازِلِ نِهِ وَتَى وَجَبِ كَاللَّهُ اللّ

المراق المالية المراجعة المنظمة المنطقة وَلِيُّهُمَّا ﴾ [طَرْفَهُ فَي الله 63] [مسلم ١٣٠٤]. تشريع: والله كاولايت بيكتابوا شرف بجوبم كوحاصل موارجك أحدثين جب عبداللدين الي تين سوساتميون كوسل كروك أياتوان انظار يول

ك ول ين محى وسوسته بيدا مواجر الله في الأوسنسالاتوانبون في كريم من الفيز كم ساتي تيس تهورا مدر

٥٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، ﴿ (٢٠٥٢) مَمْ صَحْتَيِهِ مَعْ فِيان كياء كهامم سِيسفيان بن عِنين نع بيان

حَدَّثَنَا عَمْرُو ﴾ غَنْ جَابِرْ ، فَالَ قَالَ فَي مَ كَيا كَهام وعروبن دينار فخردي وران سے جابر بن عبدالله انصاري والفر

رَسُولُ اللَّهِ مَا لَكُمْ اللَّهِ مَا خَارِوُ اللَّهِ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّالِمُ اللَّهُ مِنْ اللَّلَّةُ مِنْ اللَّهُ مِ

قُلْتُ نَعْمَ قَالَ: ((مَاذَا أَتِكُرُا أَمْ ثَيْلًا)) * تَاحَ رَالِيا؟ فَيْلِ فَيْ لِيانِهِ مَا الْمُ تَعْلَمُ عَلَيْهِمْ عَالْمَا اللهِ المُلْمُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ الل

قُلْتُ لَا بِلْ مَيْنَا قَالَ: ((فَهَلَا جَارِيَةُ بُلَاعِبُكَ)) - فَوَارِينَ فَي إِيهِ عَنْ اللَّهِ اللَّهِ ال

قُلْتُ: يَا رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ أَبِي قُتِلَ يَوْمَ أَخِيد وَ لَوْلَ اللَّهِ وَكُن أَنُوارى الربي سن كيون فركيا ؟ جُوتم السي المسلار في الم

وَتَرَكُ يُسْعَ بَنَاتٍ كُنَ لِنِي تَبِسْعَ أَخُواتٍ ؟ ` مِن فَعُرض كيا تيار سول الله المرح والداحد كي الله عن شهيد مولي الله

فَكُوْ هُتُ أَنْ أَجْمَعً إِلَيْهِنَ مُجَارِيَّةً حَرْقًاءَ لاكيال جِهُورُين السيل مُرك وبيس موجود بين -اى لينس في مناسب

مِثْلَهُنَّ ، وَلَكِينَ أَمْرًا أَهُ مُنْسَطَّهُنَّ وَتَقُومُ مَنبِينَ خِيالَ كِيا كِيانِينَ جِينَ ناتجر به كارلزى النَّ كَيْ بَالْ الرَّبْصَادُولَ وَبِلَدّ

ایک ایسی عورت لا وس جوان کی دیکی بھال کر سکے اور اُن کی صفائی ولیتحر آئی عَلَيْهِنَّ أَ قَالَ: ((أَصُّبُتُ)) أَرَاجِه: ٢٤٤٣

كاخيال رَسِ كَص حَضُور مَا يُتَوَمِّ نَ فِي مايا " "تم في احجها كيا-"

تشتوج: حضرت جابر ذاللية كي كنيت ابوعبرالله بي مشهورانساري حالي بين جنك بدراور جنگ أحدى سب جنگول مين رسول كريم منافية كي سياته

حاصر ہوئے۔ آخر عربیں تابینا ہو مے تھے۔ چورانوے سال کا عرطوئل پاکرسے میں وفات پائی، مدید میں سب ہے آخری صحابی ہیں جوفوت موع - ایک بری جماعات این آن وشاهادیت روایت کی بین -

٥٣ ويع = اخَدَّتَنِيْ أَخِمَكُ إِنْ أَلِي سُرِيْج ، قَالَ: - (٢٠٥٦) بم شاء احمد بن الى مرت في الما يما عمام موعبير الله بن موى

أُخْبَرَنَا عُيَدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ: جَدَّتُنَا شَينُانُ، فِي خَرِدى، ان سے شيان في بيان كيا، ان سے فراس في ان سے فعی

عَنْ فِرَاسٍ ، عَن السَّنْعَلِيُّ ﴿ وَقَالَ: الْحَدَّ رَلِيقِ الدَّنَ أَيِاكُ مِلِيا كِدِيسِ فِي جابِر بن عبدالله والتُعَدِّي ساكه إن ك والد يَحابِرُ وَمِن رَعَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ وَأَبَاهُ وَ وَاسْتُسْفِلُ يَوْمُ مَ ﴿ (عبد الله وَاللَّهُ وَالله وَالد كالرائي مِن شهيد مو ك تصاور من جهور ك تصاور أَخُدِ وَتَوَكَ عَلَيْهِ وَيْنَاهُ - وَتَرُكَ سِتَّ بَنَانَيْهِ اللهِ عَيْلِ كَيال بَعَى حجب ورخق التعاري جائي كا وقت قريب آياتو فَلَمَّنَّا وَخَضَّرُو جِزَازَ التَّخِيلِ قَالَ: أَتَيْتُ وَسُولَ الْهُول سَف بَيَال كِيا كريس بَي كريم مَا يُعْتِم كى خدمت من حاضر موااور عرض فلكمَّنا وخضَّر جزازَ التَّخِيل قَالَ: أَتَيْتُ وَسُول الدرع بِفال اللَّهِ مُنْ اللَّهِ مُنْ اللَّهِ عَلَيْ مُن اللَّهِ مَن اللَّهِ مَن اللَّهِ مَن اللَّهِ مَن الله من ا أُحِبُ أَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ فَقَالَ: ((اذُهَبُ فَيَنْدِلْوَ ﴿ أَسِي كُود كَيْدِلِيل (اور يَحْفَرَى تَرْبِيل) خَصْنُولِ مَثَالَةُ يَوْمُ الْإِنْ مُ جا وَاور برقِيم کی تھجور کا الگ الگ ڈھیر لگالو۔ 'میں نے حکم کے مطابق عمل کیا اور پھیز آپ كُلَّ تَمْرِ عَلَى نَاحِيَةٍ)). فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ، قَلَمَا أَنظَرُ وَا لَا لِلَّهِ "كَأَنَّهُمْ أَغُرُوا إِلَيْهِ "كَأَنَّهُمْ أَغُرُوا اللَّهِ عَلَيْهِ اللَّهُ اللَّ ادرونا والمرك الصير المركة والمراق والمراق المراق ا ٱلسَّنَاعَةُ مَ ۚ فَلَهَما رَّأَى مَا أَيْضَنَعُونَ أَطُّافَ حُوْلًا أَعْظُمِهَا بَيْدُرًا ثَلَاثُ مُرَاتٍ أَنْ خُلُولُ كاية طرز عمل ويحما تو أنب يهك سب بين بنات وهرك عارة وللطراب تین مرتبہ گو ہے۔ اس کے بعد اس پر پیٹھ گئے اور قر مایا ''اپنے قرض عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ: ((ادُعُ لَكَ أَصْبِحَابِكَ)). فَمَا ر ﴿ اللهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللّ خواہول کو بلا لاؤ۔ " حضور سُل لِيُنْ لِمَ بِرَابِرِ البِّيلِ ناپ کے دیتے رہے یہاں زَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَبِّنَى أَدِّي اللَّهُ عَنْ وَالَّذِي ` تَكُ كُذُ اللَّهُ ثِعَالَىٰ نِيْ مِيرِكِ وَالدِّكَىٰ طُرَّفِ سَنْ انْ كَيْ سَارَىٰ امانِتْ أَوَا نَتُهُ، ۚ وَٱنَّا ۚ أَرْضِي ٓ أَنَّ يُؤَدِّي ٓ ٱللَّهُ أَمَّايَةً * بَرُدِي - نَيْنَ أَبِّ بِرِخُونَ عَلَيْهِ كَالْتِبَالِيَّةُ إِلَى مِيرَّعِ وَالْدِي أَلَّهِ بِهِ أَوَا كَرَا وَعَالَ ي، وَلاَ أَرْجِعَ إِلَى أَحُواتِي بِتَمْرَةٍ، ي، وَلاَ أَرْجِعَ إِلَى أَحُواتِي بِتَمْرَةٍ، أُور مل آین بہنوں کے شلے ایک مجور محلی نہ منانجا وا کیکن اللہ تعالی نے تمام لَمُ اللَّهُ ٱلْبَيَادِرُ كُلِّهِمْ جَتَّى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَّى المبيدر الذي كان عليه النبي ملحقة كمانها أن في وسرت والمرابية المداسة هركوسي جب ديكا جس يرحضور مَا يَوْلِمُ بيضً البيدر الذي كان عليه النبي ملحقة كمانها أنه وسرت وهر عليه المداسة هركوسي جب ديكا جس يرحضور مَا يَوْلِمُ بيضًا ہو<u> کے انتہ کہ ایک</u>اس میں سے ایک تھور کا دانہ بھی کم نہیں ہوا۔ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً. [راجع: ٢١٢٧] موسِّكُ التَّهُ كَا بِيكِ هِوركادانه هي لم بين بواب النشوني المرات عار التَّهُ رسُول أرام مَا يَعْرَمُ كُواسَ خَيالْ سَةِ لَا عَنْ صَالَحَةً مَا يَا يُورَكِي الرفرض فواه بي ورسَّ عَارِ اللهُ التَّوْلِي النَّهُ وَالْمَا اللهُ ال خواہ سے مجھے کہ نبی کریم من الیجام کی جاہر وللنیز پرنظر عنایت ہے۔ اگر جاہر ولائٹوز کے والد کا مال کافی ند ہوگا تو باتی قرضہ نبی کریم منالیجام خود الیے یاس سے اور ڪرومين ﷺ فيان لئے انہوں سنے اور سخت تقاضا شروع كياليكن اللذينے اليئے رشول مُنافِيع مَن وعا قبول كي آورومال بين كافي بريكث ہوگئ ۔ ۔ يُه ٥٠٧ أَبَى وَيَّاضَ قَالَ: رَأَيْنَ ﴿ وَقَاصُ فِي الْمُعَدُّ فَي بِيانَ مُنَا إِنْ مُوالْمَدُ لِسَامِ مُوالْعَيْمُ أَ تصورت میں کا ایک ہوئے تھے۔وہ آپ کواپن حفاظت میں کا کر کفار سے الْقِتَالِ، مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ. [طرفه في: مَرِي حَيْلُ مِنْ مِنْ اللَّهُ مِنْ مُنْ اللَّهُ م الْقِتَالِ، مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ. [طرفه في: مَرِي حَيْلُ مِنْ صَدِيلًا عَيْمُ بِرَسْفَيْدُ كُر

اس سے پہلے بھی دیکھا تھا اور نہاس کے بعد بھی دیکھا۔

(٥٥٥) جم عدالله بن محد في بيان كياءكها جم عروان بن معاويد

نے بیان کیا ، کہا ہم سے ہاشم بن ہاشم سعدی نے بیان کیا ، کہا میں فے سعید

بن میتب سے سنا،انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سعد بن ابی و قاص مڑالمنگ

ے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ غزوہُ احد کے موقع پر رسول کریم مثالیّن نے

ایے ترکش کے تیر مجھے نکال کر دیے اور فر مایا: ' خوب تیر برسائے جا۔

٢٢٨٥. [مسلم: ٢٠٠٤، ٥٠٠٤] ٥٥٠ ٤ - حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ:

حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةً ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ ابْنُ هَاشِمِ السَّعْدِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ

الْمُسَيَّب، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ، يَقُوْلُ: نَثَلَ لِي النَّبِيُّ مُؤْلِثًا كِنَانَتَهُ

يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ: ((ارْمِ فِذَاكَ أَبِي وَأَمِّي)).

[راجع: ۲۷۲۵]

بشوج: سعد والنفط بوے تیرانداز سے۔ جنگ احدیس کافر جڑھے کے آرہے تھے۔ انہوں نے ایے تیر مارے کہ ایک کافر بھی نی کریم مالی کا یاس ندآ سکا کہتے ہیں کہ تیر بھی ختم ہو گئے اور ایک کافر بالکل قریب آن پہنچا تو ایک تیرجس میں نری ککڑی تھی رو گیا تھا۔ آپ من النظام نے سعد بڑا تنفظ ہے فر مایا یمی تیر مارو _سعد والفن نے مارااوروواس کافر کے جسم میں تھس گیا۔ نبی کریم منافیظ نے ان کے لئے بیددعافر مائی جوروایت میں ندکور ہے جس میں انتال مت افزال ب- (مَالَيْكُمْ)

میرے مال بائتم پر فندا ہوں۔''

٤٠٥٦ ـ جَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْبَى، عَنْ يَحْيَى بْن سَعِيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدٍ، ثَالَ: الْمُسَيِّب، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا، يَقُوْلُ: جَمَعَ لِي النَّبِيُّ مُلْكُمُ أَبُويْهِ يَوْمَ أُحُدٍ. [راجع: PYYYJ.

(٥٦١) جم مددني بيان كيا، كهاجم ع يحيل في بيان كيا، ان ع یمیٰ بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے سعید بن میتب سے سناءانہوں نے بیان کیا کہ میں نے سعد بن الی وقاص ر ٹائٹیؤ سے سنا، وہ بیان كرتے تھے كه غزوة احد كے موقع يررسول الله مَالَيْزَ إلى في احت افزائی کے لیے)اپنے والداور والدہ دونوں کوجمع فرمایا کہ میرے ماں باپ تم پرفداهوں۔

تشومے: اس محض کی قسمت کا کیا محکا باہے جس کے لئے رسول کریم مظالیظم ایسے شاندارالفاظ فرمائیں۔ فی الواقع حضرت سعد دلالفیڈ اس مبارک وعا مستحق تعے۔

(۵۷ مے میں کے بیان کیا، کہا ہم سے لیف نے بیان کیا،ان سے ٤٠٥٧ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ، قَالَ: جَدَّثَنَا لَيْثُ، عَنْ يجىٰ بن كثير نے بيان كيا،ان سے عبدالله بن ميتب نے،انہوں نے بيان كيا يَخْيَى، عَنِ ابْنِ المُسَيِّبِ، أَنَّهُ قَالَ :قَالَ كرسعد بن اني وقاص والثينة نے بيان كيارسول كريم مثلاثينيم نے غزوہ احدك سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصِ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ موقع پر (میری ہمت بڑھانے کے لیے) اینے والد اور والدہ دونوں کو جمع اللَّهِ مُلْتُكُمُ يُومَ أُحُدِ أَبُوَيْهِ كِلَيْهِمَا. يُرِيدُ حِينَ فرمایا،ان کی مراد آپ کے اس ارشاد سے تھی جو آپ نے اس وقت فرمایا تھا قَالَ: ((فَدَاكَ أَبِي وَأَمِّي)). وَهُوَ يُقَاتِلُ. جبوه جنگ كرر ب مصرك مير الباپتم پر قربان مول ـ." ٥٨٠ • ٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرّ ،

(١٠٥٨) جم سے الوقعيم نے بيان كيا: كہا جم سےمعر نے بيان كيا، ان

عَنْ شَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شَدَّادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَنْ شَعْدُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَ مُالْثَامَ يَجْمَعُ أَبِّولِهِ لِأَحْدِ عَلَيْ سَعْدٍ. [راجع: ٢٩٠٥]

٩٥٠٤ حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِاللَّةِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَبْدِاللَّةِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَبْدِاللَّةِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَبْدِ النِّيَّ مُلْكُمَّ جَمَعَ أَبُويْهِ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكِ، فَإِنِيُ اللَّهِ، فَإِنِي سَعْدُ! ازْمِ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ: ((يَا سَعْدُ! ازْمِ، فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّيُ)). [راجع: ٢٩٠٥]

٤٠٦٠ ، ٤٠٦٠ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، عَنْ مُعْتَمِر، عَنْ أَيِيْهِ، قَالَ: زَعَمَ أَبُو عُثْمَانَ أَنَّهُ لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ مُلْكَامًا فِي بَعْضِ تِلْكَ الأَيَّامِ الَّتِيْ يُقَاتِلُ فِيْهِنَّ غَيْرُ طَلْحَةً وَسَعْدٍ، عَنْ حَدِيْثِهِمَا . [راجع:

TYTE (TYTE)

٢٠ ٠٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ، . قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ ابْنَ يَزِيْدَ، قَالَ: صَجِبْتُ عَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَطَلَحَةً بْنَ عُبَيْدِاللَّهِ وَالْمِقْدَادَ وَسَعْدًا فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ مَا لَكُمَّا مَا اللَّهِ إِلَّا أَنَّي سَمِعْتُ طَلحَةً يُحَدِّثُ عَنْ يَوْم أُحُدِ، [راجع: ٢٨٢٤]

ے سعد نے ،ان ہے این شداد نے بیان کیا ،انہوں نے علی و النفر سے سنا ،
وہ بیان کرتے تھے کہ سعد رہا تھ کے سوامیں نے نبی کریم منا تی کی منافی کے سے نبیس سنا
کد آ ہے منافی کی اس کے لیے وعامیں ماں باپ دونوں کو بایں طور جمع
کرر ہے ہول ۔.

(۲۰۵۹) ہم سے یسرہ بن صفوان نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم نے بیان کیا، ان سے ابراہیم نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے، ان سے عبدالله بن شداد نے اور ان سے علی رٹائٹنڈ نے بیان کیا کہ سعد بن ما لک کے سوامیں نے اور کسی کے لیے نبی کر یم مُناٹیڈیم کو اپنے والدین کا ایک ساتھ ذکر کرتے نہیں سنا، میں نے خود سنا کہا حد کے دن آپ فرمار ہے تھے: "سعد خوب تیر برساؤ میرے باپ اور مال تم برقربان ہوں۔"

(۱۲،۲۱) ہم ہے موئی بن اساعیل نے بیان کیا، ان ہے معتمر نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ الوعثان بیان کرتے تھے کہ ان غز وات میں سے جن میں نبی کریم مثل النے کہا نے کفار سے قال کیا۔ بعض غز وہ (احد) میں ایک موقع پر آپ کے ساتھ طلحہ اور سعد کے سوا اور کوئی باتی نہیں رہ گیا تھا۔ ابو عثان نے یہ بات طلحہ اور سعد زائے کہنا ہے روایت کی تھی۔

تشوجے: سائب بن پرید کابیان ان کی اپنی مصاحبت تک ہے در نہ کتب احادیث میں ان حضرات سے بھی بہت کی احادیث مروی ہیں۔ بی منرور ہے کہ جملہ صحابہ کرام رسول اللہ منابیقی ہے احادیث بیان کرنے میں کمال احتیاط برتے تھے۔ اس خوف سے کہ کہیں غلط بیانی کے مرتکب ہو کرزندہ دوزخی نہ بن جا کیں کیونکہ نبی کریم منابیقی نے فرمایا تھا ، جوخص میرانام لے کرائسی حدیث بیان کرے جو میں نے نہ کبی ہو ، وہ زندہ دوزخی ہے۔ پس اس سے

میکرین حدیث کااستدلال باطل ہے۔ روایت میں غزوہ احد کا ذکر ہے باب ہے یہی وجہ مطابقت ہے یاقروآ ن مجید کے بعد صحیح مرفوع میزند حدیث کا تنليم كيزنا برمسلمان كولئے فرض ہے جو مقص مح حديث كال نكار كرتے وقر آن بى كال نكارى بے اور يہ كى مسلمان كاشيون ہيں ہے۔ ٦٢٠ على حَدَّثَنِي عَنْدُ لِللَّهِ مِنْ أَبِي شَيْنَةَ وَقَالَ: ر (١٣٠ ٢٠) بِمَ يَصْعَبدالله بن الجاشية في بيان كياء كما بم س وكي ال حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، بيان كياء إن يت اساعيل نه ، ان سيقيس نه بيان كياكه ميس ني قَالَ نَرَأَيْثُ وَيَكَ طَلْحَةً يَ شَيَلَاءَ فَى وَقَيْ وَبِهَا حَظِيمَ وَلَيْنُوا وَكَاوَهُ فِاتِهِ وَيَطاجِونُلُ مِوْ جِكَا تَعْلِيدًا لِي الْمُولَى فَعْرُوهُ النَّبِيَّ مِنْ الْمُحْدِد الدَاجِع عَد ١٨٧١ في من الصحاب الما يكريم مَن اللَّهِم كم مَن اللَّه من الله من الم ري المعارك المراج المنظم المنظ الْوَارِيثِي:قَالَ: حَدَّدُتُنَا عَبْدُ الْعَرِّنِيْوِ، عَنْ أَنْس، نيان عَيْدِ العزيز في بيان كياك يادران سي السي الله عن الناكم المرزوة قَالَ: لَمَّا يَكَانَكَ يَوْمُ وَأَجُدِ انْهَزَمَ النَّاسُ رَعَنِ الصدين جدم المان في كريم مُثَالَةً وَ كَانَك يَوْمُ الْمُعْتِيمِ المَالَ الْمُعَالِق اللَّهُ الل وَ بَجُلادًا وَانْمِيًّا المَشْدَةُ يُدَدُ النَّنْ عِن يَ كَتَعَوَّا يُونْمَنِن فَد مُرت عَد من النّهول في وفويا بَين كما نِين تو أوري بيس ومسكما إنون قَوْسَلَيْنَ الْفَ مَلَاقًا مَا مَلَكِنَا أَلَتَ جُالُهُ لِيمُرُ مَيْعَهُ ﴿ يَسِ عِيلِ الرَّيْرِ كَالرَّالِ ال بِجَعْبَةِ ي مِنَ النَّيْلُ لِ الْقَيْقُولُ فَ ((النُّوُ هَا ﴿ إِذَ بِيلَ مِهِ الْعَلِيمِ مِنَ النَّيْلُ لِ النَّيْلِ مِنَ النَّيْلُ لِي النَّهِ عَلَيْهِ مِنَ النَّيْلُ لِي النَّهُ عَلَيْ مِنَ النَّيْلُ عَلَيْهِ مِنْ النَّيْلُ عَلَيْهِ مِنْ مِيانَ كِي المُحِضُورِ طَلْحَةً)). قَالَ: وَيُشْرِرُونُ لِدَالنَّبِي مُلْكُمَّا لَيْ يَنْظُرُوا الرَّرِم مِنَالِيَّا مِشْرِكِين كوريكِف كالديرالي الرَّجِمان عَلَق توابوطح والتَّفر عرض إِلَى الْقَوْم، فَيَقُولُ أَبُو طَلَحَةَ: بِأَبِي أَنْتَ كرتِي ميرے ال باب آب پر فدا موں مرمبارک اوپر ندا تھا ہے کہیں وَأَمْرُ إِنه حَلَا تُشْنِوفُ لِيكِ خِينِيكَ سَعَهُمُ امِنُ مِينَهَامُ ١٠ ايسَاجُهُ لا ادحر ك كن يَرجهُ وَ مَا يَنْ الراك جائعَ بميرى كرون الْقَوْلِم ، حنَجْوِايْ ﴿ وَفَنَ ذَنْجُولَكُ إِن وَلَقَاذَا مَنَ أَيْتُ وَإِلَى اللَّهِ مِنْ يَهِلْ مَهِ الرَّي الله اللَّهُ مِن ال عَائِسْنَةَ ربِنْتُ وأَنِي تَبَيْرٌ ووَأُمَّ السَّلَيْمُ في وَإِنَّهُ مَنَابِ مَكِرِ وَالنَّهُمُ الدِر (إنس والنَّبُهُ الدُور) إم سليم والنَّهُ الذي يَرْبِ الصّاحَ لَتُمُشَخُ رَقَانِ ﴿ أَوَىٰ نَحُكُمُ وَمُ الْمِنْ قِهِمَا وَمَنْظُرُ انِ أَنْ وَعَنَا إِلَىٰ كَالَ كَا بِيلِ اللهِ الْفِرَبُ لاعَلَىٰ الْمُتُونِيْفِينَا وَيُفَرِخُونِ مِنِي أَفْقَاهِ ﴿ وَرُسُونَ أَيْنَ اوراس كايانَ أَرْقُن مسلانون كويلاربي بين، يجر لاجب إين كا الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَفِلا أَنْهَا، ثُمَّ أَتَّجِينَانِ فَإِلْ فِتَم مِوجًا تا النَّه النّ آلَى بين اوْرُمْت بعر كري والله بين اور فَتُفْرِ غَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ، وَلَقَدْ وَقَعَ مسلمانون كويلاتى بين الله ون الوطيك والتين إلى المرات وويا تين مرجد السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا تَلُوارَّرُّ كُلُّ مِي. يُحلُّثُ عَنْ بِوْمِ أَجْهِ إِنْ مِعِ \$ ١٨٠١ قشولى: ئائب، ئائيانى ئائايى صاجت لما ئېدد ئى تىباد، ئىشىلى ئاسات ئەسىكى ئەت داخا ھەلەلگى ئۇچىلى ئىڭ كىڭ المنفوني المنطيران والكرين فواتين اسلام ك كادناف مجى ويتق وقيا تك ية داريان كي فيدي معلوم مواكة شوير مفرورت ك فقت خواتين اسلام كا كرون من بابرنكل كُركاع كرنا محى فائز من بشرطيدة وشرى يردوا صقيا وكع موت اس بشك ين ان كى بيد أيون كانظرة تأير بدرج بجورى تقادت

ے عائشہ طالعہ نے بیان کیا، کہا جنگ احدیس پہلے مشرکین شکست کھا گئے

تصلیکن ابلیس، الله کی اس پرلعنت ہو، دھو کا دینے کے لیے پکار نے لگا: اے

عباد الله (مسلمانو!) اپنے بیچھے والوں سے خبر دار ہوجاؤ۔ اس برآ گے جو

استعال ہوتائے۔ یہ می کہا گیا ہے کہ بصر ت اور ابصر ت کا یک بی معنی میں بصر ت اور ابصر ت ظاہر کی معنی میں بصر ت ظاہر کی

٥٥ و ٤ و مَعَدَّ تَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بنُ سِعِيْدِ ، قَالَ: (١٥ م) محص عبد الله بن سعيد في بيان كيا ، كها بم سي الواسام سي . حَدَّ ثَنَا - أَبُوْ الْسَامَةَ ، عَنْ هِشَام بن عُزْوَةَ ، حيان كيا ، إن سي شام بن عروه في ، ان سي إن كي والدعروه في اور ان

عِنْ أَبِيْهِ إِنَّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ عَنْ أَبِيْهِ إِنَّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ

أُخُدِ هُنِهَ الْمُشْرِكُونَ، فَصَرَحَ إِبْلِيْسُ لَعْنَهُ اللَّهِ أَخْرَ لَكُمْ، فَرَجَعَتْ اللَّهِ أُخْرَ لكُمْ، فَرَجَعَتْ

اُولَا هُمْ فَا خِتَلَدَّتَ هِيَ وَأُخِرَاهُمْ فَيَصُلَ * مَعْلَمَان شَجِ وَهُ لُوبُ بِرِثِ اوراپِيْ بِيجِي وَالول سے بَعِرْ مُحَا َ حَذَيفِهُ بَنِ مُنْ وَهُ مُنِينَ مِنْ مُنَا أَنْ وَمُنْ وَمَا فَيْ مِنْ مِنْ وَاللَّهُ مِنْ وَهِ لَا مِنْ مِنْ مِنْ مِنْ مِنْ

چُذَيْفَةُ يُفَاِذَا هُوَ مِأْدِيْهِ الْيَمَانِ فَقَالَ: أَيْ عِبَادَى مِمان الْمُنْفَرِينِ جِرد يكيا توان كوالديمان الْمُنْفَرُ انهي مِن جِي (جنهين اللَّهِ الْبِيْ أَبِيْ: قَالَ: فَوَاللَّهِ إِيمَا احْتَجَزُوا . مسلمان إينا وَثَنِ مشرك سجه مر يارر بم شح) وه يهن على مسلمانو! يه تو

جَتَّىٰ فَيَّلِّوْ أُفَقَالَ خُدِينْفَةُ لَيُغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ ﴿ وَمِيرَ عِوْاللَّهِ مِينَ مِيرَ وَالدَّا عُروه فَي بِإِن كيا كه عاكث فالنَّا اللهُ لَكُمْ ﴿ وَمِيرَ عِوْاللَّهُ مِينَ مِيرَ عِوْاللَّهِ مِينَ مِيرَ عِنْ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْكُمْ عَلَيْكُمْ عَلَيْكُمُ عَلَيْكُمُ عَلَيْكُمْ عَلَيْكُمُ عَلَيْكُمُ عَلَيْكُمُ عَلَيْكُمْ عَلَيْكُمُ عَلَيْكُواللَّهُ عَلَيْكُمْ عَلَيْكُمْ عَلَيْكُمْ عَلَّا عَلَيْكُوالِكُمْ عَلَيْكُمْ عَلَيْكُمْ عَلَيْكُمْ عَلَيْكُمُ عَلَيْكُمُ عَلَيْكُمْ عَلَيْكُوا عَلَيْكُمُ عَلَيْكُمُ عَلَيْكُمُ عَلَيْكُمُ عَلَيْكُمُ عَلَيْكُمُ عَلَيْكُمْ عَلَيْكُمُ عَلَّهُ عَلَيْكُمُ عَلَيْكُمْ عَلِيكُمُ عَلَيْكُمُ عَلَّهُ عَلَيْكُمُ عَلَيْكُمُ عَلِيكُمُ عَلِيك

قَيَّالَ: عُوْزَةُ فَوَالِلَّهِ المَا زَالَتُ فِي حُذَيْفَةً بِقِبَّةً ٢ يِسَ الله كَاتِمُ اللهِ المُوسَ فِي اللهِ عَلَى بِهِ اللهِ عَلَى بِهِ اللهِ عَنْ اللهِ عَلَى اللهِ عَنْ اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ عَلَى

مِنَ الْبَصِينَ وَإِنْ مِنْ وَأَبْصَرْتُ مِنْ بَصَنِ لَهُ مِنْ بَصَنِ لَمُ عَلَيْهُمُ بِالرَّمِعُ مُوتَ كَى دعا وَمَنَ الْبَصِينَ وَإِنْ وَالْمِنْ وَأَبْصَرْتُ مِنْ بَصِنِ لَهِ مُرِينًا مِنْ الْبَصِينَ عَلَيْهِ الْمِنْ الْ

الْعَيْنُ وَيُقَالُ: بَصُرْتُ وَأَيْصَرْتُ وَاحِدٌ . ، بَكِرتِيرِي يَهْالِ تَكَ كُوهِ اللَّهِ عَالَى مَكَ بَصُرْتُ لِعِنْ مِنْ وَلَ كَلَّ

الداجين المريق في المريق المري

آ معجوں سے دیکھنامراد ہے۔ تشویع: آن جلہ قرکورہ اجادیث میں کی نہ کی طرح سے جنگ احدیثے طالات بیان کے گئے ہیں جنگ احداسانی تاریخ کا ایک عظیم خادشہ کے

آن کی تفینگات کے لئے وفتر بھی ما کافی ہیں ۔ ہر صدیث کا تفور مطالعہ کرنٹ والوں کو بہت ہے اسباق کل سکیں گے۔اللہ تعالی توفیق مطالعہ عظا کرے۔ 'وکیکھا جار آئے گہر آن وحدیث کے حقیق مطالعہ سے طبائع دور تر ہونی جارہی ہیں۔ایے پرفتن والحاذ پرور دور میں پیر جمہ اور تشریحات کھنے میں ہیٹا

متوا بول كرفتر وال الكيول بركنجا سكة بين بمرجى بورى كما الباكرات عث يدّ يردوكى ويتسدانت اسلام كاليك وغده مجره موكاك اللهم آمين من التي سنيا الله الجخال شريف منزجم اردوكي تحيل كرماتيرا كام يعب السيامجوت بنذادا أواس غدمت من شريك موه في كي توفيق عطا فرماء لأمين

٣ بَيَّا لُبُّ أَقُولُ لَا اللَّهُ تَكَالَى : " " مَنْ الْمَا الْمَالِيَةِ اللَّهُ اللَّالِمُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّ

بِرَانِ الْمَدِينَ وَوَا مِنْ الْمَعَى الْمُعَلَّى الْمُعَلَّى الْمُعَلَّى الْمُعَلِّمُ اللَّهِ عَلَيْ اللَّهِ إِنَّكُمَا اللَّهُ عَلَيْهُمُ الشَّيْطُانُ بِبَعْضِ مَا تَجْسُبُوا فَيَعْنِينَ أَنْ يَلِ مَقَا اللَّهُ وَلَيْ عَلَيْهُ اللَّهِ عَفُوْدٌ وَعِيْدَمُ ﴾ ﴿ فَيْ أَنْ اللَّهُ عَفُولُ وَيُ حَلِيمٌ ﴾ ﴿ فَيْ أَنْ اللهُ عَفُولُ وَيُعَلَّمُ اللهُ عَفُولُ وَيَعْمَلُ اللهُ عَفُولُ وَيَعْمَلُ اللهُ عَفُولُ وَيَعْمَلُ اللهُ عَفُولُونُ حَلِيمٌ ﴾ ﴿ فَي أَنْ اللهُ عَفُولُ وَي حَلِيمٌ اللهُ عَفُولُ وَي اللهُ اللهُ عَفُولُونُ حَلِيمًا ﴾ ﴿ فَي أَنْ اللهُ عَفُولُ وَي اللهُ عَلَيْمٌ اللهُ عَلَيْمَ اللهُ عَلَيْمَ اللهُ عَلَيْمُ اللهُ عَلَيْمُ اللهُ اللهُ عَلَيْمُ اللهُ عَلَيْمُ اللهُ اللهُ عَلَيْمُ اللهُ اللهُ عَلَيْمُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْمُ اللهُ اللهُولِ اللهُ اللهُ

اطرفه في:۳۱۳۱۳ اراجع:۲۲۹۸

٢٠٠٦ ع حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَمْزَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَأًى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ: مَنْ هَوُلَاءِ الْقُعُودُ؟ قَالُوا: هَؤُلَاءِ قُرَيْشٌ. قَالَ: مَنِ الشَّيْخُ؟ قَالُوا: ابْنُ عُمَرَ. فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ أَفَتُحَدِّثُنِيْ؟ قَالَ: أَنْشُدُكَ بِحُرْمَةِ هَذَا الْبَيْتِ أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَتَعْلَمُهُ تَعْيَّبَ عَنْ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَتَعْلَمُ أَنَّهُ تَخَلَّفَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَكَبَّرَ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: تَعَالَ لِأُخْبِرَكَ وَلِأُبِيِّنَ لَكَ عَمَّا سَأَلْتَنِي عَنْهُ، أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحْدِ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَفَا عَنْهُ، وَأَمَّا دَنَبُّهُ عَنْ بَدْرِ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ مِنْ فَإِنَّهُ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ۖ فَكَانَتْ مَرِيْضَةً: ((إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدُرًّا وَسَهْمَهُ). وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ لَيَعَثَهُ مَكَانَهُ، فَيَعَثَ عُثْمَانَ، وَكَانَ بَيْعَةُ الرِّضُوَان بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ مَا لَكُمْ إِيدِهِ الْيُمْنَى: ((هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ)) . فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ فَقَالَ: ((هَذِهِ لِعُثْمَانَ)). اذْهَبْ بِهَذَا الْآنَ مَعَكَ.

(۲۲ ۲۸) ہم سے عبدان نے بیان کیا، کہا ہم کوابو خره نے خبر دی، ان سے عثان بن موہب نے بیان کیا کہ ایک صاحب بیت اللہ کے حج کے لیے آئے تھے۔ دیکھا کہ پچھلوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ پوچھا کہ یہ بیٹھے ہوئے کون لوگ ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا کہ بی قریش ہیں۔ یو چھا کہان میں ﷺ کون ہیں؟ بتایا کہ ابن عمر ڈالٹنظار وہ صاحب ابن عمر ڈالٹنظا کے پاس آئے اوران سے کہا کہ میں آپ سے ایک بات بوچھا ہوں۔ آپ مجھ سے واقعات (صحیح) بیان کردیجئے ۔ اس گھر کی حرمت کی قتم دے کر میں آپ ہے بوچھتا ہوں۔ کہ آپ کومعلوم ہے کہ عثان رہائٹن نے غزوہ احد کے موقع پر بسیائی اختیار کی تھی؟ انہوں نے کہا: ہاں تیجے ہے۔ انہوں نے بوچھا: آپ كُو يَجْهِي معلوم ٢ كم عثان راي النفاذ بدركى الرائي مين شريك نهيس تنها؟ كهاكه ہاں۔اور آپ کو میربھی معلوم ہے کہ وہ بیعت رضوان (صلح حدیبیہ) میں پیچیےرہ گئے تھے اور حاضر نہ ہوسکے؟ انہوں نے کہا: ہاں! یہ محتج ہے۔اس یران صاحب نے (مارے خوثی کے) اللہ اکبر کہالیکن ابن عمر والتنظیمان کہا۔ یہاں آؤمیں تہمیں بتاؤں گااور جوسوالات تم نے کیے ہیں ان کی میں تمها ـ بسامة تفصيل بيان كر دول گا-احد كى لزائي ميں فرار سے متعلق جوتم نے کہا تو میں گواہی ویتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی غلطی معاف کردی ہے۔بدر کی الزائی میں ان کے نہ ہونے کے متعلق تو اس کی وجہ بیتھی کہ ان کے نکاح میں رسول اللہ کی صاحبز ادی (رقیہ ڈلٹنٹٹا)تھیں اوروہ بیارتھیں ۔ آپ نے فرمایا تھا کہ 'تمہیں اس شخص کے برابر ثواب ملے گاجو بدر کی لا ائی میں شریک ہوگا اور اس کے برابر مال غنیمت سے حصہ بھی ملے گا۔''بیعت رضوان میں ان کی عدم شرکت کا جہاں تک سوال ہے تو وادی مکه میں عثمان بن عفان والفن سے زیادہ کوئی محف ہردل عزیز ہوتا تو حضور مَثَا فَیْتِم ان کے بجائے ای کو بھیجة _اس لیے عثال والنفذ كود بال بھيجنا برااور بيعت رضوان اس وقت ہوئی جب وہ مکہ میں تھ (بیت لیتے ہوئے) نی مَالْشِظِ نے اسيخ داسن ماته كوافها كرفرمايا: "ميعثان كا باته بهد" اوراس اي (بائیں) ہاتھ پر مار کر فرمایا:'' یہ بیعت عثمان رفائٹنڈ کی طرف سے ہے۔'' اب حاسكتے ہو۔البتہ ميري باتوں كو بادر كھنا۔

بَابٌ:

﴿إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلُونَ عَلَى أَحَدِ وَالرَّسُولُ عَلَى أَحَدِ وَالرَّسُولُ عَدْمُ فَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۞ تُضْعِدُونَ: تَذْهَبُونَ فَضَعِدُونَ: تَذْهَبُونَ أَصْعَدُ وَصَعِدَ فَوْقَ الْبَيْتِ.

٧٠ ٠ ٤ - حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا رُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقِ، قَالَ: سَمِعْتُ رُهَيْرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبِ قَالَ: جَعَلَ النَّبِيُ مَ الْكَانَةُ عَلَى الرَّجَالَةِ يَوْمَ أُحْدٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جُبَيْرٍ، وَأَفْبَلُوا مُنْهَزِمِيْنَ، فَذَاكَ إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فَى أُخْرَاهُمْ الرَّسُولُ الْمَائِلَةِ فَى أُخْرَاهُمْ الرَّسُولُ اللَّهِ فَى أُخْرَاهُمْ الرَّسُولُ اللَّهِ فَى أُخْرَاهُمْ الرَّسُولُ الْمَائِلَةُ إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ الْمَائِلُونُ الْمَائِلَةُ اللَّهُ الْمَائِلُونُ الْمَائِلُونُ اللَّهُ الْمَائِلُونُ الْمَائِلُونُ الْمَائِلُونُ الْمَائِلُونُ الْمُعْلَى اللَّهُ الْمُ الْمُؤْلِدُ اللَّهُ الْمَائِلُونُ اللَّهُ الْمَائِلُونُ الْمَائِلُونُ اللَّهُ الْمَائِلُونُ اللَّهُ الْمَائِلُونُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُولِيْنَ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُ الْمُ اللَّهُ الْمُعْلَالُولُهُ اللَّهُ الْمُ الْمُؤْلِمُ اللَّهُ الْمُعْرَامُ اللَّهُ الْمُؤْلُ اللَّهُ الْمُعْلَالُولُونُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلِدُ اللَّهُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلُ اللَّهُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلِقُولُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلِقُولُ اللَّهُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلِمُ الْمُؤْلِمُ الْمُؤْلِمُ الْمُؤْلِمُ الْمُلْمُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلِمُ الْمُؤْلُونُ الْمُلُولُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْلُونُ الْمُؤْ

باب: الله تعالى كافرمان:

''وہ وقت یاد کرو جبتم چڑھے جارہے تھے اور پیچھے مڑکر بھی کسی کو نہ
د کیھتے تھے اور رسول تم کو پکار رہے تھے تمہارے پیچھے سے بسواللہ نے
متہبیں غم دیا ، غم کی پاداش میں ، تا کہ تم رنجیدہ نہ ہواس چیز پر جو تمہارے
ہاتھ سے نکل گئی اور نہ اس مصیبت سے جوتم پر آ پڑی اور اللہ تعالیٰ تمہارے
کامول سے خبردارہے۔''

(۲۰ ۱۷) مجھ سے عمر و بن خالد نے بیان کیا، کہا ہم سے زہیر نے بیان کیا، کہا ہم سے ابواسحاق نے بیان کیا، کہا کہ میں نے براء بن عاز ب زُلِی تُنِیْنا سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ عمر احد کے موقع پر رسول کریم مَثَلَّتُیْنِا نے (تیر انداز وں کے) بیدل دستہ کاامیر عبداللہ بن جبیر رہا تین کو بنایا تھا لیکن وہ لوگ شکست خور دہ ہوکر آئے۔ (آیت وَ الرَّسُولُ یَدْعُوکُمْ فِی اُخْرَاکُمْ ان بی کے بارے میں نازل ہوئی تھی) اور یہ ہزیمت اس وقت پیش آئی جبکہ رسول اللہ مَنَّ اللّٰهِ عَلَیْ اَن کو جیکے سے بیکارر ہے تھے۔

تشویج: بعض مواقع توموں کی تاریخ میں ایے آ جاتے ہیں۔ کہ چندافراد کی فلطی ہے پوری قوم تاہ ہوجاتی ہے اور بعض و فعہ چندافراد کی مساعی سے
پوری قوم کامیاب ہوجاتی ہے۔ جنگ احد میں بھی ایساہی ہوا کہ چندافراد کی فلطی کا خمیاز ہ سارے مسلمانوں کو بھکتنا پڑا۔ اہل اسلام کی آنر ماکش کے لئے

اليامونا الكافر و المنافرة و الم

غزوات كابيان كِتَابِ إِلْهَ غَارِي نَوِيَّهُ مُنَ اللهِ فَنَزَلَيْنِي: ﴿ لَنِسِ وَلَكَ مِنَ الْأَمْنِ إِلَى كَسِي فَالْإِنْ إِلَيْهِ صَ فِي إِنِي كُولِ أَي بِهِ الْإِنْ مِن إِلَيْهُمْ اللهُ مُنِ إِلَيْهِ كَالْمُولِ إِنْ إِلَيْهِ مِنَ الْأَمْنِ إِلَيْ كَلِي اللَّهُمُ وَاللَّهُ مِنْ إِلَيْ مُن اللَّهُمُ وَاللَّهُ مِنْ إِلَيْهِ مِنْ اللَّهُمُ وَاللَّهُ مِن اللَّهُمُ وَاللَّهُ مِنْ إِلَّهُ مِنْ إِلَّهُ مِنْ إِلَّهُ مِنْ إِلَّهُ مِن إِلَّهُ مِنْ إِلَّهُ مِنْ إِلَّهُ مِنْ إِلَّهُ مِنْ إِلَيْهُمْ وَاللَّهُ مِنْ إِلَيْهُمْ وَاللَّهُ مُنْ إِلَيْهُ مِنْ إِلَيْهِ مِنْ إِلَيْهُمْ وَاللَّهُ مُن اللَّهُ مُن اللَّهُ مِنْ إِلَيْهُمْ وَاللَّهُ مِنْ إِلَيْهُمْ وَاللَّهُ مِنْ إِلَّهُ مِنْ إِلَّهُ مِنْ إِلَّهُ مِنْ إِلَّهُ مِنْ إِلَّهُ مِنْ إِلَّ مُن اللَّهُ مِن اللَّهُ مُن اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ إِلَّهُ مُنْ اللَّهُ مُن اللَّهُ مُن اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ إِلَّهُ مُنْ أَلَّهُ مِنْ إِلَّهُ مِنْ إِلَّهُ مِنْ إِلَّهُ مِنْ إِلَّهُ مِنْ إِلَّهُ مِنْ إِلَّهُ مِنْ إِلَيْهُمْ إِلَيْ مُنْ إِلَّهُ مِنْ إِلَيْ مُنْ إِلَّهُ مِنْ إِلَّهُ مِنْ إِلَّهُ مِنْ إِلَّا لِمُعْلَى اللَّهُ مِنْ إِلَّهُ مِنْ إِلَّهُ مِنْ إِلَّهُ مِنْ إِلَّهُ مِنْ إِلَّهُ مِنْ إِلَّهُ مِنْ إِلَّا مُنْ أَنْ أَلَّا مُعْلِي مُنْ أَلَّ مُنْ إِلَّهُ مِنْ إِلَّهُ مِنْ إِلَّهُ مِنْ أَلَّا مُعْمِنُ مِنْ أَلَّهُ مِنْ أَلَّ مِنْ أَلَّهُ مِنْ أَلَّهُ مِنْ أَلَّهُ مِنْ إِلَّهُ مِنْ إِلَّهُ مِنْ إِلَّهُ مِنْ أَنْ أَلْمُولِ مِنْ أَنْ أَلْمُ مِنْ إِلَّا مِنْ أَنْ مِنْ إِلَّهُ مِنْ أَنْ أَنْ مِنْ أَلَّ أَنْ أَلَّا مُعْمِنْ مِنْ أَلَّهُ مِنْ أَلَّا مُعْمِنْ أَلَّهُ مِنْ أَلَّا مِنْ أَلَّا مُعْمِنْ أَلَّ أَلْمُ مُنْ أَلَّهُ مِنْ أَلَّا مُعْمِنْ أَلَّا مُعْمِنْ مِنْ أَلَّا مُعْمِينَا مِنْ أَلَّا مُعْمِنِ أَلَّ مُنْ أَلَّا مُعْمِنْ أَلَّا مُعْمِنْ مِنْ أَلَّا مُعْمِنْ مِنْ أَلْمُنْ مِنْ أَلَّا مُعْمِنْ أَلَّا مُعْمِنُ مِنْ أَلَّا مُعْمِنْ أَلَّا مُعْمِنَا مِنْ أَلْمُ مِ ٩٢٠٠٤ ـ يَحَدَّ مُنَالِ وَهُوَ مَنْ عَنِي لِللَّهِ السُّلُولِي ، ٢٠ (١٩ مين كَي بِن عبد الله المي في بيان بيان كيا عم المعدلية في المدين عبد الله المعالم المع قَالِيَّةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللِّهِي قَالَة أَخْبَرَنَا مَعْيَل فَعَيل فَعَرَد وي، كما يم كوم خروي وأيس والري الغي اليوس الم في المريد والد رَسُوْكَ اللَّهِ مِلْ اللَّهِ مِنْ اللَّهُ مُنْ الرُّكُونِ ، " تَحضرت مَاليَّوْل فَرى آخرى ركعت في ركون عيرمبارك الهات قونيد صَ الرَّبِكُيْعَةِ لِيهِ الْأَخِورَةِ مِنْ الْفَحْرِ وَيُقُولُ فِي رِعا مَرْتَبِينَ إِنُهُ إِلَى اللهِ (وَأَلْلَهُمْ الْعُنْ فُكُلانًا وَفُلَانًا) يَعْدَ نَمَاهِ رَبْن عِمرواور طارِبَ بن بشِاع الله والمروث يعدور كرو عالى يرما آب يَقُونُ لَ اللهِ إِلِلَّهُ لِمَنْ - جَمِيدَهُ رَبَّنَا - وَلِكَ إِنْ سَتِمْعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَ فَارَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ الْحَمْدُ اللَّهُ لِمَنْ الْحَمْدُ)). فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ اللَّلَّ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللّلْمُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّا لَلَّهُ اللَّهُ اللَّهُ ال شَيْءٌ) إِلَى قُولِهِ: ﴿ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ﴾. [اطرافه تكنازلك- ١٨٨١] وحال علوقتي الماس كام وسائده ما يساست وجافعيات والايام ويود ان والوال فولالان يغللسا ولالا في المالية الم والموالية والموسينية ٠٧٠٥ وَعَنْ حَنظَلَةً بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، (٧٠٠) او (خطانه بن الني سفيان عصروايت مع، انهول يَنْ أَميان كياك سَعِيْنِي المَسْالِمَ، إنِنَّ عَبْدُ إِلْأَلِيُّ، بَقُولُكُ الجَانَن بين مِن يَنْ عَبِدالله سه سنا، وه بيان كرث تَق كرنسول الله مثلاثيم زَنْسُونُ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا يَدْعُذِ عَلَى الْمَفُوالَ إِنْ الْمُقَالِ إِن المِينَ اللهِ المَ أُمِّلَةً يؤَسُهَيْلُ بْنِ احْجُلُون وَللْجَارِبِي بْرِي الْمِبْعُلْمِ وَتَجِمْ اللَّهِ لِهَا يَتِ اللَّهِ الْمُونَا؟ ون من مربر بن عبدالله بن أبي سلفه الله الله المن المناه المنالة المناه المن المناه الم سنسن، عن عبدالله بن الفضل، عن عروس اميضرى نالتن فيديال الكيام بالمن في الفيلة الله المنالية ا بمشيرين وبالمين والمنابي والمت كافره فتع الينيدين الله تعالى اخدان كواسلة فه كالون وياور شايد يهي كانتها كالم المناق المن هان كالليزير أناكرين بيه من فرايا ما يكتف في احديث تقيه بن اليادة المن شفة آب الديني فالما الديني كالانت و الم ين شهاب دني آب كا جرود في كياور عيالله بي في في الرار آب كارخبار في كيادره يكرو چيلي بي كيوار كرونيار بي مي كي آب ن فرمایاالله تی و دارگرید ایسای مواایت براژی بکری نے سنگ مارکز بلاک کردیا ، بعض نے کہایہ آیت قاربویں کے قصے میں اتری جب آپ رعل اور ذكوان أورعميه وغيره قبال رليت كري تنظيم المركا يى قول على التي المدكم بالب مثن الري بهر وحدى النقاف في وحسر يسكن حنص مكينة الاعانة الله المساب عن معامرية بهليات أبي بال قال وسنن كُنِّي وَقَفْنًا عَلَيْهِ بِيَسِيْرٍ، بيان كياكي كريِّم أن كيال (يَثَالُ) تَحِدُ وسيرالِ الحاصية الله المالية المال

ان سے یوس نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ تغلبہ بن الی مالک نے بیان کیا کہ تغلبہ بن الی مالک نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رہ النظافہ نے مدینہ کی خوا تین میں چاور باتی نے گئی اور ایک صاحب نے جو و ہیں موجود تھے، عرض کیا، یا امیر الموشین! یہ چاور رسول اللہ متالیق کی نوای کودے دیجے۔ جو آپ کے نکاح میں ہے۔ ان کا اشارہ حضرت کی نوای کودے دیجے۔ جو آپ کے نکاح میں ہے۔ ان کا اشارہ حضرت ام کلثوم بنت علی زائن کی طرف تھا۔ لیکن حضرت عمر دالیفی ہوئے کہ حضرت ام سلیط دالیفی کی اور انہوں نے رسول اللہ متالیق کی مشک کی تعلق قبیلہ انسار سے تھا اور انہوں نے رسول اللہ متالیق کی مشک بھر کر حضرت عمر دلائنی کی مشک بھر کر حضرت عمر دلائنی کی مشک بھر کر حضرت عمر دلائنی کی مشک بھر کر کا تی تھی۔

اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَقَالَ ثَعْلَبُهُ بْنُ أَبِي مَالِكِ: إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْمَخْطَابِ قَسَمَ مُرُوطًا بَيْنَ نِسَاءِ أَهْلِ الْمَحْدِيْنَةِ، فَبَقِيَ مِنْهَا مِرْطُ جَيِّدٌ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! أَعْطِ هَذَا بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! أَعْطِ هَذَا بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! أَعْطِ هَذَا بَعْضُ مَنْ عِنْدَكَ يُرِيْدُونَ بَعْضُ مَنْ عِنْدَكَ يُرِيْدُونَ أَمَّ سَلِيْطٍ مِنْ نِسَاءِ الأَنْصَارِ أَمَّ سَلِيْطٍ مِنْ نِسَاءِ الأَنْصَارِ مِثْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ مَعْنَا إِنْ نِسَاءِ الأَنْصَارِ مِثْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ مَعْنَا إِنْ فَيَلَا عُمْرُ: أَمَّ سَلِيْطٍ مِنْ نِسَاءِ الأَنْصَارِ مِثْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ مَعْنَا إِنْ إِنَا الْقِرَبَ يَوْمَ أُحُدٍ.

[راجع: ٢٨٨١]

تشویج: ان کے ای مبارک عمل کوان کے لئے وجرفضیلت قرار دیا گیا اور چا دران ہی کودی گئی۔ جھزت عمر بڑائٹوز نے جس نظر بصیرت کا یہال ثبوت دیا اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ (رضعی الله عنه وار ضاه)

بَابٌ:قَتْلُ حَمْزَةً

المجاب جمز و بن عبد المطلب رخالفنا کی شہادت کا بیان کی مشہادت کا بیان کی بن شی کا بیان کیا ، کہا ہم سے جبد العزیز بن عبد الله بن الی سلمہ نے بیان کیا ، کہا ہم سے عبد العزیز بن عبد الله بن الی سلمہ نے بیان کیا ، ان سے عبد الله بن الی سلمہ نے بیان کیا ، ان سے عبد الله بن عدی بن خیار رخالفنا نے مان سے جعفر بن عمر می رخالفنا نے بیان کیا کہ جس عبید الله رخالفنا نے کہا ، آپ کو کے ساتھ روانہ ہوا۔ جب مص پنچ تو جمع سے عبید الله رخالفنا نے کہا ، آپ کو وحتی (ابن حرب حبثی جس نے غزوہ اصد جس حزہ رخالفنا کیا اور ہندہ وحق (ابن حرب حبثی جس نے غزوہ اصد جس حزہ رخالفنا کی اس کے ساتھ رور چلو ۔ وحتی مص میں معلوم کرتے ہیں۔ جس نے لوگوں ان سے حمزہ رخالفنا کی شہادت کے بارے جس معلوم کرتے ہیں۔ جس نے کہا کہ ٹھیک ہے ضرور چلو ۔ وحتی مص میں موجود تھا ۔ چنا نچ ہم نے لوگوں کی ساتے جس بیٹھے ہوئے ہیں ، جسے کوئی چھولی ہوئی مشک ہو ۔ انہوں نے ساتے جس بیٹے ہوئے ہیں ، جسے کوئی چھولی ہوئی مشک ہو ۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر ہم ان کے پاس آ کے اور تھوڑی ویر ان کے پاس کھڑ ہے بیان کیا کہ پھر ہم ان کے پاس آ کے اور تھوڑی ویر ان کے پاس کھڑ ہے بیان کیا کہ عبد الله نے بیان کیا کہ عبد الله نے بیان کیا کہ عبد الله نے بیان کیا کہ بیر ہم ان کے پاس آ کے اور تھوڑی ویر ان کیا کہ عبد الله نے در ہم بیان کیا کہ عبد الله نے بیان کے بیان کے بیان کیا کہ عبد الله نے بیان کے بیان کے بیان کے بیان کے ب

١٠٧١ - حَدَّنَنِي أَبُوْ جَعْفَر، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَاللَّهِ بْنِ الْمُشَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَاللَّهِ بْنِ الْفَضْل، عَنْ سَلَمْةَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الْفَضْل، عَنْ سَلَيْمَانَ بْنِ يَسَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْمُنْ مَنْ عَبْدِاللَّهِ الْمَنْ مَعْمُو بْنِ مَا لَكَ مَنْ عَبْدِاللَّهِ الْمَنَّةُ الطَّهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْو وَبْنِ الْمُنَّةُ الطَّهِ عَنْ جَعْفِر بْنِ عَمْو وَبْنِ الْبَيْمَةُ الطَّهِ عَلْمَ اللَّهِ عَلْمَ اللَّهِ عَلْمَ اللَّهِ عَلْمَ اللَّهِ عَلْمَ اللَّهِ عَلْمَ اللَّهِ عَلْمُ اللَّهِ عَلْمُ اللَّهِ عَنْ قَتْل حَمْزَةً ؟ قُلْتُ: نَعَمْ وَكَانَ اللَّهُ عَنْ قَتْل حَمْزَةً ؟ قُلْتُ: نَعَمْ وَكَانَ اللَّهُ عَنْ قَتْل حَمْزَةً ؟ قُلْتُ: نَعَمْ وَكَانَ وَحُشِيٍّ يَسْكُنُ جِمْصَ فَلَلْ اللَّهِ عَلَيْهِ بِيَسِيْر، لَنَا: هُو ذَاكَ فِيْ ظِلِّ قَصْرِهِ، كَأَنَّهُ حَمِيْتُ. لَنَا: هُو ذَاكَ فِيْ ظِلِّ قَصْرِهِ، كَأَنَّهُ حَمِيْتُ. لَنَا عَلَيْهِ بِيَسِيْر، قَالَ: فَجِيْنَا حَتَّى وَقَفْنَا عَلَيْهِ بِيَسِيْر، قَالَ: وَعُبَيْدُاللّهِ فَسَرَاهُ، قَالَ: وَعُبَيْدُاللّهِ فَسَالُهُمْ، قَالَ: وَعُبَيْدُاللّهِ فَسَالُهُمْ، قَالَ: وَعُبَيْدُاللّهِ فَسَلَمْنَا، فَرَدً السَّلَامَ، قَالَ: وَعُبَيْدُاللّهِ فَسَلَمْنَا، فَرَدً السَّلَامَ، قَالَ: وَعُبَيْدُاللّهِ

<\$€(363/5)≥\$>

اینے عمامہ کوجسم پراس طرح لپیٹ رکھاتھا کہ دحثی صرف ان کی آ تکھیں اور مُعْتَجِرٌ بِعِمَامَتِهِ ، مَا يَرَى وَحْشِيُّ إِلَّا عَيْنَيْهِ ياؤل وكي سكتے تھے عبيداللہ نے بوچھا، اے وحش كياتم نے مجھے بہجانا؟ رادی نے بیان کیا کہ پھراس نے عبیداللہ کودیکھااور کہا کہ نہیں ،اللہ کی قسم! البنه میں اتناجا نتاہوں کہ عدی بن خیار نے ایک عورت سے نکاح کیا اسے امقال بنت الى العيص كهاجاتاتها فيرمكمين ال كے يهال ايك بجه بيداموا اور میں اس کے لیے کی اناج کی تلاش کے لیے گیا تھا۔ پھر میں اس بچے کو اس کی رضاعی ماں کے پاس لے گیا اوراس کی والدہ بھی ساتھ تھی۔ غالبًا میں نے تمہارے یاؤں دیکھے تھے۔ بیان کیا کہاس پر عبیداللہ بن عدی نے ایے چبرے سے کیڑا ہٹا لیا اور کہا: ہمیں تم حمزہ دلافت کی شہادت کے واقعات بتاسكتے مو؟ انہوں نے كہا كه بال بات سيهوئي كه بدركي لا الى ميں حزه والنفؤ فطعمه بن عدى بن خيار كوتل كيا تها ميرات قاجير بن مطعم نے جھے سے کہا کہ اگرتم نے حمزہ والشیء کومیرے چھا (طعیمہ) کے بدلے میں قل کردیا توتم آزاد ہوجاؤے۔انہوں نے بتایا کہ پھر جب قریش عینین کی جنگ کے لیے فکلے عینین احد کی ایک پہاڑی ہے اور اس کے اور احد کے درمیان ایک وادی حائل ہےتو میں بھی ان کے ساتھ جنگ کے ارادہ سے ہولیا۔ (جب دونوں فوجیں آمنے سامنے) لڑنے کے لیے صف آرا ہو کئیں تو (قریش کی صف میں سے) سباع بن عبدالعزیٰ فکا اوراس نے آ واز دی، ہے کوئی لڑنے والا؟ بیان کیا کہ (اس کی اس دعوت مبارزت بر) حزه بن عبدالمطلب ر الشيئة فكل كرآئة اور فرمايا: الي سباع! الصام انمار کے بینے! جوعورتوں کے ختنے کیا کرتی تھی تواللہ اوراس کے رسول سے الشف آیاہے؟ بیان کیا کی پھر حمز و دالٹنؤ نے اس پر حمکہ کیا (اور اسے قل کردیا) اب وہ واقعہ گزرے ہوئے دن کی طرح ہو چکا تھا۔وحثی نے بیان کیا کہ ادھر میں ایک چٹان کے نیچے تمزہ رہافٹنؤ کی تاک میں تھا اور جوں ہی وہ مجھ سے قریب ہوئے، میں نے ان پراپنا حچوٹا نیز ہ کھینک کر مارا، نیز وان کی ناف کے نیچے جاکرنگا اور ان کی سیرین کے پار ہوگیا۔ بیان کیا کہ یمی ان کی شہادت کا سبب بنا، پھر قریش واپس ہوئے تو میں بھی ان کے ساتھ واپس آ گیااور مکه میں مقیم رہالیکن جب مکہ بھی اسلامی سلطنت کے تحت آ گیا تو

وَرَجْلَيْهِ، فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: يَا وَحُشِيًّ! أَتَعْرِفُنِيْ؟ قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: لَا، وَاللَّهِ! إِلَّا أَنَّىٰ أَعْلَمُ أَنَّ عَدِيٌّ بْنَ الْخِيَارِ تَزَوَّجَ أَمْرَأَةً يُقَالُ لَهَا: أُمُّ قِتَالٍ بِنْتُ أَبِي الْعِيْصِ، فَوَلَدَتْ لَهُ غُلَامًا بِمَكَّةَ، فَكُنْتُ أَسْتَرْضِعُ لَهُ، فَحَمَلْتُ ذَلِكَ الْغُلَامَ مَعَ أُمِّهِ، فَنَاوَلْتُهَا إِيَّاهُ، فَلَكَأَنِّي نَظَرْتُ إِلَى قَدَمَيْكَ. قَالَ: فَكَشَفَ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ: أَلَا تُخْبِرُنَا بِقَتْلِ حَمْزَةً؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّ حَمْزَةَ قَتَلَ طُعَيْمَةَ بْنَ عَدِي بْنِ الْخِيَارِ بِبَدْرٍ، فَقَالِ لِيْ مَوْلَاىَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمِ: إِنْ إِنَّهُ اللَّهُ حَمْزَةَ بِعَمِّي فَأَنْتَ حُرٌّ، قَالَ: فَلَمَّا * أَنَّ خَرَجَ النَّاسُ عَامَ عَيْنَيْنِ۔ وَعَيْنَيْنِ جَبَلٌ بِجِيُّهَالِ أُحُدٍ، بَيْنَهُ وَادٍ. خَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ إِلَى الْقِتَالِ، فَلَمَّا اصْطَفُّوا لِلْقِتَالِ خَرَجَ سِبَاعٌ فَقَالَ: هَلْ مِنْ مُبَادِزٍ؟ قَالَ: فَخَرَجَ إِلَيْهِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَقَالَ: يَا سِبَاعُ يَا ابْنَ أُمَّ أَنْمَارٍ مُقَطِّعَةِ الْيُظُوْرِ، أَتُحَادُّ اللَّهَ وَرَيْسُوْلَهُ مُلْكُمَّا ۚ قَالَ: ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهِ فَكَانَ كَأَمْسِ الذَّاهِبِ قَالَ: وَكَمَنْتُ لِحَمْزَةَ تَخْتَ صَخْرَةٍ فَلَمَّا دَنَا مِنْنِي رَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِيْ، فَأَضَعُهَا فِيْ ثُنَّتِهِ حَتَّى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ وَرِكَيْهِ. قَالَ: فَكَانَ ذَاكَ الْعَهْدَ بِهِ، فَلَمَّا رَجَعَ النَّاسُ رَجَعْتُ مَعَهُمْ فَأَقَمْتُ بِمَكَّةً، حَتَّى فَشَا فِيْهَا الْإِسْلَامُ، ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى الطَّائِفِ، فَأَرْسَلُوا إِلَى رَسُوْلِ

اللَّهِ بِالنَّامُ اللَّهِ مِنْ فَقِيلٌ لِن إِنَّهُ وَلا يَهِينُ عَلَى مِن طَالُف فِلا كِيالِ طالف والول ف زمول الله مَا لَيْدَا إِلَا مَا مَن مَا مِن الرفُسُلَ قَالَ ؛ فَخُرَجْتُ مَعَهُمْ وَحُرِينَ قَدِهْتُ وَلَيْ اللَّهِ اللَّهِ مِنْ مِنْ وَإِلَى كَ لَوْكُونَ فَي كِهَا كَهُ اللَّهُ اللَّهُ مِنْ يَرِهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ مَكُمُ أَفَلَمُ وَآنِيْ قَالَ ﴿ زَياوَتَى بَين كَنْ دَان لِيتُمْ مَلَمَانَ مَوْجا وَ اسلام قبول كرين ك ((آنت وَحْشِقُ؟)) قُلْتُ: لَعَمْ. قَالَ: ((أَنْتَ العدتماري تجيلي تمام غلطيال معاف بوجا يَيْل كَ) چنانچ مين بهي ان ك قَتَلُتَ حَمْزَةً؟)) قُلْتُ عَنْ كَانَ مِنَ الْأَمْرِ مَا ﴿ سَاتِهُ وَاللَّهُ مُوالَّهُ جَلِ رسول اللهُ مَلَ يَتَمَا أَوْ مِنَ الْأَمْرِ مَا ﴿ سَاتِهُ وَاللَّهُ مُوالَّهُ جَلِّ رسول اللهُ مَلَ يَتَمَا وَراكُ بِ فَي بَكَغَكَ . قَالَ: ((فَهَلُ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُعَيِّبُ مِعْدِيكِ اللهِ مِعْدِيكِ اللهِ اللهِ اللهِ الله الله الكانام وهِي به المين العرض كيا وَجُهِكَ عَنَّى)). قَالَ: فَخَرَجْتُ ، فَلَمَّا قُبضَ ﴿ كَذِي إِلَى حَضُور مَا لَيْرَامُ مِنْ فَرِيادٍ " كِياتِهِ فَ كِياتُهَا؟ وَلَا كَياتُها؟ وَلَا كَياتُهُمْ مِنْ فَلَكُمْ لِللَّهِ فَيْ إِلَيْنَا لَهُ عَلَيْهُمْ لَا لَهُ مَا لَكُمْ لِللَّهِ فَيْ إِلَيْنَا لَهِ فَيْ فَيْ إِلَيْنَا لَهُ إِلَّهُ فَيْ إِلَيْنَا لَهُ فَيْ كُلِّلُ لَكُمْ لِللَّهُ فَيْ أَمْ لَا لَكُونُ لِللَّهُ فَيْ إِلَيْنَا لَكُونُ لِللَّهُ فَلْكُلِّلُهُ لَلْمُ لَا لَهُ لَكُمْ لِللَّهُ لَهُ لَكُمْ لِللَّهِ لَ رُّسُولُ اللَّهِ مَكُنْكُمُ أَخَرَجَ مُسَيْلِمَةُ أَلْكَذَّابُ إِمِن فَعَرْضَ مِن اللَّهِ مِن اللَّهِ مِن اللهِ مَكُنْكُمُ فَا فَخَرَجَ مُسَيْلِمَةُ أَلْكَذَّابُ المِن فَعَالِم فِي مَعَلَم فَي اللّهِ مِن اللّهِ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهِ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهِ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهِ مِنْ اللّهُ مِنْ الللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ اللّهُ اللّهُ مِنْ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ اللّهُ الللّهُ مِن اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللللّه قُلتُ: لأَخْرُجَنَّ إِلَى مُسَيْلِمَةَ لَعَلَيْ أَقْتُلُهُ ﴿ مِهِ حضور فَ اللهِ فرمانا: ﴿ كَالِمَ اليا كرسكة موك اين صورت محص بي فَأَكَافِيءَ بِحَمْزَةَ قَالَ ﴿ فَخَرَجْتُ مِعَ النَّاسِ ﴾ فَرَكُمَا وَ ؟ كَ انهَوْلُ فَيْ بَيْنَ كِيا كُه يَعْرِ مِن وَمِانَ سِنكُلَّ كِيا يُحِرُّ رَمُولُ ا فَكَانَ مِنْ أَمْرٍهِ مَا كَانَ قَالَ: فَإِذَا رَبُحُلُ فَائِمُ اللَّهُ مَا يُعَالَ مِنْ أَمْرٍهِ مَا كَانَ قَالَ: فَإِذَا رَبُحُلُ فَائِمُ اللَّهُ مَا يُعَالَ مِنْ أَمْرٍهِ مِنَ أَمْرٍهِ مَا كَانَ قَالَ: فَإِذَا رَبُحُلُ فَائِمُ اللَّهُ مَا يُعَالَى مِنْ اللَّهُ مَا يَعْلَى اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ أَمْرٍ وَمِنْ مَا يَعْلَى اللَّهُ مِنْ أَنْهُمْ مِنْ أَمْدُوا لِلللَّهُ مَا اللَّهُ مَا يَعْلَى اللَّهُ مِنْ أَنْ اللَّهُ مُن اللَّهُ مِنْ أَمْدُوا لِلللَّهُ مَا يُعْلَى اللَّهُ مُن اللَّهُ مُن اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِن اللَّهُ مَا يُعْلَقُونُ مُن اللَّهُ مُلَّا مُن اللَّهُ مُن اللَّا مُن اللَّا مُن اللَّالِقُ مُن اللَّهُ مُن اللَّهُ مُن اللَّا مُن اللَّهُ مُن اللَّهُ فِي تُلْمَةِ جِلَادٍ ، كَأَنَّهُ جَمَلُ أَوْرُقُ ثَاثِرُ الرَّأْسِ ، ` التيسلوقي كية جَجِيهُ مسلمة كذاح التي خلاف جنگ من ضرور شركت كرني قَالَ: فَرَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِيْ، فَأَضَعُهَا بَيْنَ ثَدْيَيْهِ الْفِي مِي الْمِي الْمِيلِ الْمِيلِ حَتَّى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنَ عَيْفَيْهِ فَالَّ: وَوَ نَتَبُ لَهُ بِول موسك أنهول في بيان كياكم فير من بكل ال كفاف جنكت ك إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ ٱلْأَنْصَادِ ، فَضَرَّتُهُ مَ إِللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ اللَّهُ اللّ عَلَى مَّامَتِهِ ﴿ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ﴿ فَاللَّهِ مِنْ أَوْلَقُفُونُ إِنْ أَمْ يَيْانَ كِياكُ (ميدان جنك مين) يَنْ في وليكها كم الك في وسيلم) فَأَخْبَرَنِي عَسَلَيْمُانُ * بَيْنَ مُيَسَّارٍ ﴿ أَنَّهُ مُسَمِّعٌ مُ الْكِنَّ وَلَوَارَتَى وَرَادَ عِنَا كَارُ اللهِ عَنْ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَنْ اللّهِ عَنْ اللّهُ عَنْ اللّهِ عَنْ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ اللّهِ عَاللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْ اللّهِ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْلِ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْ عَلَيْلِمُ عَلَيْكُوالِمُ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْلِ اللّهُ عَلَيْ اللّهُ عَلَيْكُوالِمُ اللّهُ عَلَيْلِي اللّهُ عَلْمُ عَل عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمْرًا لِيَقُولُ اللَّهِ عَلَا لَيْنَا اللَّهِ الْمِيْرَةِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ اللّلَّهُ اللَّهُ الللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ الللَّهُ الللَّهُ الللللَّهُ الللَّهُ الللَّهُ اللللَّهُ الللَّاللَّهُ الللَّهُ الللَّهُ الللَّهُ الللَّهُ الللَّهُ اللللللّ عَلَى ظَهْرِ بَيْبَ وَا أَمِيْرَ الْمُوْمِنِيْنَ الْقَوْمِنْيْنَ الْقَتَلَةُ مَكُوالْمَا مِنْ اللَّهُ اللَّ الْعَبْدُ الأَنْسُوَّدُ بِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الل من المرمين كوايك كاعلى المرابعين بالمرابعين كالمرابعين كوايك كاعلى علام (لين الله يول موال الله الله الموالي الموالي الموالي الموالية الموالية

۔ تشویعی: عرب میں مزدون کی طرح عورتون کا بھی ختنہ ہوتا تھا اور جس طرح نمزدوں سے ختنے مزد کیا کر کٹتے تئے ،غورتون کے ختنے عورتیں کیا کرتی تحسیں - بیطریقہ جاہلیت میں بھی دانگی تھا اور اسلام نے آسے ہاتی رکھا کیونکہ ابراہیم عالیتا کی جوبیض سنتیں عربون میں ہاتی روگئی تھی ان میں سے ایک بیتے

الجواح يوم أحد راس في المراب المراب المراب المراب المراب المراب المراب المراب المرابي المرابية المر

غزوات كابيان

رِّجُلِ يَغْتُلُهُ رَّسُولُ اللَّهِ عَلَيْهُمْ فِي سَّبِيلِ اللَّهِ)). تعالیٰ کا غضب اس محض (الى بن خلف) برانتها كى سخت موا ھے اس كے ショ 地域上版シノノニュアがり

[مسلم: ١١٨٨]

٤٠٧٤ عَدَّلَيْنِ مُحَلَّدُ بِنُ مَالِكِ ، قَالَ: حَدَّلَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْأُمُّوِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَن ابْنِ عَبَّاسِ قَالَ: اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ النَّبِيُّ مَا إِنَّهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، اشْتَدُّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ دَمُّوا وَجْهَ نَبِيٍّ اللَّهِ مِ اللَّهِ مِ

<u>ياٽ</u>

باب

خون آلودكرديا تفايه

-(24/4) مم تعتب النعيد في بيان كياء كهام سي يعقوب في بيان كيا، ان سے ابو حازم نے اور انہوں نے سہل بن سعد رفاقت سے سا، ان سے نی کریم منافیز کے (غزوہ احدے موقع پر لکنے والے) زخوں کے متعلق بوچھا گیا۔ توانہوں نے بیان کیا کہ الله کی شم مجھے اچھی طرح یاد ہے ك رسول الله مَثَاثِينِمُ ك زخمول كوكس نے وهو يا تھا اوركون ان يرياني ڈال ر ہاتھااور کس دواہےآ پ کاعلاج کیا گیا۔انہوں نے بیان کیا کہ فاطمہ والتخا رسول الله مَا يَيْزُمُ كى صاحبر ادى خون كو دهور بى تصين على برالنفوا ول سے يانى ۋال رہے تھے۔ جب فاطمہ طالعنا نے ديماك ياني ۋالنے سےخون اورزیادہ نکل رہا ہے تو انہوں نے چٹائی کا ایک مکڑا لے کرجلایا اور پھرا سے زخم پر چیکا دیا جس سے خون آنا بند ہو گیا۔ اس دن رسول الله ماليوم كے آ مے کے دندان مبارک شہید ہوئے متے حضور مُالْفَیْم کا چرو مبارک بھی زخى ہو كيا تھااورخودسر مبارك پرٹوٹ كئ تھى۔

(٢٠٤٨) مجھ عصافلد بن مالك في بيان كيا، كما بم عد يكي بن سعيد

اموی نے بیان کیا، کہاہم سے ابن جریج نے بیان کیا،ان سے عروبن دینار

نے بیان کیا، ان سے عکرمہ نے اور ان سے عبداللہ بن عباس والفنان ا

بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کا اس مخص پر انتہائی غضب نازل ہوا جے اللہ کے

نی مَنَافِیْظُ نے قُل کیا تھا۔ الله تعالیٰ کا انتہائی غضب اس قوم پر نازل ہوا

جنہوں نے اللہ کے نبی مُثَاثِیْزُم کے چبرۂ مبارک کو (غزوۂ احد کے موقع) پر

(٢ ٢ مه) مجه عمرو بن على في بيان كيا، كهاجم سيدابوعاصم في بيان كيا، كها ہم سے ابن جرت نے بيان كيا، ان سے عمرو بن دينار نے ، ان سے عكرمدني اوران سے عبدالله بن عباس بالخانات بيان كيا كمالله تعالى كا انتهائی غضب ال مخفص برنازل مواجه الله کے نبی فیل کیا تھا۔ الله تعالی كا انتهاكي غضب ال مخص ير نازل مواجس في (يعنى عبداللد بن تميد في

٤٠٧٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ، عَنْ أَبِي حَازِم، أَنَّهُ سَدِعَ سَهْلَ ابْنَ سَعْدِ، ؛ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحَ رَسُوْلِ اللَّهِ مُشْخَةً فَقَالَ: أَمَا وَاللَّهِ! إِنِّي لَأَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُولِ اللَّهِ طَلَّكُمْ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَبِمَا دُوْوِيَ قَالَ: كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللَّهِ كُلُّكُمَّ تَغْسِلُهُ وَعَلِيٌّ يَسْكُبُ الْمَاءَ بِالْمِجَنِّ، فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيْدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةً مِنْ حَصِيْرٍ، فَأَخْرَقَتْهَا وَٱلصَّقَتْهَا فَاسْتَمْسَكَ اللَّمُ، وَكُسِرَتْ رَبَّاعِيُّتُهُ يَوْمَنِذِ، وَجُرحٌ وَجُهُهُ، وَكُسِرَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ. [راجع: ٢٤٣]

٤٠٧٦ عَـ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةً، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، ِ قَالَ: اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ

قَتَلَهُ نَبِيٌّ، وَاشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ

دُمَّى وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ مَلْ كُمَّ إِراجِع: ٤٠٧٤ لعنة الدُّعليه) رسول الله مَنْ الْيَرْمُ كَ جِبرهُ مبارك كوخون آلودكيا تها-

قت وي ال جملة القاوية يل بنك احد كا انتيال خطرناك مبلودكملا إلى بهاجه وميكدر عول كريم مَنْ النَّيْز كا جروم بارك زخى موا-آب كا مكل جار واند فيهد موعة جس سية بوانها أل تكليف مول يد يوركت كرف والا ايك كالمرعبدالله من ألميد تفاجس برقيا مست بك الله كالعن اول مول ر ہے۔ اس جنگ میں دوسرا حادث بیہ ہوا کہ خودرسول اگرم مظافیا م کے وست مبارک سے الی بن طلف مکد کامشہور کا فر مارا گیا۔ حال الکدآپ اسے وست مبارک ہے کی کو مار نانبیں جا ہتے تھے مگریدالی بن خلف کی انتہائی بدیختی کی دلیل ہے کدوہ خود نمی کریم مظافیظ کے ہاتھ سے جہنم رسید ہوا۔

ىَاتْ: ﴿ أَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ ﴾.

إلَّ عمران: ١٧٢]

٧٧٠ ٤ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ؛ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَّةً، عَنْ مِشَامٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةً: ﴿ الَّذِينَ اسْتَجَابُوْا لِلَّهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقُرْحُ لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقُوا أَجْرٌ

عَظِيْمٌ﴾ قَالَتْ لِعُرْوَةَ: يَا ابْنَ أُخْتِي كَانَ أَبُوكَ مِنْهُمُ: الزُّبَيْرُ وَأَبُوْ بَكْنٍ، لِمَّا أَصَابَ رَسُولَ اللَّهِ مُعْتَكُمْ مَا أَصَابَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَانْصَرَفَ عَنْهُ الْمُشْرِكُوْنَ خَافَ أَنْ يَرْجِعُوْا فَقَالَ: ((مَنْ يَذْهَبُ فِي إِثْرِهِمُ)). فَانْتَذَبَ مِنْهُمْ سَبْعُوْنَ رَجُلًا، قَالَ: كَانَ فِيْهِمْ أَبُوْ

بَكُر وَالزُّبَيْرُ.

باب: (ارشادِ بارى تعالى:)

"و ولوگ جنہوں نے اللہ اوراس کے رسول کی آ واز کوعملاً قبول کیا" (ایعن ارشاد نبوی منابینا کی عمیل کے لیے فوراتیار ہو محتے)

(۷۵-۹) بم مع محد نے بیان کیا، کہا ہم سے ابومعاوید نے بیان کیا، ان ے ہشام نے بیان کیا،ان ہےان کے والد نے اوران ہے عائشہ رہائیں نے کہ (آیت) " وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی آواز پر لبیک کہااس کے بعد کے انہیں زخم پہنچا۔ان میں سے جن لوگوں نے نیکی کی اور مقی بے ان کے لیے بہت برااجرہے۔ 'انہوں نے عروہ سے اس آیت كمتعلق كها: ميرب بهانج! تمهارب والد زبير يلافن اور (نانا) ابو بر بالنفظ بھی انہیں میں سے تھے۔احدی الاائی میں رسول الله مالنظم کو کچھ تکلیف پہنچی بھی جب وہ پنچی اور مشرکین واپس جانے گلے تو

آنخضرت مَا لَيْنَا كُواس كاخطره بواكهيں وہ مجرلوث كرحمله نه كريں اس لي وقت فراني الما يهم اكرن كون كون عاكس مر "اى وقت سر صحابہ وی فیا تیار ہو مسئے راوی نے بیان کیا کہ ابو بکر بالافظ اورز میر والفظ

تشويج: يتعاقب جنك احدب خاتمه براس لئے كيا كيا كيا كم شركين بدنة جميس كدا حد ك نقصان نے مسلمانوں كوند حال كرويا ب اورا كران پر دوبار وحمله کیا حمیا تو دو کامیاب ہوجا کمیں مے مسلمانوں نے ثابت کرد کھایا کدو واحد کے تقییم نقصانات کے بعد بھی کفار سے مقابلہ کے لئے ہمدتن تیار ہیں مسلمانوں کی تاریخ کے ہردور میں میں شان رہی کہ حوادث سے مایوس موکر میدان سے نہیں ہے بلکہ حالات کا استقلال سے مقابلہ کیا اور آخر کامیابی ان بی کولی -آج مجی ونیائے اسلام کا یہی حال ہے محر ایوی کفر ہے۔

باب: جن مسلمانوں نے غزوہ احد میں شہادت

ياني ان كابيان

ان بي مين حزوبن عبدالمطلب، ابوحذيفه اليمان، انس بن نضر اورمصعب

بَابُ مَنْ قَتِلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهُمْ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَالْيَمَانُ وَأَنْسُ كِتَابُ الْمُعَادِينِ ____ فِرُواشًا مِنْ الْمُعَادِينِ ___ فِرُواشًا مِنْ الْمُعَادِينِ فِي الْمُعَادِينِ فِي

ومن من وسير المدس الله و ١٠٠١ من ١٠٠١ من الله المالية ڮٛۏٛ؆ڹٚۯؙ؆ۼٙڸؚڲؙؙؖٵٚڡٞٲڶ؛ حِّدَّتَنَا ﴿٨٤٤،٣٩) ثِم طِيع المرورِ (فَ عَلِيَ الْفَيْ اللِّيلِ كَيَا أَكْمِهَا بِم حُدِّدَ تَنِينَ أَبِنَ أَرْعَنْ أَرْعَنْ أَنْ بَيْنَ كَيا مُهَاكَه بَحَةِ تَ مِيرَكُ وَالذُّلْ فَيْ فِي الْأَلْ قَتَّادُةُ أَنْ قَالَ أَمَا يَعْلُمُ أَجِيًا مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَّبِ * أَكُرِّبُ كَعْمَام قَالُكِ بْنِ لُولَى قبَيْد انْضَارَ كَمْ فَاكْلِو بْنَ أَنْ عَرَّبُ مَا تَعْلُمُ وَتَهُاكُو أَكْثَرَ شَهِيدًا أَعَزُ يُومُ الْقِيَامَةِ مِنَ الْأَيْصَارِ. ﴿ وَأَصَلَ مِنْ مُرْمَا مُنْ الْمُصَارِدِهِ الْ قَالَ قَتَادَةً: وَحَدَّثَنَا أَنْسُ بْنُ كُمَالِكُ أَنَّهُ قُلِلٌ الثَّيَامَكَ الثَّالَ الثَّالَ الثَّالَ الثَّ مِنْهُمْ يُونِمَ مُأْلِحَلِ السَّنْفُولَ فَمَ مُونَيْوَمَ مِنْوِ مَعُونَةَ إِنِهِ الكَ الكَالْفُونَ فَيْ بَمْ س بيان كيا كَوْزُوهُ الْوَلَا فَمُوا وَيَعْلَى الْمُعْلَا وَمُعْلَى الْمُؤْلِقُونَ فَيْ مِنْ اللَّهِ اللَّهُ الْمُؤْلِقُونَ فَيْ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ اللّ سَبْعُونَ ، وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ شَتَنْغُوْنَ أَ قَالَ : وَكَانَ لَهُ رَصْهَا لَهُ مَوْنَدَ كَ عُادَثَ مِن ابن الكسر آوى شهيد موس اور بِمُوُّ الْمَغُونَةَ وَعَلَى عَلَيْ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ اللَّ وَيَّنُونُهُ ﴿ الْمِينَامَةِ سَعَلَىٰ ﴿ عَهٰذِ اللَّهِ مِنْ الْمُحَدِّ مِيوانَمَ وَمَعُونَهُ كَاواقَطُرَ مُولَ اللَّهُ مِنْ أَيْنِيَّا كَ رَمَا خَلِيلًا مِينَ الْمِنْ أَنْ الْمِنْ اللَّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللّلِيلِي مُنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِن مُسْنَلِقَةً الْكَاتَّانِ بِاللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ والمُن اللهُ ا مت كفارت ان كوشنهد كرفة الدهائ ألم عبدية مين ال كالنبيل آرى الناورة من دال احاذيث مين بحن أبحوان كوالف بذكور مين القريب المنطقة ٩٧١ الله الحدَّ مُنَّا تُقَيِّدُهُ فِي السَّحِيْدِ، قَالَ الشَّحَدَّ مَنَا فَ (٩٤ مِنْ) آلم كَيْ تَعِيد بن المعيد النَّا بيان كنيا، كما أنم في ليك في نياك إليا أ اللَّيْكَ اللَّهُ عَنَّا ابْنُ شِلِهَا أَبِ فَا يَعْنَبِهِ أَلَوْ حَمَن لا مِانَ إِلَيْ أَبِهَا فِي مِن اللَّ اللَّهِ اللّ ابَّن مُحْمَعُ بِنِ سَمَالِكِ، أَنَّ كُبابِر مِبَّنَ عَبْدِة اللَّهِ مِنْ أَيْنَنَ عِلِيدِ اللَّهِ مِنْ أَيْنَنَ عِلِيدِ اللَّهِ مِنْ أَيْنَنَ عِلِيدِ اللَّهِ مِنْ أَيْنَانَ عِلِيدِ اللَّهِ مِنْ أَيْنَانَ عِلِيدِ اللَّهِ مِنْ أَيْنَانَ عِلِيدِ اللَّهِ مِنْ أَيْنَانَ عِلِيدِ اللَّهِ مِنْ أَيْنِيلُ اللهِ مِنْ أَيْنِ اللَّهِ مِنْ أَيْنِيلُ عَلِيدِ اللَّهِ مِنْ أَيْنِيلُ اللهِ مِنْ أَيْنِ اللهِ مِنْ أَيْنِ اللهِ مِنْ أَيْنِ اللهِ مِنْ أَيْنِ اللهِ مِنْ أَنْ أَنْهُ مِنْ اللهِ مِنْ أَيْنِ اللهِ مِنْ أَنْ أَنْهِ مِنْ أَنْ أَنْهُ مِنْ اللهِ مِنْ أَنْهِ مِنْ أَنْهِ مِنْ أَنْ اللهِ مِنْ أَيْنِ اللّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ أَنْهُ اللّهِ مِنْ أَنْهِ مِنْ اللّهِ مِنْ أَنْهُ اللّهِ مِنْ أَنْهِ مِنْ اللّهِ مِنْ أَنْهِ مِنْ أَنْهُ اللّهِ مِنْ أَنْهِ مِنْ أَنْهُ مِنْ مِنْ أَنْهِ مِنْ أَنْهُ مِنْ أَنْهُ مِنْ أَنْ أَنْهِ مِنْ أَنْهِ مِنْ أَنْهُ مِنْ أَنْهُ مِنْ أَنْهِ مِنْ أَنِي مِنْ أَنْهِ مِنْ أَنْمِ مِنْ أَنْهِ مِنْ أَنْهُ مِنْ مِنْ أَنْهِ مِنْ أَنْهِ مِنْ أَنْهِ مِنْ أَنْهِ مِنْ أَنْهِ مِنْ مِنْ أَنْهِ مِنْ أَنْ أُخْبَرُهُ أَنَّ كَرَشُوْلَ - اللَّهُ مِلْ لَكُمْ الْمَا لَهُ الْمَا لَمُ الْمَا لَمُ الْمَالِمُ اللهِ الرِّجُولَيْنَ مِن قَفِلَتْ أَخُذِ فِي مُنْوَحِ وَالْجَوْلُ وُمَم لَ يَقْرَأَ فِي كَاعِالْمَ سَكِ عَنْ يادَ وَيُونَ الْجَ ؟ كَافِف كَيْ الْمِنْ الْمُنْ وَالْمَارُهُ يَقُونُ أَنْ ﴿ ((أَيُّهُمُ أَكُنُوا أَخَذًا أَلِلْقُونَ أَنَ) الم فَإِذَا عَلَى اللَّهُ اللَّهِ فَا قَالَ اللَّهُ اللَّهِ فَا اللَّهُ اللَّهِ فَا اللَّهُ اللَّهِ فَا اللَّهُ اللَّهُ وَأَنَّ اللَّهُ فَا اللّلَهُ فَا اللَّهُ فَاللَّهُ فَاللَّهُ فَا اللَّهُ فَاللَّهُ فَاللَّهُ فَاللَّهُ فَا اللَّهُ فَاللَّهُ فَاللَّاللَّهُ فَا اللَّهُ لَا اللَّهُ فَا اللَّهُ فَاللَّهُ فَاللَّاللَّ اللّ شِيْرَ لَهُ إِلَى أَحْدِ، قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ الصَّافِرَةِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ اللّ وَّقَالَ: ﴿ (أَنَا صَلِهِنَكُ عَلَيْ عَلَيْ عَلَيْ عَلَيْ عَلَيْ عَلَيْ الْفِيَّامَّةِ فَي إِنْ الْمَنْ الْمُؤنون سِيْكُ ذَلْ كَرَائِنَا صَلِهِ الْمَالُونُون سِيْكُ ذَلْ كَرَائِنَا صَلَهُ الْمَالُونُون سِيْكُ أَوْلَ يناك سابي شان واق كدهوا و ش مسته ماليال وو كر ميدا ع- وَقِالَ أَبُو الْوَلِيْدِ عَنْ شُعْبَةً، عَن (٢٠٨٠) أورابُوالْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةً، عَن (٢٠٨٠) أورابُوالْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةً، عَن انن المُنْكَدِرِم قَالَ: المَوْغَنْ جَابِرُه اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ الل لَمَّا قُتِلَ أَبِي جَعَلْتُ أَبْكِي وَأَكْشِفُ النَّوْبَ إِي إِيرَالْيَدِ وَالنَّالِي اللَّهِ النَّهِ وَالنَّالِ اللَّهِ النَّالِي اللَّهِ النَّهِ وَالنَّالِي اللَّهِ النَّهِ النَّهِ النَّالِي اللَّهِ النَّهِ النَّهِ النَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّ عَنْ وَجْعِهِ بَهُ وَفَجَعِنَالُ وَأَطْمِينَا البَّلِيِّ عِلْكُمُ أَلِهِ وَسَ كِيرُل مِنْ إِنْ صِحاب بحض أَنْ كَتَّ يَتِفِيكُن رِيولُ الله مَا يُؤْمَ فِي مِنْ الْمُعَالِّينَ مِنْ اللّهِ مَا يُؤَمِّ فِي مِنْ اللّهِ مَا يُؤَمِّ فِي مِنْ اللّهِ مَا يُؤمِّ فِي اللّهِ مَا يُؤمِّ لِي إِذِي إِنْ اللّهِ مَا يُؤمِّ لَهِ مِنْ اللّهِ مَا يُؤمِّ لِي إِذِي إِنْ اللّهِ مَا يُؤمِّ لِي إِنْ اللّهِ مَا يُؤمِّ لِي اللّهِ مَا يُعْلَقُونِ اللّهِ مَا يُعْلَقُونُ اللّهِ مَا يُعْلَقُونُ اللّهِ مَا يُعْلِيلُ اللّهِ مَا يُعْلَقُ اللّهِ مَا يُعْلَقُونُ اللّهِ مَا يُعْلِقُونُ اللّهِ مِنْ اللّهِ مَا يُعْلِقُونُ اللّهِ مَا يُعْلِقُونُ اللّهِ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللّهِ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهِ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهِ مِنْ الللّهُ مِنْ اللّهِ مِنْ الللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مِنْ ال

تشوج: جنگ احد کے شہیدوں کے فضائل ومنا قب کا کیا کہناہے، یہ اسلام کے وہ نامور فرزند ہیں جنہوں نے اپنے خون سے تجراسلام کو پروان چڑھایا۔اسلامی تاریخ بیامت تک ان برناز ال رہے گی۔ان میں سے دودوکو ملا کرا یک آبر میں فن کیا گیا۔

ع حاجت نہیں ہے تیرے شہیدوں کو عشل کی

ان کوبغیر کفن دفن کیا گیا تا که قیامت کے دن میرمجت اللی کے کشتگان اس حالت میں عدالمت عالیہ میں حاضر ہول سے ہے۔

بناكر دند خوش رسمے بخاك و خون غلطيدن _ خدا رحمت كنداين عاشقان پاك طينت را

میں انتہائی خوثی محسوں کرتا ہوں کہ مجھ کو عمر عزیز میں تین مرتبدان شہدا کے شیخ شہیداں پر دعائے مسنونہ پڑھنے کے لئے حاضری کا موقع ملا۔ ہر حاضری پرواقعات ماضی یا دکر کے دل مجرآیا اور آج بھی جبکہ بیسطریں کھ دہا ہوں آ تھوں سے آنسوؤں کا سیلاب رواں ہے۔اللہ پاک قیامت کے دن ان قطروں کو گنا ہوں کی تاردوز خرجھانے کے لئے دریاؤں کا درجہ عطافر مائے۔وما ذالك علی اللہ بعزیز۔

(۱۸۰٪) ہم سے تحد بن علاء نے بیان کیا، کہا ہم سے ابواسامہ نے بیان کیا،
ان سے بزید بن عبداللہ بن افی بردہ نے ، ان سے ان کے دادا ابو بردہ نے اور
ان سے ابوموی اشعری ڈائٹو ئے کہ نی کریم مٹائٹو ئے نے فرمایا: 'میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو ہلایا اور اس سے اس کی دھار ٹوٹ گئی۔ اس
کی تجیر مسلمانوں کی اس نقصان کی شکل میں ظاہر ہوئی جوغر وہ احد میں اٹھانا
پڑاتھا۔ پھر میں نے دوبارہ اس تلوار کو ہلایا تو پھر وہ اس سے بھی زیادہ عمدہ ہوگئی
جیسی پہلے تھی ، اس کی تجیر اللہ تعالی نے فتح اور مسلمانوں کے پھراز سرنوا جماع کی صورت میں ظاہر کی۔ میں نے اس خواب میں آیک گائے دیکھی تھی (جو
کی صورت میں ظاہر کی۔ میں نے اس خواب میں آیک گائے دیکھی تھی (جو
درج ہوری تھی) اور اللہ تعالی کے کام خیر و برکت لئے ہوئے ہوئے ہیں۔ اس
کی تجیر وہ مسلمان میں (جو) احد کی لڑائی میں (شہید ہوئے)۔''

2.٨١ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةً، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةً، عَنْ أَبِي بُرْدَةً، عَنْ أَبِي مُوْسَى أُرَى عَنِ النَّبِيِّ مُلْكَامً قَالَ: ((رَأَيْتُ مُوْسَى أُرَى عَنِ النَّبِيِّ مُلْكَامً قَالَةً عَالَ: ((رَأَيْتُ فَيْ رُونَيَ اللَّهُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمُ أُحُدٍ، ثُمَّ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمُ أُحُدٍ، ثُمَّ مَا كَانَ، فَإِذَا هُوَ مَا جُورَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ، فَإِذَا هُو مَا جُاءً بِهِ اللَّهُ مِنَ الْفُتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَرَأَيْتُ وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا وَاللَّهُ خَيْرٌ، فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا وَاللَّهُ خَيْرٌ، فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا وَاللَّهُ خَيْرٌ، فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا وَاللَّهُ خَيْرٌ، فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمُ أُحُدٍ)). [راجع: ٢٦٢٢]

تشوج : بظاہر جنگ احد کا حادثہ بہت تھین تھا گر بفضلہ تعالی بعد میں مسلمان جلد ہی سنجل گئے اور اسلامی طاقت پھرمجتع ہوگئ ۔ اور احد کا حادثہ مسلمانوں کی آئیدہ زندگی کے لئے نفع بخش ثابت ہوا۔ احد کے علم برداران خفرت خالداور حضرت ابوسفیان ڈکٹٹٹ جیسے حضرات داخل اسلام ہوگئے ۔ بچ ہے : ﴿ وَ اللّٰهُ مُنِیّمٌ نُوْدِ وَ وَلَوْ تَحِرِهَ الْمُحْفِرُوْنَ ﴾ (77/ الصف : ٨)

٤٠٨٢ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهُ مُنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيْقٍ، وَهُنَّ مَعْ النَّبِيِّ اللَّعْمَشُ، عَنْ شَقِيْقٍ، عَنْ خَبَّابٍ قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ اللَّهُمَّ

 370/5

اس سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کرنا تھا۔ ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پرثو اب دیتا۔ اب بعض لوگ تو وہ سے جواللہ سے جا ملے اور (دنیا میں) انہوں نے اپنا کوئی ثو اب نہیں دیکھا۔ مصعب بن عمیر رڈائٹو کھی انہی میں سے تھے۔ غز وہ احد میں انہوں نے شہادت پائی اور ایک بھی انہی میں سے تھے۔ غز وہ احد میں انہوں نے شہادت پائی اور ایک چی انہوں نے تہاں چاور سے (گفن دیتے چاور کے سوااور کوئی چیز انہوں نے تبین چھوڑی۔ اس چاور سے (گفن دیتے تو سر کھیاتے تو سر کھیا دواور پاؤں کھل جاتا تھا۔ نبی سُلُ ﷺ نے نہم سے فرمایا: ''چاور سے سرچھیا دواور پاؤں پراذخر گھاس کھل جاتا تھا۔ نبی سُلُ اللہ دو۔'' یا آپ نے یوں فرمایا: ''ان کے پیروں پراذخر گھاس جنہیں ان کے اور ہم میں بعض وہ ہیں دانے دوس سے خوب دال دو۔'' (دونوں جملوں کا مطلب ایک ہی ہے) اور ہم میں بعض وہ ہیں جنہیں ان کے اس میں ہے۔

وَنَحْنُ نَبْتَغِيْ وَجْهَ اللّهِ، فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللّهِ، فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللّهِ، فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى مَضَى أَوْ ذَهَبَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، كَانَ مِنْهُمْ مُصْعَبُ ابْنُ عُمَيْرِ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدِ، فَلَمْ يَتْرُكُ إِلّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلاَهُ، وَإِذَا غُطِّي بِهَا رِجْلاَهُ خَرَجَ رَأْسُهُ، قَالَ لَنَا وَإِذَا غُطِّي بِهَا رِجْلاَهُ خَرَجَ رَأْسُهُ، وَاجْعَلُوا النَّبِي عَلَى إِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْجِرِ)). أَوْ قَالَ: ((أَلْقُوا عَلَى رَجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْجِرِ)). أَوْ قَالَ: ((أَلْقُوا عَلَى رَجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْجِرِ)). وَمِنَا مَنْ أَيْنَعَتْ عَلَى رَجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْجِرِ)). وَمِنَا مَنْ أَيْنَعَتْ لَكُ ثَمَرَتُهُ فَهُو يَهْذِبُهَا. [راجع: ١٢٧٦]

فائده الهاري بين _

تشریع: فائدہ اٹھانے والے وہ صحابہ کرام بھ گائی جو بعد میں اقطار ارض کے وارث ہو کروہاں کے تاج و تخت کے مالک ہوئے اور اللہ نے ان کوونیا میں بھی خوب ویآ اور آخرت میں بھی اج عظیم کے حق دار ہوئے اور جولوگ پہلے ہی شہید ہو گئے ۔ان کا سارا تو اب آخرت کے لئے جمع ہوا۔ دنیا میں انہوں نے اسلامی ترقی کا دور نہیں ویکھا۔ان ہی میں حظرت مصعب بن عمیر بھائے جمع ہواں اسلام کے سے فدائی بھی تھے جن کا ذکر یہاں کیا گیا ہے۔ بیقریش نوجوان اسلام کا اج عظیم حاصل فر مارہے تھے ان کے تعصیلی مار بار مطالعہ کے قابل ہیں جو کسی دور می کیا تنصیل سے لکھے گئے ہیں۔

بَابُ:أُحُدُ يُحِبُّنا

باب: ارشاد نبوی منافیدم که احد پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے '

عباس بن سہل نے راوی ابومید سے نبی کریم مَثَلَیْظُم کا پیارشادروایت کیاہے۔

(٣٠٨٣) مم عبدالله بن يوسف تنسى في بيان كيا، كها بم كوامام ما لك في خبر دى، أنهيس مطلب كے غلام عمرو بن الى عمرو في اور آنبيس الس بن ما لك ولائي في في في كو (خيبر سے وائيس موت موسك)

قَالَهُ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ مُلْكِنَّةً.

أَمْنِ عَلَى اللَّهِ عَنْ قَالَ: أَخْبَرَنِي اللَّهِ عَنْ قَتَادَةً، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَمِّي عَنْ قَتَادَةً، قَالَ سَمِعْتُ أَيْنِ ، عَنْ قَتَادَةً، قَالَ سَمِعْتُ أَنْسِا أَنَّ النَّبِي عَلِيْكُمْ قَالَ: ((هَلَدًا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ)). [راجع: ٣٧١] [مسلم: ٣٣٧٧، ٣٣٧٧] وَنُحِبُّهُ) . [راجع: ٣٤١] [مسلم: ٤٠٨٤ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبِرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ عَمْرو، مَوْلَى الْمُطْلِب عَنْ عَمْرو، مَوْلَى الْمُطْلِب عَنْ أَنْسِ بْنِ مَالِكِ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ عَنْ رَسُوْلَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ عَنْ وَسُوْلَ اللَّهِ عَلْمَ اللَّهِ عَلْمَ عَنْ وَسُوْلَ اللَّهِ عَلْمَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ عَنْ وَسُوْلَ اللَّهِ عَلْمَ اللَّهِ عَلْمَ اللَّهِ عَلْمُ اللَّهِ عَلْمُ اللَّهِ عَنْ عَمْرو وَاللَّهُ اللَّهِ عَلْمَ اللَّهِ عَلْمُ اللَّهُ عَنْ اللَّهِ عَلْمَ اللَّهُ اللَّهِ عَنْ الْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلْمَ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَنْ عَنْ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّه

احد پہاڑ دکھائی دیا تو آپ نے فربایا: 'نیہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔اے اللہ! ابراہیم عَلَیْلِا نے مکہ کو حرمت والاشہر قرار دیا تھا اور میں ان دو پھر یلے میدانوں کے درمیان علاقے (مدینہ منورہ) کو حرمت والاشہر قرار دیتا ہوں۔'' طَلَعَ لَهُ أُحُدُ فَقَالَ: ((هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّيُ حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا)). [راجع: ٣٧١]

تشوجے: رسول کریم مَثَاثِیْنِمُ نے ہجرت کے بعد مدینه منورہ کوا پناایباوطن قرارد ہے لیا تھا کہ اس کی محبت آپ کے ہررگ دیے میں جاگزیں ہوگئ تھی۔ وہاں کی ہر چیز سے محبت کا ہونا آپ کا فطری تقاضا بن گیا تھا۔ اس بنا پر پہاڑا احدے بھی آپ کو محبت تھی جس کا یہاں اظہار فرمایا۔ ورشیس مدینه منورہ سے الفت و محبت ہر مسلمان کو لی ہے۔ حدیث سے مدینه منورہ کاشل مکہ ترام ہونا بھی ثابت ہوا۔ گربعض لوگ حرمت مدینہ کے قائل نہیں ہیں اور وہ الی اصادیث کی مختلف تا ویل کردیتے ہیں، جوجے نہیں۔ مدینہ بھی اب ہر مسلمان کو بار باراس مقدس شہر میں ماضری کی سعادت عطافر مائے۔ آرمین

2.40 - حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، قَالَ:
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ،
عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ، أَنَّ النَّبِيَ صَلَّحَةً
خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْل أُحُدِ صَلَاتَهُ
عَلَى الْمَثِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ:
((إنِّيُ فَرَطُ لَكُمْ، وَأَنَا شَهِيْدٌ، عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي لَأَنَّ شَهِيْدٌ، عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي لَأَنَّ شَهِيْدٌ، عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي لَأَنْ شَهِيْدٌ، عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي لَأَنْ شَهِيْدٌ، عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا مَقَاتِيْحَ اللَّرْضِ مَقَاتِيْحَ اللَّرْضِ مَقَاتِيْحَ اللَّرْضِ وَإِنِّي الْأَرْضِ مَقَاتِيْحَ اللَّرْضِ لَوْالِي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا فَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيْهَا)). [راجع: ١٣٤٤]

(۱۹۸۵) جھے ہے عروبین خالد نے بیان کیا، کہا ہم سے لیٹ بن سعد نے بیان کیا، ان سے بزید بن افی حبیب نے، ان سے ابوالخیر نے اور ان سے عقبہ بن عامر دلالٹی نے کہ نمی کریم میں لیے ایک دن باہر تشریف لائے اور شہدائے احد پر نماز جنازہ اوا کی، جیسے سردوں پراوا کی جاتی ہے۔ چرآ پ حنبر پرتشریف لائے اور فر مایا: ''میں تمہارے آ گے جاول گا، میں تمہارے حق میں گواہ رہوں گا، میں اب بھی اپنے حوش (کوثر) کو دیکھ رہا ہوں۔ جھے دنیا کے خزانوں کی کنجی عطافر مائی گئی ہے یا (آ پ نے یوں فر مایا مفاتیح الارض) یعنی زمین کی تنجیاں دی گئی ہیں۔ (دونوں جملوں کا مطلب ایک الارض) یعنی زمین کی تنجیاں دی گئی ہیں۔ (دونوں جملوں کا مطلب ایک میں ہیں ہے نموں کرنے لگو گے بلکہ بجھے اس کا ڈررہے کہ تم ونیا کے لیے میرے بعد شرک کرنے لگو گے بلکہ بجھے اس کا ڈررہے کہ تم ونیا کے لیے میرے بعد شرک کرنے لگو گے بلکہ بجھے اس کا ڈررہے کہ تم ونیا کے لیے میں کرنے لگو گے۔''

تشوج: روایات میں کسی نہ کی طرح سے احد پہاڑ کا ذکر ہے۔ باب سے یہی وجِ مطابقت ہے۔ رسول کریم مَنَّ الْحَیْمَ نے مکہ سے آنے کے بعد مدینہ منورہ کو اپنا واکی وطن قرارو سے لیا تھا اور آس شہر سے آپ کو اس قدر مجت ہوگئ تھی کہ یہاں کا ذرہ ذرہ آپ کو مجوب تھا۔ اس محبت سے احد پہاڑ سے بھی محبت ایک فطری چیز تھی۔ آج بھی پیشر برمسلمان کے لئے جتنا پیارا ہے وہ ہرمسلمان جا ستا ہے۔ حدیث سے قبرستان میں جا کر دوبارہ نماز جنازہ پڑھنا بھی تابت ہوا۔ بعض لوگ آئتے ہیں کہ نماز سے یہاں دعائے مغفرت مراو ہے۔ مگر ظاہر حدیث کے الفاظ ان تاویلات کے ظلف ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

باب:غزوهٔ رجیع کابیان

وَدِعْلِ وَذَكُوانَ وَبِنُو مَعُونَةً وَحَدِيْثِ اور على وذكوان اور برَ معونه كغزوه كابيان اورعفل اورقاره كاقصداور عَضَلْ وَالْقَارَةِ وَعَاصِمٍ بْنِ ثَابِتِ وَخُبَيْبٍ عاصم بن ثابت اور حبيب اور ان كے ساتھيوں كاقصد ابن اسحاق نے

بَابُ غَزُوَةِ الرَّحِيْعِ

وَأَصْحَابِهِ. قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بيان كيا كهم سے عاصم بن عمر نے بيان كيا كه غزوهُ رَبْج غزوهُ احدے بعد ابْنُ عُمَرَ: أَنَّهَا بَعْدَ أُحُدِ.

تشوجے: رجیج ایک مقام کانام ہے۔ نہ میل کی بستیوں میں سے میغز وہ صفر معلی جنگ احد کے بعد ہوا تھا۔ بر معونہ اورعسفان کے درمیان ایک مقام ہے وہاں قاری صحابہ کورعل اور ذکوان قبائل نے دھو کہ سے شہید کرویا تھا۔عضل اور قارہ بھی عرب کے دوقبائل کے نام ہیں۔ان کا قصہ غزوہ رجیع میں ہوا۔

(۲۰۸۲) مجھے سے ابراہیم بن مویٰ نے بیان کیا، کہا ہم کو ہشام بن پوسف نے خردی، انہیں معمر بن راشد نے، انہیں زہری نے، انہیں عرو بن ابی سفیان تقفی نے اوران سے ابو ہر رہ والٹنائے نے بیان کیا کہ نبی کریم مظافیاً نے جاسوی کے لئے ایک جماعت (مکہ، قریش کی خبرلانے کے لئے) تجيجي اوراس كاامير عاصم بن ثابت والثنة كوبنايا، جوعاصم بن عمر بن خطاب کے نانا ہیں۔ بیہ جماعت روانہ جو کی اور جب عسفان اور مکہ کے درمیان پیچی تو قبیلہ ہذیل کے ایک قبیلے کو جے بنولیان کہا جاتا تھا،ان کاعلم ہوگیا اور قبلہ كے تقريباً سوتيرا ندازول نے آن كا پيچھا كيا أوران كے نشانات قدم كوتلاش كرتے موے علے- آخراك الى جگدى بيخ ميں كامياب موكت جہال صحابہ کی اس جماعت نے بڑاؤ کیا تھا۔ قبیلہ والوں نے کہا کہ بیتو بیٹر ب کی تھجور (کی مختصل ہے) اب انہوں نے چھر تلاش شروع کی اور صحابہ کو پالیا۔ عاصم والنين اور ان کے ساتھیوں نے جب بیصورت حال دیکھی تو صحابہ ٹی اُٹیٹر کی اس جماعت نے ایک ٹیلے پرچڑھ کر پناہ لی۔ قبیلہ والوں نے وہاں پہنچ کرٹیلہ کواپ تھیرے میں لے لیا اور صحابہ رفتانی کے کہا کہ ہم تتہبیں یقین دلاتے ہیں اورعہد کرتے ہیں کہ اگرتم نے ہتھیارڈال دیئے تو ہم تم ہے سی کو بھی قتل نہیں کریں۔اس پر عاصم واللیو بولے میں تو کسی کا فرکی حفاظت وامن میں این کو کسی صورت میں بھی نہیں دے سکتا۔اے اللہ! ہارے ساتھ پیش آنے والے حالات کی خبرایے نبی کو پہنچادے۔ چنانچہ ان صحاب رفی النظر نے ان سے قبال کیا اور عاصم اپنے چھ ساتھوں کے ساتھ ان کے تیروں سے شہید ہو گئے۔خبیب، زید اور ایک اور صحابی ان حک حملوں سے ابھی محفوظ تھے۔قبیلہ والوں نے چرحفاظت وامان کا یقین دلایا۔ بید حضرات ان کی یقین دہانی پراتر آئے۔ پھر قبیلہ والوں نے انہیں

٨٠١٦ ع حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ مَثْلُكُمُ أَ سَرِيَّةً عَيْنًا، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ ـوَهُوَ جَدُّ عَاصِمٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَانْطَلَقُوْا حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ غُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا لِحَيِّ مِنْ هُذَيْلٍ، يُقَالُ لَهُمْ: بَنُوْ لِحْيَانًا، فَتَبِعُوْهُمْ بِقَرِيْبٍ مِنْ مِائَةِ رَامٍ، فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ حَتَّى أَتُواْ مَنْزِلًا نَزَلُوهُ فَوَجَدُوا فِيْهِ نَوَى تَمْرٍ تَزَوَّدُوَّهُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالُوا: هَذَا ٰ تَمْرُ يَثْرِبَ. فَتَبِعُوْا آثَارَهُمْ حَتَّى لَحِقُوْهُمْ، فَلَمَّا النَّهَى عَاصِمْ وَأَصْحَابُهُ لَجَوُّوا إِلَى فَدْفَدٍ، وَأَجَّاءَ ٱلْقَوْمُ فَأَحَاطُوا بِهِمْ، فَقَالُوا: لَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيْثَاقُ إِنْ نَزَلْتُمْ إِلَيْنَا أَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ رَجُلًا. فَقَالَ عَاصِمْ: أَمَّا أَنَا فَلَا أَنْزِلُ فِي ذِمَّةٍ كَافِرٍ، اللَّهُمَّ أُخْبِرْ عَنَّا نَبِيِّكَ فَقَاتَلُوهُمْ حَتَّى قَبَلُوْا عَاصِمًا فِي سَبْعَةِ نَفَرٍ بِٱلنَّبْلِ، وَبَقِيَ خُبَيْبٌ، وَزَيْدٌ وَرَجُلٌ آخَرُ، فَأَعْطَوْهُمُ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ، فَلَمَّا أَعْطَوْهُمُ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ نَزَلُوا إِلَيْهِمْ، فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا

پوری طرح اپنے قبضے میں لے لیا تو ان کی کمان کی تانت ا تار کران صحابہ کو انہی سے باندھ دیا۔ تیسرے صحابی جو خبیب اور زید کے ساتھی تھے، انہوں نے کہا کہ بیتمہاری پہلی غداری ہے انہوں نے ان کے ساتھ جانے سے انگار کردیا۔ پہلے تو قبیلہ والول نے انہیں گھسیٹا اور اینے ساتھ لے جانے کے لئے زور لگاتے رہے لیکن جب وہ کسی طرح تیار نہ ہوئے تو انہیں وہیں تحل كرديا اورخبيب اورزيدكوساته ليكرروانه موئ، پھرانبيس مكه ميس لا كريج ويا خبيب والنيئة كوتو حارث بن عامر بن نوفل كے بيثول نے خريدليا کیونکہ خبیب ڈالٹیز نے بدر کی جنگ میں حارث کوٹل کیا تھا، وہ ان کے یہاں کچھ دنوں تک قیدی کی حیثیت سے رہے۔ جس وقت ان سب کا خبیب ڈالٹیئز کے قبل پراتفاق ہو چکا تو اتفاق سے انہی ونوں حارث کی ایک الركى (زينب) سے انہوں نے موئے زيرناف صاف كرنے كے ليے اسره مانگا اورانہوں نے ان کواسترہ دے دیا تھا ان کا بیان تھا کہ میرالز کا میری غفلت میں خبیب والنفاذ کے باس چلا گیا۔انہوں نے اے اپنی ران پر بھا لیامیں نے جواسے اس حالت میں ویکھا تو بہت گھبرائی۔انہوں نے میری گھبراہث کو جان لیا ،استر ہ ان کے ہاتھ میں تھا۔انہوں نے مجھ سے کہا: کیا تمہیں اس کا خطرہ ہے کہ میں اس بچے گوتل کر دوں گا؟ ان شاءاللہ میں ہرگز السانبيس كرسكتاران كابيان تفاكه خبيب والفؤاس بهتر قيدي ميس في بمح نہیں دیکھاتھا۔ میں نے انہیں انگور کا خوشہ کھاتے ہوئے ویکھا حالانکہ اس وقت مکه میں کسی طرح کا کھل موجود نہیں تھا جبکہ وہ زنجیروں میں چکڑے ہوئے بھی تھے،تو وہ اللہ کی جمیعی ہوئی روزی تھی۔ پھر حارث کے بیٹے تل كرنے كے ليے انہيں لے كرحرم كى حدود سے باہر نكل كئے رخبيب واللندة نے ان سے فرمایا: مجھے دو رکعت نماز پڑھنے کی اجازت دو (انہوں نے اجازت دے دی اور)جب وہ نمازے فارغ ہوئے توان ہے فرمایا کہاگر تم ید خیال نه کرنے لگتے که میں موت سے گھبرا گیا ہوں تو اور زیادہ نماز یر متا خبیب را الله بی بہلے و وضح ہیں جن نے تل سے بہلے دور کعت نماز كاطريقة چلا ب-اس كے بعدانہوں نے ان كے لئے بددعاكى ،ا اللہ! انہیں ایک ایک کر کے ہلاک کر دے ، اور بداشعار پڑھے'' جب کہ میں

مِنْهُمْ حَلُّوا أَوْتَارَ قِسِّيِّهِمْ فَرَبَطُوْهُمْ بِهَا. فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ الَّذِي مَعَهُمَا: هَذَا أُوَّلُ الْغَدْرِ . قَأْبَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَجَرَّرُوهُ وَعَالَجُوهُ عَلَى أَنْ يَصْحَبَهُم، فَلَمْ يَفْعَلْ، فَقَتَلُوهُ، وَانْطَلَقُوابِخُبَيْبِ وَزَيْدٍ حَتَّى بَاعُوهُمَا بِمَكَّةَ، فَاشْتَرَّى خُبَيْبًا بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَل، وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ يَوْمَ بَدْرٍ، فَمَكَثَ عِنْدُهُمْ أَسِيرًا حَتَّى إِذَا أَجْمَعُوا قَتْلُهُ اسْتَعَارَ مُوسَى مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ لِيَسْتَحِدَّبِهَا فَأَعَارَتْهُ، قَالَتْ: فَغَفَلْتُ عَنْ صَبِيٍّ لِيْ فَذَرَجَ إِلَيْهِ حَتَّى أَتَاهُ، فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُ فَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَٰفَ ذَاكَ مِنِّى ﴿ وَفِي يَدِهِ الْمُوْسَى فَقَالَ: أَتَخْشَيْنَ أَنُ أَقْتُلَهُ؟ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَلِكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ. وَكَانَتْ تَقُولُ: مَا رَأَيْتُ أَسِيْرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ، لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ، وَمَا بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ ثَمَرَةٌ، وَإِنَّهُ لَمُوثَقٌ فِي الْحَدِيْدِ، وَمَا كَانَ إِلَّا رِزْقُ رَزَقَهُ اللَّهُ، فَخَرَجُوْ إِبِهِ مِنَ الْحَرَمِ، لِيَقْتُلُوْهُ فَقَالَ: دَعُوٰنِيْ أَصَلِّي رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: لَوْلَا أَنْ تَرَوْا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ مِنَ الْمَوْتِ، لَزِدْتُ . فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ هُوَ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ أُحصِهِمْ عَدَدًا ثُمَّ قَالَ: مَا أَبَالِيْ حِيْنَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا

عَلَى أَيِّ شِقٌّ كَانَ لِلَّهِ مَصْرَعِي

وَذَٰلِكَ فِيْ ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ يَشَأْ يُبَارِكُ عَلَى أَوْصَالِ شِلُو مُمَزَّع ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ، وَبَعَثَ قُرَيْشٌ إِلَى عَاصِمٍ لِيُوْتَوْا بِشَيْء مِنْ جَسَدِهِ يَعْرِفُوْنَهُ، وَكَانَ عَاصِمٌ قَتَلَ عَظِيْمًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْر، فَبَعَثَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ، فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ، فَلَمْ يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلَى شَيْء وراجع: ١٤٥٥]

٨٧ ٤ - حَدَّثِنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ عَنْ عَمْرِو، سَمِعَ جَابِرًا، يَقُولُ: الَّذِي قَتَلَ خُبَيْبًا هُوَ أَبُوْ سِرْوَعَةً. ٨٨ ٤٤ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَنْدُالْعَزِيْزِ، عَنْ أَنْس قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ مَا لِنَّا إِنَّ مَا لَكُمَّ اللَّهِ مِنْ رَجُلًا لِحَاجَةٍ يُقَالُ لَهُمُ: الْقُرَّاءُ، فَعَرَضَ لَهُمْ حَيَّانِ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ رِعْلٌ وَذَكْوَانُ، عِنْدَ بِنْرٍ يُقَالُ لَهَا: بِثْرُ مَعُونَةً ، فَقَالَ الْقَوْمُ: وَاللَّهِ! مَا إِيَّاكُمْ أَرَذْنَا، إِنَّمَا نَحْنُ مُجْتَازُونَ فِي حَاجَةٍ لِلنَّبِيِّ مُلْتُكُمُّ ؛ فَقَتَلُوهُمْ فَدَعَا النَّبِيُّ مُلْتِكُمُ عَلَيْهِمْ شَهْرًا فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ، وَذَلِكَ بَدْءُ الْقُنُوْتِ وَمَا كُنَّا نَقْنُتُ. قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ: وَسَأَلَ رَجُلُ أَنَسًا عَنِ الْقُنُوبِ أَيَعْدَ الرُّكُوع، أَوْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِنَ الْقِرَاءَ ةِ قَالَ: لَا

بَلْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِنَ الْقِرَاءَةِ. [راجع: ١٠٠١]

مسلمان ہونے کی حالت میں قبل کیا جار ہاہوں تو جھے اس کی کوئی پروانہیں کہ کس پہلو پراللہ کی راہ میں جھے تل کیا جائے گا۔ یہ سب چھاللہ کی راہ میں ہے اور اگر وہ چاہے گا تو جسم کے ایک ایک کئے ہوئے گڑے میں برکت دے گا۔'' پھر عقبہ بن حادث نے کھڑے ہو کر انہیں شہید کر دیا اور قریش نے عاصم والنی کئی کی لاش کے لئے آ دمی بھیج تا کہ ان کے جسم کا کوئی بھی حصہ لائیں جس سے انہیں پہچانا جا سکے۔ عاصم والنی نے قریش کے ایک بہت بوے سروار کو بدر کی لڑائی میں قتل کیا تھا لیکن اللہ تعالی نے بھڑوں کی ایک بوے سروار کو بدر کی لڑائی میں قتل کیا تھا لیکن اللہ تعالی نے بھڑوں کی ایک فوج کو بادل کی طرح ان کے اور بھیجا اور ان بھڑوں نے ان کی لاش کو قریش کے آب میوں سے محفوظ رکھا اور قریش کے بھیج ہوتے یہ لوگ (ان کے باس نہ پھٹک سکے) پھی نہ کرسکے۔

(۲۰۸۷) ہم سے عبداللہ بن محر مندی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عید نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عید نے بیان کیا، ان سے عمرو بن دینار نے ، انہوں نے جابر سے سنا کہ خبیب رفاقت کو ابوسروعہ (عقبہ بن حارث) نے قبل کمیا تھا۔

یان کیا، کہا ہم ہے ابو معمر نے بیان کیا، کہا ہم ہے عبدالوارث بن سعید نے

بیان کیا، کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے بیان کیا، ان سے انس بن

مالک دی الی جی تھی کریم مثل النظام نے سر صحابی ایک جماعت جہلیغ

اسلام کے لئے بیجی تھی ۔ انہیں قاری کہا جا تا تھا۔ داستے میں بنوسلیم کے دو

قبیلے علی اور ذکوان نے ایک کویں کے قریب ان کے ساتھ مزاجمت کی ۔ یہ

کوال ' بڑمونہ' کے نام ہے مشہور تھا۔ صحابہ نے ان سے کہا کہ اللہ کا تھی ہے ہم تہمارے فلاف یہاں لڑنے نہیں آئے ہیں بلکہ ہمیں تو رسول اللہ مثل النظی ہم تہمارے فلاف یہاں لڑنے نہیں آئے ہیں بلکہ ہمیں تو رسول اللہ مثل النظی ہم تمام صحابہ کوشہید کر دیا۔ اس واقعہ کے بعد نی مثل ہی کے ایک مہینہ تک بددعا کرتے رہے۔ اسی دن سے دعائے قنوت کی ابتدا

موئی، ورنہ اس سے پہلے ہم دعائے قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے اور
عبدالعزیز بن صہیب نے بیان کیا کہ ایک صاحب (عاصم احول) نے
انس دی تھی جا کے بارے میں پوچھا کہ یہ دعائے دکوئے کے بعد جراک رکوئے سے
انس دی جائے گی یا قرائے قرائی سے فارغ ہونے کے بعد جراکوئی کے بعد جراک کی بعد جرائے گیا تھی ار کے بعد جو نے کے بعد جرائے گیا تو ان ہونے کے بعد جو نے کے بعد جرائے کی بعد جرائے گیا تھی انہ کہ کی دعائے کہ کے دعائے دکوئے کے بعد جرائے گیا ترائے گیا ترائے گیا ترائے گیا ترائے جو نے خور کے بعد جو کے بعد جرائے گیا ترائے گیا ترائے گیا ترائے گیا ترائے گیا ترائی سے فارغ ہونے کے بعد جرائے گیا ترائے گیا ترائے گیا ترائے گیا ترائے کی بی ترائے کی بی ترائے کی بعد جرائے گیا ترائے گیا ترائے کی بی ترائے کے بعد جو کی بعد جو کی بعد جو کہ کے بعد جو کی بعد جو کی بعد جو کرائے کے بعد جو کی بعد جو کرائے کی بعد جو کہ کے بعد جو کی بعد جو کرائے کے بعد جو کرائے کی بعد جو کرائے کی بعد جو کرائے کی بی ترائے گیا ترائے کی بعد جو کرائے کے بعد جو کرائے کے بعد جو کرائے کی بعد جو کرائے کے بعد جو کرائے کے بعد جو کرائے کی بعد جو کرائے کی بعد جو کرائے کے بعد جو کرائے کے بعد جو کرائے کے بعد جو کرائے کے بعد جو کرائے کی بعد جو کرائے کے بعد کرائے کے بعد کرائے کے بعد جو کرائے کے بعد کرائے

پہلے) انس ڈائٹوئٹ نے فر مایا کہ نہیں بلکہ قر اُت سے فارغ ہونے کے بعد۔ (رکوع سے پہلے)۔

تشوج: نی کریم مَثَلَیْهُ نِ اِن سر قاریوں کواس لئے بھیجاتھا کہ رعل اور ذکوان اور عصیہ اور بولیان کے لوگوں نے نی کریم مَثَلَیْهُ کی جا کہ اس کے بھیجاتھا کہ رعل اور ذکوان اور عصیہ اور بولیان کے لوگوں نے نی کریم مَثَلِیْهُ کی خدمت تھا کہ ہم مسلمان ہوگئے ہیں، ہماری مدد کے لئے بچر مسلمان ہوجئے ہیں ہوگئے ہیں ہوگئے اور کہنے لگایار سول اللہ ! آپ چند مسلمان و کو نجد کی طرف بھیج ویں تو جھے امید ہے کہ نجد والے مسلمان ہوجا کیں گے ۔ آپ نے فرمایا میں ڈرتا ہوں نجد والے اس کو تھے ۔ آپ نے فرمایا میں ان لوگوں کو اپنی پناہ میں رکھوں گا۔ اس وقت آپ نے میستر صحافی روانہ کئے ۔ صرف ایک صحافی کعب بن زید داللہ فرخی ہوکر ہی کئے تھے۔ جنہوں نے مدید آ کرخیروی تھی۔

(۹۸۹) ہم ہے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے قادہ نے بیان کیا اور ان سے انس ڈاٹٹو نے نے رکوع کے بعد اور ان سے انس ڈاٹٹو نے نے رکوع کے بعد ایک مہینہ تک قنوت پڑھی جس میں آپ عرب کے چند قبائل (عل و ذکوان وغیرہ) کے لئے بدد عاکرتے تھے۔

عَلَى أَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ. [راجع: ١٠٠١] [مسلم: ١٥٥٤؛ نساني: ١٠٧٦، ١٠٧٧؛ ابن

٤٠٨٩ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ،

قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةً، عَنْ أَنْسٍ، قَالَ: قَنَتَ

رَسُولُ اللَّهِ مُشْكُمُ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُو

ماجه: ۱۲٤۳]

تشویج: فقہا کی اصطلاح میں اس قتم کی تنوت کوتنوت نازلہ کہا گیا ہے اور ایسے مواقع پر تنوت نازلہ آج بھی پڑھنا مسنون ہے گر صدافسوس کے مسلمان بہت می پریشانیوں کے باوجود تنوت نازلہ سے نافل ہیں۔

قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةً، عَنْ أَنْسِ بْنِ مَالِكِ أَنَّ سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةً، عَنْ أَنْسِ بْنِ مَالِكِ أَنَّ رِغْلاً، وَذَكُوانَ وَعُصَيَّةً وَبَنِيْ لِحْيَانَ اسْتَمَدُّوْا رَسُوْلَ اللَّهِ عَلَى عَدُوّ، فَأَمَدُهُمْ بِسَبْعِيْنَ مِنَ الأَنْصَادِ، كُنَّا فَشَمَيْهِمُ الْفُرَّاءَ فِيْ زَمَانِهِمْ، كَانُوْا يَحْتَطِبُونَ نُسَمَّيْهِمُ الْفُرَّاءَ فِيْ زَمَانِهِمْ، كَانُوْا بِيثِر مَعُونَةً نِسَمَّيْهُمْ الْفُرَّاءَ فِيْ زَمَانِهِمْ، كَانُوْا بِيثِمْ مَعُونَةً بِالنَّهُ مِنَ الأَنْصَادِ، كُنَّا فَاللَّهُ مَعُونَةً بَالنَّهُ مَا وَغَلَرُوا بِهِمْ، فَبَلَعَ النَّبِي مُكْفَهُمْ، وَغَلَرُوا يَهِمْ، فَبَلَعَ النَّبِي مُكَانُوا بِيمْ مَعْوَنَة وَيَا الصَّبْحِ عَلَى أَخِياءِ فَقَرَانَا مِنْ أَخِياءِ الْعَرَب، عَلَى رِعْلِ وَذَكُوانَ وَعُصَيَّة وَبَنِي لِحْيَانَ. قَالَ أَنْسُ: فَقَرَانَا فَوَا لَا أَنَسٌ: فَقَرَانَا فَعَرَانَا فَيْ الْصَادِ فَقَرَانَا وَالْمُولَ وَعُمَا وَقَالًا أَنْسُ: فَقَرَانَا وَعُمَا وَذَكُوانَ وَعُمَا وَعُمَا وَقَالَ أَنْسُ: فَقَرَانَا فَيْ وَعُمَا وَقَالَ أَنْسُ: فَقَرَانَا فَا أَنْسُ: فَقَرَانَا

فی ان کیا، کہا ہم سے سعید بن الی عروبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے برید بن ذریع نے بیان کیا، کہا ہم سے سعید بن الی عروبہ نے بیان کیا، ان سے قادہ نے اور ان سے انس بن مالک ڈائٹو نے بیان کیا کہ رعل، ذکوان، عصیہ اور بنو لیمان نے رسول اللہ مکاٹیو کے سے اپنے وشمنوں کے مقابل مدد کیا، کا تخضرت مکاٹیو کے نے سر انصاری صحابہ کوان کی کمک کے لئے روانہ کیا۔ ہم ان حضرت مکاٹیو کیا کہ اگرتے تھے۔ اپنی زندگی میں معاش کے لئے دن میں کڑیاں جمع کرتے تھے اور رات میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب یہ حضرت بر معونہ پر پنچ تو ان قبیلے والوں نے آئیس دھوکا دیا اور آئیس شہید محرت بر معونہ پر پنچ تو ان قبیلے والوں نے آئیس دھوکا دیا اور آئیس شہید کردیا۔ جب نبی مکاٹیو کی کماز میں ایک کردیا۔ جب نبی مکاٹیو کی کماز میں ایک کردیا۔ جب نبی مکاٹیو کی کواس کی خبر ہوئی تو آ پ نے صبح کی نماز میں ایک مہینے تک بددعا کی۔ عرب کے انہی چندقبائل رعل، ذکوان، عصیہ اور بولویان کے لیے۔ انس ڈاٹیٹو نے بیان کیا کہ ان صحابہ شخائی کی ارے میں قرآن ن

فِيْهِمْ قُرْآنًا ثُمَّ إِنَّ ذَلِكَ رُفِعَ بَلِّغُوْا عَنَا مَنُونَ مُوكَى (آیت کارجمہ) ''ماری طرف ہماری قوم (ملمانوں) قوم مَنَا، أَنَّا لَقِیْنَا رَبَنَا، فَرَضِي عَنَّا وَأَرْضَانَا. کونجر پہنچادو کہ ہم اپنے رہے پاس آگے ہیں۔ مارارب ہم سے راضی وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنْسِ بْنِ مَالِكِ حَدَّنَهُ أَنَّ ہیں اور ہمیں بھی (اپنی فعتوں سے) اس نے فوش رکھا ہے۔' اور قادہ سے نَبِیَّ اللَّهِ مُلْفِئِمُ قَنَّا شَهْرًا فِی صَلَاقِ الصَّبْع روایت ہمان سے انس بن مالک وَلَّا اللَّهِ مُلْفِئُمُ نَے بِیان کیا کہ بی کریم مَنَا اللَّهُ مِلْفَئِمُ فَی مَنْ اللَّهِ مُلْفِئُمُ فَی اللَّهِ مِلْفَیْمُ اللَّهُ مُلْفِئُمُ اللَّهُ مِنْ أَحْیَاءِ الْعَرَب، عَلَی مَلِی اللَّهِ مِلْفَیْمُ وَیَا اللَّهِ مِلْفَیْمُ وَیَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُلِی اللَّهُ مُلِی اللَّهُ مُلِی اللَّهُ مِلْمُ اللَّهُ مُلِی اللَّهُ مُلِی اللَّهُ مُلْمُ مِلْ اللَّهُ مُلِی اللَّهُ مُلِی اللَّهُ مُلِی اللَّهُ مُلِی اللَّهُ مُلِی اللَّهُ مُلِی اللّهُ مُلِی اللّهُ مُلِی اللّهُ مُلْمُ مِلْمُ مُلِی اللّهُ مُلِی اللّهُ مُلِی اللّهُ مُلْمُ مُلِی اللّهُ مُلِی اللّهُ مُلِی اللّهُ مُلْمُ مُلِی اللّهُ مُلْمُ مُلِی اللّهُ مُلْمُ مُلِی اللّهُ مُلْمُ مُلْمُ مُلَامُ اللّهُ مُلْمُ اللّهُ مُلْمُ مُلِي اللّهُ مُلْمُ اللّهُ مُلْمُ اللّهُ مُلِمُ اللّهُ مُلْمُ اللّهُ مُلِمُ اللّهُ مُلْمُ اللّهُ مُلَامُ مَنْ مُلْمُ اللّهُ مُلْمُ الللّهُ مُلْمُلُمُ اللّهُ مُلْمُ اللّهُ مُلْمُ اللّهُ مُلْمُ اللّهُ مُلْمُ اللّهُ مُلْمُ الللّهُ مُلْمُلُمُ اللّهُ مُلْمُ اللّهُ مُلْمُ اللّهُ مُلْمُلِمُ اللّهُ مُلْمُلُمُ مُلِمُ مُلِمُ الللّهُ مُلْمُل

خلیفہ بن خیاط (امام بخاری کے شخ نے) بیاضافہ کیا کہ ہم سے بزید بن زریع نے بیان کیا، ان سے قادہ زریع نے بیان کیا، ان سے قادہ نے کہ ہم سے انس ڈائٹ نے: بیستر صحابہ ڈائٹ قبیلہ انصار سے تھے اور انہیں بر معونہ کے یاس شہید کردیا گیا تھا۔

تشوج: اس مدیث میں "نسخ قرآنا" سے مراد کتاب اللہ ہے، جیما کے عبدالاعلیٰ کی روایت میں ہے۔ ان قاریوں کی ایک خاص صفت بربیان کی گئی کہ بید حضرات دن میں رزق حلال کے لئے لکڑیاں فروخت کیا کرتے تھے۔ آج کے قاریوں جیسے نہ تھے جونن قرآن کوشکم پروری کا ذریعہ بنائے ہوئے ہیں اور جگہ جگہ قراءت پڑھ پڑھ کردست سوال دراز کرتے رہتے ہیں۔الا ماشاء الله۔

نیان کیا، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے بیان کیا، کہاہم سے ہمام بن کیلی نے بیان کیا، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے بیان کیا اور ان سے انس رفی تنفی نے بیان کیا کہ نبی کریم من اللی آ نے ان کے ماموں، اسلیم (انس مورکی تھی کی والدہ) کے بھائی کو بھی ان سر سواروں کے ساتھ بھیجا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ مشرکوں کے سروار عام بن فیل نے حضورا کرم منا لی الم کیا ہوئی تھی کہ مشرکوں کے سروار عام بن فیل نے حضورا کرم منا لی اللی اور اس کے سامنے کہا کہ یا تو یہ سیح کہ و یہاتی آ بادی پرآ پ کی حکومت ہوا در شہری آ بادی پرمیری ہویا پھر سیح کہ و یہاتی آ بادی پرمیری ہویا پھر سی ہزاروں غطفا نیوں کو لے کر جھے آ پ کا جانشین مقرر کیا جائے ورنہ پھر میں ہزاروں غطفا نیوں کو لے کر آ پ پر چڑھائی کروں گا۔ (اس پرحضور منا اللی شرح اللی کے ہمائی کی کورت کے ہمر میں وہ مرض طاعون میں گرفتار ہوا۔ کہنے لگا کہ اس فلال کے گھر سے جوان اون کی طرح بھے بھی غدودنگل آ یا۔ میرا گھوڑ الا و ۔ چنا نچوہ وہ اپنے گھوڑ ہے کی پشت پر بی مرکبیا بہر حال ام سلیم کے بھائی لا و ۔ چنا نچوہ وہ اپ گھوڑ ہے کی پشت پر بی مرکبیا بہر حال ام سلیم کے بھائی حرام بن ملحان ایک اورصحانی جو نگر ہے سے اور تیسر سے صحانی جن کا تعلق بی فلاں سے تھا، آ گے بڑ ھے۔ حرام نے (اپنے دونوں ساتھیوں سے بنو

بوت بين ادر عَدَّمَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ:
حَدَّنَنَا هَمَّامٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ
حَدَّنَنَا هَمَّامٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ
أَبِيْ طَلْحَةً، قَالَ: حَدَّثِنِي أَنَسٌ، أَنَّ النَّبِي مُكْنَمٌ بَعَثَ خَالَهُ أَخْ لِأُمْ سُلَيْمٍ فِي النَّبِي مُكْنَمٌ بَعَثَ خَالَهُ أَخْ لِأُمْ سُلَيْمٍ فِي النَّبِي مُكْنَمٌ الْمُشْرِكِيْنَ النَّيْسَ الْمُشْرِكِيْنَ عَامِرُ بْنُ الطَّفَيْلِ خَيَّرَ بَيْنَ مُّلَاثِ خِصَالٍ عَامِرُ بْنُ الطَّفَيْلِ خَيَّرَ بَيْنَ مُلَلاثِ خِصَالٍ فَقَالَ: يَكُونُ لَكَ أَهْلُ السَّهْلَ، وَلِي أَهْلُ الْمَدْرِ، أَوْ أَكُونُ خَلِيْفَتَكَ، أَوْ أَغْزُوكَ فَقَالَ: غَدَّةٌ كَغُدَّةِ الْبَعِيْرِ بِأَهْلُ عَلَيْمِ الْمُهُلِّ الْمُعْدِينَ عَامِرٌ الْمُعْرَالِ الْمُتَوْنِيْ بِفَرَسِيْ. فِقَالَ: غُدَّةٌ كَغُدَّةِ الْبَعِيْرِ فِي بَيْتِ أَمْ فُلُانٍ الْمُتُونِيْ بِفَرَسِيْ. فِي بَيْتِ أَمْ فُلُانٍ الْمُتَوْنِيْ بِفَرَسِيْ. فَقَالَ: غُدَّةٌ كَغُدَّةِ الْبَعِيْرِ فِي بَيْتِ أَمْ فُلُانٍ الْمُتُونِيْ بِفَرَسِيْ. فَمَاتَ عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ، فَالْعُلْقَ حَرَامٌ فَمَاتَ عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ، فَالْعَلَقَ حَرَامٌ فَمَاتَ عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ، فَالْمَاتُ عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ، فَالْعَلَقَ حَرَامٌ فَمَاتَ عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ، فَالْعَلَقَ حَرَامٌ مُنَا عَرِيْهُ مَنْ الْمُؤْنِ الْمَدَى الْمَدَى الْيَهُمْ، وَلُونَ الْمَرْيَا عَرِيْهُ حَتَى الْيَهُمْ، وَرَجُلُ أَعْرَبُ حَتَى الْيَهُمْ، وَرَجُلُ أَعْرَبُ عَلَى الْيَهُمْ، وَرَجُلُ أَعْرَبُ عَلَى الْيَعْمَلِ عَلَى الْمَالِي قَالَ: كُونَا قَرِيْبًا حَتَى الْيَهُمْ،

السَّبْعِيْنَ، مِنَ الأَنْصَارِ تُتِلُواْ بِبِثْرِ مَعُوْنَةَ.

قُرْآنًا: كِتَابًا نَحْوَهُ. [راجع: ١٠٠١]

قَإِنْ آمَنُونِي كُنْتُم، وَإِنْ قَتَلُونِيْ أَتَيْتُمْ وَأَصْحَابَكُمْ . فَقَالَ: أَتَوْمِنُونَ أَبَلُغْ رِسَالَةً رَسُولِ اللَّهِ مِلْكُمْ أَوْمَوُوا رَسُولِ اللَّهِ مِلْكُمْ أَوْمَوُوا رَسُولِ اللَّهِ مِلْكُمْ أَوَمَوُوا يَحَدِّدُهُمْ وَأَوْمَوُوا إِلَى رَجُلِ، فَأَتَاهُ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ قَالَ قَالَ مَنْ أَنْ أَنْ أَنْ مَنْ فَلَيْهِ فَطَعَنَهُ قَالَ اللَّهُ أَكْبُرُ فُزْتُ وَرَبِ الْكَعْبَةِ . فَلُحِقَ الرَّجُلُ، فَقَتِلُوا كُلُّهُمْ غَيْرَ الْأَعْرَجِ كَانَ فِي رَأْسِ النَّهُ أَكْبُلُهُ عَلَيْنَا، فُمْ كَانَ مِنَ الْمَنْسُوخِ جَبَل ، فَأَنْ وَلَيْ اللَّهُ عَلَيْنَا، فُمْ كَانَ مِنَ الْمَنْسُوخِ إِنَّا قَذْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِي عَنَا وَأَرْضَانَا. فَدَعَا النَّيْ مُنْكُمْ عَلَيْنَا ، فُمْ كَانَ مِنَ الْمَنْسُوخِ النَّيِقُ مُنْكُمْ عَلَيْنَا ، فُمْ كَانَ مِنَ الْمَنْسُوخِ النَّيِقُ مُنْكُمْ عَلَيْنَا وَعُصَيّةَ الَّذِيْنَ عَصَوْل اللَّهُ وَرَسُولَةً عَلَيْنَا وَعُصِيّةَ الَّذِيْنَ عَصَوْل اللَّهُ وَرَسُولَةً . [راجع: ١٠٠١]

عامرتک پہنچ کر پہلے) ہی کہہ دیا کہتم دونوں میرے قریب ہی کہیں رہنا میں۔ان کے پاس پہلے جاتا ہوں اگر انہوں نے مجھے امن دے دیا تو تم لوگ قریب ہی ہواور اگر مجھے انہوں نے قل کردیا تو آپ حضرات اپنے ساتھیوں کے پاس چلے جا کیں۔ چنانچے قبیلہ میں پہنچ کر انہوں نے ان سے كها، كيائم مجھے امان ديتے موكه ميں رسول الله منافيظ كا پيغام تمهين بہنيا دوں؟ پھروہ حضور مَنْ اللَّيْمَ كا پيغام انہيں بہنچانے لگے تو قبيلے والوں نے ايك مخص کواشارہ کیا اور اس نے پیچیے ہے آ کران پر تیرکا وار کیا۔ ہام نے بیان کیا، میراخیال ہے کہ نیز وآر پار ہوگیا تھا۔ حرام کی زبان سے اس وقت نکلا''اللہ اکبر! کعبہ کے رب کی شم! میری مراد حاصل ہوگئ۔''اس کے بعد ان میں سے ایک صحابی کو بھی مشر کین نے پکڑ لیا (جوحرام کے ساتھ تھے اور انہیں بھی شہید کر دیا) پھراس مہم کے تمام صحابہ کوشہید کر دیا۔ صرف کنگڑے صابی کے نکلنے میں کامیاب ہو گئے وہ بہاڑی چوٹی برچڑھ گئے تھے۔ان شہدا کی شان میں اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی ، بعد میں وہ آیت منسوخ ہو كُنُ (آيت يَرَشَى) "إِنَّا قَدُ لَقِينَا زَبَّنَا فَرِضِي عَنَّا وَٱرْضَانًا" نِي اكرم منافية لم ف ان قبائل على ، ذكوان ، بنولحيان اورعصيه ك ليع جنهول نے اللہ اور اس کے رسول کی نافر مانی کی تھی تمیں دن تک صبح کی نماز میں بددعا کی۔

تشریج: ان قبائل کا جرم اتناع کین تھا کہ ان کے لیے بددعا کرنا ضروری تھا۔اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی بددعا قبول کی اور بیقبائل تباہ ہو گئے۔ الا ماشاء الله۔

> 209٢ حَدَّثَنِيْ حِبَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: وَحَدَّثَنِيْ ثُمَامَةُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنْس، أَنَّهُ سَمِعَ أَنْسَ بْنَ مَالِكِ يَقُولُ: لَمَّا طُعِنَ حَرَامُ بْنُ مِلْحَانَ۔ وَكَانَ خَالَهُ يَوْمَ بِثْرِ مَعُونَةَ قَالَ بِالدَّمِ هَكَذَا، فَنْضَحَهُ عَلَى وَجْهِهِ وَرَأْسِهِ، ثُمَّ قَالَ: فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ. [راجع: ١٠٠١]

(۹۲ مردی) جھے سے حبان نے بیان کیا، کہا ہم کوعبداللہ نے خبر دی، ان کو معمر نے خبر دی، ان کو معمر نے خبر دی، انہوں نے بیان کیا، اور انہوں نے انس بن مالک ڈالٹنڈ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ جب حرام بن ملحان کو جوان کے مامول تھے بر معو نہ کے موقع پرزخی کیا گیا تو زخم پر سے خون کو ہاتھ میں لے کر انہوں نے یوں اپنے چرہ اور سر پر لگالیا اور کہا: '' کعبہ کے رب کی صم امیں نے مراد کو پالیا۔'

تشريج: ايك حقيق مؤمن بالله كي ولي مراديبي موتى بيك وه الله كراسة مين اپني جان قربان كرسكے - يه جذبهين تو ايمان كي خير منافي جا ہے-

حضرت حرام بن ملحان رفاقع نے شہادت کے وقت اس حقیقت کا اظہار فرمایا۔ ارشاد باری ہے: ﴿ إِنَّ اللّٰهَ اسْتَرَای مِنَ الْمُؤْمِنِينَ آنَفُسَهُمْ وَآمُوْ اللّٰهِمُ اللّٰهِ اسْتَرَای مِنَ الْمُؤْمِنِينَ آنَفُسَهُمْ وَآمُوْ اللّٰهِمُ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ الللّٰهِ اللللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ الللّٰهِ الللللّٰ

(١٩٠٩) م عبيد بن اساعيل نے بيان كيا، كها م سے ابواسامدنے بیان کیا،ان سے ہشام بن عروہ نے ،ان سے ان کے والد نے اوران سے عائشہ والنجان نے بیان کیا کہ جب مکہ میں مشرک لوگ ابو بکر صدیق والنفی کو سخت تکلیف دینے لگے تو رسول الله مَا الله عَلَيْم ہے ابو بکر والله الله عَلَيْم اجازت عابى حضور مَاليَّيْمَ في فرمايا: "ابهى يبيل هبر يربوء "انبول في عرض كيا: يارسول الله! كيا آ كِ بهي (الله تعالى سے) اينے ليے جرت كي اجازت ك اميدوار بين؟ رسول الله مَا الله عَلَيْظِ في فرمايا: "وبال جمع اس كى اميد ہے۔'' عائشہ ڈلائٹیا کہتی ہیں کہ پھر ابو بکر ڈلاٹٹیز انتظار کرنے لگے۔ آخر حضور منافیظم ایک دن ظہر کے وقت (ہمارے گھر) تشریف لائے اور ابو كرر الشيئ كو يكارا اور فرماياك "تخليه كراو" ابو بكر والثين نے كہا كه صرف ميرى دونو الركيال يهال موجود بين حضور مكاليظيم في فرمايا "متم كومعلوم ہے جھے بھی ہجرت کی اجازت دے دی گئی ہے۔'' ابو بکر وہالنظ نے عرض کیا: يارسول الله! كيا مجهي بهي ساتھ چلنے كى سعادت حاصل ہوگى؟ آپ نے فرمايا كة ' بال تم بهى مير ب ساته چلو مع ـ ' ابو بكر والفؤ في غرض كيا يارسول الله!میرے پاس دواونٹیال ہیں اور میں نے انہیں ہجرت ہی کی نیت سے تیار کر رکھا ہے۔ چنانچہ انہوں نے ایک اوٹٹی جس کا نام الجد عاء تھا حضور مَالْیْنِ کودے دی۔ دونوں بزرگ سوار ہوکررواند ہوئے اور بیا فار تور پہاڑی کا تھا اس میں جا کر دونوں روپوش ہو گئے۔ عامر بن فہیرہ جو عبدالله بن طفیل بن مخمره، عائشه ولائفا کی والده کی طرف سے بھائی، کے غلام تھے۔ابوبکر مٹائٹنے کی ایک دودھ دینے والی اوٹٹی تھی توعامر بن فہیر ہ صبحو شام (عام مویشیول کے ساتھ) اسے چرانے لے جاتے اور رات کے آخری حصہ میں حضور مالی اور ابو بر رفالٹن کے پاس آتے تھے، (عار ثور میں ان حضرات کی خوراک ای کا دودھ تھی) اور پھراسے چرانے کے لئے کے کرروانہ ہوجاتے۔اس طرح کوئی چروا ہاس پرآگاہ نہ ہوسکا۔ پھرجب حضور مَاليَّيْظِ اورابو بكر واللهُ عَارے نكل كرروانه ہوئے تو بيچھے پیچھے عامر بن

٤٠٩٣ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بِنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أَسَامَةً، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ: اسْتَأْذَنَ النَّبِيِّ كُلُّكُمُّ أَبُو بَكُرٍ فِي الْخُرُوجِ حِيْنَ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْأَذَى، فَقَالَ لَهُ: ((أَقِمْ)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! أَتَطْمَعُ أَنْ يُؤْذَنَ لَكَ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ مَكُمَّا يَقُوْلُ: ((إِنِّي لَأَرْجُو ذَلِكَ)) قَالَتْ: فَانْتَظَرَهُ أَبُوْ بَكُرٍ فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ مَا لِكُمْ ذَاتَ يَوْمِ طُهْرًا فَنَادَاهُ فَقَالَ: ((أُخْرُجُ أُخْرِجُ مَنْ عِنْدَكَ)). فَقَالَ: أَبُوْ بَكْرٍ: إِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ. فَقَالَ: ((أَشَعَرْتَ أَنَّهُ قَدْ أَذِنَ لِي فِي الْحُرُوْجِ؟)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّحْبَةُ. فَقَالَ: النَّبِيُّ مُشْكِئًا: ((الصُّحْبَةُ)). قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ اعِنْدِي بَاقَتَان قَدْ كُنْتُ أَعْدَدْتُهُمَا لِلْخُرُوْجِ. فَأَعْطَى النَّبِيَّ مَا لِكُمُّ إِخْدَاهُمَا وَهِيَ الْجَدْعَاءُ، فَرَكِبَا فَانْطَلَقَا حَتَّى أَتَيَا الْغَارَ، وَهُوَ بِثَوْرٍ، فَتَوَارَيَا فِيْهِ، فَكَانَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ غُلَامًا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الطُّفَيْلِ بْنِ سَخْبَرَةَـ أَخُوْ عَائِشَةَ لِأُمِّهَا، وَكَانَتْ لِأَبِي بَكُر مِنْحَةً فَكَانَ يَرُوحُ بِهَا وَيَغْدُو عَلَيْهِمْ، وَيُصْبِحُ فَيَدَّلِجُ إِلَيْهِمَا ثُمَّ يَسْرَحُ، فَلَا يَفْطُنُ بِهِ أَحَدٌ مِنَ الرِّعَاءِ، فَلَمَّا خَرَجًا خَرَجَ مَعَهُمَا يُعْقِبَانِهِ حَتَّى قَدِمَا الْمَدِيْنَةَ، فَقُتِلَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ يَوْمَ بِثْرِ مَعُوْنَةً. وَعَنْ أَبِيْ أُسَامَةَ قَالَ: قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ:

كِتَّابُ الْمَغَاذِي فَأَخْبَرَنِيْ أَبِيْ قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الَّذِيْنَ بِبِشْرِ

فہیر ہ بھی پہنچے تھے۔ آخر دونوں حضرات مدینہ پہنچ گئے بئر معونہ کے حادثہ میں عامر بن فہیر ہ بھی شہید ہو گئے تھے۔ ابواسامہ سے روایت ہے، ان سے

غزوات كابيان

ہشام بن عروہ نے بیان کیا، انہیں ان کے والد نے خبر دی، انہوں نے بیان

كياكه جب برمعونه كے حادثه ميں قارى صحابة مهيد كئے محتے اور عمرو بن امیضمری والفی قید کئے گئے تو عامر بن طفیل نے ان سے بوجیما کہ بیکون ہے؟ انہوں نے ایک لاش کی طرف اشارہ کیا۔عمرو بن امیہ رفاقتہ نے انہیں

بتایا کہ بیعامر بن فہیر ہوالٹیئو ہیں۔اس برعامر بن طفیل والٹیئو نے کہامیں نے د کھا کہ شہید ہوجانے کے بعدان کی لاش آسان کی طرف اٹھالی می میں نے او پرِنظر اٹھائی تو لاش آسان و زمین کے درمیان لٹک رہی تھی۔ پھروہ ز مین پررکددی گئی۔ان شہدا کے متعلق نبی کریم مثل فیکم کو جبر ٹیل مالیکیا نے

باذن الله بتاديا تفا- چنانچيآ تخضرت مَلَاثَيْنَا نے ان کی شہادت کی خبر صحابہ کو دی اور فرمایا: "میتهارے ساتھی شہید کردیے گئے ہیں اور شہادت کے بعد انہوں نے ایے رب کے حضور میں عرض کی: اے ہمارے رب! ہمارے (مسلمان) بھائیوں کواس کی اطلاع دے دے کہ ہم تیرے پاس پہنچ کرکس

طرح خوش ہیں اور تو بھی ہم سے راضی ہے۔ 'چنا نچاللہ تعالی نے (قرآ ن مجید کے ذریعہ)مسلمانوں کواس کی اطلاع دے دی۔ اس حادثہ میں عروہ بن اساء بن صلت ولالنيئة تبھی شہید ہوئے تھے۔ (پھرزبیر ولالنیئة کے جب بیٹا

پیدا ہوا) تو ان کا نام عروہ انہی عروہ بن اساء کے نام پر رکھا گیا۔منذرین

عرو والنفيَّة مجى اس حادثه من شهيد موئ تھے۔ (اور زبير والفيَّة ك دوسرے صاحب زادے کانام) منذرانہی کے نام پررکھا گیا تھا۔

کامل حفاظت فرمائی اور وہاں رزق بھی پنچایا۔اسموقع پرحضرت عامر بن فبیر و دافتن نے ہردو بزرگوں کی اہم خدمات انجام دیں کہ غارمیں اونٹن کے تازه تازه دودھ سے ہردوبزرگوں کوسیراب رکھا جقیقی جانثاری ای کا نام ہے۔ یہی عامر بن فہیر ہ دلائٹنڈ ہیں۔ جوستر قاریوں کے قافلہ میں شہید کئے گئے۔

(۹۴ ۹۴) ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کہا ہم کوعبداللہ بن مبارک

قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُ، عَنْ أَبِي فِردى، كهابم كوسليمان مي في خردى، أنبس ابوكل (الحق بن حيد) في

لَهُ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ: مَنْ هَذَا؟ وَأَشَارَ إِلَى قَتِيْلٍ فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ أُمَّيَّةً : هَذَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةً. فَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ مَا قُتِلَ رُفِعَ إِلَى

مَعُوْنَةَ وَأَسِرَ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ قَالَ

السَّمَاءِ حَتَّى إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الأَرْضِ، ثُمَّ وُضِعَ. فَأَتَى النَّبِيَّ مَكُلُّكُمَّ خَبَرُهُمْ فَنَعَاهُمْ فَقَالَ: ((إِنَّ أَصْحَابَكُمْ قَدُ

أَصِيبُوا، وَإِنَّهُمْ قَدْ سَأَلُوا رَبَّهُمْ، فَقَالُوا: رَبَّنَا أُخْبِرُ عَنَّا إِخْوَانَنَا بِمَا رَضِينًا عَنْكَ وَرَضِيْتَ عَنَّا)) فَأَخْبَرَهُمْ عَنْهُمْ. وَأُصِيْبَ يَوْمَثِلْهِ فِيهِمْ

غُرْوَةُ بْنُ أَشْنَمَاءَ بْنِ الصَّلْتِ، فَسُمِّيَ عُرْوَةُ بِهِ، وَمُنْذِرُ بْنُ عَمْرِو سُمِّيَ بِهِ مُنْذِرًا. [راجع: ٢٧٦]

تشريج: اس مديث مين جرت نبوي كابيان ب-شروع مين آپ كاغار تورين قيام كرنام ملحت اللي ع تحت تفا ـ الله تعالى نه آپ كي و بال جمي الله تعالی نے ان کی لاش کا بیا کرام کیا کہوہ آسان کی طرف اٹھالی گئی چرز مین پررکھ دی گئی۔شہدائے کرام کے بیمراحب ہیں جو حقیقی شہدا کو ملتے ہیں۔ يج ب: ﴿ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يَقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ آمُواتٌ بَلْ آخْيَاءٌ وَّلْكِنْ لَا تَشْعُرُونَ ﴾ (٢/ البقرة: ١٥٤)

٤٠٩٤ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ،

اوران سے انس بن ما لک و النفظ نے بیان کیا کہ رسول الله منافظ الله عنافظ نے ایک مہينے تک ركوع كے بعد دعائے قنوت برطى -اس دعائے قنوت ميں آپ نے رعل اور ذکوان نای قبائل کے لئے بددعا کی۔آپ فرماتے تھے: "قبیلہ عضيه في الله اوراس كرسول كى نافرماني كى "

(۴۹۵) ہم سے کی بن بکیرنے بیان کیا، کہاہم سے امام مالک نے بیان كياء ان سے اسحاق بن عبدالله بن الى طلحه في اور ان سے انس بن ما لک بطالتہ نے بیان کیا کہ نبی کریم مظافیظ نے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے آپ کے مغزز اصحاب (قاربوں) کوبئر معونہ میں شہید کر دیا تھا،تمیں دن تک صبح کی نماز میں بددعا کی تھی۔آپ قبائل رعل، بنولویان اور عصیہ کے لئے ان نمازوں میں بدوعا کرتے تھے، جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول مَنْ اللَّهُ كَا عَلَم ماني كي تقى - انس طِي الله في ميان كيا كه بير الله تعالى نے اینے نبی منافیظ پرانبی اصحاب کے بارے میں جو بتر معونہ میں شہید كرديئے گئے تھے،قرآن مجيد كي آيت نازل كى۔ہم اس آيت كى تلاوت کیا کرتے تھے لیکن بعد میں وہ آیت منسوخ ہوگئ (اس آیت کا ترجمہ پیہ وَرَضِيْنَا عَنْهُ. [راجع: ١٠٠١] [مسلم: ١٥٤٥] هم) " هاري قوم كوخري پنچادوكه بم ايخ رب سے آسلے بيل- هارارب ہم سے راضی ہے اور ہم بھی اس سے راضی ہیں۔"

(۲۰۹۲) ہم سے موی بن اساعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے بیان کیا، کہا ہم سے عاصم احول نے بیان کیا، کہا کہ میں نے انس بن مالک ملائنہ سے نماز میں قنوت کے بارے میں پوچھا کہ قنوت رکوع سے پہلے ہے یادکوع کے بعد؟ انہوں نے کہا کدرکوع سے پہلے۔ میں نے عرض کی کہ فلاں صاحب نے آپ ہی کانام لے کر مجھے بتایا کہ قنوت رکوع ك بعد ب- انس والنوز ن كها كها كها نهول في غلط كها رسول الله مَا النَّيْزِ في رکوع کے بعد صرف ایک مہینے تک قنوت پڑھی۔ آپ نے صحابہ و کا اللہ م ایک جماعت کوجو قاریوں کے نام سے مشہورتھی اور جوستر کی تعداد میں تھے مشركين كي بعض قبائل كے يہال بھيجا تھا۔مشركين كےان قبائل نے حضور ا کرم مَثَاثِیْنِم کوان صحابہ کے بارے میں پہلے حفظ وامان کا یقین ولایا تھا کیکن بعد میں بیالوگ صحابہ رہی گنتہ کی اس جماعت پر غالب آ گئے (اور

مِجْلَزٍ، عَنْ أَنْسٍ قَالَ: قَنَتَ النَّبِيُّ مُلْكُمُّ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلَى رِعْلِ وَذَكُوانَ وَيَقُولُ: ((عُصَيَّةُ عَصَتِ اللَّهَ وَّرَسُولُهُ)).[راجع: ٢٠٠١]

٤٠٩٥ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بْكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِيُّ طَلَحَةً، عَنْ أَنْسِ بْنِ مَالِكِ، قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ مُؤْلِئًا عَلَى الَّذِيْنَ قَتَلُوْا يَعْنِيْ أَصْحَابَهُ. بِبِثْرِ مَعُونَةً ثَلَاثِيْنَ صَبَاحًا حِيْنَ يَدْعُوْ عَلَى دِعْلِ وَذَكُوَانَ وَلِحْيَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَبِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ. قَالَ أَنَسٌ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ مُلْكُلُمُ فِي الَّذِينَ قُتِلُوا ـ أَصْحَابِ بِثْرِ مَعُوْنَةً. قُرْآنًا قَرَأْنَاهُ حَتَّى نُسِخَ بَعْدُ بَلِّغُوْا قَوْمَنَا فَقَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا

٤٠٩٦ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ، ِ قَالَ: سَأَلْتُ أَنْسَ بْنَ مَالِكِ عَنِ الْقُنُوْتِ، فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: نَعَمْ. فَقُلْتُ: كَانَ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ: قَبْلَهُ. قُلْتُ: فَإِنَّ فُلَانًا أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ: بَعْدَهُ، قَالَ: كذَبَ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ مَالِكُمْ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا، أَنَّهُ كَانَ بَعَثَ نَاسًا يُقَالُ لَهُمُ: الْقُرَّاءُ، وَهُمْ سَبْعُوْنَ رَجُلًا إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، وَيَنْتُهُمْ وَيَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ مُلْكُمُّ عَهْدٌ قِبَلَهُمْ، فَظَهَرَ هَؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللَّهِ مِلْكُمُ عَهْدٌ، فَقَنَتَ عدارى كى اورانبيس شهيدكرديا) رسول كريم مَنَ النَّيْمُ فاس موقع پردكوع كـ رَسُوْلُ اللَّهِ مِلْكُمُ اللَّهُ مِلْكُولُ اللَّهُ مِلْكُمُ اللَّهُ اللَّهُ مِلِي الللَّهُ مِلْكُمُ اللَّهُ مِلْكُمُ اللَّهُ مِلْكُمُ الللَّهُ اللَّهُ مِلْكُمُ اللَّهُ مِلْكُمُ اللَّهُ مِلْكُمُ اللَّهُ مِ

غزوات كابيان

عَلَيْهِمْ. [راجِع: ١٠٠١]

قَالُ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةً: كَانَتْ فِيْ شَوَّالٍ سَنَةً

تشوج: اس حادثہ میں ایک مخص عامر بن طفیل کا پر اہاتھ تھا۔ پہلے اس نے بنوعامر قبیلہ کو مسلمانوں کے خلاف بحر کایا۔انہوں نے ان مسلمانوں سے افران کو بنوا منہوں نے ان مسلمانوں سے خطف نے برکایا حالانکہ نبی کریم من الینی کی سے عبدتھا محرعامر کے بنوا منظور نہ کیا۔ پھراس مردود نے رعل اور عصیہ اور ذکوان کو باحق شہید کرڈالا۔ بعض نے کہا نبی کریم منالین کی اور بنوعامر سے عبدتھا۔ جب عامر بن طفیل نے بنو عامر کو ان مسلمانوں نے عبد شامرکوان مسلمانوں سے ان کو باحق منظور نہ کی۔ آخراس نے رعل اور عصیہ اور ذکوان کے قبیلوں کو بھڑکا یا جن سے عبد نہ تھا انہوں نے عبد شامرکوان مسلمانوں کے بہکانے سے ان کو آخل کیا۔

بَابُ غَزُوَةِ الْخَنْدَقِ وَهِي باب: غزوهٔ خنرق كابيان جس كا دوسرا نام غزوهُ الْأَخْزَابُ الْأَخْزَابُ الْأَخْزَابُ الْأَخْزَابُ عِنْ الْمَاغْزِوهُ الْمُعْزِوهُ الْمُعْزِوهُ الْمُعْزِوهُ الْمُعْزِوهُ الْمُعْزِوةُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ ا

مویٰ بن عقبہ نے کہا کہ غزوہ خندق شوال مره میں ہواتھا۔

اً دُبِع. تشریج: احزاب حزب کی جمع ہے جزب گروہ کو کہتے ہیں۔اس جنگ میں ابوسفیان عرب کے بہت سے گردہوں کو بہکا کرمسلمانوں پرچڑ ھالایا تھا

٩٠ ٤ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَ فَالَ اللهِ مَعْدِ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ ا

عَشْرَةَ فَأَجَازَهُ . [راجع: ٢٦٦٤] [ابوداود: ٢٩٥٧، ٢٤٠٦، نسائى: ٣٤٣١]

لیا۔اس وقت وہ پندرہ سال کی عمر میں تھے۔

اجازت نہیں دی۔ لیکن غزوہ خندق کے موقع پر جب انہوں نے

حضور مَالِينَظِ ك سامن اسن السيخ كوبيش كيا تو حضور مَالِينَظِ في ان كومنظور فرما

تشويج: معلوم بواكه بندره سال كى عرفين مرد بالغ تصور كياجاتا بادراس برشرى احكام بور عطور برلا كو بوجاتي بين-

٤٠٩٨ - حَدَّثَنَا قُتَيَبَةً ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ، (٩٨ ٢٠) م ستتيب بن سعيد في بيان كياء كهامم سع عبدالعزيز بن الى

عَنْ أَبِي حَازِم، غَنْ سَهْل بْن سَعْدٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُول اللَّهِ مِنْكُمُ فِي الْخَنْدُق، وَهُمْ يَحْفُرُوْنَ، وَنَحْنُ نَنْقُلُ التَّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَا لِنَّكُمُ اللَّهِ مَا لِنَّكُمُ اللَّهِ مَا لِنَّكُمُ اللّ

فَاغُفِرُ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ)) .

[راجع:٣٧٩٧]

تشوج: آپ نے انساراورمہاجرین کی موجودہ تکالف کودیکھا توان کی تملی کے لئے فر مایا کہ اصل آرام آخرت کا آرام ہے۔ونیا کی تکالیف پرمبر كرنامؤمن كے لئے ضروري ہے۔ جنگ خندق تخت تكليف كے زمانے ميں سامنے آ كي تھى۔

> لَهُمْ، فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُوْعِ قَالَ:

((اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الآخِرَهُ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهُ)) فَقَالُوا مُجِيبِينَ لَهُ:

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا أَبِّدَا

[راجع: ۲۸۳٤]

٤١٠٠ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ، ۚ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ، عَنْ أَنْسِ قَالَ: جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ خُوْلَ الْمَدِيْنَةِ، وَيَنْقُلُونَ التَّرَابَ

حازم نے بیان کیاءان سے ابوحازم نے اوران سے بہل بن سعد رالٹنو نے بیان کیا کہ ہم رسول الله مَالَيْنَا کے ساتھ خندق میں تھے۔ صحابہ وَاللَّيْنَا خندق کھودر ہے تھے اور مٹی ہم اپنے کا ندھوں پر اٹھاا ٹھا کر ڈال رہے تھے۔ اس وقت حضور مَا الله إلى في أن عالى: "اع الله! آخرت كى زند كى بن بس ((اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِوَهُ آرام كَ زندگى ہے۔ پس توانصاراورمہاجرين كى مغفرت فرما۔

٤٠٩٩ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ، قَالَ: (٢٠٩٩) م عيدالله بن محمدى في بيان كياء كهام عدمواوي بن حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةً بْنُ عَمْرِو، حَدَّثَنَا أَبُو عمرون بيان كياءان سے ابواسحاق فزارى في بيان كياءان سے ميدطويل إِسْحَاقَ، عَنْ حُمَيْدِ، سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: في انهول في انس والله عناءوه بإن كرتے مع كدرسول الله مَاليَّيْم خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا الْحَنْدَقِ ، فَإِذَا خندق كى طرف تشريف لے محكة - آپ فرمايا كرمهاجرين اورانسار الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ فِي غَدَاةٍ سردى مِين صح سورے بى خندق كھودر ہے ہيں۔ان كے ماس غلام نہيں تھے بَارِدَةِ ، فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيدٌ يَعْمَلُونَ ذَلِكَ ﴿ كَالَ كَبِجائِ وَوَاسَ كَامَ كُوانْجام دية _ جب حضور مَا اليَّيْمِ فَالسَيْمِ فَالسَّالِ اللهُ اس مشقت اور بھوک کود یکھا تو دعا کی:

"اےاللہ! زندگی توبس آخرت ہی کی زندگی ہے۔ پس انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرماً۔''

صحاب کرام مِی اُنتُرِ نے اس کے جواب میں کہا:

"مم ای میں جنہوں نے محد (مَالْيُرُمُ) سے جہاد کرنے کے لیے بیعت کی ہے جب تک ماری جان میں جان ہے۔"

(١٠٠٠) م سے ابومعمر عبداللہ بن عمر عقدی نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالوارث بن سعيد نے بيان كيا، ان سے عبدالعزيز بن صهيب في اور ان سے انس والنیو نے بیان کیا کہ مدینہ کے گردمہاجرین، انصار خندق کھودنے میںمصروف ہو گئے اور مٹی اپنی پیٹھ پراٹھانے لگے۔اس وقت وہ يشعر بره در عق

"م نے بی محر (مَنْ اللَّهُمُ) سے اسلام پر بیعت کی ہے جب تک ہماری جان میں جان ہے۔''

انہوں نے بیان کیا کہ اس پرنی کریم مظافیظ نے دعا کی:

''اےاللہ! خیرتو صرف آخرت ہی کی خیر ہے، پس انصاراورمہاجرین کوتو برکت عطافرہا۔''

انس ولا النوز في بيان كياكم اليكم شحى جوآتا اوران صحابه كے لئے ايسے روغن ميں جس كامر و بھى بگر چكا ہوتا ملاكر پكايا جاتا۔ يہى كھانا ان صحابہ كے سامنے ركھ ديا جاتا۔ صحابہ بھوك ہوتے۔ بيان كے حلق ميں چپكا اوراس ميں بدبو ہوتى۔ گوياس وقت ان كى خوراك كا بھى بيرحال تھا۔

(۱۰۱۸) ہم سے خلاد بن کچیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالواحد بن ایمن نے بیان کیا ،ان سے ان کے والد ایمن حبثی نے بیان کیا کہ میں جاہر رہا تھنا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم غزوۂ خندق کےموقع پر خندق کھودر ہے تھے کہ ایک بہت تخت قتم کی چٹان نگلی (جس پر کدال)اور یماوڑے کا کوئی افر نہیں ہوتا تھا، اس لئے خندق کی کھدائی میں رکاوٹ پیدا ہوگئی) صحابہ وی مُنتُرِثُمُ رسول الله مَاليَّيْلِم كى خدمت ميں حاضر ہوتے اور آپ عے عرض کی کہ خندق میں ایک چٹان طاہر ہوگئ ہے۔حضور منا این الم این " میں اندراتر تا ہوں ۔ " چنانچہ آپ کھڑے ہوئے۔اس وقت (مجوک کی شدت کی وجہ ہے) آپ کا پیٹ پھرسے بندھا ہوا تھا تین دن سے ہمیں ایک دانہ کھانے کے لئے ہیں ملاتھا۔حضور مَا این کے کدال اپنے ہاتھ میں لی اور چٹان براس سے مارا۔ چٹان (ایک می ضرب میس) بالو کے دھیرک طرح بها تی میں نے عرض کیا: یارسول الله! مجھے گھر جانے کی اجازت ویجے (گھر آ کر) میں نے اپنی بوی سے کہا کہ آج میں نے حضور مالی فیا کو (فاقوں کی وجہ سے) اس حالت میں ویکھا کہ مبرنہ ہوسکا۔ کیا تمہارے (یاس کھانے کی) کوئی چیز ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ہاں کچھ جو ہیں اورایک مکری کا بچہ، میں نے بحری کے بچہ کو ذہ کی اور میری بیوی نے جو پسے - پھر موشت كو بم في چو له بر باندى مين ركها اور مين رسول الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما

عَلَى مُتُوْنِهِمْ وَهُمْ يَقُولُوْنَ:

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدَا عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِيْنَا أَبَدَا قَالَ: يَقُوْلُ النَّبِيُّ مُلْكُمُّ أَوَهُوَ يُجِيْبُهُمْ: ((اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةُ الْآخِرَةُ

((اللهم إنه لا تحير إلا تحير الانجرة) فَبَارِكُ فِي الْأَنصَارِ وَالْمُهَاجِرَهُ))

قَالَ: يُؤْتَوْنَ بِمِلْءِ كَفَّىٰ مِنَ الشَّعِيْرِ فَيُصْنَعُ لَهُمْ بِإِهَالَةٍ سَنِحَةٍ تُوْضَعُ بَيْنَ يَدَي الْقَوْم، وَالْقَوْمُ جِيَاعٌ، وَهِي بَشِعَةٌ فِي الْحَلْقِ وَلَهَا رَيْحٌ مُنْتِنْ. [راجع: ٤٨٣٤]

٤١٠١ عَـ خَدُّتُنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: أَتَيْتُ جَابِرًا فَقَالَ: إِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نُحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيْدَةٌ، فَجَاءُ وا النَّبِيَّ مُلْكُلُّمُ فَقَالَ: هَذِهِ كُذْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ، فَقَالَ: ((أَنَا نَازِلٌ)). ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْضُوْبٌ بِحَجَرٍ، وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَذُوْقُ ذَوَاقًا، فَأَخَذَ النَّبِيُّ مُلْتُكُمُّ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ، فَعَادَ كَثِيْبًا أَهْيَلَ أَوْ أَهْيَمَ، فَقُلتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ا ائذَنُ لِي إِلَى الْبَيْتِ. قَقُلْتُ لِامْرَأَتِيْ: رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ مَلْكُمُ أَشَيْتًا، مَا كَانَ فِي ذَلِكَ صَبْرٌ، فَعِنْدَكِ شَيْءٌ؟ قَالَتْ: عِنْدِيْ شَعِيْرٌ وَعَنَاقُ فَذَبَخْتُ الْعَنَاقَ وَطَحَنَتِ الشَّعِيْرَ، حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ، ثُمَّ جِنْتُ النَّبِيِّ مُلْكُمَّ وَالْعَجِيْنُ قَدِ انْكَسَرَ، وَالْبُرْمَةُ بَيْنَ الْأَثَافِي قَدْ كَادَتْ أَنْ تَنْضَجَ فَقَالَ: طُعَيِّمٌ لِي، فَقُمْ أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! وَرَجُلٌ

خدمت میں حاضر ہوا۔ آٹا گوندھا جا چکا تھا اور گوشت چو لھے پر یکنے کے قريب تھا۔ آنخضرت مَاليَّيْمُ سے ميں نے عرض كيا: گھر كھانے كے ليے مخضر کھانا تیار ہے یارسول اللہ! آپ اپنے ساتھ ایک دوآ دمیوں کو لے کر تشريف لے چليں _حضور مَا الله على في دريافت فرمايا كه "كتنا ہے؟" يس نے آپ کوسب کچھ بتا دیا۔ آپ نے فرمایا: 'نیتو بہت ہے اور نہایت عمرہ طیب ہے۔" پھرآ پ نے فرمایا :"اپنی بیوی سے کہددو کہ جو لھے سے ہانڈی نہاتاریں اور نہ تنور سے روٹی نکالیں، میں ابھی آ رہا ہوں۔'' پھرِ صحابہ ری انتخار سے فرمایا : "سب لوگ چلیں۔" چنانچہ تمام انساری اور مہاجرین تیار ہوگئے۔جب جابر دالنیز گھر پنچ تواپنی بیوی سے انہوں نے كباه اب كيا موكا؟ رسول الله مَنْ الله عَنْ تمام مهاجرين وانصار كوساته ليكر تشریف لا رہے ہیں۔انہوں نے بوچھا:حضور مَالَّيْنِ اِنْ آپ سے پچھ يوجها بهى تفا؟ جابر اللفيَّة نه كهاكه بال حضور مَاليَّيِّم في صحاب وثالثيَّم س فرمایا:'' اندر داخل ہو جاؤ کیکن از دحام نہ ہونے پائے۔'' اس کے بعد آ تحضور مَا لِيُنْفِظُ روني كا چورا كرنے كيك اور كوشت اس پر ڈالنے كيے۔ ہاندی اور تنور دولوں ڈھکے ہوئے تھے۔ آنحضور مالی اے اسے لیا اور صحابہ فری اُنڈی کے قریب کردیا۔ پھر آپ نے گوشت اور روٹی نکالی-اس طرح آب برابرروفی چورا کرتے جاتے اور گوشت اس میں ڈالتے جاتے۔ یہاں تك كمتمام حابد وكالنيم شكم سير مو كا وركهانا في بهي كيا- آخر مين آب نے (جابر النفظ كى يوى سے) فرمايا: "اب يه كھاناتم خود كھاؤ إور الوكول ك يهان بديه من جيجو، كيونكه لوك آج كل فاقه مين مبتلا بين.

أَوْ رَجُلَانِ قَالَ: ((كُمْ هُو؟)) فَذَكَرْتُ لَهُ، قَالَ: ((كَثِيْرٌ طُيِّبٌ)). قَالَ: ((قُلُ لَهَا: لَا تَنْزِعُ الْبُرْمَةَ وَلَا الْخُبْزُ مِنَ التَّنُورِ حَتَى تَنْزِعُ الْبُرْمَةَ وَلَا الْخُبْزُ مِنَ التَّنُورِ حَتَى الْمَا يَكُبُو مِنَ التَّنُورِ حَتَى الْمَا يَكِي الْمُواتِيةِ قَالَ: وَيُحَكِ! جَاءَ النَّبِيُ مُلْكُنَا مَلَكَا إِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالأَنْصَارِ وَمَنْ مَعَهُمْ. قَالَتْ: هَلْ سَأَلَكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. النَّبِي مُلْكُنَا فَلْتُ: نَعَمْ. النَّبِي مُلْكُنَا فَلْتُ: نَعَمْ. النَّبِي مُلْكُنَا فَلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: ((الدُّخُلُوا وَلا تَضَاعَطُوا)). فَجَعَلَ مَعْهُمْ النَّذِعُ وَلَيْتُورَ إِذَا أَجَدَ مِنْهُ، وَيُخْمِلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ، وَيُخَمِّرُ الْبُرْمَةَ وَالتَّنُورَ إِذَا أَجَدَ مِنْهُ، وَيُخْمِلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ، وَيُخْمِلُ اللَّذِعُ مَنْ مَنْعُوا وَبَقِي وَيُخْمِلُ اللَّهُ مِنْ النَّاسُ يَكُسِرُ الْخُبْزَ وَيَغْرِفُ حَتَى شَبِعُوا وَبَقِي وَيُقِي وَيُقِي وَيُقِي مَنْ النَّاسُ يَكْمِلُ النَّاسُ اللَّهُ مُواكَانَ ((الْكُلِي هَذَا وَأَهْدِي، قَانَ النَّاسُ اللَّهُ مُعَاعَةً)). [راجع: ٢٠٧٠]

تشوج: روایت میں غروہ خندت میں خندت میں خندت میں خندت میں خندت میں ہوت ہے امور بیان میں آگے ہیں نی کریم مَنَّا اِنْ اِلَّمَ کَیْ مِی ہُدہ ہوک ہے پیٹ پر پھر باند ھنے کا بھی صاف لفظوں میں ذکر ہے۔ بعض لوگوں نے پھر باند ھنے کا اوبل کی ہے۔ کھانے میں برکت کا ہوتا رسول اللہ مَنَّا اِنْ اِلَّم کَا اِنْ اِللّٰہُ مَا اِللّٰہُ مَا اِللّٰہُ مَا اِللّٰہُ مَا اِللّٰہُ کَا اِللّٰہُ اِللّٰہُ کَا اِللّٰہُ اِللّٰہُ کَا اللّٰہُ اِللّٰہُ کَا اِللّٰہُ اِللّٰہُ کَا اللّٰہُ اِللّٰہُ کَا اور میرے فاوند کے لئے دعائے خرکر جائے آپ نے دونوں کے لئے دعائی تھی اور اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہُ کَا اللّٰہُ ہُو اللّٰہُ کَا الل

٤١٠٢ ـ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيَّ ، قَالَ: حَدَّثَنَا (٣٠٢) جُهر عمروبن على فلاب ني بيان كيا، كها بم سابوعاصم ضاك أَبُو عَاصِمٍ ، قَالَ: أَخْبَرُ مَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي بن مُخلد نَي بيان كيا، كها بم كوخظله بن الى سفيان نے خردى، كها بم كوسعيد

بن میناء نے خبر دی ، کہا میں نے جاہر بن عبداللد و الله اسے سنا ، انہوں نے بیان کیا کہ جب خندق کھودی جا رہی تھی تو میں نے معلوم کیا کہ جی كريم مَثَاثِينَا انتها كَي جُوك مِن مِتلا بِين _ مِن فوراً الي بيوى ك ياس آيا اور کہا: کیا تہارے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے؟ میرا خیال ہے کہ رسول ایک صاع جوتھے گھریس ماراایک بکری کا بچی بھی بندھا ہوا تھا۔ میس نے بری کے بیچ کوز ج کیا اور میری بیوی نے جوکو چکی میں پیسا۔ جب میں ذ بح سے فارغ ہوا تو وہ بھی جو پیس چکی تھیں۔ میں نے گوشت کی بوٹیاں كرك بانذى ميں ركاد يا اور حضور مَا الله الله كى خدمت ميں حاضر ہوا ميرى بوی نے پہلے ہی تنبید کردی تھی کدرسول الله منافیاتی اور آپ کے صحابہ وی الله كسامن مجهد شرمنده نه كرنا - چنانچديس في حضورا كرم مَثَالَيْكُم كى خدمت میں حاضر موکر آپ کے کان میں بیعرض کیا کہ یارسول اللہ! ہم نے ایک چھوٹا سابچے ذرج کرلیا اور ایک صاع جوپیں لیے ہیں جو ہمارے پاس تھے۔ اس لیے آپ دوایک صحابہ کو لے کرتشریف لے چلیں ۔حضور اکرم مُلَاثِیْمُ نے بہت بلندآ واز سے فرمایا: ''اے اہل خندق! جابر (دانشنہ) نے تمہارے لئے کھانا تیار کروایا ہے۔بس اب سارا کام چھوڑ دو اور جلدی چلے چلو۔ " اس کے بعد حضور مالی ای فرمایا: "جب تک میں نہ آ جاول بانڈی چو کھے پر سے ندا تار نااور ندآئے کی روٹی پکانی شروع کرنا۔''میں اپنے گھر آيا_ادهرحضوراكرم مَنَافِينَا بهي صحابه ثِنَالَتُنَا كوساته كرروانه موتــــ میں اپنی بیوی کے پاس آیا تووہ مجھے براجھلا کہنے گئیں۔میں نے کہا کتم نے جو کچھ مجھ سے کہا تھا میں نے حضور مَالیّنیم کے سامنے عرض کردیا تھا۔ آخر ميرى بيوى في كندها مواآ نا تكالا اورحضور مَا التي إلى من اين لعاب دبن کی آمیزش کردی اور برکت کی دعاکی ۔ ہانڈی میں بھی آپ نے لعاب ک آمیزش کی اور برکت کی دعا کی۔اس کے بعد آپ نے فرمایا "اب روثی پکانے والی کو بلاؤوہ میرے سامنے روٹی پکائے اور گوشت ہانڈی سے تكاليكين چولھے سے ہاندى نداتارنا۔ "صحابہ وفائق كى تعداد ہزارك قریب تھی۔ میں اللہ تعالی کا تم کھا تا ہوں کرائے بی کھانے کوسب نے شکم

سُفْيَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِالنَّبِي مَا لَكُمْ خَمَصًا شَدِيْدًا، فَانْكَفَيْتُ إِلَى امْرَأْتِيْ فَقُلْتُ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأْيْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ مُلْكُمٌّ خَمَصًا شَدِيْدًا. فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا فِيْهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيْرٍ، وَلَنَا بُهَيْمَةً دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا، وَطَحَنَتِ الشَّعِيْرَ فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِيْ، وَقَطَّعْتُهَا فِيْ بُرْمَتِهَا، ثُمَّ وَلَيْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللَّهِ مُلْكُمَّا فَقَالَتْ: لَا تَفْضَحْنِيْ بِرَسُوْلِ اللَّهِ مُشْكِمًا وَبِمَنْ مَعَهُ . فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَتْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرِ كَانَ عِنْدَنَا، فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ. فَصَاحَ النَّبِيُّ مَا لِللَّهُمْ فَقَالَ: ((يَا أَهْلَ الْحَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا فَحَيٌّ هَلَّا بِكُمْ)). فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ طَلْعُكُمْ: ((لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ، وَلاَ تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى أَجِيْءً)). فَجِنْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ مَلْكُمُّ اللَّهِ مَلْكُمُّ اللَّهِ مَلْكُمُّ ا يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِيْ، فَقَالَتْ: بِكَ وَبِكَ. فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ. فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجَيْنًا، فَبَسَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَسَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ ثُمًّ قَالَ: ((ادُعُ خَابِزَةٌ قَلْتَخْبِزُ مَعِي وَاقْدَحِي مِنُ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوْهَا))، وَهُمْ أَلْفٌ، فَأَقْسِمُ باللَّهِ لَأَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا، وَإِنَّ بُرْمَتَنا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ، وَإِنَّ عَجِيْنَنَا لَيُخْبِزُ كَمَّا هُوَّ. [راجع:٣٠٧٠]

سیر ہوکر کھایا اور کھانا بھی پچ گیا۔ جب تمام لوگ واپس ہو گئے تو ہماری ہانڈی ای طرح ابل رہال تھی ،جس طرح شروع میں تھی اور آئے کی روٹیاں برابر یکائی جارہی تھیں۔

٤١٠٣ ـ حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بِنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: ﴿إِذْ جَآءُو كُمْ مِنْ فُوْقِكُمْ وَمِنْ أَنْفِكُمْ وَمِنْ أَنْفَكُمْ وَمِنْ أَنْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ ﴾ قَالَتْ: كَانَ ذَاكَ يَوْمَ الْخَنْدَةِ. [مسلم: ٧٥٣٦]

سلیمان نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ ولی ہنا نے کہ (آیت) '' جب مشرکین تمہارے بالائی علاقہ سے اور تمہارے نیبی علاقہ سے تم پرچ ھے آئے تھے اور جب مارے ڈر کے آئے کھیں چکا چوند ہوگئی تھیں اور دل حلق تک آگئے تھے۔'' عائشہ ولی ہائے ہا کہ نے بیان کیا کہ بی آ یت غزوہ خند ق کے متعلق نازل ہوئی تھی۔

تشوج: اس جنگ کے موقع پر مسلمانوں کے پاس نہ کافی راش تھا نہ سامان جنگ اور بخت سردی کا زمانہ بھی تھا۔خود ندید بین بہودی گھات میں گئے ہوئے تھے کھار کھود ہوئے تھے کھار کھود ہوئے تھے کھار کے ہوئے تھے کہاں موقع پر اندرون شہر سے مدافعت کی گئی اور شہر کوخند تی کھود کرا تھے ہوئے تھے کہاں موقع پر اندرون شہر سے مدافعت کی گئی اور شہر کوخند تی کھود کر محفوظ کیا گیا۔ چنانچے اللہ کا فضل ہوا اور کھارا سپنے تا پاک ارادوں میں کا میاب نہ ہو سکے اور تاکام واپس لوٹ گئے اور مستقبل کے لئے ان کے تا پاک مرائم خاک میں ل گئے ۔ اس جنگ میں حضرت حذیفہ رٹی گئے بطور جاسوس کھار کی خبر لینے گئے تھے۔ انہوں نے آ کر بتلا یا کہ آئد تھی نے کھار کے سارے خیے النہ دی ہوں اور وہ سب بھاگ گئے ہیں۔

٤١٠٤ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّمَ الْمُثَلِّمَ يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى أَغْمَرَ بَطْنَهُ أَو اغْبَرَّ بَطْنُهُ يَقُولُ: يَقُولُ:

(۱۹۰۴) ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے ،ان سے ابواسحاق بہتی نے بیان سے براء بن عازب رہا ہی نے بیان کیا کہ غزوہ خندق میں (خندق کی کھدائی کے وقت) رسول الله مَالَيْنِهُم مَی الله الله الله مَالَيْنِهُم مَی الله الله الله مَالَیْنِهُم مَی الله الله الله مَالَیْنِهُم مَی الله الله الله الله مالی میارک غبارسے اللہ کیا تھا۔ حضور مَالِیْنِهُم کی زبان پریکلمات جاری تھے:

اهْتَدَيْنَا ((وَاللَّهِ لَوْلَا اللَّهُ مَا وَلَا صَلَّيْنَا تَصَدُّقْنَا وَلَا فَأَنْزِلَنْ عَلَيْنَا الْأَقْدَامَ لَاقَيْنَا وَثُبّتِ عَلَيْنَا الأولَى أَيْنَا)) أَرَادُوا وَرَفِعَ بِهَا صَوْتَهُ ((أَبَيْنَا أَبَيْنَا)). [راجع:٢٨٣٦] ٥ - ١ ٤ _ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

"الله كی قتم اگر الله نه ہوتا تو ہمیں سیدھارات نه نه ملتانه ہم صدقه كر سكته، نه نماز پڑھتے، پس تو ہمارے دلوں پر سكینت وطمانیت نازل فر ما اور اگر ہمارى كفار سے بر بھیر ہو جائے تو ہمیں ثابت قدى عنایت فرما جولوگ ہمارى كفار سے بر بھیر ہو جائے تو ہمیں ثابت قدى عنایت فرما جولوگ ہمارے خلاف چڑھ آئے ہیں۔ جب بیکوئی فتنہ چاہتے ہیں تو ہم ان كی نہیں مانتے۔"ابینا ابینا (ہم ان كی نہیں مانتے۔ ہم ان كی نہیں مانتے) پر آپ كی آواز بلند ہوجاتی۔

(۱۰۵) ہم سے مسدد بن مسرمد نے بیان کیا، کہا ہم سے کی بن سعید

سَعِيْدٍ، عَنْ شُعْبَةً، قَالَ: حَدَّثَنِيْ الْحَكُمُ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النِّي مُثَافِئًمُ قَالَ: ((نُصِرُتُ بِالطَّبَا وَأُهُلِكَتُ عَادُ بِالطَّبَا وَأُهُلِكَتُ عَادُ بِالطَّبَا وَأُهُلِكَتُ عَادُ بِالطَّبَا وَأُهُلِكَتُ عَادُ بِاللَّهُورِ)). [راجع: ١٠٣٥]

٤١٠١ عَدَّنَيْ أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيمُ شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةً، قَالَ: حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيمُ الْبِنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبِي، عَنْ أَبِي الْبُنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبِي، عَنْ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يُحَدِّثُ إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يُحَدِّثُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الأَحْزَاب، وَخَنْدَقَ رَسُوْلُ اللَّهِ مَلْكُمُ رَأَيْتُهُ يَنْقُلُ مِنْ تُرَابِ الْخَنْدَقِ حَتَّى وَارَى عَنِي الْغُبَارُ جِلْدَةَ الْخَنْدَقِ حَتَّى وَارَى عَنِي الْغُبَارُ جِلْدَةَ بَطْنِهِ، وَكَانَ كَثِيْرَ الشَّعْرِ، فَسَمِعْتُهُ يَرْتَجِزُ بِكُلِمَاتِ ابْنُ رَوَاحَةً، وَهُوَ يَنْقُلُ مِنَ النَّرَابِ وَيَقُولُ مِنَ الشَّعْرِ، فَسَمِعْتُهُ يَرْتَجِزُ الشَّعْرِ، وَهُو يَنْقُلُ مِنْ النَّرَابِ وَيَقُولُ أَنْ رَوَاحَةً، وَهُو يَنْقُلُ مِنَ النَّرَابِ وَيَقُولُ أَنْ اللَّهُ اللَّهُ الْفَيْرَ الشَّعْرِ، وَهُو يَنْقُلُ مِنَ النَّهُ مِنْ الْعُبَارُ وَيَقُولُ أَنْ اللَّهُ الْفَالَاتِ الْمِنْ وَقَالَ كَيْمَالُ وَيَقُولُ أَنْ اللَّهُ الْمُ الْمُ لَالْمُ اللَّهُ الْمَالَتِ الْمُ الْمَالِقِ الْمَالِقُ الْمَالَةِ الْمَالَاتِ الْمُ لَالْمُ الْمَالَدِقَ الْمُولُ اللَّهُ الْمَالُولُ وَيَقُولُ الْمُلْكِلُولُ الْمِلْمُ الْمَالِقُولُ الْمَالِقِ الْمَالُولُ الْمُلْمَاتِ الْمَالُولُ الْمَالِقِيلُ الْمُلْعُلُولُ الْمُلْمَالِقِ الْمَالِقُ الْمَالَاقِ الْمُؤْمُ الْمِنْ الْمُعْرَاقِ الْمَلْمُ الْمُؤْمُ الْمُعْرَاقُولُ الْمَالِقُ الْمِنْ الْمُعْرَاقِ الْمُؤْمُ الْمُولِ الْمَالَقِ الْمَالَقِ الْمَالُولُ الْمُعْرَاقِ الْمَالَقِ الْمُلْعُلُولُ الْمَالِقُ الْمَالُولُ الْمَالِقُ الْمَالِقُولُ الْمُولُ الْمُلْمِلُ الْمَالُولُ الْمَالُولُ الْمَالُولُ الْمُعْلَقُ الْمَالَقُولُ الْمَالُولُ الْمَالُولُ الْمُلْمُ الْمَالُولُ الْمُولُ الْمُلْمُ الْمُلْمُ الْمُلْمُ الْمُلْمِ الْمُلْمَالُ الْمُولُ الْمُولُ الْمُولُ الْمُولُولُ الْمُولُولُ الْمُولُ الْمُولُ ا

((اللَّهُمَّ لَوُلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَينَا وَلَا صَلَّيْنَا وَلَا صَلَّيْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْوِلَنُ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا وَلَا صَلَّيْنَا وَلَا صَلَّيْنَا وَلَا صَلَّيْنَا وَلَا صَلَيْنَا وَلَا صَلَيْنَا وَلَيْنَا الْأَوْلَى قَدْ رَغِبُوا عَلَيْنَا وَإِنْ الْأَوْلَى قَدْ رَغِبُوا عَلَيْنَا وَإِنْ الْأَوْلَى قَدْ رَغِبُوا عَلَيْنَا وَإِنْ أَرَادُوا فِنْنَةً أَبْيِنَا))

قَالَ: ثُمَّ يَمُدُّ صَوْتَهُ بِآخِرِهَا. [راجع: ٢٨٣٦]

تشريج: حضرت مولانا وحيد الزمال بين في في ان اشعار كامنظوم ترجيه يول كياب تو منازي كيه دية جم زكوة

تو ہدایت گر نہ کرتا تو کہاں کمتی نجات اب اتار ہم پر تسلی اے شہ عالی صفات! بے سبب ہم پر یہ دشمن ظلم سے چڑھ آئے ہیں

قطان نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے بیان کیا، کہا مجھ سے تھم بن عتبہ نے بیان کیا، کہا مجھ سے تھم بن عتبہ نے بیان کیا، ان سے مجاہد نے اور ان سے ابن عباس ورائے ہوا نے کہ نبی کر یم ماٹا ہوئے نے فر مایا: ' پروا ہوا (مشرق کی طرف سے چلنے والی) کے ذریعے میری مددی گئی اور قوم عاد پچھوا ہوا (مغرب کی طرف سے چلنے والی) سے ہلاک کردی گئی تھی۔'

(۱۰۱۸) مجھ سے احمد بن عثان نے بیان کیا، کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے میرے والد یوسف نے بیان کیا، ان سے ابواسحاق بیہی نے کہ میں نے براء بن عازب والد یوسف نے بیان کیا، ان سے ابواسحاق بیہی نے کہ میں نے براء بن عازب واللہ متالیقی کے میں نے دیکھا کہ خندق کھودتے ہوئے اس کے اندر پر رسول اللہ متالیقی کم میں نے دیکھا کہ خندق کھودتے ہوئے اس کے اندر سے آپھی مٹی اٹھا اٹھا کر لار ہے ہیں۔ آپ کے بطن مبارک کی کھال مٹی سے آپھی میں نے خود سنا کہ حضور متالیقی کیا ہیں رواحہ ڈالٹوئ کے رجز بیا شعار مٹی اٹھا تے ہوئے بر ھور ہے تھے:

"اے الله اگرتونه ہوتا تو ہمیں سیدها راستہ ندمانا، ندہم صدقه کرتے ندنماز پڑھتے، پس ہم پرتو اپی طرف سے سکینت نازل فرما اور اگر ہمارا (دہمن سے) آمنا سامنا ہو جائے تو ہمیں ثابت قدمی عطا فرما۔ بیلوگ ہمارے او پڑھام سے چڑھآئے ہیں۔ جب بیہم سے کوئی فتنہ چاہتے ہیں تو ہم ان کی نہیں سنتے۔" راوی نے بیان کیا کہ حضور مَلَّ الْنِیْمِ آخری کلمات کو کھینچ کر بڑھتے تھے۔

پاؤں جموا دے ہمارے دے لڑائی میں ثبات جب وہ بہکائیں ہمیں سنتے نہیں ہم ان کی بات

٤١٠٧ - حَدَّثَنِيْ عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا (١٠٧) مجھ سے عبدہ بن عبدالله نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالصمد بن

عبدالوارث نے بیان کیا، ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ سب سے ان کے والد نے بیان کیا کہ سب سے بہلاغ زوہ جس میں میں نے شرکت کی وہ غز وہ خندق ہے۔

(۸۰۱۸) مجھے سے ابراہیم بن مویٰ نے بیان کیا، کہا ہم کو مشام نے خبر دی، أنبيل معمر بن راشد نے ، انبيس زہرى نے ، انبيس سالم بن عبداللہ نے اور ان ہے ابن عمر ولی شان نے بیان کیا اور معمر بن راشد نے بیان کیا کہ مجھے عبداللہ ین طاؤس نے خبر دی ،ان سے عکر مدین خالد نے اور ان سے ابن عمر رفاقتیا نے بیان کیا کہ میں هفصہ والنوں کے بہاں گیا تو ان کے سرکے بالوں سے یانی کے قطرات میک رہے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہتم دیکھتی ہواوگوں نے کیا کیا اور مجھے تو مچھ بھی حکومت نہیں ملی۔ هصه والفہانے کہا کہ مسلمانوں کے مجمع میں جاؤ اوگ تمہاراانظار کررہے ہیں کہیں ایبانہ ہوکہ تہاراموقع پرند پہنچامزید پھوٹ کا سبب بن جائے۔ آخر هصه والنا ال نے خطبہ دیا ادر کہا کہ خلافت کے مسئلہ پر جے گفتگو کرنی ہووہ ذراا پنا سرتو اٹھائے۔ یقینا ہم اس سے (اشارہ ابن عمر کی طرف تھا) زیادہ خلافت کے حقدار ہیں اوراس کے باپ سے بھی زیادہ۔حبیب بن سلمہ والفیز نے ابن عر فالنفاك سے اس يركها كمآب نے وہيں اس كا جواب كيوں نبيس ديا؟ عبدالله بن عمر والنفي كا كماكه ميس نے اى وقت الى كتى كھولى (جواب وینے کوتیار ہوا) اور ارادہ کرچکا تھا کہ ان سے کہوں کہتم سے زیادہ خلافت کا حقداروہ ہےجس نے تم سے اور تبہارے باپ سے اسلام کے لئے جنگ کی تھی۔لیکن پھرمیں ڈرا کہ کہیں میری اس بات ہے مسلمانوں میں اختلاف برهنه جائ اورخوزیزی نه جو جائے اور میری بات کا مطلب میری منشا كے خلاف ندليا جانے لگے۔اس كے بجائے مجھے جنت كى وہ نعميں ياد آ منیں جواللہ نے (صبر کرنے والوں کے لئے) جنتوں میں تیار کرر کھی ہیں۔ حبیب بن الی مسلم نے کہا کہ اچھا ہوا آپ محفوظ رہے اور بچالتے كن أفت مين نبيل يرك محمود في عبدالرزاق س (نَسْوَاتُهَاك بجائے لفظ) نُوسَاتُها بیان کیا۔ (جس کے چوٹی کے معنی ہیں جوعور تیں سر

عَبْدُ الصَّمَدِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِيْنَارٍ - عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: أَوَّلُ يَوْمٍ شَهِدْتُهُ يَوْمُ الْخَنْدُقِ. قَالَ: أَوَّلُ يَوْمٍ شَهِدْتُهُ يَوْمُ الْخَنْدُقِ.

١٠٨ ع حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمْ بِنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ طَاؤُس، عَنْ عِكْرِمَةً بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَنَوْسَاتُهَا تَنْطُفُ، قُلْتُ: قَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ مَا تَرَيْنَ ، فَلَمْ يُجْعَلْ لِي مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ. فَقَالَتِ: الْحَقْ فَإِنَّهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ، وَأَخْشَي أَنْ يَكُوْنَ فِي احْتِبَاسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةً. فَلَمْ تَدَعْهُ حَتَّى ذَهَبَ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ خَطَبَ مُعَاوِيَةُ قَالَ: مَنْ كَانَ يُرِيْدُ أَنْ يَتَكَلَّمُ فِيْ هَذَا الْأَمْرِ فَلْيُطْلِعْ لَنَا قَرْنَهُ، قَلَنَحْنُ أَخَقُّ بِيهِ مِنْهُ وَمِنْ أَبِيْهِ. قَالَ حَبِيْبُ بِنُ مَسْلَمَةَ: فَهَلَّا أَجَبْتُهُ؟ قَالَ عَبْدُاللَّهِ: فَحَلَلْتُ حُبْوَتِي وَهَمَمْتُ أَنْ أَقُوْلَ: أَحَقُّ بِهَذَا الأَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلُكَ وَأَبَاكَ عَلَى الْإِسْلَامِ. فَخَشِيْتُ أَنْ أَقُولَ: كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَيْنَ الْجَمْعِ، وَتَسْفِكُ الدَّمَ، وَيُحْمَٰلُ عَنِّي غَيْرُ ذَلِكَ، فَذَكَرْتُ مَا أَعَدَّ اللَّهُ فِي الْجِنَانِ . قَالَ حَبِيْبٌ: حُفِظْتَ وَعُصِمْتَ. قَالَ مَحْمُودٌ، عَنْ عَبْدِالرَّزَّاق: وَنُوسَاتُهَا.

یربال گوندھتے ونت نکالتی ہیں)۔

تشريج: طافظ صاحب فرمات بين: "مراده بذلك ماوقع بين على ومعاوية من القتال في صفين يوم اجتماع الناس على الحكومة بينهم فيما اختلفوا فيه فراسلوا بقايا الصحابة من الحرمين وغيرهما وتواعدوا على الاجتماع لينظروا في ذلك فشاور ابن عمر اخته في التوجه اليهم او عدمه فاشارت عليه باللحاق بهم خشية ان ينشأ من غيبته اختلاف الي استمرار الفتنة فلما تفرق الناس اي بعد ان اختلف الحكمان وهو ابو موسى الاشعرى وكان من قبل على وعمرو بن عاص وكان من قبل معاوية_" (فتح جلد ٧ صفحه ١٣٥)

بینی مراد و هکومت کا جھگڑا ہے جو صفین کے مقام پر حضرت علی ڈاٹٹٹڈا اور حضرت معاویہ ڈاٹٹٹٹ کے درمیان واقع ہوا۔اس کے لئے حرمین سمے بقایا صحابہ ٹنٹائٹٹنے نے باہی مراسلت کر کے اس تضیہ نامرضیہ کوختم کرنے میں کوشش کرنے کے لئے ایک مجلس شور کا کو بلایا جس پیس شرکت کے لئے حضرت عبدالله بن عمر وللظنائ نے اپنی بہن ہےمشورہ کیا۔ بہن کامشورہ یہی ہوا کہتم کوبھی اس مجلس میں ضرورشر یک ہونا جا ہے در مذخطرہ ہے کہتمہاری طرف سے لوگوں میں خواہ تو اہ بر گمانیاں پیدا ہو جا سی گی جن کا نتیجہ موجودہ فتنے کے بمیشہ جاری رہنے کی صورت میں ظاہر ہوتو بدا چھانہ ہوگا۔ جب مجلس شور کا ختم ہو کی تو معاملہ دونوں طرف سے ایک ایک بچ کے امتخاب برختم ہوا۔ چنا نچہ حضرت ابوموی اشعری ڈاٹٹین حضرت علی ڈاٹٹینؤ کی طرف سے ادر حضرت عمرو بن العاص ڈالٹنئ حضرت معادیہ ڈالٹنئ کی طرف سے پنج قرار پائے۔بعد میں وہ ہوا جومشہور ومعروف ہے۔

٤١٠٩ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْم، قَالَ: حَدَّثَنَا (٢٠٠٩) بم سے ابوتیم نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا،ان سے ابواساق بیہی نے ،ان سے سلیمان بن صرور دالفن نے بیان کیا کہ نی كريم مَثَاثِينًا في غزوه احزاب كموقع ير (جب كفار كالشكر ناكام واليس مولیا) فرمایا:" اب ہم ان سے الریس کے۔ آیندہ وہ ہم پر چڑھ کر بھی نہ

سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْن صُرَدٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ مُثْلِكُمُ ا يَوْمَ الأَحْزَابِ: ((نَغُزُوهُمْ وَلا يَغُزُونَنَا)). [طرفه في:١٠١٠]

تشوج: بخاری میں سلیمان بن صرد دانشن سے صرف ایک یہی حدیث مردی ہے۔ بدان لوگوں میں سب سے زیادہ پوڑھے تھے جو حضرت حسین دخانفنا ك خون كابدلد لين كوفد سے فكلے متے _ مرعين الورده كے مقيام پريدا بيخ ساتھيوں سميت مارے كئے يد ١٥ هكاوا تعدب _ (فق)

(۱۱۰) ہم سے عبداللہ بن محد مندی نے بیان کیا، کہا ہم سے کی بن آدم نے بیان کیا، کہا ہم سے اسرائیل بن بوٹس نے بیان کیا، انہوں نے ابو اسحاق سے سناء انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سلیمان بن صرد والفنو سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم مالی الم سے سنا، جب عرب کے قبائل (جوغزوہ خندق کے موقع پر مدینہ چڑھ کرآئے تھے) ناکام والیں مو كئة حضور مَالَيْظِم فرمايا: "اب ممان سے جنگ كريں كے، وہ مم بر چ'ھ کرنہ آسکیں گے بلکہ ہم ہی ان پرفوج کشی کیا کریں گے۔''

٤١١٠ حَدَّثَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَاثِيلُ ، سَمِعْتُ أَبًا إِسْحَاقَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيُّ مُلْكُمُ لِمُقُولُ حِينَ أَجْلَى الْأَحْزَابُ عَنْهُ: ((الْآنَ نَغُزُوهُمْ وَلَا يَغْزُونْنَا، نَحْنُ نَسِيرُ إليهم)). [راجع: ١٠٩]

تشوج: جيماكه ني كريم مَا يَعْيَمُ في فرماياتها، ويهاى جواراس كووسر سال صلح حديبيه وكى جس مين قريش في آب سدمغابه وكيا مجرخود بى ا سے تو ڑ ۋالا جس کے نتیجہ میں فتح کمہ کا دا قعہ د جود میں آیا۔ (فتح الباری)

٤١١١ عَـ حَلَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِشَامٌ، عَنْ عَبِيْدَةً، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ عَبِيْدَةً، عَنْ عَبِيْدَةً، عَنْ عَبِيْدَةً، عَنْ عَبِيْدَةً، عَنْ عَبِيْدَةً، عَنْ عَبِيْدَةً، عَنْ عَلِيْكُمْ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ: ((مَلَأُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ بُيُونَتَهُمْ وَقُبُورُهُمْ الْخَنْدَقِ: ((مَلَأُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ بُيُونَتَهُمْ وَقُبُورُهُمْ نَارًا كَمَا شَعَلُونَا عَنْ صَلَاةٍ الْوُسُطَى حَتَّى نَارًا كَمَا شَعَلُونَا عَنْ صَلَاةٍ الْوُسُطَى حَتَّى غَلَبْتِ الشَّمْسُ)). [راجع: ٢٩٣١]

عَنْ الْمَكُيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّنَنَا الْمَكُيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّنَنَا هِمْمَامٌ، عَنْ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا كِذْتُ أَنْ أُصَلِّي حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ يَعْدُبُ الشَّمْسُ أَنْ يَعْدُبُ الشَّمْسُ أَنْ وَاللَّهِ! مَا تَعْرُبَ قَالَ النَّبِيُّ مُلْكَمَّةً: ((وَأَنَا وَاللَّهِ! مَا عَرُبَتِ الشَّمْسُ أَنَّ لَهَا، فَصَلَّى الْعَصْرَ صَلَّى بَعْدَهَا فَتَوَضَّأَنَا لَهَا، فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَهَا فَتَوَضَّأَنَا لَهَا، فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ. [راجع: ٩٦] [ترمذي: ٩٦]

١١٣ عَن ابن الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَن ابن الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ الْفَوْمِ)). فَقَالَ الأَجْنِرُ الْفَوْمِ)). فَقَالَ الزَّبْيُرُ: أَنَا. ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ يَأْتِينَا بِحَبَرِ الْقَوْمِ)). فَقَالَ الزَّبْيُرُ: أَنَا. ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ يَأْتِينَا بِحَبَرِ الْقَوْمِ)). فَقَالَ الزَّبْيُرُ: أَنَا. ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ يَأْتِينَا بِحَبَرِ الْقَوْمِ)). فَقَالَ الزَّبْيُرُ: أَنَا. قَالَ: ((مَنْ يَأْتِينَا بِحَبَرِ الْقَوْمِ)). فَقَالَ الزَّبَيْرُ: أَنَا. قَالَ: ((مَنْ لِأَبْيَرُ: أَنَا. قَالَ: ((إِنَّ لِكُلِّ نَبِي حَوَارِيًّا، وَإِنَّ حَوَارِيًّا، وَإِنَّ حَوَارِيًّا، الزَّبَيْرُ)). [راجع: ٢٨٤٦]

٤١١٤ - حَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

(۱۱۱۲) ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا، کہا ہم سے روح بن عبادہ نے بیان کیا، کہا ہم سے روح بن عبادہ نے بیان کیا، ان سے محمد بن سیرین نے بیان کیا، ان سے معبیدہ سلمانی نے اور ان سے علی ڈھائٹ نے بیان کیا کہ نبی کریم مُٹائٹ نے بیان کیا کہ نبی کریم مُٹائٹ نے نے فروہ خندق کے موقع پر فر مایا: ''جس طرح ان کفار نے ہمیں صلوۃ وسطی (نمازعمر) نبیس پڑھنے دی اور سورج غروب ہوگیا، اللہ ہمیں صلوۃ وسطی (نمازعمر) نبیس پڑھنے دی اور سورج غروب ہوگیا، اللہ تعالیٰ بھی ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھردے۔''

نے بیان کیا، ان سے بچی بن اہراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن حسان
نے بیان کیا، ان سے بچی بن اہراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن عبدالرحمٰن نے
اور ان سے جاہر وہائن نے کہ عمر بن خطاب وہائٹ غزوہ خندق کے موقع پر
سورج غروب ہونے کے بعد (لڑکر) واپس ہوئے ۔ وہ کفار قریش کو پرا
بھلا کہدر ہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! سورج غروب ہونے
کو ہے اور میں عصر کی نماز اب تک نہیں پڑھ سکا۔ اس پر نبی منافی نے فرمایا:
داللہ کی قتم نماز تو میں بھی نہ پڑھ سکا۔ "آخر ہم رسول اللہ منافی نے فرمایا:
وادی بطحان میں اتر ہے۔ آپ منافی نے نماز کے لئے وضوکیا۔ ہم نے بھی
وضوکیا، پھر عصر کی نماز سورج غروب ہونے کے بعد پڑھی اور اس کے بعد
وضوکیا، پھر عصر کی نماز سورج غروب ہونے کے بعد پڑھی اور اس کے بعد

(۱۱۳) ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا، کہا ہم کوسفیان توری نے خبر دی،
ان سے محمد بن منکدر نے بیان کیا اور انہوں نے جابر را اللہ ہے نے فر مایا: '' کفار
کرتے سے کہ غزوہ احزاب کے موقع پر نبی کریم منگالیہ کا نے فر مایا: '' کفار
کے لشکر کی خبریں کون لائے گا؟'' زبیر را للٹ کئی نے عرض کیا کہ میں تیار ہوں۔
پھر حضور منگالیہ کے بوچھا: '' کفار کے لشکر کی خبریں کون لائے گا؟'' اس
مرتب بھی زبیر رطابع نے کہا کہ میں۔ پھر حضور منگالیہ کا نے تیسری مرتبہ کہا تو
انہوں نے اس مرتب بھی اپنے آپ کو پیش کیا۔ اس پر حضور منگالیہ کے فر مایا:
انہوں نے اس مرتب بھی اپنے آپ کو پیش کیا۔ اس پر حضور منگالیہ کے خواری ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر رطابع ہیں۔''

(۱۱۱۲) تنیه بن سعید نے بیان کیا کدان سے سعید بن الی سعید نے ،ان

اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مُلْكُمُ كَانَ يَقُوْلُ: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحُدَهُ، أَعَزَّ جُنْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحُدَهُ، فَلَا شَيْءَ بَعْدُهُ)). [مسلم: ٦٩١٠]

ے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہر رہ واللہ نئے کہ بی کریم مالینیم فرمایا كرتے تھے: 'اللہ كے سواكوئي معبورتہيں، وہ اكيلا ہے جس نے اپ لشكر كو فتح دی۔اپنے بندے کی مدد کی (لیمنی حضور اکرم مَثَاثِیْم کی) اور احزاب (لعنی افواج کفار) کو تنها بھا دیا۔ پس اس کے بعد کوئی چیز اس کے مدمقابل نبيس ہوسكتى-"

تشريج: يده مبارك الفاظ بين جو جنگ احزاب كے خاتمه بربطور شكرزبان رسالت مآب مَنْ اللَّهُ عادا ہوئے۔اس دفعه كفار عرب متحده محاذبناكر مدینه پرحمله آور ہوئے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے ناپاک عزائم کوخاک میں ملادیا ادرمسلمانوں کوان سے بال بال بچالیا۔اب بطوریاد گاران الفاظ کو پڑھنااور یادکرناموجب صدخیروبرکت ہے۔خاص طور پرج کے مقامات پران کوزبان سے اداکرنا ہر حاجی کوبہت اجروثو اب ہے۔اللہ تعالی ہرمسلمان کو ونیامیں شرہے محفوظ رکھے۔ رَمبن

> ٤١١٥ حَدَّثَنَا مُحَمَّد، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَزَادِي، وَعَبْدَةُ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُوْلُ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ مُلْكُمُّ عَلَى الأَحْزَابِ فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيْعَ الْحِسَابِ، اهْزِمِ الْأَخْزَابَ، اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ))

(۱۱۵) ہم ہے جمد نے بیان کیا، کہا ہم کوفزاری اور عبدہ نے خبر دی، ان ے اساعیل بن ابی خالدنے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی دلائھۂ ے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم مَثَاثِیْلُم نے احزاب (افواح کفار) کے لئے (غزوۂ خندق کے موقع پر) بددعا کی کہ ' اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے! جلدی حساب لینے والے! کفار کے لشکر کو شکست دے ا بالله! انهیں فکست دے، مالله! ان کی طاقت کومتزلز ل کردے۔''

٤١١٦ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةً، عَنْ سَالِمٍ، وَنَافِعٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مُشْكِئًا كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْغَزْوِ، أَوِ الْحَجِّ، أَوِ الْعُمْرَةِ، يَبْدَأُ فَيُكَبِّرُ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ يَقُوْلُ: (﴿لَا إِلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَحُدَهُ لَا شَرِيْكُ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آلِبُوْنَ تَالِبُوْنَ ' عَابِدُوْنُ سَاجِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللَّهُ وَعُدُّهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَخْزَابَ وَحُدَهُ)). [راجع: ١٧٩٧]

(١١١٨) م مع محد بن مقاتل في بيان كيا ، انهول في كما بم كوعبدالله بن مبارک نے خبر دی ، انہیں سالم بن عبداللہ بن عمر اور نافع نے اور ان سے عبدالله بن عمر في الله الله عن الله عبد الله بن عرب عروب حج يا عرے سے واپس آتے توسب سے پہلے تین مرتبداللدا کبر کہتے۔ پھر یول فرماتے:"الله كے سواكوئى معبورتيس، بادشاجت اى كے لئے ہے، حمداى کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قاور ہے۔ (یااللہ!) ہم واپس ہورہے ہیں، توب کرتے ہوئے ،عبادت کرتے ہوئے ،اپنے رب کے حضور میں سجدہ كرتے ہوئے اورايخ رب كى حمد بيان كرتے ہوئے ۔ الله نے اپنا وعدہ سے کر دکھایا۔اپنے بندہ کی مدد کی اور کفار کی فوجوں کواس اسلیے نے شکست وےدی۔''

باب: غزوہ احزاب سے نبی کریم مَثَّاتِیَّا کُم کا واپس لوٹنااور بنوقر یظہ پر چڑھائی کرنااوران کا محاصرہ کرنا

(۱۱۲) ہم سے عبداللہ بن ابی شیب نے بیان کیا، کہا ہم سے عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا، کہا ہم سے عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رہا ہ نیا کیا کہ جوں ہی نبی کریم مَنَّ الْفِیْمُ جنگ خندق سے مائشہ رہا ہ ہوئے اور ہتھیا را تار کر خسل کیا تو جرئیل عالیہ آپ کے پاس آ نے اور کہا، آپ نے ابھی ہتھیا را تار دیئے؟ اللہ کی تیم ایم نے تو ابھی ہتھیا رہیں اتار بے ہیں۔ چلئے ان پر حملہ کیجئے حضور مَنَّ الله کی تیم نے دریافت فرمایا کہ ''کن پر؟' جرئیل عالیہ اللہ نے کہا کہ ان پر اور انہوں (یہودی کے فرمایا کہ ''کن پر؟' جرئیل عالیہ اللہ کے حضور اکرم مَنَّ الله کی طرف اشارہ کیا۔ چنا نچہ حضور اکرم مَنَّ الله کی اس بوقر بطہ پر حیائی گیا۔

پر هاں ں۔ تشوجے: جنگ خندق کے دنوں میں اس قبیلہ نے اندرون شہر بہت بدائنی پھیلا کی تھی اورغداری کا ثبوت دیا تھا۔اس لئے ان پر تملہ کرنا ضروری ہوا۔ ۲۱۱۸ کے ۔ حَدَّ ثَنَا هُوْسَی ، قَالَ: حَدَّ ثَنَا جَرِیْرُ (۲۱۱۸) ہم سے مولیٰ بن اساعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے جربر بن جازہ

(۱۱۸) ہم سے موئی بن اساعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر بن حازم نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر بن حازم نے بیان کیا نے بیان کیا، ان سے حمید بن بلال نے اور ان سے انس رٹیا ٹھڑ نے بیان کیا کہ چلسے اب بھی وہ گر دوغبار میں و مکھ رہا ہوں جو جرئیل علیا کے ساتھ سوار فرشتوں کی وجہ سے قبیلہ بنوغنم کی گلی میں اٹھا تھا جب رسول اللہ منا ٹھیؤ م بنو قریظہ کے خلاف چڑھ کر گئے تھے۔

> ٤١١٩ـ حَدَّثَنَا عَيْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ،قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ،

ابْنُ حَاذِم، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ

أُنَسٍ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِيْ

زُقَاقِ بَنِيْ غَنْمٍ مَوْكِبٍ جِنْرِيْلَ حِيْنَ سَارَ

رَسُولُ اللَّهِ مِثْلِثَامُ إِلَى بَنِي قُرَيْظُةً. [راجع:

عَنْ نَافِع، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ الْكَالَمَّةُ الْعُصُورَ إِلَّا يَوْمَ لَيْنَ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا يُصَلِّينَ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرِيْظُةً)). فَأَدْرَكَ بَعْضُهُمُ الْعَصْرَ

فِي بِنِي قريطة)). فادرك بعضهم العصر فِي الطَّرِيْقِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا نُصَلِّيْ حَتَّى نَأْتِيَهَا. وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ نُصَلِّيْ، لَمْ يُرِدْ

(۱۱۹) ہم سے محمد بن عبداللہ بن محمد بن اساء نے بیان کیا، کہا ہم سے جوریہ بن اساء نے بیان کیا، کہا ہم سے جوریہ بن اساء نے بیان کیا، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رفح الله الله مقالیہ ان کیا کہ غروہ اور اب فارغ ہوکر) رسول الله مقالیہ اور نے فرمایا: "تمام مسلمان عصر کی نماز بنو قریظہ تک پہنچنے کے بعد ہی ادا کریں۔" بعض حضرات کی عصر کی نماز کا وقت راستے ہی میں ہوگیا۔ ان میں سے کچھ صحابہ نواللہ نے نو کہا کہ ہم راستے میں نماز نہیں پڑھیں گے۔ میں سے کچھ صحابہ نواللہ نے نو کہا کہ ہم راستے میں نماز نہیں پڑھیں گے۔ میں نماز عصر پڑھنے کے لئے فرمایا ہے)

بَابُ مَرْجَعِ النَّبِيِّ مُلْكُمُّ مِنَ الْأَحْزَابِ وَمَخْرَجِهِ إِلَى بَنِيُ قُرَيْظَةَ وَمُحَاصَرَتِهِ إِيَّاهُمْ

21 1٧ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةً، قَالَ: حَدَّثَنَا الْبِنُ نُمَيْر، عَنْ هِشَام، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةً قَالَتْ: لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُ مُلْكُمَّ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السَّلاَحَ وَاغْتَسَلَ، أَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: قَدْ وَضَعْتَ السِّلاَحَ وَاللَّهِ مَا جَبْرِيْلُ فَقَالَ: قَدْ وَضَعْتَ السِّلاَحَ وَاللَّهِ مَا وَضَعْنَاهُ، فَاخْرُجْ إِلَيْهِمْ. قَالَ: ((فَالِمَ أَيْنَ؟)) قَالَ: هَاهُنَا، وَأَشَارَ إِلَى بَنِيْ قُرَيْظَةً، فَخَرَجَ النَّبِيُ مُلْكُمُ إِلَيْهِمْ. [راجع: ٤٦٣]

مِنَّا ذَلِكَ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ مَالِيَّا فَلَمْ اوربعض نَے كہا كه حضور مَالِيُّيْلِ كَ ارشاد كا منشا يه نبيل تھا۔ بعد ميل يُعَنَّفُ وَاحِدًا مِنْهُمْ. [راجع: ٩٤٦]

"وقال ابن القيم في الهدئ ما حاصله كل من الفريقين مأجور بقصده الا ان من صلى حاز الفضيلتين امتثال الامر في الاسراع وامتثال الامر في المحافظة على الوقت ولا سيما في هذه الصلاة بعينها من الحث على المحافظة عليها وان من فاتته حبط عمله وآنما لم يعنف الذين اخروها لقيام عذرهم في التمسك بظاهر الا مر ولاتهم اجتهدوا فاخروا لامتثالهم الامرلكنهم لم يصلوا الى ان يكون اجتهادهم اصوب من اجتهاد الطائفة الاخرى الخ وقد استدل به الجمهور على عدم تأثيم من اجتهاد لانعظه لانعظه المارى جلد٧ صفحه ٢٢٥)

دین حق را چار مذہب ساختند رخنه در دین نبی انداختند

آج جبكه يه چودهوي صدى ختم مونے جارى ہے مسلمانوں كافرض ہے كەان فرضى گرد ، بنديوں كوختم كر كے كلمه اور قرآن اور قبله پراتحادامت قائم كريس ورنه حالات اس قدر نازك بيس كه اس افتراق واهتقاق كے نتيجه بديس مسلمان اور بھى زيادہ بلاك و برباد موجاكيں گے۔و ما علينا الإ البلاغ المبين والحمد الله رب العالمين۔

١٢٠ عَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الأَسْوَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا (٢١٣) بم سے عبدالله بن الى الاسود نے بيان كيا، كها بم سے معتوب من مُعتَمِر من مُعتَمِر بن مَعتَمِر بن مُعتَمِر بن مُعتَمِ

مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، عَنْ أَنس قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِي عَلَيْكُمُ النَّخُلَاتِ حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةً وَالنَّضِيْرَ، وَإِنَّ أَهْلِي حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةً وَالنَّضِيْرَ، وَإِنَّ أَهْلِي أَمَرُونِي أَنْ آتِي النَّبِي مَلِيكُمُ فَأَسْأَلُهُ الَّذِيْنَ كَانُوا أَعْطَوْهُ أَوْ بَعْضَهُ. وَكَانَ النَّبِي مَلِيكُمُ قَدْ أَعْطَاهُ أَمَّ أَيْمَنَ فَجَعَلَتِ كَانُوا أَعْطَوْهُ أَوْ بَعْضَهُ وَكَانَ النَّبِي مَلِيكُمُ قَدْ الْعَطَاهُ أَمَّ أَيْمَنَ فَجَعَلَتِ النَّوْبَ فِي عُنُقِي تَقُولُ: كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلَهُ النَّوْبَ فِي عُنُقِي تَقُولُ: كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلَهُ النَّوْبَ فَي عَلَيْكُمُ مَ وَقَدْ أَعْطَانِيْهَا، أَوْ كَمَا اللَّهُ وَاللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ وَاللَّهِ عَلَى اللَّهُ وَاللَّهِ عَلَى اللَّهُ ال

١٢١٤ حَدَّنَيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّادٍ، قَالَ: حَدَّنَنَا مُغَدِّهُ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: غَنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَهُ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْدِيِّ يَقُولُ: نَزَلَ أَهْلُ قُريْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُ عَلَيْهُمْ الْمَسْجِدِ قَالَ لِلأَنْصَادِ: ((قُومُوُ اللّهِ الْمَسْجِدِ قَالَ لِلأَنْصَادِ: ((قُومُو اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهُ اللّهِ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الل

[راجع: ٣٠٤٣]

سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا، کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے بیان کیا، کہا كه ميس نے اينے والد سے سنا اور ان سے انس ولائٹن نے بيان كيا كه بطور مدید صابہ شکائی اپ باغ میں سے نی کریم مالی ای کے لئے چند محور کے درخت مقرر کردیے یہاں تک کہ بنوقر بظد اور بنونضیر کے قبائل فتح ہو گئے (تو) آنحضور مَنْ اللَّيْمُ نِهِ ان مِدايا كووالل كرديا ميرے كھروالول نے بھي مجھاس مجور کوتمام کی تمام یااس کا پچھ حصہ لینے کے لئے حضور مَالْفَیْمُ کی خدمت میں بھیجا۔ حضور مَا اللہ اللہ و محمور ام ایمن کودے دی تھی۔ اتنے میں وہ بھی آ گئیں اور کپڑا میری گردن میں ڈال کر کہنے لگیں، قطعاً اس ذات کی فتم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں سے پھل تمہیں نہیں ملیں گے۔ بیہ حضور مَا النَّالِيمُ مجمع عنايت فرما حيك بين - يا اس طرح ك الفاظ انهول في بیان کئے۔اس پر حضور ملک فی ان سے فرمایا: " فتم مجھ سے اس کے بدلے میں اتنے لےلو۔" (اوران کا مال انہیں واپس کردو) کیکن وہ اب بھی یہی کہے جارہی تھیں کہ قطعاً نہیں، الله کی شم! یہاں تک کہ حضور نے آئیں،میراخیال ہے کہانس نے بیان کیا کہاس کا دس گنا دیے کا وعدہ فرمایا (پھر انہوں نے مجھے چھوڑ دیا) یا آس طرح کے الفاظ انس ڈالٹیڈ نے بیان کئے۔ (MITI) مجمع سے محد بن بشار نے بیان کیا ، کہا ہم سے غندر نے بیان کیا ، ان سے شعبہ نے ، ان سے سعد بن ابراہیم نے ، انہوں نے ابوا مامہ سے سنا ، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوسعید خدری والٹن سے سنا، انہوں نے بیان کیا كه بنوقر يظه نے سعد بن معاذر اللہٰ كؤ كو ثالث مان كر ہتھيار ڈال ديئے تو رسول الله مَا الله مَا الله عَلَى المبيل بلائے كے لئے آ دى بھيجا۔ وه كد مع يرسوار مو كرآئ - جباس جكد ك قريب آئ جے حضور مَالْيَكُمْ في نماز يو صف ك لتے منتخب كرركها تفاتو حضور مَاليَّيْمُ في انصار سے فرمايا: "اسے سردار ك لين ك ليح كفر به وجا ديا (حضور مَا يُنْظِم في يول فرمايا) الياس بہترلیڈر کے لئے کھڑے ہوجاؤ۔'اس کے بعد آپ نے ان سے فرمایا: "بوقر بظه نے تم كو ثالث مان كر ہتھيار ڈال ديئے ہيں۔" چنانچ سعد ر الثاثية نے یہ فیصلہ کیا کہ جتنے لوگ ان میں جنگ کے قابل میں انہیں قتل کردیا جائے اوران کے بچوں اورعورتوں کو قیدی بنالیا جائے ۔حضور مَالَّ اللَّهُ إِلَىٰ نِے

اس پر فرمایا " تم نے اللہ کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کیا۔ " یا یہ فرمایا " جیسے بادشادہ (لیعنی اللہ) کا حکم تھا۔ "

(٣١٢٢) م سے ذكريابن كيل نے بيان كيا، كها مم سے عبدالله بن نمير نے بیان کیا،ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا،ان سے ان کے والد نے اور ہو گئے تھے قریش کے ایک کافر مخص حبان بن عرقد نامی نے ان پر تیر چلایا تھااوروہ ان کے بازوکی رگ میں آ کے لگا تھا۔ نبی کریم مَالینظم نے ان کے لئے معجد میں ایک ڈیرہ لگا دیا تھا تا کہ قریب سے ان کی عیادت كرتے رہیں۔ پھر جب آپ فروہ خندق سے واپس ہوئے اور ہتھیا رر کھ كرفسل كيا تو جرئیل عالیا آپ کے پاس آئے وہ اپنے سرے غبار جماز رہے تھے۔ انہوں نے حضور مَالمَيْنِمُ سے كہا: آپ نے ہتھيا رر كھ ديئے ہيں۔الله كاقتم! ابھی میں نے ہتھیار نہیں اتارے ہیں۔آپ کوان پر فوج کشی کرنی ہے۔ حضور مَا النَّيْمَ فِي دريافت فرمايا: ' كن ير؟ " توانهول في بنوقر يظه كي طرف اشارہ کیا۔رسول الله مَنْ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ عَنْ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ السَّكر کے بندرہ دن کے سخت محاصرہ کے بعد) سعد بن معاذ رہائٹنڈ کو ثالث مان كر تصيارة ال ديئ - آخصور مَالْتَيْمُ في سعد والنَّيْدُ كوفيصله كالنتارديا-سعد والنيئ نے كہا كديس ان كے بارے ميں فيصله كرتا ہوں كه جينے لوگ ان کے جنگ کرنے کے قابل ہیں وہ قتل کر دیئے جائیں ، ان کی عورتیں اور یجے قید کر لئے جا کیں اوران کا مال تقسیم کرلیا جائے۔ ہشام نے بیان کیا کہ پھر مجھے میرے والد نے عائشہ ولی پنا سے خبر دی کہ سعد ڈالٹن نے بیدعا کی تھی:اےاللہ! تو خوب جانتاہے کہ اس سے زیادہ مجھے کوئی چرعزیز نہیں کہ میں تیرے رائے میں اس قوم سے جہاد کروں جس نے تیرے رسول سالیا فیا کو جھٹلایا اور انہیں ان کے وطن سے نکالالیکن اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو نے ہاری اور ان کی لڑائی اب ختم کردی ہے۔لیکن اگر قریش سے ہاری الزائي كاكوئي بهي سلسلدابهي باقى موتو مجهداس سك كئ زنده ركه - يبال تک کہ میں تیرے رائے میں ان سے جہاد کروں اور اگراڑ ائی کے سلسلے کوتو فخم بی کردیا ہے قومیرے زخوں کو پھرسے ہرا کردے اورای میں میری

٤١٢٢ . حَدَّثَنَا زَكَرِيًّا بْنُ بَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أُصِيْبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ لِهَالُ لَهُ: حِبَّانُ ابْنُ الْعَرِقَةِ. رَمَاهُ فِي الأَكْحَل، فَضَرَبَ النَّبِيُّ طَلَّكُمُّ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُوْدَهُ مِنْ قُرِيْبٍ، فَلَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللَّهِ مَثْنَاكُمُ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السُّلَاحَ وَاغْتَسَلَ، فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ: ﴿ قَدْ وَضَعْتَ السَّلَاحَ وَاللَّهِ! مَا وَضَعْتُهُ، اخْرُجْ إِلَيْهِمْ . قَالَ: النَّبِيُّ طُلُّكُمُّ: ((فَأَيْنَ؟)) فَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةً، فَأَتَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّه حُكْمِهِ، فَرَدَّ الْحُكْمَ إِلَى سَعْدِ، قَالَ: فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ ، وَأَنْ تُسْبَى النِّسَاءُ وَاللَّارَّيَّةُ، وَأَنْ تُقْسَمَ أَمْوَالُهُمْ. قَالَ هِشَامٌ: فَأَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَعْدًا قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبًّ إِلَى أَنْ أَجَاهِدَهُمْ فِيْكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُوْلَكَ وَأَخْرَجُوهُ، اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ، فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْءٌ، فَأَبْقِنِيْ لَهُمْ حَتَّى أَجَاهِدَهُمْ فِيْكَ، وَإِنْ كُنْتَ وَضَعْتَ الْحَرْبَ فَافْجُرْهَا، وَاجْعَلْ مَوْتَتِي فِيْهَا. فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَّتِهِ، فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي

میخون ماری طرف کیوں بہد کرآ رہا ہے؟ دیکھا تو سعد رہالی کے زخم سے خون ببدر باتھاءان کی وفات اسی میں ہوئی۔

الْمَسْجِدِ خَيْمَةً مِنْ بَنِي غِفَارٍ إِلَّا الدَّمُ يَسِيلُ موت واقع كرد _ اس دعا كے بعد سينے بران كارخم يحرب تازه موكيا۔ إِلَيْهِمْ فَقَالُواْ: يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ؟ مَا هَذَا الَّذِي مُحدين قبيله بوغفارك كجوصحابكا بهي ايك وره تفاحون ان كاطرف يَأْتِيْنِنَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَإِذَا سَعْدٌ يَغْذُوْ جُرْحُهُ بههرا آياتوه هجرائ اورانهول نے كها: اے ڈریه والوا تمهاری طرف سے دَمًا، فَمَاتَ مِنْهَا. [راجع: ٤٦٣]

تشری : جرت کے بعد ہی کریم منافیظ نے یہودیوں کے مختلف قبائل اور آس پاس کے دوسرے مشرک عرب قبائل سے سلح کر لی تھی لیکن یہودی برابراسلام کے خلاف سازشوں میں گلے رہتے تھے۔ در پر دہ توان کی طرف سے معاہدہ کی خلاف درڑی برابر ہی ہوتی رہتی تھی کیکن غزوہ خندق کے موقع پرجوانتهائی فیملیکن غزوہ تھا،اس میں خاص طور سے بنوقر بظہ نے بہت کھل کرقریش کا ساتھ دیا اور معاہدہ کی خلاف ورزی کی تھی۔اس لئے غزوہ خندق کے فور اُبعد اللہ تعالیٰ کا تھم ہوا کہدینہ کوان سے پاک کرنا ہی ضروری ہے۔ چنانچا ایما ہوا۔ قرآن پاک کی سور ہُ حشرای واقعہ کے متعلق نازل ہوئی۔ عتازه بوگيا - جوان كي وفات كاسب بوا- (رضى الله عنه وارضاه)

٤١٢٣ ـ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، قَالَ: أُخْبَرَنَا شُغْبَةُ، قَالَ: أُخْبَرَنِيْ عَدِيٌّ، أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ قَالَ: قَالَ النَّبِيِّ مَا لَكُمُ لِحَسَّانَ: ((اهُجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ)).

(۲۱۲۳) ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا، کہا ہم کوشعبہ نے خبر دی، کہا کہ مجھے عدی بن ثابت نے خبر دی ، انہوں نے براء بن عازب والمؤمما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نی کریم مَالْقَیْمُ نے حسان بن فابت رہافیڈ سے فرمایا: "مشركين كى جوكريا (آنخضور مَاليَّيْزُم ن اس كى بجائ) "هَاجِهِم" فرمایا جرئیل عَلِیْلِا تمہارے ساتھ ہیں۔''

[راجع: ٣٢١٣]

(١٢٣) اورابراميم بن طهمان في شيباني سے يدرياده كيا ہے كمان سے عدى بن ثابت نے بيان كيا اوران سے براء بن عازب والفيئانے بيان كيا كەرسول الله مَنَالَيْتُمُ نِي عُزوهُ بنوقر بلله كے موقع يرحسان بن ثابت والليم سے فرمایا تھا:''مشرکین کی جوکرو جرئیل عَالِیّلِا تمہاری مدد پر ہیں۔''

٤١٢٤_ وَزَادَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طُهْمَانَ عَن الشَّيْبَانِي، عَنْ عَدِي بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَّاءِ ابْنِ عَازِبٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ مُلْكُلُّم يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بُنِ ثَابِتٍ: ((اهْجُ الْمُشُوكِينَ، فَإِنَّ جِبْرِيلَ مَعَكَ)) . [داجع: ٣٢١٣]

تشوج: جمله احادیث ندگوره بالا میں کمی شرح میبودیان بنوقر بظه سے لڑائی کا ذکر ہے۔ای لئے ان کواس باب کے ذیل لایا گیا۔ میبودایی فطرت كے مطابق مروقت مسلمانوں كى بخ كنى كے لئے سوچة رہتے تھے۔اى لئے مدينہ كوان سے صاف كرنا ضرورى موااوريہ جنگ اؤى كئى جس ميں الله في مديد والناشر موالفطرت يهود يول سے ياك كرويا۔

باب:غزوهُ ذات الرقاع كابيان

يدجك محارب قبيلے سے مولئ تقى جو تصف كى اولا د تصاور بير تصف بنو تعليد كى اولاد میں سے تھا جو عطفان کی ایک شاخ میں۔ نبی کریم مال نظام نے اس

بَابُ غَزُوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ

وَهِيَ غَزْوَةُ مُحَارِبٍ خَصَفَةَ مِنْ بَنِيْ ثَعْلَبَةً مِنْ غَطَفَانَ، فَنَزَلَ نَخْلًا. وَهِيَ بَعْدَ خَيْبَرَ،

لِأَنَّ أَبَّا مُوْسَى جَاءَ بَعْدَ خَيْبَرَ.

غزوہ میں مقام کی پر ہڑاؤ کیا تھا۔ بیغزوہ خیبر کے بعد واقع ہوا کیونکہ ابو موک اشعری واقع ہوا کیونکہ ابو موک اشعری والنظ غزوہ خیبر کے بعد جش سے مدینہ آئے تھے (اور غزوہ

ذات الرقاع میں ان کی شرکت روایتوں سے ثابت ہے)۔

(۱۲۵) اورعبداللہ بن رجاء نے کہا، انہیں عمران قطان نے خردی، انہیں کی بن کثیر نے دی، انہیں کی بن کثیر نے دائلہ واللہ کا اللہ والم بن کریم مَن اللہ واللہ کی اللہ کا اللہ واللہ کی بنا کے دیم مناز خوف ساتویں (سال یا ساتویں غزوہ) میں پڑھی تھی۔ یعنی غزوہ وات الرقاع میں عبداللہ بن عباس واللہ بن کریم منافیظ نے نمازخوف وقرد میں پڑھی تھی۔ عباس واللہ اللہ کہا کہ نی کریم منافیظ نے نمازخوف وقرد میں پڑھی تھی۔

عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ يَخْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةً، عَنْ جَابِرٍ بْنِ عَبْدِاللَّهِ: أَنَّ النَّبِيِّ عَلَيْكُمُ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ فِيْ غَزْوَةِ السَّابِعَةِ غَزْوَةِ ذَاتِ الرُّفَاعِ.وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: صَلَّى النَّبِيُّ مَلِيُّكُمْ الْخَوْفَ بِذِيْ قَرَدٍ. [اطرافه في: ٤١٢٦، ٤١٢٧،

٤١٢٥_ وَقَالَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ: أَخْبَرَنَا

٧٣/٤][مسلم: ١٩٤٨، ١٩٤٩، ١٩٥٠]

٢٢٦ ٤ ـ وَقَالَ بَكُرُ بْنُ سَوَادَةَ: حَدَّثَنِيْ زِيَادُ ابْنُ نَافِع، عَنْ أَبِي مُوْسَى، أَنَّ جَابِرًا، حَدَّثَهُمْ صَلَّى النَّبِي مُلْكَامً بِهِمْ يَوْمَ مُحَارِب وَثَعْلَبَةً. [راجع: ١٢٥]

ابْنَ كَيْسَانَ، سَمِعْتُ جَابِرًا: خَرَجَ النَّبِي مُلْكُمُ أَنْ ابْنَ كَيْسَانَ، سَمِعْتُ جَابِرًا: خَرَجَ النَّبِي مُلْكُمُ أَنْ إِلَى ذَاتِ الرُّقَاعِ مِنْ نَخْلِ فَلَقِي جَمْعًا مِنْ غَطَفَانَ، فَلَمْ يَكُنْ قِتَالَ، وَأَخَافَ النَّاسُ لَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَصَلَّى النَّبِي مُلْكُمُ أَرُكُعتَي (الْخَوْفِ. وَقَالَ يَزِيْدُ عَنْ سَلَمَةَ: غَزَوْتُ مَعَ يُرُ النَّبِي مُلْكُمُ يَوْمَ الْقَرَدِ. [راجع: ١٢٥]

مَعْبِي كَ الْمَوْدِ الرَّابِي الْمَلَاءِ، قَالَ: 217A - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيْ مُوْسَى قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ مُشْكِمًا فِيْ غَزَاةٍ وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيْرٌ نَعْتَقِيهُ، فَنَقِبَتْ أَقْدَامُنَا

اور بكر بن سواده في كها، ان سے زياد بن نافع في بيان كيا، ان سے ابوموى في اور ان سے جابر داللہ في سے بيان كيا كه بى كريم مَالله في في اللہ في

(۱۲۷) اور ابن اسحاق نے کہا کہ بیل نے وہب بن کیسان سے سنا،
انہوں نے جابر ڈالٹو سنا کہ نی کریم مظافی خردہ وات الرقاع کے لئے
مقام محل سے روانہ ہوئے تھے۔ وہاں آپ کا قبیلہ خطفان کی ایک جماحت
سے سامنا ہوالیکن کوئی جنگ نہیں ہوئی اور چونکہ مسلمانوں پر کفار کے
(اچا تک حملے کا) خطرہ تھا، اس لئے حضور مثالیظ نے دور کعت نماز خوف
پڑھائی۔ اور بزید نے سلمہ بن الاکوع ڈاٹوؤ سے بیان کیا کہ بیل نی

(۱۲۸) ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا، کہا ہم سے ابوا مامد نے بیان کیا، ان سے ابوا مامد نے بیان کیا، ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو سردہ نے اور ان سے ابوسوی اشعری دیا تھا کیے ان کیا کہ ہم نبی کریم مظافی ہے ماتھ ایک فروہ کے لئے نکلے ۔ہم چھ ساتھی تھے اور ہم سب کے لیے صرف ایک اونٹ تھا جس پر باری باری ہم سوار ہوتے تھے۔ پیدل طویل اور پر مشقت سفری وجہ جس پر باری باری ہم سوار ہوتے تھے۔ پیدل طویل اور پر مشقت سفری وجہ

ہے ہمارے پاؤں پھٹ گئے ۔میرے پاؤں بھی پھٹ گئے تھے۔ناخن بھی ہے جہارے پاؤں بھٹ گئے تھے۔ناخن بھی جھڑ گئے تھے۔ چنا نچہ ہم قدموں پر کپڑے کی پٹی بائدھ کرچل رہے تھے۔ اس کا نام غزوہ وا ذات الرقاع پڑا، کیونکہ ہم نے قدموں کو پٹیوں سے باندھا تھا۔ابوموی اشعری ڈالٹیئو نے بیصدیٹ قربیان کردی ،کیکن پھر ان کواس کا اظہارا چھا نہیں معلوم ہوا۔فر مانے لگے کہ مجھے بیصدیث بیان نہ کرنی چاہیے تھی۔ان کوا بنائیک کمل ظاہر کرنا برامعلوم ہوا۔

وَنَقِبَتْ قَدَمَايَ وَسَقَطَتْ أَظْفَارِيْ، فَكُنَّا نَلُفُ عَلَى أَرْجُلِنَا الْخِرَقَ، فَسُمِّيَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّفَاعِ، لِمَا كُنَّا تَعْصِبُ مِنَ الْخِرَقِ عَلَى أَرْجُلِنَا، وَحَدَّثَ أَبُوْ مُوْسَى بِهَذَا، عَلَى أَرْجُلِنَا، وَحَدَّثَ أَبُوْ مُوْسَى بِهَذَا، ثُمَّ كَرِهَ ذَاكَ، قَالَ: مَا كُنْتُ أَصْنَعُ بِأَنْ أَدُكُرَهُ. كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ مِنْ عَمَلِهِ أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ مِنْ عَمَلِهِ أَنْ الْفَشَاهُ. [مسلم: ٤٦٩٩]

تشوجے: چونکہ اس جنگ میں پیدل چلنے کی تکلیف سے قدموں پر چیتھڑے لیٹنے کی نوبت آئی تھی۔ای لئے اسے غزوہ ذات الرقاع کے نام سے موسوخ کیا گیا۔

١٢٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْهُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ مَالِكِ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ صَالِح بْنِ خَوَّاتٍ، عَمَّنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهُ بَوْمَ خَوَّاتٍ، عَمَّنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهُ مَا يَوْمَ فَاتِ الرَّقَاعِ صَلَاةً الْخَوْفِ: أَنَّ طَائِفَةً وَجَاهَ الْعَدُوّ، فَصَلَّى لِأَنْفُسِهِمْ مُعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا، وَأَتَمُوا لِللَّغَيْقِ مَعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا، وَأَتَمُوا لِأَنْفُسِهِمْ مُعَ الْصَرَفُوا، فَصَفُّوا وُجَاهَ الْعَدُوّ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الأَخْرَى فَصَلَّى لِلْقَلِيمِ مُنْ صَلَاتِهِ، ثُمَّ الْعَدُوّ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الأَخْرَى فَصَلَّى لِلْعَدُوّ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الأَخْرَى فَصَلَّى لِلْعَدُوّ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الأَخْرَى فَصَلَّى لِللَّهُ مُلْكَالِهِ مُنْ صَلَاتِهِ، ثُمَّ اللَّهُ مُنْ صَلَاتِهِ، ثُمَّ اللَّهُ مُنَا مَنْ صَلَاتِهِ، ثُمَّ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنَا اللَّهُ مُنْ اللَّهُ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ الَمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّ

سے یزید بن رومان نے ،ان سے صالح بن خوات نے ،ایک ایے صحافی سے یزید بن رومان نے ،ان سے صالح بن خوات نے ،ایک ایے صحافی سے بیان کیا جو نبی کریم مظافیۃ کم ساتھ غزوہ ڈات الرقاع میں شریک شے کہ نبی کریم مظافیۃ کم نماز خوف پڑھی تھی۔اس کی صورت یہ ہوئی تھی کہ پہلے ایک جماعت نے آپ کی اقتد المیں نماز پڑھی۔اس وقت حضور مظافیۃ کم نیا اس جماعت نے آپ کی اقتد المیں نماز پڑھی۔اس وقت حضور مظافیۃ کم نوف پڑھائی اور اس کے بعد آپ کھڑے دہے۔اس جماعت نے اس عوصہ میں اپنی نماز پوری کرلی اور والی آ کروشمن کے مقابلے میں کھڑے ہوگئے۔اس کے بعد دوسری جماعت آئی تو حضور مظافیۃ کم نامیں نماز کی دوسری رکعت پڑھائی جو باقی رہ گئی ہی۔اور (رکوع وسجدہ کے بعد) آپ ورسری رکعت پڑھائی جو باقی رہ گئی ہی۔اور (رکوع وسجدہ کے بعد) آپ قعدہ میں بیٹھے رہے پھر ان لوگوں نے جب اپنی نماز (جو باقی رہ گئی تھی)

ابن ماجه : ١٢٥٩] ١٣٠٥ ٤ ـ وَقَالَ مُعَادُ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِر ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ مَلْكُمُّ النَّبِيِّ مَلْكُمُّ النَّبِيِّ مَلْكُمُّ النَّبِيِّ مَلْكُمُّ النَّخِوْفِ. قَالَ مَالِكُ: وَذَلِكُ أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي صَلَاةِ الْحَوْفِ. وَذَلِكُ أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي صَلَاةِ الْحَوْفِ.

(۱۳۱۳) اور معاذ نے بیان کیا، ان سے ہشام نے بیان کیا، ان سے ابو زیر نے اور ان سے ابو زیر نے اور ان سے ابو زیر نے اور ان سے جابر دلالٹیڈ نے بیان کیا کہ ہم نی کریم مثل ٹیڈ کم کے ساتھ مقام خل میں تنے ہے مرانہوں نے نماز خوف کا ذکر کیا۔ امام مالک نے بیال اکیا کہ نماز خوف کے سلسلے میں جشنی روایات میں نے تی ہیں بیر دوایت ان

سب میں زیادہ بہتر ہے۔معاذبن ہشام کے ساتھ اس صدیث کولیث بن سعد نے بھی ہشام بن سعد مدنی سے، انہوں نے زید بن اسلم سے روایت کیا اور ان سے قاسم بن محد نے بیان کیا کہ نبی کریم مَلَّ الْقَیْمُ نے غزوہ بی انمار میں (نمازخوف) پڑھی تھی۔

(١١٣١) م سے مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے یکیٰ بن سعید قطان نے بیان کیا،ان سے کی بن سعیدانصاری نے،ان سے قاسم بن محرفے،ان ے صالح بن خوات نے ، ان سے مہل بن الى حمد نے بيان كيا كد (نماز خوف میں) امام قبلہ روہو کر کھڑا ہوگا اور مسلمانوں کی ایک جماعت اس کے ساتھ نماز میں شریک ہوگی۔اس عرصہ میں مسلمانوں کی دوسری جماعت دشن کے مقابلہ پر کھڑی ہوگی ۔ انہیں کی طرف مند کئے ہوئے۔ امام اپنے ساتھ والی جماعت کو پہلے ایک رکعت ٹماز پڑھائے گا (ایک رکعت پڑھئے کے بعد پھر) میہ جماعت کھڑی ہوجائے گی اورخود (امام کے بغیر) اس جگہ ایک رکوع اور دو مجدے کر کے دشمن کے مقابلہ پر جا کر کھڑی ہو جائے گی جہال دوسری جماعت پہلے سے موجود تھی۔ اس کے بعد امام دوسری جماعت کوایک رکعت نماز پڑھائے اس طرح امام کی دورکعت بوری ہو جائیں گی اور بیدوسری جماعت ایک رکوع اور دو مجدے خود کرے گی۔ ہم سے مسدد بن مسرمدنے بیان کیا، کہا ہم سے بچی بن سعید قطان نے، ان سے شعبہ نے ،ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے ،ان سے ان کے والد قاسم بن محدث ،ان سے صالح بن خوات نے اوران سے بہل بن الى حمد نے انہوں نے نی کریم مالی الم اسے روایت کیا ہے۔

جھے سے تحد بن عبیداللہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابن الی حازم نے بیان کیا، ان سے کیا نے دائم نے بیان کیا، ان سے کیا نے انہوں نے قاسم سے سنا، انہیں صالح بن خوات نے خبر ذی، انہوں نے ہل بن الی حثمہ ڈالٹھ سے ان کا قول بیان کیا۔

(۱۳۳۲) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کوشعیب نے خردی، ان سے دہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے سالم نے خبر دی اور ان سے ابن عمر فرکھ کھنے نے بیان کیا کہ میں اطراف نجد میں نبی کریم مَا کھنے کے ساتھ غزوہ کے لیے

نے بیان کیا کہ میں اطراف بجد میں ہی کریم منابی کی کے سابھ عزوہ کے لیے گیا تھا۔ وہاں ہم رشمن کے آ منے سامنے ہوئے اوران کے مقالبے میں

٤١٣١ عَنْ يَحْيَى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِح بْنِ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِح بْنِ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِح بْنِ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَة، قَالَ: يَقُوْمُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، وَطَائِقَةً مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ، وَطَائِقَةً مِنْ قِبَلِ الْعَدُو، وَطَائِقَةً مِنْ قِبَلِ الْعَدُو، وَطُائِقَةً مِنْ قِبَلِ الْعَدُو، وَطُائِقَةً مِنْ قِبَلِ الْعَدُو، وَكُعَةً، فَلَهُ بِالَّذِيْنَ مَعَهُ رَكْعَةً، فَلَهُ ثِنْتَانِ، ثُمَّ رَكْعَةً، فَلَهُ ثِنْتَانِ، ثُمَّ أُولَئِكَ فَيَجِيْءُ أُولَئِكَ فَيَرِكُعُ بِهِمْ رَكْعَةً، فَلَهُ ثِنْتَانِ، ثُمَّ أُولَئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً، فَلَهُ ثِنْتَانِ، ثُمَّ أُولَئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً، فَلَهُ ثِنْتَانِ، ثُمَّ يَرْكَعُونَ وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ . [راجع: يَرْكَعُونَ وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ . [راجع: دَرْكَعُونَ وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ . [راجع: دَرْبَعَةً مَنْ مَنْهُ مُلَلِهُ مُولَاءً لَهُمْ الْمُعْتُلُونَ وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ . [راجع: دَرْكَعُونَ وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ . [راجع: دَرْبَعَةً مَنْ مُنْهُ الْمُعْمَا أُولَاءً الْمَالِمُ الْمُعْتَلِقُ الْمُعْتَلِقُونَ وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ . [راجع: دَرْبَعْ مُنْهُ مُنْ مُعْمُ الْمُعْتُمُ الْمُعْمُ الْمِعْتُونَ الْمُعْتَمْ الْمُعْتَمْ الْمُعْتَلِقِيْنَ الْمُعْتُ الْمُعْتَعِمْ الْمُعْتَعِيْنِ الْمُعْتَعِلَ الْمُعْتُونَ الْمُعْتَلِقُونَ الْمُعْتَلِقُونَ الْمُعْتَعِلَ الْمُعْتَى الْمُعْتَلِكُ الْمُعْتَى الْمُعْتَعِلَ الْمُعْتَعِلَ الْمُعْتَعِلَ الْمُعْتُونَ الْمُعْتَعُونَ الْمُعْتَعُونَ الْمُعْتَعُمْ الْمُعْتَعُ الْمُعْتَعُلِقُونَ الْمُعْتَعُمُ الْمُعْتَعُونَ الْمُعْتَعُمُ الْمُ الْمُعْتَعُونَ الْمُعْتَعُمُ الْمُعْتُونَ الْمُعْتَعُمُ الْمُعْتُمُ الْمُعْتَعُمُ الْمُعْتُعُمْ الْمُعْتُمُ الْمُعْتُعُونَ الْمُعْتُعُمُ الْمُ الْمُعْتُونَ الْمُعْتَعُونَ الْمُعْتَعُمُ الْ

تَابَعَهُ اللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ زَيْدٍ بْنِ أَسْلَمَ:

أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ صَلَّى النَّبِيُّ مَكَّا المَّاسِيُّ مَثْكُمُ المَّاسِمُ الم

فِي غَزُوَةِ بَنِي أَنْمَادٍ. [راجع: ٤١٢٥]

شُعْبَةً، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ الْبِيهِ، عَنْ صَالِح بْنِ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْل بْنِ أَبِي حَثْمَةً، عَنْ النَّبِي مُلْكُمُ مِثْلَهُ حَدَّثَنِي الْبِي مَلْكُمُ مِثْلَهُ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَكَمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ يَحْبَى، سَمِعَ الْقَاسِمَ، أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْل، حَدَّثَهُ قُوْلَهُ. صَالِحُ بْنُ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْل، حَدَّثَهُ قُولُهُ. صَالِحُ بْنُ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْل، حَدَّثَهُ قُولُهُ. مَالِحُ بَنُ خَوَّاتٍ، عَنْ الْهُ الْمَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، شُعَيْبٌ، عَنِ الزُهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ، سَعْيْبٌ، عَنِ الزُهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ،

أَنَّ ابْنَ عُمِرَ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ مُولِكُمْ أَ

قِبَلَ نَجْدٍ، فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ.

حَدَّثَنَا مُسَدَّد، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ

صف بندی کی ۔

[راجع: ٩٤٢] [مسلم: ١٩٤٢] ابوداود: ٢٢٤٣]

ترمذي: ١٥٣٨ نسائي: ١٥٣٨

١٣٣٤ - حَدَّنَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّنَنَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّنَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيّ، عَنْ سَالِمٍ بْنِ عَبْدِاللّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللّهِ مِنْ عَبْدِاللّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ: الطَّائِفَتَيْنِ، وَالطَّائِفَةُ الأُخْرَى مُوَاجِهَةُ الْعَدُو، ثُمَّ انْصَرَفُوا، فَقَامُوا فِيْ مَقَامِ الْعَدُو، ثُمَّ انْصَرَفُوا، فَقَامُوا فِيْ مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ، أُولَئِكَ فَصَلَى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَمَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ قَامَ فَولاءِ فَقَصُوا رَكْعَتَهُمْ، وَقَامَ هَوُلاءِ فَقَصُوا رَكْعَتَهُمْ، وَقَامَ هَوُلاءِ فَقَصُوا رَكْعَتَهُمْ، وَقَامَ هَوُلاءِ فَقَصُوا رَكْعَتَهُمْ، وَقَامَ هَوُلاءِ فَقَصُوا رَكْعَتَهُمْ، وَقَامَ هَوُلاءِ

(۱۳۳۳) ہم سے مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے بزید بن ذرائع نے بیان کیا، کہا ہم سے معر نے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے سالم بن عبداللہ بن عمر نے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے سالم بن عبداللہ بن عمر نے اوران سے ان کے والد نے کہ نبی کریم مثال المحقیق نے ایک جماعت اس عرصہ میں جماعت کے ساتھ نماز (خوف) پڑھی اور دوسری جماعت جب اپنے دوسرے ساتھوں دشمن کے مقابلے پر کھڑی تھی۔ پھریہ جماعت جب اپنے دوسرے ساتھوں کی جگہ (نماز پڑھ کر) چلی گئی تو دوسری جماعت آئی اور حضور مثال المحقیق نے ان جماعت کے انہیں بھی ایک رکعت نہاز پڑھائی۔ اس کے بعد آپ نے اس جماعت کے ساتھ سلام پھیرا۔ آخراس جماعت نے کھڑے ہوکراپی ایک رکعت پوری کی اور بہلی ، ماعت نے بھی کھڑے ہوکراپی ایک رکعت پوری

(۱۳۳۳) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم سے شعیب نے بیان کیا، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سنان اور ابوسلمہ نے بیان کیا اور انہیں جابر ڈگائٹو نے خبر دی کہ وہ نبی کریم مَثَاثِیْنِ کے ساتھ اطراف نجد میں لڑائی کے لیے مجئے متھے۔

(۱۳۵۸) ہم سے اساعیل بن ابی اولیں نے بیان کیا، کہا کہ جھ سے میر سے بھائی عبد الحمید نے بیان کیا، ان سے حمد بن بھائی عبد الحمید نے بیان کیا، ان سے سلیمان بن بلال نے، ان سے حمد بن ابی عتب اللہ خالی عبد اللہ خالی خالی نے ابن شہاب نے، ان سے سنان بن ابی سنان ووکی نے، ان سے سنان بن ابی سنان ووکی نے، ان سے سنان بن ابی سنان ووکی نے، ان سے سنان بن ابی سناتھ اطراف نجد میں غزوہ کے لئے گئے تھے۔ پھر جب رسول اللہ مثالی خالی والی میں اللہ مثالی خالی والی ہوئے وہ بھی والی ہول بول ہوئے وہ بھی والی ہوئے ۔ قبلولہ کا وقت ایک وادی میں آیا، جہاں بول کے درخت بہت تھے چنا نچ جفورا کرم مثالی خالی ہوئی درخت بہت تھے چنا نچ جفورا کرم مثالی ہوئی اور کے اور صحابہ ڈوائنگی کے درخت بہت تھے جنائی حضور اکرم مثالی ہوئی درخت بھی ایک بول کے درخت کے نیچ قیام فرمایا اور اپنی تکوار اس درخت پر درخت کے نیچ قیام فرمایا اور اپنی تکوار اس درخت پر درخت کے درخت کے بیان کیا ابھی تھوڑی ہی در جمیں سوئے ہوئے ہوئی در جار مثالی نی نے بیان کیا ابھی تھوڑی ہی درجمیں سوئے ہوئے ہوئی درخت کے درخت نے بیان کیا ابھی تھوڑی ہی درجمیں سوئے ہوئے ہوئی درخت کے درخت نے بیان کیا ابھی تھوڑی ہی درجمیں سوئے ہوئی ماضر ہوئے کھی کہ درسول اللہ مثالی خیا نے جمیں پیارا۔ ہم جب خدمت میں حاضر ہوئے

اللَّهِ صَلَّقَ أَيْدُعُونَا ، فَجِئْنَاهُ فَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٍّ جَالِسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّقَ أَنْ ((إِنَّ هَذَا اخْتَرَطُ سَيْفِي، وَأَنَا نَائِمُ اسْتَيْقَظُتُ ، وَهُوَ فِي اخْتَرَطُ سَيْفِي، وَأَنَا نَائِمُ اسْتَيْقَظُتُ ، وَهُو فِي يَدِهِ صَلْتًا ، فَقَالَ لِي : مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي ؟ قُلْتُ : يَدِهِ صَلْتًا ، فَقَالَ لِي : مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي ؟ قُلْتُ : اللَّهُ . فَهَا هُو ذَا جَالِسٌ)) . ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّقَ اللَّهُ . إراجع: ٢٩١٠

كَثِيْر، عَنْ أَبِي سَلَمَة، عَنْ جَابِر، قَالَ: كُنَا مَعْ النّبِي مُلْكُمُ بِذَاتِ الرِّقَاعِ، فَإِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِلنّبِي مُلْكُمُ اللّهَ وَسَيْفُ النّبِي مُلْكُمُ اللّهَ وَسَيْفُ النّبِي مُلْكُمُ فَجَاءَ مُعَلَقٌ بِالشَّجَرَةِ فَاخْتَرَطَهُ فَقَالَ: تَخَافُنِي مُلْكُمُ النّبِي مُلْكُمُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ الللللّهُ اللللللللّهُ الللللّهُ الللللللّهُ الللللللللللللللللللللللللللل

١٣٧ ٤ ـ وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ مُلْكُمُّ فَالَ النَّبِيِّ مُلْكُمُّ فَوَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: صَلَّيْتُ مَعْ النَّبِيِّ مُلْكُمُّ غَرْوَةَ نَجْدٍ صَلَاةَ الْخَوْفِ إراجع: ٤١٢٥ وَإِنَّمَا جَاءَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ إِلَى النَّبِيِّ مُلْكُمُّ أَيَّامَ تَحْيْبَرَ.

تو آپ کے پاس ایک بدوی بیشا ہوا تھا۔رسول اللہ مَنَّ النَّیْمَ نے فر مایا:''اس شخص نے میری تلوار (مجھی پر) تھینچ کی تھی، میں اس وقت سویا ہوا تھا،میری آکھ کھلی تو میری نگی تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔اس نے مجھ سے کہا: تمہیں میرے ہاتھ سے کہا: اللہ!اب دیکھویہ بیشا ہوا ہے۔''نبی اکرم مَنَّ النِّیْرَانے اسے پھرکوئی سز انہیں دی۔

(۱۳۲۷) اورآبان نے کہا کہ ہم سے میچیٰ بن الی کثیر نے بیان کیا،ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے جابر ٹالٹنڈ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم مَالْثِیْم کے ساتھ ذات الرقاع میں تھے۔ پھر ہم ایک ایس جگہ آئے جہاں بہت گھنے سامد كا درخت تقاوه درخت مم في رسول الله مَاليَّيْمِ ك ليم مخصوص كرديا كة بومال آرام فرما كيل - بعد ميل مشركين ميس سے ايك فخص آيا، نی مَثَاثِیْنِ کی تلوار دخت سے لئک رہی تھی۔اس نے وہ تلوار حضور مَثَاثِیْنِ مِر تصینج لی اور یو چھا:تم مجھ ہے ڈرتے ہو؟ حضور سَالیّیَامِ نے فرمایا: 'ونہیں '' اس پر اس نے بوچھا: آج میرے ہاتھ سے مہیں کون بچائے گا؟ حضور مَنْ يَنْتِمُ نِ فرمايا " الله! " كهر صحابه رَحْنَ لَنَتُمْ في است و اننا دهمكايا اور نماز کی تکبیر کہی گئی۔تو حضور مَلَا ﷺ نے پہلے ایک جماعت کو دور کعت نماز خوف پڑھائی جب وہ جماعت (آنحضور مَلَاثَیْنِا کے پیچیے ہے) ہٹ گئ تو آپ نے دوسری جماعت کو بھی دو رکعت نماز پڑھائی۔ اس طرح نبی كريم مَثَانِينَا كَيْ حِيارِ رَكعت نماز ہوئی ليکن مقتديوں کی صرف دو دورکعت اورمسددنے بیان کیا،ان ہے ابوعوانہ نے ،ان سے ابوبشر نے کہاں شخص کا نام (جس نے آپ پر تلوار تھینجی تھی) غورث بن حارث تھا اور آنخضرت مَنَا لِيَوْمِ نَهِ السِغزوه مِين قبيله محارب نصفه سے جنگ كي تھي۔ (١٣٣٧) اور ابوالزبيرن جابر والفيَّة عيان كياكم من بي كريم من الميّة على ك ساتھ مقام نخل میں تھ تو آپ نے نمازخوف پڑھائی اورابو ہریرہ رہائنٹھ نے بیان ٹمیا کہ میں نے نبی کریم منالیم کے ساتھ نماز خوف غزوہ نجد میں پڑھی تھی۔ یہ یا در ہے کہ ابو ہر ریہ وٹائٹنڈ حضورا کرم مَثَاثِیْنِلم کی خدمت میں (سب ہے پہلے)غزوہُ خیبر کے موقع پر حاضر ہوئے تھے۔

[ابود]ود: ۲۲۲۰]

تشويج: ال صديث كى شرح ملى عافظ البن حجر بينيات فرمات إلى: "وكذالك اخرجها ابراهيم الحربى فى كتاب غريب الحديث عن حابر قال غزا رسول الله من محارب خصفة بنخل فراوا من المسلمين غرة فجاء رجل منهم يقال له غورث بن الحارث حتى قام على رسول الله من السيف فذكره وفيه فقال الاعرابي غير انى اعاهدك ان لا اقاتلك ولا اكون مع قوم يقاتلونك فخلى سبيله فجاء الى اصحابه فقال جنتكم من عند خير الناس وقد ذكر الواقدى فى نحو هذه القصة انه اسلم ورجع الى قومه فاهتدى به خلق كثير ـ" (فتح البارى)

ضلاصہ یہ کہ رسول کریم مُنافِیْقِم نے ایک مجوروں کے علاقہ میں صفہ نامی قبیلے پر جہاد کیا اور واپسی میں مسلمان ایک جگہ دو پیرمیں آرام لینے کے کے متفرق ہو کر جگہ درخوں کے نیچ سو گئے اس وقت اس قبیلہ کا ایک آ دی غورث بن حارث نامی تکی تلوار لے کررسول کریم مُنافِیْقِم کے سر بانے کھڑا ہوگیا۔ پس سرمارا تاج ہوا اور اس میں بیجی ہے کہ بعد میں جب وہ دیباتی ناکام ہوگیا تو اس نے کہا کہ میں آپ سے ترک جنگ کا معاہدہ کرتا ہوں اور اس بات کا بھی کہ میں آپ سے ترک جنگ کا معاہدہ کرتا ہوں اور اس بات کا بھی کہ میں آپ سے ترک جنگ کا معاہدہ کرتا ہوں اور اس بات کا بھی کہ میں آپ سے جرگ جو بہترین میں آبادو ان میں مسلمان سے کہا کہ ایس جو بہترین میں کو قرض مسلمان ہوگیا اور اپنی تو میں واپس آیا اور اس کے ذریعہ بہترین محقوق نے ہوا جو سے ماصل کی۔

بَابُ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةً وَهِي غَزُورَةُ الْمُرْيُسِيْعِ لَمُ الْمُرَيُسِيْعِ لَلْ الْمُرَيُسِيْعِ لَلْ الْمُرَيُسِيْعِ لَلْ اللهُ اللهُ

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: وَذَلِكَ سَنَةَ سِتً. وَقَالَ مُؤْسَى بْنُ عُقْبَةَ: سَنَةَ أَرْبَعٍ. وَقَالَ: النَّعْمَانُ ابْنُ رَاشِدِ عَنِ الزَّهْرِيِّ: كَانَ حَدِيْثُ الْإِفْكِ

فِيْ غَزْوَةِ الْمُرَيْسِيْعِ.

باب: غزوه بنی المصطلق کا بیان جوقبیله بوخزاعه بسیم بواتهااس کا دوسرانام غزوهٔ مریسیم بھی ہے ابن اسحاق نے بیان کیا کہ بیغزوہ الا میں ہواتھااورموی بن عقبہ نے بیان کیا کہ م میں اور نعمان بن راشد نے زہری سے بیان کیا کہ واقعہ اقک غزوۂ مریسیع میں پیش آیا تھا۔

تشريج: اي الحاس كمتعلق حديث الك كاييان بور باب حافظ كي تحقق به كديم فروه هي به اوقال موسى بن عقبة سنة اربع كذا ذكره البخاري وكانه سبق فلما اراد ان يكتب سنة خمس فكتب سنة اربع الخـ "(فتح الباري) •

نَا (۱۳۱۸) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم کواساعیل بن جعفر نے خبر دی، انہیں رہیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے، انہیں محمد بن یحیٰ بن حبان نے اور ان سے ابو محمر بیز نے بیان کیا کہ میں معبد میں واخل ہوا تو ابو سعید کئی شدری دلائی نا ندر موجود تھے۔ میں ان کے پاس بیٹھ گیا اور عزل کے متعلق کئی ان سے سوال کیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ مَنَّا اللهِ مَنْ اللهِ اللهِ مَنْ اللهُ مَنْ اللهِ اللهِ مَنْ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ ال

٤١٣٨ - حَدَّثَنَا قُتْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَر، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُجَيْرِيْنِ، أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُجَيْرِيْنِ، أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ الْمُسْجِدَ فَرَأَيْتُ أَبُا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْعَزْلِ، قَالَ أَبُو سَعِيْدِ: إِلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْعَزْلِ، قَالَ أَبُو سَعِيْدِ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ مَا اللَّهُ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهُ عَنْ وَوَقَ بَنِي الْمُصْطَلِقِ، فَأَصَابُنَا سَبْيًا مِنْ سَبْي الْعَرَبِ،

كِتَابُ الْمَغَاذِي

(اس خوف سے کہ بچہ نہ بیدا ہو) ہماراارادہ یہی تھا کہ عزل کرلیں لیکن پھر ہم نے سوچا کہ رسول اللہ منافیظ موجود ہیں۔ آپ سے بوجھے بغیر عزل کرنا مناسب نہ ہوگا۔ چنا نچہ ہم نے آپ سے اس کے متعلق بوچھا تو آپ نے فرمایا '' اگرتم عزل نہ کرد پھر بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ قیامت تک جو جان پیدا ہونے والی ہے وہ ضرور پیدا ہوکرر ہے گی۔''

فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ فَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ، وَأَحْبَبْنَا الْعَزْلَ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْزِلَ، وَقُلْنَا: نَعْزِلُ وَرَسُوْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ؟ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: ((مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا، مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِي كَائِنَةً)). [راجع: ٢٢٢٩]

تشوج: عزل كامنهوم يه به كمردا في يوى كساته يم بسترى كر ب اور جب انزال كاوتت قريب بوتو آلة تاسل كونكال لي تاكد يجه بيداند بو قطع نسل كى يهم ايك صورت تقى جه نبى كريم من ينظم في بين نبيس فرمايا آج طرح طرح سقطع نسل كى دنيا كم بيشتر مما لك يم كوشش جارى به جو اسلام كى رو تقطعا نا جائز به تقل منه القصة ابن سعد نحو ما ذكر ابن اسحاق وان الحارث كان جمع جموعا وارسنل عينا تأتيه بخبر المسلمين فظفر وا به فقتلوة فلما بلغه ذالك هلع وتفرق الجمع وانتهى النبي من الله الماء وهو المريسيع فصف اصحابه للقتال ورموهم بالنبل ثم حملوا عليهم حملة واحدة فما افلت منهم انسان بل قتل منهم عشرة واسر الباقون رجالا ونساء " (فتح البارى) ظل مدير كم فروه بوصطلت يم مملمانول ني وس وميول وكل كيااور باقى كوتيد كرايا ــ

21٣٩ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةً، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةً، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهُ عَزُونَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهُ غَزُونَا مَعْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهُ عَزُونَا مَعْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهُ وَهُو فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ، فَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَاسْتَظَلَّ بِهَا وَعَلَّى سَيْفَهُ، فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الشَّجِرِ بِهَا وَعَلَّى سَيْفَهُ، فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الشَّجِرِ بَهُ وَاللَّهُ وَسُولُ اللَّهِ عَلَى الشَّعْرِ بَهْ وَاللَّهُ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى وَالْعَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ وَهُو قَائِمٌ عَلَى وَاللَّهُ وَلَهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللللَّهُ اللَ

بَابُ غَزُورَةِ أَنْمَارِ

الاسلام المحدود بن غیلان نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا، کہا ہم کو معر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں ابوسلمہ نے اور ان سے جابر بن عبداللہ دائے ہانے بیان کیا کہ ہم نی کریم مثل النی کیا ہے۔ ما تھ نجد کی طرف غزوہ کے لئے گئے۔ دو پہر کا وقت ہوا تو آپ ایک جنگل میں پنچ جہاں بول کے درخت بہت تھے۔ آپ نے گئے درخت کے نیچسایہ کے لئے تیا م کیا اور درخت سے اپنی الوار لائکا دی۔ صحابہ وہی النی ہم میں درختوں کے پنچسایہ ماصل کرنے کے لئے بھیل گئے۔ ابھی ہم اسی کیفیت میں تھے کہ حضور مثل النی ہے نے میں بارا۔ ہم حاضر ہوئے توایک بدوی آپ کے سامنے میں بیا ہوا تھا۔ حضور مثل النی ہے کہ اور میں بھی بیدار ہوگیا۔ یہ میری نگل اسور ہا تھا ہوا تھا۔ حضور مثل النی ہے کہ اور میں بھی بیدار ہوگیا۔ یہ میری نگل مقادات میں اس نے میری نگوار تھی کی اور میں بھی بیدار ہوگیا۔ یہ میری نگل تا تا جمعہ سے تہمیں کون بچائے گا ؟ میں نے کہا کہ اللہ! (وہ شخص صرف ایک لفظ سے اتنا کون بچائے گا ؟ میں نے کہا کہ اللہ! (وہ شخص صرف ایک لفظ سے اتنا مرعوب ہوا کہ) تلوار کو نیا م میں رکھ کر میٹھ گیا اور دیکھ لو۔ یہ بیٹھا ہوا ہے۔ "

باب غزوهٔ انمار کابیان

(۱۲۰۰) ہم سے آ دم بن ابی ایا س نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن الی ذئب نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن الی ذئب نے بیان کیا، ان سے عثمان بن عبدالله بن سراقہ نے بیان کیا اور ان سے جابر بن عبدالله انصاری والفی نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم مُثَافِیْنَ کو غزوہ انمار میں دیکھا کم نفل نماز آ ب اپنی سواری پر مشرق کی طرف منہ کئے ہوئے پڑھ رہے تھے۔

٤١٤ - حَدَّثَنَا آدَم، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْب،
 قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَيْدِاللَّهِ بْنِ سُرَاقَةَ،
 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ الْأَنْصَادِي، قَالَ:
 رَأَيْتُ النَّبِيِّ مُلْشَحَّمَ إِفِي غَزْوةٍ أَنْمَادٍ يُصَلِّي عَلَى
 رَاحِلَتِهِ، مُتَوَجِّهًا قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُتَطَوِّعًا.

[راجع: ٤٠٠]

تشریع: این اسجاق نے ذکرکیا ہے کہ بیغز وہ ماہ صفریل ہوا اور این سعد کا بیان ہے کہ ایک آ دمی حلب سے آیا اور اس نے خبر دی کہ بنوا نمار اور بنو ثقلبہ مسلمانوں سے جنگ کے لئے جو ہو ہے ہیں تو آپ صفر کی اتاریخ کو نظلے اور ان کی جگہ میں ذات الرقاع کے موقع پر آئے ۔ بیمی کہا گیا ہے کہ غزوہ انمارغزوہ بنی مصطلق کے لئے جارہے انمارغزوہ بنی مصطلق کے لئے جارہے تھے۔ میں حاصر خدمت ہوا اور میں نے دیکھا کہ آپ اور نماز پر اور میں میں ذکر ہے تھے۔ میں حاصر خدمت ہوا اور میں نے دیکھا کہ آپ اور نماز پر اور میں احتمال ہے کہ تعددوا تعات ہوں۔ (فتح الباری)

باب: واقعها فك كابيان

بَابُ حَدِيثِ الْإِفْكِ

بِ. لفظ افک نَجس اور نَجس کی طرح ہے۔ بولتے ہیں: اِفکھ م بکسر ہمزہ اَفکھ م بکسر ہمزہ اَفکھ م بکسر ہمزہ اَفکھ م

الْإِفْكُ وَالْأَفَكُ بِمَنْزِلَةِ النَّجْسِ وَالنَّجَسِ. يُقَالُ: إِفْكُهُمْ وَأَفْكُهُمْ، وَأَفْكُهُمْ.

تشوج : سوره احقاف میں آیا ہے: ﴿ وَ ذَٰلِكَ إِفْكُهُمْ ﴾ (۲۸/الاحتاف: ۲۸) وہ بکسر ہمزہ ہے ادر بینتے ہمزہ سکون فاءاور بفتحہ ہمزہ و فاء بھی ہے وكاف پڑھاہے تو ترجمہ یول ہوگاس نے ان كوائمان سے چھیرویا اور چھوٹا بنایا جیسے سورۃ والذاریات میں ﴿ یُوْ فَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ﴾ (۵/الذاریات: 9) ہے یعنی قرآن سے وہی منحرف ہوتا ہے جواللہ کے علم میں نیخرف قراریا چاہے۔

۔ اس باب میں اس جھوٹے الزام کاتفصیلی ذکر ہے جومنانقین نے حضرت ام المؤمنین عائشہصدیقہ ڈبی جا دپرلگایا تھا جس کی براءت کے لئے اللہ تعالیٰ نے سور ہ نور میں تفصیل کے ساتھ آیات کا نزول فر ہایا۔

(۱۲۱۲) ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اولی نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر سعید بن میتب، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتب بن مسعود نے بیان کیا اور ان سے بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتب بن مسعود نے بیان کیا اور ان سے نبی کریم منافید کیا وہ مطہرہ عاکشہ زائی ہا نے کہ جب اہل افک یعن تہمت لگانے والوں نے ان کے معلق وہ سب چھ کہا جو آئیس کہنا تھا (ابن شہاب نے بیان کیا کہ) تمام حضرات نے (جن چار حضرات کے نام انہوں نے بیان کیا کہ) تمام حضرات نے (جن چار حضرات کے نام انہوں نے روایت کے سلط میں لئے ہیں) مجھ سے عاکشہ زواتی کی حدیث میں ایک روایت کے سلط میں لئے ہیں) مجھ سے عاکشہ زواتی کی حدیث میں ایک

٤١٤١ حَدَّثَنَا عِبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِح، عَنِ الْبَنِ شِهَاب، قَالَ: جَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزَّبْيْر، الزَّبْيْر، وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَاص، وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَاص، وَعَلْقَمَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، وَعُبْدُاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ مُلْكَامًا حِيْنَ قَالَ، لَهَا عَنْ عَائِشَةً مِنْ حَدْثَنِيْ قَالَ، لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوْا، وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِيْ طَائِفَةً مِنْ حَدِيْثِهَا، وَبَعْضُهُمْ كَانَ أَوْعَى طَائِفَةً مِنْ حَدِيْثِهَا، وَبَعْضُهُمْ كَانَ أَوْعَى طَائِفَةً مِنْ حَدِيْثِهَا، وَبَعْضُهُمْ كَانَ أَوْعَى

ا کی گڑا بیان کیا۔ ریجھی تھا کہان میں سے بعض کو بیقصہ زیادہ بہتر طریقہ پر یا دتھا اورعمدگی سے بیقصہ بیان کرتا تھا اور میں نے ان میں سے ہرایک کی روایت یا در کھی جواس نے عائشہ زلیاتھا سے یا در کھی تھی۔اگر چہ بعض لوگول کو دوسرے لوگوں کے مقابلے میں روایت زیادہ بہتر طریقہ پریادتھی۔ پھربھی ان میں باہم ایک کی روایت دوسرے کی روایت کی تصدیق کرتی ہے۔ان لو كون في بيان كياكه عائشه وللنجن في بيان كياكه رسول الله مَوَاليَّيْمَ جب سفر كااراده كرتے توازواج مطهرات منجائينًا كے درميان قرعه د الاكرتے تھے اورجس كانام آتا توحضور مَاليَّيْمِ أنبيس اين ساته سفريس لے جاتے۔ عائشہ زلانٹھٹانے بیان کیا کہ ایک غزوہ کے موقع پر جب آپ نے قرعہ ڈالاتو میرانام نکلا اور میں رسول الله مَنْ لَيْنَام كے ساتھ سفر میں روانہ ہوئی۔ بیرواقعہ پردہ کے عکم کے نازل ہونے کے بعد کا ہے۔ چنانچہ مجھے ہودج سمیت اٹھا كرسواركردياجا تااوراى كےساتھا تاراجاتا۔اسطرح ہم روانہوئے۔ پھر جب رسول الله مَاليَّيْمِ اسين اس غروه سے فارغ ہوگئے تو واپس ہوئے۔واپسی میں اب ہم مدینہ کے قریب تھے اور ایک مقام پر پڑاؤتھا جہاں سے حضور منافیز نے کوج کا رات میں اعلان کیا۔کوچ کا اعلان ہو چکا تو میں کھڑی ہوئی اور تھوڑی دور چل کر لشکر کے حدود سے آ گے نکل گئ پھر قضائے حاجت سے فارغ ہو کر میں اپنی سواری کے پاس پینچی وہاں پہنچ کر جو میں نے اپناسینہ ٹولا توظفار (یمن کا ایک شہر) کے مہرہ کا بنا ہوا میرا بار غائب تھا۔اب میں پھر واپس ہوئی اور اپنا ہار تلاش کرنے لگی اس تلاش میں دیر ہوگئ ۔انہوں نے بیان کیا کہ جولوگ مجھے سوار کیا کرتے تھے وہ آئے اور میرے ہودج کواٹھا کرانہوں نے میرے اونٹ پرر کھ دیا۔جس پر میں سوار ہوا کرتی تھی۔انہوں نے سمجھا کہ میں ہودج کے اندر ہی موجود موں _ان دنوں عورتیں بہت ہلکی پھلکی حمیں _ان کےجسم میں زیادہ گوشت نہیں ہوتا تھا کیونکہ بہت معمولی خوراک انہیں ملتی تھی۔اس کئے اٹھانے والوں نے جب اٹھایا تو ہودج کے ملکے بن میں انہیں کوئی فرق معلوم نہیں ہوا۔ یوں بھی اس وقت میں نوعمرلز کی تھی ۔غرض اونٹ کواٹھا کروہ بھی روانہ مو گئے جب الشكر گزر كيا تو مجھے بھى ا پنا ہارال كيا۔ ميں ڈريے برآئى تو وہاں

لِحَدِيْثِهَا مِنْ بَغْضٍ وَأَثْبَتَ لَهُ اقْتِصَاصًا، وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمُ الْحَدِيْثَ الَّذِيْ حَدَّثَنِيْ عَنْ عَائِشَةً ، وَبَعْضُ حَدِيْثِهِمْ يُصَدِّقُ بَغْضًا، وَإِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ، قَالُوا: قَالَتْ عَاثِشَةُ: كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ ، وَايُّهُنَّ خَرَجَ سَهُمُهَا، خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ مَلْكُمُ مَعَهُ ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيْهَا سَهْمِي، فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ مَا لَكُمْ اللَّهِ مَا أَنْزِلَ الْحِجَابُ، فَكُنْتُ أَحْمَلُ فِيْ هَوْدَجِيْ وَأَنْزَلُ فِيْهِ، فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ مُشْكُمٌا مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ، دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَافِلِيْنَ، آذَنَ لَيْلَةُ بِالرَّحِيْلِ، فَقُمْتُ حِيْنَ آذَنُوْا بِالرَّحِيْلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ، فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى رَحْلِيْ، فَلَمَسْتُ صَدْرِيْ، فَإِذَا عِقْدٌ لِيْ مِنْ جَزْعِ ظَفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ، فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِيْ، فَحَبَسَنِي آبْتِغَاؤُهُ، قَالَتْ: وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِيْنَ كَانُوا يُرَحِّلُونَ بِي فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِيْ، فَرَحَلُوْهُ عَلَى بَعِيْرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ عَلَيْهِ ـ وَهُمْ يَحْسِبُوْنَ أَنِّي فِيْهِ ، وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يَهْبُلُنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ، إِنَّمَا يَأْكُلُنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ. فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ خِفَّةَ الْهَوْدَجِ حِيْنَ رَفَعُوْهُ وَحَمَلُوهُ، وَكُنْتُ جَارِيَةً خَدِيْثَةَ السِّنِّ، فَبَعَثُوا الْجَمَلَ فَسَارُوا، وَوَجَدْتُ عِقْدِيْ

كونى بھى نەتھا- يكارنے والانە جواب دينے والا اس لئے ميں وہال آئى جہاں میرااصل ڈیرہ تھا۔ مجھے یقین تھا کہ جلد ہی میرے نہ ہونے کا انہیں علم ہوجائے اور مجھے لینے کے لئے وہ واپس لوث آئیں گے۔ اپن جگہ بربیٹھے بیٹھے میری آ نکھ لگ گئی اور میں سوگئی۔صفوان بن معطل سلمی والٹیز انشکر کے پیچیے پیچیے آرہے تھے۔ (تا کہ لشکر کی کوئی چیز کم ہوگئ ہوتو وہ اٹھالیں) انہوں نے ایک سوئے انسان کا سابید یکھا اور جب (قریب آ کر) جھے د مکھا تو بہچان گئے۔ پردہ سے پہلے وہ مجھے د کھے چکے تھے۔ مجھے جب وہ بہچان گئے تو اناللہ پڑھنا شروع کیا اور ان کی آواز سے میں جاگ آھی اور فوراً اپنی جادر سے میں نے اپنا چرہ جمیالیا۔الله کامم اس نے ان سے ایک لفظ بھی نہیں کہااور نہ سواانا اللہ کے میں نے ان کی زبان سے کوئی لفظ سنا۔ وہ سواری ہے اتر گئے اور اسے انہوں نے بٹھا کراس کی اگلی ٹا نگ کو مورُ ویا۔ (تا کہ بغیر کسی مدد کے ام المونین اس پرسوار ہوسکیں) میں آتھی اور اس پرسوار ہوگئ ۔اب وہ سواری کو آ مے سے پکڑے ہوئے لے کر چلے۔ جب ہم شکر کے قریب پہنچ تو ٹھیک دو پہر کا وقت تھا لشکر پڑاؤ کئے ہوئے تھا۔ام المؤمنین و النفیان نے بیان کیا کہ چھر جے ہلاک ہونا تھاوہ ہلاک ہوا۔ اصل میں تہت کا بیر اعبداللہ بن ابی ابن سلول (منافق) نے اٹھار کھا تھا۔ عردہ نے بیان کیا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ استہمت کا چرچا کرتا اوراس کی مجلسوں میں اس کا تذکرہ ہوا کرتا۔ وہ اس کی تقیدیق کرتا،خوبغور اور توجہ سے سنتا اور پھیلانے کے لئے خوب کھود کرید کرتا۔ عروہ نے پہلی سند کے حوالے سے بی بھی کہا کہ حسان بن ثابت مطح بن اثاثه اور حمنه بنت جحش كسواتهت لكان ين شريك كى كابعى نامنيس لياكه مجيان كاعلم موتار اگرچاس میں شریک ہونے والے بہت سے تھے۔جیا کہ اللہ تعالی نے ارشادفرمایا (کہ جن لوگوں نے تہت لگائی ہےدہ بہت سے ہیں)لیکن اس معاملہ میں سب سے بڑھ چڑھ کرحصہ لینے والاعبدالله بن الى ابن سلول تھا۔ عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ اس پر بردی خفکی کا اظہار کرتی تھیں۔ اگر ان کے سامنے حسان بن ثابت رہائنڈ کو ہرا بھلا کہا جاتا آپ فرماتیں کہ پیشعر حان بى نے كہا ہے كە "ميرے والداورميرے والدك والداورميرى

بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ، أَفَجِثْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا مِنْهُمْ دَاعِ وَلَا مُجِيْبٌ، فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ، وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُوٰنِيْ فَيَرْجِعُوْنَ إِلَىَّ، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ، زَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكُوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ، فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِيْ فَرَأًى سَيَوَادَ إِنْسَانٍ نَاثِمٍ، فَعَرَفَنِيْ حِيْنَ رَآنِيْ۔ وَكَانَ رَآنِيْ قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِيْنَ عَرَفَنِي، فَخَمَّرْتُ وَجْهِيْ بِجِلْبَابٍ، وَ وَاللَّهِ! مَا تَكَلَّمْنَا بِكَلِمَةٍ وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ، وَهَوَى حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلَتُهُ؛ فَوَطِئَ عَلَى يَدِهَا، ` فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَرَكِبْتُهَا، فَانْطَلَقَ يَقُوْدُ بِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا الْجَيْشَ مُوْغِرِيْنَ فِي نَحْرِ الظُّهِيْرَةِ، وَهُمْ نُزُولٌـ قَالَتْ: فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ، وَكِانَ الَّذِيْ تَوَلَّى كِبْرَ الْإِفْكِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبِيِّ ابْنُ سَلُولَ. قَالَ عُرْوَةُ: أُخْبِرْتُ أَنَّهُ كَانَ يُشَاعُ وَيُتَحَدَّثُ بِهِ عِنْدُهُ، فَيُقِرُّهُ وَيَسْتَمِعُهُ وَيَسْتَوْشِيْهِ. وَقَالَ عُرْوَةُ: أَيْضًا لَمْ يُسَمَّ مِنْ أَهْلِ الْإِفْكِ أَيْضًا إِلَّا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ، وَمِسْطُحُ بْنُ أَثَاثَةَ، وَحَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشِ فِيْ نَاسِ آخَرِيْنَ، لَا عِلْمَ لِي بِهِمْ، غَيْرَ أَنَّهُمْ عُصْبَةً كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى. وَإِنَّ كِبْرَ ذَلِكَ يُقَالُ لَهُ: عَبْدُاللَّهِ ابْنُ أَبِي ابْنُ سَلُولَ. قَالَ عُرْوَةُ: كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ أَنْ يُسِبِّ عِنْدَهَا حَسَّانُ،

وَتَقُولُ إِنَّهُ الَّذِي قَالَ:

عزت ، محد مَثَالَيْظِم كى عزت كى حفاظت كے لئے تمہارے سامنے و حال بن ر ہیں گی۔'' عائشہ ڈٹا ٹھٹانے بیان کیا کہ پھرہم مدینہ پہنچ گئے اور وہاں چہنچتے فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي بى ميں جو يماريزى توالك ميني تك يمارى ربى اس عرصه ميل لوگول ميں لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ تہمت لگانے والوں کی افواہوں کابراج چار ہائیکن میں ایک بات بھی نہیں قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاشْتَكَيْتُ سمجھ رہی تھی البتہ اپنے مرض کے دوران ایک چیز سے مجھے بڑا شبہ ہوتا کہ حِيْنَ قَدِمْتُ شَهْرًا، وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي رسول كريم مَاليَّيْزِ كى وه محبت وعنايت مين نبيس محسوس كرتى تقى جس كويميل قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكِ، لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ جب بھی بیار ہوتی میں دیکھ چکی تھی۔آپ میرے پاس تشریف لاتے ،سلام ذَٰلِكَ، وَهُوَ يَرِيْبُنِيْ فِيْ وَجَعِيْ أَنِّيْ لَا كرتے اور دريافت فرماتے: "كيسى طبيعت ہے؟" صرف اتنا يوجه كر أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّطْفَ الَّذِي واليس تشريف لے جاتے -حضور مَنَافِيْنَا كاس طرزعمل سے مجھے شبہ ہوتا كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِيْنَ أَشْتَكِيْ، إِنَّمَا يَدْخُلُ تھالیکن شر (جو پھیل چکا تھا) اس کا مجھے کوئی احساس نہیں تھا۔ مرض سے عَلَىَّ رَسُولُ اللَّهِ مَا لَكُمْ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ: جب اقافہ ہواتو میں المسطح کے ساتھ مناصع کی طرف گئے۔مناصع (مدیندکی ((كَيْفَ تِيْكُمْ؟)) ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَذَلِكَ آبادی سے باہر) ہمارے رفع حاجت کی جگہتھی۔ ہم یہاں صرف رات يَرِيْبُنِيْ وَلَا أَشْعُرُ بِالشَّرِّ، حَتَّى خَرَجْتُ كونت جاتے تھے۔ ياس سے پہلے كى بات ہے، جب بيت الخلا مارے حِيْنَ نَقَهْتُ، فَخَرَجْتُ مَعَ أُمُّ مِسْطَح قِبَلَ مگھروں سے قریب بن گئے تھے۔ام المؤمنین نے بیان کیا کہ ابھی ہم الْمَنَاصِع، وَكَانَ مُتَبَرَّزَنَا، وَكُنَّا لَا نَخُرُجُ عرب کے قدیم کے طریقے پڑعمل کرتے اور میدان میں رفع حاجت کے إِلَّا لَيْلًا إِلَى لَيْلِ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنُ نَتَّخِذَ لیے جایا کرتے تھے اور ہمیں اس سے تکلیف ہوتی بھی کہ بیت الخلا ہمارے الْكُنُفَ قَرِيْبًا مِنْ بَيُوْتِنَا. وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ مگھروں کے قریب بنائے جائیں۔انہوں نے بیان کیا کہ الغرض میں اور الأُوَلِ فِي الْبَرِّيَّةِ قِبَلَ الْغَاثِطِ، وَكُنَّا نَتَأَذًى ام مطح (رفع حاجت کے لئے) محتق ام مطح ابورہم بن مطلب بن عبد بِالْكُنُفِ أَنْ نَتَخِذَهَا عِنْدَ بُيُوْتِنَا، قَالَتْ: مناف کی بیٹی ہیں۔ ان کی والدہ صحر بن عامر کی بیٹی ہیں اور وہ ابو بکر فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأَمُّ مِسْطَحٍ وَهِيَ ابْنَةُ أَبِيْ صدیق بھانٹو کی خالہ ہوتی ہیں۔انہی کے بیٹے منطح بن اثاثہ بن عباد بن رُهُم بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ، وَأُمُّهَا مطلب بالنفظ میں۔ پھر میں اور امسطح حاجت سے فارغ ہوکرانے گھر کی بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ أَبِي بَكْرٍ طرف واپس آ رہی تھی کہ ام سطح اپن چا در میں الجھ کئیں اور ان کی زبان سے الصِّدِّيْقِ، وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ أَثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ نکا کمسطح ذلیل ہو۔ میں نے کہا آپ نے بری بات زبان سے تکالی ایک ابْنِ الْمُطَّلِبِ، فَأَقْبَلْتُ أَنَّا وَأُمُّ مِسْطَح قِبَلَ بَيْتِي، حِيْنَ فَرَغْنَا مِنْ شَأْنِنَا، فَعَثَرَتْ أُمَّ ایسے مخص کوآپ برا کہ رہی ہیں جو بدر کی اڑائی میں شریک ہو چکا ہے۔ انہوں نے اس پر کہا: کول مطلح کی باتیں تم نے بیں سیں؟ ام المؤمنین نے مِسْطَح فِيْ مِرْطِهَا فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ. بیان کیا کمیں نے یو چھا کہ انہوں نے کیا کہاہے؟ بیان کیا، پھر انہوں نے فَقُلْتُ لَهَا: بِثْسَ مَا قُلْتِ، أَتُسُبِّينَ رَجُلًا تهمت لگانے والوں کی باتیں سائیں۔ بیان کیا کدان باتوں کوئ کرمیرا شَهِدَ بَدْرًا؟ فَقَالَتْ: أَيْ هَنْتَاهُ وَلَمْ تَسْمَعِيْ

مرض اور برده گیا۔ جب میں اپنے گھر واپس آئی تو حضور اکرم مَا النظم میرے پاس تشریف لائے اورسلام کے بعد دریافت فرمایا : دکیسی طبیعت ہے؟" میں نے حضور مَالِیْزُمْ سے عرض کیا کہ کیا مجھے اپنے والدین کے گھر جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں گے؟ ام المؤمنین نے بیان کیا کہ میرا ارادہ یہ تھا کہان سے اس خبر کی تصدیق کروں گی۔ انہوں نے بیان کیا کہ حضور مَنْ النَّالِمُ نَ مِحِهِ اجازت و روى ميں نے اپنی والدہ سے (محرجا كر) يو چھاكة خراوگول بيل كس طرح كى افواہيں بيں؟ انہوں نے فرمايا كه بيني! فكرنه كر، الله كي قتم! ايباشايد بي كهيس موا موكه ايك خوبصورت عورت کی ایسے شوہر کے ساتھ ہوجواس سے مجت رکھتا ہواوراس کی سوکنیں بھی ہوں اور پھراس پر تہتیں نہ لگائی گئی موں۔اس کی عیب جوئی نہ کی گئی ہو۔ام المؤمنین نے بیان کیا کہ میں نے اس پر کہا کہ بجان اللہ (میری سوكنول سےاس كا كياتعلق)اس كا توعام لوگوں ميں چرچاہے۔انہوں نے بیان کیا کدادهر پرجویس نے روناشروع کیا تورات بحرروتی رہی ای طرح صبح ہوگئی اور میرے آنسو کسی طرح نہ تھمتے تھے اور نہ نیندی آتی تھی۔ بیان كياكها وهررسول الله مَا يَنْيَام في على بن ابي طالب اور اسامه بن زيد وْفَالْمَيْم کواپی بیوی کوعلیحدہ کرنے کے متعلق مشورہ کرنے کے لئے بلایا کیونکہ اس سلسلے میں اب تک آپ پروحی نازل نہیں ہو کی تھی۔ بیان کیا کہ اسامہ نے تو حضورا کرم مَالیّیَا کوای کے مطابق مشورہ دیا جو وہ حضور مَالیّیا کی بیوی (مرادخوداین ذات سے ہے) کی پاکیزگی اورحضور ملائیظ کی ان سے مجت کے متعلق جانے تھے۔ چنانچ انہوں نے کہا کہ آپ کی بیوی میں مجھے خيرو بحلائي كے سوا اور كچھ معلوم نہيں ہے ليكن على والفئز نے كہا: يارسول الله! الله تعالیٰ نے آپ پر کوئی تنگی نہیں رکھی ہے اور عور تیں بھی ان کے علاوہ بہت میں۔آپان کی باندی (بریرہ ولائٹٹا) سے بھی دریافت فرمالیں وہ حقیقت حال بیان کرد نے گی۔ بیان کیا کہ پھر حضور مَالَیْتِمْ نے بریرہ وَلِیْ ثُمُا کو بلایا۔ اور اُن سے دریافت فرمایا : ''تم نے کوئی ایسی بات دیکھی ہے جس سے متهمیں عائشہ پرشبہ ہوا ہو۔ 'بربرہ و اللہ اللہ اس وات کی قتم! جس نے آب کوحل کے ساتھ مبعوث کیا۔ میں نے ان کے اندر کوئی ایس چرنہیں

مَا قَالَ؟ قَالَتْ: وَقُلْتُ: مَا قَالَ فَأَخْبَرَتْنِيْ بِقَوْٰكِ أَهْلِ الْإِفْكِ قَالَتْ: فَازْدَدْتُ مَرَضًا عَلَى مَرَضِيْ، فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِيْ دَخَلَ عَلَى رَسُولُ اللَّهِ مُثْلِثُهُمْ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: ((كَيْفَ تِيْكُمْ؟)) فَقُلْتُ لَهُ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ آتِيَ أَبُوَيٌّ؟ قَالَتْ: وَأُرِيْدُ أَنُ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا، قَالَتْ: فَأَذِنَ لِيْ رَسُولُ اللَّهِ مَا اللَّهُ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهُ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهُ اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّالِمُ اللَّهُ مِنْ ال فَقُلْتُ لِأَمْنِي: يَا أُمَّتَاهُ! مَاذًا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ؟ قَالَتْ: يَا بُنَيَّةُا هَوِّنِيْ عَلَيْكِ، فَوَاللَّهِ! لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيْنَةً عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا. قَالَتْ: فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللَّهِ! أُولَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا قَالَتْ: فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِيْ دَمْعٌ، وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، ثُمَّ أَصْبَحْتُ أَبْكِي قَالَتْ: وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ مَكْنَامًا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِيْنَ اسْتَلْبَكَ الْوَحْيُ يَسْأَلُهُمَا وَيَسْتَشِيْرُهُمَا فِيْ فِرَاقِ أَهْلِهِ، قَالَتْ: فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ عَلَى رَسُوْلِ اللَّهِ كُلُّكُمُ إِلَّذِيْ يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَ ةِ أَهْلِهِ، وَبِالَّذِيْ يَعْلَمُ لَهُمْ فِيْ تَفْسِهِ، فَقَالَ أُسَامَةً: أَهْلَكَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا. وَأَمَّا عَلِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَمْ يُضَيِّقِ اللَّهُ عَلَيْكَ، وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيْرٌ، وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ . قَالَتْ: فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ مُثْلِثُهُمْ بَرِيْرَةَ فَقَالَ: ((أَيْ بَرِيْرَةُ هَلُ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يُرِيبُكِ)). قَالَتُ لَهُ بَرِيْرَةً * وَٱلَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَأَيْتُ عَلَيْهَا

اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا لَكُمْ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَتْ: فَلَمْ يَزَلُ

رَسُولُ اللَّهِ مُلْفَئَكُمْ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوا

الله مَنْ الله مَنْ منبر برتشريف ركهة تصدام المؤمنين عائشه وللنفائ في بيان كيا

كه چررسول الله مَنْ الله عَلَيْمُ سب كوخاموش كرنے كرانے لگے-سب حضرات

وَسَكَتَ قَالَتْ: فَبَكَيْتُ يَوْمِيْ ذَلِكَ كُلَّهُ، حِب بو محكة اورآ مخصور مَا يَعْيَمُ بهي فارغ بو محكة _ام المؤمنين عاكثه والنبا لَا يَرْقَأُ لِيْ دَمْعٌ، وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ قَالَتْ: نے بیان کیا کہ میں اس روز پوراون روتی رہی۔ندمیرے آنسو تقمتے تھے اور نہ آ نکھ گئی تھی۔ بیان کیا کہ صبح کے وقت میرے والدین میرے پاس وَأَصْبَحَ أَبُوايَ عِنْدِي، وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْن وَيُؤْمًا، لَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ، وَلَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ، آئے۔ دوراتیں اورایک دن میرا روتے ہوئے گزر گیا تھا۔اس پورے حَتَّى إِنِّي لَأَظُنْ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقَ كَبدِي، عرصه میں ندمیرے آنسورے اور ندنیند آئی۔ ایسامعلوم ہوتا تھا کدروتے روتے میراکلیجہ پھٹ جائے گا۔ابھی میرے دالدین میرے پاس ہی بیٹے فَبَيْنَا أَبُوَايَ جَالِسَانِ عِنْدِيْ وَأَنَّا أَبْكِيْ فَاشْتَأْذَنْتُ عَلَى امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، ہوئے تھے اور میں روئے جارہی تھی کہ قبیلہ انصار کی ایک خاتون نے اندر فَأَذِنْتُ لَهَا، فَجَلَسَتْ تَبْكِيْ مَعِيْ قَالَتْ: آنے کی اجازت جاہی۔ میں نے انہیں اجازت دے دی اور وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ کررونے لگیں۔ بیان کیا کہ ہم ابھی ای حالت میں تھے کہ رسول فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ دَخَلَ رَسُولُ الله مَا الله عَلَيْظِمُ تشريف لائے -آب نے سلام كيا اور بيٹھ گئے - بيان كيا كه اللَّهِ عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ: جب سے مجھ پر تہت لگائی گئی تھی، آنحضور مَالَّافِیْمُ میرے پاس نہیں بیٹے وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِيْ مُنْذُ قِيْلَ مَا قِيْلَ قَبْلَهَا، تھے۔ایک مہیندگزر گیا تھا اور میرے بارے میں آپ کو دی کے ذریعہ کوئی وَقَدْ لَبِكَ شَهْرًا لَا يُوحَى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي اطلاع نہیں دی گئی تھی۔ بیان کیا کہ بیٹھنے کے بعدرسول اللہ مثالی کے المہ بِشَيْءٍ. قَالَتْ: فَتَشَهَّدَ رَسُولُ اللَّهِ مُلْكُمُ حِيْنَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ: ((أُمَّا بَعُدُايَا عَائِشَةُ إِنَّهُ شہادت پڑھا پھر فرمایا:'' اما بعد! اے عائشہ! مجھے تمہارے بارے میں اس ال طرح كى خبر كلى بين، أكرتم واقعى ال معامله مين ياك وصاف بوتو الله بَلَغَنِيْ عَنْكِ كَذَا وَكَذَا، فَإِنْ كُنْتِ بَرِينَةً، فَسَيْبِرُنُكِ اللَّهُ، وَإِنْ كُنْتِ أَلْمُمْتِ بِذَنْبٍ، تهارى ياك خود بيان كرو _ كالكن اكرتم في كناه كا قصد كيا تعاتوالله كي فَاسْتَمْفِوي اللَّهَ وَتُوْبِي إِلَيْهِ، فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا مغفرت جا ہواوراس کے حضور میں توبہ کرو کیونکہ بندہ جب (ایخ گناہوں اعْتَوَكَ ثُمَّ قَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ)). قَالَتْ: كا) اعتراف كرليتا ب اور پر الله كى بارگاه مين توبه كرتا ب تو الله تعالى اس فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ مِثْلِثُكُمُ مَقَالَتَهُ قَلَصَ كى توبة قول كرايتا ہے۔ ' ام المؤمنين عائشہ والثينا نے بيان كيا كه جب دَمْعِيْ حَتَّى مَا أُحِنُّ مِنْهُ قَطْرَةً، فَقُلْتُ حضوراكرم مَاليَّيْظُ إينا كلام بوراكر كي تومير _ آنواس طرح ختك بوصي لِأَبِيْ: أَجِبْ رَسُولَ اللَّهِ مَا اللَّهِ عَلَيْهُمْ عَنَّى فِيْمَا كداكك قطره بھى محسوس تبيل ہوتا تھا۔ ميس نے پہلے اپنے والدين سے كہاك قَالَ: فَقَالَ أَبِي وَاللَّهِ! مَا أَدْرِي مَا أَتُولُ میری طرف سے رسول الله منافیظم کوآپ کے کلام کا جواب دیں۔والد لِرَسُولِ اللَّهِ مَلِيُّهُمْ. فَقُلْتُ: لِأَمِّي أَجِيبِي نے فرمایا: الله کی قتم امیں کے نہیں جانا کہرسول الله مالی الله مالی الله رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ فِيْمَا قَالَ: قَالَتْ أُمِّي: چاہیے۔ پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ حضور اکرم مُالینے منے جو پچھ فرمایا وَاللَّهِ ا مَا أَذْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ مَلْكُمُ اللَّهِ مَلْكُمُ اللَّهِ مَلْكُمُ اللَّهِ ہے وہ اس کا جواب دیں۔ والدہ نے بھی یہی کہا: الله کی تم ! مجھے کے نہیں فَقُلْتُ: وَأَنَّا جَارِيَةً حَدِيْثَةُ السِّنِّ لَا أَقْرَأُ مِنَ معلوم كرآ مخصور مَا الله الم على المناجاب الله على فردى عرض کیا۔ حالاتک میں بہت کم عرائری تھی اور قرآن مجید بھی میں نے زیادہ الْقُرْآنِ كَيْبِرًا: إِنِّي وَاللَّهِ اللَّهِ عَلِمْتُ لَقَدْ

نہیں پر ها تھا کہ اللہ کا قتم ! مجھے بھی معلوم ہوا ہے کہ آپ لوگوں نے اس سَمِعْتُمْ هَذَا الْحَدِيْثَ حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي أَنْفُسِكُمْ طرح کی افواہوں پر کان دھرااور ہات آپ لوگوں کے دلوں میں اتر گئی اور آپ اوگوں نے اس کی تقدیق کی۔اب اگریس سے کہوں کہ میں اس تہت ہے بری ہوں تو آ باوگ میری تصدیق نہیں کریں گے اور اگراس مناہ کا اقرار کرلوں اور اللہ تعالی خوب جامنا ہے کہ میں اس سے بری ہول تو آپ لوگ اس کی تصدیق کرنے لگ جائیں گے۔ پس اللہ کی تم امیری اور آپ لوگوں کی مثال بوسف عالیدا کے والدجیسی ہے۔ جب انہوں نے کہا تھا ﴿ فَصَبُّ جَمِيْلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَاتَصِفُونَ ﴾ (كِن مبرجيل بہتر ہے اور اللہ ہی کی مدوور کار ہے اس بارے میں جو پچھتم کہدرہے ہو) پھر میں نے اپنارخ دوسری طرف کرلیا اور اپنے بستر پر لیٹ گئی۔اللہ خوب جانتا تھا کہ میں اس معاملہ میں قطعاً بری تھی اور وہ خود میری براُت ظاہر كرے گا_ كيونكه ميں واقعي برئ تھى ليكن الله كي قتم إ مجھے اس كا كوكى وہم وگمان بھی نہ تھا کہ اللہ تعالی وی کے ذریعہ قرآن مجید میں میرے معالمے کی صفائی اتارے گا کیونکہ میں اینے کواس سے بہت متر محصی تھی کماللہ تعالی میرے معاملہ میں خود کلام فرمائے ، مجھے تو صرف اتن امیر تھی کہ حضور مَالَّ الْعُمْ کوئی خواب دیکھیں گے جس کے ذریعہ اللہ تعالی میری برأت كردے گا ليكن الله كي تم البهي حضوراكرم مَنْ النَّيْزُمُ اسْ جلس عدا مضي بهي نبيس تصاورنه ادركوكي كمركاة دى وبال ساتها تها تما كم حضور مَنَا الله يَمْ يروى نازل مونى شروع موئی اور آپ پر وہ کیفیت طاری موئی جو وحی کی شدت میں طاری موتی تھی۔موتوں کی طرح لینے کے قطرے آپ کے چیزے سے گرنے گھے۔ حالانکدسردی کا موسم تھا۔ بیاس وی کی وجہ سے تھا جوآب پر نازل مور بی تھی۔ام المؤمنین والغونانے بیان کیا کہ پھرآپ کی کیفیت ختم ہوئی تو آپ تبسم فرمار ہے تھے۔سب سے پہلاکلہ جوآ پی زبان مبارک سے لکا وہ ية قارآ پ نے فرمايا "اے عائشہ الله نے تمہاري برأت نازل كردي ہے۔"انہوں نے بیان کیا کداس پرمیری والدہ نے کہا کہ حضور منافیظ کے سامنے کوئی ہوجاؤمیں نے کہا نہیں ،اللہ کی تم امیں آپ کے سامنے ہیں کھڑی ہوں گی۔ میں اللہ عزوجل کے سوا اور کسی کی حمد و ثنانہیں کروں گی

وَصَدَّقْتُمْ بِهِ، فَلَئِن قُلْتُ لَكُمْ: إِنِّي بَرِيْنَةً لَا تُصَدُّقُوٰنِي، وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي مِنْهُ بَرِيْنَةٌ لَتُصَدِّقُنِّي، فَوَاللَّهِ! لَا أَجِدُ لِيْ وَلَكُمْ مَثَلًا إِلَّا أَبًا يُوْسُفَ حِيْنَ قَالَ:﴿فَصَبُّو جَمِيْلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ ﴾ [يوسف: ١٨] ثُمَّ تَحَوَّلْتُ وَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي، وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي حِيْنَئِذٍ بَرِيْنَةً، وَأَنَّ اللَّهَ مُبَرِّئِيْ بِبَزَاتَتِيْ وَلَكِنْ وَاللَّهِ! مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ مُنْزِلٌ فِي شَأْنِي وَحْيًا يُتْلَى، لَشَأْنِي فِيْ نَفْسِيْ كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِيَّ بِأَمْرٍ، وَلَكِنْ كُنْتُ أَرْجُوْ أَنْ يَرَى رَسُولُ اللَّهِ مَا اللَّهِ عَلَى النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئْنِي اللَّهُ بِهَا، فَوَاللَّهِ! مَا رَامَ رَسُولُ اللَّهِ مَثْثُكُمُ مَجْلِسَهُ ، وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ، حَتَّى أُنْزِلَ عَلَيْهِ، فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ، حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِنَ الْعَرَقِ مِثْلُ الْجُمَانِ۔ وَهُوَ فِيْ يَوْمِ شَاتٍ مِنْ ثِقَل الْقَوْلِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْهِ ـ قَالَتْ: فَسُرِّي عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ مُلْكُمٌّ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَكَانَتْ أُوَّلَ كَلِمَةِ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! أَمَّا اللَّهُ فَقَدُ بَرَّأُكِ)). قَالَتْ: فَقَالَتْ لِي أُمِّي: قُومِيْ إِلَيْهِ. فَقُلْتُ: وَاللَّهِ اللَّا أَقُومُ إِلَيْهِ، فَإِنِّي لَا أَحْمَدُ إِلَّا اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَتْ: وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى:﴿ إِنَّ الَّذِينَ جَآءُ وَا بِالْإِفْكِ﴾ [النور: ١١] الْعَشْرَ الآيَاتِ، ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ

(كداى نے ميرى برأت نازل كى ہے) بيان كيا كداللہ تعالى نے نازل فرمايا ﴿إِنَّ الَّذِينَ جَاءُ وَا بِالْإِفْكِ﴾ (جولوگ تهت تراشي مين شريك موے میں) وس آیتی اس سلسلہ میں نازل ہوئمیں۔ جب الله تعالی نے (سورہ نور میں) یہ آیتیں برأت کے لئے نازل فرمائیں تو ابو بكر صدیق دلانین (جوسطح بن ا ثاثه کے اخراجات، ان سے قرابت اور محتاجی کی وجه سے خود اٹھاتے تھے)نے کہا: اللہ فائم اسطح نے جب عائشہ ولائفا کے متعلق ال طرح كى تهمت تراشى مين حصد ليا تومين اس براب بهي كي خرج نہیں کروں گا۔اس پراللہ تعالی نے بیآ یت نازل کی ﴿وَلَا يَاتُلُ أُولُوا الْفُضْلِ مِنْكُمْ) (لعنى اللفضل اور الل جمت قتم نه كها تين) سے غفور دجیم تک (کیونکہ سطح یا دوسرے مؤمنین کی اس میں شرکت محض غلط فہی کی بناریقی)چنانچدابوبکرصدیق والنفظ نے کہا: الله کی تم امیری تمناہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کہنے پرمعاف کروے اور منطح کو جو پچھوہ ویا کرتے تحے،اسے پھردینے لگے اور کہا: اللہ کی تتم! اب اس وظیفہ کومیں بھی بندنہیں كرون كا-عاكشه ولينجنان بيان كياكه مير عمعا ملي من حضور مَا اليَيْم ن ام المؤمنين زينب بنت جحش طالع السيجى مشوره كيا تفارآ پ نے ان سے پوچھا کہ عائشہ وہ کہ الکہ اسلام علق کیا معلومات ہیں اُس میں تم نے کیا چیز دیکھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: پارسول اللہ! میں اپنی آئکھوں اور کا نوں کو محفوظ رکھتی ہوں (کہان کی طرف خلاف واقعہ نسبت کروں)اللہ کی قتم! میں ان کے بارے میں خیر کے سوا اور بچھنیں جانتی۔ عائشہ والنہان نے بیان کیا کہ زینب بی تمام آزواج مظهرات میں میرے مقابل کی تھیں لیکن اللہ تعالی نے ان کے تقوی اور پا کبازی کی وجہ سے انہیں محفوظ رکھا۔ بیان کیا کہ البت ان کی بہن حمنہ نے غلط راستہ اختیار کیا اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ وہ ت بھی ہلاک ہوئی تھیں۔ابن شہاب نے بیان کیا کہ یہی تھی وہ تفصیل اس حدیث کی جوان اکابر کی طرف ہے پینچی تھی۔ پھرعروہ نے بیان کیا کہ عائشہ ولائ النہ اللہ اللہ عالیہ کا اللہ کی میں ایس کے ساتھ بیتہت لگائی گئ مقى وه (اپنے پراس تہت كوىن كر) كہتے: سبحان الله، اس ذات كى قتم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں نے آج تک کس عورت کا پر دہ نہیں

هَذَا فِي بَرَاثِتِي. قَالَ: أَبُو بِكُر الصَّدِّيقُ: وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ بْنِ أَثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِمِهِ وَاللَّهِ الْا أَنْفِقُ عَلَى مِسْطَح شَيْنًا أَبُدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿ وَلَا يَأْتُلِ أُولُو الْفَصْلِ مِنكُمْ ﴾ إِلَى قُوْلِهِ: ﴿غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ قَالَ: أَبُو بَكُر ٱلصَّدِّيْقُ بَلَى وَاللَّهِ! إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِيْ. فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحِ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ: وَاللَّهِ الْا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبُدًا. قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ مَا لِنَّهُ مَا لَكُمْ سَأَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشِ عَنْ أَمْرِي، فَقَالَ لِزَيْنَبَ: ((مَاذَا عَلِمْتِ أُورَأَيْتِ)). فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْمِيْ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ، وَاللَّهِ! مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا. قَالَتْ عَائِشَةُ: وَهِيَ الَّتِيْ كَانَتْ تُسَامِينِيْ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيُّ مُكْتُكُمُ . فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِالْوَرَعِ. قَالَتْ: وَطَفِقَتْ أَخْتُهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ لَهَا، فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ. قَالَ ابْنُ شِهَابِ: فَهَذَا الَّذِيْ بَلَغَنِيْ مِنْ حَدِيْثِ هَوُّلَاءِ الرَّهْطِ. ثُمَّ قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: وَاللَّهِ! إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُ مَا قِيْلَ لَيَقُولُ: سُبْحَانَ اللَّهِ فِوَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ أَ مَا كَشَفْتُ مِنْ كَنَفِ أُنْثَى قَطُّ. قَالَتْ: ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي سَبِيْلِ اللَّهِ. [راجع: ٢٥٩٣] کھولا۔ ام المؤمنین وہا تھائے بیان کیا کہ پھراس واقعہ کے بعدوہ اللہ کے رائے میں شہید ہوگئے تھے۔

فراس المجھ سے عبداللہ بن محد مندی نے بیان کیا، کہا کہ ہشام بن ہوسف نے اپنی یا دسے مجھے حدیث کھوائی۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں معمر نے خردی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے خلیفہ ولید بن عبدالملک نے بوچھا، کیا تم کومعلوم ہے کہ علی ڈائٹو کھی عائشہ ڈائٹو کا پر تہمت لگانے والوں میں تھے؟ میں نے کہا نہیں، البتہ تمہاری قوم (قریش) کے دو آدمیوں ابوسلمہ بن عبدالرحلن اور ابو بکر بن عبدالرحلن بن حادث نے مجھے خبر دی کہ عائشہ ڈائٹو نے ان سے کہا کہ علی ڈائٹو ان کے معاسلے میں خاموش دی کہ عائشہ ڈائٹو نے ان سے کہا کہ علی ڈائٹو ان کے معاسلے میں خاموش میں خاموش

(سسم ابوعبدالله محمر بن اساعيل بن ابراجيم بن مغيره بعقى (امام بخاری مینید)نے کہا کہ ہم ہے مویٰ بن اساعیل نے بیان کیا، کہا ہم ہے ابوعواند فے بیان کیا، ان سے حمین بن عبدالحن فے ، ان سے ابو واکل شقیق بن سلمدنے بیان کیا،ان سے مسروق بن اجدع نے بیان کیا، کہا کہ مجھے سے ام رومان خلافیائے بیان کیا، وہ عائشہ خلافیا کی والدہ ہیں۔انہوں نے بیان کیا کہ میں اور عائشہ میٹی ہوئی تھیں کہ ایک انساری خاتون آئیں اور كمنيكيس كمالندفلان فلال كوتباه كريدام رومان في يوجها: كيابات بي انہوں نے كہا كەمىر الركابحى ان لوگوں كے ساتھ شريك ہو كيا ہے، جنہوں نے اس طرح کی بات کی ہے۔ ام رومان فی کھٹا نے بوچھا: آخر بات کیا ہے؟ اس پر انہوں نے تہمت لگانے والوں کی باتیں نقل کرویں۔ عائشہ والنَّهُ أن يو يها كيا رسول الله مَنْ اللَّهُ مَنْ الله مَنْ اللهُ مَنْ اللهُ مَنْ اللهُ مَنْ اللهُ مَن انہوں نے بیان کیا کہ ہاں۔ انہوں نے بوچھا اور ابو بکر والفن نے بھی؟ انہوں نے کہا کہ ہاں ،انہوں نے بھی۔ یہ سنتے ہی وہش کھا کرگر پڑیں اور جب ہوش آیا تو جاڑے کے ساتھ بخار چڑھا ہوا تھا۔ میں نے ان پران ك كرر ، وال دي اور اليمي طرح وهك ديا- اس ك بعدرسول الله سَلَيْظِم تشريف لاع اوروريافت فرماياً: "أبيس كيا مواع؟" من ف

١٤٢ عَلَيَّ هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ مِنْ حِفْظِهِ، أَمْلاً عَلَيَّ هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ مِنْ حِفْظِهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي الْوَلِيْدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ: أَبَلَغَكَ أَنَّ عَلِيًّا، كَانَ فِيْمَنْ قَذَفَ عَائِشَةَ؟ قُلْتُ: لَا. وَلَكِنْ قَدْ أَخْبَرَنِيْ رَجُلَانِ مِنْ قَوْمِكِ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ وَأَبُوْ بَحْدِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عَائِشَةً قَالَتْ تَهْمَا: كَانَ عَلِيًّ مُسَلِّمًا فِيْ شَأْنِهَا.

٤١٤٣ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الْجُعْفِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةً، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَاثِلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَسْرُوقٌ بْنُ الْأَجْدَع، قَالَ: حَدَّثَتْنِي أَمْ رُوْمَانَ وَهِيَ أَمُّ عَاثِشَةً قَالَتْ: بَيْنَا أَنَا قَاعِدَةٌ أَنَا وَعَائِشَةُ إِذْ وَلَجَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَتْ: فَعَلَ اللَّهُ بِفُلَّانٍ وَفَعَلَ. فَقَالَتْ أُمُّ رُوْمَانَ: وَمَا ذَاكِ؛ قَالَتْ: ابْنِيْ فِيْمَنْ حَدَّثَ الْحَدِيْثَ. قَالَتْ: وَمَا ذَاكِ؟ قَالَتْ: كَذَا وَكَذَا. قَالَتْ عَائِشَةُ: سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ مَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهِ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّالِي اللَّهُ مِنْ الللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّالِمُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ وَأَبُوٰبِكُر قَالَتْ: نَعَمْ. فَخُرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا، فَمَا أَفَاقَتْ إِلَّا وَعَلَيْهَا حُمَّى بِنَافِضٍ، فَطَرَحْتُ عَلَيْهَا ثِيَابِهَا فَغَطَّيْتُهَا . فَجَاءَ انَّنِيُّ عُلْكُمُ فَقَالَ: ((مَا شَأْنُ هَذِهِ؟)) قُلْتُ: يَا

رَسُولَ اللَّهِ الْخَذَتْهَا الْحُمَّى بِنَافِضٍ. قَالَ: ((فَلَعَلَّ فِي حَدِيثٍ تُحُدِّثِ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ. ُ فَقَعَّدَتْ عَائِشَةُ فَقَالَتْ وَاللَّهِ الَّذِنْ حَلَفْتُ لَا تُصَدِّقُونَيْ، وَلَئِنْ قُلْتُ لَا تَعْذِرُونَيْ، مَثْلِيْ وَمَثَلُكُمْ كَيَعْقُوْبَ وَبَنِيْهِ: ﴿وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ ﴾ قَالَتْ: وَانْصَرَفَ وَلَمْ يُقُلْ شَيْنًا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عُذْرَهَا. قَالَتْ: بِحَمْدِ اللَّهِ لَا بِحَمْدِ أَحَدٍ وَلَا بِحَمْدِكَ. [راجع: ٣٣٨٨]

١٤٤ عَـ حَدَّثَنِي يَحْيَى ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعُ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْبِنِّ أَبِيْ مُلَيْكَةً ﴿ عَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقْرَأُ: ﴿ إِلَّهُ تَلَقُّونَهُ بِٱلْسِنَتِكُمُ ۗ وَتَقُولُ: الْوَلْقُ: الْكَذِبُ: قَالَ ﴿ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةً: وَّكَانَتْ أَعْلَمَ مِنْ غَيْرِهَا بِذَلِكَ لِأَنَّهُ نُزَلَ فِينَّهَا ۖ [طرفه في: ٢٥٧١] ٤١٤٥ عَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَلْيَةَ، قَالَ: حُدَّثَنَا الصَّمْدَةُ ﴿ عَنْ مِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: ذَهَبْتُ أَيْسُبُ حُسَّانٌ عِنْدَ عَائِشَةً فَقَالَتْ: لَا تَسُبَّهُ، ۚ فِأَإِنَّهُ كَانَ لَيُنَافِحُ غَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ مَلْكُمُ اللَّهِ مَلْكُمُ اللَّهِ مَلْكُمُ اللَّهِ مَلْكُمُ اللَّهُ السَّتَأْذُنَّ النَّبِيُّ مُطْعُمُمُ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ: تُسَلُّ الشُّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ. وَقَالَ مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ إِنْ فَرْقَدِ، سَمِعْتُ ﴿ اورَحُر بْنَ عَقِبْ (امَّام بخارى كَيْتُ فِي

عرض كيا: يارسول الله! جاڑے كے ساتھ بخار چڑھ كيا ہے۔حضور مَالْفِيْرُم فرمایا: "غالبًاس في اسطوفان كى بات من لى بيد" امرومان والله الله نے کہا کہ جی ہاں۔ پھر عاکشہ والنفیانے بیٹھ کر کہا: اللہ کی قسم! اگر میں قتم کھاؤں کہ میں بے گناہ ہوں تو آپلوگ میری تقید این نہیں کریں گے اور اگر کچھ کہوں تب بھی میرا عذر نہیں سنیں گے۔ میری اور آپ لوگوں کی يعقوب مالينا اوران كے بيون جيسى كهادت ہے كدانهوں نے كها تعا ﴿ وَاللَّهُ الْمُسَتَّعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ ﴾ يعن "الله ان باتول يرجوتم بنات مو، مدو كرنے والا ہے۔''ام رومان ولا شخانے كہا آپ مَا اَتْشِمُ عَا مَشَهُ وَلَا تَعْمَا عَا مَشَهُ وَلَا تَعْمَا كَلّ بيد تقريرين كراوث مي كي جواب بيس ديا يانيدالله تعالى في خودان كي تلافی نازل کی۔وہ آنخضرت مَا النظام ہے کہنے لگی بس میں اللہ ہی کاشکرادا كرتى ہوں نهآ پ كانەكسى اوركا_

(١١٢٨) مجھے سے بچیٰ بن جعفرنے بیان کیا، کہا ہم سے وکیج نے بیان کیا ان سے نافع بن عمر نے وال سے ابن الی ملیک نے کہ عاکثہ ولائے الراور کا ينورك آيت من) قرأت ﴿تلقونه بالسنتكم ﴾ كرتى تهي اور (اس كى تفسير مين) فرماتى تھيں كه " أَلْوَلَقُ "جھوكَ كِمعنى مين ہے۔ ائن الى مليكه في بيان كيا كه عائشه ولي النها ان آينون كواورون سے زيادة جانتی تھیں کیونکہ وہ خاص ان ہی کی شان میں اتری تھیں ۔

(١١٥٥) م سعمان بن الى شيب في بيان كيا، كمام سعبده بن سلمان نے بیان کیا ،ان سے بشام نے ،ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ بیں عائشہ ڈائٹھنا کے سامنے حسان بن ثابت ڈائٹھنا کو برا کہنے نگا تو انہوں نے کہا كە أنبيس براند كهو، كيونكه وه رسول الله مَاليَّيْظِم كى طرف سے كفار كو جواب ویتے تھے اور عائشہ ولائٹا نے بیان کیا کہ انہوں نے حضور اکرم منافیظ سے مشركين قريش كى جو كہنے كى اجازت جابى تو آپ نے فرمايا'' پھر ميرے ((كُيْفَ بِنَسَبِي)). قَالَ: لأَسُلَنَكَ مِنْهُمْ كُمَّا نَسِكًا كَيَابِوكًا؟ "حمان والثين في كَمَا كمين آبُوان عاس طرح الك مراول گاجيے بال گندھے ہوئ آئے سے مینج لیا جاتا ہے۔

هِ مُنامًا ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: سَبَبُتُ حَسَّانَ ، بِإِنْ كَيا ، كَها مِن في مشام ت سَاءً انهول في الدي والدي انهول في

وَكَانَ مِمَّنْ كَثَّرَ عَلَيْهَا. [راجع: ٣٥٣١]

٤١٤٦ ـ حَدَّثَنِيْ بِشُرُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةً، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي الضَّحَى، عَنْ مَسْرُوْقٍ، قَالَ: حَصَالًا رَزَانٌ مَا تُزُنُّ بِرِيْبَةٍ وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِل فَقَالَتْ لَهُ عَافِشَةُ: لَكِنَّكَ لَسْتَ كَذَلِكَ

٢٥٧٤][مسلم: ١٩٣٢، ٢٩٣٢]

دَخَلْتُ عَلَىٰ عَائِشَةً وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا، يُشَبُّ بِأَبْيَاتٍ لَهُ وَقَالَ: قَالَ مُسْرُونٌ: فَقُلْتُ لَهَا: لِمَ تَأْذَنِي لَهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْكِ؟ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿ وَالَّذِيْ تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٍ ﴾ [النور: ١١]قَالَتْ: وَأَيْ عَذَابِ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَى. فَقَالَتْ لَهُ: إِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ- أَوْ يُهَاجِيْ- عَنْ رَسُولِ اللَّهِ مُشْكُمٌ . [طرفاه في: ٤٧٥٥،

بیان کیا کہ میں نے حسان بن ثابت دلائٹنڈ کو برا محلا کہا کیونکہ انہوں نے مجمى عائشہ ولی نا برتہت لگانے میں بہت حصالیا تھا۔

(۱۳۲) محصد بشربن فالدنے بیان کیا، ہم کومحد بن جعفرنے خبردی، انہیں شعبہ نے ، انہیں سلیمان نے ، انہیں ابواضحیٰ نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا کہ م عائشہ فی اُٹھا کی غدمت میں حاضر ہوے توان کے یہاں حسان بن ثابت موجود تھے اور ام المومنین ڈاٹھٹا کواپنے اشعار سنا رہے تے۔ایک شعرتهاجس کارجمہیے:

وه شجيده اور پاک دامن بين جس بر بھي تهمت نبيس لگائي گئي، وه بر**منع بحو کي** ہوكرنا دان بہنوں كا كوشت نبيس كھاتى ۔

اس پر عائشہ ڈالٹھٹا نے کہالیکن تم تو ایسے نہیں ثابت ہوئے ۔مسروق نے بیان کیا کہ پیر میں نے عائشہ ولائٹا سے عرض کیا: آب انہیں این یہاں آنے کی اجازت کیوں ویٹی ہیں۔جبکہ اللہ تعالی ان کے متعلق فرما چکا ہے كة " اوران ميں و الحض جوتهت لكانے ميں سب سے زيادہ و مددار ہے اس کے لئے براعذاب موگا۔" اس برام المومنین نے فرمایا کہ نامینا مو جانے سے سخت اور کیا عذاب ہوگا (حسان بالفید کی بصارت آخر عمر میں چلى كئ تقى) عائشة ولافغان نوان سے كها كرحسان والغفة رسول الله مَاليَّفِيمُ كِي حمایت کما کرتے تھے۔

تشوج: بيآيت عبدالله بن ابى ك بار يمين نازل بولى تقى جيها كرمعلوم ب دهرت عائشه دان الله المنافظ كي شان مي كسي بر مع كم كوكواما نہیں کرتی تھیں ۔حسان دلائٹوئے سے تہمت کی ملطی ضرور ہو کی تھی لیکن جن محابہ جِنی اُٹھڑانے بھی اس میں غلطی سے شرکت کی تھی ، وہ مسب تا عب ہو **مجے تھے اور** ان کی توبہ قبول ہوگئ تھی۔ اور بہر حال حضرت عائشہ وہ اللہ اللہ کا ول غلطی سے شریک ہونے والے محابہ ٹھکٹی کی طرف سے صاف ہو گیا تھا لیکن جب اس طرح كاذكرة جاتاتودلكار نجيده موجانااك قدرتى بات ب- يهال بعي معزت عائشه في في في دوايك جميع موس جمل عالبااى اثر مين معزت حيان رِفَاتِينَ مِتَعَلَقَ كَهِ دِيعَ مِين حافظ صاحب فرمات مِين:

"وفي ترجمة الزهري عن حلية ابي نعيم من طريق ابن عيينة عن الزهري كنت عند الوليد بن عبدالملك فتلا هذه الآية: ﴿ وَالذَى تُولِّي كَبُرُهُ مِنْهُمُ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٍ ﴾ فقال نزلت في على بن ابي طالب قال الزهري اصلح الله الأمير ليس الأمر كذالك اخبرني عروة عن عائشة قال وكيف اخبرك قلت أخبرني عروة عن عائشة انها نزلت في عبد الله بن ابي ابن سلول وكان بعض من لا خير فيه من الناصبة تقرب الى بنى امية بهذه الكذبة فحرفوا قول عائشة الى غير وجهه لعلمهم بالحرافهم عن على فظنوا صحتها حتى بين الزهرى للوليد إن الحق خلاف ذالك فجزاء الله تعالى خبرا وقد جاء عن الزهرى أن هشام بن عبدالملك كان يعتقد ذالك ايضًا فاخرج يعقوب بن شيية في مسنده عن الحسن بن علي الحلواني عن الشافعى قال حدثنا عمى قال دخل سليمان بن يسار على هشام بن عبدالملك فقال له ياسليمان الذى تولى كبره من هو قال عبدالله بن ابى قال كذبت بل هو على قال امير المؤمنين اعلم بما يقول فدخل الزهرى فقال يا ابن شهاب من الذى تولى كبره قال ابن ابى قال كذبت هو على فقال انا اكذب لا ابالك والله لونادى مناد من السماء ان الله احل الكذب ما كذبت قال الكرمانى واعلم ان براء ة عائشة قطعية بنص القرآن ولو شك فيها احد صار كافرا انتهى وزاد في خير الجارى وهو مذهب الشيعة الامامية مع بعضهم بها انتهى -" (فتح البارى)

علاصه يه بكرة يت ﴿ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ ﴾ (٢٣/ النور: ١١) عمر ادعبد الله بن الي بحصرت على والني مراذبيس بين _

باب:غزوهٔ حدیبیکابیان

تشوج: حدیبیدیکه کے قریب ایک کوال تھا۔ نبی کریم مُنافیظ ۲ ھیں ماہ ذی الحجہ میں وہاں جاکراترے تھے، وہیں ایک کیکر کے درخت کے نیجے بیعت رضوان ہو کی تھی۔ یہ واقعہ کے مدیبیدے مشہور ہے۔

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿لَقَدُ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ النَّهُ عَنِ النَّهُ عَنِ النَّهُ عَنِ النَّهُ عَنِ النُّهُ وَنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾.

بَابُ غُزُورةِ الْحُديبيَّةِ

[الفتح: ۱۸]

اور الله تعالى كا (سورة فنح ميس) ارشاد كه "ب شك الله تعالى مومنين سے راضى ہوگيا جب انہوں نے آپ سے درخت كے ينچ بيعت كى _"

ن بال کیا، کہا کہ جھے ہے خالد بن مخلد نے بیان کیا، کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عبداللہ بن عبداللہ فی ان کیا، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ فی اللہ میں عبداللہ فی اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں بارش ہوئی۔ سال ہم رسول اللہ میں لیڈ کے ساتھ نظے تو ایک دن، رات میں بارش ہوئی۔ حضور میں لیڈ کی نماز پڑھانے کے بعد ہم سے خطاب کیا اور دریافت فرمایا: 'معلوم ہے تہارے رب نے کیا کہا؟ ''ہم نے عرض کی کہ دریافت فرمایا: 'اللہ تعالی فرما تاہے، اللہ اوراس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ آپ نے فرمایا: 'اللہ تعالی فرما تاہے، میں جم میں کہ کہ دہ میرا انکار کے ہوئے تھے، تو پر تھا اور بھی نے اس حالت میں جسی کی کہ دہ میرا انکار کے ہوئے تھے، تو جس نے کہا کہ می پر یہ بارش اللہ کے رزق، اللہ کی رحمت اور اللہ کے فضل جس ہوئی ہے تو وہ جھے پر ایمان لانے والا ہے اور ستاروں کا انکار کرنے والا ہے اور جو تھی سے ہوئی ہے تو وہ ہی سے ہوئی ہے تو وہ سے اور جو تو تھی سے ہوئی ہے تو وہ ہی سے اور جو تھی سے ہوئی ہے تو وہ ہی سے اور جو تھی سے ہوئی ہے تو وہ ہی سے اور جو تھی سے ہوئی ہے تو وہ ہی سے بارش فلاں ستار سے کی تا ثیر سے ہوئی ہے تو وہ سے ادر جو تھی سے ہوئی ہے تو وہ ہی سے اور جو تھی سے ہوئی ہے تو وہ ہی سے بارش فلاں ستار دی تا ثیر سے ہوئی ہے تو وہ ستاروں پر ایمان لانے والا اور میر سے ساتھ کفر کرنے والا ہے۔''

١٤٨ عَـ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بُنُ خَالِدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا (٣١٣٨) بم عَيدِبِين طالد ني بيان كيا، كها بم ع مام بن يكي ني همام ، عَنْ قَتَادَةَ ، "أَنَّ أَنْسَا أَخْبَرَهُ قَالَ: بيان كيا، ان عقاده ني بيان كيا، أنبيل الس بن مالك والتي ني فردي

کەرسول الله مَنَّالَیْوَلِم نے چار عمرے کیے اور سوااس عمرے کے جوآپ نے جج کے ساتھ کیا، تمام عمرے ذی قعدہ کے مہینے میں کیے۔ حدیبیے کا عمرہ بھی آپ ذی قعدہ کے مہینے میں کرنے تشریف لے گئے بھر دوسرے سال (اس کی قضامیں) آپ نے ذی قعدہ میں عمرہ کیا اور ایک عمرہ جمرانہ سے آپ نے کیا تھا، جہاں غزوہ حمران کی غنیمت آپ نے تقسیم کی تھی۔ یہ بھی ذی قعدہ میں کیا تھا اور ایک عمرہ تج کے ساتھ کیا (جوذی الحجہ میں کیا تھا)۔

(۱۲۹۹) ہم سے سعید بن رئے نے بیان کیا، کہا ہم سے علی بن مبارک نے بیان کیا، ان سے عبداللہ بن ابی قادہ نے اور بیان کیا، ان سے عبداللہ بن ابی قادہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ مَنْ اللّٰهِ عَلَیْمَ کے ساتھ صلح صلح حدید ہے سال روانہ ہوئے، تمام صحابہ نے احرام با ندھ لیا تھا لیکن میں نے ابھی احرام نہیں با ندھ اتھا۔

ان اسرائیل نے ،ان سے براء بن عارب رفی ہے اسرائیل نے ،ان سے ابواسیات نے کہا ہم سے عبیداللہ بن موئی نے بیان کیا ،ان سے ابواسیات نے کہا ہم لوگ (سورة فقح میں) فقح سے مراد مکہ کی فقح کہتے ہو۔ فقح مکہ تو بہر حال فقح تھی ،ی لیکن ہم خودة مدیبیے کی بیعت رضوان کو حقیق فقح سجھتے ہیں۔ اس دن ہم رسول اللہ منا اللہ عنوں سے اتنا پانی کھینچا کہ اس کے اندرا کی قطرہ بھی پانی کے نام پر باقی ندر ہا۔ حضور منا اللہ کا وجب بی خبر ہوئی (کہ پانی ختم ہوگیا ہے) تو آ پ کنویں پر تشریف لائے اور اس کے کنارے پر بیٹھ کر کی ایک برتن میں پانی طلب فر مایا۔ اس سے آ پ نے وضوفر مایا اور مضمضہ (کلی) کی اور دعا فر مائی بھر سارا پانی اس کنویں میں ڈال دیا۔ تھوڑی دیر کے لئے ہم نے فر مائی بھر سارا پانی اس کنویں میں دیا ور اس کے بعد جتنا ہم نے چاہاس میں سے نویں کو یوں ہی رہنے دیا اور اس کے بعد جتنا ہم نے چاہاس میں سے پانی بیا اور اپنی سواریوں کو بلایا۔

(۱۵۱) مجھے فضل بن بعقوب نے بیان کیا، کہا ہم سے حسن بن محمد بن اعین ابوعلی حرانی نے بیان کیا، کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے بیان کیا، کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابواسحاق یعمی نے بیان کیا کہ ہمیں براء بن عازب رہائی شانے خردگی

اغْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ اللَّهِ الْآَبِيُ كَانَتْ عَمَرِ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، إِلَّا الَّتِي كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهِ: عُمْرَةً مِنَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مِنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُبَّيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ. حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ. وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ. [راجع: ١٧٧٩]

١٤٩ عَلَيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِي بْنُ الرَّبِيع، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِي بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَة، أَنَّ أَبَاه، حَدَّثُهُ قَالَ: انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِي مُلْكُمُ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ، وَلَمْ أُحْرِمْ [راجع: ١٨٢١]

أَضَحَابُهُ، وَلَمْ أُخْرِمْ. [راجع: ١٨٢١]

• ٤١٥ ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوْسَى، عَنْ إِسْرَائِيْلَ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ وَسُرَائِيْلَ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: تَعُدُّونَ أَنْتُمُ الْفَتْحَ فَتْحَ مَكَّةً، وَقَدْ كَانَ فُتْحُ مَكَّةً فَتْحًا، وَنَحْنُ نَعُدُ الْفَتْحَ بَيْعَةَ الرَّضُوانِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ . كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ مُثْنَةً أَرْبَعَ عَشْرَةً مِاثَةً، وَالْحُدَيْبِيَةً بَنُوكُ فِيْهَا قَطْرَةً، فَبَلَغَ لِنَاءً مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَا ثُمَّ مَنْ مَاءٍ فَتَوَضَا ثُمَّ مَضَمَّ وَدَعًا، ثُمَّ صَبَّهُ فِيْهَا فَتَرَكْنَاهَا مَضَمَّضَ وَدَعًا، ثُمَّ صَبَّهُ فِيْهَا فَتَرَكْنَاهَا عَنْرَ بَعِيْدِ ثُمَّ إِنَّهَا أَصْدَرَثَنَا مَا شِئْنَا نَحْنُ وَرِكَابُنَا. [راجع: ٣٥٧٧]

2 101 عَدَّثَنِيْ فَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسِنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَعْيَنَ أَبُوْ عَلِيٍّ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَلِيٍّ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ

كه وه لوگ غزوهٔ حديبيا كے موقع پر رسول الله مَالْتَقِيْمُ كے ساتھ ايك ہزار چارسو کی تعداد میں تھے یااس سے بھی زیادہ۔ایک کنویں پر پڑاؤہوالشکرنے اس كا (سارا) ياني تهينج ليا اور رسول الله مَنْ يَنْظِيمُ كَي خدمت مِين حاضر ہوئے۔حضور مَنَا لَیْظُ کنویں کے پاس تشریف لائے ادراس کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا: 'ایک ڈول میں اس کنویں کا پانی لاؤ'' پانی لایا گیا تو آپ نے اس میں کلی کی اور دعا فر مائی۔ پھر فر مایا: ' کنویں کو یوں ہی تھوڑی درے کئے رہے دو۔ 'اس کے بعدسارالشکرخود بھی سیراب ہوتار ہااوراین سوار یول کو بھی خوب بلاتار ہا۔ یہاں تک کدوہاں سے انہوں نے کوچ کیا۔ (١٥٢) مم سے يوسف بن عيسى نے بيان كيا، كہامم سے محر بن فضيل نے، كهاجم سے حصين بن عبدالرحل نے ،ان سے سالم بن ابى الجعد نے اوران سے جابر والنفوز نے بیان کیا کہ غروہ صدیبیہ کے موقع پر سارا ہی تشکر پیاسا ہو چاتھا۔رسول الله مَنْ الله مَنْ الله مَنْ الله مِنْ الله م نے وضو کیا۔ پھر صحابہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت اب یانی نہیں رہا، نہ وضو کرنے کے لئے اور نہ پینے کے لئے رسوااس یانی كے جوآب كے برتن ميں موجود ہے۔ بيان كيا كه پھرحضور اكرم مثاليظ اللہ اپنا ہاتھاس برتن پر رکھا اور پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے چشمے کی طرح پھوٹ بھوٹ کرا بلنے لگا۔راوی نے بیان کیا کہ پھرہم نے پانی بیا بھی اور وضو بھی کیا۔ (سالم کہتے ہیں کہ) میں نے جابر ڈائٹٹنے سے بوچھا کہ آپ لوگ كتى تعداد ميس تے؟ انہوں نے بتلايا كه اگر ہم ايك لا كھ بھى ہوتے تو بھى وه پانی کافی موجا تا۔ویسےاس وقت ہماری تعداد پندرہ سوتھی۔

(۳۱۵۳) ہم سے صلت بن محد نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن زریع نے
بیان کیا، ان سے سعید بن ابی عروب نے ، ان سے قادہ نے کہ میں نے سعید
بن میں سے بوچھا، مجھے معلوم ہوا ہے کہ جابر رٹائٹی کہا کرتے تھے کہ
(صدیب کی صلح کے موقع پر) صحابہ کی تعداد چودہ سوتھی۔ اس پر سعید بن
میں نے بیان کیا کہ مجھے سے جابر ٹائٹی نے یہ کہا تھا کہ اس موقع پر پیدرہ
سوصحابہ ٹوائٹی موجود تھے۔ جنہوں نے نبی کریم مائٹی کے سے صدیبیہ میں

إِسْحَاقَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَاذِبِ: أَنْهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ مِلْكُامٌ يَوْمَ الْحُدَيْيَةِ أَنْهُمْ الْمُحَدِيْيَةِ أَوْ أَكْثَرَ، فَنَزَلُوا عَلَى بِعْرِ فَنَزَلُوا عَلَى بِعْرِ فَنَزَحُوهَا، فَأَتُوا رَسُولَ اللَّهِ مِلْكُمْ فَأَتَى الْبِعْرَ، فَنَزَلُوا عَلَى بِعْرِ فَنَزَحُوهَا، فَأَتُو إِرَسُولَ اللَّهِ مِلْكُمْ فَأَتَى الْبِعْرَ، وَقَعَدَ عَلَى شَفِيْرِهَا ثُمَّ قَالَ: ((الثَّوْنِي بِلَلُو مِنْ مَائِهَا)). فَأْتِي بِهِ فَبَسَقَ فَدَعَا ثُمَّ قَالَ: ((دَعُوهَا مَائَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى سَاعَةً)). فَأَرْوَوْا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى الْرَعَوْا الْنُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى الْرَعَوْلَ الْنُصَافِحَةُ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى الْرَعَوْلَ الْمُعَلِيقِهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى الْرَعْوَلُوا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى الْرَعْوَلُوا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى الْرَعْوَلُوا أَرْوَوْا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى الْرَعْوَلُوا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى الْرَعْوَلُوا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى الْمُ

١٩٥٦ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيْسَى، حَدَّثَنَا الْبُنُ فُضَيْل، قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ الْبُنُ فُضَيْل، قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ اللهِ مَالِمٍ، عَنْ جَابِرِ قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَرَسُولُ اللَّهِ مَلْكُمُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْحُدَيْبِيَّةِ وَرَسُولُ اللَّهِ مَلْكُمُّ النَّاسُ نَحْوَهُ وَكُوةٌ، فَتَوَضَّا مِنْهَا، ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ اللَّهِ عَلْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّا بِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ النِّسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّا بِهِ، وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا فِيْ رَكُوتِكَ. قَالَ: فَوَضَعَ لِالنَّيْ مُلْكُمُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ الل

210٣ ـ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةً، قُلْتُ: لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ بَلَغَنِيْ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، كَانَ يَقُوْلُ: كَانُوْا أَرْبَعَ عَشْرَةً مِائَةً. فَقَالَ لِيْ سَعِيْدٌ: حَدَّثَنِيْ جَابِرٌ: كَانُوْا خَمْسَ عَشْرَةً مِائَةً أَلَّذِيْنَ بَايَعُوا

النَّبِيُّ مُلْكُمُّ يَوْمَ الْحُدَّيْبِيَّةِ ,[راجع: ٣٥٧٦] [مسلم: ٤٨٠٧، ٤٨٠٨] تَابَعَهُ أَبُوْ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا قُرَّةً عَنْ قَتَادَةً وَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْدَاوُدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.

٤١٥٤_ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: قَالَ لَنَّا رَسُولُ اللَّهِ مُلْكُمًّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ: ((أَنْتُمُ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ)). وَكُنَّا أَلْفًا وَأَرْبَعَمِائَةٍ، لَوْ كُنْتُ أَبْصِرُ الْيَوْمَ لَأَرَيْتُكُمْ مَكَانَ الشَّجَرَةِ. تَابَعَهُ الْأَعْمَشُ سَمِعَ سَالِمًا: سَمِعَ جَابِرًا: أَلْفًا وَأَرْبَعَمِائَةٍ . [راجع: ۲۷۵۲] [مسلم: ۲۸۱۱]

٤١٥٥ ـ وَقَالَ عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبَىٰ، حَدَّثَنَا شُعْبَةً، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةً، أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَثَلَاثَمِائَةٍ، وَكَانَتْ أُسْلَمُ ثُمْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ.

٢٥٦ ٤ ي حَدَّثَنَا إِنْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى، قَالَ: أُخْبَرَنَا عِيْسَى، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ، عَنْ قَيْسِ، أَنَّهُ سَمِعَ مِرْدَاسَ الْأَسْلَمِيَّ، يَقُولُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ: ((يُقْبَضُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ، وِتَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ التَّمْرِ وَالشَّعِيْرِ، لَا يَعْبَأُ اللَّهُ بِهِمْ شَيْئًا)). [طرفه في:

٤١٥٧ ، ٤١٥٧ عَرِقَنَا عَلِيٌّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيًانُ، عَن الزُّهْرِيِّ، عَنْ

بیت کی تھی۔ ابوداؤد طیالی نے بیان کیا، ہم سے قرہ بن خالد نے بیان کیا، ان سے تمادہ نے اور محمد بن بشار نے بھی ابو داؤد طیالس کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔

(۱۵۳) م سعلى بن عبدالله مدينى في بيان كيا، كما مم سعسفيان بن عیینے نے بیان کیا،ان سے عمروبن دینارنے بیان کیا،انہوں نے کہا کہ میں نے جابر بن عبداللد واللہ واللہ اسے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے رسول الله مَا يُعْمَ فِي فَرُوهُ حديبيك موقع يرفرمايا تما كد مم اوك تمام زمين والول میں سب سے بہتر ہو۔' ہماری تعداد اس موقع پر چودہ سوتھی۔اگر آج میری آ تکھول میں بینائی ہوتی تومیں اس درخت کا مقام بتا تا۔اس روایت کی متابعت اعمش نے کی ،ان سے سالم نے سنا اور انہوں نے جابر والثني سے سناكه چوده سوسحاب غزوه حديبيين تھے۔

(۱۵۵)اورعبیرالله بن معافی بیان کیا،ان سےان کے والد نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عمرو بن مرہ نے ، ان سے عبداللہ حَدَّنَنِيْ عَيْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى: كَانَ ين الى اوفى والعنائي بيان كيا كدورخت والول (بيعت رضوان كرف والول) كى تعداد تيره سوتقى قبيله اللم مهاجرين كا آشھوال حصه تھے۔

(١٥٢) بم سے ابراہیم بن موی نے بیان کیا، کہا ہم کوعیسیٰ بن بوس نے خبر دی، انہیں اساعیل بن ابی خالد نے ، انہیں قیس بن ابی حازم نے اور انہوں نے مرداس اسلمی والٹیؤ سے سنا، وہ اصحاب شجرہ (غزوہ حدیب میں شریک ہونے والوں) میں سے تھ، وہ بیان کرتے تھے کہ ' پہلے صالحین قیف کئے جاکیں گے۔جوزیادہ صالح ہوگااس کی روح سب سے پہلے اور جواس کے بعد کے درجے کا ہوگا اس کی اس کے بعد، پھرردی اور بے کار تحجوراور جوکی طرح بے کارلوگ باقی رہ جائیں گے جن کی اللہ کے نز دیک کوئی قدرنہیں ہوگی۔''

(۵۸، ۱۵۲) م على بن عبدالله نه بيان كيا، كما م سي سفيان في بیان کیا، ان ہے زہری نے، ان سے عروہ نے، ان سے خلیفہ مروان اور

عُرْوَةً؛ عَنْ مَرْوَانَ، وَالْمِسْوَرِ بْن

مَخْرَمَةً، قَالًا: خَرَجَ النَّبِيُّ مُلْكُلِّكُمْ عَامَ

الْحُدَيْبِيَّةِ فِيْ بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ

أُصْحَابِهِ، فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ

الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ مِنْهَا . لَا أُحْصِيْ

كُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ سُفْيَانَ حَتَّى سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَا

أَخْفَظُ مِنَ الزُّهْرِيِّ الْإِشْعَارَ وَالتَّقْلِيْدَ، فَلاَ

أُذْرِيْ- يَغْنِيْ- مَّوْضِعَ الْإِشْعَارِ وَالتَّقْلِيْدِ،

مسور بن مخرمہ نے بیان کیا کہ نبی کریم مالی ایک صلح حدید کے موقع پر تقریبا
ایک ہزار صحابہ ڈی اُلڈی کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ جب آپ ذوالحلیفہ
پہنچ تو آپ نے قربانی کے جانور کو ہار پہنایا اور ان پرنشان لگایا اور عمرہ کا
احرام باندھا۔ میں نہیں شار کرسکا کہ میں نے بیصدیث سفیان بن بیار سے
کتنی دفعہ ٹی اور ایک مرتبہ یہ بھی سنا کہ وہ بیان کررہے تھے کہ مجھے زہری
سے نشان لگانے اور قلادہ پہنانے کے متعلق یا ذہیں رہا۔ اس لئے میں نہیں
جانتا اس سے ان کی مراد صرف نشان لگانے اور قلادہ پہننے سے تھی ایا پوری
حدیث سے تھی۔

أَوِ الْحَدِيثَ كُلَّهُ. [راجع: ١٦٩٥، ١٦٩٥] تشريح: ال حديث من من مديديكاذ كرت عديث اورباب من يي مطابقت ب-

(١٥٩) م سے حسن بن خلف نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے اسحاق بن یوسف نے بیان کیا،ان سے ابوبشرور قاء بن عمر نے،ان سے ابن الی مجم نے ،ان سے مجاہد نے بیان کیا،ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیا نے بیان کیا اوران سے کعب بن عجر ہ ڈالٹنٹز نے کہ رسول اللہ مٹالٹیکم نے انہیں دیکھا کہ جو کی ان کے چبرے پر گررہی ہیں تو آپ نے دریافت فرمایا: ''کیااس سيتهين تكليف موتى بيع؟ "وه بول كد جي بأن -اس يرحضور مَالْفَيْرِم تَ انہیں سرمنڈوانے کا حکم دیا۔ آپ اس وقت حدیدیمیں تھے (عمرہ کے لئے احرام باند تھے ہوئے) اور ان کو بیمعلوم نہیں ہوا تھا کہ وہ عمرہ سے رو کے جائیں گے۔حدیبیہ بی میں ان کواحرام کھول دینا پڑے گا۔ بلکہ ان کی توبیہ آ رزوتی که مدین کی طرح داخل مواجائے۔ پھر الله تعالی نے فدید کا حکم نازل فرمایا (یعنی احرام کی حالت میں) سرمنڈ واٹنے وغیرہ پر، اس وقت حضور مَنَاتِينِم نے کعب کو مجم دیا کہ ایک فرق اناج چِمُسکینوں کو کھلا دیں یا ایک بکری قربانی کریں یا تین دن روز پے پھیں۔ (۲۱،۰۲۱) ہم سے اساعیل بن عبداللہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے آمام مالک نے بیان کیا، ان سے زید بن اسلم نے ، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں عمر بن خطاب رہائند کے ساتھ بازار گیا۔عمر والنفظ سے ایک نوجوان عورت نے ملا قات کی اور عرض کی کیریا امیر المؤمنین!میرے شوہر

2109 - حَدَّثَنَا الْحَسُنُ بْنُ خَلَف، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُف، عَنْ أَبِي بِشْر، وَرُقَاء، عَنْ ابْنَ أَبِي نَجِيْح، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمَن بْنُ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمَن بْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْب بْنِ عُجْرَة، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَى وَجْهِد فَقَالَ: مَنْ كَعْب بْنِ عُجْرَة، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَى وَجْهِد فَقَالَ: رَآهُ وَقَمْلُهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِد فَقَالَ: رَآهُ وَقَمْلُهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِد فَقَالَ: رَآهُ وَقَمْلُهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِد فَقَالَ: رَسُولُ اللَّه عَلَى وَهُو بِالْحُدَيْبِيَّةِ، رَسُولُ اللَّه عَلَى يَحِلُونَ بِهَا، وَهُمْ عَلَى لِمُ مُنْ يَحِلُونَ بِهَا، وَهُمْ عَلَى طَمَع أَنْ يَكُ اللَّهُ الْفِذِيَةِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْفِذِيَة ، فَأَمْرَهُ مَسُاكِيْنَ، أَوْ يُهُدِيَ شَاةً، أَنْ يُطْعِم فَرَقًا بَيْنَ فَلَا اللَّهُ الْفِذِيَة مَسَاكِيْنَ، أَوْ يُهُدِيَ شَاةً، أَنْ يُطْعِم فَرَقًا بَيْنَ اللَّهُ الْفَذِيَة مَسَاكِيْنَ، أَوْ يُهُدِيَ شَاةً، أَنْ يُطْعِم فَرَقًا بَيْنَ فَلَا اللَّهُ الْفِذِيَة مَسَاكِيْنَ، أَوْ يُهُدِي شَاةً، أَنْ يُطْعِم فَرَقًا بَيْنَ لَكُمْ أَلُونُهُ أَيْهُمْ وَرَاحِع عَلَيْهِ اللَّهُ الْفِذِيَة أَيْم وَرَاحِع عَلَى اللَّهُ الْفَذِيَة أَيَّام وَالْمَع أَلَاهُ الْفَالَة أَنْ اللَّهُ الْفَالَة أَنْهُ الْفَالِدُونَا اللَّهُ الْفَالِدُ الْفَالُاءُ الْفَالِدُ الْفَالَة أَلْهُ الْفَالِدُ الْفَالِدُ الْفَالَة الْفَالَة الْفَالَة الْفَالَة الْفَالِدُ اللَّهُ الْفَالَة الْفَالِدُ اللَّهُ الْفَالُونَهُ الْفَالَة الْفَالِدُ اللَّهُ الْفَالِدُ الْفَالِدُ الْفَالَة الْفَالَة الْفَالَة الْفَالِدَة الْفَالَة الْفَالَة الْفَالَة الْفَالَة الْفَالَة الْفَالْذَة أَلَاهُ اللَّهُ اللَّهُ الْفَالِدُ اللَّهُ الْفَالَة الْفَالِدُ اللَّهُ الْفَالِدُ اللَّهُ الْفَالِدَ اللَّهُ الْفَالِدُ الْفَالِدُ الْفَالْفَالِهُ الْفَالِقُولُونَ اللَّهُ الْفَالِهُ الْفَالِقُولُونَ اللَّهُ الْفَالْفَالُهُ الْفَالَة الْفَالِهُ الْفَالِقُولُ اللَّهُ الْفَالِولُولُ

٤١٦٠ ٤٤١٦٠ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ

اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ

أَسْلَمَ إِيعَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بُنْ

الْخَطَّابِ إِلَى السُّوْقِ، فَلَحِقَتْ عُمَرَ امْرَأَةٌ

شَابَّةً فَقَالَتْ: يَا أُمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! هَلَكَ زَوْجِي وَتَرَكَ صِبْيَةً صِغَارًا، وَاللَّهِ! مَا يُنْضِجُوْنَ كُرَاعًا، وَلَا لَهُمْ زَرْعٌ وَلَا ضَرْعٌ، وَخَشِيتُ أَنْ تَأْكُلَهُمُ الضَّبُعُ، وَأَنَا بِنْتُ خُفَافِ بْنِ إِيْمَاءَ الْغِفَارِيِّ، وَقَدْ شَهِدَ أَبِي الْحُدَيْبِيَّةَ مَعَ النَّبِيِّ مَكْ لِمَّا ، فَوَقَفَ مَعَهَا عُمَرُ، وَلَمْ يَمْضِ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِنَسَبٍ قَرِيْبٍ. ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى بَعِيْرِ ظَهِيْرِ كَانَ مَوْبُوْطًا فِي الدَّارِ، فَحَمَلَ عَلَيْهِ غِرَارَتَيْنِ مَلَأَهُمَا طَعَامًا، وَحَمَلَ نَفَقَةً وَثِيَابًا، ثُمَّ نَاوَلَهَا بِخِطَامِهِ ثُمَّ قَالَ اقْتَادِيْهِ فَلَنْ يَفْنَى حَتَّى يَأْتِيكُمُ اللَّهُ بِخَيْرٍ. فَقَالَ: رَجُلّ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! أَكْثَرْتَ لَهَا. قَالَ عُمَرُ: ثُكِلَتْكَ أَمُّكَ، وَاللَّهِ! إِنِّي لَأَرَى أَبًّا هَذِهِ وَأُخَاهَا قَدْ حَاصَرَا حِصْنًا زَمَانًا، فَافْتَتَحَاهُ، ثُمَّ أَصْبَحْنَا نَسْتَفِيءُ سُهْمَانَهُمَا فِيْهِ.

٤١٦٢ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِع، قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ أَبُوْ عَمْرٍ وِ الْفَرَارِي، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْن الْمُسَيِّب، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ، ثُمَّ أَتَيْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ أَعْرِفْهَا. قَالَ مَحْمُودٌ: ثُمَّ أُنْسِيْتُهَا بَعْدُ. [اطرافه في: ٤١٦٣، ٤١٦٤،

٥٢١٤][مسلم: ١٨٨٤، ٢٨٨٤، ٢٨٨٤]

٤١٦٣ عَدُّثَنَا مَحْمُودٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْلُا اللَّهِ، عَنْ إِسْرَاثِيْلَ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَن، قَالَ: انْطَلَقْتُ حَاجًا فَمَرَرْتُ بِقَوْمٍ يُصَلُّونَ قُلْتُ: مَا هَذَا الْمَسْجِدُ؟ قَالُوا:

کی وفات ہوگئ ہےاور چند چیوٹی چیوٹی بچیاں چیوڑ گئے ہیں۔اللہ کی قتم کہ اب ندان کے پاس بری کے پائے ہیں کدان کو پکالیں، ند کھتی ہے، نہ دودھ کے جانور ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ فقر و فاقہ سے ہلاک نہ ہوجا کیں۔ میں خفاف بن ایماء عفاری والنفور کی بیٹی ہوں۔میرے والد نبی مَنْ النَّوْمُ كَ ساتھ غزوہ کدیبیم میں شریک تھے۔ بیان کرعمر شانٹیو ان کے پاس تھوڑی دیر کے لئے کھڑے ہو گئے،آ گے نہیں بڑھے۔ پھر فر مایا: مرحبا،تمہارا خاندانی تعلق تو بہت قریب ہے۔ پھر آپ ایک بہت قوی اونٹ کی طرف مڑے جو گھر میں بندھا ہوا تھا اور اس پر دو بورے غلے سے بھرے ہوئے رکھ دیے۔ان دونوں بوروں کے درمیان روپیاور دوسری ضرورت کی چیزیں اور کیڑے رکھ دیئے اوراس کی تکیل ان کے ہاتھ میں تھا کر فر مایا: اسے لے جا، یختم نه ہوگا اس سے پہلے ہی اللہ تعالی تنہیں پھراس سے بہتر دے گا۔ ایک صاحب نے اس پر کہا: یا امر المونین! آپ نے اسے بہت دے دیا۔ عمر طالنی نے کہا: تیری ماں تھے پرروئے ، اللہ کی تتم! اس عورت کے والداور اس کے بھائی جیسے اب بھی میری نظروں کے سامنے ہیں کدایک مت تک ایک قلعہ کے محاصرے میں وہ شریک رہے، آخراہے فتح کرلیا۔ پھر ہم ضبح کوان دونو ب کا حصہ مال غنیمت سے وصول کرر ہے تھے۔

(٢١٦٢) مجھ سے محد بن رافع نے بیان کیا، کہا ہم سے ابوعمر وشاب بن سوار فزاری نے بیان کیا،ان سے شعبہ نے بیان کیا،ان سے قادہ نے،ان سے سعید بن میتب نے اوران سے ان کے والد (میتب بن حزن) نے بیان کیا کہ میں نے وہ درخت دیکھا تھالیکن پھر بعد میں جب آیا تو میں اسے نہیں پیچان سکامجمود نے بیان کیا کہ پھر بعد میں وہ درخت مجھے یا زہیں رہا

(١٦٣) م مع محدود بن غيلان في بيان كيا، كهامم سعيدالله بن عبدالله نے بیان کیا،ان سے اسرائیل نے،ان سے طارق بن عبدالرحلٰ نے بیان کیا کہ جج کے ارادہ سے جاتے ہوئے میں پچھالیے لوگوں کے پاس سے گزراجونماز بر ھرب تھے۔ میں نے بوچھا کہ بیکون ی مجدب؟ انہوں

نے بتایا کہ بیو بی درخت ہے جہال رسول الله مَا اللهِ عَلَيْظِمْ نے بیعت رضوان لی بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ فَأَتَيْتُ سَعِيْدٌ بْنَ الْمُسَيِّبِ فَي عَلَى - پُرمِيس معيد بن ميتب ك ياس آيا ورانبيس اس كي خردى ، انبول نے کہا مجھ سے میرے والدمیتب بن حزن نے بیان کیا، و ہ ان لوگوں میں تے جنبول نے آ تخضرت مالی الم سے اس درخت کے تلے بیعت کی تھی۔ محمة عظ جب مين دوسر عال وبال كيا تواس ورخت كى جك كوبمول میا-سعیدنے کہا آ تخضرت مل النظم کے اصحاب تواس ورخت کو پہچان نہ سکے تم لوگوں نے کیسے پہچان لیا (اس کے تلے مجد بنالی)تم ان سے زیادہ

هَذِهِ الشُّجَرَّةُ، حَيْثُ بَايَعَ رَسُولُ اللَّهِ مَلْكُمْ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ سَعِيدٌ: حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ كَانَ فِيْمَنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ مُلْكُمُ تَحْتَ الشُّجْرَةِ، قَالَ: فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ نُسِّينَاهَا، فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهَا. فَقَالَ سَعِيْدُ: إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ مَلِيُّكُمْ لَمْ يَعْلَمُوهَا وَعَلِمْتُمُوهَا أَنْتُمْ، فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ. عَلَمُ وَالْحُمْرِكِ [راجع: ١٦٢٤]

٤١٦٤ـ حَدَّثَنَا مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةً، قَالَ: حَدَّثَنَا طَارِقْ، عَنْ سَعِيْدِ بْنْ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيْدِ، أَنَّهُ كَانَ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، فَرَجَعْنَا إِلَيْهَا الْعَامَ الْمُقْبِلَ فَعَمِيَّتْ عَلَيْنًا. [راجع: ٤١٦٢]

٤١٦٥ - حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ طَارِقٍ، ذُكِرَتْ عِنْدَ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ الشَّجَرَّةُ فَضَحِكَ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي وَكَانَ شَهِدَهَا. [راجع: ٤١٦٢]

٤١٦٦ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُغْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةً، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى ـ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ- قَالَ: كَانَ النَّبِيِّ مُثْلِثَكُمْ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَةٍ فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ صَلَّ عَلَيْهِمُ)). فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْقَى)). [زاجع: ١٤٩٧]

(١٦٢٨) م سے موی بن اساعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابوعواند نے ، کہا ہم سے طارق بن عبدالرحمٰن نے ،ان سے سعید بن میتب نے اوران سے ان کے والد نے کدانہوں نے بھی رسول الله مَاليَّيْم سے اس ورخت سلے بیعت کی تھی۔ کہتے تھے کہ جب ہم دوسرے سال ادھر مکے تو ہمیں پہتہ ہی نبيس جلا كدوه كون سا در خت تھا۔

تشويج: ببرحال بعديس حفرت عر دالله في في اس درخت كوكواديا تاكده ورستش كاه ندبن جائي

(١٧٥) م سے تبیعہ بن عقبہ نے بال کیا، کہا مم سے سفیان توری نے بیان کیا، ان سے طارق بن عبدالرحل نے بیان کیا کسعید بن میتب کی مجلس میں الشجرة كاذكر مواتو وہ الشے اور كہا كەمىرے والدنے مجھے بتايا كدوه بهى اس درخت تلے بیعت میں شریک تھے۔

(١٧١٧) مم سے آدم بن الی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان كياء ان سے عمرو بن مره نے ، انہول نے كہا كه ميس نے عبدالله بن ابي اوفی دانشن سے سنا، وہ بیعت رضوان میں شریک تھے۔انہوں نے بیان کیا کہ نی کریم مُنافیظ کی خدمت میں جب کوئی صدقہ لے کر حاضر ہوتا تو آپ دعا کرتے:''اے اللہ! اس پراپنی رحت نازل فرما۔'' چنانچے میرے والدَّبِهِي اپنا صدقه لے كر حاضر موئ تو تحضور مَالْيَيْمُ في دعاكى: "اے الله! آل أني أو في والنفؤ يرا بني رحمت نازل فرمات

٤١٦٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَخِيْهِ، عَنْ ﴿ (١١٧٥) مُمْ سے اساعیل بن الْي اولیں نے بیان کیا، ان سے ان کے

بھائی عبدالحمید نے ،ان سے سلیمان بن بلال نے ،ان سے عمروبین کی لے اوران سے عباد بن تمیم نے بیان کیا کہ "حرہ" کی لڑائی میں لوگ عبداللہ بن حظلہ ڈالٹی کے ہاتھ پر (یزید کے خلاف) بیعت کررہے تھے۔عبداللہ بن زید نے بوچھا کہ ابن خظلہ سے کس بات پر بیعت کی جارہی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ موت پر ۔ابن زید نے کہا کہ رسول کریم مَثَلَّ اللّٰہ مَثَلَّ اللّٰہ مَثَلَ اللّٰہ مَثَلُ اللّٰہ مَثَلَ اللّٰہ مَثَلُ اللّٰہ مَثَلَ اللّٰہ مَثَلُ اللّٰہ مَالٰ اللّٰہ مَثَلُ اللّٰہ مَالْ اللّٰہ مَثَلُ اللّٰہ مَالْ اللّٰہ مَثَلُ اللّٰہ مَالْ اللّٰہ مَثَلُ اللّٰہ مَالْدِین میں شریک تھے۔

سُلَيْمَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبَّادِ ابْنِ تَمِيْمٍ، قَنْ عَبَّادِ ابْنِ تَمِيْمٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْحَرَّةِ وَالنَّاسُ يُبَايِعُوْنَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةً فَقَالَ ابْنُ زَيْدِ: عَلَى مَا يُبَايعُ ابْنُ حَنْظَلَةَ النَّاسَ؟ قِيْلَ لَهُ: عَلَى الْمَوْتِ. قَالَ: لَا أُبَايعُ عَلَى ذَلِكَ أَحَدًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللَّهِ مِلْكُمَّةً. وَكَانَ عَلَى ذَلِكَ أَحَدًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللَّهِ مِلْكُمَّةً. وَكَانَ شَهِدَ مَعَهُ الْحُدَيْبِيَّةَ. [راجع: ٢٩٥٩]

تشويج: جهال أي كريم مُؤاليَّهُم فصحاب في أليُّهُم عموت ربيعت لي حماد

١٦٨ عَدَّنَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْمُحَارِبِيُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبِيْ اللَّمْحَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبِيْ مَوَّكَانَ ، مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ مَا اللَّهَ مُعَةَ ثُمَّ نَنْصُرِفُ ، نُصَرِفُ ، وَلَيْسَ لِلْحِيْطَانِ ظِلِّ نَسْتَظِلُ فِيْهِ . [مسلم: وَلَيْسَ لِلْحِيْطَانِ ظِلِّ نَسْتَظِلُ فِيْهِ . [مسلم: وَلَيْسَ لِلْحِيْطَانِ ظِلِّ نَسْتَظِلُ فِيْهِ . [مسلم: 1997 ، 1998) الوداود: ١٩٩٥ ، نسائي:

١١٣٩٠ ابن ماجه: ١١٠٩]

2119 ـ حَدَّثَنَا قُتَبْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُلْتُ حَاتِمٌ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ عُبَيْدٍ، قَالَ: قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ: عَلَى أَيُّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُوْلَ اللَّهِ مَلْكُمَّةً يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ؟ قَالَ: عَلَى الْمَوْتِ. [راجع: ٢٩٦٠]

أَلَّ عَدَّنَا اللهِ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، مَحَمَّدُ بْنُ فَضَيْل، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّب، مَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَلْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: لَقِيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقُلْتُ: طُوْبَى لَكَ صَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ مَثْنَا اللهِ مَنْ أَخِيْ اللهِ مَثْنَا اللهُ اللهِ مَثْنَا اللهِ مَثْنَا اللهِ مَثْنَا اللهِ مَثْنَا اللهُ مَثْنَا اللهِ مَثْنَا اللهِ مَثْنَا اللهِ مَثْنَا اللهِ مَثْنَا اللهُ اللهِ مَثْنَا اللهِ مَثْنَا اللهِ مَثْنَا اللهُ مَثْنَا اللهِ مَثْنَا اللهُ اللهِ مَثْنَا اللهِ مَنْ اللهِ مُنْ اللهِ مَنْ اللهِ مَنْ اللهِ مُنْ اللهِ مَنْ اللهِ مَنْ اللهِ مُنْ اللهِ مَنْ اللهِ مَنْ اللهِ مُنْ اللهِ مُنْ اللهِ مَنْ اللهِ مُنْ اللهِ مُنْ اللهِ مَنْ أَنْ اللهِ مَنْ أَنْ اللهِ مُنْ اللهِ مَنْ أَنْ اللهِ مُنْ أَنْ مُنْ أَنْ مُنْ أَنْ الْهُ مِنْ أَنْ مُنْ أَنْ مُنْ أَنْ اللهِ مُنْ أَنْ اللهِ مُنْ أَنْ مُلِمُ مُنْ أَنْ مُنْ أَا مُنْ مُنْ أَنْ مُنْ أَنْ مُنْ أَنْ مُنْ أَنْ مُنْ أَنْ مُنْ أَن

(۱۲۸۸) ہم سے یکی بن یعلی محار فی نے بیان کیا، کہا جھے سے میرے والد نے بیان کیا، کہا جھے سے میرے والد نے بیان کیا، ان سے ایاس بن سلمہ بن اکوع نے بیان کیا، کہا کہ جھے سے میرے والد نے بیان کیا، وہ اصحاب شجرہ میں سے تھے، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ مَالَ اللّٰہ مَالَ اللّٰہِ مَالَ اللّٰہ مَالَ اللّٰہُ مَالَ اللّٰہُ مَالَ اللّٰہُ مَالَ اللّٰہُ مَالَ اللّٰہُ مَالَ اللّٰہُ مَالْہُ مِلْ اللّٰہُ مَالَ اللّٰہُ مَالَ اللّٰہُ مَالَ اللّٰہُ مَالَ اللّٰہُ مَالَ اللّٰہُ مَالْہُ مِلْ اللّٰہُ مَالَ اللّٰہُ مَالَ اللّٰہُ مَالْہُ مِلْ اللّٰہُ مَالْہُ مِلْ اللّٰہُ مَالْہُ مِلْ اللّٰہُ مَالَ اللّٰہُ مَالْہُ مِلْ اللّٰہُ مَالْہُ مِلْ اللّٰ اللّٰ اللّٰہُ مَالَٰ اللّٰ مَالْمُ مَالْمُ مِلْ اللّٰ اللّٰلِمُ اللّٰلِمُ اللّٰلِمُ اللّٰ اللّٰلِمُ اللّٰلِ

(۱۲۹) ہم سے تنید بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے حاتم بن اساعیل نے میان کیا ، اس سے بزید بن ابی عبید نے بیان کیا کہ میں نے سلمہ بن اوع بلان کیا کہ میں نے سلمہ بن اکوع بلان کیا کہ میں نے سلمہ بن اکوع بلان کیا کہ وقت ہو۔ الله مَا ال

(۳۱۷) مجھ سے احمد بن اشکاب نے بیان کیا، کہا ہم سے محد بن فضیل نے بیان کیا، ان سے علاء بن مستب نے مان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں براء بن عازب ڈائٹہ کا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مبارک ہو! آپ کو نبی کریم مال ہوئی کی خدمت نصیب ہوئی اور حضور مال ہوئی سے آپ نے تشجرہ (درخت) کے بیچ بیعت کی ۔ انبوں نے کہا: بیٹے! تمہیں معلوم نہیں کہ ہم نے حضور مال ہوئی کے بیعت کی ۔ انبوں نے کہا: بیٹے! تمہیں معلوم نہیں کہ ہم نے حضور مال ہوئی کے بیعت کی ۔ انبوں کے ہیں۔

1۷۱ عَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ صَالِح، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ هُو ابْنُ سَلَّم عَنْ أَبِيْ قِلَابَةً، أَنَّ سَلَّم عَنْ أَبِيْ قِلَابَةً، أَنَّ سَلَّم عَنْ أَبِيْ قِلَابَةً، أَنَّ بَايَعَ لَابِتَ بْنَ الضَّحَوَاكِ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَايَعَ النَّبِيَ مُثْنَا لَا الضَّجَرَةِ [راجع: ١٣٦٣] النَّبِيَ مُثْنَا لَا الشَّجَرَةِ [راجع: ١٣٦٣]

خَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، حَدُّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَنسِ بْنِ مَالِكِ: ﴿ إِنَّا فَتَحْنَا مَنْ فَالَ الْحُدَيْبِيَّةً . قَالَ لَكَ فَتُحَّا مُبِينًا ﴾ قَالَ: الْحُدَيْبِيَّةً . قَالَ أَصْحَابُهُ: هَنِينًا مَوِينًا فَمَا لَنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﴿ لَيُدُخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ ﴾ قَالَ شُعْبَةُ: فَقَدِمْتُ الْكُوْفَةَ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا كُلِّهِ عَنْ قَتَادَةَ ثُمَّ رَجَعْتُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ: كُلِّهِ عَنْ قَتَادَةَ ثُمَّ رَجَعْتُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ: كُلِّهِ عَنْ قَتَادَةً ثُمَّ رَجَعْتُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ: مَرِينًا فَعَنْ عَنْ أَنسٍ ؟ وَأَمَّا هَنِينًا مَرِينًا فَعَنْ عِكْرِمَةً . [طرفه في: ٤٨٣٤]

217 عَدْنَنَا عَبْدُاللّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مَجْرَأَةً بْنِ زَاهِرِ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ وَكَانَ مَجْزَأَةً بْنِ زَاهِرِ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ قَالَ: إِنِّي لَأُوقِدُ تَحْتَ مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ قَالَ: إِنِّي لَأُوقِدُ تَحْتَ الْقِدْرِ بِلُحُوم الْحُمْرِ إِذْ نَادَى مُنَادِيْ رَسُولِ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مَنْ اللّهِ مَنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مَنْ اللّهُ مَنْ اللّهُ مَنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ مَنْ اللّهُ مَنْ اللّهُ مَنْ اللّهُ مَنْ اللّهُ مَنْ اللّهُ مِنْ الْمِنْ اللّهُ مِنْ اللّهُ اللّهُ مِنْ اللّهُ اللّهُ مِنْ الللّهُ مِنْ اللّهُ الللّهُ مِنْ اللّهُ اللّهُ مُ

٤١٧٤ ـ وَعَنْ مَجْزَأَةً، عَنْ رَجُل، مِنْهُمْ مِنْهُمْ مِنْهُمْ مِنْهُمْ أَهْبَانُ مِنْهُمْ

(۱۷۱۷) ہم سے اسحاق نے بیان کیا، کہا ہم سے یکیٰ بن صالح نے بیان کیا، کہا ہم سے یکیٰ بن صالح نے بیان کیا، کہا ہم سے معاویہ نے بیان کیا، ووسلام کے بیٹے ہیں، ان سے یکیٰ نے ، ان سے ابو قلا بہنے اور انہیں ثابت بن ضحاک رٹی تھیٰ نے خبر دی کہ انہوں نے نبی کریم مَثَاثِیرُمُ سے درخت کے بیٹے بیعت کی تھی۔

الاسرائی المحصے احمد بن اسحاق نے بیان کیا ، کہا ہم سے عثان بن عمر نے بیان کیا ، کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی ، انہیں قادہ نے اور انہیں انس بن ماک بڑا تھا نے کہ (آیت) '' بے شک ہم نے تہیں کھل ہوئی فتح دی' یہ فتح صلا حد بیبیتی و صحابہ بڑا تھا نے عرض کیا حضور منا بھی کے لئے تو مرحلہ آسان ہے (کہ آپ کی تمام اگلی اور پچھل لغزشیں معاف ہو پچلی ہیں)لیکن ہمارا کیا ہوگا ؟ اس پر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی ''اس لیے کہ مؤمن مرد اور مومن عورتیں جنت میں داخل کی جا کیں گی جس کے یہے نہریں مرد اور مومن عورتیں جنت میں داخل کی جا کیں گی جس کے یہے نہریں جاری ہول گی۔'' پھر میں دوبارہ قتادہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے حاری ہول گی۔'' پھر میں دوبارہ قتادہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے سامنے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ '' بے شک ہم نے تہیں کھلی فتح دی سامنے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ '' بے شک ہم نے تہیں کھلی فتح دی سامنے اس کا ذکر کیا تو انس والنظ سے روایت ہے۔لین اس کے بعد '' ہنیا '' (یعنی صفور منا النظ کے لئے قو ہر مرحلہ آسان ہے) یہ تیسر عکر مہ سے منتول ہے۔

(۳۱۷۳) ہم سے عبداللہ بن محد مندی نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عامر عقدی نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عامر عقدی نے بیان کیا، ان سے مجزاہ بن زاہراسلی نے اوران سے اس کے والدزاہر بن اسود واللہ اللہ تا بیان کیا کہ ہانڈی میں کیا، وہ بیعت رضوان میں شریک تھے۔انہوں نے بیان کیا کہ ہانڈی میں میں گدھے کا گوشت ابال رہا تھا کہ ایک مناوی نے رسول اللہ منا اللہ م

(۳۷۳) اور مجزاہ نے اپنے ہی قبیلہ کے ایک صحابی کے متعلق جو بیعت رضوان میں شریک تصافر رجن کا تام احبان بن اوس واقع تمانقل کیا کیان

أَوْسٍ وَكَانَ اشْتَكَى رُكْبَتَهُ، فَكَانَ إِذَا كَايك كَلْفُ مِن تَكليف هي الله عَنْ جب وه مجده كرت تواس كَلْف كَ سَجَدَ جَعَلَ تَحْتَ رُكْبَتِهِ وِسَادَةً» في كَانَ إِذَا كَايك كَلْف مِن تَكايد كَالِيّ تَقِ-

تشوج: حضرت زاہرین اسود وہائٹ بیت رضوان والول میں سے ہیں۔ کوف میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ اس لئے ان کوکوفیول میں گنا گیا ہے۔ ان سے بخاری میں یہی ایک حدیث مروی ہے۔

١٧٥ ٤ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّادٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةً ، عَنْ يَخْيَى بْنِ

سَعِيْدِ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَادٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ - كَانَ

التعمال وفان مِن اصحاب السنجويد وق رَسُولُ اللَّهِ مُلْكُمُ أَرُوا بِسَوِيْقِ

فَلَاكُوْهُ. تَابَعَهُ مُعَادٌ عَنْ شُعْبَةَ. [راجع: ٢٠٩] إِنَا ٤٤ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِم بْنِ بَزِيْعٍ،

وَ ١٧ £ حَدَثنَا مُحَمَّدُ بِنَ حَايِمٌ بِنِ بِرِيعٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَاذَانُ، عَنْ شُعْبَةً، عَنْ أَبِيْ

جَمْرَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِذًا، ابْنَ عَمْرِو وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ مُثْنَائًا مِنْ أَصْحَابِ

الشَّجَرَةِ هَلْ يُنْقَضُ الْوِتْرُ؟ قَالَ: إِذَا أَوْتَرْتَ مِنْ أَوَّلِهِ ، فَلَا تُوْتِرْ مِنْ آخِرهِ.

(۱۷۵) ہم ہے محد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن ابی عدی نے،
ان سے شعبہ نے ، ان سے یکی بن سعید نے ، ان سے بشیر بن بیار نے اور
ان سے سوید بن نعمان رفی تنظر نے بیان کیا، وہ بیعت رضوان میں شریک سے
کہ گویا اب بھی وہ منظر میری آنکھوں کے سامنے ہے جب رسول
اللہ مَا اللہ عَالَیْ اور آپ کے صحابہ رفی النی اس منے سے وال حضرات
نے بیا۔ اس روایت کی متابعت معاذ نے شعبہ سے کی ہے۔

غزوات كابيان

تشویج: عافظ صاحب قرماتے ہیں: یعنی "اذا اوتر المرء ثم نام واراد ان یتطوع هل یصلی رکعة لیصیر الوتر شفعا ثم یتطوع ماشاء ثم یوتر محافظة علی قوله ((اجعلوا آخر صلا تکم باللیل وترا)) اویصلی تطوعا ما شاء ولا ینقض و تره ویکتفی بالذی تقدم فاجاب باختیار الصفة الثانیة فقال اذا اوترت من اوله فلا توتر من آخره و هذه المسئلة اختلف فیها السلف فکان ابن عمر ممن یری نقض الوتر والصحیح عند الشافعیة انه لا ینقض کما فی حدیث الباب و هو قول المالکیة ۔" (فتح الباری جلد۷ صفحه ۷۵) یعنی مطلب یک جب آوی سونے سے پہلے و تر پڑھ لے اور پھررات کواٹھ کفل پڑھنا چا ہے تو کیا وہ ایک اور رکعت پر چوکر پہلے و تر وقت ع (جوڑا) بناسکا ہے پھراس کے بعد جس قدر چا ہے اور تر پڑھ لے اور پڑھ لے اور وقت کے اس صدیث کی تمل کے لئے جس میں ارشاد ہے کہ رات کی آخری نماز و تر ہوئی چا ہے یا دوسری صورت ہے افقیار کرنے کا جواب دیا ہے اور کہا کہ جب تم پہلے و تر پڑھ کے تو اب دوبارہ خرورت نہیں ہے ۔ اس مسئلہ میں ساف کا اختلاف ہے ۔ حضرت عبداللہ بی کر اور وہارہ تو ڈر کر پڑھنے کے قائل تھا ورشا فید کا تول صحح یہی ہے ضرورت نہیں ہے ۔ اس مسئلہ میں ساف کا اختلاف ہے ۔ حضرت عبداللہ بی اللہ اعلم۔

يره اليا موتو آخررات مين نه يرهو-

حضرت عائذ بن عمرومدنی بالفظ بیعت رضوان والول میں سے ہیں ۔ آخر میں بعرہ میں سکونت کر لی تھی ۔ ان سے روایت کرنے والے زیادہ

(٧٤٤) مجھ سے عبداللہ بن يوسف نے بيان كيا، كہا ہم كوامام مالك نے خردی، أنبیں زید بن اسلم نے اور انبیں ان کے والد اسلم نے که رسول الله مَا لَيْهِ مِن مُس سفر يعني (سفرحد يبيه) ميس تنصى، رات كا وقت تها اورعمر بن خطاب النفيز آب كے ساتھ ساتھ تھے۔ عمر النفیز نے آپ سے مجھ ہوچھا کیکن (اس وقت آپ وحی میں مشغول تھے، عمر دلاتین کو خبر نہ تھی) آپ نے كوكى جواب نبيس ديا۔ انہوں نے پھر يو چھا، آپ نے پھركوكى جواب نبيس دیا، انہوں نے پھر پوچھا، آپ نے اس مرتبہ بھی کوئی جواب نیس دیا۔اس برعمر ولالفندن نے (اینے دل میں) کہا: عمر اتیری ماں تھے برروئے ، رسول الله مَا الله عَالَيْهُم سے تم في تين مرتبه سوال كيا، حضور مَاللينم في في مهيس ايك مرتبه بھی جواب نہیں دیا۔ عمر ڈالٹھ نے بیان کیا کہ پھر میں نے اپنے اونٹ کوایڑ لگائی اورمسلمانوں ہے آ مے نکل گیا۔ مجھے ڈرتھا کہ ہیں میرے بارے میں کوئی دحی نہ نازل ہو جائے۔ ابھی تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ میں نے سنا ایک تحض مجھے آ واز وے رہا تھا۔انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سوچا کہ میں تو پہلے ہی ڈرر ہاتھا کہ میرے بارے میں کہیں کوئی دحی نازل نہ ہوجائے ، پھر میں حضور مظافیظ کی خدمت میں حاضر جوا اور آپ کوسلام کیا۔ آپ نے فرمایا: "رات مجه برایک سورت نازل موئی باوروه مجهاس تمام کائنات سے زیادہ عزیز ہے جس پرسورج طلوع ہوتا ہے۔ ' پھر آپ نے سورہ ﴿انا فتحنا لك فتحا مبينا) (بِشكبم ني آپ كھلى بولى فقوى ب) کی تلاوت فرمائی۔

أَبِيْهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ طَلِّئَكُمْ كَانَ يَسِيْرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ. وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلاً۔ فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ مَثَّكُمْ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِنْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِنَّهُ وَقَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا عُمَرُا نَزَرْتَ رَسُولَ اللَّهِ مَالِئَكُمُ أَلَاثَ مَرَّاتٍ، كُلُّ ذَلِكَ لَا يُجِيبُكَ. قَالَ عُمَرُ: فَحَرَّكْتُ بَعِيْرِيْ ثُمَّ تَقَدُّمْتُ أَمَامَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَخَشِيْتُ أَنْ يَنْوْلَ فِيَّ قُوْآنٌ، فَمَا نَشِبْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِيْ قَالَ: فَقُلْتُ: لَقَدْ خَشِيْتُ أَنْ يَكُوْنَ قَدْ نَزَلَ فِي قُرْآنٌ. وَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهُ مَا لِللَّهُ مَا لِللَّهُ مَا لِللَّهُ مَا لِللَّهُ مَا فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: ((لَقَدُ أَنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُوْرَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَىَّ مِمَّا طَلَعَتُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ)) ثُمَّ قَرَأً: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتُحَّا مُبِينًا ﴾. [طرفاه في:٥٠١٢ ، ٤٨٣٣]

٤١٧٧ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ:

أُخْبَرُنَا مَالِكَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ

[ترمذي: ٣٢٦٢]

قشوجے: نی کریم طالیّنظ پرسورہ انا فتحنا کا نزول ہورہا تھا۔حضرت عمر بڑاٹین کو بیمعلوم نہ ہوا، اس لئے وہ بار بار پوچھتے رہے مگر ہی کریم طالیّنظ کو میمعلوم نہ ہوا، اس لئے وہ بار بار پوچھتے رہے مگر ہی کریم طالیّنظ کے خاموش رہے جس کوحضرت عمر بڑاٹینظ نے بی کریم طالیّنظ کے بعد میں حقیقت حال کے تھلنے پرسی معلوم ہوئی سورہ انافتخا کا اس موقع پرنزول اشاعت اسلام کے لئے بڑی بشارت تھی اس لئے نی کریم طالیّنظ نے اس موت کوساری کا کنات سے عزیز ترین بتلایا۔

(۱۷۸،۷۹) ہم سے عبداللہ بن محرمندی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیدنہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیدنہ نے بیان کی (جوآ کے نکورہوئی ہے) تو اس میں سے پچھ میں نے یا در کھی اور معمر نے اس کواچھی طرح یا دولایا۔ان سے عروہ بن زبیر نے ،ان سے مسور بن مخر مہاور مروان بن حکم نے بیان کیا، ان میں سے ہرایک دوسرے سے پچھ بڑھا تا ہے۔ انہوں نے بیان کیا، ان میں سے ہرایک وسرے سے پچھ بڑھا تا ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ نی کریم مُن اللہ خاصلے حدیدیہ کے موقع پرتقریاایک

النَّبِيُّ مَا الْحُدَيْبِيَّةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ نے قربانی کے جانور کوقلادہ پہنایا اور اس پرنشان لگایا اور وہیں سے عمرہ کا مِانَةً مِنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا أَتَّى ذَا الْحُلِّيفَةِ قَلَّدَ احرام باندھا۔ پھرآپ نے قبیلے فراعہ کے ایک محانی کو جاسوی کے لئے جیجا الْهَدْىَ، وَأَشْعَرَهُ، وَأَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ، وَيَعَثَ اورخود بھی سفر جاری رکھا۔ جب آپ غدیر الاشطاط پر پنچے تو آپ کے عَيْنًا لَهُ مِنْ خُزَاعَةً، وَسَارَ النَّبِيُّ مُلْكُمُّ خَتَّى جاسوں بھی خریں لے کرآ گئے، جنہوں نے بتایا کہ قریش نے آپ کے إِذَا كَانَ بِغَدِيْرِ الْأَشْطَاطِ، أَتَاهُ عَيْنُهُ قَالَ: مقاملے کے لئے بہت برالشکر تیار کررکھا ہے اور بہت سے قبائل کو بلایا ہے إِنَّ قُرَيْشًا جَمَعُوا لَكَ جُمُوعًا، وَقَدْ وہ آ پ سے جنگ کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور آپ کو بیت اللہ سے روکیں جَمَعُوا لَكَ الأَحَابِيشَ الأَشْطَاطَ وَهُمْ مے۔ اس پر آ مخضرت مَالَيْنِمُ نے صحابہ سے فرمایا: " مجھے مشورہ دو کیا مُقَاتِلُوكَ وَصَادُوكَ عَنِ الْبَيْتِ وَمَانِعُوكَ. فَقَالَ: ((أَشِيْرُوْا أَيُّهَا النَّاسُ! عَلَىَّ، أَتَرَوْنَ أَنْ تمہارے خیال میں بیمناسب ہوگا کہ میں ان کفار کی عورتوں اور بچوں پر حمله كردول جو بهارے بيت الله تک وينچنے ميں ركاوث بنيا جا ہے ہيں؟ اگر أَمِيْلَ إِلَى عِيَالِهِمْ وَذَرَارِيٍّ هَؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يُرِيْدُونَ أَنْ يَصُدُّونَا عَنِ الْبَيْتِ، فَإِنْ يَأْتُونَا انہوں نے ہمارامقابلہ کیا تو اللہ عز وجل نے مشرکین سے ہمارے جاسوس کو كَانَ اللَّهُ قَدْ قَطَعَ عَيْنًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، وَإِلَّا محفوظ رکھا ہے اور اگروہ ہارے مقابلے رئیس آتے تو ہم انہیں ایک باری موئی قوم جان کوچھوڑ ویں گے۔' ابو بمر بالنفظ نے کہا: یارسول اللہ اس تو تَرَكْنَاهُمُ مَحْرُوْبِيْنَ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: ۚ يَا صرف بیت الله کے عمرہ کے لئے نکلے ہیں ندآ پ کا ارادہ کسی کولل کرنے کا رَسُولَ اللَّهِ! خَرَجْتَ عَامِدًا لِهَذَا الْبَيْتِ، ہاورنگس سے اڑائی کا۔اس لئے آپ بیت اللہ تشریف لے چلیں۔اگر لَا تُرِيْدُ قَتْلَ أَحَدٍ وَلَا حَرْبَ أَحَدٍ، فَتَوَجَّهُ لَهُ، فَمَنْ صَدِّنَا عَنْهُ قَاتَلْنَاهُ. قَالَ: ((امْضُوْا میں پھر بھی کوئی بیت اللہ تک جانے سے روے گا تو ہم اس سے جنگ كريں مے _ آپ نے فرمايا: " پھراللّٰد كانام لے كرسفر جارى ركھو۔" عَلَى اسْمِ اللَّهِ)) ﴿ [راجع:١٦٩٤ ، ١٦٩٥] ٤١٨٠، ٤١٨١ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: (١٨٠٠٨١) مجهو سے اسحاق بن را بويد نے بيان كيا ، كما ممكو يعقوب بن أَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ ابراہیم نے خروی، کہا کہ مجھ سے میرے سیتے ابن شہاب نے بیان کیا،ان ے ان کے چھا محر بن مسلم بن شہاب نے کہا کہ مجھ کوعروہ بن زبیر نے خبر شِهَابٍ، عَنْ عَمُّهِ، أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَّمِ، وَالْمِسْوَرَ بْنَ

دی اور انہوں نے مروان بن تھم اور مسور بن مخر مدسے سنا، دولوں راو ہوں نے رسول اللہ مثالی ہے مروان بن تھم اور مسور بن مخر مدسے سنا، دولوں راو ہوں نے بحصے اس میں جو پہنے خبر دی تھی، اس میں بی بھی تھا کہ جب حضور اکرم مثالی ہے اور (قریش کا نمائندہ) سہبل بن عمرو حد بیبی میں ایک مقررہ مدت تک کے لئے سلح کی دستاہ پر نکھ رہے تھے اور اس میں سہبل نے بیشر طبعی رکھی تھی کہ ماراا گرکوئی آ دی آ ب کے یہاں پناہ لے خواہ دہ آ پ کے دین پر بی کیوں نہ ہوجائے تو آ پ کواسے ہمارے حوالے کرنا ہی ہوگا تا کہ ہم اس کے ساتھ نہ وجائے تو آ پ کواسے ہمارے حوالے کرنا ہی ہوگا تا کہ ہم اس کے ساتھ

أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةٌ عَنْهُمَا: أَنَّهُ لَمَّا كَاتِّبَ رَسُوْلُ اللَّهِ اللَّهَ عَلَى قَضِيَّةِ الْمُدَّةِ، وَكَانَ فِيْمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرُو أَنَّهُ قَالَ: لَا يَأْتِيْكَ مِنَّا أَحَدٌ

مَخْرَمَةً، يُخْبِرَانِ خَبَرًا مِنْ خَبَرٍ رَسُوْلِ

اللَّهِ مِنْ عُمْرَةِ الْحُدَيْبِيَّةِ فَكَانَ فِيْمَا

وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا، وَخَلَيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ وَأَبَى سُهَيْلٌ أَنُ يُقَاضِيَ رَسُولَ اللَّهِ عَلَى ذَلِكَ، فَكَرِهَ الْمُؤْمِنُونَ ذَلِكَ وَامْتَعَضُوا، فَتَكَلَّمُوا فَكَرِهَ الْمُؤْمِنُونَ ذَلِكَ وَامْتَعَضُوا، فَتَكَلَّمُوا فَيَهِ، فَلَمَّا أَبَى سُهَيْلٌ أَنْ يُقَاضِيَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَى ذَلِكَ، كَاتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ عَلَى ذَلِكَ، كَاتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ عَلَى أَلِيهِ سُهَيْلُ أَنْ يُقاضِيَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَى أَلِكَ، كَاتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ عَلَى أَلِيهِ سُهَيْل بْنِ عَمْرو، اللَّهِ عَلَى أَلِيهِ سُهَيْل بْنِ عَمْرو، النَّهِ عَلَى أَلِيهِ سُهَيْل بْنِ عَمْرو، وَلَمْ يَأْتِ رَسُولُ اللَّهِ عَلَى أَلِيهِ سُهَيْل بْنِ عَمْرو، وَلَمْ يَأْتِ رَسُولُ اللَّهِ عَلَى أَيهِ سُهَيْل مَنْ عَمْرو، وَلَمْ يَأْتِ رَسُولُ اللَّهِ عَلَى أَيْهِ سُهَيْل مَنْ كَانَ مُسْلِمًا، وَجَاءَ بِ الْمُؤْمِنِاتُ مُهَا جِرَاتٍ، فَكَانَتُ أَمُّ وَجَاءَ أَهُلُهَا كُلُمُومُ بِنْتُ عَقْبَةَ بْنِ مُعَيْطٍ مِمَّنْ خَرَجَ إِلَى وَسُولُ اللَّهِ عَلَى عَاتِق، فَجَاءَ أَهُلُهَا رَسُولُ اللَّهِ عَلَى فِي عَاتِق، فَجَاءَ أَهُلُهَا رَسُولُ اللَّهِ عَلَى فِي عَاتِق، فَجَاءَ أَهُلُهَا رَسُولُ اللَّهِ عَلَى فِي عَاتِق، فَجَاءَ أَهُلُهَا وَهِي عَاتِق، فَجَاءَ أَهُلُهَا يَتُهُمْ، وَهِي عَاتِق، فَجَاءَ أَهُلُهَا عَلَى فِي الْمُؤْمِنِاتِ مَا يَتُهُمْ أَنْ يَرْجِعَهَا إِلَيْهِمْ، حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْمُؤْمِنَاتِ مَا يَتَهُمْ وَعَيْ أَنْ يَرْجِعَهَا إِلَيْهِمْ، وَعَلَى فِي الْمُؤْمِنَاتِ مَا

أَنْزَلَ. [راجع: ١٦٩٤، ١٦٩٥] ١٩٢٤ - قَالَ ابْنُ شِهَابِ: وَأَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ ابْنُ الزَّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِي طَلَّكُمُّ قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ طَلْكُمُّ كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهَذِهِ الآيةِ: ﴿ يَا مَنْ هَاجَرَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتُ ﴾ [الممتحنة: ﴿ يَا اللَّهُ النَّبِيُّ إِذَا جَاءً كَ الْمُؤْمِنَاتُ ﴾ [الممتحنة: ﴿ يَا رَسُولَهُ طَلِّكُمُ أَنْ يَرُدُّ إِلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا رَسُولَهُ عَلَى مَنْ هَاجَرَ مِنْ أَزْوَاجِهِمْ، وَبَلَغَنَا أَنَّ أَبَا بَصِيْرٍ. فَذَكِرَهُ بِطُولِهِ. [راجع: وَبَلَغَنَا أَنَ أَبَا بَصِيْرٍ. فَذَكَرَهُ بِطُولِهِ. [راجع:

جوچاہیں کریں۔ سہیل اس شرط پراڑ گیا اور کہنے لگا کہ حضورا کرم مَا ہُیڈی اس شرط کو قبول کرلیں اور مسلمان اس شرط پر کسی طرح راضی نہ تھے، مجور آ انہوں نے اس پر گفتگو کی (کہا یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ مسلمان کو کافر کے سپر دکر دیں) سہیل نے کہا کہ بنہیں ہوسکتا ہوسکتا ہوسکتا ہوسکتا ہوسکتا ہوسکتا ہوئی درسول اللہ مَا ہُیڈی نے نے بیشر طبعی تسلیم کر لی اور ابو جندل بن سہیل ڈالٹوئ کو ان کے والد سہیل بن عرو کے مسلمانوں بیشر طبعی تسلیم کر لی اور ابو جندل بن سہیل ڈالٹوئ کو ان کے والد سہیل بن عرو کے مسلمانوں کے پاس پہنچے تھے (شرط کے مطابق مدت میں مکہ سے فرار ہوکر بیڑی کو تھیٹتے ہوئے مسلمانوں کے پاس پہنچے تھے (شرط کے مطابق مدت میں مکہ سے قرار ہوکر بیڑی کو تھیٹتے ہوئے اس کر تیا ہوئی ان میں سے ہیں جو اس مدت میں حضور اکرم مَا اللہ کیا کہ آئمیں واپس پاس آئی تھیں، وہ اس وقت نو جو ان تھیں، ان کے گھر والے حضور پاس آئی تھیں، وہ اس وقت نو جو ان تھیں، ان کے گھر والے حضور کردیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے مومن عور توں کے بارے میں وہ آ بیت کردیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے مومن عور توں کے بارے میں وہ آ بیت نازل کی جو شرط کے مناسب تھی۔

(۱۸۲) ابن شہاب نے بیان کیا کہ جھے عودہ بن زبیر ڈالٹوئو نے خبردی اور ان سے نبی کریم مظافیر کم کا دوجہ مطہرہ عائشہ ڈالٹوئا نے بیان کیا کہ آیت ﴿ یَا اللّٰہِ مَا اللّٰہِ اللّٰہُ اللّٰہِ اللّٰمِ اللّٰ اللّٰمِلْمِ اللّٰمِ اللّٰ

[ZX/L

مشرکین کے حوالے نہ کیا جائے کہ اس سے معاہرہ کی خلاف ورزی لازم نہیں آتی بشرطیکہ تم کو یقین ہوجائے کہ وہ مورتیں محض ایمان واسلام کی خاطر پورے ایمان کے ساتھ گھرچھوڑ کرآئی ہیں۔

١٨٣ عَـ حَدَّثَنَا قُتَيَبَةُ، عَنْ مَالِكِ، عَنْ نَافِع، أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ: إِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ، صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ مَكْنَا اللَّهِ مَكْنَا اللَّهِ مَكْنَا كَمَا مِنْ أَجُلِ أَنَّ رَسُولِ اللَّهِ مَكْنَا اللَّهِ مَكْنَا كَمَا بِعُمْرَةِ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ. [راجع: ١٦٣٩] بِعُمْرَةِ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ. [راجع: ١٦٣٩] بِعُمْرَةِ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ. [راجع: ١٦٣٩] عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ، عَنْ ابْنِ عُمَر، كَمَا فَعَلَ النَّبِي مَكْنَا يَحْيَى، وَمَنْ الْعَمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أَسُولُ وَقَالَ: إِنْ حِيْلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَفَعَلَتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِي مَكْنَا اللَّهِ أَسُولُ كَمَا فَعَلَ النَّبِي مَكْنَا اللَّهِ أَسُولُ كَمَا فَعَلَ النَّبِي مَكْنَا اللَّهِ أَسُولُ كَمَا فَعَلَ النَّبِي مَكَنَا اللَّهِ أَسُولُ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أَسُولُ حَسَنَةً ﴾ [آلاحزاب: ٢١] [راجع: اللَّهِ أَسُولُ حَسَنَةً ﴾ [آلاحزاب: ٢١] [راجع: اللهِ أَسُولُ حَسَنَةً ﴾ [آلاحزاب: ٢١] [راجع: ١٩٣٩]

آلَدُ عَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جُويْرِيَةُ، عَنْ نَافِع، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا، كَلَّمَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرَ بْح: أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا، كَلَّمَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ بْح: وَحَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْ اللّهِ، قَالَ لَهُ: لَوْ أَقَمْتَ الْعَامَ، فَإِنِّي أَخَافُ اللّهِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّهِ مُثَلِّكُمُ النَّيْ مُثْلِكُمُ النَّيْ وَيَشَى دُونَ الْبَيْتِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّيْ مُثْلِكُمُ النَّيْ مُثَلِّكُمُ النِّيْ وَكَنَى وَقَصَّرَ النَّبِي مُثْلِكُمُ النِّي وَيَشَى الْبَيْتِ طُفْتُ، وَحَلَقَ وَقَصَّرَ الْبَيْتِ طُفْتُ، وَإِنْ الْمَا عَبْدَالًا اللّهِ الْهُ الْمُعْدَى بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ، وَإِنْ الْبَيْتِ طُفْتُ، وَإِنْ الْبَيْتِ طُفْتُ، وَإِنْ الْمَيْتِ طُفْتُ، وَإِنْ الْمَالِيْقَ الْمَالِي الْمَاتِ الْمُعْلَى بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ عُلْمَاتُ اللّهُ الْمَاتِ الْمَاتِ الْمُعْدِلِي الْمُعْلَى بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُولَا اللّهِ الْمُعْمُولَةُ اللّهِ الْمُعْدَالِهُ اللّهِ الْمُعْلَى الْمُعْلِقَالَ اللّهُ الْمُعْلِقُولُ اللّهِ اللّهُ الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْبَيْتِ عُلْمَاتُ الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلَى اللّهِ اللّهِ اللّهُ الْمُعْلِي اللّهُ الْمُعْلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ الْمُعْلَى الْمُعْلِقُ الْمُعْلَى الْمُعْلَى الْمُعْلِقَ اللّهُ اللّهُ الْمُعْلَى الْمُعْلَى

(۱۸۳) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے امام مالک رہے اللہ اسلام سے بیان کیا، کہا ہم سے امام مالک رہے اللہ نے بیان کیا، ان سے تافع نے کہ عبداللہ بن عمر واللہ اللہ سے اللہ سے دار سے اللہ کے ارادہ سے لکے۔ پھرانہوں نے کہا: اگر بیت اللہ سے جانے سے روک دیا تھا۔ چنا نچہ دیا تو میں وہی کام کروں گا جورسول اللہ سَالَةُ اللّٰمِ کَا سَاتھ کیا تھا۔ چنا نچہ آپ نے صرف عمرہ کا احرام با ندھا کیونکہ رسول اللہ سَالَةُ اللّٰمِ کَا حرام با ندھا تھا۔

(۳۸۸) ہم سے مسدد بن مسربد نے بیان کیا، کہا ہم سے یکیٰ بن سعید قطان نے بیان کیا، کہا ہم سے نافع نے کہ قطان نے بیان کیا، ان سے نافع نے کہ عبداللہ بن عمر ولی اللہ بن عمر ولی اللہ بنا ترام با ندھااور کہا کہ اگر جھے بیت اللہ جانے سے روکا گیا تو میں بھی وہی کام کروں گا جورسول اللہ مثل اللہ علی تھا۔ جب آپ کو کفار قریش نے بیت اللہ جانے سے روکا ۔ آوراس آیت کی طاوت کی: ''یقنینا تم لوگوں کے لئے رسول اللہ مثل اللہ علی کے زندگی بہترین محونہ کی: ''یقنینا تم لوگوں کے لئے رسول اللہ مثل اللہ علیہ کے زندگی بہترین محونہ

حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ مُلْكُمُ فَسَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: مَا أُرَى شَأَنَهُمَا إِلَّا وَاحِدًا، أَشْهِدُكُمْ أَنَيْ قَدْ أَرْى شَأَنَهُمَا إِلَّا وَاحِدًا، أَشْهِدُكُمْ أَنَيْ قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِيْ. فَطَافَ طَوَاقًا وَاحِدًا وَسَعْيًا وَاحِدًا، حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا. [راجع: ١٦٣٩]

١٨٦ ٤ - حَدَّثَنِيْ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ، سَمِعَ النَّضْوَ بْنَ مُحَمَّدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَخْرٌ، عَنْ نَافِع، قَالَ: إِنَّ النَّاسَ يَتَحَدَّثُوْنَ أَنَّ ابْنَ عُمْرَ، أَسْلَمَ قَبْلَ عُمْرَ، وَلَيْسَ كَذَلِكَ، وَلَكِنْ عُمَرُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ أَرْسَلَ عَبْدَاللَّهِ إِلَى فَرَسٍ لَهُ عِنْدَ رَجُلِ مِنَ الْأَنْصَارِ يَأْتِي بِهِ لِيُقَاتِلَ عَلَيْهِ، وَرَسُولُ اللَّهِ مُلْكُمُ يُبَايعُ عِنْدَ الشَّجَرَةِ، وَعُمَرُ لَا يَدْرِيْ بِذَلِكَ، فَبَايِعَهُ عَبْدُاللَّهِ، ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْفَرَس، فَجَهِاءَ بِهِ إِلَى عُمَرَ، وَعُمَرُ يَسْتَلْئِمُ لِلْقِتَالِ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مِثْكُمُمُ يُبَايِعُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ: فَانْطَلَقَ فَذَهَبَ مَعَهُ حَتَّى بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ مَلْكُ مَا فَهِيَ الَّتِي يَتَحَدَّثُ النَّاسُ يَهِلَ ابْنَ عَرِ وَلِي الله الله الله عَلَي تقد أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ. [راجع: ٣٩١٦] ٤١٨٧ ـ وَقَالَ هِشَامُ بَنْ عَمَّارٍ: حَلَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِم، حَدَّثَنَا عُيَمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ الْعُمَرِيُّ، أُخْبَرَنِيْ نَافِعْ، عَنِ أَبْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّاسَ، كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ مُلْكُلًّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ، تَفَرَّقُوا فِي ظِلَالِ الشَّجَرِ، فَإِذَا النَّاسُ مُحْدِقُونَ بِالنَّبِيِّ مَا اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ

(۱۸۷) اور ہشام بن عمار نے بیان کیا، ان سے ولید بن مسلم نے بیان کیا، ان سے عربی مسلم نے بیان کیا، ان سے عربی محرمی نے بیان کیا، انہیں نافع نے خبر دی اور انہیں عبداللہ بن عرف اللہ انہیں انہیں خد میں کے موقع پر صحابہ وی اللہ انہیں اگرم مَن اللہ اللہ کے ساتھ سے ، مختلف درختوں کے سائے میں پھیل گئے تھے۔ کھر واللہ اللہ منا اللہ منا اللہ عبداللہ او کے موتو سہی لوگ رسول اللہ منا اللہ عبداللہ او کے موتو سہی لوگ رسول اللہ منا اللہ عبداللہ او کے اس جمع کیوں ہو گئے۔

ہیں؟ انہوں نے دیکھا تو صحابہ بیعت کررہے تھے۔ چنا نچہ پہلے انہوں نے خود بیعت کرلی۔ پھرعمر ملائلۂ کوآ کرخبر دی پھروہ بھی گئے اور بیعت کی۔

> رَجَعَ إِلَى عُمَرَ فَخَرَجَ فَبَايَعَ. [راجع: ٣٩١٦] تشويج: يهال بيعت كرنے بين معزت عبدالله بن عمرِ الله الذين عمرِ الله الله الله عندي جوخاص وجدسے تقى۔

(۱۸۸۸) ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا، کہا ہم سے یعلی بن عبید نے بیان کیا، کہا ہم سے یعلی بن عبید نے بیان کیا، کہا ہم سے اساعیل بن ابی خالد نے بیان کیا، کہا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی ڈائٹھ اسے سنا، آپ نے بیان کیا کہ جب نی کریم مکاٹھ کے اللہ بن ابی اوفی ڈائٹھ نے خواف کیا تو ہم بھی آپ کے ساتھ تھے، نی مثالی نے خواف کیا تو ہم نے بھی خماز پڑھی تو ہم نے بھی نماز پڑھی اور حضور مثالی کیا ۔ حضور مثالی کے اسل مکہ سے حفاظت اور حضور مثالی کے صفاوم روہ کی سعی بھی کی، ہم آپ کی اہل مکہ سے حفاظت کرتے رہے تھے تا کہ کوئی تکلیف کی بات نہیں آجائے۔

١٨٨٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ، سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى كُنَّا مَعَ النَّبِي مُلْتُكُمَّ حِيْنَ اعْتَمَرَ فَطَافَ فَطُهْنَا مَعَهُ، وَصَلَّى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، فَطَافَ فَطُهْنَا مَعَهُ، وَصَلَّى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَكُنَّا نَسْتُرُهُ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةً، لَا يُصِيْبُهُ أَحَدٌ بِشَيْءٍ. وَراجع: ١٦٠٠]

[راجع: ١٦٠٠]

انْظُرْ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَدْ أَحْدَقُوا بِرَسُولِ

اللَّهِ مُشْخُمُ ۚ فَوَجَدَهُمْ يُبَايِعُونَ، فَبَايَعَ ثُمَّ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِق، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبًا حَصِيْن، قَالَ: مَغْوَلِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبًا حَصِيْن، قَالَ: قَالَ أَبُوْ وَائِل: لَمَّا قَدِمَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ مِنْ مُصَفِّينَ أَتَيْنَاهُ نَسْتَخْبِرُهُ فَقَالَ: اتَّهِمُوا لَرَّأْيَ، فَلَقَدْ رَأَيْتُنِيْ يَوْمَ أَبِيْ جَنْدَلٍ وَلَوْ الرَّأْيَ، فَلَقَدْ رَأَيْتُنِيْ يَوْمَ أَبِيْ جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَظِيْعُ أَنْ أَرُدً عَلَى رَسُولِ اللَّهِ عَنْدَلٍ وَلَوْ لَرَدُدْتُ، وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، وَمَا وَضَعْنَا لِلَّا لَمَا فَنَا اللَّهُ فَرَسُولِ اللَّهِ عَلَيْنَا إِلَّا أَمْرَهُ أَعْلَمُ، وَمَا وَضَعْنَا إِلَّا أَسْهَلَنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ قَبْلَ هَذَا الأَمْرِ، أَسْهَلَنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ قَبْلَ هَذَا الأَمْرِ، مَا نَشِيَا نَحُصْمٌ أَلِلَا انْفَجَرَ عَلَيْنَا خُصْمٌ مَا نَدُرِيْ كَيْفَ نَأْتِنِي لَهُ. [راجع: ١٨١٣]

تشویج: علامه ابن جر مینی حسن بن اسحاق استاذ امام بخاری مینید کمتعلق فرمات بین "کان من اصحاب ابن المبارك و مات سنة احدی و اربعین و مالتین و ماله فی البخاری سوی هذا الحدیث " (فتح الباری جلد۷ صفحه ۵۸۱) یعنی به مطرت عبدالله بن مبارک مینید کے شاگردوں میں سے بیں دان کا انقال ۲۳۱ هیں ہوائے بخاری میں ان سے مرف یمی ایک مدیث مردی ہے۔

٤١٩٠ عَدَّانَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْب، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْب، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْب، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبْنِ أَبِي لَيْلَي، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةً عَنِ ابْنِ غُجْرَةً قَالَ: الْبَيْ عَلَيْ النَّبِي مُلْكُمَّ أَرْمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ، قَالَ: ((أَيُو دِيكَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثُرُ عَلَى وَجْهِي فَقَالَ: ((أَيُو دِيكَ هَوَاهُ رَأْسِكَ)). قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَاحُلِقُ، وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّام، أَوْ أَطْعِمْ سِتَّة مَسَاكِيْنَ، أَوِ وَصُمْ ثَلَاثَة نَيَّام، أَوْ أَطْعِمْ سِتَّة مَسَاكِيْنَ، أَوِ النَّسُكُ نَسِيكَةً)). قَالَ أَيُوبُ: لَا أَدْرِي بِأَي الْمُعَلِّيُنَ الْمَانِي الْمُعَلِيقَةُ مَسَاكِيْنَ، أَوِ الْمُعَمْ سِتَّة مَسَاكِيْنَ، أَو الْمُعْمُ سِتَّة مَسَاكِيْنَ، أَو الْمُعْمُ سِتَّة مَسَاكِيْنَ، أَو الْمُعْمُ سِتَّة مَسَاكِيْنَ، أَو الْمُعْمُ سِتَة مَسَاكِيْنَ، أَو الْمُعَمْ سِتَة مَسَاكِيْنَ، أَو الْمُعْمُ سِتَة مَسَاكِيْنَ، أَو الْمُعْمُ سِتَة مَسَاكِيْنَ، أَو الْمُعَمْ سِتَة مَسَاكِيْنَ، أَوْلَ الْمُعَمْ سِتَة مَسَاكِيْنَ، أَو الْمُعَمْ سِتَة مَسَاكِيْنَ، أَوْلَ أَلْمُومُ الْمُعَمْ سِتَة مَسَاكِيْنَ، أَو الْمُعِمْ سَلَالُهُ الْمُومُ الْمُومُ الْمُعَلِيْنَ الْمُعَمْ سَلَّة مَالَالَ الْمُعْمُ الْمُعْمُ الْمُعَلِّيْمَ الْمُعْمُ الْمُعِمْ الْمَسْلِيْنَ الْمُعْمُ الْمُعَمْ الْمُعْمُ الْمُعْمُ الْمُعِمْ الْمُعَلِيْنَ الْمُعْمُ الْمُعْمُ الْمُعْمُ اللّهُ الْمُعْمُ الْمُعُمُ الْمُعْمِ الْمُعْمُ الْمُعْمُ الْمُعْمُ الْمُعْمُ الْمُعْمُ الْمُعْمُ الْمُعْمُ

1918 - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ أَبُوْ عَبْدِ
اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِيْ بِشْر، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِيْ لِيَلَى، مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةً، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةً، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ طَلَّحَةً بِالْحُدَيْبِيَّةِ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ، وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُونَ قَالَ: وَكَانَتْ لِي وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُونَ قَالَ: وَكَانَتْ لِي وَقَدْ مَحْرِمُونَ، وَقَالَ: ((أَيُولُونِيكَ هَوَامَّ وَهُونِي، فَمَرَّ بِي النَّبِي طَلِيكًا فَقَالَ: ((أَيُولُونِيكَ هَوَامَّ وَلَيْكُ مَنْ اللَّهُ وَالْمَالُكُ اللَّهُ وَالْمَالُكُ اللَّهُ وَالْمَالِكَ اللَّهُ وَالْمَالُ وَلَيْكُ مَوْلِيكًا أَوْ بِهِ أَذْى وَلَيْكُمْ مَرِيْضًا أَوْ بِهِ أَذَى وَلَا الْمَالُ وَلَيْكُ مَلَ مَالَةً وَلَا اللّهِ وَاللّهِ وَقَلْدُيْهُ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ مَلَكُ وَلَا اللّهِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا أَوْ مِنْ اللّهِ أَوْ مَلَكَةً إِلَا لَيْكُونَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَهِدُيْهُ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ اللّهِ مَنْ رَأْسِهِ فَهِدُيْهُ مِنْ عَلَى اللّهَ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللللّهُ الللللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللللللّهُ ا

بَابُ قِصَّةِ عُكُلِ وَعُرَيْنَةَ

٤١٩٢ - حَدَّنَنِيْ عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ ، قَالَ:

حَلَّثْنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ،

(۱۹۹۰) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے حاد بن زید نے
بیان کیا، ان سے ابوب ختیانی نے، ان سے جاہد نے ان سے ابن الی لیا
نے ان سے کعب بن عجر ہ ڈوائٹو نے بیان کیا کہ وہ عمرہ حدیبیہ کے موقع پر نبی
اکرم مَثَالِیْنِمُ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو جو کیں ان کے چبرے پر گرربی
خصی حضور مَثَالِیْنِمُ نے دریافت فرمایا: 'نہ چو کیں جو تبہارے سر سے گرربی
بیں، تکلیف و رہ بی ہیں؟' انہول نے عرض کیا: جی ہاں! رسول الله مَثَالِیْمُ الله مِن کرون دورہ والواور تین دن روزہ رکھ لویا چھ میکینوں کو کھانا کھلا دویا
پھرکوئی قربانی کرڈ الو' (سرمنڈ وانے کا فدیہ ہوگا) ابوب ختیانی نے بیان کیا
کہ مجھے معلوم نہیں کہ ان تیوں امور میں سے پہلے حضور مَثَالِیْمُ نے کون کی
بات ارشاد فرمائی تھی۔

(۱۹۹۱) مجھ سے ابوعبداللہ محمد بن ہشام نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشیم نے بیان کیا، ان سے ابوبشر نے، ان سے مجاہد نے، ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیا نے اور ان سے کعب بن مجر ہ ڈالٹوڈ نے بیان کیا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر ہم رسول اللہ مُکالٹیوٹر کے ساتھ تھے اور احرام با ندھے ہوئے تھے۔ ادھر مشر کین ہمیں بیت اللہ تک جانے نہیں دینا چاہتے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میر سے ہر پر بال بڑے بڑے ہے دیکھ کر دریافت فرمایا: '' کیا یہ جو کمیں مرنے چرے پر گرنے لگیس نے مُکالٹیوٹر نے ہمی دیکھ کر دریافت فرمایا: '' کیا یہ جو کمیں تکلیف دے رہی ہیں؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں اگرتم کوئی مریض ہویا اس کے سرمیں کوئی تکلیف دین دون سے دونی مریض ہویا اس کے سرمیں کوئی تکلیف دین دان کے دوز سے یاصد قہ یا قربانی کا فدید دینا چاہیے۔''

قشوج: ان جملہ روا بیوں میں کسی نیکی طرح سے واقعہ حدیبیہ ہے تھاتی کھی نہ پیچھ ذکر ہے۔ یکی احادیث اور باب میں وجہمطابقت ہے۔ حالت احرام میں ایسی بیاری سے سرمنڈ وادینا جائز ہے۔ مگراس کے فدید میں بیکفارہ اوا کرنا ہوگا۔

باب: قبائل عمل اورعرينه كاقصه

(۲۱۹۲) مجھ نے عبدالاعلیٰ بن حاد نے بیان کیا، کہا ہم سے برید بن زریع نے بیان کیا، کہا ہم سے سعید نے بیان کیا، ان سے قادہ نے اور ان سے آنس بن ما لک والنفظ نے بیان کیا کہ قبائل عمل وعرینہ کے پی لوگ نی كريم مَا النَّامِ كَى خدمت ميں مدينه آئے اور اسلام ميں داخل ہو گئے، پھر انبول نے کہا، اے اللہ کے نی! ہم لوگ مولیثی رکھتے تھے کھیت وغیرہ مارے پاس نہیں تھ، (اس لئے ہم صرف دودھ پربسراوقات کیا کرتے سے) اور انہیں مدیندی آب وہوا ناموافق آئی تورسول الله مَا لَيْعِمْ نے کھھ اونث اورایک چروامان کے ساتھ کردیا اور فرمایا کہ انہیں اونٹوں کا دودھاور پیثاب پو(توتمهیں صحت حاصل ہوجائے گی) وہ لوگ (چرا گاہ کی طرف) كے، كيكن مقام حره كے كنارے وينجتے بى وه اسلام سے پھر كئے اور بى اكرم من النيام ك چرواب والرويا اوراونوں كو لے كر بھا گئے لگے۔اس كى خرجب نبی اکرم مَالَیْظِم کوملی تو آب نے چند صحابہ کوان کے پیچھے دوڑایا (وہ پکڑ کرمدیندلائے گئے) تو حضور سَالیّنی کم سے ان کی آ تھوں میں محرم سلائیاں پھیردی گئیں (کیونکہ انہوں نے بھی ایسا ہی کیاتھا)اورانہیں حرہ کے کنارے چھوڑ دیا گیا۔ آخر وہ ای حالت میں مر گئے۔ قبادہ نے بیان کیا کہ ہمیں بدروایت بہنی ہے کہ حضور اکرم مَثَالِیْمُ اِنْ اس کے بعد صحابہ کوصدقہ کا تھم دیا اور مثلہ (مقول کی لاش پگاڑ نایا ایذا وے کرائے قل کرنا) ہے منع فرمایا اور شعبہ، ابان اور حماد نے قیادہ سے بیان کیا کہ (بیہ لوگ عرینہ کے قبیلے کے تھے (عمل کانام نہیں لیا) اور کی بن ابی کثیر اور ایوب نے بیان کیا،ان سے ابوقلابہ نے اوران سے انس والفن نے کہ قبیلہ عمل کے کچھلوگ آئے۔

عَنْ قَتَادَةً، أَنَّ أُنسًا حَدَّثُهُمْ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُكُل وَعُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ عَلَى النَّبِي مَا لِنَّا مِي النَّبِي مَا لَيْكُمُ وَتَكَلُّمُوا بِالْإِسْلَامِ فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ، وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيْفٍ. وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِيْنَةَ، فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ مُشْكِكُمُ بِذُودٍ وَرَاعِي، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيْهِ، فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذًا كَانُوا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ، وَقَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ مُكْتُكُمْ وَاسْتَاقُوا الذُّودَ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ مَا لَئُكُمُ أَنْعَتُ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ، وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ، وَتُرِكُوا فِي نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوْا عَلَى حَالِهِمْ. قَالَ قَتَادَةُ: بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ مَا اللَّهُمُ بَعْدَ ذَلِكَ كَانَ يَحُثُ عَلَى الصَّدَقَةِ، وَيَنْهَى عَنِ الْمُثْلَةِ. وَقَالَ شُعْبَةُ وَأَبَانُ وَحَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ مِنْ عُرَيْنَةَ. وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ وَأَيُّوْبُ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ: قَدِّمَ نَفَرٌ مِنْ عُكُلِ. [راجع: ٢٣٣]

تشویج: چردا ہے کانام بیارالنوبی رفائٹو تھا، جب قبیلے والے مرتد ہو کراونٹ لے کر بھا گئے گئو اس چروا ہے نے مزاحت کی۔ اس پرانہوں نے اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ ویئے اور اس کی زبان اور آگھ میں کانٹے گاڑ ویئے جس سے انہوں نے شہادت پائی۔ (ڈٹائٹو گا) ی قصاص میں ان ڈاکو دَل کے ساتھ وہ کیا گیا جوروایت میں ندکور ہے۔ بیڈاکو ہروو قبائل عمل اور عرید سے سطق رکھتے تھے۔ حرہ وہ پھر یلامیدان ہے جو مدینہ سے باہر ہے۔ وہ ڈاکومرض استقاء کے مریض تصاس کئے نبی کریم مثالی کے ان کے کئے نیٹے تبجو برفر مایا۔

١٩٣٤ عَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَبُوْ عُمَرَ الْبُوْ عُمَرَ الْبُوْ عُمَرَ الْبَوْ عُمَرَ الْبَوْ عُمَرَ الْبَوْ عُمَرَ الْبَوْ عُمَلَ الْحَوْضِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُوبُ، وَالْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُوبُ، وَالْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُوبُ، وَالْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبُوْ رَجَاءٍ، مَوْلَى أَبِيْ قِلَابَةً وَكَانَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ رَجَاءٍ، مَوْلَى أَبِيْ قِلَابَةً وَكَانَ

(۳۱۹۳) مجھ سے محمد بن عبدالرحيم نے بيان كيا، كہا ہم سے ابوعم حفض بن عمر الحوضى نے بيان كيا، كہا ہم سے ابوب اور الحوضى نے بيان كيا، كہا ہم سے ابوقلا بہ کے مولی ابور جاء نے بيان كيا، حوال بيان كيا، كہا ہم سے ابوقلا بہ کے مولی ابور جاء نے بيان كيا، وہ ابوقلا بہ کے ساتھ شام میں تھے كہ خليف عمر بن عبدالعزيز نے ايك دن لوگوں سے مشورہ كيا كہ اس" قسام، "كے بارے ميں تمباری كيا دائے ہے؟ لوگوں

نے کہا کہ یہ حق ہے۔ اس کا فیصلہ رسول اللہ منافیظ اور پھر خلفائے راشدین آپ سے پہلے کرتے رہے ہیں۔ ابورجاء نے بیان کیا کہ اس وقت ابوقلاب، عمر بن عبد العزیز مواللہ کے خت کے پیچھے تھے۔ اسنے میں عقبہ بن سعید نے کہا کہ پھر قبیلہ عرینہ کے لوگوں کے بارے میں انس ڈائٹو کی حدیث کہاں گئی ؟ اس پر ابوقلابہ نے کہا کہ انس ڈائٹو نے خود مجھ سے یہ بیان کیا۔ عبدالعزیز بن صہیب نے (اپنی روایت میں) انس ڈائٹو کے حوالہ سے صرف عرینہ کا نام لیا اور ابوقلابہ نے اپنی روایت میں انس ڈائٹو کے حوالہ سے صرف عرینہ کا نام لیا اور ابوقلابہ نے اپنی روایت میں انس ڈائٹو کے حوالے سے صرف عمل کانام لیا ہے پھریہی قصہ بیان کیا۔

مُعَهُ بِالشَّاْمِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ،
اسْتَشَارَ النَّاسَ يَوْمًا قَالَ: مَا تَقُولُونَ فِيْ
هَذِهِ الْقَسَامَةِ؟ فَقَالُوا: حَقَّ، قَضَى بِهَا
رَسُولُ اللَّهِ مُلْكَا وَقَضَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ،
قَبْلَكَ. قَالَ: وَأَبُو قِلاَبَةَ خَلْفَ سَرِيْرِهِ، فَقَالَ عَبْسَةُ بْنُ سَعِيْدِ: فَأَيْنَ حَدِيْثُ أَنْسِ فِي عَنْسَةُ بْنُ سَعِيْدِ: فَأَيْنَ حَدِيْثُ أَنْسِ فِي الْعَرَيْئِيْنَ؟ قَالَ أَبُو قِلاَبَةً : إِيَّايَ حَدَّنَهُ أَنْسُ الْمِنْ مَالِكِ. قَالَ أَبُو قِلاَبَةً : إِيَّايَ حَدَّنَهُ أَنْسُ الْمُن مَالِكِ. قَالَ أَبُو قِلاَبَةً : إِيَّايَ حَدَّنَهُ أَنْسُ الْمُن مَالِكِ. قَالَ عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنْسٍ: مِنْ عُرَيْنَةً. وَقَالَ أَبُو قِلاَبَةً عَنْ أَنْسٍ: مِنْ عُرَيْنَةً. وَقَالَ أَبُو قِلاَبَةً عَنْ أَنْسٍ:

مِنْ عُكْلِ. ذَكَرَ الْقِصَّةَ. [راجع: ٢٣٣]

بَابُ غَزُورَةِ ذَاتِ الْقَرَدِ

تشوج: جب قل کے گواہ نہ ہوں اور لاش کی محلہ یا گاؤں میں ملے ، ان لوگوں پر قل کا شبہ ہوتو ان میں سے پچاس آومی چن کران سے صلف لیا جاتا ہے ، اس کو قسامہ کہتے ہیں۔ عنبہ کا خیال میتھا کہ آپ نے ان لوگوں کے لئے قسامہ کا تھم نہیں دیا تھا بلکہ ان سے قصاص لیا۔ عنبہ کا بیاعتراض محمج نہ تھا کہ اس کو قسامہ کا تھا ہو۔ مدیث میں قبیلہ عرید کا قرار قسامت دہاں ہوتی ہے جہاں جوت نہ ہو، صرف اشتباہ ہو۔ مدیث میں قبیلہ عرید کا قرار قسامت دہاں ہوتی ہے جہاں جوت نہ ہو، صرف اشتباہ ہو۔ مدیث میں قبیلہ عرید کا ذکر ہے باب اور حدیث میں کی مطابقت ہے۔

روایت میں حضرت عمر بن عبدالعزیز مینید کا نام نامی ذکر ہوا ہے جو ظیفہ عادل کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کی امامت واجتہاد معرفت احادیث وآ ثار پرامت کا اتفاق ہے بلکہ آپ کواپ وقت کا مجدد اسلام سلیم کیا گیا ہے۔ آپ کے اسلامی کارناموں میں بڑاا ہم ترین کارنامہ بیہ کہ آپ کوتد وین حدیث اور کتا بت حدیث کی منظم کوشش کا احساس ہوا۔ چنا نچہ آپ نائب والی مدیند ابو بمرحزی کوفر مان بھیجا کہ رسول اکرم مَثَالِیَّةُ آپ کی احادیث میں دن کرو کیونکہ جھے کھی اور اہل علم کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔ لہذا احادیث کی متند کتا ہیں جمع کر کر جھے کوجیجے ۔ ابو بمرحزی نے آپ کی احادیث کی متند کتا ہیں جمع کر کے جھے کوجیجے ۔ ابو بمرحزی نے آپ کو خران کو تعلق میں ان تک نہ بہنچا گئے۔ ہاں خلیفہ آپ کے فرمان کو تعلق میں اور ایک کو بھی اس خدمت پر مامور فرمایا تھا اور ان کو جمع حدیث کا تھے ۔ چنا نچہ انہوں نے دفتر کے دفتر جمع کے اور ان کو خطافت راشدہ کا خلیفہ خلیفہ وقت تک پہنچا ہے۔ آپ نے ان کی متعدد تقلیں اپنی قلم رومیں مختلف مقامات پر بھجوا ئیں ۔ حضرت بحر بن عبدالعزیز مُونِینیہ کو خلافت راشدہ کا خلیفہ خاص قراد یا گیا ہے۔

باب: ذات قر د کی لژائی کابیان

وَهِيَ الْغَذْوَةُ الَّتِيْ أَغَارُوا عَلَى لِقَاح يدى غزوه بجس ميس مشركين عطفان بي اكرم مَا يَّتَيْمُ كى ١٠ دوهيل اوْمَيْول النَّبِي مَا النَّبِي مِنْ النَّالِي مَا النَّبِي مَا النَّالِي النَّالِ النَّبِي مَا النَّبِي مَا النَّبِي مَا النَّالِي النَّالِي النَّالِي النَّالِي النَّبِي مَا النَّالِي النَّالِي اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّلِي اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ الل

تشويج: وات القروياوي قروايك چشمكانام بج وغطفان قبيلي حقريب بـ

١٩٤ عَدَّنَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا (٣١٩٣) بم عقيد بنسعيد في بيان كيا، كها بم عالم بن اساعيل مخاتم، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: في بيان كيا، ان سيريد بن الى عبيد في بيان كيا، كها من فسلم بن

سَمِعْتُ سَلَمَةً بْنَ الأَكْوَع، يَقُولُ: خَرَجْتُ قَبْلَ أَنْ يُوذَنَ بِالأُوْلَى، وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّعَ آثَرْعَى بِذِيْ قَرَدٍ. قَالَ: فَلَقِينِيْ غُلَامٌ لِعَبْدِالرَّحْمَن بْنِ عَوْفِ فَقَالَ: فَلَقِينِيْ غُلَامٌ لِعَبْدِالرَّحْمَن بْنِ عَوْفِ فَقَالَ: أَخِذَتُ لِقَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّعَ لَمَنْ قُلْتُ: مَنْ أَخَذَهَا؟ قَالَ: غَطْفَانُ. قَالَ: فَصَرَخْتُ ثَلَاتَ مَنْ طَعْفَانُ. قَالَ: فَأَسْمَعْتُ مَا أَخَذَهَا؟ قَالَ: فَأَسْمَعْتُ مَا مَرَخَاتٍ يَا صَبَاحَاهُ! قَالَ: فَأَسْمَعْتُ مَا مَرَخَاتٍ يَا صَبَاحَاهُ! قَالَ: فَأَسْمَعْتُ مَا مَرَخَاتٍ يَا صَبَاحَاهُ! قَالَ: فَأَسْمَعْتُ مَا مَرْخَاتٍ يَا صَبَاحَاهُ! قَالَ: فَأَسْمَعْتُ مَا حَتَى وَجْهِيْ مَرَخَاتٍ يَا الْمَدِيْنَةِ، ثُمَّ الْدَفَعْتُ عَلَى وَجْهِيْ حَتَى الْمَرْفِيقِ مَا الْمَاءِ، فَأَدُوا يَسْتَقُونَ مِنَ الْمَاءِ، فَجَعَلْتُ أَرْمِيْهِمْ بِنَبْلِيْ، وَكُنْتُ رَامِيْهِمْ وَقَدْ أَدْمِيْهِمْ بِنَبْلِيْ، وَكُنْتُ رَامِيْهِمْ وَلَهُ وَالْمَاءِ، وَأَقُولُ:

أَنَّا اَبْنُ الأَكْوَعِ الْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَعِ وَأَرْتَجِزُ حَتَّى اسْتَنْقَذْتُ اللَّقَاحَ مِنْهُمْ، وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِيْنَ بُرْدَةً، قَالَ: وَجَاءَ النَّبِيُ مُثْنَّكُمُ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عِطَاشٌ، فَابْعَثُ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عِطَاشٌ، فَابْعَثُ النَّهِمُ السَّاعَة. فَقَالَ: ((يَا ابْنَ الْأَكُوعِ! مَلَكُتَ فَأَسْجِحُ)). قَالَ: ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُرْدِفُنِيْ رَسُولُ اللَّهِمُ اللَّهِمُ الْمَدِيْنَةَ عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ. اللَّهِمُ اللَّهِمُ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْ رَسُولُ اللَّهِمُ اللَّهِمُ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْ رَسُولُ الْمَدِيْنَةَ عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ.

اکوع ڈالٹنئے سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ فجر کی اذان سے پہلے میں (مدینہ سے باہر غابد کی طرف نکلا) رسول الله مَاليَّظِم کی دود صدينے والی اونثنيال ذات القرديس چراكرتي تحيس - انهول نه بيان كيا كدراست ميس مجهد عبدالرحلن بن عوف والتُعَدُّ ك علام ملے اور كباك رسول الله مَاليَّيْمِ كى اونننیاں پکرلی تنین ہیں۔ میں نے پوچھا کہ کس نے پکرا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ قبیلہ غطفان والوں نے ۔انہوں نے بیان کیا کہ پھڑ میں نے تین مرتبه برای زور زور سے بکارا، یا صباحاه! انہوں نے بیان کیا کہ میں نے مدینہ کے دونوں کناروں تک آواز پہنیا دی اوراس کے بعد میں سیدھاتیزی کے ساتھ دوڑتا ہوا آ محے بڑھا اور آخرانہیں جالیا۔اس وقت وہ جانوروں کو یانی پلانے کے لیے اترے تھے۔ میں نے ان پر تیر برسانے شروع کر دیئے۔ میں تیرا ندازی میں ماہرتھا اور پیشعر کہتا جاتا تھا''میں ابن الاکوع مؤل، آج ذلیلوں کی بربادی کا دن ہے' میں یہی رجز پڑھتار ہا اور آخر اونٹنیاں ان سے چیزالیں بلکہ میں چادریں ان کی میرے قبضے میں آ محكيس -سلمدنے بيان كيا كداس كے بعد حضوراكرم مَنَّ النَّيْظِ بهى صحاب وخالَيْظِ كوساته كرآ مي - مين فعرض كيا: يارسول الله! ميس في تير مار ماركر ان کو یانی نہیں پینے دیا اور وہ ابھی پیاہے ہیں۔ آپ فورا ان کے تعاقب ك ليه فوج بهيج ويجيح حضور مَنْ ﷺ نه فرمايا: "اے ابن الا كوع! جب تونے کسی پر قابو پالیا تو پھرنرمی اختیار کیا کر۔' سلمہ ڈاٹھٹانے نے بیان کیا، پھر ہم والی آ گئے اوررسول الله مَنْ الله عُلِيم مجھا بن اوْمَى ير يجھے بنا كرلائے يہاں

تشوجے: مسلمانوں کا بیڈاکوؤں سے مقابلہ تھا جوہیں عدد دود ھدینے والی اونٹیاں اہل اسلام کی پکڑ کرلے جارہ ہے ہے۔ حضرت سلمہ بن اکوع ڈھائنڈ کی بہادری نے اس میں مسلمانوں کوکا میا بی بخشی اور جانور ڈاکوؤں سے حاصل کر گئے گئے۔ ایک روایت میں ان کوفزار ہ کے لوگ بتا یا گیا ہے۔ یہ بھی غطفان قبیلے کی شاخ ہے۔ سلمہ ڈھائنڈ کا بیان ایک روایت میں یوں ہے کہ میں سلع پہاڑی پر چڑھ گیا اور میں نے ایسے موقع کا لفظ یا صباحاہ! اس ذور سے تکالاکہ پورے شہر مدینہ میں اس کی خبر ہوگئی۔ چارشنہ کا دن تھا، آواز پر نبی کریم سکائٹیڈ کم پائٹیڈ کہا نبی اس کی خبر ہوگئی۔ چارشنہ کا دن تھا، آواز پر نبی کریم سکائٹیڈ کم پائٹیڈ کہا نبی اکرم سکائٹیڈ کم سوجوان میرے ساتھ کردیں تو جس قدر بھی ان کے پاس جانور ہیں سب کوچھین کران کوگر فارکر کے لئے آتا ہوں۔ نبی کریم سکائٹیڈ کم نا مناسب ہے۔''

تك كهم مدينه واليس آ گئے۔

باب:غزوهٔ خیبرکابیان

بَابُ غَزُوَةٍ خَيبَرَ

[راجع: ٣٠٤١]

تشويج: تحيراً يك بستى كانام ب، مدينه سے آتھ بريد پرشام كاطرف - يالاائى سندے ھيں ہوئى۔ دہاں پر يہود آباد تھے۔ان كے قلع بنے ہو ع تھے۔ نبی کریم منگانیو کم نے ان پر محاصرہ کیا، آخر مسلمانوں کو فتح ہوئی۔

٤١٩٥ - حَدَّثَنَا عَبِدُاللَّهِ بِنُ مَسْلَمَةً، عَنْ

مَالِكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارِي أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النَّعْمَانِ، أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ، خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ مِكْ لَمُ عَامَ خَيْبَرَ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ۔ وَهِيَ مِنْ أَدْنَى خَيْبَرَ۔ صَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ دَعَا بِالأَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيْقِ، فَأَمَرَ بِهِ فَثُرِّيَ، فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا، ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِب، فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا، ثُمَّ صَلِّي وَلَمْ يَتَوَضَّأَ. [راجع: ٢٠٩]

١٩٦ ٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بِنُ مَسْلَمَةً ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بِنُ إِسْمَاعِيْلَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةً بْنِ الأَكْوَعِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ مَا لِنَكُمُ إِلَى خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيُلاُّ، فَقَالَ: رَجُلُّ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرٍ: يَا عَامِرُ! أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ. وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلاً شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُوْ بِالْقَوْمِ يَقُوْلُ:

اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّنْنَا أبقبنا فَاغْفُرْ فِدَاءً لَكَ مَا وَتَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لاقينا وَأَلْقِيَنْ عَلَيْنَا أبينا عَوَّلُوْا وبالصياح عَلَنْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مُشْكَامًا: ((مَنْ هَذَا السَّائِقُ؟)) قَالُوْا: عَامِرُ بْنُ الأَكْوَعِ. قَالَ: ((يَرْحَمُهُ

(١٩٥٥) م سع عبدالله بن مسلمه في بيان كياءان سامام ما لك رئيلله نے،ان سے یکی بن سعیدنے،ان سے بشربن سارنے اور انہیں سوید بن نعمان رالتین نے خبر دی کہ غزوہ خیبر کے لیے وہ بھی رسول کریم مُلیٹیا کے ساتھ لُکلے تھ، (بیان کیا) جب ہم مقام صہبامیں پہنچ جوخیبر کے نشیب میں واقع ہے تو آنخضرت مَالَيْظِم نے عصر کی نماز پرھی پھر آپ نے توشہ سفرمنگوایا۔ستو کے سوااور کوئی چیز آپ کی خدمت میں نہیں لائی گئی۔وہستو آپ كتم سي بملويا كيا اورويي آپ نے بھى كھايا اور بم نے بھى كھايا، اس کے بعد مغرب کی نماز کے لیے آپ کھڑے ہوئے (چونکہ وضو پہلے ے موجود تھا) اس لیے آنخضرت مُلَا اللہ اللہ علی کی اور ہم نے بھی، پھرنماز پڑھی اوراس نمازے لیے سرے سے وضونہیں کیا۔

(١٩٩٧) م سعداللد بن مسلمه في بيان كيا ، كها بم سع حاتم بن اساعيل نے بیان کیا، ان سے زید بن الی عبید نے اور ان سے سلمہ بن اکوع باالله نے بیان کیا کہم نی کریم مُلیفی کے ساتھ خیبری طرف فکے رات کے وقت ماراسفرجاری تھا کہ ایک صاحب (اسیدبن تفیر) نے عامرے کہا: عام! اپنے مچھشعر سناؤ، عامر شاعر تھا۔ اس فرمائش پروہ سواری سے اتر کر حدى خواني كرنے كيك كها: "أالله! اگرتونه موتا تو جميس سيدهاراسته نه ملتا، نه جم صدقه كريكة اورنه جم نماز پره سكة _پس جاري جلدي مغفرت کر، جب تک ہم زندہ ہیں ہماری جانیں تیرے راہتے میں فداہیں اوراگر هارى مْرْ بَعِيرْ مِوجِائِے تو جميں ثابت ركھ ہم پرسكينت نازل فرما بميں جب (باطل کی طرف) بلایا جاتا ہے تو ہم انکار کردیتے ہیں، آج چلا چلا کروہ مارے خلاف میدان میں آئے ہیں۔ "رسول الله مَالَيْظِم فرمايا: "كون شعر كهدر ما ب؟ "اوكول نے بتايا كه عامر بن اكوع حضور مَا النظم نے فرمايا: "اللهاس براين رحمت ازل فرمائے "صحابہ فِيَالْتُرُمُ فِي مِصْ كيايا رسول الله! آپ نے تو انہیں شہادت کا مستقل قرار دے دیا، کاش! ایمی اور ہمیں ان سے فائدہ اٹھانے دیتے۔ پھر ہم خیبرآئے اور قلعہ کا محاصرہ کیا۔اس ك دوران جميس سخت تكاليف اور فاقول سے كرزما يرا- آخر الله تعالى في

<u>ېمىس فتخ عطا فرمائى،جس دن قلعە فتح ہونا تھا،اس كى رات جب ہو كى تولشكر</u> میں جگہ جگہ آ گ جل رہی تھی۔ نبی مَثَلَّ الْمُنْزِّمِ نے بوجھا: ' بیآ گ کیس ہے س چیز کے لیے اس کوجگہ جلار کھاہے؟''محابہ ٹانڈ ٹی او کے کوشت بکانے کے لیے۔ آپ نے دریافت فرمایا :" کس جانور کا گوشت ہے؟" صحابه وي الني في بتاياكه بالتوكدهول كان تخضرت مَا الني في فرمايا: "ممام كوشت كيينك دواور ماند يول كوتو رو و"اكي محالي داللين في عرض كيا: يا رسول الله! ايما كيول نه كرليس كه كوشت تو تهييك ديس اور بانديول كو وهولیں؟ حضور مَنَا ﷺ نے فرمایا: ' یوں ہی کرلو۔' (دن میں جب صحابہ رہناً مُنْامُ نے جنگ کے لیے) صف بندی کی تو چونکہ عامر رہا تائیز کی تلوار چھوٹی تھی، اس لیے انہوں نے جب ایک یہودی کی بنڈلی پر (جھک کر) وارکرنا جاہا تو . خودانہیں کی تلوار کی دھارہے ان کے گھٹنے کے اوپر کا حصہ زخمی ہوگیا اوران كى شهادت اى ميس موگى - بيان كياكه پهرجب شكروالين مور ماتو سلمه بن الاكوع والنفيَّة كابيان ہے كه مجصحضور سكاللِّيَّة في محصا اور ميرا باتھ كمر كر فرمایا:" کیابات ہے؟" میں نے عرض کیا: سیرے مال باپ آپ پر قربان ہوں ، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عامر مظافظ کا ساراعمل اکارت ہوگیا (كيونكه خودايي بى تلوارى ان كى وفات موكى) نبى اكرم مَثَالَيْظِم نے فرمايا: '' جھوٹا ہے وہ شخص جواس طرح کی باتیں کرتا ہے، انہیں تو دو ہراا جر ملے گا پھر آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ایک ساتھ ملایا، انہوں نے تکلیف اور مشقت بھی اٹھائی اور اللہ کے رائے میں جہا دبھی کیا، شاید ہی کوئی عربی ہو، جس نے ان جیسی مثال قائم کی ہو۔ ' ہم سے قتیبہ نے بیان کیا، ان ت عاتم نے (بجائے مَشَى بِها كے) نَشَأَ بِهَ إِنْقُلَ كِيالِعِنْ كُونَى عرب مدين میں عامر والنفظ جیسا پیدانہیں ہوا۔

اللَّهُ)). قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: وَجَبَتْ يَا نَبِيًّ اللَّهِ اللَّهِ الْوَلَا أَمْتَعْتُهُما بِهِ. فَأَتَّيْنَا خَيْبَرَ، فَحَاصَرْنَا هُمْ حَتَّى أَصَابَتُنَا مَهُخْمَصَةً شَدِيْدَةً، ثُمَّ إِنَّ اللَّهُ تَعَالَى فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ، فَلَمَّا أَمْسَى /النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيْرَانًا كَثِيْرَةً ، فَقَالَ النَّبِيُّ مُطْلِحًا ﴿ (مَا هَٰذِهِ النَّيْرَانُ؟ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوْقِدُونَ؟)) قَالُوْا: عَلَى لَحْمٍ. قَالَ: ((عَلَى أَيِّ لَحْمٍ؟)) قَالُوْا: لَحْم حُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ. قَالَ النَّبِيُّ مُلْكُلَمُّا: -((أَهْرِيْقُوْهَا وَاكْسِرُوْهَا)). فَقَالَ رَجُلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اللَّهِ أَوْ تُهْرِيْقُهَا وَنَغْسِلُهَا، قَالَ: ((أَوْ ذَاكَ)). فَلَمَّا تَصَافُّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِر قَصِيْرًا فَتَنَاوَلَ بِهِ سَاقَ يَهُوْدِيُّ لِيَضْرِبَهُ، وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ، فَأَصَابَ عَيْنَ رُكْبَةِ عَامِرٍ، فَمَاتَ مِنْهُ قَالَ :فَلَمَّا قَفَلُوا، قَالَ سَلَمَةُ: رَآنِيْ رَسُولُ اللَّهِ مُشْكُمٌ وَهُوَ آخِذً بِيَدِي، قَالَ: ((مَا لَكَ؟)) قُلْتُ لَهُ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي، زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ. قَالَ النَّبِيُّ مُلْكُمَّةُ: ((كَذَبَ مَنْ قَالَهُ، إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ . إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قُلُّ عَرَّبِيٌّ مَشَى بِهَا مِثْلُهُ)). حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ قَالَ: ((نَشَأَ بِهَا))،

[راجع: ۲٤۷٧]

تشویج: حدیث میں جنگ خیبر کے کچھ مناظر بیان ہوئے ہیں یہی باب سے وجہ مطابقت ہے۔ عامر دلائٹ جن کا ذکر ہوا ہے، رئیس خیبر مرحب نامی کے مقابلہ کے لیے نکلے تھے۔ ان کی کلوارخودان ہی کے ہاتھ سے ان کے گھٹے میں کی اور دہ شہید ہوگئے۔ بعض لوگوں کو ان کے متعلق خود شی کا شہرہوا، جس کی اصلاح کے لیے رسول کریم مَثَاثِیْرُم کو عامر دلائٹ کی فضیلت کا ظہار ضروری ہوا۔

(۱۹۷) ہم سے عبداللہ بن بوسف تنیس نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک میں اللہ کا ہم کو امام مالک میں اللہ کا کا اللہ کا کا اللہ کا اللہ کا اللہ کا کا ال

٤١٩٧ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ پُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْل، عَنْ رسول الله مَنَّ اللَّيْمَ عَلَيْهِمْ خيررات كو وقت پنچ - آپ كا قاعده تقا كه جبكى قوم برحمل كرنے كے ليے دات كو وقت موقع پر چنچ تو فورا بى حمل نهيں كرتے سے بناخچ محمح وقت يہودى اپنے كہاڑ كا اور ثوكے لے كر باہر لكك ليكن جب انہوں نے حضور مَنَّ اللَّهُمْ كو ديكھا تو شود كر آ گيا حضور مَنَّ اللَّهُمْ كو ديكھا تو شود كر آ گيا حضور مَنَّ اللَّهُمُمُ كو نظر ليار تر باد ہوا، ہم جبكى قوم كے ميدان ميں اتر جاتے ہيں تو فرائے ہوئے اوكوں كى مجر برى ہوجاتى ہے۔''

أَنْسِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ مِنْكُمْ أَتَى خَيْبَرَ لَيْلاً، وَكَانَ إِذَا أَتَى قَوْمًا بِلَيْلِ لَمْ يُقِرَّ بِهِمْ حَتَّى يُصْبِحَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتِ الْيَهُوْدُ بِمَسَاحِيْهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ، فَلَمَّا رَأُوهُ قَالُوٰا: مُحَمَّدٌ وَاللَّهِا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ مِنْ اللَّهِا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ، فَقَالَ بِسَاحَةٍ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ).

[راجع:۲۷۱]

تشوج: واقدی نظل کیا ہے کہ خیبروالوں کو پہلے ہی مسلمانوں کے تملہ کی اطلاع تھی۔ وہ ہررات سلح ہوکر لکلا کرتے تھے مگر اس رات کوالیے قافل ہوئے کہ ان کا نہ کوئی جانور حرکت میں آیا نہ مرغ نے ہا گ۔ دی، یہاں تک کہ وہ سے کے وقت تھیتی کے آلات لیے نظے اورا چا تک اسلامی فوج پران کی۔ نظر پڑی جس سے وہ محبر اگئے۔اللہ کے رسول مثل تی نے اس سے ٹیک فالی لیتے ہوئے ((خوبت خیبر)) کے الفاظ استعال فرمائے جوحرف بدحرف صبح ٹابت ہوئے۔صدق رسول اللہ ملے بھے۔

١٩٨٤ - أُخبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَصْل، قَالَ: أُخبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: حَدَّنَنَا أَيُّوْبُ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ أَنسِ بْنِ مَالِكِ قَالَ: صَبَّحْنَا أَبْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ أَنسِ بْنِ مَالِكِ قَالَ: صَبَّحْنَا خَيْبَرَ بُكُرَةً، فَخَرَجَ أَهْلُهَا بِالْمَسَاحِيْ، فَلَمَّا بِصُرُوا بِالنَّبِيِّ مُلْكُمَّةً قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ! بَصُرُوا بِالنَّبِيِّ مُلْكُمَّةً قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ! مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ! مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ! مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ! مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ. فَقَالَ النَّبِيِّ مُلْكَمَّةً ((اللَّهُ أَكْبَرُ خَوِبَتُ خَيْبُو، إِنَّا إِذَا نَوْلُنَا بِسَاحَةٍ قَوْمٍ أَكْبَرُ خَوِبِهُ الْمُنْدُرِيْنَ)). فَأَصَبْنَا مِنْ لُحُومُ الْحُمْرِ اللَّهُ الْحُمْرِ فَنَادَى مُنَادِى النَّبِيِّ مُلْكُمَّ إِنَّ اللَّهَ الْحُمْرِ فَنَادَى مُنَادِى النَّبِيِّ مُلْكُمَّ إِنَّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ، وَرَسُولُهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ، فَإِنَّهَا رِجْسٌ . [راجع: ٣٧]

(۱۹۹۸) ہمیں صدقہ بن نصل نے خردی ، کہا ہم کوابن عیینہ نے خردی ، کہا ہم کوابن عیینہ نے خردی ، کہا ہم سے ایوب نے بیان کیا ، ان سے محمہ بن سیرین نے اوران سے انس بن مالک ڈواٹھ نے بیان کیا کہ ہم خیر صبح کے وقت پہنچ ، یہودی اپنے کھا وُڑے وغیرہ لے کر باہر آئے لیکن جب انہوں نے نبی اکرم مَاٹھ کے کو دیکھا تو چلا نے گے محمہ! اللہ کی شم محمد (مَاٹھ کُھُم اللہ کُسُم محمد اللہ کہ اللہ وبر تہ ہے ۔ یقینا جب ہم کمی تو م کے میدان میں اتر جا کمی تو کھر ڈرائے ہوئے لوگوں کی شبح بری ہوجاتی ہے۔ " کھر ہمیں اتر جا کمی تو کو گوشت ملا لیکن حضور مَاٹھ کے کہ طرف سے اعلان کیا کہ اللہ اور اس کے رسول تہ ہمیں گدھے کا گوشت ملا کیا کہ اللہ اور اس کے رسول تہ ہمیں گدھے کا گوشت کھانے ہے منع کرتے ہیں کہ نیٹایا کہ ہے۔ گوشت کھانے ہے منع کرتے ہیں کہ نیٹایا کہ ہے۔

۔ تشویج : امجی اس سے پہلے کی روایت میں ہے کدرات کے وقت اسلامی لشکر خیبر پہنچا تھاممکن ہے رات کے وقت ہی لشکر میدان میں آیا ہواور اس روایت میں صبح کے وقت پہنچنے کاذکر غالبًا ای وجہ سے ہے۔

(۱۹۹۹) ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالوہاب فے بیان کیا، ان سے محد نے اور ان سے

٤١٩٩ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ، عَنْ

انس بن ما لک ولائٹو نے کہ رسول الله مَالِيْنِ کی خدمت میں آیک آنے مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنْسِ بْنِ مَالِكِ: أَنَّ رَسُولَ والے نے حاضر ہوکرعرض کیا کہ گدھے کا گوشت کھایا جار ہا ہے۔اس پر اللَّهِ مُعْنَظُمٌ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ: أَكِلَتِ الْحُمُرُ. آپ نے خاموثی اختیار کی پھر دوبارہ وہ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ گدھے فَسَكَتَ، ثُمَّ أَتَاهُ النَّانِيَةَ فَقَالَ: أُكِلَتِ الْحُمُرُ. كا كوشت كھايا جار ہاہے۔آنخضرت مَثَاثِيْنِ السمرتبہ بھی خاموش رہے، پھر فَسَكَتَ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِئَةَ فَقَالَ: أُفْنِيَتِ الْحُمُرُ. وہ تیسری مرتبہ آئے اور عرض کیا کہ گدھے فتم ہو گئے ۔ اس کے بعد فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى فِي النَّاسِ: إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حضور مَالْفَيْزُمْ نِهِ الكِمنادي عاعلان كرايا كداللدادراس كررسول مَالْفِيْرُمْ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ. فَأَكْفِئَتِ ممہیں یالتو گدھوں کے گوشت کے کھانے سے منع کرتے ہیں۔ چنانچے تمام الْقَدُوْرُ، وَإِنَّهَا لَتَفُوْرُ بِاللَّحْمِ. [راجع: ٣٧١] ہانڈیاں الث دی گئیں حالانکہ وہ کوشت کے ساتھ جوش مارر ہی تھیں۔ [مسلم: ٥٠٢٠، ٢١٠٥] (۲۲۰۰) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زیدنے ٤٢٠٠ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بیان کیا، ان سے ثابت نے اور ان سے انس بن مالک را اللہ ان نے کہ نبی حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنْسٍ قَالَ:

كريم مَثَالِيَّيْلِم نےصبح كى نمازخيبر كے قريب پہنچ كرادا كى ،ابھى اندھيرا تھا پھر صَلَّى النَّبِيُّ طُلُّكُمُّ الصُّبْحَ قَرِيْبًا مِنْ خَيْبَرَ فر مایا: "الله کی ذات سب سے بلند وبرتر ہے، خیبر برباد ہوا، یقیناً جب ہم بِغَلَس ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبُرُ، إِنَّا سى قوم كے ميدان ميں اتر جاتے ہيں تو ڈرائے ہوئے لوگوں كى صبح برى إِذَا لَنَوَلُنَا بِسَاحَةِ قُوْمٍ، فَسَاءَ صَبَاحُ موجاتی ہے۔' پھر مبودی گلیوں میں ڈرتے ہوئے نکلے۔ آخر نی اکرم منا پیڈا الْمُنْلَرِيْنَ)). فَخَرَجُوا يَسْعُونَ فِي السَّكَكِ، نے ان کے جنگ کرنے والے لوگوں وقتل کرادیا اورعورتوں اور بچوں کوقید فَقَتَلَ النَّبِيِّ مُكْتُكُمُّ الْمُقَاتِلَةَ ، وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ ، كرليا - قيديوں ميں ام المونين صفيه ولائن المحتصيں جود حيكلبي والنفرا كے وَكَانَ فِي السَّبْيِ صَفِيَّةُ، فَصَارَتْ إِلَى دِحْيَةَ حصه میں آئی تھیں۔ پھر وہ حضور اکرم مَلَّ الْیُکِمْ کی خدمت میں آگئیں۔ الْكُلْبِيِّ، ثُمَّ صَارَتْ إِلَى النَّبِيِّ مَكْ لَكُمْ فَجَعَلَ چنانچہ آپ نے ان سے نکاح کرلیا اور ان کے مہر میں انہیں آ زاد کردیا۔ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا. فَقَالَ عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عبدالعزيز بن صهيب في ابت سے يو چها: ابومد! كياتم في يه يو چها تقاكم لِثَابِتِ: يَا أَبًا مُحَمَّدِا آنْتَ قُلْتَ لِأَنْسِ: مَا حضور مَنَا اللَّهُ عَلَى مِنْ مِنْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّا اللَّهُ اللَّهُ أَصْدَقَهَا؟ فَحَرَّكَ ثَابِتٌ رَأْسَهُ تَصْدِيْقًا لَهُ .

(۲۰۱۱) ہم سے آ دم بن الی ایا س نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ بن تجائے نے بیان کیا، ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے بیان کیا کہ میں نے انس بن ماک رفیاتی ہے سنا، انہوں نے بیان کیا صفیہ ولی پہنا رسول اللہ مَا اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهُ اللّهِ اللّهُ اللّهِ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ ا

27.۱ حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُغْبَةُ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكِ يَقُولُ: سَبَى النَّبِيُّ مُلْكُمُ صَفِيَةً، فَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا. فَقَالَ ثَابِتٌ لِأَنسِ: مَا أَصْدَقَهَا؟ قَالَ: أَصْدَقَهَا نَفْسَهَا فَأَعْتَقَهَا.

[راجع: ٣٧١]

نوٹ: احادیث کی ترتیب میں نسخہ ہندیداورتر قیم میں محمد نوادعبدالباتی کے لگائے نمبر ول کومد نظر رکھا گیا ہے۔ ۱۳۴۲ حدیث صفح نمبر ۱۳۴۲ پر ملاحظ فرمائیں۔ تشویع : حضرت صفیہ برائٹٹٹ خیبر کے یہودیوں میں بڑی خاندانی خاتون تھیں۔انہوں نے جنگ سے پہلے ہی خواب دیکھا تھا کہ ایک چاندان کی گود میں آسمیا ہے۔ جنگ میں سلح کے بعدان کے خاندانی وقاراور بہت می خاندانی مصالح کے پیش نظر نبی کریم مکل ایکٹی نے ان کوآزاد کر کے خودا پے حرم میں لے لیا۔اس طرح ان کا خواب پوراہوااور ان کا احترام بھی ہاتی رہاتی جالی حالات چیھے بیان ہو تھے ہیں۔

(۲۰۱۰) ہم سے قتیبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا،ان سے ابوحازم نے اوران سے مہل بن سعد ساعدی دلائن نے بیان کیا که رسول الله مَالَّتُهُمُّ نے (اپنے شکر کے ساتھ) مشرکین (لینی) یہودخیبر کامقابلہ کیا، دونوں طرف سے لوگوں نے جنگ کی، پھر جب آپ اپنے خیمے کی طرف واپس ہوئے اور یہودی بھی اینے خیموں میں واپس علے محے تو رسول الله مَالَيْنَا كا ايك صحابي كمتعلق كى نے ذكر كيا كه يبوديوں كاكوئي بھي آ دي اگرانہيں ال جائے تووہ اس كا پیچھا كر كے اسے قل ك بغيرنبيس رتے - كہا كيا كه آج فلال فخص مارے طرف سے جتنى بهادرى ادر بهت كراب شايداتن بهادرى كوئى بعى نبيل الوابو كالكين رسول الله مَا لَيْنِهُمْ ن ان كِمتعلق فرمايا : "وه ابل دوزخ مين سه ہے-" ایک صحابی طالنی نے اس پر کہا کہ میں ان کے سراتھ ساتھ رہوں گا۔ بیان کیا کہ پھر وہ ان کے پیچھے ہولیے جہاں وہ ٹھبر جاتے وہ بھی تھہر جاتے اور جہاں وہ دوڑ کر چلتے رہجی دوڑنے لگتے۔ بیان کیا کہ پھروہ صاحب زخمی ہوگئے۔ انتہائی شدید طور پر اور جا ہا کہ جلدی موت آ جائے۔اس لیے انہوں نے اپنی تکوارز مین میں گاڑ دی اور اس کی نوک سینہ کے مقابل کر کے اس پرگر پڑے اور اس طرح خودکثی کرلی۔اب دوسرے صحابی (جوان کی جبتوين لگے ہوئے تھے) رسول الله مَلْ اللهِ عَلَيْهِم كى خدمت ميں حاضر ہوئے اورعرض كيا: ميس كوابى ويتاجول كمآب الله كرسول بين _ يوچها: "كيا بات ہے؟'' ان محانی رہائٹھ نے عرض کیا کہ جن کے متعلق ابھی آ تخضرت مَثَاثِينَا نے فرمایا تھا کہ وہ اہل دوزخ میں سے ہیں تو لوگوں پر آپ کایفرمانابراشاق گزراتها، میں نے ان سے کہا کہ میں تہاری لیے ان کے پیچے پیچے جاتا ہوں۔ چنانچہ میں ان کے ساتھ ساتھ رہا۔ ایک موقع پر جب وه شديد زخي مو گئے تو اس خوامش ميس كه موت جلدى آ جائے اپني

٤٢٠٣ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، عَنْ أَبِي حَاذِم، عَنْ سَهْل بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِي، أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ مُشْتُكُمُ الْتَقَى هُوَ وَالْمُشْرِكُونَ فَاقْتَتَلُوْا، فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللَّهِ مُلْكُمُّمْ إِلَي عَسْكَرِهِ، وَمَالَ الآخَرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ، وَفِيْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ مَا لَكُمْ أَرْجُلٌ لَا يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا، يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ، فَقَالَ: مَا أَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أُجْزَأُ فُلَانٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهَ مَلْكُمْ اللَّهُ مَلِكُمْ : ((أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ)). فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا صَاحِبُهُ . قَالَ: فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ، وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ قَالَ: فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيْدًا، فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ، فَوَضَعَ سَيْفُهُ بِالأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ، فَقَتَلَ نَفْسَهُ ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللَّهِ قَالَ: ((وَمَا **ذَاكَ؟))** قَالَ الرَّجُلُ الَّذِيْ ذَكَرْتَ آنِفًا أَنَّهُ مِنْ أَهْل ِالنَّارِ، فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ، فَقُلْتُ: أَنَا لَكُمْ بِهِ. فَخَرَجْتُ فِيْ طَلَبِهِ، ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيْدًا، فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ، فَرَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ فِي الأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَذْيَيْهِ، ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ، فَقَتَلَ نَفْسَهُ. فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ مِثْنَا عِنْدَ ذَلِكَ: ((إنَّ الرَّجُلَ لَيُعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فِيْمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ، فِيْمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ)). [راجع: ٢٨٩٨] [مسلم: ٣٠٦]

خيبركاذكرب، يهى باب سےمطابقت ہے۔

٤٢٠٤_ حَدَّثَنَا أَبُو الْبِيَهَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ ابْنُ الْمُسَيِّب، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: شَهِدْنَا ْخَيْبَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مُشْكِئًا لِرَجْلِ مِمَّنْ مَعَهُ يَدِّعِي الْإِسْلَامَ: ((هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ)). فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ أَشَدَّ الْقِتَالِ، حَتَّى كَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحَةُ، فَكَادَ بَعْضُ النَّاشِ يَرْتَابُ، فَوَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الْجِرَاحَةِ، فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى كِنَاتَتِهِ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهَا أَسْهُمًا، فَنَحَرَ بِهَا نَفْسَهُ، فَاشْتَذَّ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَّدَّقَ اللَّهُ حَدِيْتُكَ، انْتَحَرَ فُلَانٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ. فَقَالَ: ((قُمُ يَا فُلَانُ! فَأَذِّنُ أَنْ لَا يَدُخُلَ الْجُنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنْ، إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ اللَّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ)). تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. [راجع: ٣٠٦٣] ٤٢٠٥ وَقَالَ شَبِيْتِ عَنْ يُونْسَ، عَنِ ابْنِ

شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ، وَعَبْدُالرَّحْمَن

ابْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ كَغْبٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ:

شَهِدْنَا مَعَ النَّبِيِّ مَا اللَّهِ مَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللّ

تلوار انہوں نے زمین میں گاڑ دی اور اس کی نوک کو اپنے سینہ کے سامنے ، كركے اس برگر بڑے اور اس طرح انہوں نے خود اپنی جان كو ہلاك كرديا_اسى موقع برآب نے فرمايا: "أنسان زندگى بحر بظاہر جنت والول كيمل كرتا ہے، حالاتك وہ اہل دوزخ بيس سے ہوتا ہے۔اى طرح دوسرا ھنحص زندگی بھر بظاہراہل دوزخ کے ممل کرتا ہے،حالانکہ دہ جنتی ہوتا ہے۔'' تشريج: ني كريم مَن اليَّيْم كوبذريدوى الشخص كاانجام معلوم موچكاتها - جيها آب نے فرمايا ويهاى مواكدو، فخض خورش كر كرام موت مركميا اور دوزخ میں داخل ہوا۔ای لیے انجام کا فکر ضروری ہے کہ فیصلہ انجام ہی کے مطابق ہوتا ہے۔اللہ تعالی خاتمہ بالخیر نصیب کرے۔اس حدیث میں جنگ

(۲۲۰۳) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کوشعیب نے خبردی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں سعید بن میتب نے خبردی اور ان سے ابو ہریرہ طالفہ نے بیان کیا کہ ہم خیبر کی جنگ میں شریک تھے۔ رسول الله مَا الله عَلَيْم في الله صاحب عمتعلق جوآب كماته سف اورخودكو ملمان کہتے تھے فرمایا '' میخص اہل دوزخ میں سے ہے۔'' پھر جب لڑا کی شروع ہوئی تو وہ صاحب بری پامردی سے الاے اور بہت زیادہ زخی ہو گئے ۔ ممکن تھا کہ کچھلوگ شبہ میں پڑجاتے لیکن ان صاحب کے لیے زخوں کی تکلیف نا قابل برداشت تھی۔ چنانچ انہوں نے اپنے ترکش میں سے تیرنکالا اوراپنے سیندمیں چھودیا۔ بیمنظرد کی کرمسلمان دوڑتے ہوئے حضور اكرم مَا النيم كي خدمت مين حاضر جوئ اور عرض كيا: يا رسول الله! الله تعالى في آ پ كافرمان سي كردكهايا الشخص في خوداي سيني مي تير چبو كرخود كشى كركى ہے۔اس پر حضور مَاليَّيْمُ نے فرمايا: "اے فلال! جااور اعلان کردے کہ جنت میں صرف مؤمن ہی داخل ہوں مے ۔ بول الله تعالی اینے دین کی مدد فاجر محف ہے بھی لے لیتا ہے۔' اِس روایت کی متابعت معرنے زہری سے کی۔

(۲۰۵۵) اور شبیب نے بولس سے بیان کیا، انہوں نے ابن شہاب زہری ہے، انہیں سعید بن مستب اور عبد الرحمٰن بن عبد الله بن كعب في خبردى، ان سے ابو ہریرہ واللفظ نے بیان کیا کہ ہم رسول الله منافیظ کے ساتھ غزوہ خیرمیں موجود تھاور ابن مبارک نے بیان کیا، ان سے بوس نے، ان

سے زہری نے، ان سے سعید بن میتب واللہ نے اور ان سے نی كريم مَالَيْظُ في اس روايت كى متابعت صالح في زهرى سے كى اور زبیدی نے بیان کیا، انہیں زہری نے خروی، انہیں عبدالرحلٰ بن کعب نے خروی اور انہیں عبیداللہ بن کعب نے خروی کہ مجھے اس صحابی واللہ ا خرری جورسول الله مَالِينَا کے ساتھ غزوہ خیبر میں موجود تھے۔زہری نے بیان کیا اور مجھے عبیدالله بن عبدالله اور سعید بن میتب نے خبردی رسول الله مَنْ عَلَيْهِم سے۔

عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَن النَّبِيِّ مُلْكُانًا تَابَعَهُ صَالِحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ الزَّبَيْدِيِّ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيِّ: أَنَّ عَبْدَالرَّحْمَن ابْنَ كَعْبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُبَيْدَاللَّهِ بْنَ كَعْبِ قَالَ: أُخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ مَعَ النَّبِيِّ مَكْ كُمُّ خَيْبَرَ. قَالَ الزَّهْرِي: وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ وَسَعِيْدٌ عَنِ النَّبِيِّ مُلْتُكُمٌّ. [راجع: ٣٠٦٢]

نوت: احادیث کی ترتیب میں نسخہ ہندیدا ورتر قیم میں محمد نواد عبدالباتی کے لگائے نمبروں کومیڈ نظرر کھا گیا ہے۔

تشویج: طبرانی کی روایت میں ہے کہ جب آپ نے اس کو دوزخی فر مایا ،لوگوں کو بہت گراں گز را۔انہوں نے کہایا رسول اللہ! جب ایس محنت اور کوشش کرنے والا دوزخی ہےتو پھر ہمارا حال کیا ہوتا ہے۔ آپ مُثَاثِیَّزِم نے فرمایا کہ فیخص دوزخی ہے، اپنا نفاق چھپا تا ہے ۔معلوم ہوا کہ ظاہری اعمال پر تعمنیں لگایا جاسکتا۔ جب تک اندرونی عالات کی درنگی نہ ہو۔اللہ سب کو نفاق سے بچائے۔حضرت ابو ہر یرہ رطالتنظ کا قول جو هبیب عن یونس سے روایت کیا گیا ہے، اصل سے کے حضرت ابو ہر رہ بڑائنڈ نی کریم مظافیز کے پاس اس وقت آئے تھے جب بنگ خیرختم ہو چکی تھی۔ اس لیے ضبیب اور معمر کی روایت میں جو خیبر کالفظ ہے اس میں شبد ہتا ہے تو امام بخاری مُواللہ نے شمیب اور ابن مبارک کی روایتوں سے بیٹا بت کیا کہ ان میں بجائے خيبر كے خين كالفظ فدكور ہے ميمج بخارى كے بعض شخوں ميں يہاں خيبر كالفظ فذكور ہے بعض نے كہاو ہى ميمج ہے۔

٤٢٠٢ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا ﴿ ٢٠٢) مِم عِيموى بن اساعيل نے بيان كيا، كها بم عبدالواحد في بیان کیا، ان سے عاصم نے، ان سے ابوعثان نے اور ان سے ابوموی اشعری والنی نے بیان کیا کہ جب رسول الله مَثَالِثَیْم نے خیبر پر کشکر کشی کی یا یول بیان کیا کہ جب رسول الله منالینظم (خیبری طرف) روانہ ہوئے تو (راستے میں) لوگ ایک وادی میں مہنچے اور بلند آ واز کے ساتھ تکبیر کہنے لكے: الله اكبرالله اكبرلا اله الا الله (الله سب سے بلندو برتر ب، الله سب سے بلند وبرتر ہے، اللہ کے سواکوئی معبود نہیں۔) رسول الله مَالَيْظِم نے فرمایا: ''اپی جانوں پررم کروہتم کسی بہرے کو یاا کیے مخص کونہیں یکاررہے ہو، جوتم سے دور ہو، جےتم پکاررہے ہووہ سب سے زیارہ سننے والا اور تمہارے بہت نزدیک ہے بلکہ وہ تمہارے ساتھ ہے۔ " میں رسول الله مَنْ الله عَلَيْظِم كي سواري كي يتحيي تفاسيس في جب لاحول ولاقوة الا بالله كها تو حضور مَاليُّيَّا في سن لياء آپ في فرمايان عبداللدين قيس! "ميس في كها: ليك يارسول الله! آب فرمايا " كيابين تهمين ايك ايما كلمه نه بنا دون جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے؟'' میں نے عرض کیا: ضرور

عَبْدُالْوَاحِدِ، عَنْ عَاضِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي مُوْسَى الأَشْعَرِيِّ قَالَ: لَمَّا غَزَا رَسُولُ اللَّهِ مُشْخَمُ خَيْبَرَ - أَوْ قَالَ : لَمَّا تَوَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ مُشْخَمُمُ أَشْرَفَ النَّاسُ عَلَى وَإِدٍ، فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّكْبِيْرِ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أُكْبَرُ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ ((ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، إِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ أُصَمَّ وَلَا غَائِبًا، إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيْعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمُ)). وَأَنَا خَلْفَ دَابَّةِ رَسُولِ اللَّهِ مِلْتُعَامَّ فَسَمِعَنِيْ وَأَنَا أَقُولُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، فَقَالَ لِي: ((يَا عَبْدُ اللَّهِ بْنَ قَيْسِ)) قُلْتُ: لَبَيْكَ رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: ((أَلَا أَدُلُكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كُنْزٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ)).

قَالَ: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ)). [مسلم:

بتایئے، یا رسول اللہ! میرے مال باپ آپ پر قربان ہوں۔حضور مَلَّاتِیْزُمُ : فی دین کا بہر میں ایچ اس اوقت اللہ ایک بعدی عاصل میں سے کا اور

غرزوات كابيان

نے فر مایا:'' وہ کلمہ یہی ہے۔لاحول ولاقو ۃ الا باللہ یعنی گناموں سے بچٹا اور نیکی کرنا بیاس وقت ممکن ہے، جب اللہ کی مددشامل حال ہو۔''

7997

تشوجی: جنگ خیبر کے لیے اسلامی فوج کی روانگی کا ایک منظراس روایت میں پیش کیا گیا ہے اور باب اور حدیث میں بہی مطابقت ہے۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ ذکر اللّٰی کے لیے چینے چلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ نام نہا دصوفیوں میں ذکر پالمجر کا ایک وظیفہ مروج ہے، زورز ورسے کلمہ کی ضرب لگاتے ہیں۔ اس قدر چیخ کر کہ سننے والوں کے کان کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اس حدیث سے ان کی بھی فدمت ثابت ہوئی جس جگہ شارع عالیہ اے جہر کی اجازت دی سے وہاں جری فائنل سے جسے اذان بیٹو وقت جری ہی کے ساتھ مطلوب ہے باجری نمازوں میں سورو فاتحہ کے بعد مقتری اور اہام ہر دو کے لیے آمین

ے، وہاں جمری افضل ہے جیسے اذان بی و تقہ جمری کے ساتھ مطلوب ہے یا جمری نمازوں میں سورہ فاتحہ کے بعد مقتدی اور امام ہردو کے لیے آمین بالحجم کہنا۔ بدر سول کریم مَثَالِیْنِ کَی سنت ہے غرض ہر جگہ تعلیمات محمدی مَثَالِیْنِ کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ ۲۰۶ کے حَدَّثَنَا الْمَکِّی بُنُ إِبْرَاهِیْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا (۲۰۲) ہم سے کی بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن الی عبید

اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ. [ابوداود: ٣٨٩٤] (٧٠٤) م ععبداللدين مسلمه ني بيان كياء كهامم سع ابن الى حازم ٤٢٠٧ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةً، قَالَ: نے ،ان سے ان کے والد نے اور ان سے مہل بن سعد ساعدی والنظ ف حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِينٍ حَازِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ بيان كيا كهاكك غزوه (خيبر) مين نبي كريم مَناتَّيْظُ اورمشر كين كامقابله موااور سَهْلٍ، قَالَ: الْتَقَى النَّبِيُّ كُلُّكُمُّ وَالْمُشْرِكُونَ خوب جم کر جنگ ہوئی آخر دونو ل شکراینے اپنے خیموں کی طرف واپس فِي بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَاقْتَتَلُوا، كَمَالَ كُلُّ قَوْمٍ ہوئے اورمسلمانوں میں ایک آ دمی تھا جنہیں مشرکین کی طرف کا کوئی خض إِلَى عَسْكَرِهِمْ، وَفِي الْمُسْلِمِيْنَ رَجُلُ لِا کہیں مل جاتا تو اس کا پیچھا کرتے تل کیے بغیروہ ندرہتے۔کہا گیا کہ یا يَدَعُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً إِلَّا رسول الله! جتنى بهادرى سے آج فلال و خص الراہے، اتنى بهادرى سے تو كوئى اتُّبَعَهَا فَضَرَبَهَا بِسَيْفِهِ، فَقِيْلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ند لرا ہوگا۔ حضور مَالينظِم نے فرمايا: 'وہ اہل دوزخ ميں سے ہے۔' مًا أَجْزَأً أَحَدِدُهُمْ مَا أَجْزَأً فُلَانٌ. قَقَالَ: ((إِنَّهُ صحابہ ٹزائٹٹر نے کہا: اگر میبھی دوزخی ہےتو پھر ہم جیسے لوگ کس طرح جنت مِنْ أَهْلِ النَّارِ)). فَقَالُوْا: أَيُّنَا مِنَ الْجَنَّةِ إِنْ والے ہوسکتے ہیں؟اس پرایک صحافی بولے کہ میں ان کے چیچے چیچے رہوں كَانَ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ گا۔ چنانچہ جب وہ دوڑتے یا آ ہتہ چلتے تو میں ان کے ساتھ ساتھ ہوتا۔ الْقَوْمِ: لَأَتَّبِعَنَّهُ، فَإِذَا أَسْرَعَ وَأَبْطَأً كُنْتُ آخروہ زخی ہوئے اور چاہا کہ موت جلدی آجائے۔اس لیے وہ تلوار کا قضہ مَعَهُ . حَتَّى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ ، زمین میں گاڑ کراس کی نوک سینے کے مقابل کرکے اس برگر بڑے۔اس فَوَضَعَ نِصَابَ سَيْفِهِ بِالأَرْضِ، وَذُبَابَهُ بَيْنَ

طرح سے اس نے خودکشی کرلی۔اب وہ صحابی رسول الله مَاليَّيْظِم كى خدمت ثَذْيَيْهِ، ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ، فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَجَاءَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ مَكْثَامًا فَقَالَ: أَشْهَدُ میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے بوچھا ''کیا بات ہے؟'' انہوں نے تفصیل بتائی تو آپ نے أَنُّكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ: ((وَمَا ذَاكَ؟)) فرمایا: ''ایک مخض بظاہر جنتوں جیے عمل کرتا رہتا ہے حالا نکہ وہ ال دوزخ فَأَخْبَرَهُ. فَقَالَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ میں سے ہوتا ہے۔اس طرح ایک دوسر افخص بظاہر دوز خیوں کے سے عمل أَهْلِ الْجَنَّةِ، فِيْمَا يَبْدُو ْ لِلنَّاسِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، فِيْمَا يَبْدُوْ كرتار ہتاہے حالانكدوہ جنتی ہوتاہے۔'' لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهُلِ الْجَنَّةِ)). [راجع: ٢٨٩٨] [مسلم: ٣٠٦، ٣٠٧؛ ابوداود: ٣١٨٢؛ ترمذي:

۲۱۴۷؛ نسائی: ۲۶۰۶]

تشويع: اس لية فرمايا كماصل اعتبار خاتمه كاب جنتى لوكول كاخاتمه جنت كاعمال يراوردوز خيول كاخاتم روزخ كاعمال يربوتا ب خودشي كرنا شريعت ميس مخت جرم قرار ديا كميا ہے۔ بيحرام موت مرتا ہے۔ روايت ميں جنگ خيبر كاؤكر ہے۔ يبي روايت اور باب ميں مطابقت ہے۔ بينوٹ آج شعبان سنة ١٣٩١ ه كوم جدا المحديث مندو بور من لكهد مامول - الله تعالى اس مجد كوقائم ودائم ر مح _ أمين

السَّاعَةَ يَهُوْدُ خَيْبَرَ.

٨٠٥٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ الْخُزَاعِيُّ ، (٢٠٨) بم ع محد بن سعيد خزاى في بيان كياء كها بم ي زياد بن راج قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِي في يان كيا، ان سے ابوعران في بيان كيا كمانس بن مالك والله ال عِمْرَانَ، قَالَ: نَظَرَ أَنُسٌ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ (بھرہ كى معجد ميں) جعد كے دن لوگوں كود يكھا كد (ان كي سرول بر) الْجُمْعَةِ ، فَرَأَى طَيَالِسَةً فَقَالَ: كَأَنَّهُمُ وإدري بين جن يريهول كر هے بوت بين انہوں نے كہا كه ياوك اس وقت خیبر کے یہود اول کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔

تشويج: عافظ ابن جر ريستيد فرمات بين كرشايد بيلوگ اكثر جادرين اور ست بول ك_ أوردوسر بالوگ جن كوحفرت انس ريافتن ن علما تعاوه اس قدر کشت سے جادریں نداوڑ ھے ہوں عے۔اس لیےان کو یمودیوں سے مشابہت دی۔اس سے جا دراوڑ ھنے کی کراہیت نہیں نگلتی بعض نے کہا انس دانشنونے دورنگ کی چاوروں کے اوڑھنے پرا نکار کیا محرطبرانی نے ام سلمہ سے نکالا کہ نبی کریم مثانینی اکثر اپنی چاوراورازار کوزعفران یاورس سے ر سی ایس نے کہا یادگ چا دریں اس طرح اوڑ ھے تھے جیسے یہودی اوڑ ھے ہیں کہ پیٹے اور کندھوں پر ڈال کر دونوں کنارے لگے جو یے ہیں، التي نبيل -انس المانفون في اس برا نكاركيا -ايك دوسرى حديث ميس بي كه يهود كي خالفت كرو_

٤٠٠٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةً ، قَالَ: (٢٠٩) بم عدالله بن مسلمه في بيان كيا، كها بم عاتم في بيان كيا، ان سے بزید بن الی عبید نے اور ان سے سلمہ والفند نے بیان کیا کہ علی والفند سَلَمَةَ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ تَخَلُّفَ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْكُمُ عُروهُ فيبريس رسول الله مَا الله عَلَيْهُم كساته فدجا سك عَن كونك آثوب چثم ميس فِي خَيْبَرَ، وَكَانَ رَمِدًا فَقَالَ :أَنَا أَتَخَلُّفُ مِثْلاتِهِ (جب آنخضرت مَا اللَّهُ مَا حِكِ) توانهون في سوع اب من في اكرم مَا لَيْنَا كُم ساتھ غزوہ ميں بھی شريك نه ہوں گا؟ چنانچہ وہ بھی آ گئے۔ جس دن خيبر فتح مونا تها، جب اس كى رات آئى تو آ مخضور مَا يَعْيَمُ ن فرمايا:

حَدَّثَنَا جَاتِمٌ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ غُبَيْدٍ، عَنْ عَنِ النَّبِيِّ طُكُمُ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ الَّتِي فُتِحَتْ قَالَ: ((لَأَعْطِيَّنَّ الرَّالْمَةَ غَدَّا أَوْ

''کل میں (اسلامی)علم اس شخص کودوں گایا فرمایا کہ علم وہ مخص لے گا جے اللہ اوراس کارسول عزیز رکھتے ہیں اور جس کے ہاتھ پر فتح حاصل ہوگ ۔''ہم سب بی اس سعادت کے امید دار تھے لیکن کہا گیا کہ یہ ہیں علی دلائٹو اور حضور متا لیونل

(۲۲۱۰) م سے قتیبہ بن سعید نے میان کیا، انہوں نے کہا ہم سے بعقوب بن عبد الرحن نے بیان کیا،ان سے ابوحازم نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ جھے سہل بن سعد مان فی نے خبردی کہ غزوہ خیبر میں رسول الله مَالیوم نے فرمایا تھا:''کل میں جھنڈا ایک ایسے مخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالی فتح عطا فرمائے گا اور جواللہ اور اس کے رسول کے محبت رکھتا ہے اور اللداوراس كےرسول بھى اسے عزيز ركھتے ہيں۔ "راولى نے بيان كيا كدوه رات سب کی اس فکر میں گزرگئی کہ دیکھیں،حضور اکرم مظافیظ علم سے عطا فرماتے ہیں صبح ہوئی توسب خدمت نبوی مَالْتَیْظُم میں حاضر ہوئے اوراس أميد كے ساتھ كم انہيں كو ملے گاليكن حضور مَالْيَيْمُ في دريافت فرمايا: "على ابن الى طالب كهال بير؟ "عرض كيا كياكه يا رسول الله! وه تو آ كھول كى تكليف ميں متلا ہيں۔ آ تخضرت مَاليَّيْمَ في فرمايا : "أنبيس بلا لاؤ کئی جب وہ لائے محتے تو حضور مَالِینیم نے اپناتھوک ان کی آتھوں میں لگادیا اوران کے لیے دعا کی۔اس دعا کی برکت سےان کی آ تکھیں اتی اچھی ہوگئیں جیسے پہلے کوئی بیاری ہی نہیں تھی۔علی دلائٹنڈ نے علم سنجال کر عرض كيا: يارسول الله! مين ان سے اس وقت تك جنگ كروں كا جب تك وہ ہمارے ہی جیسے نہ ہوجا کیں حضور مَالتَّنِیَّم نے فرمایا: ''یوں ہی چلے جاؤ، ان کے میدان میں اتر کر پہلے انہیں اسلام کی دعوت دواور بتاؤ کہ اللہ کا ان پر کیاحق ہے۔اللہ کا تم ااگر تہارے ذریعہ ایک مخص کو بھی ہدایت مل جائے تويةمهارك ليمرخ ادنول سيبهتر إ-"

لَيُأْخُذُنَّ الرَّأَيَةَ غَدًا. رَجُلُّ يُجِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، يُفْتَحُ عَلَيْهِ)). فَنَحْنُ نَرْجُوْهَا فَقِيْلَ: هَذَا عَلِيٍّ، أَعْطَاهُ فَفُتِحَ عَلَيْهِ. [راجع: ٢٩٧٥]

٤٢١٠ حَدَّثَنَا قُتُنِيَّةُ بِنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ، قَالَ: أُخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مَكْ اللَّهِ مَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: ((لَأَعُطِينٌ هَذِهِ الرَّأْيَةَ غَدًا رُجُلًا، يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ). قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُوْلِ اللَّهِ مُلْكُمُ مُ كُلُّهُمْ يَرْجُوْ أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ: ((أَيْنَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ)). فَقَالُوا: هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ. قَالَ: ((فَأَرْسِلُواْ إِلَيْهِ)). فَأْتِيَ بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا عَيْنَيْهِ، وَدَعَا لَهُ، فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ الرَّأْيَةَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ إِ أَقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا، فَقَالَ: ((انْفُذْ عَلَى رِسُلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمُ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرُهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ، فَوَاللَّهِ! لَأَنْ يَهُدِي اللَّهُ بِكَ رَجُلاً وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ

لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ)). [راجع: ۲۹۶۲، ۲۰۰۹] قشویج: معلوم بول حک اسان کامقصوداول نبیل یئ

تشوجے: معلوم ہوا کہ جنگ اسلام کامقصود اول نہیں ہے۔ اسلام کامقصود حقیق اشاعت اسلام ہے جو اگر تبلیغ اسلام ہے ہوجائے تو لڑنے کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صاف فرمایا ہے کہ اللہ پاک فسادیوں کو دوست نہیں رکھتا، وہ تو عدل وانصاف اور صلح وامن وامان کا چاہنے والا ہے۔ حضرت علی ڈلٹٹٹ کو فاتح خیبراس لیے کہاجاتا ہے کہ انہوں نے آخر میں جہنڈ استعبالا اور اللہ نے ان کے ہاتھ پرخیبر کو فتح کرایا۔ سرخ اونٹ عرب کے ملک میں بہت قیمتی ہوتے ہیں۔

٤٢١١ حَلَّاثَنَا عَبْدُالْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ، قَالَ:حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَمْرُو﴾ مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكِ، قَالَ: قَدِمْنَا خَيْبَرَ، فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةً بِنْتِ حُمِينٌ بْنِ أَخْطَبَ، وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَأَنَتْ عَرُوسًا، فَاصْطَفَاهَا النَّبِيُّ مَا اللَّهِ مَاللَّهُ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ لِنَفْسِهِ، فَخَرَجَ بِهَا، حَتَّى بَلَغْنَا سَدَّ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ، فَبَنِّي بِهَا رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ، ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَع صَغِيْرٍ، ثُمَّ قَالَ لِيْ: ((آذِنْ مَنْ حَوْلَكَ)). فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيْمَةُ عَلَى صَفِيَّةَ، ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ رَأَيْتُ النَّبِيُّ مُلْتُكُمُّ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ، ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيْرِهِ، فَيَضَعُ رُكْبَتُهُ، وَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ حَتَّى تَرْكَبَ.

[راجع: ٣٧١]

2۲۱۲ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِيْ، عَنْ حُمَيْدٍ أَخِيْ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْل، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِك: أَنَّ النَّبِي مُلْكَانًا أَقَامَ عَلَى صَفِيَّة بِنْتِ حُيَّى، النَّبِي مُلْكَانًا أَقَامَ عَلَى صَفِيَّة بِنْتِ حُيَّى، بِطَرِيْقِ خَيْبَرَ ثَلَاثَة أَيَّام، حَتَّى أَعْرَسَ بِهَا، وَكَانَتْ فِيْمَنْ ضُرِبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ.

[راجع: ٣٧٨][نسائي: ٣٣٨١] ٤٢١٣ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَوْيَمَ، قَالَ:

(٣٢١١) جم سے عبدالغفار بن داؤد نے بیان کیا، کہا جم سے معقوب بن عبدالرطن نے بیان کیا (دوسری سند) اور مجھے سے احد نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن وہب نے بیان کیا، کہا کہ مجھے لیقوب بن عبدالرحمٰن زہری نے خبردی، انہیں مطلب کے مولی عمرو نے اوران سے انس بن مالک والنفیّة نے بیان کیا کہ ہم خیبرا کے چرجب الله تعالی نے آنخضرت مَالَّيْظُم كوخيبر ك فتح عنايت فرماكى تو آب كسامنصفيد بنت جى بن اخطب واللهاك كى خوبصورتی کاکسی نے ذکر کیا، ان کے شوہر قتل ہو مجئے تھے اور ان کی شادی ا ابھی نی ہو کی تھی۔اس کیے نبی مَالَقَیْمُ نے انہیں اپنے لیے لے لیا اور انہیں ساتھ لے كرحضور مَالَيْتِيْمُ روانہ ہوئے ۔ آخر جب ہم مقام سدالصهاء ميں ينيح توام الموسين صفيه والنفيا حيض سے ياك موسي اور رسول الله منافيا نے ان کے ساتھ خلوت فر مائی چرآ پ نے حیس بنایا (جو تھور کے ساتھ تھی اور پنیروغیرہ ملاکر بنایا جاتا ہے)اوراسے چھوٹے سے ایک دسترخوان پررکھ كر مجه كوتكم فرمايا كه جولوگ تهبارے قريب بيں انہيں بلالو۔ ام المؤمنين صفیہ واللہ اللہ کا آنخضرت مالی الم کی طرف سے یہی ولیم قا۔ پھرہم مدیند لیے عبا اونٹ کی کو ہان میں باندھ دی تا کہ پیچھے سے وہ اسے پکڑے رہیں اورآ پ نے اون کے پاس بیٹ کراپنا گٹنااس بررکھا اور صفیہ فاتھنا اینا یاؤں آنخضرت کے گھٹے پرد کھ کرسوار ہوئیں۔

(۲۲۱۲) ہم سے اساعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے میر سے بھائی عبد الحمید نے بیان کیا، ان سے بچی بن بھائی عبد الحمید نے بیان کیا، ان سے حمید طویل اور انہوں نے انس بن مالک مختلفت سعید انساری نے، ان سے حمید طویل اور انہوں نے انس بن مالک مختلفت سے سنا کہ نبی کریم منافی ہے نے مفید بن حمی والت بین سے سنا کہ نبی کریم منافی ہے نے مفید بن حمی والت میں دن تک قیام فرمایا اور آخر دن ان سے خلوت فرمائی اور وہ بھی امہات المؤمنین میں شامل ہو گئیں۔

(٣٢١٣) جم سي سعيد بن الى مريم في بيان كياء كما جم كوممر بن جعفر بن الى

کیر نے خردی، کہا کہ مجھے حمید نے خردی اور انہوں نے انس بن مالک رفائق سے سنا، وہ بیان کرتے سے کہ بی کریم مائا نی اس نے مدینہ اور خیب کے درمیان (مقام سد الصہاء میں) تین دن تک قیام فر مایا اور وہیں صغیہ وفاق کا سے خلوت کی تھی پھر میں نے حضور مائا نی کی طرف سے مسلمانوں کو ولیمہ کی دعوت دی۔ آپ کے ولیمہ میں نہ روثی تھی ، نہ گوشت تھا مرف اتنا ہوا کہ آپ نے بال رفائق کو دستر خوان بچھانے کا تھم دیا اور وہ بچھادیا گیا، پھراس پر مجور، بنیراور تھی (کامالیدہ) رکھ دیا۔ مسلمانوں نے کہا: محمد وفاق ہمات الموشین میں سے ہیں یا باندی ہیں؟ پر کھ لوگوں نے کہا کہ اگر آخضرت مائی کی میں اگر آپ نے انہیں پردے میں رکھا تو وہ امہات الموشین میں سے ہیں یا باندی ہیں؟ کھ لوگوں نے کہا میں سے ہوں گی لیکن اگر آپ نے انہیں پردے میں نہیں رکھا تو پھر بیاس کی علامت ہوگی کہ وہ باندی ہیں۔ آخر جب کوچ کا وقت ہوا تو می کہ علم میں ان کے لیے بردہ کیا۔

(۳۲۱۳) ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ بن جاج نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ بن جاج نے بیان کیا (دوسری سند) اور مجھ سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا، بیان کیا، کہا ہم سے وہب بن جریر نے بیان کیا، ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے عبداللہ بن مخفل ڈائٹھ نے بیان کیا ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے عبداللہ بن مخفل ڈائٹھ نے بیان کیا کہ ہم خیبر کا محاصرہ کے ہوئے تھے کہ کی شخف نے چرے کی ایک کی چینی کی جس میں چربی کی بی اسے اٹھانے کے لیے دوڑ الیکن میں نے جومر کر دیکھاتونی منا ایکٹی موجود تھے، میں شرم میں پانی پانی ہوگیا۔

(۲۲۵) مجھ سے عبید بن اساعیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا کہ ہم سے عبیداللہ نے ، ان سے نافع اور سالم نے اوران سے عبداللہ بن عمر ڈالٹھ کا نے بیان کیا کہ غروہ خیبر کے موقع پر نبی کریم مَا لِیْسُونِ نے لہمن اور پالتو گرھوں کے کھانے سے منع فر مایا تھا۔ لہمن کھانے کی ممانعت کا ذکر صرف نافع سے منقول ہے اور پالتو گدھوں کے کھانے کی ممانعت صرف سالم سے منقول ہے۔

(٢١١١) مجمد ي يكي بن قرعد نيان كياء كهاجم سامام ما لك في بيان

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، قَالَ:
أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ: أَقَامَ
النَّبِي عُلْكُمُ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِيْنَةِ ثَلَاثَةَ لَيَالٍ
النَّبِي عُلْكُمُ بِصَفِيَّةً، فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِيْنَ إِلَى
وَيْمَتِهِ، وَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزِ وَلَا لَحْم،
وَلِيْمَتِهِ، وَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزِ وَلَا لَحْم،
وَلِيْمَتِهِ، وَمَا كَانَ فِيْهَا إِلَّا أَنْ أَمَرَ بِلِلَّالًا بِالأَنْطَاعِ وَمَا كَانَ فِيهَا إِلَّا أَنْ أَمَرَ بِلِلَّالًا بِالأَنْطَاعِ وَمَا كَانَ فِيهَا إِلَّا أَنْ أَمَرَ بِلِلَّالًا بِالأَنْطَاعِ وَمَا كَانَ فِيهَا إِلَّا أَنْ أَمْرَ بِلِلَّالًا بِالأَنْطَاعِ وَمَا كَانَ فِيهَا اللَّمْرَ وَالأَقِطَ وَمَا كَانَ فِيهَا التَّمْرَ وَالأَقِطَ وَالسَّمْنَ، فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ: إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ، الْمُؤْمِنِيْنَ، أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُهُ قَالُوا: إِنْ الْمُؤْمِنِيْنَ، أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُهُ قَالُوا: إِنْ كَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهُ وَاللَّالَةِ فَيْ مِمْا مَلَكَتْ يَمِيْنُهُ.
وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهُ وَلِيْنَ ، وَمَدَّ الْحِجَابَ. وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهُ وَلِيْلًا لَهَا خَلْفَهُ، وَمَدًّ الْحِجَابَ. [راجع: ٢٧١]

[داجع: ١٣٧١]

٤٢١٤ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اللهِ بَنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةً اللهِ بَنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةً اللهِ بَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُعْبَةً اللهِ بَنْ مُعَقَّلٍ قَالَ: كُنَّا هُمَّالِهِ بَنْ عَبْدُ اللهِ بَنْ اللهِ اللهِ عَلَيْدُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ

کیا، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے عبداللد اور حسن نے جو دونوں محمر بن علی کے صاحبزادے ہیں، ان سے ان کے والد نے اور ان سے علی بن ابی طالب و اللہ ان کے کرسول الله منافیظ نے غروہ خیبر کے موقع پرعورتوں سے متعہ کی ممانعت کی تھی اور یالتو گدھوں کے کھانے کی بھی۔

مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ، وَالْحَسَنِ، ابْنَىٰ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ عَنْ أَبِيْهِمَا، عَنْ عَلِي بِنِ أَبِي طَالِبِ: أَنَّ رَسُولَ. اللَّهِ مُثِّلُكُمُ نَهَى عَنْ مُتَّعَةِ النَّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ أَكُلُ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ . [اطرافه في: ١١٥٥، ٣٤٣١] [مسلم: ٣٤٣١] ١٣٤٣٤ ترمذي: ١١٧٩٤ ، ١١٧٩٤ نسائي: ٣٣٩٧، ٤٣٤٥، ٢٤٣٤٦ ابن ماجه: ١٩٦١]

تشويع: اس سے پہلے متعد کرنا جائز تھا، مگر آئ کے دن سے متعد قیامت تک کے لیے حرام قراروے دیا گیا۔ روائض متعد کے قائل ہیں جو سراسر باطل خیال ہے۔اسلام میسے بااصول ند بب میں متعد جیسے تاجا رُفعل کی کوئی مخبائش قطعانہیں ہے۔ بعض روایتوں کے مطابق جمة الوداع میں متعد حرام ہوااور قیامت تک اس کی حرمت قائم رہی۔ حضرت محر دلائٹوئے نے برسرمنبراس کی حرمت بیان کی اور دوسر مے صحابہ ٹوکٹوئی نے سکوت کیا تو اس کی حرمت پر اجماع

> ٤٢١٧ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِل، قَالَ: أُخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ، قَالَ: خَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِع، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مُلْكُمُ لَهُى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمْرِ الأَهْلِيَّةِ.[راجع: ٥٥٣]

٤٢١٨ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بِنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْذُاللَّهِ، عَنْ نَافِع، وَسَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: نَهَى النَّبِيِّ مُلْكُمًّا عَنْ أَكُل لُحُوْم الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ. [راجع: ٨٥٣]

٤٢١٩ - حَلَّثُنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ مُحَّمَّدِ بْن عَلِي، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ مَا لِنَامُ مُ عَنْ مَنْ عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ، وَرَخُّصَ فِي الْخَيْلِ. [طرفاه في: ٥٥٢٤،٥٥٢٠] [مسلم: ۲۲ ۰۵؛ ابوداود: ۳۷۸۸، ۳۷۸۹؛ ترمذي:

(۲۱۷) ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کہا ہم کوعبداللہ بن مبارک نے خردی، ان سے عبیداللہ بن عمر نے بیان کیا، ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر ولی کھٹا نے بیان کیا کہ نبی کریم مظافیظ نے غزوہ خیبر کے موقع پریالتوگدھے کا گوشت کھانے کی ممانعت کی تھی۔

(۲۱۸) مجھے سے اسحاق بن نفر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے محد بن عبيدنيان كياءانهول نے كہام سے عبيد الله نے بيان كياءان سے نافع اورسالم في اوران ع عبدالله بن عمر وللفي ان ميان كياكه في كريم مَن الفيرم نے پالتو گدھوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی۔

(۱۹۲۹) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے ان سے عمرونے ان سے محر بن علی نے اور ان سے جابر بن عبداللہ واللہ علی ہے نے بیان کیا کہ رسول الله مناتیم نے غزوہ خیبر کے موقع پر گدھے کا گوشت کھانے ہے منع کیا تھااور گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی تھی۔

۱۷۹۳؛ نسائی: ۲۳۸۸]

تشويج: امام شافعي ويُسليد نجي اس مديث كى بنار كهور ي كوشت كوطال قرارديا ب

٤٢٢٠ حَدِّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادٌ، عَن الشَّيبَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِيْ أَوْفَى أَصَابَتْنَا مَجَاعَةً يَوْمَ خَيْبَرَ، فَإِنَّ الْقُدُورَ لَتَغْلِيْ - قَالَ: وَبَعْضُهَا نَضِجَتْ فَجَاءَ مُنَادِي النَّبِيِّ مَكْ لَكُمَّ لَا تَأْكُلُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمْرِ شَيْتًا وَأَهْرِيْقُوْهَا . قَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى: فَتَحَدَّثُنَا أَنَّهُ إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: نَهَى عَنْهَا الْبَتَّةَ، لِأَنَّهَا كَانَتْ تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ. [راجع: ٣١٥٥] ٤٢٢١، ٤٢٢١ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيَّ بْنُ ثَابِيتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، وَعَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى: أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ مَثَّكُمْ أَ فَأَصَابُوا حُمُرًا فَطَيَخُوْهَا، فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ مُلْكُلَّمُ أَكْفِؤُوا الْقُدُوْرِ. [اطرافه في: ٤٢٢٣، ٤٢٢٤، ٤٢٢٥، ٢٢٢٦، ٥٢٥٥، ٢٢٥٥][مسلم: ١٢٠٥]

حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ: وَدَّثَنَا شُعْبَةً ، قَالَ: وَابْنَ أَبِي مُلْكِئَمُ أَنَّهُ وَابْنَ أَبِي مُلْكِئَمُ أَنَّهُ وَابْنَ أَبِي مُلْكِئَمُ أَنَّهُ وَابْنَ أَبِي مُلْكِئَمُ أَنَّهُ وَابْنَ أَبِي مُلْكِئَمُ أَنْهُ وَاللَّهُ وَرَدَ ((أَكُفِؤُوا فَلَا يَوْمَ خَيْبَرَ - وَقَدْ نَصَبُوا الْقُدُورَ: ((أَكُفِؤُوا الْقُدُورَ: ((أَكُفِؤُوا الْقُدُورَ)). [راجع: ٢٢٢،٤٢١]

٤٢٢٥ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتِ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ مُثْلِثًامٌ نَحْوَهُ. [راجع: ٤٢٢١]

(۲۲۲م) ہم سے سعید بن سلیمان نے بیان کیا، کہا ہم سے عباد نے بیان کیا، ان سے شیبانی نے بیان کیا اور انہوں نے ابن الی او فی ڈالٹھ سے کہ غزوہ خیبر میں ایک موقع پہم بھو کے تھے، ادھر ہانڈ یوں میں ابال آ رہا تھا (گدھے کا گوشت پکایا جارہا تھا) اور پچھ پک بھی گئیں تھیں کہ نی کر یم مظاور اسے بھینک دو۔ ابن الی اوٹی ڈالٹھ نے بیان کیا کہ پھر بعض لوگوں نہ کھا واو (اسے بھینک دو۔ ابن الی اوٹی ڈالٹھ نے بیان کیا کہ پھر بعض لوگوں نہ کہا کہ آ نجضرت مُنالٹی تھا اور بعض لوگوں کا خیال تھا کہ آ ب کہ اس کی ممانعت اس کیے ہے کہ ابھی اس فی سے خسرت منہال کیا کہ دیا ہی کہ اس کی ممانعت (ہمیشہ کے لیے) کردی ہے، کیونکہ یہ گندگی کھا تا ہے۔

واقعی ممانعت (ہمیشہ کے لیے) کردی ہے، کیونکہ یہ گندگی کھا تا ہے۔

شعبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے جاج بن منہال نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ اللہ بن الی اونی دی اُلٹی آئے آئے کہ وہ لوگ نبی کریم مُلٹی آئے کے ساتھ تھے، پھر انہیں گدھے ملے تو انہوں نے ان کا گوشت پکایالیکن نبی مُلٹی آئے کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیاں انڈیل دو۔

(۳۲۲۳،۲۳) مجھے سے اسحاق نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالصمد نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالصمد نے بیان کیا، کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عدی بن ثابت نے بیان کیا، انہوں نے براء بن عازب اورعبدالله بن الی او فی ڈی اُلٹی ہے سا۔ یہ حضرات نی کریم مثل اُلٹی ہے بیان کرتے سے کہ حضور مثل اُلٹی ہے موقع بر کے موقع برفر مایا تھا کہ ' ہانڈ یوں کا گوشت بھینک دو۔' اس وقت ہانڈیاں چو لہے پر رکھی جا بھی تھیں۔

(۳۲۲۵) ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا ، ان سے شعبہ نے بیان کیا ، ان سے عدی بن ثابت نے بیان کیا ان سے عدی بن ثابت نے بیان کیا کہ ہم نی کریم مَا اللّٰی کے ساتھ خزوہ میں شریک سے پھر پہلی حدیث کی

ظرح روایت نقل کی_

آخَبَرَنَا ابْنُ أَبِيْ زَائِدَةً، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِيْ زَائِدَةً، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ مُلْكُمُّمٌ فِي غَزْوَةٍ خَيْبَرَ أَنْ نُلْقِيَ الْحُمُرَ النَّبِيُّ مُلْكُمُّمٌ فِي غَزْوَةٍ خَيْبَرَ أَنْ نُلْقِيَ الْحُمُرَ الأَهْلِيَّةَ نِيْنَةً وَنَضِيْجَةً، ثُمَّ لَمْ يَأْمُونَا بِأَكْلِهِ بَعْدُ، [راجع: ٢٢١] [مسلم: ١٥٠٥، نساني:

٤٢٢٧ - حَذَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بِنُ أَبِي الْحُسَيْنِ،

٤٣٤٩ ابن ماجه: ٣١٩٤

قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَقْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فَالَ: حَدَّثَنَا فَالَ: حَدَّثَنَا فَالَ: كَانَ حَمُوْلَةَ النَّاسِ، عَنْ الْبِي عَلَيْكُمُ اللَّهِ عَلَيْكُمُ اللَّهِ عَلَيْكُمُ الْذَوِي أَنْهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْكُمُ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ كَانَ حَمُوْلَةَ النَّاسِ، فَكَرِهَ أَنْ لَيْمَ مَنْ أَجْلِ أَنَّهُ كَانَ حَمُوْلَةَ النَّاسِ، فَكَرِهَ أَنْ لَخَمَ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ. [مسلم: ١٧٧] لَخْمَ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ. [مسلم: ١٧٠] لَخْمَ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ. [مسلم: ١٧٠] حَدَّثَنَا أَلْتُحَسَّنُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةً، عَنْ ابْنِ عَمَرَ عَنْ نَافِع ، عَنِ ابْنِ عَمَرَ عَنْ نَافِع ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِع ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَلْ اللَّهِ عَلَيْكُمُ أَيُومَ خَيْبَرَ عَمْرَ فَالَ: قَلْلَ: عَمْرَ فَلَا اللَّهِ عَلَيْكُمُ أَيْوَمَ خَيْبَرَ عَمْرَ فَالَ: قَلْلَ: فَمَرَ فَلْ اللَّهُ عَلَى الْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى

٤٢٢٩ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُحْدِر بْنَ شِهَاب، عَنْ اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَاب، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّب، أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمْ، أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمْ، أَخْبَرَهُ قَالَ: مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ،

(۲۲۲) مجھ سے ابراہیم بن موی نے بیان کیا، کہا ہم کو ابن ابی زائدہ نے خبردی، انہیں عامر نے اور ان سے براء بن خبردی، انہیں عامر نے اور ان سے براء بن عائر برائی ہنانے بیان کیا کہ غزوہ خیبر کے موقع پر نبی کریم منا پھیا نے حکم دیا کہ پالتو گدھوں کا گوشت ہم پھینک دیں، کچا بھی اور پکا ہوا بھی، پھر ہمیں اس کے کھانے کا کبھی آپ نے حکم نہیں دیا۔

(۲۲۷) جھے سے محمد بن الی الحسین نے بیان کیا، کہا ہم سے عربی حفص نے بیان کیا، کہا ہم سے عربی حفص نے بیان کیا، ان سے عاصم نے بیان کیا، ان سے عامر نے اور ان سے ابن عباس خاتھ نے بیان کیا کہ مجھے معلوم نہیں، آیا آنحضرت مثل تی گلہ ھے کا گوشت کھانے سے اس لیے منع کیا تھا کہ اس سے بوجھ ڈھونے کا کام لیا جا تا ہے اور آپ نے پندنہیں فرمایا کہ بوجہ ڈھونے والے جانور ختم ہوجا کیں، یا آپ نے صرف غزوہ خیبر کے موقع پر پالتو گدھوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی۔

(۱۲۲۸) ہم سے حسن بن اسحاق نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن سابق نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن سابق نے بیان کیا، ان سے عبیداللہ بن عمر نے، ان سے نافع نے اوران سے عبداللہ بن عمر رئے اللہ ان نے بیان کیا کہ نی کریم مثل اللہ کی خروہ خیبر میں (مال غنیمت سے) سواروں کودو حصو دیئے تھے اور پیدل فوجیوں کوایک حصہ، اس کی تفییر نافع نے اس طرح کی ہے کہ اگر کسی مخص کے ساتھ گھوڑا ہوتا تو اسے تین حصے ملتے تھے اور اگر گھوڑا نہ ہوتا تو صرف ایک حصہ ماتا تھا۔

(۳۲۲۹) ہم سے یکی بن بگیر نے بیان کیا ،انہوں نے کہا ہم سے لیٹ بن سعد نے بیان کیا ،انہوں نے کہا ہم سے لیٹ بن سعد نے بیان کیا ،ان سے سعد نے بیان کیا ،ان سے بیس اور عثمان سعید بن مسیّب نے اور انہیں جبیر بن مطعم ڈالٹی نے خردی کہ میں اور عثمان بین عفان ڈالٹی نی کریم مَالٹی کے خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے عرض بن عفان ڈالٹی نی کریم مَالٹی کے خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے عرض

کیا کہ حضور مَثَاثِیْم نے بنومطلب کوتو خیبر کے تمس میں سے عنایت فرمایا ہے اور وہ برابر اور وہ برابر اور وہ برابر سے حضور مَثَاثِیْم نے فرمایا '' بیت اور وہ برابر سے حضور مَثَاثِیْم نے فرمایا '' بیت بیت کے دستان کیا کہ نبی مَثَاثِیْم نے بنوعبر شمس اور بنونوفل کو (خمس بین طعیم وٹائٹیڈ نے بیان کیا کہ نبی مَثَاثِیْم نے بنوعبر شمس اور بنونوفل کو (خمس میں سے) کچھنیں دیا تھا۔

إِلَى النَّبِيِّ عَلَيْكُمُ فَقُلْنَا: أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِكِ الْمُطَّلِكِ مِنْ خُمْسِ خَيْبَرَ، وَتَرَكْتَنَا، وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةِ وَاحِدَةٍ مِنْكَ وَقَالَ: ((إِنَّمَا بَنُو هَاشِم وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ)). قَالَ جُبَيْرٌ: وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُ عَبْدِ شَمْسٍ وَبَنِيْ يَقْسِمِ النَّبِيُ عَبْدِ شَمْسٍ وَبَنِيْ

نَوْفَلِ شَيْتًا. [راجع: ٣١٤٠]

تشوج: کیونکه عبدمناف کے چار بیٹے تھے، ہاشم،مطلب،عبدش اورنوفل۔ ہاشم کی اولا دمیں نبی کریم منافیظ تھے اورنوفل کی اولا دمیں جبیر بن مطعم رفیافیظ، عبدشس کی اولا دمیں حضرت عثمان غنی زلافیظ۔

(۳۲۳۰) محصد عد بن علاء نے بیان کیا، کہا ہم سے ابواسامد نے بیان کیا، کہا ہم سے برید بن عبداللہ نے بیان کیا، ان سے ابو بردہ نے اور ان ے ابوموی اشعری والٹھ نے بیان کیا کہ جب ہمیں نی کریم مالی ا جرت معلق خرطی تو ہم يمن ميں تھے۔اس ليے ہم بھی رسول الله سَلَاليَّا مِمَ کی خدمت میں ہجرت کی نیت سے نکل پڑے۔ میں اور میرے دو بھائی، میں دونوں سے چھوٹا تھا۔میرے ایک بھائی کا نام ابو بردہ تھا اور دوسرے کا ابورہم انہوں نے کہا کہ کچھاو پر بچاس یا نہوں نے یوں بیان کیا کہ ترین (۵۳)یاباون (۵۲)میری قوم کے لوگ ساتھ تھے۔ہم کشتی پرسوار ہوئے لیکن ہماری کشتی نے ہمیں عجاشی کے ملک حبشہ میں لا ڈالا۔ وہاں ہماری ملاقات جعفر بن ابی طالب والنفظ سے ہوگئ، جو پہلے ہی مکہ سے ہجرت مرے وہاں پہنچ چکے تھے۔ہم نے وہاں انہیں کے ساتھ قیام کیا، پھرہم سب مدیندایک ساتھ روانہ ہوئے۔ یہاں ہم حضورا کرم مَالَّیْظِ کی خدمت میں اس وقت بہنچے جب آپ خیبر فتح کر چکے تھے۔ کچھلوگ ہم سے لعنی تشتی والوں ہے کہنے لگے کہ ہم نے تم ہے پہلے ہجرت کی ہےاوراساء بنت عميس في عنا جو جهار ب ساته مدينه آئي تفيس، ام الموتين هفصه في فينا كي خدمت میں حاضر ہوئیں ،ان سے ملاقات کے لیے وہ بھی نجاشی کے ملک میں ہجرت کر کے چلی گئی تھیں عمر ڈالٹنڈ بھی حفصہ ذائنڈا کے گھر پہنچے۔اس وقت اساء بن عميس فالفينا وبين تفيل _ جب عمر ولانفيا في أنبيل ويكها تو دریافت فرمایا که بیکون بین؟ ام الگومنین فبالغینا نے بتایا که اتحاء بنت

٤٣٠٠ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةً، قَالَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيْ بُرْدَةً، عَنْ أَبِيْ مُوْسَى، قَالَ: بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ مُلْكُنَّمُ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ، فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِيْنَ إِلَيْهِ أَنَا، وَأَخَوَانَ لِي وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ، أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ، وَالْآخَرُ أَبُوْ رُهُمٍـ إِمَّا قَالَ: بِضْعٌ وَإِمَّا قَالَ: فِي ثَلَاثَةٍ وَخَمْسِيْنَ أَو اثْنَيْنِ وَخَمْسِيْنَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِيْ۔ فَرَكِبْنَا سَفِيْنَةً ، فَأَلْقَتْنَا سَفِيْنَتْنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ ، فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتِّي قَدِمْنَا جَمِيْعًا، فَوَافَقْنَا النَّبِيُّ مُكْتُكُمُّ حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ، وَكَانَ أَنَاسٌ مِنَ النَّاسِ يَقُوْلُوْنَ لَنَا يَعْنِيْ لِأَهْلِ السَّفِيْنَةِ : سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ، وَدَخَلَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسِ ـُوَهِيَ مِمَّنْ قُدِمَ مَعَنَاـ عَلَى حَفْصَةً زَوْج النَّبِيِّ مُلْكُمُّ زَائِرَةً، وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فِيْمَنْ هَاجَرَ، فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى حَفْصَةَ وَأَسْمَاءُ عِنْدَهَا، فَقَالَ عُمَرُ حيْنَ رَأَى أَسْمَاءَ: مَنْ هَذِهِ؟ قَانَتْ أَسْمَاءُ

عمیس عمر میالتین نے اس پر کہا: اچھا وہی جو حبشہ سے بحری سفر کر کے آئی بِنْتُ عُمَيْسٍ . قَالَ عُمَلُ الْحَبَشِيَّةُ هَذِهِ؟ الْبَحْرِيَّةُ هَذِهِ؟ قَالَتْ أَسْمَاءُ: نَعَمْ. قَالَ: سے ہجرت میں آ کے ہیں۔اس لیے رسول الله مَالْ الله عَالَيْزُم سے ہم تمہارے سَيَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ، فَنَحْنُ أَحَقُّ بِرَسُولِ مقابله مین زیاده قریب میں۔اساء دلی شاس پر بہت غصہ ہو گئیں اور کہا ہر گز اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا كُمْ مِنْكُمْ فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ: كَلَّا وَاللَّهِ! نہیں، الله کی تشم! تم لوگ رسول الله منافیظ کے ساتھ رہے ہوتم میں جو كُنتُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ مَا لَكُمْ يُطْعِمُ جَائِعَكُم، بھو کے ہوتے تھے اے آنخضرت مَالَيْظِم کھانا کھلاتے تھے اور جونا واقف وَيَعِظُ جَاهِلَكُمْ، وَكُنَّا فِيْ دَارٍـ أَوْ فِيْــ موتے اے آنخضرت مَالَيْظِم نصيحت وموعظت كيا كرتے تھے ليكن ہم أَرْضٍ الْيُعَدَاءِ الْبُغَضَاءِ بِالْحَبَشَةِ، وَذَلِكَ بہت دور حبشہ میں غیرول اور دشمنول کے ملک میں رہتے تھے، بیسب کچھ فِي اللَّهِ وَفِيْ رَسُولِهِ وَأَيْمُ اللَّهِ! لَا أَطْعَمُ ہم نے اللہ اور ایس کے وسول کے رائے ہی میں تو کیا ، اور اللہ کی قتم ایس طَعَامًا، وَلِا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتَّى أَذْكُرَ مَا اس وقت تک ندکھانا کھاؤں گی نہ پانی ہوں گی جب تک تمہاری بات رسول قُلْتَ لِرَسُوْلِ اللَّهِ مِنْكُمْ ۖ وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذَى وَّنُخَافُ، وَسَأَذْكُرُ ذَلِكَ لِلنَّبِي مَلْكُمُ الله مَنْ فَيْ فِي مِن مِهماول بميس اذيت دي جاتى تقى، دهمكايا ورايا جاتا تقاء وَأَسْأَلُهُ، وَ وَاللَّهِ! لَا أَكْذِبُ وَلَا أَزِيغُ وَلَا میں نی مَالیّٰ اللّٰ اللہ اس کا ذکر کروں گی اور آپ ہے اس کے متعلق پوچھوں گى - اللدى قتم كەنەمىس جھوٹ بولول كى، نەتىج روى اختيار كرول كى اور نە أَزِيْدُ عَلَيْهِ. [راجع: ٣١٣٦] كسى (خلاف واقعه بات كا)اضافه كروں گی۔

الد المراق الله المراق المراق

(٢٣٣٢م) ابو برده ر النيء في بيان كيا اور أن سے ابوموى والنيء نے كه

اللَّهِ! إِنَّ عُمَرَ قَالَ: كَذَا وَكَذَا. قَالَ: ((فَمَا اللَّهِ! إِنَّ عُمَرَ قَالَ: كَذَا وَكَذَا. قَالَ: ((فَمَا قُلْتِ لَهُ ؟)) قَالَتْ: قُلْتُ لَهُ كَذَا وَكَذَا. قَالَ: ((فَمَا لَكُمْ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ الل

≪(453/5)

قَالَ النَّبِيُّ مُلْكُمَّةً: ((إِنِّي لَأَعُرِفُ أَصْوَاتَ رُفْقَةٍ الْأَشْعَرِيُّنُنَ بِالْقُرْآنِ، حِيْنَ يَدْخُلُونَ بِاللَّيْلِ، وَأَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَصُواتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ، وَمِنْهُمْ حَكِيْمٌ، إِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ۔ أَوْ قَالَ: الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ: إِنَّ أَصْحَابِي يَأْمُرُونَكُمْ أَنْ تَنْظُرُونُهُمُّ)). [مسلم: ٦٤٠٧]

نى مَا النَّهُمْ نِهِ فرمايا" بب مير اشعرى احباب رات مين آت مين تو میں ان کی قرآن کی تلاوت کی آواز پہچان جاتا ہوں۔ اگر چدون میں، میں نے ان کی اقامت گاہون کو نہ دیکھا ہولیکن جب رات میں وہ قرآن وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَرَ مَنَازِلَهُمْ حِيْنَ نَزَلُوا بِالنَّهَارِ، ورجع بي توان كي وازع من ان كي ا قامت گامول كويجيان ليتامول -میرےان، ی اشعری احباب میں ایک مرددانا بھی ہے کہ جب کہیں اس کی سواروں سے ڈبھیٹر ہوجاتی ہے، یا آپ نے فرمایا کہ دشمن سے ،توان سے کہتا ہے کہ میرے دوستوں نے کہاہے کہتم تھوڑی دیر کے لیےان کا انظار

تشوج: روایت کے آخریں ایک اشعری علیم کا ذکر ہے، علیم اس کا نام ہے یا وہ حکمت جانے والا ہے۔ روایت کے آخریس اس حکیم کے قول کا مطلب بیہے کہ ہمارے ساتھ اڑنے کو تیار ہیں۔مطلب بیہے کہ بی علیم بڑا بہا درہے، شمنوں کے مقابلہ سے بھا گتانہیں ہے بلکہ بیر کہتا ہے کہ ذراصر کرو ہمتم سے لونے کے لیے حاضر میں یا بیمطلب ہے کہوہ بری حکمت اور دانائی والا ہے۔ دشمنوں کواس طرح ڈراکر آپے تیک ان سے بچالیتا ہے۔وہ بید سیجے ہیں کہ یہ اکیانبیں ہے،اس کے ساتھی اور آ رہے ہیں۔بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے جب وہ سلمان سواروں سے ملتا ہے تو کہتا ہے ذرائھمرولیعنی ہارےساتھیوں کوجو پیدل ہیں آ جانے دو، ہمتم سبل کر کا فروں سے اڑیں گے۔

> ٤٢٣٣ حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، سَمِعَ حَفْصَ بْنَ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةً، عَنْ أَبِي مُوْسَى، قَالَ: قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ مَكْ اللَّهِ مِنْ افْتَتَحَ خَيْبَرَ، فَقَسَمَ لَنَا، وَلَمْ يَقْسِمْ لِأَحَدِ لَمْ يَشْهَدِ الْفَتْحَ غَيْرَنَا. [راجع: ٣١٣٦] [ابوداود:

۲۷۲۵؛ ترمذي: ۱۵۵۹]

٤٣٣٤ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو،قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَّسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ْ ثُورٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ، مَوْلَى ابْنِ مُطِيّع: أَنَّهُ سَمِعَ أَبًا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: افْتَتَحْنَا خَيْبَرَ، فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً ، إِنَّمَا غَنِمْنَا الْبَقَرَ وَالْإِبِلَ وَالْمَتَاعَ وَالْحَوَائِطُ، ثُمَّ انْصَرَفْنَا

(٣٢٣٣) مجھے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم نے حفص بن غیاث سے سنا، ان سے برید بن عبداللہ نے بیان کیا، ان سے ابو بروہ نے اور ان سے ابوموی اشعری ڈالٹیؤ نے بیان کیا کہ خیبر کی فتح کے بعد ہم نی کریم مالی ایم کی خدمت میں پنچ لیکن نبی مالی ایم کے (مال غنیمت میں) ہارا بھی حصدلگایا۔ آپ نے ہمارے سوائسی بھی ایسے مخص کا حصہ مال غنیمت میں نہیں لگایا جو فتح کے وقت (اسلامی کشکر کے ساتھ) موجود ندر با ہو۔

(٣٢٣٣) مم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے معاویہ بن عمرونے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابواسحاق نے بیان کیا، ان سے امام مالک بن الس نے بیان کیا،ان سے تور نے بیان کیا،انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابن مطیع کے مولی سالم نے بیان کیا اور انہوں نے ابو مررہ والنون سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ جب خیبر فتح ہوا تو مال غنیمت میں سونا اور جا ندی نہیں ملاقعا بلکہ گائے ،اونٹ ،سامان اور باغات ملے تھے پھر ہم رسول اللہ مَنَا ﷺ کے ساتھ وادی القریٰ کی طرف لوٹے۔ رسول

الله مَا الله عَلَيْدَا كم ما ته الله ما على علام تعاجو بى ضباب كالك صحالي في آب كو بديد مين ديا تفا- وه رسول الله مَن اليُّرَام كا كجاوه أتار ربا تفاكمكي نامعلوم ست سے ایک تیر آ کر ان کے نگا۔ لوگوں نے کہا مبارک ہو، شہادت! لیکن رسول الله مَالْيَقِمُ نے فرمایا: "برگزنہیں، اس ذات کی متم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو جاوراس نے خیبر میں تقسیم سے پہلے مال غنیمت میں سے چرائی تھی وہ اس پر آگ کا شعلہ بن کر بھڑک رہی ہے۔ "بین کرایک دوسرے صحافی ایک یا دو تھے لے کرنی مُالنظم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یہ میں نے اٹھالیے تھے۔رسول الله مَنَا يَنْ إِلَى فَر مايا " يمي جنم كاليك تسمه يا دوت عينت "

وَمَعَهُ عَبْدٌ لَهُ، يُقَالُ لَهُ: مِدْعَمٌ، أَهْدَاهُ لَهُ أَجَدُ بَنِي الضَّبَابِ، فَبَيْنَمَا هُوَ يَحُطُّ رَجْلَ رَسُولِ اللَّهِ مُلْكُمُ إِذْ جَاءَهُ سَهُمْ عَاثِرٌ حَتَّى. أَصَابَ ذَلِكَ الْعَبْدَ، فَقَالَ النَّاسُ: هَنِيْنًا لَهُ الشُّهَادَةُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَا اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّه وَالَّذِي نَفُسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَصَابَهَا يَوْمَ خَيْبُرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لْتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا)). فَجَاءَ رَجُلُ حِيْنَ سَمِعَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ مُلْكُمُ إِشِرَاكِ أَوْ شِرَاكَيْنِ، فَقَالَ: هَذَا شَيْءٌ كُنْتُ أَصَبْتُهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَلْكُمَّ: ((شِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ مِنْ نَارٍ)). [طرفه في: ٦٧٠٧] [مسلم: ٣١٠؛

مَعَ رَشُوْلِ اللَّهِ مُشْكُمُ إِلَى وَادِي الْقُرَى،

ترمذي: ٢٧١١]

تشويع ؛ روايت من فتح خيركاو كرب، اى ليات يهال ورج كيا كيا، اسسامات من خيات كى محى انتها كى مرمت فابت موكى _

(١٢٣٥) مم سے سعيد بن الى مريم نے بيان كيا، كما مم كوم بن جعفرنے خبردی، کہا گہ مجھے زیدنے خبردی، انہیں ان کے والدنے آور انہوں نے عمر بن خطاب طالعی سے سنا، انہوں نے کہا: ہاں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر اس کا خطرہ نہ ہوتا کہ بعد کی سلیں بے جائیدادرہ جائیں گی اوران کے پاس کچھ نہ ہوگا تو جو بھی بہتی میری زمانہ خلافت میں فتح ہوتی ، میں اسے ای طرح تقسیم کرویتا جس طرح نبی کریم مَالَیْجُمْ نے خیبر ک نقسیم کی تھی۔ میں ان مفتوحہ اراض کو بعد میں آنے والے مسلمانوں کے لي محفوظ چوڙے جار ہا ہوں تا كدوه استقسيم كرتے رہيں۔

٥ ٢٣٥ ـ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَّحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدٌ، عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَّ الْخَطَّابِ يَقُولُ: أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَّدِهِا لَوْلًا أَنْ أَتْرُكَ آخِرَ النَّاسِ بَبَّانًا لَيْسَ لَهُمْ شَيْءٌ، مَا فُتِحَتْ عَلَىَّ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِي مَالْتُكُمُّ خَيْبَرَ، وَلَكِنْيُ أَتْرُكُهَا خِزَانَةً لَهُمْ يَقْتَسِمُونَهَا.

تشوج : حضرت مر دان على على الله على الموالي من العدك زمانول من مسلمان بهت بزه الدراطراف عالم مين تصليم ونانج مفتوحه اراضي كوانهول نے تو اور شرعیہ کے تحت ای طرح تقیم کیا اور حضرت عمر مخالف کا فرمانا صحیح ایت ہوا۔ حدیث میں ((ببان)) کا لفظ آیا ہے دوبائے موحدہ سے دوسری باء مشدد ہے۔ ابوعبیدہ دلائٹی کہتے ہیں میں جھتا ہوں بیلفظ عربی کانہیں ہے۔ زہری کہتے ہیں بدیمن کی زبان کا آیک لفظ ہے جوعر بول میں مشہور نہیں ہوا۔ ببان کمعنی کیسال طریق اورایک روش پراوربعض نے کہانا داریاج کے معنی میں ہے۔ (وحیدی) 455/5

(۳۲۳۷) مجھ سے محد بن مثنی نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن مہدی نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن مہدی نے بیان کیا، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کیا، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کے والد نے کہمر والنظم نے کہا: اگر بعد میں آنے والے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو جوبتی بھی میر بے دور میں فتح ہوتی، میں اسے ای طرح تقسیم کردیتا جس طرح نبی کریم مثالی فی نے بیری تقسیم کردیتی ۔

٤٢٣٦ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنْسٍ، عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَنْسٍ، عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِيْنَ مَا فَتِحَتْ عَلَيْهِمْ قَرْيَةً إِلَّا وَسَمْتُهَا، كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ مِثْنَا الْمَالِمِيْنَ مَا قَسَمَ النَّبِيُ مِثْنَا اللَّهُمَّ خَيْبَرَ.

٤٢٣٧ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عَبْدِاللَّهِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيُّ، وَسَأْلَهُ،

إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أُمِّيَّةً قَالَ: أَخْبَرَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ

سَعِيْدٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَتَى النَّبِيِّ مُثْلِثُمَّ

فَسَأَلَهُ، قَالَ لَهُ بَعْضُ بَنِي سَعِيْدِ بنِ الْعَاصِ:

لَا تُعْطِهِ. فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: هَذَا قَاتِلُ ابْنِ

قَوْقَل. فَقَالَ: وَاعَجَبَاهُ لِوَبْرِ تَدَلَّى مِنْ قَدُوْمٍ

[راجع: ٢٣٣٤]

تشوج: حضرت عمر رفائن کے تول کا مطلب بیہ کہ کہ کہ کہ ان اوگوں کا خیال نہ ہوتا جوآئیدہ مسلمان ہوں کے اور وہ محض مفلس ہوں کے تو میں جس قدر ملک فتح ہوتا جو این کے شدر ملک فتح ہوتا جو این کے شدر ملک فتح ہوتا مگر مجھ کو ان کو ہو گئیں ہوں کے دوا گر بازن ویا اور خاص اپنے پاس کچھ ندر کھتا جس کا رہ ہوں کے دوا گر بازار ہوئے تو ان کی گزراو قات کے لیے بچھ ندر ہے گا۔ اس لیے خزانہ میں ملک کی تحصیل جح رکھتا ہوں کہ آئیدہ ایسے مسلمانوں کے کام آئے۔

کیا، کہا کہ میں نے زہری سے سنااوران سے اساعیل بن امید نے بیان کیا، کہا کہ میں نے زہری سے سنااوران سے اساعیل بن امید نے سوال کیا قا تو انہوں نے بیان کیا کہ جھے عنبہ بن سعید نے خبردی کہ ابو ہریرہ رفی تاثیر کی عنبہ بن سعید نے خبردی کہ ابو ہریرہ رفی تاثیر کی غیمت بی کریم مثل تی کہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے (خیبر کی غیمت میں سے) حصہ ما نگا۔ سعید بن عاص کے ایک لڑکے (ابان بن سعید رفی تاثیر) نے کہا: یا رسول اللہ! انہیں نہ دیجئے۔ اس پر ابو ہریرہ رفی تاثیر نے کہا کہ سے خص تو ابن قوال کا قاتل ہے۔ ابان رفی تو اس پر بولے جرت ہے اس ویر (بلی سے چھوٹا ایک جانور) پر جوقد وم الضان پہاڑی سے اثر آیا ہے۔

الضَّأْنِ. [راجع: ٢٨٢٧]
٢٣٨ عَن الزُّهْرِيِّ، عَن الزُّهْرِيِّ، وَ الزُّهْرِيِّ، وَ الزُّهْرِيِّ، وَ الزُّهْرِيِّ، وَ الزُّهْرِيِّ، وَ الزُّهْرِيِّ، وَ اللَّهْرِيِّ، وَ اللَّهْرِيِّ، وَ اللَّهْرِيِّةِ مِنَ النَّهْ سَمِعَ أَبَا وَسُولُ اللَّهِ مِلْكَةً أَبَانَ عَلَى سَرِيَّةٍ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَ اللَّهْ اللَّهِ مِلْكَةً أَبَانُ الْعَاصِ قَالَ: بَعَثَ وَ اللَّهْ لِللَّهِ مِلْكَةً أَبَانُ الْعَاصِ قَالَ: بَعَثَ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهِ مِلْكَةً أَبَانُ الْعَامِ اللَّهِ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللللْمُ اللَّهُ الللْمُ اللَّهُ الللْمُ اللَّهُ اللْمُولَى اللللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللْمُولَ

سے بھوہ ایک جا ور) پر بولدو اسان بہار اسے نہری نے بیان کیا ، انہیں عنب ہیں اور زبیدی سے روایت ہے کہ ان سے نہری نے بیان کیا ، انہیں عنب ہیں سعید نے خبر دی ، انہوں نے ابو ہر یرہ ڈائٹٹ سے سنا ، وہ سعید بن عاص ڈائٹٹ کوخبر دے رہے تھے کہ ابان ڈائٹٹ کوحضورا کرم مُٹاٹٹٹ کے نیان کیا کہ پھر مریہ پر مدینہ سے خبد کی طرف بھیجا تھا۔ ابو ہر یرہ مُٹاٹٹٹ نے بیان کیا کہ پھر ابان اور ان کے ساتھی آنخضرت مُٹاٹٹٹٹ کی خدمت میں حاضر ہوئے ،خیبر فقح ہو چکا تھا۔ ان لوگوں کے گھوڑ ہے تھے کہ خدمت میں حاضر ہوئے ،خیبر فقح ہو چکا تھا۔ ان لوگوں کے گھوڑ ہے تھے کہ فرے بیان کیا کہ نے مہم میں کوئی کامیا بی حاصل نہیں کی تھی) ابو ہر یرہ ڈلٹٹٹ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! غنیمت میں ان کا حصہ نہ لگا ہے ۔ اس پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! غنیمت میں ان کا حصہ نہ لگا ہے ۔ اس پر ابان ڈلٹٹٹ بو لے اے وہر! تیری حیثیت تو صرف یہ ہے کہ قد وم الفنان کی

رَأْسِ ضَأْنِ؟ ۚ فَقَالَ النَّبِيُّ مُلْكُمَّ : ((يَا أَبَانُ! چِولَى سے الرّ آيا ہے۔ نبی كريم مَثَالَيَّ إِلَى اللّهِ اللهِ عليه عا!" آ تخضرت مَنْ يَنْتِمُ نِي ان لوگوں كا حصنہيں لگايا۔ اجْلِسُ)) فَلَمْ يَقْسِمْ لَهُمْ. [راجع:٢٨٢٧]

تشويج: ابن قوقل والنفيُّ صحابي مين ابان بن سعيد والنفيُّ ابھي اسلام نبين لائے تصاور اي حالت ميں إنهوں نے ابن قوقل والنفيُّ كوشهيد كيا تھا۔ حضرت أبو بريره رطانين كالشاره اس واقعه كي طرف تفامكرابان بن سعيد رطانين كوان كي يه بات پندنسيس آئي اوران كي ذات پر بيئلته چيني كي - (غفر الله

وبر: ایک جانور بلی کے برابر ہوتا ہے۔ ضان: اس پہاڑکا نام ہے جوحضرت ابو ہر پرہ ڈاٹٹنے کے ملک دوس میں تھا۔ بعض شخوں میں لفظ ((فلم يقسم لهم)) كآ كي بدالفاظ اورين ((قال ابو عبد الله الصال السندر)) يعنى امام بخارى مينية ني كهاضال جنگي بيري كوكت بين - يغيراي نخدکی بنای ہے، جن میں بچائے راس ضان کے راس ضال ہے۔ ٤٢٣٩ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ:

(۲۲۳۹) ہم سے موی بن اساعیل نے بیان کیا، کہاہم سے عمرو بن سیجیٰ بن سعید نے بیان کیا، کہا کہ مجھے میرے دادانے خردی اور انہیں ابان بن سعید دانش نے کدوہ نی کریم ما النظم کی خدمت میں حاضر ہوئے اورسلام النَّبِيِّ مَا اللَّهُ مَا مَكُنَّهِ ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا ﴿ كِيا- ابُو بَرِيهُ وَاللَّهُ الدِّاللّ رَسُوْلَ اللَّهِ اهَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلِ. فَقَالَ أَبَانُ ابان طالفيك في ابو بريره طالفيك سے كها جرت باس وبرير جوقد وم الضان ے ابھی اتراہے اور مجھ پرعیب لگا تا ہے ایک ایسے تحض پر کہ جس کے ہاتھ ے الله تعالی نے انہیں (ابن قوقل والنظر کو) عزت دی اور ایبانہ ہونے دیا کہان کے ہاتھ سے مجھے ڈکیل کرتا۔

تشويج: حضرت ابان بن سعيد والنفية ك كهنوكا مطلب بيتها كميس في ابن توقل والنفية كواكرشهيدكيا تووه مير ع كفركاز ما فدتها ورشها وت سالله کی بارگاہ میں عزت حاصل ہوتی ہے جومیرے ہاتھوں انہیں حاصل ہوئی۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا پیجی فضل ہوا کہ تفرکی حالت میں ان کے ہاتھ سے مجيفا نهيس كروايا جوميرى اخروى ذلت كاسبب بنمآ اوراب مين مسلمان مون اورالله اوراس كے رسول پرايمان ركھتا موں _لہذااب ايمي باتوں كاذ كرنه كرنا بهتر ہے۔ نبى كريم مَنْ يَنْزُمُ حضرت ابان وْكَانْتُنْ كهاس بيان كون كرخاموش ہو گئے _

(۲۲۲۰،۴۱) ہم سے کی بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیٹ بن سعد نے بیان کیا،ان سے قبل نے،ان سے ابن شہاب نے،ان سے عروہ نے،ان شِهَاب، عَنْ عُرْوَةً ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ فَاطِمَةَ عَائَشَهُ وَلَيْنَا فِي كُم مِي مَنْ الْمَيْرَا كَي صاحبزادي فاطمه وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهِ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللّلْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللللَّهُ اللَّهُ اللَّا اللَّهُ اللَّا اللَّهُ الللللَّ الللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّا اللَّهُ ا كرصديق طالني كالسكر ياس كسى كوجيجا اورايي ميراث كاصطالبه كيا رسول الله مَا الله عَلَيْ عَلَى الله عِي جوآب كوالله تعالى في مدينه اور فدك من عنایت فرمایا تھا اور خيبر كاجو يانچوال حصدره كيا تھا۔ ابو بكر والنفظ نے بيد جواب دیا کدرسول الله مَالِيَّةِ فِل في خود بى ارشاد فرمایا تقا كد وجم پنيمبرول كا كوئى دارث نبيں ہوتا، ہم جو کچھ چھوڑ جائيں وه سب صدقه ہوتا ہے، البت

و ٤٢٤١،٤٢٤ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ بِنْتَ النَّبِيِّ مَكْ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكُرٍ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللَّهِ مِنْ الْمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِيْنَةِ وَفَدَكَ، وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ، فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ مَا لِكُمْ قَالَ: ((لَا نُوْرَثُ، مَا تَرَكُنَا صَٰدَقَلَةٌ، إِنَّمَا

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ:

أَخْبَرَنِيْ جَدِّيْ أَنَّ أَبَانَ بْنَ شَعِيْدٍ، أَقْبَلَ إِلَى

لِأْبِيْ هُرَيْرَةَ: وَاعَجَبًا لَكَ وَبُرٌ تَدَأَدَأُ مِنْ

قَدُوْمٍ ضَأْنٍ. يَنْعَى عَلَيَّ امْرَأَ أَكْرَمَهُ اللَّهُ

بِيَدِي، وَمَنَعَهُ أَنْ يُهِيْنَنِي بِيَدِهِ. [راجع: ٢٨٢٧]

آل محد مَثَالِينِ ابى مال سے كھاتى رہے گئ" اور ميں الله كى قتم جوصدقه حضورا کرم منافقی جھوڑ گئے ہیں میں اس میں کی تشم کا تغیر نہیں کروں گا۔ جس حال میں وہ آنخضرت مَالْتَیْمُ کے عہد میں تھااب بھی ای طرح رہےگا اوراس میں (اس کی تقشیم وغیرہ) میں وہی طرزعمل اختیار کروں گا جورسول الله سَلَ الله عَلَى إِلَيْ وَندكى مِن تَعالَمُ خِن الوبكر في الله عَلَى الله عَلَى الله عَلَى الله منظور نذ کیا۔اس پر فاطمہ، ابو بکر کی طرف سے خفا ہوگئیں اور ان سے ترک تعلق کرلیا اور ان کے بعد وفات تک ان سے کوئی گفتگونہیں گی۔ فاطمه فالنين آ تخضرت مَالينيم ع بعد جه مبيني تك زنده ربي جب ان كى وفات ہوئی تو ان کے شوہر علی رفائن نے انہیں رات میں فن کردیا اور ابو برر النفظ كواس كى خبر نبيس دى اور خود ان كى نماز جنازه بإهائي-فاطمه فالنفؤا جب تك زنده ربيعلى والنفؤ يرلوك بهت توجد كصة ريكن ان کی وفات کے بعدانہوں نے دیکھا کہان لوگوں کے مندان کی طرف سے پھرے ہوئے ہیں۔اس وقت انہوں نے ابو بکر دالتنا سے کم کرلیں اور ان سے بعت کرلینا چاہا۔ اس سے پہلے چھ ماہ تک انہوں نے ابو برر واللہ ہے بیعت نہیں کی تھی پھرانہوں نے ابو بکر ڈٹائٹؤ کو بلا بھیجا اور کہلا بھیجا کہ آ پ صرف تنها آئیں اور کسی کواپنے ساتھ نیدلا کیں ان کو پیدمنظور نہ تھا کہ عرطالفيَّ ان كساته آسي عرطالفيّ نابوبر طالفيّ على الدكمة آپ تنہاان کے پاس نہ جانا۔ ابو بکر دلائٹ نے کہا کیوں وہ میرے ساتھ کیا كريں مح ميں تواللہ كي قتم ضروران كے پاس جاؤں گا-آخرآ بعلى والنَّهُ کے یہاں گئے علی والفیز نے خدا کو گواہ کیا، اس کے بعد فرمایا ہمیں آپ فضل وكمال اور جو پچھاللہ تعالی نے آپ و بخشا ہے،سب كا ہميں اقرار ہے جو خیروا تمیاز آپ کواللہ تعالی نے دیا تھا ہم نے اس میں کوئی ریس بھی نہیں کی لیکن آپنے ہارے ساتھ زیادتی کی (کہ خلافت کے معاملہ میں ہم سے کوئی مشور نہیں لیا) ہم رسول الله سَالَتُنْوَمُ کے ساتھا بنی قرابت کی وجہ ے اپات سمجھے تے (کہآپ ہم ے مثورہ کرتے) ابو بکر والنائد پران باتوں سے گربیطاری ہوگیا اور جب بات کرنے کے قابل ہوئے تو فرمایا: اس ذات کاتم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے رسول الله ما الله ما الله ما الله ما

يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا الْمَالِ)). زَ إِنِّي وَاللَّهِ الْا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُوْلِ اللَّهِ مُلْكُمُ مَنْ حَالِهَا الَّتِنِي كَانَ عَلَيْهَا فِيُّ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ مَا لِكُمْ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ مَلْكُمْ أَنَّ فَأَبَى أَبُو بَكُر أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةً مِنْهَا شَيْئًا قَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ فَهَجَرَتُهُ، فَكُمْ تُكَلِّمُهُ حَتَّى تُؤُفِّيكَ: وَعَاشَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ مَا لَكُمْ سِتَّةَ أَشْهُرٍ ، فَلَمَّا تُوفِّيتُ: دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيٌّ لَيْلًا، وَلَمْ يُؤْذِنُ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا، وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ وَجُهُ حَيَاةً فَاطِمَةً، فَلَمَّا تُوفِّيتِ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوهَ النَّاسِ، فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةً أَبِي بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ، وَلَمْ يَكُنْ يُبَايِعُ تِلْكَ الأَشْهُرَ، فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِيْ بِكُو: أَنِ الْتِنَا، وَلَا يَأْتِنَا أَحَدُ مَعَكَ، كَرَاهِيَةً لِيَحْضَرَ عُمَرَ. فَقَالَ عُمَرُ: لَا وَاللَّهِ الا تَدْخُلُ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ . فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ؛ وَمَا عَسَيْتَهُمْ أَنْ يَفْعَلُوهُ بِي؟ وَاللَّهِ! لَآتِيَنَّهُمْ. فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ أَبُوْ بِكُرٍ، فَتَشَهَّدُ عَلِيٌّ فَقَالَ: إِنَّا قَدْ عَرَّفَنَا فَضَلَكَ، وَمَا أَعْطَاكَ اللَّهُ وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللَّهُ إِلَيْكَ، وَلَكِنَّكَ اَسْتَبْدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْأَمْرِ، وَكُنَّا نَرًى لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ مِنْ أَصِيْبًا. حَتَّى فَاضِبُ عَيْنَا أَبِي بَكْرٍ، فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِيُ بِيَدِهِ! لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللَّهِ مُلْكُمُّ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي، وَأَمَّا الَّذِي

قرابت کے ساتھ صلہ رحی مجھے اپنی قرابت سے زیادہ عزیز ہے۔ لیکن تمیرے اورآ پاوگوں کے درمیان ان اموال کےسلسلے میں جواختلاف ہوا ہے تو میں اس میں حق اور خیر ہے نہیں ہٹا ہوں اور اس سلسلہ میں جوراستہ میں نے رسول الله منافظیم کاد یکھاخود میں نے بھی اس کواختیار کیا علی والثین نے اس کے بعد ابو بکر دالشہ سے کہا کہ دو پہر کے بعد میں آپ سے بیعت كرول گا- چنانچ ظهركى نماز سے فارغ موكرابو بر دالفئ منبر برآ سے اور خطبه کے بعد علی ملائدہ کے معاطع کا اور ان کے اب تک بیعت نہ کرنے کا ذكركيا اوروه عذر بهي بيان كيا جوعلى والنفؤ في بيش كيا تفا پرعلى والنفؤ في استغفاراورشہادت کے بعدابو بر طالنی کاحق اوران کی بزرگی بیان کی اور فرمایا کہ جو کچھانہوں نے کہا ہے اس کا باعث ابو بکر دلائن سے حسد نہیں تھا اور نہان کے اس فضل و کمال کا انکار مقصود فقا جواللہ تعالیٰ نے انہیں عنایت فرمایایہ بات ضرور تھی کہ ہم اس معاملہ خلافت میں اپناحق سمجھتے تھے (کہ ہم سے مشورہ لیا جاتا) ہمارے ساتھ یہی زیادتی ہوئی تھی جس سے ہمین رہج ينيا-مسلمان ال واقعه يربهت خوش موسئ اوركها كه آپ نے درست فرمایا۔ جب علی ر النفظ نے اس معاملہ میں بیمناسب راستہ اختیار کرانیا تو مسلمان ان سے خوش ہو گئے اور علی والٹی سے اور زیادہ مجت کرنے لگے جب دیکھا کانہوں نے اچھی بات اختیار کرلی ہے۔

شَجَرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ هَذِهِ الأَمْوَالِ، فَإِنَّى لَمْ آلُ فِيْهَا عَنِ الْخَيْرِ، وَلَمْ أَتْرُكُ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ مَا لِلَّهُ مَا لِكُمْ يَصْنَعُهُ فِينِهَا إِلَّا صَّنَعْتُهُ. فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَبِيْ بَكُرٍ: مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةُ لِلْبَيْعَةِ. فَلَمَّا صَلَّى أَبُوْ بِكُرِ الظُّهْرَ رَقِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَتَشَهَّدُ وَذَكَّرَ شَأَنَ عَلِي، وَتَخَلُّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ، وَعُذْرَهُ بِالَّذِي اغْتَذَرَ إِلَيْهِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرَ، وَتَشَهَّدَ عَلِيَّ فَعَظْمَ حَقَّ أَبِي بَكْرٍ، وَحَدَّثَ أَنَّهُ لَمْ يُحْمِلُهُ عَلَى الَّذِي صَنَعَ نَفَاسَةٌ عَلَى أَبِي بَكُو، وَلَا إِنْكَارًا لِلَّذِي فَضَّلَهُ اللَّهُ بِهِ، وَلِكِنَّا كُنَّا نُرَى لَنَا فِيْ هَذَا الْأَمْرِ نَصِيبًا، وَاصْتَبَدَّ عَلَيْنَا، فَوَجَدْنَا فِيْ أَنْفُسِنَا، فَسُرَّ بِذَلِكَ الْمُسْلِمُونَ وَقَالُوا: أَصَبْتَ. وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى عَلِيٍّ قَرِيْبًا، حِيْنَ رَاجَعَ الأَمْرَ بِالْمَعْرُ وِفِ. [راجع: ٣٠٩٣، ٣٠٩٣]

قشون : مسلم کی روایت میں ہے کہ حضرت علی دانشؤ اپ خطبہ کے بعدا تھے اور حضرت ابو بکر بڑا نیو کی ہاتھ پر بیعت کر لے ان کے بیعت کر تے ہی سب بنو ہاشم نے بیعت کر لی اور حضرت ابو بکر رڈانشؤ کی خلافت پرتمام حابہ کا مخالف ہا اور وہ اس آیت کی وعید شدید میں وافل ہے: ﴿ وَيَتَبِعُ عَيْدٌ سَبِيلُ الْمُؤْمِنِيْنَ نُولِّ مِا تَوَلِّی ﴾ (۱۳/ النام: ۱۱۵) ابن حیان نے ابوسعید سے روایت کی حضرت علی رڈانشؤ نے حضرت ابو بکر دلانشؤ کے ہاتھ پرشروع ہی میں بیعت کر لی تھی ۔ بیمی نے اس روایت کو می کہا ہے تو اب کمر ربیعت تاکید کے لیے ہوگی۔

٤٢٤٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ بَشَادٍ ، حَدَّثَنَا (٣٢٣٢) بحض عمر بن بثار نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے حمی نے حَوَمِی ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ: آخْبَرَنِی بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا کہ محض عاره نے جردی، انہیں عَمَّالٌ ، عَنْ عِنْمِ مَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : وَلَمَّا - عَلَامِ سِنَ كَمَامُ الْمُومِنِين حضرت عَاكُم وَاللَّهُ مَنَ النَّمْ وَ وَلَمَّا - عَلامِ سِنَ كَمَامُ الْمُومِنِين حضرت عَاكُم وَاللَّهُ عَنْ النَّمْ وَ وَلَمَّا - عَلامِ سِنَ اللَّهُ مِنَ النَّمْ وَ اللَّهُ مِنَ النَّمْ وَ اللَّهُ مَنَ النَّمْ وَ اللَّهُ مَنْ النَّمْ وَ اللَّهُ مَنَ النَّمْ وَ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ مِنَ النَّمْ وَ اللَّهُ مِنَ النَّمْ وَ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ وَلَا اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَ

٢٤٣ عَدَّثَنَا الْحَسَنُ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ (٢٥٣ عَرْبُنَا قُرَّةُ بْنُ (٢٥٣ عَرْبُهُ وَ الْمَاكَ حَبِيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ كَيا، كَهُ اللَّهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُوال

ر ۲۲۳۳) ہم سے حسن نے بیان کیا، کہا ہم سے قروبی حبیب نے بیان کیا، کہا ہم سے قروبی حبیب نے بیان کیا، ان سے ان کیا، کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن عبدالرحمٰن بن عمر دلی میں کیا کہ جب تک خیبر وقتح نہیں ہوا تھا ہم تنگی میں تھے۔

مَا شَبِعْنَا حَتَّى فَتَحْنَا خَيْبَرَ. خيبرق خيبرق خيبر في خيبر في خيبري بوا تفاجم تكل مي شف في خيبرك. تشفرن المستخدر في ال

باب: نبي كريم مَالِيَّنَةِم كا خيبر والول برخصيل وار مقرر فرمانا

ان سے ابوسعید خدری اور ابو ہر یرہ ڈالٹی نے ان سے سعید بن میں بنے اور ان سے سعید بن میں بنے اور ان سے سعید بن میں بنے اور ان سے ابوسعید خدری اور ابو ہر یرہ ڈالٹی نے کہ نبی کریم مالٹی کے ایک صحابی (سواد بن غریہ ڈالٹی) کو خیبر کا عامل مقرر کیا۔ وہ وہاں سے عمد ہتم کی محبور یں لائے تو رسول اللہ مالٹی نے ان سے دریافت فر مایا ''کیا خیبر کی محبور یں لائے تو رسول اللہ مالٹی نے ان سے دریافت فر مایا ''کیا خیبر کی تمام محبور یں ایسی ہیں؟' انہوں نے عرض کیا نہیں اللہ کی شم یارسول اللہ! ہم اس طرح کی ایک صاع محبور (اس سے خراب) دویا تین صاع محبور کے بدلے جب بیں۔ آئے خضرت مالٹی تیم نے فر مایا: ''اس طرح کی ایک میں ان سے لے لیتے ہیں۔ آئے خضرت مالٹی تیم نے فر مایا: ''اس طرح کی ایک میں ان سے لے لیتے ہیں۔ آئے خضرت مالٹی تیم کے بدلے جب نے کیا کرو، بلکہ (اگر اچھی محبور لانی ہوتو) ساری محبور پہلے درہم کے بدلے جب ڈالا کرو، پھران دراہم سے اچھی محبور خرید لیا کرو۔''

(۲۵، ۲۳۲) اور عبد العزیز بن محد نے بیان کیا، ان سے عبد المجید نے بیان کیا، ان سے عبد المجید نے بیان کیا، ان سے عبد المجید نے بیان کیا، ان سے سعید نے بیان کیا اور ان سے ابوسعید اور ابو ہریرہ وہی ہمائی کو خیبر بیان کیا گہر کہ بیان کیا اور عبد المجید سے روایت ہے کہ آن سے ابو ہریرہ اور ابوسعید وہی ہمائی نے اس طرح نقل ابوسالے سان نے اور ان سے ابو ہریرہ اور ابوسعید وہی ہمائی نے اس طرح نقل ابوسالے سان نے اور ان سے ابو ہریرہ اور ابوسعید وہی ہمائی نے اس طرح نقل ابوسالے سان نے اور ان سے ابو ہریرہ اور ابوسعید وہی ہمائی کے اس کے اس کے ابو ہریں اور ابوسعید وہی ہمائی کیا گھرے نقل کے اس کے ابو ہریں اور ابوسعید وہی ہمائی کے اس کے ابوسالے سان کے اس کے ابوسالے سے ابو ہریں اور ابوسعید وہی ہمائی کے ابوسالے کیا تھائی کیا کہ کا کیا کہ کا کہ کیا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کر کیا کہ کا کہ کیا کہ کا کہ کہ کا کہ کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کی کا کہ کی کا کہ کی کا کہ کی کا کہ کی کے کہ کا کہ کیا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کی کا کہ کی کا کہ کی کہ کا کہ ک

مِثْلَهُ [راجع: ٢٢٠١، ٢٢٠٢]

تَشويج: تيبرك پيلے عامل حفرت سواد بن غربية ماى انسارى ولائفة مقرر سے گئے تھے۔ يبى وہاں كى مجوري بطور تحد لاتے تھے جس بر نبى مربع منافقة في نان كور كور وبالا بدايت فرمائى۔

بَابُ اسْتِعْمَالِ النَّبِيِّ اللَّيْ عَلَى أَهْلِ خَيْبَرَ

حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيْدِ بْنِ سُهَيْل، حَنْ مَبْدِ الْمَجِيْدِ بْنِ سُهَيْل، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيْدِ بْنِ سُهَيْل، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيّب، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْمُسَيِّب، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْمُحَدِيِّ، وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مَلَيْكُمُ النَّعْمَلَ رَجُلاً عَلَى خَيْبَر، فَجَاءَهُ بِتَمْر اسْتَعْمَلَ رَجُلاً عَلَى خَيْبَر، فَجَاءَهُ بِتَمْر اسْتَعْمَلَ رَجُلاً عَلَى خَيْبَر، فَجَاءَهُ بِتَمْر خَيْبَر، فَجَاءَهُ بِتَمْر خَيْبَر، فَجَاءَهُ بِتَمْر خَيْبَر، فَجَاءَهُ بِتَمْر خَيْبَر، فَقَالَ: لا وَاللَّهِ! يَا رَسُولَ تَمْر اللّهِ النَّهِ! إِنَّا لَنَا تُخذُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ والسَّاعَيْنِ والسَّاعَيْنِ والسَّاعَيْنِ والسَّاعَيْنِ بِالشَّارَاهِمِ بَيْبًا). وَاللّهِ اللّهَ الْمَاكَةُ اللّهُ الْمَعْمَعُ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا)).

[راجع: ۲۲۰۲،۲۲۰۱]

يُ ٤٢٤٧، ٤٢٤٦ وَقَالَ عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِالْمَجِيْدِ، عَنْ سَعِيْدٍ: أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ: أَنَّ النَّبِيِّ عَلَيْكُمْ بَعَثَ أَخَا بَنِيْ عَدِيٍّ مِنَ الأَنْصَارِ إِلَى خَيْبَرَ فَأَمَّرَهُ عَلَيْهَا. وَعَنْ عَبْدِ الْمَجِيْدِ عَنْ أَبِيْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبِيْ سَعِيْدِ

باب: خيبر والول كے ساتھ نبي كريم مَالَيْنَا كم معاملهطے كرنا

يَابُ مُعَامَلَةِ النَّبَى طَلَّكُمْ أَهُلَ

(٣٢٨٨) جم سے مول بن اساعيل نے بيان كيا، كها جم سے جوريد نے بیان کیا،ان سے نافع نے اوران سے عبداللہ نے بیان کیا کہ نی کریم مالی فیکم نے خیبر کی زمین وباغات وہاں کے یہودیوں کے پاس ہی رہنے دیئے تھے که وه ان میں کام کریں اور بوئیں جوتیں اورانہیں ان کی پیداوار کا آ دھا

٢٤٨ ﴾ . حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِع، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَعْطَى النَّبِيُّ مُكْلِكُمُ خَيْبَرَ الْيَهُوْدَ أَنُ يَعْمَلُوْهَا وَيَزْرَعُوْهَا، وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا. [راجع: ٢٢٨٥]

تشريع: آدهون آده پرمعالمه كرناس مديث سهدرست قرار پايا-

باب: ایک بکری کا گوشت جس میں نبی کریم مَثَاثِیْنِم كوخيبر مين زهرديا كياتها

بَابُ الشَّاةِ الَّتِي سُمَّتُ لِلنَّبِي مَا لَكُمُّ بِحَيْبُو

اس کوعروہ نے عائشہ ولیا نیا سے اور انہوں نے نبی کریم مَا اینیم سے روایت

، رُوَّاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةً عَنِ النَّبِي مُطْلِحًا ۗ.

(۱۲۲۹) ہم سے عبداللہ بن بوسف نے بیان کیا، کہا ہم سے لیف نے بیان کیا،ان سے سعید نے بیان کیا،ان سے ابو ہریرہ رکھنٹنڈ نے بیان کیا کہ هُرَيْرَةَ، لَمَّا فُتِيجَتْ خَيْبَرُ أَهْدِيتْ لِرَسُولِ ، خيبرى فَعْ بَ بعد بى ريم مَالِيْرَمْ كو (ايك يهودى عورت كى طرف س) مکری کے گوشت کا ہدیہ پیش کیا گیا جس میں زہر ملا ہوا تھا۔

٤٧٤٩ حَدِّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفِ، قَالَ: جَدَّثْنَا اللِّيكُ، حَدَّثْنَا سَعِيدٌ، عَنْ أَبِي اللَّهِ مُحْتُكُمُ شَاةً فِيْهَا شُمَّ. [راجع: ٣١٦٩]

قشوج: زبر بيميخ والى زينب بنت حارث ،سلام بن مفكم يهودي كي عورت تقى -اس في يمعلوم كرليا تفاكه نبي كريم مَا النيام كورت كا كوشت بهت پہندہے۔اس نے ای میں خوب زہر ملایا۔ آپ نے ایک نوالہ چکو کرتھوک دیا۔ بشر بن براء ڈکاٹٹٹز کھا گئے وہ شہید ہو گئے۔ دوسرے حابہ رنی کُٹٹر کم آپ فضع فر ما يا اور بتلا ديا كداس مين ز بر ملا مواب يهي كى روايت مين ب كدآب ني اس عورت كوبلاكر يوجها وه كين كلى من في ياس لي كيا كداكر آپ سے رسول ہیں تو اللہ آپ و فر كرد كا اگر آپ جمو في ہيں تو آپ كامر تا بہتر ہے۔ ابن سعد كى روايت ميں ہے جب بشر بن براء والله أن فر كر اُر سے ضہید ہو گئے تو آپ نے اس مورت کو بشر رہا تھا ہے وارثوں کے حوالد کردیا اور انہوں نے اس کو آل کردیا (اس جدیث سے رہنی تکلا کہ) زہر دے كر مارة النابحي كل عمد ب اور اس من قضاص لازم آتا ہے اور حفيه كارد ہوا جو اسے قبل بالسبب كہتے ہيں اور قصاص كو اس ميں ساقط كرتے یں۔(دحیری)

بَابُ غَزُوَّةٍ زَيْدٍ بُنِ حَارِثَةً

بالب غروه زيد بن حارثه رالتين كابيان

تشويع: حضرت زيد بن حارثه والثينة كوآب في كالوائيول من سردار بناكر بعيجا -سلمه في كهاكهم في سات الرائيال ان كرساته كيس بيلخيد ك طرف، مريوسيم كي طرف، محرفريش كافلول كي طرف جس من ابوالعاص بن ديج واللطوة في كريم ما الينظم كي دا وقيد بوكرة ع يتصر بولعلب كي

طرف، پھر حسى كى طرف، بھروادى القرىٰ كى طرف، بھرنى فزاره كى طرف - حافظ نے كہاامام بخارى مُينينة كى مراديهاں يهي آخرى غزوه ہے۔اس میں بڑے بڑے مہاجرین اور انصار شریک تھے۔ جیسے حضرت ابو بمر، حضرت عمر، ابوعبیدہ ، سعد، سعیداور قادہ وغیرہم فرکانڈا۔

• ٤٢٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

(۲۵۰) م سےمسدونے بیان کیا، کہا ہم سے یکی بن سعیدنے بیان کیا، کہاہم سے سفیان توری نے بیان کیاءان سے عبداللہ بن وینار نے بیان کیا سَعِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ:

اوران سے عبداللہ بن عمر والفين نے بيان كيا كدايك جماعت كااميررسول حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِيْنَارِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ:

الله مَنْ فَيْمُ ن اسامه بن زيد والفَهُ الكو بنايا - ان كى امارت بربعض لوكول كو أُمَّرَ رَسُولُ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا أَسَامَةً عَلَى قَوْمٍ، اعتراض مواتو آتخضرت مَا يُعْلِم في مرمايا: "آج تم كواس كي امارت ير فَطَعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ، فَقَالَ: ﴿﴿إِنْ تُطُعُّنُوا فِي

اعتراض ہےتم ہی کچھ دن پہلے اس کے باپ کی امارت پر بھی اعتراض إِمَارَتِهِ، لَقَدُ طَعَنْتُمْ فِي إِمَارَةِ أَبِيْهِ مِنْ قَبْلِهِ،

كر يك مور حالاتك الله كي قتم وه امارت كمستحق اور الل تق -اس ك وَأَيْمُ اللَّهِ اللَّهِ الْقَدُ كَانَ حَلِيْقًا لِلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ

علاوہ وہ مجصسب سے زیادہ عزیز تھے جس طرح بیاسامہ ڈائٹی ان کے بعد مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هَٰذَا لَمِنْ أَحَبُّ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔'' النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ)). [راجع: ٣٧٣٠]

تشويج: ان طعنه كرن والول كاسردار عياش بن الى ربيد تفاوه كن لكاني كريم مَن الينام في الك الركومهاجرين كا افسريناديا ب-ال يردوس

لوگ بھی گفتگور نے گے۔ پینر حضرت عمر دالفنو كو پنجى ۔ انهوں نے ان لوكوں كاردكيا اور نبي كريم مَالْفِيْظِم كواطلاع دى۔ آپ بہت خفاموت اور يخطيد ندكوره سنايا۔اى كوجيش اسامه كہتے ہيں۔مرض الموت ميں آپ نے وصيت فرمائی كداسامه كالشكررواندكردينا۔اسامه دائشتا كےسروارمقرركرنے ميں س

مصلحت تھی کہان کے والد کا فروں کے ہاتھوں سے مارے محتے تھے۔اسامہ کی دل جوئی کے علاوہ یہ بھی خیال تھا کہ وہ اپنے والد کی شہادت یا وکر کے ان کافروں سے دل کھول کراڑیں گے۔اس صدیث ہے بیجی نکلتا ہے کہ افضل کے ہوتے ہوئے مفضول کی سرداری جائز ہے۔ کیونکہ ابو بمراور عمر وی انتہا

اسامه رئائن ہے۔ افضل تھے۔

بَابُ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ

باب: عمرة قضا كابيان اس مدیث کوانس والله فاعد ما الله مَالله عَلَيْم سروايت كيا ہے-

ذَكَرَهُ أَنْسُ عَنِ النَّبِي مَلْكُمًّا. تشويج: اس كوعره قضااس لي كتيت بيس كدييمرواس أفضالين ني لي كيا تماجوآب في قريش كافرول كماته كياتفا-اس كايم في نہیں ہے کہ اسکے عمرے کی قضا کا عمرہ تھا کیونکہ اگلاعمرہ بھی آپ کا پورا ہوگیا تھا گو کا فروں کی مزاحمت کی دجہ سے اس کے ارکان بجانہیں لاسکے تھے۔

حضرت انس والتنوا والى روايت كوعبدالرزاق اورابن حبان نے وصل كيا ہے۔اس عمره ميں عبدالله بن رواحد والتنافظ مي كريم مؤافيز كم سامنے شعر يا معت جاتے تھے حصرت مر بڑائنے نے کہاعبداللہ تم ٹی کریم مالین کے ساسے شعر پڑھتے ہو؟ آپ نے قرمایا عمر بالنظ اس کوشعر پڑھنے دو بیکافروں پر تیروں

ہے بھی زیادہ سخت ہیں۔وہ اشعاریہ تھے *

إسبيله الكفار تنزيلة فی الرحمن انزل سبيله القتل ىأن خير تأويله على نحن تنزيله قتلناكم على كما ترجمہ: اے کافروں کی اولا ڈا بی کریم مظافیق کاراستہ چھوڑ دو۔اللہ نے ان پراپنا پاک کلام اتاراہے اور ہم تم کواس پاک کلام کے موافق قبل کرتے ہیں۔ میں اللہ کاراہ میں بہت ہی عمد قبل ہے۔اب اس قبل کی وجہ سے ایک دوست اپنے دوست سے جدا ہو جائے گا۔ یا اللہ ایمن نی کریم مظافیق کے فرمودہ پر ایمان لا یا ہوں۔

انس نے بی کریم مظافی اے اس کا و کر کیا ہے۔

١ و ٤٢٥ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ إِللَّهِ بْنُ مُوْسِى، عَنْ (٣٢٥١) مجھ سے عبید اللہ بن موی نے بیان کیا، ان سے اسرائیل نے بیان کیا، ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براء واللہ نے بیان کیا کہ نی إِسْرَائِيْلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاق، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: لَمَّا آغْتَمَرَ النَّبِيُّ مَكُمَّ أَفِي ذِي الْقَعْدَةِ، كريم مَا الله في في تعده كاعمره كالحرام باندها مدوال آب كم میں داخل ہونے سے مانع آئے۔ آخر معاہدہ اس پر ہوا کہ (آیندہ سال)۔ فَأْبَى أَهْلُ مَكَّةَ إَنْ يَدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةً، حَتَّى قَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يُقِيْمَ بِهَا ثَلَاثَةَ كمه ميس تين دن آپ قيام كريكت بين،معامده يون كلها جانے لگا: يه وه أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَتُبُوا الْكِتَابَ كَتَّبُوا، هَذَا مَا معابدہ ہے جو محدرسول الله مَا اللهِ مَا اللّهِ مَا اللهِ مَا اللهِ مَا اللهِ مَا اللهِ مَا اللهِ مَا اللهِ نہیں کرتے۔اگر ہم آپ کواللہ کا رسول مانتے تو رو کتے ہی کیوں ، آپ تو قَاضَانَا عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ. قَالُوا: لَا نُقِرُّ بِهَٰذَا، لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا بن محد بن عبدالله بيس - آب فرمايا: "ميس الله كارسول بهي بول اورميس مَنْعْنَاكَ شَيْئًا، وَلَكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ محمد بن عبداللد بهي مول -" بهرعلى والثين سعفرمايا: "رسول الله كالفظ منادو" عَبْدِاللَّهِ. فَقَالَ: ((أَنَا رَسُولُ اللَّهِ، وَأَنَا مُحَمَّدُ انہوں نے کہا کہ ہرگز نہیں اللہ کی قتم! میں بدلفظ بھی نہیں منا سکتا۔رسول ابْنُ عَبْدِاللَّهِ)). ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ: ((امْحُ رَسُولَ الله مَا الله ما الل اللَّهِ)). قَالَ عَلِيٌّ: لَا وَاللَّهِ الاَ أَمْحُوكَ أَبدًا. لیکن آپ نے اس کے الفاظ اس طرح کردیے: بیدہ معاہدہ ہے جو محدین عبدالله في كياكة يبتهيار كرمكه مين نبيس آئيس كي البنة اليي تلوارجو فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْكُمُ الْكِتَابَ لَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ، فَكَتَبَ هَذَا مَا قَاضَى مُحَمَّدُ بْنُ نیام میں ہوساتھ لا سکتے ہیں اور بیکه اگر مکہ والوں میں شے کوئی ان کے عَبْدِاللَّهِ لَا يُدْخِلُ مَكَّةٌ السُّلَاحَ، إِلَّا ساتھ جانا چاہے گا تو وہ اے اپنے ساتھ نہیں کے جائیں گے لیکن اگران کے ساتھیوں میں ہے کوئی مکہ میں رہنا جاہے گا تو وہ اسے نہ روکیں گے۔ السَّيْفَ فِي الْقِرَابِ، وَأَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ پھر جب (آیدہ سال) آپ اس معاہدہ کے مطابق مکہ میں داخل ہوئے أَهْلِهَا بِأَحَدِ، إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتْبَعَهُ، وَأَنْ لَا (اور تین دن کی) مدت پوری ہوگئ تو مکہ والے علی بڑاٹنٹؤ کے پاس آئے اور يَمْنَعَ مِنْ أَصْحَابِهِ أَحَدًا، إِنْ أَرَادَ أَنْ يُقِيْمَ کہا کا بے ساتھ سے کہو کہ اب یہاں سے چلے جائیں، کونک مدت بوری بِهَا. فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْأَجَلُ أَتُوا عَلِيًّا فَقَالُوا: قُلْ لِصَاحِبِكَ: اخْرُجْ عَنَّا، فَقَدْ ہوگئی ہے۔جب بی مَالَيْنَظِم مكدسے نكلية آب كے پیچے مز و راللفظ كى بلي مَضَى الْأَجَلُ. فَخَرَجَ النَّبِيُّ مُلْكُمٌّ فَتَبِعَتْهُ چیا چیا کہتی ہوئی آ ئیں۔علی ڈالٹنٹ نے انہیں لے لیا ادر ہاتھ پکڑ کر

فاطمہ ڈالنجنا کے پاس لاے اور کہا کہ اپ پہا کی بٹی کو لے لویس اسے لے
آیا ہوں علی، زید اور جعفر کا اختلاف ہوا علی ڈالنٹو نے کہا کہ بی اسے
اپ ساتھ لایا ہوں اور بیمیر سے پہا کی لڑکی ہے۔ جعفر ڈالنٹو نے کہا کہ بی
میر سے بچا کی لڑکی ہے اور اس کی خالہ میر سے نگاح میں ہیں۔ زید ڈلالنٹو نے
کہا بیمیر سے بھائی کی لڑکی ہے لیکن ٹی مٹالیو ہے ان کی خالہ کے تن میں
فیصلہ فرمایا (جوجعفر ڈلالنٹو کے نکاح میں تھیں) اور فرمایا: ''خالہ ماں کے
در سے میں ہوتی ہے۔' اور علی ڈلالنو سے فرمایا: ''تم مجھ سے ہواور میں تم
دونوں میں جمھ سے مشابہ ہو۔' اور زید ڈلالنٹو سے فرمایا: ''تم ہمارے بھائی
دونوں میں جمھ سے مشابہ ہو۔' اور زید ڈلالنٹو سے فرمایا: ''تم ہمارے بھائی
ما جردادی کو آپ اپ نے نکاح میں لیکن آپ نے فرمایا: '' وہ
صاحبزادی کو آپ اپ نے نکاح میں لے لیں لیکن آپ نے فرمایا: '' وہ
میر سے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے۔'

ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِيْ: يَا عَمَّ يَا عَمَّا فَتَنَاوَلَهَا فَلَيْ عَلَيْ، فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ: دُوْنَكِ عَلَيْ، فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ: دُوْنَكِ الْبُنَةَ عَمَّكِ. حَمَلَتْهَا فَاخْتَصَمَ فِيْهَا عَلِيٍّ الْبُنَةَ عَمِّيْ وَجَعْفَرٌ. قَالَ عَلِيِّ: أَنَا أَخَذْتُهَا وَهِي إِنْتُ عَمِّيْ وَخَالَتُهَا وَهِي بِنْتُ عَمِّيْ. وَقَالَ جَعْفَرٌ: ابْنَةُ عَمِّيْ وَخَالَتُهَا وَهِي النَّبِي عَلَيْ وَقَالَ جَعْفَرٌ: ابْنَةُ عَمِّيْ وَخَالَتُهَا لَهُ بِمَنْزِلَةٍ وَتَعْلَى النَّهُ عَمِّيْ وَأَنَا مِنْكَ). النَّبِي عَلَيْ وَقَالَ لِعَلِيٍّ: ((أَنْتَ مِنِي وَأَنَا مِنْكَ)). وقَالَ لِعَلِيٍّ: ((أَنْتَ مِنْيُ وَأَنَا مِنْكَ)). وقَالَ لِعَلِيٍّ: (﴿أَنْتُ مِنْيُ وَأَنَا مِنْكَ)). وقَالَ لِعَلِيٍّ: أَلَا تَتَزَوَّجُ ابْنَةَ حَمْزَةً. قَالَ: ((إِنَّهَا ابْنَهُ وَالْكَ وَمَوْلَانَا)). قَالَ الْمَعْلَى فَلَا الْإَنْ الْمَوْلَانَا)). قَالَ الْمَعْلَى مِنَ الرَّضَاعَةِ)). [راجع: ١٧٨١] [ترمذي: أَكِرُ مَنْ الرَّضَاعَةِ)). [راجع: ١٧٨١] [ترمذي: أَكِي مِنَ الرَّضَاعَةِ)). إراجع: ١٧٨١] [ترمذي: أَنْ

ATP, 3-P1, 05VT]

تشوج: حزو را التوانية في كريم مَن اليَّيْزِ كرمنا عى بعالى اور حقيقى چاتے،اس ليے وه آپ كے ليے حلال فرقى روايت من عمره قضا كاذ كر بے باب سے يكى وجه مطابقت ہے۔

امام ابوالولید باجی نے اس مدیث کا مطلب یہی بیان کیا ہے کہ گوآ پکسنانیں جانے سے گرآ پ نے مجرہ کے طور پراس وقت کھودیا۔
قسطانی نے کہا کہ مدیث کا ترجمہ یوں ہے کہ نی کر یم منافین نے ان کے ہاتھ سے کاغذ لے لیا اور آ پاچی طرح کسنانہیں جانے سے ۔ آپ نے
حضرت علی دلائیڈ سے فر بایا رسول اللہ کا لفظ کہاں ہے، انہوں نے بتلادیا ۔ آپ نے اپنے ہاتھ سے اسے منادیا پھروہ کا غذ حضرت علی دلائیڈ کو دے دیا،
انہوں نے پھر پوراصلی نامہ کلما اس تقریر پرکوئی اشکال باتی ندر ہے گا۔ حافظ نے کہا اس صدیث سے حضرت جعفر دلائیڈ کی بری فضیلت نگل ۔ خصائل اور
سیرت میں آپ رسول اللہ منافیڈ کے سے مشابہت تا مدر کھتے تھے۔ بیاؤی حضرت جعفر دلائیڈ کی زندگی تک ان کے پاس دہی ، جب وہ شہید ہوئے آبان کی
میرت میں آپ رسول اللہ منافیڈ کے پاس دہی اور ان ہی کے پاس جوان ہوئی ۔ اس وقت حضرت علی دلائیڈ نے نی کر بی منافیڈ سے نکاح کے لیا تو

(۳۲۵۲) بھے سے تحد بن رافع نے بیان کیا، کہا ہم سے سرت نے بیان کیا، کہا ہم سے سرت نے بیان کیا، کہا ہم سے قد بن حسین کیا، کہا ہم سے تحد بن حسین بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا کہ جھے سے میر رے والد نے بیان کیا، ان سے الله کالیکٹی بن سلیمان نے بیان کیا، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر والله نظام الله مالیٹی عمرہ کے ارادے سے نکلے، لیکن کفار قریش نے بیت اللہ یہنی ہے ہے کوروکا۔ چنا نچہ آ بخضرت مالیٹی نے اپنا قربانی کا بیت اللہ یہنی ہے آپ کوروکا۔ چنا نچہ آ بخضرت مالیٹی انے اپنا قربانی کا

٢٥٢ع - حَدَّثَنَا مُحَمَّد هُوَا بْنُ رَافِع - قَالَ: حَدَّثَنَا شُلِيْمَانَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ [حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ [حَدَّثَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ

بَى رَبِي اللَّهِ مَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا فَلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ] عَنْ نَافِع، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: فَلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ] عَنْ نَافِع، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مَا فَحَالَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا، فَحَالَ

كُفَّارُ قُرَيْشَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، فَنَكَرَ هَذَيهُ، وَحَلَقَ رَأْسَهُ بِالْحُدَيْبِيَةِ، وَقَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يَغِتَمِرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ، وَلَا يَخْمِلَ سِلَاحًا عَلَيْهِمْ إِلَّا سُيُوفًا، وَلَا يُقِيمَ بِهَا إِلَّا مَا أَحَبُّوا، فَلَا يَقْنِمَ بِهَا إِلَّا مَا أَحَبُّوا، فَاغْتَمَرَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ، فَدَخَلَهَا كَمَا كَانَ ضَالَحَهُمْ، فَلَمَا أَنْ أَقَامَ بِهَا ثَلَاثًا أَمَرُوهُ أَنْ صَالَحَهُمْ، فَلَمَا أَنْ أَقَامَ بِهَا ثَلَاثًا أَمَرُوهُ أَنْ

صَالَحَهُمْ، فَلَمَّا أَنْ أَقَامَ بِهَا ثَلَاثًا أَمَرُوهُ أَنْ واظل موع ـ تين دن وہان تيم رہے ـ پھر قرايش نے آپ سے جانے - يخرُج، فَخَوَجَ الداجع: ٢٧٠١]

تشوی : ایفاے عبد کا تقاضا بھی بہی تھا جو نبی کریم مُثَاثِیم نے پورے طور پرادافر مایا اور آپ صرف تین دن قیام فر ما کراپنے پیارے مقدس شہر کمہ کو رچھوڑ کرواپس آگئے۔ کاش! آج بھی مسلمان اپنے وعدوں کی ایس ہی پابندی کریں قو دنیا میں ان کی قدر ومنزلت بہت بڑھ کتی ہے۔

٤٢٥٣ - حَدَّثِنِيْ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثْنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزَّبْيْرِ الْمَسْجِدَ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزَّبْيْرِ الْمَسْجِدَ، قَإِذَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ قَالَ: كَمِ اغْتَمَرَ النَّبِيُ مُلْكَالًا؟ قَالَ: عَائِشَةَ ثُمَّ قَالَ: كَمِ اغْتَمَرَ النَّبِيُ مُلْكَا؟ قَالَ: ثَمْ اغْتَمَرَ النَّبِي مُلْكَا؟ قَالَ: أَرْبَعًا. [راجع: ١٧٧٥]

اربعه الراجع (١٧٧٥ - الرابعة الرابعة المرابعة الرابعة الرابعة الرابعة الرابعة المرابعة المرا

(۳۲۵۳) مجھ سے عثان بن الی شیبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے جزیر بن عبد الحمید نے بیان کیا، کہا ہم سے جزیر بن عبد الحمید نے بیان کیا، کہا ان سے مجاہد نے بیان کیا کہ بین اور عروہ بن زبیر دونوں مجد نبوی میں داخل ہوئے تو ابن عمر رفح اللہ بین کے جرہ کے نزدیک بیٹے ہوئے تھے۔ عروہ نے سوال کیا کہ نبی کریم مثالی فیا نے کہا کہ کیا کہ نبی کریم مثالی فیا نے کہا کہ جار (ایک ان میں سے رجب میں کیا تھا)۔

جانور حدیبید میں ای ذرئ حردیا اور وہیں سربھی منڈوایا اور ان ف

معاہدہ کیا کہ آپ آیندہ سال عمرہ کر سکتے ہیں لیکن (نیام میں تلواروں)

كے سوااور) كوئى ہتھيار ساتھ نہيں لا بكتے اور جتنے دن مكہ والے جا ہيں

گ، اس سے زیادہ آپ وہاں ظہر نہیں عین گے۔اس لیے

آ تخضرت مَا الين في آينده سال عمره كيا اور معابده ك مطابق مكه مي

(۳۲۵۳) پر ہم نے ام المؤمنین عائشہ ڈالٹینا کے (اپ گر میں)
مواک کرنے کی آ دازی تو عروہ نے ان سے پوچھا،اے ایمان دالوں کی
مال! آپ نے سنا ہے یانہیں، ابوعبدالرحن (عبداللہ بن عمر ڈالٹینا) کہتے
ہیں کہ نبی منافیظ نے جارعرے کیے تھے؟ ام المؤمنین ڈالٹینا نے کہا کہ نبی
اکرم منافیظ نے جب بھی عمرہ کیا تو عبداللہ بن عمر ڈالٹینا آپ کے ساتھ تھے
لیمن آپ نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا۔

تشریج: حضرت عائشہ ولی بنا کی بید بات من کر حضرت ابن عمر ولی بنا عامون ہو گئے۔اس سے حضرت عائشہ ولی بنا کی بات کا صحیح ہونا ثابت ہوا۔ (قسطونی)

٤٢٥٥ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا (٥ مُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ، سَمِعَ فَ ابْنَ أَبِيْ خَالِدٍ، سَمِعَ فَ ابْنَ أَبِيْ خَالِدٍ، سَمِعَ ابْنَ أَبِيْ أَوْفَى، يَقُولُ: لَمَّا اغْتَمَرَ رَسُولُ اولُّ اللَّهِ مَا الْعَمَّرَ رَسُولُ اولُّ اللَّهِ مَا اللَّهُ مَا اللَّهِ مَا اللَّهُ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا الْمُشَوْمِ عَلَيْ اللَّهُ مَا اللَّهِ مَا اللَّهُ مَا الْمُشَوْمِ لَيْنَ اللَّهُ مَا الْمُنْ الْمُنْ الْمُنْ الْمُعْمَلِيْنَ اللَّهِ مَا الْمُنْ اللَّهِ مَا الْمُنْ ا

(۳۲۵۵) ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیدینہ نے بیان کیا، انہوں نے عبداللہ بن الی فی بیان کیا، ان سے اساعیل بن الی خالد نے، انہوں نے عبداللہ بن الی اولی فی فی بیان کرتے ہے کہ جب رسول اللہ مَلَا يَعْتِمُ نے عمرہ كيا تو ہم آپ برآ ڑ كئے ہوئے مشركين كے لڑكوں اور مشركين سے آپ كی

حفاظت کرتے رہتے تھے تا کہ دہ آپ کوکوئی ایذانہ دے تیں۔

وَمِنْهُمْ، أَنْ يُؤْذُواْ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهُ

[راجع: ١٦٠٠]

تشوج: صلح حدیدیہ کے بعد بیعمرہ دوسرے سال کیا حمیا تھا، کفار مکہ کے قلوب اسلام اور پیغیبر اسلام کی طرف سے صاف نہیں تھے۔ مسلمانوں کو خطرات برابرلاحق تھے۔ خاص طور پر نبی کریم مَنَّ الْبِیَّرِم کی حفاظت مسلمانوں کے لیے ضروری تھی۔ روایت میں اس طرف اشارہ ہے۔ بیحدیث غزوہ حدیدیں بھی گزرچکی ہے۔

حَمَّادُ مُو اَبْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبُ، عَنْ سَعِيْدِ نَيْلِ الْكِامِ الْكِامِ الْكِامِ الْكِيمِ الْمُنْ وَيُوبُ، عَنْ سَعِيْدِ نَيْلِ اللهِ عَلَيْلُهُ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: إِنَّهُ التَّهِ (عَمِلاللهُ بَنْ عَبَاللهُ بَنْ عَبَاللهُ مَسْوَلُ عَعْمِلاللهُ بَنْ عَبَاللهُ مَسْوَلُ عَعْمِلاللهُ بَنْ عَبَاللهُ مَسْوَلُ عَعْمِلاللهُ بَنْ عَبَاللهُ مَسْوَلُ اللهِ مَلْكُونَ: إِنَّهُ اللّهِ مَلْكُمْ وَفَدٌ وَهَنَهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ. يَهال وه لوگ آرب اللهُ مَلْكُمْ مَلُوا الأَشُواطُ جِاللهِ وَلَا اللهُ مَلْكُمْ وَفَدٌ وَهَنَهُمْ مُمَّى يَثْرِبَ. يَهال وه لوگ آرب اللهُ مَلْكُمْ اللهُ مَلْكُمْ اللهُ مَلْكُمْ اللهُ مَلْكُوا الأَشُواطُ حِلْمُ اللهُ ال

نید بیان کیا، ان سے ایوب ختیانی نے، ان سے سعید بن جیر نے اور ان نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے ایوب ختیانی نے، ان سے سعید بن جیر نے اور ان سے عبدالللہ بن عباس خلیجہ نانے کہ جب نبی کریم مَلِی الله نیم الله کا کہ مہارے ماتھ (عمرہ کے لیے کمہ) تشریف لائے تو مشرکین نے کہا کہ تہمارے یہاں وہ لوگ آرہ ہیں جنہیں یٹرب (مدینہ) کے بخار نے کمزور کردیا یہاں وہ لوگ آرہے ہیں جنہیں یٹرب (مدینہ) کے بخار نے کمزور میں اکر کے چلا جائے اور رکن یمانی اور جر اسود کے درمیان حسب معمول چلیس۔ کر چلا جائے اور رکن یمانی اور جر اسود کے درمیان حسب معمول چلیس۔ تمام چکروں میں اکر کر چلے کا علم آپ نے اس لیے نبیس دیا کہ کہیں یہ روایت کر کے بیاضافہ کیا ہے۔ ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن روایت کر کے بیاضافہ کیا ہے۔ ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس بی گھڑنے نے بیان کیا کہ جب آ مخضرت مَلِی ہُمُ اس سال عمرہ کر نے قباس بی کہ جب آ مخضرت مَلِی ہُمُ اس سال عمرہ کر نے جس میں مشرکین نے آپ کوامن دیا تھا تو آپ نے فرمایا: ''اکر کر چلوتا کہ مشرکین تہماری قوت کو دیکھیں۔'' مشرکین جبل قعیقعان کی طرف کھڑے در کھے رہے تھے۔

تشريج: ((قعيقعان))ايك بهار بوبال عشامى دونون ركن عقب فطرير تي بين يمانى ركن نظر بين تر

2 ٢٥٧ عَنْ مُحَمَّدٌ، عَنْ سُفْيَانَ بَنِ ان عِمِره بن دينار في بيان كيا، ان سے سفيان بن عين في عُنْ عُمْرو، عَنْ عَطَاء، عَنِ ابْنِ ان سے عمره بن دينار في، ان سے عطاء بن ابى رباح في اور ان سے ابن عباس، قَالَ: إِنَّمَا سَعَى النَّبِيُّ مُولِّكُمُ بِالْبَيْتِ عَبالِ الْمُنْ الْمُنْ اللهِ عَبالِ اللهُ الله

تشوي: كندهے بلاتے موئ اكثركر چلنااس كورل كہتے ہيں جواب بھى مسنون ہے۔

٤٢٥٨ ـ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ، قَالَ: (٣٢٥٨) بم سے موى بن اساعيل نے بيان كيا، كہا بم سے وہيب نے

بیان کیا، کہاہم سے ایوب نے بیان کیا، ان سے عکرمدنے اور ان سے ابن عباس رفی ایک کیا ہے ابن عباس رفی ایک عباس رفی ایک کے بیان کیا کہ جب نبی کریم مثالی فیا سے نماح کیا تو آپ محرم تھے اور جب ان سے خلوت کی تو آپ احرام کھول کے تھے۔ میمونہ دفی نفی کا انتقال بھی اس مقام سرف میں ہوا۔

حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ، عَنْ عِكْرِمَةً، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: تَزَوَّجُ النَّبِيُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: تَزَوَّجُ النَّبِيُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: تَزَوَّجُ النَّبِيُ عَنْ النَّبِيُ عَنْ النَّبِي النَّهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَبَنَى بِهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَبَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَمَاتَتْ بِسَرِفَ. [راجع: ١٨٣٧] وهُوَ حَلَالٌ وَمَاتَتْ بِسَرِفَ. [راجع: ٨٤٣] [ابوداود: ٨٤٣]

(۲۵۹) (امام بخاری مُحَشَلَة ف كها) اور محد بن اسحاق في اپني روايت ميں بداخا فركيا ہے كہا اور ابان بن صالح في بيان كيا، ميں بداخا فركيا ہے كہ مجھ سے ابن الى تجے اور ابان بن صالح في بيان كيا كه نبى ابن عباس وَلَيْنَهُمْ نف بيان كيا كه نبى كريم مَا النَّيْمُ في موند وَلَيْنَهُمُ سے مرة قضا ميں نکاح كيا تھا۔

٤٢٥٩ ـ وَزَادَ ابْنُ إِسْجَاقَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِيْ نَجِيْحٍ، وَأَبَانُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَمُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، تَزَوَّجَ النَّبِيُّ مِلْكُمَّ مَيْمُوْنَةً فِيْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ. [راجع:١٨٣٧]

تشوج : حضرت میموند فران این عباس و التخیف کی خالد تعیس جن کی بهن ام الفضل حضرت عباس و التفظ کی بیری تعیس حضرت عباس و التفظ نے ہی میموند فران کا نکاح نی کریم من التفظ سے کیا۔ سرف مکہ سے دس میل کے فاصلہ پرایک موضع ہے۔ سندا ۵ ھیں حضرت میموند فران کا نکاح نی کریم من التفظ سے کی رہ میں میں کے فاصلہ پرایک موضع ہے۔ سندا ۵ ھیں حضرت میموند فران کی انتقال فرمایا۔ احادیث فرکورہ بالا میں کسی نہ کسی نہ کسی ہوئے موقضا کا ذکر ہوا ہے۔ باب سے یہی وجہ مطابقت ہے۔ رال وغیر ووقتی اعمال منتے کر بعد میں ان کو بطور سنت برقر اررکھا گیا تا کہ اس وقت کے حالات مسلمانوں کے ذہن میں تازہ رہیں اور اسلام کے غالب آنے پروہ اللہ کا شکر اداکر تے رہیں عمرہ تضا کا بیان پیچے مفصل گزر چکا ہے۔

بَابُ غَزْوَةٍ مُوْتَةً مِنْ أَرْضِ باب: غزوه موته كابيان جوسر زمين شام ميل الشَّأْم الله الشَّأْم الله الشَّأْم

تشوج: مُوت بیت المقدس سے دومنزل کے فاصلہ پر بلقاء کے قریب ایک جگہ کا نام تھا۔ یہاں شام میں شرصیل ابن عمروغسانی قیصر کے حاکم نے رسول کریم مُناکِیْکُم کے ایک قاصد حارث بن عمیر رکائٹوڈ نامی کوئل کردیا تھا۔ یہ سند ۸ ھاہ جمادی الاولی کا واقعہ ہے کہ رسول کریم مُناکِیْکُم نے اس پر چڑ حائی کے لیے فوج روانہ کی جوئین ہزار مسلمانوں پر مشتل تھی۔ (فتح الباری)

(۱۲۲۰) ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا، کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا، کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا اور کہا کہ مجھ کو نافع نے خبر دی اور انہیں ابن عمر ڈائی کھنانے خبر دی کہ اس دن (غز وہ موتہ میں) جعفر طیار ڈائٹی کی لاش پر کھڑ ہے ہوکر میں نے شاد کیا تو نیزوں اور کواروں کے پیاس ذخم ان کے جسم پر تھے لیکن چھے یعنی پیٹر پرایک زخم بھی نہیں تھا۔

٤٢٦٠ حَدِّثَنَا أَحْمَدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْب، عَنْ عَمْرو، عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ، قَالَ: وَأَخْبَرَهُ: أَنَّهُ، وَأَخْبَرَهُ: أَنَّهُ، وَقَفَ عَلَى جَعْفَر يَوْمَبْذِ وَهُوَ قَتِيْلٌ، فَعَلَدْتُ بِهِ خَمْسِيْنَ بَيْنَ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ، لَيْسَ مِنْهَا شَيْءٌ فِي دُبُرُو. [طرفه في: ٢٦١]

تشویج : حضرت جعفر طیار دفاتیخ اسلام کے ان بہا دروں میں ہے ہیں جن پرامت مسلمہ ہمیشہ نازاں رہے گی۔ پشت پر کسی زخم کا نہ ہونا اس کا مطلب سے کہ جنگ میں وہ آخر تک سینہ پر رہے ، بھاگ کر پیٹے دکھلانے کا دل میں خیال تک بھی نہیں آیا۔ آپ ابوطالب کے بیخ ہیں ، شہادت کے بعداللہ نے ان کو جنت میں دوباز وعطا کے جن سے بیہ جنت میں آزادی کے ساتھ اڑتے پھرتے ہیں۔ اس کیے ان کالقب طیار ہوا۔ (رضی الله

عنه وارضاه)۔

٤٢٦١ ـ أُخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بِكْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْن سَعِيْدٍ، عَنْ نَافِع، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمْرَ، قَالَ: أَمَّرَ رَسُولُ اللَّهِ مُلْكُمُ إِنِّي غَزْوَةٍ مُوْتَةَ زَيْدَ ابْنَ جَارِثَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ سُكُمَّ: ((إِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَوْ، وَإِنْ قُتِلَ جَعْفُوْ فَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ رَوَاحَةً)). قَالَ عَبْدُاللَّهِ: كُنْتُ فِيْهِمْ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَالْتَمَسْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَوَجَدْنَاهُ فِي الْقَتْلَى، وَوَجَدْنَا مَا فِيْ جَسَدِهِ بِضْعًا وَتِسْعِيْنَ مِنْ طَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ .

[راجع: ٤٢٦٠]

تشوی : اس حدیث ہے صاف ظاہر ہوا کہ رسول کریم مَن النیمُ اگر غیب داں ہوتے تو ہرگزیہ نصان نہ ہونے دیتے اور پہلے ہی شہدائے کرام کوامیر بنے سے روک دیے مرغیب دان صرف اللہ بی ہے۔

> ٤٢٦٢ عَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بِنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بِن هِلَالٍ، عَنْ أُنُسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ مَا اللَّهِ مَا لَكُمَّ نَعَى زُيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ، قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ: ((أَخَذُ الرَّأْيَةَ زَيْدٌ فَأُصِيْبَ، ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيْبَ، ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيْبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَان حَتَّى أَخَذَ الرَّأْيَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُونِ اللَّهِ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ)). [راجع: ١٢٤٦]

عبدالله بن عمر وللفينجان بيان كيا كهاس غزوه ميس، ميس بهي شريك تقا_ بعد میں جب ہم نے جعفر کو تلاش کیا تو ان کی لاش ہمیں شہدامیں ملی اوران کے جسم پر کچھاد پرنوے زخم نیز دن اور تیروں کے تھے۔ (٢٢٦٢) م سے احمد بن واقد نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا،ان سے ابوب یختیانی نے،ان سے حمید بن ہلال نے اوران سے انس بن ما لك والنفيُّ ن بيان كيا كمرسول الله مَا الله مَا الله مَا الله مَا الله مَا الله مَا الله عبدالله بن رواجه في ألفي كل شهادت كى خبراس ونت صحابه في ألفي كود دى تھی جب ابھی ان کے متعلق کوئی خرنہیں آئی تھی۔ آپ فرماتے جارہے تے کہ ابزید رالٹنا جھنڈااٹھائے ہوئے ہیں،ابوہ شہید کردیئے گئے، اب جعفر رالنيئ نے حجنڈا اٹھالیا، وہ بھی شہید کردیئے گئے۔ اب این رواحه رِلْاللَّهُ فَيْ حَصِندُ اللَّهَ اللَّهِ اللَّهِ وه بهي شهيد كرديَّ عُكِيَّا - ٱلْحَضْرِت مَلَ اللَّهُ م کی آ کھوں سے آنسو جاری تھے۔ آخراللد کی تلواروں میں سے ایک تلوار

خالد بن دلید ولائن نے خصنڈااپ ہاتھ میں لےلیااوراللہ نے ان کے ہاتھ

(۲۲۱) ہمیں احدین الی بکرنے خردی، انہوں نے کہا ہم سے مغیرہ بن

عبدارطن نے بیان کیا،ان سےعبداللہ بن سعد نے بیان کیا،ان سے نافع

نے اور ان سے عبداللد بن عمر والفينا نے بیان کیا کدرسول الله مظافیظم نے

غزوة موتة ك فشكر كالميرزيد بن حارثه ولأنفؤ كوبنايا تقار رسول الله مَالْ يُعْيِمُ

نے بیکھی فرمادیا تھا کہ "اگرزید والله شہید ہوجا سی توجعفر والثن امیر ہول

ادرا گرجعفر رفائقيُّ بھی شہيد ہوجا ئيں تو عبدالله بن رواحہ ولائفيُّ امير ہوں۔''

تشويج: ني كريم مَا ليُعَيَّمُ اس غزوه مي شريك ندته-آب يرسب خبري مدينه مين ميش كرصحابه مِحَالَتُكُمُ كود يرب مع اورآب كوبذريدوى بد سارے حالات معلوم ہو گئے تھے۔ آپ غیب دان نہیں تھے۔ واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت جعفر ڈاٹھٹٹاس جنگ میں دائیں ہاتھ میں جھنڈا تھا ہے

يرفّخ عنايت فرمائي''

ہوئے تھے۔ شمنوں نے وہ کاٹ ڈالا تو انہوں نے بائیں ہاتھ میں جھنڈالے لیا۔ شمنوں نے اس کوبھی کاٹ ڈالا، وہ شہید ہو گئے۔ نبی کریم مَثَاثِیْمُ مِنْ فرمایااللہ تعالیٰ نے ان کو جنت میں دوباز و پرنڈ ہے کی طرح کے بخش دیتے ہیں، وہ ان سے جنت میں جہاں چاہیں اڑتے بھرتے ہیں۔ لفظ طبار کے معنی ار نے والے کے بیں۔ای سے آپ وجعفر طیار را اللہ کا مے ایارا حمیا۔ (رضی الله عنه وارضاه)

حضرت جعفر داللین کے دو مینے عبداللہ اور محمد نامی تھے۔ نبی کریم مُثَاثِیْجُم نے ان پر ہوی شفقت فرمائی۔مویٰ بن عقیہ نے مغاری میں وکر کہا ہے كديعلى بن اميدال مونة كي خرك من من بوي مين حاضر موت - ني كريم مَا لينيم من التي من ما يا كدا كرتم جا مونو مونة والول كاحال محيركوسنا وورند مي خود بى تم كوان كابورا حال ساديا مول _ (جوالله نة تهار ي آن سے يمل جھكودى كے ذريعة بتلاديا ب) چنا نچة خود آپ نان كابورا حال ميان فرمادیا جے س کر یعلی بن امیر کہنے گئے کہم ہے آس وات کی جس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے کہ آپ نے اہل موجد کے حالات سنانے میں ایک حرف کی بھی کی نہیں چھوڑی ہے۔ آپ کا بیان حرف پر زف سیح ہے۔ (قسطلانی)

(۲۲۲۳) م سے قتیب بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالوہاب بن عبدالجید نے بیان کیا، کہا کہ میں نے یکیٰ بن سعید سے سنا، کہا کہ مجھے عمرہ بنت عبدالحن نے خروی، کہا کہ میں نے عائشہ والٹھا سے سنا، انہوں نے بيان كيا زيد بن حارثة ، جعفر بن ابي طالب اورعبدالله بن رواحه في ألفتم كي شہادت کی خبر آ کی تھی، رسول الله مَاليَّيْظِم بيٹے ہوئے تھے اور آپ كے چبرے سے م ظاہر مور ہا تھا۔ عائشہ فالفینائے بیان کیا کہ میں دروازے کی دراڑے جھا نک کرد کھر ہی تھی۔اتے میں ایک آ دی نے آ کرعرض کیا: یا رسول الله اجتفر ر الله المحمر كي عورتين چلا كررور بي بين - آپ مَالْيَعْ مِنْ تحكم ديا كهانبيس روك دو - بيان كيا كدوه صاحب مكة اور پهرواپس آكركها كديس في انبيس روكا اوريكمي كهدديا كدانهون في اس كى بات نبيس مانى ، پراس نے بیان کیا کہ حضور مَالیّنِم نے پھرمنع کرنے کے لیے فرمایا۔وہ صاحب پھر جا کرواپس آئے اور کہاتشم خداکی وہ تو ہم پر غالب آگئی ہیں۔ عا نشه والنَّجْنَا بيان كرتى تفيس كدرسول الله مَا يُنْفِظُ في ان عفر مايا: " ويحران کے مند میں مٹی جھونک دو۔''ام المؤمنین ڈاٹھٹانے بیان کیا، میں نے کہا: الله تیری ناک غبار الود کرے نہ تو تو عورتوں کو روک سکا نہ تونے رسول الله مَنْ يَنْ مَا كُليف دينا بي حِمور الوحد كرف كي انتهائي براكي اس [راجع: ١٢٩٩] ، حديث عثابت مولي)_

٤٢٦٤ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ: [٣٢١٣) مُحَمَّد بن الى برن بان كيا ، كهام عرب على في بيان كياءان سے اساعيل بن الى خالد نے بيان كياءان سے عام فحص نے بيان كياكدابن عر التفيُّ جب جعفر بن الى طالب والتفيُّ ك بين ك ليسلام

٤٢٦٣ - حَلَّثَنَا قُتَيْةً ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّاب، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ: أَخْبَرَتْنِيْ عَمْرَةُ، قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ يَقُولُ: لَمَّا جَاءَ قَتْلُ ابْن حَارِثَةَ وَجَعْفَر بْن أَبِي طَالِب وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةً جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ مِلْكُمَّ أَيْعُرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ ـ قَالَتْ عَائِشَةُ: وَأَنَا أُطَّلِعُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ تَعْنِيْ مِنْ شَقٍّ الْبَابِ فَأْتَاهُ رَجُلْ فَقَالَ: أَيْ رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَر ـ قَالَ: وَذَكِرَ بُكَائَهُنَّ ـ فَأَمَرَهُ أَنَّ يَنْهَاهُنَّ قَالَ: فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ: قَدْ نَهَيْتُهُنَّ. وَذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يُطِعْنَهُ قَالَ :فَأَمَرَ أَيْضًا فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَّى فَقَالَ: وَاللَّهِ الْقَدْ غَلَبْنَنَا فَزَعَمَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مَا فَكُمْ قَالَ: ((فَاحْتُ فِي أَفُواهِهِنَّ مِنَ التَّرَابِ)) قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: أَرْغَمَ اللَّهُ أَنْفَكَ، فَوَاللَّهِ! مَا أَنْتَ تَفْعَلُ، وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُمْ مِنَ الْعَنَاءِ.

حَدَّثَنَا عُمَر بن عَلِي، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بن أُبِيْ خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَيَّ ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَسِيجَ توالسلام عليك يا ابن ذى الجناحين كهتر- (يعنى احدورون والي

ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ [راجع: ٣٧٠٩] كي بين الْجَنَاحَيْنِ [راجع: ٣٧٠٩]

اے پروں والے کے بیٹے اہم پرسلام ہوجیو،حضرت جعفر طالٹی کے بیٹے کانام عبداللہ تھا۔

تشريج: حافظ ابن تجر مُنظِية فرمات بين: "المراد بالجناحين صفة ملكية وقوة روحانية اعطيها جعفر. "يعني بيلى نے كها كرجناهين مع رادوه مفات كلي وقوت روحاني بين جوحفرت جعفر طائفي كودي كي مرز "واذا لم يثبت خبر في بيان كيفيتها فنؤ من بها من غير بحث عن حقیقتها۔" (فتع البادی) یعنی جب ان پرول کی کیفیت کے بارے میں کوئی خبر ثابت نہیں تو ہم ان کی حقیقت کی بحث میں نہیں پڑتے بلکہ جیسا حديث مي وارد جواءاس يرايمان لات بي-

> ٤٢٦٥ حَدِّثْنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثْنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ، يَقُولُ: لَقَدِ انْقَطَعَتْ فِي يَدِيْ يَوْمَ مُوْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ، فَمَا بَقِيَ فِي يَدِي إِلَّا صَفِيحَةً يَمَانِيَّةً. [طرفه

٤٢٦٢ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنِّي، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيل، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْس، قَالَ: سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ، يَقُوْلُ: لَقَدْ

دُقَّ فِيْ يَدِيْ يَوْمَ مُوْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ، وَصَبَرَتْ فِي يَدِيْ صَفِيحَةً لِيْ يَمَانِيَّةً.

[راجع: ٢٦٥]

تشوج: برحضرت خالد وللفي كى كمال بهاورى، دايرى اورجرات كى دليل بـ

٤٢٦٧ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةً، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بِنُ فُضَيلٍ، عَن حُصَينٍ، عَن عَامِرٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ: أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِاللَّهِ بْن رَوَاحَةً، فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ عَمْرَةُ تَبْكِىٰ وَاجَبَلَاهُ وَاكَذَا وَاكَذَا. تُعَدُّدُ عَلَيْهِ فَقَالَ: حِيْنَ أَفَاقَ: مَا قُلْتِ شَيْئًا إِلَّا قِيْلَ لِي: آنْتَ كَذَاكَ؟ [طرفه في: ٢٦٨]

(۲۲ ۲۵) ہم سے ابونعیم نے بیان کیا،کہاہم سے سفیان بن عیدنے بیان كيا،ان _ اساعيل بن الى خالد في ال عقيس بن الى حازم في بيان کیا کرمیں نے خالد بن ولید ڈالنٹ سے سنا ،انہوں نے بیان کیا کر غزوہ موتد میں میرے ہاتھ سے نوبکواریں ٹوٹی تھیں ۔صرف ایک یمن کا بنا ہوا چھوٹے کھل کا تیغہ باقی رہ گیاتھا۔

بیان کیا،ان سے اساعیل بن الی خالد نے بیان کیا،ان سے قیس بن الی حازم نے بیان کیا کہ میں نے خالد بن ولید دلالفیز سے سنا، وہ بیان کرتے تے کہ غزوہ موتہ میں میرے ہاتھ سے نوتلواریں ٹوٹی تھیں ۔ صرف ایک یمنی تغدميرے باتھ ميں باقى رە گياتھا۔

(۲۲۷۷) مجھ سے عمران بن ميسره نے بيان كيا، كہا ہم سے محد بن ففيل نے بیان کیا، ان سے حصین بن عبدالرحمٰن نے ، ان سے عامر محمی نے اور ان سے نعمان بن بشیر والفہ ان کے عبداللہ بن رواحہ واللہ بن بر ایک مرتبہ کی مرض میں) بے ہوشی طاری ہوئی تو ان کی بہن عمرہ یکار کر رونے لگیں۔ ہائے میرے بھائی ہائے ،میرے ایسے اور ویسے۔ان کے محاس اس طرح ایک ایک کرے گنانے لگیں کین جب عبدالله رالله یا کو موش آیا تو انہوں نے کہا کہتم جب میری سی خولی کا بیان کرتی تھیں تو مجھ سے پوچھا جاتا تھا

كدكياتم واقعى ايسے بى تھے۔

تشویج: ایک روایت میں ہے کہ فرشتے او ہے کا گرزا تھاتے اور عبداللہ دگائٹؤ سے پوچھتے کیا توالیا ہی تھا_معلوم ہوا کہ بعض بیاریوں میں مرنے سے پہلے ہی فرشتے نظر آجایا کرتے ہیں گوآ دی نہ مرے۔ چنا نچے عبداللہ دگائٹؤ اس بیاری سے اچھے ہو گئے تھے یہی عبداللہ بن رواحہ دگاٹٹؤ ہیں جوغز وہ موند میں شہید ہوئے۔ اس مین سبت سے اس صدیث کواس باب کے ذیل میں لایا گیا ہے مزید تفصیل صدیث ذیل میں آد ہی ہے۔

(۲۲۸۸) ہم سے قتید نے بیان کیا، کہا ہم سے عبر بن قاسم نے بیان کیا، ان سے حصین نے، ان سے فعمی نے اور ان سے نعمان بن بشیر ڈگا ہمہ ان سے حصین نے، ان سے فعمی نے اور ان سے نعمان بن بشیر ڈگا ہمہ ان بیان کیا کہ عبد اللہ بن رواحہ ڈگا ہمہ کو بہوشی ہوگی تھی، پھر او پر کی حدیث کی طرح بیان کیا۔ چنا نچہ جب (غزوہ موتہ) میں وہ شہید ہوئے تو ان کی ہمن ان برنہیں روکیں۔

٤٢٦٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْثُرُ، عَنْ حُصَيْنِ، عَنْ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، حَصَيْنِ، عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، قَالَ: أُغْمِي عَلَى عَبْدِاللَّهِ بْنِ رَوَاحَةً بِهَذَا، فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ. [راجع: ٤٢٦٧]

تشوج : ان کومعلوم ہوگیا تھا کہ میت پرنو حد کرنا خودمیت کے لیے باعث عذاب ہے۔اس لیے انہوں نے اس حرکت سے پر ہیزا نقتیار کیا، خالی آنسو اگر جاری ہوں تو منے نہیں ہے، چلا کررونا اورمیت کے اوصاف بیان کرنامنع ہے۔

بَابُ بَعْثِ النَّبِيِّ مَا لَكُمْ أَسَامَةَ بُنَ بِالْبَادِ نِي كُرِيمُ مَلَى الْيَالِمُ كَا اسامه بن زيد وَ ال زَيْدِ إِلَى الْحُرُقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ حرقات كمقابله بربجيجنا

تشوج: لفظ حرقات حرقة كي طرف منسوب ب- اس كانام جيش بن عامر بن ثقلبه بن مودعه بن جهيد تقاء اس نے ايك لا الى بيس ايك قوم كوآگ ميں جلاديا تقاراس ليے حرفة نام سے موسوم ہوا۔

الله المجار المحروي المبين الوظبيان كيا، كها بم سي مشيم في بيان كيا، أبيس حسين في بيان كيا، أبيس حسين في جروي البين الوظبيان حسين بن جندب في اكها كه من في المبين الوظبيان حسين بن جندب في اكها كه من في المبين المبين في المبين المبين المبين كياكم بمين رسول الله من المبين في المرافق المر

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ ظَبْيَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَسَامَةً بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ طَهُمَّا إِلَى الْخُرَقَةِ، فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ وَلَيْحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْ الأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْ الأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْ الأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْ الأَنْصَارِ رَجُلًا مَنْ الأَنْصَارِ رَجُلًا فَكَتْ الْأَنْصَارِيُّ، فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِيْ حَتَى مَنْهُمْ، فَلَمَّا قَلَدُ النَّيِّ عَلَيْكُمُ فَقَالَ: ((يَا فَكَنَّ النَّيِّ عَلَيْكُمُ فَقَالَ: ((يَا فَكَنَّ النَّهُ اللَّهُ إِلَّا اللَّهُ إِلَى اللَّهُ إِلَيْ اللَّهُ إِلَى اللَّهُ اللَّهُ أَلَى اللَّهُ إِلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ إِلَى اللَّهُ اللللَّهُ اللَّهُ الْمُنْ الْمُلْمُ اللَّهُ الللللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّه

الْيَوْم. [طرفه في: ١٨٧٢] [مسلم: ٢٧٧، ول من بياً رزوپدامولَى كدكاش! من آج سے بملے اسلام ندلاتا۔

۲۷۲۸ ابوداود: ۲۲۴۳]

قشوسے: کلمہ پڑھنے کے باد جودا ہے آل کرنا حضرت اسامہ دلائٹوئا کا کام تھا جس پر بی کریم طافیق کو انتہائی رنج ہوااور آپ نے بار بار یہ جملہ دہرا کر خفق کا کام اظہار فربایا۔ اسامہ دلائٹوئا کے دل میں تمنا پیدا ہوئی کہ کاش میں آج سے پہلے سلمان نہ ہوتا اور جھسے یفلطی سرز دنہ ہوتی اور آج جب اسلام لاتا تو میرے پچھلے سارے گناہ معاف ہو بچھ ہوتے۔ کیونکہ اسلام کفر کی زندگی کے تمام گمنا ہوں کو معاف کرا دیتا ہے۔ ای لیے کسی کلمہ کو کی بخفیر کرنا وہ بدترین حرکت ہے جس نے سلمانوں کی ملی طاقت کو پاش پاش کر کے رکھ دیا ہے۔ مزید افسوس ان علما پر ہے جوذراؤ رائی باتوں پر تیزکفیر چلاتے دہتے ہیں۔ ایسے علما کو بھی سوچنا چاہیے کہ وہ کلمہ پڑھنے والوں کو کا فربنا بنا کر اللہ کو کیا مند دکھلا کمیں گے۔ ہاں اگر کوئی کلمہ گوافعال کفر کا ارتکاب کر سے اور تو بہنہ کرے تو ان افعال کفر کا رتفا من کے سام ان افعال کفرید میں اس کی طرف لفظ کفر کی نبست کی جاسمتی ہے۔ جو کفر دون کفر کے تحت ہے۔ بہر حال افراط و تفریط سے بچنالازم ہے۔ "لانکفر اھل الفیلئے۔" جملہ میں ان کا بیاست کا متفقہ اصول ہے۔

(۲۷۷) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے عاتم بن اساعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے عاتم بن اساعیل نے بیان کیا اور انہوں نے سلمہ بن اکوع ڈائٹنڈ سے سنا، وہ بیان کرتے سے کہ میں ٹی کریم مُڈاٹٹنڈ کے ہمراہ سات غز وُوں میں شریک رہا ہوں اور نو ایسے فشکروں میں شریک ہوا ہوں جو آپ نے روانہ کیے سے ۔ (مگر آپ مُڈاٹٹنڈ مودان میں نہیں گئے) بھی ہم رہا ہو بر دوانہ کے سے ۔ (مگر آپ مُٹاٹٹیڈ مودان میں نہیں گئے) بھی ہم رہا ہو بر دوانہ کے سے ۔ (مگر آپ ماہیرا سامہ دالمئیڈ ہوئے۔

٤٢٧٠ حَدَّثَنَا قُتَنِبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا عَن يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكُوعِ يَقُولُ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِي مُكْنَا شَبْعَ غَزَوَاتٍ، وَخَرَجْتُ فِيْمَا النَّبِي مُكْنَا أَسَامَةُ وَاتٍ، مَرَّةً عَلَيْنَا أَسَامَةُ. [اطرافه في: أَبُو بَكْرٍ، وَمَرَّةُ عَلَيْنَا أُسَامَةُ. [اطرافه في: ١٤٧٤، ٤٢٧١] [مسلم: ٤٦٩٧،

APF3

٤٢٧١ ـ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثِ: (٣٢٤) اور عربن فض بن غياث نے (جوامام بخاری مُولِثَةُ كُنُّ مِن حَدَّثَنَا أَبِيْ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: كَهاكُم عهم الدے والد نے بيان كيا ان سے يزيد بن الجا عبيد نے بيان سَمِغْتُ سَلَمَةً، يَقُولُ: غَزَوْتُ مَعَ كيا اور انہوں نے سلم بن اكوع والله عن او و بيان كرتے تھے كہ مِن بى النَّبِي مَا اللَّهُ مِنَ الْبَعْثِ بَسْعَ غَزَوَاتٍ، وَخَرَجْتُ فِيْمَا مَرَّ مَا اللهُ عَن وَوَل مِن شَرِيك رَا مُول اور نو اليك يَبْعَثُ مِنَ الْبَعْثِ بَسْعَ غَزَوَاتٍ، عَلَيْنَا مَرَّ اللهُ الرَّيُول مِن كَيا مول جن كوخود صوراكم مَن اللهُ عَلَيْمَ فَي مِن اللهُ عَلَيْنَا مَرَّ اللهُ اللهُ عَنْ وَاتٍ، عَلَيْنَا مَرَّ اللهُ الل

قشوجے: رادی کا مقصدیہ ہے کہ جملہ غزوات میں رسول کر یم مَنَاتِیْنَا نے بھی امیر نظر حضرت ابو بکرصدیق رفاقت جیے اکا برکو بنایا اور بھی اسامہ رفاقت جیسے نوجوانوں کو، گرہم لوگوں نے بھی اس بارے میں امیر لشکر کے بڑے چھوٹے ہونے کا خیال نہیں کیا بلکہ فرمان رسالت مَنَاتِیْنَا کے سامنے مرتسلیم خم کردیا۔ آپ نے بار بار فرمادیا تھا کہ اگر کوئی حبثی غلام بھی تم پرامیر بنادیا جائے تو اس کی اطاعت تبہارا فرض ہے۔

٤٢٧٢ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِم الضَّحَاكُ بْنُ (٣٢٢) م سابوعاصم ضحاك بن مخلد في بيان كيا، كهام سيريد بن مخلد، قال: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْيعبيد في بيان كيا، ان سلمة بن اكوع دالله في الكياكمين في

الْأَكْوَعِ ، قَالَ: غَزَوْتُ مِعَ النَّبِي مَنْ كُمُ السِّبَ حَرِيم مَا لَيْتُم كهم إلا مات غز وول من شريك ربا مول اور من في ابن غَزَوَات، وَغَزَوْتُ مَعَ ابْنِ حَارِثَةَ اسْتَعْمَلَهُ الراد (يعنى اسامه والنَّوْ) كساته جمادكيا ب حضوراكم مَالنَّيْمُ نِي انہیں ہم پرامیر بنایا تھا۔

عَلَيْنَا. [راجع: ٢٧٠٠]

تشويج: ياس روايت ك خلاف نيس جس من نى كريم مَا النيخ كساته نوجهاد ندكور بيل شايد سلمد في وادى القرى اور عمره بقنا كاسنر مجي جهاد مجهاليا اس طرح نو ہو مے قسطلانی نے کہار حدیث امام بخاری و اللہ کی بندر مویں ثلاثی حدیث ہے۔ حارث دھنرت اسامہ دلائٹو کے دادا کانام ہے۔ (وحیدی) ٤٢٧٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: (٣٤٤٣) بم ع محر بن عبدالله في بيان كيا، كها بم سعماد بن معده حَدَّثَنَا حَمَّادُ بنُ مَسْعَدَةً، عَنْ يَزِيدُ بنِ أَبِي في الله بيان كيا، ان عزير بن الى عبيد في اوران عسلم بن الوع والثير عُبَيْد، عَنْ سَلَمَةً بن الأَخْوع، غَزَوْتُ مَعَ فَ لَا يَعُ مِن اللَّهُ عَلَيْهِم كَاللَّيْم كَا ما تعاسات غزوات مي شريك ربا النَّبِي مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا عَزُواتٍ . فَذَكَرَ خَيبَرَ مُول اسلله مِن انهول في غزوه خير، غزوه حديد، غزوه حثين ار وَالْحُدَيْبِيَّةُ وَيُوْمٌ حُنَيْنِ وَيُوْمُ الْقَرَدِ. قَالَ عُروه وات القروكا وكركيا-يزيد في كهاكه باقى غروو كنام مس بعول

يَزِيدُ: وَنَسِيتُ بَقِيَّتُهُمْ. [راجع: ٤٢٧٠]

تشریج: ان جمله غروات کابیان آس پارے میں جگہ مذکور ہوا ہے۔ وات القر د کا واقعہ پارے کے شروع میں ملاحظہ کیا جائے۔ بیان واکوؤں کے خلاف غزوہ تھاجو نبی کریم منافیوم کی بیس عدد دودھ دینے والی اونٹیوں کو بھگا کر لے جارہے تھے۔ جنگ خیبرے چندروز بیشتر بیرحادیثہ بیش آیا تھا۔ مزید جن غزوات کے نام بھول مکے ،ان سے مرادغز وہ فتح مکہ غزؤہ طائف اورغز وہ تبوک ہیں۔ (فتح الباری)

باب:غزوهُ فتح مكه كابيان

تشوج: اس کا سبب بیہ ہوا کہ ملمح حدیبید کی ایک شرط بیتی کہ فریقین کے حلیف قبائل بھی باہم جنگ ندکریں گے۔ بنو بکر قریش کے حلیف تھے اور بنو خزاعد رسول کریم مَا النیم کی بنو بکرنے اپیا کک بنوخزاعہ پرحملہ کر دیاا در قریش نے اپنے حلیف بنو بکر کا ساتھ دیا۔اس پر بنوخزاعہ پرحملہ کر دیا در سالت میں جاكرفريادكي-اس كے نتيج ميں غزوه فتح كمدوجود مين آيا- "كان سبب ذالك ان قريشا نقضوا العهد الذي وقع بالحديبية ففهم ذالك النبي ما في العزاهم ـ " (فتح)

> وَمَا بَعَثَ حَاطِبُ بْنُ أَبِيْ بَلْتَعَةَ إِلَى أَهْل مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِغَزْوِ النَّبِيِّ عَلَيْكُمَّا.

٤٢٧٤ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ ابْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِيْ رَافِع، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللَّهِ مُنْكُمُ أَنَّا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ، فَقَالَ: ﴿(انْطَلِقُواْ حَتَّى تَأْتُواْ رَوْضَةَ خَاخِ، فَإِنَّ بِهَا

اور جو خط حاطب بن الى بلتعد نے اہل مكه كونى كريم مَن الله الم كونوه ك ارادے سے آگاہ کرنے کے لیے بھیجاتھا اس کابیان۔

(۲۲۷۴) ہم سے قنیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہاہم سے سفیان بن عیدینہ نے بیان کیا، ان سے عمرو بن دینار نے بیان کیا، انہیں حسن بن محمد بن علی نے خردی ادر انہوں نے عبید اللہ بن رافع سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے علی دالتہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ جھے اور زبیر اور مقداو کو رسول کریم منافق نے روانہ کیا اور ہدایت کی کہ (مکہ کے راہتے یر) چلے جانا جبتم مقام روضه خاخ پر پہنچوتو و ہال تمہیں ہودج میں سوار ایک عورت

ملے گی۔ وہ ایک خط لیے ہوئے ہے، تم اس سے وہ لے لینا۔ انہوں نے کہا کہ ہم روانہ ہوئے۔ ہمارے گھوڑے ہمیں تیزی کے ساتھ لیے جارہے تھے۔ جب ہم روضہ خاخ پر پہنچ تو واقعی وہاں ایک عورت ہودج میں سوار کی

(جس كانام سارايا كنورتها) بم نے اس سے كباكه خط نكال وه كينے كلى كم

میرے پاس کوئی خطنبیں ہے لیکن جب ہم نے اس سے پیکہا کہ اگر تونے

خود سے خط نکال کر ہمیں نہیں دیا تو ہم تیرے کیڑے اتار کر (تلاقی لیں مے) تب اس نے چوٹی میں سے وہ خط نکالا۔ ہم وہ خط لے کرنی

كريم مَا الله من من من من واليس موسة راس من بدكها كم حاطب بن ابی باتعہ والنین کی طرف سے چندمشرکین مکہ کے نام (صفوان بن امیہ

سہیل بن عمراور عکرمہ بن ابوجہل) پھرانہوں نے اس میں مشرکین کورسول الله مَنْ يَنْتُمْ كِبِعض بعيدول كى خبر بھى دى تقى _ (آپ فوج لے كرآنا عاجة

بين رسول الله سَاليَّمُ في دريافت فرماياً "اع حاطب! توف يدكيا كيا؟" انهول في عرض كيا: يا رسول الله! مير بار ب مين فيصله كرف

میں آپ جلدی ندفر مائمیں، میں اس کی وجہ عرض کرتا ہوں۔ بات ریہ ہے کہ میں دوسرے مہاجرین کی طرح قریش کے خاندان سے نہیں ہوں، صرف

ان کا حلیف بن کران سے جڑ گیا ہوں اور دوسرے مہاجرین کے وہال عزیز واقربا ہیں جوان کے گھر بار مال واسباب کی مگرانی کرتے ہیں۔ میں نے

عالم كه جب مين خاندان كي روسيان كاشريك نبيس مول تو مجموا حسان عي ان پراییا کردوں جس کے خیال سے وہ میرے کنبدوالوں کو نہستا کمیں۔ میں نے بیکام اپنے دین سے پھر کرنہیں کیا اور نہ اسلام لانے کے بعد

میرے دل میں کفر کی حمایت کا جذبہ ہے۔اس پررسول الله مَا اللهِ مَا اللهِ مَا اللهِ مَا اللهِ مَا فرمایا: ' واقعی انہوں نے تمہارے سامنے سچی بات کہددی ہے۔' عمر دفائقہ نے عرض کیا: یا رسول الله! اجازت ہوتو میں اس منافق کی گردن اڑا دول لیکن آنخضرت مَاليَّيْمُ نے فرمايا: "بيغزوه بدر ميل شريك رہے ہيں اور

متهيس كيامعلوم الله تعالى جوغزوة بدر من شريك جون والول ككام س واقف ہے۔" (سورہ معتند) میں اس نے ان کے متعلق خود فرما دیا ہے کہ

"جوچا ہوکرویں نے تمہارے گناہ معاف کردیئے۔"اس پراللہ تعالیٰ نے بية بت نازل كي "اروه لوكوا جوايمان لا يحكے موامير سے اورائي و ثمنول

الرَّوْضَةَ، فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِيْنَةِ قُلْنَا أُخْرِجِي الْكِتَابَ. قَالَتْ: مَا مَعِيَ كِتَابٌ. فَقُلْنَا: لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثَّيَابَ، قَالَ: فَأَخْرَجَتُهُ مِنْ عِقَاصِهَا، فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ مُلْكُلُمُ أَلِوا فِيْهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةً إِلَى نَاسٍ بِمَكَّةَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، يُخْبِرُهُمْ

فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا

كِتَابُ الْمَغَاذِي

بِبَعْضِ أَمْرٍ رَسُوٰلِ اللَّهِ مِلْكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّا رَسُولَ اللَّهِ الاَ تَعْجَلْ عَلَيَّ، إِنِّي كُنْتُ امْرَأَ مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ. يَقُولُ: كُنْتُ حَلِيْفًا وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا. وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ

أَهْلِيْهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ، فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِيْ ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُوْنَ قَرَابَتِيْ، وَلَمْ أَفْعَلُهُ ارْتِدَادًا عَنْ دِيْنِي، وَلَا رِضَىً بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مُلْكُلُمُ : ((أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمُ)).

فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! دَعْنِي أَضْرِبُ

الْمُهَاجِرِيْنَ مَنْ لَهُمْ قَرَابَاتْ، يَحْمُونَ

عُنْقَ هَذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ: ((إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَكُرًّا، وَمَا يُدُرِيْكَ لَعَلَّ اللَّهِ اطَّلَعَ عَلَى مَنْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَ: اعْمَلُوا مَا شِنْتُمْ فَقَدُ غَفَرْتُ لَكُمْ)). فَأَنْزَلَ اللَّهُ السُّوْرَةَ: ﴿ إِيَّا أَيُّهَا الَّذِيْنَ

آمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا عَذُوِّيُ وَعَدُوَّكُمْ أُوْلِيَاءَ تُلْقُوْنَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿ فَقَدُ

ضَلَّ سَوَّاءَ السَّبِيلِ). [راجع: ٣٠٠٧]

كودوست نديناو كمان سعتم الى محبت كااظهار كرت ربو-"آيت" فَقَدْ صَلَّ سُوآء السَّبيل " تك-

فشوج: حضرت حاطب بن الى بلتعد بخاتف نے مشركين كم وكھاتھا كدرسول كريم مَنَائِيْجُم كمد پرفون كرآتا تا ہے ہيں ہم اپنا انظام كراو حضرت عمر مُخاتفُ نے جو كچو كہاوہ ظاہرى قانونى سياست كے مطابق تھا۔ مگر نبى كريم مَنَائِيْجُم كوان كى جائى دى سے معلوم ہوگئ لاہذا آپ نے ان كى غلطى سے درگز رفر ماديا _معلوم ہوا كہ بعض امور ميں محض ظاہرى وجوہ كى بتا پرفتو كی شوك دينا درست نہيں ہے _مفتى كولازم ہے كہ ظاہر و باطن كے جملہ امور و حالات پرخوب فوروخوض كر كے فتو كى تو كى كرے _روايت ميں غزوہ فتح كم ہے عزم كاؤكر ہے، يكى باب سے وجہ مطابقت ہے۔

فع الباري من معرت ماطب والفؤك عط كيالفاظ منقول موس بن

"يا معشر قريش فان رسول الله عضاجاء كم بجيش كالليل يسير كالسيل فوالله لوجاء كم وحده لنصره الله وانجز له وعده فانظروا لانفسكم والسلام_" والدّى ئے بيلفظ کے ہيں:

"ان حاطباً كتب الى سهيل بن عمرو وصفوان بن أمية وعكرمة ان رسول الله ﷺ اذن في الناس بالغزو ولا اراه يويد غيركم وقد احببت ان يكون لى عندكم يلـــ" (فتح جلد٧ صفحه ٦٦٣)

ان کا خلاصہ بیہ کے کرسول کریم مَن اُنٹیز ایک لشکر جرار کے کرتمہارے اور چڑھائی کرنے والے ہیں تم لوگ ہوشیار ہوجاؤ۔ میں نے تمہارے ماجھا حسان کرنے کے لیے ایسالکھا ہے۔

باب غزوهٔ فتح کارمضان سنه ۸ ه میں ہونا

سعود نے، کہا کہ جھے عبداللہ بن فالد نے بیان کیا، کہا ہم سے لیدی بن مسعود نے، کہا کہ جھے سے عقبل بن خالد نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے، کہا کہ جھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خردی اور انہیں ابن عباس ڈی ڈبا نے خردی کہ نی کریم مثالی ہے اس فی کی کہ مرمضان میں کیا تھا۔ زہری نے ابن سعد سے بیان کیا کہ میں نے سعید بن میٹب سے نا کہ وہ بھی ای طرح بیان کرتے تھے۔ زہری نے عبیداللہ سے روایت کیا، ان سے ابن عباس ڈی ڈبا نے بیان کیا کہ (غزوہ فتح کے سفر میں جاتے ان سے ابن عباس ڈی ڈبا نے بیان کیا کہ (غزوہ فتح کے سفر میں جاتے ہوئے) رسول اللہ مثالی ہی روزے سے سے لیکن جب آپ مقام کدید پر بہتی ، جوقد بداور عسفان کے درمیان ایک چشمہ ہے تو آپ نے روزہ تو ز

مشوج: روزے سے انسان کرور ہوجاتا ہے۔ جو فاص طورے جہادک لیے نقصان دیتا ہے۔ یہی دجیتی کہ نبی کریم مَثَاثَیْنِم نے خود بھی روزے نہیں رکھے اور نہ ہی صحابہ تفائش نے اور عام سز کے لیے بھی بہی تھم قرار پایا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: ﴿ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَثْرِیْتُ اَوْ عَلَیٰ سَقَرٍ فَعِدَّةً مِّنْ آیَام اُحْرَا ﴾ (۱/البقرة:۱۸۳) یعن 'جومریفن ہووہ صحت کے بعد اور جومسافر ہووہ والہی کے بعدروز ورکھ لے۔''

مَّابُ غَزُوَةِ الْفُتُحِ فِي رَمَضَانَ

2 ٢٧٥ عَدُنْنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُف، قَالَ: حَدَّنَيْ عُقَيْلٌ، عَن ابْنِ عَدَّنَيْ عُقَيْلٌ، عَن ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ ابْنُ عَبْدِاللَّهِ الْمُ عُبَدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ الْمُعْبَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عُنْ رَمَضَانَ. قَالَ: اللَّهِ عُنْ رَمَضَانَ. قَالَ: وَسَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: مِثْلَ ذَلِكَ. وَسَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: مِثْلَ ذَلِكَ. وَسَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: مِثْلَ ذَلِكَ. وَسَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: مِثْلَ ذَلِكَ. وَسَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: مِثْلَ ذَلِكَ. وَمَنْ خَلِكَ اللَّهِ عَنْ عُبْدِاللَّهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ ابْنَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: مِثْلَ ذَلِكَ. وَعَلْ ذَلِكَ. عَبْلَ اللَّهِ عَنْكَمْ مَنْ اللَّهِ عَنْكَمْ مَنْ اللَّهِ عَنْكُمْ مَنْ أَنْ الْمُنَالِقُولُ اللَّهِ عَنْكُمْ مَنْ الْمُعَلِّمُ حَتَّى وَعُشْلَالًا حَتَّى الْمُسَلِّعُ الْشَهْرُ. [راجع: 1984] انسَلَحَ الشَّهْرُ. [راجع: 1984]

(١٤٧٦) مجھ سے محمود بن غيلان نے بيان كيا، كها مم كوعبدالرزاق في ٤٢٧٦_ حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ خردی، کہاہم کومعرنے خردی، کہا مجھے زہری نے خردی، انہیں عبیداللہ بن الرَّزَّاقِ، قَالَ: أُخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: أُخْبَرَنِي عبدالله في اورانبيل عبدالله بن عباس ولي الله الله عبي كريم مَا الله في كم الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْن عَبْدِاللَّهِ، عَن ابْن کے لیے) مدیندے روانہ ہوئے۔ آپ کے ساتھ (وس یابارہ ہزار کا) لشکر عَبَّاسِ: أَنَّ النَّبِيَّ مُلْكُمُّ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ مِنَ بھا۔اس وقت آپ کو مذینہ میں تشریف لاے ساڑھے آٹھ سال پورے الْمَدِيْنَةِ، وَمَعَهُ عَشَرَةُ آلَافٍ، وَذَلِكَ عَلَى مونے والے تھے۔ چنا نچہ آنخضرت مَا الله عِلَم اور آپ کے ساتھ جوسلمان رَأْسِ ثَمَانِ سِنِيْنَ وَنِصْفِ مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِيْنَة ، تے مکہ کے لیے روانہ ہوئے۔حضور مَالَّيْنِمْ بھی روزے سے تھے اور تمام فَسَارَ هُوَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ إِلَى مَكَّةً، مسلمان بھی الیکن جب آپ مقام کدید پر پہنچ جوقد یداور عسفان کے يَصُّوْمُ وَيَصُوْمُوْنَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيْدَ۔ وَهُوّ ورمیان ایک چشمہ ہے تو آپ نے روزہ توڑ دیا اور آپ کے ساتھ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ أَفْطَرَ وَأَفْطَرُوا. مسلمانوں نے بھی روزہ تو ڑویا۔ زہری نے کہا کدرسول الله مَالَيْظِم کے قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ سب سے آخری مل پر بی مل کیا جائے گا۔

اللَّهِ مَكُلُّكُمُ الْآخِرُ فَالْآخِرُ. [راجع: ١٩٤٤] سب س آخرى عمل يربى عمل كياجائكا-تشويج: قرآن مجيد مين بهى مسافرك ليے فاص اجازت بكر مسافر نه جائة روزه سفر ميں ندر كھے ياسفر پوراكر كے چھوڑے ہوئ روزوں كو پوراكر لے۔

بیان کیا، ان سے خالد نے بیان کیا، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن بیان کیا، ان سے عبدالاعلیٰ نے بیان کیا، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس والغینا نے کہ نبی کریم منافین کیا ، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس والغینا نے کہ نبی کریم منافین کیا رمضان میں حنین کی طرف تشریف لے محتے مسلمانوں میں بعض حضرات تو روز ہے سے تھے اور بعض نے روز و نبیس رکھا تھا لیکن جب حضور منافین کیا اور سال بی سواری پر پوری طرح بیٹے محتے تو آپ نے برتن میں دورہ یا پانی طلب فر مایا اور اسے اپنی اور تی پہلے سے آپ رکھا (اور پھر پی لیا) پھر آپ نے لوگوں کود یکھا جن لوگوں نے پہلے سے روز نہیں رکھا تھا، انہوں نے روز ہ داروں سے کہا کہ اب روز ہ تو ڑلو۔ روز نہیں عکرمہ نے اور انہیں ایوب نے، انہوں انہیں عکرمہ نے اور انہیں ابن عباس والغینی نے نبی کریم منافینی سے انہوں اور عبداللہ بن عباس والغینی سے روایت کیا، انہوں نے عکرمہ سے، انہوں نے عبداللہ بن عباس والغینی سے اور انہوں نے نبی کریم منافینی کیا۔ اور عبداللہ بن عباس والغینی سے اور انہوں نے نبی کریم منافینی کیا۔ اور عبداللہ بن عباس والغینی سے اور انہوں نے نبی کریم منافینی کیا۔ انہوں نے عکرمہ سے، انہوں نے عبداللہ بن عباس والغینی سے اور انہوں نے تبی کریم منافینی کیا۔ انہوں نے عبداللہ بن عباس والغینی سے اور انہوں نے نبی کریم منافینی کیا۔ انہوں نے عبداللہ بن عباس والغینی سے اور انہوں نے نبی کریم منافینی کیا۔

حَدَّثَنَا عَبْدُالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ حَدَّثَنَا عَبْدُالأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةً، عَنِ ابْنِ عَبَاسٍ، قَالَ: حَدَّجَ النَّبِي مُ اللَّهُ وَمُخْلِمَةً، عَنِ ابْنِ عَبَاسٍ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِي مُ اللَّهُ وَيَ مَضَانَ إِلَى حُنَيْنٍ، وَالنَّاسُ مُخْتَلِفُونَ فِي رَمَضَانَ إِلَى حُنَيْنٍ، وَالنَّاسُ مُخْتَلِفُونَ وَصَايِمٌ وَمُفْطِرٌ، فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى رَاحِلَتِهِ وَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَن أَوْ مَاءٍ، فَوَضَعَهُ عَلَى رَاحِلَتِهِ أَوْ عَلَى رَاحِلَتِهِ أَوْ مَاءٍ، فَوَضَعَهُ عَلَى رَاحِلَتِهِ أَوْ عَلَى رَاحِلَتِهِ أَوْ عَلَى رَاحِلَتِهِ أَوْ مَاءٍ، فَوَضَعَهُ عَلَى رَاحِلِهِ أَوْ عَلَى رَاحِلِهِ أَوْ عَلَى رَاحِلَتِهِ أَوْ عَلَى رَاحِيهِ النَّهِ عَلَى رَاحِيهِ أَلْمُ اللَّهُ عَلَى رَاحِيهِ النَّهِ عَلَى رَاحِيهِ أَلْكُولُ أَلْ أَلْ أَلْمُ اللَّهُ عَلَى رَاحِيهِ عَلَى رَاحِيهِ اللَّهُ عَلَى رَاحِيهِ الْمُقْطِرُ وْنَ لِلصُّوامِ أَفْطُرُ وْالْ الْمَعْمَرُ الْمَعْمَرُ اللَّهُ عَلَى مَا اللَّهُ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ عَبْدُالرَّ زَاقٍ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ الْمَعْمَر عَلَى عَلَى مَا اللَّهُ عَلَى مَا اللَّهُ عَلَى مَا الْمُعْمَلِهُ عَلَى النَّاسِ عَنِ النَّيْ عَلَى مَا أَلْمُ اللَّهُ عَلَى مَا الْمُعْمَلِهُ عَنْ الْبَلْ وَيْلًى عَنْ الْمُولِكُولُهُ الْمُلْولِهُ الْمُنْ الْمُعْرَامَةُ عَنِ الْبَعِ عَلَى الْمُعْمَلِهُ عَنْ الْبَلْ عَلَى الْمُعْمَلِهُ عَنْ الْمُعْمَلِهُ عَنْ الْمُعْمِعُ النَّهُ عَلَى مَا اللَّهُ عَلَى مَا اللَّهُ عَلَى مَا النَّهُ عَلَى الْمُعْمَلِهُ عَلَى الْمُعْمَلِهُ عَلَى الْمُعْمِلِهُ عَلَى الْمُعْمَلِهُ عَلَى الْمُعْمَلِهُ عَلَى مَا اللَّهُ عَلَى مَا الْمُعْمِلُولُ عَلَى الْمُعْمَلِهُ عَلَى الْمُعْمَلِهُ عَلَى الْمُعْمَلِهُ عَلَى الْمُعْمِلِهُ عَلَى الْمُعْمَلِهُ عَلَى الْمُعْمِلِهُ عَلَى مَا اللَّهُ عَلَى مَا الْمُعْمَلِهُ عَلَى الْمُعْمَلُهُ الْمُعْمَلِهُ عَلَى الْمُعْمَلِهُ عَلَى الْمُعْمِلِهُ عَلْمُ اللَّهُ عَلَى الْمُعْمَلِهُ الْمُعْمِلُولُ الْمُعْمِلُولُ ال

قشوں : مشہور روایوں میں ہے کہ نی کریم مظافی خرود حین کے لیے شوال میں فتح کمدے بعد تشریف لے مجتے تھے۔اس روایت میں ہے کہ نی کریم مظافی خرود خین کا سوئی نے دو جنین کا کریم مظافی بی میں شروع ہوا۔ شوال میں اس کی بحیل ہوئی غرود خین کا وقع شوال ہی میں مجے ہے۔ (قبطل نی)

٤٢٧٩ - حَدَّثْنَا عَلِي بْنُ عَبْدِاللَّهِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا (٣٢٧٩) مم سعلى بن عبدالله دين في بيان كيا، كها مم سع جرير في بیان کیا،ان سے منصور نے،ان سے جام نے،ان سے طاؤس نے اوران جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاِهَدٍ، عَنْ ے ابن عباس ول الله علی کے بیان کیا کہ رسول الله و الله علی نے رمضان میں (فتح طَاوِّس، عَن ابْن عَبَّاس، قَالَ: سَافَرَ رَسُولُ مكه كا) سفرشروع كيا-آپ روزے سے تھے جب مقام عسفان پر چنچے تو اللَّهِ مُلْكُاكُمُ إِنَّى رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ یانی طلب فرمایا۔ دن کا وقت تھا اور آپ نے وہ پانی پیا تا کہ لوگوں کو عُسْفَانَ، ثُمَّ دُعَا بِإِنَاءِ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَ وكلاسكين چرآپ نے روز ہنيں ركھا اور مكه مين داخل ہوئے۔ بيان كياكه نَهَارًا، لِيُرِيَهُ النَّاسَ، فَأَفْطَرَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ. " ابن عباس ولي كاكرت من كريم مَا لي كريم مَا الي المن البعض قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسِ يَقُولُ: صَامَ رَسُولُ -اوقات) روزه بھی رکھا تھا اور بعض اوقات ردزه نہیں بھی رکھا۔اس لیے اللَّهِ مُثَّلِثُهُمْ فِي السَّفَرِ وَأَفْطُرَ، قِمَنْ شَاءَ (سغریس) جس کا جی چاہے روز ہ رکھے اور جس کا جی چاہے ندر کھے۔ صَّامَ، وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ. [راجع: ١٩٤٤] مسافر کے لیے روزہ ندر کھنے کی اجازت ہے۔

تشوی : قریش کی برعهدی پر مجبورا مسلمانوں کو سد ۸ ه بین بماہ رمضان مکہ شریف پر فکرکٹی کرنی پڑی۔ قریش نے سنہ ہے کہ معاہدہ کوتو ڈکر بنو خزاصہ پر ملکہ کردیا جو نبی کریم مکافی تھا تھا کہ کر بیاں تھا محرقہ لیش نے اس عہد کواس بری طرح تو ڈا کہ سارے بی خزاعہ کا صفایا کردیا۔ ان بچاروں نے بھاگ کر کعبشریف میں بناہ ما تھی اور البهك المهك کہ کر بناہ ما تکتم سے کہ اسلیم کوتل نہ کرد مشركین ان کو جواب و سے لا اللہ المیوم آج اللہ کوئی چرنہیں۔ ان مظلوموں کے بیچ ہوئے چالیس آ دمیوں نے دربار رسالت میں جاکرا پی بربادی کی ساری واستان سنائی۔ می کریم مظافیم معاہدے کی پابندی ،فریق مظلوم کی دادری و دستدار قبائل کی آئیدہ و مفاظت کی غرض سے دس بزار کی جمعیت کے ساتھ داستان سنائی۔ می کریم مظافیم معاہدے کی پابندی ،فریق مظلوم کی دادری و دستدار قبائل کی آئیدہ و مفاظت کی غرض سے دس بزار کی جمعیت کے ساتھ بھان سنائی۔ می کریم مظافی ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ اس موقع پر ابرسفیان دی فائن نے جب جوش و فضاط کے ساتھ مندرجہ ذیل اشعار پڑھے:

لعمرك ر أية احمل حين اللات خيل خيل لتغلب اظلم لكا المدلخ ليله الحير ان اوانی حین اهدی فهذا فاهتدي هداني هاد نفسى ودلني على طردته

ترجمہ: ''دختم ہے کہ ہیں جن دنو ل ان کا جنڈ اس نا پاک خیال سے اٹھا یا کرتا تھا کہ لات بت کے بوجنے والوں کی فوج حضرت مجر (مَنَا اَتَّاَحُمُ) کی فوج پی فالب آجائے۔ ان دونوں میں اس خار پشت جیسا تھا جو اند جری رات میں کلریں کھا تا ہو۔ اب وقت آ میا ہے کہ میں ہوایت پاؤں اور سید ھے راست (اسلام پر) گامزن ہوجاؤں۔ مجھے سچ ہادی برخ ت نے ہوایت فرمادی ہے (ندکہ میر نے نشس نے) اور اللہ کار استہ مجھے سے ہادی برخ ت نے ہوایت فرمادی ہے (ندکہ میر نے نشس نے) اور اللہ کار استہ مجھے اس ہادی برخ ت نے دکھلا

دیاہے جے میں نے (اپی غلطی سے) ہیشہ دھتکار رکھاتھا۔"

آخر۲۰/رمضان سند۸ هاکوآپ مديس فاتحاند داخل بوي ، اور جملد دشمنان اسلام کوعام معافى كااعلان كراديا كيا_اس موقع برآپ نيد خطيه چش فرماها:

"يا معشر قريش! ان الله قد اذهب منكم نخوة الجاهلية وتعظمها بالاباء الناس من آدم وآدم خلق من تراب ثم تلا رسول الله مختير إيا ايها الناس انا خلقتكم من ذكر وانثى وجعلناكم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اكرمكم عندالله اتقاكم) اذهبوا فانتم الطلقاء لا تثريب عليكم اليوم ـ " (طبرى)

اے فائدان قریش والوا اللہ نے تہاری جاہلانہ نو ت اور باپ دادوں پراتر انے کاغرور آج ختم کردیا، من لواسب لوگ آدم کی اولاد ہیں اور آدم منی سے پیدا ہوئے گھر آپ نے اس آیت کو پڑھا، اے لوگواہم نے تم کوایک ہی مردعورت سے پیدا کیا ہے اور گوت اور قبیلے سب تہاری آئی کی پہان کے لیے بنادیے ہیں اور اللہ کے ہاں تو صرف تقوی والے کی عزت ہے۔ پھر فر مایا (احتریشیو!) جاو آج تم سب آزاد ہوتم پر آج کوئی مواخذہ نہیں ہے۔ اس جنگ کے جت جت حالات امام بخاری مُشافید نے مندرجہ ذیل ابواب میں بیان فرمائے ہیں۔

باب: فتح مكه ك ون نبي كريم مَنَّ الْتُنَامِّم فَ حَسَنَدُا كُلُونِهِم مَنَّ الْتُنَامِّم فَي مُنْتُلُم فَي مُنْتُلُم مِنْ اللَّهِمُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مُنْتُلُم مِنْ اللَّهُ مُنْتُم مِنْ اللَّهُ مُنْتُلُم مِنْ اللَّهُ مُنْتُلِم مِنْ اللَّهُ مُنْتُلِم مِنْ اللَّهُ مُنْتُلِم مِنْ اللَّهُ مُنْتُم مِنْ اللَّهُ مُنْتُلِم مِنْ اللَّهُ مُنْتُلِم مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّ

دفت جوم ہوتا کہ دہ مسلمانوں کی فوجی قوت کود کیے لیں۔'' چنانچیمیاس ملائھ کا

بَابٌ: أَيْنَ رَكَزَ النَّبِيُّ مُسْطَعُ الرَّأْيَةَ يَوْمَ الْفَتْح؟

١٨٠٤ - حَدِّنَنَا عُبِيدُ بَنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّنَنَا اللهِ عَلْيَهُ مِنَ أَبِيهِ، لَمَّا سَارَ رَسُولُ اللّهِ عَلَيْكُمْ عَامَ الْفَتْح فَبَلَغَ ذَلِكَ لَرَسُولُ اللّهِ عَلَيْكُمْ عَامَ الْفَتْح فَبَلَغَ ذَلِكَ فَرَيْشًا، خَرَجَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ وَحَكِيْمُ ابْنُ حِزْامٍ وَبَكِيْمُ ابْنُ وَرْقَاءَ يَلْتَعِسُونَ الْخَبَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ فَأَقْبَلُوا يَسِيرُونَ حَتَّى ابْنُ حِزَامٍ وَبَكَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ يَلْتَعِسُونَ الْخَبَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ فَأَقْبَلُوا يَسِيرُونَ حَتَّى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ فَا أَبُو شُفِيَانَ: مَا هَذِهِ ؟ لَكَأَنْهَا نِيرَانُ عَرَفَةً، فَقَالَ أَبُو شُفِيَانَ: مَا هَذِهِ ؟ لَكَأَنْهَا نِيرَانُ عَرَفَةً، فَقَالَ أَبُو شُفِيَانَ: مَا هَذِهِ ؟ لَكَأَنْهَا نِيرَانُ عَرَفَةً، فَقَالَ أَبُو شُفِيَانَ: مَا هَذِهِ ؟ لَكَأَنْهَا نِيرَانُ عَرْقَةً فَقَالَ أَبُو شُفِيَانَ: عَمْرُو أَقَلُ مِنْ فَرَالُهُ مِنْ عَرَسٍ رَسُولِ اللّهِ عَلَيْكُمْ فَا خَذُوهُمْ ، فَأَتُوا بِهِمْ رَسُولَ اللّهِ عَلَيْكُمْ اللّهُ عَلَيْكُمْ اللّهِ مَلْكُمْ اللّهُ مَلْكُمْ اللّهُ مَلْكُمْ اللّهُ مَلْكُمْ اللّهُ مَلْكُمْ اللّهُ مَلْهُ اللّهُ مَلْكُمْ اللّهُ مَلْكُمْ اللّهُ مَلْكُمْ اللّهُ مِلْكُمْ اللّهُ اللّهُ مُلْكُمْ اللّهُ اللّهُ مُلْكُمْ اللّهُ اللّهُ مُلْكُمُ اللّهُ مَلْكُمْ اللّهُ مَلْكُمْ اللّهُ مَلْكُمْ اللّهُ مَلْكُمْ اللّهُ مَلْكُمْ اللّهُ الْمُسْلِمِيْنَ). فَحَبْسَهُ اللّهُ مُنْكُمْ اللّهُ مَلْكُمْ اللّهُ مُلْكُمْ اللّهُ الْمُسْلِمِيْنَ). فَحَبْسَهُ اللّهُ مَنْكُمْ مَنْ مَنْ مَنْ اللّهُ الْمُسْلِمِيْنَ). فَحَبْسَهُ اللّهُ مَلْكُمْ اللّهُ الْمُسْلِمِيْنَ). فَحَبْسَهُ اللّهُ مَنْ مَا مُذِوا لِكُمْ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الْمُسْلِمِيْنَ).

انہیں ایسے ہی مقام پر روک کر کھڑے ہوگے حضور مَثَاثِیْتُم کے ساتھ قباکل کے دستے ایک ایک کرکے ابوسفیان کے سامنے سے گزرنے گئے۔ ایک دسته گزراتوانهوں نے پوچھا،عباس! بیکون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ قبیلہ غفار ب- ابوسفیان والنيئ نے كہاكه مجصے غفار سے كياسر دكار، پحر قبيله جبيد گزراتوان کے متعلق بھی انہوں نے یہی کہا، قبیلہ سلیم گزراتوان کے متعلق بھی یہی کہا۔ آخرایک دستہ سامنے آیا۔ اس جیسا فوجی دستہیں دیکھا گیا موكيا _ابوسفيان رفائني نن يو چهايكون لوك بين؟ عباس والفيز ن كما كريد انصار کا دستہ ہے۔سعد بن عبادہ رکافٹیز اس کے امیر ہیں اور انہیں کے ہاتھ میں انصار کاعلم ہے سعد بن عبادہ والله فالله نے کہا: ابوسفیان! آج کا ون قل عام کا ہے۔ آج کعبد میں بھی لڑنا درست کردیا گیا ہے۔ ابوسفیان والنفی اس ير بوك اے عباس! (قريش كى) ہلاكت وير بادى كا دن اچھا آ لگاہے۔ پھراكك اوردسترآياييسب سے چھوٹا دسترتھا۔اس ميسرسول الله مَن اللَّيْمُ اور آ پ کے محابہ بڑائنٹر تھے۔ بی مُؤاٹیٹر کاعلم زبیر بن عوام دلائٹیڈ اٹھائے ہوے تھے۔ جب رسول الله مَالَيْظِمُ ابوسفيان كے قريب سے گزرے تو انہوں نے کہا آپ کومعلوم نہیں، سعد بن عبادہ والنظا کیا کہہ مے ہیں؟ حضور مَاليَّيْمُ في دريافت فرمايا: "أنهول في كياكها بي؟" وابوسفيان والنفيُّ نے بتایا کہ یہ یہ کھے کہ آپ قریش کا کام تمام کردیں گے (سب وال کر واليس مع -)حضور مَا يُنْفِرُ في فرمايا: "مسعد في غلط كما ب بلد آج كادن وہ ہے جس میں الله كعبه كى عظمت اور زيادہ كروے گا۔ آج كعبه كو غلاف يهنايا جائے گا-'عروه في بيان كيا پھررسول الله مَاليَّةِ غِمْ فِي كَمَا بِ كاعلم مقام قون ميں گاڑ ديا جائے عروه نے ميان كيا كه مجھے نافع نے خردی، کہا کہ میں نے عباس واللہ سے ساء انہوں نے زبیر بن عوام واللہ ے کہا (فتح کمدے بعد) کے حضور مَالْيَيْمُ نے ان کو يہاں بی جمنڈا گاڑنے ك لي حكم فرمايا تھا۔ راوى نے بيان كيا كداس دن رسول الله مَا الله مَا الله مَا الله مَا الله مَا الله خالد بن وليد والني كوتكم ديا تفاكيمك كي بالائي علاقة كداء كى طرف س داخل ہوں اور خود می اکرم ملاقظم کداء کے (نشیمی علاقہ) کی طرف سے واخل ہوئے۔اس دن خالد والتنظ کے دستہ سے دوسحالی جبیش بن اشعراور

الْعَبَّاسُ، فَجَعَلَتِ الْقَبَائِلُ تَمُرُّ مَعَ النَّبِيِّ مَا لَكُمَّ حِكَتِيْبَةً كَتِيْبَةً عَلَى أَبِي سُفْيَانَ، فَمَرَّتْ كَتِيْبَةً قَالَ: يَا عَبَّاسُا مَنْ هَذِهِ؟ قَالَ: هَذِهِ غِفَارُ. قَالَ: مَا لِيْ وَلِغِفَارَ؟ ثُمَّ مَرَّتْ جُهَيْنَةً، قَالَ: مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ مَرَّتْ سَعْدُ بْنُ هُذَيْمٍ، فَقَالَ: مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ مَرَّتْ سُلَيْمٌ، فَقَالَ: مِثْلَ ذَلِكَ، حَتَّى أَقْبَلَتْ كَتِيْبَةً لَمْ يَرَ مِثْلَهَا، قَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَ: هَوُلاءِ الأَنْصَارُ عَلَيْهِمْ سَخْدُ بْنُ عُبَادَةً ، مَعَهُ الرَّأْيَةُ. فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةً إِيا أَبًا سُفْيَانَ: الْيُومُ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ، الْيُوْمَ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ. فَقَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ: يَا عَبَّاسُ! حَبَّذَا يَوْمُ الذِّمَارِ. ثُمَّ جَاءَتْ كَتِيْبَةً وَهِيَ أَقُلُ الْكَتَائِبِ فِيهِم رَسُولُ اللَّهِ مَلْكُمْ وَأَصْحَابُهُ ، وَرَأَيْهُ النَّبِيِّ كُلُّكُمٌّ مَّعَ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، فَلَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ مُشْكُمُ بِأَبِي سُفْيَانًا قَالَ: أَلَمْ تَعْلَمْ مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةً؟ قَالَ: ((مًا قَالَ؟)) قَالَ كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ: ((كَذَبَ سَعْدٌ، وَلَكِنْ هَذَا يَوْمٌ يُعَظَّمُ اللَّهُ فِيْهِ الْكُعْبَةَ، وَيَوْمٌ تَكُسَى فِيْهِ الْكَعْبَةُ)) قَالَ: وَأَمَرٌ رَسُولُ اللَّهَ مَالِكُمْ أَنْ تُوكَزَ رَأَيْتُهُ بِالْحَجُونِ. قَالَ عُرْوَةً: وَأَخْبَرَنِيْ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمِ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ: يَا أَبًا عَبْدِاللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ أُمَرَّكَ رَسُوْلُ ٱللَّهِ إِنَّنَ تُرْكُزُ الرَّأَيْةَ، قَالَ: وَأَمَرَ رَسُوْلُ اللَّهِ مُلْكُمُ يُوْمَثِدِ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ أَنْ يَدْخُلُ مِنْ أَعْلَىٰ مَكَّةً مِنْ كُذَاءٍ، وَدَخَلَ النُّبِيُّ مُلْكُمُّ مِنْ كُدَا، فَقُتِلَ مِنْ خَيْل خَالِدِ

39,47915

اَبْنِ الْوَلِيْدِ يَوْمَنِذِ رَجُلَانِ حُبَيْشُ بْنُ الأَشْعَرِ كُرْبَيْن جَابِرْفِيرِى الْحُلَّامُ شَهِيدِهو عَتِهِ - وَكُوزُ بْنُ جَابِرِ الْفِهْرِيُّ. وَكُوزُ بْنُ جَابِرِ الْفِهْرِيُّ.

تشوجی: روایت میں مراتظیر ان ایک مقام کانام ہے کہ سے ایک مزل پر اب اس کووادی فاطمہ کتے ہیں۔ عرفات میں حاجیوں کی عادت تھی کہ ہر
ایک آگ ساگا تا ۔ کتے ہیں نی کریم سُلُ اُنٹی نے صحابہ ٹی اُنٹی کوالگ الگ آگ جا بنا تھے بہانا چنا نچہ بزاروں جگ آگ روایت کے
آخر میں لفظ ((حبد ایوم اللمار)) کا ترجہ بعض نے یوں کیا ہے۔ ' وودن اچھا ہے جبتم کو جھے بچانا چاہیے۔ ' کتے ہیں نی کریم سُلُلی ماسے سے
گزر سے تو ابوسفیان رہن ہون نے آپ کو تم کر بوجھا کیا آپ نے اپنی قوم کے آپ کر کے کا تھی دیا ہے۔ آپ سُلُلی کے فرایا بہیں ۔ ابوسفیان نے سعد
میں عبادہ دائے تھے کہ کہنا بیان کیا آپ سُلُلی کے فرایا نہیں آج تو رحت اور کرم کا دن ہے۔ آج اللہ قریش کو عزت دے گا اور سعد رہن تھے جمند الے کر
ان کی بچائے تھی کو دیا۔ فتح کہ کہ دن ملم نہوں مقام تھوں میں میں گاڑا گیا تھا۔ کہ آبالمداور کداء بالمقصر دونوں مقاموں کے نام ہیں۔ پہلا مقام کمہ
کے بالا کی جانب ہے اور دوسر الشی جانب میں۔ جب فالدین ولید رہن تھ کے ساتھ کھی داخل ہونے تو صفوان بن امیداور سیل بن عمرونے کھی۔ آدمیوں کے ساتھ کھی داخل ہونے تو صفوان بن امیداور سیل بن عمرونے کھی۔ آدمیوں کے ساتھ مکمیش داخل ہونے تو صفوان بن امیداور سیل بن عمرونے کھی۔ آدمیوں کے ساتھ مکمیش داخل ہوں کے ساتھ مسلمانوں کا مقابلہ کیا۔ کافرام اسال دوشہیدہ ہوئے۔

روایت پس فرکورشدہ معزے ایوسفیان بن حارث بن عبرالمطلب والنفر بین جورسول کریم مان فیل کے چیرے بھائی ہیں۔ بیش عربی تھاور
ایک وفعہ نی کریم مان فیل کی جو پس انہوں نے ایک تصیدہ کہا تھا۔ جس کا جواب حمان والنفر نے بڑے شائدارشعروں بی دیا تھا۔ فی کے دن اسلام

لانے کا ارادہ کرر ہے سے محربی کے حالات یاد کرے شرم کے مارے سرنیں اٹھار ہے ہے۔ آ ٹر معزے ملی والنفر نے کہا کہ آپ بی کریم مان فیل کے منہ مبارک کی طرف منہ کرک و والفاظ کہ دیجے جو معزت یوسف کے سامنان کے خطاکار بھائیوں نے کہے سے : ﴿ وَاللّٰهِ لَقَدُ الْاَدُ عَلَیْنَا وَانْ اللّٰهُ عَلَیْنَا وَانْ کُونَا اللّٰهُ عَلَیْنَا وَانْ اللّٰهُ کَلّٰکُمُ اللّٰهُ کَلّٰکُمُ اللّٰهُ لَکُمُ وَ هُو آدُ حَمْ رَسُول کریم مَانِی ہِ اللّٰهُ لَکُمُ وَ هُو آدُ حَمْ اللّٰهُ لَکُمُ وَ هُو آدُ حَمْ اللّٰهُ لَکُمُ اللّٰهُ لَکُمُ وَ هُو آدُ حَمْ اللّٰهِ کَلُکُمُ اللّٰهُ لَکُمُ وَ اللّٰ اللّٰهُ عَلَیْنَا اللّٰہُ مِلْ مَا مَانِ ہِ کَانَ اللّٰہُ کَانُونَ مِنْ اللّٰهُ لَکُمُ وَ مُولَ اللّٰمِ مُن کُلُولُ مِلْ مَان اللّٰهِ مَان وہ ہِ اللّٰهُ لَکُمُ وَ مُولَ عَلَیْکُمُ اللّٰہُ کُمُ وَاللّٰمُ وَ مِن اللّٰہُ لَکُمُ وَ مُولَ مِن وَان مِن مِن اللّٰهُ اللّٰہُ کُونُ مَا رونَ وَانْ اللّٰهِ کُمُ مُون وَنَ وَلَا ہُوکہ مُوت کا سِبِ مُوا سِن مِن ایک مِن کُلُونُ وَ اللّٰہِ مُوکہ مُوت کا سِبِ مَان مُول وَلَ مُؤْونُ وَنَ وَنْ اللّٰهِ مُؤْدُونَ وَاللّٰهُ مُونُ وَنَ وَنْ اللّٰهُ لَکُمُ وَانْ وَلُونُ وَلَا مُؤْدُونَ وَانْ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰ مُؤْدُونَ وَلَا مُونُونُ وَلَ وَلَا اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰمُ اللّٰهُ اللّ

(۳۸۱) ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان
سے معاویہ بن قرہ نے بیان کیا، انہوں نے حیداللہ بن مغفل وگائمؤ سے سنا،
انہوں نے بیان کیا کہ میں نے و یکھا کرسول اللہ طَالِیْ فَح کہ کے موقع پر
انہوں نے بیان کیا کہ میں نے و یکھا کرسول اللہ طَالِیْ فَح کہ کے موقع پر
اپنے اونٹ پرسوار ہیں اور فوش الحانی کے ساتھ سورہ فتح کی طاوت فرمانے
ہیں معاویہ بن قرہ و اللّٰهُ نے کہا کہ اگر اس کا خطرہ نہ ہوتا کہ لوگ جھے گھیر
لیس سے تو میں بھی اسی ظرح تلاوت کرکے دکھاتا جیسے حبداللہ بن
مغفل ڈالٹو نے پڑھ کرسایا تھا۔

عَنْ مُعَاوِيَةً بْنِ قُرَّةً، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللَّهِ ابْنَ مُغَفَّل، يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَىٰ يَوْمَ فَتْحِ مُكَّةً عَلَى نَاقَتِهِ. وَهُوَ يَقْرَأُ سُوْرَةً الْفَتْحِ يُرَجِّعُ، وَقَالَ: لَوْلَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ حَوْلِيْ لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ. [اطرافه في:٤٨٣٥، ٤٨٣٥، ٥٠٤٧، ٥٠٤٥] [مسلم:

٤٢٨١ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةً،

۱۸۵۳؛ ابوداود: ۱٤۲۷]

٤٢٨٢ ع حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ قَالَ: حَدَّثَنِيْ

(٣٢٨٢) ہم سے سليمان بن عبدالرحل نے بيان كيا، كہا ہم ت معدان بن يكي نے بيان كيا، كہا إن سے محد بن الى هد نے بيان كيا، كہا إن سے

 مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنِ الزَّهْرِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، أَنَّهُ قَالَ زَمَنَ الْفَتْح: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ الَّيْنَ تَنْزِلُ غَدًا؟ قَالَ النَّبِيِّ عَلَيْكَمَّ: ((وَهَلُ تُوَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِنْ مَنْزِلٍ؟))

[راجع: ۸۸۵۱]

٤٢٨٣ - ثُمَّ قَالَ: ((لا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ، الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ، وَلَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ). قِيْلَ لِلزُّهْرِيُ: وَمَنْ وَرِثُهُ عَقِيْلٌ وَمَنْ وَرِثُهُ عَقِيْلٌ وَطَالِبٌ. قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزَّهْرِيُّ: أَيْنَ تَنْزِلُ عَذَا؟ فِيْ حَجَّتِهِ، وَلَمْ يَقُلْ يُونُسُ: حَجَّتَهُ وَلَا زَمَنَ الْفَتْح. [راجع:١٥٨٨]

تشویج: عقیل اورطالب اس وقت تک مسلمان شہوئے تھے۔اس لیے ابوطالب کے دہ دارث ہوئے اور علی اور جعفر رفیا گھٹا کو پچھ تر کہ نہیں ملا کیونکہ مید دنوں مسلمان ہوگئے تھے۔

٢٨٤ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: - َ دَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: - َ دَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ شُعَيْبُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ اللَّهُ إِذَا فَتَحَ اللَّهُ الْكُولُ الْعَرْفُ اللَّهُ الْكُولُ اللَّهُ الْكُولُ اللَّهُ الْكُولُ). اللَّهُ الْكُولُ)). اللَّهُ الْتَحَيْفُ، حَيْثُ تَقَاسَمُواْ عَلَى الْكُفُو)).

تشعر المراق الم

٥٨٥٤ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: (٣٢٨٥) بم جهموي بن اساعيل في بيان كيا، انهول في كها بم سع حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سِعْدِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ ابرابيم بن سعد في بيان كيا، انهول في كها بم كوابن شهاب في خروى، انہیں ابوسلمہ نے اوران سے ابو ہریرہ ڈھائٹئے نے بیان کیا کہرسول اللہ مُلَاثِیْکِم نے جب حنین کا ارادہ کیا تو فر مایا ''ان شاءاللہ کل ہمارا قیام خیف بنی کنانہ میں ہوگا جہاں قریش نے کفر کے لیے شم کھائی تھی۔''

شِهَاب، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قُالَ رَسُوْلُ اللَّهِ مُلْفَظَةٌ حِيْنَ أَرَادَ حُنَيْنَ: ((مَنْزِلُنَا خَدًّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةً، حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ)). [راجع: ١٥٨٩]

تشویج: یہاں آپ اس لیے اترے کہ اللہ کا احسان ظاہر ہو کہ ایک دن تو وہ تھا کہ بنو ہاشم قریش کے کافروں سے ایے مغلوب اور مرعوب تھے یا ایک ون اللہ نے وہ دن دکھلایا کہ سارے قریش کے کافر مغلوب ہوگئے اور اللہ نے اسلام کو غالب کر دیا۔ اس سے اہم ترین تاریخی مقامات کو یا در کھنا بھی تابت ہوا۔

كَلَّكُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنْسٍ بْنِ مَالِكُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنْسٍ بْنِ مَالِكِ: أَنَّ النَّبِيَ مَالِكُ أَذَ كَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: ابْنُ خَطَلِ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَادِ الْكَعْبَةِ. فَقَالَ: ((اقْتُلُهُ)) قَالَ مَالِكُ: وَلَمْ يَكُن فَقَالَ: ((اقْتُلُهُ)) قَالَ مَالِكُ: وَلَمْ يَكُن النَّيِ مُلْكُمَ أَعْلَمُ يَوْمَئِذٍ مَعْدِدُمُ النَّي مَالِكُ أَعْلَمُ يَوْمَئِذٍ مَعْدِدُمُ النَّهُ أَعْلَمُ يَوْمَئِذٍ مُحْدِمًا. [راجع:١٨٤٦]

ال ۱۳۸۹) ہم سے بیخی بن قزاعہ نے بیان کیا، کہا ہم سے مالک نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے انس بن مالک رہا تھا نے بیان کیا ان سے ابن شہاب نے اور ان سے انس بن مالک رہا تھا تھا ہے ہوئے تو سر کہ فتح کمہ کے موقع پر جب نی کریم مالی تھا کہ ایک صحافی نے آ کر عرض کیا مبارک پرخودتھی ۔ آپ نے اسے اتارابی تھا کہ ایک صحافی نے آ کرعرض کیا کہ ابن خطل کعبہ کے پردہ سے چمٹا ہوا ہے ۔ حضور منا تھی تا کے اللہ او بین اقل کردو۔' امام مالک می اللہ ایک میں ایک جو اللہ ایک میں آگے اللہ جم سمجھتے ہیں آگے اللہ جائے۔

تشوجے: ابن طل اسلام سے پھر کرمر تد ہوگیا تھا۔ایک آ دمی کا قاتل بھی تھا اور را خول کریم منافیظ کی جو کے گیت گایا کرتا تھا۔ چنا نچاس موقع پروہ کعبہ کے پردوں سے باہر نکالا گیا اور زمزم اور مقام ابرا ہیم کے درمیان اس کی گردن ماری گئے۔ نبی کریم منافیظ نے آیندہ کے لیے اس طرح کرنے سے منع فرمادیا کہ ابتریش کا آ دمی اس طرح بے بس کر کے نہ مارا جائے۔خود لو ہے کا کن ٹوپ جے جنگ میں سرکی تھا ظت کے لیے اوڑھ لیا جاتا تھا۔

(٢٨٧) ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا، کہا ہم کوسلیمان بن عیدنہ نے خبردی، انہیں ابن ابی تیجے نے، انہیں مجاہد نے، انہیں ابو معمر نے اوران سے عبداللہ بن مسعود رفی فیڈ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن جب نی کریم منافیلاً مکہ میں داخل ہوئے تو بیت اللہ کے چاروں طرف تین سوساٹھ بت تھے۔ حضور اکرم منافیلاً ما کیک چھڑی سے جو دست مبارک میں تھی، مارتے جاتے تھے اور اس آیت کی طاوت کرتے جاتے تھے کہ ''حق قائم ہوگیا اور باطل مغلوب ہوگیا، حق قائم ہوگیا اور باطل سے نہ شروع میں کچھ ہوسکا ہے نہ آئندہ کچھ ہوسکا ہے۔

ن رَبِي رَبِ رَبِي رَبِ رَبِي رَبِ رَبِي رَبِ رَبِي رَبِ رَبِ رَبِي رَبِي رَبِي رَبِي رَبِي رَبِي رَبِي رَبِي اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرِنَا عَنْ مُجَاهِدٍ، ابْنُ عُينَةً، عَنْ الْمَنْ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيِّ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيِّ مَنْ مُنْ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُونَ وَقَلَاثُمِائَةٍ نُصُبٍ، فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا سِتُونَ وَقَلَاثُ وَمَا يُبْدِي فَي يَدِهِ وَيَقُولُ: ((جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ وَمَا لِيُنْدِي الْبَاطِلُ وَمَا لِيُنْدِي الْبَاطِلُ وَمَا يُبْدِي الْبَاطِلُ وَمَا يُبْدِي الْبَاطِلُ وَمَا يُبْدِي الْبَاطِلُ وَمَا يُعْنِدُ). [راجع: ٢٤٧٨]

قشوں : پہلی آیت سور و بنی اسرائیل میں اور دوسری آیت سورہ سامیں ہے۔ حق سے مراددین اسلام اور باطل سے بت اور شیطان مراد ہے باطل کا آغاز اور انجام سب خراب بی خراب ہے۔

١٢٨٨ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَوْلَ الْمَوْلُ اللَّهِ مَكْمَةً أَبِي أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيْهِ الآلِهَةُ ، فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ، فَأُخْرِجَ صُورَةُ إِبْرَاهِبْمَ، وَإِسْمَاعِيْلَ فِي أَيْدِيْهِمَا مِنَ صُورَةُ إِبْرَاهِبْمَ، وَإِسْمَاعِيْلَ فِي أَيْدِيْهِمَا مِنَ اللَّهُ لَقَدُ صُورَةُ إِبْرَاهِبْمَ، وَإِسْمَاعِيْلَ فِي أَيْدِيْهِمَا مِنَ اللَّهُ لَقَدُ النَّزُلَامِ، فَقَالَ النَّبِيُّ مَا اللَّهُ لَقَدُ عَلَى الْبَيْتَ، فَكَبَرَ فِي نَوَاحِي الْبَيْتِ، وَخَرَجَ الْبَيْتَ، فَكَبَرَ فِي نَوَاحِي الْبَيْتِ، وَخَرَجَ وَلَا الْبَيْتَ، فَكَبَرَ فِي نَوَاحِي الْبَيْتِ، وَخَرَجَ وَلَا الْبَيْتَ، فَكَبَرَ فِيْ نَوَاحِي الْبَيْتِ، وَخَرَجَ وَقَالَ النَّبِيِّ مَوْلِكُمْ مَعْمَرٌ عَنْ أَيُوبَ. وَقَالَ النَّبِيِّ مَوْلِكُمْ أَيْوْبَ. وَقَالَ النَّبِيِّ مَوْلِكُمْ أَيْوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ وَهَيْبَ: حَدَّثَنَا أَيُوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ وَهَيْبَ: حَدَّثَنَا أَيُوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّيْسِ مُؤْلِكُمْ [راجع: ٢٩٨]

بَابُ دُخُولِ النَّبِيِّ طَلَّكَامً مِنْ أَعْلَى مَلِكَامً مِنْ أَعْلَى مَكَّةً مِنْ أَعْلَى مَكَّةً

٤٢٨٩ ـ وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُؤنسُ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ نَافِعْ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمْرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مُلْفَتْح مِنْ أَعْلَى رَسُولَ اللَّهِ مُلْفَتْح مِنْ أَعْلَى مَكَةً عَلَى رَاْحِلَتِهِ، مُرْدِفًا أُسَامَةً بْنَ زَيْدٍ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةً، مِنَ الْحَجَبَةِ حَتَّى أَيَّا حَ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَمَرُهُ أَنُ الْحَجَبَةِ حَتَّى أَيَّا حَ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَمَرُهُ أَنُ يَاتِي بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ مُ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ مُلْكَةً مَنْ وَيُعَلِّ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ وَمَعْهُ أُسَامَةً بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ عَمْرَ طَلْحَةً، فَمَكَ فَيْهِ نَهَارًا طَوِيْلاً ثُمَّ مُولَ اللَّهِ بْنُ عُمْرَ طَلْحَةً، فَمَكَ فِيْهِ نَهَارًا طَوِيْلاً ثُمَّ مُ خَرَجٌ، طَلْحَةً، فَمَكَ فِيْهِ نَهَارًا طَوِيْلاً ثُمَّ مُ خَرَجٌ، فَاسْتَبَقَ النَّاسُ، فَكَانَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَاسْتَبَقَ النَّاسُ، فَكَانَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَاسْتَبَقَ النَّاسُ، فَكَانَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنْ الْبَابِ فَاسْتَبَقَ النَّاسُ، فَكَانَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنْ أَنْ الْبَابِ وَرَاءَ الْبَابِ

باب: نبی کریم مَثَالِثَیَّمِ کاشہر کی بالائی جانب سے مکہ میں داخل ہونا

اورلیٹ نے بیان کیا کہ جھے سے بونس نے بیان کیا، کہا کہ جھے افع نے خبردی اور انہیں عبداللہ بن عمر ولی کھنا نے کہ رسول اللہ متالین کا اپنی سواری پرفتح کہ کے دن مکہ کے بالائی علاقہ کی طرف سے شہر میں واقل ہوئے ۔ اسامہ بن زید ولی کھنا آپ کی سواری پرآپ کے بیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ کے ساتھ بلال ولی کھنا اور کعبہ کے حاجب عثمان بن طلحہ ولی کھنا ہی سے آپ کے ساتھ بلال ولی کھنا اور کعبہ کے حاجب عثمان بن طلحہ ولی کھنا ہوں سے سے ۔ آخراین اور کی تقریب باہر) بھایا اور بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے۔ آپ کی کئی لانے کا حکم دیا پھر آپ بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ اسامہ بن زید، زید، بلال اور عثمان بن طلحہ و کھنا تھی ہے۔ آپ اندر کافی دیر تک تھرے، جب باہر تشریف لائے تو لوگ جلدی سے آگے برطے عبداللہ بن عمر ولی کھنا سب سے پہلے اندر جانے والوں میں تھے۔ انہوں نے بیت اللہ کے دروازے کے پیچھے بلال ولی کھنا کو کھڑے ہوئے انہوں نے بیت اللہ کے دروازے کے پیچھے بلال ولی کھنا کو کھڑے ہوئے

د يكھااوران سے يو چھا كەرسول الله مَنَالَيْنَامُ فِي كَمِال مُماز يرهى تقى؟ انہول نے وہ جگہ بتلائی جہاں آپ نے نماز پڑھی تھی۔عبداللہ بن عمر والتُحمُّنا نے کہا: میں یہ بوچھنا بھول گیا کہ آنخضرت مَالْ اللّٰ نے نماز میں کتنی رکعتیں پڑھی

سَجْدَةٍ. [راجع: ٣٩٧] تشوج: ابن عباس فرافعنا كي روايت ميں ہے كه آپ ماليون نے كغبر كے اندر نماز نہيں پڑھى كيكن بلال رائفنا كي روايت ميں نماز پڑھنے كاؤ كرہے اور یمی سیجے ہمکن ہے کہ ابن عباس ڈلٹٹٹٹنا باہر ہوں ان کوآپ کے نماز پڑھنے کاعلم نہ ہوا ہو، آپ نے فراغت کے بعد کعبے کی کنجی پھرعثان ڈلٹٹٹئا کے حوالیہ کردی اور فرمایا کہ یہ ہمیشہ تیرے ہی خاندان میں رہے گی۔ یہ میں نے تجھے کوئییں دی بلکہ اللہ تعالی نے دی ہے۔ اور جوکوئی ظالم ہوگاوہ سینجی تجھ سے چھپنے گا۔ آج تک سینجی ای خاندان شیبی کے اندر محفوظ ہے اور کعبشریف جب بھی کھولا جاتا ہے، وہی لوگ آ کر کھولتے ہیں۔صدق رسول الله معظم سنہ ۱۹۵۲ھ کے جج میں میں کعبہ شریف میں داخل ہوا تھا اور درواز ہ پڑھیبی خاندان کے بزرگ کو میں نے دیکھا تھا جو بہت ہی سفیدرلیش

(۴۲۹۰) ہم سے ہیتم بن خارجہ نے بیان کیا، کہا ہم سے حفص بن میسرہ نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے ، ان سے ان کے والد نے اور انہیں عائشہ ڈٹاٹٹٹا نے خبروی کہ نبی کریم مَثَاثِیْنِ فَتْح کمہے دن مکہ کے بالائی علاقه كداء سے شہر میں داخل ہوئے تھے۔اس روایت كی متابعت ابواسامه اوروہیب نے کداء کے ذکر کے ساتھ کی ہے۔

تشويج: كدآء بالمد اور كداء بالقصر دونول مقامول كام بير ببلامقام كمدك بالائي جانب مين باوردوسرانيبي جانب مين اوربيد روایت ان سیح روایتوں کے خلاف ہے جن میں ہے کہ نبی کریم مثل شیخ کمراء یعنی بالائی جانب سے داخل ہوئے اور خالد رہائشہ کو کداء یعنی شیبی جانب ہے داخل ہونے کا حکم دیا۔ جب خالد بن ولید ولائٹنا سیاہ گرال لیے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے تو مشرکوں نے ذراسا مقابلہ کیا۔ کفار کوصفوان بن امیداور سہیل بن عمرونے اکٹھا کیا تھا۔مسلمانوں میں ہے دو مختص شہیر ہوئے اور کا فربارہ تیرہ مارے گئے ، باقی سب بھاگ نکلے ، یہ پہلے بھی ندکور ہوچکا ہے۔ (۲۹۱) ہم سے عبید بن اساعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابواسامہ نے بیان کیا،ان سے ہشام نے اوران سے ان کے والدنے کہ نی کریم مالی فیکر فتح مكه كے دن مكه كے بالائى علاقه كداء كي طرف سے داخل ہوئے تھے۔

باب فتح مکہ کے دن قیام نبوی کا بیان

(١٢٩٢) م سق ابوالوليد في بيان كيا ، كهامم في شعبه في بيان كيا ، ان سے عمرونے ، ان سے ابن الی لیالی نے کہ ام ہانی ڈاٹھٹا کے سواہمیں کسی نے یہ خرنہیں دی کہ نبی کریم مَالی ﷺ نے چاشت کی نماز پڑھی ،انہوں نے کہا کہ جب مکه فتح ہوا تو آئخضرت مُلَّ تَيْمُ نے ان کے گھر عسل کیا اور آٹھ رکعت

٤٢٩٠ حَدَّثَنَا الْهَيْثُمُ بْنُ خَارِجَةَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُِ بْنُ مَيْسَرَةً، عَنْ هِشَام بْنِ عُرْوَةً، عَنْ أَيْهِ، أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيِّ مَا لِنَكُمُ أَنَّ النَّبِيِّ مَا لِنَكُمُ أَن عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءِ الَّتِيْ بِأَعْلَى مَكَّةَ. تَابَعَهُ أَبُوْ أُسَامَةً وَوُهَيْبٌ فِيْ كَدَاءٍ. [راجع: ١٥٧٧]

قَائِمًا، فَسَأَلَهُ: أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ مَلْكُمٌّ؟

فَأَشَارَ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيْهِ. قَالَ

عَبْدُاللَّهِ: فَنَسِيْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى مِنْ

٤٢٩١ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةً، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيْهِ، دَخَلَ النَّبِيُّ مُالِنَّاكُمْ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ. [راجع: ١٥٧٧]

بَابٌ مَنْزِلِ النَّبِيِّ مَالُكُمْ أَيُوْمَ الْهَتْح

٤٢٩٢_ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلَى قَالَ: مَا أَخْبَرَنَا أَحَدٌ، أَنَّهُ رَأَي النَّبِيَّ كُلُّكُمَّ يُصَلِّي الضَّحَى غَيْرَ أُمِّ هَانِيءٍ، فَإِنَّهَا ذَكَرَتْ أَنَّهُ يَوْمَ فَتْح مَكَّةَ اغْتَسُلَ فِي بَيْنِهَا ثُمَّ صَلَّى فَالرير هي - انهول في كما كرة مخضرت مَنْ الله كويس في اتى الى فماز پڑھتے بھی نہیں دیکھاتھا۔ پھر بھی اس میں آپ رکوع اور سجدہ پوری طرح كرتے تھے۔

غزوات كابيان

ثَمَانُ رَكَعَاتٍ، قَالَتْ: لَمْ أَرَهُ صَلَّى صَلَاةً أُخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرَّكُوعَ وَالسَّجُودَ.

تشوج: بلکی پڑھنے کامطلب میہ ہے کہاس نماز میں آپ نے قراءت بہت مختفر کی تقی حدیث سے مقصد یہاں بیٹا بت کرنا ہے کہ فتح کمہ کے دن نمی كريم مَنْ النَّيْرُم كا قيام ام باني ذِلْ النَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُما كُلُّم مِين ها_

جضرت ام بانی فی فی شائل کے بال آپ نے جونماز ادا فرمائی اس بابت حافظ ابن قیم میسند اپنی مشہور کتاب زادالمعاد میں لکھتے ہیں:

"ثم دخل رسول الله ﷺدار ام هانيء بنت ابي طالب فاغتسل وصلى ثمان ركعات في بيتها وكان ضحى فظنها من ظنها صلوة الضحى وانما هذه ضلوة الفتح وكان امراء الاسلام اذا فتحوا حصنا او بلدا صلوا عقيب الفتح هذه الصلوة اقتداء برسول الله عَنْ القصة ما يدل على انها بسبب الفتح شكراً لله عليه فان ام هانيء قالت ما رايته صلاها قبلها ولا بعدها_" (زاد المعاد: الجزء الثاني صفحه ١٦٦)

یعنی پھررسول کریم منافیظ ام بانی خان بنا کے گھر میں داخل ہوئے اور آپ نے وہال عسل فرما کر آٹھ رکعات نمازان کے گھر میں اداکی اور مینی کا وفت تفالي جس في ممان كياس في كما كريتي كي نماز تقى حالا نكديد فتي يشكران كي نماز تقى بعد من امرائ اسلام كابعي يمي قاعده ربا كرسنت نبوي پڑ مل کرتے ہوئے جب بھی کوئی شہریا قلعہ فتح کرتے اس نماز کوادا کرتے تھے اور قصہ میں اپنی دلیل بھی موجود ہے جواسے نماز شکرانہ ہی ثابت کرتی ہے۔وہ حضرت ام بانی دی بھٹا کا پیول ہے کہ میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے بھی پہلے یا پیچھے اس نماز کو پڑھا ہو۔اس سے بھی ٹابت ہوا پیرنتے کی خوشی میں شکرانه کی نمازتھی۔

٤٢٩٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنْ بَشَّارٍ ، قَالَ: حَدُّثَنَا (۲۲۹۳) مجھے محد بن بشارنے بیان کیا، کہا ہم سے عندرنے بیان کیا، کہا غُنْلَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ أَبِي مم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے منصور نے، ان سے ابواصحی نے، ان الضَّحَى، عَنْ مَسْرُونِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مصروق نے اور ان سے عائشہ والفنائ نے بیان کیا کہ نبی کریم مالی تیام كَانَ النَّبِيُّ مُلْسُطِّمٌ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: الي ركوع مين اور تجد عين بيدعا برصة تصي إسْبَحَانَكَ اللَّهُمَّ ((سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ، رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ رَبُّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِر لِيْ."

اغُفِرْلِيَ)). [راجع: ٧٩٤]

تشويج: يعنى قوياك بالدامار مالك تيرى تعريف كرتيمي كمياالله محكو بخش دے مديث سيد كلا كدركوع يا تجد مين دعاكرنا مع نبیں ہے۔اس صدیث کا تعلق باب سے یوں ہے کہاس صدیث کے دوسر سے طریق میں یوں فدکور ہے کہ جب آپ پر سور وَاذا جاء نصر الله نازل مولی بین فق مکہ کے بعدتو آپ برنماز میں رکوع اور عدے میں یوں ہی فرمانے لگے۔اس سورت میں اللہ نے بیکم دیا ﴿فَسَيْح بِحَمْد رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ﴾ (١١٠/الصر٣) پس"مبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفولى "اى كى تعليم هے يى ريم مَثَافِيْظ كا آخرى عمل يمي تماك آپ رکوع اور بحدے میں بکٹرت اس کو پڑھا کرتے تھے۔ لہذااور دعاؤں پراس کوفوقیت حاصل ہے جمنی طور پراس میں بھی فتح مکہ کاذ کرہے اور حدیث اور باب میں یبی مطابقت ہے۔

(١٩٢٩٣) جم سے ابونعمان نے بیان کیا، کہا جم سے ابوعوانہ نے بیان کیا، ان ہے ابوبشر نے ، ان سے سعید بن جبیر نے ، ان سے ابن عباس ڈکا تھُنا نے بيان كيا كم عر والنيز مجها ين مجلس من اس وقت بهي بلا ليت جب و بال بدرك جنگ میں شریک ہونے والے بزرگ صحابہ رفنائی میٹھے ہوتے۔اس رابعض لوگ کہنے لگے: اس جوان کوآپ ہاری مجلس میں کیوں بلاتے ہیں؟اس کے جیسے تو ہمارے بیچ بھی ہیں۔اس پرعمر والفند نے کہا وہ تو ان لوگول میں سے ہے جن کاعلم وفضل تم جانتے ہو۔ انہوں نے بیان کیا کہ چھران بزرگ صحابیوں کوایک دن عمر والنفظ نے بلایا اور مجھے بھی بلایا۔ بیان کیا کہ میں سجھتا تھا کہ مجھے اس دن آپ میراعلم بتاسکیں۔ پھرآپ نے دریافت کیا طرافا جَآءَ نَصْرُاللَّهِ وَالْفَتْحُ ٥ وَرَآيْتَ النَّاسَ يَدُحُلُونَ فِي دِيْنِ اللَّهِ الْوُرَاجًا ﴾ ختم سورت تك، كم متعلق تم لوكون كاكيا خيال بي كسى في كها کہمیں اس آیت میں محم دیا میا ہے کہم الله کی حدیمان کریں اوراس سے استغفار کریں کہاس نے جماری مدد کی اور جمیں فتح عنایت فرمائی بعض نے کہا کہ ہمیں اس کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہے اور بعض نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھرانہوں نے مجھے دریافت کیا: ابن عباس! کیا تہارا بھی یہی خیال ہے؟ میں نے جواب دیا کنہیں، پوچھا: پھرتم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا کہاس میں رسول الله مظافیظ کی وفات کا اشارہ ہے کہ جب الله تعالی کی مدداور فتح حاصل ہو گئی۔ بعنی فنح مکہ تو ہے آپ کی وفات کی نشائی ہے۔ اس کیے آپ اہے رب کی حداور تبیج کریں اوراس کی مغفرت طلب کریں کہ وہ تو بہ قبول اُ كرنے والا بے عمر والفئ نے كہا كہ جو يجيتم نے كہاوى ميں بھى سجھتا ہوں۔

٤٢٩٤_ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَن ابْن عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ يُدْخِلُنِي مَعَ أَشْيَاحَ بَدْرٍ ، فَقَالَ بَغْضُهُمْ: لِمَ تُدْخِلُ هَذَا الْفَتَى مَعَنَا، وَلَنَا أَبْنَاءٌ مِثْلُهُ؟ فَقَالَ: إِنَّهُ مِثَّنْ قَدْ عَلِمْتُمْ. قَالَ: فَدَعَاهُمْ ذَاتَ يَوْمٍ، وَدَعَانِيْ مَعَهُمْ قَالَ: وَمَا رَايْتُهُ دَعَانِي يَوْمَثِذِ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ مِنِّى فَقَالَ: مَا تَقُولُوْنَ: ﴿ إِذَا جَآءً نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ٥ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا﴾ حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَمِرْنَا أَنْ نَحْمَدَ اللَّهَ وَنَسْتَغْفِرُهُ، إِذَا نُصِرْنَا وَفُتِحَ عَلَيْنَا. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا نَدْرِيْ. وَلَمْ يَقُلْ بَعْضُهُمْ شَيْئًا. فَقَالَ لِيْ: يَا ابْنَ عَبَّاسِ ا أَكَذَاكَ تَقُولُ؟ قُلْتُ: لا. قَالَ: فَمَا تَقُولُ؟ قُلْتُ: هُوَ أُجَلُ رَسُولِ اللَّهِ مَا لِلَّهِ مَا لِلَّهِ مَا لِلَّهُ مَا لِلَّهُ أَعْلَمَهُ اللَّهُ لَهُ: ﴿ إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفُتْحُ ﴾ فَتُحُ مَكَّةً، فَذَاكَ عَلَامَةُ أَجَلِكَ ﴿ فَسَبِّحُ بحَمْدِ رَبُّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تُوَّابًا ﴾ قَالَ عُمَرُ: مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ. [راجع: ٣٦٢٧] [ترمذي: ٣٣٦٢]

تشود ہے: حضرت مر دالتو نے دین کی ایک بات ہو چھ کراہن عباس دالتھ کی نفیلت بوڑھوں پر ظاہر کردی جیسے اللہ تعالی نے آ دم کو علم وے کر بوئی برقی عروا لے فرشتوں پر ان کی نفیلت فابت کردی اوران فرشتوں سے فرمایا کہ آ دم کو بحدہ کرو۔ حدیث میں وفات نبوی منالی فی با اندران کا بہی مقصد ہے۔ سورہ مبار کہ میں اشارہ تھا کہ ہر کمالے راز والے۔ ہرزوالے را کمالے۔ اس حدیث کے ذیل مولا تا وحید الزمال کی تقریرول پذیر یہ ہے کہ عمر دفات نوی منالی کی تعالی میں اشارہ تھا کہ ہر کمالے راز والے۔ ہرزوالے را کمالے۔ اس حدیث کے ذیل مولا تا وحید الزمال کی تقریرول پذیر یہ ہے کہ عمر دفات نوی منالی کو جوان ہو گمر علی اس کی فضیلت سے وہ بوڑھوں کے برابر بلکدان سے بھی افضل سمجھا جاتا ہے۔ ہمارے پیشوا خلفائے راشدین اور دوسرے شاہان اسلام نے علم کی الیم فضیلت سے وہ بوڑھوں کے برابر بلکدان سے بھی افضل سمجھا جاتا ہے۔ ہمارے پیشوا خلفائے راشدین اور دوسرے شاہان اسلام نے علم کی الیم فدر دانی کی ہے جب مسلمان علم عاصل کرنے میں کوشش کرتے تھے عمرافسوں کہ جمارے زمانہ کے مسلمان با دشاہ الی ہیں جن کے ایک بھی عالم، فاضل یا حکیم فیلسونٹ بیس ہوتا ندان کو دین علوم کی قدر ہے نہیں وی بلکہ جی بوچھوتو علم ولیا قت کے دشن ہیں۔ ان کے ملک میں کوئی شاذ و تا دروین کا کا عالم پیدا ہوگیا تو اس کوستانے ، ہوڑت کرنے اور نکالئے کے فکر میں رہتے ہیں۔ لاحول و لا قوۃ الا باللہ اگر یہی لیل ونہارر ہوا ایس کا عالم پیدا ہوگیا تو اس کوستانے ، ہوڑت کرنے اور نکالئے کے فکر میں رہتے ہیں۔ لاحول و لا قوۃ الا باللہ اگر یہی لیل ونہار رہتو ایس

بادشاہوں کی حکومت کوبھی چراغ سحری سجھنا جا ہے۔(دِجیدی) یہ پرانی با تیں ہیں اب تو میا دورسر مایدداری کیا۔دکھا کرتماشہ مداری گیا۔

(٢٩٥٥) جم سے سعید بن شرحبیل نے بیان کیا، کہا جم سے لیف بن سعد نے بیان کیا، ان سے مقبری نے کہ ابوشری عدوی والفنا نے (مدینہ کے امیر) عمرو بن سعید ہے کہا جبکہ عمرو بن سعید (عبدالله بن زبیر رفائق کے خلاف) کمیک طرف شکر بھیج رہے تھے کداے آمیر! مجھے اجازت و بجے کہ میں آپ سے ایک حدیث بیان کروں جورسول الله مَالْيَظِم نے فتح مكر كے دوسرے دن ارشاد فرمائی تھی اس حدیث کومیرے دونوں کانوں نے سنا، میرے قلب نے اس کو یا در کھا اور جب حضور اکرم مَلَ النَّیْظِ ارشاد فرمارہے تھے تو میں اپنی آئکھوں سے آپ کود مکھ رہاتھا۔حضور اکرم مَالیو کا نے بہلے الله كي حدوثنا بيان كي اور پيرفر مايا: "بلاشبه مكه كوالله تعالى في حرمت والاشهر قراردیا ہے، کسی انسان نے اسے اپنی طرف سے حرمت والا قرار نہیں دیا۔ اس لیے کسی مخض کے لیے بھی جواللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، جائز نہیں کہاس میں کسی کا خون بہائے اور نہ کوئی اس سرز مین کا کوئی درخت كائے اور اگر كوئى شخص رسول الله مَاليَّيْظِ كے (فتح كمه كے موقع ير) جنگ ے اپنے لیے بھی رخصت نکالے توتم اس سے کہددینا کہ اللہ تعالی نے صرف اینے رسول کو (تھوڑی در کے لیے) اس کی اجازت دی تھی۔ تمہارے کیے بالکل اجازت نہیں ہے اور مجھے بھی اس کی اجازت دن کے تھوڑنے سے حصے کے لیے ملی تھی اور آج پھراس کی حرمت اسی طرح لوٹ آئی ہے جس طرح کل میشہر حرمت والاتھا۔ پس جولوگ یہاں موجود ہیں وہ (ان کومیرا کلام) پہنچادیں جوموجودنہیں۔ 'ابوشرے سے پوچھا گیا کہ عمرو بن سعیدنے آپ کو پھر جواب کیا دیا تھا؟ تو انہوں نے بتایا کہ اس نے کہا كديين بيمسائل تم سے زيادہ جانتا ہوں ،حرم كسى كنهگاركو بنا فہين ديتا ،ندكسى کاخون کر کے بھا گئے والے کو پناہ دیتا ہے،مفسد کوبھی پناہ نہیں دیتا۔

٤٢٩٥ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ شُبِرَ حِبِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحِ الْعَدَوِيِّ، أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ: اثْذَنُ لِي أَيُّهَا الأَمِيْرُ أُحَدِّنْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُوْلُ اللَّهِ مَالْظُمَّا الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ، سَمِعَتْهُ أَذْنَايَ وَوَعَاهُ قُلْبِي، وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ، حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهِ: أَنَّهُ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمُهَا النَّاسُ،لَا يَحِلُّ لِامْرِىءٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمَّا، وَلَا يُعْضِدَ بِهَا شَجَرًا، فَإِنْ أَحَدُّ تَرَخُّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا فَقُولُوا اللَّهِ مَا فَقُولُوا اللَّهِ مَا فَقُولُوا لَهُ: إِنَّ اللَّهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ، وَلَمْ يَأْذَنُ لَكُمْ. وَإِنَّمَا أَذِنَ لِنُي فِيْهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، وَقَدُ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيُوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ، وَلَيْبُلُّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ)). فَقِيْلَ لِأَبِي شُرَيْح: مَاذَا قَالَ لَكَ عَمْرُو؟ قَالَ: قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ! إِنَّ الْحَرَمَّ لَا يُعِيْذُ عَاصِيًا، وَلَا فَارًّا بِدَمٍ، وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ. [راجع: ١٠٤]

تشوجی: حضرت عبداللہ بن ذبیر و النہ بنانے یزید کی بیعت نہیں کی تھی۔اس لیے یزید نے ان کوزیر کرنے کے لیے گورزید یہ بھرو بن سعید کو مامور کیا تھا جس پر اپوشر تک نے ان کو بیصدیث سائی اور مکد پرحملہ آ ورہونے سے رو کا مگر عمرو بن سعید طاقت کے نشہ میں چورتھا۔اس نے حدیث نہوی کوئبیں سااور مکہ پر چڑھائی کردی اور ساتھ ہی بہانے بنائے جو یہاں فہ کور ہیں۔اس طرح تاریخ میں ہمیشہ کے لیے بدنا می کواختیار کیا اور حضرت عبداللہ بن زبیر وہائے ہیں کے خون ناحق کا بوجھائی گردن پر رکھا اور حدیث میں فتح مکہ چراشارہ ہے، یہی مقصود باب ہے۔

حضرت عبدالله بن زبیر ظافینا اسدی قریشی ہیں،حضرت ابو بمرصدیق طالتین کے نواسے ہیں۔ مدینہ میں مہاجرین میں یہ پہلے بچے ہیں جوسنداھ

میں پیدا ہوئے محترم نانا حضرت ابو بکرصدیق والنیئائے نے ان کے کا نول میں اذ ان کہی؛ ان کی دالدہ حضرت اساء بنت ابو بکرصدیق والنیئا ہیں۔مقام قبا میں ان کو جناب نبی کریم مَنْ النَّیْمُ نے چھو ہارہ چبا کرائے لعاب وہن کے ساتھوان کے مندمیں ڈالا ادر برکت کی دعا کی۔ بہت ہی بارعب صاف چبرے والےموثے تازے توی بہادر تھے۔ان کی دادی حضرت صفیہ ذافتہا ٹی کریم مُثانیناً کی پھوپھی تھیں۔ان کی خالہ حضرت عائشہ ذافتہا تھیں۔آٹم مسال کی عمر میں نبی کریم منافیظ سے بیعت کی اور انہوں نے آٹھ جے کئے اور حجاج بن پوسف نے ان کو مکہ میں منگل کے دن کا/ جمادی الثانیہ سنہ اے حدکوشہید كرة الا _اليي بي ظالمانة حركتوں سے عذاب الى ميں كرفقار موكر تجاج بن يوسف بوي ذلت كي موت مرا_اس نے جس بزرگ كوآخر ميں ظلم سے قل كيا، وہ حضرت سعید بن جبیر میشند ہیں۔ جب بھی حجاج بن لوسف سوتا حضرت سعیدخواب میں آ کراس کا پاؤں پکڑ کر ہلا دیتے اوراپنے خون ٹاخل کی یاو ولات: ﴿إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْكَبْصَادِ ﴾ (٣/آل عران:١٣)

(۲۹۲م) ہم سے قتیہ نے بیان کیا، کہا ہم سے لیٹ نے بیان کیا، ان سے يزيد بن الى حبيب في ، ان سے عطاء بن الى رباح في اور ان سے جابر بن مكه كے موقع پر مكه مكرمه ميں فرمايا تھا: "الله اور اس كے رسول في شراب كى خرید و فروخت مطلق حرام قرار دے دی ہے۔"

٤٢٩٦ حَدَّثَنَا قُتُنِيةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْكَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللَّهِ مَلْتُكُمُّ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ: ((إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولُهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ)). [راجع: ٢٢٣٦]

تشوج: یعنی اللہ نے جیے شراب پیاحرام کیا ہے و سے ہی شراب کی تجارت بھی حرام کردی ہے۔ جولوگ مسلمان کہلانے کے باوجود بدو صندا کرتے میں وہ عنداللہ بخت ترین مجرم ہیں ۔

> بَابُ مَقَامِ النَّبِيِّ مُلْكُمَّ بِمَكَّةَ زَمَنَ الفتح

٤٢٩٧ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَنْسِ قَالَ: أَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ مَكْ لَكُمٌّ عَشْرًا نَقْصُرُ الصَّلَاةَ.

باب: فنح كمه كے زمانه ميں نبي كريم مَثَالَتْنَامِ كَا مكه میں قیام کرنا

(۲۹۷) ہم سے ابوقعیم نے بیان کیا ، کہا ہم سے سفیان اوری نے بیان کیا ، ان سے بیلی بن ابی اسحاق نے اور ان سے انس واللی نے بیان کیا کہم نی كريم مَنْ اللَّهُ عَلَى مَا تَهِ (مكريس) وس دن تشبر عضا وراس مدت ميس بم نمازقفركرتے تھے۔

[راجع: ۱۰۸۱]

تشوج: يہاں رادى نے صرف تيام كمه كے دن شار كئے ورنسي كى ہے كه آپ نے 19دن قيام كيا تھااور منى وعرفات كے دن چھوڑو يے ہيں۔ (۴۲۹۸) ہم سے عبدان نے بیان کیا، کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خردی، کہا ہم کوعاصم نے خبر دی، انہیں عکر مدنے اور ان سے ابن عباس فری انتخاب نے بیان کیا کہ نبی کریم مَالیّٰیِّزُ نے مکہ میں انیس دن قیام فرمایا تھا اور اس مدت میں صرف نماز دور کعتیں (قصر) پڑھتے تھے۔

٤٢٩٨ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ، عَنْ عِكْرِمَةً، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَقَامَ النَّبِيِّ مَلِكُمًّا بِمَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَّيْنِ. [راجع: ١٠٨٠]

بَابُ

تشویج: روایت میں صاف فد کورے کہ نبی کریم میں گھیڑے نے بحالت سنرانیس دن کے قیام میں نماز قعرادا کی تھی، المجدیث کا بہی مسلک ہے۔ فتح کمہ کی تنفیلات لکھتے ہوئے علامہ ابن قیم برختینہ فریاتے ہیں کہ فتح کمدے بعدرسول کریم میں گھیڑے نے اس عام کا اعلان فریاد یا گرفو آ دمی ایسے تقرین کے قتی کا تکم صادر فریایا۔ اگر چہ وہ کعبہ کے پردوں میں چھے ہوئے بائے جا کیں۔ وہ یہ تھے، عبداللہ بن سعد بن الی سرح ، عکر مد بن الی جہل ، عبدالغزی بن خطل ، حادث بن فیل ، مقیس بن صابہ ، ہمار بن اسود اور ابن خطل کی دولونڈیاں جو رسول کریم میں گئیڈ کی ہجو میں گیت گایا کرتی تھیں اور سارہ نا می ایک خطل ، حادث بن فیل ، مقیس بن صابہ ، ہمار بن اسود اور ابن خطل کی دولونڈیاں جو رسول کریم میں گئیڈ کی ہجو میں گیت گایا کرتی تھیں اور سارہ نا می ایک خطر میں ان ہم ہم بہت ، ہم خاب (بعض کے نزدیک) بن عبد المسلام برا کی میں میں ہم بہت ، ہم خاب سن خطل برا اور آ پ نے اس دے دیا ، وہ مسلمان ہوگیا ، بعد میں ان کا اسلام بہت ، ہم خاب اسلام قبول کر کے بی گئی ہوں اسلام قبول کر کے بی گئی اور اسلام قبول کر کے بی گئی اور اسلام قبول کر کے بی گئی اور بو کنا نہ کا سب سے بھی ایک چڑیل کا تھی جو کن برت کا خاتمہ کیا تھی جس میں ایک عورت (چڑیل قسم کی) تکی اور اسلام قبول کر کے بی گئی اور سے بھی تا کہ جس کی ایک گئی تھی جو کن کردی گئی۔ (مختر ادالماد)

تشویج: ای حدیث کی بنا پرسنر میں نماز انیس دن تک قصر کی جاعتی ہے، بیآ خری مدت ہے۔ اس سے زیادہ تیام کا ارادہ ہوتو پوری نماز پر منی مات ہے۔ جماعت المحدیث کامل یمی ہے۔

باب

• • • • • • قَالُ اللَّيْثُ: حَدَّنَنِي يُونُسُ، عَنِ (٣٣٠٠) اورليث بن سعد في بيان كيا، كها كم مجھ سے يونس في بيان كيا، ابن شِهَاب، قَالَ: أَخْبِرَنِيْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ ان سے ابن شهاب في، كها مجھ كوعبدالله بن تعلبہ بن صعير طالفيَّ في خردى ابن شهاب، قالَ: أَخْبِرَنِيْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةً ان سے ابن شهاب في، كها مجھ كوعبدالله بن تعلبہ بن صعير طالفيَّ قَدْ مَسَعَ وَجْهَهُ كَهُ بْنُ كُريم مَا لَيْنَيْ مِنْ كُم مَا اللَّهُ عَدْ الله اللهِ عَلَيْ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ عَنْ مَا اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ عَلَيْ اللهُ اللهُ عَلَيْ اللهُ اللّهُ اللهُ ا

تشویج: امام بخاری بین نیز نیز نیز است است مدیث بیان نیس کی مرف ای جمله پراکتفاکیا که نی کریم مَثَاثِیُم نے فتح کمدے سال ان کے مند پر باتھ پھیرا تھا۔

١ • ٤٣ - حَدَّنَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى، قَالَ (٣٣٠١) جهي ابرائيم بن موى نے بيان كيا، كها بم كو بشام بن يوسف حَدَّنَنَا هِ شَامٌ، عَنْ مَعْمَر، عَنِ الزَّهْرِيُّ، نَجْردى، أنبيل معمر نے اور آنبيل زبرى نے، انبيل سنين ابوجيلہ نے، عَنْ سُنَيْنِ أَبِيْ جَمِيْلَةً، قَالَ: أَخْبَرَنَا وَنَحْنُ زَمِرى نے بيان كيا كہ جب نم سے ابوجيله رائ النَّيْ نے حديث بيان كيا كہ جب نم سے ابوجيله رائ النَّيْ نے حديث بيان كيا ت

غزوات كابيان

مَعَ أَبْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: وَزَعَمَ أَبُوْ جَمِيْلَةَ أَنَّهُ أَذْرَكَ النَّبِيَ مُشْكُمُ ، وَخَرَجَ مَعَهُ عَامَ الْفَتْح.

ہم سعید بن میتب کے ساتھ تھے، بیان کیا کہ ابو جیلہ نے کہا کہ انہوں نے نی کریم مظافیر کم کے ساتھ عزوہ فتح مکہ کے لیے نکلے تھے۔ لیے نکلے تھے۔

تشوجے: ابن منده اور ابولیم اور ابن عبدالبرنے بھی ان ابوجیلہ رفائق کو صحابہ رفنائی میں ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ ججة الوداع میں یہ جناب می کریم مَنافِقِظ کے ساتھے تھے۔

(٣٣٠٢) ہم سےسلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے حاد بن زید نے بیان کیا،ان سے ابوب تختیانی نے اوران سے ابوقلاب نے اوران سے عرو بن سلمہ رالنی نے ، ابوب نے کہا کہ مجھ سے ابو قلابہ نے کہا،عمر و بن سلمد والثين ك خدمت مين حاضر موكرية قصد كيون نبيس يو چھتے ؟ ابوقلابے نے کہا کہ چرمیں ان کی خدمت میں گیا اور ان سے سوال کیا، انہوں نے کہا جاہلیت میں ہمارا قیام ایک چشمہ پرتھا جہاں عام راستہ تھا۔سوار ہمارے قریب سے گزرتے تو ہم ان سے پوچھتے ،لوگوں کا کیا خیال ہے،ال مخف کا كيامعامله بي؟ (بداشاره ني كريم مَاللَيْمَ كَل طرف بوتا تها) لوك بتات کہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے انہیں اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے اور اللہ ان پر وحی نازل كرتا ہے، ياالله نے ان پروى نازل كى ہے (و ، قرآن كى كوئى آيت سناتے) میں وہ فورا یاد کر لیتاء اس کی باتیں میرے دل کو کتی تھیں۔ادھر سارے عرب والے فتح مکہ پراپنے اسلام کوموقوف کے ہوئے تتھے۔ان کا کہنا یہ تھا کہ اس نبی کواور اس کی قوم (قریش) کو منطنے دو، اگر وہ ان پر غالب آ ميئة تو پھرواتعي وه سيج نبي ہيں۔ چنانچہ جب مكه فتح ہوگيا تو ہرتوم نے اسلام لانے میں پہل کی اور میرے والد نے بھی میری قوم کے اسلام میں جلدی کی ۔ پھر جب وہ (مدینہ) سے واپس آئے تو کہا کہ میں اللہ کی تتم ایک سے نی کے پاس سے آرہا موں۔انہوں نے فرمایا کہ فلال نمازاس طرح فلاں وفت پڑھا کرواور جب نماز کا وقت ہوجائے توتم میں ہے کوئی ا کیشخص ا ذان دے اور امامت وہ کرائے جھے قرآن سب سے زیادہ یا و ہو۔لوگوں نے اندازہ کیا کہ سے قرآن سب سے زیادہ یاد ہوتو کوئی مخص (ان کے قبیلے میں) مجھ سے زیادہ قرآن یاد کرنے والانہیں ملا۔ کیونکہ میں آنے والے سواروں سے س كر قرآن مجيد ياد كرليا كرتا تھا۔ اس ليے مجھے

٤٣٠٢ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُوْبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةً، قَالَ: قَالَ لِيْ أَبُوْ قِلاَبَةَ: أَلَا تَلْقَاهُ فَتَسْأَلُهُ؟ قَالَ: فَلَقِيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ وَ فَقَالَ: كُنَّا بِمَاءٍ مَمَّرَّ النَّاسِ ، وَكُانَ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْيَانُ فَنَسْأَلُهُمْ مَا لِلنَّاسِ؟ مَا لِلنَّاسِ؟ مَا هَٰذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُوْلُونَ: يَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَهُ أَوْحَى إِلَيْهِ، أَوْ أَوْحَى اللَّهُ كَذَا. فَكُنْتُ أَحْفَظُ ذَاكَ الْكَلَامَ، وَكَأَنَّمَا يُقْرَأُ فِي صَدْرِي، وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِإِسْلَامِهِمُ الْفَتْحَ، فَيَقُولُونَ: اتْرُكُوهُ وَقَوْمَهُ، فَإِنَّهُ إِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَّادِقٌ. فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ أَهْلِ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ، وَبَدَرَ أَبِيْ قَوْمِيْ بِإِسْلَامِهِمْ، فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: جِنْتُكُمْ وَاللَّهِ امِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَقَالَ: ((صَلُّوا صَلاَةً كَذَا فِي جِيْنِ كَذَا، وَصَلَاةً كَذَا فِي حِيْنِ كَذَا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّالَاةُ، فَلْيُؤَذِّنُ أَحَدُكُمْ، وَلْيُؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا)). فَنَظَرُوا فَلَمْ يِكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ قُرْآنًا مِنِّي، لِمَا كُنْتُ أَتَلَقَّى مِنَ الرُّكْبَانِ، فَقَدَّمُونِيْ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ، وَأَنَا ابْنُ سِتُّ أَوْ سَبْع سِنِيْنَ وَكَانَتُ عَلَى بُرْدَةً، كُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ

تَقَلَّصَتْ عَنِّي مِي فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْحَيِّ: أَلَا تُغَطُّوا عَنَّا إِيهِتُّ قَارِئِكُمْ؟ فَاشْتَرَوا فَقَطَعُوا لِنْ قَبِيْنَا الْمُمَا فَرِحْتُ بِشَنِّيءٍ فَرَحِيْ بِذَلِكَ الْقَينِضِ.

٤٣٠٣ حَدَّبُناً عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةً ، عَنْ

وَقَاصٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَالْكُمُ: ((هُو لَكَ،

[ابوداود: ٥٨٥، ١٨٥، ٢٨٥]

میرے پاس ایک ہی جا در مقی، جب میں (اسے لپیٹ کر) سجدہ کرتا تو اوپر موجاتی (اور پیھیے کی جگه) کھل جاتی ۔اس قبیلہ کی ایک عورت نے کہا ہم اپنے قارى كاچوتراتو يملك چھيادو-آخرانهول نے كير اخريدااور ميرے ليے ايك قیص بنائی، میں جتناخوش اس قیص سے ہوااتناکی اور چیز سے نہیں ہوا تھا۔

اوگوں نے امام بنایا۔ حالا تکہ اس وقت میری عمر چھ یا سات سال تھی۔اور

مشوية: الني عن المحديث اورشافعيكاند بب ابت بوتاب كمنابالغ لاكى امامت درست بادر جب و وتميز دار بوفرائض ادر والسبي إوراس مين حشية في خلاف كيا ب فراكض مين المحت جائزنيس ركمي (وحيدي) روايت مين لفظ ((فكنت احفظ ذلك الكلام وكانها يغرى فی صددی)) ہیں میں اس کلام قرآن کو یاد کرلیتا جیے کوئی میرے سینے میں اتاردیتا۔ بعض لوگ ترجمہ یوں کرتے ہیں جیے کوئی میرے سینے میں چیکا ويتاياكوث كربحرة يتآريكي ترجيمان بنايرين كهعض شخول مين ((يغرى في صدرى)) ب بعض مين ((يقو في صدرى)) ب بعض مين ((يقوا فی صدری)) عظام الول کی قیص ساتھ ہی ت بند کا کام بھی دے دیت ہے۔ای لیے کر وابت میں صرف قیص بنانے کا ذکر ہے۔ یعنی وہ مختول تک كبى بوتى ب جن كالمعدية بندنه بوت بهى جسم جيب جاتا ہے۔

(۳۳۰m) ہم سے عبداللہ بن مسلم تعنبی نے بیان کیا، کہا ہم سے امام الک نے بیان کیا،ان سے ابن شہاب نے،ان سے عروہ بن زبیر نے اوران ے عائشہ ولی ان کیا، نی کریم مالی کے دوسری سند) اورلیف بن سعد نے کہا مجھ سے پولس نے بیان کیا،ان سے ابن شہاب نے ،انہیں عروہ بن زبیر نے خبردی اوران سے عائشہ ڈیا چیا نے بیان کیا کہ عتب بن ابی وقاص نے (مرتے وقت زمانہ جاہلیت میں) اینے بھائی (سعد بن ابی وقاص طالفیٰ) کووصیت کی تھی کہوہ زمعہ بن قیس کی باندی سے پیدا ہونے والے بیچے کواینے قبضہ میں لے لیں۔عتبہ نے کہا تھا کہوہ میرالڑ کا ہوگا۔ چنانچہ جب فتح مکہ کے موقع پررسول الله مَلَّالَيْزُغُم مکہ بیں داخل ہوئے تو سعد بن الى وقاص والفؤة اس بيح كو ل كررسول الله مَاليَّيْم كى خدمت مين حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ عبد بن زمعہ بھی آئے۔ سعد بن الی وقاص والنفيُّ نے توبيكهابيميرے بھائى كالركاب_ بھائى نے وصيت كى تھى كداس كالركاب _ ليكن عبد بن زمعه في كها: يا رسول الله بدميرا بهائي (میرے والد) زمعہ کا بیٹا ہے کیونکہ انہی کے بستریر پیدا ہوا ہے۔رسول الله مَنْ عَلَيْمُ ن زمعه كي باندي ك لا يكود يكها توه واقعي (سعد ع بهائي) عتبہ بن الی وقاص کی شکل پر تھالیکن حضور مُنا ﷺ نے (قانون شریعت کے مطابق) فیصله به کیا که "اے عبد بن زمعه! شهی اس بچے کورکھو، پتمہارا بھائی

مَالِكِ، عَن ابْن شِهَابٍ، عَنْ عُرُوةً بْن الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِي مُلْكُامًا: وَقَالَ اللَّيْتُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابِ: قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةً، قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَاصِ عَهِدَ إِلَى أَخِيْهِ سَعْدِ أَنْ يَقْبِضَ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةً، وَقَالَ عُتَّبَةُ: إِنَّهُ ابْنِيْ. فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ مَا كُمَّا مَكَّةَ فِي الْفَتْحِ أَخَذَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصِ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةً، فَأَقْبَلَ بِهِ إِلَى رَسُوْلِ اللَّهِ مُلْكُمُ أَمَّ أَقْبَلَ مَعَهُ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةً، قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصِ: هَذَا ابْنُ أَخِي، عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ. قَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ا هَذَا أَخِي، هَذَا ابْنُ زَمْعَةً، وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ. فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّه عَلَيْكُم إِلَى ابْن وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ، فَإِذَا أَشْبَهُ النَّاسِ بِعُتْبَةً بْنِ أَبِيْ

ہے۔" كيونكد يةمهارے والد كے فراش ير (اس كى باندى كے بطن سے) هُوَ أَخُولُكَ يَا عَبْدُ بُنَ زَمْعَةً)). مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ بيدا ہوا ہے ۔ ليكن دوسرى طرف ام المؤمنين سودہ ولي فيا سے جوزمعرى بيلى وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِمَ اللَّهِمَ اللَّهِمَ اللَّهُمَ اللَّهُمَ اللَّهُمَ تھیں فرمایا: ''سودہ! اس لڑ کے سے پردہ کیا کرنا۔'' کیونکہ آپ نے اس ((احْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ)) لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِ الر کے میں عتبہ بن ابی وقاص کی مشابہت پائی تھی۔ ابن شہاب نے کہا: ان عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: قَالَتْ ع عائشه والنفية في بيان كيا كدرسول الله مَاليني عن نفر ما يا تفاد " الركاس كا عَاثِشَةُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَلْكُمَّا: (﴿أَلُولَكُ ہوتا ہے جس کی جورویالوئڈی کے پیدے سے پیدا ہوا ہواورز ناکرنے والے لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ)). وَقَالَ ابْنُ شِهَابِ: کے جصے میں پھر بی ہیں۔'ابن شہاب نے بیان کیا کہ ابد ہریرہ دلا فید اس وَكَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ يَصِيْحُ بِلَالِكَ. [راجع: ٢٠٥٣] مديث كويكار يكاركر بيان كرتے تھے۔ [نسائی: ۲۳۵، ۲۲۷، ۸۸۷]

تشونے: حدیث میں ایک موقع پر رسول کریم مُنالیّنی کے فتح مکہ میں مکہ میں داخلہ کا ذکر ہے۔ باب سے مطابقت یہی ہے کہ حدیث سے ایک اسلای قانون کا بھی اثانون کا بھی اثبات ہوا کہ بچہ جس بستر پر پیدا ہو بستر والے کا ماتا جائے گا، زانی کے لیے سنگ ساری ہے اور بچہ بستر والے کا ہے۔ اس قانون کی وسعت پرغور کرنے ہے معلوم ہوگا کہ اس سے کتنی برائیوں کا سد باب ہو گیا ہے۔ بستر کا مطلب یہ بھی ہے کہ جس کی بیوی یا لونڈی کے بطن سے وہ بچہ بیدا ہوا ہے وہ اس کا بانا جائے گا۔ حضرت سودہ نامی خاتون بنت زمعہ ام المؤمنین فی فیٹ میں۔ بیا ہے بچا کے بیٹے سکران بن عمر وہ فیٹ کیا تر میں سے ان کے انتقال پر نبی کریم مُنالِقَیْم کے حرم میں داخل ہو کیں۔ آپ کا نکاح حضرت خدیجہ فیٹ کی وفات کے بعد حضرت عاکشہ فیل کھنا کے نکاح سے پہلے ہوا۔ ماہ شوال سن 20 میں مدینہ میں انتقال ہوا۔ (فیٹ کیا)

ن جردی، انہیں یونس نے جردی، انہیں زہری نے، کہا کہ جم کوعبداللہ بن مبارک نے خبردی، انہیں یونس نے خبردی، انہیں زہری نے، کہا کہ جمعے عرفی بن زہری نے جردی کہ غزوہ فتح (مکہ) کے موقع پر ایک عورت نے نبی کریم مثاقیۃ کے عہد میں چوری کرلی تھی۔ اس عورت کی قوم گھبرائی ہوئی اسامہ بن زید ڈی ٹھ کا اس آئی تا کہ وہ حضور مثاقیۃ کم ساس کی سفارش کردیں (کہاس کا ہاتھ چوری کے جرم میں نہ کا ٹا جائے) عروہ نے بیان کیا کہ جب اسامہ ڈی ٹی نے اس کے بارے میں رسول اللہ مثالیۃ کم سے اللہ کا تا ہا کہ جب اسامہ ڈی ٹی نے اس کے بارے میں رسول اللہ مثالیۃ کم سے اللہ کی تقالم کی ہوئی ایک حد کے بارے میں سفارش کرنے آ ہے جو۔''اسامہ ڈی ٹی نے عرض کیا: میرے لیے دعائے مغفرت کیجے ، بارسول جو۔''اسامہ ڈی ٹی نے عرض کیا: میرے لیے دعائے مغفرت کیجے ، بارسول اللہ اللہ ایک اس کے بادر کے بعد فرمایا: ''اما بعد! تم اللہ کی اس کے مثان کے مطابق تعریف کرنے کے بعد فرمایا: ''اما بعد! تم میں سے پہلے لوگ اس لیے ہلاک ہوگئے کہا گران میں سے کوئی معزز شخص میں سے پہلے لوگ اس لیے ہلاک ہوگئے کہا گران میں سے کوئی معزز شخص میں کہا تو اس می کوئی کرور چوری کرلیتا تو اس پر صد

٤٣٠٤ حَدَّنَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِل، قَالَ: (
أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزَّبْيْرِ، أَنَّ الْأَهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزَّبْيْرِ، أَنَّ الْأَهْرِيُّ فَيْ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْكُمُ الْمَامَةُ الْمَامَةُ الْمَامَةُ الْمَامَةُ اللَّهِ عَلَيْكُمُ اللَّهِ عَلَيْكُمُ اللَّهِ عَلَيْكُمُ اللَّهِ عَلَيْكُمُ اللَّهِ عَلَيْكُمُ اللَّهِ عَلْكُمُ اللَّهِ عَلَيْكُمُ اللَّهِ عَلَيْكُمُ اللَّهِ عَلَيْكُمُ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ ا

⟨\$€ 492/5 €

قائم کرتے اوراس ذات کی تتم جس کے ہاتھ میں محد کی جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرلے تو میں اس کا بھی ہاتھ کا ٹوں گا۔'' اس کے بعد حضور مَثَاثِیْنَا نِے اس عورت کے لیے حکم دیا اور ان کا ہاتھ کا ان دیا گیا۔ پھر اس عورت نے صدق دل سے تو بہ کرلی اور شادی بھی کرلی۔ عائشہ فی تاثیر اس عورت نے بیان کیا کہ بعد میں وہ میرے یہاں آتی تھیں۔ان کواگر کوئی ضرورت ہوتی تو میں رسول اللہ مَثَاثِیْنَا کے سامنے پیش کردیت ۔

عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَالَّذِيْ نَفُسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ الْوُ أَنَّ فَاطِمَةً بِنْتَ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ الْوُ أَنَّ فَاطِمَةً بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعُتُ يَدَهَا)). ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ مِلْكُمَّ بِتِلْكِ الْمَرْأَةِ، فَقَطِعَتْ يَدُهَا، فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدَ ذَلِكَ وَتَوْبَتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ مِلْكُمَا اللَّهِ مِلْكُمَا اللَّهِ مِلْكُمَا اللَّهِ مِلْكُمَا أَلَى وَسُولِ اللَّهِ مِلْكَامًا فَي اللَّهِ مِلْكُمَا أَلَى وَسُولِ اللَّهِ مِلْكُمَا اللَّهِ مِلْكُمَا أَلَى وَسُولِ اللَّهِ مِلْكَامًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ مِلْكُمَا أَلَى اللَّهِ مِلْكُمَا أَلَى اللَّهِ مِلْكُمَا أَلَى اللَّهِ مِلْكُمَا أَلَى اللَّهُ مِلْكُمَا اللَّهُ مِلْكُمَا أَلَى اللَّهُ مِلْكُمَا أَلَى اللَّهِ مِلْكُمَا اللَّهُ مِلْكُمُ اللَّهُ مِلْكُمَا أَلَى اللَّهُ مِلْكُمَا أَلَى اللَّهُ مِلْكُمَا أَلَى اللَّهُ مَا اللَّهُ مِلْكُمَا أَلَى اللَّهُ مَلْكُمَا أَلَى اللَّهُ مَا اللَّهُ مِلْكُمَا أَلَى اللَّهُ مَا أَوْلُهُ اللَّهُ مُلْكُمَا اللَّهُ مَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ مَا أَنْ اللَّهُ مَا أَنْتُ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَلِكُولُكُمَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مِلْلَهُ اللَّهُ مِلْكُولِهُ اللَّهُ اللَّهُ مِلْكُولِهُ اللَّهُ مِلْكُولِهُ اللَّهُ مِلْكُولِهُ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ اللَّهُ مِلْكُولِهُ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ الْمُؤْلِقُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللِّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْلِقُولُ اللَّهُ الْمُؤْلِقُ اللَّهُ اللَّهُ الْعُلِيْلُولُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْعُلْمُ اللَّهُ الْعُلْمُ اللَّهُ الْعُلْمُ اللَّهُ الْعُلْمُ اللَّهُ الْعُلْمُ الْعُلْمُ اللَّهُ اللَّهُ الْعُلْمُ اللَّهُ الْعُلْمُ الللَّهُ الْعُلُولُ اللَّهُ اللِّهُ اللْعُلْمُ اللَّهُ اللَّهُ الْعُلْمُ اللَ

[راجع: ٢٦٤٨]

تشوج: امام احمد کی روایت میں ہے کہ اس عورت نے خود نمی کریم مُنافیخ ہے عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ اکیامیری تو بقول ہو سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا آج تو تو ایس ہے جیسے اس دن تھی جس دن ماں کے پیٹ ہے پیدا ہوئی تھی۔ حدود اسلامی کا پس منظر ہی ہے ہان کے قائم ہونے کے بعد مجرم گناہ ہے بالکل پاک صاف ہو کر مقبول اللی ہوجا تا ہے اور حدود کے قائم ہونے سے جرائم کا سدباب بھی ہوجا تا ہے۔ جیسا کہ مملکت سعود یہ اید بھا الله بنصرہ میں موجود ہے، جہال حدود شرعی قائم ہوتے ہیں۔ اس لیے جرائم بہت کم پائے جاتے ہیں۔ آیت مبارکہ میں (الحق الله الله بند میں بنوسلیم کے ایک الکھ آئے ہوئے و میر تھا، بعد میں بنوسلیم کے ایک الکھ آئے ہوئے میں اس نے شادی بھی کر لی تھی۔

قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُجَاشِعٌ، عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُجَاشِعٌ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيِّ مُسْفِئًا بِأَخِيْ بَعْدَ الْفَتْحِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! جِئْتُكَ بِأَخِيْ لِتُبَايِعَهُ عَلَى الْهِجْرَةِ. قَالَ: ((ذَهَبَ أَهْلُ الْهِجُرَةِ بِمَا فِيْهَا)) فَقُلْتُ: عَلَى أَي شَيْءٍ تُبَايِعُهُ؟ قَالَ: ((أَبَايِعُهُ عَلَى الْإِسْلامِ وَالْإِيْمَانِ وَالْجِهَادِ)). فَلَقِيْتُ أَبًا مَعْبَدٍ بَعْدُ وَكَانَ أَكْبَرَهُمَا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: صَدَقَ مُجَاشِع . [راجع: ٢٩٦٢)

ن بیان کیا، کہا ہم سے عمروبن خالد نے بیان کیا، کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے بیان کیا، کہا ہم سے عاصم بن سلیمان نے بیان کیا، ان سے ابوعثان نہدی نے بیان کیا اوران سے مجاشع بن مسعود رفائٹیڈ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کہ یعد میں رسول اللہ منالٹیڈ کم کی خدمت میں اپنے بھائی (مجالد) کو لے کر حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں اسے اس لیے لے کر حاضر ہوا موں تاکہ آپ ہجرت پراس سے بیعت لے لیں حضور منالٹیڈ کم نے فرمایا: موں تاکہ آپ ہجرت کرنے والے اس کی فضیلت وثو اب کو حاصل کر بھی اب ہجرت کرنے والے اس کی فضیلت وثو اب کو حاصل کر بھی اب ہجرت کرنے کا زمانہ تو گزر چکا) میں نے عرض کیا: پھر آپ اس سے کس ہجرت کرنے کا زمانہ تو گزر چکا) میں نے عرض کیا: پھر آپ اس سے کس چیز پر بیعت لیں گے؟ حضور منالٹی کم میں (مجاشع کے بھائی) ابوسعید مجالد سے ملاوہ ابوعثان نہدی نے کہا کہ پھر میں (مجاشع کے بھائی) ابوسعید مجالد سے ملاوہ دونوں بھائیوں سے بڑے تھے، میں نے ان سے بھی اس حدیث کے متعلق دونوں بھائیوں سے بڑے تھے، میں نے ان سے بھی اس حدیث کے متعلق دونوں بھائیوں سے بڑے تھے، میں نے ان سے بھی اس حدیث کے متعلق دونوں بھائیوں سے بڑے دیں خور میں نے دریث ٹھیک طرح بیان کی ہے۔

تشویع: معلوم ہوا کہ محابہ وتا بعین کے پاک زمانوں میں احادیث نبوی کے ندا کرات مسلمانوں میں جاری رہا کرتے تھے اور وہ اپنے اکابر سے احادیث کی تقیدیق کرایا بھی کرتے تھے۔اس طرح سے احادیث نبوی کا ذخیرہ صحیح حالت میں قیامت تک کے واسطے محفوظ ہوگیا جس طرح قرآن مجید محفوظ ہے اور سیصداتت محمدی کا ایک بڑا ثبوت ہے۔جولوگ احادیث صحیحہ کا انکار کرتے ہیں ، درحقیقت اسلام کے نا دان دوست ہیں اور وہ اس طرح پیغبراسلام منافتی کے پاکیزہ حالات زندگی کومنادینا چاہتے ہیں مگران کی بینا پاک کوشش مھی کامیاب نہ ہوگی ۔اسلام اور قرآن کے ساتھ احادیث محمدی منافیظ کاپاک ذخیرہ بھی ہیشہ محفوظ رہے گا۔ای طرح بخاری شریف کے ساتھ خادم کابیام فہم ترجمہ بھی کتنے پاک نفوس کے لیے ذریعہ ہدایت بنآركاران شاء الله العزيز

(٨، ١٠٠٤) م ع محد بن الى بكر في بيان كيا، كها م ع ففيل بن

سلیمان نے بیان کیا، کہا ہم سے عاصم بنسلیمان نے بیان کیا، ان سے ابو

عثان نہدی نے اور ان سے مجاشع بن مسعود رالنین نے کہ میں اسے بھائی

(ابومعبد والفين) كونى كريم منافيظ كى خدمت بين آپ سے جرت پر

بعت كرانے كے ليے لے كيا حضور مَالْتَيْمُ نے فرمايا: "جرت كا تواب تو جحرت كرنے والول كے ساتھ فتم ہو چكا۔ البت ميں اس سے اسلام اور جہاد ر بیعت لیتا ہوں۔' ابوعثان نے کہا کہ چرمیں نے ابومعبد رہائٹن سے ال

ان سے ان کے متعلق پو چھا تو انہوں نے کہا کہ مجاشع والنیون نے تھیک بیان کیا اور خالد حذاء نے بھی ابوعثان سے بیان کیا،ان سے مجاشع مالننا نے کہ وہ اپنے بھائی مجالد وللفؤ کو لے کرآئے تھے، (پھرصدیث کوآ خرتک بیان

كياراس كواساعيل في وصل كياب)_

(٣٣٠٩) مجمع سع محر بن بشار نے بیان کیا ، کہا ہم سے خندر نے بیان کیا ، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ابوبشر نے اور ان سے مجاہد نے کہ میں نے ابن عمر ولی نظام کے اس کیا کہ میرا ارادہ ہے کہ ملک شام کو ہجرت کر

جاؤل فرمایا:اب بجرت باتی نہیں رہی، جہاد بی باقی رہ گیا ہے۔اس لیے جاؤاورخود کوپیش کرو۔اگرتم نے بچھ پالیاتو بہتر ورندوالی آجانا۔

(۱۳۱۰) نفرنے کہا کہ میں شعبہ نے خردی، انہیں ابو بشرنے خردی، انہوں نے مجاہد سے سنا کہ جب میں نے عبداللہ بن عمر وہ کا تھا سے عرض کیا تو انہوں نے کہا کداب جرت باتی نہیں رہی یا (فرمایا کم) رسول الله منافیق

کے بعد چرہجرت کہاں رہی۔ (اگلی روایت کی طرح بیان کیا) (٣٣١١) مجھ سے اسحاق بن يزيد نے بيان كيا، انہوں نے كہا ہم سے يجيل

بن عزه نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھے ابوعمر واوز ای نے بیان کیا، ان سے عبدہ بن ابی آبابہ نے ، ان سے مجاہد بن جر می نے کہ عبداللہ بن عَنْ مُجَاشِع بْنِ مَسْعُوْدٍ، انْطَلَقْتُ بِأَبِيْ مَعْبَدِ إِلَى النَّبِيِّ مَا لَئِيًّا لِيُبَايِعَهُ عَلَى الْهِجْرَةِ، قَالَ: ((مَضَتِ الْهِجْرَةُ لِأَهْلِهَا، أَبَايِعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ)).فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبَدِ فَسَأَلْتُهُ

٤٣٠٧ ، ٤٣٠٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بْحُرِ ،

قَالَ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِي،

فَقَالَ: صَدَقَ مُجَاشِعٌ. وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ مُجَاشِع: أَنَّهُ جَاءَ بِأَخِيْهِ مُجَالِدٍ. [راجع: ۲۹۹۲، ۲۹۹۳]

٤٣٠٩ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قُلتُ لِابْنِ عُمَرَ: إِنِّي أُرِيْدُ أَنُ أُهَاجِرَ إِلَى الشَّأْمِ. قَالَ: لَا هِجْرَةَ

وَجَدْتَ شَيْئًا وَإِلَّا رَجَعْتَ. [راجع: ٣٨٩٩] ٤٣١٠ـ وَقَالَ النَّصْرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا،

وَلَكِنْ جِهَادٌ، فَانْطَلِقْ فَأَعْرِضْ نَفْسَكَ، فَإِنْ

قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَـ أَوْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللَّهِ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهُ مِنْ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ مُنْ اللَّهُ مِنْ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّالِي مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ مُلْمُعُلِقُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ مِنْ اللَّهُ مِنْ مُعْلِمُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللّ ٤٣١١ حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ حَمْزَةً، قَالَ: حَذَّثَتِيْ أَبُوْ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِيْ لُبَابَةً، عَنْ مُجَاهِدِ بْنْ جَبْرِ الْمَكِّيِّ، أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عَمِرُ اللَّهِ اللهِ بْنَ عَمِرُ اللَّهُ اللهِ الْمَاكِرِيِّ مَصْكَرُفَخَ مَدَ كَ بِعَدْ بَجِرَت بِالْمَانِيلِ وَلَى عَمَرُ كَانَ يَقُوْلُ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ .

[راجع: ٣٨٩٩]

تشویج: یکی مدنی ہجرت کی بابت ہے۔اگر اہل اسلام کے لئے کسی بھی علاقہ میں مکہ جیسے حالات پیدا ہوجا کیں تو دار الا مان کی طرف وہ اب بھی ہجرت کر سکتے ہیں۔جس سے ان کو یقینا ہجرت کا تو اب ل سکتا ہے تھر"انما الاعمال بالنیات "کا سامنے رکھنا ضروری ہے۔

(۱۳۱۲) ہم سے اسحاق بن بیزید نے بیان کیا، کہا ہم سے یحی بن حزہ نے بیان کیا، کہا ہم سے یحی بن حزہ نے بیان کیا، کہا کہ جھے سے امام اوزا کی نے بیان کیا، ان سے عطاء بن الی رباح نے بیان کیا ان سے عطاء بن الی رباح نے بیان کیا کہ میں عبید بن عمیر کے ساتھ عائشہ ڈائٹ کی خدمت میں حاضر ہوا ۔ عبید نے ان سے ہجرت کا مسکلہ بوچھا تو انہوں نے کہا کہ اب ہجرت باق نہیں رہی ، پہلے مسلمان اپنا دین بچانے کے لیے اللہ اوراس کے رسول کی طرف پناہ لینے کے لیے آتے تھے، اس خوف سے کہ کہیں دین کی وجہ کی طرف پناہ لینے کے لیے آتے تھے، اس خوف سے کہ کہیں دین کی وجہ سے فتنہ میں نہ پڑ جا کیں ۔ اس لیے اب جبکہ اللہ تعالی نے اسلام کو غالب کردیا تو مسلمان ہماں بھی چا ہے اپنے رب کی عبادت کرسکتا ہے۔ اب تو صرف جہا دیا وہ جہا دیا دیت بیت باتی ہے۔

2717 حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيْدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَخْيَى بْنُ حَمْزَةً، قَالَ: حَدَّثِنِي الْأَوْزَاغِيُ، يَخْمَى بْنُ حَمْزَةً، قَالَ: حَدَّثِنِي الْأَوْزَاغِيُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ، قَالَ: زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ فَسَأَلَهَا عَنِ الْهِجْرَةِ، فَقَالَتْ: لَا هِجْرَةَ الْيُومَ، كَانَ الْمُؤْمِنُ يَفِرُ أَخَدُهُمْ بِدِينِهِ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ مَخَافَةَ أَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللَّهُ أَلْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ، فَالْمُؤْمِنُ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَيْثُ شَاءَ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنَيَّةً [راجع: ٣٠٨٠]

تشوجے: یہوال فتح مکہ کے بعد مدید شریف ہی کی طرف ہجرت کرنے سیسے متعلق تھا جس کا جواب وہ دیا گیا جوروایت میں ندکور ہے، باتی عام حیثیت سے حالات کے تحت دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف ہجرت کرنا ہوقت ضرورت اب بھی جائز ہے۔ بشرطیکہ ایسے حالات پائے جواس کیلئے ضروری ہیں۔ روایت بالا میں کی نہ کسی پہلو سے فتح مکہ کا ذکر ہوا ہے، اس لیے ان کواس باب کے تحت لایا گیا ہے۔

٢٣١٣ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِم، عَنِ ابْنِ جُرَيْج، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَاصِم، عَنِ ابْنِ جُرَيْج، قَالَ: أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِم، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّ رَسُولَ حَسَنُ بْنُ مُسْلِم، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَامَ يَوْمَ الْهَنْح فَقَالَ: ((إِنَّ اللَّه حَرَّمَ مَكَة يَوْمَ خَلَقُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، فَهِي مَكَة يَوْمَ بَحَرَامِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَمْ تَحِلَّ لِأَحْدِ قَلْمُ بَحِلًا لِلْأَحْدِ بَعْدِي، وَلَمْ تَحِلُ لِأَحْدِ بَعْدِي، وَلَا تَحِلُ لِأَحْدِ بَعْدِي، وَلَمْ تَحِلُ لِأَحْدِ بَعْدِي، وَلَمْ تَحِلُ لِنَّالَهُ فِي اللَّه هُونَ الْدَهْرِ، لَا يُنقَلُ تَحَلَّلُ لِي قَطْلًا إِلاَّ سَاعَةً مِنَ الْدَهْرِ، لَا يُنقَلُ صَعْدُ شَوْكُها، وَلَا يُخْتَلَى صَيْدُها، وَلَا يُخْتَلَى خَلَى خَلَى اللَّهُ اللَّهُولُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّ

(۳۳۱۳) ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا، کہا ہم سے ابوعاصم نبیل نے بیان کیا، کہا ہم کوحسن بن مسلم نے جردی اور انہیں مجاہد نے کہ رسول اللہ متالیق فی مکہ کے دن خطبہ سانے خبردی اور انہیں مجاہد نے کہ رسول اللہ متالیق فی مکہ کے دن خطبہ سانے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''جس دن اللہ تعالی نے آسان وزمین کو پیدا کیا تھا، اسی دن اس نے مکہ کوحرمت والا شہر قرار دے دیا تھا۔ یس بیشہراللہ کے علم کے مطابق قیامت تک کے لیے حرمت والا رہے گا۔ جو جھے سے پہلے محمل کی کے لیے حلال ہوگا اور میرے لیے حلال ہوگا اور میرے لیے حلال ہوا تھا۔ یہاں صدود حرم میں شکار کے قابل جانور نہ چھیڑے جائیں۔ یہاں کہ کا نے دار درخت میں شکار کے قابل جانور نہ چھیڑے جائیں۔ یہاں کے کا نے دار درخت میں نہ کار کے قابل جانور نہ چھیڑے جائیں۔ یہاں کے کا نے دار درخت نہ کا نے جائیں نہ یہاں کی گھاس اکھاڑی جائے اور یہاں پرگری پڑی چیز

غزوات كابيان

اس فخص کے سواجواعلان کرنے کا ارادہ رکھتا ہواور کسی کے لیے اٹھائی جائز نہیں۔' اس پر عباس بن عبد المطلب والنوء نے کہا یا رسول اللہ! اوخر (گھاس) کی اجازت دیجئے کیونکہ ناروں کے لیے اور مکانات (کی تغییر وغیرہ) کیلئے بیضروری ہے۔ آپ خاموش ہو گئے پھر فرمایا:''اوخراس تھم سے الگ ہے اس کا (کاٹ) حلال ہے۔' دوسری روایت ابن جریج نے (اسی سند ہے) الی ہے۔انہوں نے عبدالکریم بن مالک ہے،انہوں نے ابن عباس سے اور ابو ہریرہ ولائٹ نے بھی نبی مثل النی تا ہے۔ ای بی روایت کی ابن عباس سے اور ابو ہریرہ ولائٹونٹ نے بھی نبی مثل النی تا ہے۔ ابنی بی روایت کی

رَسُولَ اللَّهِ! فَإِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ لِلْقَيْنِ نَهِمُ * وَالنَّبُوْتِ، فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ: ((إِلَّا الْإِذْجِرَ (الْحَاسِ) وَالنَّبُوْتِ، فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ: ((إِلَّا الْإِذْجِرَ (الْحَاسِ) فَإِنَّهُ حَلَالٌ)). وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجِ، أَخْبَرَنِيْ وَغِيره) كَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سے اللّٰ بِمِثْلُ هَذَا أَوْ نَحْوِ هَذَا. رَوَاهُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ (الى سَمَدُ النَّبِيِّ مَا لِللَّهُمَ إِلَهُ الرَّحِعِ ١٣٤٩]

الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا

كِتَابُ الْمَغَاذِي

"فصل في الفتح الاعظم الذي اعز الله به دينه ورسوله وجنده وحذبه الامين واستنقذ به بلده وبيته الذي جعله هدى للعالمين من ايدى الكفار والمشركين وهو الفتح الذي استبشىر به اهل السماء وضربت اطناب عزة على مناكب الجوزاء ودخل الناس به في دين الله افواجا واشرق به وجه الارض ضياء وابتهاجاًـ" (زاد المعاد الجزء الثاني صفحه ١٦٠) لینی الله تبارک د تعالی نے فتح کمہ سے اپنے دین کواپنے رسول کواپئی فوج کواپنے امن والے شہر کو بہت بہت عزیت عطافر ماکی اور شہر کمہ اور خاند کدبو جوسارے جہانوں کے لیے ذریعہ ہدایت ہے اس کو کفار اور مشرکین کے ہاتھوں سے آزادی نصیب کی۔ بیوہ فتح ہے جس کی خوشی آسانی مخلوق نے منائی اور جس کی عوات کے جھنڈے جوز استارے پرلہرائے اورلوگ جوق در جوق جس کی وجہ سے اللہ کے دین میں واغل ہو گئے جیہا کی برکت سے ساری زمین منور ہوکرروشی اورمسرت سے بھر پور ہوگئ غزوو کفتے مکہ کاذکر تفعیل کے ساتھ بول ہے۔غزوات نبوی کے سلسلے میں فتح مکہ کا کا بہا ہدار کو سیج معنی میں غزوہ وہ بھی نہیں) کہنا جاہیے کہ سب سے بڑا کارنامہ ہےاورلڑا ئیاں چھوٹی بڑی جتنی بھی ہوئی سب کا مرکزی نقطہ بہی تفاصلح حدیث کا زمانہ فتح كمه ب كونى دوسال قبل كابية قرآن مجيد في بيش خرى اى ونت تعين كرماته كردى في ﴿إِنَّا فَتَحْنَالُكَ فَنْحًا مُبِينًا ﴾ (١٨/ اللَّح:١) " جم في اب پغیر! آپ کوایک فتح دے دی کھلی ہوئی۔'' فتح آیت میں کواشارہ قریب صلح حدیبیر کی جانب ہے لیکن سب جانتے ہیں کہ اشارہ بعید فتح کمہ کی جانب ہے۔عرباب جوق درجوق ایمان لارہے تھے اور قبیلے اسلام میں داخل ہوتے جارہے تھے۔ فتح کمہ چیز ہی الیم تھی۔ قر آن مجیدنے اس کی اپنی زبان لِمِعْ مِينِ بِونْ تَشْرُ كُنْ كَيْ بِ ﴿ إِذَا جَآءَ نَصُرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَرَآيْتَ النَّاسَ يَدُخُلُونَ فِي دِيْنِ اللَّهِ آفُوَاجًا ﴾ (١١/النصر: ٦١) جب آحمي اللَّه كي مددادر فتح كمدادرآب نے لوگوں كود كيوليا كدفوج كى فوج الله كے دين ميں داخل مور بي بيں اور خير ميصورت تو فتح كمد كے بعد واقع موكى خود فتح اس طرح حاصل ہوئی کہ گونی کریم مثالیق کے ہمراہ دی ہزار صحابیوں کالشکر تھاا در عرب کے بڑے بڑے پڑھے قبیلے اپنے الگ الگ جیش بناتے ہوئے اور اپنے اپنے پر چم اڑاتے ہوئے جلومیں تھے لیکن خوزین کی دشمن کے اس شہر بلکہ دارافکومت میں برائے نام ہی ہونے پائی ادرشہر پر قبضہ بغیرخون کی عمیاں بِحُويا حِب حِباتَ مِوكِما: ﴿ وَهُوَ الَّذِي كُفَّ آيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَآيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةً مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظُفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ﴾ (١٨/ الفَّح ٢٣) وه اللّٰدوي ہے جس نے روک دیے ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے شہر مکہ میں بعداس کے کہتم کواس نے ان پر فتح مند کر دیا تھا۔ اِس آیت

میں اشارہ جہاں بقول شارعین کے حدید بیکی طرف ہے وہیں بیقول بعض دوسرے شارعین کے غیرخون پُر فتح کمد کی جانب ہے۔ فتح کمد کا بیظیم الشان اور دنیا کی تاریخ کے لیے تا دراور یا دگاروا تعدر مضان سند ۸ ھ مطابق جنوری سند ۱۳۳ عیسوی میں پیش آیا۔ (قر آنی سیرت نبوی مَانْتِیْظِ)

بَابُ قُول اللَّهِ تَعَالَى: .

﴿ وَيَوْمَ حُنَيْنِ إِذْ أَعْجَبَتُكُمْ كَثُرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا ۗ وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتُ ثُمَّ وَلَيْتُمْ مُدْبِرِينً ٥ ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ • سَكِينَتُهُ ﴾ إِلَى قُولِهِ: ﴿غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴾. [توبة:

باب: (جنگ خنین کابیان) الله تعالی کاارشاد: ''یا د کروخنین کے دن کو جب تم کواپنی کثرتِ تعدان پر گھمنڈ ہوگیا تھا پھروہ کثرت تمہارے کچھ کام نہ آئی اورتم پر زمین باوجود اپنی فراخی کے تنگ ہونے لگی، پھرتم پیٹے دے کر بھاگ کھڑے ہوئے ،اس کے بعد اللہ نے تم پرا بی طرف ہے لی نازل کی''غفور رحیم تک۔

تشويج: حنين ايك وادى كانام بجو كما ورطاكف كن يمين واتع ب، وبالآب فتح ك بعد چيشوال وتشريف لے محك منے منے آپ كوين بيني تقى کہ ما لک بن عوف نے کئی قبیلے کے لوگ مسلمانوں ہے لئے نے لیے جمع کئے ہیں جیسے ہوازن اور ثقیف وغیرہ۔اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد بارہ ہزاراور کا فروں کی چار ہزارتھی مسلمانوں کواپی کثرت تعداد پر بچہ غرور ہوگیا تھا۔اللہ نغالی ئے اس غرور کوتو ژبے کے لیے پہلے مسلمانوں کے اندر كافرون كاخوف و ہراس پيدا كرديا بعد ميں آخرى فتح مسلمانوں كوہى نصيب ہو كى _

٤٣١٤ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ عَبْدِاللَّهِ بن (٣٣١٣) بم ع م بن عبدالله بن تمير في بيان كيا، كها بم سے يزيد بن نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: أُخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ ، قَالَ: رَأَيْتُ بِيَدِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ضَرْبَةً، قَالَ: ضُرِبْتُهَا مَعَ النبِي مَثْنَاكُمُ يَوْمَ خُنَيْنِ. قُلْتُ: شَهِدْتَ حُنَيْنًا؟ قَالَ: قَبْلَ ذَلِكَ. شریک تھے؟ انہوں نے کہا کہ اس ہے بھی پہلے میں کی غزوات میں شریک

٤٣١٥ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ كَثِيْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا (۳۳۱۵) ہم مے محد بن کثیر نے بیان گیا، کہا ہم سے سفیان اوری نے جیان سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَجَاءَهُ رَجُّلْ فَقَالَ: يَا أَبَا عُمَارَةً! أَتُولَيْتَ يَوْمَ حُنَيْنِ فَقَالَ: أَمَّا أَنَا فَأَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ مُلْكُنَّمُ أَنَّهُ لَمْ يُولُّ، وَلَكِنْ عَجِلَ سْرَعَانُ اِلْقَوْمِ، فَرَشَقَتْهُمْ هَوَازِنُ، وَأَبُوْ . سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذْ بِرَأْسِ بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ يَقُولُ: تقامے ہوئے تھے اور جفنور مُناقِیّا فرمار سے تھے : 'میں نبی ہوں اس میں

ہو چکا ہوں۔

ہارون نے بیان کیا، کہا ہم کواساعیل بن ابی خالد نے خبروی، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن الی اوفی طالتین کے ہاتھ میں زخم کا نشان دیکھا پھر انہوں نے بتلایا کہ مجھے یہ زخم اس وقت آیا تھا جب میں رسول

كيا، ان سے الواسحاق نے، كہا كه ميں نے براء دلائن سے سا، ان ك يهال ايك تحض أيا وران سے كہنے لگا: النے ابو عمارہ! كياتم نے حنين كى الواكى میں بیٹے پھیر لی تھی؟ انہوں نے کہا: میں اس کی گوائی دیتا ہوں کہ نبی انہوں نے اپنی جلد بازی کا ثبوت دیا تھا، پس قبیلہ ہوازن والوں نے ان پر تير برسائ - الإسفيان بن حارث والنفي حضور مَا لَيْنَا كَم يَ سفيد فيحرى لكام

((أَنَّا النَّبِيُّ لَآ كَذِبُ بِالكُلْ جِموتُ بَيِس، مِين عبدالمطلَب كَ اولا دمول ـ'' أَنَّا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبُ))

[راجع: ٢٨٦٤]

تشوج: عافظ صاحب فرماتے ہیں: "وابو سفیان بن الحارث ابن عبدالمطلب بن هاشم وهو بن عم النبی علی الله اسلامه قبل فتح مکة فاسلم وحسن اسلامه و خرج الی غزوة قبل فتح مکة فاسلم وحسن اسلامه و خرج الی غزوة حنین فکان فیمن ثبت "(فتح) یعنی حفرت ابوسفیان بن عارث بن عبدالمطلب بن باشم متنافی بن بریم متنافی می می المسلم تھے کے بیا تھے۔ یہ ممدفح مونے سے بہلے بی سے مکل کرداست میں نبی کریم متنافی می متاب اور اسلام قبول کرلیا اور بیغز وہ نین میں ثابت قدم دے تھے۔

کی اولا دہوں۔''

سے ابواسحاق نے کہ براء بن عازب فی انجہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ابواسحاق نے کہ براء بن عازب فی انجہا سے پوچھا گیا، میں سن رہا تھا کہ تم لوگوں نے نبی کریم مثل انتیام کے ساتھ غزوہ حنین میں بیٹے پھیرلی تھی؟
انہوں نے کہاجہاں تک حضورا کرم مثل انتیام کا تعلق ہے، تو آپ نے پیٹے نہیں پھیری تھی۔ ہوا یہ قاکہ ہوازن والے بڑے تیرانداز تھے۔حضور مثل انتیام نے، اس موقع پرفرمایا تھا: "میں نبی ہوں، اس میں جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب اس موقع پرفرمایا تھا: "میں نبی ہوں، اس میں جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب

2717 حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قِيْلَ لِلْبَرَاءِ وَأَنَا أَسْمَعُ: أَوَلَيْتُمْ مَعَ النَّبِيِّ مُشْكِمً يَوْمَ حُنَيْن؟ فَقَالَ: أَمَّا النَّبِيُ مُشْكِمً فَلَا، كَانُوْا رُمَاةً فَقَالَ: فَقَالَ: مُشَلِّمٌ فَلَا، كَانُوْا رُمَاةً فَقَالَ:

((أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبُ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبُ))

[راجع: ٢٨٦٤]

قشتوجی: آپ نے اس نازک موقع پر دعافر مائی یا اللہ! پی مددا تار مسلم کی روایت میں ہے کہ کافروں نے آپ کو گیر لیا آپ نچر پر سے اتر پڑے پھر
خاک کی ایک مٹی کی اور کافروں کے منہ پر ماری فر مایا ((شاہت الوجوہ)) کوئی کافر باقی ندر ہا، جس کی آگھ میں مٹی نہ تھی ہو۔ آخر شکست پاکرسب
ہماگ نکلے۔ شاہت الوجوہ کامعنی ان کے منہ بر سے ہوئے۔ قسطل نی نے کہا ہے آپ کا ایک بڑا مجزوہ ہے۔ چار بڑار کافروں کی آگھ وں پڑا کیٹر میں خاک کا ایسا اثر پڑتا بالکس عادت کے فلاف ہے۔ (مولانا وحید الزماں) متر جم نبی کریم متابع اللہ شہری ہوئے ہیں۔ اور بہادری کو اس متی سے دریافت کر لیٹ ان کے ساتر ساتھی بھاگ نظی ہتروں کی ہو چھاڑ ہورہ ہے۔ اور آپ خچر پر میدان میں جے ہوئے ہیں۔ ایسے موقعوں پر بڑے بوے بہادروں کے چاہی کہ رسانت بھی آپ کی پیٹر بی میں کوئی ٹیک نہیں رہتا۔ شیاعت الدی خاف میں کا کوئی جگر و مدریات کی سات کا سب اس وقت اور بہادری کو اس کی بیٹر بروں کوئی ٹیک نہیں رہتا۔ شیاعت الدی خاف سے کہ کی سائل کو محروم نہ کرتے ۔ لاکھ دو پر آپ کا اس اس وقت اور طاقت الدی کوئی ٹیک نہیں رہتا۔ شیاعت الدی خاف میں خاف سے انگر آپ نے ایک خاف الدی کہ کوئی سے کہ وہ وہ ایک ہوا ہوئی کی ماروالا تا چاہا گر آپ نے ایک بیٹر بروں کو ہوئی کہ ایسا کے ایک گوار نے کوار سے کوارٹ کی کر گئی کی ماروالا تا چاہا گر آپ نے نہ بروں یو بھی اسے معناف کردیا۔ ایک ہوئی ہوئی ہوں میں بروں ہوئی کہ کوئی ہوئی کہ کوئی کی کر ہوئی کہ کا بیٹ کا میں جو موجوں کوئی کی اس میں کے بہوئی ہوئی کی کہ کوئی کی کہ کا میں اور دھزت کو جو دہنی تا کہ وہ دہ نہ ہوئی ہی مقداد میں اور دھزت کو دھونے کا میں اور دھزت کو دھونے کا کہ کوئی کی کہ کی کہ کی کہا کہ تو بھونے کی کہ کی کہا کہ تو بھونے کی کہ کی کہا کہ کوئی کی کہ کی کہا کہ تو بھونے کی کہا کہ کوئی کی کہ کی کہا کہ کوئی کی کہ کی کہا کہ کہ کی کہا کہ کوئی کی کہ کی کہا کہ تو بھونے کہ کوئی کر کے کہا گرا کہ کی کہا کہ تو بھونے کہ کہ کی کہ کی کہ کی کہا کہ تو بھونے کہ کوئی کی کہا کہ کوئی کہ کی کہا کہ تو بھونے کی کہا کہ تو بھونے کہا کہ کوئی کہا کہ کوئی کہا کہ تو بھونے کہا کہ کوئی کی کہا کہ کوئی کوئی کر کے کہ کی کہا کہ کوئی کی کہا کہ کوئی کے کہا کہا کہ کوئی کی کہا کہ کوئی کہا کہ کوئی کی کہا کہ کوئی کی کہا کہ کوئی کے کہا کہا کہ کوئی کے کہا کہ کوئی کی کہا کہ کوئی کے کہا کہا کہ کر کے کہا کہ کوئ

(١١١٧) مجه مع من بثار في بيان كيا، كها بم عندر في بيان كيا، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ابواسحاق نے، انہوں نے براء والثاثية سے سنا اور ان سے قبیلہ قیس کے ایک آ دی نے یو چھا کہ کیاتم لوگ رسول الله مَوَاليَّيْظِ كوغزوهُ حنين ميں چھوڑ كر بھاگ فكلے تنے؟ انہوں نے كہا: كيكن بر رسول الله مَنْ النَّيْرَا الله عَنْ اللَّهِ اللَّهِ عَلَيْ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ مَنْ اللَّهِ اللَّهِ اللّ تھ، جب ان پرہم نے حملہ کیا تو وہ بسپا ہو گئے پھر ہم لوگ مال غنیمت میں لگ گئے۔ آخرہمیں ان کے تیروں کاسامنا کرنا پڑا۔ میں نے خود دیکھا تھا كەرسول الله مَلَا يُنْتِمُ اپنے سفيد خچر پرسوار تقے اور ابوسفيان ولائٹي اس كى لگام تھاہے ہوئے تھے۔حضور مَاليَّنِكُمُ فرمارے تھے: 'میں نبی ہوں ،اس میں جھوٹ نہیں۔'' اسرائیل اور زہیر نے بیان کیا کہ بعد میں نبی مَا اَیْخِمُ اینے مجرسے از گئے۔

٤٣١٧ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، سَمِعَ الْبَرَاءَ۔ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ قَيْسٍ- أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ مَثْنَاكُمُ أَيُومَ حُنَيْنِ؟ فَقَالَ: لَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ مُشْكُمُ لَمْ يَفِرُّ، كَانَتْ هَوَازِنُ رُمَاةً، وَإِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمُ انْكَشَفُوا، فَأَكْبَيْنَا عَلَى الْغَنَاثِمِ، فَاسْتُقْبِلْنَا بِالسُّهَامِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ رِسُوْلَ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهُ عَلَى بَغُلَتِهِ الْبَيْضَاءِ، وَإِنَّ أَبَّا سُفْيَانَ آخِدٌ بِزِمَامِهَا وَهُوَ يَقُولُ: ((أَنَّا النَّبِيُّ لَا كَلِبُ)). قَالَ إِسْرَائِيْلُ وَزُهَيْرٌ: نَزَلَ النَّبِيُّ مُلْكُمُّ عَنْ بَغْلَتِهِ. [راجع: ٢٨٦٤]

تشوج: میدان جنگ میں نی کریم من النظم فابت قدم رہے اور جار آ دی آپ کے ساتھ جے رہے۔ تین بنو ہاشم کے ایک حفزت عباس والنظ آپ کے سامنے تھے اور ابوسفیان دلالٹیا آپ کے خجر کی باگ تھا ہے ہوئے تھے،عبداللہ بن مسعود ڈلاٹیا آپ کے دوسری طرف تھے۔ترندی کی روایت میں ہے کہ سوآ دی بھی آپ کے ساتھ شدر ہے اور امام جمدادر حاکم کی روایت میں ہے، این مسعود والتی سے کہ سب لوگ بھاگ نظے صرف اس (۸۰) آدی مہاجرین اور انسار میں ہے آپ کے ساتھ رہ گئے مسلم کی روایت میں ہے کہ کافروں نے آپ کو گھیرلیا آپ نچر سے اتر پڑے چرفاک کی ایک مٹھی کی اور کافروں کے مند پر ماری، کوئی کافر باتی ندر ہا جس کی آ تھ میں مٹی نہھی ہو۔ آخر میں کافر ہار کرسب بھاگ مجے۔ آپ نے فرمایا: ((شاهت الوجوة)) لينى ان كمنه كا في مول - ريمي في كريم مَا النيام كيو معرات ميس عيد

٤٣١٩، ٤٣١٨ جَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ لَيْت، حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابِ؛ ج: وَجَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْن شِهَابٍ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ: وَزَعَمَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَرْوَانَ ، وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ مُلْكُنَّمُ قَامَ حِيْنَ جَاءَٰهُ وَفَلَٰدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ، فَسَتَأَلُوْهُ-

(١٩، ٣١١٨) م سعيد بنعفير ني بيان كيا، كما كه مجه سايت بن سعدنے بیان کیا، کہا مجھ سے عقبل نے بیان کیا،ان سے ابن شہاب نے (دوسری سند) اور مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا، کہا ہم سے یعقوب بن ابرامیم نے بیان کیا، کہاہم سے ابن شہاب کے جیتیج (محربن عبداللہ بن شہاب) نے بیان کیا کہ محمد بن شہاب نے کہا کدان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا که انہیں مروان بن تھم اورمسور بن مخرمه طافئة نے خبر دی که جب قبيلة موازن كا وفدمسلمان موكر حاضر مواتورسول الله مَنْ يَعْيِمُ رخصت ديين کھڑے ہوئے ، انہوں نے آپ سے بدورخواست کی کدان کا مال اوران أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَنِيَهُمْ، فَقَالَ لَهُمْ سَنْ (قَيلَ الله مَالَيْظِم

نے فر مایا: "جیسا کہم لوگ د مکھ رہے ہو،میرے ساتھ کتنے اور لوگ بھی ہیں اوردیکھو سچی بات مجھے سب سے زیادہ پندے۔اس لیے تم لوگ ایک ہی چیز پیند کراویا توایخ قیدی لے لویا مال لے لو۔ میں نے تم ہی لوگوں کے خیال سے (قیدیوں کی تقسیم میں) تاخیر کی تھی۔ "حضور اکرم مَالْ اللّٰمِ کے طا کف سے واپس ہوکرتقریباً دس دن ان کا انتظار کیا تھا۔ آ خر جب ان پر واضح ہوگیا کہ رسول الله مَثَافِیْزُمُ انہیں صرف ایک ہی چیز واپس کریں گے تو انہوں نے کہا کہ پھرہم اپنے (قبیلے کے) قیدیوں کی واپسی جا ہتے ہیں۔ چنانچ آپ مَالْ الله في مسلمانوں كوخطاب كيا، الله تعالى كى اس كى شان كے مطابق ثناكرنے كے بعد فرمايا: "اما بعد إتمهارے بھائى (قبيله موازن كے لوگ) توبر کے ہمارے پاس آئے ہیں،مسلمان ہوکراورمیری رائے سے ہے کہ ان کے قیدی انہیں واپس کردیتے جائیں۔اس لیے جو خص (بلاکسی دنیاوی صلہ کے) اپنی خوشی سے واپس کرنا جاہے وہ واپس کردے میہ بہتر ہے اور جولوگ اپنا حصہ نہ چھورنا جا ہتے ہول، ان کاحق قائم رہے گا۔وہ یوں کرلیں کہاس کے بعد جوسب سے پہلے ننیمت اللہ تعالی ہمیں عنایت فرمائے گااس میں ہے ہم آنہیں اس کے بدلہ میں دے دیں گے تو وہ ان ك قيدي والس كردين " ممام صحابه فتأثثة في كها يا رسول الله! بم خوشى ب (بلا كى بدلد ك) والس كرنا جائة بي ليكن رسول الله مَا الله مَا الله مَا الله مَا الله مَا الله مَا فرمایا: "اسطرح جمیں اس کاعلم نہیں ہوا کہ کس نے اپی خوشی سے واپس کیا ہےاور کس نے نہیں ،اس لیے سب لوگ جائیں اور تہارے چودھری لوگ تمہارا فیصلہ جارے پاس لائیں۔' چنانچدسب واپس آ گئے اور ان کے چودھر یوں نے ان سے گفتگو کی پھر وہ رسول الله مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللهِ مَا اللهِ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ سب نے خوشی اور فراخ دلی کے ساتھ اجازت دے دی ہے۔ ابن عباس والنظم نے کہا یمی ہے وہ صدیث جو مجھے قبیلہ ہوازن کے قید یوں کے متعلق پینچی ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ مِلْكُمُ : ((مَعِي مَنْ تَرَوْنَ، وَأَحَبُّ الْحَدِيْثِ إِلَى أَصْدَقُهُ، فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيَ، وَإِمَّا الْمَالَ، وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِكُمْ)). وَكَانَ أَنْظَرَهُمْ رَسُولَ اللَّهِ مُنْكُمُ إِضْعَ عَشْرَةً لَيْلَةً ، حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّاثِفِ، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مَا لِنَّا اللَّهِ مَا لِنَّاكُمُ غَيْرُ رَادٌّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا. فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا فَيَكُمُ فِي الْمُسْلِمِيْنَ، فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاءُ وُنَا تَالِبِينَ، وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبِيهُمْ، فَمَنْ أَحَبُّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ، حتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللَّهُ عَلَيْنَا، فَلْيَفْعَلُ)). فَقَالَ النَّاسُ: قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَثْلِثُكُمُ: ((إِنَّا لَا نَدُرِيْ مَنُ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذَلِكَ مِمَّنُ لَمْ يَاْذَنُ فَارْجِعُواْ حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ)). فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ مَا لِنَّامًا ۚ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا. هَذَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْ سَبْي هَوَازِنَ. [راجع: ٢٣٠٧، ٢٣٠٨]

تشویج: ہوازن کے وفد میں ۲۲ آ دی آئے تھے جن میں ابو برقان سعدی بھی تھا۔اس نے کہایارسول اللہ!ان قیدیوں میں آپ کے دودھ کے دشتہ سے آپ کی کئی مائیں اور خالہ بیں اور دودھ کی بہیں بھی ہیں۔ آپ ہم پر کرم فرمائیں اوران سب کو آزاد فرمادیں۔ آپ پراللہ بہت کرم کرے گا۔ آپ نے جو جواب دیا وہ روایت میں یہاں تفصیل سے بیان ہواہے آپ نے سارے قیدیوں کو آزاد فرمادیا۔

• ٤٣٢ - حَدَّثَنَا أَبُو النَّعْمَانِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا (٣٣٢٠) بم سابوالعمان محد بن فضل في بيان كيا، كها بم سعماد بن

تشوجے: حضرت نافع بن سرجس میشد حضرت عبدالله بن عمر بناتھا کے آزاد کردہ ہیں۔ حدیث کے فن میں سنداور جمت ہیں۔امام مالک میشدہ فراماتے میں کہ جب بھی نافع سے ابن عمر رفحاتھا کی حدیث ن لیتا ہوں تو پھر کی اور راوی سے سننے کی ضرورت نہیں رہتی۔سنہ سااھ میں وفات مائی۔

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ نَافِع، أَنَّ عُمَرَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ الْحِ: وَجَدَّتُنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَدُاللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَدُاللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِع عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا قَفَلْنَا مِنْ حُنَيْنَ سَأَلَ عُمَرُ الْنِي مُصَّلِحًا اللَّبِي مُلْكُمَّ النَّبِي مُلْكُمَّ بِوَقَائِهِ. وَقَالَ النَّبِي مُلْكُمَّ بِوَقَائِهِ. وَقَالَ الْمَعْمُ وَرَوَاهُ جَرِيْرُ مِبْنُ حَاذِم وَحَمَّادُ بْنُ عَمَرَ وَرَوَاهُ جَرِيْرُ مِبْنُ حَاذِم وَحَمَّادُ بْنُ عَمَرَ وَرَوَاهُ جَرِيْرُ مِبْنُ عَنْ نَافِع عَنِ ابْنِ عَمَر عَنْ ابْنِ عَمَرَ عَنْ ابْنِ عَمَر ابْنِ عَمَر عَنِ اللهِ عَنْ ابْنِ عَمَر عَنَا اللهِ عَنْ ابْنِ عَمَر عَنِ اللهِ عَنْ ابْنِ عَمَر عَنِ اللهِ عَنْ ابْنِ عَمَر عَنْ اللهِ عَنْ ابْنِ عَمْر عَنْ اللهِ عَنْ ابْنِ عَمَر عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ ابْنِ عَمَر عَنْ اللهِ عَنْ اللهُ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهُ عَنْ اللهِ عَنْ اللهِ عَنْ اللهُ عَنْ اللهُ عَنْ اللهِ عَنْ اللهُ عَلَالِهُ عَنْ اللهُ عَلَي

الْخَبْرَنَا مَالِكُ، عَنْ يَخْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيْرٍ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ يَخْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيْرٍ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِيْ قَتَادَةً، قَالَ: هَوْلَى أَبِيْ قَتَادَةً، قَالَ: هَوْلَى أَبِيْ قَتَادَةً، قَالَ: هَوْلَى أَبِيْ قَتَادَةً، قَالَ: هَوْلَكُ أَبِي قَتَادَةً، قَالَ: هَوْلَكُ مُخَنَّى فَلَمّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةً، فَرَأَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةً، فَرَأَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةً، فَرَأَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَاءِهِ عَلَى حَبْلِ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَاءِهِ عَلَى حَبْلِ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَاءِهِ عَلَى حَبْلِ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَاءِهِ عَلَى حَبْلِ عَلَى عَبْلِ عَلَى فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيْحَ عَلَى عَبْلِ عَلَى فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيْحَ عَلَى عَبْلِ النَّمُوثِ فَقُلْتُ أَوْمَكُ النَّاسِ؟ قَالَ: الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِيْ، قَلَحِقْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ أَوْمَكُ اللَّالِمِ النَّاسِ؟ قَالَ: أَمْرُ اللَّهِ عَزَّوَجَلً . ثُمَّ رَجَعُوا وَجَلَسَ أَمْرُ اللَّهِ عَزَّوَجَلً . ثُمَّ رَجَعُوا وَجَلَسَ أَمْرُ اللَّهِ عَزَّوجَلً . ثُمَّ رَجَعُوا وَجَلَسَ أَمْرُ اللَّهِ عَزَّوجَلً . ثُمْ رَجَعُوا وَجَلَسَ أَمْرُ اللَّهِ عَزَّوجَلً . ثُمَّ رَجَعُوا وَجَلَسَ أَمْرُ اللَّهِ عَزَّوجَلً . ثُمَّ رَجَعُوا وَجَلَسَ

دے گا؟ پھر میں بیٹھ گیا۔ بیان کیا کہ پھر آپ نے دوبارہ یہی فرمایا۔اس مرتبہ پھر میں نے دل میں کہا کہ میرے لیے کون گوائی دے گا؟ اور پھر بیٹھ ر ہا۔ نبی مَنْ النَّيْرَ ن چراپنا فرمان دہرایا تو میں اس مرتبہ کھڑا ہوگیا۔حضور نے اس مرتب فرمایا: ' کیابات ہے اے ابوقادہ!' میں نے آپ کو بتایا تو ایک صاحب (اسود بن فزاعی اسلمی) نے کہا کہ یہ سے کہتے ہیں اوران کے مقول کاسامان میرے پاس ہے۔آپ میرے تن میں انہیں راضی کردیں (كدسامان مجھ سے نہ ليس) اس پر ابو بكر رُفاطَّة نے فر مايا بنہيں الله كي قتم! الله كے شيرول ميں سے ايك شير، جوالله اوراس كے رسول مَلْ تَقْيَرُ أَم كَل طرف ے اُوتا ہے پھر حضور مَالَيْظِم اس كاحق تمهيں ہرگز نہيں دے سكتے۔ نبي اكرم مَنَا يُنْتِيَّ نِ فرمايا : ' سج كها، تم سامان ابوقاده كود ، وو' انهول نے سامان مجھےدے دیائیں نے اس سامان سے قبیلہ سلمہ کے محلّہ میں ایک باغ خریدا۔اسلام کے بعد بیمیرایبلا مال تھا۔ جے میں نے حاصل کیا تھا۔ (۲۲۲ م) اورلیث بن سعد نے بیان کیا ، مجھ سے یکی بن سعیدانصاری نے بیان کیا تھا کہ ان سے عمر بن کثیر بن اللح نے ، ان سے ابوقادہ ڈلاٹنڈ نے بیان کیا،غزوۂ حنین کے دن میں نے ایک مسلمان کو دیکھا کہ ایک مشرک ے ازر ہاتھااور دوسرامشرک پیچیے سے مسلمان کوتل کرنے کی گھات میں تھا، پہلے تومیں اس کی طرف بڑھا، اس نے اپنا ہاتھ مجھے مارنے کے لیے اٹھایا تو میں نے اس کے ہاتھ پر وار کر کے کاٹ دیا۔اس کے بعدوہ مجھ سے چٹ گیااوراتنی زورے مجھے بھینجا کہ میں ڈرگیا۔ آخراس نے مجھے چھوڑ دیااور ڈ ھیلا پڑ گیا۔ میں نے اسے دھکا دے کوتل کردیا اور مسلمان بھاگ نکلے اور میں بھی ان کے ساتھ بھاگ پڑا۔لوگوں میں عمر بن خطاب رہائٹن نظر آئے تو میں نے ان سے یو چھا: لوگ بھاگ کیوں رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا كدالله تعالى كايبى تكم ہے، چراوگ رسول الله مَاليَّيْمِ كے ياس آكر جمع مو كئة _ رسول الله مَنَالَيْنِيَّمْ في فرمايا: ' جو شخص اس بر كواه قائم كرد ع كاكه کسی مقتول کواسی نے قبل کیا ہے تو اس کا سارا سامان اسے ملے گا۔'' میں ا پنے مقتولوں پر گواہ کے لیے اٹھالیکن مجھے کوئی گواہ دکھائی نہیں دیا۔ آخر میں بیڑ گیا پرمیرے سامنے ایک صورت آئی۔ میں نے آپنے معاطے کی

النَّبِيُّ مُلْكُنَّةً ۚ فَقَالَ: ((مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةً فَلَهُ سَلَبُهُ)). فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِيْ ثُمَّ جَّلَسْتُ- قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ مَثْثَكُمٌ مِثْلَهُ- فَقُمْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِيْ؟ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ مَا لَكُمٌّ مِثْلَهُ ، ثُمَّ قُمْتُ فَقَالَ: ((مَالَكَ يَا أَبًا قَتَادَةً؟)) فَأَخْبَرْتُهُ. فَقَالَ رَجُلٌ: صَدَقَ وَسَلَبُهُ عِنْدِي، فَأَرْضِهِ مِنِّي. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَاهَا اللَّهِ! إِذًا لَا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أُسُدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَيُعْطِيَكَ سَلَبُهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ مَلْكُمُ ((صَدَقَ فَأَعْطِهِ)). فَأَعْطَانِيْهِ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِيْ بَنِيْ سَلِمَةً، فَإِنَّهُ لَأُوَّلُ مَالٍ تَأْثَلُتُهُ فِي الْإِسْلَامِ. [راجع:٢١٠٠] ٤٣٢٢_ وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ، ِ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنِ نَظَرْتُ إِلَى رَجُلِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُقَاتِلُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، وَآخَرُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَخْتِلُهُ مِنْ وَرَاءِهِ لِيَقْتُلَهُ، فَأَسْرَعْتُ إِلَى الَّذِيْ يَخْتِلُهُ فَرَفَعَ يَدَهُ لِيَضْرِبَنِيْ، وَأَضْرِبُ يَدَهُ، فَقَطَعْتُهَا، ثُمَّ أَخَذَنِي، فَضَمَّنِي ضَمًّا شَدِيْدًا حَتَّى تَخَوَّفْتُ، ثُمَّ تَرَكَ فَتَحَلَّلَ، وَدَفَعْتُهُ ثُمَّ قَتَلْتُهُ، وَانْهَزَمَ الْمُسْلِمُوْنَ، وَانْهَزَمْتُ مَعَهُمْ، فَإِذَا بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي النَّاسِ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ قَالَ أَمْرُ اللَّهِ، ثُمَّ تَرَاجَعَ النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ مُلْكُمُّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مِلْكُمَّ إَ: ((مَنْ أَقَامَ بَيِّنَةً عَلَى قَتِيلٍ

اطلاع حضورا کرم مَنْ النَّيْمُ کودی۔ آپ کے پاس بیٹے ہوئے ایک صاحب
(اسود بن خزاعی اسلمی دلائٹیئے) نے کہا کہ ان کے مقتول کا سامان میرے پاس
ہے، آپ میرے حق میں انہیں راضی کردیں۔ اس پر ابو بکر دلائٹیئے نے کہا:
ہرگز نہیں، اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کوچھوڑ کر جواللہ اور اس کے
رسول کے لیے جنگ کرتا ہے، اس کا حق قریش کے ایک بزدل کو
آنخضرت مَنْ اللّٰهِ عَمْ نہیں دے سکتے۔ ابوقادہ دلائٹیئے نے بیان کیا چنانچے رسول
اللہ مَنْ اللّٰهِ عَمْ اللّٰهِ عَلَیْ اللّٰهِ عَلَیْ اللّٰهِ عَلَیْ اللّٰهِ عَلَیْ اللّٰهِ عَلَیْ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ عَلَیْ اللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰ

قَتَلُهُ فَلَهُ سَلَهُهُ). فَقُمْتُ لِأَلْتَمِسَ بَيْنَةً عَلَى قَتِيلِيْ، فَلَمْ أَرَ أَحَدًا يَشْهَدُ لِي فَجَلَسْتُ، قَتِيلِيْ، فَلَمْ أَرَ أَحَدًا يَشْهَدُ لِي فَجَلَسْتُ، ثُمَّ بَدَا لِيْ، فَلَكَرْتُ أَمْرَهُ لِرَسُوْلِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلِسَاءِهِ: سِلَاحُ هَذَا الْقَتِيلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلِسَاءِهِ: سِلَاحُ هَذَا الْقَتِيلِ الَّذِي يَذْكُرُ عِنْدِي فَأَرْضِهِ مِنْهُ. فَقَالَ أَبُوْ بَكُر: كَلَّا لَا يُعْطِهِ أُصَيْبِغَ مِنْ قُرَيْش، وَتَدَعَ أَسَدًا مِنْ أُسْدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَتَدَعَ أَسَدًا مِنْ أَسْدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ فَأَدًاهُ وَرَسُولُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ فَأَدًاهُ وَرَسُولُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ فَأَدًاهُ وَرَسُولُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ فَأَدًاهُ إِلَيْ مَنْ أَرْدُ مَالٍ إِلَيْ اللَّهِ عَلَيْكُمْ فَأَدًاهُ إِلَيْ مَنْ فَرَيْشِ مَنْ فَرَيْشٍ وَرَسُولُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ فَأَدًاهُ وَرَسُولُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ فَا اللَّهِ عَلَيْكُمْ فَا أَدْاهُ إِلَيْ مَنْ فَرَانَ أَوْلَ مَالٍ إِلَيْ مَنْ فَرَانَ أَوْلَ مَالٍ إِلَيْ مَا اللَّهِ عَلَى اللَّهُ مِنْ فَرَانًا فَكَانَ أَوْلَ مَالٍ إِلَى اللَّهُ مَا مِنْ أَنْ مَنْ مَنْ فَرَانًا فَكَانَ أَوْلَ مَالًا فَكَانَ أَوْلَ مَالٍ إِلَى اللَّهُ مِنْ فَرَانُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ مَا اللَّهُ عَلَى اللَّهُ مَالَا فَكَانَ أَوْلَ مَالًا فَا فَعَلَا فَا فَلَا اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ مِنْ فَيْعِيْمُ اللَّهُ مِنْ فَرَانًا فَكَانَ أَوْلُ مَالًا فَكَانَ أَوْلُ مَالًا فَكَانَ أَوْلَ مَالًا فَعَالَ اللَّهُ عِلَى اللَّهُ مُنْ فَلَا اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ مَا اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ مِنْ أَلَا اللَّهُ عَلَى اللَّهُ مَالِهُ فَلَا اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ مَالِهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَا اللَّهُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَا اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَ

تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ. [راجع: ٢١٠٠]

تشوج: غزوهٔ حنین کے بارے میں مزید معلومات درج ذیل ہیں۔غزوهٔ بدر کے بعد دوسراغزوہ جس کا تذکرہ اشارہ نہیں بلکہ نام کی صراحت کے ساتھ قرآن مجید میں آیا ہے وہ غزوہ حنین ہے جنین ایک وادی کا نام ہے جوشہر طائف سے ۲۰۰-۲۰میل ثال وشرق میں جبل اوطاس میں واقع ہے۔ سید عرب کے مشہور جنگجو و جنگ باز قبیلہ ہوازن کامسکن تھااور اس قبیلہ کے ملکۂ تیراندازی کی شہرت دوردورتھی۔انہوں نے فتح کمد کی خبریا کرول میں کہا کہ جب قریش مقابله میں نیکھبر سکے تو اب ہماری بھی خیز نہیں اورخود ہی جنگ وقبال کا سامان شروع کردیا اور حیا ہا کیمسلمانوں پر جوابھی مکہ ہی میں سیجا تھا، یک بیک آپڑیں اور ای منصوبہ میں ایک دوسر اپر توت اور جنگہو قبیلہ بی ثقیف بھی ان کاشریک ہو گیا اور ہوازن اور ثقیف کے اتحاد نے دشمن کی جنگی قوت کو بہت ہی بوھادیا۔ نی کریم منافیظ کو جب اس کی معتر خرل می توایک اجھے جزل کی طرح آپ خودہی پیش قدی کر کے باہر نگل آے اور مقام خین پر غنیم کے سامنے صف آ رائی کرلی۔ آپ کے شکر کی تعداد ہارہ ہزارتھی۔ان میں دس ہزارتو وہی فدائی جومدیندے ہم رکاب آئے تھے دو ہزار آ دمی مکہ کے مجی شامل ہو محے مگران میں سب مسلمان نہ تھے کچھ تو ابھی بہ دستور مشرک ہی تھے اور کچھ نومسلم کی بجائے ، نیم مسلم تھے۔ بہر حال مجاہدین کی اس جمعیت کثیر پرمسلمانوں کو ناز ہوچلا کہ جب ہم تعداقلیل میں رو کر برابر فتح پاتے آئے تو اب ہماری تعداداتنی بڑی ہے، اب فتح میں کیا شبہ ہوسکتا ہے۔ کیکن جب جنگ شروع ہوئی تو اس کے بعض دوراسلامی لشکر پر بہت ہی سخت گز رےادرمسلمانوں کا آپی کثرت تعداد پرفخر کرنا ذراہھی ان کے کام نیآیا۔ایک موقع الیا بھی پیش آیا کہ اسلامی فوج کوایک تک نشیبی وادی میں اتر نا پڑا اور دشمن نے کمین گاہ سے یک بیک ان پر تیروں کی بارش شروع کردی۔خیر پھر غیبی امداد کانزول ہوااور آخری فتح مسلمانوں ہی کے حصہ میں رہی قرآن مجید نے اس سارے نشیب وفراز کی نقشہ کشی اپنے الفاظ میں کردی ہے:﴿ لَقَدُ نَصَرَكُمُ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ كَنِيْرَةٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ اَعْجَبَتُكُمْ كَفُرَنُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَيْتُمْ مُّدُيرِيْنَ ثُمَّ ٱنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَٱنْزَلَ جُنُودًا لَهْ تَرَوُهَا وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَٱنْزَلَ جُنُودًا لَهْ تَرَوُهَا وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَٱنْزَلَ جُنُودًا لَهْ تَرَوُهَا وَعَلَى اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَٱنْزَلَ جُنُودًا لَهْ تَرَوُهَا وَعَلَى اللَّهُ عَزَاءُ الكفورين) (٩/التوبة: ٢٥) "الله في يقينا بهت موقعول برتمهاري نصرت كي مهاور حنين كيدن بهي جبكتم كوابني كثرت تعداد برغرور بوكيا تفاتووه تمہارے کچھکام نہ آئی اورتم پرزمین باوجوداپی فراخی کے تنگی کرنے لگی پھرتم پیٹھ دے کر بھاگ کھڑے ہوئے۔اس کے بعداللہ نے اپی طرف سے ا پے رسول اور مؤمنین پرتسلی نازل فرمائی اور اس نے ایسے لشکرا تار ہے جنہیں تم و کھے نہ سکے اور اللہ نے کا فروں کے لیے۔' غزوہ چنین کازمانہ شوال سنہ ۸ ھ مطابق جنوری سنہ ۲۲۳ء کا ہے (قرآ نی سیرت نبوی مَثَاثِیْرًم) حدیث ہذا کے ذیل علامة سطلانی لکھتے ہیں:

"قال الحافظ ابو عبد الله الحميدي الاندلسي سمعت بعض اهل العلم يقول بعد ذكر هذا الحديث لو لم يكن من

فضيلة الصديق الا هذا فانه بثاقب عمله وشدة ضرامته وقوة انصافه وصحة توفيقه وصدق تحقيقه بادر الى القول الحق فزجروا فتى وحكم وامضى واخبرنى الشريعة عنه المنظم بحضرته وبين يديه بما صدقه فيه واجراه على قوته وهذا من خصائصه الكبرى الى مالا يحصى من فضائله الاخرى- " (قسطلانى)

یعنی حافظ ابوعبداللہ حمیدی اندلی نے کہا کہ میں نے اس حدیث کے ذکر میں بعض اہل علم سے سنا کہ اگر حضرت صدیق اکبر دلانا تھئے کے فضائل میں اور کوئی حدیث نہ ہوتی صرف یہی ایک ہوتی تو بھی ان کے فضائل کے لیے یہی کافی تھی جس سے ان کاعلم ان کی پچنٹی قوت انصاف اور عمدہ تو فیق اور حمیتی تو ت وغیرہ اوصاف حمیدہ ظاہر ہیں انہوں نے تق بات کہنے میں کس قدر دلیری سے کا م لیا اور فتو کی دیے کے ساتھ فلط کو کو ڈا ٹا اور سب سے ہوی خوبی یہ کہ نبی کریم منافیظ کے دربار عالی میں آ واز تق کو بلند کیا ، جس کی نبی کریم منافیظ نے بھی تصدیق فرمائی اور ہو بہوا سے جاری فرما دیا۔ بیا مور حضرت ابو بکر دالان کی دوح پر بے شار سلام اور رحمت نازل فرمائے۔ رکبیں دراز)

باب:غزوهٔ اوطاس کابیان

بَابُ غَزَاةِ أُوْطَاسِ

قشوجے: اوطاس قبیلہ ہوازن کے ملک میں ایک وادی کا نام ہے۔ یہ جنگ حنین کے بعد ہوئی کیونکہ ہوازن کے کچھلوگ بھاگ کراوطاس کی طرف چلے گئے کچھ طاکف کی طرف تو اوطاس پر آپ نے ابو عامرا شعری ڈالٹیئؤ کوسر دار کر کے لشکر بھیجا اور طاکف کی طرف بذات خاص تشریف لے گئے۔ اوطاس میں درید بن صمہ سر داراوطاس کوربید بن رفیع یا زبیر بن عوام ڈالٹیئو نے قل کیا تھا۔

٣٢٣٤ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةً، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، عَنْ أَبِيْ بُرْدَةً، عَنْ أَبِيْ مُوسَى قَالَ: لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُ مُلْتُكُمُّ مِنْ حُنَيْنِ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى النَّبِيُ مُلْتُكُمُّ مِنْ حُنَيْنِ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى جَيْشٍ إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصَّمَّةِ، فَقُتِلَ دُرَيْدٌ بْنَ الصَّمَّةِ، فَقُتِلَ دُرَيْدٌ وَهَزَمَ اللَّهُ أَصْحَابَهُ. قَالَ أَبُو مُوسَى: وَبَعَثَنِيْ مَعَ أَبِيْ عَامِرٍ فَرُمِي أَبُوعَامِر فَرُمِي أَبُوعَامِر وَمُنِي بَبَهُم فَأَنْبَهُ فِيْ رُكْبَتِهِ، وَمَاهُ جُشَمِيٌ بِسَهْمٍ فَأَنْبَهُ فَيْ اللَّهُ عَامِر فَرُمِي الْبُوعَامِر رُمَاكُ؟ فَأَشَارَ إِلَى أَبِيْ مُوسَى فَقَالَ: ذَاكَ رَمَاكُ؟ فَأَشَارَ إِلَى أَبِيْ مُوسَى فَقَالَ: ذَاكَ وَمَاكُ؟ فَأَشَارَ إِلَى فَاتَبْعُتُهُ وَجَعَلْتُ لَهُ: فَلَحِقْتُهُ فَلَى الَّذِيْ رَمَانِيْ. فَقَصَدْتُ لَهُ: فَلَحِقْتُهُ فَلَمَ اللَّهُ عَلَى اللَّذِيْ رَمَانِيْ. فَقَصَدْتُ لَهُ: فَلَحِقْتُهُ فَلَى اللَّهُ عَلَى فَاتَبْعُتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ: فَلَا تَشْتَعِيْ؟ أَلَا تَشْبُعَ فَعَمَلَتُ أَبُعُ فَلَى فَانَزِعْ هَذَا لَكُ فَلَا اللَّهُ صَاحِبَكَ. قَالَ: فَانْزِعْ هَذَا لَعْ مَانَوْعُ هَذَا اللَّهُ صَاحِبَكَ. قَالَ: فَانْزِعْ هَذَا

فل کروادیا۔انہوں نے فرمایا کہ میرے (گھٹنے میں ہے) تیرنکال لے تو اس سے پانی جاری ہوگیا پھرانہوں نے فر مایا بھیتے! نبی اکرم مَالیَّیْمُ کومیرا سلام پہنچانا اور عرض کرنا کہ میرے لیے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ ابو عامر والنيز نے لوگوں پر مجھے نائب بنادیا۔اس کے بعدوہ تھوڑی دیراورزندہ رہے اور شہادت پائی۔ میں واپس ہوا اور حضور اکرم منا النظم کی خدمت میں بہنچا۔ آپ اپنے گھر میں بانوں کی ایک حیار پائی پرتشریف رکھتے تھے۔اس پر کوئی بستر بچھا ہوانہیں تھا اور بانوں کے نشانات آپ کی پیٹھ اور پہلو پر پڑ گئے تھے۔ میں نے آپ سے اپنے اور ابو عامر مٹائٹنڈ کے واقعات بیان كے اور يدكر انہول نے دعائے مغفرت كے ليے درخواست كى ہے، آپ مَلَا لِيَّا اللهِ إِنْ طلب فرمايا اور وضوكيا پھر ہاتھ اٹھا كر دعاكى "اے الله!عبيدابوعامرى مغفرت فرما- "مين في آپ كي بغل مين سفيدى (جب آپ دعا کررہے تھے) دیکھی پھر حضور مَالیّیْزُم نے دعا کی:'اے اللہ! قیامت کے دن ابوعامر کواپنی بہت ی مخلوق سے بلند تر درجہ عطافر مانا۔ "میں نے عرض کیا اور میرے لیے بھی اللہ سے متغفرت کی دعا فرما دیجتے۔ حضور مَنَا لَيْمَ فِي فِي الله الله عبدالله بن قيس ك كنابول كوبهي معاف فرما اور قیامت کے دن اچھا مقام عطا فرما۔'' اور بردہ نے بیان کیا کہ ایک دعا ابوعامر رہالتنہ کے لیے تھی اور دوسری ابومویٰ رہالتہٰ کے لیے۔

السَّهُمَ فَنَزَعْتُهُ فَنَزًّا مِنْهُ الْمَاءُ. قَالَ: يَا ابْنَ أْخِيْ أَقْرِىءِ النَّبِيِّ مُلْكَانًا السَّلَامُ، وَقُلْ لَهُ: اسْتَغْفِرْلِي وَاسْتَخْلَفَنِيْ أَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ، فَمَكَثَ يَسِيْرًا ثُمَّ مَاتَ، فَرَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ مُلْكُلُّم فِي بَيتِهِ عَلَى سَرِيرٍ مُرَمَّل وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيْرِ بِظُهْرِهِ وَجَنْبَيْهِ، فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ أَبِي عَامِرٍ، وَقَالَ: قُلْ لَهُ: اسْتَغْفِرْ لِيْ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرُ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ)). وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ﴿ (اللَّهُمُّ اجْعَلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيْرٍ مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ)). فَقُلْتُ: وَلِيْ فَاسْتَغْفِرْ. فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللَّهِ ابُنِّ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَأَدْخِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلاً كَرِيْمًا)). قَالَ أَبُوْ بُرْدَةَ: إِحْدَاهُمَالِأَبِيْ عَامِر وَالْأُخْرَى لِأَبِي مُوْسَى. [راجع: ٢٨٨٤]

قشوجے: حدیث میں ایک جگر لفظ ((و علیه فروش)) آیا ہے۔ یہاں (ما) نافیداوی کی بھول ہےرہ گیا ہے۔ای لیے ترجمہ یہ کیا گیا ہے کہ جس چار پائی پرآپ بیٹے ہوئے تھے۔اس پرکوئی بستر بچھا ہوائیس تھا۔اس حدیث میں دعا کرنے کے لیے دسول کریم مَثَّلَیْتُنِ کے ہاتھ اٹھانے کاذکر ہے جس میں ان لوگوں کے قول کی تردیدہے جودعامیں ہاتھ اٹھانا صرف دعائے استقاء کے ساتھ خاص کرتے ہیں۔ (قسطلانی)

باب: غزوهٔ طائف كابيان جوشوال سنه ٨ ه مين موا

بَابُ غَزُورَةِ الطَّائِفِ فِي

شُوَّالِ سَنَةَ ثَمَانِ

يەموى بن عقبہ نے بيان كيا ہے۔

تشوج: طائف مکہ ہے تیں میل کے فاصلے پر ایک بہتی کا نام ہے۔ اس کوطائف اس لیے کہتے ہیں کہ پیطوفان نوح میں پانی کے اوپر تیرتی رہی تھی یا حضرت جبرائیل نے اسے ملک شام ہے الا کر کعبہ کے گردطواف کرایا۔ بعض نے کہااس کے گردائی دیوار بنائی گئی تھی اس لیے اس کا نام طائف ہوا۔ یہ دیوار قبیلہ صدف کے ایک شخص نے بنوائی تھی جو حضرموت سے خون کر کے یہاں چلا آیا تھا۔ بڑی زرخیز جگہ ہے یہاں کی زمین میں جملہ اقسام کے میوے پھل ، غلے پیدا ہوتے ہیں۔ موسم بھی بہت خوشگوار معتدل رہتا ہے گرمامیں رؤسائے مکہ بیشتر طائف چلے جاتے ہیں۔

(۲۳۲۳) ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا، کہا ہم نے سفیان بن عیدنہ سے سنا، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے، اسے زینب بن ابی سلمہ نے اور ان سے ان کی والدہ ام المونین ام سلمہ دی ہی کریم سال ہی ہی کریم سال ہی ہی کریم سال ہی ہی کریم سلمہ دی ہی ہی کریم سال ہی ہی ہیں ایک مخت بیشا ہوا تھا پھر آنخضرت سال ہی بنی نے سنا کہ وہ عبداللہ بن امیہ سے کہر ہا تھا: اے عبداللہ! ویکھوا گرکل اللہ تعالی نے طائف کی فتح سہ ہیں عنایت فرمائی تو غیلان بن سلمہ کی بئی (بادیہ نامی) کو لے لیمنا وہ جب سامنے آتی ہے تو پیف پر چار بل اور پیٹے موثر کر جاتی ہے تو آٹھ بل دکھائی دیتے ہیں (یعنی بہت موثی تازہ عورت ہے) اس لیے نی دکھائی دیتے ہیں (یعنی بہت موثی تازہ عورت ہے) اس لیے نی اکرم مثالی ہے نے فرمایا: '' شخص اب تمہارے گھر میں نہ آیا کرے۔'' ابن عید نے بیان کیا دائن جریح نے کہا، اس مخت کا نام ہیت تھا۔ ہم سے محمود نے کہا، ان سے ابواسامہ نے بیان کیا، ان سے ہشام نے اس طرح میں کیا اور یہ اضافہ کیا کہ حضور مثالی ہی اس وقت طائف کا محاصرہ کے بیان کیا اور یہ اضافہ کیا کہ حضور مثالی ہی ہم اس وقت طائف کا عاصرہ کے بیان کیا اور یہ اضافہ کیا کہ حضور مثالی ہی ہم سے ہوئے تھے۔

نے بیان کیا، ان سے عمر ہیں و بنار نے، ان سے ابوالعباس نابینا شاعر نے اور ان سے عبر اللہ من ال

قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، سَمِعَ سُفَيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ الْبَنَةِ أَبِيْ سَلَمَةً، عَنْ أُمّهَا أُمِّ سَلَمَةً: دَخَلَ الْبَنَةِ أَبِيْ سَلَمَةً، عَنْ أُمّهَا أُمُّ سَلَمَةً: دَخَلَ عَلَي النَّبِيُّ سَلَمَةً، دَخَلَ عَلَي النَّبِي سَلَمَةً، وَعِنْدِي مُخَنَّتُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُميَّةً: يَا عَبْدَاللَّهِ ايَقُولُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُميَّةً: يَا عَبْدَاللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا وَقَالَ النَّبِي طَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا وَتُدْبِرُ بِثَمَانِ. وَقَالَ النَّبِي طَلَيْكُمُ الطَّائِفَ وَقَالَ ابْنُ عَينَنَةً: وَقَالَ ابْنُ عُينَنَةً: وَقَالَ ابْنُ عُرَبْحِ الْمُخَنَّثُ : هِيْتَ. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، هُولَاءٍ عَلَيْكُمُ)). قَالَ ابْنُ عُينَنَةً: وَقَالَ ابْنُ عُرَبْحِ الْمُخَنَّثُ : هَيْتَ. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، عَرْبُحِ الْمُخَنَّثُ: هَيْتَ. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، وَهُو مُحَاصِرٌ الطَّائِفَ يَوْمَثِذٍ. [طرفاه وَزَادَ: وَهُو مُحَاصِرٌ الطَّائِفَ يَوْمَثِذٍ. [طرفاه في: ١٦٤٥؛ ابوداود: وَهُو مُحَاصِرٌ الطَّائِفَ يَوْمَثِذٍ. [طرفاه في: ١٦٤٤؛ ابن ماجه: ٢٦١٤]

28770 حَدَّثَنَا عَلِيُ بِنُ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّاعِرِ الشَّاعِرِ الشَّاعِرِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَمَّا الأَعْمَى، عَنْ غَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمرَ، قَالَ: لَمَّا حَاصَرَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا قِالَ: ((إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ)). مِنْهُمْ شَيْئًا قِالَ: ((إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ)). فَقَالَ مَرَّةً: ((اغْدُوا عَلَى وَقَالُوا: نَذْهَبُ وَلا نَفْتَحُهُ؟ وَقَالُوا نَذْهَبُ وَلا نَفْتَحُهُ؟ وَقَالُ مَرَّةً: ((إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) فَقَالَ: ((إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) فَقَالَ: ((إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) فَأَعْجَبُهُمْ فَضَحِكَ النَّبِيُ عُلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) فَأَعْجَبُهُمْ فَضَحِكَ النَّبِيُ عُلِيلًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) فَأَعْجَبُهُمْ فَضَحِكَ النَّبِي عُلِيلًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) فَأَعْجَبُهُمْ فَضَحِكَ النَّبِي عُلِيلًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) فَأَعْجَبَهُمْ فَضَحِكَ النَّبِي عُلِيلًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) فَأَعْجَبُهُمْ فَضَحِكَ النَّبِي عُلِيلًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) فَأَعْجَبَهُمْ فَضَحِكَ النَّبِي عُلْكُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَنْ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى الْحَبَرَ كُلُهُ. [طرفاه النَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ الْمُالِكُ مَرَّةً وَتَبَسَمَ. قَالَ النَّهُ اللَّهُ الْمُعَلِيلُ الْمُعَلِيلُ الْمُعَلِيلُ الْهُمُ مَلَيْكُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُ الْمُعْرَاكُمُ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُعَالَى الْمُعَلِيلُ الْمُعَلِيلُ الْمُعَلِيلُ الْمُ الْمُعَلِيلُ الْمُعَلِيلُ الْمُعَلِيلُ الْمُعَلِيلُ الْمُعْرِقُولُ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُ الْمُ اللَّهُ الْمُ الْمُؤْلِقُولُ الْمُعَلِيلُ الْمُ الْمُعَلِيلُ الْمُعْلِقُ الْمُلْمُ الْمُ الْمُولُ الْمُعْمُ الْمُوالِمُ الْمُعْلِقُ الْمُعْلِقُ الْمُولُولُ الْمُولُولُولُولُولُ

مسرا دیے۔ بیان کیا گرحمدی نے کہا کہ ہم سے سفیان نے یہ پوری خبر بیان کی۔

تشوج: اس جنگ میں الٹامسلمانوں ہی کا نقصان ہوا کیونکہ طائف والے قلعہ کے اندر تصاورا یک برس کا ذخیرہ انہوں نے اس کے اندر رکھ لیا تھا۔ نمی کریم مُٹائینِ اٹھارہ دن یا مجیس دن یا اور کم وہیش اس کا محاصرہ کئے رہے۔ کا فرقلعہ کے اندر سے مسلمانوں پر تیر برساتے رہے، لوہے کے ککڑے گرم کر کر کے چینکتے جس سے کئی مسلمان شہید ہو گئے۔ آپ نے نوفل بن معاویہ ڈٹائٹوئٹ سے مشورہ کیا، انہوں نے کہا لیوگ لومڑی کی طرح ہیں جواپے ہل میں معمس گئی ہے۔ اگر آپ یہاں تھمرے رہیں مے تو لومڑی کیڑیا کیس مے اگر چھوڑ دیں مے تو لومڑی آپ کا بچھ نقصان نہیں کر کتی۔ (وحیدی)

(٢٢١٠٢٧) مم سے محد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غندر (محد بن جعفر) نے بیان کیا،ان سے شعبہ نے بیان کیا،ان سے عاصم بن سلیمان نے بیان کیا، انہوں نے ابوعثان نہدی سے سنا، کہا میں نے سعد بن ابی وقاص ماللين سے انجنہوں نے سب سے پہلے اللہ کے رائے میں تیر جلایا تھا اور ابو برہ واللہ سے جو طائف کے قلعہ پر چندمسلمانوں کے ساتھ ج سے تھاوراس طرح نی کریم مَالیّتیم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ان دونول صحابيول في بيان كياكم بم في حضور اكرم مَلَا يَيْم عام آب فر مارے تھے:" جو مخص جانتے ہوئے اپنے باپ کے سواکسی دوسرے کی طرف این آپ کومنسوب کرے تواس پر جنت حرام ہے۔'اور ہشام نے بیان کیاادرانبیں معمر نے خبر دی، انبیں عاصم نے ، انبیں ابوالعالیہ یا ابوعثان نبدی نے ، کہا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص دالٹن اور ابو بکرہ دالٹن سے سنا كه نى كريم مَنَا فَيْنِمُ نِه فرمايا - عاصم نے بيان كيا كه بيس نے (ابوالعاليه يا ابوعثان نہدی دلانٹی کے کہا آپ سے بدروایت ایسے دواصحاب (سعداور ابو برہ والنائنا) نے بیان کی ہے کہ یقین کے لیے ان کے نام کافی ہیں۔ انہوں نے کہا یقیناً ان میں سے ایک سعد بن ابی وقاص والنی تو وہ ہیں جنہوں نے اللہ کے راست میں سب سے پہلے تیر چلایا تھا اور دوسرے (ابو بكره والثينة) وه بين جوتيسوين آ دي تصان لوگون مين جوطا نف كے قلعه

ے از کرآ مخضرت مَالَيْظُم كے باس آئے تھے۔

تشوج: حافظ نے کہایہ ہشام کی تعلق مجھے موسولانہیں ملی اور اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری میں ایک کی غرض یہ ہے کہ اگلی روایت کی تفصیل ہوجائے ،اس میں مجملا بید کرورتھا کہ کی آ ومیوں کے ساتھ قلعہ پر چڑ سے تھے،اس میں بیان ہے کہ وہ تیں آ دمی تھے۔

(۲۳۲۸) ہم سے محد بن علاء نے بیان کیا، کہا ہم سے ابواسامہ نے بیان کیا، ان سے برید بن عبداللہ نے ، ان ہے ابو بردہ نے ادران سے ابوموی

٤٣٢٧، ٤٣٢٦ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا۔ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْم فِيْ سَبِيْلِ اللَّهِ۔ وَأَبَا بَكْرَةَ۔ وَكَانَ تَسَوَّرَ حِصْنَ الطَّاثِفِ فِي أَنَّاسِ. فَجَاءَ إِلَى النَّبِيُّ مَكْنَكُمُ فَقَالًا: سَمِعْنَا النَّبِيِّ مَكْنِكُمُ يَقُولُ: ((مَنِ أَذَّعَي إِلَى غَيْرِ أَبِيْهِ وَهُوَّ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ)).وَقَالَ هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِيْ الْعَالِيَةِ، أَوْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا، وَأَبَا بَكْرَةَ عَنِ النَّبِي مُؤْلِكُمْ إِنَّا عَاصِمٌ: قُلْتُ: لَقَدْ شَهِدَ عِنْدَكَ رَجُلَان حَسْبُكَ بهمًا. قَالَ: أَجَلْ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَأَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهُم فِي سَبِيْلِ اللَّهِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَنَزَلَ إِلَى النَّبِيُّ مُطْلِكُمُ ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ وَعِشْرِيْنَ مِنَ الطَّارْفِ. [طرفاه في: ٦٧٦٧، ٦٧٦٧] [مسلم: ۲۱۹، ۲۲۲۰ ابوداود: ۱۳، ۲۵۱ ماجه: ۲۳۱۰

٤٣٢٨ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ الْعَلَاءِ، قَالَ:

حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةً ﴿ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ،

اشعری والنفظ نے بیان کیا کہ نبی کریم منافظ کے قریب ہی تھا جب آپ جرانہ سے، جومکداور مدینہ کے درمیان میں ایک مقام ہے اتر رہے تھے۔ آپ کے ساتھ بلال واللفظ متھ۔ ای عرصہ میں نبی مظافیظ کے پاس ایک بدوی آیااور کہنے لگا کہ آپ نے جو مجھ سے دعدہ کیا ہے اسے بورا کیول نہیں كرح ؟ حضور مَنَا الله الم في الله وتهمين بشارت مو ـ "اس بره وبدوى بولا: بثارت تو آپ مجھے بہت دے چکے پھر حضور مَلَا لَیْزُمُ نے چرہ مبارک ابو موی اور بلال کی طرف پھیرا۔آپ بہت غصے میں معلوم ہورہے تھے۔ آب نے فرمایا: 'اس نے بشارت واپس کردی ابتم دونوں اسے قبول كرلو_' ان دونول حضرات في عرض كيا بم في قبول كيا في بحرآب في إنى كاايك پياله طلب فرمايا اوراپيخ دونول باتھوں اور چېرے كواس ميں دھويا اوراس میں کلی کی اور (ابوموی اشعری اور بلال والفیک بردو سے) فرمایا: "اس کا پانی پی او اور این چېرول اورسینول پراسے دال او اور بشارت حاصل كروي ان دونوں نے پيالہ كے ليا اور ہدايت كے مطابق عمل كيا۔ یردہ کے پیچیے سے ام سلمہ والنجا نے بھی کہا کہ اپنی مال کے لیے بھی پچھ چھوڑ دینا۔ چنانچان ہردونے ان کے لیے ایک حصہ چھوڑ دیا۔

عَنْ أَبِيْ بُرْدَةً، عَنْ أَبِيْ مُوْسَى قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النّبِي عُلْكُمْ وَهُو نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَة بَيْنَ مَكَّة وَالْمَدِيْنَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَأَتَى النّبِي عُلْكُمْ أَعْرَابِي فَقَالَ: أَلَا تُنْجِزُ لِيْ مَا النّبِي عُلْكُمْ أَعْرَابِي فَقَالَ: أَلَا تُنْجِزُ لِيْ مَا أَكْثَرْتَ عَلَى مِنْ أَبْشِرْ) . فَقَالَ: قَدْ أَكُثُرْتَ عَلَى مِنْ أَبْشِرْ. فَأَقْبَلَ عَلَى أَبِي مُوسَى وَبِلَالٍ كَهَيْنَةِ الْعَضْبَانِ فَقَالَ: ((رَدَّ اللهُ شُرَى فَقَالَ: ((رَدَّ اللهُ شُرَى فَقَالَ: ((رَدَّ اللهُ شُرَى فَقَالَ: فَمَ دَعَا بَعْمُ مَوْسَى وَبِلَالٍ كَهَيْنَةِ الْعَضْبَانِ فَقَالَ: ((رَدَّ اللهُ مُوسَى وَبِلَالٍ كَهَيْنَةِ الْعَضْبَانِ فَقَالَ: ((رَدَّ اللهُ مُوسَى وَبِلَالٍ كَهَيْنَةِ الْعَضْبَانِ فَقَالَ: ((رَدَّ اللهُ مُوسَى وَبِلَالٍ كَهَيْنَةِ الْعَضْبَانِ فَقَالَ: ((رَدَّ اللهُ وَاللهُ وَرَاءِ السِّتْرِ أَنْ أَفْضِلًا لِأَمْكُمَا. فَأَفْضَلَا لَهَا فَضَلَا لَهَا فَانِفَةً . [راجع: ١٨٨]

تشوجے: اس حدیث کی باب سے مناسبت اس فقرے سے لگتی ہے کہ آپ ہمر اندمیں اترے ہوئے تھے کیونکہ ہمر اندمیں آپ غزو و کا کف میں تھمرے تھے۔

بدوی کونی کریم مَنَّ النَّیْنِ نے شاید کچھروپے پسے یا مال غنیمت دینے کا دعدہ فرمایا ہوگا جب وہ نقاضا کرنے آیا تو آپ نے فرمایا مال کی کیا حقیقت ہے جنت تجھ کو مبارک ہولیکن برقسمتی سے وہ ہے اوب گنوار اس بشارت پرخوش نہ ہوا۔ آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا اور ابو موکی ڈاکٹونڈ اور بال دلائٹوئڈ کو بیٹھت سرفراز فرمائی تج ہے:

تہی دستان قسمت راچہ سود از رہبر کامل کہ خضراز آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را حرانہ کو کماور مدینہ کے درمیان کہناراوی کی بھول ہے۔ حرانہ کمہاور طائف کے درمیان واقع ہے۔ سنہ محصے کی میں جرانہ جانے اوراس تاریخی جگہ کودیکھنے کاشرف جھ کو بھی حاصل ہے۔ (راز)

(۱۳۲۹) ہم سے بعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے اساعیل بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے اساعیل بن ابراہیم بن علیہ نے بیان کیا، کہا مجھ کوعطاء بن ابی رباح نے خبردی، انہیں صفوان بن یعلی بن امید نے خبردی کہ یعلی نے کہا: کاش! میں رسول الله مَثَّلَ اللّٰهِ کواس وقت و کیھ سکتا جب آپ پروی

٤٣٢٩ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُوْلُ: لَيْتَنِيْ تازل ہوتی ہے۔ بیان کیا کہ حضوراکرم منا اللہ اللہ میں مظہرے ہوئے سے۔ آپ کے لیے ایک کپڑے سے سایہ کردیا گیا تھا اوراس میں چند صحابہ رفحالی مجھی آپ کے ساتھ موجود تھے۔ استے میں ایک اعرابی آیا وہ ایک جب پہنے ہوئے تھا، خوشبو میں بساہوا۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایک جب پہنے ہوئے تھا، خوشبو میں آپ کا کیا تھم ہے جواپنے جب میں خوشبو ایک ایسے خص کے بارے میں آپ کا کیا تھم ہے جواپنے جب میں خوشبو لگانے کے بعد عمرہ کا احرام باندھے؟ فورا ہی عمر واللہ نے تعلی واللہ کو ایسی کو شاہر کیا۔ یعلی واللہ کو ایسی سائے آپ کے اندر کیا (نزول وی کی کیفیت آپ کی میلی ایسی کیا اندر کیا (نزول وی کی کیفیت رہی کی میلی اندر کیا (نزول وی کی کیفیت رہی کی میلی تھا اور زور زور سے سائس چل رہا تھا۔ تھوڑی دیر تک یہی کیفیت رہی پھرختم ہوگی تو آپ نے وریافت رہا تھا۔ تھوڑی دیر تک یہی کیفیت رہی پھرختم ہوگی تو آپ نے وریافت فرمایا: ''ابھی عمرہ کے متعلق جس نے سوال کیا تھاوہ کہاں ہے؟''ابیس تلاش فرمایا: ''ابھی عمرہ کے متعلق جس نے سوال کیا تھاوہ کہاں ہے؟''ابیس تلاش مرتبدھ لواور جبا تاردواور پھر عمرہ میں وہی کام کروجو جج میں کرتے ہو۔''

أَرَى رَسُوْلَ اللَّهِ عَلَيْهِ حَيْنَ يُنْوَلُ عَلَيْهِ وَلَا قَالَ: فَبَيْنَا النَّبِي عَلَيْهِ فَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، إِذْ قَدْ أُظِلَّ بِهِ، مَعَهُ فِيْهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، إِذْ جَاءَ هُ أَغْرَابِي عَلَيْهِ جُبَّةً مُتَضَمِّخٌ بِطِيْبٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اكَيْفَ تَرَى فِيْ رَجُلُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اكَيْفَ تَرَى فِيْ رَجُلُ أَخْرَمَ بِعُمْرَةً فِيْ جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخُ بِالطَّيْبِ؟ فَأَشَارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى بِيَدِهِ أَنْ النَّيْ اللَّيْبِ عُلَى بِيَدِهِ أَنْ اللَّيْبِ عَلَى اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ الللللِّهُ اللللَّهُ اللَّهُ اللِهُ اللَّهُ

تشریج: اس مدیث کی بحث کتاب الج میں گزر چی ہے قسطل نی نے کہا جہ الوداع کی حدیث اس کی نائے ہے اور بیصدیث منسوخ ہے۔ جہ الوداع کی حدیث میں ندکور ہے کہ حضرت عائشہ فی جہ الحرام با ندھتے وقت نبی کریم مَن الْتَیْمُ کے خوشبولگائی تھی لہذا خوشبو کا استعال جائز ہے۔

ن اساعیل نے بیان کیا، ان سے عمروی بن اساعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے وہیب بن خالد نے بیان کیا، ان سے عباد بن تمیم نے، ان سے عبداللہ بن زید بن عاصم ڈاٹھ نے بیان کیا کہ غر وہ حنین کے موقع پراللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو جو غنیمت دی تھی آپ نے اس کی تقیم کم زور ایمان کے لوگوں میں (جو فتح کمہ کے بعد ایمان لائے تھے) کردی اور انصار کواس میں سے پھی تیس سے پھی تھیں دیا۔ گویا کہ انہوں نے غصہ کیا کہ جو مال دوسروں کو ملاہ ان کو کیوں نہیں ملایا اس کا انہیں پھی ملال ہوا کہ وہ مال جو آ تحضرت مالیہ نے دوسروں کو دیا انہیں کیوں نہیں دیا۔ آپ نے اس کے بعد انہیں خطاب کیا اور فر مایا: ''اے انصار ہو! کیا میں نے تہمیں عمراہ نہیں پایا تھا پھرتم کو کیا اور فر مایا: ''اے انصار ہو! کیا میں نے تہمیں عمراہ نہیں پایا تھا پھرتم کو کیا اور فر مایا: ''اے انصار ہو! کیا میں نے تہمیں عمراہ نہیں پایا تھا پھرتم کو میں۔ در بعد اللہ تعالیٰ نے ہدایت نصیب کی اور تم میں آپ ہیں میں وشنی اور

وَحَدُّوْا وَحَدِّمَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَخْيَى، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَالَى رَسُولِهِ يَوْمَ عَاصِمٍ، قَالَ: لَمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ يَوْمَ حَنَيْنِ قَسَمَ فِي النَّاسِ فِي الْمُؤَلِّفَةِ قُلُوبُهُمْ، وَلَمْ يُعْطِ الأَنْصَارَ شَيْعًا، فَكَأَنَّهُمْ وَجَدُوا إِذْ لَمْ يُصِبْهُمْ مَا أَصَابَ النَّاسَ أَوْكَأَنَّهُمْ وَجَدُوا وَجَدُوا إِذْ لَمْ يُصِبْهُمْ مَا أَصَابَ النَّاسَ أَوْكَأَنَّهُمْ وَجَدُوا وَجَدُوا إِذْ لَمْ يُصِبْهُمْ مَا أَصَابَ النَّاسَ أَوْكَأَنَّهُمْ وَجَدُوا وَجَدُوا إِذْ لَمْ يُصِبْهُمْ مَا أَصَابَ النَّاسَ أَوْكَأَنَّهُمْ وَجَدُوا فَيَحْدُوا إِذْ لَمْ يُصِبْهُمْ مَا أَصَابَ النَّاسَ أَوْكَأَنَّهُمْ وَجَدُوا فَيَحْدُوا إِذْ لَمْ يُصِبْهُمْ مَا أَصَابَ النَّاسَ أَوْكَأَنَّهُمْ وَجَدُوا فَالَا ((يَا مَعْشَوَ الْأَنْصَارِا أَلُمْ يُومُ وَكُنْتُمْ فَلَالًا فَهَدَاكُمُ اللَّهُ بِيْ؟ وَكُنْتُمْ أَلِكُمْ صُلَالًا فَهَدَاكُمُ اللَّهُ بِيْ؟ وَكُنْتُمْ أَجُدُكُمْ صُلَالًا فَهَدَاكُمُ اللَّهُ بِيْ؟ وَكُنْتُمْ

\$€ 509/5

نا تفاقی تھی تو الله تعالى نے ميرے ذريعة تم ميل باہم الفت پيداكى اورتم عمّاج تصاللُ نا مرد دريع غن كيا-"آپ كايك ايك جملي ر انصار کہتے جاتے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول کے ہم سب سے زیادہ احسان مند ہیں ۔حضور مَالیَّنِمُ نے فرمایا ''میری باتوں کا جواب دینے سے مهمیں کیا چیز مانغ رہی؟" بیان کیا کرحضور مَالِینِظِم کے ہراشارے پرانصار عرض كرتے جاتے كماللداوراس كےرسول كے جم سب سے زيادہ احسان منديس - پهرحضور مَالَيْنَا في فرمايا: "اگرتم چائية مجمع اساس الرح بھی کہدیکتے تھے (کہ آ ب آ ئے تو لوگ آ پ وجھٹلار ہے تھے لیکن ہم نے آپ کی تقیدیق کی وغیرہ) کیاتم اس پرخوش نہیں ہو کہ جب لوگ اونٹ اور كريال لے جارہے ہوں كے توتم اپنے گھروں كى طرف رسول الله مَا اللَّهِ عَالَيْ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا كوساتھ ليے جارہ ہو كے؟ اگر جرت كى فضيلت ند ہوتى تو يس بھى انسار كاليك آ دمى بن جاتا لوگ خواه كسى كھا في يا دادى ميں چليس، ميں تو انصار كى وادی اور گھاٹی میں چلوں گا۔انساراس کیڑے کی طرح ہیں یعنی استر جو ہمیشہ جسم سے لگار ہتا ہے اور دوسر لوگ اوپر کے کیڑے کی طرح ہیں یعنی ابرہ۔تم لوگ (انصار) دیکھو کے کہ میرے بعدتم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی۔تم ایسے وقت میں صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے حوض پر آ ملو۔''

مُتفَرِّقِيْنَ فَٱلْفَكُمُ اللَّهُ بِي وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللَّهُ بِيْ وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللَّهُ بِيْ وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْنٌ قَالَوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ اللَّهُ؟)) كُلَّمَا قَالَ شَيْنًا قَالُوا: اللَّهُ رَسُولُهُ أَمَنٌ. قَالَ: اللَّهُ رَسُولُهُ أَمَنٌ. قَالَ: ((لَوُ شِنْتُمْ قُلْتُمْ جِنْتَنَا كَذَا وَكُذَا. أَمَنٌ. قَالَ: (لَوُ شِنْتُمْ قُلْتُمْ جِنْتَنَا كَذَا وَكُذَا. أَمَنُ فَالَةً مَ إِنْكُمْ عَنَا كَذَا وَكُذَا. وَتَذَهَبُونَ بَالنَّيِّ إِلَى رِحَالِكُمْ ؟ لَوْلًا الْهِجْرَةُ لَا تَعْدِي النَّاسُ وَتَذَهُ النَّاسُ وَتَذَهُ النَّاسُ وَالنَّاسُ وَلَا اللَّهِ فَلَا النَّاسُ وَالنَّاسُ وَقَالَ النَّاسُ وَالنَّاسُ وَقَالًا النَّاسُ وَقَالًا النَّاسُ وَقَالًا اللَّهُ اللَّاسُ وَقَالًا اللَّهُ اللَّاسُ وَقَالًا النَّاسُ وَقَالًا اللَّهُ اللَّاسُ وَقَالًا اللَّهُ اللَّاسُ وَقَالًا اللَّاسُ وَقَالًا اللَّهُ اللَّاسُ وَقَالًا اللَّهُ اللَّهُ اللَّاسُ وَقَالًا اللَّاسُ وَقَالًا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّاسُ وَقَالًا اللَّاسُ وَقَالًا اللَّاسُ وَقَالَ اللَّاسُ وَقَالًا اللَّهُ اللَّاسُ وَقَالًا اللَّهُ اللَّاسُ وَقَالًا اللَّاسُ وَقَالًا اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ ا

(۳۳۳) مجھ سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، آئیس معمر نے خبردی، ان سے زہری نے بیان کیا اور انہیں انس بن مالک رہا گئے نے خبردی، بیان کیا کہ جب قبیلہ ہوازن کے مال میں سے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو جودینا تھاوہ دیا تو انصار کے پچھلوگوں کورنج ہوا کیونکہ نی کریم مَثَالَیْمُ نِمَ نے کچھلوگوں کو سوسواونٹ دے دیے متھے پچھلوگوں نے کہا:

٤٣٣١ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكِ قَالَ: قَالَ نَاسٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حِيْنَ أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُوْلِهِ مَا أَفَاءَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ، فَطَفِقَ رَسُوْلِهِ مَا أَفَاءَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ، فَطَفِق

اللهاي رسول كى مغفرت كرے، قريش كوتو آب عنايت فرمار ہے ہيں اور ہم کوچھوڑ دیا ہے حالانکہ ابھی ہماری تلواروں سے ان کا خون میک رہا ہے۔ انس دالله عن بيان كيا كرانصاركي بيربات رسول الله مَنْ اللهُ عَلَيْمُ مَن يَجْنِي تَوْرَب ب نے انہیں بلا بھیجااور چروے کے ایک خیمے میں انہیں جمع کیا،ان کے ساتھ ان کے علاوہ کسی کو بھی آپ نے تہیں بلایا تھا، جب سب لوگ جمع ہو گئے تو آپ مال فی کمرے ہوئے اور فرمایا: "تمہاری جو بات مجھے معلوم ہو گی ہے کیاوہ مجے ہے؟''انسار کے جسمجھدارلوگ تھے،انہوں نے عرض کیا: یارسول الله! جواوگ ہمارے معزز اور سردار ہیں، انہوں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی ہے۔البتہ ہمارے کچھلوگ جوابھی نوعمر ہیں ،انہوں نے کہاہے کہاللہ رسول الله مَن الله من اله من الله ہے حالانکداہمی ماری تکواروں سے ان کاخون فیک رہا ہے۔ نبی اگرم منا النظام نے اس پر فرمایا: ' بیس ایسے لوگوں کو دیتا ہوں۔ جوابھی سے نے اسلام میں داخل ہوئے ہیں، اس طرح میں ان کی دل جوئی کرتا ہوں۔ کیاتم اس پر راضی تبین ہوکہ و دسرے لوگ تو مال و دولت ساتھ لے جا کیں اورتم نبی مَثَالِیّٰتِ مِ كواتي ساتھائے كھرلے جاؤ۔الله كاتم كەجوچىزتم اپ ساتھ لے جاؤ م وه اس سے بہتر ہے جووہ لے جارہے ہیں۔ ''انسار نے عرض کیا: یا رسول الله! مم اس پرراضي بين-اس كے بعد في اكرم مَاليكم في فرمايا: ''میرے بعدتم دیکھوگے کہتم پردوسروں کوتر جنے دی جائے گی۔اس وقت صبر كرنا، يبال كك كراللداوراس كرسول مَاليَّيْظِ سے آ ملو ميں جوش كوثر پر ملول گائونس والفيزن كهانكين انصار في صربيس كيا...

النَّبِيُّ مُلْكُمٌّ يُعْطِينُ رِجَالًا الْمِأْنَةَ مِنَ الْإِبل فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ يُعْطِيٰ قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا، وَمُسُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ. قَالَ أَنَسٌ: فَحُدَّثَ رَشُولُ اللَّهِ مُثْلِثُكُمُ بِمَقَالَتِهِمْ، فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَّعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَم وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ غَيْرَهُمْ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا قَامَ النَّبِيِّ مُلْتُكُمُ فَقَالَ: ((مَا حَدِيْثُ بَلَغَنِي عَنْكُمُ)). فَقَالَ فُقَهَاءُ الأَنْصَارِ: أَمَّا رُوَّسَاوُنَا يَادِّشُنُولَ اللَّهِ ا فَلَمْ يَقُولُوا: شَيْتًا، وَأَمَّا نَاسٌ مِنَّا حَدِيْثَةً أَسْنَاتُهُمْ فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُوْل اللَّهِ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا، وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَانِهِمْ. فَقَالَ النَّبِي مَلْكُمَّ: ((فَإِنِّي أَعْطِي رِجَالًا حَدِيثِي عَهْدٍ بِكُفْرٍ، أَتَٱلَّفُهُمْ، أَمَا تَرُضَوْنَ أَنْ يَذُهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَذُهَّبُوْنَ بِالنَّبِيِّ إِلَى رِحَالِكُمْ، فَوَاللَّهِ اللَّمَا تَنْقَلِبُونَ بِهِ خَيْرٌ مِمًّا يَنْقَلِبُونَ بِهِ)). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ رَضِيْنَا. فَقَالَ لَهُمُ النَّبِي عَلَيْكُمْ: ((سَتَجدُونَ أَثْرُةً شَدِيدَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنِّي عَلَى الْحَوْضِ)) . قَالَ أَنَسٌ: فَلَمْ يَصْبِرُوا. [راجع: ٣١٤٦]

حضرت انس ڈانٹٹ کا اشارہ غالبًا سردار انصار حضرت عبادہ بن صامت ڈانٹٹ کی طرف ہے، جنہوں نے وفات نبوی کے بعد ((منا امیر ومنكم)) اميركي آواز المفائي هي محرجه والصارف اس موافقت نبيس كي اورطفائ قريش كوتسليم كرليا- (دضى الله عنه ورضواعنه) تشويج: مسندمين حضرت بشام بن عروه كانام آيا ہے۔ بيدين كمشهور تابعين ميں سے بين جن كاشار اكابر علامين بوتا ہے۔سندال همين بيدا ہوئے اور سنہ ۱۲۲ ھیں بمقام بغدادانقال ہوا۔ امام زہری بھی مدینہ کے مشہور علیل القدرتا بعی ہیں۔ زہری بن کلاب کی طرف منسوب ہیں کنیت ابو بکر نام محمد بن عبداللد بن شهاب سے، وقت کے بہت بوے عالم باللہ تھے۔ ماہ رمضان سند ۱۳۲ صب و قات پائی۔

٤٣٣٢ - حَدَّيْنَا سُلِيمَانُ بِنُ حَرْب، قَالَ: (٢٣٣٢) بم سيسليمان بن حرب في بيان كيا، كها نم سي شعبه في حَدَّثَنَا شُغبَةً ، عَنْ أَبِي التَّيَاحَ ، عَنْ أَنُسَ ، بيان كياءان سابوالتياح فاوران سانس بن ما لك رفائق في ايان

كياكه فتح مكه ك ون رسول الله مَا الله عَلَيْم في قريش ميس مال غنيمت كوتقسيم كرديا_انسار وكأفي اس سے رنجيده موتے -آپ نے فرمايا: "كياتم اس پر راضی نہیں ہو کہ دوسرے لوگ دنیا اپنے ساتھ لے جاکیں اور تم اپنے ساتھ رسول الله مَاليَّيْمُ كولے جاؤ - "انصار نے عرض كيا كه ہم اس پرخوش ہیں ۔حضور مَنا ﷺ نے فرمایا :'' لوگ دوسری سی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔''

قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ مَلْكُمُ غَنَائِمُ بَيْنَ قُرَيْشٍ. فَغَضِبَتِ الأَنْصَارُ قَالَ النَّهِي مُطْكُمُ اللَّهُ (أَمَّا تَرَوُنَ أَنْ يَذُهَبَ النَّاسُ بِاللَّمْنَيَا، وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ؟)) قَالُوْا: بَلَى. قَالَ: ((لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًّا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكُتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَهُمُّ)). [راجع: ٣١٤٦] [مسلم: ٢٤٤٠]

تشويج: حضرت سليمان بن حرب بصرى مك ك قاضى بين _ تقريباً وى بزارا حاديث ان عمروى بين _ بغداد من ان كام مل درى بين شركات درس کی تعداد جالیس ہزار ہوتی تھی سنہ ۱۹۸ ھیں پیدا ہوئے اور سنہ ۱۵۸ ھتک طلب حدیث میں سرگردان رہے۔انیس سال حماد بن زیدنا می استاد کی خدمت میں گزارے _سن ۲۲۲ھ میں ان کا تقال ہوا۔حضرت امام بخاری میں ایک ترک ترین استاذی س (ایک میں)

(٣٣٣٣) م على بن عبدالله مدين في بيان كيا، كهامم سازمر بن سعدسان نے بیان کیا اور ان سے عبداللہ بن عون نے ، انہیں ہشام بن زید بن انس نے خبردی اور ان ہے انس ڈالٹیئے نے بیان کیا کہ غزوہ حنین میں جب قبیلہ ہوازن سے جنگ شروع ہوئی تو نبی کریم مظافی کے ساتھ دس ہزار فوج تھی۔قریش کے دولوگ بھی ساتھ تھےجنہیں فتح مکہ کے بعد آ تخضرت مَا لَيْنِمُ نِ حِهورُ ديا تَها پهرسب نِ پيته پهيرلي-حضور مَا الْيُمْ الْمُ نے پکارا: "اے انسار ہو!" انہوں نے جواب دیا کہ ہم حاضر ہیں، یا رسول اللد! آپ کے برتھم کی تھیل کے لیے ہم حاضر ہیں۔ ہم آپ کے سامنے ہیں۔ پھر می مظافیر م اپنی سواری سے اتر کئے اور فر مایا: "میں الله کا بنده اور اس کا رسول ہوں۔' ، پھرمشر کین کو ہار ہوگئی۔ جن لوگول کو حضور مَا النظم نے فتح مکہ کے بعد جھوڑ دیا تھا ان کو اور مہاجرین کو آ مخضرت مَا الله عَمَا لَهُ إِلَيْن الْصاركو كِي فِين ديال برانسار فِي الْمُنْ نَا ا يغم كا ظهاركياتو آپ نيايس بلايا اورايك خيمه بي جمع كيا چرفر مايا: " تم اس پرراضی نہیں ہو کہ دوسرے لوگ بکری اور اونٹ اپنے ساتھ لے جائيں اور تم رسول الله مَا يُعِيمُ كواب ساتھ لے جاؤے ' نبى مَا يُعِيمُ ف فرمایا: " اگر اوگ کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار دوہری گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی گھا ٹی میں چلنا پیند کروں گا۔''

٤٣٣٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا هِشَامُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَنْسٍ، عَنْ أَنْسٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنِ الْتَقَىِ هَوَازِنُ وَمَعَ النَّبِيِّ كُلُّكُمُّ عَشَرَةُ آلَافٍ وَالطُّلَقَاءُ فَأَدْبَرُوا قَالَ: ((يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ)). قَالُوا: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، لَبَيْكَ نَحْنُ بَيْنَ يَدَيْكَ، فَنَزَّلَ النَّبِي مَا لِللَّهِ وَرَسُولُهُ). فَانْهَزَّمَ الْمُشْرِكُونَ، فَأَعْطَى الطُّلَقَاءَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْنًا فَقَالُوا ، فَدَعَاهُمْ فَأَدْخَلَهُمْ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ: ((أَمَا تَرُضُونَ أَنْ يَلُهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبُعِيْرِ، وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ؟)) فَقَالَ النَّبِي مَا لَكُمُ إِ: ((لَوْسَلَكَ النَّاسُ وَادِيًّا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَآخُتَرْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ)). [راجع: ٣١٤٦] [مسلم: ٢٤٤٩]

تشويج: روايت مين ((طلقاء)) سے مرادوہ لوگ ہيں جن كوآپ نے فتح كمد كدن چيورد يا (احساناً) ان كے پيلے جرائم يران سے كوئى كرفت تبين کی جیسے ابوسفیان ،ان کے بیٹے معاویہ بھیم بن حزام ٹڑ اُٹھ وغیرہ۔ان اوگوں کو عام معافی دے دی گئی اوران کو بہت نواز ابھی گیا۔ بعد میں پرحضرات اسلام کے سے جاتار مددگار ثابت ہوئے اور کانه ولی حمیم کانموندین گئے۔انسار کے لیے آپ نے جوشرف عطافر مایا ونیا کامال ووولت اس کے مقابلہ پرایک بال برابر بھی وزن نہیں رکھتا تھا۔ چنانچہ انسار نے بھی اس کو سمجھا اور اس شرف کی قدر کی اور اول سے آخر تک آپ کے ساتھ پوری وفاة أرى سنے برتاؤ كيا۔ (رضى الله عنه ورضو اعنه) اى كانتيجة ها كه وفات نبوي كے بعد جمله انصار نے بخوشي ورغبت خلفائے قریش كي اطاعت كوقبول كيااورا بي ليكوني منصب نبيل حايا - ﴿ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ ﴾ (٣٣/الاحزاب:٢٣) جنگ حنين من حضرت ابوسفيان والثينة نبي كريم مَنَّالَيْنِيَمُ كِي سواري كِي لِكَام تَفاع مِوسَةُ تَقِيهِ

تخصي بره كے بيں كى فى كبا،ان كوبرص ہوگيا ہے۔اس تم كے بہتان لكانے شروع كئے۔آخراللدتعالى نے ان كى پاكى اور بيسى ظامر كردى۔بي

٤٣٣٤ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدُرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُغْبَةً، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَاذْةً، عَنْ أَنْسِ بْنِ مَالِكِ، قَالَ: جَمَعَ النَّبِيُّ مُلْكُلُّمُ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: ((إِنَّ قُرَيْشًا حَدِيثُ عَهُدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيْبَةٍ، وَإِنِّي أَرُدُتُ أَنْ أَجْبُرَهُمْ وَأَتَأَلَّفَهُمْ أَمَا تَرْضُونَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِاللَّهُ بِيَا، وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ إِلَى مُيُوْرِيُّكُمْ))، قَالُوْإ: بِلَى. قَالَ: ((لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًّا وَسَلَكَتِ إِلْأَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكُتُ وَادِيّ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبُ الْأَنْصَارِ)). [راجع:

٤٣٣٥ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةً ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْأَغْمَشِّ، هَنْ أَبِي وَائِل، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: لَمَّا قَسَمَ النَّبِيُّ كُلُّكُمُّ قِسْمَةَ حُنَيْنِ قَالَ: رَجُلُ مِنَ الْأَنْصَارِ: مَا أَرَادَ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ. فَأَتَيْتُ النَّبِيُّ مُلْكُلِّمٌ فَأَخْبَرْتُهُ، فَتَغَيَّرَ وَجُهُهُ ثُمَّ قَالَ: ((رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى مُوْسَى، قَدْ أُوْذِي بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فُصَبَرَ)). [راجع: ٣١٥٠][مسلم: ٢٤٤٨] يه و تشويج: مصرت موى عَالِيلًا كى مراج مِن شرم اورحياب تقى وه چپ كرتهائى مين نهايا كرتے تھے۔ بى اسرائيل كوريشكوف باتھ آيا كى نے كہا كدان

(۲۳۳۴) مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے غندر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے قادہ سے سنا اور ان سے انس بن مالک والفوۃ نے بیان کیا کہ نبی كريم مَنَاتِيَا إِنَّ انصار كے بجولوگوں كوجع كيا اور فرمايا " قريش كے كفر كا اوران کی بربادیوں کاز مانہ قریب کا ہے۔ میرامقصد صرف ان کی دلجوئی اور تالیف قلب تھا کیاتم اس پرراضی اورخوش نہیں ہو کہ لوگ دنیا لے کرایئے ساتھ جاکیں اورتم اللہ کے رسول مَالیّنیم کواینے گھرلے جاد' سب الصارى بولے، كيون نبيس (جم اسى يرراضى بيس) حضور مَاليَّيْمِ ن فرمايا: ''اگر دوسرے لوگ کسی وادی میں چلیں اور انصار کسی اور گھاٹی میں چلیں تو میں انصاری وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔''

(٣٣٣٥) مم سے قبصہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان توری نے بیان کیا، ان سے آمش نے ، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود رالفی نے کہ جب رسول الله مَاليَّيْمَ حنين کے بال غيمت كي تقسيم كرري متصقوانسارك ايك فحص في (جومنا فق ها) كما كماس تقسيم ميس الله كي خوشنودي كاكوئي خيال نبيس ركها كيا ہے۔ ميں نے رسول اكرم مَاليَّيْم کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ کواس بدگو کی اطلاع دی تو آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا چھرآپ نے فرمایا: 'الله تعالی موی مَالْتِلَا پر رَحَمَ فرمائے ، انہیں اس سے بھی زیادہ دکھ پہنچایا گیا تھا، پس انہوں نے صبر کیا۔''

قصة (آن شريف من خكور: ﴿ يَآيُّهَا الَّذِينَ امْنُوا لَاتْكُونُوا كَالَّذِينَ اذَوْا مُوسلى ﴾ (٣٣/الاحزاب: ٢٩) آخرتك روايت من جس منافق كاذكر ندكور ہے۔اس كم بخت نے اتناغوز نبيس كيا كرونيا كامال ودولت اسباب سب پروردگاركى ملك بيں جس پيغيبركوالله تعالى نے اپنارسول بناكرونيايس بھيج ديا اس کو پوراا ختیار ہے کہ جیسی مصلحت ہوای طرح دنیا کا مال تقتیم کرے۔اللہ کی رضامندی کا خیال جتنا اس کے پیفیبرکوہوگا،اس کاعشرعشیر بھی دوسروں کوئیس ہوسکتا۔ بد باطن متم کے لوگوں کا شیوہ ہی بدر ہا ہے کہ خواہ خواہ دوسروں پر الزام بازی کرتے رہتے ہیں اوراپنے عیوب پر بھی ان کی نظر نہیں جاتی ۔سندیس حضرت سفیان اوری کا نام آیا ہے۔ بیکونی ہیں اپ زمانہ میں فقداوراجتہاد کے جامع تھے خصوصاً علم حدیث میں مرجع تھے۔ان کا ثقداورزاہرعابدہونامسلم ہے۔ان کواسلام کا قطب کہا گیا ہے۔ائم مجتمدین میں ان کا شارہے۔سنہ 9 صیر پیدا ہوئے اورسنہ ۱۲ اصیر بیس وفات پائی۔حسر نا الله معهم أرابين (٣٣٣١)م عقيب فيانكيا،كمام عجريف بيانكيا،ان س منصور نے ،ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبداللہ بن مسعود راہنئے نے کہ غزوہ حنین کے موقع پر رسول الله مَاليَّةِ اللهِ مَاليَّةِ اللهِ عَندالوَّول كو بہت بہت جانور ویئے۔چنانچے اقرع بن حابس کوجن کا ول بہلا نامنظورتھا، سواونٹ دیئے۔ عیبینه بن حصن فزاری کوبھی اتنے ہی دیتے اور اسی طرح دوسرے اشراف عرب کو دیا۔اس پر ایک مخص نے کہا کہ اس تقتیم میں اللہ کی رضا کا کوئی خیال نہیں کیا گیا۔ (ابن مسعود واللہ نے نے بیان کیا کہ) میں نے کہا کہ میں اس كى خبررسول الله مَاليَّيْظِم كوكرول كا - جب آنخضرت مَاليَّيْظِم نے بيكلميسنا تو فرمایا: "الله موی پررحم فرمائ که انبیس اس سے بھی زیادہ و کھ دیا گیا تھا

٤٣٣٦ حَدَّثَنَا قُتَبْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ أَبِيْ وَاثِلٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنِ آثَرَ النَّبِيُّ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَنَ مِائَةً مِنَ الْإِيلِ، وَأَعْطَى عُيَيْنَةً مِثْلَ ذَلِكَ، وَأَعْطَى نَاسًا، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا أُرِيْدَ بِهَذِهِ الْقِسْمَةِ وَجْهُ اللَّهِ. فَقُلْتُ: لَأُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ مُلْكُامً قَالَ: ((رَحِمَ اللَّهُ مُوْسَى قَدْ أُوْذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرً)). [راجع: ٣١٥٠] [مسلم: ٢٤٤٧]

تشويج: صبر عجيب نعمت بي يغيرون كي خصلت بيدجس فصركياوه كامياب بواء آخريس اس كادشن ذليل وخوار بوا-الله كالأكو بارشكر بي كم جمع نا چیز کوسی اپنی زندگی میں بہت سے ضبیث النفس وشنوں سے پالا پڑا۔ مرمبرے کام لیا، آخروہ دیشن ہی ذکیل وخوار ہوئے۔ ضدمت بخاری کے دوران بھی بہت سے حاسدین کی ہفوات برصر کیا، آخر اللہ کالا کھوں لا کھشکر جس نے اس خدمت کے لیے جھے کو مت عطافر مائی، والحمد لله على ذالك

لیکن انہوں نے صبر کیا۔''

(٢٣٣٧) مم ع محر بن بشار نے بيان ، كها مم سے معاذ نے بيان كيا ، كها ہم سے عبداللہ بن عون نے ،ان سے ہشام بن زید بن انس بن مالک نے اوران ہے انس بن مالک رہائٹ نے بیان کیا کہ جب حنین کا دن ہوا تو قبیلہ موازن اورغطفان اپنے مولیثی اور بال بچوں کوساتھ لے کر جنگ کے لیے نکلے۔اس ونت نبی مَثَالَیْمِ کے ساتھ دس ہزار کاشکر تھا۔ان میں کچھلوگ وہ بھی تھے، جنہیں آنحضور منالیا کے نق مکہ کے بعداحسان رکھ کرچھوڑ دیا حضور مَنَا يَنْظِمُ نے دومرتبہ پکارا دونوں پکارایک دوسرے سے الگ الگ تھیں،آپ نے دائمیں طرف متوجہ ہو کر بکارا: 'اے انصار او!' انہوا ، نے

٤٣٣٧ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُعَادُ بِنُ مُعَاذِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ هِشَام أَبْنِ زَيْدِ بْنِ أَنْسِ عَنْ أَسِ بْنِ مَالِكِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنِ أَقْبَلَتْ هَوَازِنُ وَغَطْفَانُ وَغَيْرُهُمْ بِنَعَمِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ، وَمَعَ النَّبِيِّ مُلْكُمَّا عَشَرَةُ آلَافٍ وَمِنَ الطَّلَقَاءِ، فَأَذْبَرُوا عَنْهُ حَتَّى بَقِيَ وَحْدَهُ، فَنَادَى يَوْمَثِذٍ نِدَائَيْنِ لَـمْ يَخْلِطْ بَيْنَهُمَا، الْتَفَتَ عَنْ يَمِيْنِهِ، فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ)) . قَالُوْاذِ لَبَّيْكَ يَا

جواب دیا ہم حاضر ہیں یا رسول الله! آپ کو بشارت ہو، ہم آپے ساتھ ہیں، لڑنے کو تیار ہیں۔ پھر آپ بائی طرف متوجہ ہوئے اور آواز دی: ودا انصاریوا" انہول نے ادھرسے جواب دیا کہ ہم حاضر ہیں یا رسول الله! بشارت موه مم آب كساته ميل حضور مَا النَّيْمُ ال وقت أيك سفيد فچر پرسوار تھے پھر آپ اتر گئے اور فرمایا: ''میں اللّٰد کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔'' انجام کار کا فروں کو ہار ہوئی اور اس لڑائی میں بہت زیادہ غنیمت حاصل ہوئی۔حضور مَالِيَّةِ إلى اسے مهاجرين ميں اور قريشيول مين تقسيم کردیا (جنہیں فتح مکہ کےموقع پراحسان رکھ کرچھوڑ ویا تھا) انصار کواس میں سے پچھنیں عطا فر مایا۔انصار (کے بعض نو جوانوں)نے کہا کہ جب سخت وقت آتا ہے تو ہمیں بلایا جاتا ہے اور غنیمت دوسرول کو تقتیم کردی جاتی ہے۔ یہ بات حضور اکرم مَاليَّتُمُ تَك كَيْجُي تُو آپ نے انصار كوايك خيمه میں جمع کیا اور فرمایا: ''اے انصار یو! کیا وہ بات سیح ہے جوتمہارے بارے میں مجھے معلوم ہوئی ہے؟ ''اس پروہ خاموش ہو گئے چرآ تحضور مَاليَّيْزِم نے فرمایا: 'اے انصار ہو! کیاتم اس پرخوش نہیں ہو کہ لوگ دنیا اپنے ساتھ لے جائيں كے اورتم رسول الله مَالَيْظِ كواية كھرلے جاؤ كے "الصاريوں ف عرض کیا ہم اس پرخوش ہیں۔اس کے بعد حضور مَالَّیْرِ کم فرمایا:"اگر لوگ سی دادی میں چلیں اور انصار کسی کھائی میں چلیں تو میں انصار تن کی گھاٹی میں چلنا نیند کروں گا۔" اس پر ہشام نے بوچھا: اے ابو حزه! کیا آب وہال موجود منے؟ انہول نے کہا کہ میں حضور مظافیر کے عائب بی كب ہوتا تھا۔

رَسُوْلَ اللَّهِ، أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ . ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَسَارِهِ، فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرُ الْأَنْصَارِ)). قَالُوْا: لَبَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ. وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ بَيْضَاءً، فَنَزَلَ فَقَالَ: ((أَنَّا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ))، فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ، فَأَصَابَ يَوْمَثِلٍ غَنَاثِمَ كَثِيْرَةً، فَقَسَمٍ فِي الْمُهَاجِرِيْنَ وَالطُّلَقَاءِ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا، فَقَالَتِ الأَنْصَارُ: إِذَا كَانَتْ شَدِيْدَةً فَنَحْنُ نُدْعَى، وَيُعْطَى الْغَنِيْمَةَ غَيْرُنَا. فَبَلَغَهُ ذَٰلِكَ، فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ، فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ امَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي)). فَسَكَتُوا فَقَالَ: (لَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! أَلَا تُرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا، وَتَذْهَبُوْنَ بِرَسُوْلِ اللَّهِ تَحُوزُونَهُ إِلَى بُيُوتِكُمْ؟)) فَقَالُوا بَلَى. فَقَالَ النَّبِيُّ مَا اللَّهُ ((لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًّا، وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَأَخَذْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ)). قَالَ هِشَامٌ: قُلْتُ: يَا أَبَا حَمْزَةَ! وَأَنْتَ شَاهِدٌ ذَاكَ قَالَ: وَأَيْنَ أَغِيْبُ عَنْهُ؟ [راجع: ٣١٤٦]

بَابُ السَّرِيَّةِ الَّتِيُ قِبَلَ نَجْدٍ

باب نجد کی طرف جو لشکر آنخضرت مَلَّاتَّا يُؤْمِ نَهُ رُوانه کیا تھا اس کا بیان

تے اس میں صرف بچیں آ دی تھے، جنہوں نے غطفان سے مقابلہ کیا دوسواونث اور دو ہزار بکریاں حاصل کیں۔

(۲۳۳۸) ہم سے ابوالعمال نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زیدنے ٤٣٣٨ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَان، قَالَ: حَدَّثَنَا بیان کیا، کہا ہم سے ابوب ختیانی نے بیان کیا، ان سے نافع نے اوران سے حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِع، عَنِ ابْنِ عبداللدين عرز الله الله على الله عبان كياكه في كريم منافية منافية الناسك المرف ايك عُمَرً، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ مَا لَكُمْ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ، لشكر روانه كيا تها، ميں بھي اس ميں شريك تھا۔ اس ميں جارا حصه (مال فَكُنْتُ فِيْهَا، فَبَلَغَتْ سِهَامُنَا اثْنَىٰ عَشَرَ غنیمت میں) بارہ بارہ اونث آئے اور ایک ایک اونٹ ہمیں اور فالتو دیا بَعِيْرًا، وَنُفِّلْنَا بَعِيْرًا بَعِيْرًا، فَرَجَعْنَا بِثَلَاثَةَ گیا۔اس طرح ہم تیرہ تیرہ اونٹ ساتھ لے کرواپس آئے۔ عَشَرَ بَعِيرًا. [راجع: ٣١٣٤] [مسلم: ٢٥٦٢] بَابُ بَعْثِ النَّبِيِّ مُلْكُمُ خَالِدَ باب: نبي كريم مَنَا للهُ عَلَمْ كَا خالد بن وليد رَفَا عَنْهُ كُو بني جذيمه قبيلي كي طرف بهيجنا ابْنَ الْوَلِيْدِ إِلَى بَنِي جَذِيْمَةَ

تشويج: يربعد فتح كمد كقاباتفاق مغازى آپ نے فالد بن وليد والنون كوتين سو بچاس آدى ساتھ دے كراس كيرواند كياتھا كدبنوجذير كواسلام کی دعوت دیں لڑائی کے لینہیں بھیجاتھا۔

(٣٣٣٩) مجھ مے محود بن غيلان نے بيان كيا، كہا مم سے عبد الرزاق نے بیان کیا، انہیں معمر نے خردی۔ (دوسری سند) اور مجھ سے قیم بن حماد نے بیان کیا، کہا ہم کوعبداللد بن مبارک نے خبردی، انبیں معرفے، انبیں زہری نے، انہیں سالم نے اور ان سے ان کے والدعبدالله بن عمر رہائے ہان كياكه بى كريم مَنْ اللَّيْمُ ن خالد بن وليد والله عن عنى جذيمه كلطرف بيجا خالد بن ولید نے انہیں اسلام کی دعوت دی لیکن انہیں "اسلمنا" (ہم اسلام لائے) کہنانہیں آتا تھا، اس کے بجائے وہ" صبانا، صبانا" (ہم بے دين مو كئ اين آيا وين سيب كن كمن كل من الكرافاتية نے انہیں قتل کرنا اور قید کرنا شروع کردیا آور پھر ہم میں سے ہر محض کواس کا قیدی حفاظت کے لئے دے دیا پھر جب ایک دن خالد ڈالٹی نے ہم سب کو تھم دیا کہ ہم اپنے قیدیوں وقل کردیں۔ میں نے کہا: الله کا تم میں اپنے قیدی کوقل نہیں کروں گا اور نہ میرے ساتھیوں میں کوئی اینے قیدی کوقل كرے گا۔ آخر جب ہم رسول الله مَا اللهِ مَا آپ فيصورت حال بيان كى تو آپ في باتھا تھا كردعاكى: "اساللد! میں اس فعل سے بیزاری کا اعلان کرتا ہوں، جو خالد ڈالٹیو نے کیا۔'' دو مرتبہ آپ نے یہی فرمایا۔

٤٣٣٩_ حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أُخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ؛ح: وَحَدَّثَنِيْ يُعَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مِعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ مُثِّلِكُمْ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ إِلَى بَتِيْ جَذِيْمَةً، فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا. فَجْعَلُوا يَقُولُونَ: صَبَأْنَا، صَبَأْنَا. فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ مِنْهُمْ وَيَأْسِرُ، وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُل مِنَّا أُسِيْرَهُ، حَتَّى إِذَاكَانَ يَوْمٌ أُمَّرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيْرَهُ فَقُلْتُ: وَاللَّهِ الْا أَقْتُلُ أَسِيْرِي، وَلَا يَقْتُلُ رَجُلُ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيْرَهُ، حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ فَذَكُوْنَاهُ لَهُ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ مَا لِكُمْ يَدَهُ فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ)) مَرَّتَيْنْ. [طرفه في: ٧١٨٩]

تشویج: خالد بن ولید رئالتی فوج کے سردار سے مگر عبداللہ بن عمر رئالتی اس تھم میں ان کی اطاعت نہیں کی کیونکہ ان کا بیتھم شرع کے خلاف تھا۔
جب بنی جذیمہ کے لوگوں نے لفظ صبانا ہے مسلمان ہونا مرادلیا تو حضرت خالد رٹائٹی کوان کے آل کرنے ہوئا ضروری تھا اور بہی وجہ کہ نبی
کریم مُٹائٹینی نے خالد رٹائٹی کے نعل سے اپنی براءت ظاہر فر مائی۔ ان کی خطا اجتہادی تھی۔ وہ صبانا کے معنی اسلما نہ سمجھا ورانہوں نے ظاہر تھم پڑ مل
کریم مُٹائٹینی نے خالد رٹائٹی کے نعل سے اپنی براءت ظاہر فر مائی۔ ان کی خطا اجتہادی تھی۔ وہ صبانا کے معنی اسلما نہ سمجھا ورانہوں نے ظاہر تھم پڑ ملک کیا گیا ہم الموسنین کیا گیا ہم الموسنین کیا گیا ہم الموسنین کیا گیا ہم الموسنین کے جب تک وہ اللہ وہ اللہ اللہ اللہ اللہ کیا گیا۔ (رٹائٹی کے جب تیں جو بخر وی ہیں۔ ان کی والدہ لبابۃ الصغر کیا تا کیا۔ (رٹائٹی کیا کیا ہم اللہ کیا گیا۔ (رٹائٹی کیا گیا۔ ان کوسیف اللہ کا خطاب دیا تھا۔ سندا کا ھیاں وفات پائی۔ (رٹائٹی کیا۔ اس سرید کے کھوالات علامہ ابن تیم پڑئٹی کے کفظوں میں یہیں:

"قال ابن سعد ولما رجع خالد بن الوليد من هدم العزى ورسول الشكامةيم بمكة بعثه الى بنى جذيمة داعيًا الى الاسلام ولم يبعثه مقاتلا فخرج فى ثلاث مائة وخمسين رجلا من المهاجرين والانصار وبنى سليم فانتهى اليهم فقال ما انتم قالوا مسلمون قد صلينا وصدقنا بمحمد وبنينا المساجد فى ساحتنا واذنا فيها قال فما بال السلاح عليكم قالوا ان بيننا وبين قوم من العرب عداوة فخفنا ان تكونو هم وقد قيل انهم قالوا صبانا صبانا ولم يحسنوا ان يقولوا اسلمنا قال فضعوا السلاح فوضعوه فقال لهم استاسروا فاستاسر القوم فامر بعضهم فكتف بعضاً وفر قهم فى اصحابه فلما كان فى السحر ناذى خالد بن الوليد من كأن معه اسير فليضرب عنقه فاما بنو سليم فقتلوا من كان فى ايديهم واما المهاجرون والانصار فارسلوا أسراهم فبلغ النبى كان منع خالد فقال اللهم انى آبرا اليك مما صنع خالد وبعث عليا يودى لهم قتلاهم وما ذهب منهم-" (زاد المعاد صفحه ١٦٨ الجزء الثاني)

باب:عبدالله بن حذافه مهی طالتین اورعلقمه بن مجزز مدلجی طالتین کی ایک لشکر میں روائلی جسے انصار کالشکر

الماجاتاتها

آبَابُ سَرِيَّةِ عَبْدِاللَّهِ بُنِ حُذَافَةً السَّهْمِيُّ وَعَلْقَمَةً بُنِ مُجَزِّزٍ الْمُدُلِحِيِّ وَيُقَالُ: إِنَّهَا سَرِيَّةً الْمُدُلِحِيِّ وَيُقَالُ: إِنَّهَا سَرِيَّةً

(۱۳۲۸) ہم سے مسدد بن مسرمد نے بیان کیا ، کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے بیان کیا، کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے سعد بن عبیدہ نے بیان کیا، ان سے عبدالرحمٰن اسلمی نے اور ان سے علی والنیز نے بیان کیا کہ نبی کریم مَنافیظ نے ایک مخصر شکر روانہ کیا اور اس کا امیر ایک انصاری صحابی (عبدالله بن حذافیه سهی دلاندیز) کو بنایا اور نشکریوں کو حکم دیا که سب اپنے امیر کی اطاعت کریں پھرامیر کسی دجہ سے غصہ میں آ گئے اور این فوجیوں سے یو چھا کہ کیا تمہیں رسول الله مٹالٹی کم نے میری اطاعت كرنے كا تكم نہيں فرمايا ہے؟ سب نے كہاكہ بال فرمايا ہے۔ انہوں نے كہا پھرتم سب لکڑیاں جمع کرو۔انہوں نے لکڑیاں جمع کیس توامیرنے حکم دیا کہ اس میں آگ نگاؤ اورانہوں نے آگ نگادی۔اب انہوں نے حکم دیا کہ سباس میں کود جاؤ۔ فوجی کود جانا ہی جاہتے تھے کہ انہی میں سے بعض نے بعض کورو کا اور کہا کہ ہم تو اس آگ ہی کے خوف سے رسول الله مَاللَّيْظِم کی طرف آئے ہیں!ان باتوں میں وقت گزر کمیا اور آ گ بھی بجھ کی۔اس کے بعدامير كاغصه بهي شندًا هو كيا- جب اس كي خبر رسول الله مَنْ النَّيْرُ أَمْ كُوبَنِّجِي تَوْ آپ نے فر مایا ''اگریہ لوگ اس میں کود جاتے تو پھر تیامت تک اس میں ے نہ نکلتے۔اطاعت کا تھم صرف نیک کامول کے لیے ہے۔''

٤٣٤٠ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةً، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيٌّ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ مَكَّ لِكُمُّ سَرِيَّةً فَاسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيْعُوهُ، فَغَضِبَ قَالَ: ٱلْيُسَ أَمَرَكُمُ النَّبِيُّ مُكْتُكُمُ أَنْ تُطِيْعُونِيْ. قَالُوا: بَلَى. قَالَ: فَاجْمَعُوا لِي حَطِّبًا. فَجَمَعُوا، فَقَالَ: أَوْقِدُوْا نَارًا. فَأَوْقَدُوْهَا، فَقَالَ: ادْخُلُوْهَا. فَهَمُّوا وَّجَعَلَ بَعْضُهُمْ يُمْسِكُ بَعْضًا، وَيَقُوْلُوْنَ: فَرَرْنَا إِلَى النَّبِيِّ مُلْتُكُمٌّ مِنَ النَّادِ. فَمَا زَالُوْا حَتَّى خَمَدَتِ النَّارُ، فَسَكَنَ غَضَبُهُ، فَبَلَغَ النَّبِيُّ مُثْلِثًا فَقَالَ; ((لَوْ دَخَلُوْهَا مَا خَرَجُوْا مِنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُونِ)). [طرفاه في: ٧١٤٥، ٧٥٧٧] [مسلم: ٥٢٧٥، ٢٢٧٤، ٧٧٧٤

ابوداود: ٢٦٢٥؛ نسائي: ٢٦٢٦]

تشوج: امام، طلیقه، پیر، مرشد کی اطاعت صرف قرآن وصدیث کے مطابق احکام کے اندر ہے۔ اگر وہ خلاف بات کہیں تو پھران کی اطاعت کرنا جائز جیس ہے۔ اس کے ہمارے امام ابو صنیفہ مرشیئے نے فرمایا کہ "اذا صح الحدیث فہو مذھبی۔ " جب صحیح حدیث ل جائے تو وہی میرا ندہب ہے۔ ایسے موقع پر میر نے نو کی کوچوڑ کرمیج حدیث پر عمل کرنا۔ امام بخاری پیشائیہ کی وصیت کے باوجود کتنے لوگ ہیں جوقول امام کے آھے تھے احادیث کو تھکرا دیتے ہیں۔ اللہ تعالی ان کو بجھ عطا کرے۔ بقول حضرت شاہ ولی اللہ پیشائیہ ایسے لوگ قیامت کے دن اللہ کی عدالت میں کیا جواب دے سکیل کو تھکرا دیتے ہیں۔ اللہ تعالی ان کو بجھ عطا کرے۔ بقول حضرت شاہ ولی اللہ پیشائیہ اللہ کی عدالت میں کیا جواب دے سکیل کے مروجہ تقلید شخص کے خلاف بی حدیث ایک مشتل ہوا ہے۔ بشرطیکہ آ کھے کو لکر اس سے دوشنی حاصل کی جائے۔ انہ کرام کا ہرگزید خشان تھا کہ ان کے ناموں پر الگ الگ ڈا ہب بنائے جائیں کہ دہ اسلامی وحدت کو یارہ پارہ کرکے رکھ دیں: "صدی اللہ ان الذین فرقوا دینہم و کانوا شیعا لست منہم فی شبیء انعا امر ہم الی اللہ۔ "

بَابُ بَعْثِ أَبِي مُوْسَى وَمُعَاذٍ إِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ٤٣٤٢، ٤٣٤١ - حَدَّثَنَا مُوْسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا

باب: ججة الوداع سے پہلے آنخضرت مَنَّالَّةُ كُمُّ كَا ابو موسیٰ اشعری اورمعاذین جبل رُنائِجُهُا كويمن جھيجنا (٣٣٨١،٣٢) ہم ہے مویٰ بن اساعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابوعوانہ

أُبُو عَوَانَةً ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ ، عَنْ

أَبِيْ بُرْدَةَ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ مُلْكُمَّ أَبَا

مُوْسَى وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلِ إِلَى الْيَمَنِ، قَالَ:

نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالملک بن عمیر نے بیان کیا، ان سے أبوبرده وطالتُنهُ نے بیان کیا کہ رسول الله مَاليَّيْمُ نے ابوموی اشعری اور معاذ بن جبل والفؤا كويمن كا حاكم بناكر بهيجار راوى في بيان كياكه دونون صحابیوں کواس کے ایک ایک صوبے میں بھیجا۔ راوی نے بیان کیا کہ یس ك دوصوب مص يحرآ مخضرت مَنَا النَّهُمُ في ان سے فر مايا: " ديكھولوگوں كے ليے آسانيال پيدا كرنا، دشواريال نه پيدا كرنا، انبين خوش كرنے كى كوشش كرنا، دين سےنفرت ندولا نا۔'' بيدونوں بزرگ اپنے اپنے كاموں پرروانہ مو گئے۔دونوں میں سے جب کوئی اپنے علاقے کادورہ کرتے کرتے اپنے سأتھی کے قریب پہنچ جا تا توان سے تازی (ملاقات) کے لیے آتا اور سلام كرتا-ايك مرتبه معاذات علاقه مين اپنے صاحب ابومویٰ کے قریب پہنچ کئے اور اپنے خچر پر ان سے ملاقات کے لیے چلے۔ جب ان کے قریب پہنچتود یکھا کہ دہ بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے پاس کچھلوگ جمع ہیں اور ایک شخص ان کے سامنے ہے جس کی مشکیں کسی ہوئی ہیں۔معاذر دانٹی نے ان سے یو چھا: اے عبداللہ بن قیس! یہ کیا واقعہ ہے؟ ابوموی طافعہ نے بتلایا کہ میر مخص اسلام لانے کے بعد مرتد ہوگیا ہے۔انہوں نے کہا کہ پھر جب تک اسے فق نہ کردیا جائے میں اپنی سواری سے نہیں اتروں گا۔ ابومویٰ رہائیے نے کہا کو آ کے ایم اسے یہاں لایا گیا ہے۔آپ اتر جاکیں لیکن انہوں نے اب بھی یمی کہا کہ جب تک اسے قل ند کیا جائے گا میں نہ اترول گا۔ آخر ابوموی طافتہ نے حکم دیا اور اے آل کر دیا گیا۔ تب وہ اپنی سواري سے اترے اور يو جھا،عبداللہ! آپ قرآن كس طرح بردھتے ہيں؟ انہوں نے کہا میں تو تھوڑا تھوڑا ہر ونت پڑھتا رہتا ہوں پھرانہوں نے معادر الني سے بوجھا: معاد! آپ قرآن مجيد كس طرح برصے بين؟ معاذر دانشئ نے کہا کہ میں تورات کے شروع میں سوتا ہوں پھراپنی نیند کا ایک حصہ پورا کرکے میں اٹھ بیٹھتا ہوں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے مقدر کررکھا ہے اس میں قرآن مجید پڑھتا ہوں۔اس طرح بیداری میں جس ثواب کی امید الله تعالی سے رکھتا ہوں سونے کی حالت کے ثواب کا

بھی اس سے اس طرح امید وارر ہتا ہوں۔

بَعَثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى مِخْلَافٍ قَالَ: وَالْيَمَنُ مِخْلَافَان ثُمَّ قَالَ: ((يَسُّرَا وَلاَ تُعَسِّرًا، وَبَشِّرًا وَلَا تُنَفِّرًا)). فَانْطَلَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَى عَمَلِهِ، قَالَ: وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِذَا سَارَ فِيْ أَرْضِهِ كَانَ قَرِيْبًا مِنْ صَاحِبِهِ أَحْدَثَ بِهِ عَهْدًا، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَسَارَ مُعَاذٌ فِي أَرْضِهِ قَرِيبًا مِنْ صَاحِبِهِ أَبِي مُوْسَى، فَجَاءَ يَسِيْرُ عَلَى بَغْلَتِهِ خَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ، وَإِذَا هُوَ جَالِسٌ، وَقَدِ اجْتَمَعَ إَلَيْهِ النَّاسُ، وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ قَدْ جُمِعَتْ يَدَاهُ إِلَىٰ عُنُقِهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذً: يَا عَبْدَاللَّهِ بْنَ قَيْسٍ، أَيُّمَ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ. قَالَ: لَا أَنْزِلُ حَتَّى يُقْتَلَ. قَالَ: إِنَّمَا جِيْءَ بِهِ لِذَلِكَ فَانْزِلْ. قَالَ: مَا أَنْزِلُ حَتَّى يُقْتَلَ فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قَالَ: أَتَفَوَّقُهُ تَفَوُّقًا. قَالَ: فَكَيْفَ تَقْرَأُ أَنْتَ يَا مُعَاذُ؟ قَالَ: أَنَّامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَأَقُومُ وَقَدْ قَضَيْتُ جُزْئِيْ مِنَ النَّوْمِ فَأَقْرَأُ مَا كَتَبَ اللَّهُ لِي، فَأَحْتَسِبُ نَوْمَتِيْ كَمَا أَحْتَسِبُ قَوْمَتِيْ. [طرفه في:٢٢٦١]

تشوج: حضرت معاذر الله تنظیم کا بیکمال جوش ایمان تھا کہ مرتد کو دیکھ کرفورا ان کووہ حدیث یاد آگئی جس میں نبی کریم مظافیح نے فرمایا ہے کہ جوکوئی اسلام سے پھر جائے اس کوئل کروو۔حضرت معاذر الله تنظیم نے جب تک شریعت کی حد جاری نہ ہوئی، اس وقت ابوموی الله تنظیم کے پاس اتر نا اور تغمیر نا بھی مناسب نہ سمجھا۔ یمن کے بلند جھے پر معاذر الله تنظیم کو حاکم بنایا گیا تھا اور شیبی علاقہ ابوموی الله تنظیم کو دیا گیا تھا۔ رسول کریم مظافیح کے نا ملک یمن کی بہت تعریف فر مائی ۔جس کی برکت ہے کہ وہاں بڑے یہ نے عالم خاص محدث پیدا ہوئے۔حضرت علامہ شوکانی موشید سے کہ وہاں بڑے برے عالم فاضل محدث پیدا ہوئے۔حضرت علامہ شوکانی موشید سے کہ وہاں اور خارم میں ان بڑرگوں سے خاص عقیدت محبت رکھتا ہوں، ان کے ساتھ مجھ کوجمع فر ما۔ رکبیں۔ یا رب العالمین۔ (راز)

تشوج: جوچزی کھانے کی ہوں یا پینے کی نشر آور ہوں ان کا استعال حرام ہے۔ افیون مدک چنڈوشراب وغیرہ بیسب ای میں داخل ہیں۔

٢٣٤٣ حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ خَالِدٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي خَالِدٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُوْسَى الأَشْعَرِيُ: أَنَّ النَّبِيِّ مُلِّكُمُ المَّعْمَنِيَ الْمَسْعَرِيَ الْمَسْعَرِيَ الْمَسْعَرِيَ الْمَسْعَنِ الْمَسْعَةِ اللَّهِ الْمَيْمَنِ، فَسَأَلَهُ عَنْ الْبِيْعُ وَالْمِزْرُ. فَقُلْتُ لِأَبِي بُرْدَةَ: مَا الْبِتْعُ؟ الْبِيْعُ وَالْمِزْرُ: نَبِيْلُهُ الشَّعِيْرِ. الْبِيْلُهُ الشَّعِيْرِ. فَقَالَ: ((وَمَا هِيَ؟)) وَالْمَزْرُ: نَبِيْلُهُ الشَّعِيْرِ. فَقَالَ: ((كُلُّ مُسْكِم حَرَامٌ)). رَوَاهُ جَرِيْرٌ وَعَبْدُ الشَّعِيْرِ. وَعَنْ الشَّيْبَانِيِّ أَبِيْ بُرْدَةً . وَعَنْ الشَّيْبَانِيِّ أَبِيْ بُرْدَةً . وَعَنْ الشَّيْبَانِيِّ أَبِيْ بُرْدَةً . وَعَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ أَبِيْ بُرْدَةً . وَالْمِزْرُ: وَالْمِنْ اللَّهُ اللَّهُ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ أَبِيْ بُرْدَةً . وَالْمِزْرُادِ اللَّهُ عَنْ السَّيْبَانِيُ أَبِيْ بُرْدَةً . وَالْمَرْدُ الْمَالِمُ وَالْمُؤْدُ اللَّهُ اللَّهُ عَنْ الْمَالِمُ وَالْمُؤْدُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ الللْهُ اللَّهُ اللللْهُ اللَّهُ اللْهُ الللْهُ الللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللللْهُ اللللْهُ ا

شیبانی نے ،ان سے سعید بن الی بردہ نے ،ان سے ال کے والد نے ،ان سے شیبانی نے ،ان سے سعید بن الی بردہ نے ،ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوموی التعزی والتی نے کہ نمی کریم مَالَّتِیْم نے انہیں یمن بھیجا۔ ابوموی والتی نے آنحضرت مَالِیْم نے ان شربتوں کا مسلہ پوچھا جو یمن میں بنائے جاتے سے ۔آنخضرت مَالیَّیْم نے دریافت فرمایا: 'وہ کیا ہیں۔' میں بنائے جاتے سے ۔آنخضرت مَالیَّیْم نے دریافت فرمایا: 'وہ کیا ہیں۔' ابوموی والتی نے بتایا کہ 'البتع 'اور'المزر' (سعید بن الی بردہ نے کہا ابوموی والتی نے بتایا کہ 'البتع 'اور'المزر ' (سعید بن الی بردہ نے کہا بتایا کہ شہد سے تیار کی ہوئی شراب اور مرز جو سے تیار کی ہوئی شراب اور شیبانی سے کی ہوارانہوں نے ابو بردہ سے کی ہے۔

(۳۳۳۳،۳۵) ہم ہے مسلم نے بیان کیا ، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا ، کہا ہم سے سعید بن الی بردہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نی کر میم مثالی کی نے ان کے دادا ابوموی ڈاٹنٹ اور معاذ بن جبل ڈاٹنٹ کو یمن کا حاکم بنا کر جیجا اور فر مایا: ''لوگوں کے لیے آسانی پیدا کرتا ، ان کو دشوار بول میں نہ ڈالنا۔ لوگوں کو خوش خبریاں دینا ، دین نے فرت نہ دلا تا اور تم دونوں

آپ مَنَالْقِيْمُ نِ فرمايا : 'مرنشدلانے والى چيز حرام ہے۔' ، پھر دونوں بزرگ رواند ہوئے۔ معاذر لالنوء نے ابو موی ڈالٹیؤ سے بوچھا: آپ قرآن کس

٤٣٤٤، ٤٣٤٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُعِيْدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ، شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ، أَبَا عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ طُلْحُهُمُ جَدَّهُ أَبَا مُوْسَى، وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: ((يَسَّرَا وَلاَ تُنفُّرًا وَتَطَاوَعًا)). فَقَالَ أَبُو مُوْسَى: يَا نَبِيَّ اللَّهِ الْإِنَّ أَرْضَنَا بِهَا فَقَالَ أَبُو مُوْسَى: يَا نَبِيَّ اللَّهِ الْإِنَّ أَرْضَنَا بِهَا فَقَالَ أَبُو مُوْسَى: يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ أَرْضَنَا بِهَا الْعَسَلِ الْبِعْمُ. فَقَالَ: ((كُلُّ مُسْكِم حَرَامٌ)). الْعُسَلِ الْبِعْمُ. فَقَالَ: ((كُلُّ مُسْكِم حَرَامٌ)). فَانْطَلَقَا فَقَالَ مُعَاذً لِأَبِيْ مُوْسَى: كَيْفَ تَقْرَأُ فَالْمُوا وَعَلَى رَاحِلَتِيْ فَالْطَلَقَا فَقَالَ: قَائِمًا وَقَاعِدًا وَعَلَى رَاحِلَتِيْ الْقُرْآنَ؟ قَالَ: قَائِمًا وَقَاعِدًا وَعَلَى رَاحِلَتِيْ

وَٱتَّفَوْقُهُ تَفَوُّقًا. قَالَ: أَمَّا أَنَا فَأَنَّامُ وَأَقُومُ، فَأَخْتُسِبُ نُوْمَتِي كُمَّا أَخْتُسِبُ قَوْمَتِيْ، وَضَرَّبَ فُسْطَاظًا، فَجَعَلَا يَتَرَاوَرَانِ، فَزَارَ مُعَادُّ أَبًا مُوسَى فَإِذَا رَجُلٌ مُوثَقٌّ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ فَقَالَ أَبُوْ مُوْسَى: يَهُوْدِيَّ أَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ. فَقَالَ مُعَاذً: لَأَضْرِبَنَّ عُنْقَهُ. تَابَعَهُ الْعَقَدِيُّ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةً.

وَقَالَ وَكِيْعٌ وَالنَّضْرُ وَأَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةً، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَن النَّبِي مَا لَكُمُ أَرُواهُ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَن الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ. [راجع: ٤٢٤٢،٢٢٦١]

طرح پڑھتے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ کھڑے ہو کر بھی بیٹھ کر بھی اور آپی سواری پر بھی اور میں تھوڑے تھوڑے عرصہ بعد پڑھتا ہی رہتا ہوں۔ معاذر الثن نے کہالیکن میرامعمول میہ ہے کہ شروع رات میں، میں سوجاتا مول اور پھر بیدار ہوجاتا ہول۔اس طرح میں اپنی نیند کیڑواب کا امید وار ہوں جس طرح بیدار ہو کر (عبادت کرنے یہ) تواب کی مجھے امید ہے اور انہوں نے ایک خیمہ لگالیا اور ایک دوسرے سے ملاقات برابر ہوتی رہتی۔ ایک مرتبہ معادر دلائنٹ ابوموٹی دلائنڈ سے ملنے کے لئے آئے ، دیکھاایک محض بندها موا ہے۔ پوچھا: بدكيا بات ہے؟ ابوموى رفائي نے بتلايا كريدايك يبودي ب، يملي خود اسلام لايا اوراب بيمرتد موكيا ب معاذ والني ن كها: میں اسے تل کیے بغیر ہرگز ندر ہوں گا۔مسلم بن ابراہیم کے ساتھ اس حدیث کوعبدالملک بن عمروعقدی اور وہب بن جریر نے شعبہ سے روایت کیا ہے۔اوروکیع اورنضر اورابوداؤ دنے اس کوشعبہ سے،انہوں نے اپنے باپ برده ، انہول نے سعید کے داداابوموی والفید سے، انہوں نے آنخضرت منالفیکم سردایت کیااور جرین عبدالحمید نے اس کوشیانی سے روایت کیا، انہوں

مشريج: عقدي كي روايت كوامام بخاري مينيد نے احكام ميں اور وہب كي روايت كواسحاق بن راہويہ نے ومل كيا ہے۔ وكيح كي روايت كوامام بخاری میسید نے جہاد میں اور ابوداؤ دطیالس کی روایت کوامام نسائی نے اور نظر کی روایت کوامام بخاری میسید نے ادب میں وصل کیا ہے۔مطلب امام بخاری میسید کامیرے کدوکیج ،نضر اور ابوداؤ دنے اس حدیث کوشعبہ سے موصولاً روایت کیا اور مسلم بن ابراہیم اور عقدی اور وہب بن جریر نے مرسل روایت کیا۔اس میں مبلغین کے لیے خاص ہدایات ہیں کہ لوگوں کونفرت نددلا کمیں ، دشوار با تمیں ان کے سامنے ندر کھیں ،آپیں میں مل جل کر کام کریں یا الله يهى توفيق بخفي امين يا دب إلعالمين- حراً ج كل اليم بلغين بهت كم بين -الاماشاء الله-

٤٣٤٦ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بنُ الْوَلِيدِ، قَالَ: (٣٣٣٦) مجھ عباس بن وليد نے بيان كيا، كها بم عبدالواحد بن زیاد نے بیان کیا،ان سے ابوب بن عائذ نے،ان سے قیس بن سلم نے بیان کیا، کہامیں نے طارق بن شہاب سے سنا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابو موی اشعری والنین نے کہا کہ مجھے رسول الله مَنْ الله عَنْ الله عَنْ میری قوم کے وطن (يمن) ميں بھيجا۔ پھر ميں آيا تو آنخضرت مَلَّ الْيَّمْ (مكه كي)وادي الطح ميں پراؤ کئے ہوئے تھے۔آپ نے دریافت فرمایا: "عبداللہ بن قیس!تم نے مج كاحرام باندهليا؟ "ميس في عرض كيا: جي بال يارسول الله! آپ في

حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَائِذٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى الأَشْعَرِيُّ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ مَثْثُمُمُ إِلِّي أَرْضِ قَوْمِيْ، فَجِنْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ مُلْكُمْ مُنِيْخٌ بِالأَبْطَحِ فَقَالَ: ((أَحَجَجُتَ يَا عَبُدَ

اللَّهِ بْنُ قَيْسِ؟) قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ ا قَالَ: ((كَيْفُّ قُلْتَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: لَبَيْكَ إِهْلَالَ كَإِهْلَالِكَ. قَالَ: ((فَهَلْ سُقْتَ مَعَكَ هَدُيًا)). قُلْتُ: لَمْ أَسُقْ. قَالَ: ((فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَاسْعَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرُوةِ ثُمَّ حِلَّ)). فَفَعَلْتُ حَتَّى مَشَطَتْ لِي امْرَأَةٌ مِنْ نِسَاءِ بَنِيْ قَيْسٍ، وَمَكُثْنَا بِذَلِكَ حَتَّى أَسْتُخلِفَ عُمَنُ [راجع: ٩٥٥٩]

٤٣٤٧ حَدَّثَنِيْ حِبَّانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ، عَنْ زَكَرِيًا بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ صَيْفِي، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مُشْكُمُ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِيْنَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ: ((إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَإِذَا جِنْتُهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَّهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرُهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدُ فَرَضَ عَلَيْكُمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ، فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمْ صَدَقَةً، تُوْخَذُ مِنْ أُغْنِيَائِهِمْ، فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ، فَإِيَّاكَ وَكُرَائِمَ أَمُوالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَّةَ الْمُظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ)) . قَالَ أَبُو عَبْدِاللَّهِ: طَوَّعَتْ: طَاعَتْ وَأَطَاعَتْ لُغَةً، طِغْتُ وَطُغْتُ وَأَطَعْتُ. [راجع: ١٣٩٥]

وریافت فرمایا: کلمات احرام کس طرح کے؟ ' بیان کیا کہ میں نے عرض
کیا (کہ بول کلمات اداکئے) اے اللہ میں حاضر ہوں ، اور جس طرح آپ
نے احرام با ندھا ہے ، میں نے بھی ای طرح با ندھا ہے۔ فرمایا: ' تم اپنے ماتھ قربانی کا جائور بھی لائے ہو؟ ' میں نے کہا کہ کوئی جائور تو میں اپنے ماتھ فربی لایا۔ فرمایا: ' تم گھر پہلے بیت الله کا طواف اور صفا اور مروہ کی سی ماتھ فربی لایا۔ فرمایا: ' تم گھر پہلے بیت الله کا طواف اور صفا اور مروہ کی سی کرلو۔ ان رکنوں کی ادائی کے بعد حلال ہوجانا۔' میں نے ای طرح کیا اور بنوقیس کی خاتون نے میرے سرمیں کنگھا کیا اور اس قاعدے پر ہم اس وقت تک چلے رہے جب تک عمر براٹھنے خلیفہ ہوئے۔ (اس کو ج تمتع کہتے ہیں اور رہے ہی سنت ہے)۔

(سسم) مجھے دبان بن موی نے بیان کیا، کہا ہم کوعبداللہ بن مبارک نے خردی، انہیں زکریابن اسحاق نے، انہیں کی بن عبداللہ بن سفی نے، انہیں ابن عباس والفی اے غلام ابومعبدنا فذینے اوران سے ابن عباس والفی نے بیان کیا کررسول اللہ منافیظم نے معاذبن جبل داللی کویمن کا (حاکم بنا كرتيجة وقت أنبيس) بدايت فرمائي تقى كه "تم ايك اليي توم كي طرف بييج جارہے ہوجواہل کتاب بہودی نصرانی وغیرہ میں سے ہیں،اس لیے جبتم و بان پنچوتو پہلے انہیں اس کی دعوت دو کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کو کی معبو ذہبیں اور مجر اللہ کے رسول ہیں۔اگر اس میں وہتمہاری بات مان کیس تو پر انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالی نے روز اندان پر پانچ وقت کی نماز فرض کی ہیں، جب بیم مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پرز کو ہ کوہمی فرض کیا ہے، جوان کے مالدارلوگوں سے لی جائے گی اورانہی کے غریبوں میں تقسیم كردى جائے گى۔ جب يې مان جائيں تو (پھرز كو ة وصول كرتے وقت) ان کاسب سے عمدہ مال لینے سے پر میز کرنا اور مظلوم کی آ ہ سے ہروقت ڈرتے رہنا کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی ہے۔'' الم بخاري ومُشاللة ن كباكر سورة ما كده يس جوطوعت كالفظ أياباس كا وبى معنى ب جوطاعت اوراطاعت كاب جيس كمت بي طِعْتُ طُعْتُ أطغت سبكامعن ايك بي ب-

تشوی : حدیث من اطاعوا یا طاعوا کالفظ آیا تھا۔ امام بخاری میشاند نے اپنی عادت کے مطابق قر آن کے لفظ طوعت کی تغیر کردی کیونکہ دونوں کا مادہ ایک ہی ہے اور غرض بیہ ہے کہ اس میں تین لغات ہیں طوع طاع اطاع معنی ایک ہیں بین یعنی رامنی ہوا، مان لیا _مظلوم کی بددعا ہے بچتا اس کا مطلب میرکہ کی کوشتاؤ کہ وہ مظلوم بن کر بددعا کر بیٹے _

٤٣٤٨ حَدِّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا (۲۳۲۸) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شُعْبَةُ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيْدِ شعبد نے بیان کیا،ان سے حبیب بن الی ثابت نے بیان کیا،ان سے سعید بن جبير نے بيان كيا،ان سے عمرو بن ميمون اوران سے معاذ دان نے بيان ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَمْرُو بْنِ مَيْمُوْنِ، أَنَّ مُعَاذًا كيا كه جب وه يمن پيني تو يمن والول كوضح كى نماز بر حالى اور نمازيس لَمَّا قَدِمَ الْيَمَنَ صَلَّى بِهِمُ الصَّبْحَ فَقَرَأَ: ﴿ وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا ﴾ [النساء:١٢٥] آيت ﴿ وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيلًا ﴾ كاقرأت كى توان من سايك فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: لَقَدْ قَرَّتْ عَيْنُ أَمُّ صاحب (نماز ہی میں) بولے کہ ابراہیم کی والدہ کی آ کھے تھنڈی ہوگئی ہو گی۔معاذین معاذبغوی نے شعبہ سے،انہوں نے حبیب سے،انہوں نے إِبْرَاهِيْمَ. زَادَ مُعَادُ عَنْ شُعْبَةً عَنْ حَبِيب عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو أَنَّ النَّبِيِّ مُلْكُمُمَّا بَعَثَ سعیدے، انہول نے عمروبن میمون سے اس حدیث میں صرف اتا بو صایا مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ، فَقَرَأُ مُعَاذً فِي صَلاَةٍ ہے کہ ٹی کریم مظافیظ نے معافر داللین کویمن بھیجاو ہاں انہوں نے صبح کی نماز الصُّبِح سُوْرَةَ النُّسَاءِ فَلَمَّا قَالَ: ﴿ وَاتَّخَذَ مِنْ مُورة نساء برهي جب اس آيت پر پنج: ﴿ وَاتَّحَدُ اللَّهُ اِبْرُاهِيْمَ اللَّهُ إِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلًا﴾. [النساء: ١٢٥] قَالَ خَلِيْلاً ﴾ توايك صاحب جوان من كفر عدوة تق كها كمابراهيم كي رَجُلٌ خَلْفَهُ: قَرَّتْ عَيْنُ أُمُّ إِبْرَاهِيْمَ. والده كي آ نگه منازي بوگني بوگي_

تشوج : بین ان کوتو بردی خوشی اور مبارک بادی ہے کہ ان کا بیٹا اللہ کا خلیل ہوا۔ اس مخص نے مسئلہ نہ جان کر نماز میں بات کر لی ایسی نا دانی کی عالت میں نماز فاسر نہیں ہوتی۔

باب: جة الوداع سے پہلے علی بن ابی طالب اور خالب اور خالف کو کسی جھیجنا

بَابُ بَغْثِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبِ وخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ إِلَى الْيَمَنِ قَبْلً حَجَّةِ الْوَدَاع

٤٣٤٩ حَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ اللَّهُ مَثْلَمَةً، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ النِّنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهُ عَلَيْهُم مَعَ خَالِدِ الْبَرَاءَ قَالَ: بُعَثَنَا رَسُولُ اللَّهُ عَلَيْهُم مَعَ خَالِدِ ابْنِ الْوَلِيْدِ إِلَى الْيَعَنِ، قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ عَلِيًّا ابْنِ الْوَلِيْدِ إِلَى الْيَعَنِ، قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ عَلِيًّا

(۴۳۳۹) مجھ سے احمد بن عثان بن عیم نے بیان کیا، کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے بیان کیا، کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف بن اسحاق بن ابن اسحاق نے کہا نے بیان کیا، ان سے ابواسحاق نے کہا کہ میں نے براء بن عازب ڈائٹ کا سے ساتھ کی کہ میں اس کے بعدان کی جگہ خالد بن ولید کے ساتھ میں بھیجا، بیان کیا کہ پھر اس کے بعدان کی جگہ علی دائٹ کو بھیجا اور آپ نے آئیس ہدایت کی کہ خالد ڈائٹ کے ساتھوں علی دائٹ کو بھیجا اور آپ نے آئیس ہدایت کی کہ خالد ڈائٹ کے ساتھوں

\$ 523/5

غزوات كأبيان

فَلْيَعَقَّبُ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفَيِلُ)). فَكُنْتُ فِيْمَنْ براء وَلَا تَتَوَلَّمَ بِين كَه مِن ان لوگوں ميں سے تقاجو يمن كولوث كئے۔ عَقَّبَ مَعَهُ قَالَ: فَغَنِهْتُ أَوَاقِ ذَوَاتِ عَدَدٍ. انہوں نے بیان كیا كہ جھے غیمت میں كی اوقیہ جاندی كے سلے تھے۔

تشوج: اساعیل کی روایت میں ہے کہ جب ہم حضرت علی النظائة کے ساتھ پھر یمن کولوث محیقتو کافروں کی ایک قوم ہمدان سے مقابلہ ہوا۔ حضرت علی النظائة نے ان کو نبی کریم مظافیق کا خط سایا۔ وہ سب مسلمان ہو محیق۔ حضرت علی النظائة نے بیال نبی کریم مظافیق کی کھا۔ آپ نے سجد وَ مشکراوا کیااور فی النظام میں مدورہ میں مسلمان ہو محیقہ مضروع کی مسلمان ہو محید مسلمان ہو محید مسلمان ہو محید مسلمان ہو محدود مسلمان ہو محدود مسلمان ہو محدود مسلمان ہو مسلمان ہو مسلمان ہو محدود مسلمان ہو م

فه الما به المامت رج -١٩٣٥ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا

رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ بْنُ سُوَيْدِ

ابْنِ مَنْجُوْفٍ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْن بُرَيْدَةً، عَنْ

أَبِيهِ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ مَا لِنَّا عَلِيًّا إِلَى خَالِدٍ

(٣٣٥٠) جھے ہے جمہ بن بثار نے بیان کیا، کہا ہم سے روح بن عبادہ نے بیان کیا، کہا ہم سے علی بن سوید بن مجوف نے بیان کیا، ان سے عبداللہ بن بریدہ نے بیان کیا، ان سے عبداللہ بن بریدہ نے اور ان سے ان کے والد (بریدہ بن حصیب) نے بیان کیا کہ نبی کریم مَثَّلِیْ ہُمِ فَالِیْ ہُمْ نے فالد بن ولید رُلِی ہُمْ کی جگہ علی رُلِی ہُمْ کی مُلِی وَلِی ہُمْ اللہ ہُن علی مِلِی اللہ ہُن علی مُلِی ہُمْ اللہ ہُمُ اللہ ہُمُ اللہ ہُمُ اللہ ہُمُ اللہ ہُمُ اللہ ہُمُ اللہ ہُمْ اللہ ہُمُ الل

لِيَقْبِضَ الْخُمُسَ وَكُنْتُ أَبْغِضُ عَلِيًّا، وَقَدِ اغْتَسَلَ، فَقُلْتُ لِخَالِدِ: أَلَا تَرَى إِلَى هَذَا فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْكُمْ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((يَا بُرَيْدَةُ اللَّبْغِضُ عَلِيًّا)). فَقُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((لَا تُبْغِضْهُ فَإِنَّ لَهُ فِي الْخُمُسِ أَكْثَرٌ مِنْ ذَلِكَ)).

زیادہ حق ہے۔'' معنرت علی منافظ سے سب سے زیادہ محبت کرنے لگا۔امام احمد میشانیڈ کی روایت

٤٣٥١ حَدَّثَنَا قَتِيةً، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، ﴿ (٣٣٥) بَم سِ قتيد بن سعيد نه بيان كيا، كها بم سع عبدالواحد بن زياد

نے بیان کیا، ان سے عمارہ بن قعقاع بن شرمہ نے بیان کیا، ان سے عبدارحل بن الى نعم نے بيان كيا، كما كميس ف ابوسعيد خدرى والتي است وہ کہتے تھے کہ یمن سے علی بن الی طالب رہا تھ نے رسول الله مَالله عِلَم کے یاس بیری کے پتول سے دباغت دیئے چڑے کے ایک تھلے میں سونے کے چند ڈ لے بھیج ۔ ان سے (کان کی) مٹی بھی ابھی صاف نہیں کی گئ تھی۔ رادی نے بیان کیا کہ پھرآ مخضرت مال فی اے دوسونا جارآ دمیوں میں تقسیم كرديا، عيينه بن بدر، اقرع بن حابس، زيد خيل اور چو تصعلقمه يا عامر بن طفیل دی اللہ اس کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے اس پر کہا کہان لوگوں سے زیادہ ہم اس سونے کے مستحق تھے۔رادی نے بیان کیا کہ جب آ تخضرت مَا الله كم المعلوم مواتو آپ نے فرمایا: "تم مجھ پراعتبار نہیں کرتے حالانکداس الله نے مجھ راعتبار کیا ہے جوآ سان پر ہے اور اس کی وی میرے یاں صبح وشام آتی ہے۔'رادی نے بیان کیا کہ پرایک مخص جس کی آتھیں وهنسی ہوئی تھیں، دونوں رخسار پھولے ہوئے تھے، پیشانی بھی ابحری ہوئی تقى بھنى داڑھى اورسرمنڈ اجوا، تبہندا تھائے ہوئے تھا، كھڑ اجوااور كہنے لگا: يا رسول الله! الله سے وريع - آب مَالُيْعِمُ نے فرمايا:"افسوس تجھ ركيا يس اس روئے زمین پراللہ سے ڈرنے کا سب سے زیادہ مستحق نہیں ہوں۔" رادی نے بیان کیا پھروہ فخص چلا گیا۔ خالد بن ولید دالٹیز نے عرض کیا: یا رسول الله! ميس كيول نداس مخفى كرون ماردول؟ آپ مَالَيْكُمْ في فرمايا: ''نہیں شایدوہ نماز پڑھتا ہو۔''اس پر خالد رہائشہ نے عرض کیا کہ بہت سے نماز پر صنے والے ایسے ہیں جوزبان سے اسلام کا وعویٰ کرتے ہیں اوران ك ول مين وهنيين موتا-آب مَاليَّيْظِ في مَر مايا: " مجھاس كاحكم نبيس مواہد كدلوگوں كے دلول كى كھوج لگاؤل اور نداس كاتھم مواہے كدان كے پيٹ چاک کروں۔" راوی نے کہا پھر آ مخضرت مَالَّيْنِمْ نے اس (منافق) کی طرف ديكھاتوه پيڙي پير کرجار ہاتھا۔ آپنے فرمایا: "اس کي نسل ہے ايک اليي قوم فكلے كى جو كتاب الله كى تلاوت برى خوش الحانى كے ساتھ كرے كى لیکن وہ ان کے حلق ہے بینچ نیس اتر ہے گا۔ دین سے وہ لوگ اس طرح نکل

عَنْ عُمَارَةً بْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُبْرُمَةً، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَّا سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ، يَقُوْلُ: بَعَثَ عَلِيَّ بْنُ أَبِي طَالِبِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ مَلْكُمَّ مِنَ الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِي أَدِيْمٍ مَقْرُوْظٍ لَمْ تُحَصَّلُ مِنْ تُرَابِهَا، قَالَ: فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ بَيْنَ عُيَيْنَةً بْنِ بَدْرٍ، وَأَقْرَعَ بْنِ حَاسِ وَزَيْدِ الْخَيْلِ، وَالرَّابِعُ إِمَّا عَلْقَمَةُ وَإِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهَذَا مِنْ هَوُّلَاءِ. قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ مَكُلُّمٌ فَقَالَ: ((أَلَّا تَأْمَنُونِي وَأَنَا أَمِينُ مَنْ فِي السَّمَاءِ، يَأْتِينِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً؟)) قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ غَاثِرُ الْعَيْنَيْنِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، نَاشِزُ الْجَبْهَةِ، كَثُ اللَّحْيَةِ، مَحْلُوقُ الرَّأْسِ، مُشَمَّرُ الْإِزَارِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اتَّقِ اللَّهَ. قَالَ: ((وَيلُكَ أُولُسُتُ أَحَقُّ أَهُلِ الْأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللَّهُ؟)) قَالَ: ثُمَّ وَلَى الرَّجُلُ، قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ: يَا رَسُوْلَ الِلَّهِ اللَّهِ أَضْرِبُ عُنْقَهُ قَالَ: ((لَا، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ يُصَلِّيُ)). فَقَالَ خَالِدٌ: وَكُمْ مِنْ مُصَلِّ يَقُوْلُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِيْ قَلْبِهِ. قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا إِنَّ لَهُمْ أَوْمَرُ أَنْ أَنْقُبَ قُلُوْبَ النَّاسِ، وَلَا أَشُقَّ بُطُونَهُمْ)). قَالَ: ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفِّي فَقَالَ: ((إِنَّهُ يَخُرُجُ مِنُ ضِنْضِي هَذَا قُوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ رَطْبًا، لاَ يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ اللِّيْنِ كُمَا عے ہوں مے جیسے تیر جانور کے پارٹکل جاتا ہے۔" اور میرا خیال ہے کہ

يَمْرُقُ السَّهُمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ)). وَأَظُنُهُ قَالَ: آبِمَا اللَّهِمْ في الرَّمِين ال ك دور من مواتو شودك توم كل

((لَيْنُ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتَلَنَّهُمْ قَتْلَ فَمُوْدَ) . طرح ان كوبالكل تُل كرد الوس كا-"

تشويج: ايكروايت يس اتنازياده بكريلوك مسلمانون ولل كريس كادربت يرستون كوچهوزيس ك_ييش كوني آب كي يورى مونى - خارجى

جن کے یہی اطوار سے ،حضرت علی ڈائٹنے کی خلافت میں ظاہر ہوئے۔آپ نے ان کوخوب قتل کیا۔ ہمارے زماند میں بھی ان خارجیوں کے پیروموجود ہیں۔ سرمنڈے، ڈاڑھی نیچی، ازاراو نچی، ظاہر میں بڑے متقی پر ہیزگار خریب مسلمانوں خصوصاً اہلحدیث کولا ند ہب اور وہالی قرار دے کران پر جملے كرتے ہيں اور يهودونساري اورمشركوں سے برابرميل جول ركھتے ہيں۔ان سے پھيمعترض نبيس ہوتے۔ ہائے افسوس!مسلمانوں كوكيا خبط ہوگيا ہے

ا ہے بھائیوں میں حضرت محمد مظافیق کا کلمہ پڑھنے والوں کوتو ایک ایک سئلہ پرستائیں اور غیرمسلموں سے دوئی رکھیں۔ایے مسلمان قیامت کے دن نی کریم منافظ کم کومنے کیا و کھلائیں مے ۔ حدیث کے آخری لفظوں کا مطلب سیے کہان کے دلوں پر قرآن کا ذرہ برابر بھی اثر نہ ہوگا۔ ہارے ز مانے میں یہی حال ہے۔ قرآن پڑھنے کوتو سینکڑوں آ دمی پڑھتے ہیں لیکن اس کے معنی اور مطلب میں غور کرنے والے بہت تھوڑے ہیں اور بعض

شياطين كاتويه حال بكروه قرآن مديث كاترجم برصن برحاني السيم علرت بير - ﴿ أُولِيْكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللهُ فَأَصَمُّهُمْ وَأَعْملي أَبْصَارَهُمْ) (٢٣/ رُد ٢٣٠)

(٣٣٥٢) م سے كى بن ابرائيم نے بيان كيا،ان سے ابن برت كے ك ٤٣٥٢ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا اور ان سے جابر طالفی نے بیان کیا کہ بی ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: أَمَرَ النَّبِي مُنْ اللَّهُمُ عَلِيًّا أَنْ يُقِينُمَ عَلَى إِحْرَامِهِ. زَادَ

كريم من النيام نامل والنائد على راجب وه يمن سے مكرة ك) فر مايا تھا كدوه اسے احرام بریاتی رہیں۔ محد بن بحرف ابن جرتے سے اتنا برھایا کہ ان مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: قَالَ عَطَاءً: ے عطاء نے بیان کیا کہ جابر ڈالٹیئو نے کہا: علی دلاٹٹیڈ اپنی ولایت (یمن) قَالَ جَابِرٌ: فَقَدِمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ ے آئے تو آپ مُلِقَيْم نے ان سے دریافت فرمایا "علی اتم نے احرام بسِعَايَتِهِ، قَالَ لَهُ النَّبِيُّ مَا اللَّهِ (إِمَا أَهُلَكُ

كس طرح باندهاب؟ "عرض كياكه جس طرح احرام آپ نے باندها ہو۔ يًا عَلِيٌّ؟)) قَالَ: بِمَا أَهَلَ بِهِ النَّبِيُّ مُلْكُمُ قَالَ: فرمایا: " پر قربانی کا جانور بھیج دواور جس طرح احرام باندھاہے، ای کے ((فَأَهُٰدِ وَامْكُنُ حَرَامًا كُمَّا أَنْتَ)). قَالَ: مطابق عمل كرو، بيان كيا على والنفظ آنخضرت مالفظم ك لي قرباني ك وَأَهْدَى لَهُ عَلِيٌّ هَدْيًا. [راجع: ١٥٥٧] جانورلائے تھے۔

(٣٣٥٣،٥٢) ہم سے مسدد بن مشرمد نے بیان کیا، کہا ہم سے بشرین مفضل نے بیان کیا،ان سے حمید طویل نے، کہا ہم سے بکر بن عبداللدنے

بیان کیا، انہوں نے عبداللہ بن عمر ڈالٹھٹا سے ذکر کیا تھا کہ انس والٹھٹا نے ان سے بیان کیا کہ نبی کریم مَالیّیم فی ایم عره اور حج دونوں کا حرام باندھا تھا اور م نے بھی آپ کے ساتھ جج ہی کا احرام باندھا تھا پھر ہم جب مکہ آ کے تو آپ نے فریایا:''جس کے ساتھ قربانی کا جانور ندہودہ اپنے جج کے احرام کو

٤٣٥٢ ، ٤٣٥٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ، قَالَ:

حَدَّثَنَا بَكُرٌ، أَنَّهُ ذَكَرَ لِابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَنسًا حَدَّثَهُمْ: أَنَّ النَّبِيِّ مُلْكُمَّا أَهَلُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ، فَقَالَ: أَهَلَّ النَّبِيُّ مُكَّا إِلْحَج، وَأَهْلَلُنَا بِهِ مَعَهُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ: ((مَنُ

لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدَى فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً). وكَانَ عَره كَا كُرِلْ " (اورطواف اورسعى كركے احرام كھول وے) اور بى مَعَ النّبِي مُلْكُمَّ هَذَى، فَقَدِمَ عَلَيْنَا عَلِي بْنُ كُريم مَلِيَّةً إَلَى كَامِ اللهِ وَاللهِ عَلَى بِنَ الْيَمَنِ حَاجًا فَقَالَ سے لوٹ كرج كا احرام بائده كرآئے - آپ نے ان سے دريافت فرمايا: النّبِي مَلْكُمَّ : ((بمَا أَهْلَلُتَ فَإِنَّ مَعَنَا مَعَنَا مِن اللهُ الله

قشور جے: ان جملہ روایات میں کسی نہ کسی پہلو سے حضرت علی دکائٹ کا یمن جانا فرکور ہے۔ باب سے یہی دجہ مطابقت ہے اور اس لیے ان روایات کو یہاں لایا گیا ہے۔ باب سے بہل دجہ مطابقت ہے اور اس لیے ان روایات کو یہاں لایا گیا ہے۔ باقی ج کے دیگر مسائل بھی ان سے ثابت ہوتے ہیں جیسا کہ کتاب الج میں گزرچکا ہے۔

بَابُ غَزُوةِ ذِي الْخَلَصةِ بَابُ غَزُوهُ وَوَالْخُلصة كابيان

قشوج: یا یک بت خاند تھا جو یمن میں مشرکول نے تیار کیا تھا۔ اس کو کعبہ یمانی بھی کہتے ہیں اور کعبہ شاملے بھی کہاس کا دروازہ ملک شام کے مقابل بنایا گیا تھا۔

(۳۵۵) ہم سے مسدد ہن مسر ہدنے بیان کیا ، کہا ہم سے خالد بن عبداللہ طحان نے بیان کیا ، ان سے بیان بن بشر نے بیان کیا ، ان سے قیس نے اور ان سے جریر بن عبداللہ کیل ڈالٹی نے بیان کیا کہ جا ہلیت میں ایک بت خانہ ذو الخلصہ نامی تھا۔ اسے کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ بھی کہا جاتا تھا۔ نبی اگرم مَالٹی کے بھے سے فرمایا '' ذو الخلصہ کی تکلیف سے جھے کیوں نہیں نجات دلاتے ؟'' چنانچہ میں نے ڈیڑھ سوسواروں کے ساتھ سنر کیا ، پھر ہم نجات دلاتے ؟'' چنانچہ میں نے ڈیڑھ سوسواروں کے ساتھ سنر کیا ، پھر ہم نے اس کو سمار کردیا اور اس میں ہم نے جس کو بھی پایا قبل کردیا پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس کی خردی تو آپ نے ہمارے قبیلہ آپس کے لیے بہت دعافر مائی۔

تشودی: ایک روایت میں یوں ہے کہ رسول کریم طافیق نے حضرت جریر بن عبداللہ دلائفؤ کے سر پر ہاتھ رکھااور منداور سینے پر زیرناف تک پھیردیا پھر
سر پر ہاتھ رکھااور پیٹھ پر سرین تک پھیرایا سینے پر خاص طور سے ہاتھ پھیرا۔ ان پاکیزہ دعاؤں کا بیاثر ہوا کہ حضرت جریر بن عبداللہ دلائٹؤ ایک بہترین
سنجموار بن کراس مہم پر رواندہ و ہے آور کا میابی سے واپس آئے۔ آپ نے اس بت خانے کے ہارے میں جوفر مایا اس کی وجہ بیتھی کہ دہاں کفار وشرکین
اسلام کے خلاف سازشیں کرتے ، رسول کریم منافیقی کی ایڈ ارسانی کی تد ابیرسوچ آور کعبہ مقدس کی تنقیص کرتے اور ہرطرح سے اسلام وشنی کا مظاہرہ
کرتے ، لہذا تیام امن سے لیے اُس کا ختم کرنا ضروری ہوا۔ حالت اس میں کہی تو وہ نہ ہب کی عبادت گاہ کو اسلام نے سیار کرنے کا تھم نہیں دیا ہے۔
حضرت عمر خلافت نے آپ عہد خلافت میں ذی بیروداور نصار کی کے گرجاؤں کو محفوظ کھا اور ہندوستان میں مسلمان باوشاہوں نے اس ملک کی عبادت محارت عمر خلافت کی آوران کے لیے جا گیڑیں وقف کی ہیں۔ جیسا کہتا رہی شاہد ہے۔

(٢٣٥٢) م عد بن فني ني بيان كيا، كها مم سے يحيٰ بن سعيد قطان نے بیان کیا، کہا ہم سے اساعیل بن ابی خالدنے بیان کیا، کہا ہم سے قیس بن افي حازم في بيان كياء كها مجهد عبرير بن عبدالله بجلي والنيز في بيان كياء كدرسول الله مَا يُعْرِمُ فِي مِح سے فرمایا: " تم مجھے ذوالخلصہ سے كول نہيں ب فكركرتي؟ " يوتبيل فعم كاليك بت خانه تفارات كعبه يمانيهم كت تھے۔ چنانچ میں ڈیڑ صوقبیلہ احمس کے سوآروں کوساتھ لے کرروانہ ہوا۔ بیسب اجھے سوار سے ۔ گر میں گھوڑے کی سواری اچھی طرح نہیں کریا تا تھا۔ آ تخضرت مَالِ الله الله على على يرك سينے پر ہاتھ مارا يہاں تك كريس نے آب كى الكيول كالراب سين ميل بايا، كرآب في دعاكى: "اسالله! اسے محور بے کا اچھا سوار بنادے اور اسے راستہ بتلانے والا اور خودراستہ پایا ہوا بنا دے۔'' چروہ اس بت خانے کی طرف روانہ ہوئے اوراسے ڈھا کر اس مين آگ لكادي پررسول الله مَاليَّيْمَ كي خدمت مين اطلاع بميمي. جرمر کا پلی نے آ کرعرض کیا:اس ذات کی تم اجس نے آپ کوئل کے ساتھ مبعوث کیا، میں اس وقت تک آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لينبيل چلا جب تك وه خارش زوه اونك كي طرح جل كر (سياه) نبيس ہوگیا۔ بیان کیا کہ پھر آ تخضرت مَالَّيْظِم نے قبيله احمس سے محور وں اور لوگوں کے لیے یا نچ مرتبہ برکت کی دعافر مائی۔

٤٣٥٦ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنِّي، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ، قَالَ: قَالَ لِيْ جَرِيْرٌ: قَالَ لِي النَّبِيُّ مَا لَكُمَّا: ((أَلَا تُرِيْخُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ)). وَكَانَ بَيْتًا فِيْ خَنْعَمَ يُسَمَّى الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَّةَ، فَانْطَلِقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ، وَكَانُوْا أَصْحَابَ خَيْلٍ، وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ، فَضَرَبَ فِي صَدْرِيْ حَتَّى رَأَيْتُ أَثْرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي، وَقَالَ: ((اللَّهُمَّ لِّبَتْهُ، وَاجْعَلْهُ هَادِيًّا مَهْدِيًّا)). فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا، ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُوْلِ اللَّهِ مُلْتُكُمُ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيْرٍ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنُّهَا جَمَلٌ أُجْرَبُ . قَالَ: فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ. [راجع: ٣٠٢٠]

تشویج: خارش زدہ اونٹ پر ڈامر وغیرہ مطع ہیں تو اس پر کالے کالے دھے پڑجاتے ہیں۔ جل بھن کر، بالکل یہی حال ذی الخلصہ کا ہوگیا۔ ذی الخلصہ والے اسلام کے حریف بن کر ہرونت خالفانہ سازشیں کرتے رہے تھے۔

> ٢٣٥٧ حَدَّنَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةً، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِي خَالِدِ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيْرٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ مِلْكُمَّةِ: ((أَلَّا تُرِيْحُنِي مِنْ فِي الْحُلَصَةِ)). فَقُلْتُ: بَلَى. فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِيْنَ وَمِاتَةِ فَارِسٍ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِي مِلْكُمَّ فَضَرَبَ الْخَيْلِ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِي مِلْكُمَّ فَضَرَبَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِيْ احَتَّى رَأَيْتُ أَثْرَ يَدِهِ فِي

(٣٥٥) ہم سے بوسف بن موی نے بیان کیا، کہا ہم کو خردی ابوا سامہ نے، انہیں اساعیل بن خالد نے، انہیں قیس بن ابی حازم نے اور ان سے جریم بن عبداللہ بحلی دائلہ نے اللہ علی اللہ علی اللہ تعلق نے بیان کیا کہ جھ سے رسول اللہ مالی ہے فر بایا: '' ذو الحلصہ سے مجھے کیوں نہیں بے فکری دلاتے!'' میں نے عرض کیا: میں علم کی فیمل کروں گا۔ چنا نجہ قبیلہ احمس کے ڈیز ہے سوسواروں کو ساتھ لے کر میں روانہ ہوا۔ یہ سب المجھے سوار سے، لیکن میں سواری اچھی ماتھ لے کر میں روانہ ہوا۔ یہ سب المجھے سوار سے، لیکن میں سواری اچھی طرح نہیں کریا تا تھا۔ میں نے اس کے متعلق آئے خضرت مالی نے اپنے سینے میں و کی اور آئے خضرت مالی نے اپنے سینے میں دیا اور آئے خضرت مالی نے اپنے سینے میں دیکھا اور آئے خضرت مالی نے اپنے سینے میں دیا اور آئے خضرت مالی نے اپنے سینے میں دیا اور آئے خضرت مالی نے اپنے سینے میں دیا اور آئے خضرت مالی نے اپنے سینے میں دیا اور آئے خضرت مالی نے اپنے سینے میں دیا اور آئے خضرت مالی نے اپنے سینے میں دیا اور آئے خضرت میں میں دیا دیا ہوں کی دیا در آئے خضرت میں نے دیا دیا دیا اور آئے خضرت میں میں دیا دیا دیا ہوں کی دیا دیا دیا ہوں کیا ہوں کی دیا در آئے خضرت میں کی دیا دیا ہوں کی دیا در آئے خصرت میں کے دیا در آئے خصرت میں کی دیا در آئے خطرت میں کی دیا در آئے خصرت میں کی دیا در آئے خصرت میں کی دیا در آئے خصرت میں کی دیا در آئے خوالی دیا ہوں کی دیا در آئے خوالی دیا در آئے خوالی دیا کی دیا در آئے خوالی دیا در آئے خوالی دیا در آئے خوالی دیا ہوں کی دور کی دیا در آئے خوالی دیا ہوں کی دیا در آئے خوالی دیا در آئے خوالی دیا ہوں کی دیا در آئے خوالی دیا ہوں کی دیا در آئے خوالی دیا در آئے خوالی دیا ہوں کی دیا در آئے خوالی دیا ہوں کیا ہوں کی دیا در آئے خوالی دیا ہوں کی دیا ہوں کی دیا در آئے دیا ہوں کی دیا در آئے دیا ہوں کی دیا ہوں کی دیا ہوں کیا ہوں کی دیا ہوں کی دیا ہوں کیا ہوں کی دیا ہوں کی دیا ہوں کی دور کیا ہوں کی دیا ہوں کیا ہوں کی دیا ہوں کی دیا

بنادے اور ایس برایت کرنے والا اورخود برایت یافتہ بنادے۔ ' راوی نے بیان کیا کہ پھراس کے بعد میں بھی کسی مھوڑ ہے ہے نہیں گرا۔راوی نے بیان کیا کہ ذوالخلصہ ایک (بت خانہ) تھا، یمن میں قبیلہ تعم اور بجیلہ کے،اس میں بت متھے جن کی پوجا کی جاتی تھی اورا سے کعبہ بھی کہتے تھے۔ بیان کیا کہ پھر جربر وہاں چنچ اورائے آگ نگادی اورمنہدم کردیا۔ بیان کیا کہ جب جریر والٹیئے یمن پہنچ تو وہاں ایک شخص تھا جو تیروں سے فال بكالاكرتا تقا اى كى في المسلم الله مَن الله عَلَيْ كا يلى يهال آكت ہیں ۔ اگرائہوں نے تہمیں پالیا تو تمہاری گردن ماردیں مے۔ بیان کیا کہ ابھی وہ فال نکال ہی رہے تھ كرجرير النفؤ وہاں پہنے گئے۔ آپ نے اس ے فرمایا کہ ایھی بیان کے تیرتو ز کر کلمہ لا الدالا الله بڑھ لے ورنہ میں تیری گردن ماردوں گا۔راوی نے بیان کیا کدال محض نے تیروغیرہ تور والے اور کلمہ ایمان کی گواہی دی۔اس کے بعد جرزائے قبیلہ احس کے اكك صحابي ابوارطاه وللفيئة نامئ كونبي مَالفيْظِم كى خدمت ميس آپ كوخوشخرى سانے کے لیے بھیجا۔ جب وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو عرض کیا یا رسول الله!اس ذات كالتم جسنة آب كوش كساته مبعوث كيا ہے۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے اس وقت تک نہیں چلاجب تک اس بت کده کوخارش زده اونث کی طرح جلا کرسیاه نبیس کردیا۔ بیان کیا کہ پھر آ بخضرت مَا ﷺ نے قبیلہ احس کے محوز وں اور سواروں کے لیے پانچ مرتبہ برکت کی دعا فر مائی۔

صَدْرِي وَقَالَ: ((اللَّهُمَّ لَبُّتُهُ وَاجْعَلُهُ هَادِيًّا مُهْذِيًّا)). قَالَ: فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسِيْ بَعْدُ. قَالَ: وَكَانَ ذُو الْخَلَصَةِ بَيْتًا بِالْيَمَنِ لِخَثْعَمَ وَّبُحِيْلَةَ، فِيهِ نُصُبُ تُعْبَدُ، يُقَالُ لَهُ: ِ الْكَعْبَةُ ، قَالَ: فَأَتَاهَا فَحَرَّقَهَا بِالنَّار وَكُسَرَهَا.قَالَ: وَلَمَّا قَلِمَ جَرِيْرٌ الْيَمَنَ كَانَ بِهَا رَجُلُ يَسْتَقْسِمُ بِالأَزْلَامِ فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ مَا لَكُمْ اللَّهُ مَا هُنَا فَإِنْ قَدَرَ عَلَيْكَ ضَرَبَ عُنُقَكَ . قَالَ: فَبَيْنَمَا هُوَ بَضْرِبُ بِهَا إِذْ وَقَفَ عَلَيْهِ جَزِيْرٌ فَقَالَ: لَتَكْسِرَنَّهَا وَلَتَشْهَدَنَّ أَنْ لَا إِلَّهَ إِلَّا اللَّهُ أَوْ لأَضْرِبَنَّ عُنْقَكَ . قَالَ: فَكَسَرَهَا وَشَهِدَ، ثُمَّ بَعَثَ جَزِيرٌ رُجُلاً مِنْ أَحْمَسُ يُكْنَى أَبَا أَرْطَاةَ-إِلَى النَّبِيِّ مُلْكُمَّ يُبَشِّرُهُ بِذَلِكَ، فَلَمَّا أَتَى النَّبِيِّ قَالَ: يَا رَأْسُوْلَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ أَمَّا جِئْتُ خُتَّى تُرَكُّتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أُجْرَبُ. قَالَ: فَبَرَّكَ النَّبِيِّ مُلْكُمَّ عَلَى خَيْلَ أُحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ. [راجع: ٣٠٢٠]

تشويج: عافظ ابن جمر من و البحديث مشروعية ازالة ما يفتتن به الناس من بناء وغيره سواء كان انسانا او حماداً وفيه استمالة نفوس القوم بتآمير من هو منهم والاستمالة بالدعاء والنناء والبشارة في الفتوح وفضل ركوب الخيل في الحرب وقبول خبر الواحد والمبالغة في نكاية العدو ومناقب لجرير ولقومة وبركة يد النبي عن ودعائه وانه كان يدعو وترا وقد يجاوز النلاث القح " (فتح الباري جلد ۸ صفحة ۹۲) فين حديث بنا المبتري المراس القوم الباري جلد ۸ صفحة ۹۲) فين حديث بنا المبتري ا

بَابُ غَزُورَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ

وَهِيَ غَزْوَةً لَخْمِ وَجُذَامٍ. قَالَهُ إِسْمَاعِيْلُ ابْنُ أَبِيْ خَالِدٍ. وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عُرْوَةَ:هِيَ بِلَادُ بَلِيٍّ وَعُذْرَةً وَيَنِي الْقَيْنِ.

باب: غروہ ذات السلاسل كابيان يدوه غروه ہے جو قبائل لخم وجذام كے ساتھ پيش آيا تقا۔ ابن اسحاق نے يزيد سے بيان كيا اور انہوں نے عروہ سے كہذات السلاسل، قبائل بلى، عذرہ اور

بى القين كو كہتے ہيں۔

تشوجے: یفزوہ سند ۸ھیں بماہ جمادی الاخری بمقام وادی القرئ میں ہوا تھا بیجگہ مدینہ سے پرے دس دن کی راہ پر ہے۔ اس کو ذات السلاسل اس لیے کہتے ہیں کہ کا فروں نے اس میں جم کرلڑنے کے لیے اس جسموں کو زنجیروں سے باندھ لیا تھا۔ بعض نے کہا کہ سکسل وہاں پانی کا ایک چشمہ تھا کیم اور جذام دونوں قبیلوں کے نام ہیں یہ بھی اس جنگ میں شریک تھے۔

(۳۵۸) ہم سے اسحاق بن شہاب نے بیان کیا، کہا ہم کو خالد بن عبداللہ نے خبردی، انہیں خالد حذاء نے ، انہیں ابوعثان نہدی دی گئے نے کہ رسول اللہ مَا اللّٰهِ مَا اللّٰهِ عَلَیْ اللّٰهِ عَلَیْ اللّٰہِ مَا اللّٰهِ اللّٰهِ مَا اللّٰهِ مَا اللّٰهِ مَا اللّٰهِ مَا اللّٰهِ مَا اللّٰهِ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ اللللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّ

٤٣٥٨ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ الْبُنُ عَبْدِاللَّهِ، عَنْ خَالِدٍ الْحَدَّاءِ، عَنْ أَبِيْ الْبُنُ عَبْدِاللَّهِ، عَنْ خَالِدٍ الْحَدَّاءِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ عَلَىٰ بَعَثَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِل، قَالَ: فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُ إِلَيْكَ؟ قَالَ: ((عَانِشَةُ)). قُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ قَالَ: ((عُمَرُ)). ((أَبُوْهَا)). قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((عُمَرُ)). فَعُدَّ رِجَالًا فَسَكَتُ مَخَافَةً أَنْ يَجْعَلَنِيْ فِيْ أَخِرِهِمْ. [راجع: ٣٦٦٢]

تشوج: اس لڑائی میں تین سومہا جرین اور الصارم عمیں گھوڑے آپ نے بھیج تھے۔ عروی عاص ڈاٹھٹ کوان کا سردار بنایا تھا۔ جب عمرو ڈاٹھٹو دشن میں جسے سے عمرو دار مقرر کر کے دوسوآ دی اور بھیجے۔ ان میں حضرت کے ملک کے قریب پنچ تو انہوں نے اور مزید فوج طلب کی۔ آپ نے ابوعبیدہ بن جراح ڈاٹھٹو کوسردار مقرر کر کے دوسوآ دی اور بھیجے۔ ان میں حضرت ابو بکر اور عمر ڈاٹھٹو بھی تھے۔ ابوعبیدہ ڈاٹھٹو نے اس معقول بات کو بان لیا اور عمرو بن عاص ڈاٹھٹو امت کرتے رہے۔ حاکم کی میں میں رہوں گا۔ ابوعبیدہ ڈاٹھٹو نے اس معقول بات کو بان لیا اور عمرو بن عاص ڈاٹھٹو امت کرتے رہے۔ حاکم کی میں میں ہے کہ عمرو بن عاص ڈاٹھٹو نے انگر میں انگار دوئن کرنے ہے منع کیا۔ حضرت عمر ڈاٹھٹو نے اس پر انکار فربایا تو حضرت ابو برصد اس کر ڈاٹھٹو نے اس پر انکار فربایا تو حضرت ابو برصد اس کے میں جو بہوں نے بی کہا جہوں ہوں گا۔ بہوں نے بی کہا جہوں ہوں گا۔ اس میں میں تو اس میں ہوگھٹو نے دوسر میں انگار دوئن کر ہے۔ جس کو میں دھرت ابو بکر وحضرت عمر ڈاٹھٹو نے نے دو دو دوسر کیا ہوں۔ اس لیے انہوں نے بی کہ میں گاروایت میں ہوگھٹو ہوں اس میں جس کر دوایت میں تین کرہ ہے۔ جس کو میں کر میں میں میں کران کو حضرت عمر ڈاٹھٹو کیا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکا کہ مفضول کی امامت کر بھی انتخار سے بھی نکا کہ مفضول کی امامت بھی افضل کے لیے جائز ہے جو کہ دوران میں میں دھرائٹو کو میں جس میں دھرائٹو کو سے افضل سے بھی نکا کہ مفضول کی امامت بھی افضل کے لیے جائز ہے کیونکہ دھرائٹو کو میں دھرائٹو کو سے افضل سے ہوگیا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکا کہ مفضول کی امامت بھی افضل کے لیے جائز ہے کیونکہ دھران اور میں بھی دھرائٹو کو میں دھرائٹو کو سے افسل کے اس کے جائز ہے کو دور ہو اور میں بھی دھرائٹو کو میں دھرائٹو کے سے دور دھرائٹو کی دھرائٹو ک

بَا**بُ ذَهَابِ جَرِيْرٍ إِلَى الْيَمَنِ** ٤٣٥٩ـ حَدَّنَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِيْ شَيْهَ الْعَبْسِيُّ، (

باب: جربر بن عبدالله بحلى طالله في كاليمن كى طرف جانا (سام) مجھ عبدالله بن الى شيب عسى نے بيان كيا، كہام عبدالله بن

ادريس في بيان كياءان سے اساعيل بن ابي خالد في ان سے فيس بن ابي حازم نے اور ان سے جریر بن عبداللہ بلی رہائٹ نے بیان کیا کہ (یمن سے والیس پر مدینہ آنے کے لیے) میں دریا کے رائے سے سفر کررہا تھا۔ اس وقت يمن كے دوآ وميول ذوكلاع اور ذوعمرو سے ميرى ملاقات ہوئى ميں ان ے رسول الله مَاللَيْظِ كى باتنس كرنے لكاس ير ذوعمرونے كما: اگرتمبارے صاحب (ليعنى حضوراكرم من اليلم) وبي بين جن كا ذكرتم كررب موتوان كي وفات کوبھی نتین دن گزر چکے۔ یہ دونوں میرے ساتھ ہی (مدینہ) کی طرف چل رہے تھے۔راسے میں ہمیں مدینہ کی طرف سے آتے ہوئے کچھ سوار دکھائی دیتے، ہم نے ان سے بوچھا تو انہوں نے اس کی تصدیق کی کہ آ تخضرت مَنَا لِيَرْمُ وفات مِا مُك مِين -آب كے خليفه الو بكر والله عُمْ مُتخب موت ہیں اورلوگ اب بھی سب خیریت سے ہیں۔ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ اینے صاحب (ابو بمر دالفیز) سے کہنا کہ ہم آئے تھے اور ان شاء اللہ چرمدینہ آئیں گے یہ کہ کر دونوں یمن کی طرف واپس چلے گئے۔ پھر میں نے ابو جر والنفي كوان كى باتوں كى اطلاع دى تو آپ نے فرمايا كه پھر انہيں اپنے ساتھ لائے کیوں تہیں؟ بہت دنوں بعد خلافت عمری میں ذوعمرونے ایک مرتبه جھ سے کہا کہ جریر! تمہارا بھے پراحسان ہےاور تمہیں ایک بات بتاؤں گا كمة العرباس وقت تك خير وبهلائي كيهاته رموك جب تك تبهاراطرز عمل بيهوگا كه جب تمهارا كوئى اميروفات پاجائے گا توتم اپنا كوئى دوسراامير منتخب کرلیا کرو مے لیکن جب (امارت کے لیے) تلوارتک بات پہنچ جائے تو تمہارے امیر بادشاہ بن جائیں گے۔ بادشاہوں کی طرح عصد ہوا کریں مے اورا نہی کی طرح خوش ہوا کریں گے۔

قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أُبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيْرٍ، قَالَ: كُنْتُ بِالْيَمَنِ فَلَقِيْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْل الْيَمَن ذَا كَلَاع وَذَا عَمْرو، فَجَعَلْتُ أَحَدُّثُهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ مَثْكُمٌ فَقَالَ لَهُ ذُوْ عَمْرُو: لَيْنُ كَانَ الَّذِي تَذْكُرُ مِنْ أَمْرِ صَاحِبِكَ، لَقَدْ مَرَّ عَلَى أَجَلِهِ مُنْذُ ثَلَاثٍ. وَأَقْبَلَا مَعِيْ حَتَّى إِذَا كُنَّا فِيْ بَعْضِ الطَّرِيقِ رُفِعَ لَنَا رَكُبٌ مِنْ قِبَلِ الْمَدِيْنَةِ فَسَأَلْنَاهُمْ فَقَالُوا: قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ مَثْنَاكُمْ وَاسْتُخْلِفَ أَبُوْ بَكْرٍ وَالنَّاسُ صَالِحُونَ. فَقَالَا: أُخْبِرُ صَاحِبَكَ أَنَّا قَدْ جِثْنَا وَلَعَلَّنَا سَنَعُودُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، وَرَجَعَا إِلَى الْيَمَن فَأَخْبَرْتُ أَبَا بَكُر بِحَدِيْثِهِمْ قَالَ: أَفَلَا جِئْتَ بِهِمْ؟ فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ قَالَ لِيْ ذُوْ عَمْرُو: يَا جَرِيْرُا إِنَّ بِكَ عَلَىَّ كَرَامَةٌ، وَإِنِّي مُخْبِرُكَ خَبَرًا، إِنَّكُمْ مَعْشَرَ الْعَرَّبِ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٌ مَا كُنْتُمْ إِذَاهَلَكَ أُمِيرٌ تَأَمَّرْتُمْ فِيْ آخَرَ، فَإِذَا كَانَتْ بالسَّيْفِ كَانُوْا مُلُوْكًا يَغْضَبُوْنَ غَضَبَ الْمُلُوْكِ وَيَرْضَوْنَ رِضَا الْمُلُوكِ.

تشوجے: حضرت جریر بن عبداللہ بحلی دلائٹو کا پیسفریمن میں دعوت اسلام کے لیے تھا۔ ذوالخلصہ کے ڈھانے کاسفر دوسراہے۔ راستہ میں ذوعمر آپکوملا اوراس نے وفات نبوی کی خبر سنائی جس پر تین دن گزر سے تھے۔ ذوعمر وکو پینبر کسی ذریعہ سے ل چکی ہوگ۔

دیو بندی ترجمہ بخاری میں یہاں وفات نبوی پر تین سال گزرنے کا ذکر لکھا گیا ہے۔جوعقلابھی بالکل غلط ہے۔اس لیے کہ تین سال تو خلافت صدیقی کی مدت بھی نہیں ہے۔حصرت مولا ناوحیدالزماں نے تین ون کا ترجمہ کیا ہے، وہی ہم نے نقل کیا ہے اور بہی صحیح ہے۔

ذوعمروکی آخری نفیحت جو یہاں نہ کور ہے وہ بالکل ٹھیک ثابت ہوئی۔خلفائے راشدین کے زمانے تک خلافت مسلمانوں کے مشورے اور ملاح سے ہوتی رہی۔اس دور کے بعد کسریٰ اور قیصر کی طرح لوگ طاقت کے بل پر بادشاہ بننے گے اورمسلمانوں کا شیرازہ منتشر ہوگیا۔حضرت امیر معاویہ رفائقۂ نے جب خلافت پزید کا اعلان کیا تو کئی بابصیرت مسلمانوں نے صاف کہد یا تھا کہ آپسنت رسول مَثَاثِیْنِم کوچھوڑ کراب کسریٰ اور قیصر کی سنت کوزندہ کررہے ہیں۔ بہرحال اسلامی خلافت کی بنیاد امر هم شوری بینهم پرہے جس کورتی دے کرآج کی جمہوریت لائی گئی ہے۔ اگر چداس میں بہت می خرابیاں ہیں، تا ہم شور کی کی ایک اونی جھلک ہے۔

نَبَابُ غَزُوَةٍ سِيْفِ الْبَحْر

وَهُمْ يَتَلَقُّونَ عِيْرًا لِقُرَيْشِ وَأُمِيْرُهُمْ أَبُوْ عُسَدَةً .

باب:غزوهٔ سيف البحركابيان

بدستة قریش کے قافلہ تجارت کی گھات میں تھا۔اس کے سردار ابوعبیدہ بن الجراح طالغيز تنهيه

تشوج: اس میں بیشبہ ہوتا ہے کہ بیدوا تعدر جب سنہ ۸ھ کا ہے۔ گران دنول قریش سے سلمتھی۔ اس لیے بعض نے کہا کہ بیغز وہ جبینہ کی توم سے ہوا تھا جوسمندر کے متصل رہتی تھی۔ یہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔

(۲۳۷۰) م سے اساعیل بن ابی اولیس نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے امام ما لک رہوں نے بیان کیا، ان سے وہیب بن کیسان نے بیان کیا اور ان ے جابر بن عبدالله انصاري را الله عن بيان كيا كه رسول الله مَالله عَلَيْم في ساحل سمندر كي طرف ايك لشكر بهيجا ، اوراس كا امير البوعبيده بن جراح والثانية کو بنایا۔اس میں تین سوآ دمی شریک تھے۔ خیر ہم مدینہ سے روانہ ہوئے اور ابھی رائے ہی میں تھے کہ راش ختم ہو گیا ، جو کچھ نج رہا تھا وہ ابوعبیدہ ڈکاٹنڈ کے حکم ہے جمع کیا گیا تو دو تھیلے تھجوروں کے جمع ہو گئے۔اب ابوعبیدہ دلافٹنہ ہمیں روزانہ تھوڑ اتھوڑ اسی میں سے کھانے کودیتے رہے۔ آخر جب پہی خم ك قريب ين كا تو مارے مع ميں صرف ايك ايك مجورا تى تھى۔ وبب نے کہا میں نے جابر والنظ سے او چھا کہ ایک محورے کیا ہوتا رہا ہوگا؟ جابر رظائنیًا نے کہاوہ ایک تھجور ہی غنیمت تھی۔ جب وہ بھی نہ رہی تو ہم کواس کی قدرمعلوم ہوئی تھی ، آخر ہم سمندر کے کنار بینیج گئے۔وہاں کیا د کھتے ہیں بڑے ملے کی طرح ایک مجھلی نکل کر بڑی ہے۔اس مجھلی کوسارا لشكرا تھارہ راتوں تك كھاتا رہا۔ بعدين ابوعبيدہ دفاتين كے مم سے اس كى پیلی کی دوبڈیاں کھڑی کی گئیں وہ اتنی او نجی تھیں کہ اونٹ پر کجاوہ کسا گیاوہ ان کے تلے سے نکل گیااور ہڈیوں کو بالکل نہیں لگا۔

٤٣٦٠ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ أَنَّهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ مَلْكُمٌّ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ وَأُمَّرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةً بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلَاثُمِائَةٍ، فَخَرَجْنَا وَكُنَّا بِبَعْضَ الطَّرِيْقِ فَنِيَ الزَّادُ فَأَمَرَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بِأَزْوَادِ الْجَيْشِ، فَجُمِعَ فَكَانَ مِزْوَدَيْ تَمْرٍ، فَكَانَ يَقُوْتُنَا كُلَّ يَوْمٍ قَلِيْلٌ قَلِيْلٌ حَتَّى فَنِيَ، فَلَمْ يَكُنْ يُصِيْبُنَا إِلَّا تَمْرَةً تَمْرَةً فَقُلْتُ: مَا تُغْنِي عَنْكُمْ تَمْرُةً؟ فَقَالَ:وَاللَّهِ! لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا خِيْنَ فَنِيَتْ. ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَىَ الْبَحْرِ، فَإِذَا حُوثٌ مِثْلُ الظَّرِبِ فَأَكَلَ مِنْهَا الْقَوْمُ ثَمَانَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ أَمَرَ أَبُوْ عُبَيْدَةً بِضِلَعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنُصِبًا، ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ تُصِبْهُمَا. [راجع: ٢٤٨٣]

تشريع: الله في الله في إر عابدين بندول كرزق كاسامان مهيافر مايا ي الله والدُّووُقَةُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (١٥/الطارق:٣) (۲۳۳۱) ہم سے علی بن عبداللد مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینے نیان کیا، کہا کہم نے عمروبن دینارے جویاد کیاوہ یے کمانہوں نے بیان کیا کہ میں نے جابر والفناسے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول

٤٣٦١ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: الَّذِي حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرُو بْنِ دِيْنَارِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ الله مَا يُعْرَمُ في تين سوسوارول كرساته بيجا اور مارا امير الوعبيدة بن جراح ڈالٹین کو بنایا۔ تا کہ ہم قریش کے قافلہ تجارت کی تلاش میں رہیں۔ ساحل سمندر پرہم پندرہ دن تک پڑاؤ ڈالے رہے۔ ہمیں (اس سفر میں) بری سخت بھوک اور فاقے کا سامنا کرنا پڑا، بہاں تک نوبت پینجی کہ ہم نے بول کے بینے کھا کرونت گزارا۔ای لیےاس فوج کالقب ہوں کی فوج موگیا۔ پھراتفاق سے سمندر نے مارے لیے ایک مچھلی جیسا جانورساحل پر مچینک دیا،اس کا نام عزرتها، ہم نے اس کو پندرہ دن تک کھایا اوراس کی چربی کو تیل کےطور پر (ایخ جسمول پر) ملا۔ اس سے ہمارے بدن کی طاقت وقوت چراوث آئی۔ بعد میں ابوعبیدہ وٹالٹھ نے اس کی ایک پیلی تکال کر کھڑی کروائی اور جواشکر میں سب سے لمبآ دی تھے، انہیں اس کے نیج سے گزارا۔سفیان بن عییند نے ایک مرجداس طرح بیان کیا کدایک پلی نکال کر کھڑی کر دی اور ایک شخص کواونٹ پر سوار کرایا وہ اس کے نیچے سے نکل میا-جابر دانشن نے بیان کیا کاشکر مے ایک آ دی نے پہلے تین اونٹ ذیح ك، پرتين اونث ذرى كے اور جب تيسرى مرتب تين اونث ذرى كے تو ابو عبيده دالله عن أنبيل روك ديا كيونكه أكرسب اونث ذراع كردي جات تو سفر کیسے ہوتا اور عمرو بن دینار نے بیان کیا کہ ہم کو ابوصال خ ذکوان نے خبردی كرقيس بن سعد رفاعة نے (واپس آكر) اپنے والد (سعد بن عبادہ رفاعة) ے کہا کہ میں بھی اشکر میں تھا جب لوگوں کو بھوک گی تو ابوعبیدہ والنفی نے کہا كداون ذرى كرو،قيس بن سعد رالانتان نياس مياك مين في ذريح كرديا كها كه پر بھوكے ہوئے تو انہول نے كہا كداون ذرى كرو، ميں نے ذرى كيا، بیان کیا کہ جب چر محوے موے تو کہا کداونٹ ذی کرو، میں نے ذی کیا، پر مجعو کے ہوئے تو کہا کہ اونٹ ذہ کرو، پھر قیس ڈاٹٹنڈ نے بیان کیا کہ اس مرتبه مجصام راشكر كاطرف مضمنع كرديا كيا_

عَبْدِاللَّهِ، يَقُولُ: بَعَنْنَا رَسُولُ اللَّهِ مَثْنَا ثُلَاثُمِائَةِ رَاكِبٍ أَمِيْرُنَا أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيْرَ قُرَيْشٍ، فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِل نِصْفَ شَهْرٍ فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيْدٌ حَتَّى أَكُلْنَا الْخَبَطَ، فَسُمِّي ذَلِكَ الْجَيْشُ جَيْشَ الْخَبَطِ، فَأَلْقَي لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا: الْعَنْبَرُ، فَأَكَّلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهِ حَتَّى ثَابَتْ إِلَيْنَا أَجْسَامُنَا، فَأَخَذَ أَبُوْ عُبَيْدَةً ضِلَعًا مِنْ أَعْضَائِهِ فَنَصَبَهُ فَعَمَدَ إِلَى أَطْوَلِ رَجُلٍ مَعَهُ ـ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ وَأَخَذَ رَجُلًا وَبَعِيْرًا. فَمَرَّ تَحْتُهُ قَالَ جَابِرٌ: وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ، ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ، ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ، ثُمَّ إِنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ نَهَاهُ. وَكَانَ عَمْرٌ و يَقُولُ: أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِح، أَنَّ قَيْسَ بِنِّ سَعْدٍ قَالَ لِأَبِيْهِ: كُنْتُ فِي الْجَيْشِ فَجَاعُوا. قَالَ: انْحَرْ. قَالَ: نَحَرْتُ. قَالَ: ثُمَّ جَاعُوا قَالَ: انْحَرْ. قَالَ: نَحَرْتُ. ثُمَّ جَاعُوا قَالَ: انْحَرْ. قَالَ: نَحَرْتُ. قَالَ: ثُمَّ جَاعُوا قَالَ: انْحُرْ. قَالَ: نُهِيْتُ.[راجع: ٢٤٨٣] [مسلم: ١٩٩٩، ٥٠٠٠؛ نسائي: ٤٣٦٣]

تشوج: بعديس بيسوچاكيا كداكراونث سارے اس طرح ذئ كرديئے كئة و كرسفركيے موكا البزااونوں كا ذئ بندكرديا كيا مكرالله ن مجهل كے ذريع لِشكر كى خوراك كا انتظام كرديا۔ ﴿ ذلِكَ فَضُلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۖ وَاللّٰهُ ذُوا لْفَصْلِ الْعَظِيْمِ ﴾ (٥٤/الحديد:٢١)

(۲۳ ۲۲) ہم سے مسدد بن مسرمدنے بیان کیا، کہا ہم سے یحیٰ بن سعید قطان نے بیان کیا، ان سے ابن جرت کے بیان کیا، انہیں عمرو بن وینارنے ٤٢٦٢ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْج، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو، أَنَّهُ خردی اور انہوں نے جابر بن عبداللہ انساری ڈائٹن سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم پتوں کی فوج میں شریک شے۔ ابوعبیدہ ڈائٹن ہمارے امیر سے پھوک گی، آخر سمندر نے ایک ایی مردہ مجھلی باہر سمندر نے ایک ایی مردہ مجھلی باہر سمندر نے ایک ایی مردہ مجھلی باہر سمندر نے ایک ایی مردہ مجھلی بہر سمندی کہم نے والی مجھلی پہلے نہیں دیکھی تھی۔ اسے عبر کہتے تھے۔ وہ مجھلی ہم نے پندرہ دن تک کھائی۔ پھر ابوعبیدہ مٹائٹن نے اس کی ہڈی کھڑی کروادی تو اونٹ کا سواراس کے نیچ سے گزرگیا۔ (ابن جرت نے بیان کیا کہ کہ کہ ابوالز بیر نے خبر دی اور انہوں نے جابر مٹائٹن سے سا، انہوں نے بیان کیا کہ ابوعبیدہ دلائٹن نے کہااس مجھلی کو کھاؤ، پھر جب ہم مدیندلوٹ کر آ ہے تو ہم نے اس کا ذکر نبی کریم مٹائٹنٹ سے کیا، آپ نے فرمایا: ''وہ روزی کھاؤ جو اللہ تعالی نے تمہارے لیے جیجی ہے۔ اگر تمہارے پاس اس میں سے بچھ بچی ہوتو مجھے بھی کھلاؤ۔'' چنا نچے ایک آ دی نے اس کا گوشت لا میں سے بچھ بچی ہوتو مجھے بھی کھلاؤ۔'' چنا نچے ایک آ دی نے اس کا گوشت لا میں سے بچھ بچی ہوتو مجھے بھی کھلاؤ۔'' چنا نچے ایک آ دی نے اس کا گوشت لا کرآ ہے کی خدمت میں پیش کیا اور آ ہے نے بھی اسے تناول فرمایا۔

سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ
وَأُمِّرَ عَلَيْنَا أَبُو عُبَيْدَةً، فَجُعْنَا جُوعًا شَدِيْدًا
فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا مَيْنًا، لَمْ نَرَ مِثْلَهُ، يُقَالُ
لَهُ: الْعَنْبُرُ، فَأَكْلَنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ، فَأَخَذَ
الَّهُ: الْعَنْبُرُ، فَأَكْلَنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ، فَأَخَذَ
اللّهُ عُبَيْدَةً عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ
تَحْتَهُ. فَأَخْبَرَنِي أَبُو الزَّبَيْرِ: أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا
يَقُولُ: قَالَ أَبُو عُبَيْدَةً: كُلُوا. فَلَمَّا قَدِمْنَا
الْمَدِيْنَةَ ذَكَوْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِي مُشْهُمُ فَقَالَ:
((كُلُوا رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللَّهُ، أَطْعِمُونَا إِنْ كَانَ
الْمَدِيْنَة وَكُونَا بَعْضُهُمْ فَأَكَلُهُ. [راجع: مَعْكُمُ)). فَأَتَاهُ بَعْضُهُمْ فَأَكَلَهُ. [راجع:

تشوجے: اس مدیث سے بین کلا کر سمندر کی مردہ مجھلی کا کھانا درست ہاور حنفیہ نے جوتا ویل کی ہے کالشکر والے مضطر تے ان کے لیے درست تھی وہ تاویل اس روایت سے غلط مخبرتی ہے چونکہ یہاں اس مجھلی کا کوشت نبی کریم مظافیظ کا بھی کھانا نہ کورہ جو یقیناً مضطر نہیں تھے۔

بَابُ حَجِّ أَبِي بَكُرٍ بِالنَّاسِ فِي سَنَةِ تِسْع

٤٣٦٣. حَدَّثَنِيْ سُلَّيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيْع، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْح، عَنِ الزَّهْرِي، عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمَن، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَة، أَنَّ أَبَا بَحْرِ الصَّدِّيْقَ بَعَثَةٌ فِي الْحَجَّةِ الَّتِيْ أَمَّرَهُ النَّيْ مُلْكَةً قَبْل حَجَّةِ الْوَدَاع يَوْمَ النَّحْرِ فِي النَّيْ مُلْكَةً فَي النَّعْرِ فِي النَّيْ مُلْكَةً فَي النَّعْرِ فِي رَفْط لِيُوْمَ النَّحْرِ فِي رَفْط لِيُودً النَّاسِ: لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَام مُشْرِكَ وَلَا يَطُوفَنَ بِالنَّيْتِ عُرْيَالٌ. [اطرافه مُشْرِكَ وَلَا يَطُوفَنَ بِالنَّيْتِ عُرْيَالٌ. [اطرافه

باب: ابو بکر رہائی کا لوگوں کے ساتھ سنہ 9 ھیں جج کرنا

السلامان في بيان كيا كدان سے زہرى نے ،ان سے حميد بن عبدالرحمٰن بن سليمان في كيا كدان سے زہرى نے ،ان سے حميد بن عبدالرحمٰن في اوران سے ابو ہر یہ دلائٹو نے کہ نی کريم مَثَلَّ الْفِیْمُ نے ابو بکر دلائٹو کو ججة الوواع سے پہلے جس جج كا امير بنا كر بھيجا تھا،اس ميں ابو بکر دلائٹو نے مجھے كئى آ دميوں كے ساتھ قربانى كے دن (منی) ميں بياعلان كرنے كے ليے بھيجا تھا كہ اس سال كے بعد كوئى مشرك (بيت اللہ) كا ج كرنے نہ آئے اور نہ كوئى فخض بيت اللہ كا طواف نظے ہوكركرے۔

فی: ۳۲۹]

تشوج: یدواقدسند۹ هاکاب سند اهدی توجه الوداع مواحضرت ابوبکرصدیق دان گفتهٔ ماه ذی القعده سند۹ هدی مدیند سے نکلے تھے۔ان کے ساتھ تین سواصحاب تصاور نبی کریم مَنافِیْزِ نے بیس اونٹ ان کے ساتھ بھیجے تھے۔اس ج میں حضرت ابوبکرصدیق دانشو نے بیسرکاری اعلان فرمایا جوروایت میں مذکور ہے کہ آیندہ سال سے کعبہ شرکین سے بالکل پاک ہوگیااورنگ دھڑتگ ہوکر ج کرنے کی باطل رسم بھی ٹتم ہوگئ، جوعرصہ سے جاری تھی۔

٤٣٦٤ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: آخِرُ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ كَامِلَةً: سُوْرَةُ بَرَاءَةَ، وَآخِرُ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ خَاتِمَةُ سُوْرَةِ النِّسَاءِ: ﴿ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ ﴾

[النساء: ١٧٦] [راجع: ٥٠٦٥، ٢٥٥، ١٧٤]

تشريع: سائل ميراث مختلق آخرى آيت مراد بورنه في كريم مَا اليَّيْرُ كَلُ وفات سے چندون قبل آخرى آيت نازل مولى وه آيت: ﴿ وَاتَقُواْ ا يَوْمًا تُونِ جَعُونَ فِيهِ إِلَى اللهِ ﴾ (٢/ البقرة: ٢٨١) والى ب-

بَابُ وَفُدِ بَنِيْ تَمِيْمٍ كوفدكابيان

قَشُونِ : بیسنده کے آخر میں آئے تھے۔ جب نبی کریم مُناہِوً اعرانہ سے واپس لوٹ کر آئے تھے۔ان ایکچیوں میں عطار د،اقرع ،زبرقان ،عمرو، خباب ،قیم ،قیس اورعیینہ بن صن تھے۔

2778 حَدَّثَنَا أَبُو نَعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ صَفْرَانَ بْنِ مُحْرِزٍ عَنْ أَبِي صَخْرَةً، عَنْ صَفْرَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِي، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْن، قَالَ: أَتَى نَفَرٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمِ النَّبِي مُكَنَّ إَفَقَالَ: ((اقْبَلُوا اللَّهُ اللَّه

سے ابوسر ہ نے، ان سے صفوان بن محرز مازنی نے اور ان سے عمران بن مسابوسر ہ نے، ان سے صفوان بن محرز مازنی نے اور ان سے عمران بن حصین نے بیان کیا کہ بنوجم کے چندلوگوں کا (ایک وفد) نی کریم مُنافیقیم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ان سے فر مایا: 'اے بنوجم آبا بشارت قبول کرو' وہ کہنے گے کہ بشارت تو آپ ہمیں دے چکے، پچھے بال بھی دیجے۔ ان کے اس جواب پر حضورا کرم مُنافیقیم کے چہرہ مبارک پرنا گواری کا اثر دیکھا ان کے اس جواب پر حضورا کرم مُنافیقیم کے چہرہ مبارک پرنا گواری کا اثر دیکھا گیا، پھریمن کے چندلوگوں کا ایک (وفد) آ مخضرت منافیقیم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ان سے فرمایا: 'بنوجمیم نے بشارت نہیں قبول کی ہم قبول کے ان ہوں کے بیارت نہیں قبول کی ہم قبول کے دوسے میں کرلو۔''نہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم کو بشارت قبول ہے۔

(٢٣٦٨) مجھ سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے

امرائیل نے بیان کیاءان سے ابواسحاق نے بیان کیا اور ان سے براء بن

عازب الماقية الفي نيان كياكسب سے آخرى سورت جو بورى الرى و مورة

براءت (توبہ) تھی اور آخری آیت جواتری وہ سور مُنساء کی بیر آیت ہے:

﴿ ويستفتونك قل الله يفتيكم في الكلالة ﴾_

تشوجی: نی کریم مَنَّ النَّیْم کی ناراضگی کی وجہ بیتی کدانہوں نے جنت کی دائی نعتوں کی بشارت کوتیول نہ کیا اور دنیا نے فانی کے طالب ہوئے۔ حالانکہ وہ آگر بشارت نبوی مَنْ النِّیْم کی تو اور کیے تو کی کھند کھو دنیا بھی ل بی جاتی گر "خسر الدنیا والا خرة" کے مصداق ہوئے ، یمن کی خوش تسمی ہے کہ وہاں والوں نے بشارت نبوی مَنْ النِّیْم کوتیول کیا۔ اس سے یمن کی فضیلت بھی فابت ہوئی ، گر آج کل کی فانہ جنگی نے یمن کو داغد ارکر دیا ہے۔ "اللهم الف بین قلوب المسلمین۔" رئیس بو تیم سارے بی ایسے نہ تھے یہ چند لوگ تھے جن سے پناطی ہوئی باقی بو تیم کے فضائل بھی ہیں جیسا کہ آگ در آر با ہے۔

ب يدر رباء

قَالَ ابنُ إِسْتَحَاقَ: غَزْوَةُ عُينَنَةً بن حِصْنِ بن محمد بن اسحاق في كها كرعيين بن حصن بن حديف بن بدركورسول الله مَلَى اللهِ مِلْ اللهِ مَلَى اللهِ مَلَى اللهِ مَلَى اللهِ مَلَى اللهِ مِلْ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ الللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ الله

نے بنی تمیم کی شاخ بنوعزر کی طرف بھیجا تھا،اس نے ان کولوٹا اور کئی آ دمیوں۔ کوتل کیااوران کی کئی عورتوں کوقید کیا۔

حُدَيْفَةَ بْنِ بَدْرِ بَنِي الْعَنْبَرِ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمِ بَعَثَهُ النَّبِيُ مُكُلِّمٌ إِلَيْهِمْ فَأَغَارَ وَأَصَابَ مِنْهُمْ

نَاسًا وَسَبَى مِنْهُمْ نِسَاءً.

تشوجے: اس لاائی کاسب بیقا کہ بن عزر نے فزاعد کی قوم پرزیادتی کی۔آپ مکا فی خانے عیندکو پچاس آدمیوں کے ساتھ ان پر جھیجا۔کوئی انساری یا مہاجراس لاائی میں شریک نہ تھا۔ کہتے ہیں عیینے نے اس تھوڑی ہی فوج سے بن عزر کی گیارہ عورتوں کواور گیارہ مردوں کواور تمیں بچوں کوقیدی بنالیا۔

٢٣٦٦ حَدَّنَيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْب، قَالَ: حَدَّنَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاع، عَنْ أَبِي جَرِيْرٌ، عَنْ أَمِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَا أَزَالُ أَحِبُ زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَا أَزَالُ أَحِبُ بَنِيْ تَمِيْمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ بَنِيْ تَمِيْمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّهِ طَلْحَالًا مَا يَقُولُهَا فِيْهِ: ((هُمْ أَشَدُّ أُمَّيِّي عَلَى اللّه جَالِ)). وكَانَتْ فِيْهِمْ سَبِيّةٌ عِنْدَ عَائِشَةَ اللّه جَالِ)). وكَانَتْ فِيْهِمْ سَبِيّةٌ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ: ((أَعْتِقِيْهُا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيْلُ)). وَخَاءَتْ صَدَقَاتُ مُنْ فَقَالَ: ((هَذِهِ صَدَقَاتُ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّه اللّه اللّه اللّه عَلَى اللّه عَلَى اللّه الللّه اللّه اللّه اللّه الللّه اللّه الللّه الللّه الللّه اللّه اللّه اللّه اللّه اللّه اللّه اللّه اللّه الللّه الللّه اللّه اللّه اللللّه اللّه

ن الا ۲۳۲۲) مجھے نے ہیں ان حرب نے بیان کیا ، کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید
نے بیان گیا، ان سے عمارہ بن قعقاع نے ، ان سے ابو زرعہ نے اور ان
سے ابو ہریہ رفائن نے نیاں کیا کہ میں اس وقت سے ہمیشہ بنو تمیم سے محبت
رکھتا ہوں جب سے نی کریم مَثالَیٰ کُلِم کَل زبانی ان کی تین خوبیاں میں نے سی
بیں ۔ رسول الله مثال کُلِم نے ان کے متعلق فر مایا تھا کہ 'بنو تمیم وجال کے حق
میں میری امت کے سب سے زیادہ تحت لوگ ثابت ہوں گے۔' اور بنو تمیم
کی ایک قیدی خاتون عائشہ دلی کُلُم کیا سی تھیں۔ آئے خضرت مثال کُلِم نے
فر مایا ''اسے آزاد کردو کیونکہ بیا ساعیل عالیہ ایک اولا دمیں سے ہے۔' اور
ان کے یہاں سے زکو قوصول ہوکر آئی تو آپ نے فر مایا '' بیا کہ قوم کی یا
(یے فر مایا کہ) بیمیری قوم کی زکو ق ہے۔'

تشويج: كيونكه بوتميم الياس بن معرس جاكرني كريم من الميز سعل جات أي -

(٣٣٧٤) مجھ سے ابراہیم بن مول نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ٤٣٦٧ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى، قَالَ: مشام بن بوسف نے بیان کیا، انہیں ابن جرت کے نے خردی، انہیں ابن الی حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ، ملی۔ نے اورانہیں عبداللہ بن زبیر ڈھائٹا نے خبر دی کہ بزنمیم کے چندسوار نبی أَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةً، أَنَّ عَبْدَاللَّهِ كريم مَنَا لِيَّيْمُ كَي خِدمت مِين حاضر بوت اورعرض كى كما بهاراكو كى امير ابْنَ الزُّبَيْرِ، أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ، قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ منتخب كرو يجيئ _ ابو بمر والنين نے كہا كەقعقاع بن معبد بن زرارہ والنين كو بَنِيْ تَمِيْمٍ عَلَى النَّبِيِّ مُلْكُلُّمْ فَقَالَ أَبُو بَكْرِ: اميرمنتخب كرد يجيئ عرطالفي في عرض كيانيارسول الله! بلكه آب اقرع بن أُمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدِ بْنِ زُرَارَةً. قَالَ عُمَرُ: حابس والفيئة كوان كاامير منتخب فرما ويجيئها اس پر ابو بكر والفيئة نے عمر والفيئة بَلْ أُمِّرِ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا ے کہا کہ تمہادا مقصد صرف مجھ سے اختلاف کرنا ہے۔ عمر اللفیٰ نے کہا کہ أَرَدْتَ إِلَّا خِلَافِيْ. قَالَ عُمَرٌ: مَا أَرَدْتُ. نہیں میری غرض مخالفت کی نہیں ہے۔ دونوں اتنا جھکڑے کہ آواز بلند خِلَافَكَ. فَتَمَارَيَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا مِوَّى اى پرسورة جرات كى بهآيت نازل مولى: ﴿ مَا أَيُّهَا اللَّذِينَ آمَنُواْ فَنَزَلَ فِي ذَلِكَ: ﴿ إِيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِا لَا تُقَدِّمُوْ إِ بَيْنَ يَدَي اللَّهِ وَرَسُولِهِ ﴾ آخراَ يت تك _ تُقَدِّمُواْ بَيْنَ يَدَي اللَّهِ وَرَسُولِهِ ﴾ حَتَّى

انْقَضَتْ. [أطرافه في: ٤٨٤٥، ٤٨٤٧)،

٧٣٠٢] [ترمذي: ٣٢٦٦؛ نسائي: ٢٦٥، ٥٤٠١]

تشویج: ایک خطرناک غلطی: حضرت عمر طالفتائے نے حضرت ابو بحر دلالفتائے ہے جواب میں کہاما او دت خلافك ميرااراوہ آپ کی مخالفت کرنانہیں ہے صرف بطور مشورہ ومسلحت سدیں نے عرض کیا ہے۔اس کا ترجمہ، صاحب تنہیم ابناری نے یوں کیا ہے عمر اللہ یا کہ تھیک ہے میرا مقعد صرف تمهارى رائے سے اختلاف كرنا بى ہے۔ بياييا خطرناك ترجمه ب كه حضرات شيخين كى شان اقدس ميں اس سے برد دھه لگتا ہے جكہ حضرات شيخين ميں۔ با ہمی طور پر بہت ہی خلوص تھا۔ اگر بھی کوئی موقع باہمی اختلا فات کا آنجمی کمیا تو وہ اس کونوراً رفع دفع کرلیا کرتے تھے۔ خاص طور پر حصرت عمر خلافیا حضرت صدیق اکبر دانشهٔ کابهت زیاده احر ام کرتے تصاور حضرت صدیق اکبر دلائشهٔ کابھی یہی حال تھا۔

باب: وفد عبد القيس كابيان

بَابُ وَفُدِ عَبُدِ الْقَيْسِ

تشوج: عبدالقیس ایک مشہور قبیلہ تھا جو بحرین میں رہتا تھا۔سب سے پہلے مدینہ منورہ کے بعدایک گاؤں میں وہیں جمعہ کی نماز قائم کی گئی جس گاؤں كانام جوافى تفارمز يرتفصيل أيح بلاحظه ور

(٣٣٧٨) مجهد سے اسحاق بن را بويے نيان كيا، كہا بمكوابوعا مرعقدى نے خردی، کہا ہم سےقرہ بن خالد نے بیان کیا،ان سے ابو جمرہ نے کہ مین نے ابن عباس وللن السائل سے بوچھا كەمىرے ماس ايك كفرا ہے جس ميل ميرے لیے نبیذ یعنی تھجور کا شربت بنایا جاتا ہے۔ میں وہ پیٹھے رہنے تک پیا کرتا ہوں۔ بعض وقت بہت ہی لیتا ہوں اور لوگوں کے پاس دریا تک بیشار ہتا مول تو ڈرتا مول کہ میں رسوائی ندمو_ (لوگ کہنے کیس کرینشہ باز ہے)اس برابن عباس فلطفنك ن كها كوقبيل عبدالقيس كاوفد نبي كريم مناتيظ كي خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: "اچھے آئے نہ ذلیل ہوئے نہ شرمندہ " (خوشی سے مسلمان ہو گئے نہ ہوتے تو ذلت اور شرمند گی حاصل ہوتی)انہوں ف عرض کیا: یارسول الله! مارے اور آ کے درمیان مشرکین کے قبائل برتے ہیں۔اس لیے ہم آ کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینوں میں ہی حاضر ہوسکتے ہیں۔ آپ ہمیں وہ احکام وہدایات سنادیں کہ اگر ہم ان پڑمل کرتے رہیں تو جنت میں داخل ہوں اور جولوگ ہمارے ساتھ نہیں آسکے بي أنبين بهي وه مدايات پېنچادين-آنخضرت مَاليَّيْزُم نے فرمايا: ' ميں تهمين عارچيزول كاعكم ديتا بول اور چار چيزول سے رو كتا بول ميں تهمين حكم ديتا مول الله برايمان لانے كائمبيس معلوم بالله برايمان لانا كے كہتے بير؟ · اسكى گوائى دينا كدالله كے سواكوئى معبود نبيس، نماز قائم كرنے كا، زكو ة ديے، ٤٣٦٨ حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ، قَالَ: أُخْبَرَنَا أَبُوْ عَامِرِ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَّةً، عَنْ أَبِيْ جَمّْرَةً ، قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ لِيْ جَرَّةٌ تُنْتَبُذُ لِيْ نَبِيْذًا، فَأَشِرَبُهُ حُلُوا فِيْ جَرٍّ إِنْ أَكْثَرْتُ مِنْهُ، فَجَالَسْتُ الْقَوْمَ، فَأَطَلَتُ الْجُلُوسُ خَشِيْتُ أَنُ أَفْتَضِحَ فَقَالَ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ مَا لِكُمْ فَقَالَ: ((مَرْحَبُّ بِالْقُوْمِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى)). فَقَالُوْا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ مُضَرَ، وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرٍ الْحُرُم، حَدِّثْنَا بِجُمَلِ مِنَ الْأَمْرِ، إِنْ عَمِلْنَا بِهِ دَخَلْنَا الْجَنَّةُ، وَنَدْعُوْ بِهِ مَنْ وَرَاتَنَا. قَالَ: ((آمُرُكُمْ بِأَرْبَعِ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعِ الْإِيْمَانِ بِاللَّهِ، وَهَلَّ تَدُرُونَ مَا الْإِيْمَانَ بِاللَّهِ؟ نَشَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ، وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ الْمُغَانِيمَ الْخُمُسَ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ رمضان کروز رکفاور مال غنیمت میں سے پانچوال حصد (بیت المال کو) اداکر نے کا حکم دیتا ہوں اور میں تہمیں چار چیزوں سے روکتا ہوں: کدو کے تو نے میں اور کر میری ہوئی ککڑی کے برتن میں اور رغنی برتن میں اور رغنی برتن میں بیز بھو نے سے مع کرتا ہوں۔''

تشویج: یا پلی دوبارآئے تھے۔ پہلی باربارہ تیرہ آ دمی تھا وردوسری بارمیں چالیس تھے۔ نبی کریم مَثَلَّیْتُم نے ان کے پنچنے سے پہلے محابہ تفکیلاً کو ان کے آئے کی خوشجری بذریعہ وی ساوی تھی۔ ان کے آئے کی خوشجری بذریعہ وی ساوی تھی۔ اس لیے منع فرمایا کہ ان میں نبیذ کو ڈالا جا تا اور وہ جلد سز کر شراب بن جایا کرتی تھی۔ اس سے شراب کی انتہائی برائی ثابت ہوئی کہ اس کے برتن بھی گھروں میں ندر کھے جا کیں۔ افسوس ان مسلمانوں پر جوشراب پیتے بلکہ اس کا دھندا کرتے ہیں۔ اندان کولا یہ کرنے کی تو فیق عطا کرے۔ رئین

(١٩ ١٩) م سے سليمان بن حرب في بيان كيا، كها بم سے حاد بن زيد نے بیان کیا،ان سے ابو جمرہ نے بیان کیا، کہا کہ میں نے ابن عباس وُکا مُثَا ہے سنا کہ وہ بیان کرتے تھے کہ جب قبیلہ عبدالقیس کا وفدنی اکرم مَلَّاثِیْرًا كى خدمت مين حاضر مواتو انهول في عرض كيا: يارسول الله! مم قبيله ربيعه کی ایک شاخ ہیں اور ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مفر کے قبائل برت بیں۔ ہم حضور منافیر کی خدمت میں صرف حرمت والے مبینوں مين بي حاضر بوسكت بين الن الي أب چندالي باتين بتلاد يجي كربم بهي ان برعل كرين اور جولوگ مارے ساتھ نہيں آسكے ہيں، انہيں بھی اس ك وعوت دیں۔ آنخضرت مَنْ النَّيْرُ نِي فرمايا: "ميں تنهيں چار چيزوں كا تعم ديتا موں اور چار چیز وں سے رو کتا ہون (میں تنہیں حکم دیتا ہوں) اللہ پر ایمان لانے کا لعنی اس کی گواہی وینا کہ اللہ کے سواکوئی معبود مبدی ، پھر آپ نے (اپنی انگل سے)ایک اشارہ کیا، اور نماز قائم کرنے کا، زکو ہ دینے کا اور اس كامال غنيمت ميس سے يانچوال حصد (بيت المال كو) اداكرتے رہنا اور ميں تہمیں دباء، نقیر، مزفت اور طلتم کے برتنوں کے استعال سے رو کتا ہوں۔'' (۲۳۷) ہم سے بچل بن سلیمان نے بیان کیا، کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے ، کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی اور بکر بن مصر نے یوں بیان کیا کہ عبداللد بن وجب في عرو بن حارث سے روایت کیا، ان سے بكير في اور ان سے کریب (ابن عباس کے غلام) نے بیان کیا کدابن عباس،عبدالرحمٰن بن از ہراورمسور بن مخرمہ نے انہیں عائشہ ڈاٹھٹا کی خدمت میں بھیجا اور کہا

٤٣٦٩ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيْ جَمْرَةً، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ قَدِمَ وَفَدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ مَا اللَّهِ مَا لَكُمْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللّ اللَّهِ! إِنَّا هَذَا الْحَيُّ مِنْ رَبِيْعَةً ، وَقَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَّ، فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي شَهْرِ حَرَامٍ، فَمُرْنَا بِأَشْيَاءَ نَأْخُذُ بِهَا وَنَدْعُوْ إِلَيْهَا مَّنْ وَرَائَنَا. قَالَ: ((آمُوكُمْ بِأَرْبَعِ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعِ: الْإِيْمَانِ بِاللَّهِ شَهَادَةٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَعَقَدُ وَاحِدَةً ۗ وَإِقَامِ الصَّالَاةِ، وَإِينَاءِ الزَّكَاةِ، وَأَنْ تُؤَدُّوا لِلَّهِ خُمْسَ مَا غَيِمْتُمْ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنَّمَ وَالْمُزَقَّتِ)). [راجع: ٥٣] ٤٣٧٠ حَدَّثَنَا يَخْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو؛ح: قَالَ أَبُوْ عَبْدِاللَّهِ: وَقَالَ بَكُرُ بْنُ مُضَرَّعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرٍ: أَنَّ كُرِّيبًا،

مَوْلَي ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسِ

أَرْبَع: مَا انْتَبِذَ فِي الدُّبَّاءِ، وَالنَّقِيْرِ، وَالْحَنتُم،

وَالْمُزَقَّتِ)).[راجع: ٥٣]

كدام المونين سے جماراسب كاسلام كهنااورعصركے بعددوركعتوں كے متعلق ان سے بوچ سااور میر کہ ہمیں معلوم ہواہے کہ آپ انہیں پڑھتی ہیں اور ہمیں يه بھی معلوم ہوا ہے کہ رسول الله مَا الله مَا الله عَلَيْم نے انہيں پڑھنے سے رو کا تھا۔ ابن عباس نے کہا کہ میں نے ان دور کعتوں کے ریاضے پر عمر مالٹنے کے ساتھ (ان کے دورخلانت میں) لوگوں کو مارا کرتا تھا۔ کریب نے بیان کیا کہ پھر میں ام المومنین کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کا پیغام پہنچایا۔ عائشہ رہائیڈیا نے فرمایا کماس کے متعلق امسلمہ سے بوچھو، میں نے ان حضرات کوآ کراس کی اطلاع دی تو انہوں نے مجھ کوام سلمہ کی خدمت میں بھیجا، وہ باتیں پوچھنے ك ليے جوعا كشه سے انہول نے مجھوائى تھيں ۔ ام سلمدنے فرمايا كه ميں نے خود بھی رسول الله مَالَيْرُ الله سائے کہ آپ عصر کے بعد دور کعتوں سے منع کرتے تھے لیکن ایک مرتبہ آپ نے عصر کی نماز پڑھی، پھرمیرے یہاں تشريف لائے،ميرے پاس اس وقت قبيله بنوحرام كى كچھ عورتيں بيشى ہوئى تھیں اور آپ نے دور کعت نماز پڑھی۔ بدد مکھ کرمیں نے خادمہ کو آپ کی خدمت میں بھیجا اور اسے ہدایت کردی کہ حضور مَنَا اللّٰهِ عَلَى پہلومیں کھڑی ہو جانااورعرض كرنا كمام سلمدنے يو چھاہے: يارسول الله المين في تو آپ ہے ہی سناتھا اور آپ نے عصر کے بعد ان دور کعتوں کے پڑھنے سے منع کیا تھا ليكن آج مين خود آ پكودوركعت راحة د كيورى مول _اگر آ تخضرت منافيرا ہاتھ سے اشارہ کریں تو پھر چھے ہٹ جانا۔ خادمہ نے میری ہدایت کے مطابق کیا اور حضور مَالَّیْنِ نے ہاتھ سے اشارہ کیا تو وہ بیچھے ہٹ گئ۔ پھر جب فارغ ہوئے تو فرمایا: ''اے ابوامیر کی بیٹی اعصر کے بعد کی دور کعتوں کے متعلق تم نے سوال کیا ہے، وجہ یہ ہوئی تھی کہ قبیلہ عبدالقیس کے کچھ لوگ میرے یہاں اپنی قوم کا اسلام لے کرآئے تصاوران کی وجہ سے ظہر کے بعد كى دوركعتين مين بين پڑھ سكاتھا بدوى دوركعتيں ہيں۔"

وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَزْهَرَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَرْسَلُوا إِلَى عَائِشَةَ فَقَالُوا: اقْرَأُ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَبِيْعًا، وَسَلْهَا عَن الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَإِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّيْهِمَا، وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ طُلِّئَةً نَهَى عَنْهَا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَكُنْتُ أَضْرِبُ مَعَ عُمَرَ النَّاسَ عَنْهُمَا. قَالَ كُرِّيْتِ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا، وَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي، فَقَالَتْ: سَلْ أَمَّ سَلَمَةً ، فَأَخْبَرْتُهُمْ ، فَرَدُّونِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةً بِمِثْل مَا أَرْسَلُونِيْ إِلَى عَائِشَةً، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: سَمِعْتُ النَّبِيِّ مَكْثُمٌّ يَنْهَى عَنْهُمَا، وَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِيْ نِسْوَةٌ مِنْ بَنِيْ حَرَامٍ مِنَ الأَنْصَادِ، فَصَلَّاهُمَا، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْخَادِمَ فَقُلْتُ؛ قُوْمِي إِلَى جَنْبِهِ فَقُولِيْ: تَقُولُ أَمَّ سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اللَّهِ أَسْمَعْكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْن الرَّكْعَتَيْنِ فَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا؟ فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِيْ. فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ، فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةً، سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، إِنَّهُ أَتَانِي أَنَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قُومِهِمْ، فَشَعَلُونِيْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدُ الظُّهْرِ، فَهُمَا هَاتَان)). [راجع:

777/1]

تشوجی: ترجمة الباب اس سے نکلتا ہے کہ آخر حدیث میں وفد عبدالقیس کے آنے کا ذکر ہے۔جس دوگانہ کا ذکر ہے بیعمر کا دوگانہ نہ تھا بلکہ ظہر کا دوگانہ تھا۔ طحادی بُڑھائیہ کی روایت میں یہی ہے کہ میرے پاس زکو ہ کے ادن آئے تھے، میں ان کودیکھنے میں بیدوگانہ پڑھنا بھول کمیا تھا۔ پھر مجھے یا د آیا تو گھر آکر مارے پاس ان کو پڑھ لیا۔ ابوامیدام المومنین امسلمہ فیا تھا کے والد تھے۔

٤٣٧١ - حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْجُعْفِيِّ، ﴿ (١٣٦١) مِحْ سَعِيدالله بن محر بعقى في بيان كيا، كها بم سے ابوعامر

عبدالملک نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابراہیم نے بیان کیا (بیہ طہمان کے بیغ ہیں) ان سے ابو جرہ نے بیان گیا اور ان سے عبداللہ بن عباس واللہ اللہ مالی معبد بعن معبد بول موا۔ جوائی کی معبد عبدالقیس میں قائم ہوا۔ جوائی بح بن کا ایک گاؤں تھا۔

قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرِ عَبْدُالْمَلِكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِيْ جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَوَّلُ جُمْعَةٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِي جُمِّعَتْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ مُلْكَامً فِي جُمِّعَتْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ مُلْكَامً فِي مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجُواثَى مِنَ الْبَحْرَيْنِ. مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجُواثَى مِنَ الْبَحْرَيْنِ.

[راجع: ۸۹۲]

تشوج: امام بخاری میشید اس حدیث کو یہاں صرف و فدعبر القیس ک تعارف کے سلسلہ میں لائے ہیں اور ہتلایا ہے کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے گاؤں جواتی نامی میں جمعہ قائم کیا تھا۔ ید دسراجعہ ہے جو مجد نبوی کے بعد دنیائے اسلام میں قائم کیا گیا۔ اس سے صاف طاہر ہے کہ گاؤں میں بھی قیام جماعت کے ساتھ قیام جمعہ جائز ہے۔ محرصدا فسوس کہ غالی علائے احناف نے اقامت جمعہ فی القرئی کی شدید مخالفت کی ہے۔ میرے سامنے جی بابت اپریل سنہ 190ء کا پرچدر کھا ہوا ہے جس کے م 19 پر حضرت مولانا سیف اللہ بلٹے دیو بند کا ذکر خیر کھا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ دیبات میں جو جمعہ پرجے ہیں جو بسے کھا اووہ و دوز تی ہیں۔ یہ حضرت مولانا سیف اللہ صاحب ہی کا خیال نہیں بلکہ پیشتر اکا ہر دیو بندایسائی کہتے ہے آئر سے ہیں۔ اس مسلہ کے متعارف میں محمد ہوگا کہ احداث کی عائد کر دہ شرائط جمعہ کا وزن کیا ہے اورگاؤں میں جمعہ جائز ہے یا ناجائز۔ انساف کے لیے پی تقریرول نامیان نے کہ لیے پی تقریرول نامیان نامیا

ایک معتبر حقی عالم کی تقریر: جواثی بحرین کے متعلقات ہے ایک گاؤں ہے۔ نماز جعیث اور نمازوں فریضہ کے ہے جوشروط اور نمازوں کے داسطے مثل طہارت بدن وجامہ اور سوائے اس کے مقرر ہیں وہی اس کے داسطے ہیں ،سوآئے مشر وعیت دوخطبہ کے اور کوئی دلیل قابل استدلال الیمی ٹا بت جیس ہوئی جس سے اور نماز وں سے اس کی مخالفت پائی جائے ۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ اس نماز کے واسطے شروط ثابت کرنے کے واسطے شل امام اعظم اورمصر جامع اورعد دمخصوص کی سند سیح پائی نہیں جاتی بلکه ان سے تابت بھی نہیں ہوتا اگر دوخص نماز جمعہ کی بھی پڑھ لیں تو ان کے ذمہ سے ساقط موجائكي اوراكيلية وي كاجمعه روحنا ابوداؤدكي اس روايت ك ظلاف ع: "الجمعة حق وأجب على كل مسلم في جماعة "اوزنه في کریم مَا النظم نے سوائے جماعت کے جمعہ پڑھاہے اور عدد مخصوص کی بابت شوکانی نے نیل الاوطار میں لکھاہے جبیبا کہ ایک مخص کے اکیلا نماز پڑھنے کے داسطے وئی دلین نہیں پائی ہے۔ایدائ تمیں یا بیں یا نو پاسات آ دمیوں کے واسطے بھی کوئی دلیل نہیں پائی گئی اورجس نے کم آ دمیوں کی شرط قرار دی ہےدلیل اس کی بیہے، اجماع اور حدیث سے وجوب کا عدد ثابت ہے اور عدم شوت دلیل کا واسطے اشتر اطاعد دخصوص کے اور صحت نماز دوآ دمیوں کے باتی نمازوں میں اور عدم فرق درمیان جمعداور جماعت کے شیخ عبدالحق نے فرمایا ہے۔عدد جمعد کی بابت کوئی دلیل ثابت نہیں اور ایسا ہی سیوطی نے کہاہے اوروه روايتي جن سے عدر مخصوص ثابت ہوتا ہے وہ سب كى سب ضعيف قابل استدلال كے ان سے كوئى نہيں اور شرط امام اعظم يعنى سلطان كى جوفقط امام ابوضیفه بینات سے مروی ہے دلیل ان کی بیہے:"اربعة الى السلطان وفي رواية الى الائمة الجمعة والحدود والزكوة والفيء اخرجه ابن ابی شیبة "كين بيروايت ني كريم من ين الدين استنهيل بكديه چند تابعون كاتول بان ميس سيخسن بصرى بين اورعبداللد بن محريز اور عمر بن عبد العزيز اورعطاءاورمسلم بن بيبار، پس اس سے جمت خصم ثابت نہيں ہوسكتی اور بيروايت جو بزار نے جابر دلائفنۇ سے ،طبرانی نے ايوسعيد دلائفنا ے اور پہنتی نے ابو ہررہ و ڈائٹنے ے ان *لفظول ہے:*"ان اللہ افترض علیکم الجمعة فی شہرکم هذا فمن ترکھا وله امام عادل او جابرالحديث " تكالى باضعف ب بكر موضوع اورابن ماجه يجوروايت مي وله امام عادل اور جابر كالفظيس اوري لفظ كل جحت ے ہے۔ بزار کی روایت میں عبداللہ بن محرسہی ہے، وکیع نے کہا ہے کہ وہ وضاع ہے اورامام بخاری میسند نے کہا ہے کہ وہ محرالحدیث ہےاور ابن

حبان نے کہا ہے اس سے جت پکڑنی ورست نہیں اور پین کی روایت زکریا سے ہاس کوصالح اور ابن عدی اور مغنی نے کذب اور وضع سے متبم کیا ہے۔ ﴿ فَعَلَ الْبَارِی ترجم مِحْجَ يُحَارِي ترجم مولا نافضل احمر شائع کردہ شرف الدین وفخر الدین خفی المذہب لاہور درسند ۱۸۸ عیسوی پار فہرس، میں ۱۳۰۱

بَابُ وَفُدِ بِنِي حَنِيفَةَ، وَجَدِيثِ باب: وفد بنوصنيفه اور ثمامه بن اثال كوا قعات كا ثُمّامَة بْنِ أَثَالِ بيان بيان

تشوجے: بوطنیفہ یمامہ کا ایک مشہور قبیلہ ہے بیدوند سنہ و میں آیا تھا۔ جس میں بروایت واقدی متر و آ دی تھے اور ان میں مسیلمہ کذاب بھی تھا۔ ثمامہ بن احال والشوئو نضلائے صحابہ و کو کشتا میں سے ہیں ، ان کا قصد بی صنیفہ کے قاصدوں کے آنے سے پہلے کا ہے۔

(٣٢٧٢) م عدالله بن يوسف في بيان كيا، كهامم ساليف بن سعد نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے سعید بن الی سعید نے بیان کیا، انہوں نے ابو ہریرہ داللفظ سے سا، انہوں نے بیان کیا کہ نی کریم مال فیلم نے خد کی طرف کچھسوار بھیج وہ قبیلہ بنوحنیفہ کے (سرداروں میں سے) ایک مخص ثمامہ بن ا ٹال تا می کو پکڑ کر لائے اور معجد نبوی کے ایک ستون سے با عدھ دیا۔ نبی اکرم مَنَا فِیْنِم مُ مُصرے نکل کراس کی طرف تشریف لائے اور یو جہا: "و كيا چابتا ہے؟" (مين تيرے ساتھ كيا كرون كا) انہوں نے كہا: محر! میرے پاس خیرہے (اس کے باوجود) اگر آپ مجھے قتل کردیں تو آپ ایک ایسے مخص کولل کریں سے جو خونی ہے،اس نے جنگ میں مسلمانوں کو ماراہا اوراگرآپ مجھ پراحسان کریں گے تواکی ایسے خص پراحسان کریں م جو (احسان كرنے والے كا) شكر ادا كرتا ہے ليكن اگر آپ كو مال مطلوب ہے تو جتنا چاہیں مجھے مال طلب کر سکتے ہیں حضور اکرم منا الليظم وہال سے چلے آئے، دوسرے دن آپ نے چھر پوچھا:" ثمامداب تو کیا چاہتا ہے؟ "انہوں نے کہا: وہی جو میں پہلے کہد چکا ہوں، کداگر آپ نے احسان کیا توایک ایسے مخص پراحسان کریں سے جوشکرادا کرتا ہے۔رسول الله مَا لَيْدَا لِم كِلر عِلْم كُنَّه ، تيسر ، ون كِفرا ب نے ان سے يو چھا: ' اب تو كياج بتائي مامد؟ "انبول نے كها كدوى جويس آب سے بہلے كهد چكا مول-آ تخضرت مَا المنظم في صحاب المُكالكم عن مايا "" ثمام كوچهور وو" (رى کھول دی گئی) تو وہ مجد نبوی مالی کے احتریب ایک باغ میں گئے اور عسل كركيم محد نبوي مين حاضر بوت اورير ها "الهدان لا الدالا الله والتهدان محدار سول الله ''اور کہا اے محمد! الله کی تتم روئے زمین پر کوئی چبرہ آپ کے

٤٣٧٢ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُف، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بِنُ أَبِيْ سَعِيْدِ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةً، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ مُلْكُمُ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ، فَجَاءَتْ بِرَجْلٍ مِنْ بَنِيْ حَنِيْفَةً يُقَالُ لَهُ: ثُمَامَةً بْنُ أَثَالٍ، فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَخُرَجَ إِلَيْهِ أَ النَّبِيُّ مُلْكُمَّ فَقَالَ: ((مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟)) فَقَالَ: عِنْدِيْ خَيْرٌ يَا مُحَمَّدُا إِنْ تَقْتُلْنِيْ تَقْتُلْ ذَا دَم، وَإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ، وَإِنْ كُنْتَ تُويْدُ الْمَالَ فَسَلْ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ . حَتِّي كَانَ الْغَدُ ثُمَّ قُأَلَ لَهُ: ((مَا عِنْدُكَ يَا ثُمَامَةُ؟)) قَالَ: مَا قُلْتُ لَكَ: إِنْ تُتْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ. فَتَرَكَهُ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ، فَقَالَ: ((مَا عِنْدُكَ يَا ثُمَامَةُ؟)) فَقَالَ: عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ. فَقَالَ: ((أَطْلِقُوا ثُمَامَةً)) فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلِ قَرِيْبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَّهَ إِلَّا اللَّهُ، وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، يَا مُبَحَمَّدُا وَاللَّهِا مَا كَانَ عَلَي الأَرْضِ وَجْهُ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ، فَقَدْ أَصْبَحَ وَجُهُكَ أَحَبُّ الْوُجُوهِ إِلَيَّ،

چرے سے زیادہ میرے لیے برانہیں تھالیکن آج آپ کے چرہ سے زیادہ وَاللَّهِ! مَا كَانَ مِنْ دِينِ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ مجھے کوئی چہر محبوب نہیں ہے۔اللہ کاشم! کوئی دین آ پ کے دین سے زیادہ دِيْنِكَ، فَأَصْبَحَ دِيْنُكَ أَحَبُّ الدِّينِ إِلَيَّ، مجھے برانہیں لگنا تھالیکن آج آپ کا دین مجھے سب سے زیادہ پسندیدہ اور وَاللَّهِ! مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضُ إِلَيَّ مِنْ عزيز ب_الله كافتم! كونى شهرآب ك شهر سے زياده مجھ برانبيس لكتا تھا بَلَدِكَ، فَأَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَيَّ، لیکن آج آپ کاشهرمیراسب سے زیادہ محبوب شہر ہے۔ آپ کے سواروں وَإِنَّ خَيْلُكَ أَخَذَتْنِي وَأَنَّا أَرِيْدُ الْعُمْرَةَ، نے مجھے پکڑا تو میں عمرہ کا ارادہ کرچکا تھا۔اب آپ کا کیا تھم ہے؟ رسول فَمَاذَا تَرَى فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ مَثِّكُمٌ وَأُمَرَهُ الله مَا الله مَا الله عن البيل بشارت دى اورعمره اداكرنے كا حكم ديا۔ جب وه كمه أَنْ يَعْتَمِرَ، فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ: پنچاتو کی نے کہا کہوہ بے دین ہو گئے ہیں۔انہوں نے جواب دیا کنہیں صَبَوْتَ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ أَسْلَمْتُ مَعَ بلكه مين محمد مظافيظ كے ساتھ ايمان لے آيا موں اور الله كي قتم ابتمبارے مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ مَثْنِكُمْ وَلَا وَاللَّهِ الْا تَأْتِيكُمْ یہاں بمامہ سے گیہوں کا ایک دانہ بھی اس وقت تک نہیں آئے گاجب تک مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتَّى يَأْذَنَ فِيْهَا نی کریم مُنَافِیْظُ اجازت نہ دے دیں۔ النبي مُلْكُم الله [راجع: ٤٦٢]

تشوم : مکد کافروں نے تمامہ سے بوچھا تو نے اپنا دین بدل دیا؟ تو تمامہ نے یہ جواب دیا، یس نے دین ہیں بدلا بلکہ اللہ کا تابعدار بن گیا ہوں۔ کہتے ہیں تمامہ نے یمامہ ہاکہ یک تابعدار بن گیا ہوں۔ کہتے ہیں تمامہ نے یمامہ ہاکہ یک کہ کہ کے کافرول کو فلہ نہ بھجا ہائے۔ آخر مکدوالوں نے مجود ہوکر نبی کریم منافید ہم کہ کہ کہ کہ کہ ہم کہ کافرول کو فلہ بھجا ہوتو ضرور بھجو۔ پرورش کرتے ہیں، صلدری کا محکم ویتے ہیں، تمامہ نے ہمارا فلہ کیوں دوک دیا ہے اس وقت آپ نے تمامہ کو اجازت دی کہ مل مفلہ بھجنا ہوتو ضرور بھجو۔ ((وان تقتل نقتل ذا دم)) کا بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے اگر آپ محکو مارڈ الیس کے توایک ایس محکم اور اس محکم کو مارڈ الیس کے توایک ایس کے جس کا خون ہے کار نہ جائے گا یعنی میری قوم دالے میرابدلہ لے لیس کے حافظ صاحب فرماتے ہیں:

"وفى قصة ثمامة من الفوائد ربط الكافر فى المسجد والمن على الاسير الكافر وتعظيم امر العفو عن المسيىء لان ثمامة اقسم أن بغضه انقلب حبا فى ساعة واحدة لما أسداه النبى عن اليه من العفو والمن بغير مقابل وفيه الاغتسال عند الاسلام وان الاحسان يزيل البغض ويثبت الحب وان الكافر اذا اراد عمل خير ثم اسلم شرع له ان يستمر فى عمل ذالك الخير وفيه الملاطفة بمن يرجى على اسلامه العدد الكثير من قومه وفيه بعث السرايا الى بلاد الكفار واسر من وجدمنهم والتخيير بعد ذالك فى قتله او الا بقاء عليه " (فتح البارى)

لینی ٹمامہ کے قصے میں بہت سے فوائد ہیں اس سے کافر کا مجد میں قید کرنا بھی ٹابت ہوا (تا کہ وہ مسلمانوں کی نماز وغیرہ و کیے کراسلام کی رغبت کرسکے) اور کافر قیدی پراحسان کرنا بھی ٹابت ہوا اور برائی کرنے والے کے ساتھ بھلائی کرنا ایک بڑی نیکی کے طور پر ٹابت ہوا۔ اس لیے کہ مامہ نے نمی کریم مٹائیڈ کے احسان و کرم کو دیکے کرکہا تھا کہ ایک ہی گھڑی میں اس کے دل کا بغض جو نمی کریم مٹائیڈ کی طرف سے اس کے دل میں تھا، وہ محبت سے بدل گیا۔ اس سے یہ بھی ٹابت ہوا کہ اسلام قبول کرتے وقت مسل کرنا چاہیے اور یہ بھی کہ احسان بغض کو زائل کردیتا اور محبت کو قائم کرتا ہے اور چی بھی است ہوا کہ کافراگر کوئی نیک کام کرتا ہوا مسلمان ہوجائے تو اسلام قبول کرنے کے بعد بھی اسے وہ نیک عمل جاری رکھنا چاہیے اور اس سے بھی ٹابت ہوا کہ جس قیدی سے اسلام لانے کی امید ہواس کے ساتھ ہم ممکن نرمی برتنا ضروری ہے۔ جاس طور پر ایسا آدمی جس کے اسلام سے اس کی قوم کے بہت سے لوگوں کے مسلمان ہونے کی امید ہواس کے ساتھ ہم ممکن نرمی برتنا ضروری ہے۔ جیسا ٹمامہ ڈاٹٹوئٹ کے ساتھ کیا گیا اور اس سے بلاؤ کھار کی طرف سے بوقت ضرورت لشکر جیجنا بھی ٹابت ہوا اور یہ بھی کہ جوان میں پائے جائیں وہ قید کر لیے جائیں بعد میں حسب مسلمت ان کے ساتھ معاملہ کیا جائے۔

(٣٣٧٣) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کوشعیب نے خبر دی، انہیں عبداللہ بن الى حسين نے ، كہا ہم كونافع بن جير نے اور ان سے ابن عباس وللجناف بيان كياكه في كريم طافية كالمحبد مين مسلم كذاب آيا، اس دعویٰ کے ساتھ کہ اگر محمد مجھے اپنے بعد (اپنانا ئب وخلیفیہ) بنادیں تو میں ان کی اتباع کرلوں۔اس کے ساتھ اس کی قوم (بنوحنیفہ) کا بہت بڑا لشکر تھا۔رسول الله مَالَيْنِ اس كے طرف تبليغ كے ليے تشريف لے كئے۔آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شاس را الله میں تھے۔ آپ کے ہاتھ میں تحجوری ایک ٹبی تھی۔ جہاں مسلمانی فوج کے ساتھ پڑاؤ کیے ہوئے تھا۔ آپ وہیں جا کر مرحمے اور آپ نے اس سے فرمایا: "اگر تو مجھ سے سیٹنی ما تکے گاتو میں تحقیر بھی نہیں دول گا اور تو اللہ کے اس فیصلے ہے آ کے نہیں بڑھ سکتا جو تیرے بارے میں پہلے ہی ہو چکا ہے۔ تونے اگرمیری اطاعت ہے روگر دانی کی توانٹد تعالی تختبے ہلاک کردے گا۔میرا تو خیال ہے کہ تو وہی ہے جو مجھ خواب میں دکھایا گیا تھا۔اب تیری باتوں کا جواب میری طرف ے ثابت بن قیس ڈائٹٹز دیں گے۔'' پھرآپ واپس تشریف لائے۔ کے اس ارشاد کے متعلق یو چھا:''میرا خیال تو یہ ہے کہ تو وہی ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا' تو ابو ہریرہ والفئ نے مجھے بتایا کهرسول الله مَاليَّيْمُ نے فرمایا: "میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اسیے ہاتھوں میں سونے کے دوكتكن ديكھے، مجھے انبيں ديكھ كربزاد كھ ہوا پھرخواب ہى ميں مجھ پروى كى گئى كەميں ان میں بھونک ماردوں۔ چنانچہ میں نے ان پر پھونکا تو وہ اُڑ گئے۔ میں نے اس کی تعبیر دوجھوٹوں سے کی جومیرے بعد تکلیں گے۔ایک اسو عنسی تھا اوردوسرامسیلمه كذاب " بهن هردوكوخدانے چھونک كى طرح ختم كرديا۔

٤٣٧٣ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ مَا لَكُمَّا فَجَعَلَ يَقُولُ: إِنْ جَعَلَ لِيْ مُحَمَّدٌ مِنْ بَعْدِهِ تَبِغْتُهُ. وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيْرٍ مِنْ قَوْمِهِ، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ مُلْكُكُّمٌ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، وَفِي يَدِ رَسُوْلِ اللَّهِ عَلِيَّكُمْ قِطْعَةُ جَرِيْدٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةً فِيْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: ((لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةُ مَا أَعْطَيْتُكُهَا وَلَنْ تَعْدُو أَمْرَ اللَّهِ فِيْكَ، وَلَيْنُ أَدْبَرُتَ لَيَعْفِرَنَّكَ اللَّهُ، وَإِنِّي لَأُرَاكَ الَّذِي أُرِيْتُ فِيْهِ مَا رَأَيْتُ، وَهَذَا ثَابِتٌ يُجِيْبُكَ عِّنِّي)). ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ. [راجع: ٣٦٢٠] ٤٣٧٤ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُول اللَّهِ مَلْكُمَّةِ: ((إنَّكَ أُرَى الَّذِي أُرِيْتُ فِيْهِ مَا أُرِيْتُ)). فَأَخْبَرُنِي أَبُوْ هُرَيْرَةً أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مَنْ عَلَى اللَّهِ مَنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ وَأَيْتُ فِي يَكَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبِ فَاهَمَّنِي شَأْنَهُمَا، فَأُوْجِيَ إِلَى فِي الْمَنَامِ أَن انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَّا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَّا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي، أَحَدُهُمَا الْعُنْسِيُّ، وَالْآخُرُ مُسَيْلِمَةً)).

[راجع: ٣٩٢١]

تشوی : اسود شنی تو نی کریم مَنَایِّیْوَم کے بی زمانہ میں مارا ممیااور مسلمہ کذاب حضرت صدیق اکبر رٹائٹیُؤ کی خلافت میں شتم ہوا ہے آخر بچ ہوتا ہے اور جھوٹ چندروز چاتا ہے بھرمٹ جاتا ہے۔ آج اسوداور مسلمہ کا ایک مانے والا باتی نہیں اور حضرت محمد مَنَایِّیْوَم کے تابعدار قیامت تک باتی رہیں گے۔ عیسائی مشنریاں کس قدر جانفشانی سے کام کررہی ہیں بھروہ ناکام ہیں اسلام اپنی برکٹوں کے نتیج میں خود بخود پھیلتا ہی جارہا ہے۔ بچ ہے:

نور خدا ہے کو کرکت برخندہ زن بھی کو کو کو سے بہتر جراخ بچھایا نہ جائے گا

٤٣٧٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: خَدَّثَنَا (٣٣٤٥) بم سے اسحاق بن نفرنے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرزاق نے

بیان کیا،ان سے معمر نے،ان سے ہمام نے اور انہوں نے ابو ہر رہوہ داشتہ ے ساء انہوں نے بیان کیا کہرسول الله ما الله علی انداد و خواب میں میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھوں میں سونے کے دو کنکن رکھ دیئے گئے۔ یہ مجھ پر براشاق گزرا۔اس کے بعد مجھے وحی کی گئی کہ میں ان میں پھونک ماردوں _ میں نے پھونک ماری تو وہ اڑ مجئے _ میں نے اس کی تعبیر دو جھوٹوں سے کی جن کے درمیان میں، میں ہول لینی صاحب صنعاء (اسودمنسي) اورصاحب يمامه (مسلمه كذاب)-"

عَبْدُالرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّام: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَا لِللَّهِ مَا إِنَّهُ أَنَّا أَنَا نَائِمٌ أُتِّيتُ بِخَزَائِنِ الْأَرْضِ، فَوُضِعَ فِي كُفِّي سِوَارَان مِنْ ذَهَب، فَكُبُرًا عَلَي فَأُوْحِيَ إِلَيَّ أَن انْفُخُهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَدَّابَيْنِ اللَّذَيْن أَنَّا بَيْنَهُمَا صَاحِبٌ صَنْعَاءَ، وَصَاحِبُ الْيُمَامَةِ)).

[راجع: ٣٦٢١] [مسلم: ٥٩٣٦]

تشريج: چنانچ بردو پوك كي طرح الركار كار

٤٣٧٦ جَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: جُثْوَةً مِنْ تُرَابٍ، ثُمَّ جِثْنَا بِالشَّاةِ فَحَلَبْنَا عَلَيْهِ، ثُمَّ طُفْنَا بِهِ، فَإِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَجَبٍ قُلْنَا: مُنَصِّلُ الْأَسِنَّةِ. فَلَا نَدَعُ رُمْحًا فِيْهِ حَدِيْدَةً وَلَا سَهْمًا فِيْهِ حَدِيْدَةً إِلَّا نَزَعْنَاهُ

سَمِعْتُ مَهْدِيُّ بْنَ مَيْمُوْنِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءِ الْعُطَارِدِيِّ، يَقُولُ: كُنَّا نَعْبُدُ الْحَجَرَ، فَإِذَا وَجَدْنَا حَجَزًا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ أَلْقَيْنَا وَأَخَذْنَا الْآخَرَ، فَإِذَا لَمْ نَجِدْ حَجَرًا جَمَعْنَا فَأَلْقَيْنَاهُ شَهْرَ رَجَبٍ.

٤٣٧٧_ قَالَ: وَسَمِعْتُ أَبًّا رَجَاءٍ، يَقُوْلُ: كُنْتُ يَوْمَ بُعِثَ النَّبِيِّ مَكْكُمَّا غُلَامًا أَرْعَى الْإِبِلَ عَلَى أَهْلِيْ، فَلَمَّا سَمِعْنَا بِخُرُوجِهِ فَرَزْنَا إِلَى النَّارِ إِلَى مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ.

بَابُ قِصَّةِ الْأَسُودِ الْعَنْسِيِّ

٤٣٧٨ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا

(٢٣٧١) مم سے صلت بن محد نے بيان كيا، انہوں نے كہا كميل نے مبدی بن میمون سے سنا ، کہا میں نے ابور جاء عطار دی میشید سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ ہم پہلے پھر کی پوجا کرتے تھے اور اگر کوئی پھر ہمیں اس سے اچھا مل جاتا تو اسے چھنیک دیتے اور اس دوسرے کی پوجا شروع کر وية _ اگرجميں پھر ندمانا تو منى كا ايك ٹيلد بنا لينة اور بكرى لا كراس پر دوہے اوراس کے گردطواف کرتے۔جبرجب کامہینہ آجاتا تو بم کہتے یہ مہینہ نیزوں کو دور رکھنے کا ہے۔ چنانچہ ہمارے پاس لوہے سے ب ہوئے جتنے بھی نیزے یا تیر ہوتے ہم رجب کے مہینے میں اپنے سے دور ر کھتے اور انہیں کسی طرف بھینک دیتے۔

(٢٣٧٤) اوريس نے ابورجاء سے سنا، انہوں نے بيان كيا كہ جب نى كريم مَنْ الله المعوث موئة ومن المحى كم عرفها اوراي كمرك اون جرايا كرنا تفا چر جب م ني آكي فخ (كمه) كى خرسى تو م آپ كوچور كر دوزخ میں چلے محتے ایعنی مسلم کذاب کے تابعدار بن محتے۔

تشويج: حضرت ابورجاء بهلےمسلم كذاب كتا بعدار بن محت تف جرالله في الله في الله كاتوفيق دى ، مرانهول في ني كريم مظافيظ كوبيس ويكھا-

باب: اسورعتسی کا قصه

(۲۳۷۸) ہم سے سعید بن محد جرمی نے بیان کیا، کہا ہم سے بعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا ، کہا جھے ان کے والدا براہیم بن سعد نے ، ان سے

تُ أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عُبَيْدَةً بْنِ نَشِيْطٍ

(۳۳۷۹) عبیداللہ بن عبداللہ نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن عباس النہ ہا کہ اللہ اللہ مال اللہ مالی اللہ ہے اس خواب کے متعلق پو چھا جس کا ذکر آپ نے فرمایا تھا تو انہوں نے بتایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ مالی اللہ مالی ہے فرمایا ان محصے خواب میں دکھایا گیا تھا کہ میرے ہاتھوں پرسونے کے دوکلن دکھ دیئے گئے ہیں۔ میں اس سے بہت گھبرایا اور ان کنگنوں سے مجھے اضطراب سا ہوا، پھر مجھے تھم ہوا اور میں نے انہیں پھونک دیا تو دونوں کنگن ارشطراب سا ہوا، پھر مجھے تھم ہوا اور میں نے انہیں پھونک دیا تو دونوں کنگن ارشے۔ میں نے اس کی تعبیر دو جھوٹوں سے کی جوخروج کرنے والے ہیں۔ عبیداللہ نے بیان کیا کہ ان میں سے ایک اسودعشی تھا، جے فیروز نے یہن میں قما، جے فیروز نے یہن میں قما، جے فیروز نے یہن میں میں ایک الوردوس المسیلہ کذاب تھا۔

ـُوكَانَ فِي مَوْضِعِ آخَرَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِـ أَنَّ عُبَيْدَاللَّهِ بِنَ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةً قَالَ؛ بَلَغَنَا أَنَّ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ، فَنَزَلَ فِي دَارِ بِنْتِ الْحَارِثِ، وَكَانَتْ تَحْتَهُ ابْنَةُ الْحَارِثِ بْنِ كُرَّيْزٍ، وَهِيَ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ بْن عَامِرٍ، فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ مَلِيُّكُمْ وَمَعَهُ ثَابِتُ ابْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، وَهُوَ الَّذِي يُقَالُ لَهُ: خَطِيْبُ رَسُولِ اللَّهِ مَكْنَاكُمْ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا يُعَالُّهُ مَ فَعَلَيْهِ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ لَهُ مُسَيْلِمَةُ: إِنْ شِنْفَتَ خَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الأَمْرِ، ثُمَّ جَعَلْتَهُ لَنَا بَعْدَكَ . فَقَالَ النَّبِيُّ مَا الْقَضِيْبُ ((لَوْ سَأَلْتَنِي هَذَا الْقَضِيْبَ مَا أَعْطَيْتُكُهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيْتُ فِيهِ مَا أُرِيْتُ، وَهَذَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ وَسَيْجِيبُكَ عَنَّيْ)) فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ مَكُلَّكُم الرَّاجِعِ: ٣٦٢٠] ٤٣٧٩ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: سَأَلْتُ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ رُؤْيَا رَسُوْلِ اللَّهِ عَلَيْكُمُ الَّتِي ذُكِرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ذُكِرَ لِيْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مَا اللَّهُ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُلَّا اللَّالِمُ مَا اللَّهُ مِنْ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ ال أُرِيْتُ أَنَّهُ وُضِعٌ فِي يَدَيَّ سِوَارَان مِنْ ذَهَبٍ، فَفُظِعْتُهُمَا وَكُرِهْتُهُمَا، فَأُذِنَ لِي فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَاء فَأُوَّلَتُهُمَا كُذَّابَيْنِ يَخُرُجَانِ)). قَالَ عُبَيْدُاللَّهِ: أَحَدُهُمَا الْعَنْسِينُ الَّذِّي قَتَلَهُ فَيْرُوْزُ بِالْيَمَنِ، وَالْآخَرُ مُسَيْلَمَةً.

[راجع: ٣٦٢١] .

تشوج : مسیلم کذاب کی جوروکانام کیسہ بنت حارث بن کریز تھا۔ مسیلم کے تل کے بعد عبداللہ بن عامر نے ان سے نکاح کرلیا تھا۔ اس کے پیٹ سے عبداللہ بن عامر پیدا ہوئے۔ راوی نے غلطی سے ایک عبداللہ کالفظ چھوڑ دیالیکن ہم نے ترجمہ میں بڑھادیا۔ بعض نسخوں میں یوں ہے کہ وہ عبداللہ

ین عامر کی اولا دی ماں تھی۔ سیلہ کذاب کو وحثی دی تی کئی کیا اور اسو منسی کویس میں فیروز نے مارڈ الا۔ اسود کے آل کی جروتی ہے جی کریم میں فیروز نے مارڈ الا۔ اسود کے آل کی جروتی ہے جی کریم میں فیروز نے مارڈ الا۔ اسود کے آل میں بیلے ہوگئی تھی جو آپ میں فی جو آپ میں ایک کے اس میں بیا ہوگئی تھی جو آپ میں آئی۔ بیا سود صنعاء میں ظاہر ہوا تھا اور نبوت کا دعویٰ کر کے نہی کریم میں فینے کے عامل مہا جربن امید پر عالب آگیا تھا۔ آخر تھا لی خوروم زبانہ سے نکاح کرلیا اور یمن کا حاکم بن بیٹھا۔ آخر تھا ہون کے کہا کہ جی کریم میں فیلے اور بین کا حاکم بن بیٹھا۔ آخر فیروز ایک روز رات میں نقب لگایا گیا تھا۔ آخر فیروز نے اس کا جو روز ان کی جو روز رات میں نقب لگایا گیا تھا۔ آخر فیروز نے اس کا حرز رات میں نقب لگایا گیا تھا۔ آخر فیروز نے اس کا مرکاٹ لیا اور باذان کی عورت کو مال واسباب سمیت نکال لائے۔ اس رات کو باذان کی عورت نے اس کو خوب شراب پلائی تھی اوروہ نشر میں مہوش تھا۔ اس طرک سے اسور عنسی کے فقتے کو ختم کرایا: ﴿ فَقَطِعَ وَابِو الْقَوْمِ الَّذِیْنَ طُلَمُوْ الْوَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَبِ الْعُلَمِيْنَ ﴾ (۲/ الانعام: ۵۵) میں انساری خزر جی زائے تھی۔ اس طرح سے میں دوہ اصداور بعد کے سب غزوات میں شریک ہوئے۔ انسار کے بوے علی میں سے تھے۔ رسول کریم میں انساری خزر جی زائے تھی۔ اس کو جنت کی بشارت دی۔ سنا اے میں بیامہ کی جنگ میں شہید ہوئے۔ آنسار کے بوے علی میں سے تھے۔ رسول کریم میں گی ہوئے۔ آسار کے بوے علی میں سے تھے۔ رسول کریم میں شہید ہوئے۔ آپ نے ان کو جنت کی بشارت دی۔ سنا اے میں بیامہ کی جنگ میں شہید ہوئے۔

بَابُ قِصَّةِ أَهْلِ نَجْرَانَ بِاللهِ الْجُرَانِ كَنْصَارَىٰ كَا قَصَه

تشويج: نجران ايك براشرتها كمد اسمات مزل وبال نصاري بهت آباد تھ۔

ر ۱۳۸۰) جھ سے عباس بن حسین نے بیان کیا، کہا ہم سے یکی بن آ دم بن نے بیان کیا، ان سے الواسحاق نے، ان سے صله بن زفر نے اور ان سے حذیفہ دائیڈ نے بیان کیا کہ نجران کے دوسردار عاقب اورسید، رسول اللہ منائیڈ سے مبابلہ کرنے کے لیے آئے تھے لیکن ایک نے اپنے دوسر ساتھ کی اللہ منائیڈ سے مبابلہ کیا تو ہم پنپ نہیں سکتے اور نہ ہوتے اور پھر بھی ہم نے ان سے مبابلہ کیا تو ہم پنپ نہیں سکتے اور نہ مارے بعد ہماری سلیس رہ سیس گی، پھران دونوں نے آ نحضور منائیڈ ہے سے ہمارے بعد ہماری سلیس ہم جزید دینے کے لیے تیار ہیں۔ آپ ہمارے ساتھ کوئی امین بھیج و یہ بحث ، جو بھی آ دمی ہمارے ساتھ بھیجیں وہ امین ہونا ضروری ہے۔ آ نحضرت منائیڈ ہے نے فرمایا: "میں تبہارے ساتھ ایک ایسا اسی جھیجوں گا جو امانت دار ہو بلکہ پورا پورا امانت دار ہوگا۔" صحابہ فنائیڈ ایسا آئیڈ ہے کے ایسا اسی جسیجوں گا جو امانت دار ہو بلکہ پورا پورا امانت دار ہوگا۔" صحابہ فنائیڈ ہے آپ نے فرمایا:" ابو عبیدہ بن جراح! انہو۔" جب وہ کھڑے ہوئی تو رسول اللہ منائیڈ ہے نے فرمایا:" یہاں امت انھو۔" جب وہ کھڑے ہوئی تو رسول اللہ منائیڈ ہے نے فرمایا:" یہاں امت انھو۔" جب وہ کھڑے ہوئی تو رسول اللہ منائیڈ ہے نے فرمایا:" یہاں امت

٤٣٨٠ - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَخْتَى بْنُ آدَمَ، عَنْ إِسْرَائِيْلَ، عَنْ خُدَيْفَةً، إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةً بْنِ زُفْرَ، عَنْ حُدَيْفَةً، قَالَ: جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ صَاحِبًا نَجْرَانَ قَالَ: جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ صَاحِبًا نَجْرَانَ قَالَ: فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: لَا تَفْعَلْ، فَوَاللَّهِ النَّنِ كَانَ نَبِيًّا فَلَاعَنَا، لَا نُفْلِحُ نَحْنُ فَوَاللَّهِ النِّنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَاعَنَا، لَا نُفْلِحُ نَحْنُ وَلَا عَقِبُنَا مِنْ بَعْدِنَا. قَالاَ: إِنَّا نُعْطِيْكَ مَا وَلَا عَقِبُنَا مِنْ بَعْدِنَا. قَالا: إِنَّا نُعْطِيْكَ مَا سَأَلْتَنَا، وَلاَتَبْعَنْ مَعَكُمْ رَجُلاً أَمِيْنًا، وَلاَتَبْعَنْ مَعَكُمْ رَجُلاً أَمِينًا حَقَّ أَمِيْنًا، وَلاَتَبْعَنْ مَعَكُمْ رَجُلاً أَمِينًا حَقَّ أَمِيْنٍ حَقَّ أَمِيْنٍ). فَاللَّ وَلاَتُبَعَنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهُ مَنْ الْمَعْرَادِ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مَنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهِ مَنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَنْ اللَهُ مَنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مَنْ الْمَا عَلَى اللَّهُ مَنْ اللَهُ مَنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مَنْ الْعَلَى اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ مَنْ اللَّهُ مَنْ الْمَا عَلَى اللَّهُ الْمَا عَلَى اللَّهُ الْمَا اللَّهُ مَا اللَّهُ اللَّهُ الْمِنْ الْمُؤْلِ اللَّهُ مَا عَلَى اللَّهُ الْمَالَةُ الْمَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ الْمَا اللَّهُ اللْعُلُولُ اللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَه

[راجع: ٣٧٤٥]

تشوج: عافظ ابن جمر مُعِينَة فرمات بين: "وفي قصة اهل نجران من القوائد ان اقرار الكافر بالنبوة فلا يدخله في الاسلام حتى يلتزم احكام الاسلام وفيها جواز مجادلة اهل الكتاب وقد تجب اذا تعينت مصلحة وفيها مشروعية مباهلة المخالف اذا اصر بعد ظهور الحجة وقد دعا ابن عباس الى ذلك ثم الاوزاعى ووقع ذلك لجماعة من العلماء او مما عرف بالتجربة ان من بأهل وكان مبطلاً لا تمضى عليه سنة من يوم المباهلة ووقع لى ذلك مع شخص كان يتعصب لبعض الملاحدة فلم يقم بعدها غير شهرين وفيها بعث الامام الهدنة على ما يراه الامام من اصناف المال وفيها بعث الامام الرجل العالم الامين الى اهل الذمة في مصلحة الاسلام وفيها منقبة ظاهرة لابي عبيدة بن الجراح وقد ذكر ابن اسحاق ان النبي عليه الى اهل الذمة في مصلحة الاسلام وجزيتهم وهذه القصة غير قصة ابى عبيدة لان ابا عبيدة توجه معهم النبي عليه الى اهل نجران ليأتيه بصدقاتهم وجزيتهم وهذه القصة غير قصة ابى عبيدة لان ابا عبيدة توجه معهم فقبض مال الصلح ورجع وعلى ارسله النبي عليه ذلك يقبض منهم ما استحق عليهم من الجزية ويأخذ ممن اسلم منهم ما وجب عليه من الصدقة والله اعلم-" (فتع البارى)

حافظائن جر بھاتھ فرماتے ہیں کہ الل نجران کے قصے میں بہت نے وائد ہیں۔جن میں یہ کہ افراکر نبوت کا افراد کرے واس کو اسلام میں وافل نہیں کرے گا جب تک جملہ حکام اسلام کا الترام نہ کرے اور یہ اہل کتاب سے نہ ہی امور میں مناظرہ کرتا جا تو ہے بلہ بعض وفعہ واجب، جب اس میں کوئی مسلحت منظر ہو اور یہ کہ خالف سے مہالمہ کرتا جی مشروع ہے جب وہ ولائل کے ظہور کے بعد بھی مہالمہ کا قصد کرے۔حضرت اہن عہال فرائل کا فلا اور یہ کہ خالف سے مہالمہ کی دعوت دی تھی اور امام اورا کی محالت کے کہی ایک جماعت علی کے ساتھ مبالمہ کا موقع پیش آیا تھا اور یہ کر بھی ایک جمالہ کیا اور وہ دو ماہ کے اندر تی ہلاک ہوگیا اور یہ کہا اس کے اندر اندر عذاب اللی میں کرفتار ہوجا تا ہے اور میرے (علامہ این جرکے) ساتھ میں ایک معلمت جزید گائے اور وہ دو ماہ کے اندر تی ہلاک ہوگیا اور یہ کہا سے امام کے لیے مصلح اصلاح اور امام اور امام وہ وہ وہ وہ کہا ہوگی تھی ہیں جسب مصلحت جزید لگائے اور یہ کہامام ومیوں کے پاس جس آ دی کو بطور تحصیلدار مقرر کرے وہ عالم اور امانت وار ہواور اس میں حضرت ابوعبیدہ بین جراب کا فلائٹ کی منقبت بھی ہے اور این اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ شائٹ کی میں والوں کے ہاں خوال کی وال وال جراب کو قاور اموال جزید کے لیے جھے تھا۔ بعد میں علی دائٹ کو میں ایک میں اللہ دوسول کرنے اور جو مسلمان ہو گئے تھے ،ان سے اموال زکو وہ حاصل کرنے کے بھے تھا۔ بعد میں علی دائٹ کو ان سے مقردہ جزید مالان دوسول کرنے اور جو مسلمان ہو گئے تھے ،ان سے اموال زکو وہ حاصل کرنے کے بھے تھا۔

یمی نجرانی تے جن کے لیے نی کریم مگانی کی مگر نہوی کا آ دھا حصدان کی اپنے ند بب کے مطابق عبادت کے لیے خالی فرمادیا تھا۔رسول کریم مثالی نے کہ ب کے مطابق عبادت کے لیے خالی فرمادیا تھا۔رسول کریم مثالی نے کہ اللہ ندا جب کے ساتھ بیردواداری ہمیشہ سنہری حرفوں سے کھی جاتی رہی گی۔ (مثالی نے کا اللہ ندا جب کے ساتھ بیردواداری مفقود ہے ایک دہائی کود کھراکی کرائیک بریلوی کی آئیس سرخ ہوجاتی ہیں۔فلیبات علی الاسلام من کان باکیا۔

(۳۳۸۱) ہم سے محد بن بثار نے بیان کیا ، کہا ہم سے محد بن جعفر نے بیان کیا ، کہا ہم سے محد بن جعفر نے بیان کیا ، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا ، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہ اہل نجران نے صلہ بن ذفر سے اور ان سے ابو حذیفہ ڈاٹھؤ نے بیان کیا کہ ہمارے ساتھ نبی کریم مثالیو کیا کہ ہمارے ساتھ کوئی امانت دار آ دمی جیجے ت تخضرت مثالیو کی امانت دار ہوگا۔ "معابہ ڈیا ٹھڑ کے ساتھ ایسا آ دمی جیجوں گا جو ہر حیثیت سے امانت دار ہوگا۔ "معابہ ڈیا ٹھڑ کے منظر تھے۔ آخر حضور مثالیو کیا کہ جو ہر حیثیت سے امانت دار ہوگا۔ "معابہ ڈیا ٹھڑ کے منظر تھے۔ آخر حضور مثالیو کیا گھڑ نے ابوعبیدہ بن جراح ڈاٹھؤ کو جیجا،

27۸۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بَنُ بَشَارٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بَنُ بَشَارٍ ، قَالَ: مُحَمَّدُ بَنُ جَعْفَرٍ ، قَالَ: مُحَمَّدُ بَنُ بَشَارٍ ، قَالَ: مُحَمَّدُ بَنُ جَعْفَرٍ ، قَالَ: صَدِّقَةَ بَنْ زُفَرَ ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ ، عَنْ حَدَيْقَةَ ، قَالَ: جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى النَّبِيِّ عَلَيْكُمْ فَقَالَ: ((لَأَبْعَثَنَّ فَقَالَ: ((لَأَبْعَثَنَّ فَقَالَ: ((لَأَبْعَثَنَّ أَمِينًا) فَقَالَ: ((لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا) فَقَالَ: ((لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا وَقَالًا فَيَنِ) . فَاسْتَشْرَفَ لَهُ النَّاسُ ، فَبَعَثَ أَبًا عُبَيْدَةً بْنِ الْجَرَّاحِ .

تشومی: حضرت ابوعبیده عامر بن عبدالله بن جراح والفیئة فهری قریبی بین عشره میس سے بین اوراس امت کے امین کہلاتے ہیں۔حضرت عثان بن مظعون والفیئة فهری قریبی عرب مرتب جرت کی مقام خروات میں حاضر ہے۔ جنگ احد میں انہوں نے خود کی ان دوکر یوں کو بو نبی کریم مقابق کے چرہ مبارک میں تھیں کھیٹی تھیں کھیٹی تھیا جن کی دجہ سے آپ کے آگے کے دو دانت شہید ہوگئے تھے۔ یہ لیے قد والے خوبصورت چرے دالے بہ بلکی ڈاڑھی والے تھے۔ طاعون عمواس میں ۱۸ دیس بمقام اردن انتقال ہوااور بیسان میں دفن ہوئے عمرا تھادن سال کی تھی ان کانسب نامدرسول کریم منافیق سے فہرین مالک پریل جاتا ہے۔ (رضی الله عنه وارضاه) آرمین

٤٣٨٢ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُغبَةُ ، (٣٣٨٢) بم سابوالوليد في بيان كيا، كها بم سفعب في بيان كيا، ان عَنْ خَالِدِ، عَنْ أَبِي قِلابَةَ ، عَنْ أَنس ، عَن فَالد في الله عَنْ الله في ا

تشوی : نی کریم منافیظ نے ان کواسلام کی دعوت دی، سایا پھرانہوں نے بانا آخرآپ نے فرمایا کہ آؤ ہم تم مبللہ کرلیں بعنی دونو ل فریق ل کراللہ سے دعا کریں کہ یااللہ! جوہم میں سے ناحق پر ہواس پر اپناعذاب نازل کر۔ وہ مبللہ کے لیے بھی تیارٹیس ہوئے بلکہ اس شرط پر سلح کرلی کہ وہ ہزار جوڑے کپڑے رجب میں اور ہزار جوڑے مفر میں دیا کریں گے اور ہر جوڑے کے ساتھ ایک اوقیہ جاندی بھی ویں محے قرآن کی آیت ان ہی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

بَابُ قِصَّةِ عُمَانَ وَالْبُحْرَيْنِ باب

٣٨٣٤ حَدَّنَنَا قُتَنَبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّنَنَا السُفْيَانُ، سَمِعَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ، جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ، يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْتُكَ ((لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا)) ثَلَاثًا. فَلَمْ يَقْدَمْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا)) ثَلَاثًا. فَلَمْ يَقْدَمْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهُ فَلَمَّا الْبَحْرَيْنِ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهُ فَلَمَّا فَلَمَّا فَلَمَّا فَلَمَّا فَلَمَّا فَلَمَّا فَلَمَ عَلَى أَبِي بَكْرِ أَمْرَ مُنَادِيًا فَنَادَى مَنْ قَدِمَ عَلَى أَبِي بَكْرِ أَمْرَ مُنَادِيًا فَنَادَى مَنْ قَدِمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ أَمْرَ مُنَادِيًا فَنَادَى مَنْ فَلَمَّا فِي بَكْرٍ أَمْرَ مُنَادِيًا فَنَادَى مَنْ فَلَمَّا فِي بَكْرٍ أَمْرَ مُنَادِيًا فَنَادَى مَنْ فَلَمَ أَبِي بَكْرٍ أَمْرَ مُنَادِيًا فَنَادَى مَنْ فَلَمْ أَبْنِي مُكْلِمًا فَي مَنْ أَوْ عِدَةً فَلَا أَنْ النَّبِي مُكْلِمً فَا أَنْ النَبِي مُكْلِمً فَالَ خَابِرُ: فَلَقِيْتُ أَبِنَ بَكُو اللَّهِ مَلَى اللَّهُ مَالُكُونَ اللَّهُ عَلَيْ أَنِي الْمُنْ الْمُنْ الْمَا يُعْطِيفُ اللَّهِ مُنْ أَنَّ النَّهِ عَلَى اللَّهُ مِنْ أَنْ اللَّهُ مُ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ مُنْ أَنْ النَّهُ عَلَيْكُ هُكُذًا وَهَكُذَا)) ثَلَاثًا . فَلَمْ يُعْطِنِيْ، ثُمُ أَنْتُهُ وَلَكُونَ الْمُعْلِيْنَ أَلِكُ فَلَالًا فَيَعْلِيْنَ أَلِكُ فَلَالًا فَالْمَا لِي عَلِي الْمَالُى خَلِكَ فَلَالَا اللَّهُ مُنْ أَلَيْلُولُ الْمُؤْلِقُ فَاللَا عَلَى اللَّهُ الْلَهُ عَلَى الْمَالُولُ اللَّهُ الْمُعْلِيْلُ اللَّهُ الْمُؤْلِكُ الْمُنْ اللَّهُ الْمَالُكُونُ الْمُنْ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ الْمُؤْلِكُ اللَّهُ الْمُ الْمُؤْلِكُ الْمُؤْلِكُ الْمَلْمُ الْمُؤْلِكُ الْمُؤْلِكُ الْمُؤْلِكُ الْمُؤْلِكُ الْمُؤْلِكُ الْمُؤْلِكُ اللَّهُ الْمُؤْلِكُ اللَّهُ الْمُؤْلِكُ اللَّهُ الْمُؤْلِكُ اللَّهُ الْمُؤْلِكُ الْمُؤْلِكُ اللَّهُ الْمُؤْلِكُ اللَّهُ الْمُؤْلِكُ اللَّهُ الْمُؤْلِكُ اللَّهُ الْمُؤْلِكُ الْمُؤْلِكُ اللَّهُ الْمُؤْلِكُ الْمُؤْلِكُ الْمُؤْلِكُ اللَّهُ الْمُؤْلِكُ اللَّهُ الْمُؤْلِكُ اللَّهُ الْمُؤْلِكُ اللَّهُ الْمُؤْلِلُولُ الْمُؤْلِلُولُ اللَّهُ الْمُ

باب: عمان اور بحرين كاقصه

نے بیان کیا کہ انہوں نے محمہ بن منکدر سے سنا، انہوں نے جار بن عبینہ عبداللہ فی کہا کہ انہوں نے محمہ بن منکدر سے سنا، انہوں نے جمہ سے عبداللہ فی کہا ہے ۔ انہوں نے محمہ سا، وہ بیان کرتے سے کہ رسول اللہ منافی کے محمہ فرمایا تھا: '' جب میرے پاس بحرین سے روپیدا نے گاتو میں تہہیں اتنا اتنا تین لپ بحر کرروپیدوں گا۔' کیکن بحرین سے جس وقت روپیدا یا تو حضور اکرم منافی کے کی وفات ہو بھی تھی۔ اس لیے وہ روپیدا بو بکر صدیق والی کو نے اس لیے وہ روپیدا بو بکر صدیق والی کو نے اس کے وہ روپیدا بو بکر صدیق والی کو نے اس کے وہ روپیدا بو بکر صدیق والی کو نے اس کے باس آیا اور انہوں نے اعلان کروادیا کہ اگر کسی کا حضورا کرم منافی کے باس آیا اور انہیں بتایا کہ نی جابر والی نے بیان کیا کہ میں ان کے پاس آیا اور انہیں بتایا کہ نی اگر می میں ان اے باس و بیدا یا تو میرے پاس روپیدا یا تو میں تہرین اتنا اتنا تین لپ بحر کردوں گا۔' پھر ابو بکر والی کو کی اور ان سے اس میں تہرین اتنا وی بیدا تا روپیدا کہ کی میں نے ان سے ملا قات کی اور ان سے اس و یا بیار نے بیان کیا کہ پھر میں نے ان سے ملا قات کی اور ان سے اس و یہ کہا کی نے میمان کے بہاں دیا۔ بیار نے بیان کیا کہ پھر میں نے ان سے ملا قات کی اور ان سے اس میت کہا کین انہوں نے اس مرتبہ بھے نہیں دیا۔ میں پھر آن کے بہاں کے بہاں

الثَّانِيَةَ فَلَمْ يُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّالِثَةَ فَلَمْ کیا اس مرتبہ بھی انہوں نے نہیں دیا۔ میں تیسری مرتبہ کیا، اس مرتبہ بھی يُعْطِنِيْ، فَقُلْتُ لَهُ: قَدْ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِيْ، انہوں نے دیا۔اس لیے میں نے ان سے کہا کہ میں آپ کے یہاں ایک ثُمَّ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِينِي ۚ ثُمَّ أَتَيْتُكَ فَلَمْ مرتبهآیا،آپ نبیس دیا، پھرآیااورآپ نبیس دیا۔ پھرتیسری مرتبهآیا تُعْطِنِي، ۚ فَإِمَّا أَنْ تُعْطِينِي، وَإِمَّا أَنْ تَبْخَلَ مول اورآ پاس مرتب بھی نہیں دے رہے۔ اگر آپ کو مجھد ینا ہے تو دے عَنِّيْ. فَقَالَ: أَقُلْتَ: تَبْخَلُ عَنِّيْ؟ وَأَيِّ دَاءٍ دیجیے ورنہصاف کہدد بیجئے کہ میرا دل دینے کوئبیں جاہتا، میں بخیل ہوں۔ أَدْوَأُ مِنَ الْبُحْلِ؟ قَالَهَا ثَلَاثًا مَا مَنَعْتُكَ مِنْ اس پر ابو بکر را الله نئے نے فرمایا جم نے کہاہے کہ میرے معاملہ میں بخل کرلو، بھلا مَرَّةِ إِلَّا وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أَعْطِيَكَ. وَعَنْ عَمْرِو بن سے بڑھ کراور کیا عیب ہوسکتا ہے۔ تین مرتبدانہوں نے یہ جملہ دہرایا اور کہامیں نے تنہیں جب بھی ٹالا تو میر اارادہ یہی تھا کہ بہر حال تنہیں دینا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِي، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللَّهِ، يَقُولُ: جِئْتُهُ، فَقَالَ لِيْ أَبُوْ بَكْرٍ: ہے۔ادراس سندے عروبن دینار سے روایت ہے،ان سے محربن علی باقر نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ واللہ اسے سا، عُدَّهَا. فَعَدَدْتُهَا فَوَجَدْتُهَا خَمْسَمِاتُةِ، قَالَ: خُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْن. [راجع: ٢٢٩٦] انہوں نے بیان کیا کہ میں حاضر ہوا تو ابو بر بالٹنڈ نے مجھے ایک لیے بحر کر رو پیددیا اور کہا کہاسے کن لوسیس نے گنا تو یا نچ سوتھا فرمایا کہ دومر تبداتنا

تشوج : حضرت ابو برصدیق دلائن کے فرمان کا بیمطلب تھا کہ میں اپنے جھے یعنی ٹمس ایس سے دینا چاہتا ہوں نیمس خاص خلیفہ اسلام کو ماتا ہے اوروہ مختار ہیں جھے تھا ہیں ویں۔

بَابُ قُدُومِ الْأَشْعَرِيِّيْنَ وَأَهْلِ الْيَمَنِ

وَقَالَ أَبُوْ مُوْسَى عَنِ النَّبِيِّ مُثَلِّكُمُ : ((هُمْ مِنْيُ وَأَنَا مِنْهُمُ)).

٤٣٨٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَإِسْحَاقُ ابْنُ نَصْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي وَائِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ بْن يَزِيْدَ، عَنْ أَبِي مُوْسَى قَالَ: قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِيْ، مِنَ الْيَمَن، مُوْسَى قَالَ: قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِيْ، مِنَ الْيَمَن، فَمُوْدٍ وَأُمَّهُ إِلَّا فَمَكَثْنَا حِيْنًا مَا نُرَى ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَأُمَّهُ إِلَّا

باب:قبیلهاشعراورابل یمن کی آمد کابیان

(یدلوگ بصورت وفد کے میں خیبر کے فتح ہونے پر حاضر خدمت ہوئے ستھ) اور ابوموک اشعری و کا تین کریم منا النظام سے بیان کیا: ' اشعری لوگ جھسے ہیں میں ان میں سے ہول۔''

(۲۳۸۴) مجھ سے عبداللہ بن محمد ادراسحاق بن نفر نے بیان کیا، کہا ہم سے کی بن آ دم نے بیان کیا، کہا ہم سے کی بن زکریا بن الی زائدہ نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے اوران سے ابواسحاق عمر و بن عبداللہ نے ، ان سے اسود بن برید نے اوراسے ابوموکی اشعری والتی نے کہ میں اور میر سے ہمائی ابور ہم یا ابو بردہ یمن سے آئے تو ہم (ابتدامیں) بہت ونوں تک بیا ہمائی ابور ہم یا ابو بردہ یمن سے آئے تو ہم (ابتدامیں) بہت ونوں تک بیا سے تھے رہے کہ ابن مسعود والتی اور ان کی والدہ ام عبداللہ والتی اوروں

آ تخضرت مَا النَّا كَمَال بيت ميں سے بيں كيونكه بيآ تخضرت مَالنَّا كُمُ كَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ اللَّهُ اللّ كمر ميں رات دن بہت آيا جايا كرتے تھے اور ہر وقت حضور مَالنَّيْمُ كَـ سَاتھور ہاكرتے تھے۔ ساتھور ہاكرتے تھے۔

مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ، مِنْ كَثْرَةِ دُخُوْلِهِمٌ وَلُزُوْمِهِمْ لَهُ. [راجع: ٣٧٦٣]

قشوجے: حضرت ابوموی اشعری رفائق دوسرے یمن والوں کے ساتھ پہلے جش گئے تھے۔ وہاں سے جعفر بن ابی طالب رفائق کے ساتھ موکر خدمت نبوی میں تشریف لائے۔

(۵ ۲۲۸۵) ہم سے ابوقیم نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالسلام بن حرب نے بیان کیا،اے ابوب ختیانی نے،ان سے ابوقلاب نے اوران سے زمرم نے کہ جب ابوموی طالعین (کوفہ کے امیر بن کرعثان طالعین کے عبد خلافت میں) آئے اواس قبلہ جرم کا انہوں نے بہت اعزاز کیا۔ زہرم کہتے ہیں کہ ہم آپ کی خدمت میں بیٹے ہوئے تصاوروہ مرغ کا ناشتہ کررہے تھے۔ حاضرین میں سے ایک اور صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ ابوموی والنیز نے انہیں بھی کھانے پر بلایا تواس صاحب نے کہاجب سے میں نے مرغیوں کو كير الندى) چزيں كھاتے ديكھا ہے،اى وقت سے مجھاس كے كوشت ے كمن آنے كى ہے۔ ابوموى دالني نے كہا آؤ بھى ميں نے رسول الله مَنْ الله عَلَيْهِم كواس كا كوشت كهات ويكها براس صاحب في كهاليكن اس کا گوشت نہ کھانے کی قتم کھار کھی ہے۔انہوں نے کہاتم آتو جاؤمیں شہیں تہاری قتم کے بارے میں علاج بتاؤں گا۔ ہم قبیلہ اشعر کے چند لوگ ہی کریم مظافیظ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے (غرور) تبوك كے ليے) جانور ماتك حضور منافيا كے فرمايا كسوارى نبيس ہے۔ ہم نے پھرآ ب سے مانگاتو آپ نے اس مرتبہ تم کھائی کہ آپ ہم کوسواری نہیں دیں مے کیکن ابھی کچھ زیارہ در نہیں ہوئی تھی کے نیمت میں پچھاونٹ آئے اور آنخضرت مَثَافِیْ لِم نے ان میں سے یا کچ اونٹ ہم کودلائے۔جب ہم نے انبیں لے لیا تو پھر ہم نے کہا کہ بیتو ہم نے نبی سَالَ اللَّهِ اَلَهُ كُور هوكا دیا۔ آپ وغفلت میں رکھافتم یا ونہیں دلائی۔ایس حالت میں ہماری بھلائی بھی نہیں ہوگی۔ آخر میں آپ کے پاس آیا اور میں نے کہا: یارسول اللہ! آپ نے توقتم کھالی تھی کہ آ ب ہم کوسواری نہیں دیں گے پھر آ پ نے سواری دے دی۔ آ مخضرت مَالْ يُؤُمّ نے فرمايا " معيك بيكن جب بھى ميس كوكى

٤٣٨٥_ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَام، عَنْ أَيُوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةً، عَنْ زَهْدَمُ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ أَبُوْ مُوْسِّى أَكْرَمَ هَذَا الْحَيَّ مِنْ جَرْمٍ، وَإِنَّا لَجُلُوسٌ عِنْدَهُ وَهُوَ يَتَغَدُّى دَجَاجًا، وَفِي الْقَوْمِ رَجُلُّ جَالِسٌ، فَدَعَاهُ إِلَى الْغَدَاءِ، فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ ، قَالَ: هَلُمَّ، فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ مَكْكُمُ يَأْكُلُهُ. قَالَ: إِنِّي حَلَفْتُ لَا آكُلُهُ. قَالَ: هَلُمُ أُخْبِرُكَ عَنْ يَمِيْنِكَ إِنَّا أَتَيْنَا النَّبِيُّ مَا لَكُمُ أَنَفَرٌ مِنَ الأَشْعَرِيِّينَ، فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَأَبَى أَنْ يَحْمِلُنَا فَاسْتَحْمَلِنَاهُ، فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلْنَا، ثُمَّ لَمْ يَلْبَثِ النَّبِيُّ عَلَيْكُمْ أَنْ أُتِيَ بِنَهْبِ إِبِلٍ، فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذُوْدٍ، فَلَمَّا قَبَضْنَاهَا قُلْنَا: تَغَفَّلْنَا النَّبِيَّ كُلُّكُم يَمِيْنَهُ، لَا نُفْلِحُ بَعْدَهَا أَبَدًا فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلْنَا وَقَدْ حَمَلْتَنَا. قَالَ: ((أَجَلُ، وَلَكِنْ لَا أَخْلِفُ عَلَى يَمِيْن فَأَرَى غَيْرُهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِيُ هُوًّ خَيْرُ مِنْهَا)). [راجع: ٣١٣٣]

٤٣٨٦_حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

أَبُوْ عَاصِيمٍ ، قَالَ: حَدِّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا

أَبُوْ صَخْرَةً، جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

صَفْوَانِ بْنُ مُحْرِزِ الْمَازِنِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ

ابْنُ حُصَيْنٍ، قَالَ: جَاءَتْ بَنُوْ تَمِيْمٍ إِلَى

رَسُولِ اللَّهِ مَا لِنَّهُمْ فَقَالَ: ((أَبْشِرُوا يَا بَنِي

تَمِيمٍ)). قَالُوا: أَمَّا إِذْ بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَتَغَيَّرَ

وَجْهُ رَسُول اللَّهِ طَلَّكُمْ ﴾، فَجَاءَ نَاسٌ مِنْ أَهْل

الْيَمَنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْظَامُ: ((اقْبَلُوا الْبُشُرَى إِذْ

قتم کھا تا ہوں اور پھراس کے سوادوسری صورت مجھے اس سے بہتر نظر آتی ہے۔ تو میں وہی کرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے۔'(اور شم کا کفارہ دیے دیتا ہوں)۔

لَمُ يَقَبَلُهَا عِبَّوُ تَمِيْمٍ)) . ۚ قَالُوْلِ: قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! [راجع: ٣١٩٠]

تشوج: بیصدیث او پرگزرچی ہے۔ حافظ ابن جر رکھنایہ کہتے ہیں کہ اس میں بیات کال بیدا ہوتا ہے کہ بوقمیم کے لوگ تو ا جمیل آئے تھے اور اشعری اس سے پہلے کے میں ، اس کا جواب یوں دیا ہے کہ پھاشعری لوگ بوقمیم کے بعد میں آئے ہوں گے۔

ر ٢٣٨٧) ہم عربراللہ بن محمد بعظی نے بیان کیا، کہا ہم سے وہب بن جریہ نے بیان کیا، کہا ہم سے وہب بن جریہ نے بیان کیا، ان سے اساعیل بن ابی فالد نے ، ان سے قیس بن ابی حازم نے اور ان سے ابومسعود ڈالٹوئٹ نے کہ نی کریم مُلِّ الْفِیْمُ نے فر مایا : ' ایمان تو ادھر ہے آپ نے اپنے ہاتھ سے یمن کی طرف اشارہ کیا اور برحی اور سخت دلی اوٹ کی دم کے بیچھے چلنے والوں میں ہے، جدھر شیطان کے دونوں سینگ نکلتے ہیں (یعنی مشرق) فنبیلہ رہیداور مفر کے لوگوں میں ''

٤٣٨٧ - حَدَّثَنِيْ عَبْدُ إِللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْجُعْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إَبِي خَالِدٍ، عَنْ شُعْبَةُ، عَنْ إَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ بْنِ أَبِي حَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ بْنِ أَبِي مَسْعُودٍ: أَنَّ النَّبِيَّ عَلْقُهُ الْقُلُوبِ فِي النَّبِيَّ عَلْقُ الْقُلُوبِ فِي النَّجَفَاءُ وَعِلْظُ الْقُلُوبِ فِي الْفَكَّادِينَ، عِنْدَ أَصُولٍ أَذْنَابِ الْإِيلِ مِنْ عَيْثُ أَصُولٍ أَذْنَابِ الْإِيلِ مِنْ حَيْثُ يَطُلُعُ الْقُلُوبِ فِي الْفَكَّادِينَ، عِنْدَ أَصُولٍ أَذْنَابِ الْإِيلِ مِنْ حَيْثُ يَطُلُعُ قُرْنَا الشَّيْطَانِ رَبِيعَةً وَمُصَلِّ).

[راجع: ٣٣٠٢]

تشویج: طلوح مش کے وقت سورج کی کرٹیں واکیں ہا کیں پھیل جاتی ہیں ہشرکین اس وقت سورج کی بوجا کرتے ہیں جوشیطانی نعل ہے، صدیث میں اشار واس طرف ہے۔

٤٣٨٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا (٣٣٨٨) بم على من بثار في بيان كيا ، كها بم على من الى عدى في

بیان کیا،ان سے شعبہ نے،ان سے سلیمان نے،ان سے ذکوان نے اور ان سے ابو ہررہ والنيئ نے كه نبى كريم مَاليَّكِم نے فرمايا: "تمبارے يبال الليمن آ مي مير،ان كول كي يردك باريك، دل زم موت مير، ایمان یمن والول کا ہے اور حکمت بھی یمن کی اچھی ہے اور فخر و تکبر اونث والون میں ہوتا ہے اور اطمینان اور سہولت بکری والول میں۔"

اور غندر نے بیان کیا اس حدیث کوشعبہ سے ان سے سلیمان نے ، انہول نے ذکوان سے سنا، انہوں نے ابو مریرہ دلالٹی سے اور انہوں نے نبی كريم مَالِينِمُ ہے۔

تشوي: غندركى روايت كوامام حمد وملك يا إن السندك بيان كرف سي فرض بيب كرامش كاساع ذكوان سي بصراحت معلوم بوجائ -(٢٣٨٩) مم سے اساعيل بن ابي اوليس نے بيان كيا، كما كه مجھ سے ميرے بھائى عبدالحميد نے بيان كيا،ان سے سليمان نے،ان سے توربن زیدنے وان سے ابوالغیث (سالم) نے اوران سے ابو ہریرہ رہائشہ نے کہ رسول الله مَاليَّيْمُ في فرمايا "ايمان يمن كاسماورفتند (دين كي خرابي) ادهر سے ہے اور ادھر ہی سے شیطان کاسینگ نمودار ہوگا۔"

(۳۳۹۰) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کوشعیب نے خبردی، کہا ہم ے ابوالزناد نے بیان کیا، ان سے اعرج نے اوران سے ابو ہر مرہ داللہ نے بیان کیا کہ بی کریم مَثَالِیْم نے فرمایا: ' حمہارے یہاں اہل یمن آئے ہیں جونرم دل رقیق القلب ہیں، دین کی سمجھ یمن والوں میں ہے اور حکمت بھی میں گی ہے۔'

تشويع: اس مديث سے يمن والوں كى بوى فضيلت لكتى ہے علم مديث كا جيبا يمن ميں رواج ہے ديبادوسرے ملكول مين نبيل ہے اور يمن ميں تقلير فعى كاتعصب نبيس ب،ول كاپرده نرم اور باريك مونے كامطلب بي ب كدووت بات كوجلد قبول كركيت ميں جوايمان كى علامت ب-

(۱۳۹۹) ہم سے عبدان نے بیان کیا، ان سے ابو حز وقحد بن میمون نے، ان سے اعمش نے ،ان سے ابراہیم تحقی نے اوران سے علقمدنے بیان کیا کہ ہم عبداللد بن مسعود والليء كے باس بيٹے ہوئے تھے۔اتے ميل خباب بن ارت وخلفته مشہور صحابی تشریف لائے اور کہا: ابو عبدالرحنٰ! کیا یہ نوجوان لوگ (جوتمہارے شاگردہیں) ای طرح قرآن پڑھ سکتے ہیں

عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ مُلْكُمَّا غَالَ: ((أَتَاكُمْ أَهْلُ الْبَمَنِ، هُمْ أَرَقُ أَفْئِدَةً وَٱلْيُنُ قُلُوْبًا، الْإِيْمَانُ يَمَانِ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ، وَالْفُخُورُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَصْحَابِ الْإِبلِ، وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْعَنَّمِ)).

أَبْنُ أَبِي عَدِي، عَنْ شُعْبَةً، عَنْ سُلَيْمَانَ،

وَقَالَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةً، عَنْ سُلَيْمَانَ، سَمِعْتُ ذَكُوَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً، عَنِ النَّبِي مُعَلِّكُم اللَّهُ [راجع: ٣٣٠١] [مسلم: ١٩٢]

٤٣٨٩ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَخِيْ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أْبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ مُلِّئًا ۖ قَالَ: ((الْإِيْمَانُ يَمَانِ، وَالْفِتْنَةُ هَاهُنَا، هَاهُنَا يَطْلُعُ قُرْنُ الشَّيْطَانِ) . [راجع: ٣٣٠١]

٤٣٩٠. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ،قَالَ: أُخْبَرُنَا شُعَيْب، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ، عَنِ الأَعْرَج، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ مُلْكُلِّمٌ، قَالَ: ((أَتَأْكُمُ أَهْلُ الْيَمَنِ، أَصْعَفُ قُلُوبًا وَأَرَقُ أَفْيِدَةً، الْفِقْهُ يَمَانِ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ)). [راجع: ٣٣٠١]

٤٣٩١ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةً، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ، فَجَاءَ خَبَّابٌ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَيستطِيعُ هَوُّلَاءِ الشَّبَابُ أَنْ يَقْرَوُوا كَمَا تَقْرَأُهُ قَالَ:

جیسے آپ پڑھتے ہیں؟ ابن مسعود را النہ نے کہا کہ اگر آپ چا ہیں تو ہیں کی سے تلاوت کے لیے کہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ ضرور۔ اس پر ابن مسعود را النہ نے کہا، علقہ! تم پڑھو، زید بن حدیر، زیاد بن حدیر کے بھائی، بولے آپ علقہ سے تلاوت قر آن کے لیے فرماتے ہیں حالا نکہ وہ ہم سب سے المحقے قاری نہیں ہیں۔ ابن مسعود را النہ ما النہ تا النہ ما النہ علی ہے۔ حدیث سادوں جورسول اللہ ما النہ ما النہ النہ النہ النہ تا ہے۔ خیرعلقہ کہتے ہیں کہ میں نے سورہ مریم کی پچاب آپ یتی پڑھ کرسا کیں۔ خیرعلقہ کہتے ہیں کہ میں نے سورہ مریم کی پچاب آپ یتی پڑھ کرسا کیں۔ خباب را النہ بن مسعود را النہ نہ خوب پڑھا۔ عبداللہ را النہ نہ کہا کہ جو آپ ہی عبد خباب را النہ نہ کہا کہ جو آپ ہی میں جس طرح پڑھتا ہوں علقہ بھی اس طرح پڑھتا ہے، پھر انہوں نے میاب را النہ نہ کہا کہ یہ اکو کھا، ان کے ہا تھ میں سونے کی انگوشی تھی، تو کہا کہا آب کے بعد خباب را النہ کی اس میں ہیں آیا کہ یہ انکوشی میرے ہاتھ میں نہیں دی جائے ۔ خباب نے کہا آج کے بعد وقت نہیں آیا کہ یہ انکوشی میرے ہاتھ میں نہیں دی جائے ۔ خباب نے کہا آج کے بعد اتاردی۔ اس حدیث کوغندر نے شعبہ سے دوایت کیا ہے۔

أَمَا إِنَّكَ لَوْ شِنْتَ أَمَرْتُ بَعْضَهُمْ يَقْرَأُ عَلَيْكَ قَالَ: أَجَلْ. قَالَ: اقْرَأُ يَا عَلَقَمَةُ اقَقَالَ زَيْدُ بْنُ جُدَيْرٍ أَخُوْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ: أَتَأْمُرُ عَلَقَمَةً أَنْ يَقْرَأُ وَلَيْسَ بِأَقْرَإِنَا قَالَ: أَمَا إِنَّكَ إِنْ شِنْتَ أَخْبَرْتُكَ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْكَ فِي قَوْمِكَ وقوْمِهِ فَقَالَ عَبْدُاللَّهِ: كَيْفَ تَرَى؟ شُوْرَةٍ مَرْيَمَ ، فَقَالَ عَبْدُاللَّهِ: كَيْفَ تَرَى؟ قَالَ: قَدْ أَحْسَنَ. قَالَ عَبْدُاللَّهِ: كَيْفَ تَرَى؟ إلَّا وَهُو يَقْرَوُهُ ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى خَبَابِ وعَلَيْهِ خَاتَمْ مِنْ ذَهَبِ فَقَالَ: أَلَمْ يَأْنِ لِهَذَا الْخَاتَمِ أَنْ يُلْقَى؟ قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَنْ تَرَاهُ عَلَيْ بَعْدَ الْيَوْمِ ، فَأَلْقَاهُ. رَوَاهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةً.

تشوج: زیدبن حدر بنواسد میں سے تھے، نی کریم مُلَاقِیْلِ نے جہید کو بنواسداور عطفان سے بتلا یا اور علقہ نخع قبیلے کے تھے۔امام احمد میر اللہ اور بزار نے ابن مسعود ڈالٹھڑ سے نکالا کہ نی کریم مُلَاقِیْلِ نخع قبیلے کے لیے دیافر مایا کرتے تھے،اس کی تحریف کرتے یہاں تک کہیں نے تمنا کی کہ کاش! میں بھی اس قبیلہ سے ہوتا یے غندر کی روایت کو ابوقیم نے مستخرج میں ومس کیا ہے۔ شاید خباب سونا پہننے کو کروہ تنزیمی بچھتے ہوں ۔حضرت عبداللہ بن مسعود واللہ نے کی تنبیہ پر کہ سونا پہننا حرام ہے،انہوں نے اس انگوشی کو نکال بھینکا۔

باب: قبیله دوس اور طفیل بن عمر و دوسی را الله کا بیان

بَابُ قِصَّةِ دَوْسٍ وَالطُّفَيْلِ بُنِ عَمْرِو الدَّوْسِيِّ

تشوجی: وس یمن میں ایک قوم ہے۔ طفیل بن محروای قوم سے تھے۔ ان کوذوالنور بھی کہتے تھے۔ وہ آ کرمسلمان ہو گئے تو نی کریم منگائی آغ نے ان کو قوم کی قوم کی طرف بہلٹے بنا کر بھیجا۔ ان کا باپ مسلمان ہوگیا لیکن ماں مسلمان نہیں ہوئی اور قوم والوں نے بھی ان کا کہنا نہ مانا، صرف حضرت ابو ہر یہ دلات نے اسلام قبول کیا۔ نی کریم منگائی آغ نے طفیل دلات کے لیے دعا کی ، وہ مسلمان ہوگئے۔ کہتے ہیں طفیل بن ابو ہر یہ دلات کے لیے دعا کی ، وہ مسلمان ہوگئے۔ کہتے ہیں طفیل بن محرود کا اللہ اطفیل ونور دے ، ان کی دونوں آ تھوں کے بھی سے نور لگتا جورات کوروثن موجاتا۔ ابن کا جورات کوروثن ہوجاتا۔ ابن کا جا منظم من مورود کی اس کی مرتبی سو برس کی تھی۔ وہ ۲۵ ورموں کے ساتھ نی کریم منگائی آغ کے پاس آیا اور مسلمان ہوگئے۔ اس کے ساتھ نی کریم منگائی آغ کے پاس آیا اور مسلمان ہوگئے۔ اس کے ساتھ بھی جی سب مسلمان ہوگئے۔

٤٣٩٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفيَانُ، (٣٣٩٢) بم سابونيم في بيان كياء كها بم سسفيان بن عيينه في بيان

عَن أَبْنِ ذَكُوانَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ الأَغْرَج، عَنْ أَبِي هُرَيْرَة، قَالَ: جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرِو إِلَى النَّبِيِّ مُثْلِثًا فَقَالَ: إِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ، عَصَتْ وَأَبَتْ، فَاذْعُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ. فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ)).

[راجع: ۲۹۳۷]

٤٣٩٣ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةً، قَالَ: حَدَثَنَا إِسْمَاعِيْلُ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةً، قَالَ: لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ مُؤْمِنَةً، قَالَ: لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّرِيْقِ:

يَا لَيْلَةً مِنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَتِ وَأَبْقَ غُلَامٌ لِيْ فِي الطَّرِيْقِ، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ مُشْكِمً فَبَايَعْتُهُ، فَبَيْنَا أَنَّا عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ الْغُلَامُ، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ مُشْكِمًا: ((يَا أَبَا هُرَيْرَةً! هَذَا غُلَامُكَ)). فَقُلْتُ: هُوَ لِوَجْهِ

اللَّهِ. فَأَعْتَقْتُهُ. [راجع: ٢٥٣٠]

تشوجے: حضرت طفیل بن عرو اللفئ کی تبلیغ سے حضرت ابو ہریرہ اللفئ مسلمان ہوئے بعد میں اللہ نے ان کو ایسا فدائے رسول مَا لَیْفِیْم بنایا کہ یہ براروں احادیث کے حافظ قرار پائے۔ آج کتب احادیث میں جگہ جگہ زیادہ تر انہی کی روایات پائی جاتی ہیں۔ تاحیات ایک دن کے لیے بھی نمی کریم مَنا لَیْفِیْم کے دارالعلوم سے غیرحاضری نہیں کی مجو کے پیاسے چوہیں محضے خدمت نبوی میں موجودر ہے۔ (رضی الله عنه وارضاه)

بَابُ قِصَّةِ وَفُدِ طَيٍّ وَحَدِيْثِ

عُلَدِي بُنِ حَاتِم تشویج: بی طایک قبلہ ہاس کانام طاس لیے ہوا کہ سبسے پہلے کول کواں ای نے بوایا تھا۔

٤٣٩٤ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةً، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ، عَنْ عَدِيٍّ بْنِ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ حَرَيْثٍ، عَنْ عَدِيٍّ بْنِ خَرَيْثٍ، عَنْ عَدِيٍّ بْنِ خَرَيْثٍ، عَنْ عَدِيٍّ بْنِ خَرَيْثٍ، قَالَ: أَتَيْنَا عُمَرَ فِيْ وَفْدٍ، فَجَعَلَ حَاتِمٍ، قَالَ: أَتَيْنَا عُمَرَ فِيْ وَفْدٍ، فَجَعَلَ

کیا،ان سے عبداللہ بن ذکوان نے بیان کیا،ان سے عبدالرطن اعربی نے اور ان سے عبدالرطن اعربی نے اور ان سے ابو ہر مرہ دلائن نے بیان کیا کہ فیل بن عمر و دلائن نی کریم مظافیۃ ملکی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ قبیلہ دوس تو تباہ ہوا۔ نافر مانی اور انکار کیا (اسلام قبول نہیں کیا) آپ اللہ سے ان کے لیے دعا سیجے۔ آئی خضرت منا ہی نے فرمایا: ''اے اللہ! قبیلہ دوس کو ہدایت دے اور انہیں

میرے یہاں لے آ۔"

(۳۳۹۳) مجھ ہے جمہ بن علاء نے بیان کیا، کہا ہم سے ابوا سامہ نے بیان کیا، کہا ہم سے اساعیل بن ابی خالد نے بیان کیا، ان سے قیس نے اور ان سے ابو ہر یرہ دلی تین نے بیان کیا کہ جب میں اپنے وطن سے نبی کریم مثل تین کی مثل تین کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے چلا تو راستے میں، میں نے بیشعر پڑھا: کیسی ہے تکلیف کی لمبی بیرات، خیر اس نے کفرسے دی ہے نجات۔ اور میرا غلام راستے میں بھاگ کیا تھا میں نبی مثل تین کم خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بیعت کی۔ ابھی آپ کے پاس میں جیمانی ہوا تھا کہ وہ غلام دکھائی دیا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: "ابو ہریرہ! یہ ہے تمہارا غلام!" غلام دکھائی دیا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: "ابو ہریرہ! یہ ہے تمہارا غلام!"

غلام وکھائی دیا۔ آپ نے مجھے سے فرمایا:''ابو ہُریرہ! یہ ہے تمہارا غلام!'' میں نے کہا:اللہ کے لیے میں نے اس کواب آ زاد کردیا۔

پوہیں تھنے خدمت نبوی میں موجودرہے۔(رضی الله عنه وارضاہ) **بلب: قنبیلہ طے کے وفداور عدی بن حائم ر**ٹی عنہ کا قصہ

(۳۳۹۳) ہم ہے موی بن اساعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابوعواند نے بیان کیا، کہا ہم سے ابوعواند نے بیان کیا، ان سے عمر و بن حریث بیان کیا، ان سے عمر و بن حریث نے بیان کیا کہ ہم عمر داللہ کی خدمت میں (ان سے عدی بن حاتم داللہ نے بیان کیا کہ ہم عمر داللہ کی خدمت میں (ان کے دور خلافت میں) ایک وفد کی شکل میں آئے۔ وہ ایک ایک

554/5

يَدْعُوْ رَجُلاً رَجُلاً وَيُسَمِّيهِمْ فَقُلتُ: أَمَا تَعْرِفْنِيْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ: بَلَى، أَسْلَمْتَ إِذْ أَذْبَرُوْا، وَأَقْبَلْتَ إِذْ أَذْبَرُوْا، وَوَفَيْتَ إِذْ أَنْكَرُوْا، وَعَرَفْتَ إِذْ أَنْكَرُوا، فَقَالَ عَدِيْ: فَلَا أُبَالِيْ إِذًا.

قشوج : عدی بن ماتم فالفؤ قبلے ط میں سے تھے۔ان کے باپ وہی ماتم طائی ہیں جن کا نام خاوت میں مشہور عالم ہے۔ حضرت عمر فالفؤ سے عدی فالفؤ نے اپنا تعارف کرایا جس کا جواب حضرت محر فالفؤ نے وہ دیا جوروایت میں فدکور ہے۔ اس پرعدی فالفؤ نے کہا کہ جب آپ میرا حال جائے ہیں اور میری فالفؤ نے اپنا تعارف کرایا جس کو اس کے کہا یہ جھکوئیس بلایا۔عدی بن حاتم پہلے اعرائی تھے،ان کی بہن کو نبی کریم منافؤ کے سوار پکڑ لائے۔آپ نے ان کو خاعمانی اعراز کی بنا پرمغت آزاد کردیا۔ اس کے بعد بہن کے کہنے پرعدی بن حاتم فالفؤ خدمت نبی سالفؤ کم من صافر ہوئے اور سلمان ہو گئے۔

حضرت حافظ این جمر بین الله علی کانب نامسها تک پنجایا ہے جو کی زماند میں یک ملکتی۔ آسے حافظ صاحب فرماتے ہیں:

"اخرج مسلم من وجه آخر عن عدی بن حاتم قال اتبت عمر فقال ان اول صدقة بیضت وجه رسول الله علی کاروجوه اصحابه صدقة علی جنت بها الی النبی علی کارواد احمد فی اوله اتبت عمر فی اناس من قومی فجعل بعرض عنی فاستقبلته فقلت اتعرفنی فذکر نحوما اورده البخاری ونحو ما اورده مسلم جمیعا۔ "(فتع) یعنی حفرت عمر المائی نے فرمایا کہ سب فاستقبلته فقلت اتعرفنی فذکر نحوما اورده البخاری ونحو ما اورده مسلم جمیعا۔ "ونتع) یعنی حفرت عمر المائی نے فرمایا کہ سب سے بہلاصد قد ہے دیکھ کی اور قبیلہ طحابی المائی کی مسلم خور کے کر فی کریم منافی اور می المائی اور میں المائی کی اور قبیلہ طحاب کے بیان آیا تو آپ نے جملے مند پھیر امر نہ بھیر بامر نہ لیا گھر میں آپ کے سامتے ہوگیا اور میں نے وہ کہا جوروایت میں فرکور ہے ۔ جے بخاری وسلم جردو نے دارد کیا ہے ۔ حضرت عمر والمائی کا مذبی میں منافی کی مضرت عمر وی کارٹ کا مذبی کی سامت ہوگیا کہ میں منافی کی مضرت عمری والمائی کی مضرت عمری کارٹ کی مضرت عمری کارٹ کو میں سامت ہوگی جمل میں معذرت عاب منافی کارٹ کی مشرت کی میں انتقال فرمایا۔ ان کے باپ حاتم طائی میں حضرت عمری کارٹ کو میں منتو میں انتقال فرمایا۔ ان کے باپ حاتم طائی میں حضرت ہو کے نب حاتم طائی میں حضرت کی کارٹ کو جس منتوں میں انتقال فرمایا۔ ان کے باپ حاتم طائی میں حضرت کے باپ حاتم طائی میں حضرت کی کر میں انتقال فرمایا۔ ان کے باپ حاتم طائی سید ہو کو نہ میں دو اور دور کی ان کے اس میں حضرت کی کرنے میں انتقال فرمایا۔ ان کے باپ حاتم طائی سید ہو کے نب ہو کہ نب ہو ۔

خاتمه

ون نی کریم مَوَّاقِیْم کی شفاعت کبری ہم سب ونصیب کرے۔

بَابُ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

یااللہ! جسطرے یہاں تک تونے مجھ کو پہنچایا ہے۔ای طرح ہے آخرتک تو ہم کواں خدمت کی تحییل کی توفیق عطافر مااور قلم کی تعزش سے بچا کہ سب کچھ تیرے ہی اختیار میں ہے۔

"وما توفيقي الا بالله العلى العظيم وعلي العظيم وعلى خير خلقه مدمد وعلى اله واصحابه اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين_"

(خادم حديث نبوي محمد داؤ دراز ولدعبدالله السلفي موضع ربيواه ذاك خانه يكوال سنع كور كاؤل (هريانه) (٣٠١١-٣١)

مباب: جمة الدواع كابيان

تشوج: لفظوداع کے منی رفست کرنے کے ہیں۔ رسول کریم منافیظم نے اور اس موقع پرآپ نے امت سے صاف لفظوں میں خرادیا کہ اب ایندہ سال شاید میری ملا قات تم سے نہ ہوسکے گی۔ میں دنیا سے رفست بہ جاؤں گا۔ اس لحاظ سے اس تج کو جمۃ الوداع کہا گیا۔ اس میں آپ منافیظ امت سے رفست ہوگئے۔ اس موقع پرآپ نے امت کو بہت قیمتی شیخین فرما کیں ، جن کا ذکر کنب میر میں تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ یہاں اما م بخاری تیجیظیہ نے اس ج کے مختلف واقعات کا ذکر فرمایا ہے، جیسا کہ بغور مدکر نے والوں پر ظاہر ہوگا۔ اس ج کے کے آپ ۲۷ ذکی القعدہ اور اور میں بعد نماز ظہر مدید منورہ سے تقریباً ایک لاکھ ۲۲ نرام سلمانوں کے ہمراہ نظا اور نوروز کا سفر کرنے کے بعد ۲۷ ذی الحور ہے کہ دور الوار می کے دفت آپ مکم شریف پہنچ کئے۔ اس ج کے تین ماہ بعد آپ وفات پا گھے۔ (منافیظ کی اس سال غرہ ذی الحجہ جمرات کے دن تھا اور قوف عرفہ جمد کے دن واقع

نیان کیا، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زہر نے اور ان سے عاد کیا، کیا، ہا ہم سے امام مالک سے عیان کیا، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زہر نے اور ان سے عائشہ ڈالٹی نے بیان کیا کہ ججۃ الوداع کے موقع پرہم رسول اللہ مالٹی کے ساتھ روانہ ہوئے۔ ہم نے عمرہ کا احرام با ندھاتھا، چررسول اللہ مالٹی کے ساتھ روانہ ہوئے۔ ہم نے عمرہ کا احرام با ندھاتھا، چر رسول اللہ مالٹی احرام با ندھ لے اور جب تک دونوں کے ارکان نداداکر لے احرام ندھولے۔ "چر میں آپ مالٹی کے ساتھ جب مکہ آئی تو جھ کو چض آپیا۔ اس لیے نہ بیت اللہ کا طواف کر سکی اور نہ صفا اور مروہ کی سعی کر سکی۔ میں نے اس کی شکایت آپ سے کی تو آپ مالٹی کے فرمایا: "سرکھول لے اور کہ کھا کہ اس کے بعد جج کا احرام با ندھ لواور عمرہ چھوڑ دو۔ "میں نے ایسانی کیا۔ پھر جب آپ ہم جج اداکر چکے تو رسول اللہ مالٹی کیا گئے نے فرمایا: " سرکھول نے ایسانی کیا۔ پھر جب ابی کی کر دی ہے کہ اور کی مالٹی مالٹی کیا۔ پھر جب ابی کی کر دی ہے کہ اور کو ل اللہ مالٹی کیا گئے ہے اس کی است کرنے کے لیے بھیجا اور میں نے عرہ کیا۔ رسول اللہ مالٹی کیا گئے نے فرمایا: " بہتمارے اس چھوٹے ہوئے موے غرہ کیا۔ رسول اللہ مالٹی کیا گئے بیان کیا کہ جن لوگوں نے صرف عمرہ کا عرہ کیا کہ ماکٹی کو نہ نے میان کیا کہ جن لوگوں نے صرف عمرہ کا عرہ کیا گئے کے ماکٹی کیا کہ جن لوگوں نے صرف عمرہ کا عرب کے ماکٹی کے ماکٹی کے ایکٹی کے ماکٹی کیا کہ جن لوگوں نے صرف عمرہ کا عرب کا کھوں نے مرف عمرہ کا کھوں کے میں کیا کہ کو کیا کہ کو کھوں کے میں کو کھوں کے میان کیا کہ جن لوگوں نے صرف عمرہ کا کھوں کے میان کیا کہ جن لوگوں نے صرف عمرہ کا کھوں کے میان کیا کہ جن لوگوں نے صرف عمرہ کا کھوں کے میان کیا کہ جن لوگوں نے صرف عمرہ کا کھوں کے میان کیا کہ جن لوگوں نے صرف عمرہ کیا کھوں کے میان کیا کہ جن لوگوں نے صرف عمرہ کا کھوں کے میان کیا کہ جن لوگوں کے صرف عمرہ کا کھوں کے میان کیا کہ جن لوگوں کے صرف عمرہ کیا کھوں کے میان کیا کہ کو کھوں کے میان کیا کہ کو کیا کھوں کے کہ کو کھوں کے کہ کو کھوں کے کہ کو کھوں کے کھوں کے کہ کیا کہ کو کھوں کے کہ کو کھوں کے کہ کو کھوں کے کہ کو کھوں کے کہ کے کہ کو کھوں کے کہ کو کھوں کے کہ کو کھوں کے کہ کو کھوں کے کو کھو

2٣٩٥ حَدَّثَنَا مَالِكَ، عَنِ ابْنِ شِهَابِ، غَنْ عُرْوَةَ بْنِ حَدَّثَنَا مَالِكَ، عَنِ ابْنِ شِهَابِ، غَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَوْلُ اللَّهِ عَلَيْهُ الْمَوْلُ اللَّهِ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهِ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللِهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللْهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَى اللْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَ

احرام باندها تقا۔ انہوں نے بیت اللہ کے طواف اور صفااور مروہ کی سعی کے بعداحرام کھول دیا۔ پھرمٹی سے واپسی کے بعدانہوں نے دوسراطواف (ج كا) كيا، كين جن لوگول نے حج اور عمره دونوں كا احرام أيك ساتھ باندها تفاء انہوں نے ایک ہی طواف کیا۔

بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ حَلَّوْا، ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنْي، وَأَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا الْحَجُّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًآ. [راجع: ٢٩٤]

عُمْرَتِكِ)). قَالَتْ: فَطَافَ الَّذِيْنَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ

تشويج: كونكة عره كاركان فج مين شريك موسئ عليحده اواكرني كي ضرورت نبيس راى اس مين حنيه كالخالف بيديديث كتاب الج مين گزرچی ہے لیکن صرف اس لیے لائے کہ اس میں ججة الوداع کاذ کرہے۔

(۱۳۹۷) مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا، کہا ہم سے میچی بن سعید قطان نے بیان کیا، کہا ہم ہے ابن جرت نے بیان کیا، کہا جھے سے عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا اور ان سے ابن سباس واللہ اے کہ (عمرہ کرنے والا) صرف بیت الله کے طواف سے حلال موسکتا ہے۔ (ابن جرتی نے کہا) میں نے عطاء سے بوچھا کہ ابن عباس فالغبائ نے سیستلہ کہاں سے تکالا؟ انہوں نے بتایا کراللہ تعالی کے ارشاد ﴿ ثُمَّ مَحِلَّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴾ سے اور نی کریم مالینام کے اس محم کی وجہ سے جوآپ نے اپنے اصحاب کو ججہ الوداع میں احرام کھول دینے کے لیے دیا تھا۔ میں نے کہا کہ سے مم تو عرفات میں ممر نے کے بعد کے لیے ہے۔ انہوں نے کہا لیکن ابن عباس والغيم كايدند بب تفاكه عرفات مين همرنے سے يملے اور بعد مرحال میں جب طواف كر لے تو احرام كھول والنادرست ہے۔

٤٣٩٦ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْمَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ. فَقُلتُ: مِنْ أَيْنَ؟ قَالَ: هَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ ، قَالَ: مِنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿ ثُمُّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ﴾ [الحج: ٣٣] وَمِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ مُلْتُكُلُّمُ أَصْحَابُهُ أَنْ يَجِلُّوا فِيْ حَجَّةٍ الْوَدَاعِ. قُلْتُ: إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ. قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَاهُ قَبْلُ وَبَعْدُ. [مسلم: [4.7.

قشوج: آیت کاترجمدید که مران کا طال بونا پرانے گرینی خاند کعبے پاس ب

٤٣٩٧ - حَدَّثَنِيْ بَيَالٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَيْسِ قَالَ: سَمِعْتُ طَارِقًا، عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى النَّبِي طَلَّكُم اللَّهُ عَلَى النَّبِطُحَاءِ فَقَالَ: (أَحَجَجُتُ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((كَيْفَ أَهْلَلْتَ؟)) قُلتُ: لَبَيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالٍ رَسُولِ اللَّهِ مَا لَكُمْ اللَّهِ مَا لَكُمْ إِللَّهُمْ إِللَّهُمْ إِللَّهُمْ إِللَّهُمْ إِللَّهُمْ وَبِالصَّفَّا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ)). فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ طرح احرام با عدها مول جس طرح رسول الله مَا الله عَالَيْ إلى في باعدها ب-آب

(٣٣٩٤) مجھے بيان بن عمرونے بيان كيا، كہا ہم سے نفر بن حميل نے بیان کیا، انہیں شعبہ نے خردی، ان سے قیس بن سلم نے بیان کیا، انہوں نے طارق بن شہاب سے سنا اور ان سے ابوموی اشعری دانشہ نے بیان

كياكمين رسول كريم مَاليَّيْمُ كي خدمت مين حاضر مواساس وقت آب مَاليَّيْمُ وادی بطی (سنگریزی زمین) میں قیام کیے ہوئے تھے۔آپ نے پوچھا: "تم نے مج کا احرام باندھ لیا؟" میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ دریافت فرمایا: 'احرام کس طرح با ندهائے؟ "عرض کیا (اس طرح) کہ میں بھی اس

فَفَكَتْ رَأْسِيْ. [راجع: ١٥٥٩]

٤٣٩٨ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ:

غزوات كابيان

وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَيْسِ فَرْمايا: "بِهل (عمره كرنے كے ليے) بيت الله كاطواف كر، كرمفا اور سروه کی سعی کر، پھرحلال ہوجا۔'' چنانچہ میں بیت اللہ کا طواف اور صفا اور مردہ کی سعی کر کے قبیلے قیس کی ایک عورت کے گھر آیا اور انہوں نے میرے مرسے جوئیں نکالیں۔

تشوي: اى تم كاحرام كوج تت كاحرام كهاجاتا ب-آپكااحرام فح قران كا ها كران كے ليے آپ نے فح تت بى كوآسان خيال فرمايا۔اب مجی ج تت ہی بہتر ہے کیونکداس میں ماجی کوآ سانی ہوجاتی ہے۔ بعض لوگوں نے ج بدل دالوں کے لیے ج قران کی شرط لگائی ہے جس کی دلیل نہیں **لى-والله اعلم بالصواب**

(۳۳۹۸) مجھ ب ابراہیم بن منذر نے بیان کیا، کہا ہم کوائس بن عیاض نے خردی، کہا ہم ہے موک بن عقبہ نے بیان کیا، ان سے نافع نے ، انہیں عبدالله بن عمر والفيكا في خردى كه نبي كريم مالينيكم كى زوجه مطهره حفصه والفيك نے انہیں خردی کہ حضور اکرم نے جہ الوداع کے موقع پراپنی بیو یوں کو تھم دیا کہ (عمرہ کرنے کے بعد) حلال ہوجائیں (بعنی احرام کھول دیں) آپ مَالِيْكُمْ نِ فرمايا . "ميں نے تواپنے بالوں کو جماليا ہے اور اپنی قربانی کو مار پہنادیاہے،اس لیے میں جب تک قربانی ند کراوں اس وقت تک احرام

أُخْبَرَنَا أَنْسُ بْنُ عِيَاضٍ، قَالَ:حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ عُقْبَةً، عَنْ نَافِع: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ حَفْصَةً زَوْجَ النَّبِيِّ طُلِّكُمْ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيُّ مُلْكُمُ أَمْرَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يَحْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاع، فَقَالَتْ حَفْصَةُ: فَمَا يَمْنَعُكَ؟ فَقَالَ: ((لَّلَاثُتُ رَأْسِي وَقَلَّدُتُ هَدْيِي، فَلَسْتُ أُحِلُّ حَتَّى أَنْحَرِّ هَذْيِي)). [راجع: ١٥٦٦] نہیں کھول سکتا۔''

قشوع: گوندلگارآپ مَالَيْظِ نِ سرمبارك كبهر بوت بالول كوجالياتها، اسكولفظ تلبيد تبيركيا كيا مي - آپ مَالَيْظِ كاحرام ج قران کا تھا۔اس کیے آپ نے احرام نہیں کھولا مگر صحابہ ڈی گھٹٹا کو آپ نے جج تمتع ہی کے احرام کی تاکید فرمائی تھی۔

(٣٣٩٩) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے شعیب نے بیان كيا، ان سے زہرى نے، (دوسرى سند) (اور امام بخارى ر الله في كا) جھے محمدین یوسف فریائی نے بیان کیا، کہا ہم سے امام اورائی نے بیان کیا، کہا کہ مجھے ابن شہاب نے خبر دی، انہیں سلیمان بن بیار نے اور انہیں ابن عباس وللفي النائم كالكي عورت في الدواع كموقع بر رسول كريم مَوَا يَّنْفِلُم عَداكِ مسكد يو تِها فِضل بن عباس وَالْفَفُ ارسول الله مَا الله مَا الله مَا الله بی کی سواری پرآ ب کے پیچھے بیٹے ہوئے تھے۔انہوں نے پوچھا: یارسول الله! الله كاجوفريضه اس كے بندول ير ب (ايعنى ج) مير والد ير بھى فرض موچکا ہے لیکن بر حالے کی وجہ سے ان کی حالت سے کہ وہ سواری پر

شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ؛حِ: وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفُ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: أُخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَن ابْنِ عَبَّاسِ أَنَّ امْرَأَةً، مِنْ خَنْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ مُشْكِمُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ـ وَالْفَضْلُ ابْنُ عَبَّاسِ رَدِيفُ رَسُولِ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ فَرِيْضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَّادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ

٤٣٩٩ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ

نہیں بیٹھ سکتے ۔ تو کیا میں ان کی طرف سے جج ادا کرسکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: 'نہاں! کرسکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: 'نہاں! کرسکتی ہو۔''

يُسْتَوْيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ، فَهَلْ يَقْضِي أَنُ نَهِلُ أَهُ عَلَى الرَّاحِلَةِ، فَهَلْ يَقْضِي أَنُ نَهِلُ أَخُجَّ عَنْهُ قَالَ: ((نَعُمُ)). [راجع: ١٥١٣] فراه

تشوج: اس مدیث سے فج بدل کرنا ثابت ہوا مگریہ فج کرنا ای کے لیے جائز ہے جو پہلے اپنا فج ادا کرچکا ہو۔ جیسا کرمدیث شرمہ میں وضاحت موجود ہے۔ روایت میں مجة الوداع کا ذکر ہے یہی باب سے مناسبت ہے۔

> ٠٠٠ ٤٤ حَدَّثَتِنِي مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ نَافِع، عَن الْمِن عُمَرَ قَالَ: أَقْبَلَ النَّبِيِّ عَلَيْكُمْ عَامَ الْفَتْح وَهُوَ مُرْدِثُ أُسَامَةً عَلَى الْقَصْوَاءِ. وَمَعَهُ بِلَالَ وَعُثَمَانُ بْنُ طَلَّحَةً حَتَّى أَنَاخٌ عِنْدَ الْبَيْتِ، ثُمَّ قَالَ لِعُثْمَانَ: ((اثْتِنَا بِالْمِفْتَح)) فَجَاءًهُ بِالْمِفْتَحِ فَفَتَحَ لَهُ الْبَابَ، فَدَخَلَ النَّبِي عَلَيْهُمْ وَأَسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ، ثُمَّ أَغْلَقُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ، فَمَكَثَ نَهَارًا طَوِيلاً ثُمَّ خَرَجَ، وَابْتَدَرَ النَّاسُ الدُّخُولَ، فَسَبَقْتُهُمْ فَوَجَدْتُ بِلَالاً قَائِمًا مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ فَقُلْتُ لَهُ: أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ مَكْ اللَّهِ مَكْ اللَّهِ مَلْكُمُ اللَّهِ مَلْكُمُ اللَّهِ مَلْ بَيْنَ ذَيْنِكَ الْعَمُوْدَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ. وَكَانَ الْبَيْتُ عَلَى سِنَّةِ أَعْمِلَةٍ سَطْرَيْن، صَلَّى لَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ مِنَ السَّطْرِ الْمُقَدَّمِ، وَجَعَلَ بَابَ الْبَيْتِ خَلْفَ ظَهْرِهِ، وَاسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الَّذِي يَمْنَقُبِلُكَ حِيْنَ تَلِجُ الْبَيْتَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ، قَالَ: وَنَسِيْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كُمْ صَلَّى؟ وَعِنْدَ الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيْهِ

(٠٠٠٠) محصے محد بن رافع نے بیان کیا، کہا ہم سے سرتے بن نعمان نے بیان کیا،ان سے قلیح بن سلیمان نے بیان کیا،ان سے نافع نے اوران سے عبداللدين عر الخفيئان بيان كياكه فتح كمه كدن ني كريم مَا النَّيْلِم تشريف لائے واٹٹ مالیکم کی تصوا واوٹنی پر پیچیے اسامہ ڈالٹن بیٹے ہوئے تھے اور آب كساته بال اورعثان بن طلحه فالفين ممى تق -آب مَالَيْنِيمُ فَي عَمِيهِ کے پاس اپنی اوٹنی بٹھادی اورعثان دلانٹنؤ سے فرمایا: '' کعبہ کی تنجی لاؤ۔'' وہ سنجى لائے اور دروازه كھولا حضور اندر داخل ہوئے تو آپ ماليكم كے ساتھ اسامہ، بلال اور عثمان تفاقی مجمی اندر مجئے، چمر درواز و اندر سے بند کرکیا اور دری تک اندر (نماز اور دعاؤں میں مشغول) رہے۔جب آپ مَالِينَا بابرتشريف لائے تو لوگ اندر جانے كے ليے ايك دوسرے ے آ مے بوصفے لگے اور میں سب سے آ کے بوط کیا۔ میں نے دیکھا کہ بلال دالله دروازے کے بیچھے کھڑے ہوئے ہیں۔ میں فران سے بوجھا ك ني كريم مَن الله يلم في من زكها يرهي تقى؟ انهوب في بتايا كه خانه كعبديس جه ستون تھے۔ دو قطاروں میں اور حضور مَالْيَظِم نے آ کے کی قطار کے وستونوں کے درمیان نماز پر هی تھی۔ کعب کا دروازہ آپ مال تی کم کی پیش کی طرف تقا اور چرهٔ مبارک اس طرف تقا، جدهر دروازه سے اندر جاتے ہوئے چہرہ کرنا پڑتا ہے۔آپ کے اور دیوار کے درمیان (تین ہاتھ کا فاصلہ تھا) ابن عمر والتھ نے بیان کیا کہ یہ یو چھنا میں بھول گیا کہ آنخضرت مَاليَّيْمُ نِي ركعت نماز پرهي تمي جس جُدا پ نيماز پرهي

مَرْمَرَةً حَمْرًاءُ [راجع: ٣٩٧] تقى وبال مرخ سنگ مرمر بچها بواقها-قشوج: اس مديث كي مناسبت باب معلوم بين بوتى فق كمد ٨ه ش بوااور جمة الوداع واه ش وقوع بين آيا-شايد يكي فرق بتلانا مقصود موكه جمة الوداع فتح كمد كي بعدد قوع بين آيا بـ-

٤٤٠١ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا (٢٠٣١) بم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا، کہا ہم کوشعیب نے

خردی، انہیں زہری نے، کہا مجھ ہے عروہ بن زیر اور ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن نے برای کیا اور انہیں نہی کریم مظافیۃ کی زوج برمطہرہ عاکشہ فلا گانا نے خردی کہ حضور منافیۃ کی زوج صفیہ دلا گانا ہجة الوداع کے موقع پر حاکسہ موگی تھیں۔ نبی منافیۃ کے دریافت فرمایا: "اہمی جمیں ان کی وجہ سے رکنا پڑے گا؟" میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ایہ تو مکہ لوث کر طواف زیارت کر کھی ہیں۔ نبی منافیۃ کے نے فرمایا: "پھر اسے چلنا جا ہے۔" (طواف وداع کی مضرورت نہیں)۔

قال: (۱۳۰۴) ہم سے کی بن سلیمان نے بیان کیا، کہا کہ جھے عبداللہ بن دہب نے جردی، کہا کہ جھے عبداللہ بن دہب نے جردی، کہا کہ جھے سے عمر بن جھرنے بیان کیا، ان سے ان کے قال: والد نے بیان کیا اوران سے عبداللہ بن عمر فقائما نے بیان کیا کہ ہم جھے آل الوداع کہا کرتے ہے، جبر حضورا کرم مالین موجود ہے اور ہم جیل محصورا کے ما مقبوم کیا ہے۔ چھرآ مخضرت مالین کی جربے و جال کا در تفصیل کے ساتھ کیا۔ آپ نے قرمایا: میں شابیان کی چھرہے و جال کا در تفصیل کے ساتھ کیا۔ آپ نے قرمایا: میں من جھے جی ، سب نے دجال سے اپنی احت کو قرمایا نوعی انہیا اللہ نے بھی جی ، سب نے دجال سے اپنی احت کو قرمایا نوعی اور وہ تم بی جس سے ذرایا اور دومرے بعد جی آئے نے قرمایا کہ تم کو اس کے درایا اور دومرے بعد جی آئے نے قرمایا کہ تم کو اس کے درایا اور دومرے بعد جی آئے نے کہ تم کو اس کے درایا دور دومرے بعد جی آئے کے دوئی دیل نے معلوم ہوتو میں دلیل کانی ہے کہ دوئی میں میں جس میں دی جی دلیل کانی ہے کہ دوئی دلیل کانی ہے کہ دوئی دلیل نے معلوم ہوتو میں دلیل کانی ہے کہ دوئی دلیل نے معلوم ہوتو میں دلیل کانی ہے کہ دوئی دلیل نے معلوم ہوتو میں دلیل کانی ہے کہ دوئی دلیل نے معلوم ہوتو میں دلیل کانی ہے کہ دوئی دلیل کے کہ دوئی دلیل کانی ہے کہ دوئی دلیل کے کہ دوئی دلیل کی دلیل کے کہ دوئی دلیل کے کہ دوئی دلیل کانی ہے کہ دوئی دلیل کانی ہے کہ دوئی دلیل کے کہ دوئی دلیل کے کہ دوئی دلیل کیا کہ دوئی دلیل کے کہ دوئی کے کہ دوئی دلیل کے کہ دوئی کی دوئی کے کہ دو

جيانكوركاداند

(۳۴۰۳) ''خوب س اوا الله تعالی نے تم پر تہارے آئی کے خون اور اموال ای طرح حرام کے ہیں جھے اس ون کی حرمت اس شمرادراس مینے میں ہے۔ ہاں بولوا کیا میں نے کا تھا دیا ؟' صحابہ و الله او کوار رہ تبن مرجبہ آپ نے یہ جملہ دیرایا۔ افسوس! (آپ نے ویلکٹ مرایا یا وید کی راوی کو شک

مردود کانا ہوگا اور تہارارب کانائیس ہے۔اس کی آگھا کی معلوم ہوگی

شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَدَّنَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ، وَأَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ عَلَيْكُمْ أَخْبَرَتْهُمَا: أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَى زَوْجَ النَّبِيِّ عَلَيْكُمْ حَاضَتْ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَقَالَ النَّبِيُ عَلَيْكُمْ ((أَحَايِسَتُنَاهِيَ؟)) فَقُلْتُ: إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ. فَقَالَ النَّبِيُ عَلَيْكُمْ:

((فَلْتَنْفُورُ)). [راجع: ٢٩٤]. ٢ • ٤٤٠ حَدَّثَنَا يَخْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَّ أَبَاهُ، حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

مُحَمَّدٍ، انْ أَبَاهُ، حَدَّنَهُ عَنْ أَبْنَ عَمْرَ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ بِحَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالنَّبِي عَلَيْكُمْ بَيْنَ أَظْهُرِنَا، وَلَا نَدْرِيْ مَا حَجَّةُ الْوَدَاع، فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمَسِيْعَ الدَّجَّالَ فَأَطْنَبَ فِيْ ذِكْرِهِ وَقَالَ: ((مَّا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِي إِلَّا أَنْدَرَ أُمَّتَهُ، أَنْدَرَهُ نُوحُ وَالنَّبِيُّونَ مِنْ بَعْدِهِ، وَإِنَّهُ يَعْرُجُ فِيكُمْ، فَمَا أَنَّ رَبَّكُمْ لِيْسَ بِأَعْوَرَ، وَإِنَّهُ أَعُورُ عَيْنِ الْكُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنْهُ طَافِيَةً)). [راجع: الْكُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنْهُ طَافِيَةً)). [راجع:

ابن ماجه: ٣٩٤٣]

وَأَمُوالكُمْ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ وَمَائَكُمْ وَأَمُوالكُمْ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، أَلَّا هَلُ بَلَّغُتُ؟)) هَذَا، فَلَ بَلَّغُتُ؟)) قَالُوْ: نَعَمْ. قَالَ: ((اللَّهُمَّ اشْهَدُ، ثَلَالًا، وَيُلكُمْ أَوْوَيْحُكُمُ انْظُرُوا لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي

كُفَّارًا، يَضُرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ)).

٤٠٤٤ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

زُهَيْرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بِنُ أَرْقَمَ، أَنَّ النَّبِيِّ مِثْكُامٌ غَزَا تِسْعَ

عَشْرَةَ غَزْوَةً ، وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً

وَاحِدَةً لَمْ يَحُجَّ بَعْدَهَا حَجَّةَ الْوَدَاعِ. قَالَ

أَبُوْ إِسْحَاقَ: وَبِمَكَّةَ أَخْرَى، [راجع: ٣٩٤٩]

ہے) دیکھو! میرے بعد کافرنہ بن جانا کہ ایک دوسرے (مسلمان) کی

[راجع: ۱۷٤٢]

گردن مارنے لگ جاؤ''

قت و المراق الم

(۳۴۰) ہم سے عمروبن خالد نے بیان کیا، کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے
بیان کیا، کہا ہم سے ابواسحاق سبعی نے بیان کیا، کہا کہ جھ سے زید بن
ارقم والی نے بیان کیا کہ نبی کریم مَالَّیْنِمُ نے انیس غزوے کیے اور ہجرت
کے بعد صرف ایک جج کیا۔ اس جج کے بعد پھر آپ مَالِیْنِمُ نے کوئی جج نہیں
کیا۔ یہ جج ہ الوداع تھا۔ ابواسحاق نے بیان کیا کہ دوسراجج آپ نے
(ہجرت سے پہلے) کم میں کیا تھا۔

تشوج: یابواساق کا خیال ہے می ہے ہے کہ آپ نے کمیں رہے وقت بہت ج کے تھے۔ آپ برسال ج کرتے تھے۔ (دحیدی)

(۳۳۰) ہم سے حفض بن عمر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاب جائے ہے۔ ان سے ابوزر عد بن حجاب خیاب کیا، ان سے ابوزر عد بن عمر و بن جریر نے بیان کیا اور ان سے جریر بن عبداللہ بحلی رفائن نے بیان کیا اور ان سے جریر بن عبداللہ بحلی رفائن نے نے بیان کیا تھا:

دیور کے کرم م م کالی کی کردو۔ ' پھر فرمایا: ''میر سے بعد کا فرنہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔''

تشوى: يابواسحاق كاخيال بـ يَحْ يه بِ كُمْ آ بِ نَهُ مُ ٤٤٠٥ ـ حَدَّثْنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثْنَا مَشْعْبَةُ، عَنْ عَلِي بْن مُدْرِكِ، عَنْ جَرِيْر، أَنَّ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْر، عَنْ جَرِيْر، أَنَّ النَّبِي مُلِكِنَا النَّاسَ)، فَقَالَ: ((لَا تَوْجَعُوا بَعْدِيُ (اللهَ تَوْجِعُوا بَعْدِيُ (اللهَ تَوْجِعُوا بَعْدِيُ كُفَّارًا، يَضُوبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضَ)).

[راجع: ۱۲۱]

قشوج: مطلب یہ بے کہ میرے بعد پھرعبد جاہلیت جیسے کام نہ کرنے لگ جانا، آپس کا جھڑ افساد آل غارت یہ بھی عبد کفر کے کام ہیں۔اب مسلمان ہونے کے بعد پھر جاہلیت کی تاریخ ندد ہرانے لگ جانا، گمریکس قدرافسوس کی بات ہے کہ عبد نبوت کے بعد مسلمانوں میں خانہ جنگیوں کا ایک خطرناک سلسلہ شروع ہوگیا جوآ نے تک بھی جاری ہے۔اہل اسلام نے ہدایت نبوی کوفراموش کردیا۔انا لله و انا الیه داجعون۔

(۳۴۰۲) مجھ سے محرین منی نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے بیان کیا، ان سے محرین میرین نے، ان سے عبدالرحلن بن ابی بحرہ نے اور ان سے ابو بحرہ ڈاٹھنڈ نے کہ جی کریم مثالی نے مایا '' و مانیا '' و مانیا '' و مانیا ہے اس حالت پر گھوم کر آگیا ہے۔ اس دن کی طرح جب اللہ نے ڈیین و آسان کو پیدا کیا تھا۔ دیکھو! سال کے بارہ

٤٤٠٦ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنِّي، قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُوبُ، عَنْ عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةً، عَنْ النَّيْقُ مَنْ أَبِي بَكْرَةً، عَنْ النَّيْمَ وَالْمَانُ قَدِ اسْتَدَارُ عَنْ النَّيْمَ وَالْمَانُ قَدِ اسْتَدَارُ عَنْ النَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، كَانَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، كَانَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ،

مہينے ہوتے ہيں۔ چاران ميں سے حرمت والے مہينے ہيں۔ تين لگاتاب ېي، ذى قعده، ذى الحجهاورمحرم (اور چۇتھا)ر جب مصر جو جمادى الاولى أور شعبان کے چیمیں پر تاہے۔ (پھرآ پ نے دریافت فرمایا) یہ کون سام میدنہ ہے؟" ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول مَالْقِیْم کو بہتر علم ہے۔اس پر آب سَالَيْرِ عَمْ خَامُونَ وَكِيَّا مِهِمَ فِي سَمِهَا شَايد آب مشهور نام كيسوا اور كوئى نام ركيس ع ليكن آپ نے فرمايا: "كيا ذى الحبنييں ہے؟" ہم بولے کہ کیوں نہیں۔ پھر دریافت فرمایا '' پیشرکون ساہے؟' ، ہم بولے اللہ اوراس كےرسول مَنْ يَنْفِيمُ كوبهتر علم ہے۔ آپ مَنَا يَنْفِعُ پھر خاموش ہو گئے۔ ہم نے سمجھا شایداس کا کوئی اور نام آپ تھیں گے، جومشہور نام کے علاوہ موگا لیکن آپ مَلَّ فَیْزُمُ نے فرمایا: "کیا بیمکنیس ہے؟" ہم بولے کہ کیوں نہیں (بیمکہ بی ہے) پھر آپ نے دریافت فرمایا:''اور بیدن کون ساہے؟'' ہم بولے کہ الله اور اس کے رسول مَاللَّهُمُ کو زیادہ بہتر علم ہے، پھر آپ خاموش ہوگئے اور ہم نے سمجھا شایداس کا آپ اس کے مشہور نام کے سوا كونى اورنام ركيس ك_ليكن آب فرمايا: "كياب يوم الحر (قربانى كا دن) نہیں ہے؟ " ہم بولے کہ کیول نہیں ۔اس کے بعد آپ نے فرمایا: "پس تمہارا خون اور تمہارا مال محمد نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ ابوبكره والنفيئ نے يہ بھى كہا، اور تمهارى عزت تم پراسى طرح حرام ہے جس طرح بددن ،تمهار باس شهراورتمهار باس مبيني ميں اورتم بهت جلدا پنے رب سے ملو گے اور وہ تم سے تہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا- ہاں! پس میرے بعدتم گراہ نہ ہوجانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو- بال اور جو يهال موجود بين وه ان لوگول كو پېنچادي جوموجودنېين ہیں، موسکتا کہ جے وہ پہنچائیں ان میں سے کوئی ایسا بھی موجو یہاں بعض سننے والول سے زیادہ اس (حدیث) کو یاد رکھ سکتا ہو۔ "محمد بن سیرین جب اس حدیث کا ذکر کرتے تو فرماتے کہ محمد مُثَالِیَّا کِم نے سی فرمایا۔ پھر آب مَنْ اللَّهُ إِلَى مَنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ كَمَا مِنْ مِنْ إِلَيْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ بەجملەفر مايا_

السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبُعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثُ مُتَوَالِيَاتُ : ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ، أَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟)) قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتُ حَتَّى ظَنَّنَّا أَنَّهُ سَيْسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ. قَالَ: ((أَلَيْسَ ذُوالْحِجَّةِ)). قُلْنَا: بَلَى. قَالَ: ((فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟)) قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيْسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ. قَالَ: ((أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ)). قُلْنَا: بَلَى . قَالَ: ((فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟)) يُقُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَّتَ حَتَّى ظَنَّنَّا أَنَّهُ سَيْسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهْ. قَالَ: ((أَلَيْسَ يَوْمُ النَّحْرِ؟)) قَلْنَا: بَلَى. قَالَ: ((فَإِنَّ دِمَانُكُمْ وَأَمْوَالُكُمْ ـ قَالَ مُحَمَّدٌ: وَأُحْسِبُهُ قَالَ: وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَاهُ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمُ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا وَسَتَلْقُونَ رَبُّكُمْ، فَسَيَسْٱلْكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ، أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَغْدِي ضُلَّالًا، يَصْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضِ، أَلَا لِيبَلِّغ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَلَعَلَّ بَعْضَ مِّنْ يُبَلَّغُهُ أَنَّ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ)) فَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ يَقُولُ: صَدَقَ مُحَمَّدٌ مُلْكُمُ ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ)) . مَرَّتَيْنِ [راجع:۲۷]

تشوجے: ہوا بیتھا کہ شرک کمبخت حرام مہینوں کواپنے مطلب سے پیچھے ڈال دیتے ہمرم میں لا ناحرام تھا مگران کواگراس ماہ میں لڑنا ہوتا تو محرم کوصفر بنادیتے اورصفر کومحرم قرار دے دیتے۔ای طرح مدتوں ہے وہ اپنے اغراض کے تت مہینوں کوالٹ بھیر کرتے چلے آرہے تھے۔ا تفاق ہے جس سال

آپ نے ججۃ الوداع کیا توذی الحجہ کاٹھیک مہینہ پراجوواقعی حساب ہے ہونا جا ہے تھا۔ اس وقت آپ نے بیصدیث فرمائی مطلب آپ کارپڑھا کہ اب آیندہ غلاصاب نہ ہونا جا ہے اورمہینوں کا ثار بالکل ٹھیک گنتی کے موافق ہونا جا ہے۔ ماہ رجب کوتبیلہ مصر کی طرف اس لیے منسوب کیا کہ قبیلہ مصروالے دوسرے جربوں سے زیادہ ماہ رجب کی تعظیم کرتے ،اس میں لڑائی مجرائی کے لیے ہرگز تیارنہ ہوتے۔اس صدیث میں بی کریم مَالْتَیْجَانے بہت سے اصولی احکام کا ابلاغ فرمایا اورسلمانول کوآپ میں الرئے جھڑنے سے خاص طور پرمنع فرمایا، مرصد افسوس! کدامت میں اختلاف محرانشقاق وافترات كاجومنظرد يكساجار بإ-اس سے انداز ولكا ياجاك اسكانے كمسلمانوں نے اپنے رسول مَنْ يَخْتِم كَ آخرى وصيت يركبال تكمل ورآ مركيا ہے - صدافسوس: اس ممر کو آگ لگ گئی ممر کے جاغ سے

روایت میں ججہ الوداع کا ذکر ہے۔ باب سے یہی وجه مطابقت ہے۔حضرت محمد بن سیرین تابعین میں برے زبروست عالم، فقیہ محدث، متقی، اللدوالے بزرگ گزرے ہیں۔اتنے نیک تھے کہان کوو کیھنے سےاللہ یاد آ جا تا تھا۔موت کو بکثرت یادفریاتے تھے۔خواب کی تعبیر میں بھی امام فن تھے۔ ٤٤ سال كي عمريا كر • اا ه مين انتقال فرمايا ـ (مينية)

(١٠٠٠) م عرفر بن يوسف فريا بي في بيان كيا، كها مم سع سفيان ورى نے بیان کیا،ان سے قیس بن مسلم نے،ان سے طارق بن شہاب نے کہا چند يبود يون نے كہا كراگرية يت مارے يہان نازل موئى موتى تو مم اس دن عیدمنایا کرتے عمر داللہ فائے یو چھا؛ کون ی آیات؟ انہون نے کہا: ﴿ الْيُوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي ﴾ (آجيل نے تم پرایٹے وین کو کامل کیا آورا پی نعمت تم پر پوری کر دی) اس پرعمر والثینی نے فرمایا: مجھے خوب معلوم ہے کہ بیآیت کہاب نازل ہوئی تھی۔ جب بیہ آیت نازل ہوئی تو رسول الله مَالَيْنَا ميران عرفات ميں کھڑے ہوئے تھے(یعنی جمۃ الوداع میں)۔

٧ ٠ ٤ ٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْمَنُفَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ النَّوْرِيُّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِق بن شِهَاب، أَنَّ أَنَاسًا، مِنَ الْيَهُوْدِ قَالُوْا: لَوْ نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِيْنَا لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا. فَقَالَ عُمَرُ: أَيَّةُ آيَةٍ؟ فَقَالُوْا: ﴿ الْيُوْمَ أَكُمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتُمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعُمَّتِي ﴾. [المائدة: ٣] فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيُّ مَكَانِ أُنْزِلَتْ، أُنْزِلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ مَلْكُامً وَاقِفٌ بِعَرَفَةً. [راجع: ٤٥]

تشبوج : تزندی کی روایت میں حضرت ابن عباس و کا تناسے یوں مروی ہے کہ اس دن تو دو ہری عیرتھی۔ ایک تو جمعہ کا دن تھا جواسلام کی ہفتہ دارعمید ہے۔دوسرے یوم عرفات تھا جوعید ہے بھی بڑھ کرفضیات رکھتاہے۔ ججۃ الوداع کاذکر ہی باب ہے دجہ مناسبت ہے۔

(۸۳۰۸) ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، ان سے امام مالک نے بیان کیا،ان سے ابوالاسود محربن عبدالرحل بن نوفل نے،ان سے عروہ بن زبیرنے بیان کیا اور ان سے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ وہا تھا نے بیان كياكه بم جب رسول الله مَا الله ہم میں سے عمرہ کا احرام باندھے ہوئے تھے، کچھ فج کا اور کچھ عمرہ اور فج دونون كا_رسولْ الله مَا لِيُنْجَمْ نِي بِهِي حج كا احرام باندها تفا_جولوك حج كا احرام باند ھے ہوئے تھے یا جنہوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا،وہ قربانی کے دن حلال ہوئے تھے۔

٤٤٠٨ حَدُّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةً، عَنْ مَالِكَ، عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ، مُحَمَّدِ بْن عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلَ عَنْ غُرْوَةً ، عَنْ عَائِشَةً قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ مَثَّلَكُمْ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجِّ وَعُمْزَةٍ، وَأَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ مُالِئَكُمْ بِالْحَجِّ، فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ الْحَجُّ وَالْعُمْرَّةَ فَلَمْ يَحِلُوا حَتَّى لَيُوْمَ

لنُحْرِ

تشویع: سفر حج میں میقات پر پہنچنے کے بعد حاجی کو اختیار ہے کہ وہ تین تم کی نیت میں ہے جس نیت کے ساتھ جا ہے احرام باندھے۔(۱) حج تمتع (۲) حج قران (۳) حج قران (۳) حج آفراد۔ حج تمتع ہے احرام باندھا بہتر ہے۔ جس میں حاجی مکہ شریف پہنچ کرفور آبی محرہ کر کے احرام کھول دیتا ہے اور پھرآ تھویں زی الحجہ کو از سرنو حج کا احرام باندھ کرمنی کا سفر شروع کرتا ہے۔ اس احرام میں حاجی کے لیے برتم کی سہولتیں ہیں۔ حج قران جس میں عمرہ پھر حج ایک ہی احرام ہے کیا جاتا ہے اور خالی حج بی کی نیت کرتا حج افراد کہا تا ہے۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیس نے بیان کیا، کہا ہم کوامام مالک نے خبردی، چردی، چردی، چردی، کی مدیث بیان کی، اس میں یوں ہے کہ رسول الله منگا کیا، ہم الله الله منا کیا، ہم سے اساعیل بن ابی اولیں نے بیان کیا، ہم سے اساعیل بن ابی اولیں نے بیان کیا، ہم سے اساعیل بن ابی اولیں نے بیان کیا، اسی طرح جو پہلے فدکور ہوا۔

(۹ ۲۲۰۹) ہم سے احد بن يوس نے بيان كيا، كما ہم سے ابرا ميم بن معدنے بیان کیا، کہا ہم سے ابن شہاب نے ، ان سے عامر بن سعد بن الى وقاص نے اوران سے ان کے والدسعد والفئز نے بیان کیا کہ ججۃ الوداع کےموقع یر نبی کریم منالینیم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ بماری نے مجھے موت كے منديس لا ڈالانھا۔ بيس نے عرض كيا: يارسول الله! جيسا كه آپ نے ملاحظہ فرمایا ہے، میرا مرض اس حد کو پہنچ گیا ہے اور میرے پاس مال ہے، جس کی وارث خالی میری ایک لڑکی ہے، تو کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کردوں؟ حضور مَثَاثِیَمُ نے فرمایا : دنہیں ۔ 'میں نے عرض کیا: آ دھا كردول فرمايا كدونهيس - عيس في كها: پهرتهائي كردول حضوراكرم مَلَّ النَّيْرَ نے فرمایا: ' متبائی بھی بہت ہے۔تم اپنے وارثوں کو مال دار چھوڑ کرجاؤ توبیہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں مختاج جھوڑو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اورتم جو کچھ بھی خرچ کرو گے، اگر اس سے اللہ کی رضا مقصود موتوتمهيں اس پر ثواب ملے گا۔ حتیٰ که اس لقمه پر بھی تمہیں ثواب ملے گا جوتم اپنی بیوی کے مندمیں رکھو گئے۔''میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (باری کی دجہ سے) کیا میں اینے ساتھوں کے ساتھ (مدیند) نہیں جا سكون گا؟ فرمايا "اگرتم نبين جاسكے تب بھي اگرتم الله كى رضا جوئى كے ليے کوئی عمل کرو گے تو تمہارا درجہ اللہ کے یہاں اور بلند ہوگا اور امید ہے کہتم ابھی زندہ رہو کے اورتم ہے کچھ لوگوں (مسلمانوں) کو نفع پہنچے گا اور کچھ لوگوں

حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُف، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَقَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَقَالَ: مَعَ رَسُولِ اللَّهِ مَالِكُ أَفِي حَجَّةٍ الْوَدَاع. حَدَّثَنِي مَالِكُ الْوَدَاع. حَدَّثَنِي مَالِكُ مِثْلَهُ. [راجع: 198]

٩ ٤٤٠ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُؤْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُـ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبْيْهِ، قَالَ: عَادَنِي النَّبِيُّ مُسْخَلَمُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاع مِنْ وَجَع، أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! بَلَغَ بِيْ مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى، وَأَنَا ذُوْ مَالِ وَلَا يُرِثُنِيْ إِلَّا ابْنَةٌ لِيْ وَاحِدَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلْثَيْ مَالِي ؟ قَالَ: ((لا)). قُلْتُ: أَفَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ؟ قَالَ: ((لًا)). قُلْتُ: فَالثُّلُثُ: ((وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، إنَّكَ أَنْ تَذَرَّ وَرَئَتَكُ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ، وَلَسْتَ تُنْفِقُ نَفَقَةً تَبَتَغِي بِهَا وَجُهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا، حَتَّى اللُّقُمَةَ تَجْعَلُهَا فِنْي فِي امْرَتِكَ)). قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهُ! أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِيْ؟ قَالَ: ((إِنَّكَ لَنُ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِيْ بِهِ وَجُهَ اللَّهِ إلَّا ازُدَدُتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً، وَلَعَلَّكَ تُحَلَّفُ حَتَّى يَنْتَفَعَ بِكَ أَقُواهُ وَيَضُرُّ بِكَ آخَرُونُنَ،

(اسلام کے دشمنوں) کونقصان پہنچے گا۔اَے اللہ!میرے ساتھیوں کی ہجرت کو کامل فرما اور انہیں پیچھے نہ ہٹالیکن نقصان میں تو سعد بن خولہ رہے ؟ حضور اگرم مَثَّا ﷺ نے ان کے مکہ میں وفات پاجانے کی وجہ سے رخے ظاہر فرمایا۔

اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِيْ هِجُوتَهُمْ، وَلَا تَوُدَّهُمُ وَلَا تَوُدَّهُمُ عَلَى أَعْفَ بَعُهُ مَنَ خَوْلَةً)) عَلَى أَعْفَا بِهِمْ. لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بُنُ خَوْلَةً)) رَثَى لَهُ رَسُولُ اللَّهِ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللللْحُولُولُ اللَّهُ مَا ا

تشريج: جية الوداع ك ذكركى وجد عديث كويهال لايا كيا-

٤٤١٠ حَدَّثَنَى إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْدِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ ضَمْرَةً، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةً، عَنْ نَافِع: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ عُقْبَةً، عَنْ نَافِع: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ عَجَةِ الْوَدَاع. اللَّهِ عَلَيْهِ الْوَدَاع. [راجع: ٢٩٨١] [مسلم: ٢٩٥١؛ ابوداود: ١٩٨٠] [راجع: ٢٩٨٠] [مسلم: ٢٥٥ اللهِ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبْنُ جُرَيْع: أَخْبَرَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بُحْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبْنُ جُرَيْع: أَخْبَرَهُ أَخْبَرَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةً، عَنْ نَافِع: أَخْبَرَهُ الْنَبِي مُؤْسَى بْنُ عُقْبَةً، حَلَق فِي حَجَةِ الْوَدَاع وَأَنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ. الْوَدَاع وَأَنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ. [راجع: ٢٧٢١]

مَالِكَ، عَنِ ابْنِ شِهَابِ عِنَ قَزَعَةً، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكَ، عَنِ ابْنِ شِهَابِ عِن وَقَالَ اللَّيْتُ: حَدَّثَنِي مُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبَدُ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنَ عَبْاسَ عَبِدُ اللَّهِ بْنَ عَبْاسَ عَبَدُ اللَّهِ بْنَ عَبْاسَ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ ، أَقْبَلَ يُسِيْرُ عَلَى حِمَادٍ ، وَرَسُولُ اللَّهِ مِثْنَى فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اللَّهِ مِثْنَى فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ ، فَسَارَ الْحِمَارُ بَيْنَ يَدَيْ يَعْضِ الصَّفَ ، ثُمَّ نَزَلُ عَنْهُ ، فَصَفَّ مَعَ بَعْضِ الصَّفِّ ، ثُمَّ نَزَلُ عَنْهُ ، فَصَفَّ مَعَ بَعْضِ الصَّفِّ ، ثُمَّ نَزَلُ عَنْهُ ، فَصَفً مَعَ بَعْضِ الصَّفِ ، ثُمَّ نَزَلُ عَنْهُ ، فَصَفً مَعَ

اَلنَّاسِ. [راجع: ٧٦] ٤٤١٣ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: "حَدَّثَنَّا يَحْيَى،

عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، قَالَ: سُيْلَ

(۱۳۷۰) مجھ سے ابراہیم بن منذرخزامی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے موی بن سے ابوضم ہ انس بن عیاض نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے موی بن عقبہ نے بیان کیا، ان سے زفع نے اور انہیں حضرت عبداللہ بن عمر ملاقاتیا ہے نے اور انہیں حضرت عبداللہ بن عمر ملاقاتیا ہے۔ نفع نے جہۃ الوداع میں اپناسر منڈ وایا تھا۔

(۱۳۳۱) ہم سے عبیداللہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے محمہ بن بکر نے بیان کیا، کہا ہم سے محمہ بن بکر نے بیان کیا، ان سے مولی بن عقبہ نے ، انبیں نافع نے اور انبیں ابن عمر والله ما نے خبر دی کہ نبی کریم مَالله مُنا اور آبیں منڈوایا آپ مَالله مُنا کہ منافع المحاب نے ججہ الوداع کے موقع پر سر منڈوایا اور بعض دوسرے صحابہ وی کا تی بالوں کو تر شوالیا تھا۔

(۳۲۱۳) ہم سے مسدد بن مسر ہدنے بیان کیا، کہا ہم سے کی بن سعید قطآن نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے

أُسَامَةُ وَأَنَا شَاهِدٌ، عَنْ سَيْرِ النَّبِيِّ مُكُنَّكُمُ فِيُ حَجَّتِهِ. قَالَ: الْعَنَقَ، فَإِذَا وَجَدَ فَجُوةً نَصَّ. [راجع: ١٦٦٦]

2814 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةً، عَنْ مَدِي مَالِكِ، عَنْ عَدِي مَالِكِ، عَنْ عَدِي مَالِكِ، عَنْ عَدِي اللهِ بْنِ يَزِيْدَ الْتَخَطْمِي، ابْن بَالِيدَ الْتَخَطْمِي، أَنْ أَبَا أَيُّوْبَ، أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ، صَلَّى مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ عَلَى الْمَعْرِبَ رَسُوْلِ اللَّهِ عَلَى الْمَعْرِبَ وَسَعْلَ الْمَعْرِبَ الْسَعْلِ اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْعَلَالِمُ عَلَى الْعَلَالِمُولُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْعَلَامُ عَلَى الْعَلَامُ عَلَهُ عَلَى الْعَلَامُ عَلَى الْعَلَامُ عَلَى الْعَلَامُ عَلَهُ عَلَى الْعَلَمُ عَلَى الْعَلَمُ عَلَى الْعَلَمُ عَلَى الْعَلَمُ عَلَ

رُ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا. [راجع: ١٦٧٤]

تشویج: جملہ احادیث ندکورہ میں کسی نہ کسی طرح سے ججة الوداع کاذکر آیا ہے۔اس لیے امام بخاری مُشائدہ نے ان احادیث کو یہاں نقل فر مایا جوان کے کمال اجتباد کی دلیل ہے۔ویسے ہر ہر حدیث سے بہت سے مسائل کا اثبات ہوتا ہے۔اس لیے ان میں اکثر احادیث کی بابوں کے تحت ندکور ہوئی ہیں جیسا کہ بغور مطالعہ کرنے والے حضرات برخودروثن ہوسئے گا۔

ساتھ پڑھیں تھیں۔

بَابُ غَذُورَةِ تَبُولُكَ، وَهِي باب: غزوهُ تبوك كابيان،اس كا دوسرانام غزوهُ غَزُورَةُ الْعُسْرَةِ عَنْوَكَ كابيان،اس كا دوسرانام غزوهُ غَزْوَةُ الْعُسْرَةِ

تشوی : عرت کے معنی کی اور تکلیف کے ہیں۔اس جنگ میں محابر کرام ڈکا ٹھڑا کے لیے سواری ، راش ، کیڑے ہر چیزی انتہا کی کئی ہے۔ یہ اور جب و صحاواتعہ ہے۔ اس جنگ کا ذکر سورہ تو بہ میں تفصیل کے ساتھ فہ کور ہوا ہے۔ سخت ترین گری کا موسم تھا۔ مجوروں کی فصل بالکل تیارتی ۔ ان حالات میں محابہ ٹکا ٹھڑا کا تیار ہوتا ہوے ہی عرم وایمان کا جوت پیش کرنے تھا۔ منافقین نے کھل کرا تکار کردیا اور بہت سے حیلے بہائے پیش کرنے گئے۔ آیات اللہ میں ان جنگ میں ان ہی منافقین کے کھل کرا تکار کردیا اور بہت سے حیلے بہائے پیش کرنے گئے۔ آیات اللہ کہ آئے گئے میں ان ہی منافقین کا ذکر ہے۔

28 10 عَنْ أَبِيْ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بَنْ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةً، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةً، عَنْ أَبِي مُوْسَى، قَالَ: بُرْدَةً، عَنْ أَبِي مُوْسَى، قَالَ: أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى رَسُوْلِ اللَّهِ مَلَّكُمُ أَنْ اللَّهِ مَلَّكُمُ أَنِي مَعْدُ فِي جَيْشٍ أَسْأَلُهُ الْحُمْلَانَ لَهُمْ، إِذْ هُمْ مَعَدُ فِي جَيْشٍ الْعُسْرَةِ وَهِي غَزْوَةً تَبُوْكَ فَقُلْتُ: يَا نَبِي اللَّهِ اللَّهُ أَصْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ)). فَقَالَ: ((وَاللَّهِ اللَّهِ الْمُ أَصْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ)). وَوَافَقْتُهُ، وَهُو غَضْبَانُ وَلَا أَشْعُرُ، وَرَجَعْتُ وَوَافَقْتُهُ، وَهُو غَضْبَانُ وَلَا أَشْعُرُ، وَرَجَعْتُ

ر ۲۳۱۵) ہم سے محر بن علاء نے بیان کیا، کہا ہم سے ابواسامہ نے بیان کیا، ان سے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ نے اور ان سے ابوموی اشعری دلائٹ نے بیان کیا کہ جھے میر ہے ساتھیوں نے رسول اللہ مالی کی استعرادی دلائٹ کیا گئے کہ سے میں بھیجا کہ میں آپ مالی کیا ہے ان کے لیے سواری کے جانو رول کی درخواست کروں۔ وہ لوگ آپ کے ساتھ جیش عسرت (بعنی غروة بوک) میں شریک ہونا چاہتے تھے۔ میں نے عرض کیا:یارسول اللہ! میر سے ساتھیوں نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے تا کہ آپ ان کے میر سے ساتھیوں نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے تا کہ آپ ان کے لیے سواری کے جانو روں کا انتظام کرادیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم!

والدعروه نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ اسامہ دلائش سے ججہ الوداع کے

موقع پرنی کریم مناتیا کم (سفریس) رفتارے متعلق پوچھا گیا توانہوں نے

کہا کہ بچ کی حیال جلتے تھے اور جب کشادہ جگہ لمتی تواس سے تیز چلتے تھے۔

(١٣١٣) م سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، ان سے امام مالک نے

بیان کیا،ان سے یحیٰ بن سعیدنے ،ان سے عدی بن ثابت نے اوران سے

عبدالله بن یزید طمی نے اور انہیں ابوالیب دلائٹۂ نے خبر دی کہ انہوں نے

نبی کریم مَنَاتِیْنِم کے ساتھ ججۃ الوداع کے موقع پرمغرب اورعشاء ملا کرایک

<\$€ 566/5 €

حاضر ہوا تھا تو آپ عصد میں تھے اور میں اے معلوم نہ کرسکا تھا۔ آپ سُلَاتِيَا کے انکارے میں بہت عملین واپس موا۔ بیخوف تھا کہ کہیں آپ سواري مانگنے كى وجد سے خفاند ہو گئے ہوں ۔ ميں اپنے ساتھيوں كے پاس آیا اور انہیں نبی اکرم مالی فیلم کے ارشاد کی خبردی، کیکن ابھی کچھ زیادہ وقت نہیں گزراتھا کہ میں نے بلال باللہ اللہ کا وازین، وہ پکاررہے تھے: اے عبدالله بن قیس! میں نے جواب دیا تو انہوں نے کہا: رسول الله سَلَ اللَّهُ مَا لَيْمُ مهمیں بلارہے ہیں۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہواتو آپ نے فرمایا: " بيدو جوڑے اور بيدو جوڑے اونث كے لے جاؤ ـ " آپ نے چيداونث عنایت فرمائے۔ان اونٹوں کوآپ نے ای وقت سعد رہائٹنڈ سے خرید اتھا اور فرمایا که "انبیس این ساتھیوں کود کے دواور انبیس بتاؤ کہ اللہ تعالی نے یا آپ نے فرمایا که رسول الله مَالِيَّةُ مِن تمباري سواري کے لیے انہيں ديا ہے، ان پرسوار ہوجاؤ۔'' میں ان اونوں کو لے کراینے ساتھیوں کے پاس میا اوران سے میں نے کہا کہ آنحضور من تی فی نے تمہاری سواری کے لیے بیعنایت فرمائے میں لیکن اللہ کی قتم! کہ اب تمہیں ان پر صحابہ وفائلت کے پاس چلنا پڑے گا،جنہوں نے حضور اکرم مُؤاثِیْظ کا انکار فرمانا سنا تھا،کہیں تم ن خیال نه کر میشوکه میں نے تم ہے رسول الله مَنَا اللهُ عَلَيْمَ کے ارشاد کے متعلق غلط بات كهددى تقى انبول نے كہا كة تمهارى سيائى ميس كوئى شبنيس ب لیکن اگرآ پ کا اصرار ہےتو ہم ایبا بھی کرلیں گے۔ابوموی رفائن نے ان میں سے چندلوگوں کو لے کران صحابہ جن اُنتہ کے یاس گئے جنہوں نے رسول الله مَا يُنْيَمُ كاوه ارشادساتها كم آنخضرت مَا يُنْيَمُ ن يهل توريخ سا أكار كيا تقاليكن بعرعنايت فرمايا-ان صحابه وفائتن في بهي اسي طرح حديث كو بیان کیا کہ جس طرح ابوموی ڈائٹٹو نے ان سے بیان کی تھی۔

حَزِيْنًا مِنْ مَنْعِ النَّبِيِّ مُلْكُلًّا وَمِنْ مَخَافَةِ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيِّ مُلْكُمْ أَ وَجَدَ فِى نَفْسِهِ عَلَىَّ، فَرَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِيْ فَأَخْبَرْتُهُمُ الَّذِيْ قَالَ النَّبِيُّ مُلْقَعَةً ، فَلَمْ أَلْبَتْ إِلَّا سُوَيْعَةً إِذْ سَمِعْتُ بِلَالاً يُنَادِي: أَيْنَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ. فَأَجَبْتُهُ، فَقَالَ: أَجِبْ رَسُولَ اللَّهِ مُنْفَظَّمَ يَدْعُوْكَ، فَلَمَّا أَتَيْتُهُ، قَالَ: ((خُذُ هَذَيْن الْقُرِينَيْنِ وَهَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ لِسِتَّةِ أَبُعِرَةٍ ابْتَاعَهُنَّ حِينَيْدٍ مِنْ سَعْدٍ. فَانْطَلِقُ بِهِنَّ إِلَى أَصْحَابِكَ فَقُلُ: إِنَّ اللَّهَ ِ أَوْ قَالَ: إِنَّ رَسُولُ اللَّهِ مُنْ اللَّهِ مُنْكُمُ عَلَى هَوُ لَاءِ فَارْكَبُو هُنَّ)). فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِمْ بِهِنَّ، فَقُلْتُ: إِنَّ النَّبِيَّ مَا اللَّهِمْ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَوُّلَاءِ وَلَكِنِّيْ وَاللَّهِ! لَا أَدَعُكُمْ حَتَّى يَنْطَلِقَ مَعِيْ بَعْضُكُمْ إِلَى مَنْ سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُولِ اللَّهِ مُثْلِثَكُمُ ۚ لَا تَظُنُّوا أَنَّىٰ حَدَّثَتُكُمْ شَيْئًا لَمْ يَقُلُهُ رَسُولُ اللَّهِ طَلَّعَا فَقَالُوا لِنِي: وَاللَّهِ! إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدَّق، وَلَنَفْعَلَنَّ مَا أَحْبَبْتَ. فَانْطَلَقَ أَبُوْ مُوْسَى بِنَفَر مِنْهُمْ خَتَّى أَتَوُا الَّذِيْنَ سَمِعُوا قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ مَا اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِن اللَّهُ مِنْ اللَّا مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّا مِنْ مِنْ اللَّهُ مِنْ مِنْ اللَّا مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّا مِنْ اللَّا مِنْ فَحَدَّثُوْهُمْ بِمِثْلِ مَا حَدَّثَهُمْ بِهِ أَبُوْ مُوْسَي. [راجع: ١٣٣][مسلم: ٢٦٤]

قشويع: روايت مين حفرت ابوموى اشعرى والنفؤ كارسول كريم من النفؤ عسواريان ما تكني كاذكر ب- اتفاق باس وقت سواريال موجود نقي -لبُدا نبي كريم مَنْ يَنْفِرْ في أنكار فرماديا في تحورى دير بعدسواريال مهيا بوكسي اورسول ياك مناتين في في ايوموى كودا پس بلواكريا في حيداد من الكودلوادي اب ابوموی زفانفذ کوید ڈر ہوا کدمیرے ساتھی جھ کوجھوٹا نہ جھ میٹیس کہ ابھی تو اس نے بیکہاتھا کہ نبی کریم منافیقیم سواری نہیں دے رہے ہیں اور ابھی سواریاں لے کرآ گیا۔اس لیے حضرت ابومویٰ مَنْ الْیَنْظِ نے ان ہے یہ کہا کہ میرے ہمراہ چل کرمیری بات کی تصدیق نبی کریم مُنْ الْیَنْظِ ہے کرلوتا کہ میری بات کاتم کویقین ہوجائے۔ چنانچہ ابوموی بٹائٹ کے اصرار شدید پر چیآ دمی خدمت نبوی میں حاضر ہوئے ادر انہوں نے ابوموی بٹائٹ کے بیان کی تصدیق کی ۔حضرت ابوموی عبداللہ بن قیس اشعری ڈائٹنڈ مشہورمہا جرصحابی ہیں ۔جنبواں نے حبشہ کی طرف بھی ہجرت کی تھی اور بیابل خینہ کے ساتھ

مدیندآت تھے جب کرسول الله مَنَّ النَّیْرَ جیبر میں تھے۔ حضرت فاروق اعظم وَثَاثِیُّ نے ۲۰ھیں ان کوبھرہ کا حاکم مقرر کیا اور خلافت عثانی میں ان کوکوف کا حاکم مقرر کیا گیا جب ہی ہیکہ آگئے تھے۔ ۵۲ھ میں مکہ ہی میں ان کا انقال ہوا۔ (رضی الله عنه وارضاه)

٢٤١٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّد، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ مُضْعَبِ بْنِ عَنْ مُضْعَبِ بْنِ سَعْد، عَنْ مُضْعَبِ بْنِ سَعْد، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ مُثَنَّةً خَرَجَ لِلَّي تَبُوْكَ، فَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا، قَالَ: أَتَخَلِّفُنِي فِي الصِّبْيانِ وَالنِّسَاءِ؟ قَالَ: ((أَلَّا تَرُضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ تَكُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِي بَعْدِي)). وَقَالَ أَبُوْ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا لَيْسَ نَبِي بَعْدِي)). وَقَالَ أَبُوْ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَم، قَالَ: سَمِعْتُ مُضْعَبُ.

الا ١٣١٦) ہم ہے مسدد بن مسر مدنے بیان کیا، کہا ہم سے بچی بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے بچی بن بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے مصعب بن سعد نے اور ان سے ان کے والد نے کہ رسول الله مَثَلَّ الْتُهُمُّ غُرُوهُ تبوک کے لیے تشریف لے گئے تو علی بڑالٹی کو مدینہ میں اپنا نا ئب بنایا علی بڑالٹی نے عرض کیا: آپ مجھے بچوں اور عور توں میں چھوڑے جارہے ہیں؟ آپ مَثَلِ اللَّهُ يَّا اللهُ عَلَى اللهُ ہُوں کے فرمایا: '' مم اس پرخوش نہیں ہو کہ میرے لیے تم ایسے ہو جسے موکی کے لیے ہارون تھے۔ لیکن فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔'' اور البُوداوُد طیالی نے اس حدیث کو یوں بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا، البُوداوُد طیالی نے اس حدیث کو یوں بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے حکم بن عتبہ نے بیان کیا، ان سے حکم بن عتبہ نے بیان کیا،

[راجع: ۲۰۷۱][مسلم: ۲۰۱۸] قشوج: غزدهٔ تبوک کی دجه بیهونی که رسول کریم مظافیظ کوینجر پینی تقی که روم کے نصاری مسلمانوں سے لانے کی تیاری کردہ جیں ادر عرب کے بھی کی قبائل کخم جذام وغیرہ کواپنے ساتھ ملار ہے ہیں۔ پینجرس کرنجی کریم مظافیظ نے خود پیش قدمی کرنے کا فیصلہ فرمایا تا کہ نصاری کو مسلمانوں کی تیاریوں کا

علم ہوجائے اور وہ خود گر اُنی کا خیال چھوڑ دیں اور جنگ نہ ہونے پائے۔اس جنگ میں حضرت عثمان غی ڈاٹٹٹٹ نے دوسواونٹ مع سامان کے مسلمانوں کے لیے پیش فریائے تھے۔جس پر نبی کریم مُثالثینِم نے خوش ہوکر فرمایا کہ اب عثمان جیسے بھی عمل کریں ان کے لیے رضائے اللی واجب ہو پکی ہے۔

تے ہیں رہائے ہے۔ کس کرتیا ہی تاریخ اس میں ایک ہیں ہے۔ ہی کریم مثلاثیم نے ان کواپنے لیے ایسا ہی معاون قرار دیا جیسے ہارون علیمیا اس معارت مولی علیمیا اس معارت میں جعزت مل میں معارف الدی ہے۔ ہی کریم مثلاثیم نے ان کواپنے لیے ایسا ہی معارف الدی ہے۔ ان معارف میں معارف می

کے معاون تھے۔اس سے حفرت علی بڑائٹو کی خلافت بافصل پردلیل مکر ناغلط ہے۔ کیونکہ حضرت ہارون عَلِیَسِلِا کوموسوی خلافت نہیں ملی ۔وہ حضرت موئی عَالِیَلا سے پہلے ہی انقال کر چکے تھے۔حضرت موئی عَالِیَلا نے صرف طور پہاڑ پر جاتے وقت حضرت ہارون عَالِیَلا کو اپنا جانشین بنایا تھا۔ایسا ہی نبی کریم مَنْ الْنَیْوْمُ نے جنگ تبوک میں جاتے وقت حضرت علی بڑائٹو کو کہ یہ میں اپنا جانشین بنایا۔بس اس مماثلت کا تعلق صرف ای حد تک ہے۔اس ارشاد

نبوی کامنہوم خود حضرت علی خالفو نے بھی پنہیں سمجھا تھا جوشیعہ حضرات نے سمجھا ہے۔اگر حضرت علی خالفو ایسا سمجھتے تو خود کیوکر حضرت ابو بحر را خالفو کے درست جق پر بیعت کر کے ان کوخلیفہ برحق سمجھتے ۔ حدیث ہذاہے یہ بھی ثابت ہوا کہ نبی کریم مثالفیو آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعدرسالت ونبوت کا سلسلہ

قیامت تک کے لیے بند ہو چکا ہے۔اب جوبھی کسی بھی قتم کا نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا د جال ہے،خواہ وہ کیسی ہی اسلام دوتی کی بات کرے، وہ غدار ہے مکار ہے۔ تخت نبوت کا باغی ہے۔ ہرکلمہ گومسلمان کا فرض ہے کہ ایسے مدعی کا منہ تو ژمقا بلہ کر کے ناموس رسالت کے تحفظ کے لیے اپنی پوری پوری

جدوجهد کرے۔اس دور آخر میں فرقہ قادیانیا ایک ایسا ہی باطل پرست فرقہ ہے جو پنجاب کے قصبہ قادیان کے ایک شخص مسلمی مرز اغلام احمہ کے لیے

نبوت ورسالت کامری ہےاورجس نے دجل وکر پھیلانے میں ہو مبود جال کی قل کی ہے۔

٤٤١٧ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرَيْجٍ، مُحَمَّدُ بْنُ جُرَيْجٍ،

قَالَ: سَمعْتُ عَطَاءُ، يُخْبِرُ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ

(۱۳۳۷) ہم سے عبیداللہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن بکر نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن بکر نے بیان کیا، کہا ہم کوابن جر تا خردی، کہا کہ بیں نے عطاء سے سنا، انہوں نے خبر دی اور ان نے خبر دی اور ان

سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نبی کریم مَنْ اللّٰهِ ہُمْ کہ مِنْ اللّٰهِ ہُمْ کہ مِنْ اللّٰهِ ہُمْ کہ مِنْ اللّٰهِ ہُمْ کہ اس کے والد نے بیان کیا کہ یعلی واللّٰهُ ہُما کہ ہے ۔ عطاء نے بیان کیا ، ان سے صفوان نے بیان کیا کہ یعلی واللّٰهُ نے کہا ، میں نے ایک مزدور بھی اپنے ساتھ لے لیا تھا۔ وہ ایک خض سے لڑ پڑا اور ایک نے دوہرے کا ہاتھ وانت سے کا ٹا۔ عطاء نے بیان کیا کہ مجھے صفوان نے خبردی کہ ان دونوں میں سے کس نے عطاء نے بیان کیا کہ مجھے صفوان نے خبردی کہ ان دونوں میں سے کس نے اپنے مقابل کا ہاتھ کا ٹا تھا ، یہ مجھے یا ذہیں ہے۔ بہر حال جس کا ہاتھ کا ٹا گیا قیا اس نے اپنا ہاتھ کا ٹا تھا ، یہ مجھے یا ذہیں ہے۔ بہر حال جس کا ہاتھ کا ٹا گیا تھا اس نے اپنا ہاتھ کا ٹا تھا والے کے منہ سے جو کھینچا تو کا شنے والے کے منہ سے جو کھینچا تو کا شنے والے کے منہ سے جو کھینچا تو کا شنے والے کے منہ سے جو کھینچا تو کا شنے والے کے منہ سے جو کھینچا تو کا شنے والے کے منہ سے جو کھینچا تو کا شنے والے کے منہ سے جو کھینچا تو کا شنے والے کے منہ سے جو کھینچا تو کا شنے والے کے منہ سے جو کھینچا تو کئے دوانت بھی ساتھ چلا آ یا۔ وہ دونوں نبی اگرم مَنَّ اللّٰہُ ہُمْ کے ذوان کیا میرا خیال ہے کہ انہوں نے بیمی بیان کیا کہ نبی اگرم مَنَّ اللّٰہُ ہُمْ نے فرمایا ''د پھر کیا وہ تیرے منہ میں اپنا ہاتھ دیتے دیتا تا کہ تو اسے وہ نہ کی طرح چیاجا تا۔''

صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةً، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِي مُ الْعَثْمَ الْعُسْرَةً، قَالَ: كَانَ يَعْلَى يَقُوْلُ: تِلْكَ الْغَزْوَةُ أَوْثَقُ أَعْمَالِي عِنْدِيْ. قَالَ عَطَاءٌ: فَقَالَ صَفْوَانُ: قَالَ عِعْلَى: فَكَانَ لِيْ أَجِيْرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ يَعْلَى: فَكَانَ لِيْ أَجِيْرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ مَعْلَى: فَكَانَ لِيْ أَجِيْرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ صَفْوَانُ أَيْهُمَا عَضَّ الآخَو فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَ صَفْوَانُ أَيْهُمَا عَضَّ الآخَو فَنْسِينتُهُ قَالَ: فَانْتَزَعَ إِحْدَى ثَنِيتَيْهِ، فَأَتِيا النّبِي طَلْعَانًا فَانَ فَالَنَ فَالَنَا النّبِي طَلْعَانًا فَالَنَّ فَالَا اللّهَ فَالَنَا النّبِي طَلْعَانًا فَي فَعْلَا اللّهِ فَالَانَ فَالَ اللّهَ عَطَاءٌ: وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: فَأَهُمَا عَظَاءٌ: وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: فَأَلْدَا النّبِي طَلْعَانًا فِي فِي فَحُلٍ يَقْضَمُهَا؟)) قَالَ النّبِي طَلْعَلَمُ فِي فَحُلٍ يَقْضَمُهَا؟)) قَطْمُ مُهَا، كَأَنَّهَا فِي فِي فَحُلٍ يَقْضَمُهَا؟))

تشريج: يدواقع بحى جنك بوك من يثن آياتها اس لياس مديث كويهال ذكركيا كيار

بَابُ حَدِيْثِ كَعْبِ بُنِ مَالِكٍ

وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّوَجَلً: ﴿وَعَلَى النَّلَاثَةِ ٱلَّذِيْنَ خُلِّفُوْا﴾. [الته بة: ١١٨]

(جو جنگ تبوك مين ميحچره كئے تقے) اور الله عز وجل كا ارشاد، ﴿ وَعَلَى النَّلْقَةِ الَّذِيْنُ خُلِّفُوا ﴾ الثَّلْقَةِ الَّذِيْنُ خُلِّفُوا ﴾

باب: گعب بن ما لک طالعین کے واقعہ کا بیان

تشویج: یعی الدندان تین مخصول کابھی تصور معاف کردیا جواس جی ملم نہ جاسکے تھے۔ یہ تین محص کعب بن ما لک اور مرارہ بن رہے اور ہلال بن امید فرانگرانتے۔ حدیث ذیل میں بڑی تفصیل کے ساتھ یہ واقعہ خود حضرت کعب مخالف نے بیان فرمایا، جے پڑھ کر بی چاہتا ہے کہ میں آج اس واقعہ پرچودہ سوبرس گزرنے کے باوجود حضرت کعب بڑائنو کی خدمت میں عالم روحانیت میں مبار کہا دہی کروں۔ کیونکہ جس پامردی اور بچائی کا آپ نے اس نازک موقع پرجوت دیا، اس کی مثالیں ملنی مشکل ہیں۔ (والسلام، خادم، محمد واؤدران سار کر بھالاتی ۱۳۳۹ھ)

٤١٨ ع - حَدَّثَنَا يَحْبَى بْنُ بُكُيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا (٢٣١٨) بم سے يُحَلَّ فَ بَيرِ فِيان كِيا، كَهَا بم سے ليف بن سعد فِ اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ بيان كِيا، ان سے قبل في ان سے عبد الله بن مالك في مالك في مالك ، أَنَّ عَبْدَ اللّهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكِ: (جب كعب والله والله عن الله في الله في عبد الله بن مالك في الله في

3€ 569/5

تبوك كے سوااور كسى غروه ميں ايبانہيں ہواتھا كميں رسول الله مَاللَّيْمُ كے ساتھ شریک نہ ہوا ہوں۔البتہ غز وۂ بدر میں بھی شریک نہیں ہوا تھالیکن جو لوگ غزوهٔ بدر میں شریک نه ہوسکے تھے، ان کے متعلق آنحضرت مَالَّيْمَ إِ نے کسی قتم کی خنگلی کا ظہار نہیں فر مایا تھا کیونکہ آپ مُؤاٹینِمُ اس موقع پر صرف قریش کے قافلے کی تلاش میں نکلے تھے الیکن اللہ تعالی کے علم سے سی پہلی تاری کے بغیر، آپ کی دشمنوں سے طر ہوگئی اور لیکن میں لیا عقبہ میں رسول الله مَا الله مَا الله مَا خدمت مين حاضر بواتها-بيدى رات بجس مين جم في (مكه ميس) اسلام كے ليے عهد كيا تھا اور مجھے توبيغزوة بدر سے بھى زيادہ عزیز ہے۔اگرچہ بدر کالوگوں کی زبانوں پر چرچا زیادہ ہے۔تیسرا واقعہ بیہ ہے کہ میں اپنی زندگی میں بھی اتنا قوی ،اتناصاحب مال نہیں ہوا تھا جتنا اس موقع پر تھا۔ جبکہ میں آنخضرت مَنَا اللہ اللہ کے ساتھ تبوک کے غزوے میں شر یک نہ ہوسکا تھا۔اللہ گ نتم!اس سے پہلے بھی میرے یاس دواونٹ جمع نہیں ہوئے تھے لیکن اس موقع پرمیرے پاس دواونٹ موجود تھے۔رسول الله مَا لَيْكُمْ جب مجمى كسى غزوے كے ليے تشريف لے جاتے تو آپ اس کے لیے ذومعنی الفاظ استعال کیا کرتے تھے لیکن اس غزوہ کا جب موقع آیا تو حرى بدى سخت تقى ،سفر بھى بہت اسباتھا، بيابانى راستداور دشمن كى فوج كى كثرت تعداد! تمام مشكلات سامنتھيں ۔اس ليے آتخضرت مَاليَّيْمُ نے مسلمانوں سے اس غزوے کے متعلق بہت تفصیل کے ساتھ بتادیا تھا تا کہ اس كے مطابق بورى طرح تيارى كرليں - چنانچة ب مَالْيَّيْزُ في اسمت ک بھی نشاندہی کردی جدهرہے آپ کا جانے کا ارادہ تھا۔مسلمان بھی آب مَالَ فَيْزُمُ كِسَاتِه بهت تقدات ككى رجر ميسسب كالمول كا لکھنا بھی مشکل تھا۔ کعب واللیئ نے بیان کیا کہ کوئی بھی شخص اگر اس غزوہ میں شریک نه ہونا چاہتا تو دہ بی خیال کرسکتا تھا کہاس کی غیر حاضری کا کسی کو پتہ نہیں چلے گا۔ سوا اس کے کہ اس کے متعلق وحی نازل ہو۔ رسول الله مَالَيْقِمُ جب اس غزوه ك ليتشريف ل جارب تصقو كيل كيفكا زمانه تفا اورسامیه میں بیٹھ کرلوگ آ رام کرتے تھے۔رسول الله مَاللَّيْظِم مجمی تیار یوں میں مصروف تھے اور آپ کے ساتھ مسلمان بھی لیکن میں روزانہ

حِيْنَ تَخَلُّفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوكَ قَالَ كَعْبُ: لَمْ أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ طُلِّئَكُمْ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِيْ غَزْوَةِ تَبُوكَ، غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ، وَلَمْ يُعَاتِبُ أَحَدًا تَخَلُّفَ عَنْهَا، إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ مُسْكُمُ يُرِيْدُ عِيْرَ قُرَيْشٍ، حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيْعَادٍ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُول اللَّهِ مَثْنَاكُمُ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاتَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِيْ بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ، وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا، كَانَ مِنْ خَبَرِيْ أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزَاةِ، وَاللَّهِ! مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِيْ قَبْلَهُ رَاحِلَتَانِ قَطُّ حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلكَ الْغَزَاةِ، وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ مَا لِنَاهُمُ لَيْكُمْ لُهِ يُدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا، حَتَّى كَانَتْ تِلكَ الْغَزْوَةُ، غَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا شَدِيْدٍ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا وَمَفَازًا وَعَدُوًّا كَثِيْرًا، فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِيْنَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوْا أُهْبَةً غَزْوِهِمْ، فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِيْ يُرِيْدُ، وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ مُلْكُمُّ كَثِيْرٌ، وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظًـ يُرِيْدُ الدُّيْوَانَ ـ قَالَ كَعْبُ: فَمَا رَجُلٌ يُرِيْدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظُنَّ أَنَّهُ سَيَخْفَى لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ وَحْيُ اللَّهِ، وَغَزَا رَسُولُ اللَّهِ مَكْلَامٌ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِيْنَ طَابَتِ الثَّمَارُ وَالظَّلَالُ، وَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ مُلْتُكُمُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ ، فَطَفِقْتُ

سوچا کرتا تھا کہ کل سے میں بھی تیاری کروں گااوراس طرح مرروزاہے بال رہا۔ مجھے اس کا یقین تھا کہ تیاری کرلوں گا۔ مجھے آسانیاں میسر ہیں، یوں ہی وقت گزرتار ہااورآ خرلوگوں نے اپنی تیاریاں ممل بھی کرلیں اوررسول الله مَنْ عِنْهِمْ مسلمانوں کوساتھ لے کرروانہ بھی ہو گئے۔اس ونت تک میں نے کوئی تیاری نہیں کی تھی۔اس موقع پر بھی میں نے اینے ول کو یہی کہ کر مسمجھالیا کہ کل یا پرسوں تک تیاری کرلوں گا اور پھرائشکر سے جاملوں گا ۔کوچ كے بعد دوسرے دن ميں في تياري كے ليے سوچاليكن اس دن بھي كوئئ تیاری نہیں گی۔ پھر تیسرے دن کے لیے سوچا اور اس دن بھی کوئی تیاری نہیں گی ۔ یوں بی وقت گزرگیا اور اسلام لشکر بہت آ کے بڑھ گیا۔غزوے میں شرکت میرے لیے بہت دور کی بات ہوگی اور میں یہی ارادہ کرتار ہاکہ یبال سے چل کر انہیں مالوں گا۔ کاش! میں نے ایسا کرلیا ہوتا لئین میہ میرے نفیب میں نہیں تھا۔ آنخضرت من النظم کے تشریف لے جانے کے بعد جب میں باہر نکلتا تو مجھے بڑار نج ہوتا کیونکہ یا تو وہ لوگ نظر آئے جن کے چہروں سے نفاق نیکتا تھا ماوہ لوگ جنہیں اللہ تعالی نے معذور اور ضعیف قراردے دیا تھا۔ رسول اللہ مُناتِیْظِ نے میرے بارے میں کی سے کچھیں پوچھا تھالیکن جب آپ تبوک پہنچ گئے تو وہیں ایک مجلس میں آپ نے دریافت فرمایا "کعب نے کیا کیا؟" بوسلمہ کے ایک صاحب نے کہا: یارسول الله اس کے غرور نے اسے آنے نہیں دیا۔ (وہ حسن و جمال یالباس پراز اکررہ گیا) اس پرمعاذین جبل طافین بولے تم نے بری بات کہی۔ یارسول الله! الله کا قتم! ہمیں ان کے متعلق خیر کے سوااور کچھ معلوم نہیں۔ رسول الله مَثَاثِيرُمُ نِي مِي مِنهِين فرمايا - كعب بن ما لك رَثَاثُونُ نِي بيان كياك جب مجھے معلوم ہوا کہ حضور مَنَافِیْظُ واپس تشریف لارہے ہیں تو اب مجھ پر فکر سوار ہوئی اور میرا ذہن کوئی ایسا جھوٹا بہانہ تلاش کرنے لگا جس ہے میں كل آ تخضرت مَنْ الله مل حقال سے اللہ سكوں - الله المركم بر عقلند آدى ہے اس کے متعلق میں نے مشورہ لیالیکن جب مجھے معلوم ہوا کہ رسول الله مَا يُعْلِمُ مدين سے بالكل قريب آچكے ميں تو غلط خيالات ميزے ذہن سے نکل گئے اور مجھے یقین ہو گیا کہ اس معاملہ میں جھوٹ بول کر میں اپنے

أَغْدُو ٰ يَكِي أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، فَأَقُولُ فِي نَفْسِي: أَنَا قَادِرٌ عَلَيْهِ. فَلَمْ يَزُلُ يَتَمَادَى بِي حَتَّى اشْتَدَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ، فأصبَحَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ والْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَلَمْ أَفْضِ مِنْ جَهَازِيْ شَيْنًا، فَقُلْتُ: أَتَجَهَّزُ بَعْدَهُ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ. فَغَدَوْتُ بَعْدَ أَنْ فَصَلُوا لِأَتَجَهَّزَ، فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، ثُمَّ غَدَوْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، فَلَمْ يَزَلْ بِي حَتَّى أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغَزُو، وَهَمَمْتُ أَنْ أَرْنَحِلَ فَأَدْرِكَهُمْ، وَلَيْتَنِيْ فَغَلْتُ، فَلَمْ يُقَدَّرُ لِيْ ذَلِكَ، فَكُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوج رَسُول اللَّهِ مَلْكُمْ فَطُفْتُ فِيْهِمْ، أَحْزَنَنِي أَنِّي لَا أَرَى إِلَّا رَجُلًا مَعْمُوضًا عَلَيْهِ النُّفَاقُ أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَلَرَ اللَّهُ مِنَ الضُّعَفَّاءِ، وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ مَلْكُمْ حَتَّى بَلَغَ تُبُوْكًا، فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقُوْمِ بِتَّبُوْكَ: ((مَا فَعَلَ -كَعُبْ؟)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةً: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ احَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَنَظَرُهُ فِي عِطْفَيْدٍ. فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَل: بِثْسَ مَا قُلْتَ، وَاللَّهِ! يَا رَسُوْلَ اللَّهِ، مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا. فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ مَلْنَكُمُ قَالَ كَعْبُ بِنُ مَّالِكِ: فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّهُ تَوَجَّهَ قَافِلًا حَضَرَنِيْ هَمِّيْ، وَطَفِقْتُ ٱتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ: بِمَاذَا أُخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا؟ وَاسْتَعَنْتُ عَلَى ذَلِكَ بِكُلِّ ذِي رَأْي مِنْ أَهْلِيُّ ؛ لَنَّلَمًا قِيل إِذْ رَسُولَ اللَّهِ مُعْتَثِيمًا

کو کسی طرح محفوظ نہیں کرسکتا لے چنانچہ میں نے سچی بات کہنے کا ارادہ کرلیا۔ صبح کے وقت آنخضرت مَلَا يُؤَلِمُ تشريف لائے۔ جب آپ سمي سفر سے واپس تشریف لاتے توبیآ پ کی عادت مبار کتھی کہ پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور دورکعت نماز پڑھتے ، پھرلوگوں کے ساتھ مجلس میں بیٹھتے۔ جب آپ اس عمل سے فارغ ہو چکے تو آپ کی خدمت میں لوگ آنے لگے جوغروہ میں شریک نہیں ہوسکے تھے اور تسم کھا کھا کراینے عذر بیان کرنے لكے_ايسے لوگوں كى تعداداس كے قريب تھى _ رسول الله مَالَيْدَ عَلَيْدَ مِلْ الله مَالَيْدَ عَلَيْدَ مِ کے ظاہر کو قبول فرمالیا، ان سے عبدلیا۔ان کے لیے مغفرت کی دعا فرمائی اوران کے باطن کواللہ کے سپرد کیا۔اس کے بعد میں حاضر ہوا۔ میں نے سلام کیاتو آپ مسکرائے۔آپ کی مسکراہٹ میں خفکی تھی۔آپ نے فرمایا: "آؤا" میں چندقدم چل کرآپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ نے مجھ سے وريافت فرمايا : "تم غزوه ميل كول شركك نبيل موع - كياتم في كوكى سواری نہیں خریدی تھی؟ ' میں نے عرض کیا: میرے یاس سواری موجودتھی ، الله كالمم الرميس آب كسواكس دنيادار خص كسامة جبيها مواموتا تو کوئی نہ کوئی عذر گھر کراس کی خفگی ہے نے سکتا تھا، مجھے خوبصورتی کے ساتھ عُقلُوكا سليقه معلوم ہے ليكن الله كاقتم الجھے يفين ہے كداگر آج ميں آپ کے سامنے کوئی حجوثا عذر بیان کرکے آپ کو راضی کرلوں تو بہت جلد اللہ تعالی آپ کو مجھ سے ناراض کردے گا۔اس کے بجائے اگر میں آپ سے سچی بات بیان کردوں تو یقینا آپ کومیری طرف سے خفگی ہوگی کیکن اللہ ہے مجھے معافی کی بوری امید ہے نہیں ، الله کی شم المجھے کوئی عذر نہیں تھا ، الله کی فتم اس وقت سے پہلے میں اتنافارغ البالنہیں تھا اور پھر بھی میں آپ کے ساتحة شريك نبيس موسكا _رسول الله مَنْ اللهُ عَلَيْمَ فِي مايا " انبول في حجى بات بنادی، اچھااب جاؤ، بہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں خود کوئی فیصله کردے۔' میں اٹھ گیا اور میرے پیچھے بنوسلمہ کے پچھلوگ بھی دوڑے ہوئے آئے اور مجھ سے کہنے گئے کہ اللہ کی تئم! ہمیں تمہارے متعلق بیمعلوم نہیں تھا کہ اس سے پہلےتم نے کوئی گناہ کیا ہے اور تم نے بڑی کوتا ہی گی، رسول الله من المنظيمة كم سامن ويها بي كوكي عذر نهيس بيان كيا جيسا دوسرت نه

قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ، وَعَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَخْرُجَ مِنْهُ أَبَدًا بِشَيْءٍ فِيْهِ كَذِبٌ، فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ، وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ مُسْخَمَّ قَادِمًا ﴿ وَكَانًا إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأً بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكُعُ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ، فَلَمَّا إِفَعَلَ ذَلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ، فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ، وَيَحْلِفُوْنَ لَهُ، وَكَانُوْا بِضْعَةُ وَثَمَانِينَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ مَنْكُمُ عَلَانِيَتُهُمْ، وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ، وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللَّهِ، فَجِئْتُهُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ، ثُمَّ قَالَ: ((تَعَالَ)). فَجِنْتُ أَمْشِيْ حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ لِيْ: ((مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ؟)) فَقُلْتُ: بَلَى، إِنِّي وَاللَّهِ! لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، لَرَأَيْتُ أَنْ سَأَخْرُجَ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ، وَلَقَدْ أَعْطِيْتُ جَدَلًا، وَلَكِنِّي وَاللَّهِ! لَقَدْ عَلِمْتُ لَثِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيْثَ كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ عَنِّيْ لَيُوْشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يُسْخِطُكَ عَلَيَّ، وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيْهِ إِنِّي لَأَرْجُوْ فِيْهِ عَفْوَ اللَّهِ، لَا وَاللَّهِ! مَا كَانَ لِني مِنْ عُذْرٍ، وَاللَّهِ! مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَسْكُمَّا: ((أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَقَ، فَقُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيْكَ)). فَقُمْتُ وَسَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَاتَّبِعُوْنِيْ، فَقَالُوا لِيْ: وَاللَّهِ! مَا عَلِمْنَاكَ كُنْتَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هَذَا ، وَلَقَدْ عَجَزْتَ

شریک ہونے والوں نے بیان کردیا تھا۔ تمہارے گناہ کے لیے رسول الله مَا يَيْنِمُ كالسنغفار بي كافي موجاتا - خدا كي تتم إن لوگوں نے مجھے اس بر اتی ملامت کی کہ مجھے خیال آیا کہ واپس جا کر آ تخضرت ما النظام سے کوئی جھوٹا عذر کرآؤں، پھر میں نے ان سے پوچھا: کیامیر کے علاوہ کسی اور نے بھی مجھ جیساعذر بیان کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ہاں دوحفرات نے ای طرح معذرت کی جس طرح تم نے کی ہاورانہیں جواب بھی وہی ملاہے جوممهيس ملا- ميس نے يو چھا كمان كے نام كيا بيس؟ انہوں نے بتايا كمراره بن ربيع عمري اور ہلال بن اميه واقفي خاتفهٔ الان دوايسے صحابہ كا نام انہوں نے لے دیا تھا جوصالح تھے اور بدر کی جنگ میں شریک ہوئے تھے۔ان کا طرزعمل میرے لیے نمونہ بن گیا۔ چنانچوانہوں نے جب ان بزرگوں کا نام لیا تو میں اینے گھر چلا آیا اور رسول الله مَالَیْنِ کے لوگوں کو ہم سے بات چیت کرنے کی ممانعت کردی، بہت سے لوگ جوغز وے میں شریک نہیں تھے،ان میں صرف ہم تین تھے الوگ ہم سے الگ رہنے لگے اور سب لوگ بدل گئے۔ایمانظرآ تا تھا کہ ہم سے ساری دنیابدل گئی ہے۔ ہمارااس سے کوئی واسطہ بی نہیں ہے۔ پچاس دن تک ہم اس طرح رہے، میرے دو ساتھیوں نے اپنے گھروں سے نکلنا ہی چھوڑ دیا،بس روتے رہتے تھے لیکن میرے اندر ہمت تھی کہ میں باہر نکاتا تھا مسلمانوں کے ساتھ نماز میں شریک ہوتا تھا اور بازاروں میں گھوما کرتا تھالیکن مجھ سے بولتا کوئی نہ تھا۔ میں رسول الله منا ينظم كي خدمت مين بهي حاضر موتا تفاء آپ كوسلام كرتا، جب آپنماز کے بعد مجلس میں بیٹھتے، میں اس کی جتبو میں لگار ہتا تھا کہ دیکھوں سلام کے جواب میں آنخضرت منا النظام کے مبارک ہونٹ ملے یانہیں، آپ کے قریب ہی نماز پڑھنے لگ جاتا اور آپ کو چرائی ہوئی نظروں ہے دیکتا ر بتا- جب میں اپنی نماز میں مشغول ہوجاتا تو آ مخضرت ملاقیم میری طرف ديھے جونبي ميں آپ كى طرف ديھا آپ رخ مبارك پھير ليے۔ آخر جب اس طرح اوگوں کی بے رخی بردھتی ہی گئی تو میں (ایک دن) ابوقیا دہ ڈالٹینئا کے باغ کی د بوار پر چڑھ گیا ،وہ میرے بچا زاد بھائی تھے اور · مجھے ان سے بہت گراتعلق تھا، میں نے انہیں سلام کیا، لیکن الله کی متم!

أَنْ لَا تَكُونَ اعْتَذَرْتَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ بِمَا اعْتَذَرَ إِلَيْهِ الْمُتَخَلِّفُوْنَ، قَدْ كَانَ رِكَافِيكَ ذَنْهِكَ اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللَّهِ مُلْكُمُ لَكَ، فَوَاللَّهِا مَا زَالُوا يُؤَنِّبُونِّي حَتَّى أَرَدْتُ أَنُ أَرْجِعَ فَأَكَذُّبُ نَفْسِيْ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ: هَلْ لَقِيَ هَذَا مَعِيْ أَحَدٌ قَالُوا: نَعَمْ، رَجُلَانِ قَالًا: مِثْلَ مَا قُلْتَ، فَقِيْلَ لَهُمَا مِثْلُ مَا قِيْلَ لَكَ. فَقُلْتُ: مَنْ هُمَا؟ قَالُوا: مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْعَمْرِيُّ وَهِلَالُ بْنُ أُمَّيَّةً الْوَاقِفِيُّ. فَذَكَرُوا لِيْ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدًا بَدْرًا فِيهِمَا أَسْوَةً، فَمَضَيتُ حِيْنَ ذَكَرُوْهُمَا لِيْ، وَنَهَى رَسُوْلُ اللَّهِ مُلْكُمَّ الْمُسْلِمِيْنَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْن مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ، فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ وَتَغَيَّرُوْا لَنَا حَتَّى تَنكَّرَتْ فِي نَفْسِي الأَرْضُ، فَمَا هِيَ الَّتِي أَعْرِفُ، فَلَبِثْنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً، فَأَمَّا صَاحِبَاىَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِيْ بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَان، وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبُّ الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ، فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَأَطُوفُ فِي الأَسْوَاقِ، وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ، وَآتِي رَسُولَ اللَّهِ مَثْنَاكُمُ فَأُسَلَّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَغْدَ الصَّلَاةِ، فَأَقُولُ فِيْ نَفْسِيْ هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدُ السَّلَامِ عَلَيَّ أَمْ لَا؟ ثُمَّ أَصَلَّيْ قَرِيْبًا مِنْهُ فَأْسَارِقُهُ النَّظَرَ، فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلَاتِيْ أَقْبَلَ إِلَيَّ، وَإِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّي، حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَىَّ ذَلِكَ مِنْ

لِامْرَأْتِي: الْحَقِيُ بِأَهْلِكِ فَتَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِي هَذَا الأَمْرِ. قَالَ كَعْتْ:

فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُولَ

انہوں نے بھی میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا: ابوقادہ التہمیں محبت ہے۔انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں نے دوبارہ ان سے یہی سوال کیا الله کی قتم دے کر الیکن اب چروه خاموش تھے، چرمیں نے الله کا واسطدد بران سے يهي سوال كيا۔اس مرتبدانبوں في صرف اتنا كها كه الله اوراس کے رسول کوزیادہ علم ہے۔اس پر میرے آنسو چھوٹ پڑے۔ میں واپس چلا آیا اور دیوار پر چڑھ کر (نیچے باہر اتر آیا) انہوں نے بیان کیا کہ ایک دن میں مدینہ کے بازار میں جار ہاتھا کہ ایک کاشتکار جوغلہ بیچنے مديدة يا تفا، يو چور ما تفاكمكعب بن مالك كمال رجع بين؟ لوكول في میری طرف اشاره کیا توه میرے پاس آیا اور ملک غسان (عیسانی باوشاه) كاايك عط مجصد ديا، اس خط ميس يتحرير تفان الابعدا مجصمعلوم مواس كه تمہارے صاحب (یعن آنخضرت مَالْفِيْم) تمہارے ساتھ زیادتی کرنے کے ہیں۔الله تعالی نے تهمیں کوئی ذلیل نہیں پیدا کیا ہے کہ تمہاراحق ضائع کیا جائے ،تم ہمارے پاس آ جاؤ ،ہم تمہارے ساتھ بہتر سے بہتر سلوک

تک وہیں رہو جب تک الله تعالی اس معاملہ کا کوئی فیصلہ ند کردے۔ كعب والثن في بيان كياكه بلال بن اميد والثن (جن كامقاطعه مواتما) كي يوى رسول الله مَاليَّيْم كى خدمت مين حاضر بوكين اورعض كيا: يارسول اليدا ملال بن امير بهت بى بور سے اور كرور بيں ، ان كے ياس كوكى فادم

جَفْوَةِ النَّاسِ مَشَيْتُ حَتَّى تَسَوُّرْتُ جَدَّارَ الله كالمم اكياتم نهيس جانة كرالله اوراس كرسول مظافيظ س مجهكتى حَاثِطِ أَبِيْ قَتَادَةً= وَهُوَ ابْنُ عَمِّيْ وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ۔ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَوَاللَّهِا مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا قَتَادَةَا أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُنِي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَسَكَتَ، فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ فَسَكَتَ، فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ. فَقَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَفَاضَتْ عَيْنَاىَ وَتَوَلَّيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ، قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي بِسُوقِ الْمَدِيْنَةِ إِذَا نَبَطِيٌّ مِنْ أَنْبَاطِ أَهْلِ الشَّأْمِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيْعُهُ بِالْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ :مَنْ يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكِ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ، حَتَّى إِذَا جَاءَ نِي دَفَعَ إِلَىَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ، فَإِذَا فِيْهِ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِيْ أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ، وَلَمْ جب میں نے بیدط روحاتو میں نے کہا کہ یہ ایک ادرامتحان آ حمیاً ہے۔ يَجْعَلْكَ اللَّهُ بِدَارِ هَوَانِ وَلَا مَضِيْعَةٍ، فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ. فَقُلْتُ لَمَّا قَرَأْتُهَا: میں نے اس خط کو تور میں جلادیا۔ان پیاس دنوں میں سے جب جالیس ون گرر میکے تو رسول کریم مَثَاثِیْمُ کے ایکی میرے یاس آئے اور کہا کہ وَهَذَا أَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ. فَتَيَمَّمِتُ بِهَا التُّنُورَ رسول الله مَا يَيْمُ فِي مَنهين عَم ديا ہے كرائي بيوى كے بھى قريب شرجاؤ۔ فَسَجَرْتُهُ بِهَا ، حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً يس نے يو چھا يس اسے طلاق دے دول يا چر جھے كيا كرنا جا ہے؟ انہول مِنَ الْخَمْسِيْنَ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ مِثْلُكُمُ يَأْتِينِيْ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ مَثَّكُمْ إِيَّامُرُكَ أَنْ نے بتایا کئیں صرف ان سے جدار ہو،ان کے قریب نہ جاؤمیرے دونوں تَعْتَزِلَ امْرَأَتُكَ فَقُلْتُ: أَطَلَقُهَا أَمْ مَاذَا ساتھیوں کو (جنہوں نے میری طرح معذرت کی تھی) مجھی یہی تھم آپ نے بھیجاتھا۔ میں نے اپنی بوی سے کہا کہ اب اپ میکے چلی جاؤ اور اس وقت أَفْعَلُ؟ قَالَ: لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا وَلَا يَقْرَبْهَا وَأَرْسَلَ إِلَى صَاحِبًى مِثْلَ ذَلِكَ، فَقُلْتُ

بھی نہیں ہے، کیا آگر میں ان کی خدّمت کردیا کروں تو آپ ناپند فر ما کیں اللَّهِ مُثْنِيُّكُمُ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! إِنَّ هِلَالَ كع المخضرت مَلَا فَيْمُ نِهِ فرمايا "مرف وهتم سي صحبت ندكرين." ابْنَ أُمِّيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ انہوں نے عرض کی اللہ کی قتم! وہ تو کسی چیز کے لیے حرکت بھی نہیں تَكْرَهُ أَنْ أُخِدُمَهُ قَالَ: ((لَا وَلَكِنْ لَا كركت جب سے بدفق ان پر مولى ہے وہ دن ہے اور آج كادن ہے ان يَقُرَّبُكِ)). قَالَتْ: إِنَّهُ وَٱللَّهِ آمَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى كة نوتمن مين نيس آت مير عكر كوكون ن كها كه جس طرح ﴿ شَمَّىٰءٍ ، وَاللَّهِ! مَا زَالَ يَبْكِىٰ مُنْذُ كَانَ مِنْ ہلال بن امید ر الله الله علی کا بوی کوان کی خدمت کرتے رہنے کی اجازت رسول أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هَذَا. فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي: لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُوْلَ اللَّهِ مِلْكُمُ فِي الله مَا الله مَا الله عن وعدى ب، آب بهى اسى طرح كى اجازت حضور مَا الله على سے علے لیجے۔ میں نے کہانہیں، الله کافتم! میں اس کے لیے رسول امْرَأَتِكَ كَمَا أَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ أُمِّيَّةَ أَنْ الله مَا يُعْتِمُ سے اجازت نہيں اول گا، ميں جوان بون، معلوم نہيں جب تَخْذُمَهُ فَقُلْتُ: وَاللَّهِ! لَإِ أَسْتَأْذِنُ فِيْهَا رَسُوْلَ اجازت لينے جاؤل تو رسول الله مَنْ يُنْتِمُ كيا فرما كبير -اس طرح دس دن اللَّهِ مَا لَكُمْ اللَّهِ مَا يَقُولُ رَسُولُ اورگزر گئے اور جب سے رسول الله مَنْ الله عَلَيْ عَلَم في بات چيت كرنے كى اللَّهِ مَسْكُمُ ۚ إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ فِيْهَا وَأَنَّا رَجُلُّ شَابٌّ ممانعت فرمائی تھی اس کے بچاس دن پورے ہو گئے۔ پچاسویں رات کی فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذَلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ حَتَّى كَمُلَتْ لَنَا صبح كوجب مين فجركى نماز بره چكاادرائي كمركى حصت يرجيها بواقفاءاس خَيْمُسُوْنَ لَيْلَةً مِنْ حِيْنَ نَهَى رَشُولُ اللَّهِ مُلْتُكُمْ طرح جیبیا کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے، میرا دم گھٹا جار ہاتھا اور زمین آپئی عَنْ كَلَامِنَا، فِلَمَّا صَلَّتُ صَلَّاةَ الْفَجْر تمام وسعتوں کے باوجودمیرے لیے تک ہوتی جارہی تھی کہ میں نے ایک صُبْحَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً، وَأَنَا عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ يكارنے والے كى آوازى ،جبل سلع يرچ وكركوئى بلند آواز سے كهدر باتھا: مِنْ بَيُوْتِنَا، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَال اے کعب بن مالک الممہیں بشارت ہو۔ انہوں نے بیان کیا کہ یہ سنتے ہی الَّتِيْ ذَكَرَ اللَّهُ، قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي، میں حدے میں گریز ااور مجھے یقین ہوگیا کہ اب فراخی ہوجائے گی۔ فجر کی وَضَاقَتُ عَلَى ٱلأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ، سَمِعْتُ الماز کے بعدرسول الله مَنْ اللَّهُمْ نِ اللَّهُ كَا بِارْكَاه مِن جارى توبدكى قبوليت كا صَوْبَ صَارِحْ أَوْفَىٰ عَلَى جَبَلِ سَلْع بِأَعْلَى اعلان کردیا تھا۔لوگ میرے یہاں بشارت دینے کے لیے آنے لگے اور صَوْاتِهِ أَ الْمِيْدَ كَهِ عُلْكُ إِنْ مَالِكِ الْمُشِرُ . قَالَ: میرے دو ساتھیوں کو بھی جاکر بشارت دی۔ ایک صاحب (زبیر بن فَخَوَارُونَ تُديرَا خِلْهُ لِنهِ وَعَكُونُونَ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ حِيْنَ الْمَا الْمَعْ اللَّهُ الْقُحْرِدِ المِفَلَا هَلِ وَالنَّا مِنْ وَهُ إِلَى بِهِ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّالِ وَاللَّهُ وَاللّلَّالِي اللَّهُ وَاللَّهُ وَلَّا مِنْ اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّالِمُ اللَّهُ وَاللَّاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَالَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّالِقُلِّ وَاللَّالَّاللَّالِ اللَّاللَّذِلَّ اللَّهُ الللَّذِلَّ اللَّهُ وَاللَّهُ ول وَ وَكُوْطِكُوا إِلَيْ وَرَاجُولُ وَوَ مِلا أَثَّا وَيَهَا مِنْ الْمَا يَعْنَ مِنْ اللَّهِ مِنْ إِن بينا راف وَتَنْظِينَ بَهِ عِلْ إِن بينا راف وَتَنْظِينَ بَهِ عِلْ إِن مِنْ اللَّهِ مِنْ إِن مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللّلَّ مِنْ اللَّهُ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مُنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِلَّا مِنْ اللَّهُ مِنْ الللَّهُ مِنْ الللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنَ أَسْلَنَمَ لِيَّا فَوَيْنَ عَلَوْل الْخَبَالُ اوَكَانَ والطَّنوْتُ إِيَّ الْمَالِيَ اللهِ الْمِين واحد ويُخ الشركاقيم إلى أمال وقت إلى الله والله المين واحد ويُخ الشركاقيم إلى أمال وقت الله المين والله على المنافقة الما المنافقة أَمْوَا عَ لَمُولَى الْفَالِينَ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ اللَّهُ اللَّ

سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِيْ نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيُّ،

(ابوقاده والنفؤ سے) دو كيڑے ما مگ كر بينے اور رسول الله مَالْفَيْمُ كى خدمت میں حاضر ہوا، جوق درجوق لوگ مجھ سے ملاقات کرتے جاتے اور مجھے توبہ کی قبولیت پر بشارت دیتے جاتے تھے، کہتے تھے اللہ کی بارگاہ میں توبى قبوليت مبارك مو كعب والني نفي بيان كياء آخر مي مجديس داخل موارسول الله مَنْ يَنْفِهُمْ تشريف ركت تقريل والطرف صحابه كالمجمع تعاطله بن عبيد الله والني دور كرميرى طرف بره هاور مجه سعمصافحه كيا اورمبارك باددی۔الله ی قتم! (وہاں موجود) مہاجرین میں سے کوئی بھی ان کے سواء میرے آنے پر کھر انہیں ہوا۔ طلحہ داشن کا بیاحسان میں مجھی نہیں محواول گارکعب والنوز نے بیان کیا کہ جب میں نے آنخضرت مالی الم توآب نے فرمایا، (چره مبارک خوشی اورمسرت سے دمک الما تھا)"اس مبارک دن کے لیے تہیں بٹارت ہوجوتمہاری عمر کاسب سے مبارک ون ہے۔" انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ بشارت آپ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالی کی طرف سے؟ فرمایا : دنہیں ، بلکہ اللہ کی طرف سے ہے۔" آنخفرت مُاليَّيْ جب كى بات پر خوش ہوتے تو چرو مبارک روٹن ہوجاتا، ایما جیسے جاند کا کلزا ہو۔ آپ کی مسرت ہم چہرہ مبارک سے جھ جاتے تھے۔ پھر جب میں آپ کے سامنے بیٹھ کیا تو عرض كيا: يارسول الله! الى توبه كى قبوليت كى خوشى ميس، ميس اپنا مال الله اوراس کے رسول کی راہ میں صدقہ کردوں؟ آپ نے فرمایا: در لیکن پچھ مال اینے یاس بھی رکھالو، میزیادہ بہتر ہے۔ "میں نے عرض کیا پھر میں خیبر کا حصابیے ياس ركه لول كا _ پيريس نے عرض كيا: يارسول الله! الله تعالى نے جھے كج بولنے کی وجہ سے نجات دی۔اب میں اپنی توبہ کی قبولیت کی خوشی میں میں مہد کرتا ہوں کہ جب تک زندہ رہوں گا بچ کی سوا اور کوئی بات زبان پر نہ لاؤل گا۔ پس الله كاتم إجب سے ميں نے آنخضرت مَالْ يَعْزُم كے سامنے ميد عبدكيا، ميسكسي ايمسلمان كونبين جانتا جداللدتعالى في يو بولن كي وجه ے اتنانواز اہو جنتی بشارت اس کی مجھ پر سے بولنے کی وجدسے ہیں۔جب ے میں نے رسول الله مَالَيْظُم كے سامنے بيعبدكيا ، پھر آج تك بعى جموث كاراده بهى نبيس كيااور مجهاميد بركراللدتعالى باقى زندگى مير بهى مجهاس

فَكَسَوْتُهُ إِيَّاهُمَا بِبُشْرَاهُ، وَاللَّهِ! مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَثِذٍ، وَاسْتَغَرْتُ ثَوْيَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا، وَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ مُشْكِكُمُ فَيَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَّنِّوُونِيْ بِالتَّوْيَةِ، يَقُوْلُوْنَ: لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ. قَالَ كَعْبُ: حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ مَلْكُمُ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ إِلَىَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِاللَّهِ يُهَرُولُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَّأْنِي، وَاللَّهِ! مَا قَامَ إِلَىَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ غَيْرُهُ، وَلَا أَنْسَاهَا لِطَلْحَةً، قَالَ كَعْبُ: فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِمَ فَكُمَّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ طَلَّكُمَّا وَهُوَ يَبْرُقُ وَجُهُهُ مِنَ السُّرُوْرِ: ((أَبُشِرُ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتُكَ أُمُّكَ)). قَالَ: قُلْتُ: أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ اللَّهِ أَمْ مِنْ عِنْدِاللَّهِ ؟ قَالَ: ((لا ، بَلُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ)). وَكَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ مَثْنَكُمْ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ ، وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ مِنْهُ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِ اللَّهِ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَثْنَاكُمُ: ((أَمْسِكُ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُو خَيْرٌ لَكَ)). قُلْتُ: فَإِنِّي أَمْسِكُ سَهْمِي الَّذِيْ بِخَيْبَرَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! إِنَّ اللَّهَ إِنَّمَا نَجَّانِي بِالصَّدْقِ، وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيْتُ، فَوَاللَّهِ إِمَّا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ

____ سے محفوظ رکھے گا اور اللہ تعالٰی نے اپنے رسول پر آیت (ہمارے بارے میں) نازل کی تھی: ''یقینا اللہ تعالی نے نبی مہاجرین اور انصار کی توبہ قبول ك "اس ك ارشاد "و كُونُوا مَعَ الصَّادِقِيْن" تك الله ك تم الله تعالی کی طرف سے اسلام کے لیے ہدایت کے بعد، میری نظر میں آنخضرت مَا الله المحمدي المناس على الله الله على الله المحمد براوركوكي انعام نہیں ہوا کہ میں نے جھوٹ نہیں بولا اوراس طرح اینے کو ہلاک نہیں کیا۔جبیبا کہ جموت بولنے والے ہلاک ہو گئے تھے۔نزول وی کے زمانہ میں جھوٹ بولنے والوں پر اللہ تعالی نے اتی شدید وعید فرمائی جتنی شدید کسی دوسرے کے لیے نہیں فرمائی ہوگی۔فرمایا: ﴿سَیَحْلَفُونَ بِاللَّهِ لَکُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ ﴾ ارشاد ﴿ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى عَنِ الْقُومِ الْفَاسِقِينَ ﴾ تك _ کعب بالنی نے بیان کیا: چنانچہ ہم تین، ان لوگوں کے معاملے سے جدا ر بجنہوں نے آنخضرت مَالَيْنِمُ كے سامنے تم كھالى تھى اور آپ نے ان كى بات مآن بھى لى تقى، ان سے بيعت بھى لى تقى اور ان كے ليے طلب مغفرت بھی فرمائی تھی۔ہمارامعاملہ آنخضرت مَنَّاتِیْنِم نے چپوڑ دیا تھااوراللہ تعالى نے خوداس كا فيصله فرمايا تھا۔ الله تعالى كارشاد ﴿ وَعَلَى النَّكُونَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوا ﴾ سے يهى مراد ہے كە جارامقدمد التوى ركھا كيا اور جم دِهيل میں ڈال دیئے گئے ۔ نہیں مراد ہے کہ جہاد سے پیچھے رہ گئے بلکہ مطلب پیے ے کدان لوگوں کے بیچے رہے جنہوں نے تعمیں کھا کرا پنے عذر بیان کئے اوراً مخضرت مَا لَيْنِام في إن كي عذر قبول كر ليـ

أَبْلَاهُ اللَّهُ فِيْ صِدْقِ الْحَدِيْثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ مَا أُحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي، مَا تَعَمَّدْتُ مُثَذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ مَثْنَاكُمْ إِلَى يَوْمِي هَذَا كَذِبًا، وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللَّهُ فِيْمَا بَقِيْتُ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مَا اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مَا اللَّهُ ﴿ لَقَدُ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ﴾ [التوبة: ١١٩، ١١٩] فَوَاللَّهِ! مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطَّ بَعْدَ أَنْ هَدَانِي لِلْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي لِرَسُولِ اللَّهِ مِنْكُمْ أَنْ لَا أَكُونَ كَذَبْتُهُ، فَأَهْلِكَ كُمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ كَذَبُوْل، فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ لِلَّذِيْنَ كَذَبُوا حِيْنَ أَنْزِلَ الْوَحْيُ شَرَّ مَا قَالَ لِأَخَدِ، فَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿ سَيَحُلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا الْقَلَبْتُمْ ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرُضَّى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِيْنَ﴾ [التوبة: ٩٦، ٩٥]. قَالَ كَعْبٌ: وَكُنَّاتَخَلَّفُنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولَئِكَ الَّذِيْنَ قَبْلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ مُلْكُمٌّ حِيْنَ حَلَفُوا لَهُ، فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَأَرْجَأً رَسُولُ اللَّهِ مُشْخُمُمُ أَمْرَنَا حَتَّى قَضَى اللَّهُ فِيْهِ، فَبِذَلِكَ قَالَ اللَّهُ: ﴿وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ خُلُّفُوا ﴾ [التوبة: ١١٨] وَلَيْسَ لِلَّذِيْ ذَكَرَ اللَّهُ مِمَّا خُلِّفْنًا عَنِ الْغَزْوِ وَإِنَّمَا هُوَّ تَخْلِيْفُهُ إِيَّانًا وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرًنَا عَّمَّنْ حَلَفَ لَهُ ۗ وَاعْتَذُرَ إِلَيْهِ، فَقَبِلَ مِنْهُ. [راجع: ٢٧٥٧] تشویج: اس طویل صدیت میں اگر چہ ذکورہ تین بررگوں کا جنگ تبوک ہے پیچےرہ جانے اوران کی توبیقول ہونے کا تفصیلی ذکر ہے گراس ہے حضرت عافظ ابن جمر مینید نے بہت ہے مسائل کا استنباط فرمایا ہے۔ جس کی تفصیل کے لیے ابل علم فتح الباری کا مطالعہ فرما کیں۔ اس واقعہ کے ذیل علامہ حسن بعری مینید کا بیارشادگرا می یا در کھنے کے قابل ہے: "یا سبحان الله! ما اکل ہو لاء النلاثة مالاً حراماً و لا سفکوا دما حراما و لا افسدوا فی الارض اصابهم ما سمعتم وضافت علیهم الارض بما رحبت فکیف بمن یواقع الفواحش والکہ الر۔ " فتح الباری جلد ۸ صفحه ۲۵۱) یعنی سجان الله! ان تینوں بزرگوں نے ندکوئی حرام مال کھایا تھا ندکوئی خون بہایا تھا اور ندز مین میں فساد بر پاکیا تھا، پھر بھی ان کو پیرزادی گئی جس کا ذکرتم نے سنا ہے۔ ان کے لیے زمین اپنی فراخی کے باوجود تنگ ہوگئی پس ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو بے حیائی اور برزے گنا ہوں میں ملوث ہوتے رہے ہیں؟ ان پر الله اور رسول الله متا الله عالی تورخط باک ہوئے۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ گنا ہول کا ارتکاب کس قدر خطر ناک ہے۔ حضرت کعب بن ما لک انصاری خزرجی ہیں۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک ہوئے۔ ۵ میں عصرت کعب بن مالک انصاری خزرجی ہیں۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک ہوئے۔ ۵ میں عصرال کی عمرطویل یا گرانقال فرمایا۔ (دضی الله عنه واد ضاہ)

باب: جربتی ہے نی اکرم مَالیّ اِیّ کا گزرنا

(۱۳۲۹) ہم سے عبداللہ بن محر جھی نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا، کہا ہم کو معمر نے خبردی، انہیں زہری نے، انہیں سالم بن عبداللہ نے اور ان سے ابن عمر رفی ہے بیان کیا کہ جب بی کریم سُلُ اللّٰہِ اِللّٰم مقام جر سے گزرے تو آ پ نے فرمایا ''ان لوگوں کی بستیوں سے جنہوں نے اپنی جانوں پرظلم کیا تھا، جب گزرنا ہوتو روتے ہوئے بی گزرو، ایسانہ ہوکہ تم پر بھی وہی عذاب آ جائے جوان پرآیا تھا۔'' پھرآپ نے سرمبارک پرچا درڈ الی اور بڑی تیزی کے ساتھ چلنے گئے، یہاں تک کہ اس وادی سے نکل آگے۔

تشوجے: روایت میں ندگورہ مقام'' حجر'' حضرت صالح علیہ اُلگا کی قوم ثمود کی بہتی کا نام ہے۔ یہ وہی قوم ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا عذاب زلزلہ شدید، دھاکوں اور بجلی کی کڑک کی صورت میں نازل ہوا تھا۔ جب نبی کریم مُثَاثِیمُ غزوہُ تبوک کے لیے تشریف لیے جارہے بھے تو یہ مقام راستے میں پڑا تھا۔ حجر، شام اور مدینہ کے درمیان ایک بہتی ہے۔

(٢٣٢٠) ہم سے يكيٰ بن بكير نے بيان كيا، انہوں نے كہا ہم سے امام مالك نے بيان كيا، ان سے عبداللہ بن دينار نے بيان كيا أوران سے ابن عمر رُقَافَهُما نے بيان كيا رسول اللہ مَثَافِيْرِ في اصحاب حجر كے متعلق فرمايا: "اس معذب قوم كى بستى سے جب تہيں گزرنا ہى ہے تو تم روتے ہوئے گزرو، كہيں تم پر بھى وہ عذاب نہ آجائے جوان پر آيا تھا۔"

بَابُ نُزُولِ النَّبِيِّ سُلِّكُمَّ الْحِجْرَ

219 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْجُعْفِيُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا مَرَّ النَّبِيُّ مُلْكُمُّ إِللَّهِ بِالْحِجْرِ قَالَ: ((لَا تَدُخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ، أَنْ يُصِيبُكُمْ مَا أَصَابَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِيْنَ)). يُصِيبُكُمْ مَا أَصَابَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِيْنَ)). ثُمَّ قَنَّعَ رَأْسَهُ وَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى أَجَازَ الْوَادِي. [راجع: ٤٣٣]

٤٤٢٠ حَدَّثَنَا يَخْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكَ، عَنْ ابْنِ مَالِكَ، عَنْ ابْنِ مَالِكَ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَى هَوُّلَاءِ الْمُعَدَّبِينَ الْحِجْرِ: ((لَا تَدُخُلُوا عَلَى هَوُّلَاءِ الْمُعَدَّبِينَ الْحَجْرِ: ((لَا تَدُخُلُوا عَلَى هَوُّلَاءِ الْمُعَدَّبِينَ الْحَجْرِ: ((لَا تَدُخُلُوا عَلَى هَوُّلَاءِ الْمُعَدَّبِينَ الْحَجْرِ: (آلَا تَدُخُلُوا عَلَى هَوُّلَاءِ الْمُعَدَّبِينَ مَا الْحَجْرِ: (آلَةِ مَا اللَّهُمَ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُمْ مِثْلُ مَا أَنْ يُصِيبُكُمْ مِثْلُ مَا أَنْ يُصِيبُكُمْ مِثْلُ مَا أَنْ يُصِيبُكُمْ مِثْلُ مَا اللَّهَ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الللّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللْهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى الللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى الللّه

بَابٌ -

٤٤٢٨ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، عَن اللَّيْثِ، عَنْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةً، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ نَافِع بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ ، عَنْ أَبِيْهِ الْمُغِيْرَةِ بْنِّ شُعْبَةً، قَالَ ذَهَبَ النَّبِيُّ مُسْكُمُّمُ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، فَقُمْتُ أَسْكُتُ عَلَيْهِ الْمَاءَـ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ فِي غَزْوَةٍ تَبُوٰكَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ، وَذَهَبَ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ عَلَيْهِ كُمُّ الْجُبَّةِ، فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ جُبَّتِهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ مَسَّحَ عَلَى خُفَّيْهِ. [راجع: ١٨٢] ٤٤٢٢ حَدَّثَنَّا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ، عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ مُلْكُمًّا مِنْ غَزْوَةٍ تُبُوْكَ حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ: ((هَٰذِهِ طَابَةُ، وَهَٰذَا أُحُدُّ، جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُهُ)). [راجع: ١٤٨١]

٤٤٢٣ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا خُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مَثَّكُمُ رَجَّعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ: ((إِنَّ بِالْمَدِينَةُ أَقُواهًا مَا سِرْتُمُ مَسِيرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ)). قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ ﴿ قَالَ: ((وَهُمْ بِٱلْمَدِينَةِ، حَبَّسَهُمُ الْعُدُرِي). [راجع: ٢٨٣٨] تشويج: ان جملهمرويات يشكى نكى طرح بسفرتوك كاذكرة ياب-باب اوراحاديث يس يكى وجمطابقت ب

(٢٣٢١) م سے يكيٰ بن بكيرنے بيان كيا، كہا مم سے ليك بن سعدنے ، ان ععبدالعزيز بن الى سلمدنى ،ان سقسعد بن ابراجيم نه ،ان س ناقع بن جبیرنے ،ان سے عروہ بن مغیرہ نے اور ان سے ان کے والد مغیرہ بن شعبہ رالنی نے بیان کیا کہ نبی کریم مالی الم اللہ تفاعے حاجت کے لیے تشريف لے گئے تھے، پھر (جبآب سُلَيْكُم فارغ موكروالي آئے تو) آ ب مَالِيْزُ م ك وضوك لي ميں پانى كر حاضر موا، جہاں تك مجھے یقین ہے انہوں نے یہ بیان کیا کہ یہ واقعہ غزوہ تبوک کا ہے، چر رسول الله مَثَاثِيَةً مِنْ جِهْرِهُ مبارك دهويا اور جب كهنيوں تك دهونے كا اراده كيا تو جبر کی آسین تک نکل۔ چنانچہ آپ نے ہاتھ جبے کے نیچ سے نکال لیے اورانہیں دھویا، پھرموز وں پرمسے کیا۔

(۲۳۲۲) ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا، کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے غمرو بن کیل نے بیان کیا، ان سے عباس بن مل بن معد نے اور ان سے ابومید دالنظ نے کہ نبی کریم مالینظم کے ساتھ غزوہ توک سے واپس آرہے تھے۔ جب آپ مدینہ کے قریب ینچاتو (مدینه کی طرف اشاره کرکے) فرمایا: ' میرطابہ ہے اور بیا حدیہاڑ ے، یہ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔'

(٣٣٣٣) جم سے احد بن محد نے بیان کیا، کہا ہم کوعبداللہ بن مبارک نے خردی، کہا ہم کوحمید طویل نے خردی اور انہیں انس بن مالک ڈالٹھ نے کہ جبرسول الله مَا اللهُ عَلَيْهُمْ عَرْدُهُ تَبُوك في والبيل بوع أورمديد حقريب ينيع توآپ نے فرمایا "مدیندمیں بہت سے ایسے لوگ ہیں کہ جہال بھی تم علے اور جس وادی کو بھی تم نے قطع کیاوہ (اپنے دل سے)تہارے ساتھ ساتھ تھے۔" صحابه وفي أنذا في عرض كيانيارسول الله إا كرچه ان كا قيام اس وقت بهي مدينه يل بى ر بامو؟حضور مَنَا لِيْنَظِم نِ فِر مايا " بان ، وهدينه مين رہتے ہوئے بھى (اپ ول سے تہارے ساتھ تھے)وہ کی عذر کی وجہ سے رک مجے تھے۔"

[بَابُ] كِتَابِ النَّبِيِّ مُلْكُمٌّ إِلَى

باب : کسری (شاہ ایران) اور قیصر (شاہِ روم) کو

رسول الله مَنَّالِثَيْنِمُ كَاخْطُوطُ لَكُصْنَا

كِسْرَى وَقَيْصَرَ

تشوج: امام بخاری بیشنید کا شاره اس بات ک طرف ہے کہ شابان عالم کوجو خطوط نبی کریم من الیّنظِ نے تکھوائے ، یہ سب غروہ تبوک بی کے سال کے واقعات بس۔

٤٤٢٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيْم، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِح، عَنْ ابْنِ شِهَاب، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَنْ ابْنِ شِهَاب، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاس، أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ عَبْدِ اللَّهِ مِثْنَا إِلَى كِسْرَى مَعَ اللَّهِ مِثْنَا إِلَى كِسْرَى مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُدَافَة السَّهْمِي، فَأَمَّرُهُ أَنْ يَدُفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْن، فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْن، فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْن، فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْن، فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْن، فَدَعَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهُ الْمُؤْلِقُولُ اللَّهُ الْمُعْلِمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ الْمُؤْلُولُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللّهُ اللّهُ ال

(۳۳۲۳) ہم سے اسحاق بن رباح نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے پچقوب بن ابراہیم بن سعد)
یحقوب بن ابراہیم نے بیان کیا، ان سے ان کے والد (ابراہیم بن سعد)
نے بیان کیا، ان سے صالح بن کیسان نے، ان سے ابن شہاب نے بیان
کیا، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی اور انہیں عبداللہ بن عباس ڈوائٹیا نے نے خبر دی کہ رسول اللہ منا ہی ہی فرائش کے رشاہ فارس) کسر کی کے پاس اپنا محط عبداللہ بن حذافہ ہمی ڈوائٹی کو دے کر بھیجا اور انہیں تھم دیا کہ بی خط بحرین کے ورز کو دے دیں (جو کسر کی کا عامل تھا) کسر کی نے جب آ ب کا خط مبارک پڑھا تو اس کے گلزے مکڑے کردیئے، میرا خیال یہ ہے کہ ابن مبارک پڑھا تو اس کے گلزے مکڑے کردیئے، میرا خیال یہ ہے کہ ابن مبارک پڑھا تو اس کے گلزے مکڑے کردیئے، میرا خیال یہ ہے کہ ابن مبارک پڑھا تو اس کے گلزے مکڑے کردیئے، میرا خیال یہ ہے کہ ابن مبارک پڑھا تو اس کے گلزے مکڑے کردیئے، میرا خیال یہ ہے کہ ابن مبارک پڑھا تو اس کے گلزے مکڑے کردیئے، میرا خیال یہ ہے بددعا کی کہ وہ مبارک پڑھا تھا کہ بی مبارک پڑھا تو اس کے گلزے مرسول اللہ منا ہے گئی ہے دو ان کے لیے بددعا کی کہ وہ بھی مکردے کھڑے میں۔

مُمَزَّقِ. [راجع: ٦٤]

تشوجے: کسریٰ نے صرف یہی گتا خی نہیں کی بلکہ اپنے گور نرباذان کو لکھا کہ وہ نہ یہ جاکراس نبی سے بلیں اگر وہ دعوی نبوت ہے تو بہ کر ہے تو بہتر ہوتا ہے ور نہاں کا سراتا رکڑ ہے ہاں حاضر کریں۔ چنا نچہ باذان بدید آیا اور اس نے کسریٰ کا بیفر مان سنایا۔ نبی کریم مَثَالِیْ اِنج نے فرمایا کہ آم کو معلوم ہوتا چا ہے کہ آج رات کو میر سے رب تعالیٰ نے اسے اس کے بیٹے شیر و یہ کے ہاتھ سے قل کراویا ہے اور اب تبہاری حکومت پارہ پارہ ہونے والی ہے۔ یہ واقعہ سے کہ آج رات کو میر سے رب تو ت باہ کی ووالکھا ہوا واقعہ سے میں بماہ جمادی الاولی ہوا۔ چھاہ تک شیر و یہ فارس کا بادشاہ و ہا۔ ایک دن خزانے میں اس کو ایک دواکی شیش می جس پر قوت باہ کی ووالکھا ہوا مقا۔ اس نے اسے کھایا اور ہلاک ہوگیا۔ اس کے بعد کسریٰ کی بی تی پر یم مَثَالِیْ اِنہ ہوئی جو شیر و یہ کی بی تھی جس کے لیے نبی کریم مَثَالِیْ اِنہ نے فرمایا کہ وقتی میں بی بی کریم مَثَالِیْ اِنہ کے اس کے بعد کسریٰ کی بی تی بی کریم مَثَالِیْ اِنہ کے ایک کہ وہ تو م کیے فلاح یا سے فلاح یا سے جس برعورت حاکم ہو و

28۲٥ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفَ، عَنِ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: عَوْفَ، عَنِ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: لَقَدْ نَفَعَنِي اللَّهُ بِكَلِمَةِ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللَّهِ مِثْلَمَةً أَنْ اللَّهِ مَثْلَمَةً اللَّهُ مَثَلَمَةً اللَّهُ اللَّهِ مَثْلَمَةً اللَّهُ الللللَّهُ اللَّهُ الللللّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

(۱۹۲۵) ہم سے عثان بن بیٹم نے بیان کیا، کہا ہم سے عوف اعرابی نے بیان کیا، کہا ہم سے عوف اعرابی نے بیان کیا، کہا ہم سے امام حسن بھری نے ،ان سے ابو بکرہ وہی نے بیان کیا کہ جنگ جمل کے موقع پروہ جملہ میرے کام آگیا جو میں نے رسول اللہ مثالی نیا می حسن اتھا۔ میں ارادہ کر چکا تھا کہ اصحاب جمل، عائشہ وہی نا اور آپ کے لئمکر کے ساتھ شریک ہوکر (علی وہی فیٹ کی) فوج سے لڑوں۔ انہوں نے لئکر کے ساتھ شریک ہوکر (علی وہی فیٹ کی) فوج سے لڑوں۔ انہوں نے مری کی بیان کیا کہ جب رسول اللہ مثالی فیٹر کے معلوم ہوا کہ اہل فارس نے کسری کی لئرکی کو وارث تحت و تاج بنایا ہے تو آپ نے فرمایا: ''وہ قوم بھی فلاح نہیں لڑکی کو وارث تحت و تاج بنایا ہے تو آپ نے فرمایا: ''وہ قوم بھی فلاح نہیں

[ترمذي: ۲۲۲۲؛ نسائي: ۵٤۰۳]

28۲٦ حَدَّثَنَا عَلِيَّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ ابْنِ يَزِيْدَ يَقُولُ: أَذَكُرُ أَنِّيْ خَرَجْتُ مَعَ الْخِلْمَانِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ نَتَلَقَّى رَسُولَ النَّهِ مِنْ الصَّبْيَانِ. النَّهِ مِنْ الصَّبْيَانِ.

[راجع: ٣٠٨٣]

كَلَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّاثِبِ: أَذْكُرُ أَنِّي خَرَجْتُ مَعَ الصَّبْيَانِ نَتَلَقَّى النَّبِيِّ مُلْكُمُّ إِلَى تَنِيَةِ الْوَدَاعِ مَقْدَمَهُ مِنْ غَزْوَةٍ تَبُولُك.

[راجع: ٣٠٨٣]

بَابُ مَرض النَّبِي مُلْكُنَّ أُو وَفَاتِهِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿ إِنَّكَ مَيِّتُ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ٥ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴾ [الزمر: ٣١،٣٠]

287۸ وَقَالَ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ النَّبِيُّ عَلَيْهُ إَيْقُولُ فَيْ مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ: ((يَا عَائِشَةُ! مَا أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلُتُ بِخَيْبَرَ، فَهَذَا أَوَانُ وَجَدْتُ انْفِطاعَ أَبْهُرِي مِنْ ذَلِكَ فَهَذَا أَوَانُ وَجَدْتُ انْفِطاعَ أَبْهُرِي مِنْ ذَلِكَ الشَّمِّ).

٤٤٢٩ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: خُدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُفْدًا مَنْ الْبِن شِهَابٍ، عَنْ اللَّيْثُ، عَنْ عَنْ

پاسکتی جس نے اپنا حکمران کسی عورت کو بنایا ہو۔''

(۳۲۲۹) ہم علی بن عبداللہ دین نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے
سفیان بن عیدنہ نے بیان کیا، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، انہوں نے
سائب بن یزید و الله مین کیا ہے ہیں کرتے تھے کہ مجھے یا دے جب میں
بچوں کے ساتھ ثدیة الوداع کی طرف رسول اللہ مین اللی کیا تھا۔ سفیان نے ایک مرتبہ (مع الغلمان کے بجائے) مع
الصبیان بیان کیا۔

(۳۳۲۷) ہم سے عبداللہ بن محمد مندی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عید نہاں کیا، کہا ہم سے سفیان بن عید نہاں کیا، کہا ہم سے در التفیان نے عید نہ بیان کیا، ان سے زہری نے اور ان سے ساتھ نبی اکرم مَالَّیْوَمُ کا استقبال کہ مجھے یاد ہے، جب میں بچوں کے ساتھ نبی اکرم مَالَّیْوَمُ کا استقبال کرنے گیا تھا۔ آپ غزدہ تبوک سے واپس تشریف لارہے تھے۔

تشویج: حدیث بالامیں ثنیۃ الوداع تک استقبال کے لیے جانا ندکور ہے۔ بیغز وہ تبوک بنی کی واپسی پر ہوا ہے۔ میں س

باب: نبی کریم مَثَّلَقَیْرُمُ اور آپ کی وفات کابیان اور الله تعالی کا فرمان که' آپ کوبھی مرنا ہے اور انہیں بھی مرنا ہے، پھرتم سب قیامت کے دن اپنے رب کے حضور میں جھگڑ اکروگے۔''

(۱۲۲۸) اور یونس نے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے مروہ نے بیان کیا اور کیا اور اور ان سے عروہ نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رہا گئے اپنے مرض وفات میں فرماتے تھے "دعائشہ فیبر میں (زہرآ لود) لقمہ جومیں نے اپنے منہ منہ میں رکھ لیا تھا، اس کی تکلیف آج بھی میں محسوں کرتا ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میری شدرگ اس زہر کی تکلیف سے کٹ جائے گی۔"

(۱۳۲۹) ہم سے یکی بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے عبیداللد بن بیان کیا، ان سے عبیداللد بن

عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِرِثِ، عَنْ أُمِّ النَّبِيِّ مُثْلِثًا مَا يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ: ﴿ إِللَّهُ مُلَاتٍ عُرُفًا ﴾ . ثُمَّ مَا صَلَّى لَنَا بَعْدَهَا حَتَّى قَبْضَهُ اللَّهُ. [راجع: ٧٦٣]

287 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، شَعْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ الْبَنِ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ: لَهُ عَبْدُ الْخَطَّابِ يُدْنِي أَبْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ: لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنُ بْنُ عَوْفٍ: إِنَّ لَنَا أَبْنَاءً مِثْلَهُ. فَقَالَ: الرَّحْمَنُ بْنُ عَوْفٍ: إِنَّ لَنَا أَبْنَاءً مِثْلَهُ. فَقَالَ: إِنَّ لَنَا أَبْنَاءً مِثْلَهُ. فَقَالَ: عَبْ مِنْ عَبَّاسٍ وَالْفَتْحُ ﴾ والنصر: ١] فَقَالَ: أَجَلُ رَسُولٍ وَالْقَتْحُ ﴾ والنصر: ١] فَقَالَ: أَجَلُ رَسُولٍ وَالْقَالِ: مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّامَ عَلْمُ مِنْهَا إِلَّامًا تَعْلَمُ وَالْجَعِ: ٣٦٢٧]

أَكْدَهُمْ اللَّهُ الْكَانِهُ اللَّهُ اللَّهُ

عبدالله نے، ان سے عبدالله بن عباس وُلِيَّةُ اُلْ نے اور ان سے ام فضل بن حارث وُلِيَّةُ مخرب کی نماز میں وارث وُلِیَّةُ مخرب کی نماز میں ﴿ وَ المعرب للات عرف ﴾ کی قرات کررہے تھے، اس کے بعد پھر آپ من نے ہمیں بھی نماز نہیں پڑھائی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح قبض کرلی۔

ابن عیان کیا، ان سے سلیمان احول نے، ان سے سعید بن جیر نے بیان کیا کہ ابن عیان کیا کہ ابن عیان کیا کہ ابن عیاس کیا گئی ان سے سلیمان احول نے، ان سے سعید بن جیر نے بیان کیا کہ ابن عباس ڈی جن ات جعرات کے دن کا ذکر کیا اور فر مایا معلوم بھی ہے جعرات کے دن کیا ہوا تھا۔ رسول الله مَن الله علی تیزی پیدا ہوئی کی ۔ اس وقت آپ مَن الله علی الله مَن الله علی الله علی مرض میں تیزی پیدا ہوئی کھی ۔ اس وقت آپ مَن الله علی الله علی ہوئم کھی سے داست کو نہ چھوڑ و کھی دول کہ تم اس پر چلو گے تو اس کے بعد پھر تم کھی سے داست کو نہ چھوڑ و کے۔ 'لیکن یہ من کر وہاں اختلاف پیدا ہوگیا، حالانکہ نبی مَن الله علی کے۔ مامنے نزاع نہ ہونا چاہیے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ کیا آپ مَن الله کی منان اقدس سے بعید وجہ سے بمعنی کلام فرمار ہے ہیں؟ (جو آپ کی شان اقدس سے بعید وجہ سے بات بھے کی کوشش کرو۔ پس آپ سے صحابہ پوچھے کے۔ آپ نے فرمایا:'' جاو (یہاں شور وغل نہ کرو) میں جس کام میں مشغول ہوں، وہ اس سے بہتر ہے جس کے لیے تم کہدر ہے ہو۔''اس کے مشغول ہوں، وہ اس سے بہتر ہے جس کے لیے تم کہدر ہے ہو۔''اس کے مشغول ہوں، وہ اس سے بہتر ہے جس کے لیے تم کہدر ہے ہو۔''اس کے مشغول ہوں، وہ اس سے بہتر ہے جس کے لیے تم کہدر ہے ہو۔''اس کے مشغول ہوں، وہ اس سے بہتر ہے جس کے لیے تم کہدر ہے ہو۔''اس کے مشغول ہوں، وہ اس سے بہتر ہے جس کے لیے تم کہدر ہے ہو۔''اس کے مشغول ہوں، وہ اس سے بہتر ہے جس کے لیے تم کہدر ہے ہو۔''اس کے مشغول ہوں، وہ اس سے بہتر ہے جس کے لیے تم کہدر ہے ہو۔''اس کے مشغول ہوں، وہ اس سے بہتر ہے جس کے لیے تم کہدر ہے ہو۔''اس کے مشغول ہوں، وہ اس سے بہتر ہے جس کے لیے تم کہدر ہے ہو۔''اس کے مشغول ہوں، وہ اس سے بہتر ہے جس

فَنَسِيتُهَا. [راجع: ١١٤]

بعد آپ نے صحابہ کو تین چیزوں کی وصیت کی، فرمایا ''مشرکین کو جزیرہُ عرب نے تکال دو۔ اپنی (جو قبائل کے تبہارے پاس آئیں) ان کی اس طرح خاطر کیا کرنا جس طرح میں کرتا آیا ہوں۔'' اور تیسری بات ابن عباس نے یاسعید نے بیان نہیں کی یاسعید بن جبیر نے یاسلیمان نے کہا میں تیسری بات بھول گیا ہوں۔

تشويج: كتي بي تيسرى بات يقى كدميرى قبركوبت ندبنالينا العدمؤ طامين امام مالك في روايت كيا بـ

(۲۳۳۲) ہم سے علی بن عبدالله مدین نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم ے عبدالرزاق بن ہام نے بیان کیا، انہیں معمر نے خبردی، انہیں زہری نے، انہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے اور ان سے عبداللہ بن عباس ڈٹائٹٹٹنا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ مَاٹٹیٹِل کی وفات کا وفت قریب ہوا تو گھریں بہت سے صحابہ جن اللہ علیہ موجود تھے۔ نبی اکرم مال لیم ا نے ارشاد فرمایا: 'لاؤ، میں تمہارے لئے ایک دستادیز لکھ دوں، اگر تم اس ر چلتے رہے تو پھرتم ممراہ نہ ہوسکو گے۔''اس پر (عمر دلانٹیڈ) نے کہا کہ رسول الله مَالِينَيْمُ بريماري كي تخق موربي بيمبارك ياس قرآن موجود ہے۔ ہارے لئے تو اللہ کی كتاب بس كافى ہے۔ پھر كھر والوں ميں جھرا ہونے لگا، بعض نے تو یہ کہا کہ آنخضرت مَالْاَثِيْمَ کوکوئی چیز لکھنے کی دے دو کہاس پرآپ ہدایت کصوادی اورتم اس کے بعد گراہ نہ ہوسکو۔ بعض لوگوں نے اس کے خلاف دوسری رائے پراصرار کیا۔ جب شور وغل اور نزاع زياده مواتورسول الله مَن عَيْظِم في فرمايا: "يهال سے جاؤ ـ" عبيدالله نے بیان کیا کہ ابن عباس والغوا کہتے تھے کہ مصیبت سب سے برسی میتی كەلوگول نے اختلاف اورشوركركے رسول الله مَاليَّيْظِم كوده مدايت نبيس لکھنے دی۔

٤٤٣٢ . حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرِّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةً، عَن ابْن عَبَّاس قَالَ: لَمَّا حُضِرَ رَسُولُ اللَّهِ مَا لَكُمْ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ، فَقَالَ النَّبِي مُلْكُمَّا: ((هَلُمُّوْا أَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ)). قَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ مَا اللَّهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ، حَسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ. فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ فَاخْتَصَمُوْا، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: قَرْبُوا يَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ. وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ غَيْرَ ذَلِكَ، فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالْإِخْتِلَافَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَثْنَكُمُ اللَّهِ وَهُوْمُواً)). قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: فَكَانَ يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ مُلْكُا أُوبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ لِإِخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ.

[راجع: ١١٤]

قشوج: یدرصات سے چارون پہلے کی بات ہے۔ جب مرض نے شدت افقیار کی تو آپ مَنَّ الْقِیْمُ نے فر مایا، لا وَسَهِیں کچھ لکھ دوں تا کہ تم میرے بعد عمراہ نہ ہو۔ 'بعض نے کہا کہ آپ پرشدت درد غالب ہے، قرآن ہمارے پاس موجود ہا اور ہم کوکافی ہے۔ اس پر آپس میں اختلاف ہوا۔ کوئی کہتا تھا سامان کتابت لے آو کہ ایسا نوشتہ لکھا جائے ، کوئی کچھا اور کہتا تھا بیٹوروشغف بڑھا تو نہی کریم مَنَّ الْقِیْمُ نے فرمایا کہتم سب اٹھ جاؤ۔ یہ جمعرات کا واقعہ ہے۔ اس کرتا ہا ہوں۔ قرآن مجید کو ہر سے نکال دیا جائے۔ وفود کی عزت ہمیشہ اس طرح کی جائے جیسا میں کرتا رہا ہوں۔ قرآن مجید کو ہرکام میں معمول بنایا جائے۔ بعض روایات کے مطابق کتاب اللہ اورسنت پر تمسک کا حکم فرمایا۔ آج مغرب تک کی جملہ نمازیں ٹی کریم مَنَّ الْقَیْمُ نے خود

پڑ ھائی تھیں گرعشاء میں نہ جاسکے اور حضرت ابو بکرصدیق بڑاٹنٹ کوفر مایا کہ وہ نماز پڑھا کمیں۔جس کے تحت حضرت صدیق بڑاٹنٹر نے حیات نبوی مُثاثِیْرًا ميس ستره نمازول كى امامت فرمائى -رضى الله وارضاه آمين-

> ٤٤٣٤، ٤٤٣٣ حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ ابن جَمِيْلِ اللَّخْمِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ ابْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ مُلْكُامًا فَاطِمَةَ فِي شَكُواهُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ، فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ، فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَهَا بِشَيْءٍ فَضَحِكَتْ فَسَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ. فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُّ اللَّهِ النَّبِيُ يُقْبَضُ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوفِّي فِيْهِ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أُوِّلُ أَهْلِهِ يَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ. [راجع: ٣٦٢٣، ٣٦٢٤]

٤٤٣٥ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ عُرْوَةً، عَنْ عَائِشَةً، قَالَتْ: كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَا يَمُوْتُ نَبِيٌّ حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، سَمِعْتُ النَّبِيِّ مُلْكُامًا يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ وَأَخَذَتْهُ بُحَّةً يَقُوْلُ: ﴿ مَعَ الَّذِينَ أَنْعُمَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ ﴾ الآيةَ. [النساء: ٦٩] فَظَنَنْتُ أَنَّهُ خُيِّر . [أطرافه في: ٤٤٣٧ ، ٤٤٣٧) ٣٢٤٤، ٢٨٥٤، ٨٤٣٢، ٢٠٥٢] [مسلم:

(۱۹۳۳،۳۳) ہم سے يره بن صفوان بن جميل مخى فے بيان كيا، كہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا ،ان سے ان کے والد نے ،ان سے عروہ نے اوران سے ام المؤمنین عائشہ ڈھاٹھٹا نے بیان کیا کہ مرض الموت میں ' رسول الله مَا يُعْيِمُ ن فاطمه وللهنا كوبلايا اورآ ستد يكونى بات ان ي کہی جس پر وہ رونے لگیں، پھر دوبارہ آ ہتہ ہے کوئی بات کہی جس پر وہ بنے لگیں۔ پھر ہم نے ان سے اس کے متعلق یو جھا۔ فاطمہ ولی بھٹ فر ماتی ہیں كه آنخضرت مَالِينَيْمُ نے مجھ سے فرمایا تھا كه آپ كى وفات اسى مرض ميں ہوجائے گی، میں بین کررونے گی۔دوسری مرتبہ آپ مُلَاثِیْزِم نے مجھے جب سرگوشی کی توبیفر مایا کہ آپ کے گھرے آ دمیوں میں سب سے پہلے میں آپ سے جاملوں گی تو میں ہنتی تھی۔

(٣٣٥٥) م سے محد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غندر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا ، ان سے سعد نے ، ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ فالٹن اے بیان کیا کہ میں سنتی آئی تھی کہ ہرنی کووفات سے پہلے دنیا اورآ خرت کے رہے میں اختیار دیا جاتا ہے، پھر میں نے رسول الله مَالَيْظِم ہے بھی سناء آپ اپنے مرض الموت میں فر مارہے تھے، آپ کی آ واز بھاری مِو يَكَى تَقَى - آ بِ آ يت ﴿ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ﴾ كى الاوت فرمارہے تھے(لینی ان لوگوں کے ساتھ جن پراللہ نے انعام کیا ہے) مجھے یقین ہوگیا کہ آپ کوبھی اختیار دے دیا گیاہے۔

٦٢٩٥ ، ٦٢٩٦؛ ابن ماجه: ١٦٢٠]

تشويج: يعن آپ نے آخرت كواختياركيا۔ واقدى نے كہائي كريم طَائِيْتِم نے دنياميں آنے پرسب سے پہلے جوكلمه زبان سے نكالا وہ الله اكبر تفااور آخرى كلمة جووفات كووتت فرمايا، وهالرفيق الاعلى تفار (وحيدى)

٤٤٣٦ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ (٣٣٣٦) بم سيمسلم بن ابرابيم في بيان كيا، كها بم سي شعبد في ان سَعْدٍ، عَنْ عُرْوَةً، عَنْ عَائِشَةً، قَالَتْ: لَمَّا صحد بن ابراهيم في ان عروه بن زبير في اوران عائشه والنائظ مَرِضَ النَّبِيِّ عَلَىٰ ﴾ الْمَرَضَ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ جَعَلَ ﴿ فِي بِيانَ كِيا كه رسول الله مَا اللهُ عَالَيْتِهِمُ السِّي مرض الموت ميں بار بار فرماتے

يَقُولُ: ((فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى)). [راجع: ٤٤٣٥]

تحة:"في الرفيق الأعلى" ال الله! مجھ ميرے رفقا(انبيااور صدیقین) میں پہنچادے (جواعلی علیین میں رہتے ہیں)۔ (۲۳۳۷) جم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کوشعیب نے خردی، انہیں زہری نے کہ عروہ بن زبیر نے بیان کیا اوران سے عائشہ والنجا نے بیان کیا تندرتی کے زمانے میں رسول الله مَنافِيْظِم فرمایا کرتے تھے کہ 'جب بھی کسی نی کی روح قبض کی گئی تو پہلے جنت میں اس کی قیام گاہ اسے ضرور دکھادی كى، پراسانتياردياكيا" (راوي) كوشك تفاكه لفظ يُحَى بع يايىخير، - دونوں کامفہوم ایک ہی ہے ، چھر جب آ مخضرت مَالَّيْظِ بِعار پڑے اور وقت آگیا تو سرمبارک عائشہ ڈاٹھٹا کی ران پر تھا اور آپ برغثی طاری موگئ تھی،جب کچھ آ فاقہ ہوا تو آپ کی آنجھیں گھر کی حجیت کی طرف اٹھ كَنين اورآب نفرمايا: "اللهم في الرفيق الاعلى ـ "مِن مجهم في كم اب حضورا کرم مَلَّ ﷺ ہمیں (یعنی دنیاوی زندگی کو) پیندنہیں فرما کیں گی۔ مجھےوہ حدیث یادآ گئی جوآپ نے تندرت کے زمانے میں فرمائی تھی۔ . (٣٣٣٨) م عفان بن يحي ذبل ني بيان كيا، كهام سعفان بن مسلم نے بیان کیا ،ان سے محر بن جو ریہ نے ،ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے ، ان سے ان کے والد (قاسم بن محمد) نے اور ان سے عائشہ وہی جہانے کہ (ان کے بھائی)عبدالرحل بن الی بر والفینا می کریم مالینام کی خدمت میں عاضر ہوئے حضورا کرم مَنْ ﷺ میرے سینے سے میک لگائے ہوئے تھے۔ عبدالرحمٰن کے ہاتھ میں ایک تازہ مسواک استعال کے کیے تھی۔ آب مَنْ الله الم مواك كى طرف وكيهة رب- چنانچ مين في ان سے مواک لے لی اور اے اپنون سے چباکر اچھی طرح جھاڑنے اور صاف کرنے کے بعد نبی مَالَّيْنِ کم کودے دی۔ آپ نے وہ مسواک استعال كى جين عده طريقه سے رسول الله مناليوم اس وقت مسواك كررہے تھے، میں نے آپ کو آئی اچھی طرح مسواک کرتے تبھی نہیں دیکھا۔مسواک ب فارغ مونے كے بعد آب نيالة تھ ياائي انگلي اٹھائى اور فرمايا: "في الرفيق الاعلى" تين مرتبه، اورآپ كا انقال موكيا - عائشه وليانها كها كرتي تقی که حضور اکرم منافیظ کی وفات ہوئی تو سرمبارک میری بنسلی اور شور می

٤٤٣٧ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَان، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: إِنَّ عَاثِشَةً قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ مُشْكُمُ ا وَهُوَ صَحِيْحٌ يَقُولُ: ((إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضُ نَبَّي قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُحَيَّ أَوْ يُحَيَّرُ)). فَلَمَّا اشْتَكَى وَحَضَرَهُ الْقَبْضُ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِ عَائِشَةَ غُشِيَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا أَفَاقَ شَخَصَ بَصَرُهُ نَحْوَ سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ فِي الرَّفِيْقِ الْأَعْلَى)). فَقُلْتُ: إِذَٰ لِهِ لَا يُجَاوِرُنَا. فَعَرَفْتُ أَنَّهُ حَدِيْتُهُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَّا وَهُوَ صَحِيْحٌ. [راجع: ٤٤٣٥] ٤٤٣٨ كَذَّتُنَا مُحَمَّدٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، عَنْ صَحْدِ بْنِ جُوَيْرِيَةً، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةً، ذَحَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بِنُ أَبِي بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ النَّبِيِّ النَّبِيِّ وَٱنَّا مُسْنِدَتُهُ إِلَى صَدْرِيْ، وَمَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سِوَاكْ رَطْبٌ يَسْتَنُّ بِهِ، فَأَبَدَّهُ رَسُولُ اللَّهِ مُنْكُمُ بَصَرَهُ، فَأَخَذُتُ السَّوَاكَ فَقَضِمْتُهُ وَنَفَضْتُهُ وَطَيِّبُتُهُ، ثُمَّ دَفَعْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ مُثْلِثُكُمُ ۚ فَاسْتَنَّ بِهِ، فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ مُلْكُنُّهُمُ اسْتَنَّ اسْتِنَانًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ، فَمَا عَدَا أَنْ فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﴿ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ اللَّهِ ا أَوْ إِصْبَعَهُ ثُمَّ قَالَ: ((فِي الرَّفِيْقِ الْأَعْلَى)). ئَلَاثًا ثُمَّ قَضَى، وَكَانَتْ تَقُوْلُ: مَاتَ بَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي. [راجع: ٨٩٠]

کے درمیان میں تھا۔

تشوج: اس میں بیاشارہ تھا کہ حضرت عائشہ فی بھا اور نبی کریم مظافیۃ و نیااور آخرت دونوں میں ایک جگہر میں گے۔ حضرت علی ہوائیء فرماتے ہیں اللہ عانا تیار کر کے ایصال اللہ عانا ہے کہ حضرت عائشہ فی بھا اور آخرت میں آپ کی بیوی ہیں۔ حضرت مجدد الف فانی موشیۃ فرماتے ہیں کہ میں کھانا تیار کر کے ایصال ثواب کے دفت نبی کریم مظافیۃ کو میں نے دیکھا ثواب کے دفت نبی کریم مظافیۃ کو میں نے دیکھا تواب کو دیکھا کہ اور حضرت فاطمہ اور حضین میں نے مبب بو چھاار شاد ہوا بیام مرسب کو معلوم ہے کہ میں حضرت عائشہ فی بھر میں کھانا کھایا کہ آپ عماب کی نظر سے بھر کو دیکھ در سے ہیں۔ میں نے سب بو چھاار شاد ہوا بیام مرسب کو معلوم ہے کہ میں حضرت عائشہ فی بھر میں صفرت عائشہ فی بھر میں حضرت عائشہ فی بھر میں حضرت عائشہ فی بھر میں حضرت عائشہ فی بھر ایس میں شر کے کرنا شروع کردیا۔ کھانا کھلانے کے لیے مطلبۃ ایسال ثواب جو کی قیدیار سم مطہرات خصوصاً حضرت عائشہ فی بھر ایسال ثواب میں شر کے کو کھلایا جائے اور اس کا ثواب بر رکوں کو بخشا جائے ، اس کے جواز میں کسی کا اختلاف نہیں ہوں۔

(۱۳۲۹) مجھے سے حبان بن موی مروزی نے بیان کیا، کہا ہم کوعبداللد بن ٤٤٣٩ حَدَّثَنِي حِبَّانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ، مبارک نے خبر دی ، انہیں یونس نے خبر دی ، انہیں ابن شہاب نے کہا کہ مجھے قَالَ: أَخْبَرَنَا يُؤنُّسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انہیں عائشہ ڈاکٹھٹانے خبر دی کہرسول اللہ منگافیکم إْخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ، أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ جب بیار پڑتے تو اپنے او پرمعو ذیمین (سورۂ فلق اورسورۂ الناس) پڑھ کر رَسُولَ اللَّهِ مَلْكُمُ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى دم كرليا كرتے تھے اورا بے جسم پر ہاتھ كھيرليا كرتے تھے، پھر جب وہ مرض نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ فَلَمَّا آ پ کولاحق ہوا جس میں آپ کی وفات ہوئی تو میں معو ذیتین پڑھ کر آپ اشْتَكَى وَجَعَهُ الَّذِيْ تُونِّيَ فِيْهِ طَفِقْتُ أَنْفِثُ پردم کیا کرتی تھی اور ہاتھ پر دم کرے نبی اکرم مثلاثیم کے جسم پر پھیرا کرتی عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، الَّذِيْ كَانَ يَنْفِثُ، وَأَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ مَا لَكُمَّ عَنْهُ. [اطرافه في: ۲۱۰۰، ۵۷۷۰، ۲۵۷۰][مسلم: ۲۱۷۵]

(۱۳۲۸) ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے بیان کیا، ان سے عباد بن نے بیان کیا، ان سے عباد بن عبدالله بن کیا، ان سے عباد بن عبدالله بن زبیر نے اور انہیں عائشہ ڈھنٹا نے خبروی کہ آپ نے نی عبدالله بن زبیر نے اور انہیں عائشہ ڈھنٹا نے خبروی کہ آپ نے نی کر می مُنالیقی سے بنا، وفات سے کچھ پہلے آخضرت مُنالیقی پشت سے ان کا سہارا لیے ہوئے تھے۔ آپ نے کان لگا کر سنا تحضور اکرم مُنالیقی دعا کر رہے ہیں ''اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم کر اور میرے رفیقوں سے جھے ملا۔''

(۱۲۲۸) ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا، کہا ہم سے ابوعوانہ وضاح یشکری نے بیان کیا، ان سے عروہ بن

٤٤٤١ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةً، عَنْ هِلَالٍ الْوَزَّانِ، عَنْ غزوات كابيان ----زبیر نے اوران سے عائشہ فالغنائ نے بیان کیا کہ نبی کریم مظافیا کم نے اپنے مرض الموت ميل فرمايا: "الله تعالى نے يہود يول كوايني رحمت سے دور كرديا كه انہوں نے اپنے انبياكى قبروں كوسجدہ گاہ بناليا تھا۔ 'عائشہ ولائٹا نے کہا کہ اگر سے بات نہ ہوتی تو آپ کی قبر بھی کھلی رکھی جاتی لیکن آپ کو پیے خطرہ تھا کہ کہیں آپ کی قبر کو بھی مجدہ نہ کیا جانے گئے۔

تشوج: غالبًا آپ کی اس مبارک دعا کی برکت تھی کے قبر مبارک واب بالکل مقف کر کے بند کردیا میا ہے۔ یہ کتابرا امفجز ، ہے کہ آج ساری دنیا میں صرف ایک ہی ہے آخری رسول مَنْ النَّیْمُ کی قبر محفوظ ہے اور وہ بھی ای حالت میں کہ وہاں کوئی کسی بھی قتم کی پوجایا نے نہیں۔ (مَنْ النَّهُمُ) ٤٤٤٢ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِي

(٣٣٣٢) ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے لیث بن سعد نے بیان کیا کہ مجھ سے عقبل نے بیان کیا،ان سے ابن شہاب نے کہا کہ مجصعبيداللد بن عبدالله بن عتب بن مسعود نے خبر دی اوران سے ام المؤمنین عائشہ رہی خیات نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ مناتیج کم کے لیے اٹھنا بیٹھنا دشوار ہوگیااورآپ کے مرض نے شدت اختیار کر لی تو تمام از واج مطہرات مِثَالِّیْنِ سے آپ نے میرے گھر میں ایام مرض گزرانے کے لیے اجازت ما تگی۔ سب نے جب اجازت دے دی تو آپ میمونہ دلی اٹھا کے گھرسے نکلے، آب دوآ دمیوں کا سہارا لیے ہوئے تھے اور آپ کے پاؤں زمین سے الكالم المست رب عقد جن دو صحابه كا آپ مَالَيْنِمُ مهارا ليه موس عقر، ان مين ايك عباس بن عبد المطلب والنفؤ تصاور ايك اورصاحب عبيد الله في بیان کیا کہ پھر میں نے عائشہ والنہ اللہ اللہ بن عباس رفی النفی کا اللہ معالی معلوم ہے دوسرے صاحب کا نام عائشہ وہانٹیا نے نہیں لیا اون ہیں؟ بیان کیا کہ میں نے عرض کیا مجھے تو نہیں معلوم ہے۔انہوں نے بتلایا کہوہ علی طالفیٰ تصاور نبی کریم منافیلی کی زوجہ مطهره عائشه ذلافتنا بيان كرتى تحيس كهرسول الله متاليني جب مير ع كمريس آ مي اور تكليف بهت بره كى، تو آپ نے فرمایا: "سات منكيزے پانى کے بھر کر لاؤ اور مجھ پر ڈال دو جمکن ہے اس طرح میں لوگوں کو پچھ نھیجت كرنے كے قابل موجاؤل- 'چنانچه مم نے آپ كوآپ كى زوجه مطهره حفصہ والنجا کے ایک ملن میں بھایا اور انہی مشکیروں سے آپ پر پانی بہانے گے۔ آخر حضور مالی اے اپنے ہاتھ کے اشارہ سے روکا کہ بس

عُرْوَةً بنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةً، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ مَا لَكُمُّ إِنَّ مُرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ: ((لَعَنَّ اللَّهُ الْيُهُودُ وَ التَّحَدُوا قُبُورَ أَنْبِيَانِهِمْ مَسَاجِدَ)). قَالَتْ عَائِشَةُ: لَوْلَا ذَلِكَ لَأَبْرِزَ قَبْرُهُ. خَشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مُسْجِدًا. [راجع: ٤٣٥]

اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أُخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةً ابْن مَسْعُوْدٍ، أَنَّ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ مُثْلِثًا قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ مَا فَكُمَّ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ، فَأَذِنَّ لَهُ، فَخَرَجَ وَهُوَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الأَرْضِ، بَيْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلِ آخَرَ. قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: فَأَخْبَرْتُ عَبْدَاللَّهِ بِالَّذِيْ قَالَتْ عَائِشَةُ، فَقَالَ لِيْ عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ: هَلْ تَدْرِيْ مَن الرَّجُلُ الآخَوُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَافِشَةً؟ قَالَ: قُلْتُ: لَآ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ عَلِيٍّ. فَكَانَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ مَكُلًّا تُحَدُّثُ: أَنَّ رَسُولً اللَّهِ طُلِيًّا ۚ لَمَّا دَخُلَ بَيْتِي وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ قَالَ: ((هَرِيْقُواْ عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلُ أَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ)). فَأَجْلَسْنَاهُ فِيْ مِخْضَبِ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ مُؤْفِكُمُ اللَّهُ مُ طَّفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقِرَبِ، حَتَّى طَفِيَّ يُشِيرُ إِلَيْنَا بِيَدِهِ أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ قَالَتْ: ثُمَّ

خَرَجَ إِلَى النَّاسِ فَصَلَّى لَهُمْ وَخَطَبَهُمْ.

عُبْدِاللَّهِ بْنِ عُنْبَةَ: أَنَّ عَائِشَةً، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُنْبَةَ: أَنَّ عَائِشَةً، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، قَالَا: لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللَّهِ عَلَيْهَا

طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً لَهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ، فَإِذَا

اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ۔ وَهُوَ كَذَلِكَ۔ يَقُولُ: ((لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوا قُبُورٌ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدً)). يُحَذُّرُ مَا

صَنَعُوْا. [راجع: ٤٣٦، ٤٣٦] ٤٤٤٥_أُخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللَّهِ: أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُوْلَ النَّهِ عَلَىٰكُمْ فِي ذَلِكَ، وَمَا حَمَلَنِيْ عَلَى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقَعْ فِيْ قَلْبِيْ أَنْ يُحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهُ رَجُلاً

عَلَمْ مَقَامَهُ أَبِدًا، إِلَّا كُنْتُ أُرَى أَنَّهُ لَنْ يَقُوْمَ أَحَدٌ مَقَامَهُ إِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ بِهِ، فَأَرِدْتُ أَنُ

يَعْدِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ مُكْنَكُمُ عَنْ أَبِي بَكُرٍ. قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللَّهِ: رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُوْ مُوْسَى وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ مُكْنَكُمُ [راجع:

۱۹۸۹][مسلم: ۹۳۹]

٤٤٤٦ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا

اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَاتَ النَّبِيِّ مُلْكُلُمُ ۖ وَإِنَّهُ لَبَيْنَ حَاقِبَتِيْ

وَذَاقِتَتِيْ، فَلَا أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدِ أَبَدًا

بَعْدَ النَّبِيِّ مُكْلِكُمُ [راجع: ٥٩٠] [نساني: ١٨٢٩] . ٤٤٤٧ ـ حَدَّثَتِيْ إِنْهِ حَاقُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا بِشُرُ بْنُ

ہو چکا، بیان کیا کہ پھر آ پاوگوں کے مجمع میں گئے اور نماز پڑھائی اورلوگوں کوخطاب کیا۔

(۳۳۳, ۳۳) اور مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی اور ان سے عائشہ فالٹہ ہا اور عبداللہ بن عباس فی اٹھ ان کیا کہ شدت مرض کے دنوں میں حضورا کرم منا لیڈ کا اپنی چا ور کھینچ کر بار بارا ہے چہرے پر ڈالتے تھے، پھر جب دم گھٹے لگیا تو چہرے سے ہٹا دیتے ۔ آپ اسی شدت کے عالم میں فر ماتے تھے: '' یہود ونصاری اللہ کی رحب سے دور ہوئے کیونکہ انہوں نے اپنے انبیا کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا۔'' اسی طرح آپ (اپنی احب کو) ان کا عمل اختیار کرنے سے بچتے رہنے کی تاکید فر مار ہے تھے۔

(۱۳۲۲) ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم سے لیٹ بن سعد نے بیان کیا، کہا ہم سے لیٹ بن سعد نے بیان کیا، ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے ، ان سے ان کے والد قاسم بن محمہ نے اور ان سے عائشہ فوائخہا نے بیان کیا کہ نبی کریم مثالیقیم کی وفات ہوئی تو آپ میری ہنسلی اور شوڑی نے بیان کیا کہ نبی کریم مثالیقیم کی وفات ہوئی تو آپ میری ہنسلی اور شوڑی کے درمیان (سرر کھے ہوئے) تھے۔ نبی اکرم مثالیقیم (کی شدت سکرات) و کھنے کے بعداب میں کسی کے لیے بھی نزع کی شدت کو برانہیں سمجھتی۔ و کھنے کے بعداب میں کسی کے لیے بھی نزع کی شدت کو برانہیں سمجھتی۔ (۲۳۲۷) جھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا، کہا ہم کو بشر بن شعیب

بن ابی حمزہ نے خبر دی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، ان سے ز ہری نے بیان کیا، انہیں عبداللہ بن کعب بن ما لک انصاری نے خبر دی اور کعب بن ما لک رٹائٹیۂ ان تین صحابہ میں سے ایک تھے جن کی (غز د ہُ تبوک میں شرکت نہ کرنے کی) توبہ قبول ہوئی تھی۔ انہیں عبداللہ بن عباس والفہٰ نے خبردی کہ علی بن الی طالب والتلوث رسول الله مَثَالَیْدَمُ کے پاس سے باہر آئے۔بیاس مرض کا واقعہ ہے جس میں آپ مَنَا اللّٰهِ آمِ نَ وَفات پا کَی تھی۔ صحابه وتفاللهُ في آپ سے يو جھا: ابوالحن! رسول الله مَا اللهِ مَا آج صبح مزاج کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ الحمد الله اب آپ کوافاقہ ہے۔ پھرعباس بن عبد المطلب والنيئ في على والنين كالم تهدير كركها: الله كاتم تين دن ك بعدغلامی کی زندگی گزانے پرتم مجبور ہوجاؤ کے۔اللّٰدی شم المجھے توالیہے آثار نظر آ رہے ہیں کہ نبی اکرم مَالیّنِمُ اس مرض سے صحت نہیں یاسیس مے۔ موت کے وقت بنوعبدالمطلب کے چہروں کی مجھے خوب شناخت ہے۔اب ہمیں آپ کے پاٹ سے چلنا جا ہے اور آپ سے پوچھنا چاہیے کہ ہمارے بعدخلانت کے ملے گی۔اگر ہم اس کے مستحق ہیں تو ہمیں معلوم ہوجائے گا اور اگر کوئی دوسرامستحق ہوگا تو وہ بھی معلوم ہوجائے گا اور حضور سَالْتَظِیْرَا ہمارے متعلق اپنے خلیفہ کوممکن ہے کچھ وصیتیں کردیں لیکن علی بڑائٹھۂ نے کہا: الله كي هم إا كربهم نے اس وقت آپ سے اس كے متعلق كچھ يو چھااور آپ نے انکار کردیا تو پھرلوگ ہمیں ہمیشہ کے لیے اس سے محروم کردیں گے۔ میں تو ہر گر رسول اللہ منا الل

شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةً، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللَّهِ بْنُ كَعْب ابْنِ مَالِكِ الْأَنْصَادِيُّ. وَكَانَ كَعْبُ بْنُ مَالِكِ أُحَدَ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تِيْبَ عَلَيْهِمْ: أَنَّ عَبْدَاللَّهِ أَبْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَلِيٌّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَرَجٌ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللَّهِ مِكْ أَلْهِي وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوفِّيَ فِيهِ ، فَقَالَ النَّاسُ: يَا أَبَا حَسَن ، كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ مَلْكُامٌ؟ فَقَالَ: أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللَّهِ بَارِئًا، فَأَخَذَ بِيَدِهِ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ وَاللَّهِ! بَعْدَ ثَلَاثٍ عَبْدُ الْعَصَا، وَإِنِّي وَاللَّهِ الأَرَى رَسُولَ اللَّهِ مُلْكُمُ اللَّهِ مُلْكُمُ مِنْ وَجَعِهِ هَلَنَّا، إِنِّي لَأَعْرِفُ وُجُوْهَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ، اذْهَبْ بِنَا إِلَى رَسُوْلِ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا فَلْنَسْأَلُهُ فِيْمَنْ هَذَا الْأَمْرُ؟ إِنْ كَانَ فِيْنَا عَلِمْنَا ذَلِكَ، وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا عَلِمْنَاهُ فَأُوْصَى بِنَا لَ فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّا وَاللَّهِ الَّذِنْ سَأَلْنَاهَا رَسُولَ اللَّهِ مَعْظُمٌ فَمَنَعَنَاهَا لَا يُعْطِينَاهَا النَّاسُ بَعْدَهُ، وَإِنِّي وَاللَّهِ الْا أَسْأَلُهَا رَسُولَ اللَّهِ مُؤْلِكُمُ [انظر: ٦٢٦٦]

تشوج: حضرت على وللفيظ كاكمال واما في تقى جوانهول في بي خيال ظاهر فرنايا جس سے كئ فتنو ل كادرواز و بند موكيا _ (وَلا تُعْدُ)

سعید بن عفیر نے بیان کیا ، انہوں نے کہا کہ مجھ سے الیت نے بیان کیا ، انہوں نے کہا کہ مجھ سے الیت نے بیان کیا ، انہوں نے کہا کہ مجھ سے قتیل نے بیان کیا ، انہوں نے کہا کہ مجھ سے انس بن مالک واللہ نے نے سہاب نے بیان کیا ، انہوں نے کہا کہ مجھ سے انس بن مالک واللہ نماز بیان کیا کہ بیر کے دن مسلمان فجر کی نماز پڑھ رہے تتے اور ابو بکر واللہ نماز پڑھا رہے تتے اور ابو بکر واللہ نماز پڑھا رہے تتے کہ اچا تک رسول اکرم مثل اللہ فائد میں کو دیکھ رہے تھے ، انہوں کے جرہ کا پردہ اٹھا کرصحابہ وی کھی رہے تھے ،

٤٤٨ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكِ أَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ ، بَيْنَا هُمْ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ وَأَبُو هُمْ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ وَأَبُو هُمْ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ وَأَبُو بَعْمَ فَيْ مَا لَهُ مَنْ مَا لَهُ مَالَمُ اللَّهُ مَا لَكُمْ لَمْ يَفْجَأَهُمْ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ مَنْ مَنْ خُجْرَةٍ عَائِشَةً ، اللَّهِ مَنْ مَنْ خُجْرَةٍ عَائِشَةً ،

صحابہ و فرنگنی نماز میں صف باند سے کھڑے ہوئے تھے۔حضور اکرم منافیظ ا دکھ کر ہنس پڑے۔ ابو بکر دلائیٹ چھے بننے گے تاکہ صف میں آ جا کیں۔ آپ نے سمجھا کہ رسول اللہ منافیظ نماز کے لیے تشریف لا نا چاہتے ہیں۔ انس دلائیڈ نے بیان کیا ، قریب تھا کہ مسلمان اس خوثی کی وجہ سے جورسول اللہ منافیظ کو دکھ کر آئیس ہوئی تھی کہ وہ اپنی نماز توڑنے ہی کو تھے لیکن حضور منافیظ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ نماز پوری کرلو، پھر آپ ججرہ کے اندرتشریف لے مے اور پردہ ڈال لیا۔ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ فِي صُفُوفِ الصَّلَاةِ. ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ، فَنَكَصَ أَبُوْ بَكْرِ عَلَى عَقِيَيْهِ لِيَصِلَ الطَّمِلَ اللَّهِ مُلْكَامً لِيَصِلَ الطَّمِلَ اللَّهِ مُلْكَامً لِيَصِلَ الطَّمِلَةِ فَقَالَ النَّسِ لَيُولِدُ أَنْ يَخْتَبُنُوا فِي صَلَاتِهِمْ وَهَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَبُنُوا فِي صَلَاتِهِمْ فَرَحًا بِرَسُولِ اللَّهِ مُلْكَامً فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ وَسُولُ اللَّهِ مُلْكَامً أَنْ أَيْمُوا صَلَاتَكُمْ، ثُمَّ رَسُولُ اللَّهِ مُلَّ أَنْ أَيْمُوا صَلَاتَكُمْ، ثُمَّ رَسُولُ اللَّهِ مُلْكَامً أَنْ أَيْمُوا صَلَاتَكُمْ، ثُمَّ وَحَلَ الْحُجْرَةَ وَأَرْخَى السَّنْرَ. [راجع: ١٨٠]

تشوج: یدهات مبارکہ کے آخری دن دوشنبر کی فجر کی نمازتھی ، تھوڑی دیرتک آپ اس نماز باجماعت کے پاک مظاہرہ کو ملاحظ فرماتے رہے، جس سے رخ انور پر بشاشت اور ہونؤں پر سکرا ہٹ تھی۔ اس وقت وجہ مبارک ورق قرآن معلوم ہور ہاتھا۔ اس کے بعد نی کریم مَلَا اَنْتُحْمَا پر دنیا میں کی دوسری نماز کا وقت نہیں آیا۔ اس موقع پر آپ نے حاضرین کو بار ہارتا کیوفر مائی تھی!"الصلوۃ الصلوۃ و ما ملکت ایمانکم۔" یہی آپ کی آ خری وصیت تھی جے آپ نے گئ بارد ہرایا، پھر فرزع کا عالم طاری ہوگیا۔ (مَلَّ النِّيْمَ)

2824 حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَيْسِيْ بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ: أَنَّ أَبَا عَمْرِو، قَالَ: أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا عَمْرِو، ذَكُوانَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا عَمْرِو، ذَكُوانَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ بَائِشَةً كَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ مِنْ نِعَمِ اللَّهِ عَلَيٍّ أَنَّ رَسُولَ كَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ مِنْ نِعَمِ اللَّهِ عَلَيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيٍّ أَنَّ رَسُولَ سَخْرِيْ وَنِيْقِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ، دَخُلَ عَلَي عَبْدُ رِيْقِي وَرِيْقِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ، دَخُلَ عَلَي عَبْدُ اللَّهِ مَلْكُمْ وَيَيْدِهِ السَّواكُ وَأَنَّا مُسْنِدَةٌ رَسُولَ اللَّهِ مَلْكُمْ اللَّهِ مَلْكُمْ أَلْكُ فَأَشَارَ اللَّهِ مَلْكُمْ اللَّهُ مَعْمَ بَيْنَ يَكُمُ وَيَيْدِهِ السَّواكُ وَأَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُولَ اللَّهِ مَنْ اللَّهُ مَا اللَّهُ عَلَيْ وَقُلْتُ اللَّهُ مَعْمَ اللَّهُ مَعْمَ اللَّهُ اللَّهُ مَلْكُمْ وَلَيْنَهُ مَنْ مَنْ اللَّهُ مَالَ اللَّهُ مَلْكُمْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ مَلْكُمُ اللَّهُ مَلْكُمْ اللَّهُ مَلْكُمْ اللَّهُ مَلْكُمْ اللَّهُ مَلْكُمْ اللَّهُ اللَّهُ الْمُعَمْ اللَّهُ مَلْكُمْ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ مَلْكُمْ اللَّهُ اللَ

الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ يَقُولُ: ((لَا إِلَهُ إِلَّا اللَّهُ، إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ)). ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ: ((في الرَّفِيُّ الْأَعْلَى)). حَتَّى فَجَعَلَ يَقُولُ: ((في الرَّفِيُّ الْأَعْلَى)). حَتَّى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ. [راجع: ٨٩٠]

٤٤٥٠ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِيشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، قَالَ:أُخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مُؤْلِثُهُمْ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ يَقُولَ: ((أَيْنَ أَنَا غَدًا، أَيْنَ أَنَا غَدًا؟)) يُرِيْدُ يَوْمَ عَائِشَةَ، فَأَذِنَ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُوْنُ حَيْثُ شَاءَ، فَكَانَ فِيْ بَيْتِ عَاثِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ كَانَ يَدُورُ عَلَىَّ فِيْهِ فِيْ بَيْتِيْ، ۖ فَقَبَّضَهُ اللَّهُ وَإِنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ نَحْرِي وَسَحْرِي، وَخَالَطَ رِيْقُهُ رِيْقِيْ ـ ثُمَّ قَالَتْ: ـ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكُرٍ وَمَعَهُ سِوَاكٌ يَسْتَنُّ بِهِ فَنَظُرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ مِلْكُمُ أَفَقُلْتُ لَهُ: أَعْطِنِي هَٰذَا السُّواكَ يَا عَبْدَالرَّحْمَنِ! فَأَعْطَانِيْهِ فَقَضِمْتُهُ، ثُمَّ مَضَغْتُهُ فَأَعْطَيْتُهُ رَسُولَ اللَّهِ مُشْتَنِهُمْ فَاسْتَنَّ بِهِ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى صَّندُرِيْ. [راجع: ۸۹۰]

٤٤٥١ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: جَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ ابْن أَبِيْ مُلْكُمَّ مُلَيْكَةً، عَنْ عَائِشَةً، قَالَتْ: تُوفِي النَّبِي مُلْكُمَّ فِي النَّبِي مُلْكُمَّ فِي النَّبِي مُلْكَمَّ فِي النَّبِي مُلْكَمَّ فِي النَّبِي مُلْكَمَّ فَي النَّبِي مُلْكَمَّ فَي النَّبِي مُلْكَمَّ فَي النَّبِي وَنَعْدِي ، قَالَتْ: تُوفِي وَنَخْدِي ، وَيَنْ سَخْدِي وَنَخْدِي ، وَيَنْ سَخْدِي وَنَخْدِي ، وَكَانَ أَدُعَاءً إِذَا مَرِضَ ، وَكَانَ أَحُدُنَا يُعَوِّدُهُ بِذُعَاءً إِذَا مَرِضَ ، وَكَانَ أَحْدُنَا يُعَوِّدُهُ بِذُعَاءً إِذَا مَرِضَ ، وَكَانَ أَحْدُنَا يُعَوِّدُهُ الْمُؤْدُةُ وَلَا عَاءً إِذَا مَرْضَ ، وَكَانَ أَوْدُونَ اللّهُ الللّهُ اللّهُولُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللللّهُ ا

کا (رادی حدیث) عمر کو اس سلسلے میں شک تھا، اس کے اندر پانی تھا،
آنخضرت مَنْ اللَّهُ عَلَمْ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّلْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّه

(۳۵۱) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے
بیان کیا، ان سے ابوب نے ، ان سے ابن افی ملیکہ نے آور ان سے
عاکشہ فی فیا نے بیان کیا کہ رسول اللہ منافیق کی وفات میرے گھر میں،
میری باری کے دن ہوئی۔ آپ اس وقت میرے سینے سے فیک لگائے
ہوئے تھے۔ جب آپ بیار پڑے تو ہم آپ کی صحت کے لیے دعا کیں کیا

مَاءِ کرتے تھے۔ اس بھاری میں بھی میں آپ کے لیے دعا کرنے گی لیکن آپ فی فرمارہ ہے تھے اور آپ منا لیکٹی کا سرآ سان کی طرف اٹھا ہوا تھا: 'فی بکی الرّفینتِ الاعلی ، فی الرّفینتِ الاعلی ، فی الرّفینتِ الاعلی ، فی الرّفینتِ الاعلی ، اورعبدالرحن بن ابی بحر و اللّه بنا الله بحر و اللّه بنا ہے۔ اس کی طرف فی الرّفینی ہیں ایک تازہ شہنی تھی۔ نبی منا لیکٹی نے اس کی طرف فین کے اس کی طرف فین کے اس کی طرف فین کے اس کی اس کے اس کی اس کے اس کی اس کے اس کی مسواک کی ، جس طرح پہلے آپ مسواک کیا گوئی کرتے تھے اس سے بھی اٹھی طرح سے ، پھر حضور منا لیکٹی نے وہ مسواک کیا گوئی کی کہ کے اس کے ہاتھ سے جھوٹ گئی ۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے میرے اور مسواک آپ کے ہاتھ سے جھوٹ گئی ۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے میرے اور مسواک آپ کے ہاتھ سے جھوٹ گئی ۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے میرے اور مسواک آپ کے ہاتھ سے جھوٹ گئی ۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے میرے اور مسواک آپ کے ہاتھ سے جھوٹ گئی ۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے میرے اور مسواک آپ کے ہاتھ سے جھوٹ گئی ۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے میرے اور مساور منا لیکٹی کے ہاتھ سے جھوٹ گئی ۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے میرے اور مین کی دنیا کی زندگی کا سب صور منا لیکٹی کے حقوک کواس دن جمع کردیا جوآپ کی دنیا کی زندگی کا سب

ے آخری اور آخرت کی زندگی کاسب سے پہلا دن تھا۔

(۳۵۲،۵۳) ہم سے یکی بن بکیر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب ابو بر والین کیا، انہیں سلمہ نے خردی اور انہیں عائشہ والین کیا، انہیں سلمہ نے خردی کو ابو بر والین عائشہ والین کیا، انہیں گاہ، شخ سے گھوڑ سے پر آئے اور آ کر انرے، پھر مسجد کے اندر گئے۔ کس سے آپ نے کوئی بات نہیں گی۔ اس کے بعد آپ عائشہ والین کے جرہ میں آئے اور رسول اللہ مَالِین کیا کی طرف کے، نعش مبارک ایک یمنی چاور سے والی ہوئی تھی۔ آپ نے چرہ کھولا اور جھک کر مبارک ایک یمنی چاور و نے گئے۔ پھر کہا: میرے مال باپ آپ پر چرکا مبارک کو بوسہ دیا اور رونے گئے۔ پھر کہا: میرے مال باپ آپ پر قربان ہوں، اللہ کی تم اللہ تعالیٰ آپ پر دومر تبدموت طاری نہیں کرے گا۔ جوایک موت آپ کے مقدر میں تھی، وہ آپ پر طاری ہوچی ہے۔

(٣٥٥٣) زبرى نے بيان كيا اوران سے ابوسلمہ نے بيان كيا، ان سے عبدالله بن عباس رُجُافِیْنَا نے كہ ابو بكر رِجُافِیْنَا آئے اور عمر رِجُافِیْنَا او کو رِجُافِیْنَا نے كہ ابو بكر رِجُافِیْنَا نے كہا : عمر البیٹ جاؤ ، لیكن عمر رِجُافِیْنَا نے بیٹے ہے ابو بكر رِجُافِیْنَا نے بیٹے ہے انكار كيا۔ است بيل لوگ عمر رِجُافِیْنَا كوچھوڑ كر ابو بكر رِجْافِیْنَا كے پاس آگئے ہے انكار كيا۔ است بيل لوگ عمر رِجُافِیْنَا كوچھوڑ كر ابو بكر رِجْافِیْنَا كے پاس آگئے

فَذَهَبْتُ أَعَوِّدُهُ، فَرَفَعَ رَأْسِهُ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ: ((فِي الرَّفِيْقِ الْأَعْلَى فِي الرَّفِيْقِ أَلْأَعْلَى)). وَمَرَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرِ الْأَعْلَى)). وَمَرَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرِ الْأَعْلَى)). وَمَرَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرِ الْفَائِنِي مَلِّكُمْ اللَّهِ النَّبِي مَلِّكُمْ اللَّهُ النَّبِي مَلِّكُمْ اللَّهُ اللَّهِ النَّبِي مَلِّكُمْ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللْهُ اللَّهُ الللللَّهُ الللللْمُ الللللْمُ الللللْمُ اللَّهُ الللللْمُ الللللْمُ الللللْمُ اللللْمُ اللللللْمُ اللللللْمُ اللللللْمُ الللللللْمُ اللللللْمُ الللللْمُ اللللْمُ الللللْمُ ا

الله عَلَيْكَ مَوْتَتَيْن ، أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي كُيْر ، عَلَيْك ، عَن عُقَيْل ، عَن اَبْن شِهَاب ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ أَبُو سَلَمَةَ: أَنَّ عَائِشَة ، أَخْبَرَتُهُ: أَنَّ أَبَا بِكُو أَفْبَلَ عَلَى فَرَسٍ مِنْ مَسْكَنِهِ الشَّنح حَتَّى نَزَل ، فَلَاخَل الْمَسْجِدَ فَلَمْ يَكلّم النَّاسَ حَتَّى دَحَل عَلَى عَائِشَة ، فَتَيمَّم يَكلّم النَّاسَ حَتَّى دَحَل عَلَى عَائِشَة ، فَتَيمَّم رَسُولَ اللّه مِلْكَامً أَوْمُو مَغْشِي يِثَوْب حِبَرَة ، وَسُولَ اللّه عَلْيُ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ أَكَبٌ عَلَيهِ فَقَبَّلُهُ وَبَكى . وَسُولَ اللّه عَلَيْك مَوْتَتَيْن ، أَمَّا الْمَوْتَةُ الّتِي كُتِبَت مُعَلَيك مَوْتَتَيْن ، أَمَّا الْمَوْتَةُ الّتِي كُتِبَت عَلَيْك مَوْتَتَيْن ، أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي كُتِبَت عَلَيْك فَقَدْ مُتَّهَا. [راجع:١٢٤١ ، ١٢٤١] عَلَيْك فَقَدْ مُتَّها. [راجع:١٢٤١ ، ١٢٤١] عَنْ عَبْدِ اللّه بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ أَبَا بكُن ، خَرَج عَنْ عَبْدِ اللّه بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ أَبَا بكُن ، خَرَج عَنْ عَبْدِ اللّه بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ أَبَا بكُن ، خَرَج عَنْ عَبْدِ اللّه بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ أَبَا بكُن ، خَرَج عَنْ عَبْدِ اللّه بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ أَبَا بكُن ، خَرَج عَنْ عَبْدِ اللّه بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ أَبَا بكُن ، خَرَج عَنْ عَبْدِ اللّه بْنِ عَبَاسٍ: أَنَّ أَبَا بكُن ، خَرَج عَنْ عَبْدِ اللّه بْنِ عَبَاسٍ: أَنْ أَبُا بكُن ، خَرَج عَنْ عَبْدِ اللّه بْنِ عَبْدِ اللّه بْنِ عَبْد اللّه بْنَ عَالْمَالْ الْمُؤْتِهُ الْمَالِيْد اللّه الْمُؤْتِهُ الْمُؤْتِهُ اللّه الْمُؤْتِهُ اللّه الْمُؤْتِهُ الْمُؤْتِهُ اللّه الْمُؤْتِهُ اللّه الْمُؤْتِهُ اللّه الْمُؤْتِهُ اللّه الْمُؤْتِهُ اللّه الْمُؤْتُهُ الْمُؤْتِهُ اللّه الْمُؤْتِهُ اللّه الْمُؤْتِهُ اللّه الْم

وَعُمَرُ يُكَلُّمُ النَّاسَ فَقَالَ: اجْلِسْ يَا عُمَرُا

فَأَبَى عُمَرُ، أَنْ يَجْلِسَ. فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ

اورآپ نے خطبہ مسنونہ کے بعد فر مایا: اما بعد اتم میں جو بھی محمد مَالَ اللَّهُمْ کی عبادت كرتاتها تواسے معلوم ہونا جا ہے كرآ بكى وفات ہو چكى سے اور جو الله تعالى كى عبادت كرتا تهاتو (اس كامعبود) الله بميشه زنده رہنے والا ہے اوراس كومجى موت نبيس آئے گى الله تعالى في خود فرمايا ہے كه "محر سَلَ الله عَلَم صرف رسول ہیں،ان سے پہلے بھی رسول گزر کے ہیں'ارشاد"انشا کرین" تك - ابن عباس والنافي الله الله كانتها الله كانتها السامحسوس مواكه جيس يهل سے لوگوں کومعلوم ہی نہیں تھا کہ اللہ تعالی نے بیآ یت نازل کی ہے اور جب ابو بكر والنيء في اس كى حلاوت كى توسب نے ان سے بيا يت يمسى اب بيد حال تھا کہ جوبھی سنتا تھا وہی اس کی تلاوت کرنے لگ جاتا تھا۔ (زہری نے بیان کیا کہ) پر مجھ سعید بن میتب نے خبر دی کے عمر والفن نے کہا: الله ك فتم الجحدال دقت موش آيا، جب مين في ابوير را النفر كواس آيت كي تلاوت کرتے سنا، جس وقت میں نے انہیں تلاوت کرتے سنا کہ حضور اكرم مَنَا تَيْزُلُم كَى وفات مِوكَى بِوق مِين سكتة مِين آسكيا اورابيا محسوس مواكه میرے یا وُل میرابوجھنیں اٹھا یا کیں گے اور میں زمین پر گرجاؤں گا۔

وَتَرَكُوا عُمَرَ فَقَالَ أَبُو بِكُرِ: أَمَّا بَعْدُا مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللَّهَ ۚ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿ وَمَا مُحَمَّدُ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتُ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ﴾ إِلَى ﴿ الشَّاكِرِيْنَ ﴾ [آل عمران: ١٤٤] وَقَالَ: وَاللَّهِ الكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ هَذِهِ الآيَةَ حَتَّى تَلَاهَا أَبُو بَكْرٍ، فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاهْنُ كُلُّهُمْ فَمَا أَسْمَعُ بَشَرًا مِنَ النَّاسِ إِلَّا يَتْلُوْهَا. فَأَخْبُرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ، قَالَ: وَاللَّهِ ا مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ أَبَا بَكُرِ تَلَاهَا فَعَقِرْتُ خَتَّى مَا تُقِلِّنِي رِجْلَايَ، وَحَتَّى أَهْوَيْتُ إِلَى الأَرْضِ حِيْنَ سَمِعْتُهُ تَلَاهَا أَنَّ النَّبِيَّ كُلُّكُمٌّ قَدْ مَاتَ.

[زاجع: ١٢٤٢]

تشویج: ایسے نازک وقت میں امت کوسنجالنا پر حضرت ابو بحر رہائٹی بی کامقام تفا۔ اس لیے رسول کریم مُلَّاتِیْجُ نے اپنی وفات سے پہلے ہی ان کواپنا خلیفه بنا کرامام نماز بنادیا تقاجوان کی خلافت حقه کی روش دلیل ہے۔

حضرت ابوبكر وللفنونا نے به كهركه الله آپ يردوموت طارئ نبيل كرے گا ،ان صحابه انگافتانى كاردكيا جو سيجھتے تھے كه نبي كريم مَا لينزلم كھرزندہ ہوں مے اور منافقوں کے ہاتھ یاؤں کا ٹیس کے کیونکہ اگراییا ہوتو بھروفات ہوگی کو یا دوبارموت ہوجائے گی بھض نے کہاد وہارموت نہونے سے بیر طلب ہے کہ پر قبر میں آپ کوموت نہ ہوگی بلکہ آپ زندہ رہیں گے۔امام احمد ری اللہ اللہ کی روایت میں یوں ہے کہ حضرت عائشہ فی نجا کہتی ہیں جب نبی كريم مَن الفيظ كي وفات موكى ، ميس نے آپ كواكيك كيرے سے و حاك ديا۔ اس كے بعد عمر الفيظ اور مغيره والفيظ آئے۔ دونوں نے اندرآنے كي اجازت ما تکی۔ میں نے اجازت دے دی۔ حضرت عمر دلائٹیز نے نعش کودیکھ کر کہا ہائے آپ بے ہوش ہو گئے ہیں۔ مغیرہ دلائٹیز نے کہا کہ آپ انقال فرما چکے ہیں۔ اس برحصرت عمر والله في خدم فيره والله كوا في موس كهاكه في كريم منافية السوقت تك مرف والنبيس بين جب تك سار ب منافقين كاقلع قمع نه کردیں۔ایک روایت میں یوں ہے،حضرت عمر ٹلائٹٹ یوں کہدرہے تھے خبر دار! جوکوئی پہ کہے گا کہ نبی کریم مٹائٹٹٹ فوت ہو گئے ہیں، میں آلوارے اس کاسر ا اود و گا۔ حضرت عمر ملائنی کو واقعی سیفین تھا کہ نبی کریم مُناتین فوت نہیں ہوئے ہیں یاان کا پیفر مانا بردی مصلحت اور سیاست پرمنی ہوگا۔انہوں نے سی چاہا کہ پہلے خلافت کا انظام ہوجائے بعد میں آپ کی وفات کوظا ہر کیاجائے ،ابیان ہو آپ کی وفات کا حال بن کردین میں کوئی خرابی پیدا ہوجائے۔

٥٥٤٤٠٠ ، ٤٤٥٧ ، ٤٤٥٦ - حَدَّنَنِي عَبْدُ اللَّهِ (٣٣٥٥،٥٧٠٥) مِح عبدالله بن ابي شيبه في بيان كياء كهاجم س ابْنُ أَبِي شَيْبَةً، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَيَي بن سعيد في بيان كياءان عصفيان بن عييند في ان صوفي بن

ظَّنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةً، الى عاتش نه ان سے عبيدالله بن عبدالله بن عتب نے اور ان سے عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُنْهَ، عَنْ عائشه وَلِيَّهُ اورابن عباس وَلِيَّهُ اَنْ بِيان كياكرسول الله مَالَيْهُمْ كى وفات عَائِشَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بِنُو قَبَّلَ النَّبِيِّ مِلْكُنْهُمْ كَي بعدالِوكِم وَلِاللَّهُ نَا ب

عَاثِشَةً، وَابْنِ عَبَّاسِ أَنَّ أَبَا بَكُو قَبَّلَ النَّبِيِّ مُكُلِّكُمُ بَعْدَ مَوْتِهِ. [طرفه في: ٥٧٠٩] [راجع: ١٢٤١،

١٢٤٢] [نسائي: ١٨٣٩ ابن ماجه: ١٤٥٧]

٨٥ ٤٤ - حَدَّثَنَا عَلِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، وَزَادَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: لَدُذْنَاهُ فِيْ مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيْرُ إِلَيْنَا أَنْ لَا تَلْدُونِيْ فَقُلْنَا: كَرَاهِيَةَ الْمَرِيْضِ الْمَرْيْضِ لِلدَّوَاءِ. فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: ((أَلَمُ الْمَرْيْضِ الْمَرْيْضِ الْمَرْيْضِ الْمَدُواءِ. فَقَالَ: ((لَا يَبُقَى أَحَدُ فِي الْبَيْتِ إِلاَ لَلدَّوَاءِ. فَقَالَ: ((لَا يَبُقَى أَحَدُ فِي الْبَيْتِ إِلاَ للدَّوَاءِ. فَقَالَ: ((لَا يَبُقَى أَحَدُ فِي الْبَيْتِ إِلاَ للنَّيْ النِّيْتِ إِلاَ الْعَبَاسَ، فَإِنَدُ لَمُ لَمُ يَتُ النَّيِ طُكُمُ)). رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِي طُكُمُ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِي طُكُمُ اللَّهُ إِلَى الْمَالِقَةُ فَيْ النَّبِي طُكُمُ أَنْ لَكُمُ الْمُ الْمُؤْتُ عَنْ النَّبِي طُكُمُ أَنْ اللَّهُ الْمُؤْتُ اللَّذِي عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِي طُكُمُ الْمُؤْتُ الْمُؤْتُ الْمُؤْتُ الْمُؤْتُ الْمُؤْتُ الْمُؤْتُولُ الْمُؤْتُ الْمُؤْتُ اللَّهُ الْمُؤْتُ الْمُؤْتُ الْمُؤْتُ الْمُؤْتُ الْمُؤْتُ الْمُؤْتِقُولُ الْمُؤْتُ الْمُؤْتُ الْمُؤْتُ الْمُؤْتُ الْمُؤْتُ الْمُؤْتُ الْمُؤْتُولُ الْمُؤْتُ الْمُؤْتِلُولُ الْمُؤْتُولُ الْمُؤْتِلُ الْمُؤْتِلُ الْمُؤْتِلُ الْمُؤْتُولُ الْمُؤْتُ الْمُؤْتُ الْمُؤْتُ الْمُؤْتُولُ الْمُؤْتُ الْمُؤْ

٤٤٥٩ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، يُعَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدُ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ مِنْ قَالَهُ ؟ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيِّ مِنْ قَلَمُ وَإِنِي فَهَا لَتُ فَا فَانْحَنْ وَمَاتَ، فَمَا شَعَرْتُ، فَكَيْفَ فَانْحَنْتُ ، فَكَيْفَ أَوْصَى إِلَى عَلِي . [راجع: ٢٧٤]

٤٤٦٠ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ

سعید نے بیان کیا عبداللہ بن ابی شیبہ کی حدیث کی طرح ، لیکن انہوں نے سعید نے بیان کیا ، کہا ہم سے یحیٰ بن سعید نے بیان کیا عبداللہ بن ابی شیبہ کی حدیث کی طرح ، لیکن انہوں نے اپنی اس روایت میں بیا اضافہ کیا کہ عائشہ ڈوائٹ نے کہا آ مخضرت مالی فیا کہ مرفض میں ہم آپ کے منہ میں دواد یے گئے تو آپ نے اشارہ سے دوا دینے سے منع کیا۔ ہم نے سمجھا کہ مریض کو دوا پینے سے (بعض اوقات) دیے منع کیا۔ ہم نے سمجھا کہ مریض کو دوا پینے سے (بعض اوقات) نا گواری ہوتی ہے یہ بھی اس کا نتیجہ ہے (اس لیے ہم نے اصرار کیا) پھر جب افاقہ ہوا تو آپ مالیڈیل نے فرایا: ''کیا میں شہیں دوادینے سے منع نبیں کرتارہا۔' کہا: ہم نے خیال کیا کہ مریض کو دواسے کرا ہت کی وجہ سے نہیں کرتارہا۔' کہا: ہم نے خیال کیا کہ مریض کو دواسے کرا ہت کی وجہ سے نہیں کرتارہا۔' کہا: ہم نے خیال کیا کہ مریض کو دواسے کرا ہت کی وجہ سے

آپ انکار کردہے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ''گھریس جینے آدمی ہیں سب

كے مندمیں میرے سامنے دواڈ الی جائے ۔ صرف عباس اس ہے الگ ہیں

که ده تمهارے ساتھ اس کام میں شریک نہیں تھے۔'' اس کی روایت ابن

الزنادنے بھی کی ،ان سے ہشام نے ،ان سےان کے والد نے اوران سے

عائشہ فران نا نے بی کریم ملائی کا سے۔

(۳۵۹) ہم سے عبداللہ بن محر مسندی نے بیان کیا، کہا ہم کواز ہر بن سعد سان

نے خبر دی ، کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے خبر دی ، آئیس ابراہیم نحفی نے اور ان

سے اسود بن پرید نے بیان کیا کہ عائشہ فران نہا کے سامنے اس کا ذکر آیا کہ بی

کریم ملائی کے انہوں نے بیان کیا کہ عائشہ فران کہا کے سامنے اس کا ذکر آیا کہ بی

کریم ملائی کے اور آیا کہ ملائی کو کئی (خاص) وصیت کی تھی ؟ تو انہوں نے بتلایا

یکون کہتا ہے ، میں خود نبی کریم ملائی کے خدمت میں حاضر تھی ، آپ میر سے

سینے سے فیک لگائے ہوئے تھے، آپ نے طشت منگوایا، پھر آپ ایک طرف

مملک کے اور آپ کی وفات ہوگی۔ اس وقت مجھے بھی پچھ معلوم نہیں ہوا، پھر
علی طال نی فران کو آپ نے کب وصی بنادیا۔

(۲۲۷۰) ہم سے ابونعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے مالک بن مغول نے بیان

₹594/5 **594/5**

ابْنُ مِغْوَلِ، عَنْ طَلَحَةً، قَالَ: سَأَلْتُ عَنْدَاللَّهِ بَثْنَ أَبِي أَوْفَى أَوْصَى النَّبِي مُلْكَامًا؟ فَقَالَ: لَا. فَقُلْتُ: كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَوْ أُمِرُوا بِهَا؟ قَالَ: أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ. [راجع: ٢٧٤٠]

٤٤٦١ حَدَّثَنَا قُتُنِيَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الأَحْوَصِ؛ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ؛ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ، قَالَٰ: مَا تَزَكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا لِلَّهُ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً، إِلَّا بَغْلَتُهُ الْبَيْضَاءَ الَّتِي كَانَ يَرْكُبُهَا، وَسِلَاحَهُ، وَأَرْضًا جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِيلِ صَدَقَةً. [راجع: ٢٧٣٩] ٤٤٦٢ حَدَّثَنَا سُلِّيمَانُ بْنُ حَرْب، قَالَ: حَدَّثَنَا خَمَّادٌ، غَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: لَمَّا و ثَقُلَ النَّبِي مُلْكُمُ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: وَاكْرُبَ أَبَاهُ! فَقَالَ لَهَا: ((لَيْسَ عَلَى أَبِيْكِ كُرُبٌ بَعَدَ الْيَوْمِ)). فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ: يَا أَبَتَاهُ، أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ، يَا أَبَتَاهُ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدُوسِ مَأْوَاهُ، يَا أَبَتَاهُ إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهُ! فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ قَاطِمَةُ: يَا أَنُسُ! أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْفُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ مَثْفَامًا الترابُ؟ [ابن ماجه: ١٦٣٠]

بَابُ آخِرِ مَا تَكَلَّمَ النَّبِيُّ مُلْكِئَمٌ

٤٤٦٣ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

کیا، ان سے طلحہ بن معرف نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوق براللہ بن ابی اوق براللہ بن ابی اوق برائلہ بن ابی اوق برائلہ بن ابی اسول اللہ مالی اللہ فالی بر مصبت کرنا کیے فرض ہے یا مصبت کرنے کیے فرض ہے یا وصبت کرنے کا کیسے مم ہے؟ انہوں نے بتایا کہ آپ نے کتاب اللہ کے مطابق عمل کرتے رہنے کی وصبت کی تھی ۔

(۱۲۲۱) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابوالاحوص (سلام بن حکیم) نے بیان کیا، انہوں نے ،ان سے ابوالاحوص (سلام بن حکیم) نے بیان کیا، ان سے ابواسحاق نے ندورہم چھوڑ سے عمر و بن حارث ولائٹ نے نیان کیا کرسول اللہ منافیق نے ندورہم چھوڑ سے سقے، ندوینار، ندکوئی غلام نہ بائدی، سواا ہے سفید فچر کے جس پر آ پسوار ہوا کرتے تھے اور آ پ کا ہتھیا راور کھے وہ زمین جو آ پ منافیق نے اپنی زندگی میں مجاہدوں اور مسافروں کے لیے وقف کررکھی تھی۔

باب: نبي تريم مَثَالِيَّةِم كَا آخرى كلمه جو زبانِ مبارك سے نكلا

(۳۲۷۳) ہم سے بشر بن محد نے بیان کیا، کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک فی بیان کیا، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں

سعید بن میتب نے می اہل علم کی موجودگی میں خبردی اور ان ہے

عائشہ ولائفہ انے بیان کیا کہ نبی کریم ملائیظم حالت صحت میں فر مایا کرتے سے کرا ہر نبی کی روح تبض کرنے سے پہلے انہیں جنت میں ان کی قیام گاہ

غزوات كابيان

وكهاني كى ، كرا عتيار ديا ميا ـ " كرجب آب فالنيم بارموك اورآب كا

سرمبارک میری ران پرتھا۔اس وقت آپ پرعشی طاری ہوگئ۔ جب ہوش میں آئے تو آپ نے اپلی نظر گھر کی حصت کی طرف اٹھالی اور فرمایا:

"اللُّهم الرفيق الاعلى" (اك الله! مجمع افي باركاه مين انبيااور صدیقین سے ملاوے) میں اس وقت مجھ کی کداب آپ ہمیں پسند میں

كريكة اور مجھے وہ حديث يادآ منى جوآپ حالت صحت ميں ہم سے بيان

کیا کرتے تھے۔ ماکشہ واللجنائے بیان کیا کہ آخری کلمہ جوزبان مبارک عن كلاوه يبى تماكم" اللهم الرفيق الاعلى".

تشويج: زع ك حالت يس حضرت عائشه والفيا آب من اليام كوسهارا دي بوئ بس بشت بيمي موكى تعيس يانى كابياله مي كريم من اليام ك

تَصَّ:"لا إلة إلاَّ اللهُ إنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتْ-"ات يم عبدالرحل بن الى بمر والله عن الحديد العراد مسواك لئ موعد آحد آب مَن الحيات المسواك ي نظر ڈالی تو حضرت صدیقہ ذاتین نے مسواک کواپنے دانتوں سے زم کر کے پیش کردیا۔ نبی کریم مُثَالَیْنِ نے مسواک کی پھر ہاتھ کو بلندفر مایا اور زبان اقدیں

باب: نبي كريم مَثَالِيَّانِمُ كَي وَفَاتُ كَابِيانِ

(۲۵ ،۱۲ سم سے ابنعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے شیبان بن عبدالرحلٰ نے بیان کیا ،ان سے بچی بن الی کثر نے ،ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اوران سے عائشہاورا بن عباس ڈالٹیٹائے کہ نبی کریم مظافیاتی نے (بعثت کے

ابعد) مكه مين وس سال تك قيام كيا - جس مين آپ مَنْ يَنْيَمْ بِروحي نازل مِوتِي

ر ہی اور مدینہ میں بھی وس سال تک آپ کا قیام رہا۔

(٢٣٦٢) جم سے عبداللہ بن يوسف في بيان كيا، انہوں في كہا جم سے لیث بن سعد نے بیان کیا،ان سے عقیل نے،ان سے ابن شہاب نے،ان ے عروہ بن زبیر نے اوران سے عائشہ ولی اٹنا نے بیان کیا کہ جب رسول الله مَنْ يَعْيَمُ كَي وفات مولى توآپ كى عمرتريستى سال تقى -ابن شهاب نے

الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةً، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ مُاللَّهُمَّا يَقُوْلُ وَهُوَ صَحِيْحٌ: ﴿﴿إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضُ نَبِّيٌّ حَتَّى يُرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، ثُمَّ يُخَيَّرُ)).

سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْل

فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِيْ غُشِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى سَقْفِ

الْبَيْتِ ثُمُّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ الرَّفِيْقَ الْأَعْلَى)) فَقُلْتُ: إِذًا لَا يَخْتَارُنَا. وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيْثُ

الَّذِي كَانَ يُحَدُّثُنَا وَهُوَ صَحِيْحٌ قَالَتْ: فَكَانَتْ آخِرَ كَلِمَةِ تَكَلَّمَ بِهَا: ((اللَّهُمَّ الرَّفِيْقُ الْأَعْلَى)). [راجع: ٤٤٣٥] [مسلم: ٦٢٩٧]

سر بانے رکھا ہوا تھا۔ آپ پیالہ میں ہاتھ ڈالتے اور چہرہ پر مجھیر لیتے تھے۔ چہرہ مبارک بھی سرخ ہوتا مبھی زرد پڑجاتا، زبان مبارک سے فرمارے

عفرمايا:"اللهمَّ الزَّفِيقَ الأعلى" اس ونت باته للك كيا اور تبلى أو يركوا مُحكَّى -إنَّا لِلْهِ وَإِنَّا إلَيْهِ وَاجِعُون -

بَابُ وَفَاةِ النّبِيّ مَالِيُّكُمُ

٤٤٦٤، ٤٤٦٤ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةً، عَنْ عَاثِشَةً ، وَابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيِّ مُكْتُكُمٌّ لَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ،

وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا. [طرفه في: ٩٧٨][[راجع:

٤٤٦٦_ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ قَالَ ابْنُ شِهَابِ: وَأَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مَهَا كَهِ بَعِي سَعِيد بَنْ سِيّب نِ بَعِي اس طرح خردي تمي. مِثْلَهُ. [داجع: ٣٥٣٦]

تشویع: ساری الاول اله پروزسوموارونت ما شت تھا کہم اطهر سے روح انور نے پرواز کیا، اس وقت عمر مبارک ۲۳ سال قمری پر جارون تھی۔ انا لله وانا اليه راجعون ۔ (ملتائع)

بَابٌ

١٤ ٤٦. حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةً، قَالَتْ: تُوفِي النَّبِي عَلَيْكُمُ وَدِرْعُهُ مَرْهُوْنَةً عِنْدَ يَهُوْدِي بِثَلَاثِيْنَ صَاعًا. [راجع: مَرْهُوْنَةً عِنْدَ يَهُوْدِي بِثَلَاثِيْنَ صَاعًا. [راجع:

(۲۳۷۷) ہم سے قبیصد بن عتب نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان اوری نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان اوری نے بیان کیا، ان سے اسود بن بزید نیان کیا، ان سے ماکٹر واللے کا ان سے ابرا ہیم مختل کے مال سے اکثر واللے کا ان سے ماکٹر واللے کا ان کیا کہ جب نبی کریم مَثَالِیْکُم کی وفات

ے اوران کے قاصر رہاہاتے ہیاں میا کہ جب بی طریع ہی ہوتا ہوئی تو آپ کی زرہ ایک میہودی کے میہاں تمیں صاع جو کے بدلے میں گروی رکھی ہوئی تھی۔

تشویج: حضرت ابو بمرصدیق دلانمؤنے اس یمبودی کا قرض ادا کر کے آپ کی زرہ چھڑالی۔ان حالات میں اگر ڈرای بھی عقل والا آدمی فو کرے کا تو صاف سمجھ لے گاکہ آپ سچے پیفیر تھے۔ دنیا میں بادشاہوں کی طرح ایک بادشاہ نہ تھے۔اگر آپ دنیا کے بادشاہوں کی طرح ہوتے تو لا کھوں کروڑوں روپ کی جائیدادا ہے: بچوں اور یو یوں کے لیے چھوڑو ہیے۔

بَابُ بَعْثِ النَّبِيِّ مُنْكُنَّةً أُسَامَةً بْنَ زَيْدٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُولِقِيَ فِيْهِ

28. مَخْلَدِ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّنَنَا مُخْلَدِ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّنَنَا مُوْسَى بْنُ عُفْبَةً، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ: اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ مُطْلِعًا أَسْامَةً فَقَالُوْا فِيهِ اسْتَعْمَلُ النَّبِي مُطْلِعًا أَسْامَةً فَقَالُوْا فِيهِ فَقَالُ النَّبِي مُطْلِعًا ((قَلْدُ بَلَعَيْنِي أَنَّكُمُ قُلْتُمْ فِي أَسَامَةً، وَإِنَّهُ أَحْبُ النَّاسِ إِلَى). [راجع: ٣٧٣٠]

٤٤٦٩ حَلَّثْنَا إِسْمَاعِيْلُ، قَالَ: حَلَّثْنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمْدِاللَّهِ بْنِ عُمْرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ مُشْكُمٌ بَعْثَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةً بْنَ زَيْدٍ، فَطَعَنَ النَّاسُ فِي

باب: نبى كريم مَثَالِيَّةُمُ كا اسامه بن زيد وَلِيَّهُمُا كو مرض الموت ميں ايك مهم يرروانه كرنا

ابن کیا، کہا ہم سے ابوعاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا، کہا ہم سے نفیل بن سلیمان نے بیان کیا، ان سے سالم بن سلیمان نے بیان کیا، ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد (عبداللہ بن عمر والحائما) نے کہ نبی کریم مالی المینی نے اور ان سے ان کے والد (عبداللہ بن عمر مالیا تو بعض صحابہ وی ایک اسلام بن زید وی ایک لیکر کا امیر بنایا تو بعض صحابہ وی اور بی اکرم مالی نی اور میں اگر منا اللہ وہ مجھے معلوم ہوا کے کہ ما سامہ پر اعتراض کررہے ہو حالا نکہ وہ مجھے سب سے زیادہ عزید

(۳۳۲۹) ہم سے اساعیل بن ابی اولیں نے بیان کیا، کہا ہم سے امام مالک نے بیان کیا، کہا ہم سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے عبداللہ بن عمر واللہ مجلا اللہ بن عمر واللہ مجلا اور اس کا امیر اسامہ بن کہ رسول اللہ منافیقی نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور اس کا امیر اسامہ بن زید واللہ مجل کیا۔ اس پر نبی زید واللہ مجل کیا۔ اس پر نبی

إِمَارَتِهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ فَقَالَ: ((إِنُّ تَطُّعُنُونَ فِي تَطُّعُنُونَ فِي تَطُّعُنُونَ فِي إِمَارَةِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطُّعُنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ، وَأَيْمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبُ النَّاسِ إِلَيْ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبُ النَّاسِ إِلَيْ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبُ النَّاسِ إِلَى بَعْدَهُ)).

کریم مظافی نے محابہ دی اُلی کو خطاب کیا اور فرمایا: "اگر آج تم اس کی امارت پرائی امارت پرائی امارت پرائی امارت پرائی طرح احتراض کر بچے ہواور اللہ کی قتم اس سے پہلے اس کے والد (زید دل اُلیون) امارت کے بہت لائق تھے اور جھے سب سے زیادہ عزیز تھے اور یہ (لیمن اسامہ دلائی) بھی ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز تھے اور یہ اسامہ دلائی) بھی ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔ '

[راجع: ٣٧٣٠] [ترمذي: ٣٨١٦]

تشویج: ہاوجود بکداس فکر میں بڑے بڑے مہاجرین جینے ابو بکراور عمر ٹائٹٹنا شریک معے مگر آپ نے اسامہ ڈلاٹٹئ کوسروار فکر بنایا۔اس سے بیغرض تھی کدان کی دلجوئی ہواوروہ اپنے والدزید بن حارثہ ڈلاٹٹئ کے قاتلوں سے خوب دل کھول کرلڑیں۔اس فکر کی تیاری کا نبی کریم مثالثینا کم کو برواخیال تھا۔ مرض موت میں بھی کئی ہار فرمایا کدا سامہ کا فککرروانہ کروگر اسامہ ڈلاٹٹئ شہر سے ہا ہر لکے ہی تھے کہ آپ کی وفات ہوگی اور اسامہ ڈلاٹٹئ مع فکرواپس آگے۔ بعد میں معمرت ابو بکر صدیق ڈلاٹٹئ نے اپنی خلافت میں اس فلکر کوروانہ کیا اور اسامہ ڈلاٹٹئ کئے۔انہوں نے اپنے باپ کے قاتل کو آگی کیا۔

باب

وَهْبِ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو، عَنِ ابْنِ أَبِيْ وَهْبِ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ آبْنُ وَهْبِ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو، عَنِ ابْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنِ الصَّنَابِحِيِّ، أَنَّهُ قَالَ لَهُ: مَتَى هَاجَوْتَ؟ قَالَ: خَرَجْنَا مِنَ الْبَعْنِ مُهَاجِرِيْنَ، فَقَدِمْنَا الْجُحْفَة، فَأَقْبَلَ الْبَعْنِ مُهَاجِرِيْنَ، فَقَدِمْنَا الْجُحْفَة، فَأَقْبَلَ رَاكِبٌ فَقُلْتُ لَهُ: الْخَبَرَ الْخَبَرَ؟ فَقَالَ: دَفَنَا النَّبِي مُعْتَ لَهُ الْفَخْبَرِ الْخَبَرَ؟ فَقَالَ: دَفَنَا النَّبِي مُعْتَ النَّبِي مُعْتَ النَّبِي مَعْنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، أَخْبَرَنِيْ فِي السَّبْعِ فِي لِللّهِ الْقَدْرِ شَيْنًا؟ قَالَ: نَعَمْ، أَخْبَرَنِيْ لِللّهِ الْقَدْرِ شَيْنًا؟ قَالَ: نَعَمْ، أَخْبَرَنِيْ لِللّهِ الْقَدْرِ شَيْنًا؟ قَالَ: نَعَمْ، أَخْبَرَنِيْ السّبْعِ فِي السِّبْعِ فِي السَّبْعِ فَي السَّبْعِ فِي السَّبْعِ فِي السَّبْعِ فَي السَّبْعِ فِي السَّبْعِ فَي السَّبْعِ فَي السَّبْعِ فَي السَّبْعِ فَي السَّبْعِ فِي السَّبْعِ فَي السَّبْعِ فَي السَّبْعِ فَي السَّبْعِ فِي السَّبْعِ فَي السَّبْعِ فِي السَّبْعِ فَي السَّبْعِ فَي السَّبْعِ فَي السَّبْعِ فِي السَّبْعِ فَي السَّبْعِ السَّبْعِ فَي السَّبْعِ فَي السَّبْعِ فَي السَّبْعِ فَي السَّبْعِ السَّبْعِ الْعَلْمُ الْعَلْمِ الْعَلْمِ الْعَلْمِ الْعَلْمَ الْعَلْمَ الْعَلْمَ الْعَلْمُ الْعَلْمُ الْعَلْمُ الْعَلْمِ الْعِلْمُ الْعِلْمُ الْعَلْمُ الْعَلْمُ الْعَلْمُ الْعِلْمُ الْعَلْم

(۱۰۷۳) ہم سے اصغ بن فرح نے بیان کیا، کہا کہ مجھے عبداللہ بن وہب نے خبردی، انہیں عروب اللہ بن وہب نے خبردی، انہیں عروب ابی حبیب نے مبدالحمٰن بن عسیلہ صنا بحی سے، ابوالخیر نے ان نے ، ان سے ابوالخیر نے عبدالرحمٰن بن عسیلہ صنا بحی سے، ابوالخیر نے ان سے بوچھا تھا کہتم نے کب ہجرت کی تھی ؟ انہوں نے بیان کیا کہ ہم ہجرت کے تھی کہ ایک کے اداوے سے یمن سے چلے، ابھی ہم مقام جھہ میں پہنچ تھے کہ ایک سوار سے ہماری ملاقات ہوئی۔ ہم نے ان سے مدینہ کی خبر بوجھی تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم مظالم نے والے کی وفات کو پانچ دن ہو چکے ہیں۔ میں نے بوچھا تم نے نبایا کہ نبی کریم مظالم کی وفات کو پانچ دن ہو چکے ہیں۔ میں نے بوچھا ہاں، حضور اکرم مظالم خری عرب کہ کہ لیاتہ ہاں، حضور اکرم مظالم خری عرب کے سات ونوں میں (ایک طاق رات) ہوتی القدر رمضان کے آخری عشرہ کے سات ونوں میں (ایک طاق رات) ہوتی

تشوي: يعنى اكس تاريخ سے ستاكيسويں تك كى طاق راتوں من بي ووايك رات بي يايدكده عالبًا ستاكيسويں رات موتى بـ

باب نبي كريم مُنافِينِم نكل كتف غزوے كي بي؟

(آسم) ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے امرائیل نے بیان کیا ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ میں نے زید بن

بَابُ كُمْ غَزَا النَّبِيُّ مَالِئَكُمُ

٤٤٧١ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا لِمُسْحَاقَ، قَالَ: سَأَلْتُ إِسْحَاقَ، قَالَ: سَأَلْتُ

زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ: كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّمِ ثِلْاتُهُ عَ يُوجِعًا كُهُ بِي كُلِّهِ اللَّهِ عَلَى المحاليل اللَّهِ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللّلْهُ اللَّهُ اللللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّا اللَّهُ اللَّهُ ال اللَّهِ مَا لَكُ مَا لَذَ سَبْعَ عَشْرَةً. قُلْتُ: كُمْ غَزًا فَيْ الْهُول فِي تَالِيا كُوسَرُه و مِن فِي وَهِمَا اور في اللَّفِيمُ في كُنَّ غزوے کیے تھے؟ فرمایا کہانیس۔ النَّبِيُّ مَكْ اللَّهُ قَالَ: يَسْعَ عَشْرَةً. [داجع: ٣٩٤٩]

تشويج: يعنى ان جهادول من بي كريم مظافيظ بالسنيس تشريف في حيد جل مو إندمو ابويعلى كروايت ميس اكيس جهادا يعمنقول بي جن میں نبی کریم مظافی تشریف لے معے ہیں بعض لے کہا کہ آپ ستائیس جادوں میں خودتشریف لے معے ہیں اور سے افکارا سے رواند کے ہیں جن میں خودشر کیے نہیں ہوئے ہجن جہادوں میں جگ ہو کی وولو ہیں۔بدر،احد،مریسع ،خندق، بی قریظ، بحیبر، فتح کمہ جنین اورطا كف۔

٤٤٧٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ ، حَدَّثَنَا (٢٣٧٢) بم عصرالله بن رجاء في بيان كياء كها بم عاسرائيل في إِسْرَافِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاق، قَالَ: حَدَّثَنَا بِإِن كِياءِانَ سے ابواسحاق نے ، كہا ہم سے براء بن عازب وَلَا اللهُ الله عَلَى اللهِ الله عَلَى اللهِ الله عَلَى اللهِ اللهُ الله عَلَى اللهُ اللهُ الله عَلَى اللهُ الله الْبَرَاءُ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيُّ مَكْ اللَّهِ مَنْسَ مِن رسول الله مَا اللَّهُ عَلَيْهُم كساته عندره غزوو وسيس شريك رامول-

عَشْرَةً.

(سا عدم) مجهد احد بن حسن في بيان كياء كهاجم ساحد بن محمد بن معمل ٤٤٧٣ ـ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: ین بلال نے بیان کیا، کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے بیان کیا، ان سے حَدِّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمِّدِ بْنِ حَنْبَلِ بْنِ هَلَالٍ، کہمس نے ،ان سے عبداللہ بن بریدہ نے اوران سے ان کے والد (بریدہ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ بن حصيب والنفو) نے بيان كياكہ وہ رسول الله منافق كم ك ساتھ سولہ كَهْمَس، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَة، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: غزوؤل میں شریک تھے۔ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ مَلْكُكُمُ سِتَّ عَشِرَةً غَزْوَةً.

[مسلم: 2973]



